UNIVERSAL
LIBRARY
OU_234039
UNIVERSAL
LIBRARY

بعون صناع مکین ومکان وفضل خلاق زمین وزمان درین اوان فیض جریان

این کتاب فیض انتساب گنجینه هدایت وعرفان خزینه حقایق فرقان تصنیف قدوة السالکین وزبدة العارفین
وثقة المفسرین والمحدثین مقبول بارگاه صمد جناب مولانا شاه رؤف احمد صاحب نقشبندی مجددی ﷺ

تفسیر مجددی

معروف به

تفسیر رؤفی

بتقسیم

۱۳۵۵ ۱۳۸۷

الجلد الاول

حسینی

هندی

بسعی کمیابی نسخه مذکور وکثرت شایقین ذی شعور بر اے افاده عام بتصحیح تمام باهتمام منتوع اجر عظیم قاضی
عبد الکریم ابن قاضی نور محمد صاحب متوطن پلنبدر وقاضی رحمت الله ابن قاضی فتح محمد صاحب سلمهما الوهاب

در مطبع نامی فتح الکریم واقع بمبئی مطبوع اهل جهان گردید

CHECKED 1951

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ثنا کلکہ اسکی ای کلک درافشان — پیمبر پر اتارا جسنے قرآن
تو اسمین گرچہ از بس نارسا ہی — ولے یہان عجز اصل مدعا ہی
یہی سچ ہی کہ اپنا وہ خدا ہی — ثنا سے بھی جو برتر ہی و ورا ہی
گمان سے وہم سے ادراک سے دور — کہ ہی وہ پاک ذہن خاک سے دور
جو کچھ خوبی ہی سو ہی اسمین موجود — وہی ہی ایک کل عالم کا معبود
بسایا جسنے صحرائے عدم کو — بنایا جسنے ہی لوح و قلم کو
دکھائی نیستی سے ہمکو ہستی — بنائی سب بلندی اور پستی
شمار انعام کا اسکے کرین کیا — کرے ن اسنے جسمہ لکھیا
دیا فہم و ذکا پھر اسنے ہمکو — دیا ہ ہمکو
ہوا و ابر ارض و چرخ کوکب — ہمارے واسطے پیدا کئے سب
کیا بینا توانا اور شنوا — عطا کی پھر زبان کیا خوب گویا
بنایا دن کو مہر اور رات کو ماہ — عجب اللہ ہی اللہ اللہ
ہوا پھر فرض شکر اسکا کرین ہم — جسمین اسکی رضا ہین اور مرین ہم

رب یسر ولا تعسر وتمم بالخیر

لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ

ولے کیا جانتے تھے ہم کہ کیا ہی — رضا کسمین ہی اور کیا نا رضا ہی
پیمبر سنے بھیجے تا کہ تعلیم — کرین طور ادائے شکر و تعظیم
اوامر اور نواہی سب بتائے — زبان انبیا سے کل جتائے
پس کل انبیا سردار سب کے — کئے پیدا کہ ہین محبوب رب کے

نعت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

محمدؐ شمع ایوانِ نبوت — محمدؐ مشعلِ بزمِ فتوت
محمدؐ آفتابِ مشرقِ نور — محمدؐ ماہتابِ مطلعِ سور
محمدؐ مظہرِ سرِّ الٰہی — محمدؐ کانِ نورِ لاتناہی
محمدؐ باعثِ تخلیقِ عالم — محمدؐ مفخرِ حوّا و آدم
محمدؐ رحمۃ للعالمین ہین — بروزِ دین شفیعِ مذنبین ہین
نہوتے وہ تو کل عالم نہوتا — کبھی تخمِ ظہور اللہ بوتا
صلوٰۃ بیحد و تسلیم بیعد — انھونکی روح پر نازل ہو سرمد
پھر اونکی آل اور اصحاب پر ہو — اور انکی پیروی کرتے ہین جو جو

تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ

مناجات بجناب باری عز اسمہ

خدا و ندا بحق فخر افلاک | محمد سرور دین شاہ لولاک | بحق آل و اصحاب پیمبر | بحق یار و احباب پیمبر
بحق حضرت بوبکر صدیق | کہ تھے وہ کاشف اسرار تحقیق | بحق حضرت فاروق اعدل | رواج دین مین وہ پیر اکمل
بحق حضرت عثمان ذی علم | کہ تھے کان حیا و منبع حلم | بحق شاہ مردان ولایت | علی کرار میدان شجاعت
بحق حضرت خاتون جنت | نگین خانۂ مہر نبوت | بحق آن امامین ہمامین | کہ ہین سعدین سبطین شہیدین
مجھے عشق اپنا دے الٰہی والی | نرکھ میرا دل اس سے خالی | تجلی کر کے سب تن من جلا دے | دکھا ہی چل آجہی دکھا دے
بس اسی رافت ادب کر ہین محجوب | بہت گستاخ ہونا بھی نہین خوب | تمنائے دلی وہ جانتا ہی | تیرا سب مدعا یہ چاہتا ہی

الٰہا مکافات پروردگار | بندۂ گنہگار شرمسار بداطوار نابکار رؤف احمد بن شعور احمد بن محمد شریف بن رضی الدین بن زین العابدین بن محمد یحیی بن محمد الف ثانی نرد عمل رکھتا ہی کہ قابل قبول تیری جناب کے ہو اور نہ وہ فضل رکھتا ہی کہ جسے رائی دن حساب کے ہو جو فعل ہی اوسکا موجب ندامت کا ہی اور جو کام ہی سبب ملامت کا ہی عمل نیک اوسکا بدتر از بد ہی اور بد کا کیا عرض کرون کہ خود بخود رد ہی جو عبادت ہی بے حضور ہی اور جو عادت ہی قبولیت سے دور ہی نہ وہ نماز ہی کہ جسمین سجدۂ نیاز ہو اور نہ وہ روزہ ہی کہ جس سے دروازہ قرب کا باز ہو غرض سر سے پانون تک خطا و خطا ہی کیا عرض کرون کہ برائیون کا ایک پتلا ہی مگر تو نے ارشاد فرمایا ہی کہ ورحمتی وسعت کل شیء اگر وہ شی مین داخل ہی تو کیا غم ہی والا غریق لجۂ ماتم ہی اسی رحیم اگرچہ بنظر گناہان شایان عتاب ہی اور قابل رد درگاہ لیکن امیدوار رکھتا ہی بمقتضائے لا تقنطوا من رحمۃ اللہ اسی غفور اگرچہ کوئی مخلوقات ممکنات مین باین گناہگاری و خطاکاری نہین پیدا ہوا لیکن امیدوار مغفرت ہی کہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا۔ اللھم مغفرتک اوسع من ذنوبی و رحمتک ارجی عندی من عملی معاملہ اس سے ساتھ فضل کے کر کہ رہائی ہو نہ عدل کو کام فرما کہ تباہی ہو **بیت** الٰہی گرچہ مین ہونگا گنہگار ولے تیرا ہی ہردم فضل درکار ای قادر مطلق اور ای عالم برحق علم دے کہ فہم معانی کلام اللہ کرون اور قدرت دے کہ زبان ہندی مین لکھون ساتھ تقریر دلکشا کے اور تحریر جانفزا کے **مثنوی** الٰہی مجھکو دے قرآن کا فہم ولی وہ فہم جو ہو خالی از وہم غلط معنی نہو تحریر مجھ سے تری مرضی کی ہو تقریر مجھ سے بدریائے معانی ہو کے غواص نکالون دُر کرون تقریر رقاص اگرچہ سخن واج بھی ہو ولے رقاص مین ہی اور سلوب الٰہی وہ معانی مجھسے تحریر ہون کہ جو تیری جناب مین مقبول ہین اور وہ موجب نجات کے ہون میری نزع مین اور قبر مین اور حشر مین اور نشر مین اور واسطہ تیسیر امور دنیا و آخرت ہون اور سبب رستگاری فتن قیامت ہون اللھم نور قلبی بنور القرآن واشرح صدری بحجۃ الفرقان + خدا و ندا عطا کر سلامت جان بقائے ایمان لقائے رحمان دوام عافیت دنیا و آخرت مین مجھے اور سب مسلمانون کو آمین برحمتک یا ارحم الراحمین سمجھ لیجئے کہ اس تفسیر مین جو معانی مسطور ہونگی انشاء اللہ تعالی کتب تفاسیر سے یا بعضے جا مناسب مقام کے احادیث صحیحہ سے یا کہین کہین مسایل موافق آیۃ شریفہ کے کتب فقہ معتبرہ سے مذکور ہونگی کہین دخل اپنے ذہن فہم کا نہوگا مگر اتنا کہ عبارت عربی اور فارسی کو زبان ریختہ مین بیان کرنا اور جس مقام پر کلام نظم لانا وہ البتہ اپنی ہی طبع ناقص سے عوزون بنانا ہوگا کوئی شعر سندی کسی شاعر کا کہین نہ لایا جاویگا اور مقام تصوف مین کتب معتبرہ صوفیہ سے نقل کیا جاویگا و ربطی جا موافق اپنی فہمیدگی کے بھی بیان ہوگا اور جس جس کتاب سے کہ معانی منقول ہونگی وہان نام بھی اس کتاب کا اگر مقام مشکل ہوگا تو لکھا جاویگا اگر سہل ہوگا ترک کیا جاویگا انشاء اللہ تعالی ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا انک علی کل شیء قدیر وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ خدا کے شر شیطان راندے ہوئے کے سے ہر چند اعوذ کلام اللہ سے نہین ہی لیکن واسطے موافقت فرمان رب العزت کے کہ ارشاد کیا ہی فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ من الشیطان الرجیم چاہیے ہر ایک قاری کو کہ جب قرآن شریف پڑھے ابتدا ساتھ اعوذ کے کرے اور الفاظ مین اعوذ کے نزدیک قرا کے بھی بہت اختلاف ہی ائمہ بخارا نے بھی یہی قرأۃ امام عاصم کی اختیار کی ہی کہ مسطور ہوئی بحر مواج مین روایت لکھی ہی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ کہا اوسنون نے کہ ایک روز مین نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور مین ابتدا قرأت قرآن

الفاظ اعوذ کے باین عبارت پڑھا عوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہا عوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور شیطان ماخوذ ہی شطن شطوناً سے ای بعد بعداً اور ابلیس کو شیطان کہتے ہین واسطے بعد اوسکی کے رحمت الہی سے اور بعضے کہتے ہین کہ شیطان مشتق ہی شاط یشیط سے بمعنی ھلک ھلاکا + سورۂ فاتحہ مکی ہی اور سہین سات آیتین اور پچیس کلمہ اور ایکسو تینتیس حرف ہین فوصل اسکی نم ہین

سورة الفاتحة مكية	بسم الله الرحمن الرحيم	وهي سبع ايات

شروع کرتا ہون مین اس کتاب کو ساتھ نام اللہ کے کہ روزی دینے والا ہی ہر دہ ہزار عالم کو ایمان لاوین یا نلاوین اور بخشنے والا ہی مسلمانونکو دن قیامت کے نہ کافرونکو رحمن اور رحیم دونون نام مشتق ہین صفت رحمت سے لیکن رحمن بلیغ تر ہی رحیم سے کہ زیادتی لفظ کی چاہتی ہی زیادتی معنونکو اور رحمن نہ چاہیے کہ کسی اور کا نام رکھین بندونمین سے بخلاف رحیم کے کہ جایز ہی رکھنا چنانچہ حق سبحانہ تعالی نے خود بیچ صفت پیغمبر کے فرمایا ہی بالمؤمنین رؤف رحیم اور بسم اللہ مین اختلاف ہی آیہ مقرر کلام اللہ کی ہی ایکجگہہ بیچ سورۂ نمل کے اور ہر سورۃ کے پہلے تبرکا لکھدی یہہ مذہب حضرت امام ابوحنیفہ کا ہی اور امام شافعی اور امام احمد حنبل کے نزدیک ہر سورۃ کی جزو ہی جس سورۃ کے پہلے بسم اللہ نہ پڑھی گویا ایک آیۃ اس سورۃ کی چھوڑدی اور امام مالک سے دونون روایتین ہین پس اللہ نام کہ موصوف ہی ساتھ ان صفات کاملہ کے کہ رزق دیتا ہی دنیا مین اور بخشتا ہی آخرت مین باین انعامات واجبہ ہی کہ حد اسکی کہین اور ہم نہین جانتے تھے کہ کیونکر سراہین پس واسطے تعلیم ہمارے کے ارشاد فرمایا کہ یون کہو الحمد للہ جمیع حمد ازل سے ابد تک جو صادر ہون کسی حامد سے بیچ حق کسی محمود کے خاص ہین واسطے اللہ کے یعنے سب خوبیان اوسکو ہین اسواسطے کہ جس کسیمین جو خوبی ہی علم ہی یا حلم ہی امارت یا ثروت ہی شجاعت ہی یا سخاوت ہی خوبصورتی ہی یا خوش آوازی اور جو صفت نیک ہی کسنے دی ہی اللہ نے دی ہی پس مرجع سب خوبیونکا وہی ہی اور وجہ سب خوبیان ہونیکی اوسکیواسطے یہہ ہی کہ رب العالمین پالنے والا ہی تمام عالم کا اور پرورش دہندہ ہی جمالی ہی اور جلالی جمالی وہ ہی کہ رزق پہنچایا لباس پہنایا صحت دی عافیت دی جو چیز جس کسینے چاہی موافق خواہش اوسکے عطا کی اور جلالی یہہ ہی کہ قرض داری ناداری خواری مصیبت مرض پنج بلا دکھ درد امور خلاف طبع کسیکے جو ظاہر ہون اگرچہ یہہ پرورش بحسب ظاہر بندونکو ناخوش آتی ہی لیکن اونکے حق مین عین صلاح اور فلاح ہوتی ہی چنانچہ دوا الطبا کی مریض کو کڑوی بدمزہ معلوم ہوتی ہی لیکن اسباب صحت اوسکے سے ہی یا مار نا معلم کا لڑکونکو ناگوار ہوتا ہی لیکن اونھونکے حق مین عین صلاح ہی پس جو کوئی کہ تمام جہانکی پرورش کرے باین خوبی اویکو سزاوار ہی کہ سب خوبیان ہون اور اگر بالفرض اور کوئی ایسا ہو کہ تمام جہانکو تربیت کرے لیکن یہہ دو صفتین کہانسے لاویگا الرحمن الرحیم وہ ایسا ہی کہ رحمن ہی یعنے سوال کیسکا رد نہین کرتا جو کوئی جو کچھ مانگتا ہی دیتا ہی اگرچہ بحسب ظاہر وقفہ یا تاخیر واقع ہو بسبب مصالح اور حکمت کے اور رحیم ہی یعنے جو کوئی نہین سوال کرتا غصے ہوتا ہی اوپر اوسکے کہ کیون نہین میری جناب مین سوال کرتا مانگ مجھ سے کہ مین دون پس کون ہی ایسا کہ پرورش کرے سب مخلوقاتکی باین خوبی اور سوال کیسکا رد کرے اور جو کوئی نہ مانگے غصے ہو نہین ہی ایسا کوئی مگر وہی ہی پس بالضرورت ثنا سب خوبیان سب بھلائیان اوسی کو ہین اور اگر بطور فرض محال مقرر کیجیے کہ اور بھی کوئی ایسا ہو کہ یہہ سب باتین اوسمین پائی جاتی ہون لیکن ایک صفت ایسی ہی اوسمین کہ ممکن نہین ہی کہ پائی جاوے وہ کیا ہی کہ مالک ہے قیامت کے دنکا اور کوئی ایسا نہین ہی کہ مالک ہو اوسدنکا سبکو اپنی اپنی پڑیگی اور سب اپنی اپنی بلاہین مبتلا ہونگے ماں باپ بھائی بیٹا ماموں چچا دوست آشنا امیر فقیر دولتمند کنگال سبکے سب مواخی اخوانونکے سر پر سے شدت حیران پریشان کھڑے ہونگے کوئی کسیکی مدد معاونت نکریگا اگرچہ یہان بھی دنیا مین کوئی کسیکو نفع ضرر نہین پہنچا سکتا ہی بغیر حکم اوسکے لیکن ظاہر مین ایک دوسرے کا آپسمین مدد معاون ہوتا ہی اور ملکیت کرتا ہی اپنے اپنے ملک کو جتنی جس کسیکو حق تعالی نے عنایت فرمائی ہی اور اوسدن قیامت کے نہ کسیکے کچھ ملک مین ہوگا نہ کوئی کسی چیز پر تصرف کرسکیگا مگر وہی اللہ کہ موصوف ساتھہ ان صفات کاملہ کے ہی بادشاہ ہوگا اوسدنکا جو چاہیگا وہ کریگا کسیکو مجال انحراف کی نہوگی اور اگر بخشیگا جنت مین جاینگے اور اگر لنعوذ باللہ منہا عذاب کریگا دوزخ مین جلینگے پس اسیکی عبادت کی چاہیے اور شریک کسیکو بیچ عبادت کے نہ کیا چاہیے ایاک نعبد خاص تجھہ ہی کو عبادت کرتے ہین ہم وایاک نستعین اور خاص تجھہ ہی سے مدد چاہتے ہین ہم قاعدہ ہی دنیا مین بھی سلاطینون امراونکا کہ جسقدر مدح وثنا صفت بیان کرو اوسقدر خوش ہوتے ہین اور متوجہ ہوکر سنتے ہین اسیطرح حق تعالی کہ بادشاہ عالم ہے

یہان وانکا حمد اسکی جوکی زیادہ تر خوش ہوا اور متوجہ ہوا طرف بندے کے پس اس مقام پر چاہئے بندیکو جو مانگنا ہو مانگے اور دعا کرے کہ وقت قبولیت کا ہی
اسی واسطے حقتعالی نے خود تعلیم فرمایا کہ دعا کرا اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ہدایت کر ہمین راہ سیدھی صِرَاطَ الَّذِينَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ راہ ایسی کہ انعام
کی ہی تو نے اوپر انبیا اور صدیقین کے اور شہدا اور صالحین کے غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ نہ راہ اون لوگونکی کہ غضب کیا گیا ہی اور پر اونکے وَلَا الضَّالِّينَ
اور نہ راہ گمراہون کی آمین ایسا ہی ہو جیو خدایا اور بقول حضرت انس رضی اللہ عنہ یہہ سورۂ فاتحہ مکی ہی اور بقول مجاہد مدنی ہی اور بعضے
کہتے ہین کہ مکی بھی ہی اور مدنی بھی ہی دو بار نازل ہوئی ہی اول مکے مین پھر مدینے مین چنانچہ قصہ اوسکا لکھا جاویگا اگے انشاء اللہ تعالی لیکن
اس قول پر ایک اعتراض واقع ہوتا ہی وہ یہہ ہی کہ اگر سورۂ فاتحہ دو بار نازل ہوئی ہی تو چاہئے دو بار لکھین جیسی آیۃ فبای الاء ربکما تکذبان
موافق نزول کے کتابت مین بھی مکرر آتی ہی جواب اوسکا یہہ ہی کہ ایک آیۃ کا تکرار کتابت مین جب ہی کہ مکرر نزول اوسکا بحدیث متواتر ثابت
ہو چنانچہ فبای الاء مین بخلاف سورۃ فاتحہ کہ دوسرے بار نازل ہونا اوسکا بحدیث آحاد ثابت ہی اسواسطے دو بار نہ لکھا اور اسمین سات
آیتین ہین باتفاق اور پچیس کلمے ہین اور ایکسو تینتیس حروف ہین ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کسینے پڑھی سورۂ فاتحہ گویا ثواب ختم قرآن کا ہوا اور دوسری روایت مین آیا ہی گویا تمام قرآنکی تلاوت کی اور سراعداء
مسلمانونکے مردہ یا زندہ صدقہ دریش لودیا اور سبب شان نزول اس سورۃ کا یہہ ہی کہ ایکروز پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم ساتھ بعضے یارونکے
حضرے کہ مین تشریف لیگئے تھے ناگہ کاروان بھرے ہوئے مال واسباب کے جانب شام سے آتے تھے آپنے دیکھکر تمنا کی کہ ایکاش یہہ دولت
مسلمانونکی ہوتی تا اسباب ظاہری اپنا درست کرتے حق تعالی کی طرف سے یہہ سورۃ نازل ہوئی اور فرمان ہوا کہ کافرونکو سات کاروان مال کے دئے
تا سانگی کار دنیا کی کرین تجھے اسی مصطفے اور یارونکو تیرے سورۃ فاتحہ عنایت فرمائی کہ سات آیتین ہین اور اونمین بیان توحید ہی اور پرستش اور دعا
ہی پھر آیت نازل کی وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ مت دیکھ لوک چشم سے اسباب ظاہری اونکے کو وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ
اور غم مت کھا اپنے یارونپر کہ کارساز حقیقی ہین ہون اور اسے سبع المثانی کہتے ہین کہ سات آیتین ہین اور دو بار نازل ہوئی مثانی مشتق ثنے سے ہی بمعنی
دوتا کے اور اگر مشتق ثنائی سے کہئے تو بھی سزاوار ہی کہ متضمن ثنا الٰہی کے ہی اور یہہ ام الکتاب ہی جیسی کہ ماں اصل ہوتی ہی اپنی اولاد کی ایسی
ہی یہہ سورۃ جامع ہی جمیع علوم قرآن کی اسی واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی مَنْ قَرَأَ الْفَاتِحَةَ فَكَاَنَّمَا قَرَأَ الْقُرْاٰنَ كُلَّهٗ یعنے جسنے
پڑھی سورۂ فاتحہ پس گویا کہ تلاوت کی تمام قرآن کی سمجھ لیجئے کہ جو کچھ کہ حمد مدح وثنا شکر جناب باری کا قرآن شریف مین وارد ہی سب کلمۂ الحمد مین
مندرج ہی اور تمام اسما اور صفات اور بیان وحدانیت اور ربوبیت اوسکیکا بیچ معنی کلمہ رب العالمین کے موجود ہی اور قرآن مجید مین کہ مذکور ہی
فرشتونکا اور پیغمبرونکا اور آدمیونکا اور جنونکا اور ہر ذرہ ہزار عالم کا اور روزی دینے کا اونکے سب معنے کلمۂ الرحمن مین ہین اور ذکر عقوبت اور مغفرت
کا معنی کلمۂ الرحیم مین ہی اور قرآنمین کہ بیان اسماء قیامت ہی اور احوال اور اوصاف حشر ونشر ہی اور مذکور دوزخکا اور درکات اوسکیکا اور بہشت
کا اور درجات اوسکیکا ہی سب معنی کلمۂ مالک یوم الدین کا ہونگے اور اشارۃ عبارۃ تفسیر اور زبان ترجمہ مین بیان رہا اگر تا امر آلہی کا اور
ڈرنا نہی سے سب معنی کلمۂ ایاک نعبد کے ہین اور جو قرآن مین عبادت ہی فرمانبرداری اور خضوع اور تذلل اور نماز تا امر آلہی کا اور
پرہیز گناہ اور معصیت سے سب معنی کلمۂ ایاک نستعین کے ہین اور جو کچھ قرآن مین استقامت اور توفیق اور یاری اور نصرت طلب کرنا اور پرہیز گناہ اور معصیت
سے تا جاہنا حق تعالی سے ہی سب معنی کلمۂ ایاک نستعین مین ہین اور جو کچھ قرآنمین بیان ہدایت کا اور ارشاد کا اور ثبات چاہنے کا اوپر اسلام
کے اور دعا اور زاری اور تضرع اور سوال ہی سب معنی کلمۂ اہدنا الصراط المستقیم مین ہین اور جو کچھ قرآن مین بیان صفت فرشتون کی اور
پیغمبرونکی اور صدیقونکی اور صلحاونکی ہی سب معنی کلمۂ صراط الذین انعمت علیہم مین ہین اور جو کچھ قرآن مین ذکر کافرونکا اور مشرکون کا اور
یہود ونکا اور ترسایونکا اور طرح طرح کے ملل کافرونکا ہی سب معنی کلمۂ غیر المغضوب علیہم مین ہین اور جو کچھ قرآن مین مذکور مبتدعونکا اور
ہوادارونکا ہی کہ بہتر ہوا دختلفہ ہین سب معنی کلمۂ ولا الضالین مین ہین پس جو کچھ کہ تمام قرآن مین ہی وہ سب کا سب بطور اختصار
اس سورۃ مین موجود ہی اور تفسیر اوسکی بطور اختصار یون ہی

بسم الله الرحمن الرحيم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کل امر ذی بال لم یبدا فیہ باسم اللہ فہو ابتر یعنے جو کام صاحب عظمت کا کہ پہلے اوسکے بسم اللہ نہ کہے تو پس وہ کام ناقص اور ناتمام ہوگا معلوم کیجیے کہ مبارکی تمام کاموں کی بیچ ذکر نام اوسیکے ہی پس کیوقت کسیکام مین اوسکو فراموش نکیجیے اور پہلے ہر چیز کے اوسکا نام لیجیے شعر تسبیح کے نام کی ہی ورد دل زار + ہی گرچہ م نرع مین ڈھلکا ہوا منکا + تفسیر بحر مواج مین لکھا ہی حقتعالی کے تین ہزار نام ہین ہزار نام فرشتے جانتے ہین اور ہزار نام انبیا پہچانتے ہین اور ہزار نام کتابون مین ہین جو کہ انبیا و پیغمبر نازل ہوئے ہین تین صحیفہ تورریت مین تین سو انجیل مین تین سو زبور مین نو اور نو قرآن مجید مین بعلم مومنان اور ایک مکنون ہی کہ بعلم خدا مقرون ہی اور بسم اللہ مین کہ تین اسم ہین اللہ رحمن رحیم بمنزلہ تین ہزار اسما کے ہین ایک ایک نام مین ثواب ایک ایک ہزار اسما کا ہی جس کسینے ان تین اسمون سے حق تعالی کو یاد کیا گویا ان تین ہزار اسما سے یاد کیا اور درۃ النظم مین نقل کی ہی کہ جس کسینے ایکبار بسم اللہ صدق دلسے پڑھی حقتعالی بعوض ہر حرف کے چار ہزار نیکی اوسکے نامۂ اعمال مین لکھیگا اور چار ہزار بدی محو کریگا بعضے اکابر سے منقول ہی کہ جو کوئی بارہ ہزار بار بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھے اور دو رکعت نماز ادا کرکر حاجت طلب کرے حقتعالی حاجت اوسکی برلاتا ہی بعضے مشائخ بعد عصر کے تا غروب آفتاب یہہ تین اسم یا اللہ یا رحمن یا رحیم ورد رکھتے ہین امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ بسم اللہ کھولنے والی ہی بستونکی اور آسان کرنیوالی ہی دشواریون کی و در کرنیوالی ہی سرون کی شفاعت اور راحت دلونکی ہی امن دینے والی ہی دن قیامت کی ہی پس ہر شخصکو چاہیئے کہ کھانیمین پینے مین لباس مین پوشاک مین جانیمین آنیمین بیٹھنے مین اوٹھنے مین قرأت مین کتابت مین ابتدا ساتھ بسم اللہ کے کرے اور لطف اسمین یہہ ہی کہ خود اوس محبوب حقیقی نے اپنی کتاب اپنے نام سے شروع کی ہی اور کلید افتتاح کاروبار بنا دی ہی شعر اپنا نام اپنی زبان سے جو بتاتا ہے کوئی + صدقے اس لطف کے کیا لطف اٹھاتا ہی کوئی + عرب کا دستور ہی کہ ابتدا کلام کی حرف سے کم کرتے ہین اور اگر بضرورت کرتے بھی ہین تو کچھ محذوف پہلے رکھتے ہین اول پس بسم اللہ مین دو حال سے خالی نہین محذوف فعل ہی یا خبر ہی اگر امر کہنے تو ابدا بسم اللہ ہی اور اگر خبر کہنے تو ابدا بسم اللہ ہی جار اسم مجرور جار مجرور متعلق ساتھ ایک کے اندونون سے ہی اور اصل بسم اللہ کی باسم اللہ تھی ہمزہ درج کلام مین حذف ہو گیا بیچ کثرت استعمال کے اسیواسطے بے کو دراز لکھتے ہین تاکہ دلالت کرے اوپر حذف ہمزہ کے اور اللہ اسم اس ذات کا ہی کہ جامع ہی جمع صفات کمال کو اور منزہ ہی تمام نقصان اور زوال سے سب خوبیان ہین اوسمین اور برائیونسے پاک ہی اور اللہ کو مقدم کیا اوپر رحمن اور رحیم کے اس سبب سے کہ یہہ اسم ذات ہی اور وہ دونو اسما صفاتی ہین اور اصل لفظ اللہ کی الٰہ تھی ہمزہ حذف کرکے لام کو بیچ لام کے ادغام کر دیا اللہ ہوا اور الہ ولہ بولہ سے ہی یا الہ یالہ سے یالاہ یلوہ سے ہی اور اکثر اہل تفسیر کہتے ہین کہ نام مبارک اللہ کا مشتق نہین ہی اور یہی قول محمد بن حسن کا ہی اور رحمن اور رحیم دونون مشتق ہین صفت رحمۃ سے عرب کا دستور ہی کہ دو لفظ ایک معنونکے لے آتے ہین واسطے فصاحت عبارت کے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تمام ثنا ثابت ہی خدائے عزوجل کے تین یہہ مقام دو حالت سے خالی نہین یا تو حق سبحانہ بندونکو فرماتا ہی کہ ثنا میری باین عبارت ادا کرو الحمد للہ تو قولوا اول اوسکے محذوف ہی اسی قولوا الحمد للہ یعنے کہو الحمد للہ اور دلیل اوپر حذف ہونے اس امر کے اور آیات ہین کہ انمین ظاہر امر کیا ہی چنانچہ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ اور فرمایا ہی قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا لیکن صیغہ واحد ہی اندونون جگہہ اور اول فاتحہ کے جو صیغہ جمع کا نکالتے ہین اوسکی وجہ یہہ ہی کہ مخاطب اگرچہ اکیلے پیغمبر ہین لیکن تمام امت داخل ہی اسیواسطے آگے فرمایا ہی اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ساتھ صیغون متکلم مع الغیر کے یا حمد کرتا ہی خدا تعالی اپنی آپ احد نفسہ و استحمد من خلقہ اور حسین بن الفضل نے کہا ہی حمد نفسہ تعلیما لخلقہ حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا اَحَدَ اَحَبُّ اِلَیْہِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی یعنے کسی شخصکو دوست تر اور پسند تر مدح ایسی نہین ہی جیسے حقتعالی کو پس اسیواسطے مدح کی آپنے اپنی ذات مبارک کی کہ فرمایا ہی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اور دوسری جگہہ فرمایا ہی ھو اللہ لا الہ الا ھو لہ الحمد فی الاولی والاخرۃ یعنے ضمیر غائب کیطرف ذات مبارک اپنے کی پھیری ہی کہ مین ہون اللہ نہین کوئی معبود حق مگر مین واسطے میرے حمد ہی بیچ دنیا اور آخرت کے اور حمد و شکر کرنا نعمت کا ہی اور ثنا کہنی منعم کی ہی اور حق تعالی کو جو خوش آتی ہی حمد کہلوانی اسی سبب خبر دی ہی ان لوگونکی جنھون نے حمد کہی ہی ان جانمین بامر اور تعلیم اوسکی کے ہیں پس نحہ

قرآن شریف مین وارد ہی حال حضرت نوح کے سے فاذا استویت انت ومن معک علی الفلک فقل الحمد للہ الذی نجانا تا آخر آیۃ اور حضرت ابراہیم سے الحمد للہ الذی وھب لی علی الکبر اسمٰعیل واسحٰق تا آخر آیۃ اور حضرت داؤد سے اور حضرت سلیمان سے الحمد للہ الذی فضلنا علی کثیر من عبادہ المؤمنین اور خبر دی ہی حضرت خاتم الرسل سے علیہ علی جمیع الانبیاء صلوٰۃ اللہ وتحیاتہ کہ فرمایا مین نے اوسکو باین گفتار قل الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی الآیۃ اور عام مومنونکو بسبب حمد کہنے کے سراہا ہی التائبون العابدون الحامدون الآیۃ اور خبر دی ہی ان لوگونکی کہ جو اس جہانمین حمد کہینگے کہ ہرگاہ کہ فارغ ہونگے حساب اور کتاب سے عرصات قیامت مین حمد کہینگے خدائے عزوجل کی مسلمان چنانچہ قرآن شریف مین فرمایا ہی وقضی بینھم بالحق وقیل الحمد للہ رب العالمین اور جب بہشت کو دیکھینگے کہینگے الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ تا آخر اور جب بہشت مین داخل ہونگے کہینگے الحمد للہ الذی اذھب عنا الحزن ان ربنا لغفور شکور الذی احلنا دار المقامۃ من فضلہ اور جب نعمتونکو بہشت کی پہنچینگے اور درجات بہشت کے ملاحظہ کرینگے کہینگے الحمد للہ الذی صدقنا وعدہ اور ابتدا حاجت کے اور وقت طعام کھانیکے کہینگے سبحانک اللھم وبحمدک جو وقت یہہ کلمات کہینگے اُسیدم جواب آرزوانکی ہوگی اونکو ملیگی اور جب فارغ ہونگے طعام سے کہینگے الحمد للہ رب العالمین چنانچہ فرمایا ہی حق تعالی نے واخر دعوٰھم ان الحمد للہ رب العالمین رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ پیدا کرنیوالا سب خلق کا اور مالک سبکا اور مصلح سبکا یعنے سب حمد خاص اوس خدای عزوجل کو ہی کہ باین صفت موصوف ہی اور اصل ربہی رابی تھی حذف ہوگیا ہمزہ کثرت استعمال مین صرف اوسکی رَبِّیْ یَرُبُّنِیْ تَرْبِیَۃً اور رَبَّبَ یُرَبِّبُ تَرْبِیْبًا ہے اور بساتھ الف لام کے بغیر حق تعالی کے وصف مین کسی مخلوق کے جایز نہین کہنا اور بغیر الف لام کے جایز ہی چنانچہ کہتے ہین رب الدار اور رب المتاع اور معانی ربکی بہت آئی ہین کہین سید کے معنونمین آتا ہی چنانچہ حضرت یوسف علی نبینا وعلیہ السلام کے قصے مین ہی واذکرنی عند ربک ذکر کر یو میرا نزدیک سید اپنے کے اور حضرت موسی علی نبینا وعلیہ السلام کے قصے مین ہی فاذھب انت وربک یعنے جا تو اور سید تیرا کہ ہارون علیہ السلام ہی حضرت موسی سے عمر مین حضرت ہارون بڑے تھے اسواسطے سید کہا اور رب بمعنی مصلح بھی آتا ہی چنانچہ کلام اللہ مین ہی والربانیون والاحبار عالم کو ربانی کہا ہی کہ صلاح مین لاتے ہین کام اپنے اور اور لوگونکے علم سے اور رب بمعنی پالنے والیکے بھی آتا ہی چنانچہ الم نربک فینا ولیدا پس اسجگہ یعنے رب العالمین مین سب معانی پائی جاتی ہین کہ سید ہی اور مصلح ہی اور پرورش کرنیوالا ہی سبکا اور عالمین جمع ہی عالم کی اور عالم مین اختلاف ہی کہ کتنے ہین مقاتل بن سلیمان رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ حق تعالی نے اسی ہزار عالم پیدا کیا ہی چالیس ہزار بحر مین اور چالیس ہزار بر مین اور مشرق سے مغرب تک تمام زمین ایک عالم ہی اونمین سے اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہین حق تعالی کے چالیس عالم ہین بیس ہزار عالم ہین صحرا مین بیس ہزار دریا مین دنیا تمام ایک عالم ہی اونمین سے اور ابی بن کعب نے روایت کی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ خدا تعالی کے ہژدہ ہزار عالم تمام فرشتے آسمانونکے رہنے والے اور زمین کے اور عرش اوٹھانیوالے اور کروبیان اور روحانیان باکثرت اختلاف اور اجناس اپنے کے ایک عالم ہی اور تمام آدمی باختلاف اجناس ترکی رومی ہندی حبشی زنگی عربی عجمی ایک عالم ہی اور ایک عالم جنونکا ہی اور ایک پریونکا ہی اور مجھے حکم نہین ہے کہ بیان کرون اور اگر حکم بھی ہو تو دل تمھارا منتظر نہ ہوگا [illegible] تمھارا تعجب جاتا رہیگا اور ابن مسلم نے کہا ہی کہ عالمین جمع عالم کی ہی [illegible] اور بعضی جاہلون نے [illegible] مسمی ہی علم سے علم نشانکو کہتے ہین کہ فوج مین ہر امیر اور رسالیدار کا جدا جدا ہوتا ہی تاکہ پہچانا جائے ذکا ڈیرا تاکہ ہر لوی بھولا بسکا دیکھکر نشانکو اپنے اپنے خاوند کے نشانکے نیچے چلا آوے وہی اللہ تعالی رب العالمین ہے یعنے پیدا کرنیوالا ہی سب نشانونکا لاکھون کروڑون نشان ہین اوپر کمال قدرت اسیکے عرش کرسی لوح قلم آسمان زمین جن انسان وحش وطیر پتھر دریا صحرا اور بوٹا بوٹا پتا پتا ذرہ ذرہ نشانیان ہین ہس بے نشانکی بیت ہر نخل نشان ہی تیری قدرتکا ہر ذرہ دلیل ہی تیری صنعت کا حادث ہونا اس جہانکا دلیل ہی اور قدیم ہونا اوسکے اور چون ہونا اوسکا دلیل ہی اور بیچونی اوسکے تنگ ہونا روزیکا دلیل ہی اور قابض ہونا اوسکے اور فراخی روزیکی دلیل ہی اور بسط ہونا اوسکے متھو خلق کی دلیل ہی اور قاہری اوسکے اور مرزوقی اور پروزاقی اوسکے پس جس کینے کہ حق سبحانہ تعالی کو باین دلایل پہچانا مقرر جانا کہ یہہ وصف کہ اگے آتے ہین وہی ہی کہ موصوف باین صفات ہی الرحمٰن بخشنے والا ہی وجود کا دوسرے بار آخر تین بعد فنا کرنیکے اور بعضے کہتے ہین کہ معنے رحمانکے یہہ ہین

کہ وعدہ کیا ہی حقتعالی نے رزق دینیکا بندونکو اور حکم کیا ہی بندگی کرنیکا اگر یہہ حکم اوسکا بجانہ لاوین اور خلاف امر اسکیکرین تب بھی وہ خلاف وعدے اپنے کا نہین کرتا اور رزق پہنچاتا ہی بیت خلاف اُسکا کرین ہم اور روزی سکو دے خوش ہو + یہہ رافت اور یہہ رحمت واہ رحمان اسکو کہتے ہین +
الرَّحِیْم بخشنے والا ہی معنے اسکو قیامت مین اور داخل کرنیوالا بیچ جنت کے اور بعضے کہتے ہین کہ معنے رحیم کے یہہ ہین کہ بندونکو امر فرمایا بندگی کا کم طاقت سے اور نعمت دی زیادہ حاجت سے مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ خداوند ہی روز جزا کا یا متصرف ہی دن قیامت کا جو چاہے وہ کرے یا حافظ ہی اعمال بندونکا تاکہ داد اور سند مین ناحیائے اعمال کی غلطی نہو یا قاضی ہی روز حساب کا کہ درمیان بندگانکے ساتھ حق کے حکم فرماوے یا جزا دینیوالا ہی روز حساب کا اول آیۃ آئی الرحمن الرحیم پھر آئی مالک یوم الدین درمیان اندونون آیتونکے تطبیق یہہ ہی کہ نام حقتعالی کے دو قسم ہین بعضے واجب کرتے ہین امید کو جیسا کہ غفور شکور حلیم کریم لطیف رؤف باسط رزاق اور بعضے واجب کرتے ہین ترس اور ڈر کو جیسا کہ جبار قہار خافض منتقم عادل مذل اور بندونکو حکم ہی کہ معاملہ اپنا درمیان ترس اور امید کے رکھین کہ الایمان بین الخوف والرجاء ایمان درمیان ترس اور امید کے ہی اور فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یقول اللہ تعالے سبقت رحمتی علی غضبی فرماتا ہی حقتعالی سبقت لیگئی رحمت میری غضب میرے پر پس پیدا کیا وہ نام کہ جسمین امید تمام تھی اور ظہور رحمت کا تھا بیان فرمائے پھر جسمین کہ خوف اور ترس اور ڈر تھا اور ظہور جلال اور غضب کا تھا ارشاد کیا کہ مالک یوم الدین مالک ہون روز حساب کا جو چاہونگا وہ کرونگا ڈرو مجھسے اور نافرمانی مکرو میری اور مالک یوم الدین ساتھ الف کے اور ملک یوم الدین بغیر الف کے دونون قراتین منقول ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکن اختلاف اسمین ہی کہ ثواب کسمین زیادہ ہی اور کونسی اولی تر ہی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت علی اور عبدالرحمن بن عوف اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم روایت کرتے ہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ مالک یوم الدین ساتھ الف کے اولی تر ہی اور بلند تر ہی ساتھ ثواب کے اور قرأت عاصم رضی اللہ عنہ کی یہی ہی محمد بن شجاع ثلجی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ مین مالک یوم الدین یہہ پڑھا کرتا تھا کسیسے کہا ملک یوم الدین صحیح تر ہی بغیر الف کے ملک یوم الدین پڑھنا شروع کیا ایکرات خواب مین دیکھا کہ کوئی شخص کہتا ہی تو نے دس حسنہ اپنے کیون کم کیے کلام اللہ کے ہر حرف پڑھنے مین دس حسنہ ہین پھر مینے وہی موافق عادت قدیمہ کے مالک یوم الدین پڑھنا اختیار کیا اور ہر چند مالک ہر دنکا خدای عزوجل ہی لیکن تخصیص دن قیامت کی باینمعنی ہی کہ یہان ہر ایک کو دعوی ملک اور ملک کا ہی اور ان دعوے کے منقطع ہوجائینگے ایک دعوی اوسی پروردگار عالم کا رہیگا چنانچہ فرمادیگا لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار ابن مسعود اور ابن عباس اور حسن بصری رضی اللہ عنہم نے کہا ہی کہ دین بمعنی حساب ہی چنانچہ اور آیۃ مین ہی ذالک الدین القیم اور مجاہد اور ضحاک کہتے ہین کہ دین بمعنی جزا ہی چنانچہ وما ادرٰنک ما یوم الدین مین ہی اور محمد بن کعب نے کہا ہی بمعنی توحید ہی چنانچہ الا للہ الدین الخالص مین ہی اور حسن بن فضل کہتے ہین کہ بمعنی خشوع اور خضوع ہی دن خضوع اور خشوع کا ہیگا خاشع خاضع ہونگے سب خدای عزوجل کیسیئن چنانچہ فرمایا ہی وعنت الوجوہ للحی القیوم پس مالک یوم الدین شامل ہی ان سب معانی کو کہ دن قیامت کا روز شمار ہی اور بعد شمار کے جزا ہی اور خلق سب اُسدن متواضع ہوگی اور سب موحد ہونگے اور نجات سبکی ساتھ توحید کے ہوگی اِيَّاكَ نَعْبُدُ تجھ ہی کو پوجتے ہین ہم پس ابن عباس کہتے ہین کہ نعبد بمعنی توحد ہی جسجگہ یہہ قرانمین مذکور عبادتکا ہی مراد اُسسے توحید ہی اور جس مقام پر مذکور تسبیح کا ہی غرض اُسسے نماز ہی اور جس مکان پر مذکور قنوتکا ہی مراد اُسسے طاعت ہی اصل ایاک کی او یاک تھی واو کو یے کیا یے کو یے سی کے ادغام کیا ایاک ہوا وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اور خاص تجھ ہی سے مدد چاہتے ہین ہم یہ سب عبادات کے اور تمام مہمات کے اور جگہہ کاف خطاب کا ہی اور نعبدک اور نستعینک نہ کہا اسواسطے کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین مین مبالغہ زیادہ ہی کہ اسکی معنی یہہ ہوئی تجھ ہی کو پوجتے ہین ہم نہ سوائے کسی اور کو اور تجھی سے یارئی چاہتے ہین ہم ہر کام مین نہ سوائے کسی اور سے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ دکھلا ہمکو راہ راست یعنی افعال کے اور اقوال کے اور اخلاق کے کہ وہ راہ متوسط ہو افراط و تفریط مین اور غلو اور تقصیر مین یا یہہ معنی ہین کہ ثابت رکھہ ہمین اوپر راہ مستقیم کے کہ دین اسلام ہی اور سنت سید الانام ہی علیہ الصلوۃ والسلام چنانچہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ثبتنا علی الصراط المستقیم ای ثابت رکھہ ہمین راہ راست پر کہ وہی ہی تو نے راہ عرفا نکی عبادتکی جماعتکی طاعت کی جنتک کہ بندیکا دم ہی اُتھے وساوس شیطانکے اور ورغلانے نفس کیسے زوال ایمانکا غم ہی پس سوال کرے اللہ تعالی سے توفیق کا اوپر ثابت ہدایت کے کہ آپکی ثابت رکھہ اوپر راہ راست کے دنیا مین اور نزع مین اور آخرت مین مجھے اور سب مسلمانون کو اور ابتدا اسواسطے کیا کہ مسلمان داخل ہون بیچ

دعا کے اور رد ہے ان لوگونکا کہ منکر ہین شفاعت کے کہ حقتعالی نے تمام مسلمانونکو دنیا مین ناحوستہ ایسی بڑی حاجت کی شفاعت کا حکم دیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ محبوب رب العالمین ہین شفاعت کرنیکا گناہان مؤمنین کے حکم ہونا کیا تعجب ہے ہدایت فضل سے اپنے ہمین رب کریم + کر تو ہدایت بر ہ مستقیم + راہ وہ جس راہ پہ گئے ہین نبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم صراط الذین راہ اون لوگونکی کہ ساتھ فضل اپنے کے انعمت علیہم انعام کی ہی تو نے اونکو ساتھ نعمت نبوت کے اور صدیقیت کے اور شہادت کے اور صلاحیت کے یا راہ اون لوگونکی کہ ظاہر ان کا محکوم ہی ساتھ احکام شریعت کے اور باطن اونکا منور ہی ساتھ انوار حقیقت کے اونکو معزز اور مکرم کیا ہی وہ راہ مجھے بھی دکھا علیہم کا اشارہ طرف چار گروہ کے ہی وہ کون کونسے ہین ایک تو انبیا ہین علیہم السلام کہ رسول اور اولوالعزم داخل ہین اونمین اور وہ مشرف ہین ساتھ تجلیات ذاتیہ آلہیہ کے کہ کمالات اونھونکے ناشی ہین تجلیات ذاتیہ سے بخلاف اولیا کے کہ ولایات انھونکی نکلی ہی تجلیات صفاتیہ سے سیواسطے نبوت بہتر ہی ولایت سے اور جھونے کہا ہی الولایۃ افضل من النبوۃ حالت سکر مین کہا ہی السکاری معذورون خیال کیا ہی اونھونے کہ نبوت تمین رو خلقی ہی اور ولایت مین توجہ حقی ہی اور توجہ حقی بہتر ہی توجہ خلق سے یہہ نہین ملاحظہ کیا کہ یہہ توجہ بخلق ان اکابر علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کا لکھہ ہا اور کروڑہا درجہ اولی تر ہی اور افضل تر ہی اوس توجہ حقی سے کہ اولیا کا ہی کہ وہ بامر الہی واسطے ہدایت خلق کے بالکل متوجہ ادھر ہین تاکہ ہزارون کروڑون کو متوجہ بحق کردین اور تجلیات ذاتیہ سے بہرہ ور ہین اور یہہ اولیا اگرچہ بوقت نزول متوجہ بخلق ہوتے ہین لیکن نگرانی اونکی بحق بھی رہتی ہی بالکل ادھر متوجہ نہین ہوتے اور تجلیات صفات سے فیضیاب ہین ولایت اونکی پر تو ہی ولایت انبیا کی اور کمالات انبیا کے فوق تر ہین وہان پہنچنا کمال دشوار ہی مگر یہ بیٹا اور وراثت انبیا کے اگر کسیکو اونمین سے حقتعالی اوس بحر ذخار سے نم پہنچاوے تو اوسکے فضل سے دور نہین ہی ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشآء واللہ ذو الفضل العظیم دوسرے صدیقین ہین کہ مقام اونکا نہایت مقام انبیا ہی سوا انبیا کے سب سے بلند تر ہی مقام قرب الہی مین تیسرے شہدا ہین کہ براہ خدا جان دئے ہین یا تو واسطے رواج اسلام کے کفار سے لڑکر شہید ہوئے ہین یا میدان محبت مین جدال ساتھ شیطان کے اور مجاہدے ساتھ نفس کے کرکر موئے ہین چوتھے صالحین کہ ساتھ تقوی اور پرہیزگاری کے آراستہ ہین غیر المغضوب علیہم نہ راہ ان لوگونکی کہ غصہ کیا گیا ہی اوپر انکے یعنے کہ قبل وجود کے معرض غضب مین تیرے آئے ہین اور اسی سبب سے وجود مین آکر بیچ اس جہان کے کفر اختیار کیا اور قتل انبیا اور تحریف کتب اور تغیر نعت مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم شیوہ کیا اور غیر بمعنی لا ہی ولا الضالین اور نگرا ہوئی یعنے ان لوگون کی کہ بعد وجود کے بیچ طرق مختلفہ کے اور سبل منحرفہ کے اوپر ہین نہ راہ ترسایون کی کہ بواسطے افراط کے بیچ شان حضرت عیسے کے و تفریط کے بیچ شان حضرت خاتم المرسلین علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام کے گمراہ ہوئے ہین بعضے کہتے ہین مغضوب علیہم یہود ہین اور ضالین نصاری ہین آمین مضے کے یہ ہین کہ قبول کیجیو دعا میری اور یہہ داخل قرآن مین نہین ہی مگر بقول مجاہد رضی اللہ عنہ اور اتفاق ہی اسمین کہ یہہ ذکر بھی کہنا اسکا سنت ہی بعد فاتحہ کے چنانچہ حدیث مین ہی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایکدن الحمد پڑھکر آمین بھی جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ کہو آمین اور اوسکی لغت مین اختلاف ہی بعضون نے کہا ہی کہ ممدود مخفف ہی اور یہی مختار فقہا ہی اور یہی فصیح تر ہی چنانچہ شعر مین باندھا ہی کسی شاعر نے شعر یا رب لا تسلبنی حبہا ابدا + ویرحم اللہ عبدا قال آمینا اور بعضے ممدود و مشدد کہتے ہین اور جو ممدود و مخفف کہتے ہین وہ الف ممدودہ کو بمعنی ندا کے کہتے ہین اور یہہ معنی کہتے ہین کہ یا آمین استجب دعائی ای آمین قبول فرما دعا میری آپہ اسمع حق سبحانہ وتعالی کا ہی چنانچہ مجاہد نے کہا ہی اور جو مقصور و مخفف پڑھتے ہین وہ بھی اسی معنی کا ارادہ رکھتے ہین اور بعضے [illegible] کہا ہی کہ آمین خاتمہ الی اللہ رب العالمین کا ہی کہ ختم ہوتی ہی ساتھ اسکے دعا بندے مؤمن کی ابی زہیر النمری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین سات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ایکرات جلا ایک خیمہ کے پاس آنحضرت کے پہنچے آواز دعا کی وہان سے آتی تھی آپ کھڑے ہوگئے جب اس دعا مانگنے والے دعا تمام کی فرمایا حضرت نے کہ ختم کرد دعا کو ساتھ آمین کے اور مژدہ ہو ساتھ اجابت دعا کے اور ابن عباس کہتے ہین کہ تفسیر آمین کی یہہ ہی فلیکن کذالک یعنے ایسا ہی ہو جیسے سورہ فاتحہ کہ آدھی وصف مین ہی تیرے اور آدھی سوال اور حاجت مین میرے تو ویسا ہی ہی کہ وصفکیا ہے تیرا اور اخیر کی کہ سوال ہی میرا ویسا ہی ہو جیسا کہ مینے چاہا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ آمین لغت سریانی ہی یہودیون نے کہ تفسیر اوسکی توریت مین دیکھی تھی تو فخر کرتے تھے اپنا کہ ہمین اللہ تعالی نے ایسی چیز دی ہی کہ مسلمانون کو نہین دی پس حقتعالی نے عطا کی آمین اس امت کو اور ثواب اسکا ایسا

دیا کہ اونھونکو نہ دیا تھا کہتے ہین کہ حقتعالی نے تین چیزین اس امت کو عنایت فرمائین ہین اور کسی امت کو نہین دین ایک نماز جماعت کی دوسری السلام علیکم کہنا اور جواب اسکا وعلیکم السلام دینا تیسری آمین کہنا بعد دعا کے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسوقت کہ کہتا ہی بندہ آمین بخشتا ہی حقتعالی گناہ ماتقدم اوسکے بیان لطایف اور نکات سورۂ فاتحہ سمجھ لیجئے کہ لطائف اور نکات دو قسم ہین ایک تو جدی جدی آیت سے تعلق رکھتے ہین اور دوسرے یہہ ہین کہ متعلق بمجموع ہین وہ جو جدی جدی آیت سے متعلق ہین انکا بیان بطور اختصار یون ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ظاہر ہی کہ حق سبحانہ نے جمیع علوم چار کتابونمین کہ تورات انجیل زبور فرقان ہین مندرج کئے ہین اور قرآن مجید جامع ان سبکا ہی اور قرآنمین جو علوم ہین سورۃ فاتحہ مین وہ موجود ہین اور علوم سورۃ فاتحہ کے بسم اللہ مین اور بسم اللہ کے فقط ایک حرف با مین مندرج ہین پس سب کے سب علوم ایک اس حرف با مین مخفی ہین اضاح اس ابہام کا اور اظہار اس اخفا کا یہہ ہی کہ مقصود سب علوم سے وصول بندہ بجناب قدس حق سبحانہ ہی اور بندہ بحال ذلت اور آلودگی نجاسات طبعیہ مین گرفتار ہی اور ہوا و ہوس نفسانیہ مین پابند ہی اور حق سبحانہ کمال نزاہت اور قدس مین پاک اور منزہ سب سے پس طریق وصول کا اوس سے نہین ہی مگر ساتھہ ذکر اسما اوسکے اور چسپیدگی نام پاک اوسکی اور مستغرق ہیچ یا دا وسکے یہانتک کہ فنا فی المذکور ہوجاوے ہوس اور آرزو اور طلب اور جستجو ماسوی اللہ کی دور ہوجاوے اور دال استہ چسپیدگی پر حرف با ہی کہ موضوع واسطے الصاق و چسپیدگی کے ہی پس با مین خلاصہ مقصود حصول جمیع علوم ہی اور ابتدا تعلیم اطفال کی الف سے ہوتی ہی بیان ابتدائے کتاب خدا کے ساتھہ حرف با کے واقع ہی اسواسطے کہ الف سبب تطاول اور ترفع کے محل نظر رحمت الہی ہوا اور حرف با بحیث انکسار اور افتادگی کے مقبول جناب کبریا ہوئی **بیت** بسرگونی علو ہی کہ ہو نہ یابہ بلند + رکھے زجبتک اپنی نگین زمین پہ جبین + حدیث مین وارد ہی کہ من تواضع للہ رفعہ اللہ **بیت** یستی بحر کے ہی بعد مرتبہ بلند وصل + پستین جو زیر بام تو ہاتھہ لگے کمند وصل + اور قاعدہ ہی سلاطین کا کہ اپنی چیزونپر مہر لگا دیتے ہین تاکہ چوروں سے محفوظ رہین ایسی ہی گھوڑے اصطبل خاص بادشاہی کے ہوتے ہین اپنہ داغ ہوتا ہی کہ سارق دست تعدی دراز نکرین پس یہہ مضمون بسم اللہ مہر خاص الٰہی ہی جسکام کے پہلے یہہ پڑھی جاوے کی تصرف شیطان سے وہ امن مین ہوگا لکھا ہی کہ جب حضرت نوح کشتی مین سوار ہوئے خوف غرق سے ہراسان ہونے لگے بسم اللہ مجریہا پڑھا بچگئے دیکھئے کہ آدھے اس کلمہ کے پڑھنے سے نجات پائی وقتیکہ کوئی شخص سارا سے پڑھیگا کطرح محروم رہیگا نجات سے **بیت** تجھکو آفت سخن پند یہہ معلوم رہے + نام جو اوسکا جپے کیونکہ وہ محروم رہے + نقل ہی کہ ایک عارف نے بسم اللہ لکھکر وصیت کی تھی کہ کفن مین میرے رکھدیجو کسیسے سبب پوچھا اوھونے کہا کہ ایک فقیر نے کسی امیر کے بڑے محل کے دروازہ پر سوال کیا کچھہ اندک چیز ملی تیشہ لاکر دروازہ ڈھانے لگا امیر نے کہا کیا کرتا ہی کہا کہ یا دروازہ لایق بخشش کے کریا بخشش لایق دروازے کے اور یہہ آیتہ دروازۂ کتاب اللہ کی ہی پس روز قیامت کو مجھے دستاویز حکم ہی کہ اُسے معاملہ رحمت کا درخواست کرونگا اور بسم اللہ مین انیس حرف ہین اور موکل دوزخ کے بھی انیس ہین ہر حرف پڑھنے سے ملا ایک کی اونمین سے دفع ہوتی ہی اور لکھا ہی کہ دنیا کی چوبیس ساعتین ہین پانچ ساعت کیواسطے پانچوقت کی نماز ہی باقی انیس ساعتون کیواسطے یہہ انیس حرف ہین تا ہر نشست و برخاست اور حرکت و سکون مین ان انیس ساعتونکو ان انیس حرف سے معمور رکھے **بیت** ہر یکدم مجھے تیری ہی یادگاری ہی + گھڑی گھڑی بزبان تیرا نام جاری ہی اور کہا ہی کہ سورۂ برات مشتمل اوپر حکم قتل کفار کے تھی اس سے خالی رکھا اور وقت ذبح کے مقرر کیا ہی کہ اللہ اکبر کہین بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ کہین اسواسطے کہ صورت ذبح صورت قہر ہی اور رحمت تقاضا اوسکا نہین کرتی پس ہر شخص کہ اس کلمہ رحمت کو ہر وقت و ہر آن مداومت کرے تھوڑے تھوڑے استر بار تو البتہ بعد ہر نماز فرض کے پڑھے یقین ہی کہ غضب اور عذاب سے محفوظ اور رحمت اور ثواب سے محظوظ ہووے اور خواص اس آیتہ کا یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جو آدمی پاخانے جاوے بسم اللہ کہے تاکہ پردہ ہوجاوے درمیان شرمگاہ اوسکے اور نظر جنونکے یہانسے دریافت کرلیجئے کہ یہہ کلمہ جب حجاب ہوا درمیان شخص کے اور دشمنون دنیوی اوسکے تو درمیان شخص اور غائب عینی کے کیونکر حجاب نہوگا اور یہین تین اسم کو اختیار کیا ہی تا شروع ہر کام مین استعانت ان تین اسماسے حاصل ہو اور وجہ ان تین اسم اختیار کرنیکی یہہ ہی کہ ہر کام کارائے دنیوی اور اُخروی سے اوپر تین چیز کے موقوف ہی اول قدیم آنا ابدا بقا کا اسکام کے یہ تصرفات اسم اللہ سے ہی کہ دلالت اوپر جمیع صفات کے فرماتا ہی دوسری بقا اُس ابدا بقا کی ابتدا کام سے انتہا تک یہہ مقتضائے صفت

رحمٰن ہی کہ بقائے عالم ساتھ اوسکے موقوف ہی تیسری ترتیب ثمرات اسکام کے ساتھ حصول نتایج کے یہہ مقتضا صفت رحیمی کی ہی کہ سعی بندونکی رایگان نہین
فرمانا شان نزول سورۂ فاتحہ کا کہ حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امیرالمؤمنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے روایت کی ہی کہ یہہ سورۃ مکے مین نازل ہوئی ہی اور کیفیت نزول کی یہہ ہی کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو صحرا مین گیا مین آواز سنا مینے کہ یا محمدؐ
اور ایک شخص نورانی کو دیکھا مین نے اوپر تخت زرین کے درمیان آسمان و زمین کے معلق اوس آوازسے ترس کھا کر بھاگا مین جب یہہ حادثہ مکرر ہوا تو ورقہ بن
نوفل سے کہ برادر عم زادہ حضرت خدیجہ کا تھا بیان کیا مین نے وہ مرد عالم توریت اور انجیل کا تھا علمائے نصاریٰ سے علم بہت پڑھا تھا اوسنے کہا کہ اب جو وہ
آواز سنو تم تو بھاگیو مت کان رکھکر سنیو کہ کیا کہتا ہی اسیطرح کیا مینے جب آواز آئی کہ یا محمدؐ کہا مینے لبیک کہا اوسنے انا جبرئیل وانت نبی ھذہ الامۃ
پھر کہا کہو اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہٗ ورسولہٗ پھر کہا کہو الحمد للہ تا آخر سورۃ الحمد للہ یہہ مقام مقتضا اسکا
تھا کہ زبان بندے سے الحمد للہ کہا جاتا یعنے حمد کرتا ہو مین خدا کی لیکن آدمی اونکہ عاجز ہی اس سے کہ حمد الٰہی کو پہنچے پس مناسب ہوا کہ اُسے فوق الطاقت کی تکلیف دین بلکہ
باین عبارت فرمایا الحمد للہ یعنے بکمال حمد حق اور ملک اُسکی ہی خواہ بندہ قادر اوپر ادا اوسکی ہو یا نہو **فرد** حق و ملک مالک برحق ہی کل حمد و ثنا +
رافت بیچارہ کو طاقت ادا کی ہو نہو + کہتے ہین کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے جناب الٰہی مین عرض کیا کہ یا رب کیف اشکرک مین کسطرح عہدۂ شکر
تیرے باہر آؤن اسواسطے کہ شکر کرنا میرا توفیق و تعلیم تیرے ہی اور یہہ انعام دوسرا ہی اوسپر شکر دوسرا کیا چاہیے پس تسلسل لازم آتا ہی حق تعالیٰ نے فرمایا
کہ ای داؤد جو اپنے تئین تو نے ادائے شکر میرے عاجز جانا ادا شکر میرا کیا تو نے **بیت** بعجز صحیح جب قایل ہوا قایل ما حمدنا کا + ہو گویا کیونکہ پھر تحمید مین نطق
اور اشیا کا + اور یہہ بھی ہی کہ اگر احمد اللہ کہتے تو دلالت کرتا کہ گوینده حمد حق تعالیٰ کی کرتا ہی حالانکہ اللہ سبحانہ قبل حمد ہر حامد کے محمود ہی اسیواسطے
فرمایا الحمد للہ یعنے حمد اور ثنا لایق اوسکے ہی ازل سے ابد تک کوئی گوینده موجود ہو یا نہو **شعر** شایان حمد تو ہی اور لایق ثنا ہے + محمود ہی تو پیارے
حامد ہو تو کیا ہی + یہان ایک شبہ وارد ہوتا ہی وہ یہہ ہی ہر جگہہ تسبیح مقدم ہی اور یہان تحمید کے اسیواسطے کہتے ہین سبحان اللہ والحمد للہ یہان تحمید کو کیون
مقدم کیا جواب اوسکا یہہ کہ تقدیم تسبیح کی تحمید پر اسوقت ہی کہ دونون کلام مین مذکور ہون یہان محض تحمید مذکور ہی تسبیح نہین اور اکتفا کیا اوپر تحمید کے
اسمین بھی ایک وجہ ہی وہ یہہ ہی کہ مضمون تسبیح کا مضمون تحمید مین داخل ہی اسطرح سے کہ مضمون تسبیح کا یہہ ہی کہ ذات حقتعالیٰ کی اور صفات اسکی جمیع
نقصانات سے مبرا اور پاک ہی اور مضمون تحمید کا یہہ ہی کہ ہر کمال و نعمت کہ بیچ ذہن اور خیال البشر کے ہی سب اس جناب مقدس سے ہی اور جو تمام کمالات
اور نعمتین خاص اسکو اعتقاد کرین تو لازم آیا کہ کوئی نقصان بیچ اوسکے نہو اور کہا ہی کہ لفظ الحمد للہ مین آٹھ حرف ہین بعدد دروازہ ہائے بہشت اور
حمد کو ساتھ دو چیز کے تعلق ہی اوّل ماضی سے کہ شکر نعمتہائے سابقہ اوسکے کہنے سے ادا ہوتا ہی دوسری مستقبل سے کہ یہہ کلمہ شکر ہی اور شکر تقاضای
مزید نعمت کرتا ہی لئن شکرتم لازیدنکم پس جب تعلق اوّل دروازے دوزخ کے حمد کہنے والے سے مسدود ہوئے اسواسطے کہ مواخذہ اور عتاب
بسبب ادائے شکر کے نرہا اور بموجب تعلق دوم کے مستحق کھلنے دروازہائے بہشت کا ہوا **فرد** را فتاد اح رب العالمین کیواسطے + جنت و دوزخ کے
دروازے کھلین اور بند ہون + منقول ہی کہ ہنوز روح حضرت آدم کی تابہ ناف نہ پہنچی تھی کہ عطس آیا کہا الحمد للہ رب العالمین اور کلام اللہ مین
ہی کہ آخر کلام اہل جنت کا بھی الحمد للہ رب العالمین ہی پس فاتحہ عالم انسانی مینے اوپر حمد کے کی ہی اور خاتمہ اس عالم کا بھی مین نے اوپر حمد کے کیا بندیکو
چاہئے کہ اول اعمال اور آخر اعمال اپنے کو مقرون ساتھ کلمہ حمد کے کرے **بیت** چاہئے بندیکو جبتک ہی یہہ پابند حیات + راستے دن حمد مولیٰ مین
کرے اور دنسے رات + رب العالمین رب کے معنے لغت عرب مین کئی آئے ہین یہان سبکے سب مناسبت رکھتے ہین **بیت** سبکا مالک ہی تو
جانب تیرے منسوب ہی خلق + رب مطلق ہی بہر معنی و مربوب ہی خلق + اوّل بمعنی مالک ہی اور مالکیت حق تعالیٰ کی تمام عوالم پر ظاہر ہی کہ جب
مخلوق اُسکی سب ہوئی تو مملوک بھی ہوئی اور ملک آدمی کی اوّل مطلق نہین دوسری بعاریت مالک حقیقی سے ہی دوسری معنی موجد ہی یعنے خالق یہہ
بھی مناسب مقام حمد کے ہی بلکہ مستلزم اتم محامد ہی کہ نعمتین اسکی قبل استحقاق کے ساتھ مخلوقات کے پہنچی ہین اوپہنچتی ہین تیسرے معنی سردار ہین اور
حقیقتا ان معنونکی علو مرتبہ ہی یہہ بھی مستدعی اعلیٰ محامد کی ہی چوتھے بمعنی مربی ہی یعنے اصلاح کرنیوالا امور کا اور پہنچانے والا ہر چیز کا باعلیٰ

اوسکے سے مثلاً نطفے سے خون مخلط فرما کر علقہ کیا اور علقہ کو منجمد کر کے مضغہ کیا اور مضغے کو اعضائے مختلفہ نئے پھر افاضۂ روح فرمایا اور ہر عضو کو قوت
کہ لایق اُسکے ہے بخشی پھر رُوح کو ساتھ شریعت اور طریقت اور حقیقت کے مکمل کیا پس مستحق اکمل محامد کا ہوا اور تربیت دو قسم ہے ایک یہہ ہے کہ کوئی شخص
کسی چیز کو واسطے منفعت اپنے کے پرورش کرے تاکہ اوسکے کام آوے وہ چیز یہہ قسم تربیت کی شایان مخلوقات ہے کہ پابند اغراض و حاجات ہین اور دوسری
قسم وہ ہے کہ واسطے فایدے اُس چیز کے اُسے پرورش کرے یہی شان خالق کی ہے اسواسطے کہ رتبہ اُسکا بلند ہے اس سے کہ مخلوقات اپنے سے استکمال فرماوے
لہذا حدیث مین وارد ہے بیچ حق حق سبحانہ کے کہ ان اللہ یحب الملحین فی الدعاء یعنے حق سبحانہ دوست رکھتا ہے الحاح کرنیوالونکو بیچ دعا کے
اور وارد ہے من لم یسئل اللہ یغضب علیہ جو نہ سوال کرے اللہ سے غضب ہوتا ہے اوسپر یہانسے معلوم کیا چاہیئے کہ ربّ العالمین اکمل صفات
اوسکی ہے اسواسطے کہ ابتداء ظہور سے تا انتہاء وصول ہر کس بمعاد خود حیطۂ تصرف مین اس اسم اعظم کے ہے اور ہر نسبت اور ہر علاقہ کہ عالم مین دیدہ شنیدہ
ہے سر تو اس اسم مبارک کے انوار کا ہے اسیواسطے بعد اسم مبارک اللہ کے کہ دلالت اوپر تمام و کمال کے کرتا ہے اس اسم کو مقام حمد مین لایا کہ یہہ دال
ہے ما فوق التمام اور کمال پر اور جو کچھ کہ جہان مین دیدہ اور شنیدہ اور دریافتہ ہے دو حال سے باہر نہین ہے یا واجب لذاتہ ہے یعنے وہ موجود کہ
بخود موجود ہے اور نہونا اُسکا محال ہے وہ ذات حق تعالی کی ہے یا ممکن لذاتہ ہے یعنے وہ موجود کہ بخود موجود نہین ہے بایجاد حق سبحانہ موجود ہوتا ہے
اور دونون طرف وجود و عدم اوسکا برابر ہے پس یہہ قسم موجود ہوا ہے یا موجود ہوویگا اسکو عالم کہتے ہین اور عالم مشتق علامت سے ہے اور اس قسم کا
اسواسطے عالم نام رکھا کہ علامت اسما اور صفات الہی کی ہے کہ جو فرد ہے افراد عالم سے مظہر ایک اسم او صفت کا ہے اور اجناس اور انواع اُسکی مظاہر اسما کلیہ
اور صفات اطلاقیہ ہین اور جو ہر فرد افراد عالم سے مظہر ایک اسم خاص کا ہے اسما الہی سے پس عوالم اس جہت سے غیر متناہی ہین لیکن اصول اور کلیات عالم کی
موافق اُسکے کہ شرایع مین مقرر ہین بیان کئے جاتے ہین سمجھ لیجیئے کہ جو کچھ کہ بیچ عالم کے موجود ہے یا ذات ہے یا صفات ہے ذات وہ ہے کہ وجود اپنے مین
محتاج اور چیز کے نہو مثل آسمان اور زمین اور صفت وہ ہے کہ وجود اپنے مین محتاج اور چیز کے ہو جیسے رنگ اور بو اور مزہ اور سوا اُسکے اور ذاتکو
عرف مین معقولیون کے جوہر کہتے ہین اور صفت کو عرض کہتے ہین اور ذات دو قسم ہے جسم اور رُوح جسم وہ ہے کہ مقدار اور شکل معین رکھے اور اس
مقدار اور اس شکل کو چھوڑے اور رُوح وہ ہے کہ مقدار اور شکل معین نہ رکھے باشکال مختلفہ اور مقادیر متفاوتہ ظاہر ہوا اور جسم دو قسم ہے علوی
اور سفلی علوی بہت قسم ہے عرش ہے کرسی ہے سدرۃ المنتہے ہے لوح ہے قلم ہے معدن بہشت ہے معدن دوزخ ہے ستارے ہین ثوابت و سیارہ
آسمان ہفت گانہ ہین اور سفلی دو قسم ہین بسیط جیسے عناصر اربعہ کہ زمین ہے اور آب اور ہوا اور آتش ہے اور مرکب اور یہہ چار قسم ہے اسواسطے کہ جمیع
عناصر سے مرکب ہے یا بعض سے پہلے کو تام دوسرے کو ناقص کہتے ہین مرکب تام منحصر تین عالم مین ہے عالم معادن عالم نباتات عالم حیوانات اور ہر ایک ان تین
سے مشتمل اوپر عوالم کثیرہ کے کہ تفصیل اوسکی کو بڑی تطویل چاہیئے اور مرکب ناقص بھی تین قسم ہے بخار یعنے آب و ہوا اور غبار یعنے خاک و ہوا اور دخان
یعنے آتش و ہوا اور ان تینونسے عوالم بہت پیدا ہوتے ہین پس غبار محض سے کہ باؤ سے اُٹھے مختلف الوان اور گرد باد پیدا ہوتا ہے اور بخار سے باران
برستا ہے اور جب بخار بلند تر جاتا ہے اور مقام سردی مین پہنچتا ہے منجمد ہو کر ژالہ و برف پیدا ہوتا ہے اور دخان سے برق اور صاعقہ اور شہب
اور ستارۂ دُمدار پیدا ہوتا ہے اور جو بخار اور دخان منعکس ہو کر زمین مین محبوس ہوتے ہین نیچے زمین کے بگولا اوٹھتا ہے اوسے زلزلہ کہتے ہین اور
جو بخار زمین کے تلے محتبس ہو جاتے ہین اور قوت ہوا سے باہر نکلتے ہین چشمے جاری ہو جاتے ہین اور اگر بخارات لطیف بسبب سردی کے درمیان آسمان اور
زمین کے انجماد پکڑتے ہین پھر زمین پر جو گرتے ہین اوسے شبنم کہتے ہین اور اگر منجمد ہو کر درمیان آسمان اور زمین کے پراگندہ ہو جاتے ہین اوسے صقیع
کہتے ہین اور ہماری زبان ہندی مین کھل کہتے ہین اور بعضے بلاد مین یہی بخارات لطیفہ قلیلہ منجمد ہو کر برنگ شکر سفید اور سرخ زمین پر برستے ہین اُسے
ترنجبین اور خشک انگبین اور شیر خشت اور من کہتے ہین یہہ تین اقسام مرکب ناقص بحسب جریان عادت ہین اور کبھی بطریق خرق عادت بھی چیزہا ی عجیب و
گونان گون پیدا ہوتے ہین اور درمیان آسمان و زمین کے معلق کھڑے رہتے ہین اور کبھی سطح زمین پر گر پڑتے ہین بیان اُنکا اپنے مقام مین ملکور
ہے اور کتب عجائب مکانات الجود مین مسطور اور رُوح یا نیک محض ہے اوسے فرشتہ کہتے ہین یا بد محض ہے اوسے شیطان کہتے ہین یا مختلط ہے

نیک و بد سے وہ دو قسم ہی جن اور ارواح بنی آدم اور صفت بھی عالم بہت رکھتے ہین مثل مکان اور زمان اور کیف اور کم اور وضع اور نسبت اور جہت اور تشریح اس عوالم کی مفصلا حکمت مین ہی حاصل یہہ ہی کہ جسکو احاطۂ احوال ساتھہ موجودات کے زیادہ ہوگا تفسیر رب العالمین پر زیادہ وقوف پائیگا الرحمن الرحیم سمجھہ لیجئے کہ حقیقت رحمت کی بیچ حق باریتعالی کے ایصال خیر اور دفع شر ہی اور رحمت حقتعالی کی دو قسم ہی ذاتی اور صفاتی ذاتی دو قسم ہی عام اور خاص عام افاضۂ وجود ہی کہ ہر موجود اس سے نصیب رکھتا ہی اور خاص تقرب الی اللہ بخشتا ہی کہ بعضے بندگانکو ساتھہ اسکے مخصوص فرمایا ہی اور صفاتی دو قسم ہی عام اور خاص عام بخشنا اوس چیز کا جو لایق ہر موجود کے ہی صفات اور اعراض سے اور ہر موجود کو ایک ایسی چیز دینا کہ بسبب اسکے مزیت اور فضل اور وبر حاصل ہو پس یہان معلوم ہوا کہ لفظ رحمن اور رحیم کا اسمے رتبین باوجودیکہ تسمیہ مین یہہ دونون اسم مذکور تھے تکرار نہین ہی اسواسطے کہ وہ رحمت جو تسمیہ مین مذکور تھی ذاتی ہی اور یہہ رحمت جو یہان مذکور ہی صفاتی ہی اور جو ذاتی دو قسم ہین عام و خاص تو واسطے دلالت اوپر ان دو اقسام کے دو اسم تسمیہ مین لائے ہین اور صفاتی بھی دو قسم ہین عام اور خاص اسیواسطے یہان بھی دو اسم لائے رحمن اور رحیم اور بعضے کہتے ہین کہ ذکر رحمن اور رحیم کا تسمیہ مین واسطے تسکین اس ہیبت کے ہی کہ ذکر اسم اللہ سے اٹھتی ہی اور یہ ہوش کرتی ہی اور یہان واسطے امیدوار کرنے بندونکے ہی تا خوف مالک یوم الدین سے بیتاب نہون **بیت** لطف فرما جو وہ رحمت سے نہ اسدم ہوتے ۔ حشر کے خوف سے ہم زندہ ہی بیدم ہوتے ۔

اور جو کلام آئندہ مین مذکور عبادت کا ہی اور عبادت فعل شاق ہی پس ضرور ہی کہ قاید رجا اور سایق خوف ہمراہ دیا جاہیئے قاید آگے سے کھینچنے والیکو کہتے ہین اور سایق پیچھے سے ہانکنے والیکو اور ہر مقام مین دو اسم لانیکی وجہ یہی ہی کہ ایک دلالت اوپر تسکین ہیبت کے کرے اور عوام کو امیدوار فرماوے اور دوسرا خواص کو اور کہا ہی کہ ابتدا ظہور عالم ساتھہ رحمت خاص و عام کے اور انتہا بھی ساتھہ خاص و عام کے ہی پس تسمیہ مین اشارہ طرف رحمت ابتدائیہ کے ہی اور آنجگہہ طرف رحمت انتہائیہ کے اور یہہ بھی ہی کہ مبدء حمد رحمتہائے عام و خاص ہی عام بیچ نظر عام کے اور خاص بیچ نظر خاص کے پس چاہیئے کہ منتہائے حمد بھی دو قسم رحمت ہون اسی تفصیل سے اور یہہ بھی ہی کہ اشارہ ہی ساتھہ اسکے کہ ہر چند حمد کامل اور تام ہو لیکن مکافات نعمتہائے سابقہ باریتعالی خواہ عام ہون خواہ خاص کر سکے چہ جائے آنکہ موجب جزائے مزید ہوسکے مگر یہہ کہ دو قسم رحمت اور دوسری ساتھہ اس حمد کے ضم کرین تا موجب جزائے مزید ہو عام واسطے مزید عام کے اور خاص واسطے مزید خاص کے اور یہہ بھی ہی کہ اشارہ ہی ساتھہ اسکے کہ جیسی رحمت دنیا کی دو قسم عام کہ ایجادی ہی اور خاص کہ تفصیلی ہی ایسی ہی رحمت آخرت کی دو قسم ہی عام کہ سبب نجات ہی اور خاص کہ سبب قرب ہی یا اشارہ طرف اسکے ہی کہ رحمت حقتعالی کی سبب حمد اویسکی ہی بلا واسطے خاص واسطے حمد خاص کے ہی اور عام سبب حمد عام کے ہی اور وہی رحمت موجب عبادت ہی بواسطۂ ملاحظہ مضمون مالک یوم الدین عامہ برائے عبادت عامہ و خاصہ برائے عبادت خاصہ پس حمد کو ساتھہ دو حیثیت کے ضرور رجا ناچاہیئے اول یہہ کہ مقتضائے رحمت ہی دوسری یہہ کہ مقصود عبادت سے ہی اور عبادت مقصود ہی خلق انسان سے اور خلق انسان مقصود ہی خلق عالم سے اور معانی تحقیقات رحمن اور رحیم کی پیچھے تفسیر مین بھی کچھہ کچھہ مذکور ہین بعضے جو سوائے انکے ہین وہ یہان لکھے جاتے ہین ضحاک نے کہا ہی کہ رحمن اشارہ طرف ظہور رحمت اسکی کے ہی اور رحیم اشارہ طرف نزول رحمت حق ہی اہل زمین پر ابن مبارک نے کہا ہی کہ رحمن وہ ہی کہ جب اس سے سوال کرو دے اور رحیم وہ ہی کہ جو اس سے کچھہ نہ مانگو خشم مین آئے بعضون نے کہا کہ نعمتہائے گوناگون دنیا و آخرت آثار رحمت رحمانی ہین دفع بلیات و آفات دارین بمقتضائے رحمت رحیمی ہین اور ترتیب ہم اللہ اور رحمن اور رحیم مین مناسبت تنزیلی ہی بعضون نے کہا ہی کہ رحمن دلالت کرتا ہی اوپر ان نعمتونکے کہ وصول و حصول اونکا بندونکی طرف سے مقصود نہین ہی جیسی کہ زندگی دنیا اور قوت شنوائی اور بینائی کی عطا کرنا اور فرزند دینا اور رحیم دلالت کرتا ہی اوپر ان نعمتونکے کہ گمان آدمی کا اور آدمیونسے حاصل کرنیکا بھی ہوتا ہی جیسی تشخیص مرض کی اور معالجہ بدوا اور تعیین وزینہ اور ملک املاک اور اعانت امور معاش اور معاد مین پس گویا حق تعالی فرماتا ہی کہ مین رحمن ہون لطف گذشتہ کو تم میرے حوالے کرتے ہو مین اسے مرد خوش قامت خوبصورت بناکر تمھین عطا کرتا ہون اور تخم خشک بوسیدہ کو جسے سونپتے ہو درخت باشاخ و برگ و بار تیار کرکے تمھین دیتا ہون اور مین رحیم بھی ہون کہ جو کچھہ باپ ماخاوند مالک استاد پیر طبیب عطار آقا مزنی سے چاہتے ہو مجھہ سے توقع رکھو سمجھہ لیجئے کہ جو چیز دنیا

اور آخرت مین خلق کو پہنچتی ہی چار قسم ہی قسم اول یہہ ہی کہ نافع بھی ہی اور ضروری بھی ہی جیسی نفس دنیا مین کہ اگر ایک لحظہ دم منقطع ہو مر جاوے
اور مثل معرفت الہی آخرت مین کہ اگر لحہ دل سے زایل ہو مستوجب عذاب ابدی ہو قسم دوسری یہہ ہی کہ نافع ہی ضروری نہین جیسے دنیا مین مال اسباب اور
کثرت علوم و معارف اور کثرت نوافل اور طاعت آخرت مین قسم تیسری یہہ ہی کہ ضروری ہی اور نافع نہین جیسی آفات اور امراض دنیا مین اور اس
قسم کا آخرت مین نظیر نہین ہی قسم چوتھی یہہ ہی کہ نہ نافع ہی نہ ضروری جیسی فقر دنیا مین اور عذاب آخرت مین پس جو کہ نافع ہی خواہ دنیا مین ہو
خواہ آخرت مین بمقتضائے رحمت خاص ہی اور جو ضروری ہی خواہ دنیا مین خواہ آخرت مین بمقتضائے رحمت عام ہی کہ بہ نسبت تمام عالم کے متعلق
ہی اور جو نہ نافع ہی نہ ضروری دنیا مین بھی اور آخرت مین بھی رحمت اضافی ہی تفصیل اوسکی یہہ ہی کہ اگر دنیا مین فقر نہو تو غنا اور لوازم
غنا بادشاہت اور امارت کی صورت نہ بندہی اسواسطے کہ جب کسیکو کسی سے احتیاج نہو تو سرانجام کام اسکے مین اپنے آپکو کیون ذلیل کرے اور
اوقات اپنی اوسکی اطاعت امر و نہی مین کیون صرف کرے پس یہہ سب انتظام کار برہم ہو جاوے خلقت انسانی مثل جانورونکے پراگندہ اور
منتشر ہو پس رحمت اضافی حق تعالی کہ ہر منصب اور ہر مرتبے اور ہر حرمت اور ہر صفت سے متعلق ہی مقتضی فقر و احتیاج اور طوق امراض اور
مصائب و آفات کی ہوئی ہی فرض کیجئے کہ اگر عالم مین چور نہو تو پاسبان کیا درکار ہی اور اگر مرض نہو تو طبیب اور عطار اور جراح اور سالوتری
معطل ہین اگر فقرا اور احتیاج نہو تو بادشاہ بے سپاہ کے اور امیر بغیر خدمتگار کے اور تاجر بے گماشتہ کے اور متصدی بغیر پیشکار کے کیا کرتین یہان
حقیقت رحمت الہی کی واضح ہوئی کہ ہیچ ہر بلا اور آفت کے مکنون و مخفی ہی اسیواسطے آفات اور بلا کو بوجہ دائر تمام عالم مین پراگندہ کیا ہی بہت
بادشاہ ذوالاقتدار ہین کہ امراض مین گرفتار ہین اور محتاج اطبا اور عطارون اور دواسازونکے ہین اور بہت فقیر ہین کہ کسیکا خوف نہین رکھتے
بامن تمام گذر کرتے ہین حاجت لشکر و پاسبانی نہین رکھتے اور بادشاہ اور امیر اور وزیر رشک کھاتے ہین پس مرض بادشاہ رحمت ہی عظیم
ہیچ حق اطبا کے اور فقر اور احتیاج طبیبونکا رحمت ہی عظیم ہیچ حق بادشاہونکے اسی پر قیاس کر لیجئے جمیع بلیات و آفات کو کہ ظاہر خلاف رحمت معلوم
ہوتے ہین اور کسی شخصکو جمیع انواع رحمت کے نہین دئے والا فساد نظام ظاہر ہوا اور صفت قہر و غضب بے مظہر رہے یہان نکتہ ہی لطیف کہ حضرت مریم
رضی اللہ عنہا کو رحمت دی کہ سبب نجات انکی کا طعن کفار فجار سے ہووے چنانچہ قرآن مجید مین ہی ولنجعلہ ایۃ للناس ورحمۃ منا اور جمیع
امت مصطفویہ کو رحمت عمدہ ترعنایت کی چنانچہ فرمایا وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین پس کیا بعید ہی کہ بسبب اس رحمت کے عذاب
دوزخ سے خلاص نہون مالک یوم الدین سمجھ لیجئے بمقتضائے عدالت فرق ہی درمیان محسن اور بدکار کے اور مطیع اور عاصی کے اور
موافق اور مخالف کے اور یہہ فرق ظاہر نہین ہوتا مگر ہیچ روز جزا کے اسواسطے کہ اگر دنیا مین نیکونکو نعمت اور دولت اور عافیت دے اور بدونکو
فقر اور مصیبت حوالے کرے تو آدمی بالطبع راہ نیکی کی اختیار کرین اور بدی سے پرہیز کرین واسطے طمع حصول دولت اور عافیت کے اور حبت ایمان
کی درمیان نرہے پس امر تکلیف برہم ہو جائے اور اعمال نیک اور کام اچھے بے اختیار آدمیونسے بالضطرار ظہور مین آوین نہ بحکم الہی لہذا روز جزا
کو روز عمل سے جدا کیا ہی تا حقیقت تکلیف اور معاملہ امتحان ساتھ ہمارے متحقق ہو اور یہان دو قرأت متواترہ صحیحہ ہین مالک اور ملک اور
دونون طریق سے پڑھنا درست ہی لیکن علما کو بیچ ترجیح ایک کے اوپر دوسرے کے گفتگوئین ہین جو کہ مالک پڑھتے ہین وہ کہتے ہین کہ یہہ قرأت راجح
ہی بچند وجہ اول دلائل ترجیح مالک اور ملک کے پڑھنے کی یہہ ہی کہ مالک عام ہی ساتھ آدمیونکے اور غیر آدمیونکے بھی متعلق ہوتا ہی بخلاف ملک
کے اور بادشاہت کے خاص ساتھ آدمیونکے ہی دوسری یہہ ہی کہ مالک کو اوپر مملوک کے کمال قدرت ہوتی ہی اگر چاہئے مملوک کو بیچ ڈالے
چاہے بخشدے بہ خلاف بادشاہ کے کہ اسقدر رعیت پر قدرت نہین رکھتا تیسری یہہ کہ بہ نسبت مالکیت کی قوی تر ہی نسبت بادشاہت کی سے اسواسطے
کہ مملوک کو ملک مالک سے باہر آنا ممکن نہین اور رعیت کو ممکن ہی کہ اپنے تئین رعیت گری بادشاہ کے سے باہر لے آوے چوتھی یہہ کہ علو مرتبہ مالک کا
اوپر مرتبے مملوک کے افزونتر ہی علو مرتبہ بادشاہت کے اوپر سے رعیت کے اسواسطے کہ مملوک بیچ حالت دون اور کمینہ پن کے پست تر ہی رعیت سے
پس استعلا اور قہر مالکیت مین زیادہ ہی بادشاہت سے پانچوین سند یکو خدمت سید کی واجب ہی اور رعیت کو خدمت بادشاہ کی واجب نہین

چھٹی بندہ بغیر اذن خاوند کے کچھ کر نہین سکتا بخلاف رعیت کے بدون پروانگی بادشاہ کے ہر ایک کام اپنا انجام کو پہنچا سکتے ہین ساتوین بندے کو
طمع خاوند اپنے سے لازم ہی اور بادشاہ کو بالعکس رعیت سے طمع ہوتی ہی آٹھوین رعیت کو نہایت بادشاہ سے توقع عدل اور انصاف کی ہی
اور ہیبت اور سیاست کی اور بندیکو اپنے مولی سے طلب خوراک کی اور پوشاک کی اور تربیت کی اور رافت کی اور رحمت کی پس قرات مالک
اقرب بامید ہی اور آدمی کو احتیاج ساتھ عفو اور تربیت کے اور رافت اور رحمت کے زیادہ تر ہی احتیاج ہیبت اور سیاست اور عدل اور
انصاف سے چنانچہ حدیث قدسی مین وارد ہی یا عبادی کلکم جائع الا من اطعمتہ فاستطعمونی اطعمکم یا عبادی کلکم عار الا من کسوتہ
فاستکسونی اکسکم یعنے ای بندو میرے سب تم گرسنہ ہو مگر اوس سیکو کہ مین کھلاؤن پس طلب طعام کی کرو مجھ سے تا طعام دونین تمھین اے
بندو میرے سب تم برہنہ ہو مگر اوس سیکو کہ مین پہناؤن پس طلب پوشش کی کرو مجھسے تا پہناؤنین تھین نوین بادشاہ جو موجودات لشکری لیتا ہی
تو پیر اور ضعیف اور شکستہ حال اور مریض اور عاجز پر نظر ترحم نہین کرتا ہی اور مالک جو تفقد غلامون اپنے کا کرتا ہی تو مریضون اور ضعیفون اور
بوڑھونپر زیادہ تر رحمت فرماتا ہی اور ساتھ معالجے اور رعایت کے مشغول ہوتا ہی پس مرتبہ مالک کا بہتر مرتبہ بادشاہت سے ہی دسوین مالک
ایک حرف زائد رکھتا ہی ملک سے پس ثواب اسکا زیادہ تر ہوا گیارہوین قیامت مین بادشاہ بہت ہونگے سب بحال خود گرفتار ہونگے اور مالک سوائے
خدا کے نہوگا بارہوین بندیکو اپنے مولی کے ساتھ ایک اتصال ہی قوی تر اس اتصال سے کہ رعیت کو بادشاہ کے ساتھ ہوتا ہی اسواسطے کہ فقہ مین
مذکور ہی کہ خاوند غلام نے نیت سفر کی کی یا نیت اقامت کی کی غلام بے اختیار مقیم اور مسافر ہوجاتا ہی بخلاف رعیت کے اور جو لفظ ملک کا پڑھتے ہین
وہ کہتے ہین کہ ہر بادشاہ مالک ہی اور ہر مالک بادشاہ نہین ہی پس وصف بادشاہی کا بہتر وصف مالکیت سے ہی اور حکم بادشاہ کا اوپر مالک کے
نافذ ہی اور حکم مالک کا بادشاہ پر نافذ نہین اور سیاست بادشاہ کی اقوی اور اتم اور اشمل اور اعم ہی ہزار مالک برابر ایک بادشاہ کے نہین
ہوسکتے اور مالک بہت شہر مین موجود ہوتے ہین اور بادشاہ سوا ایک کے نہین ہوتا اور لفظ رب العالمین کا دلالت اوپر مالکیت کے کرتا ہی پس
اگر اس جگہہ لفظ مالک کا پڑھین تکرار لازم آوے اور یہہ بھی ہی کہ لفظ مالک کا اسماء حسنی مین واقع ہی کہ ایک کم سو نام باریتعالی کے حدیث صحیح مین
وارد ہین مالک الملک نہین ہی اور مالک الملک جو واقع ہی بمعنی ملک ہی اور یہہ بھی ہی کہ لفظ ملک کا آخر قرآن مین مذکور ہی ملک الناس
اور ختم کلام کا اوپر چیز اشرف کے ہوتا ہی پس استفتاح کلام کی بھی ساتھہ ایسکے مناسب ہی اور اطاعت بادشاہ کی اوپر کل کے واجب ہی اور اطاعت مالک
واجب نہین ہی مگر اوپر مملوکون اوسکیکے یہہ ہین وجوہ فرا تونکی کہ مذکور ہوئین اور یوم عرف مین ابتداء طلوع آفتاب سے تا غروب کو کہتے ہین اور
شرع شریف مین طلوع صبح صادق سے تا غروب آفتاب ہی اور کبھی بمعنی مطلق وقت کے آتا ہی خواہ رات ہو خواہ مہینہ خواہ برس جیسے کہتے ہین
بیت جدن کہ تم آؤگے ہمارے برمین ۔: تو ہمکو یہہ ہوگا اور وہ ہوگا حاصل ۔: یعنے وقتیکہ تم آؤگے اور جیسے کہتے ہین روز خندق مین یہہ اتفاق
ہوا اور روز صفین جنمین ایسے ایسے وقایع واقع ہوے حال آنکہ یہہ مدتین ہین مہینون کی اور دنونکی پس یہان جو ساتھہ دین کے اضافت فرمائی
معلوم ہوا کہ مراد مطلق وقت ہی اور حد اسوقت کی ابتدائے نفخہ ثانیہ سے وانتہا ہی کہ اہل بہشت بہشت مین اور اہل دوزخ دوزخ مین مستقر
ہونگے اور ہر چند اسمین وقایع بسیار اور حالات بیشمار واقع ہونگے لیکن جو مقصود سب سے واقع جزا ہی اسواسطے اس روز کی اضافت طرف
دین کے فرمائی کہ بمعنی جزا ہی اور سمجھہ لیجئے اس سورۃ مین دو مضمون ہین اول حمد و ثنا کہ زبان بندے سے جناب الہی مین معروض ہوتا ہی دوسری خواہش
مطلب کہ بعد از القائے حمد و ثنا منظور ہی اور اس سورۃ مین پانچ نام ہین حق تعالی کے اللہ رب رحمن رحیم مالک یوم الدین ان پانچون نامونکو
ساتھہ دونون مضمون کے کمال ارتباط واقع ہی اسواسطے کہ حمد اول باعتبار کمال ذاتی حق تعالی کے ہی کہ مفاد لفظ اللہ سے ہی پھر باعتبار افاضہ
وجود اور توابع وجود کے ہی کہ مفاد اسم رب کا ہی پھر باعتبار نعمت تیسر اسباب معاش اور بقا کے ہی بیچ دنیا کے کہ لفظ رحمن سے مفہوم ہی پھر باعتبار
توفیق اصلاح معاد کے ہی کہ مضمون رحیم ہی پھر اوپر نعمت جزا کے ہی کہ مرتب ہی اوپر کمال حمد و شکر کے یا اجلال اسکیکے کہ مقتضائے مالک یوم
الدین ہی اور وہ چیزین کہ سوال جنسے منظور ہی کئی چیزین ہین اول عبادت ہی کہ وہ مقتضائے الوہیت ہی دوسری استعانت ہی کہ وہ مقتضائی

ربوبیت ہی تیسری طلب ہدایت ہی کہ وہ مقتضائے رحمانیت ہی چوتھی استقامت راہ ہی کہ وہ مقتضائے رحمت ہی پانچین انعام ہی کہ وہ مقتضائے مالکیت ہی لیکن نزدیک استقامت کے چنانچہ غضب بھی مقتضائے مالکیت ہی بیچ صورت عدم استقامت کے اور یہہ بھی سمجھ لیجئے کہ وجہ تخصیص ان پانچ اسم کی ساتھ تعلیق حمد کے اِسطور سے ہی کہ حمد اور ستایش درمیان آدمیونکے واسطے ایک کے ان چار وجہ سے ہوتی ہی اوّل اوپر کمال ذاتی محمود کے کہ وہ صاحب احسان ہووے دوسری وصول احسان محمود بجہت تیسری طمع اور توقع احسان کی اُس سے چوتھی خوف اور ترس غضب اُسکے سے پس کمال ذاتی کو ساتھ اسم ذات کے یعنے لفظ مبارک اللہ کے کہ دلالت اوپر استجماع کمال کے کرتا ہی بیان فرمایا اور وصول احسانکو با فاضہ وجود اور توابع وجود کے ساتھ لفظ ربّ العالمین کے ارشاد کیا اور اصلاح معاش اور معاد کو کہ جناب الٰہی مین ہر بندہ متوقع ہی ساتھ دو لفظ رحمٰن اور رحیم کے واضح کیا اور خوف و ترس کو روز جزا سے ساتھ مالک یوم الدین کے دلالت کردیا پس گویا یہہ ارشاد ہوا کہ اگر بندے تعظیم میری بجہت کمال ذاتی میرے کرین تو مین بھی شایان اوسکا ہون کہ نام میرا اللہ ہی اور اگر بسبب اعطائے وجود اور توابع وجود کے ثنا میری کرین تو بھی سزاوار اُسکا ہو نمین کہ رب العالمین صفت میری ہی اور اگر بجہت توقع اور احسان میرے بیچ دنیا اور آخرت کے ستایش میری کرین تو بھی بجا ہی کہ رحمٰن اور رحیم ہو نمین اور اگر بملاحظۂ خوف عقاب حمد کرین میری تو بھی روا ہی کہ مالک روز جزا ہون مین اور کہا ہی کہ تخصیص ان پانچ اسم کی واسطے ہی کہ نعمتہائے عمدہ اوپر آدمی کے آثار سے ان پانچ اسم کے ہین اِسطرحسے کہ اوّل اُسکو نہانخانۂ عدم سے بمقتضائے الوہیت ظہور مین لایا پھر بانواع نعم بمقتضائے ربوبیت پرورش کیا پھر عصیان اور عیب اُسکے دنیا مین مستور رکھے اور فضیحت نہ کیا کہ مقتضائے صفت رحمانیت ہی پھر گنجایش توبہ کی دی اور اگر توبہ کرے قبول فرماتا ہی اور آمرزش کرتا ہی کہ مقتضائے صفت رحیمی کے ہی پھر موافق اعمال اُسکے جزا دیگا کہ مضمون مالک یوم الدین کا ہی اِیَّاکَ نَعْبُدُ تقدیم مفعول کی نزدیک اہل عربیت کے مفید اختصاص ہی یعنے کسیکی سوا تیرے عبادت نہین کرتے ہم اور لفظ نعبد سے یہہ اختصاص مفہوم نہین ہوتا ہی اور وجہ اختصاص عبادت کی ساتھ اس ذات مبارک کے یہہ ہی کہ حقیقت عبادت کی نہایت تذلل ہی واسطے نہایت تعظیم غیر اپنے کے جو باختیار صادر ہووے اور جو تذلل باضطرار ہووے وہ عبادتمین محسوب نہین اور حقیقت عبادت کی بالبداہۃ لیاقت اُسکی نہین رکھتی کہ واسطے کسیکے کی جاوے سوا اوسکے کہ جسکے نہایت انعامات اوپر ہووین اور وہ ذات نہین ہی مگر اللہ تعالیٰ کی اور تفصیل اوسکی یہہ ہی کہ بندے کی تین حالتین ہین ماضی حال مستقبل ماضی مین بندہ معدوم محض تھا اس کو کہ تم عدم سے ساتھ تشریف وجود کے مشرف کیا وقد خلقتك من قبل ولم تك شيئا پھر حالت نطفگی مین مردہ تھا زندہ کیا كنتم امواتا فاحياكم پھر جاہل تھا اسکو تعلیم فرمایا اور اسباب علم کے کہ حواس اور عقل ہین اُسکو بخشے اخرجكم من بطون امهاتكم لا تعلمون شيئا وجعل لكم السمع والابصار والافئدة اور زمانۂ حاضر مین پس حاجات اُسکی حد شمار سے زیادہ برلاتا ہی اور انعامات اور احسانات جو کرتا ہی بیان سے سوا ہین اور باوجود انواع تقصیرات اور نافرمانیونکے کہ دمبدم اس سے صادر ہوتے ہین رفع حاجات اوسکی مین فضل اور احسان اپنا منقطع نہین کرتا اور زمانۂ مستقبل مین پس ابتدائے موت سے تا وصول بجنت متوقع انعام کا اور حفظ کا اقسام عذاب اور عقاب سے محض اوسی جناب سے ہی پس بندہ کو کسی حالت مین احوالات سے پناہ اور بھروسا سوا اس ذات کے نہین ہی پس مستحق عبادت بندہ وہی ذات پاک ہی نہ غیر اور جو چیز ہی یا تو انتفاع اوسکا نقد وقت ہی جیسے آفتاب مہتاب دریا کوہ اور مانند اسکے کہ انکا نفع نہ قبل وجود کے نہ بعد وجود کے ہوگا یا نفع اسکا زمانۂ ماضی مین پہنچکر منقطع ہوگیا مثل آبا اجداد کے اور شیر پلانے دائیونکے یا توقع نفع کی اُسکے زمانۂ آئندہ مین ہی مثل امداد ارواح طیبہ کے اور وہ ذات کہ نفع اُسکا تینون حالت مین بندیکو ملحوظ کرے وہ نہین ہی مگر ذات مبارک اللہ کی اور علاوہ اُسکے یہہ ہی کہ جو ماسوا اللہ کے ہی وہ ممکن اور فقیر ہی محتاج جناب مبارک اُسکے کا اور ہر محتاج اپنی حاجت مین گرفتار ہی پس فائدہ پہنچانے مین غیر کو غنی مطلق درکار ہی اور غنی مطلق کہ رافع حاجات ہر مخلوق ہو نہین سکتا ہی کوئی مگر وہی پس استحقاق عبادت منحصر بیچ ذات اُسکے ہوا لہذا فرمایا وقضى ربك الا تعبدوا الا اياه اور بعضے ملاحدہ جو بطریق شبہ کہتے ہین کہ حق تعالیٰ غنی مطلق ہی پرواہ ہمارے عبادتکی نہین رکھتا پس ہمین کیا ضرور ہی کہ بیفائدہ مشقت اُٹھائین اور عبادت کرین اسکی متفق علیہ جمیع ادیان ہی یہہ کیا ہی جواب اُسکا یہہ ہی کہ حق تعالےٰ

بجہت کمال ذات اور صفات اور افعال اپنے کے تقاضا اسبات کا کرتا ہی کہ جو کوئی خالی نقصان سے ہو واسطے اوسکے تذلل کرے اور نہایت تعظیم اوسکی بجالاوے واسطے رعایت حکمت کے کہ وضع ہر شی کی موضع اپنے مین چاہئے پس ایجاب عبادت مقتضئے حکمت ہی نہ بنا بر انتفاع اور حاجت اور ظاہر ہی کہ ہر کمال تقاضا کرتا ہی کہ مقابل اوسکے صاحب نقصان تذلل اور پستی کرے والا مساوات نقصان اور کمال کی لازم آتی ہی اور یہہ مخالف حکمت کے ہی اسی سبب سے ہی کہ ہر صاحب کمال کو دنیا مین ارباب مراتب دون معظم و مکرم رکھتے ہین اور ایاک نعبد کو کیا ارتباط ساتھہ مالک یوم الدین کے ہی کہ عقب مین اوسکے لائے جواب عبادت کے تین درجے ہین اولی یہہ ہی کہ واسطے طمع ثواب آخرت کے واقع ہو کہ حور اور قصور اور جنات اور انہار وہان ملینگے حقیقت مین مبادلہ ہی اسواسطے کہ ہر عاقل بہ یقین جانتا ہی کہ دنیا اور لذائذ اور امتعہ اسکے سب فانی ہین اور جہان دوسرا کہ اشرف اس سے اور باقی ہی وہ پیش آمدنی ہی پس اسکے حاصل کرنیکے واسطے اس عالم فانی سے اوقات عزیز اپنی صرف کرے اور لذات اسکے چھوڑ چھاڑ کر متوجہ طرف اس باقی کے ہوا و ہمہ اپنی صرف بیچ عبادت کے کرے اور ثمرہ اوس شجرہ عبادت کا حاصل نہین ہوتا مگر روز جزا مین دوسرا یہہ ہی کہ واسطے خوف عقاب کے ہو کہ انبیا فاطبقہ اگر ڈرا گئے ہین کہ جو بندہ عبادت نکریگا مستوجب عقاب کا ہوگا اور خبر ایک شخص کی جو صادق اور امین ہو تو مفید یقین ہوتی ہی چہ جائے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبران صادق کہہ جائین پس یہہ عبادت مثل غلام کی اطاعت کے ہی کہ خوف ضرب سے چار ناچار خدمت مین اپنے خاوند کی حاضر رہتا ہی اور ظہور ثمر یکا اس عبادت کے کہ خلاص اور نجات ہی وجوہ عتاب اور عقاب سے نہین حاصل ہوتا مگر روز جزا مین تیسرا یہہ ہی کہ واسطے مشاہدے حق کے واقع ہو یہہ اعلی سب درجات کا ہی اسیواسطے نیت نماز مین یہی تعلیم فرمایا ہی اصلی اللہ اور لثواب اللہ اور للخلاص من عذاب اللہ نہین تعلیم کیا اور حقیقت مین رابطہ کہ درمیان خدا اور بندے کے واقع ہی قطع نظر ثواب اور عقاب سے تقاضا عبادت کا کرتا ہی اور الوہیت موجب عزت اور ہیبت ہی اور عبودیت مقتضی خشوع اور ذلت اور ظاہر ہی کہ مشاہدہ حق تمام نہین ہوتا مگر اسی روز مین دنیا کے مشاہدیکو اس مشاہدے سے کچھہ نسبت نہین اگرچہ والیان شوق نے کہا ہی **بیت** امروز چون جمال تو بنظاہر ست + در حیرتم کہ وعدۂ فردا برای چیست + اسواسطے ایاک نعبد کو مرتب اوپر مالک یوم الدین کے کیا اور ذکر معبود کو مقدم فرمایا تا موجب حشمت اور اجلال کا ہو اور عبادتمین التفات چپ و راست نہ ہے چنانچہ مشہور ہی کہ ایک پہلوان نامی کسی مرد دون سے کشتی کرتا تھا عین کشتی مین کسیے کہدیا اس دون کو کہ ای فلانے کچھہ جانتا ہی تو کہ یہہ کون ہی فلان استاد پہلوان اور استاد ہی بجز دسنے کے وہ گر پڑا اور مغلوب ہوگیا سمجھہ لیجئے کہ جو نام استاد پہلوانون کا اس مرتبے پر موجب خشیت اور اجلال کا ہوا نام اوس قوی متین کا کسقدر سبب خشیت اور اجلال کا ہووے اور جب نام حضرت حق کا قبل عبادت سے یاد کیا حضور معنوی محبوب کا حاصل ہوا اور عاشق کو حضور محبوب مین کچھہ کلفت مدرک اور محسوس نہین ہوتی پس بندہ حضور مین محبوب اپنے کے کچھہ کلفت اور ملال نہ بہم پہنچائے اور بشوق و ذوق ادا کرے اور خاصیت ذکر الہی کی ہی کہ شیطان دل سے بھاگتا ہی ان الذین اتقوا اذا مسہم طائف من الشیطن تذکروا فاذا ہم مبصرون پس بندیکو چاہیئے کہ قبل عبادت کے ذکر معبود کا بجالاوے تا شیطان کہ دزد عبادت ہی ساتھہ کسل اور غفلت کے نقصان نہ کرے اور عبادت اوسکی محفوظ رہے اور جانئے کہ عبادت کرنیوالا ایک ہی اور صیغۂ نعبد واسطے جمع کے ہی یعنے عبادت کرتے ہین ہم اب اختیار کرنین اس صیغے کے کیا نکتہ ہی نکتہ یہہ ہی کہ بندہ عبادت ناقص اپنی کو بیچ عبادت کاملون عابدونکے مخلوط کر کے حضور اقدس مین عرض کرتا ہی تا بموجب کرم تمیز عبادتین نکرے اور کل کو رد نقصان بعض سے نفرماوے اور ہمارہ عبادت انبیا اور اولیا کے بلکہ ملائکہ کی یہہ عبادت ناقصہ بھی مقبول ہو چنانچہ فقہ مین مذکور ہی کہ اگر کوئی دس چیزین ایک قیمت کو بیچے اور بعضی اوسمین ناقص اور بعضی جید ہون تو خریدار کو نہین روا کہ جید کو لے لیوے اور ناقص کو واپس کرے بلکہ یا سبکو قبول کرے یا سبکو رد کرے اور یہان معاملہ اکرم الاکرمین کے ساتھہ ہی رد کرنا متصور نہین ہی پس سبکو قبول ہی فرماویگا **بیت** بخش رافت کو بھی یارب بطفیل نیکان + رشتہ واپس نہین کرتا جو گہر لیتا ہی ۱۲ اور یہہ بھی ہی کہ صیغۂ جمع لانمین اشارت ہی طرف فضیلت نماز جماعت کے گویا مقام عبادت کا مقام اجتماع ہی اور بدون اجتماع کے عبادت ناقص ہوتی ہی اور یہہ بھی ہی کہ ایاک اعبد اگر کہتے تو یہہ مضمون ہوتا کہ مین بندہ تیرا ہون اور ایاک نعبد کے مضمون سے یہہ نکلتا ہی

کہ مین ایک بندہ ہون تیرے بندون مین سے یہہ مضمون کمال مناسب ادب ہی وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ حقیقت استعانت کی طلب معونت ہی اور معونت
اوپر کام کے چار قسم ہی اوّل یہہ کہ قدرت اوپر کام کے بخشتا ہی دوسری اس کام کو آسان کرتا ہی تیسری اوس کام کے نزدیک کرتا ہی چوتھی
اوس کام پر مستعد کرتا ہی اور رغبت دیتا ہی مثلاً عقل اور شعور اور ہاتھہ پانون بخشنا واسطے عبادت کے قسم اوّل سے ہی اور رفع موانع
اور فراغ خاطر دینا قسم ثانی سے ہی اور داعیہ اوسکا دلمین ڈالنا اور حسن اُسکیکو بیچ نظر عقل کے جلوہ دینا اور لذت عبادتکی اور انشراح خاطر
کی زیادہ کرنا قسم ثالث سے ہی اور مرشد کو انبیا اور اولیا سے پیدا کرنا کہ دمبدم ساتھہ پند اور نصیحت کے تاکید اوپر عبادت کے کرین اور حرص
دلانا قسم رابعہ سے ہی اور تقدیم ایاک کی نستعین پر یہان مفید حصر اور اختصاص ہی یعنے غیر تیرے سے استعانت نہین رکھتے ہم اور یہہ استعانت
یا خاص ہی واسطے عبادت کے یا عام ہی بیچ تمام امور دنیا اور آخرت کے اگر خاص ہی تو سر استعانت مین یہہ ہی کہ عبادت ہر چند کب
اور عمل بندیکا ہی لیکن بندہ پابند خواطر نفسانی ہی قدم راہ عبادت مین نہین رکھہ سکتا بدون اعانت الٰہی کے اور نفس جو چیز فی الحال نافع
ہوتی ہی وُہ اختیار کرتا ہی اور عواقب امور اس سے پوشیدہ ہین اور عقل چاہتی ہی کہ جسکا مآل اچھا ہو وہ اختیار کیا چاہیے پس آپسمین
کش مکش رہتی ہی اور تنازع غالبا لشکر ہوا غلبہ کرتا ہی اور منجر بہلاکت قلب ہوتا ہی اور دفع اس لشکر کا ممکن نہین مگر بعون الٰہی اور یہہ
بھی ہی کہ عبادت آسان نہین ہوتی مگر برفع عوائق اور وہ چار چیزین ہین دنیا اور خلق اور شیطان اور نفس اور یہہ بھی ہی کہ ممکن نہین مگر
بدفع عوارض اور وُہ کئی چیزین ہین مصائب اور خطرات مصائب اور انواع غموم اور ہموم اور یہہ بھی ہی کہ درست نہین ہوتی مگر بازالۂ
قوادح عبادت مثل ریا اور سمعہ اور عجب وغیرہ کے اور یہہ بھی ہی کہ تمام نہین ہوتی مگر بوجود بواعث کہ خوف اور رجا اور اشتیاق مشاہدۂ
خدا ہی اور یہہ سب چیزین پہاڑ ہین سد راہ کہ قطع انکا بدون عون الٰہی متصور نہین اور یہان دو شبہے ہین ایک تو یہہ ہی کہ اگر عبادت مقدر
ہی تو اعانت بھی ہوجاویگی فائدہ استعانت کا کیا ہی کہتے ہین کہ عون الٰہی غالب واقعات اوس کیکو حاصل ہوتی ہی کہ استعانت اوس کی
جناب سے چاہے پس یہہ سب عادی ہی واسطے حصول عون کے اور اسباب عادیہ مین یہہ نہین کہا جاتا کہ کیا فائدہ رکھتے ہین فائدہ انکا یہی
ہی کہ حقتعالیٰ نے ساتھہ جریان عادت اپنی کے ان چیزونکو واسطہ یافت مطلوب کا کیا ہی جیسے طعام کھانا واسطے حصول سیری شکم کے اور
پانی پینا واسطے دفع تشنگی کے پس اعتراض معترضونکا ساقط ہی یہان شبہ دوسرا یہہ ہی کہ استعانت اوپر عمل کے قبل شروع کے مناسب ہی نہ
بعد پس استعانت کو مناسب یہہ ہی کہ عبادت پر ذکر مین بھی مقدم کرتے جواب اِسکا یہہ ہی کہ عبادت وسیلہ ہی اور استعانت حاجت ہی وسیلے
کو حاجت پر تقدیم ہی اور جو استعانت واسطے اتمام عبادت کے ہی اور اتمام ہر چیز کا بعد شروع اوس چیز کے ہوتا ہی پس استعانت کو بھی
بعد عبادت کے لائے گویا بندہ یہہ کہتا ہی کہ مین نے عبادت تیری تیرے حکم سے شروع کی ہی لیکن اتمام اوسکا بیچ ہاتھہ تیرے کیے ہی مبادا
کوئی مانع مانع ہو اور معارض معترض آوے پس ساتھہ تیرے استعانت چاہتا ہون اتمام مین اسکے فَاِنَّ قَلْبَ الْمُؤْمِنِ بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ مِنْ
اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ اور اگر عام ہی امور دنیا اور دین کے مین تو وجہ اختصاص کی یہہ ہی کہ جس سینے غیر سے اپنی استعانت چاہی تو پہلے دلمین
اوسکے داعیہ اعانت کا آویگا اور یہہ فعل فعل الٰہی ہی پس جو کوئی کسی کی اعانت کرتا ہی اوّل اللہ اوسکے دلمین ڈالتا ہی جب وہ کرتا ہی اس
واسطے بندہ یہان کہتا ہی کہ غیر تیرے سے استعانت ممکن نہین ہی مگر تو جب ارادہ اعانت کا دے اور اسباب مہیا فرماوے جب کوئی کسیکی اعانت
کرے پس مین قطع نظر وسایط سے کر تجھہ سے اعانت چاہتا ہون توضیح اس مقام کی یہہ ہی کہ بندیکو قدرت دی ہی اسکے سبب سے گمان کرتا ہی
کہ یہہ کام کا کرنا نہ کرنا میرے ہاتھہ مین ہی لیکن ترجیح فعل کے ترک پر ہرگز اُسے میسر نہین ہی اسواسطے کہ بارہا دیکھا ہی ہمنے کہ بہت جد وجہد اور
کوشش اور سعی کی ہی لوگون نے اور مقصود کو نہین پہنچے مگر بعضے پس معلوم ہوا کہ حصول مطلب نہین ہی مگر باعانت غیبی اور بہت دیکھا ہی کہ انسان
نے انسان سے حاجت طلب کی ہی اور اُسنے مدت تک اُسے لیت ولعل مین رکھا ہی پھر ناگاہ حاجت اوسکی برلائی ہی یہین سے معلوم ہوتا ہی کہ
بغیر القای غیبی کے کوئی کسی کی اعانت نہین کرسکتا پس بندہ مسلمانکو چاہیے کہ شرک سے بھاگے اور اول وہلہ مین نگاہ فعل الٰہی پر رکھے اور اعانت

خیر کی کو کہ ظاہر مین اعانت ہی اور معنی مین اصلا قدرت اعانت کی کوئی نہین رکھتا نظر سے گراوے اور با عانت قادر مطلق استغاثہ کرے
کہتے ہین حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو جب نمرود نے آگ مین ڈالا تب جبرئیل نے آکر کہا تمھین جو حاجت ہو مجھسے کہو انھون نے
جواب دیا کہ طرف تیرے حاجت نہین رکھتا ہین جبرئیل نے کہا جناب الہی سے التجا کرو انھونے کہا وہ دانائے نہان و آشکارا ہی اوسے عرض
کرنا کیا درکار ہی پس جب بندۂ مومن نماز مین کھڑا ہوا پانون اوسکے حرکت سے باز رہے ہاتھ اوسکے پکڑنیسے معطل ہوئے زبان اسکی سوا قرأت
قرآن اور ذکر کے بند ہوئی گویا اسباب ظاہری طلب اور ہرب کے جیسے حقیقت مین بیکار تھے ظاہر مین بھی بیکار ہوئے اسوقت ان اسباب کو بیکار
دیکھکر یہ حقیقت کا ریجا دے اور کہے ایاک نستعین اور کہا ہی کہ جب بندۂ مومن نے ایاک نعبد کہا ڈرا کہ مبادا نسبت عبادتکی طرف اپنی
لی ہی مینے تکبر اور عجب مین پڑا مین واسطے دور کرنے اُس ترس کے ایاک نستعین تعلیم فرمایا یہانسے وجہ تقدیم نعبد کی اوپر نستعین کے واضح
ہوئی کہتے ہین کہ اس سورہ مین دو مقام ہین مقام معرفت ربوبیت اور مقام معرفت عبودیت جب یہہ دونون مقام جمع ہوئے معاملہ بندیکا
ساتھ خدا کے تمام ہوا اور معنی اوفوا بعهدی اوف بعهدکم نے جلوہ دکھایا ابتدائے سورہ سے تا مالک یوم الدین بیان مقام ربوبیت
ہی مبدا سے معاد تک اور ایاک نعبد بیان ابتدا مقام عبودیت ہی اور ایاک نستعین بیان کمال اوسکا اور جو وفا بہر دو عہد دونون جانب
سے متحقق ہوئی ثمرہ اُسکا کہ اُسپر مرتب ہوا اہدنا الصراط المستقیم ہی اکثر علما نے بیچ وجہ التفات غیبت سے طرف حضور کے کہ ایاک نعبد و ایاک
نستعین مین واقع ہی یون کہا ہی کہ مصلی نے وقت شروع نماز کے اجنبی وار کھڑے ہو کر ثنا الہی بلفظ غیبت آغاز کی جب ثنا کو بکمال پہنچایا
حجاب کہ درمیان مین تھا مرتفع ہوگیا اور بعد مبدل بقرب ہوا اور اجنبیت ساتھ یگانگیت کے بدل ہوگئی پس قابل اسکے ہوا کہ ساتھ لفظ
خطاب کے تکلم کرے بعضے علما نے کہا ہی کہ دعا اور سوال کو حضور بہتر ہی سوال غائبانہ چندان کارگر نہین ہوتا اور ثنا اور ستایش کو غیبت
اور پس پشت کہنا اولی ہی تا محمول خوشامد پر نہو سمجھ لیجئے کہ بیچ تخصیص عبادت اور استعانت کے مشرکین کو ساتھ اہل اسلام کے خلاف ہی
بعضے مشرک اجسام معدنیہ کی عبادت کرتے ہین جیسے پہاڑونکی اور سونے چاندیکی اور بعضے درختونکی جیسی پیپل تلسی وغیرہ اور بعضے روحانیات غلیبہ
کی کہ مربی اپنا قرار دیتے ہین بلکہ ایک فرقہ انکا یہہ ہی کہ ہر اقلیم کی ایک روح کو ارواح فلکیہ سے مدبر اور مربی جانتا ہی اور ہر نوع کو انواع
عالم سے بھی روح مدبر اور مربی اعتقاد کرتا ہی اور واسطے دفع ہر مرض کے اور حصول ہر کیفیت کے بدنمین حرارت برودت رطوبت یبوست سے ایک
روح کو مقرر کرتا ہی کہ اس سے استعانت چاہے اور وہ روحین جو نظر سے غائب ہین لو صورتین اور مثالین اون کی بنا بنا کر ساتھ کمال
تعظیم اور تضرع کے اُنکے پیش آتا ہی اور بعضے انسے کاملین افراد انسانکی عبادت کرتے ہین اور بعضے اجسام بسیط کی خواہ سفلیہ ہون مثل آتش
کے کہ معبود محسوس ہی اور کہتے ہین کہ یہہ جسم نہایت لطیف اور نورانی ہی اور ہر صفت آدمی مین دخل رکھتا ہی پس ظہور ربوبیت الہی
کا اسمین اتم ہی اور کسیکو انواع حیوانات سے ساتھ اس عنصر کے معاش مین احتیاج نہین ہی مگر آدمی کو پس یہہ عنصر مختص بنوع انسان
ہی اور ربوبیت نے خاص انسان کیلئے اسمین ظہور کیا ہی قابل اوسکے ہی کہ ساتھ اُسکے نہایت تذلل سے پیش آوے اور بعضے اجسام علویہ
کی عبادت کرتے ہین جیسے چاند سورج ستارے اور کہتے ہین کہ تدبیر عالم کی موقوف اوپر تبادل نور و ظلمت کے ہی کہ نہ رات اس سے انتظام
رکھتے ہین اور نہ تبدیل فصل کی اور اختلاف ہوا کا اور بعضے اوقات زیادتی رطوبت کی بعضے وقت قوت یبوست کی یہہ سب چیزین آثار ہین
انہین اجسام کے پس ان اجسام کی نہایت تعظیم کی چاہئے اور معہذا یہہ اجسام ارواح رکھتے ہین کہ بکمال مناسبت ساتھ اسماء الہی کے بہم
پہنچائی ہی پس بالاولی قابل عبادت ہین سبکے سب ان مذہب والونکو مرد مسلمان ساتھ اندوکلمونکے کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین ہین رد کرتا
ہی اور حقیقت ملت حنفی کی کہ آوردۂ ابراہیم خلیل ہی تفصیل انہین دو کلمون کی ہی کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین بیان اسکا یہہ ہی کہ عبادت
یعنے غایت تذلل واسطے نہایت تعظیم کے اللہ ہی کو ہی اور کسیکو ارباب حقوق مثل ماباپ استاذ پیر آقا خاوند کے اور مظاہر انعام حق کے
مثل عناصر اور فلکیات اور ارواح غلیبہ کے جایز نہین اسواسطے کہ اسباب غایت تعظیم کے اُنمین متحقق نہین ہین اور جب اسباب غایت

بیان خلاف مشرکین و اہل اسلام در استعانت

تعظیم کے متحقق نہوے تو نہایت تذلل ہمیوقع اور بیجا ہی اور اتلاف حق مالک مطلق ہی اور ظلم ہی بڑا نعوذ باللہ منہ **بیت** سوا تیرے کیسے سجدہ کرے تیرا رافت + نہین ہی کوئی سزاوار بندگی تجھہ بن + اور استعانت ساتھہ اس چیز کے ہی کہ توہم استقلال کا اوس چیز کے ساتھہ وہم و فہم مین کیسکے مشرکین اور موحدین سے نہین گذرتا جیسے ساتھہ جو اور غلات کے دفع گرسنگی مین اور استعانت ساتھہ پانی اور شربت کے دفع تشنگی مین اور استعانت واسطے راحت کے ساتھہ سایہ درخت وغیرہ کے اور دفع مرض مین ساتھہ دوا کے اور یقین وجہ معاش مین ساتھہ امیر بادشاہ کے حقیقت مین معاوضہ خدمت کا ساتھہ مال کے ہی نہ تذلل یا ساتھہ اطبا اور معالجون کے کہ بسبب تجربہ اور طلب مشورہ کے ہی استقلال متوہم نہین ہوتا پس اس قسم کی استعانت بلا کراہیت جایز ہی اسواسطے کہ فی الحقیقت استعانت نہین ہی اور اگر استعانت ہی استعانت بخدا ہی اور یا استعانت ساتھہ اس چیز کے ہی کہ توہم استقلال اس چیز کی نے تدارک مشرکین مین جگہہ پکڑی ہی مثل استعانت بارواح اور روحانیات فلکیہ یا عنصریہ کے یا بارواح ساحرہ کے جیسے بھوانی شیخ سدو زین خان وغیرہ مین اس نوع کی استعانت عین شرک ہی اور منافی ملت حنیفہ ہی پس اہل اسلام باعتقاد تمام باین کلام متکلم ہین **بیت** کونین مین جز تیرے نہین یار ہمارا ؛ ناصر ہی تو ہی تو ہی مددگار ہمارا + اور اگر کوئی دلیل اوپر حصر عبادت اور استعانت کے طلب کرے تو کہتے ہین ہم تینون آیتین سابق کی دلیل ہین اوپر اس حصر کے اسواسطے کہ عبادت اور استعانت یا واسطے اسکے ہی کہ وہ شخص کمال ذاتی رکھتا ہی یا واسطے اسکے ہی کہ نعمتین سابقہ اسکی موجب شکر اور طلب مزید کی ہین تا با ہاد اور اعانت اسکیکے مستمر ہون الی غیر النہایہ تثبیت یا بسبب اسکے ہی کہ ربوبیت اوسکی شامل اور محیط ہی کل خلایق کو اور اعانت بھی تتمہ ہی حق ربوبیت کا یا واسطے اسکے ہی کہ رحمت اوسکی بایصال وجود اور باعطائے ارزاق بصفت عامہ ظہور کر رہی ہی اور یہہ چیزین جو بوصف عموم اور احاطہ مخصوص ہین ذات باریتعالی مین پس عبادت اور استعانت جو متفرع انہین چیزون پر ہی مخصوص ساتھہ اسکے ہوئی **اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ** معنی ہدایت کی لغت بتانا مطلب کا ہی اور وہ یا بالہام ہی جیسے چوسنا پستان کا کہ بے تامل اور تعلم طفل کو القا فرماتے ہین اور مثل گریہ کے کہ جہت شکایت جوع طفل کو ابتدا خروج شکم مادر سے تعلیم کرتے ہین اور یا ساتھہ عطا کرنے حواس ظاہرہ اور باطنہ کے ہی یا ہدایت عقل کی ہی یا دلایل نظر کی ہی یا ارسال رسل کی ہی پس مراتب ہدایت کے تربیت دل مین اوّل ہدایت الہامی ہی کہ حالت طفولیت مین حاصل ہی پھر ہدایت احساسی ہی کہ جب حواس آدمی کے لئی بیچ ظاہر اور باطن کے قوت پکڑے اچھی بری چیزونکو پہچاننے لگا اور جہان رسائی حواس کی نہین وہان کے دریافت کرنیکو ہدایت عقل دی ہی تا مدرکات حواس ظاہرہ اور باطنہ سے کلیات اونکی انتزاع کر کر کامیاب مطلب ہو اور جہان ہدایت عقل نہین پہنچتی وہانکے معلوم کرنیکو دلایل نظریہ عطا کی ہین کہ ان دلایل سے نتیجہ برلاے اور جن اشیا مین نظر عقل کی گنجایش نہین ہی اور حسن اور قبح جسکا قوت عقلیہ سے مدرک نہین ہوتا یا ادراک مین اوسکے وہم و خیال معارضہ کرتے ہین اونکے دریافت کرنیکو پیغمبر بھیجے ہین کہ بواسطہ ان اکابر کے سمجھہ کر ہم آغوش مقصود ہون اور ہدایت کہ بارسال رسل اور انزال کتب متحقق ہی دو قسم ہی عام اور خاص عام وہ ہی کہ راہ خیر اور شر کی واضح کرین اور یہہ بھی دو قسم ہی تبیانی اور توفیقی تبیانی شرح ماجاء بہ الرسول ہی ساتھہ اس حد کے کہ کچھہ احتمال شک اور شبہ کا فہم مراد مین نہ رہا وے اور توفیقی وہ ہی کہ اسباب تمسک کے ہدایت انبیا کسی کے حق مین فراہم کر کر تمسک اوپر اوسکے آسان فرما دین اور سعادت ابدیہ واصل کرین غرضی اس توفیق کا یا بہشت ہی آخرت مین یا دریافت حق ہی دنیا مین اور خاص وہ ہی کہ ایک نور عالم نبوت سے یا عالم ولایت سے کسیکے مدرکہ پر مشرق ہوا اور انکشاف حقایق علی ما ہی علیہ حاصل ہو جاوے اور اوسکے تین درجے ہین یا من اللہ ہی چنانچہ فرمایا ہی **قل ان هدى الله هو الهدى** یا الی اللہ ہی چنانچہ کہا ہی **انی ذاهب الى ربي سيهدين** اور یا باللہ ہی جیسے حدیث شریف مین وارد ہی **لولا هدانا الله ما اهتدينا** اور داخل اسی ہدایت خاص مین ہی جو مرید و پیر یا ہادی پیران واقع ہوتی ہی اثنائے سیر اور سلوک مین حالاً فحالاً و مقاماً بعد مقام اور سمجھہ لو کہ اگر ہدایت سے نشان دادن راہ مراد ہوتا ہی تو ساتھہ الی کے تعدیہ کرتے ہین اور اگر وصف راہ منظور ہوتا ہی تو ساتھہ لام کے تعدیہ کرتے ہین اور اگر قطع کروانا راہ اور پہنچانا مقصد تک مقصود ہوتا ہی متعدی بنفسہا کرتے ہین پس لفظ اہدنا

الصراط المستقیم اظہار کمال عجز اور ناتوانی بندہ ہی کہ اکتفا اور پشان دادن راہ کے اوپر پہنچا دینے راہ کے بمطلب نہین کرسکتا تاکہ دمبدم ہدایت اسکی جل جلالہ دلیل راہ اور رفیق مسافت اور دست کش نہو **بیت** قدم قدم پہ بتا تا سنبھالتا لیچل + کہ ناتوان ہو نہین گم کردہ راہ یا اللہ +
اور ایرا د صیغہ جمع ہدنا مین واسطے اس نکتے کے ہی کہ لعبد مین مذکور ہوا علی الخصوص یہان مقام دعا ہی اور دعا جماعت مسلمین کی اقرب باجابت ہی
اور یہہ بھی ہی کہ حمد کو شامل حمد جمیع حامدین کیا اور ایاک لنعبد مین شامل عبادات سب کے کیا اور نستعین سے استعانت سب کی بیان کی یہان طلب ہدایت بھی سبکی طرف سے چاہی اور یہہ بھی ہی کہ اگر ایک شخص سارے گھر کے لوگونمین سے یا محلے کے یا شہر کے یا ملک کے ہدایت پاوے اور تمام ضلالت مین رہین تو اسے بڑی مشکل ہی کہ اگر ان سبکی موافقت کرے تو دیدہ ودانستہ اپنے تئین ہلاکت مین ڈالے اور جو مخالفت کرے تو مضحکہ اور مسخرہ سب آدمیو نکا بنے اور دوستی مبدل بدشمنی اور صلح بجنگ اور صفا بہ کدورت ہوا ور علاقہ قرابت اور محبت اور تعاون تناصر کا ٹوٹ جائے پس ناچار اُسنے بنی نوع اپنے کو دعائے ہدایت مین شریک کیا ناکاشکاش اس قبایح کی سے محفوظ رہے اور لفظ صراط کا مرادف طریق اور سبیل کے ہی بمعنی راہ اور یہان یہہ لفظ اختیار کرنیمین یہہ نکتہ ہی کہ مسلمانون کو ذکر لفظ صراط سے پور یا صراط کا یاد آوے اور جانین کہ یہین اوپر سے گذرنا ہی اور گذرنا وہانکا بدون طریقہ مستقیم کے ممکن نہین **نظم** تیغ سے تیز ہی اور بال سے باریک صراط + بن مدد کے تیری کسطرح سنبھل جائیگا + دستگیری میری وان ایمیرے مولی ہی ضرور ورنہ ہر گام مین رافت تو پھسل جاویگا + اور مشہور یہہ ہی کہ طریق مستقیم اختیار توسط ہی درمیان افراط اور تفریط کے چنانچہ پیچھے مذکور ہوا ہی مثلاً عبادت مین افراط یہہ ہی کہ جہان ظہور صفت کا صفات الوہیت سے دیکھے بے اختیار پرستش کرنے لگے چنانچہ مذہب ہنود کا ہی اور تفریط یہہ ہی کہ کبھی مشاغل دنیا اور طلب معاش سے فارغ ہوکر متوجہ عالم غیب کی نہووے چنانچہ معمول انگریز اور ملاحدہ کا ہی اور افراط استعانت مین یہہ ہی کہ ہر چیز کو توہم مین سبب ٹھہراکر درخواست اسی سے کرنے لگے اور کارہائے مطلوبہ مین طرف اُسکے رجوع کرے اور تاثیرات نجوم کی اور سعادت اور نحوست ایام کی اور خواص مخفیہ معدنیات اور نباتات اور حیوانات کے ملحوظ رکھکر رعایت اُنکی کرتا رہے اور شوم اور یمن کو ازواج مین اولاد مین غلامونمین لونڈیونمین گھوڑونمین حویلیونمین تلوارونمین اور سوا اُنکے اور اشیا مین خیال رکھے اور اوقات زندگی کے اپنے اوپر تنگ کرے اور سودائیونکی طرح ہر چیز سے ڈرے اور ہر چیز سے توقع نفع اور انتفاع عظیم کی رکھے اور تفریط یہہ ہی کہ اسباب معتبرہ کو جیسی دوا اور غذا اور پرہیز اور صحبت نیکونکی اور بدونکی اور دعا اور التجا جناب باری سے ہی ساقط الاعتبار جانے علی ہذا القیاس جمیع امور مین توسط محمود ہی اور افراط اور تفریط مذموم ہی چنانچہ بتفصیل کتب مبسوط علم اخلاق مین مذکور ہی اور اگر یہان بطریق نمونہ بیان کیجئے تو یون کہئے کہ آدمی کی تین قوتین ہین ایک قوت لطیفہ ہی کہ اوسے عقلیہ کہتے ہین صفت اوسکی جاننا اشیاء کا اور دریافت کرنا حقایق کا ہی اور حقایق یا ذات یا صفات باریتعالی کی ہین اور افعال اور آثار اسکے دنیا اور آخرت مین اور اس قسم کے جاننے کو علم الٰہی کہتے ہین اور افراط و تفریط اس قسم مین یہہ ہی کہ تفکر ذات الٰہی مین کرے اور درپے ہوا سکے دریافت کرنیمین یا صفات کو مطلق نفی کرے واسطے تنزیہ کے یا اثبات صفات کا کرے بہ نہج تشبیہ کے کہ خالق کو ساتھہ مخلوق کے ہمرنگ کرے یا ان صفات کا کہ شریعت مین ثابت ہین تاویل باطل سے انکار کرے مثل کلام اور سمع اور بصر اور رویت اور رضا اور غضب یا افعال الٰہی کو مانند افعال اپنے کے کسی غرض پر حمل کرے یا صلح اور لطف اُسکے کو موافق قرار داد عقل اپنی کے اوپر اوسکے واجب جانے یا فعل کی نسبت بندے کی طرف کرے اور فعل اور تاثیر اسکیکا اس افعال مین منکر ہو یا بندیکو مثل جماد کے بے دخل اعتقاد کرے اور جبری ہوجاوے وغیر ذلک من العقائد الباطلۃ المائلۃ الی جانب الافراط والتفریط یا ارواح اور ملائکہ اور انبیا اور اولیا اور ائمہ دین کو اور اس قسم کو نبوات کہتے ہین اور افراط اور تفریط اس قسم مین یہہ ہی کہ اصلا ان مراتب اور مناسب کا انکار کرے یا معتقد عصمت اور محفوظیت اونکے کا خطا سے اور گناہ سے نہووے اور مثل اپنے پھنسا ہوا اغراض دنیوی مین جانے اور مغلوب حاجات نفسانیہ سمجھے یا رتبہ ایمہ اور اولیا کا برابر رتبہ انبیا و مرسلین کے اعتقاد کرے اور انبیا اور مرسلین کو لوازم الوہیت کے کہ علم غیب کا اور سننا فریاد ہر کسیکا ہر جگہہ کے اور قدرت اوپر تمام مقدورات کے ہی ثابت کرے اور ملائکہ کو ارواح انبیا اور اولیا

کو بیچ پردہ صور اور تماثیل کے اور قبور اور تعزیہ کے معبود بناوے اور رزق اور فرزند اور خدمت اور منصب اور نسب بالاستقلال چاہے اور شفاعت اور عرض اونکی جناب الٰہی مین واجب القبول سمجھے کہ وہ مکروہ جناب مقدس باری ہی یا معاملات قبر کے اور دوزخ کے اور بہشت کے اور حساب کے اور میزان کے اور سوا انکے امور آخرت کے ہین کہ اس علم کو علم معاد اور سمعیات کہتے ہین افراط و تفریط اس قسم مین یہہ ہی کہ مثلاً ایمان کو باین حد موثر نجات ہین جانے کہ اصلا ترس کسی معصیت کا اوسکی خاطر مین خطور نکرے اور جانے کہ کوئی گناہ باوجود ایمان ضرر نہ پہنچاویگا یا ایمان کو باین درجہ ساقط الاعتبار کرے کہ ہر گناہ سے زوال تاثیر اسکیکا سمجھے اور گنہگاران باایمانکو مثل کافران بے ایمانکے مخلد فی النار جانے یا اعمال نیک و بد کی تاثیر ذاتی آخرت مین ثابت کرے اور جانے کہ اللہ بے اختیار مقام مجازات مین تابع اعمال بندہ ہی عفو گناہ اور نا قبولی طاعت اس سے ممکن نہین یا بہشت اور دوزخ اور تلذذ اور تالم وانکی مثل انفعالات دنیا کے زائل اور فانی اعتقاد کرے یا اجسام اور اعراض ہین کہ اوسے علم جواہر اور اعراض کہتے ہین اور علم طبیعی اور ریاضی بھی نام رکھتے ہین افراط تفریط اس قسم مین یہہ ہی کہ مثلاً شرح اور بسط مین اون چیزونکے تعمق تمام کرے اور مدرکہ اپنے کو ساتھ تحصیل مالا یعنی احوال اوضاع خواص تاثیرات انکیکے معروف رکھے مثل ہیئت مین اور ہندسے مین اور حساب مین اور فنون ریاضی مین اور موسیقی مین اور جر اثقال مین اور مناظر مین اور شعبدہ مین اور طلسمات مین اور خواص نباتات مین اور طب مین اور سوا انکے ان کی مثل مین یا ان چیزونکا مطلق انکار کرے اور اوسے بے نصیب اور بے بہرہ رہے اور بمقدار کہ دین و دنیا مین نافع ہی ان علوم سے اوسقدر بھی متوجہ نہووے دوسری قوت شہویہ ہی کہ مبدا جذب منافع اور وسیلہ خواہش مرغوبات ہی اور افراط اوسکی فجور ہی اور خلاعت بھی کہتے ہین یعنے انہماک لذات اور مرغوبات مین زیادہ اس سے جو چاہیے اور تفریط کو اوسکے جمود کہتے ہین یعنے سکون اس چیز سے کہ ترغیب کرے بیچ اسکے عقل اور شرع مثل نکاح حلال اور طعام لذیذ بے شبہ کے اور مرتبہ وسط اوسکا عفت ہی یعنے تابع کرنا شہوت کو حکم عقل اور شرع کے تو عبادت ہوا سے سلامت حاصل ہوا اور اس وسط سے اخلاق محمودہ بہت متولد ہوتے ہین مانند حیا اور صبر اور قناعت اور تورع اور جوانمردی اور سخاوت اور توابع سخاوت کے سے ایثار اور کرم اور عفو اور مروت اور مسامحہ ہی معاملات مین تیسری قوت غضبیہ ہی کہ مبدا اقدام ہر چیز پر خطر کی ہی اور مقتضی اسکا تسلط اور ترفع اور دفع مضرت غیر ہی اپنے سے اور متعلقان اپنے سے افراط اس قوہ کی تہور ہی یعنے جرات کرنی وہان جہان نچاہیے اور تفریط اوسکی جبن ہی یعنے ڈرنا جس سے نہ ڈرنا چاہیے اور توسط اسکی شجاعت ہی اور شجاعت سے اخلاق محمودہ بہت پیدا ہوتے ہین مثل حلم اور استقلال اور حلم اور تحمل اور حمیت کے اور سوا اسکے اور توسط استعمال قوت نطقیہ کو حکمت کہتے ہین اور اوس سے ذکا اور سرعت فہم اور صفائے ذہن اور آسانی سے تعلیم کرنا اور حسن تحفظ اور تذکر اور تعقل حاصل ہوتا ہی اور طرف افراط اوسکے کو وجربزہ کہتے ہین اور طرف تفریط اوسکے کو بلادت اور غباوت نام رکھتے ہین اور جب تینون قوتون مین توسط حاصل ہوا اوسے عدالت کہتے ہین اور توابع عدالت کے دوستی اور الفت اور وفا اور شفقت اور مکافات احسان اور پاس علاقہا اور حسن صحبت اور مشارکت اور توکل اور ایفائے حق معبود مطلق اور حق ملائکہ اور پیغمبران اور اولوالامر اور انقیاد اوامر اور نواہی شرعی مین یہی ہی کمال تقوی **بیت** حق تعالی نصیب فرماوے ۔ ہمکو یہہ راہ راست دکھلاوے

یہان ایک نکتہ ہی سمجھہ لیجئے کہ قوت نطقیہ ذاتی ہی انسان کی کہ روح کو پیش از تعلق بدن حاصل تھی اور قوت شہویہ اور غضبیہ بواسطہ تعلق بدن حاصل ہوئے ہین پس کمال توسط قوت نطقیہ یہہ ہی کہ اسکا یہانتک استعمال کرے کہ زیادہ اس سے ممکن نہین اور کمال توسط قوت شہویہ اور غضبیہ کا یہہ ہی کہ اسکا بقدر ضرورت استعمال کرے بحیثیکہ کمتر اس سے ممکن نہین پس طریق توسط دریافت کرنا بغیر دلالت انبیا کے اور رفاقت صدیقون اور شہیدون اور صالحون کے دشوار ہی اسواسطے کہا ہی کہ صراط المستقیم اقتدا بانبیا ہی اور قدر مشترک یہہ ہی کہ انسان دل سے اپنے اسکی طرف متوجہ رہے اور اوسیکا ذکر کرے اور معرض ماسوی سے ہوا اور یہان تک تابع فرمان الٰہی ہو کہ اگر ارشاد ہو کہ بیٹے کو ذبح کر تو کر ڈالے مثل حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے اور اگر فرمان ہو کہ جان اپنی نثار کر تو بشاشت تمام سے قبول کرے مانند حضرت اسمعیل کے اور اگر حکم ہو کہ اپنے

انکو دریائے ذخار مین ڈال توڈالدے مثل حضرت یونس کے اور اگر بعد عطائے مرتبہ اعلیٰ کے فرمان ہو کہ مثل شاگردون کے مجہول الحال کے پاس جاکر بعضی باتین سیکھ تو تنگ و عار نہ کھے حکم بجالائے مثل حضرت موسیٰ کے علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کہ طرف حضرت خضر کے گئے اور شاگردی اختیار کی حدیث مین وارد ہی کہ صحابہ کو جب کفار کے ہاتھ سے مکے مین بہت مصیبت پہنچی شکایت بحضور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اظہار کی آنحضرت سایۂ کعبہ مین بیٹھے تھے فرمایا کہ قبل تم سے اہل ایمان کو کفار کے ہاتھ سے مصیبتین سخت پہنچین ہین یہانتک کہ بعضونکو زمین کھود کر کھڑا کیا ہی اور آرہ سر پر چلایا ہی اور دو پارہ کر کر گرادیا ہی اور ہرگز دین اپنے سے نہین پھرے اور بعضونکے شانہای آہنی سے پوست استخوان کندہ کئے اور اصلاً حرف خلاف مذہب کا زبانپر نہ لائے کہتے ہین کہ خط مستقیم کوتاہ ترین خطونکا ہی کہ درمیان دو نقطونکے فرض کیا جاتا ہی گویا بندہ کہ صراط مستقیم چاہتا ہی عجز اور ضعف اپنا بیان کرتا ہی یعنے لایق ناتوانی میرے کے نہین ہی مگر طریق مستقیم لہذا پیر اور ناتوان کو جو راہ چلنا منظور ہوتا ہی تو نزدیک کی تلاش کرتے ہین راہ دور سے بھاگتے ہین اور یہہ بھی کہا ہی کہ بندہ جبتک دنیا مین ہی عجب ایک کشمکش مین گرفتار ہی کسی راہ پر زن و فرزند بلا رہے ہین کسی پر ماباپ پکار رہے ہین کسی راہ سے دوست اور مشفق کہتے ہین گذر تو کسی راہ پر دشمن اور حاسد کہتے قدم دھر نیکو نفس اپنی ہی راہ پر چلایا چاہتا ہی شیطان اپنی ہی طرف بلایا چاہتا ہی شہوت اور ہی راہ دکھاتے ہی غضب اور ہی راہ بتاتا ہی عقل اوسکی ضعیف اور عمر کوتاہ اور عرصہ تنگ حیران وار آپکو خاوند کے دروازے پر لاکر فریاد کرتا ہی کہ اھدنا الصراط المستقیم یہان بعضے جاہل جو شبہ کرتے ہین یہہ کہ مسلمانکو یہہ دعا تعلیم ہوئی کہ نماز مین بحضور پروردگار پڑھے حالانکہ سوال ہدایت کا یہان ہموقع ہی اسواسطے کہ اسکو یہانتک ہدایت حاصل ہی کہ حضور مین پہنچا پھر تحصیل حاصل کا کیا فائدہ جواب اسکا یہہ ہی کہ مراتب ہدایت کے چنانچہ مذکور ہوئے بہت ہین پس شخص ہر وقت سوال ہدایت سے مستغنی نہین کہا ہی کہ علم آدمی کا ساتھ دو طریق کے ہمیشہ بیچ زیادہ کے ہی اول دوام اس علم کا دوسری زیادتی اوّلہ کی کہ علم جو ایک دلیل سے حاصل ہووے برابر اس علم کے کہ بہت دلیلون سے حاصل ہو نہین ہوتا جو کچھ عالم اقسام ممکنات سے موجود ہی اسمین دلالت ہی اوپر وجود ذات الٰہی کے اور علم کے اور قدرت کے اور ہر چیز مین حکمت اسکی مخفی ہی **نظم** ففی کل شیٔ لہ شاھد + تدل علی انہ واحد + خاک سے سبزہ لہلہا جو اگا + وحدہ لاشریک لہ کہا ۔ پس علم آدمی کا ہر وقت زیادتی پذیر اور مستعد ترقی گیری ہی **بیت** دلمین آخر ہونیکا اوسکے رافت دھیان نکھینچیگا + زلف درازی یار کا قصہ لاکھ برسون نہ پڑھیگا + معہذا امتثال اوامر و نواہی الٰہی کا اور تحصیل فضایل اور مراتب عالیہ کا ایک میدان ہی نہایت عریض اور ضرور تر سب سے ثبات ہی اوپر اسکے کہ اس شخص کو مراتب ہدایت سے حاصل ہوا ہی چنانچہ قرآن مجید مین اور جگہ گویا شرح اسکی فرمائی ہی ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا یہان ایک شبہ اور وارد ہوتا ہی وہ یہہ ہی کہ زبان سے چاہنا مطلب غیر اپنے کی خالی دو وجہ سے نہین ہوتا یا تو دلوانا ہوتا ہی اسکو کہ جسے مطلب سمجھ ہو جاوے یا ترغیب دینی ہوتی ہی بخیل کو اور یہہ دونون باتین حکیم برحق اور جواد مطلق جل جلالہ مین متصور نہین ہو سکتین پس فائدہ اس درخواست کا اور اس دعا کا کیا ہی علی الخصوص دعا منافی قضا ہی جواب مین اسکے کہتے ہین ہم کہ گاہے حکمت حکیم تقاضا کرتی ہی کہ مطلب طالب کا بدون تضرع و زاری کے حاصل نکیجئے تا نفس اسکا منکسر ہو اور تکبر اسکا پست ہو پس شاید تذلل ہمارا کارگر پڑے اور وہ شرط کہ حکمت الٰہی مین مرعی ہی ظہور کرے **بیت** تا نہ گرید طفل کی جوش لبن + تا نہ گرید ابر کی خندہ چمن + اور دعا منافی بہ قضا نہین ہی اسواسطے کہ جایز ہی رضائے الٰہی اسمین ہو کہ بندہ تذلل اور زاری کرے اور عطائے بعد طلب اسکیطرف واقع ہو اب سمجھ لیجئے کہ سوال ہدایت کا اوپر استعانت کے متفرع فرمایا ہی اسواسطے کہ ہدایت بھی ایک نوع استعانت ہی اور خاص کا عام پر تفرع ہوا ہی اور اوپر عبادت کے بھی بواسطہ استعانت متفرع ہی اسواسطے کہ عبادت ساتھ مجاہدے کے کمال حاصل کرے مفید ہدایت فصوصی ہو والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا اور مجاہدہ محتاج باستعانت ہی اور جب عبادت اور استعانت مخلوط ہوون تفرع ہدایت کا اوپر مالک یوم الدین کے بھی ظاہر ہوا اسواسطے کہ کمال نفع ہدایت کا اوس روز ظاہر ہوگا بواسطہ عبادت کاملہ کہ بے اعانت حق کے

میسر نہین اور تفرع ان تینون چیزون کا اوپر رحمت عام اور رحمت خاص کے بلکہ اوپر رب العالمین کے کہ بہترین تربیتہائے الہی ہدایت ہی خوب ظاہر
ہی صراط الذین انعمت علیہم سمجھہ لیجئے کہ حقیقت نعمت کی مقتضی ہی کہ بوجہ احسان ساتھہ غیر کے پہنچاوین اور منظور نفع اپنا اسمین
کچھہ نہو لہذا منعم حقیقی سوا اللہ کے کوئی نہین اسواسطے کہ مخلوقات کو انعام مین منافع اپنے منظور ہوتے ہین اور نعمت الہی کافر اور فاسق کے حق
مین حقیقتہ نعمت نہین اسواسطے کہ احسان ساتھہ انکے منظور نہین جو کچھہ جنس منافع سے کفار فساق کو عطا ہوا ہی صورتمین نعمت ہی معنون مین
آفت ہی جیسی زہر ہلاہل حلوے مین کیکو دیجے یا زہر نہو حلوا ہی فقط بیوقت کوئی کھا جائے یا زیادہ حد شبع سے تناول کرے اور موجب تخمہ اور مضرت
کا ہو لہذا قرآن شریف مین فرماتا ہی ولا تحسبن الذین کفروا انما نملی لہم خیر لانفسہم انما نملی لہم لیزدادوا اثما اسی سبب سے
نعمت الہی کو اور آیہ مین خاص ساتھہ چار گروہ کے فرمایا ہی وہ انبیا اور صدیقین اور شہدا اور صالحین ہین پس لفظ انعمت علیہم کا ہر چند بظاہر
شمول رکھتا ہی لیکن حقیقت مین مخصوص ساتھہ انہین چار کے ہی سوال یہان کیا ہی کہ صراط الذین انعمت علیہم فرمایا صراط من انعمت علیہم کیا
جواب واسطے اسکے کہ لفظ من کا گاہے لغت عرب مین نکرہ موصوفہ ہوتا ہی پس علم باشخاص معروفین کہ بانعام الہی معروف و مشہور ہین حاصل نہوتا
اور جب علم حاصل نہو تا طلب متابعت مجہول لازم آتی اور وہ محال ہی اور لفظ انعمت فرمایا اسناد انعام کی ذات الہی کی تا اشعار اوپر کمال انعام
کے ہو کہ ذات الہی سب جہت سے کامل ہی اور کامل سے کامل ہی ظہور کرتا ہی اور لفظ خطاب کا لائے تا بندہ بعد حضور کے بغیبت رجوع نہ کرے
آگے یہہ جو بعد کو ہی یعنے نقصان بعد کمال ہی اور علیہم کو مقدم نفرمایا اسواسطے کہ تخصیص مفاد ہوتی اور تخصیص مانع طلب مثل ہی اور بندہ درپے
ہی طلب مثل اسکے کا پس تخصیص منافی غرض اسکے کی تھی اور انعمت کو بصیغہ ماضی لائے تا کوئی توہم نہ کرے کہ انعام مشکوک ہین کہ مستقبل محل شک
ہی اور مفعول انعام کا حذف کیا تا شامل انعام دنیوی اور اخروی کو ہو یہان ایک شبہہ وارد ہوتا ہی وہ یہہ ہی کہ صراط مستقیم راہ واحد ہی
اور یہہ چار گروہ مختلف الطریق پس ایک راہ چار گروہ کی کیونکر ہوا ور ظاہر ہی کہ ہر نبی وضع علاحدہ شریعت جدی رکھتا ہی اور ہر ولی اشغال
واذکار مراقبات طریقت مین معمول رکھتا ہی پس باوجود کثرت طرق کے کہ قول مشہور ہین الطریق الی اللہ بعدد انفاس الخلایق مذکور
ہی وحدت راہ کسطرح ہو جواب اس شبہے کا ایک تمثیل سے خاطر نشان کیا جاتا ہی وہ یہہ ہی کہ طب یونیان مثلا راہ مستقیم علاج ہے اور
وقت بقراط اور جالینوس سے تا عہد علوی خان مسلوک اور محفوظ ہی باوجود اسکے کہ معالجات بقراط اور جالینوس کے زمانے اپنے مین اور ہی
وضع پر تھے اور علوی خان کے زمانہ مین اور ہی نہج پر وہ مفردات کا استعمال کرتے تھے اور تنقیے سے ساتھہ فصد اور سہال کے کمال احتراز کرتے
تھے اور یہہ مرکبات کو معاجین اور اشربہ سے کام مین لاتے تھے اور ہر مرض مین اقدام اوپر تنقیہ فصد اور سہال سے کام فرماتے تھے پس معلوم
ہوا کہ اس قسم کے اختلافات منافی وحدت طریق کے نہین سوا اسکے بعضے اطبائے یونانی واضع قواعد گذرے ہین اور بعضے مقلدان قواعد کے پس یہہ
اختلاف بھی موجب اختلاف راہ نہین ہی جیسے ایک قافلہ ایک شہر سے دوسرے شہر کو ایک راہ سے روانہ ہو بعضے اس قافلہ مین تجار ہون
بعضے حمال ہون بعضے بدرقہ اور پاسدار حال آنکہ سب ایک راہ جاوین اور کام مختلف موافق خدمت اور منصب اپنے کے عمل مین لاوین ایسے
ہی انبیا اس راہ مین راہبر اور بدرقہ اور صدیقین اور شہدا اور صالح اپنے اپنے مرتبے سے رفیق اور دستکش اور باربردار اور پاسدار
ہین یہہ سب مرتبے وحدت طریق کے منافی نہین اور اختلاف کہ شرایع انبیا مین واقع ہین اصل دین مین نہین ہی بلکہ بسبب اختلاف استعدادات
امم کے اور اختلاف مصالح ہر وقت کے احکام متغائر نظر عوام مین پیدا ہو کے گمان مخالفت کا ڈالا ہی حقیقت مین منظور سب انبیا کا قدر مشترک
ہی غیر مختلف مثلا ایک طبیب اگر مریض حار مزاج والیکو موسم تابستان مین آب زن مین بٹھاوے اور ادویہ بارده اور اغذیہ مرطبہ واسطے
اسکے تجویز کرے اور دوسرا طبیب واسطے اسی مرض حار مزاج والیکے موسم زمستان مین حمام مین بیٹھنا تجویز فرماوے اور ادویہ کرم اور اغذیہ مجفف
کھلاوے ہرگز مخالفت آپسمین نہین ہی کہ طبیب اول بجائے دوم یا دوم بجائے اول ہوتا اور ایک کا مریض دوسرے کے پاس جانا بعینہ وہی
کرتا اسواسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لو کان موسی حیا ما وسعہ الا اتباعی غیر المغضوب علیہم ولا الضالین

سوال جب انعام الہی دنیا و آخرت مین نصیب بندے کے ہوا پس احتمال غضب اور گمراہی کا اور کفر کی ظلمت اور سیاہی کالے کوسون بھاگ گئی حاجت احتراز کی کیا ہی جواب ایسکا سابق گذرا ہی کہ ایک جماعت اپنی اپکو ساتھ اصحاب نعمت کے یعنے انبیا اولیا کے نسبت کرتی ہی اور ورطۂ غضب اور گمراہی مین گرفتار ہی مبادا وہ راہ منحرف ساتھ راہ مستقیم کے اذہان عوام مین مشتبہ ہوجاوے اور اتباع اس جماعہ کا اتباع انبیا اور اولیا کا گمان کرین اور غضب اور ضلال مین پڑین واسطے دفع اس اشتباہ کے یہہ لفظ لائے اکثر مفسرین یعنی مغضوب علیہ مین اور ضال مین کلمات مختلف لائے ہین بعضے انمین پہلے مذکور ہوئے ہین اور بعضے یہان ذکر کئے جاتے ہین بیضاوی مین لکھا ہی کہ مغضوب علیہ عاصی ہین اور ضال جاہل اسواسطے کہ تمام نعمت بیچ حق بندے کے یہہ ہی کہ اسے معرفت حق اور عمل نیک دونون غایت ہووین اور جسکو یہہ دونون نصیب نہون نعمت تمام نہین پس اگر کوئی معرفت حق رکھتا اور عمل خیر نہین رکھتا فاسق ہی اور محل غضب اور جو معرفت حق نہین رکھتا گو عمل نیک کرے جاہل اور گمراہ ہی اور مغضوب علیہم دو فرقے ہین کافر معاند کہ دیدہ و دانستہ انکار کرتے ہین اور عاصی معتقد کہ دیدہ و دانستہ مرتکب گناہ ہون اور ضال بھی دو فرقے ہین ایک تو کافر کہ تقلید کفر مین پڑے ہین یا بسبب قصور نظر کے حقیقت دین کی انپر واضح نہین ہوئی دوسرے عاصی کہ اعتماد اوپر کرم اور عفو الہی کے کرکر ارتکاب گناہ کرتے ہین یا بسبب قصور کے بیچ تامل کے اور طلب علم کے اور سوال اہل ذکر کے نادانستہ مرتکب مناہی ہوئے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ مغضوب علیہ وہ ہین کہ جنسے بالیقین انتقام روز جزا مین لیا جاویگا اور ضال عام ہین احتمال عفو کا بھی رکھتے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ بیچ اعتقاد کے اور خلق نیک کے اور عمل صالح کے طرف تفریط کے پڑا اور جس قدر کرنا تھا اس قدر نہ کیا بسبب کوتاہی کے مغضوب علیہ ہی اور جو طرف افراط گیا گمراہی یہان سمجھہ لیجئے کہ بظاہر حاجت اس لفظ کی نہین معلوم ہوتی اگر یون فرماتے کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین کافی اور شافی تھا ذکر ضلال اور غضب چندان درکار نہ تھا لیکن ایمان دو بازو رکھتا ہی کہ قوت سے اندو بازونکے مومن کو سیر و سلوک اس راہ کا میسر ہوتا ہی اور وہ دو بازو عبارت خوف اور رجا سے ہین اور دونون چاہین کہ باعتدال ہون لہذا جابجا قرآن شریف مین وعید کو ساتھ وعید کے مقرون فرمایا ہی اور بتصریح ارشاد کیا ہی کہ نبئ عبادی انی انا الغفور الرحیم وان عذابی ہو العذاب الالیم اور حدیث شریف مین وارد ہی کہ لو وزن خوف المؤمن ورجاءہ لاعتدلا پس جو ذکر انعام کا دلالت اوپر رجا کے کرتا تھا لازم آیا کہ ذکر غضب اور ضلال کا بھی فرماوین تا دلالت اوپر خوف کے کرے اور دونون رکن ایمان کے برابر ہون اور سمجھہ لیجئے کہ غضب کی نسبت طرف ذات حق کے نفرمائی اور ایسی ہی گمراہی کی بخلاف انعام کے اسواسطے کہ محض تفضل ہی و سابقہ استحقاق اور غضب بسبب شومی اعمال بندگان اور گمراہی بسبب قصور ادراک انکی کے ہی پس گویا حق تعالی فاعل حقیقی نہین ہی مگر انعام کا اور غضب اور ضلال بشرکت بندگان اور استحقاق انکے اس سے صادر ہوتے ہین اور اس مقام مین غیر الذین غضب علیہم نفرمایا تا احتراز ناص اشخاص معلومین سے کہ غضب اور ضلال شہرت رکھتے ہین ہوئے اور منعم علیہ کے مقابل مغضوب علیہ لائے اور ضالین کے مقابلے مہتدین ہی اور یہان صنعت لف و نشر غیر مرتب ہی اور تقدیم مغضوب علیہ کی اوپر ضالین کے اشعار ہی اوپر اسکے کہ حالت انکی یہان تباہ تر ہی اور آخرت مین رسوا تر ہونگے جہ نسبت ضالین کی اور تفسیر مین مغضوب علیہم کی بدمالی مین رجحانکی رعایت کی چاہئے تا اخلاف نظم قرآنی کے لازم نہ آوے قسم دوم یعنے وہ چیز کہ متعلق ساتھ تفسیر تمام سورہ کے بہایات مجموعی ہی وہ یہہ ہی کہ اس سورۂ کو نماز مین واجب القرات گردانا ہی اور اعمال محسوسہ نماز مین سات رکن ہین اور آیتین بھی اس سورت کی سات ہین پس ارکان سبعہ نماز کہ قیام اور رکوع اور قومہ اور سجدۂ اولی اور جلسہ بین السجدتین اور سجدہ ثانیہ اور قعدہ ہی مثل ہفت اندام جسم انسانیکے جسد بے روح ہی اور یہہ سورہ بمنزلہ روح ہی اور روح جب متصل بجسد ہوتی ہی حیات اور زندگی حاصل ہوتی ہی پس بسم اللہ الرحمن الرحیم کو مقابل قیام کے تصور کیا چاہئے اسواسطے قیام وجود ہر چیز بظہور اسم الہی ہی اس چیز مین اور بسم اللہ واسطے ابتداء ہر کام کے مقرر بھی ہی اور قیام ابتدا اعمال نماز ہی اور الحمد للہ رب العالمین مقابل رکوع کے ہی اسواسطے کہ حمد باین صیغہ نظر بخلق بھی ہی اور نظر بخلق بھی ہی اور ملاحظہ منعم بھی ہی اور ملاحظہ نعمت بھی ہی پس ایک حالت ہی متوسط غفلت اور استغراق مین چنانچہ رکوع

حالت

حالت ہی متوسط بین القیام والسجود یا یہہ ہی کہ جو حمد مین نعمتین بیشمار جناب باری کی ملاحظہ کرکین پشت مصلی گران باری سے دوتا ہوگئی اور منحنی ہوا صورت رکوع کی بہم پہنچائی اور الرحمن الرحیم مناسب قومہ ہی اسواسطے کہ ہر بندہ کہ ہر حالت علو اپنی کو واسطے خدا کے بحالت پستی بدل کرتا ہی رحمت اوسکی بطریق الترام پھر اسکو بحالت علو اسکیے عود بخشتی ہی کہ من تواضع للہ رفعہ اللہ اور مالک یوم الدین مناسب سجدۂ اولی ہی اسواسطے کہ دلالت کرتا ہی اوپر تجلی قہری جلالی کے کہ موجب خوف شدید اور مثمر نہایت تذلل اور خضوع ہی اور خاک ہونا اور منہہ کو خاک پر ملنا آثار اسکا ہی اور یہہ بھی ہی کہ ابتداء یوم الدین بعد موت ہی اور موت رجوع کرنا انسان کا طرف اصل اپنی کے ہی کہ خاک ہی اور ایاک نعبد وایاک نستعین مناسب قعدۂ بین السجدتین ہی اسواسطے کہ ایاک نعبد بیان فراغت ہی سجدۂ اولی سے کہ غایت تذلل اسمین واقع ہوا اور ایاک نستعین طلب مدد واسطے سجدے دوسرے کی ہی کہ محل اجابت ہی اور صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین گویا فال ہی بحصول مطلب اور بوصول انعام رب پس مناسب قعدہ کے ہی اسواسطے کہ عادت مستمرۂ ملوک اور قاعدۂ سلاطین یہی جاری ہی کہ جب غلام انکے بغایت تواضع ادائے مجرا اور تسلیمات سے فارغ ہوتے ہین تو حکم بیٹھنے کا اونکو فرماتے ہین اور اکرام انعام اپنے سے اونھین مشرف کرتے ہین بیٹھنا خاوند کے حضور مین کمال مرتبۂ انعام ہی لہذا بعد حصول اس مرتبے کے تحیات کہ مشتمل اوپر شکر اور ثنائے منعم کے ہی اور درود اور سلام اوپر وکلا اس طریق اور رفقا اس راہ کے ہی مقرر ہوئے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ نظم بسم اللہ کی مناسب طہارت ہی اسواسطے کہ نور اسم الٰہی رافع ظلمت حدث ہی اور رحمت کہ بسم اللہ مین ہی مناسب استقبال قبلہ ہی اسواسطے کہ رحمت ایجاد کا حاصل توجہ کا حق کے بطرف اشیا ہی اور متوجہ کرنا اشیا کا طرف حق کے ہی اور استقبال قبلہ مین بھی توجہ بدنکی طرف مبداء تربی کعبہ ہی اور جوہر تراب غالب ترین عناصر کا ہی بدنمین اور تراب سبکی نقطہ کعبہ سے منبسط ہوئی ہی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی اور یہہ حالت موجب توجہ روح کی طرف مبداء اپنی کی ہوتی ہی کہ بعد بنائے کعبہ کے اس بقعۂ مبارکہ مین متجلی ہی پس لانا دو لفظ رحمن اور رحیم کا اشارہ ہی طرف استقبال بدنی کے اور توجہ روحانی کے اور حمد مناسب قیام ہی اسواسطے کہ مشعر بقیام خلق بحق ہی کہ جمیع محامد خلق کی راجع بحق ہوئین اور رب العالمین مناسب رکوع ہی کہ شامل ہی رب اور مربوب کو جیسے رکوع شامل ہی قیام اور قعود کو اور ذکر رحمن اور رحیم کا مناسب اعتدال ہی اسواسطے کہ بعد فنا کے بقا لازم ہی اور بقا مستلزم اعتدال ہی اور مالک یوم الدین مناسب سجود ہی اسواسطے کہ سب خلق اسدن پیچ غایت تذلل کے ہوگی اور ایاک نعبد مناسب جلسۂ بین السجدتین ہی اسواسطے کہ جیسے کمال تقرب حاصل ہوا اور بمقرب حضور مستحق جلوس ہی اور ایاک نستعین مناسب سجدۂ ثانیہ ہی اسواسطے کہ استعانت موجب مزید تذلل ہی کہ تکرار سجود سے لازم آتا ہی اور اہدنا الصراط المستقیم مقابل قعدۂ تشہد ہی اسواسطے کہ اشعار کرتا ہی اوپر اکرام صاحب استقامت کے اور صراط الذین انعمت علیہم تا آخر مناسب قرات تشہد اور درود اور دعا کے ہی چنانچہ ظاہر ہی یہان ایک شبہہ خاطر عوام مین خطور کرتا ہی وہ یہہ ہی کہ ارکان نماز مین سجدے کیون مکرر فرمایا جواب اوسکا یہہ ہی کہ سجدۂ اولی مناسب ازل ہی اور سجدۂ دوم مناسب ابد اور جلسہ کہ درمیان سجدتین کے ہی صورت بناہی پہلا سجدہ صفت ازلیت اسکے کو کہ لاول لہی ملحوظ کرکر بجا لاتا ہی اور دوسرا سجدہ صفت ابدیت اسکے کی معلوم کرکر کہ لا آخر لہ ہی کرتا ہی اور یہہ بھی ہی کہ سجدۂ اولے اشارہ بفنائے دنیا ہی پیچ آخرت کے اور سجدۂ ثانیہ اشارت ہی طرف فنائے آخرت کے جلال الٰہی مین اور یہہ بھی ہی کہ سجدۂ اولی اشارت بفناء کل مخلوقات ہی فی حد ذاتہا اور سجدۂ ثانیہ اشارت بقائے ہمہ کائنات ہی بہ بقائے کبریا اور یہہ بھی ہی کہ سجدۂ اولی انقیاد عالم شہادت بزیر حکم قدرت الٰہی اور سجدہ ثانیہ انقیاد عالم ارواح ہی بملاحظۂ ہیبت ناتمناہی اور یہہ بھی ہی کہ سجدۂ اولی سجدۂ شکر ہی نعمت معرفت ذاتی اور صفاتی اور آسمانی پر سجدۂ ثانیہ سجدۂ خوف ہی تقصیر ادائے شوق کبریائی پر اور یہہ بھی ہی چنانچہ مشہور ہی کہ نماز نشستہ نماز استادہ سے نصف اجر رکھتی ہی پس تواضع دو سجدونکی جو حالت جلوس مین ادا ہون برابر ایک رکوع کے ہوئی اور یہہ بھی ہی کہ ہر کام مین دو شاہد معتبر درکار ہین دن قیامت کے یہہ دو سجدے دو شاہد عدل ہین واسطے بندگی کے اور یہہ بھی ہی کہ ابتداء وجود وحدت سے بکثرت ہی اور

فردیت سے بزوجیت پس مناسب انبساط وجود یہی ہی کہ دو سجدے مقرر ہون اور یہہ بھی ہی کہ راستی قامت صفت انسان ہی اور پست اور خم ہونا صفت چار پایونکی اور بیچہ جانورمین پر صفت حشرات اور ہوام کی ہی پس رکوع مین ہضم نفس ایک مرتبہ ہی اور سجود مین دو بار کیونکہ نفس دو بار حاصل ہو فائدہ سورۂ فاتحہ مین دس چیزین ہین پانچ چیزین صفات ربوبیت سے ہین اللہ رب رحمن رحیم مالک پانچ چیزین صفات عبودیت سے ہین عبادت استعانت طلب ہدایت طلب استقامت طلب نعمت اور پناہ غضب سے عبادت اللہ سے تعلق رکھتی ہی اور استعانت رب سے اور طلب ہدایت رحمن سے اور طلب استقامت رحیم سے اور طلب نعمت اور پناہ غضب سے اور آدمی مرکب پانچ چیز سے ہی بدن سے اور نفس شیطانی اور نفس سبعی سے اور نفس بہیمی سے اور جوہر ملکی سے کہ عقل ہی پس اطمینان جوہر ملکی کا اسم اللہ کی تجلی سے ہی الا بذکر اللہ تطمئن القلوب اور نرمی اور انقیاد نفس شیطانی کا اسم رب کی تجلی سے ہی رب انی اعوذ بک من ہمزات الشیاطین اور صلاح نفس سبعی کی تجلی سے اسم رحمن کی ہی الملک یومئذ الحق للرحمن اور اصلاح نفس بہیمی کی تجلی اسم رحیم سے ہی ومن رحمتہ جعل لکم الیل والنہار لتسکنوا فیہ ولتبتغوا من فضلہ ولعلکم تشکرون اور ازالہ غلظت اور کثافت بدن کی ساتھ تجلی صفت مالکیت کے ہی لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار اور بسبب ان تجلیات کے آدمی بجمیع اجزا صالح اور مہذب ہوا رجوع قہقری طرف مطلب کے کئی واسطے طاعت بدن کے ایاک نعبد کہا اور واسطے طاعت نفس بہیمی کے تارک لذات محرمات آسان ہوا ایاک نستعین لایا اور واسطے خلاص استیلائے نفس سبعی کے اہدنا کہا اور واسطے مکائد نفس شیطانی کے طلب استقامت کی اور واسطے اصلاح جوہر ملکی کے مرافقت ارواح مقدسہ کی درخواست کرکے اور ارواح مندرسہ سے ساتھ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کے دوری چاہی اور یہہ بھی ہی کہ جب بندہ مناجات کرنیکو کھڑا ہوا اور صفات کمال باریتعالی کی الحمد للہ تا مالک یوم الدین ملاحظہ کی بے اختیار اوسکو سیر الی اللہ دامنگیر ہوا ناچار قصد اس سفر کا مصمم کیا اور ہر سفر مین زاد اور توشہ چاہیئے توشہ اس سفر کا عبادت ہی ایاک نعبد کہا اور جب جانا کہ سفر نہایت طویل ہی اور زاد نہایت قلیل اور سمجھا کہ قوت وفا نہ کریگی قطع کرنیکو اس مسافت کے مرکب چاہیئے بالضرور ایاک نستعین عرض کیا تا برکت اور زاد اور مرکب واسطے قطع مسافت کے حضور سے امداد ہو حضرت ابراہیم ادہم رح سے منقول ہی کہ یہہ پیادہ حج کو جاتے تھے ایک اعرابی نے انسے کہا کہ اے شیخ تجھے کیا ہوا ہی کہ ایسے بڑے سفر کا بے مرکب قصد کیا ہی آپنے فرمایا کہ میرے ساتھ بہت سواریان ہین اگر بلا آویگی مرکب صبر پر سوار ہو جاونگا اگر نعمت پہنچیگی مرکب شکر پر چڑھ ہونگا اگر قضا مقدر ہوگی سواری رضا پر چلونگا اگر نفس خلل انداز ہوگا سواری قناعت اور زہد کی تیار ہی بیٹھ لونگا اگر شیطان وسوسہ لائیگا ساتھ بدرقہ ذکر کے پناہ پکڑونگا اعرابی نے کہا تمھین یہہ سفر مبارک ہی اور حقیقت مین تمھین سوار ہو ہم پیادہ ہین اور جب بندیکی تحصیل توشہ وسواری سے خاطر جمع ہوئی بہت سی راہ مختلف پیش نظر نمودار ہوئین ناچار طلب راہ مستقیم کی اور جو راہ مستقیم ظاہر ہوئی اور اس راہ مین دلیل اور رفیق درکار تھا نبی کو دلیل اور اولیا کو رفیق کیا اور حجابون سے اور کانٹونسے اور پتھرون سے کہ اس راہ مین درپیش تھے ساتھ لفظ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کے اجتناب چاہا سمجھ لیجیئے کہ اس سورہ کے بہت نام ہین چند یہان ذکر کئے جاتے ہین تا فواید جو اس مین ودیعت رکھے ہین منکشف ہو جاوین انمین سے ایک فاتحۃ الکتاب ہی وجہ تسمیہ کی ساتھ اس نام کے یہہ ہی کہ کتاب الٰہی ساتھ اس سورہ کے فتح اور شروع کرتے ہین بلکہ تسمیہ اور حمد اوسکی مبدء ہر کتاب ہی اور وجود ہر چیز کا بظہور اسم خدا ہی اور بقاء ہر شی بحمت کبریا اسیواسطے فاتحہ فقط بھی اسے کہتے ہین کہ فتح کرتی ہی فضایل علوم کو پس بسم اللہ اشارت طرف ذات اور اسماء الٰہی کے ہی کہ ہزار و نسے متجاوز ہین اور تمام دین اور شریعت واسطے معرفت اور عبادت اوسکیلیے ہی اور لفظ الرحمن الرحیم کا اشارہ ہی طرف ظہور ذات الٰہی کے بوجود صفات کمال عالم مین اور متناہی علوم جاننا اس سر کا ہی اور حرف با کا کہ واسطے الصاق کے ہی اشارت کرتا ہی طرف تخلق اور تحقق کے ساتھ اسماء اور صفات الٰہی کے کہ غایت کمال نوع انسانی ہی اور حمد اشارہ ہی طرف شکر نعمتون اوسکی کے کہ عالم مین پراگندہ اور منتشر ہین ازان جملہ بدن

انسانی مین خاص جو تجربہ اطبا سے ثابت ہوئے ہین پانچہزار نعمتین ہین اور اسقدر کو اگر تمام نعمات الہی کے ساتھ قیاس کیجئے تو نسبت قطرہ کی دریائے ذخار سے دنیا بلکہ اس سے بھی کمتر ہی اور ضمن مین اسکے معرفت نفس کی بھی حاصل ہوتی ہی کہ بسبب اُسکے معرفت تمام خلایق کی دریافت ہوتی ہی اور رب العالمین اشارہ باقسام موجودات ہی شہادی اور مثالی سے اور اعراض سے اور الرحمن الرحیم اشارہ ہی طرف جمع خیرات کے اور وجوہ تخلیص کے جمیع آفات سے اور یہہ مبحث اعظم مقاصد علوم سے ہی اور مالک یوم الدین اشارہ ہی طرف معاد کے اور بقائے نفوس کے بعد مفارقت کے بدنون سے اور طرف سعادت بعضونکے اور شقاوت بعضونکے اور تخریب عالم اعلی اور عالم اسفل کے اور نفخ صور کے اور کیفیت احیا بعد الموت کے اور وقوف عرصات کے اور حساب و میزان کے اور درجات جنت اور درکات نار کے اور طرف مراتب شفاعت انبیا اور علما اور شہدا کے اور یہہ مطلب اصل مطالب اعتقادیہ سے ہی اور ایاک نعبد اشارہ ہی طرف انواع عبادت قلبی اور قالبی کے کہ کتب فقہ اور سلوک مین اور رسایل اوراد و اشغال مین ہر طریق کے شمہ اوسکا لکھا ہی اور ایاک نستعین اشارہ ہی طرف انواع حرفتون کے اور صنعتونکے کہ عالم مین رایج اور معمول ہین اسواسطے کہ جمیع حرفتین بنی آدم کی اور تمام صنعتین اوسکی استعانت بمخلوقات الہی ہین مثلا صفت زراعت استعانت ہی بمقتضائے صورت نوعیہ تخم سے اور بمقتضائے کیفیت زمین اور آب اور ہوا اور آفتاب اور ماہتاب اور آہن اور بیل اور جرم وغیرہ سے کہ سب مخلوقات الہی ہین علی ہذا القیاس سب حرفتون اور صنعتونکو سمجھ لو اسیواسطے کہا ہی کہ صناعات بنی آدم راجع طرف تین چیزکے ہین استنتاج اور استخدام اور نقل و حکایات کی استنتاج وہ ہی کہ ایک چیز کو ساتھہ دوسری چیز کے جمع کرین تا چیز ثالث حاصل ہو مثلا زراعت اور درخت کہ جمع کرنے تخم اور زمین کے سے پیدا ہوتے ہین یا مثل نسل اور دوھہ اور دھی اور گھی کے کہ جمع کرنے سے نر حیوان کے ساتھہ مادہ اسکیے حاصل ہوتے ہین یا فواید ساتھہ نعل جیسے گھوڑے اور گدھے سے خچر حیوانات کے اور پیوند اشجار و نباتات کے اور ضم صغری و کبری اور قضیہ شرطیہ استثنائیہ قیاسات کے اور استخدام وہ ہی کہ قوت اور منفعت چیز کی بکار خود صرف کی جاوے مثل سواری کی اور پرجانور کے اور مانند خدمت لینے کے غلاموں سے اور لونڈیون سے اور سائیسون سے اور درزیون سے اور ملاحون سے اور اجیران خاص اور مشترک سے اور نقل و حکایات وہ ہی کہ بتوسط بعضے مخلوقات کے بعضے مخلوقاتمین ہیئت اور شکل اور کیفیت پیدا کرین کہ خاکی چیز مرغوب ہو مثلا جب چاہین کہ زر و سیم کو پہننے مین استعمال کرین اول انکو باستعانت مصالح اور تسلیط آتش گلا کر پانی کرکے پتلے تار بنا کر پوت مین ردی کے یا تار مین ریشم کے دوڑا دین اور ثبین تا درخشندگی اور تالش اور صفائی زر و سیم کی بنیہ مین اور ریشم مین ظاہر ہو اور بنیہ حکایت زر و سیم کی کرے مثلا کنارے گوٹے فیتہ لیہ طاس بادلہ تمامی وغیرہ علی ہذا القیاس بیچ حکایات اصوات ستار کے اور نغمات اوتار کے اور رواتح گلہائے ریاحین کے اور رنگہائے گوناگون دلنشین کے تامل کیجئے کہ علم موسیقی اور عطاری اور صباغی اس سے پیدا ہوئی اور اہدنا الصراط المستقیم اشارہ ہی طرف دو طریق تحصیل علوم و معارف کے کہ استدلال اور تصفیہ ہی اول کو طریق مشائین اور دوسرے کو طریق اشراقین کہتے ہین اور صراط الذین انعمت علیہم اشارہ ہی طرف مباحث نبوت اور ولایت کے اور اعتقادات صحیحہ اور اخلاق فاضلہ و اعمال صالحہ کے اور تواریخ انبیا اور تذکرہ اولیا اور مقامات اور ملفوظات انکے اور غیر المغضوب علیہم ولا الضالین اشارہ ہی طرف فرقون کفار اور مبتدعون اور مقالات اہل علم کے اور کنایہ ہی اعمال فاسدہ اور اخلاق رذیلہ اور اعتقادات باطلہ سے کہ اقالیم مختلفہ مین اور قرون بعیدہ مین پراگندہ اور منتشر تھے اور ہین دوسرا نام اسکا سورۃ الحمد ہی کہ ابتدا اسکی ساتھہ لفظ حمد کے ہی اور حمد اس سورہ کی مثل ہی اور جمیع محامد قرآنی اور غیر قرآنی کے چنانچہ انشاء اللہ مقام اپنے مین بیان کیا جاویگا تیسرا نام اسکا سورۃ الشکر ہی اسواسطے کہ حمد اساس شکر ہی اور اس سورۃ مین وجوہ شکر کے جمع کردیے ہین اور وہ تین وجہین ہین محبت بدل اور ثنا بزبان اور خدمت باعضا چوتھا نام اسکا سورۃ الکنز ہی اسواسطے کہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ نزلت سورۃ الفاتحۃ من کنز تحت العرش یعنے اسرار معارف سے کہ شامل ہین معرفت ذات اور اسما اور افعال اور معاد اور صراط المستقیم اور جزا اور علم مخاصمہ اور علم احکام کو پس اللہ نام ہی جامع ذات اور اسما کا اور ساتھہ حرف باء الصاقیہ کے اشارہ فرمایا ہی کہ وجودات اشیا قایم نبات و اسما و کبریا ہین چنانچہ قیام جسد بروح ہی اور یہی ہی سر وجود اشیا لیکن بطریق ایجاب نہین لیکن بمقتضای

رحمت الٰہی ہین کہ افاضہ وجود اور کمالات کا فرماتا ہی پس لفظ رحمٰن اور رحیم مین معرفت افعال بیان ہوئی اور سرّ افعال بھی ہویدا ہوا کہ افعال اسکے واسطے کمال ذاتی اوسکیلئے ہین کہ مقتضی حمد ہین کیونکہ کمال وہ ہی جو تکمیل غیر کی کرے نہ استکمال نفس اپنے کا اسواسطے کہ وہ رب سبکا ہی پس افاضہ کمالات کل مخلوقات کا اسی سے ہی اور ساتھہ لام استغراقیہ اور اختصاصیہ کے فرمایا کہ سب حمد اسی کیطرف راجع ہین اور حمد اسکی محیط ہی اسواسطے کہ جو چیز عالم مین استحقاق حمد کا رکھتی ہی سب اسکے اضافیے ہی پس وہی بالاولی ساتھہ اس حمد کے ممدود ہوا **بیت** فبائے حمد تیرے قدیہ کیون نہ آوے چست
کہ نسبت اوسکی تیری ہی طرف پھرے ہی درست ۔ پھر سر حمد کا اشارہ فرمایا کہ وہ ربّ العالمین ہی تربیت فرماتا ہی کل عوالم کی تربیت رحمت کے اول ہر چیز کو جیسا چاہئے ویسا پیدا کیا پھر بقا مین جسکے وہ محتاج ہی وہ دیا اور تمام کمالات غیر متناہی کی گنجایش دی اور طرف معاد کے ارشاد فرمایا ساتھہ مالک یوم الدین کے اور ساتھہ احاطۂ مالکیت کے بھی اشارہ کیا ساتھہ اضافت مالکیت کے طرف زمانیکے کہ محیط ساتھہ بندونکے ہی یعنے یوم الدین اور سر معاد کا بھی اشارہ فرمایا کہ مقتضاے رحمت ہی اسواسطے اوپر مظلوم کے رحمت تمام جب ہوکہ انتقام اوسکا ظالم سے دلوادین اور نعمت اوپر عابدونکے تمام تب ہوکہ ملک ابد عوض مین ایک عمل کے اور ایک کلمے کے بخشدین پھر اشارہ طرف صراط مستقیم کے فرمایا کہ وہ دو رکن رکھتی ہی تخلیہ بعبادت اور تزکیہ باستعانت اور سر صراط المستقیم کا بھی بیان کیا کہ حاصل اوسکا شکر ہی کہ لفظ حمد سے مفہوم ہوتا ہی اور صبر ہی کہ لفظ عبادت سے ظاہر ہی پھر اشعار فرمایا بلب لباب عبادت کہ دعا ہی اسواسطے کہ متضمن ہی تضرع اور زاری کو کہ اظہار نسبت امکان اور افتقار ہی اور عبادت روح جمیع عبادت ہی پھر اشارہ فرمایا طرف جزا کے بذکر انعام اور غضب اور سر جزا کا بھی بیان فرمایا کہ عبادت اور استعانت سے پیدا ہوتا ہی اسواسطے کہ حق ربوبیت کا عبادت ہی اور عبودیت اعانت ہی اور جب دونون جمع ہوے حصول جزا واسطے ہر سالک طریق ہدایت اور ضلالت کے ضرور ہوئی پانچوان نام اسکا سورۃ المناجات ہی اسواسطے کہ مصلی مناجات کرتا ہی ساتھہ اس سورۃ کے جناب پروردگار مین اور وہ نجات ہی شدائد دنیا اور آخرت سے چھٹا نام اسکا سورۃ التفویض ہی اسواسطے کہ اسمین استعانت کو بحضرت حق خاص فرمایا ہی ساتوان نام اسکا سورۂ وافیہ ہی اسواسطے کہ جو مضمون اسکا وفا کرتا ہی ساتھہ معراج صلوٰۃ کے بباے بسم اللہ اشارہ ہی بظہور موجودات من جانب اللہ پس وہ اظہر اشیا ہی لیکن بسبب غایت ظہور کے مخفی ہی تا انکہ رحمت اوسکی عام ہوئی افاضہ وجود اور سائر کمالات کی یہانتک کہ مستحق بجمیع محامد کا ہوا اور تربیت فرمایا ہی ہر چیز کو دلالۃ بخشش وجود اور ثانیاً بخشش خواص توابع ماہیات اور یہہ کمالات مقتضاے ذوات اشیا تھے اسواسطے کہ روز قیامت کو بسبب ظہور قہر اسکے کے تمام کمالات ذوات سے منفک ہوجاوینگے آرے عوض ان کمالات کے اہل عبادت اور استعانت کو کمال دوسرا عطا کرین پس طریقہ اس کمالات کے طلب کا یہہ ہی کہ ہدایت اور استقامت اور انعام اس سے چاہین اور نقصان کو اور رجوع الی النقصان بعد الکمال کو مضر سمجھکر اس سے پرہیز کرین آٹھوان نام اسکا سورۃ الشفا اور نوان سورۃ الشافیہ ہی اسواسطے کہ حدیث مین وارد ہی فاتحۃ الکتاب شفا من کل داء اور وجہ اسکی یہہ ہی کہ نور اسم الٰہی ظلمت کو کہ نثار اسباب مرض ہی دور کرتا ہی اور رحمت اوسکی منافی زحمت ہی کہ مرض سے متوقع ہوئی ہی اور حمد اسکی موجب مزید نعمت بمقتضاے لئن شکرتم لازیدنکم اور نعمت کہ حالت مرض مین درکار ہی شفا اور صحت مین اور اقرار ربوبیت مقتضی فیضان آثار تربیت ہی کہ بسبب اسکے شفا کامل ہوتی ہی اور بندہ ساتھہ ذکر رحمت کے کمال افعال اپنے کو چاہتا ہی کہ مرتب اوپر کمال صحت کے ہی اور مالکیت یوم الدین سے قہر اسباب مرض کو اور تقویت اسباب شفا کو بطریق جزاے حمد طلب کرتا ہی اور طلب ہدایت مین اشارہ طرف عصمت کے خطا سے بتجویز دوائین اور تشخیص مرض مین کرتا ہی اور ساتھہ استقامت احوال بدن کے درخواست کرتا ہی اور ساتھہ انعام کے اشارہ کرتا ہی کہ انتفاع ساتھہ لذائذ اور طیبات کے پرہیز تشنگی سے کہ تابع شفا ہی میسر ہو اور ساتھہ دفع غضب اور ضلال کے سورۃ تدبیر سے اور نکس اسباب مرض سے اقرار کرتا ہی دسوان نام اسکا رقیہ ہی اسواسطے کہ ایک صحابی مصروع کے پاس گذرا تھا یہہ سورہ پڑھکر اوسپر دم کیا اوس مصروع نے شفا پائی اور وجہ مناسبت کی پیچھے مذکور کرآئے ہم گیارھوان نام اسکا اساس ہی اسواسطے کہ شعبی نے ابن عباس سے نقل کی ہی کہ اساس کتابہاے آسمانی قرآن ہی اور اساس قرآن فاتحۃ الکتاب ہی پس جب مریض ہوجاوے باساس قرآن التجا کرے تا شفا حاصل ہو اور یہہ سورہ رکن نماز کی بھی ہی اور نماز اساس جمیع طاعات ہی اسواسطے

کہ تنہی عن الفحشاء والمنکر اور نماز مقام مناجات اور شاہدین بھی پہنچاتی ہی کہ اساس جمیع کمالات ہی اور اس سورہ مین مبدا کو ساتھ
معاد کے ربط بھی دیا ہی ساتھ ترتیب مراتب کے اور ہر مرتبہ اساس دوسرے کا ہی مثلا انعام اور غضب مرتب اور پر ہدایت اور استقامت اور ضد
انکے پر ہین اور ہدایت موقوف اور پر استقامت کے ہی بیچ عبادت کے اور عبادت موقوف اور پر جاننے افعال الٰہی کے ہی بیچ دنیا اور آخرت کے
کہ رحمن اور رحیم اور مالک یوم الدین مشعر ہین اوسپر اور افعال الٰہی آثار اسماء وصفات باری ہین کہ جداجدا ونکے مرتب ہی بارہوان نام اسکا
سورۃ الصلوٰۃ ہی اسواسطے کہ نماز مین پڑھنا اوسکا ضرور ہی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کی ہی اور آنحضرت
نے حضرت ربوبیت سے حکایت فرمائی ہی کہ نماز کو مین نے تقسیم کیا ہی درمیان اپنے اور درمیان بندیکے دوحصہ پر جب بندہ کہتا ہی بسم اللہ الرحمن
الرحیم حق تعالیٰ بحضور ملائکہ فرماتا ہی کہ دیکھو بندے میرنے مجھے یاد کیا یعنے ذکر کہ جامع ذات اور اسما اور صفات اور افعال میرکا ہی اسمے
خلق مین آیا اور جب بندہ کہتا ہی الحمد للہ رب العالمین حقتعالی فرماتا ہی کہ میرے بندے نے میری ستایش کی یعنے ایسی ستایش کی کہ جامع جمیع ستایشونکی ہی اور جب
بندہ کہتا ہی الرحمن الرحیم حق تعالی فرماتا ہی کہ ساتھ بزرگی اور تعظیم کے یاد کیا مجھے بندے میرنے کہ ہر چیز کیطرف میری نسبت کی اور جانا کہ ایجاد
ہر چیز کا مجھسے موافق حکمت اور منفعت کے ہی اور جب بندہ کہتا ہی مالک یوم الدین حقتعالی فرماتا ہی خاص کیا بندے میرنے مجھے ساتھ بزرگی کے اسواسطے
کہ اسکو یاد کیا کہ جسمین دوسرے کو ملک اور ملک اصلا نہین ہی اور جب کہتا ہی ایاک نعبد وایاک نستعین حق تعالی فرماتا ہی کہ مضمون
اس آیت کا مشترک ہی درمیان میرے اور درمیان بندے میرے کہ عبادت حق میرا ہی کہ بمقتضائے ربوبیت ہی اور اعانت حق بندہ ہی کہ
لوازم عبودیت ہی پس بلفظ ایاک نعبد حق میرا یاد کیا اور بلفظ ایاک نستعین حق اپنا درخواست کیا اور جب بندہ کہتا ہی اھدنا الصراط المستقیم
تا آخر سورت حق تعالی فرماتا ہی کہ یہہ سب واسطے بندے میرے کے ہی اور بندیکو سوال اسکا دیا مین نے یعنے طلب ہدایت اور استقامت اور
ایمان اور امان غضب اور ضلال سے یہہ سب منافع بندے کے ہین اور بندہ بطریق تنزل کہ روح عبودیت ہی انکو چاہتا ہی پس مقتضائے ربوبیت
یہہ ہی کہ اسکو ساتھ ان مطالب کے پہنچاوے اور تیرھوان نام اسکا سبع المثانی ہی یعنے سات آیتین ہین کہ مکرر کہی جاتی ہین بیچ ہر نماز کے اور وہ یہہ
ہین بسم اللہ الرحمن الرحیم کہ مفتاح باب ذکر ہی الحمد للہ رب العالمین کہ مفتاح باب شکر ہی الرحمن الرحیم کہ مفتاح باب رجاو
امید ہی مالک یوم الدین کہ مفتاح باب خوف وبیم ہی ایاک نعبد وایاک نستعین کہ مفتاح باب اخلاص ہی اور اخلاص متولد
ہوتا ہی معرفت عبودیت اور معرفت ربوبیت سے اور اھدنا الصراط المستقیم مفتاح باب دعا اور تضرع ہی اور صراط الذین
الذین انعمت علیہم تا آخر مفتاح باب اویسیت ہی اور اقتدا بارواح طیبہ ہی اور طلب نزول برکات اور انوار انکیطرف ہی کہ بسبب اسکے
سالک کو رجوع اور رجوعی سے امن حاصل ہوتا ہی اور بحکم قرآنی کہ اذا قرات القرآن فاستعذ باللہ من الشیطن الرجیم جب کہے آٹھوین کو کہ اعوذ
باللہ من الشیطن الرجیم ہی ساتھ ان سات آیتونکے ضم کیا جاوے آٹھ مقالید روحانیہ واسطے آٹھ دروازون بہشت کے ہاتھ آوین اور
چودھوان نام اسکا قرآن اعظم ہی اسواسطے کہ یہہ سورۃ اعظم اور افضل ہی بیچ ثواب کے تمام سورتونسے اور پندرھوان نام اسکا سورۃ التعلیم المسئلہ
ہی اسواسطے کہ آداب سوال کے پروردگار سے اس سورتمین بندونکو تعلیم ہوئے ہین کہ اول ثنا پھر اخلاص پھر دعا کرین اور سولھوان نام اسکا کافیہ
ہی اسواسطے کہ حدیث شریف مین ہی کہ یہہ سورۃ غیر اپنے سے کفایت کرتی ہی اور کوئی سورۃ دوسری اس سے کفایت نہین کرتی اور سترھوان
نام اسکا ام الکتاب ہی اور اٹھاروان نام اسکا ام القرآن ہی اسواسطے کہ یہہ سورۃ اوپر تینون علم کے کہ موجب کمال علمی اور عملی بندہ ہین مشتمل
ہی اور وہ تین علم علم شریعت ہی یعنے تکلیفات شرعیہ اور علم طریقت ہی یعنے پہچاننا معاملات قلوب اور علم حقیقت ہی یعنے دریافت
مکاشفات ارواح علم شریعت دوقسم ہی اول اصول عقاید دوم فروع احکام علم اصول سے اس سورۃ مین اول معرفت ذات ہی ساتھ اس
طرحکے کہ ایک چیز ہی کہ موجودات سب ساتھ اس چیز کے قایم ہین مانند قیام اجساد بارواح پھر معرفت اس ذات مقدس کے وجود کی ہی ساتھ اس
دلیل کے کہ رحمت اپنی سے احد الطرفین ممکن کو ترجیح دی ہی پس لابد موجود ہی پھر معرفت صفات اس تعالی وتقدس کی ہی ساتھ اسطرح کے

کہ وہ صفتین سب کاملہ ہین کہ موجب حمد وکمال ہین اور دلیل اسکی تربیت ہی اسواسطے کہ پرورش بغیر حیات اور علم اور ارادہ اور قدرت کے متصور نہین اور دلیل اوسکی رحمت بھی ہی اسواسطے کہ حقیقت رحمت کی بخشنا ہی جو کچھہ درکار ہو اور بخشنا بغیر جاننے احوال مرحومین کے بتفصیل اور بدون سمجھنے اس چیز کے کہ لایق ہر ایک کے ہی باستیفا اور قدرت اوپر پہنچانے ہر چیز کے ہر ایک کو اور ربط عوالم کے آپسمین اور سریان تدبیر واحد کی جمیع کثرات مین ممکن نہین اور دلیل اسکی جزا ہی اسواسطے کہ جزا بغیر سننے اور دیکھنے احوال اور افعال کے اور بدون کلام کے کہ ساتھہ اسکے تکلیف دین ممکن نہین پھر معرفت اسماء الٰہی کی ہی ساتھہ اس ڈھب کے کہ حقایق اسماء وسایط قریبہ ہین درمیان اسکے اور درمیان خلق کے ساتھہ اُن حقایق کے دیکھتا ہی اور سنتا ہی اور مہربان ہوتا ہی اور تفضیل دیتا ہی بعض کو اوپر بعض کے پھر معرفت توحید ہی ساتھہ اس دلیل کے کہ وہ رب سبکا ہی اور جو کچھہ سوا اسکے ہی مربوب ہی **شعر** نہین کی وہ تاج سخن اقرب ہی تیرے اسباب کا مسبب + اسی سے جو مانگنا ہو مانگ اب کہ رب ہی وہ شاہ اور گدا کا پس ہیچ مرتبے اور منصب کے ساتھہ اسکے کوئی شریک نہین ہو سکتا اور باوجود اسکے احتیاج کسی کی دوسرے کی طرف باقی نہین رہتی پس اگر آلہ دوسرا فرض کرین ہم لغو ہوا اور لغو قابل الوہیت کے نہین ہی پھر معرفت استحقاق اسکیکی واسطے عبادت کے ہی ساتھہ اس دلیل کے کہ ہر چیز کو ہر حالت مین اور ہر حاجت مین رجوع اسیکی طرف ہی ابتدا مین اسکے ربوبیت کی احتیاج ہی وسط مین رحمانیت اور رحیمیت اسکے کی حالت انتہا مین مالکیت اسیکی کہ روز جزا کا مالک ہی اور جو وہی ہی کہ ان حالات اور ان حاجات مین انعام اور تفضلات فرماتا ہی پس مستحق عبادت کا بھی وہی ہوا پھر معرفت نبوت اور ولایت اور مراتب ایمان صراط المستقیم مین اور صراط الذین انعمت علیہم مین مذکور ہی اور معرفت کفر اور بدعت اور فسق اور غضب اور ضلال مین مسطور ہی اور معرفت سعادت اور شقاوت اندونون معرفتون سے حاصل ہوتی ہی اور معرفت فضل اور عدل کی ان دو صفت الرحمن الرحیم مالک یوم الدین مین بیان ہی اور معرفت حکمت اُس تعالی وتقدس کی بیان سے دریافت ہوتی ہی کہ عبادت سے استقامت کرمت کرتا ہی اور استقامت سے انعام اور اوپر شقاوت اور ضلالت کے غضب مترتب کرتا ہی اور معرفت قضا اور قدر ذکر عبادت اور استعانت سے حاصل ہوتی ہی اسواسطے کہ اگر خلاف تکلیف کے مقدر نفرماتا تو حاجت استعانت کی نہوتی اور معرفت مبدا بسم اللہ سے ہی تا اور معرفت معاد مالک یوم الدین سے تا ذکر انعام وغضب اور علم فروع سے معرفت عبادات لغیرہ مین مذکور ہی اور معرفت معاملات اور مناکحات اور حکومات لستعین مین منظور ہی اسواسطے کہ ہوا وہوس معارض عقل کے معاملات مین ہوتی ہی اور واجب اور مندوب اور مباح اور صحیح کو ہدایت سے جانا چاہئے اور حرام اور مکروہ اور فاسد کو غضب اور ضلال سے پہچانا چاہئے اور ماخذ عبادات اور معاملات کہ امر ونہی ہی ذکر عبادات اور غضب سے معلوم ہوتا ہی اور ثمرہ امر ونہی کا کہ وعدہ اور وعید ہی ساتھہ انعام اور غضب کے منکشف ہوتا ہی بیان علم طریقت علم طریقت کہ معرفت کمال قوت نظریہ اور عملیہ ساتھہ صراط مستقیم کے ادا کرے اور نقصان اندونون قوت کا یعنی غضب اور ضلال کے ذکر فرمایا اور طریقت مین جس جزکی رعایت واجب ہی ابتدا سلوک مین وہ مسمی بعبادت ہی اور وسط سلوک مین وہ ملقب باستعانت ہی اور نہایت سلوک مین وہ نامزد باستقامت ہی اور معرفت اوصاف نفس کی ذکر غضب اور ضلال سے معلوم کی جاتی ہی کہ حقیقت اسکی انحراف نفس جادہ استقامت سے اور معرفت اوصاف قلب کی ساتھہ استقامت اور ہدایت کے پہچانی جاتی ہی اور معرفت تجلیہ کی ساتھہ عبادت اور استقامت کے اور تخلیہ کے ساتھہ ہدایت اور استقامت کی اور تجلیہ مین لابدی خلوص شہوتین سے کہ اسکو بتغیر فرماتا ہی ساتھہ عبادت کے کہ ضد شہوت ہی اور ضروری خلوص غضب سے بھی اور ساتھہ اسکے بذکر رحمت الٰہی اشارہ فرماتا ہی اسواسطے کہ جو کوئی امیدوار رحمت الٰہی ہوگا وہ کیونکر غضب اوپر مرحوم الٰہی کے روا رکھیگا حدیث شریف مین وارد ہی الراحمون یرحمہم الرحمن ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء اور پرہیز ہوا سے ساتھہ استقامت کے بیان کیا ہی اسواسطے کہ ہوا بیشتر جادہ استقامت سے لغزش دیتی ہی اور فروع شہوت اور غضب اور ہوا کی کئی چیزین ہین اول حسد ہی اور اخلاص اللہ ساتھہ الحمد للہ رب العالمین کے اسی واسطے

کہ جب بندے یہہ آیت پڑھی معلوم ہوا کہ رضی اور خوشنودی عطائے الٰہی پر کہ حق ہین تمام خلایق کے ہی اور حسد ضد خوشنودی کا ہی دوسری بخل ہی اور طریقہ خلاص کا اس سے بلاحظۂ معنی ربّ العالمین ہی اسواسطے کہ نعمت جو آفریدۂ خدا ہی پس بخل اس چیز مین کہ اسکی ملک نہ ہو کیا معنی رکھتا ہی **فرد** نعمتین او سنے بنائی ہین جسے چاہے دے + غیر کی ملک مین ہو بخل چہ معنی دارد + تیسری عجب ہی اور طریقہ خلاصی کا اس سے ساتھہ مضمون ایاک نستعین کے ہی چوتھی کبر ہی اور ڈھب خلاصی کا اس سے، مضمون ایاک نعبد ہی اور پانچوین کفر اور بدعت ہی اور راہ خلاصی کا اندولونسے احتراز کرنا غضب اور ضلال کے سے ہی اور تجلیہ مین توسط بیچ اخلاق کے ضرور ہی مثل تعفف اور شجاعت اور سخاوت کے اور اعتقادات مین بھی مایل بافراط و تفریط نہوا اور اعمال مین بھی حد ریائیت سے محفوظ رہے اور مرتبہ اہمال و تقصیر سے تجاوز کرے اور ساتھہ توسط کے اشارہ فرمایا ہی صراط مستقیم مین اور تجلیہ مین لابدی زہد اور محبت اور شوق سے بھی اور ان سبکو بعداد فرمایا ہی اسواسطے کہ جب سب نعمتین اس سے دیکھین اسباب نظر سے ساقط ہوگئے اور زہد بیچ اسباب کے حاصل آیا اور محبت اور شوق طرف منعم کے جبلی ہر حیوان کا ہی اور تجلیہ مین لابدی اظہار احتیاج سے بھی اور وہ باستعانت معین ہوا اور ضرور ہی تذلل سے بھی اور وہ بعبادت مفہوم ہوا اور معرفت عزت ربوبیت اور ذلت بشریت دریافت ہوئی مضمون مجموع ربّ العالمین اور ایاک نعبد سے اور تجلیہ مین معرفت بھی چاہیے اور اسے اشعار فرمایا ساتھہ بائے الصاق کے یعنے اتصال روحانی بندیکو ساتھہ خالق اپنے کے ہی **شعر** اتصالی بیتکیف بے قیاس + ہست ربّ الناس را باجانِ ناس +۱ اور مقام ذکر سے ساتھہ یاد کرنے اسماء جمعہ کے اس سورہ مین نشان دیا ہی اور مقام شکر سے ساتھہ حمد کے اور مقام رضا سے ساتھہ رحمت کے اور مقام خوف سے ساتھہ مالکیت روز جزا کے اور ذکر غضب اور مقام اخلاص سے ساتھہ ایاک نعبد کے اور مقام رجا سے ساتھہ ایاک نستعین کے اور مقام اویست ارواح طیبہ سے ساتھہ صراط الذین انعمت علیہم کے اور ڈرایا ہی صحبت بد سے اور توسل ارواح خبیثہ سے ساتھہ لفظ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کے **فرد** سیر صحبت سے میرے پہلے نصیحت یہی ہی + کہ کیا کیجئے ناجنس کی صحبت سے حذر +

بیان علم حقیقت کہ علم مکاشفہ ہی اور اس سورہ سے باین طریق سمجھا جاتا ہی کہ معرفت سر ربوبیت کی بکلمۂ الحمد للہ حاصل ہوتی ہی اسواسطے کہ رجوع حمد کل طرف اُسکے نہین ہی مگر بقیام وجود کل ساتھہ اسکے اور یہی ہی مدلول بائے بسم اللہ اور معرفت تجلی جلال کی بمالک یوم الدین اور ذکر غضب اور معرفت تجلی جمال کی بذکر رحمان اور رحیم اور انعام اور معرفت کمالات الٰہی کی الحمد سے تا یوم الدین اور معرفت اسماء الٰہی کی بذکر اسماء خمسہ اور معرفت نفس کی بذکر ضلال اور معرفت قلب باستعانت اور معرفت روح بہدایت اور معرفت سر اور خفی اور اخفا بذکر استقامت اور انعام اور معرفت روح سر نبوت بالحمد للہ تا رحیم اور بذکر انعام اور معرفت وحی بہ لفظ با اسواسطے کہ حقیقت وحی کی اتصال بعض ارواح بہ بعض دیگر ہی تا انکہ یہہ سلسلہ اتصال باصل بحق ہوکر منتہی ہوا اور بحث فرق درمیان نبوت اور ولایت کے بذکر تابع اور متبوع بیچ صراط الذین انعمت علیہم کے چاہیے جانا اور بحث احوال اور مقامات باایاک نعبد اور ایاک نستعین کے اور ذکر ہدایت اور استقامت اور انعام کے چاہیے پہنچانا اور مرتبہ علم الیقین کا بذکر الفاظ غیبت کہ الحمد للہ سے تا مالک یوم الدین مین حاصل ہوتا ہی اور عین الیقین بخطاب ایاک سے ظاہر ہوتا ہی اور معرفت حق الیقین بذکر رحمت اور ہدایت اور انعام اور استقامت دریافت ہوتا ہی اور سر قضا و قدر بلفظ رحیم کہ مفید تخصیص ایک بمقدار استعداد ہی سمجھا جاتا ہی اور معرفت اسرار عادات تفریع اسکے سے اوپر اسماء خمسہ کے معلوم کیجئے اور اسرار معاملات کو بتفریع ہدایت اور استعانت کے سمجھہ لیجئے اور اسرار امور اُخروی کو بانعام راہ مستقیم اور بغضب غیر مستقیم دریافت کیجئے اور تسخیر عالم شہادت کی واسطے عالم غیب کے لفظ استعانت سے سمجھی جاتی ہی اور فنائے ماسوی اللہ کے بمالک یوم الدین ظہور جلوہ فرماتی ہی اور معرفت بقا باستقامت اور انعام جلوۂ ظہور دکھاتی ہی **فائدہ** سمجھہ لیجئے کہ مدخل شیطان کے کہ بیشتر آنا اسکا دل مین آدمی کے اُنہین طرفون سے ہی اصل مین تین راہ ہین ۱ شہوت ہی اور غضب ہی اور ہوا ہی شہوت کو بہیمیت کہتے ہین اور غضب کو سبعیت اور ہوا کو شیطانیت اور مرتبہ غضب کا فوق شہوت اور ہوا کا فوق غضب کہ انسان بسبب شہوت کے اپنی جانپر ظلم کرتا ہی اور بسبب غصے کے اوسپر غیر اپنے کے اور بسبب ہوا کے اوپر پروردگار اپنے

کے لہذا حدیث شریف مین وارد ہی الظلم ثلثۃ فظلم لا یغفر وظلم لا یترک وظلم عسی اللہ ان یترکہ فالظلم الذی لا یغفر ھو الشرک والظلم الذی لا یترک ظلم العباد بعضھم بعضا والظلم الذی عسی اللہ ان یترکہ ھو الظلم الانسان نفسہ اور نتیجہ شہوت کا آدمی مین دو چیزین ہین حرص اور بخل اور نتیجہ غضب کا بھی دو چیزین ہین عجب اور تکبر اور نتیجہ ہوا کا بھی دو چیزین ہین کفر اور بدعت اور اجتماع سے ان چھ چیزون کے آدمی مین ایک خصلت سالوین پیدا ہوتی ہی کہ نہایت اخلاق ذمیمہ ہی اُسے حسد کہتے ہین حکمانے حکمت ایمانی مین فرمایا ہی کہ مرتبہ حسد کا اخلاق ذمیمہ مین مثل مرتبے شیطان کے ہی اشخاص ملعونہ مین جب یہہ تمہید معلوم ہوئی تو سمجھ لیجیے کہ اسما ثلثہ کہ بسم اللہ مین واقع ہین واسطے دفع اخلاق ثلثہ اصلیہ کے ہین اور آیات سبعہ فاتحہ واقع اخلاق سبعہ فرعیہ ہین بیان اُسکا یہہ ہی کہ جسنے اللہ کو پہچانا شیطان ہوا کا اُس سے بھاگا اور جسنے رحمانیت اوسکی دریافت کی غضب سے بالکلیہ پاک ہوا اور جسنے رحیمیت اوسکی اپنے مین دیکھی روا نرکھا کہ اپنے نفس پر ظلم کرے اور بافعال ذلیل رسوا ہوا اور جب الحمد للہ کہا مرتبہ شکر کا حاصل کیا اور قناعت موجود نصیب اُسکے ہوئی اور بت شہوت کو توڑا اور جو کوئی رب العالمین کا معتقد ہوا حرص اوسکی بکلی دور ہوئی اور بخل نے اوسکے راہ عدم لی کہ حرص اس چیز مین ہوتی ہی کہ اپنے پاس موجود نہوا و بخل اسی مین ہوتا ہی کہ جو اپنے پاس ہوا اور وہ موجود اور غیر موجود کو حوالے ربوبیت الہی کے کرتا ہی اور جس نے مالکیت روز جزا کو جانا بعد اسکے کہ رحمن اور رحیم کو پہچانا ہی غضب اُسکا زایل ہوا اور جو کوئی ایاک نعبد و ایاک نستعین زبان پر لایا تکبر کو کلمہ اول سے اور عجب کو کلمہ دوم سے جڑ سے اوکھیڑا اور جسنے اہدنا الصراط المستقیم کہا اور صراط الذین انعمت علیہم تا آخر ساتھ اسکے ملاحظہ کیا کفر اور بدعت دل سے نکالا اور جب یہہ چھیون خصلتین بُری دور ہوئین حسد خود بخود بھاگ گیا بیان لطایف لطایف اس سورۃ کے یہہ ہین کہ اسمین یہہ سات حروف نہین ہین **بیت** ثا وجیم وخا وزا وشین وظا + سالوان ہی حرف فا ہل وفا + یہہ سات حروف دلالت اوپر سات نوع عذاب جہنم کے کرتے ہین اور بعد وہفت دروازہ دوزخ ہین جسوقت مسلمان نے سورۂ فاتحہ پڑھی جہنم سے اور طبقات اُسکے سے اور انواع عذابا اُسکے سے اور دخول ابواب اُسکے سے مخلصی پائی حرف ثا اشارہ طرف ثبور کے رکھتا ہی کہ روز قیامت کو خاصۂ اہل دوزخ ہوگا چنانچہ فرمایا ہی تعالی شانہ لا تدعوا الیوم ثبورا واحدا وادعوا ثبورا کثیرا اور جیم یاد دلوانیوالا نام جہنم کا ہی کہ جحیم ہی اور حرف خا اشارہ طرف خزی اور رسوائی کے ہی کہ دوزخیونکو تا ابد لازم ہوگی ربنا انک من تدخل النار فقد اخزیتہ اور حرف زا اشارت طرف زفیر کے ہی کہ نعرہ وچیخ ہی اور کنایت طرف زقوم کے ہی کہ طعام کافرون ہی اور حرف شین اشارت بشہیق ہی فاما الذین شقوا ففی النار لھم فیھا زفیر وشہیق اور حرف ظا حرف عدہ لظی سے ہی کہ طبقہ ہی جہنم کا اور حرف فا حرف سرفراق ہی مجبون کے نزدیک بدترین انواع عذاب ہی اور اشارہ طرف فرقت کے بھی ہی اور کنایت طرف اختلاف کے بھی ہی کہ سبب دخول دوزخ ہی بیان فضایل سورۂ فاتحہ کہ حدیث شریف مین مذکور ہین بخاری شریف مین اور سوا بخاری کے صحاح ستہ مین اور کتب معتبرۂ حدیث مین مروی ہی کہ ابو سعید بن المعلی کہ صحابی تھے نقل کرتے تھے کہ مین ایکروز مسجد مقدس مین نماز پڑھتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پکارا مین بسبب شغل نماز کے جواب نہدے سکا بعد فراغ نماز کے حضور نبوی مین حاضر ہوا اور عذر بیان کیا آپنے فرمایا یہہ عذر مسموع نہین ہی ندائے رسول کی ہر حال مین اجابت ضرور ہی چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی یا ایھا الذین امنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم پھر فرمایا میرے ساتھ چل مین تجھے بزرگترین سورہ کہ قرآن مین ہی قبل باہر آنے مسجد سے تعلیم کرونگا آپکا مبارک ہاتھ پکڑ کر چلا جب مسجد کے دروازے کے پاس پہنچا یاد دلوائی مین نے آپنے فرمایا وہ سورہ الحمد للہ رب العالمین ہی اور یہی سبع المثانی اور قرآن عظیم کہ حق تعالی نے اوپر میرے جسے نازل کرنیکی منت رکھی ہی کہ ولقد اتیناک سبعا من المثانی والقرآن العظیم اور مسند دارمی مین اور مسند امام احمد مین اور ترمذی اور نسائی اور سنن بیہقی مین اور صحیح ابن خزیمہ مین مثل اسی قصے کے سید القرا ابی ابن کعب سے بھی مروی ہی اور اسمین یہہ کلمہ بھی واقع ہی کہ احب ان اعلمک سورۃ لم تنزل فی التوراۃ ولا فی الانجیل ولا فی الزبور الا فی القران قال ابی نعم پھر آنحضرت نے فرمایا کہ وہ سورہ ام القرآن ہی کہ ہر نماز مین پڑھتا ہی

بیان لطایف

بیان فضایل سورۂ فاتحہ

تو اور صحیح مسلم مین اور نسائی اور ابن حبان اور طبرانی اور حاکم مین بروایت ابن عباس آیا ہی کہ ایکدن جبرئیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اور آواز کھلنے دروازہ کا سنا بتامل طرف آسمان کے دیکھا فرمایا کہ فرشتہ جواب نازل ہوتا ہی کبھی نہ ہے ابتدا خلقت آدم سے اسدم تک زمین پر نہین آیا جب وہ فرشتہ آنحضرتؐ کے پاس پہنچا کہا کہ خوشوقت ہو جسنے ساتھ دو نور کے کہ تمھین حق تعالی نے دئے ہین کسی نبی کو قبل آپکے نہین دئے سورۃ الفاتحہ اور آمن الرسول تا آخر سورۃ بقر کوئی حرف اُن سے نہ پڑھوگے تم مگر ثواب عظیم اُسپر پاؤگے اور بخاری اور مسلم وغیرہ صحاح ستہ مین وارد ہی کہ اصحاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سانپ کے کاٹے پر اور بچھو کے ڈنک مارے پر اور نظر والے پر اور مجانین پر ساتھ اس سورۃ کے رقیہ کیا ہی اور آنحضرتؐ نے تجویز فرمایا ہی اور دار قطنی اور ابن عساکر نے روایت کی ہی ثابت بن یزید سے کہ اوسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اس سورہ کے رقیہ فرمایا ہی اور آب دہن مبارک اپنا بعد پڑھنے سورۂ فاتحہ کے مقام درد پر ملا ہی اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور سعید بن منصور نے سنن اپنے مین لکھا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی فاتحۃ الکتاب شفاء من کل داء اور براز نے مسند اپنے مین ابن مالک سے روایت کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جنبے پہلو اپنا فرش پر رکھا اور فاتحہ اور قل ہو اللہ پڑھکر اوپر اپنے دم کیا ہر بلا سے امن مین ہوا مگر موت اوسکے مقدر ہی اور عبد بن حمید نے مسند اپنے مین ابن عباس سے مرفوعاً روایت کی ہی کہ فاتحۃ الکتاب برابر دو ثلث قرآن ہی لو ابھین اور بہت روایات کہ نزدیک حاکم کے صحیح ہین اور بیہقی نے شعب الایمان مین بھی تصحیح اونکی کی ہی انمین لفظ افضل القرآن کا اور اخیر سورۃ فی القرآن کا اس سورۃ کے حق مین وارد ہی اور ابو الشیخ نے اور طبرانی اور ابن مردویہ نے اور دیلمی نے اور ضیائے مقدسی نے احادیث مختارہ اپنے مین روایت کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی چار چیزین گنج عرش سے مجھے عطا ہوئی ہین اور کچھ چیز کیسکو سوا ان چار چیز کے اس گنج سے نہین پہنچی ام الکتاب آیۃ الکرسی خاتمہ سورۃ بقر سورۂ کوثر اور ابو نعیم اور دیلمی نے ابو الدرداء سے روایت کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاتحۃ الکتاب کفایت کرتی ہی اس سے کہ کچھ چیز قرآن سے کفایت نہین کرتی اور اگر فاتحۃ الکتاب کو بیچ ایک پلے ترازو کے رکھین اور تمام قرآن کو پلے دوسرے مین البتہ فاتحۃ الکتاب ہفت چند قرآن سے آوے اور ابو عبید نے فضایل قرآن مین حضرت حسن بصریؒ سے روایت کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جسنے سورۂ فاتحہ پڑھی گویا توراۃ اور انجیل اور زبور اور فرقان کی تلاوت کی اور تفسیر کبیر مین اور کتاب المصاحف مین ابن انبار کے اور کتاب العظمۃ مین ابو الشیخ کے اور سفینہ اولیا مین ابو نعیم کے وارد ہی کہ ابلیس کو چار بار تمام اوسکی عمر مین لوحہ اور زاری کا اور خاک سر پہ ڈالنے کا اتفاق ہوا ہی ایک جب اوسکو لعنت ہوئی دوسری جب اوسے آسمان سے زمین پر گرایا تیسری جب بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوئی چوتھی جب یہہ سورۃ نازل ہوئی اور ابو الشیخ کتاب الثواب مین لایا ہی کہ جسکو حاجت ہو فاتحۃ الکتاب پڑھے بعد ختم کے جناب الٰہی مین دعا کرے حاجت اوسکی برآوے گی اور ثعلبی نے شعبی سے روایت کی ہی کہ ایک شخص اسکے پاس آیا اور شکایت درد کی لایا اُسے شعبی نے کہا کہ اساس القرآن پڑھ اور جائے درد دم کرا سنے کہا اساس القرآن کیا ہی کہا فاتحۃ الکتاب اور اعمال مجربہ مشایخ مین مذکور ہی کہ سورۂ فاتحہ اسم اعظم ہی واسطے ہر مطلب کے پڑھے اور اوسکے دو طریق ہین اول یہہ کہ مابین سنت اور فرض فجر کے بالتصال میم بسم اللہ بلام الحمد چہل و یکبار چالیس روز تک پڑھتے ہین جو مطلب ہو حاصل ہوتا ہی اور اگر شفا مریض کی یا دفع سحر کا منظور ہو پانی پر دم کرکے مریض اور مسحور کو پلاتے ہین دوسرا طریقہ یہہ ہی کہ یکشنبے کے دن اول ماہ درمیان سنت اور فرض فجر کے بے قید اتصال میم بلام ہفتاد مرتبہ پڑھتے ہین پھر ہر روز اسی وقت دس دس بار کم کرتے ہین اور شنبے کو تمام ہوتی ہی اگر ماہ اول مین مطلب ہو گیا فبہا والا دوسرے مہینے تیسرے مہینے اسی طرح کرتے ہین اور لکھکر اس سورۃ کو گلاب اور مشک اور زعفران سے کاسۂ چینی پر دھو کے مریض مجذوم کو تا چہل روز پلاوے مجرب ہی واسطے شفا کے اور درد دندان اور درد سر اور درد شکم اور سوا انکے درد ونکے دفع کو سات بار پڑھکر دم کردے شفا ہو جائیگی انشاء اللہ تعالی مجرب ہی یہہ سب لطایف اور نکات اور فضایل تفسیر فتح العزیز مین مسطور ہین

سورۃ البقرۃ

یہہ مدنی ہی دو سو چھیاسی آیتین ہین اور چھ ہزار

الیس کلمے ہین اور پچیس ہزار اور پانسو حروف ہین اور آخر آیت کہ نازل ہوئی ہی اس سورہ مین یہہ ہی واتقوا یوما ترجعون فیہ اور اس سورۃ مین بہت مسئلون کا مذکور ہی اور پانچسو حکم ہین اور سب سے بڑی آیت قرآنمین آیت مداینہ کی ہی کہ اس سورۃ مین ہی یا ایھا الذین امنوا اذا تداینتم بدین الایۃ اس آیۃ کے اکیسو تیس کلمے ہین اور اسمین قریب بیس حکم کے ہین فرمایا ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شیطان بھاگتا ہی اس گھر سے جسمین سورۂ بقر پڑھی جاتی ہی روایت ہی مسلم مین ترمذی مین نسائی مین اور صحیح بن حبان مین ہی کہ اگر انکو پڑھو سورہ بقرہ تو تین راتین اس گھر مین شیطان نہین آتا اور اگر دنکو پڑھی جائے تو تین روز شیطان کا دخل نہین ہوتا اس گھر مین اور فضایل اس سورۂ بقر کے بہت وارد ہین حدیث مین **سوال** اس سورہ مین انواع امور عجیبہ مذکور ہین اور اصناف شیون غریبہ مسطور ہین پس تخصیص اسکو ساتھہ بقرہ کے کیون کیا اور نام اسکا یہی کیون رکھا **جواب** نام سب سورتون کے توقیفی ہین مستغنی بیان وجہ عقلی سے اور یا یہہ جواب ہی کہ بقرہ کا ذکر سوائے اس سورہ کے اور کہین قران مین نہین آیا خاصہ اس سورہ کا ہی اسواسطے لایق اس نام کے ہوئی اور نظم اور تطبیق اس بقرہ کی ساتھہ فاتحہ کے یہہ ہی کہ سورۃ فاتحہ مین بیان توحید اور پرستش ہی اور دعا استقامت اور ثبات کی ہی اور پر توحید اور پرستش کے پس جب سورۂ فاتحہ نازل ہوئی لوگ تین قسم ہوگئے بعضون نے توحید اور پرستش اختیار کی اور استقامت چاہی اوپر اسکے وہ مؤمن ہوئے بعضون نے خلاف اُسکا کیا وہ کافر ہوئے بعضون نے ظاہر مین اقرار کیا باطن مین انکار کیا وہ منافق ہوئے پس حق تعالی نے اول سورۂ بقرہ مین ان تینون فرقونکو بیان فرمایا ہی اول مذکور مومنونکا کیا پھر کافرونکا پھر منافقونکا ہی سب سے پیچھے کہ یہہ نہ اِدھر ہین نہ اُدھر ہین دلمین کچھہ ہین منہہ پر کچھہ ہین اور دوسری سورہ فاتحہ بسبیل اجمال متضمن تمام معانی قرآنی کے ہی اور سورہ بقر ابتدا تفصیل اسکی ہی اور تیسری سورہ فاتحہ مین آیت اہدنا الصراط المستقیم ہی سورہ بقرہ مین ہدی للمتقین اور چوتھی آخر سورۂ فاتحہ مین ذکر زمرۂ مومنین کا اور دو فرقے کافرین کا ہی آغاز سورۂ بقرہ مین بھی مذکور مومنین کا اور دو فرقے کافرین مجاہرین اور منافقین کا ہی اور پانچوین سورۃ فاتحہ مین اول صفات الہیہ سے ربوبیت کا مذکور ہی سورۂ بقرہ مین بھی اوّل شرح ربوبیت حق تعالی کی ہی بسبب بنی نوع انسانی کہ کیف تکفرون باللہ وکنتم امواتا فاحیاکم اور چھٹی سورۂ فاتحہ مین انواع رحمت دینی اور دنیوی کو ساتھہ دو اسم رحمٰن اور رحیم کے ارشاد فرمایا ہی سورۃ بقرہ مین تفصیل انواع رحمت دینی اور دنیوی ہی کہ بسبب دو فرقہ بنی اسرائیل اور بنی اسمٰعیل ارشاد ہوئی ہی ساتوین سورہ فاتحہ مین مقدمہ جزا یاد دلوایا ہی ساتھہ مالک یوم الدین کے سورۃ بقرہ مین بیچ ذکر بنی اسرائیل کے مقابل ہر کفران اور عصیان کے مجازات انکی ساتھہ عقوبات دنیوی کے مذکور فرمائین ہین آٹھوین سورۂ فاتحہ مین بیان عبادت اور استعانت ہی سورۂ بقرہ مین آیۃ فاذکرونی اذکرکم واشکروا لی ولا تکفرون سے تا آخر مسایل جہاد وحج شرح انواع عبادت ہی اور آیۃ ویسئلونک عن الیتامی سے تا آخر مسائل صدقات اور ربوا کی تفصیل اقسام استعانت ہی نوین سورۃ فاتحہ مین طلب صراط المستقیم ہی کہ حقیقت مین مطالب سورۃ فاتحہ کے اسی پر منتہی ہین سورۃ بقرہ مین آیۃ آمن الرسول بیان صراط مستقیم ہی

سُورَةُ البَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	مِائَتَانِ ثَمَانُونَ وَسِتُّ آيَاتٍ

الٓمٓ یہہ حروف مقطعہ اسرار قرآن مین ہر ایک کو ان کی معنی پر اطلاع نہین ہی ایک سو چودہ سورتین ہین تمام قرآنین انمین سے انتیس سورہ کے پہلے حروف مقطعات ہین اور یہہ حروف مقطعات بعضے خماسی ہین جیسے کہیعص اور حمعسق اور بعضے رباعی ہین چنانچہ المص اور المرا اور بعضے ثلاثی ہین کہ الم الرا اور بعض ثنائی ہین مانند طہ اور یس اور حم کے اور بعضے وحدان ہین مثل ص کے اور ق کے اور ن کے ابن مسعود اور ابن عباس اور ضحاک اور ثعلبی رضی اللہ عنہم نے کہا ہی بیچ تفسیر الم کے کہ الف آنا کا اور لام اللہ کا اور میم اعلم کا ہی یعنے انا اللہ اعلم مین اللہ دانا تر ہون اور یہہ تاویل بہت پسندیدہ ہی اسواسطے کہ عرب کا دستور ہی کہ کلام مختصر بہت پسند کرتے ہین

اور قرآن لغت اور عادت عرب پر نازل ہوا ہی چنانچہ خود فرمایا ہی حق تعالیٰ نے بلسان عربی مبین اور بعضے کہتے ہین کہ الم قسم ہی
حق تعالیٰ قسم کھاکر رد کرتا ہی طعن کو کافرونکے کہ قرآن کے منکر تھے کہتے تھے کہ اللہ کا کلام نہین ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بنایا ہی پس
قسم کھائی حق تعالیٰ نے الف کی اور لام کی اور میم کی الف اللہ کا اور لام جبرئیل کا اور میم محمد کا ہی یعنے قسم ہی مجھے اپنے ذات پاک کی اور امانت
جبرئیل کی اور محمد کی نہین ہی ایسا جیسا کہ تم کہتے ہو بلکہ وحی بھیجنے والا مین ہون اور لانیوالا جبرئیل ہی اور لینے والا محمد ہی علیہ الصلوٰۃ والسلام
اور قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ حروف مقطعہ کہ اول ہر سورہ کے ہین نام ان سورتونکے ہین پس الم نام ہی سورۃ کا ہی اور یہہ عادت
ہی عرب کی کہ تسمیہ شی کا ساتھ حروف مفردات کے رکھتے ہین چنانچہ صفر کاص اور نحاس کا سین اور جمل کاق اور حوت کان ہی پس یہہ
معنے ہوئے کہ الم یعنے یہہ سورہ کہ الم اسکا نام ہی ذلك الكتاب الذی وعدتك یوم المیثاق بانزاله علیك معجزة لك ودلالة
باقیة علی نبوتك یہہ وہ کتاب ہی کہ وعدہ کیا تھا ہمنے تجھسے دن میثاق کے نازل کرنیکا اوسکے اوپر تیرے اور معجزہ ہی واسطے تیرے اور
دلالت باقیہ ہی اوپر نبوت تیری کے اور الم ایک آیہ ہی اور اسے ہی جس سورۃ کے پہلے مقطعات ہین وہ آیتین ہین جدی جدی امام
زاہدی نے فرمایا ہی کہ ساتھ اوس تاویل کے کہ الم مدح اور ثنا ہی پروردگار کی وقف کرنا روا ہی اور اگر بمعنی قسم کے کہیے تو درست نہین
وقف اسواسطے کہ سخن ناتمام ہی جبتک کہ جواب قسم کا نہ ملے اور جواب قسم کا لاریب فیہ ہی اور جواب قسم کا چار وجہ پر آتا ہی ایک تو ساتھ
ان خفیفہ کے جیسے والسماء والطارق مین جواب قسم کا ان کل نفس لما علیها حافظ دوسری ساتھ ان مشددہ کے جیسی والفجر مین ان
ربك لبالمرصاد تیسری ساتھ کلما کے جیسی والنجم مین ماضل صاحبكم وما غوی چوتھی ساتھ لا کے جیسی اس جگہہ ہی لاریب فیہ تفسیر
فتح العزیز مین لکھا ہی کہ الف سے مراد اصل اور لام سے لازم الاتباع اور میم سے محکم یعنے اصل لازم الاتباع محکم وہ کہ منکرونکو معجزہ ہی اور مستدلونکو مفید ہی کہ مطالب
عالیہ کو ساتھ حجج روشن کے مثبت ہی اور شبہات واہیات کو مزیل اور ماحی ہی وہ یہہ قرآن شریف ہی یہان سمجھہ لیجیے کہ اصول احکام
دین کے چار چیزین ہین کتاب اور سنت اور اجماع اور قیاس اسواسطے کہ بعضے احکام دین کے کتاب سے ثابت ہوئے ہین جیسی نماز اور
روزہ اور زکوٰۃ اور حرمت خنزیر اور حلت گاؤ اور مانند اونکے اور بعضے احکام قول اور فعل پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے سے اُسے سنت
کہتے ہین جیسی نماز جنازہ کی اور حرمت خر اور استر کی اور مانند اُنکے اور بعضے احکام باجماع مجتہدین ثابت ہین مثل حرمت بیع اس کنیز ک کے
کہ مالک اپنے سے فرزند لائی ہو اور سوا اُسکے اور بعضے احکام بقیاس ظاہر کہ غیر منصوص کو اوپر منصوص کے قیاس کیا ہی مثل حرمت سود
لینے کی پیسے ٹکو نہین کہ صریح ملحق سونے چاندی سے ہی اسبابین لیکن وہ اصل کہ لازم اور محکم ہی سو کتاب کے نہین اسواسطے کہ قیاس کو
مستند چاہیئے کہ بیچ اصل کے بموجب اسکے حکم شرع ثابت ہوا ہو اور مستند اسکا یا کتاب ہی یا سنت ہی یا اجماع ہی اور اجماع بھی بذاتہ اصل
نہین ہی اسواسطے کہ اجماع نام اس قیاس کا ہی کہ تمام مجتہدین نے اوپر اوسکے تواردِ قیاس کیا ہو پس اسے بھی مستند ہونا چاہیئے کتاب
اور سنت سے اور سنت نام قول اور فعل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اور تا وقتیکہ نبوت پیغمبر کی ثابت نہو قول اور فعل اونکا معتبر نہوا اور
نبوت پیغمبر کی قرآن سے ثابت ہی کہ معجزہ مستمرہ ہی پس حقیقت مین اصل محکم اوپر ہر ایک کے پیغمبر اور امت اور مجتہد اور حامی کے کہ لازم الاتباع
ہی یہی قرآن ہی پس اور کتاب ہر چند لغت مین بمعنی مکتوب ہی کہ ہر نوشتے کو کہتے ہین چنانچہ لباس بمعنی ملبوس ہی لیکن اصطلاح شرع مین خاص
بیچ معنی قرآن شریف کے ہی حتے کہ اگر کوئی کہے کہ کتاب سے فلان چیز ثابت ہی سمجھا جاتا ہی کہ قرآن سے ہی ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ وہ
کتاب کہ ہمنے روز میثاق مین ساتھ نزول کرنے اسکے کے وعدہ کیا تھا وہ یہی قرآن ہی کچھہ شک اور شبہہ نہین ہی بیچ اُسکے ابن عباس اور عکرمہ
کہتے ہین ذلک بمعنی ہذا ہی اور یہہ دونون کلمہ اشارہ کے ہین ایک دوسرے سے بدل ہوتے ہین چنانچہ اور جگہہ ہی ذالك الدين القيم سورۂ روم مین
ای ہذا اور ہذا یوم لاینطقون ای ذلک اور بعضون نے کہا ہی کہ ذلک الکتاب سے اشارہ طرف اس کتاب کے ہی کہ لوح محفوظ مین مکتوب ہی
لاریب فیہ ای لاشک فیہ ابن عباس اور ابن مسعود اور عطا اور مجاہد رضی اللہ عنہم نے کہا ہی نہین ہی کوئی شی بیچ اسکے کہ جسمین ریب اور شک

اور نا قض اور باطل ہو بلکہ سبکا سب کلام اللہ حق ہی سمجھا جاتا ہی بعض اسکا بعض کو نزول اس آیۃ کا رد ہی مقولے کا کافرونکے کہ طعن کرتے تھے بیچ حق قرآن شریف کے بعضے کہتے تھے سحر ہی بعضے کہتے تھے شعر ہی بعضے کہتے تھے قصے جمع کردئے ہین پہلے لوگون کے بعضے کچھ کہتے تھے بعضے کچھ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا لا ریب فیہ یعنے کچھ شک نہین بیچ اسکے یعنے بیچ قرآن کے کہ وحی ہی میری طرف سے اوپر محمدؐ کے نازل ہوا ہی حضرت قیوم زمان قطب دوران پیرومرشد برحق واقف اسرار حقی وجلی شاہ غلام علی دام ارشادہم فرماتے ہین کہ نظم اور تطبیق اس آیۃ کی ساتھ الحمد کے یہہ ہی کہ وہان التجا اور طلب بندے نے صراط المستقیم کی کئی تھی سبحانہ نے ارشاد فرمایا کہ ذالک الکتاب لا ریب فیہ راہ راست کہ تو نے طلب کی تھی وہ یہہ قرآن ہی کہ کچھ شک وشبہ نہین اسمین هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَوٰةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ راہ دکھلانیوالا ہی واسطے پرہیزگارونکے کہ یہہ ساتھ اسکے منتفع ہوتے ہین وہ پرہیزگار کہ صدق عقیدے سے ایمان لائے ہین ساتھ غیب کے حق تعالیٰ پرین دیکھے اور ایمان لائے ہین ملائکہ پر اور قیامت پر یا غیب سے مراد وحی ہی بعضون نے کہا ہی قضا وقدر ہی کہ مسلمان ایمان لائے ہین اسپر اور ادا کرتے ہین نماز کو پانچون وقت بشرائط اور آداب اور اوس چیز سے کہ دی ہی ہمنے اونکو خرچ کرتے ہین اور پر اہل وعیال کے اور اقربا اور ہمسایونکے اور جو مستحق ہین اونپر ہدی مصدر ہی بمعنی اسم فاعل اور متقین بمعنی مومنین کے ہی یعنے کلام اللہ ہدی ہی واسطے مومنین کے اگرچہ کلام اللہ ہدی ہی تمام الس اور جن کے حق مین لیکن نفع اور فائدہ ہدایت کا حاصل کیا ہی متقیون نے اسواسطے تخصیص انکی کی اور اس مقام پر مفسرین بھی اشکال مذکور کرتے ہین اور پوچھتے ہین کہ ہدایت مناسب گمراہونکے ہی ظاہر مین مناسب اس مقام کے ہدی للضالین فرمانا تھا تفسیر بیضاوی مین جواب اس شبہے کا اسطور پر دیا ہی کہ پہلے ہم ذکر کرآئے کہ ہر جنہ ہدایت قرآن کی عام ہی ہر مسلم اور کافر کو خانچہ اور جگہہ فرمایا ہی هدى للناس لیکن انتفاع بہدایت قرآن خاص نصیب متقین ہی اور فتح العزیز مین لکھا ہی کہ معنی ہدی للمتقین کی یہہ نہین کہ یہہ کتاب بعد از وصول بمرتبہ تقوی اونکو ہدایت کرتی ہی بلکہ معنے یہہ ہین کہ کوئی متقی بغیر ہدایت قرآن کے متقی نہین ہوا جیسے کہتے ہین یہہ دائی دودھہ پلانیوالی اس جوانکی ہی حالانکہ عہد جوانی مین دودھہ پلانا کہان ہی لیکن جو شباب بسبب شیر دینے اسکے حاصل ہوا ہی یہہ بات کہی جاتی ہی اور صاحب کشاف نے کہا ہی کہ ہدی للمتقین قبیل من قتل قتیلا فله سلبه کے سے ہی یا یہ معنی کہ قرآن ہدایت ہی واسطے گمراہونکے کہ آخر بدرجۂ تقوی پہنچینگے **سوال** تمام قرآنکو وصف کرنا ہدایت کیونکر ہوسکے حال آنکہ قرآن مین مجملات اور متشابہات بھی واقع ہین کہ تعین مراد کی اُنسے نہین کی جاتی مگر بعقل اور جب عقل ذخیل ہوئی تو ہدایت شان عقل ہوئی نہ شان قرآن اور اسیواسطے جمیع فرق اسلام خواہ محق ہون خواہ مبطل احتجاج بقرآن کرتے ہین اور روایت صحیحہ مین بھی امیرالمومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے وارد ہی کہ حضرت ابن عباسؓ کو واسطے مناظرے خوارج کے بھیجا فرمایا کہ علیك بالسنة فان القران ذو وجوه لازم کیجیو برسنت پیغمبرؐ کہ قرآن سے طرح طرح کی وجہین نکلتی ہین اور یہہ بھی ہی کہ بعضے مسائل اعتقادی ایسے ہین کہ ہدایت ہونا قرآن کا انپر موقوف ہی اور پر دلیل عقل کے مثل مباحث ذات اور صفات اور اثبات نبوت علی الاطلاق پس قرآن اس قسم مین کیونکر ہدایت ہوسکے کہ دور لازم آتا ہی **جواب** معنے ہدایت ہونے قرآن کے یہہ نہین کہ بمحض قرآن الزام مخالف دے سکین بلکہ معنی اسکی انکشاف حقایق نفس الامریہ ہین اور ناظر مجملات اور متشابہات کے تا بعد ارجاع بمحکمات موجب مزید انکشاف ہون یا بسبب محض ایمان بمدلول مجملات اور متشابہات موجب ترقی درجہ ایمان ہون اور یہہ بھی ایک نوع ہدایت کا ہی اور بیچ ان مسایل کے کہ موقوف علیہ قرآنیت قرآن کے ہین ہدایت قرآن کی بسبب تاکید اور تقویت اور امن مداخلت وہم سے بیچ دلائل اس مطلب کے ہی اور یہہ نوع بھی عمدہ ہدایت کا ہی اور علاوہ اوپر اسکے یہہ ہی کہ لفظ ہدی للمتقین کا دلالت نہین کرتا اوپر اسکے کہ ہر جزو اسکا واسطے ہر متقی کے ہدایت ہو وے تا محذور لازم آوے بلکہ معنے اسکے یہہ ہین کہ تمام قرآن واسطے جمیع افراد متقین کے ہدایت ہی علی حسب تفاوت درجاتہم فی الفہم والاستنباط اور علماء کا معنی ہدایت مین اختلاف ہی چنانچہ کہا ہی کہ ہدایت کے دو معنے آتے ہین ایک تو دکھلا دینا راہ کا بمطلب بہ این معنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کبار اور ائمہ اطہار اور اولیا اور علما اور صلحا ہدی ہین کہ راہ راست بتا دیتے ہین پھر جسکو حق تعالیٰ نے چاہا

اوسنے قبول کیا اور استقامت کی اوپر اُسکے اور جسکو حق تعالیٰ نے نہ چاہا اُسنے قبول نہ کیا اور اگر قبول بھی کیا استقامت نہ کی اور اوس کے آخر کار گمراہ ہوگیا اور دوسرے ہدایت کے معنے یہہ ہین کہ راہ دکھا کر پہنچا دینا مقصود تک باین معنی خاص اللہ تعالیٰ ہادی ہی نہ سوا اسکے کوئی اور

نظم شاہد مقصود سے مجھکو ملا + کر ہدایت ہی تو ہی ہادی میرا + کون ہی مقصود میرا تجھ سوا + تو میرا ہو مجھکو اپنا کر خدا + اور تقریر اس مقام کی بطور طالب علمانہ یون ہی کہ ایک تو ہدی کے معنے دال اور مرشد کے آتے ہین چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی واما ثمود فھدیناھم ای دللناھم اور ایک ہدی آتا ہی بمعنی تخلیق فعل ابتدا کو بمعنی حقیقی نہین ہین اور یہہ سوا خدا کے نچاہیئے کہ مضاف ہو طرف اور کے انک لا تھدی من احببت ولکن اللہ یھدی من یشآء اور بعضے آیات مین کہ مضاف ساتھہ انبیا اور ائمہ کے ہی ان سب جگہہ بمعنی دعا ہی چنانچہ انک لتھدی ای لتدعوا اور وجعلناھم ائمۃ یھدون ای یدعون اور متقین جمع ہی متقی کی بمعنے حذر کے یعنے حذر کرنیوالے عذاب الہی سے ساتھہ لزوم طاعت کے اور اجتناب معصیت کے اور تقوی دو قسم ہی ایک تقوی اصل ہی ایک تقوی فرع ہی تقوی اصل حذر شرک سے ساتھہ لانے ایمان کے اور تقوی فرع حذر گناہ سے ساتھہ قبول کرنے فرمانکے عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ اغلب تقوی کو جو قرآنکے اوپر تقوی اصل کے تفسیر کرتے ہین قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ متقین کون لوگ ہین کہا وہ ہین کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے خود بتا دیا ہی الذین یؤمنون بالغیب الآیۃ اور غیب اُسے کہتے ہین جسکے معلوم کرنہین احتیاج دلیل کی ہو اور جسکے معلوم کرنہین احتیاج دلیل کی نہو وہ عیان ہی اور ایمان لانا سب پیغمبرون پر فرض ہی اگرچہ یہہ غیب بنسبت عیان تھی ولیکن پیغمبری اُن کی غیب تھی کہ ساتھہ معجزے کے معلوم ہوتی تھی اور معجزہ دلیل ہی شرف نبوت کا ابن مسعود اور ابن عباسؓ کہتے ہین کہ غیب جنت اور نار اور قیامت ہی اور بعضے کہتے ہین کہ غیب سے مراد حق تعالیٰ ہی کہ بن دیکھے ایمان لائے ہین ہرچند قرب اور معصیت اور احاطہ اسکا ثابت ہی لیکن بسبب کمال لطافت کے وہ دید مین نہین آسکتا کیا طاقت ہی اس دیدۂ حادث کی کہ نظارہ قدیم کرے **بیت** یہہ نصیب اپنے کہان ہین کہ تجھے دیکھین ہم + آہ پردے ہی سے آواز سنا دے ہمکو + لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر **بیت** اسے کسطرح دیکھے راقت بیچارہ حیران ہی + تصور مین بھی جسکے دیدۂ نظارہ حیران ہی + اگرچہ بعضے ایمان شہودی کے قایل ہین لیکن مشہود و مشاہد یسے اللہ ورا الورا ہی جو دید مین بلکہ وہم و خیال مین آوے وہ اس سے سوا ہی برتر ہی ورا ہی **شعر** پردہ اُٹھا اٹھا کے جسے جھانکتی ہی خلق + ہم دیکھہ آئین ہین اُسے وہ یار ہی نہین + ایمان دو قسم ہی ایک ایمان بغیب ہی کہ عام مومنین رکھتے ہین اور ایک ایمان شہودی ہی کہ خواص رکھتے ہین ہرچند رویت نہین لیکن کالرویۃ ہوتی ہی اکثر اولیا نے اسی کو کمال کہا ہی اور اوپر اوسکے درجات قرب بیان نہین فرمائے ایک بزرگ کہ قایل ہی ایمان شہودی کا کہتا ہی **نظم** تا دوست بچشم سر نہ بینم ہردم + در راہ طلب کجا نشینم ہردم + گویند خدا بچشم سر نتوان دید + آن ایشانند و من چنینم ہردم + اور کوئی امت مین نہین سوا اس ایک بزرگ کے ان آنکھون سے دیکھنے کا دنیا مین قایل نہین ہی جو ایمان شہودی والے ہین وہ بھی شہود اور مشاہدے کے ساتھہ دیدۂ دل کے قایل ہین اور نقشبندی اس شہود کو تعبیر ساتھہ حضور قلب کے کرتے ہین کہ دلکو ایک نگرانی اور توجہ پیدا ہوتی ہی طرف حقتعالیٰ کے اور اسی کو اکثر نے بلکہ سبنے کمال کہا ہی اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہین کمال یہہ نہین ہی شہود اور مشاہدہ اور توجہ اور حضور دال ہی اوپر ناتمامیت مقام کے اور باقی رہنے مسافت کے بعد قطع کرنے مسافت کے کمال اتصال مین نہ شہود رہتا ہی نہ مشاہدہ نہ توجہ رہتی ہی نہ حضور ان مقامات کو ساتھہ ایک مثال کے واضح کرتا ہون تاکہ خوب فہمید مین آجاوے مثلاً ایک شخص نے ہاتھہ اپنا پس پشت رکھا ہی یقین ہی اُسے کہ ہاتھہ میرا ہی لیکن نظر نہین آتا یہہ ایمان بغیب ہی عام مسلمانون کو کہ بہ یقین جانتے ہین کہ حق تعالیٰ ہی لیکن دکھلائی نہین دیتا پھر وہ شخص اپنا ہاتھہ پس پشت سے اُٹھا کر روبرو آنکھونکے لے آیا یہہ ایمان شہودی ہی کہ اولیا کو مشاہدۂ دل ہوتا ہی مثل رویت کے پھر اس شخص نے ہاتھہ اپنا لاتے لاتے مرمک دیدہ سے ملا دیا اسوقت اسکو ہاتھہ نظر نہین آتا لیکن یقین ہی کہ میرا ہاتھہ ہی پس کمال اتصال مین شہود باقی نہین رہتا یہہ ایمان اخص خواص کا ہی کہ بعد شہود اور مشاہدے کے حاصل ہوا اور مشابہ ہی ساتھہ ایمان عوام کے اور قدما صحابہ نے ایمان بغیب کو اس آیۃ مین اور ہی

معنونیر حل کیا ہی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے بروایت امام احمد بیچ مسند انکیکے اور بروایت حاکم اور سوا انکے محدثین معتبرونسے ثابت ہوا ہی
کہ حارث بن قیس نے ایک روز انسے کہا کہ بڑا افسوس ہی ہمین کہ ہمسے جو چیز فوت ہووہ ہمکھین حاصل ہوئی اسی یاران محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ بدیدار
رسول پروردگار مشرف ہوئے تم عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ ہمین بھی حسرت ہی کہ جو چیز ہمسے فوت ہوئی وہ ہمکھین حاصل ہی کہ نادیدہ محمد
صلے اللہ علیہ وسلم ایمان لائے ہو قسم خدا کی کہ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اسپر جسنے آپکو دیکھا ہی آفتاب سے ظاہر تر ہی ایمان ایمان ہمکھارا
ہی پھر سورۂ بقرہ تا مفلحون پڑھی اور اسی کو بزار اور ابو یعلی اور حاکم بروایت امیرالمومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ لائے ہین کہ انھونے
فرمایا کہ مین ایکدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر تھا فرمایا آنحضرتؐ نے کہ بیان کرو کہ افضل انواع ایمان کونسے لوگونکا ہی صحابہ رضؓ
نے عرض کیا یارسول اللہؐ ایمان فرشتون کا ہی آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اونکو ایمان سے کیا مانع ہی منزلت فرشتونکی نزدیک خدا کے جانتے ہو عرض
کیا یارسول اللہؐ ایمان پیغمبرونکا کیا تعجب ہی کہ حقتعالی نے انھین ساتھہ نبوت اور رسالت کے ممتاز فرمایا ہی عرض کیا یارسول اللہؐ ایمان
ان لوگون کا کہ ساتھہ انبیا کے حاضر ہوئے ہین اور اوپر دین کے جان اپنی قربان کرکر شہادت پائی ہی فرمایا ایمان انکا کیا عجوبگی رکھتا ہی کہ ہمراہ
انبیاکے صحبت رکھی اور اطوار اوضاع انکی دیکھکر یقین تام حاصل کیا ہی عرض کیا یارسول اللہؐ پس فرمائیے ایمان کونسے فرقے کا افضل ہی
فرمایا ایمان اس فرقیکا کہ ہنوز پشت مین باپونکے ہین بعد میرے پیدا ہونگے اور مجھہ پر ایمان لاوینگے مجھے نہین دیکھا ہوگا چندا وراق سیاہ کردہ اونکی
نظر مین آوینگے وہ بسبب قوۃ ایمان کے موافق اسکے عمل کرینگے یہہ گروہ ایمان مین افضل ہی اور ولنے اور سی قصے کو طبرانی نے ابن عباسؓ سے
باین طریق روایت کیا ہی کہ ایکدن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیچ سفر کے صبح کو اٹھے اور فرمایا کہ پانی ہی تاکہ وضو کرون مین لوگون نے عرض
کیا یارسول اللہؐ یہان پانی نہین فرمایا کسیکے پاس پانی پینے کا بھی ہی ایک شخص نے ایک آبخورہ لاکر حضور مین رکھدیا آپنے انگلیان اپنی اسمین
ڈالکر بلالؓ کو فرمایا کہ لوگونکو آواز کرکہ آوین اور وضو کرین لوگ آتے تھے اور وضو کرکر جاتے تھے پانی فوارے کیمانند انگشتان مبارک سے
جوش کھاتا تھا ابن مسعودؓ منجملہ صحابہ سے اُس پانی کے پینے مین مشغول تھے بار بار نوش کرتے تھے جب لشکر وضو سے فارغ ہوا آپ اٹھے اور
نماز صبح ادا فرمائی بعد نماز صبح طرف لوگونکے متوجہ ہوکر فرمایا اسی لوگو درمیان مخلوقات کے کونسا فرقہ ہی کہ ایمان اسکا عجوبگی رکھتا ہی عرض
کیا یارسول اللہؐ فرشتونکا فرمایا کہ امر اور نہی الٰہی فرشتے پہنچاتے ہین آپ کیونکر ایمان نہ لاوین ایمان اُن کا کیا عجب ہی عرض کیا یارسول اللہؐ ایمان
پیغمبرونکا فرمایا پیغمبرونپر وحی آسمان سے نازل ہوتی ہی یہہ کیون نہ ایمان لاوین عرض کیا یارسول اللہؐ ایمان تمھارے یارونکا فرمایا کہ
یارونکو میرے کیا ہی کہ ایمان لاوین حال آنکہ مین انمین موجود ہون اور ہر لحظہ اور لمحہ دیکھتے ہین جو کچھہ دیکھتے ہین ایمان اوس گروہ کا عجوبگی
رکھتا ہی کہ بعد میرے ہونگے اور مجھہ پر نہ دیکھے ایمان لاوینگے اور تصدیق میری کرینگے لوگ اسی فرقے کے ہین بھائی میرے اور تم یار میرے ہو
ابوداؤد نے اور طیالسی نے نافع سے روایت کی ہی کہ ایک شخص نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آکر کہا کہ یا اباعبدالرحمان تم نے اپنی
آنکھونسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی عبداللہ ابن عمرؓ نے کہا ہان دیکھا ہی اُسنے کہا اِس اپنی زبان سے آنحضرتؐ سے ہمکلام ہوئے
ہوا نھون نے کہا ہان ہوا ہون اوسنے کہا اس اپنے ہاتھون سے بیعت بھی کی ہی انھونے کہا ہان کی ہی اوس شخصکو وجد آیا اور کہا کہ عجب
حالت خوشی کی رکھتے ہو تم عبداللہ بن عمر نے کہا کہ تجھسے مین ایکبات کیون نہ کہے مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ خوشحال اُسکا ہی کہ مجھے دیکھا اور مجھہ پر ایمان لایا اور خوشحال ہے
پھر خوشحال ہے پھر خوشحال ہے اُس شخصکا کہ نہ دیکھے مجھہ پر ایمان لایا اور حاکم نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایکدن ایک جماعت میری امت
کی بعد میرے پیدا ہوینگی محبت میری مین ایسی فریفتہ ہوگی کہ اگر میسر آوے تو دیدار میرا اہل اور عیال اور امتعہ اور اموال اپنا دیکر خریدلین ویقیمون
الصلوٰۃ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہی اقامت صلوٰۃ کیا ہی رعایت کرنی حدود اور شرایط نماز کی بیچ اوقات نماز کے ایک قسم شرایط
یہہ ہین کہ نماز روا ہو جیسے طہارت بدن طہارت مکان استقبال قبلہ عرفان وقت اور سوا انکے اور ایک شرطین قبولیت نماز کی ہین مثل تقوی
اور خشوع اور اخلاص اور تعظیم کے کہ خداتعالی فرماتا ہی انما یتقبل اللہ من المتقین مما رزقناھم ینفقون ابن عباسؓ کہتے ہین کہ مراد

اسسے زکوٰۃ ہی چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا الایۃ سمجھ لیجئے کہ حقتعالیٰ نے یہان دو صفتین مومنین کی بیان کی ہین ایک نماز پڑھنا اور دوسری زکوٰۃ دینا اندونو مین جتنی عبادات ہین سب آگئین اسواسطے کہ عبادت بدنی ہی یا مالی ہی بدنی عبادت جو ہی سو نماز مین داخل کردی کہ یہہ برگتر ہی سب سے اور مالی عبادت سب زکوٰۃ مین کہدی کہ اعظم تر ہی سب سے اور اور نعمتین حق تعالیٰ نے بندونکو بیشمار عطا کین ہین لیکن بڑی سب نعمتون سے دنیا مین دو ہین تندرستی اور فراخ دستی نماز پڑھنا کہ عبادت بدنی ہی شکر نعمت تندرستی کا ہی کہ بیچ ہاتھ اطبا جاہل کے گرفتار نہین ہی اور زکوٰۃ دینا کہ عبادت مالی ہی شکر نعمت فراخ دستی ہی کہ دربدر واسطے پارۂ نان کے خراب اور بے اعتبار نہین ہی کہا ہی ابن مسعودؓ نے کہ مراد انفاق سے خرچ کرنا اُسپر کہ عیال ہین اُس کے چنانچہ فرمایا ہی لینفق ذو سعۃ من سعتہ اور ممارزقناہین کہ صیغہ متکلم مع الغیر کا ہی خبر دی ہی حقتعالیٰ نے اپنی ذات مبارک سے ساتھہ ذکر صیغہ جمع کے حال آنکہ وہ واحد ہی لاشریک اوپر عادت عرب کے کہ عرب والے اپنے آپکو ساتھہ جمع کے تعبیر کرتے ہین چنانچہ کہتے ہین ہمنے یہہ کیا ہم یہہ کہتے ہین اور رزاق حق تعالیٰ ہی خواہ روزی حرام دے خواہ حلال چنانچہ مذہب اہل سنت جماعت کا ہی بخلاف مذہب معتزلہ کے کہ کہتے ہین روزی ملک ہماری ہی نہ غیر کی اور کہتے ہین کہ خدا بندونکو روزی حرام نہین دیتا یہہ بات معتزلہ کی فاسد ہی اسواسطے کہ رزاق حرام کا چاہیئے کوئی اور ہو پس وہ شریک ہوا اللہ کا نعوذ باللہ منہا یہہ کفر ہی ہم کہتے ہین اللہ رزاق مطلق ہی پہنچانیوالا ہی رزق تمام مخلوق کا بہت مخلوق ایسی ہی کہ اُنکا نہ ملک ہی نہ ملک ہی چنانچہ غلام ہین دواب ہین ہاتھی گھوڑے اونٹ بیل گائے دنبے بکری شیر بھیڑیا گیدڑ کتا بلی بلکہ سانپ بچھو مکڑی چیونٹی سبکو رزق پہنچاتا ہی **بیت** اسیکی سب ہی پیدایش وہی خلاق برحق ہی + یہہ سچ ہی ہم ہین سب مرزوق وہ رزاق مطلق ہی + اور اصل انفاق کی صرف اموال ہی بیچ وجوہ اور حقوق کے اور حقتعالیٰ نے تعریف کی مسلمانون کی کہ حق میرا ادا کرتے ہین وہ کیا ہی صلوٰۃ ہی اور حق خلق کا ادا کرتے ہین وہ کیا ہی زکوٰۃ ہی اور اپنے حق کے پاس حق خلق کا بیان فرمایا تاکہ باین ہو اتصال بزرگی اور شرافت ہو خلق کو اور اس آیت مین حقتعالیٰ نے مدح مسلمانونکی ساتھہ تین چیزونکے کی ایک بیان فرمائی سخاوت دل کی انکے وہ کیا ہی ایمان لانا ہی بغیب چنانچہ فرمایا والذین یؤمنون بالغیب دوسری ارشاد کی سخاوت تن کی انکے وہ کیا ہی نماز پڑھنا ہی چنانچہ فرمایا ویقیمون الصلوٰۃ تیسری بیان فرمائی سخاوت مال کی اُنکے وہ کیا ہی زکوٰۃ دینا ہی چنانچہ ومما رزقناھم ینفقون اور یہہ دلیل ہی کہ حق تعالیٰ کے بہت حق ہین اوپر دل بندونکے اور جان پر اونکے اور مال پر اونکے جو بڑے بڑے حق تھے ان مین سے ایک ایک کو بیان فرمایا تاکہ راغب ہون اوپر ادا کرنے اور بجالانے اُسکیکے والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاخرۃ ھم یوقنون اور وہ لوگ جو ایمان لاتے ہین ساتھہ اس چیز کے کہ اتاری گئی ہی طرف تیرے اسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم قرآن سے اور وہ چیزین جو اتاری گئی ہی پہلے تجھہ سے اور پیغمبرونپر مثل توریت اور انجیل اور زبور کے اور صحیفے جو بھیجے گئے ہین اور ساتھہ آخرت کے کہ دار جزا ہی وہ یقین رکھتے ہین جب وہ پہلی آیۃ نازل ہوئی تھی والذین یؤمنون بالغیب تو کہتے تھے یہود اسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہہ لغت اور صفت ہماری ہی کہ اقرار کرتے ہین ہم ساتھہ غیب کے اور نماز پڑھتے ہین طرف بیت المقدس کے اور صدقہ دیتے ہین پس ہم اہل ایمان ہین واسطے اسکے حق تعالیٰ نے جھٹلایا انھین اور نازل کی یہہ آیت یعنے متقی وہ ہین کہ ایمان لائے ہین ساتھہ قرآنکے کہ نازل کیا گیا ہی اوپر تیرے اسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور کتب دیگر پر کہ قبل تجھہ سے اور پیغمبرونپر نازل ہوئی ہین سمجھہ لیجئے کہ ایمان لانا کتب ماتقدم پر فرض ہی کہ کلام باری ہین لیکن عمل اور تلاوت منسوخ ہی ساتھہ نزول قرآن کے اور ظہور نبی آخرالزمان علیہ صلوٰۃ اللہ الملک الرحمان کے اسطرح ایمان لانا ساتھہ قبلہ اولیٰ کے کہ بیت المقدس ہی درست اور بجا ہی لیکن سجدہ کرنا طرف اُسکے نارواہی اور بالاخرۃ ھم یوقنون کہ مدح مین متقیونکے وارد ہی آخرت روز قیامت کو کہتے ہین اسواسطے کہ آخر ایام دنیا ہی لیس بعدھا وقت یوصف باللیل ولا بالنہار اور بعضون نے کہا ہی کہ قیامت کو آخرت اسواسطے کہتے ہین کہ متاخر ہی دنیا سے اور دنیا کو دنیا کہتے ہین واسطے دنائت کے کہ ایک کمینہ پن ہی اسمین اولئک علی ھدی من ربھم واولئک ھم المفلحون

یہہ لوگ اوپر ہدایت کے ہین پروردگار اپنے سے اور یہہ لوگ ہی چھٹکارا پانیوالے ہین عذاب اور عقاب سے اور بہرہ ور ہونیوالے ہین ساتھ درجات ثواب کے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ مفلحون وہ لوگ ہین کہ پایا اُنھون نے جو کچھہ کہ ڈھونڈتے اور چھوٹے جس چیز سے کہ ڈرتے تھے یہہ آیت وعدے کی ہی اور کلما اولئک اشارہ ہی طرف اون لوگونکے کہ وصف اُنکا پہلے مذکور ہوا ہی اور کلمہ علی ہدی مین عبودیت ہی اور کلمہ من ربہم مین بیان ربوبیت اور یہہ آیت دلیل ہی کہ العبد لا یھتدی بنفسہ الا بھدایۃ اللہ بندہ آپ ہدایت یافتہ نہین ہوتا مگر ساتھہ ہدایت فرمانے حق سبحانہ تعالی کے اور یہہ آیت رد ہی معتزلون کا کہ وہ کہتے ہین العبد یھتدی بنفسہ بندہ آپ بنفسہ ہدایت یافتہ ہوتا ہی یہانتک کہ یہہ آیتین پیچھے مذکور ہوئی ہین مومنونکی شانین ہین کہ جو مشرف ہوئے تھے ساتھہ اسلام کے اہل کتاب مین سے مثل عبداللہ ابن سلام اور اصحاب اُنکے رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین سمجھہ لیجئے کہ سورۃ فاتحہ سات آیات ہفتگانہ اپنی کے اور یہہ چار آیتین سورۃ بقرہ کی ان تینتیس ۳۳ آیتونسے ہین کہ برکات اُنکی معروف و مشہور ہین عبداللہ بن احمد بن خلیل نے بیچ زوائد مسند کے اور حاکم اور بیہقی نے بیچ کتاب الدعوات کے ابی بن کعب سے روایت کی ہی کہ مین ایکروز حضور مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر تھا ناگاہ ایک اعرابی نے آکر عرض کیا کہ بھائی میرا درد شدید مین مبتلا ہی حضرت نے فرمایا کیا درد ہی عرض کیا آسیب جن کا معلوم ہوتا ہی فرمایا کہ ہمارے پاس لے آ اعرابی جاکر حضور مین لایا آنحضرت نے یہہ آیتین پڑھکر دم فرمایا فی الفور شفا ہوئی اور اُٹھہ کھڑا ہوا گویا کہ کچھہ مرض اور آسیب تھا ہی نہین سورۃ فاتحہ اور چار آیتین سورۃ بقرہ کی اور آیت الھکم الہ واحد اور آیۃ الکرسی اور تین آیتین آخر بقرہ کی اور ایک آیۃ سورۂ آل عمران کی شھد اللہ انہ لا الہ الا ھو اور سورہ اعراف کی ان ربکم اللہ اور سورہ مومنین کی فتعالی اللہ الملک الحق اور سورۂ جن کی وانہ تعالی جد ربنا اور دس آیتین اوّل صافات کی اور تین آیتین آخر سورۂ حشر کی اور قل ہو اللہ اور معوذتین آور دارمی نے ابن مسعودؓ سے روایت کی ہی کہ جو کوئی چار آیتین اول سورۂ بقرہ کی شب کو پڑھے اس شب صبح تک دخل شیطان کا نہین ہوتا اور بعضے روایات مین بیہقی نے شعب الایمان مین اور سعید بن منصور نے اپنی مسند مین اور دارمی نے مغیرہ بن شبیع سے کہ یاران عبداللہ بن مسعودؓ سے تھا لکھا ہی کہ جو کوئی دس آیتین سورۂ بقرہ کی وقت خواب کے پڑھے قرآن فراموش نہوگا اور سے چار آیتین اوّل کی اور آیۃ الکرسی اور دو آیتین بعد کی اُسکے اور تین آیتین آخر سورۂ بقرہ کی للہ ما فی السموات سے اور طبرانی اور بیہقی نے شعب الایمان مین ابن عمر سے روایت کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہی ہمنے کہ فرماتے تھے جو کوئی تم مین سے مرجاوے اور سے گھر مین نہ رکھو چاہیئے کہ جلد قبر کو لیجاؤ اور سرہانے قبر کے کھڑے ہو کر اوّل سورۂ بقرہ پڑھو اور پائینتی کھڑے ہو کر آخر سورہ بقرہ پڑھو اور ابن نجار نے تاریخ اپنی مین محمد بن سیرین سے روایت کی ہی کہ ہم ایکبار اوپر کنارے نہر تستر کہ نام شہر کا ہی اُترے لوگون نے کہا یہان نہ اترو یہہ محل خطر ہی جو قافلہ یہان اوترتا ہی اسباب اُسکا لٹیرے لوٹ لیجاتے ہین سبکے سب یار ہمارے سنکر یہہ بات شہر مین جا اُترے مین تنہا وہین اُترا رہا بسبب حدیث کے کہ عبداللہ بن عمر سے سنی تھی ینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جو کوئی شب کو تینتیس ۳۳ آیۃ پڑھے اس سے ہی رات کوئی درندہ اور چور ایذا نہین پہنچاتا لیکن چور گھر کا ہو اور جان سے اور اہل اور مال اپنے سے محفوظ رہتا ہی صبح تک جب رات ہوئی تو چورونکے خطر سے نیند نہ آئی مجھے دیکھتا کیا ہون کہ ایک جماعت کثیر شمشیر برہنہ نے اوپر میرے زیادہ تیس مرتبہ سے حملہ کیا لیکن مجھہ تک نہین آسکتی تھی جو صبح ہوئی کوچ کیا مین نے راہ مین ایک پیر مرد سے ملاقات ہوئی کہا اوسنے تو انسان ہی یا جن کہا مین نے انسان ہون مین کہا اُسنے رات کیا حال تیرا تھا کہ ہم ستر آدمیونسے زیادہ تجھپر حملہ کرتے تھے اور درمیان ہمارے اور تیرے قلعۂ آہنی پیدا ہوتا تھا مین نے اس پیر مرد سے قصہ حدیث کا مذکور کیا کہا اُسنے وہ تینتیس ۳۳ آیتین کون کونسی ہین کہا مین نے چار آیتین اوّل بقرہ کی مفلحون تک اور تین آیتین آیۃ الکرسی خالدون تک اور تین آیتین آخر بقرہ کی للہ ما فی السموات سے آخر تک اور تین آیتین اعراف کی ان ربکم اللہ سے محسنین تک اور دو آیتین بنی اسرائیل کی قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمن سے آخر سورہ تک اور دس آیتین اوّل صافات کی لازب تک اور دو آیتین سورۃ الرحمن کی یا معشر الجن والانس سے تنصرون تک اور چار آیتین آخر حشر کی لو انزلنا ھذا القرآن سے آخر سورہ تک اور دو آیتین قل اوحی کی انہ تعالی جد ربنا سے شططا تک جو بیان حال اُن

لوگون کیسی کہ ہدایت قرآن منتفع ہوئے ہین فراغت ہوئی تو اب بیان حال اندو فرقونکا کہ اشقیا ہین شروع فرمایا اور گویا اس ارشاد مین تسلی جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہی ساتھ اسکے کہ عدم انتفاع ان فرقون کا نہ اس سبب سے ہی کہ ہدایت قرآن مین قصور اور فتور ہی اور نہ اس جہت سے کہ انذار اور تبلیغ تمھارے مین نقصان ہی بلکہ بسبب بطلان استعداد اور فساد فطرت انکیے ہی اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ تحقیق وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہین برابر ہی اوپر انکے آیا ڈرایا تو نے انکو عذاب سے یا نہ ڈرایا تو نے انکو وہ ایمان نلاوینگے تطبیق اور نظم اس آیت کے ساتھ ماقبل کے یہہ ہی کہ ماقبل مدح اور ستایش مسلمانونکی تھی اور یہہ مذمت کافرونکی ہی اور کفر کے معنے لغت مین ستر کی آتے ہین زراعت کرنیوالیکو کافر کہتے ہین کہ چھپاتا ہی دانیکو زمین مین چنانچہ حق تعالی نے فرمایا ہی کمثل غیث اعجب الکفار نباتہ ای الزرع اور رات اندھیریکو کافر کہتے ہین کہ چھپاتی ہی عالم کو ساتھ ظلمت کے پس جو لوگ چھپاتے ہین نعمت حق کو اور اللہ کے حق کو اور لغت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ کافر ہین اونھون کی شان مین یہہ آیت ہی ابن عباس کہتے ہین کہ نزول اس آیہ کا بیچ شان اس جماعت کے ہی جھود ونسے کہ سردار اوسکا کعب بن اشرف تھا اور قتادہ کہتے ہین کہ یہہ آیت بیچ شان مشرکون قریش کے آئی ہی مخصوص عتبہ اور شیبہ اور ولید بن مغیرہ لعنہم اللہ اور ربیع کہتے ہین کہ بیچ شان ان کافرونکے کہ جنگ بدر مین مارے گئے اور ابو دراق رضی اللہ عنہ کہتے بیچ شان ابوجہل کے اور اوسکے یارونکے ہی سمجھ لیجئے کہ یہہ آیت ہرچند عام ہی بظاہر لیکن مراد اس سے خاص ہی اسیواسطے فرمایا ڈرا تو یا نہ ڈرا تو ایمان نہ لاوینگے اور حالانکہ بہت کافر بعد ڈرانیکے ایمان لائے پس معلوم ہوا کہ خاص بعضے کافرونکے حق مین ہی کہ کفر انکا ساتھ علم ازلی اپنے کے حق تعالی نے معلوم کیا ہی کہ ایمان نلاوینگے اور حالت کفر پر مرینگے حق تعالی فرماتا ہی کہ برابر ہی ڈرایا نہ ڈرایا وہ ایمان نلاوینگے اگر کوئی کہے کہ حق تعالی کو تو معلوم تھا کہ ایمان نلاوینگے پھر پیغمبر انپر کیون بھیجے کہتے ہین ہم کہ پیغمبر بھیجے ہین واسطے الزام دینے انکیے کہ حجت ہو انپر اور قطع عذر کا ہو انکے یعنے یہہ حیلہ اور عذر نہ کرسکین اور عین حجت اور عذر ہو انکے عذاب کرنے پر چنانچہ والمرسلات مین فرمایا ہی عذرا او نذرا او بمعنی واو ہی عذرا لی ونذرا لکم یعنے رسول بھیجے ہین ہمنے واسطے عذر اپنے کے اور ڈرانے تمھارے کے اگر تم ڈرے اور پند پذیر ہوئے تو نفع تمھارا ہی والا عذر ہمارا ہی اور عذر حق تعالی کی طرف سے حجت الزام دینے کی ہی انکو تاکہ قیامت مین نکہین کہ کیون نہ بھیجے تمنے رسول کہ ہم ایمان لاتے چنانچہ فرمایا ہی رسلا مبشرین ومنذرین لئلا یکون للناس علی اللہ حجۃ بعد الرسل خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ مُہر کی حق تعالی نے اوپر دلون انکیے اور اوپر کانون انکے اور اوپر آنکھون انکیے پردہ ہی اور واسطے انکے عذاب ہی بڑا قلب نام پارہ گوشت کا ہی کہ بشکل صنوبر زیر پستان چپ بہ مقابلہ دو انگشت طرف پہلو کے واقع ہی اور روح حیوانی اوسی گوشت مین پیدا ہوتی ہی وہی روح ہی کہ منشا حس وحرکت ہی اسی گوشت سے طرف تمام اعضائے بدنی کے بواسطہ شرائین کے پہنچتی ہی اور اصطلاح اہل شرع مین نام لطیفہ انسانی کا ہی کہ انسانکی انسانیت اسی سے ہی اور امتثال اوامر اور نواہی شرع اور عمل کرنا بموجب تکلیفات الہیہ کے اسی سے ہی چنانچہ قرآن مجید مین فرمایا ہی ان فی ذلک لذکری لمن کان لہ قلب سلیم اور یہہ لطیفہ عالم امر سے ہی کہ وجود اسکا اوپر مادیکے موقوف نہین ہی چنانچہ فرمایا ہی انما امرہ اذا اردناہ ان نقول لہ کن فیکون فقط امر کن سے پیدا ہوا ہی اور لطائف عالم امر کے پانچ ہین بنا بر تحقیق حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک لطیفہ قلب ہی دوسرا لطیفہ روح ہی کہ مقام اسکا زیر پستان راست بفاصلہ دو انگشت ہی تیسرا لطیفہ سر ہی مقام اسکا برابر پستان چپ کے طرف سینہ کے بفاصلہ دو انگشت ہی چوتھا لطیفہ خفی ہی کہ جگہہ اسکی برابر پستان راست کے بفاصلہ دو انگشت طرف سینہ کے ہی پانچوان لطیفہ اخفی ہی موضع اس کا عین وسط سینہ ہی اور اصل ان لطائف خمسہ عالم امر کی بالائے عرش ہی وجود آدمی مین ایک تعلق ان مقامون مین رکھتی ہی پس قلب صنوبری کہ بدن انسان مین ہی مثل تمام بدن کے عالم خلق سے ہی کہ وجود اسکا موقوف اوپر مادیکے ہی لکھا ہی حضرت مجدد نے کہ قلب صنوبری آئینہ قلب حقیقی ہی اور جہان لفظ قلب کا وارد ہی اوس سے یہی لطیفہ مراد ہی کہ مورد الہام ربانی ہی اور دلیل سے

استدلال کرنا اور مدلول برلانا کام اسی لطیفہ کا ہی اور جب اس لطیفہ پر مہر لگادی راہ استدلال کا اور راہ الہام اور ذوق اور کشف کا مسدود ہوگیا اور ان کفارون کے حق مین اسقدر پر بھی اکتفا نہین کیا بلکہ اوپر کانون انکیکے بھی یعنے قوت شنوائی پر بھی مہر لگائی کہ استدلال اور ونکا بھی نہ سنے تا رفتہ رفتہ مضمون اس استدلال کا راہ سوراخہائے پنہانی سے انکے دلمین نہ پہنچے اور جنھون نے راہ استدلال طی کی ہی یا استدلال اور ونکا سنکر کمال حاصل کیا ہی انھین دیکھین اور دیکھکر شوق تحصیل اس کمال کا کرین سو یہہ بھی نہین کہ بینائی پر انکے پردے پڑے ہین چھٹے ہوئے اصلا دیکھہ نہین سکتے شعر نے قلب وسمع پر بھی چھاپا لگا ہوا ہی + نظرونکے سامنے بھی پردہ چھٹا ہوا ہی + ختم اللہ تعالی کی طرف سے پیدایش کفر کی اور ظلمت کفر کی انکے ہی باختیار انکے نہ یہہ کہ کفر اونکو بجبر دیا ہی اور ایمان انسے زبردستی لیا ہی اور اگر کفر انکو بزور دیا ہوتا اور ایمان انسے بجبر دور کیا ہوتا تو ایمان نہ لانے پر عتاب اور ملامت کافرونکی نہ فرماتا حق تعالی اور کاہیکو مخاطب ساتھہ ایمانکے اور معاتب ساتھہ کفر کے ہوتے چنانچہ فرماتا ہی فما لھم لا یؤمنون کیا ہی واسطے اونکے جو ایمان نہین لاتے ہین پس معلوم ہوا کہ ایمان لانا انکے اختیار مین ہی اور نہین لاتے اسیواسطے سزاوار عذاب عظیم کے ہین کفر ایمان نیکی بدی طاعت معصیت سبکا پیدا کرنے والا اللہ ہے لیکن بندے کو اختیار دیا ہی باین اختیار عذاب ثواب مترتب ہی اور اللہ تعالی ایمان اسلام طاعت نیکی فرمانبرداری پر خوش ہی اور کفر اور معصیت اور برائی اور نافرمانی پر ناخوش اسیواسطے اونپر وعدۂ ثواب کیا ہی اور انپر وعید عذاب مثلا ایک بادشاہ ہی اونے ایک باغ بنایا اور اپنے غلامونکو اس باغ مین چھوڑ دیا اور مختار کیا کہ جس درخت کا میوہ چاہو کھاؤ اور جس بوٹی کا پھول پسند ہو سونگھو لیکن وہ نہال کہ روش شمال مین واقع ہین اگرچہ میوہ اونکا خوشرنگ خوششکل ہی اور زبان پر بھی ذایقہ دار اور مزہ دار ہی لیکن تاثیر اسکی بہت بد ہی پیٹ مین جاکر سوزش حرارت ایسی پیدا کرتا ہی کہ آدمی کا دل کڑوا رگ ریشہ بال بیٹھہ پھکا جاتا ہی آخر کو ہلاک ہوجاتا ہی اس سے پرہیز کیجیو اور ہرگز ہرگز اُسے نہ توڑیو اور نہ کھائیو اور وہ بوٹے کہ تختہ یسار مین نمودار ہین پھول اُنکے اگرچہ ظاہر مین نازک اور خوشرنگ اور پربہار ہین اور سونگھنے مین بھی البتہ کیفیت رکھتے ہین لیکن اثر انکا کمال بُرا ہی شامہ کو خراب کرتا ہی اور دماغ کو پریشان کر سر پھرا آدمی کو چکر مین بیہوش کر گرا دیتا ہی آخر کو آدمی آخر ہوجاتا ہی اونسے بچیو اور دیکھیو انھین نہ سونگھیو اور وہ درخت کہ روش یمین مین جلوہ نما ہین اون کے سایہ مین بیٹھیو کہ ہوا انکی راحت دل ہی اور اونکا میوہ توڑیو کھائیو کہ قوت روح ہی اور دافع امراض ہی اور تندرستی اور صحت بخشتا ہی اور وہ پٹریکہ تختۂ جنوب مین بہار افزا ہین پھول اونکے مقبول ہین اونکو توڑیو سونگھیو کہ فوائد کثیرہ شامہ اور دماغ کو بخشینگے اور اونکے ہار پہنیو کہ زیبایش تن بدنکو دینگے شوق سے اس تختہ مین اس روش مین پھریو چلیو کھیلیو کودیو کہ نفع ہی ضرر نہین ہی اور دیکھیو اس تختے اس روش مین بجائیو کہ ضرر ہی ضرر ہی نفع کچھہ نہین ہی یہہ سمجھا کر بتلا کر بادشاہ نے غلامونکو باغ مین داخل کردیا جس غلام نے کہ فرمانبرداری کی اور امر بادشاہ کا بجالایا عیش اور آرام پایا اور بادشاہ اس سے راضی ہو مقرب بارگاہ کیا اور جسنے نافرمانی کی اور بادشاہ کا کہا نہ مانا خراب ہوا اور بادشاہ اس سے ناخوش ہوا غضب سلطانی مین پڑا یہی طور اس باغ دنیا کا ہی کہ اس بادشاہ عالم نے تیار کر کر بندونکو چھوڑ دیا جو چاہین وہ کرین لیکن بتلا دیا کہ روش شمال کفر کی ہی اوسکے نہال سنے بچیو کہ مردود ہی میوا اور پھل اسکا عذاب ابدی ہی اور تختۂ یسار کہ فسق ہی اوسکی بوٹی کو نہ چھیڑیو کہ نامرضی ہی میری اور پھول اوسکا عتاب سرمدی ہی اور روش یمین کہ ایمان ہی اسمین پھریو چلیو درخت سے اُسکے متمتع ہوجیو کہ مقبول ہی میرا اور میوہ اوسکا لقا میری ہی اور تختۂ جنوب کہ اسلام ہی اسمین خرامان ہوکر پٹرا اسکے سے منتفع ہوجیو کہ محبوب ہی میرا اور پھول اوسکا رضا میری ہی سمجھہ لیجئے کہ یہہ آیت عام ہی سب کافرونکے حق مین کوئی کافر ایسا نہین کہ کفر مین ہوا اور نیچے حکم اس ختم کے داخل نہو مگر جب چھوڑ دے کفر تب حکم سے خارج ہوجاویگا اور جب اس آیت کو آیت ماقبل سے ملائیے اور ضمیر علی قلوبہم کی طرف ان الذین کفروا کی پھرائیے ای ختم اللہ علی قلوب ھولاء المذکورین فکفروا باختیارھم اس وقت نزول اسکا خاص ہوگا ان کافرونکے حق مین کہ ذکر اُن کا پیچھے مذکور ہوا ہی اور حکم اسکا عام ہوگا بیچ حق سب کافرون کے اور فرمایا

سزا حق تعالی

حق تعالیٰ نے علی سمعھم اور نفرمایا علی اسماعھم جیسے کہ علی قلوبھم اور علی ابصارھم ساتھ صیغۂ جمع کے کہا تھا اسواسطے کہ سمع مصدر ہی والمصدر یوحد علی کل حال مصدر روا حد آتا ہی ہر حال مین چنانچہ فرمایا ان ھٰؤلاء ضیفی اور نہین فرمایا اضیافی اور جائز ہین معنی علی سمعھم کی علی مواضع سمعھم لفظ مواضع کا حذف کردیا ہی کہ دال ہی سمع اوپر اوسکے اور غشاوہ کے معنے پردے کیے ہین کہ جب بصر ظاہر پر پردہ پڑجاوے تو کچھ نظر نہ آوے اور بصر باطن کا پردہ کیا ہی ظلمت ہی غفلت ہی اور تمام اعضا مین سے ان تین چیزونکا حق رب سبحانہ نے خاص مذکور فرمایا ساتھ ختم اور پوشش کے اسواسطے کہ مخاطب ہون ساتھ دل کے کہ قبول کرین اور ساتھ چشم کے کہ حق دیکھین اور کانکے کہ حق بات سنین پس انھون نے نہ قبول کیا دلسے احکام الٰہی کو اور نہ کانون سے سنا حق کو یا بمعنی کہ سنکر اجابت کرتے اور نہ آنکھون سے دیکھا حق کو یا بمعنی کہ معجزات پیغمبر کے یا قرآن کو سنکر دیکھکر ایمان لاتے پس حقتعالیٰ نے ختم اور پوشش کی اضافت ساتھ ان اندام کے کئی اور وعید کیا انکو ساتھ عذاب بڑے کے اس جہانمین اور عظیم سبب کثرت کے اور مداومت کے ہی اور آگ دوزخکی کسواسطے بڑی ہوکہ دنیا کی آگ ایک جزو ہی ستر اجزائے آتش دوزخسے چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی ان نارکم ھذہ جزء من سبعین جزء من نار جھنم اور حق تعالیٰ جسکو عظیم فرماوے وہ کیا جانئے کیسی بڑی ہوئے سمجھ لیجئے کہ کئی خدشے مع الجواب پیچھے مذکور کرآئے ہم باقی کئی سوال جواب طلب رہے ہین وہ یہہ ہین **سوال** اول علی سمعھم معطوف اوپر قلوبھم کے ہی پس داخل تحت ختم ہوا یا عطف جملے کا جملے پر ہی پس ہمراہ بصر کے داخل بیچ حکم غشاوہ کے ہی **جواب** اس سوال کا یہہ ہی کہ القران یفسر بعضہ بعضا اور مقام پر قرآن مجید مین سمع کو داخل حکم ختم فرمایا ہی نہ داخل حکم غشاوہ چنانچہ کہا ہی وختم علی سمعہ وقلبہ وجعل علی بصرہ غشٰوۃ **سوال** دوسرا جو متفرع ہی اس جواب پر وہ یہہ ہی کہ دل اور گوش کو کیون نیچے مہر کے داخل کیا اور بینائی چشم کو کیون پردہ ڈالکر چھپایا حال آنکہ غرض یکسان مہر لگانیسے اور پردے ڈالنے سے بھی اور پہر تینونکے میسر تھی **جواب** اسکا یہہ ہی کہ سبب دریافت کرنے دلکا مدرکات کو حس سلیم اور خبر صادق اور عقل ہی اور سبب سننے کان کا مسموعاتکو بتوسط ہوائے متکیف بکیفیت صوت ہی پس مہر کرنا اوپر دل اور کانکے اسواسطے ہی کہ یہہ چیزین باہر سے اندر نہ جاوین اور سبب دیکھنے چشم کا مرئیات کو اوپر مذہب قوی کے خروج شعاع ہی اور پہنچنا اس شعاع کا ساتھ مرئی کے ہی پس پردۂ چشم کا مانع باہر نکلنے شعاع کا ہی کہ منشا رویت ہی اور قاعدہ معمولہ عقلا ہی کہ واسطے حفاظت اندر آنے اشیائے بیرونی کے مہر لگاتے ہین اور واسطے محافظت باہر نکلنے اشیائے درونی کے پردہ کھینچتے ہین موافق اس قاعدۂ معمولہ کے یہہ دونون تعبیر واقع ہوئے **سوال** تیسرا سمع کو مفرد لائے اور ابصار کو جمع حال آنکہ اگر نظر معنے جنسی کرو تو تعدد کچھ درکار نہین مفرد دونون جگہہ کفایت کرتا تھا اور اگر نظر بافراد ان دونونکے کرو کہ مضاف طرف صیغہ جمع کے ہین تو دونون مقام پر جمع لانا درکار تھا تعبیر مین اس اسلوب کے کیا نکتہ ہے **جواب** محل قوت شنوائی ایک عصب ہی کہ سوراخ گوش مین منفرش ہی اور محل قوت بینائی طبقات مختلف اور رطوبات متعددہ ہین چنانچہ علم تشریح مین مشروح ہی اور ہر طبقے سے خروج شعاع کا بیچ کام اس قوت کے دخل تمام رکھتا ہی پس یہہ قوت گویا محال متعددہ مین جگہہ رکھتی ہی نظر تعدد محل پر کرکے جمع لانا اسکا مناسب ہوا بخلاف قوت شنوائی کے کہ آپ بھی ایک ہی اور محل بھی واحد رکھتی ہی جو تعدد کہ لفظ جمع سے مفہوم ہوتا ہی کسیطرح اسکے مناسب حال نہین **سوال** چوتھا مہر کرنیکو اوپر دل اور کانکے بصورت جملہ فعلیہ ذکر فرمایا کہ ختم اللہ علیٰ قلوبھم وعلی سمعھم کہا اور بیان پوشش چشم مین جملہ اسمیہ لائے کہ افادۂ دوام وثبات کرتا ہی کہ علی ابصارھم غشاوۃ فرمایا وجہ فرق کی کیا ہی **جواب** مہر کرنا اوپر دل اور کان کے مانع دخول امور خارجہ کا ہی بیچ دل اور گوش کے اور حقیقت مین منع تمام علت اور تمام تاثیر اسکے کو کرتا ہی مانند سپر کے کہ مانع پہنچنے شمشیر اور تیر کے ہی اور مانع تمام علت کے اور مانع تمام تاثیر اسکیطرف ہدایت علت متاخرہ سے ہی پس تعبیر اس سے بصورت جملہ فعلیہ مناسب تر ہوئی اسواسطے کہ جملہ فعلیہ دلالت کرتا ہی اوپر حدوث کے اور غشاوہ چشم مانع باہر آنے شعاع کا ہی چشم سے کہ

مبداء دیکھنے کا ہی اور حقیقت مین مانع ہدایت علت ہی جیسے شل ہو جانا ہاتھ کا مانع تیر اندازی کا ہی اور جو چیز کہ مانع ہدایت علت ہی موجب بقائے معلول ہی اوپر عدم اصلی کے اور عدم اصلی ایک امر ہی ثابت حادث نہین تا اسنے بجملہ فعلیہ تعبیر فرماوین **سوال** یا نجون متفرع اس جواب پر ہوتا ہی کہ آیت وختم علی سمعہ وقلبہ وجعل علی بصرہ غشٰوہ مین بیان غشٰوہ بصر کو ساتھ جملہ فعلیہ کے فرمایا مانند ختم علی سمعہ وقلبہ کے پس اگر یہہ وجہ فرق کی بجا ہوتی تو اس آیت مین کیون ترک کرتے **جواب** جعل اگرچہ فعل ہی لیکن ملحق بافعال قلوب ہی اور افعال قلوب کی خاصیت ہی کہ جملہ اسمیہ کو دلالت سے کہ اوپر معنی دوام وثبات کے کرتا ہی تغیر نہین دیتا اور مبتدا اور خبر کو دو مفعول اپنے بناتا ہی چنانچہ علمت زیدًا فاضلًا مین تصریح کیا ہی کہ اسناد علمت کی حادث ہی اور اسناد فضل کی طرف زید کے حادث نہین پس علی بصرہ غشاوۃ مین کہ بیان غشاوہ بصر ساتھ اسکے متعلق ہی افادہ معنی ثبوت اور دوام متحقق ہی اسواسطے کہ اسناد مفعول ثانی طرف مفعول اول کے اسی وتیرے پر باقی ہی اگرچہ متعلق بمجعل ہوا ہی پس اس آیت مین بھی بیان غشاوہ ابصار مین من جہۃ المعنے جملہ اسمیہ لائے اور بیان ختم مین اوپر سمع اور قلب کے جملہ فعلیہ اختیار کیا اور بھی فرق منظور رکھا **سوال** چھٹا سمع کو بصر پر کیون مقدم کیا حالانکہ حکما کے نزدیک حس بصر افضل ہی حس سمع سے اسواسطے کہ متعلق ابصار نور ہی اور متعلق سمع ہوا اور بصر دور سے دیکھتی ہی اور سمع دور سے نہین سنتی اور عجائب صنعت الٰہی پیدائش بصر مین زیادہ تر ہی پیدائش سمع سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سماع کلام الٰہی بن مانگے عطا ہوا اور جب رویت بصری چاہی نہ دی اور آنکھ جمال چہرہ ہی بخلاف کانکے اور انکشاف جو بسبب بصر کے ہوتا ہی جمیع انکشافات سے اقوی اور اتم ہی لہٰذا مثال عرب مین وارد ہی کہ لیس وراء العیان بیان **جواب** ہر چند کہ توجیہ افضلیت کی بصر مین متحقق ہین لیکن اس مقام مین رعایت ان وجوہ کی کرنا مناسب نہین یہان رعایت ان وجوہ کی کہ شناخت حق مین موجب ترجیح کے ہونی چاہیئے لہٰذا دلکو اور دونو حس کے مقدم فرمایا اور قوت شنوائی کو انتفاع مین ساتھ ہدایت قرآن کے اور ارشاد پیغمبر کے اور ساتھ ڈرانیکے ڈرانے انکے سے دخل کلی ہی اسقدر بینائی کو نہین پس اس مقام مین رعایت اسی وجہ کی اولی ہی اور باوجود اسکے سمع کو شرط نبوت لکھا ہی اسواسطے کہ کوئی نبی بہرا نہین ہوا اور بعضے پیغمبر کور ہوئے ہین مثل حضرت یعقوبؑ اور حضرت شعیبؑ کے اور ادراک قوت سامعہ کا شش جہۃ سے ممکن ہی بخلاف ادراک قوت بینائی کہ جہت مقابل سے ہی فقط اور قوت سمع بسبب وصول معارف اور نتائج معقول دیگران ہی بسوئے فہم بخلاف بصر کہ محض محسوسات کو ساتھ اسکے شکار کیا جاتا ہی غرض بیان عدم انتفاع کفر مین ساتھ ہدایت قرآنی کے اور انذار پیغمبر کے مہر گوش مقدم ہی پردۂ چشم سے چنانچہ لکھا ہی فتح العزیز مین وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ اور بعضے لوگون مین سے وہ ہین جو کہتے ہین ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے اور ساتھ دن جزا کے کہ قیامت ہی اور حالانکہ نہین ہین وہ ایمان والے یہہ فقط اقرار زبانی ہی دلمین مطلق تصدیق نہین ہی سمجھ لیجئے کہ ایمانکے دو رکن ہین ایک اقرار زبانی دوسرا تصدیق قلبی جسمین یہہ دونون ہون وہ مومن ہی اور سڑا رکن تصدیق قلبی ہی کہ بغیر اسکے ایمان ہوتا ہی نہین کسی حال مین چنانچہ خود فرمایا حق تعالیٰ نے منافقون کے حق مین کہ تصدیق قلبی نہین اونکو وما هم بمؤمنين پس معلوم ہوا کہ فقط اقرار بے تصدیق کفایت نہین کرتا اور تصدیق قلبی بے اقرار زبانی بمذہب خواجہ ابو منصور ماتریدی کافی ہی ایمان کے حق مین اور ایک روایت امام ابو حنیفہ سے بھی ہی کہ تصدیق مجرد ایمان ہی درمیان بندے اور خدا کے اور اقرار واسطے ہمارے ہی کہ احکام اسلام کے جاری کرین اوپر اسکے پس معلوم ہوا کہ کسی مذہب حقین اقرار بدون تصدیق کے معتبر نہین ہی بخلاف تصدیق کے کہ بے اقرار بھی بعضون کے مذہب مین معتبر ہی اور سوا اسکے کوئی شخص کافرون مین جا پھنسا یا مشرکون بد دینون مین گرفتار ہوا اور اقرار ایمان سے مارا جاتا ہی پس روا ہی کہ زبانسے اقرار نکرے فقط تصدیق قلبی کافی ہی اسکے ایمان کو سمجھ لیجئے یہانسے افضلیت طریقہ شریفہ نقشبندیہ کی اوپر تمام طرق کے کہ گویا یہہ طریقہ ایمانکے اس رکن مین داخل ہی کہ جسکے بغیر ایمان ہوتا ہی نہین اور فقط اس ایک رکن سے بھی بعضے

بیان ارکان ایمان

افضلیت طریقہ نقشبندیہ

مذہب مین بعضے مواضع مین ایمان درست ہوتا ہی وہ کیا ہی تصدیق قلبی ہی اسواسطے کہ اونکے یہان ذکر خفیہ ہی اور وقوف قلبی ہی اور یہہ عین تصدیق ہی خیر بات کہانسے کہان گئی اب رہ گیجئے اس خلل کو کہ یہان وارد ہوتا ہی وہ کیا ہی کہ جب فقط تصدیق کو تم معتبر ایمان مین رکھتے ہو تو ابلیس کو کہ تصدیق ہی چاہئے مومن کہو اور حال آنکہ کافر ہی جواب دیتے ہین ہم کہ ابلیس کو تصدیق نہین ہی معرفت ہی اور مجرد معرفت ایمان نہین اسواسطے کہ حقتعالی نے معرفت ثابت کی ہی اہل کتابکی اور ایمان نہین ہی اونھین چنانچہ فرمایا ہی الذین اتیناھم الکتاب یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم اور دلیل اوپر اسبات کے کہ اقرار شرط ہی ایمان کی چنانچہ قول عامہ علماء کا ہی اور کہتے ہین کہ تصدیق فقط کفایت نہین کرتی یہہ جیسی ہی کہ فرمایا حق تعالی نے قولوا امنا باللہ الآیۃ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ حکم کیا گیا ہونمین کہ قتل کرون کفارونکو جبتک کہ کلمۂ طیب لا الہ الا اللہ پڑھین اور دلیل اسبات کی کہ تصدیق شرط ہی ایمانکی یہہ ہی قولہ تعالی قالت الاعراب امنا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلوبکم بغیر تصدیق کے نفی ایمان کی فرمائی حق تعالی نے انکے اور امام شافعی کے مذہب مین عمل بھی ایمان مین داخل ہی رکن ثالث ہی ایمان کا ۷ لیکن ترک عمل سے کافر نہین ہوتا بخلاف اقرار اور تصدیق کے اور نظم اور تطبیق اس آیت کی ساتھہ آیت ماقبل کے یہہ ہی کہ مدینہ مین بیچ عہد سعادت مہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تین گروہ تھے مومن کافر منافق اوّل آیت مین حق تعالی نے مذکور مومنونکا کیا پھر کافرون کا کیا پھر اس آیت سے احوال منافقونکا فرمانا شروع کیا اور پہلے مومنونکا ذکر کیا واسطے ایمان اور جزاونکے پھر ذکر کافرونکا کیا واسطے کفر اور شرکاونکے اور پھر منافقونکا کیا واسطے اسکے کہ انمین جمع ہین دو وصف ایک تو کفر ہی من حیث الحقیقت دوسرا ایمان ہی من حیث الصورۃ ظاہر مین یہہ اگرچہ جایز رکھتے ہین نکاح اور ارث اور قبول شہادت اور صلوٰۃ جنازہ اور مدفون ہونمین مقابر مسلمین مین لیکن دل مین انکے تصدیق نہین ہی مخلد ہونگے فی النار اور معذب ہونگے مع الکفار چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار اس آیت سے لیکر تا ان اللہ علی کل شئ قدیر تیرہ آیتین ہین نزول اونکا بیچ شان منافقونکے ہی کہ سردار اونکا عبد اللہ بن سلول تھا چنانچہ کہا ہی ابن مسعود نے اور ابن عباس اور ابی لیلی اور قتادہ رضی اللہ عنہم نے باقی رہا یہان ایک خدشہ وہ یہہ ہی کہ وما ہم بمومنین جو ابہین امنا کے کیونکر کہا جاوے کہ آمنا مین ذکر شان فعل ہی نہ ذکر شان فاعل اور ما ہم بمومنین مین ذکر شان فاعل ہی نہ ذکر شان فعل **جواب** یہہ جواب بطریق ترقی ہی یعنے وہ دعوی کرتے ہین کہ ہم ایمان مین داخل ہوئے حالانکہ اہلیت اسکی نہین رکھتے کہ گروہ مومنین مین گنے جاوین اور اگر جواب مین اس کلام کے کہتے ولم یومنوا یہہ ترقی مفہوم نہوتی اور اسی اسلوب پر یہہ آیت ہی یریدون ان یخرجوا من النار وما ہم بخارجین منہا اور محتمل ہی کہ ماہم بمومنین مین دو وجہ سے ترقی سمجھی جائے اول بجہت عموم اوقات یعنے یہہ دعوی کرتے ہین کہ ہم ایمان لائے زمانۂ قریب مین حال آنکہ بیچ کسیوقت کے اوقات سے نہ بالفعل نہ زمانہ آیندہ مین قابلیت ایمانکی رکھتے ہین دوسرے بجہت عموم متعلقات ہی یعنے یہہ دعوا کرتے ہین کہ ہم ایمان لائے بخدا و بروز آخرت حالانکہ کسی چیز پر ایمان نہین رکھتے نہ خدا پر نہ رسول پر نہ قرآن پر نہ آخرت پر نہ اور چیزون پر کہ جنپر ایمان فرض ہی یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَمَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَہُمْ وَمَا یَشْعُرُوْنَ فریب دیتے ہین اللہ کو اپنے زعم مین اور اون لوگونکو جو ایمان لائے ہین یعنے صحابہ کو کہ ظاہر مین کہتے ہین ہم ایمان لائے ہین از روئے فریب اونمین فریب دیتے مگر جانون اپنی کو کہ وبال اسکا انہین پر پڑیگا اور نہین سمجھتے بعضے کہتے ہین کہ ہمزہ استفہام کا اوّل کلمہ یخادعون مین چھپا ہوا ہی یعنے ایخادعون اللہ چنانچہ اور جگہہ بھی اسطرح سے آیا ہی جیسے اس آیت شریف مین فلما جن علیہ اللیل رای کوکبا قال ھذا ربی ای اھذا ربی اور بعضے کہتے ہین یخادعون اللہ ای رسول اللہ یعنے فریب دیتے ہین رسول اللہ کو اور مسلمانون کو کہ ظاہر مین کلمہ پڑھتے ہین تلوار کے ڈر سے کہ انھین قتل نہ کرین اور دلمین کفر بھرا ہی اور عداوت مسلمانون کی اور موافقت کافرون کی سمجھہ لیجئے کہ یہان پیغمبر کے فریب کو حق تعالی نے اپنا فریب کہا اسمین دو فائدے معلوم ہوتے ہین ایک تو یہہ کہ شرف اور بزرگی آنحضرت کی بیان فرمائی کہ گویا فریب انکو

دینا فریب مجھ کو دینا ہی دوسری کمال زشتی اور بُرائی انکے فعل کی ظاہر کی کہ یہہ پیغمبر کو کیا فریب دیتے ہین فریب مجھ کو دیتے ہین اپنے زعم فاسد مین اسیطرح حقتعالیٰ نے اطاعت رسُول کو اپنی اطاعت فرمائی من یطع الرّسُول فقد اطاع اللہ سبب شرف آنحضرتؐ کے اور بزرگی آپکے اطاعت کی اور یہانی دعون صیغہ جمع مذکر غائب کا ہی مضارع معلوم باب مفاعلہ سے اور باب مفاعلہ درمیان دو کس کے واقع ہوتا ہی اکثر اور کبھی ایکطرف سے واقع ہوتا ہی چنانچہ یہان خداع ایک طرف سے ہی ومایخدعون الا انفسھم ومایشعرون ابو عمر اور ابن کثیر نے ومایخادعون ساتھہ الف کے پڑھا ہی واسطے مطابقت ذکر ما تقدم کے کہ اول گذرا ہی یخادعون اللہ اور باقی قرّا نے بغیر الف کے ومایخدعون پڑھا ہی واسطے مطابقت ذکر ما تاخر کے کہ ومایشعرون ہی وھو البعید من الشبھۃ لعدم احد الفاعلین فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ فَزَادَھُمُ اللّٰہُ مَرَضًا وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ بِمَا کَانُوْا یَکْذِبُوْنَ ۝ بیچ دلون انکے بیماری ہی پس بڑھا دی انکی اللہ تعالیٰ نے بیماری اور واسطے انکے عذاب ہی دردناک بسبب اسکے کہ تھے جھوٹھ بولتے یعنے از روئے نفاق اظہار ایمان کا کرتے تھے ابن مسعود اور ابن عباس اور قتادہ اور بیچ رضی اللہ عنہم نے کہا ہی کہ وہ بیماری شک اور نفاق ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ بیماری وہ ہی جو بیچ دلونکے انکے ظلمت ہی اس ظلمت کا نام مرض ہی جیسے کہتے ہین لیلۃٌ مریضۃٌ رات اندھیری کو اور بعضون نے کہا ہی کہ مرض کیا ہی غم اور حزن ہی اسبانکا کہ فتح یاب ہوتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ہماری ریاست جاتی ہی اور نفاق کو کہ تعبیر ساتھہ مرض کے کیا ہی اسواسطے کہ حال مریض کا متردد ہوتا ہی درمیان موت اور حیات کے ایسے ہی منافق متردد ہوتا ہی درمیان اسلام اور کفر کے اور اسلام حیات ہی اور کفر موت ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ منافق کو مریض قلبی اسواسطے کہا ہی کہ دل اُسکا خالی ہی سلامتی سے چنانچہ فرمایا ہی حق تعالیٰ نے یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم ہ ای قلب خال عن الشرک والشک حاصل یہہ ہی کہ آن قیامت کے کچھہ مال اولاد کام نہین آویگی مگر قلب سلیم کام آویگا یعنے جنکے دلمین شرک اور نفاق نہوگا اور صوفی کہتے ہین کہ سلیم لغت ہین مار گزیدہ کو کہتے ہین پس جسکا دل کہ مار محبت الٰہی کا کاٹا ہوا ہویگا وہ اس میدان مین بازی لیجاویگا اور فرمایا ہی فزادھم اللہ مرضا یعنے بڑھائی انکی حقتعالیٰ نے بیماری باختیار اُنکے نہ بجبر کہ پیدا کرنیوالا نفاق کا مقرر حق تعالیٰ ہی لیکن انکو اختیار دیا ہی اور فرمایا ہی کہ واسطے اونکے عذاب الیم ہی یعنے عذاب شدید ہی ایسا کہ نزوال ہی اسکو نہ انقطاع اور یہہ عذاب الیم باین دردناکی کہ ہمیشہ ہو منافقونکو ہوگا اور مومنونکو عذاب دردناک بھی اگر ہوگا تو زوال پذیر ہویگا ہمیشہ نہین رہیگا موافق اعمال کے ہوکر آخر دخول جنت مین ہوگا اور منافقونکو بسبب اسکے ہوگا کہ جھوٹھ بولتے ہین دلمین کفر ہی ظاہر مین ایمان کی باتین کرتے ہین باطن مین یہہ خدا سے نہین ڈرتے ہین اور یکذبون مخفف ہی بمعنی جھوٹھ بولتے ہین اور مشدد یہان نہین ہی نہ پڑھا چاہئے اور مشدد کی معنی یہہ ہوتی ہین کہ جھوٹھاتے ہین خدا کو باقی رہے یہان چند سوال جواب طلب وہ مع جواب مرقوم ہوتے ہین **سوال** اول حقتعالیٰ نے اول اس سورتمین مومنین خالصین کی شان مین بالکل چار آیتین نازل فرمائین اور بیچ شان کافرون مجاہر کے کہ ظاہر و باطن یکسان آلودہ بکفر ہین سب دو آیتین بھیجین اور بیچ شان اُن کافرون نہانی کے کہ عبارت منافقین سے ہی تیرہ آیتین فرمائین حالانکہ بظاہر یون معلوم ہوتا ہی کہ کفر کافر مجاہر کا کہ ظاہر و باطن اُسکا آلودہ بکفر ہی قبیح تر کفر کافر منافق سے ہو اسواسطے کہ اسکا دل بھی بمرض جہل گرفتار ہی اور زبان بھی بیچ بیان عقاید کفر کے بدروغ و انکار گنہگار رہی بخلاف کافر منافق کے کہ دل اوسکا مرض جہل مین گرفتار ہی لیکن زبان اوسکی بیان عقائد حقہ مین راست گفتار ہی **جواب** زبان منافق بھی بیچ دروغ اور انکار کے واقع ہوئی ہی اسواسطے کہ کہتا ہی عقائد حقہ دلمین میرے ہین حال آنکہ دروغ ہی واللہ یشھد ان المنافقین لکاذبون پس دل اور زبان اسکے دونون گنہگار ہین اور علاوہ اوپر اسکے یہہ ہی کہ منافق قصد تلبیس کا کرتا ہی اور کافر بے پردہ قصد تلبیس کا نہین رکھتا اور یہہ بھی ہی کہ کافر مجاہر مثل مردونکے ہی کہ جو کرتا ہی کہتا ہی اور منافق مثل عورتونکے ہی کہ کہتا

کچھ ہی اور کرتا کچھ ہی اور یہہ بھی ہی کہ کافر ہرچند دروغ گو ہی لیکن اپنے زعم مین راستگو ہی اور ہرگز اپنی جانکے واسطے جھوٹھ پسند نہین کرتا بلکہ اس سے ننگ و عار رکھتا ہی لہذا عقیدہ دل کا صاف بیان کرتا ہی اور منافق اسقدر خسیس الطبع ہی کہ دیدہ و دانستہ دروغ کہتا ہی اور اس جھوٹھ کو کمال اپنا سمجھتا ہی اور یہہ بھی ہی کہ منافق ہمراہ کفر اپنے کے استہزا اور فریب دینے کا جناب الٰہی کے قصد کرتا ہی اور کافر بے پردہ یہہ بے ادبی نہین رکھتا لہذا کفر منافق کا غلیظ تر اور حجاب اُسکا کثیف تر اور حال اوسکا مخفی تر ہی واسطے فضیحت اسکے تیرہ آیتین نازل ہوئین اور بیان حال اسکا ضرب المثل ہوا یہانتک معلوم ہوا کہ جو مذہب کہ بنا اوسکی اوپر تقیہ کے ہوا اور مخالفت ظاہر اور باطن مین ہو بدتر ہی اس مذہب سے کہ صاحب اوسکا انکار فاش کرے اسواسطے کہ اوپر احوال درونی صاحب تقیہ کے اصلا اعتماد نہین اور اقرار اور انکار اُسکا اگرچہ احیانا صادق ہو کاذب معلوم ہوتا ہی لہذا علما نے لکھا ہی **لا یقبل توبۃ الزندیق** نہین قبول کی جاتی توبہ زندیق کی اور معنے اس کلام کے یہہ ہین کہ آدمیونکو اعتماد اوپر توبہ اسکے کے متصور نہین ہوتا اسواسطے کہ طریق اطلاع اوپر توبہ اسکیکے بھی اقرار زبانی اوسکا ہی بس اور اقرار زبانی اوسکا بنا براسکے کہ قایل تقیہ ہی محل اعتماد نہین اور معنے اس کلام کے یہہ ہین کہ اگر تہ دل سے اور صدق نیت سے توبہ کرے تو بھی عنداللہ مردود ہی اسواسطے کہ حق سبحانہ دانائے نہان و آشکارہ ہی احوال دل کا جانتا ہی اور لوگونکو علم بمافی الصدور ممکن نہین مگر بتوسط اظہار زبانی **سوال** دوسرا بیان احوال منافقین کو اوپر بیان حال کافرین کے بطریق عطف لائے اور بیان حال کافرین کو حال مومنین سے قطع کیا اس تغیر اسلوب مین کیا نکتہ ہی حالانکہ اور مقامونپر کلام اللہ مین ان دونوکروہ کے احوال کو بطریق عطف لائے ہین چنانچہ **ان الابرار لفی نعیم وان الفجار لفی جحیم** اور موافق قاعدہ اہل معانی کے یہی جامع وہمی کہ تضاد ہی درمیان دونون کے ملتحق ہی کہ کفر ضد ایمان ہی باوجود جامع اور تناسب کے عطف نہ کرنا خلاف آئین بلاغت ہی **جواب** کلام سابق اصل مین بیان حال کتاب تھا کہ کتاب سبب ہدایت فلانے فلانے فرقونکے ہوئی ہی پس ذکر کافرونکا اور برائی انکی کہ مضمون ان الذین کفروا ہی مباین اس مقام کے ہی نہ مناسب اور جامع وہمی کہ تضاد ہی درمیان مومن اور کافر کے اور ایمان اور کفر کے ہی نہ درمیان مدح کتاب اور ذم کفار کے اور مقتضائے کمال بلاغت ہی کہ تباین مقام کو باوجود جامع مقدم کرتے ہین اعتبار مین اور بغیر عطف کے لاتے ہین **سوال** تیسرا من یقول امنا باللہ مبتدا ہی اور من الناس خبر ہی اور خبر ایسا لفظ چاہیئے کہ مفید ہو اور منافقونکا زمرہ آدمیونسے ہونا ایک امر ہی کہ خبردار ہونا اس سے کچھ فائدہ نہین رکھتا **جواب** من یقول مین من موصوفہ ہی پس مفاد کلام یہہ ہوا کہ جنس آدمیونکی سے طایفے ایسے ایسے ہین پس مدار فائدہ کلام اوپر وصف کے ہی جیسی من الذین رجال صدقوا مین کہا ہی اور ہوسکتا ہی کہ ذکر من الناس کا اسواسطے ہو کہ اس فرقے مین سوا محض بہیمیت آدم گری کے کوئی چیز نہین ہی صفات فاضلہ سے کہ آدمیونمین ہوتی ہین مثل ذکا و علم اور فہمیدگی چنانچہ اصطلاح علما مصنفین مین لفظ من الناس کا ہی اشاریکے واسطے مذکور ہوتا ہی چنانچہ کہتے ہین من الناس من العلما اور بعضے مفسرین نے کہا ہی کہ لفظ من الناس کا بیان واسطے تعجب سامعونکے ہی یعنے من جملہ آدمیان ایسے بیوقوف بھی ہین پس بصورت انسانیہ عزہ نہو چیئے اور اصطلاح علم و فہمیدانی مین کوشش کیجیئے **سوال** چوتھا عذاب کافرون مین لفظ عظیم کا لائے اور عذاب منافقین مین لفظ الیم کا درمیان الیم و عذاب کے بڑائی ہین اور درد و بندگی مین فرق کس راہ سے ہی **جواب** وہ کافر کہ موت جنکی اوپر کفر کے مقدر ہی مطرودان ازل ہین کہ وقت تقدیر کے نعمتہاے دینی سے اُنھین محروم رکھا ہی پس عذاب انکا بڑا ہی لیکن بسبب بطلان استعداد کے اور کمال تکدر الواح ادراک اپنے کے شدت الم اس عذاب کی نہین دریافت کرینگے مانند حال عضو میت یا معلوج وغیرہ کے کہ قطع اور داغ اور سوا انکے اقسام آلام کو نہین معلوم کرتا لیکن منافق واسطے بقاے اصل استعداد کے اور قوت ادراک کے شدت آلام عذاب دریافت کرینگے لہذا عذاب انکا نہایت موثر ہوگا اور یہہ بھی ہی کہ کافرون نے اصلا حلاوت ایمانی نہین چکھی کیفیت تلذذات ایمان کی باوجود حرمان کلی چندان خواہش نہین رکھینگے بخلاف منافقونکے کہ دروازہ تک اس گھر کے پہنچکر کچھ حلاوت ایمانی بکام و زبان چکھکر محروم لذات ہوئے ہین اسواسطے فقدان لذت دیدہ و چشیدہ پر حسرت اونکی زیادہ تر ہوگی جیسے ولایت کا آدمی میتوجات

وہان کے کھانیوالا جو وطن سے دور جانے فقدان میوجات سے زیادہ تر حسرت کھائے بخلاف اون لوگونکے کہ ولایت کو دیکھا ہی نہین لذت
وہانکے میوؤنکی چکھی ہی نہین انکو اسقدر حسرت نہین ہوتی **سوال** پانچوان فی قلوبہم مرض فرمایا قلوبہم مرضی کیون نہ فرمایا جملہ طرفیہ لانے مین
کیا نکتہ ہی **جواب** نامعلوم ہو کہ مرض ان کا عارضی ہی اصلی نہ تھا لیکن باوجود عروض استقرار اور رسوخ تام بہم پہنچایا ہی لہذا مرض
کو تنکیر فرمایا ہی اور یہہ معنے لفظ قلوبہم مرضی سے نہین سمجھی جاتی تھی اسواسطے کہ قلوبہم مرضی یا دلالت اوپر دوام مرض اور اصلیت کے کرتا
یا اوپر عروض بے استقرار و رسوخ کے اور حقیقت مرض کی دلمین منافق کے ہر وقت پیدا ہوتی ہی اور نزدیک محققین طب روحانی کے ہی
کہ جو چیز ظہور مین آتی ہی اوسے دو قسم لواحق ضرور ہی ایک ظہارت عالم غیب کہ معدن اوسکا عالم غیب ہی دوسری لوازم نشاۃ دنیا کہ یہان
وارد ہوتی ہی پس مومنین مخلصین امر غیبی کو قطع نظر نشاۃ دنیا کے لواحق سے دیکھتے ہین پس بحقیقت کار لیجاتے ہین اور منافقین جو لوازم غیب
کو اوسکے ساتھ دیکھتے ہین اقرار کرتے ہین اور جب لواحق دنیا ساتھ اسکے دیکھتے ہین انکار کرتے ہین مثلاً پیغمبر کا جب نور دلائل دیکھتے تھے
سر خم کرتے تھے اور جب صحبت بزنان اور کھانا اور بازار مین پھرنا ملاحظہ کرتے تھے پھر جاتے تھے چنانچہ کہتے تھے مالھذا الرسول یاکل الطعام یمشی فی
الاسواق اور باوجود اس مرض کے کہ انکی ذات مین ہی طرفہ یہہ ہی کہ حقیقت مرض اپنے سے بیخبر ہین اور افعال سقیمہ اپنونکو سلیمہ جانتے ہین
وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ اور جب کہا جاتا ہی واسطے
اونکے یعنے کہتے ہین مسلمان منافقونکو مت فساد کرو بیچ زمین کے ساتھ کفر اور معصیت کے اور فریب دینے مومنون کے کہتے ہین سوا اسکے نہین کہ
ہم صلاح مین لانیوالے ہین یعنے سنوارنیوالے ہین کام اپنا ساتھ طاعت اور خیر کے خبردار رہو ای سننے والو تحقیق وہ منافق وہی ہین فساد کرنیوالے
اور لیکن نہین سمجھتے نظم اور تطبیق اس آیت کی ساتھ ماقبل کے یہہ ہی کہ پہلی آیت مین حق تعالی نے زشتی منافقونکے اعتقاد کی بیان فرمائی اس
آیت مین بُرائی فعل کی اونکے ارشاد کی قتادہ کہتے ہین کہ نزول اس آیت کا یہود کے حق مین ہی کہ فساد اونکا کفر تھا اور تغییر نعت محمد مصطفے صلی اللہ
علیہ وسلم اور رشوت لینا اور پھرا دنیا حکم کو ساتھ رشوت کے لیکن درست تر یہہ ہی کہ نزول اسکا منافقونکی شان مین ہی اور فساد اونکا کیا تھا قصد
ہلاک کرنیکا رکھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور فریب دیتے تھے مسلمانون کو اور قسمین جھوٹی کھاتے تھے وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ
النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ اور جب کہا جاتا ہی واسطے منافقون کے کہ ایمان لاؤ ساتھ
دل کے جیسا کہ ایمان لائے ہین لوگ یعنے مہاجر اور انصار کہتے ہین کیا ایمان لاوین ہم جیسا ایمان لائے ہین بیوقوف جاہل یعنے جب مسلمان اونکو
ایمان لانے کے واسطے کہتے ہین تو وہ یہہ جواب دیتے ہین اپنے یارونمین اپنے آپکو بڑا عقلمند سمجھکر اور مسلمانونکو بیوقوف جانکر پس حقتعالی فرماتا
ہی مسلمانون کو الا انہم ھم السفھاء ولکن لا یعلمون خبردار رہو تحقیق وہ منافق وہی ہین بیوقوف کہ نظر عاقبت پر نہین کرتے اور
عذاب آخرت سے نہین ڈرتے اور لیکن نہین جانتے اسبات کو کہ ہم کچھ نہین جانتے روایت کی ہی کلبی نے ابی صالح سے انھون نے ابن عباس
سے رضی اللہ عنہم کہ آیت بیچ شان یہود کے اور مسلمان اہل کتاب کے مثل عبداللہ بن سلام اور اصحاب اسکے نازل ہوئی ہی اور سمجھ لیجئے کہ
پچھلی آیت مین ارشاد فرمایا لا یشعرون اور اس آیت مین لا یعلمون وہان اُنکے شعور کی نفی کی اور یہان علم کی اسکی وجہ یہہ ہی کہ شعور اشیاء
حسی مین مستعمل ہی اسیواسطے حواس خمسہ کو مشاعر کہتے ہین اور مفید ہونا اور تباہی کرنا منافقونکا گفتار و کردار سے زمین مین مثل محسوس اور
بدیہی تھا نہ دریافت کرنے قبح اسکے کو ساتھ بے شعوری کے بتغیر کرنا مناسب تھا لہذا وہان لا یشعرون فرمایا اور ترجیح نعمت آخرت اوپر
دنیا کے اور حقیقت طریقہ ایمان خالص اور بطلان طریقہ نفاق اور تقیہ ایک امر تھا استدلالی اور عقلی جتانیکو اسکے یہی مناسب تھا جو یہان
لا یعلمون ارشاد کیا اور ہوسکتی ہی یہہ وجہ بھی کہ ذکر سفہ کا اس آیت مین کہ نوع جہل سے ہی مقتضی ہوا کہ مقابلے مین اسکے علم لایا جاوے
تا صفت مقابلہ درست ہو یہان ایک شبہ اور وارد ہوتا ہی وہ یہہ ہی **سوال** منافق کفر اپنے کو چھپاتے تھے اور انؤمن کما اٰمن
السفھاء صریح کلمہ کفر ہی کہ منافی نفاق ہی **جواب** یہہ کلمہ حضور مین اپنے محرمون رازدارونکے کہ نفاق جنسے نہین چھپاتے تھے واقع

ہوا تھا **جواب** دوسرا ہوسکتا ہی کہ یہہ کلمہ محض انکے دلمین صادر ہوا پس معنی قالوا کے یہہ ہین کہ قالوا فی قلوبہم حق تعالی نے کہ عالم سر و خفیات ہی قول قلبی انکا بر ملا اظہار فرمایا اور ابن عساکر نے تاریخ اپنی مین ابن عباس سے روایت کی ہی کہ انھون نے آمن الناس کی تفسیر مین فرمایا کما امن ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم وَاِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا اور جب دیکھتے ہین اہل نفاق اور روبرو ملاقات کرتے ہین ان لوگون سے جو ایمان لائے ہین کہتے ہین ایمان لائے ہم منافقونکا دستور تھا کہ جب صحابہؓ سے ملتے تھے تو اظہار اپنے ایمان کا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ جیسے تم ایمان رکھتے ہو ایسے ہی ہم بھی ایمان رکھتے ہین چنانچہ اسباب نزول مین اس آیت کے لکھا ہی کہ عبد اللہ بن ابی منافق اور متبع اسکے ایکروز حضرت امیر المؤمنین ابوبکر صدیق اور حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کو دیکھکر از روئے خوشامد کے انکی تعریف کرنے لگے حضرت مرتضی علی رضنے فرمایا ای ابن ابی خدا سے ڈر اور نفاق مت کر اوسنے کہا یا ابا الحسن نفاق کی نسبت طرف ہمارے مت کرو کہ ہم مثل تمھارے مومن اور صدیق ہین حق تعالی نے خبر دی کہ یہہ جب مسلمانونکو دیکھتے ہین تو کہتے ہین ہم ایمان رکھتے ہین جیسے تم رکھتے ہو سمجھہ لیجئے کہ جملہ فعلیہ ماضویہ لاتے ہین اور مبالغہ اور تاکید اس دعوے مین نہین کرتے اسواسطے کہ جانتے ہین مسلمانونکو کہ سادہ لوح ہوتے ہین گمان جھوٹھ کا کسی پر نہین کرتے پس مجرد ہمارے کہنے کے بے تاکید و مبالغہ قبول کرینگے وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِہِمْ اور جب اکیلے ہوتے ہین طرف شیطانون اپنون کے یعنے مفسدان گروہ اپنے کے جو انکے سردار اور یار ہین قَالُوْٓا اِنَّا مَعَکُمْ کہتے ہین از روئے صدق تحقیق ہم بلاشبہ ساتھہ تمھارے ہین اور تمھارے دین اور آئین پر عقیدے ہمارے ہین حاصل یہہ ہی کہ ہم حضور مین مسلمانونکے واسطے جان و مال اپنا بچانیکے ظاہر داری کرتے ہین کہ ایمان اور انقیاد ظاہر کرتے ہین ہم ہمراد تمھارے ہین حقیقت مین غرض منافقین جو یہہ الواع تاکید اور مبالغہ مرعی رکھتے ہین کہ جملہ اسمیہ لاتے ہین اور پھر بحرف تاکید موکد کرتے ہین اور بجائے انا کافرون انا معکم کہتے ہین تا دلالت اوپر اتحاد مرتبہ کفر کے کرے اسواسطے کہ معتقد ہین کمال زیرکی اور فطانت کفار کی جانتے ہین کہ ہم نزدیک مومنونکے اظہار ایمانکا اپنے کرتے ہین اگر اظہار کفر باطنی اپنے مین کافرونکے روبرو تاکید اور مبالغہ تمام نکرینگے سخن ہمارا قبول نہوگا اور پھر اسپر بھی گمان کرتے ہین کہ کافر اس دعوے مین باوصف ان سب تاکید کے جھوٹھا جانتے ہونگے ہمین اور اعتراض کہین نکرین کہ اگر تم ساتھہ ہمارے کفر مین شریک ہو تو لفظ آمنا کا کیون زبانپر جاری کرتے ہو جریان اس لفظ کا اگرچہ بنا بر ظاہر داری اور زمانہ سازی ہو لیکن دلالت کرتا ہی اوپر ضعیف اعتقاد تمھارے بیچ کفر کے اسواسطے بطریق پیش بندی کہتے ہین کہ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَہْزِءُوْنَ سوا اسکے نہین کہ ہم ٹھٹھا کرتے ہین مسلمانونسے اور ہوسکتا ہی یہہ کہ جملہ جواب مین ہو سوال مقدر کے کہ جب یہہ کہتے ہین اپنے شیاطین کے پاس جاکر انا معکم تو وہ پوچھتے ہین اونسے ما تصنعون فی صحبتہم تو یہہ انکے جواب مین کہتے ہین انا نحن مستہزؤن غرض اونکے سردارون یارونکو بھی اونکا حال مشتبہ ہوجاتا تھا ظاہر مین اونکا ڈھب ڈول اہل ایمان کا سا بنا ہوا اور صحبت خلطہ اہل ایمان سے کرتے ہوئے دیکھکر وہ شبہ کرتے تھے کہ یہہ بھی شاید ایمان لے آئے ہون اسواسطے یہہ حصر قصر کرنے لگے سبب صحبت آرائی اپنے کو کہ مومنون سے رکھتے تھے ساتھہ استہزا کے یعنے ہم فقط ٹھٹھے بازی کے واسطے مومنونسے ملاقات کرتے ہین اور کچھہ غرض نہین اور حق تعالی نے انکے یارون سردارونکو انکا شیطان فرمایا اسواسطے کہ شیطان عام ہی جو وسواس ڈالے دلونمین اور گمراہ کرے ہی وہی شیطان ہی خواہ جن ہو خواہ انسان **شعر** جو راہ شریعت سے پھیرادے وہی شیطان + ملعون ہی ابلیس ہی وہ جن ہو کہ انسان + اَللّٰہُ یَسْتَہْزِئُ بِہِمْ اللہ ٹھٹھا کرتا ہی ساتھہ انکے یعنے خدا جزاء استہزا کی انکے انہین دیگا اور بدلا ٹھٹھے بازی کا کہ مسلمانونسے کرتے ہین لیگا یہان جزا استہزا کو بہ لفظ استہزا ذکر کیا واسطے رعایت مجاورت کے کہ پاس مستہزون کے واقع ہی والا حق تعالی کو مستہزی نچاہئے کہنا کہ سزا استہزا کی دینے والا ہی اور اسطیرح سے اور بہت جگہہ آیا ہی چنانچہ جزاء سیئۃ سیئۃ ہی عقوبتہ تفسیر فتح العزیز مین لکھا ہی کہ اسغد و استہزا کرتا ہی ساتھہ انکے اسواسطے کہ مومنین کو فرماتا ہی کہ تعرض انکے احوال و مال مین نکرو تا دمبدم نفاق انکا فزون ہو اور سبب افزونی نفاق کے مستحق عذاب ہون کہ یہہ مشقت اور رنج وہان کا زیادہ تر مال اور جان جانے یہان کیسی ہی کہ حیات دنیا فانی ہی حذر اسجگہہ کا آسان ہی اور حیات آخرت ابدی ہی

عذاب اسجگہہ کا سخت اور گران ہی پس سبحانہ تعالے دمبدم ساتھہ منافقون کے وہ معاملہ فرماتا ہی جیسا بیوقوفون سے کرتے ہین کہ سنگریزہ دیتا ہی اور یاقوت لیتا ہی اور اسیواسطے جلدی انکے عذاب مین نہین کرتا کہ سبب نفاق کے مواخذہ کرے بلکہ فرصت دیتا ہی وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ اور کھینچتا ہی اونکو یعنے مہلت دیتا ہی اور چھوڑتا ہی زمانہ دراز تک اونکو بیچ سرکشی اور اسراف اور جہل اور تکبر اونکے تو اس حالت مین کہ دل ہوکر بخیر سرگردان ہوتے ہین اور قبح حال اپنے سے خبر نہین رکھتے عطف یمدھم کا یستہزی پر ہی اور یعمھون حال ہی مفعول یمدھم سے سمجھہ لیجئے کہ ابتداء باستہزا کرنا جہالت ہی چنانچہ اسی سورۃ مین آویگا قالوا اتتخذنا ھزوا قال اعوذ باللہ ان اکون من الجاھلین لیکن جواب استہزا کرنا عین حکمت اور کمال انصاف ہی چنانچہ اس آیت مین واقع ہی خصوصا جو کوئی کسی کے محبوب سے استہزا کرے اسکے انتقام مین محبوب کیطرف سے جواب استہزا کا دینا عالم محبت مین واجبات سے ہی اور اس آیت مین نظر اس مقصد پر کیجئے تو طرفہ جلالت شان مومنین خالص الایمان ہی کہ حقتعالی اونکی حمایت کرکے آپ جواب استہزا سے منافقین انکی طرف سے دیتا ہی اور لغت عرب مین جسطرح کورچشمی کو عمی کہتے ہین اسیطرح کوردلی کو عمہ کہتے ہین اور یہہ گروہ محل استہزا سے الہی کیون نہو حالانکہ اس معاملے مین کہ ساتھہ خدا کے کیا ہی کمال سفاہت اونکی ظہور مین آئی ہی اسواسطے کہ اُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ یہہ لوگ جنھون نے مول لی گمراہی بدلے ہدایت کے یعنے وہ ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہ باین صفت موصوف ہین وہ لوگ ہین کہ نادانی سے جنھون نے خریدی ہی اور بدل کی ہی اور اختیار کی ہی گمراہی ساتھہ ہدایت کے اور تباہی ساتھہ صلاحیت کے حاصل یہہ ہی کہ بدلا ہی کفر کو ساتھہ ایمان کے اور شک کو ساتھہ یقین کے اور جہل کو ساتھہ علم کے اور نفاق کو ساتھہ اخلاص کے اور ہلاک کو ساتھہ نجات کے اور دوزخ کو ساتھہ بہشت کے اور بدعت کو ساتھہ سنت کے بیوقوفی سے اچھے اچھے چیزین دیکر بُری بُری چیزین لین ہین اولا اہم اشارت ہی اور کاف واسطے خطاب کے ہی مخاطب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم یا مخاطب غیر معین اور یہہ جملہ معترضہ ہی مذمت منافقون مین فَمَا رَبِحَت تِّجَارَتُهُمْ پس سود نکیا اور نفع فایدہ نہ پہنچایا تجارت انکی نے اونکو سمجھہ لیجئے کہ یہان اسناد مجازی ہی اسواسطے کہ سود کرنیوالا تاجر ہوتا ہی اور تجارت سبب سود کی ہوتی ہی نہ سود کرنیوالی پس یہہ معنی ہوئی کہ نما بخوانی تجارتہم یعنے یہہ بہرہ ور نہوئے بیچ تجارت اپنی کے وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ اور نہوئے وہ راہ پانیوالے بطریق تجارت شعر کفر و شک لین چھوڑ ایمان و یقین + کیونکہ اسی رافت دہ ہوون ہتدین مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا امثال انکی جیسی مثال اسکے ہی کہ بیچ رات اندھیری گھٹا چھائی ہوئی کے جنگل مین جلاوے آگ واسطے اسکے کہ راہ دیکھے یا جائے قرار مقرر کرے تو کہ چوروں سے اور دشمنون درندون گزندون سے ایمن ہو فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ پس جب روشن کیا آگ نے جو کچھہ کہ گرد اُسکے تھا لیگیا اللہ تعالی روشنی انکی وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَّا يُبْصِرُونَ اور چھوڑ دیا اونکو بیچ اندھیرونکے کہ کالی رات کالی گھٹائی نہین دیکھتے ہین گرداگرد اپنے سمجھہ لیجئے کہ الذی استوقد مین کہ لفظ الذی کا واقع ہی صالح ہی واسطے مفرد اور جمع کے جیسے لفظ من کا اور افراد ضمیر استوقد اور ضمیر ما حولہ باعتبار افراد لفظ الذی ہی اور جمع لانا ضمیر ذہب اللہ بنورہم و ترکہم اور لا یبصرون کا باعتبار معنی جمع ہی یہہ تمثیل ہی ان کی اگر سنین لیکن بیچ دنیا کے صُمٌّ خبر ہی مبتدا محذوف کی بتقدیر ہم صم یعنے وہ بہرے ہین سننے حق بات کی سے کہ قبول سخن حق نہین کرتے بُكْمٌ گونگے ہین حق بات کہنے سے یعنے زبان اونکی اقرار ایمان مین ساتھہ دل کے موافق نہین پس گویا کہ بات کہتے ہی نہین عُمْيٌ اندھے ہین حق دیکھنے سے یا یہہ کہ بہرے ہین ہرگز سخن حق نہین سنتے اور اگر سنتے ہین تو واسطے تدارک جان اپنے کے ایسی چیز کہ حسین اصلاح اونکی ہو جیسے اظہار ایمان خالص اور عذر تقصیرات اپنے جناب رسالتمآب مین اور مومنین مخلصین مین زبانیں لاوین سو نہین لاسکتے اسواسطے کہ گونگے ہین عیر سے جو کچھہ اونکے دل مین مملو ہی غلبہ کفر سے نہین کہہ سکتے اور تصنع اور تکلف قصد گویائی بھی کرین لیکن جب دیکھین حسن ایمان اور قبح نفاق بھلائی ایمان کی اور بُرائی نفاق کی تو سب ترا کم ظلمات نظر سے اون کے غائب ہی اسواسطے کہ وہ اندھے ہین حسن قبح اشیا کو نہین دیکھہ سکتے فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ پس وہ ہرچند قصد ازالے اقالے کا

اس معاملہ کی کرین لیکن نہین پھرینگے ان صفتونسے اور ایسے بہرے اندھے گونگے اندھے اٹھینگے قیامت کے دن چنانچہ اور آیت شریفہ مین وارد ہی کہ ونحشرھم یوم القیمۃ علی وجوھم عمیا وبکما وصما مثال منافقون کی ہی کہ اندھیری رات گمراہی کی مین مسلمانون کی نما روسے ڈر کر آگ کلمہ شہادت کی روشن کی اور اس روشنی مین قتل سے بچکر عمر گذاری لیکن بعد مرگ بسبب نفاق کے وہ روشنی اونکی بجھ گئی ظلمات ندامت اور حسرت مین پڑے اور عذاب مین گرفتار ہوئے **شعر** بن صدق کے کسکا اقرار زبانی + اقرار زبانی ہو بہ تصدیق جنانی + بعضونے کہا ہی کہ ظلمات یہان اسواسطے جمع لائے کہ منافقونکو بعد موت بہت طرحکی ظلمتین مین احاطہ کرینگے ظلمت کفر ظلمت مکر و فریب کہ بخدا و مومنین کرتے ہین ظلمت دروغ واقرار کہ اپنے آپکو مومن کہتے ہین ظلمت طعن و تشنیع مومنین کہ اونکو احمق ٹھہراتے ہین ظلمت جہل مرکب کہ فساد اپنے کو صلاح جانتے ہین ظلمت معاصی و شہوات کہ اسکے بند مین گرفتار ہوکر پیشہ نفاق کو حیلہ اوسکی تحصیل کا قرار دیا ہی ظلمت گور اور شدائد کہ اصناف غضب الہی سے ہی اور ایک نکتہ عجب اسیوقت تحریر کیا چاہئے کہ برائی نفاق کی خود لفظ نفاق سے پیدا و ہویدا ہی اسطرحسے کہ نفاق مین چار حرف ہین نون فے الف قاف ان چار ونسے معلوم کرلیجئے کہ مآل منافق کا کیا ہی نون ندامت کا ہی کہ آخر کار اونکو ندامت ہی ندامت ہوگی اور فے فضیحت کی ہی قیامت کو کیا کیا فضیحت ہونگے اور الف آلام کا ہی کہ انکا انجام ہی اور قاف قہر الہی کا ہی کہ انکے موجب تباہی کا ہی **او کصیب** من السماء یا مثال منافقون کی مانند مینہہ کے ہی آسمان سے یا ابر سے کہ موسل دار بہت تمام برسے سمجھ لیجئے کہ اگر صیب سے مینہہ اور آسمان سے ابر مراد ہو تو فائدہ سما کا تالید ہی واسطے احتمال باران غضب کے جیسے فائدہ سنام کا ہی اس عبارت مین واذا استیقظا حد کم من منامہ اور جنابج کا ولا طائر یطیر بجناحیہ مین اور اگر صیب مین مراد مینہہ اور سما سے آسمان ہو تو فایدہ دفع گمان کا ہی اس شخص کے کہ پانی مینہہ کا دریا سے جاتا ہی چنانچہ بحر مواج مین کشاف سے منقول ہی بعضے مفسرین لکھتے ہین کہ لفظ او کا کہ اول واقع ہی واسطے شک کے آتا ہی اور شک اخبار باریتعالی مین روا نہین پس او بمعنی واو ہی اور بعضون نے جواب اس شبہے کا یہہ دیا ہی کہ اگرچہ اصل کلمہ او کا واسطے شک کے ہی کلام خبری مین لیکن جب کلام خبری متضمن تخیر اور تسویہ کے ہو لفظ او کو مجرد کرکے شک سے لاتے ہین اور تسویہ اور تخیر مین استعمال کرتے ہین یہان واسطے اوسکے کہ یہہ دونون تشبیہین جواز مین برابر ہین اس کلمہ کو لائے حاصل کلام کا یہہ ہی کہ حال منافقونکا یون کہو جب روا ہی اور یون کہو جب بجا ہی **فیہ** یعنی اس باران کے یعنے وقت برسنے مینہہ کے یا بیچ ابر کے **ظلمات** یا اندھیری مین کالی رات گھٹا چھائی پہار پڑتے ہوئے سے ایک اندھیرا ابر لونبو کا کہ ہر طبقہ اسکا گویا تاریکی جدی لاتا ہی دوسرا اندھیرا ہجوم قطرات کا تیسرا اندھیرا رات کا اور ہر چند ذکر رات کا صراحۃ نہین لیکن مذکور برق کا اور کلمہ اضاء لہم مشوفیہ واذا اظلم علیہم قاموا کا قریب تصریح ہی کہ ایسا معاملہ رات ہی کو واقع ہوتا ہی **ورعد** اور گرج ہی **وبرق** اور بجلی **یجعلون اصابعہم** کرتے ہین انگلیان اپنی **فی اذانہم** بیچ کانون اپنون کے **من الصواعق** کڑک سے **حذر الموت** ڈر موت کے سے کہ مبادا اسماتہ آواز تند کے صدمہ دلکو پہنچے او مفعول بہ موت ہو مفعول لہ ہی یا مفعول مطلق ہی فعل محذوف کا اسی یحذرون حذر الموت یا حال ہی بمعنی حاذرین موتہم یا ظرف ہی اسی وقت حذر الموت اور یہان اصابعہم بجائے انامل ہم طریق مجاز کہا ہی واسطے مبالغہ کے کہ گویا تمام انگلیان کانونمین گھساتے ہین خوف مرگ سے کہ آواز کڑکنے کی سنے نہین آوے **واللہ محیط بالکافرین** اور خدا سبحانہ محیط ہی ساتھ کافرونکے یہہ جملہ معترضہ ہی بیان علم الہی کے ساتھ حال کافرونکے اور قادر ہونے اوسکے کے اوپر جزا دینے انکے کے محیط کی معنی گھیر نیوالے کی ہین **یکاد البرق یخطف ابصارہم** نزدیک ہی کہ بجلی چمکاہٹ سے اچک لیجائے آنکھون اونکی کو یعنے بینائی اونکی کو یہہ جملہ مستانفہ ہی جب سننے والے نے یجعلون اصابعہم فی آذانہم سنکر کہا کہ ماذا یکون حال ابصارہم تب ارشاد ہوا کہ یکاد البرق یخطف ابصارہم **کلما اضاء لہم مشوا فیہ** ہرگاہ کہ بجلی چمک کر روشن کرتی ہی راہ واسطے اونکے چلتے ہین وہ بیچ روشنی اسکی کے اور چند قدم بچاتے ہین مہلکہ سے آپ کو **واذا اظلم علیہم قاموا** اور جب اندھیرا کرتی ہی اور پر اونکے کھڑے ہو رہتے ہین سراسیمہ ہوکر عطف اس جملہ کا اوپر مشوا فیہ کے ہی **ولو شاء اللہ لذہب بسمعہم وابصارہم** اور اگر چاہے خدا لیجاوے کان اونکے اور

آنکھین اُن کی یعنے منافقون کے جیسا کہ اندھا باطن کا اونکو کیا ہی ویسا ہی دیکھنا سنا ظاہر کا بھی انکے لے رے اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تحقیق حق سبحانہ تعالیٰ اوپر ہر چیز کے توانا ہی یہہ جملہ تذییل ہی ذیل مین جملہ سابقہ کے واسطے تاکید کے واقع ہوا ہی اس تمثیل مین تشبیہ فرمائی حق سبحانہ تعالیٰ نے منافقون کے ساتھہ اس گروہ کے کہ اندھیری رات مین بیچ بیابان ہلاک کے ہون اور مینہہ سخت موسل دھار اوپر برسی اور کثرت رعد کی اور چمک برق کی انکو سراسیمہ کرے پھر دہشت کے مارے کانون مین انگلیان رکھین اور اس اندھیری راہ مین انکو نہ نظر آوے جسوقت کہ بجلی کی چمکاہٹ سے روشنی ہو دو قدم راہ چلین پھر ویسے ہی اندھا دھند کھڑے رہجاوین سمجھہ لیجئے کہ اسلام کو ساتھہ مینہہ کے تشبیہ فرمائی ہی کہ سبب حیات قلوب ہی اور تکالیف شرعیہ کو مثل ترک ریاست کے اور جہاد ساتھہ اقربا کے اور ترک ادیان قدیمہ کے اندھیری رات موافق زعم منافقون کے ارشاد کیا اور رعد شدائد ہین کہ پیش آتے ہین اور برق غنیمتین اور فتح ہی اور صواعق ڈرانا ہی وعید سے اہل کفر اور نفاق کو پس منافق ظاہر مین اسلام قبول کرتے تھے لیکن جب احکام جہاد اور قتل کفار کے نازل ہوتے تھے ڈرتے تھے کہ مبادا اونکے بھی قتل کا حکم آوے چاہتے تھے کہ قرآن شریف سننے سے کان بند کرلین اور جب برق کثرت مال اور حصول غنائم کی اوپر چمکتی تھی دین اسلام کو پسند کرتے تھے اور جب تاریکی مجاہدات اور ریاضات کی اونکے خیال مین گذرتی تھی تو چلتے چلتے راہ دین مین ٹھہر جاتے تھے حاصل کلام کا یہہ ہی کہ جب امید نعمت کی ہوتی تھی تو دوست اور مدح گو ہوتے تھے اور جب ڈر محنت کا ہوتا تھا تو دشمن اور عیب جو **رابعی** احوال منافقان یہہ ہی اسی رافت + ہین تابع دولت و شریک راحت + مطلب ہون تو دوست ہون نہین ہون دشمن + معلوم کرانکو تو بوقت نکبت + باقی رہے یہان چند سوال جواب طلب **سوال** اوّل احوال کافرونکا دنیا مین یون فرمایا کہ اول بہرا پن پھر گونگا پن پھر اندھا پن بیان کیا کہ صم بکم عمی کہا اور آخرت کا انکے حال برعکس ارشاد کیا سورۂ بنی اسرائیل مین ونحشرهم یوم القیٰمة علیٰ وجوههم عمیا وبکما وصما نکتہ اس تغیر اسلوب مین کیا ہی **جواب** دنیا مین حقایق الٰہیہ اور اُخرویہ پردۂ حجاب مین ہین اور اکثر لوگ اونسے کوری رکھتے ہین طریقہ دریافت کرنیکا ان حقایق کے یہی ہی کہ کہنے واعظون مرشدون پیغمبرونکے سے کہ یہہ لوگ ان حقایق کا معائنہ کرکر ہمین پہنچاتے ہین سنکر معلوم کرین اور بعد سننے کے اگر شبہہ اور خلجان باقی رہے کچھہ تو تفتیش اور سوال اور تحقیق اوسکی زبان سے کی جائے اور بعد تحقیق اور تفتیش کے جو علامات تصدق اور حق کے ظاہر ہون اور حجاب مرتفع ہو تو کوری اوٹھہ جائے پس فقدانکو ان مراتب ثلثہ کے دنیا مین اسی ترتیب سے بیان فرمایا اور آخرت مین کہ حجاب اوٹھے ہوئے ہین کچھہ پردہ اور درمیان مین نہین جو ہی سو دیدہی واعظ اور مرشد وہان کیا چاہیئے کہ البیان لایحتاج الی البیان پس طریقہ فقدان دریافت حقایق کا اس مقام کے بھی ہی کہ پہلے دیدۂ حقیقت بین کور ہو بعد اُسکے آلات سوال و تفتیش کہ حرف و صوت ہین مفقود ہون پھر اگر بے سوال و تفتیش بھی کچھہ صدا کان تک آئے تو محسوس نہو پس واسطے آخرت کے بھی ترتیب مناسب ہوئے **سوال** دویم باران ابر سے برستا ہی نہ آسمان سے پس معنے او کصیب من السماء کے کیا ہوئے **جواب** دفع اس شبہہ کو سمجھے کرآئے ہین کہ سماء سے مراد آسمان بھی ہوسکتا ہی اور ابر بھی اور اگر معنے حقیقی کہ آسمان کے ہین وہی لیجے تو کہتے ہین ہم کہ ہر چند باران ابر سے برستا ہی لیکن تکوین ابر موقوف اوپر اوضاع آسمانی کے ہی پس کہہ سکتے ہین کہ مینہہ آسمان سے آیا اور باوصف اسکے مراد آسمان سے جہت آسمان ہی نہ جرم آسمان اور ابر جہت آسمان مین ہوتا ہی اگرچہ آسمان مین نہین ہوتا **سوال** سیوم باران نہین آتا مگر طرف آسمان سے پس فائدہ لفظ من السماء کا کیا ہی **جواب** دفع یہہ خدشہ بھی تجھے ہوچکا ہی پھر تفصیل سن لیجئے کہ کبھی باران کو ہر چیز کثیر النفع مین استعمال کرتے ہین بطریق مجاز چنانچہ کہتے ہین کہ فلانے مکان مین نعمت برستی ہی یا فلانے شہر مین زر برستا ہی واسطے دفع توہم اس مجاز کے اس لفظ کا زیادتی کرنا ضرور ہوا تاکوئی لفظ صیب کو اوپر باران مجازی کے حمل نکرے چنانچہ اذا استیقظ احدکم من منامہ مین کہا ہی کہ غرض زیادتی کرنے لفظ من منامہ سے دفع توہم کا ہی اوپر اوسکے کہ کوئی بیدار ہکو اوپر تنبہہ کے خواب غفلت سے حمل نکرے علیٰ ہذا القیاس لفظ جناحیہ کا ولا طٰئر یطیر بجناحیہ مین کہ کوئی طیر انکو بطیران ہمت تاویل نکرے یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اے لوگو اُعْبُدُوْا اوڑھو اوعبادت کرو رَبَّكُمُ پروردگار اپنے کے تئین الَّذِیْ وہ پروردگار کہ ساتھہ

قدرت کاملہ کے خَلَقَكُمْ پیدا کیا تمکو وَالَّذِيْنَ اور پیدا کیا ان لوگونکو بھی مِنْ قَبْلِكُمْ جو پہلے تھے تمسے لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ واسطے اسکے کہ شاید تم متقی ہو اور بہدایت قرآن کہ نصیب متقیان ہی بہرہ پاؤ یا یہہ معنی ہین تو کہ تم بواسطہ پرستش بچو خشم الہی سے پہلے مذکور مومنون اور کافرون اور منافقونکا جدا جدا فرمایا پھر یہان سے بطریق عموم پند اور نصیحت شروع کی اور درمیانمین لعلکم تتقون یہہ جملہ معترضہ لے آئے بیان فوائد عبادتمین اور بعضے لوگ پہلے اس آیت کے قل مقدر نکالتے ہین اسی قل یا ایہا الناس اعبدوا یعنے کہو ای محمد اسی لوگونکو ڈرو اور عبادت کرو اور لعلکم تتقون مین بعضے لوگون نے اعتراض کیا ہی کہ لعل واسطے ترجی کے ہی اور ترجی امید رکھنا ہی کہ امید متضمن شک ہوتی ہی پس کلام الہی مین شک کیونکر کیا جاوے پس جواب اسکا یہہ ہی کہ کلام عربین لعل واسطے تحقیق کے بھی آتا ہی پس یہان واسطے تحقیق کے ہی دوسری معنی امید سے مجرد کر کے بمعنی تعلیل محض بھی استعمال کرتے ہین لہذا اور نے کہا ہی کہ لعل کلام الہی مین بمعنی کی ہی اور ہو سکتا ہی کہ لعل واسطے ترجی مخاطب کے ہو یعنے قل یا ایہا الناس لعلکم تتقون اور داخل ہو مقولہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مین لکھا ہی مفسرون نے کہ جس آیت کے پہلے یا ایہا الناس ہی وہ مکی ہی اور جس آیت کے پہلے یا ایہا الذین آمنوا ہی وہ مدنی ہی یہہ قاعدہ اکثریہ ہی کلیہ نہین اسواسطے کہ اسی آیت کے پہلے یا ایہا الناس ہی اور مدنی ہی اور یا ایہا الذین امنوا قوا انفسکم واہلیکم نارا کہ سورۂ تحریم مین ہی مکی ہی باوجود اسکے کہ پہلے یا ایہا الذین آمنوا واقع ہی اور وجہ اس قاعدہ کی یہہ ہی کہ مکے مین بہت کافر تھے اور مسلمان تھوڑے وان خطاب یا ایہا الناس مناسب تھا اور مدینے مین مسلمان بہت تھے اسلام نے قوت پائی تھی وان خطاب یا ایہا الذین آمنوا ملائم تھا لکھا ہی فتح العزیز مین کہ معنے مکی اور مدنی کے کہ کلام علقمہ مین وارد ہی اور اسی بموجب مفسرین نے لکھا ہی وہ یہہ نہین کہ مکے اور مدینے مین نازل ہوئی ہین بلکہ مراد انکی یہہ ہی کہ جسجگہہ یا ایہا الناس آیا ہی خطاب بکفار رہی کہ بیشتر ساکنان مکہ تھے اور جسجگہہ یا ایہا الذین آمنوا ہی خطاب بمومنین ہی کہ غالبا مدینے مین تھے اسواسطے کہ اسوقت مین محل غلبہ کفر کو تھا اور محل غلبہ ایمان مدینہ مین باقی رہا یہان ایک خدشہ ہی وہ یہہ ہی کہ عبادت غیر تقوی شی دیگر نہین ہی پس لعلکم تتقون بعد اعبدوا ربکم کے کہنا اسطرح ہی جیسے کہین اعبدوا ربکم لعلکم تعبدون یا اتقوا ربکم لعلکم تتقون کہین اور یہہ کلام کمال نامناسب ہی **جواب** معنی عبادت کی تصحیح بلحاظ عبودیت ہین اور منتہی اس تصحیح کا اتصاف بصفت تقوی ہی پس عبادت اور تقوی باعتبار نہایت باہم اتحاد رکھتے ہین اور باعتبار بدایت افتراق اور تغائر یہان کلام منعطف اور باعتبار بدایت حال کے ہی اور محتمل ہی کہ معنی القا کی یہان موافق مفہوم لغوی اسکے کے ہون کہ پرہیز کرنے کی اور اپنے آپ کو نگاہ رکھنے کی ہی یعنے عبادت پروردگار اپنے کی بجالاؤ تا اپنے تئین غضب اوسکے سے نگاہ رکھو اس واسطے کہ اتلاف حقوق موجب غضب الہی ہی اور ترک عبادت مین تین حقوق تلف ہوتے ہین حق ربوبیت کا اسکے حق عبودیت کا اپنے حق نعمت کا اسکے کہ شکر مین اسکے لازم آتا ہی اَلَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وہ خدا کہ جسنے ساتھہ حکمت بالغہ کے کیا واسطے نفع فائدے تمھارے کے زمین کو بچھونا کہ اوسپر مقرر کروا پنا چلنا پھرنا سونا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً اور آسمان کو چھت تا اشعہ انوار ملائکہ علویہ بناؤن تمھارے کو برہم نہ کرین وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً اور اتارا آسمان سے یا ابر سے پانی یعنے مینہہ فَاَخْرَجَ پس نکالا بِهٖ ساتھہ اس پانی کے اسوقت کہ ساتھہ خاک کے ملے مِنَ الثَّمَرٰتِ پھلون سے رِزْقًا لَّكُمْ روزی واسطے تمھاری سمجھہ لیجئے کہ ثمرات جمع قلت ہی اور استعمال جمع قلت کا تین سے دس تک آتا ہی اور حق تعالی لاکھون کروڑون پھل مینہہ برسا برسا پیدا کرتا ہی وجہ کیا ہی کہ اپنی عطا کثیر کو قلیل بیان فرمایا جواب اسکا یہہ ہی کہ جو کوئی بڑا سخی ہوتا ہی وہ اپنے بہت دینے کو تھوڑا ہی جانتا ہی پس حق تعالی نے کہ جواد کامل ہی اپنی عطا کثیر کو قلیل ذکر فرمایا کہ یہہ سب میوہائے گوناگون ہیچ نظر تمھارے کے کثیر ہین اور نسبت بجود وعطا باری قلیل وحقیر اور من الثمرات مین من تبعیضیہ ہی یعنے بعضے میوے واسطے روزی دینے تمھارے کے یا من بیانیہ ہی اور امام زاہدی نے لکھا ہی کہ الف اور لام عہد کا ہی اور معہود انواع ثمرات ہین جنت کی روایت ہی کہ حضرت آدم علی نبینا وعلیہ السلام جنت بہشت سے زمین پر آئے حق تعالی نے بہشت کے میوونکی قسم سے یہان زمین پر پیدا کر دئے سمجھہ لیجئے کہ حق تعالی نے اندوآیتون مین پانچ چیزین اوپر بندون اپنون کے کہ دلائل وحدانیت اسکے کی ہین شمار کئے ہین اول خلقت مردم ہر وقت دوسری

خلقت ابا، انکے کی اور ان دو نعمتون کو ایک جگہہ ذکر فرماکر آیۃ کو ختم کیا ہی تیسری پیدایش زمین کی چوتھی پیدایش آسمان کی پانچوین جو چیز کہ مجموع زمین و آسمان سے حاصل ہوتی ہی کہ آسمان سے پانی برسایا اور زمین سے بسبب اس پانی کے میوہ اگایا اور رزق فرمایا اور یہہ تینون نعمتین اخیر ہین دوسری آیت کے لائے اکٹھے وجہ اس تفریق کی اور اس ترتیب کی کیا ہی **جواب** وجہ یہہ ہی کہ دونون نعمتین پہلی قبیل نعمتہائے انفسی سے ہین اور تینون نعمتین پچھلی منجملہ نعمائے آفاقی سے ہین انفسی نعمتون کو مقدم فرماکر ایک جگہہ لائے اسواسطے کہ اقرب اشیا طرف شخص کے نفس اسکا ہی پھر اصول اوسکا ابا و امہات سے اور نعمتون آفاقی کو ساتھہ اس ترتیب کے ایک جگہہ لائے اسواسطے کہ زمین مکان اور مقر بنی آدم ہی قعود و قیام اور لقیظہ اور منام اسی کا اسمین ہی اور کسیوقت مین اس سے غافل نہین پھر جب نظر بلند کرین آسمانکو دیکھتے ہین کہ مثال ایک قبے کے سر پر سایہ فگن ہی اور انوار اور اشعہ گوناگون اس سے روشن ہین پھر مجموع سے اس صحن و سقف کے جو پیدا ہوتے ہین وہ بیان فرمائے اسواسطے کہ مرتبہ مرکب کا بعد مرتبے بسایط کے ہی **بیت** چون فراغت ز مفردات آمد ٭ دقت مشق مرکبات آمد ٭ اور یہہ بھی معلوم کیجیے کہ بعضے کوتہ اندیش لفظ فراش سے استدلال کرتے ہین اوپر اسکے کہ زمین شکل کُرّی کے نہین اسواسطے کہ کُرّے کو فراش نہین کہا جاتا یہہ استدلال انکا نہایت پوچ ہی اسواسطے کہ فراشیت زمین کی کو اوپر فراشیت فرشہاے مالوفہ اپنی کے توشک اور نمدہ اور قالین اور شطرنجی کے قیاس کرنا کمال غلط ہی فرش کو کیا ضرور ہی کہ سطح مستوی ہو کرہ زمین باوجود کرویت اور استدارت کے جو جرم کلان رکھتا ہی اور اطراف اسکے باہم تباعد کلی رکھتے ہین اور ارتفاع اور انخفاض اوسکا نظر نہین آتا قابل فراشیت کے ہی بلاشبہ اور باوجود اسکے دلایل قویہ قطعیہ قایم ہین اوپر کرویت اُسکے کے اور جو واضح تر دلیل دلایل عقلیہ اس مدعا کی سے ہی وہ یہہ ہی کہ طلوع اور غروب کواکب کا اوپر اہل مشرق کے مقدم اوپر طلوع اور غروب اہل مغرب کے ہی اور مابین شمال اور جنوب کے از دیاد ارتفاع قطب ظاہر اور انحطاط قطب خفی بیچ صورت دور جانے جانب شمال مین اور بالعکس جانب جنوب مین دلیل صریح اوپر کرویت اُسکی کے ہی لہذا محققین فقہا نے بیچ فتاوونکے لکھا ہی کہ اگر مقارن طلوع آفتاب دو برادر مرین ایک چین مین دوسرا اندلس مین ثانی وارث اول ہو نہ بالعکس اسواسطے کہ طلوع آفتاب کا چین مین مقدم اوپر طلوع آفتاب کے کہ بیچ اندلس کے ہواہی پس موت برادر چینی کی مقدم اوپر موت برادر اندلس کے ہی چین نام شہر ملک مشرق کا ہی اور اندلس نام شہر مغرب کا ہی اور اوسپر اوضح دلیل شرعیہ یہہ ہی کہ اوقات نماز کو اوپر اوضاع آفتاب کے قرار دیا ہی ساتھہ اس وجہ کے کہ جمیع مکلفین کو کہ بیچ اطراف اور جوانب زمین کے اقالیم مختلفہ مین رہتے ہین عام و شامل ہو اور یہہ معنی بدون کرویت زمین کے نہین ہوتے اور سمجھہ لیجیے کہ اس آیت سے صریح معلوم ہوتا ہی کہ رزق مخصوص لغذاے بنی آدم نہین بلکہ جو چیز کہ ساتھہ اسکے انتفاع لیا جاوے رزق ہی اسواسطے کہ بیچ مقام بیان عموم نعمت کے اکتفا اوپر اون میوونکے کہ غذا آدمیونکی ہو پس اصلا مناسب نہین اور یہہ بھی سمجھہ لو کہ مفسرین سلف سے یون منقول ہی کہ آب باران آسمان سے آتا ہی نہ ابر سے ابر واسطے ہی مانند غربال کے چنانچہ ابوالشیخ نے کتاب العظمت مین حضرت حسن بصری سے روایت کی ہی کہ اونسے پوچھا کہ مینہہ آسمان سے آتا ہی یا ابر سے فرمایا آسمان سے ابر علامت کے سوا نہین اور کعب احبار سے روایت کی ہی کہ السحاب غربال المطر اگر ابر نہوئے پانی آسمان کا وقت نزول کے اسقدر شدت کرے کہ زمین کافتہ ہوجاوے اور ایسی ہی خالد بن معدان سے روایت کی ہی کہ باران زیر عرش سے آتا ہی اور بترتیب ساتون آسمانون سے گذرتا ہی پھر پائین آسمان مین جمع ہوتا ہی وہان سے ابر اوسے جذب کرکے اپنی طرف کھینچتا ہی اور عکرمہ سے یون نقل کیا ہی کہ آب باران آسمان ہفتم سے ہی اور خالد بن یزید سے روایت ہی کہ باران دو قسم ہی ایک قسم آسمان سے ہی اور ایک قسم وہ ہی کہ ابر دریا سے نوش کرتا ہی اور بسبب رعد اور برق کے زمین پر گراتا ہی پس جو قسم دریا سے ہی وہ قوت روئیدہ کرنے کی نہین رکھتا اور جو قسم کہ آسمان سے ہی طاقت اُگانے کی رکھتا ہی اور حقیقت ان اقوال کی یہہ ہی کہ تکوین سحاب بلاشبہ درمیان آسمان و زمین کے ہی اور استحالہ غبارات اور بخارات کا بھی وہین واقع ہوتا ہی لیکن بیشتر صعود بخارات کا دریاے شور سے واقع ہوتا ہی اسواسطے کہا جاتا ہی کہ دریا سے پانی لاتا ہی اور اصل اس کارخانے کی

اولئک ۲

اوضاع آسمانی سے اور افعال ملائکہ ہفت آسمان سے ماخوذ ہی کہ بحکم قضائے عرشی تدبیر اس امر کی کرتے ہین اگرچہ ظاہر مین اسباب اضیہ سفلیہ سے وابستگی رکھتا ہی لیکن باطن مین تاثیر قضائے عرش ہی کہ ان اسبابکو فراہم لاکر مصروف اس کارخانیکا کرتی ہی خصوصًا خلقت زمین و آسمان اور جو کچھ ترکیب قوائے فاعلیہ اور انفعالیہ اندونکی سے نمودار ہوتی ہین ۵ قضائے الٰہی کے سب کام ہین + اسی سے سب آغاز و انجام ہین + اس اٹھکیل کے کھیل ہین جلوہ گر + جو دن رات ہوتا ہی شام و سحر + فَلَا تَجْعَلُوا لِلّٰهِ اَنْدَادًا پس مت تقرر کرو واسطے اللہ کے شریک اور ہمتا وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اور حال یہہ ہی کہ تم جانتے ہو کہ اسکا مثل نہین ہی اور بنجاہے ہوا سواسطے کہ کوئی سوا اسکے قادر نہین ہی اور پیدا کرنے مخلوقات کے وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ اور اگر ہو تم بیچ شک کے عطف اوسکا اوپر جملہ اعبدوا کے ہی کہ اسمین امر بعبادت خدا ہی اور اسمین بیان اعجاز قرآن اور حقیقت حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم مِمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا اس چیز سے کہ اتاری ہمنے اوپر بندے اپنے کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی سوال پیغمبر کو بلفظ عبدنا ذکر فرمایا اور رسولنا اور نبینا نہ کہا باوجودیکہ مناسب مقام تھا اسواسطے کہ نزول کتاب کا نہین ہوتا مگر اوپر رسول اور نبی کے جواب پانا منصب رسالت اور نبوت اور خلوص بندگی اور کمال عبودیت سے ہی **نظم** بندگی کرتا کہ پاوے خواجگی + خواجگی دشوار ہی بے بندگی + بندگی ہی موجب خورسندگی + بندگی کریے بندگی کر + پس جہت اظہار شرف عبودیت لفظ عبدنا مناسب تر ہوا چنانچہ آیۃ انزل علی عبدہ الکتاب اور نزل الفرقان علی عبدہ مین اور قرآن شریف کو کہ تم کہتے ہو خدا کا کلام نہین محمد نے بنالیا ہی فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ پس لے آؤ تم کہ اہل فصاحت اور بلاغت ہو ایک سورت کہ اقل اسکی تین آیتین ہون مانند قرآن کے بیچ فصاحت بلاغت کے اور پستی درستی الفاظ کے اور ہر ترکیب اوسکی اوپر موقع کے واقع ہوئی ہو اور ہر تشبیہ اور ہر مجاز اور ہر کنایہ بحسن و لطافت اسمین مستعمل ہوا اور باوجود اوسکے تنافر اور وحشت کلمات سے اور تعقید کلمات سے سالم اور بری ہو تا معلوم ہو کہ یہہ کلام بھی تالیف بشری اور سلیقۂ شعری سے ہی اور یہہ بھی سہل گیری کیواسطے کہا والا یہہ کلام اور چیزین سوا ان چیزونکے بہت رکھتا ہی ایسے کہ اگر تتبع اونکا کیجے چاہین قافیہ تنگ ہو جائے تیسرا وجہ یہہ کہ اسلوب اس کلام کا مخالف اسالیب کلام بشری ہی خصوصًا مطالع اور مقاطع سور مین دوسری تناقض اور اختلاف سے منزہ ہی تیسری مشتمل اوپر اخبار غیب کے ہی قصص ماضیہ قرون گذشتہ کی اسمین بے مطالع کتاب اور مراجعت تواریخ بہ تفصیل تمام مذکور ہین اور وقایع آیندہ بھی کہین تبلویح معلوم ہوتے ہین اور مطابق وقایع کے پڑتے ہین پھر جو اس کلام مین تامل کیجے تو باوجود ان وجوہ کثیرہ کے فصاحت اسکی بدرجۂ نہایت پہنچتی ہی یہان سے دریافت ہوتا ہی کہ سوا اس قادر بیچون کے کسے قدرت ہی کہ باوجود ان مواقع گوناگون کے اسما کلام تصنیف کرسکے اور بعض ان مواقع سے یہہ ہی کہ فصاحت عرب کی اور سوا اسکے فرق انام کی بمیزیز وصف ان چیزونکی مین ہوتی ہی کہ دیکھی سنین ہین جیسے شتر اسپ غلام کنیز زن فرزند باد شاہت وزارت جنگ غارت اور امثال انکے اور اس کلام مین ان چیزونکا قدر قلیل مذکور ہی اکثر اس کلام مین مذکور ایسے اشیا کا ہی کہ دیدہ و شنیدہ نہین اور بیان مین ان چیزونکے رعایت تشبیہات دقیقہ کی اور استعارات بلیغہ کی ایسی ہی کہ مقدور کسی فرقے کا نہین اور بعض مواقع سے یہہ ہی کہ اس کلام مین رعایت صدق اور اجتناب کذب بہ نہایت واقع ہی اور یہہ جس کلام نظم و نثر مین ہو بے لطف ہوتا ہی چنانچہ کہا ہی ۵ در شعر پیچ در فن او + چون اکذب او احسن او + اور بعض مواقع سے یہہ ہی کہ جو ناظم شعر اور نثر نویس ایک قصہ ایک مضمون مکرر مذکور کرتے ہین تو کلام اونکا مرتبۂ ثانی مین علوی رتبے سے گر پڑتا ہی اور اس کلام مین جون جون تکرار آتا ہی لطف زاید بہم پہنچاتا ہی اور بعضے مواقع سے یہہ ہی کہ کلام جب طویل ہوتا ہی رعایت فصاحت بلاغت کی اسمین دشوار ہوتی ہی اور لابد بعضے مواضع مین درجۂ علیا سے ساقط ہو جاتا ہی بخلاف اس کلام کے اور بعض مواقع سے یہہ ہی کہ مضامین اس کلام کے واجب کرنا عبادات کا حرام کرنا لذات اور مشتہیات نفس کا تحریض مردم بر بذل بیچ دنیا کے اور بذل مال اور صبر بمصائب اور یاد کردن موت اور توجہ بآخرت ہین اور ان امور کے بیان مین دائرہ بلاغت کا نہایت تنگ ہی اور بعض مواقع سے یہہ ہی کہ کوئی شاعر اور نثر نویس نہین مگر سلیقہ ایک

مضمون کے ادا کا اوسکے کلام مین غالب ہوتا ہی بعضے بیان حسن مین معشوقونکے قدرت تمام رکھتے ہین بعضے بیتابی عشاق خوب باندھتے ہین بعضے بزم بعضے رزم اور یہہ کلام ہر فن مین بینظیر ہی اور بعضے موانع سے یہہ ہی کہ یہہ اصل علوم و دقیقہ ہی مثل علم عقائد اور مناظرہ با اہل ادیان باطلہ اور علم اصول فقہ اور علم فقہ اور علم احوال اور علم اخلاق اور سوا انکے علوم باریک اور اس قسم کے غوامض بیان کرتے ہین راہ بلاغت طی کرنا مقدور بشر نہین اگر شک ہو بلیغ کو فرمایش کرو کہ ایک دو مسئلہ منطق کے عبارت رنگین مین یا کوئی مسئلہ فرایض کا کلام بلیغ مین ادا کرے ہرگز ممکن نہین پس ان چیزون سے بہ یقین دریافت کرو کہ یہہ کلام بشری نہین کلام الٰہی ہی وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ اور پکارو تضرع و زاری اگر تمھین طاقت معارضہ کی نہین ہی تو شاہدون اپنے کو یعنے حاضران مجلس کو کہ شعرا اور خطبا ہین یا بتون کو پکارو کہ مددگار ہون تمھارے شہدا جمع شہید کی ہی اور شہید ماخوذ شہود سے ہی بمعنی حضور اور شہید ماخوذ شہادت سے بھی ہی اور بتونکو شہدا کہا موافق زعم کافرونکے کہ کہا کرتے تھے ہولا شہدون لنا عند اللہ یا اور کوئی جسے سمجھو کہ مددگار ہوگا تمھارا بلاؤ تضرع و زاری مِنْ دُونِ اللَّهِ سوا خدا کے اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ اگر ہو تم سچے اپنے قول مین کہ قرآن شریف کو کلام بشر کا کہتے ہو باقی رہے یہان چند خدشے وہ یہہ ہین خدشہ اوّل قرآن مین بعضی آیتین اور ونکے کلام سے نقل کر گئے ہین پس اگر آیات اسی عبارات سے ان سے صادر ہوئی ہین تو اعجاز قرآن کا متحقق نہ ہوا اسواسطے کہ کلام بشر بھی اس درجہ بلاغت کو پہنچا اور اگر یہ عبارات انسے صادر نہین ہوا تو خبر مطابق واقع کے ہوئی اور عدم مطابقت واقعہ خبر الٰہی مین محال ہی **جواب** حکایت کلام غیر کی دو طریق پر ہی اوّل یہہ ہی کہ کلام اسکا بعینہ بے تغیر و تبدیل نقل کرین جیسے استفتا مین احکام طلاق عتاق اقرار انکاری مین وصیت سے عبارت کیسکی لاتے ہین یا کلام اطفال کا بلغت اطفال ذکر کرتے ہین دوسری یہہ ہی کہ نقل بالمعنی کرتے ہین اور ونکی معانی کو اپنی عبارت مین ترتیب دیتے ہین جیسے منشی احکام بادشاہی کے اور نویسندے قبالے و خطوط کے اسی پر عمل رکھتے ہین حکایات اور قصص قرانی قبیل ثانی سے ہین کہ کلام غیر کا اپنی عبارت مین نقل فرمایا ہی اسیطرح بعضے مقام پر بزبان بندگان بوجہ تلقین و تعلیم ارشاد کیا مثل ایک بعد یہان مطابق معنی کے صدق خبر مین کافی ہی مطابقت الفاظ کی درکار نہین ہی خدشہ دوم وقوع شک و شبہ کافرون سے حقیقت قرآن مین یقینی تھا حرف شک کا کہ ان ہی کیون لائے **جواب** واسطے وضوح دلایل اعجاز قرآنی کے کہ شک کو جڑ سے اکھیڑے اس امر یقینی کو مشکوک قرار دیا اور حرف شک کا استعمال کیا خدشہ سیوم صاحب شک مدعی نہین ہی تا حجت درخواست کرین اسواسطے کہ حجت مدعی پر ہی نہ منکر پر منکر کے مقابلے مین اپنی طرف سے حجت لانی چاہیے پس طلب کرنا معارضہ قرآن کو منکر سے کس وجہ سے ہی **جواب** جو کوئی اعجاز قرآن کا منکر ہوا گویا دعوی کیا کہ تالیف مثل اوس کلام کے مقدور بشر کا ہی اس دعوہ ضمنی پر طلب حجت مدعی سے ضرور ہی خدشہ چہارم جس کیسکو کسی چیز مین شک ہوتا ہی اسکے خاطر مین کوئی حکم نہین ہوتا اور صدق اور کذب لوازم حکم سے ہی پس درمیان وان کنتم فی ریب اور ان کنتم صادقین کے کسوجہ سے ارتباط ہی **جواب** ان کنتم صادقین دو احتمال رکھتا ہی ایک یہہ کہ مربوط ساتھ ان کنتم فی ریب کے ہو اس تقدیر پر یہہ خدشہ یہان وارد ہوتا ہی دفع اوسکا یہہ ہی کہ جو کوئی اعجاز قرآن مین شک کرتا ہی پس گویا خبر دیتا ہی کہ قرآن تالیف بشر کی ہو سکتا ہی اور اس کلام ضمنی مین کاذب ہی نظر اس کلام ضمنی پر کر کر ان کنتم صادقین فرمایا دوسری یہہ کہ مربوط ساتھ ادعوا شہداءکم من دون اللہ کے ہو اور اس تقدیر پر مراد یہہ ہی کہ اگر تم اس دعوی مین صادق ہو کہ معبود تمھارے فریاد کو تمھاری پہنچتے ہین اور حل مشکلات کرتے ہین پس اب خدشہ وارد ہی نہین ہوتا اور یہان سمجھ لیجیے کہ ضمیر مثلہ کی بعضے مفسرین نے عبد کیطرف پھیرائی ہی اور یہہ معنی کہین ہین کہ لاؤ بقدر ایک سورت کے مانند اس عبد سے ہمارے کہ امی محض ہی مشق نظم و نثر کی اصلا نہین کی ہی یہہ تفسیر بھی یہان ہو سکتی ہی لیکن اور مقامات مین اور آیات مخالف اس تفسیر کے ہین چنانچہ سورۃ یونس مین فاتوا بسورۃ من مثلہ اور سورۃ ہود مین فاتوا بعشر سور مثلہ اور سورۃ بنی اسرائیل مین قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا پس جو تم معارضہ

نہ کرسکے زمانۂ گذشتہ مین اور مثل قرآن شریف کے سورت نہ بنا سکے وَلَنْ تَفْعَلُوا اور ہرگز نہ زمانۂ آئندہ مین بھی معارضہ نہ کرسکوگے فَاتَّقُوا النَّارَ پس ڈرو تم آگ دوزخکی سے الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ وہ آگ کہ ممتاز ہی اور آگونمین ساتھ اوسکے کہ ایندھن اوسکا آدمی کافر ہین اور پتھر اُعِدَّتْ لِلْكَافِرِيْنَ تیار کی گئی ہی واسطے کافرونکے سمجھ لیجے کہ یہان حق تعالیٰ نے آگ دوزخ کی کا دو چیز ایندھن فرمایا آدمی اور پتھر آدمی بسبب اسکے کہ باوجود عقل ہوش کے ناگرویدہ رہے اور قرآن اور پیغمبر پر ایمان نہ لائے سزاوار اس عذاب کے ہوئے اور پتھر یعنے بت اور کبریت بتونکو کہ کافر معبود اپنا جانکر پوجتے ہین واسطے تحقیر کافرونکے ایندھن دوزخ کی کا کیا اور کبریت کو کہ آگ اسکی صعب تر اور بوئے ناخوش تر ہوتی ہی واسطے تعذیب کافرونکے مقرر کیا بعضونے کہا ہی کہ اہل دوزخ جب دوزخ مین رو ینگے اور نالے کرینگے تو ابر سیاہ نمودار ہوگا اونکو امید مینہہ برسنے کی ہوگی مینہہ کی جگہہ پتھر برسینگے آگ زیادہ تر سوزش حرارت پیدا کرے گی اگر کوئی اعتراض کرے کہ اعدت للکافرین سے معلوم ہوتا ہی کہ آگ دوزخ کی مخصوص ساتھ کافرونکے ہوا اور غیر کافرونکے معذب نہون اور اس سے لازم آتا ہی کہ گناہ کبیرہ کرنیوالا بے توبہ مرے وہ بھی کافر ہو کہ اسکے حق مین بھی تعذیب آئی ہی چنانچہ مذہب معتزلہ کا ہی کہ گناہ کبیرہ سے آدمی کافر ہو جاتا ہی جواب اس کا یہہ ہی کہ اگرچہ تیاری دوزخکی خاص واسطے کافرونکے ہی لیکن دوسرکیا جانا کچھہ منع نہین جیسے ایک شخص نے مکان خاص اپنے واسطے بنایا اور اسمین مہمان آرہا تو کچھہ قباحت نہین ہی یا بندیخانہ کہ خاص واسطے قیدیونکے ہی اگر قاضی مدیونکو یا اور کسیکو اس خوف سے کہ بھاگ نجاوے حکم قید کا اسمین کرے تو خیر کچھہ مضایقہ نہین ہی پس تمسک معتزلہ کا اور خوارج کا ساتھہ اس آیۃ کے کہ اہل کبائر کفار ہین اور اہل صغائر واجب العفو پوچ اور بے معنی ہی اسواسطے کہ صفت جنت مین اعدت للمتقین وارد ہی اور حالانکہ صبیان لڑکے اور مجانین دیوانے بھی باجماع معتزلہ اور خوارج جنت مین جاوینگے باوجودیکہ متقی نہین ہین کہ مکلف ساتھہ امر اور نہی کے نہین ہین اور اعدت بجگہہ اوریت وجنۃ عرضہا السموات والارض اعدت للمتقین مین کہ صیغہ ماضی کا ہی دلالت کرتا ہی کہ بہشت اور دوزخ زمانۂ ماضیہ مین پیدا ہوئے ہین اور نزدیک معتزلہ کے اور جہمیہ کے ہونیوالے ہین زمانۂ مستقبل مین اور اعدت کو کہ ماضی ہی بمعنی مستقبل مجازاً کہتے ہین کہ وہ صریح غلط فہمی ہی اونکی کہ احادیث متواتر المعنی اسمین ناطق ہین اور سوا اسکے معنی حقیقی آیت کی چھوڑکر مجازی لینا کیا معنی مجاز وان لیتے ہین کہ کوئی دلیل قایم ہو یہان کوئی دلیل قایم نہین ہی اور بغیر دلیل کے حمل اوپر مجاز کے درست نہین **سوال** آدمیونکو اور پتھرونکو ہیزم دوزخ کا کیا اور دوزخ کو واسطے کافرونکے تیار کیا پس معذب تو کافر ہوئے ایندھن دوزخ کا کون سے آدمی ہوئے **جواب** معرفہ بعد معرفہ کے مقتضی اتحاد کا ہی چنانچہ جاءنی زید فاکرمت الجائے جائے اور زید ایک ذات ہی پس کافر اور آدمی کہ ایندھن نار کے ہین ماصدق علیہ انکا ایک ہی وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور خوشخبری دے تو ان لوگونکو کہ ساتھہ توفیق الٰہی کے ایمان لائے ہین خدا اور رسول اور قرآن پر وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل کئے اچھے فرایض اور واجبات اور سنن اور مستحبات اور مضمون بشارت کا کیا ہی اَنَّ لَهُمْ یہہ کہ واسطے انکے آخرت مین جَنّٰتٍ باغ ہین کہ انھونمین سب قسم کے میوے ہونگے سمجھہ لیجئے کہ جنات جمع جنت کی ہی کہ بمعنی باغ ہی اور جنتین کلام اللہ سے چار ثابت ہوتی ہین کہ فرمایا ہی ومن دونہما جنتان اور باعتبار شہرت ہشت بہشت ہین چنانچہ نام بھی اونکے وارد ہین جنت فردوس جنت عدن جنت ماوی دار الخلد دار السلام دار المقامہ علیین جنت نعیم پس ظاہر یون معلوم ہوتا ہی کہ باعتبار دروازونکے آٹھہ نام ہون غرض واسطے مسلمانونکے جیسا ہین بحسب مراتب ایمان اور اعمال شایستہ باغ اور وہ باغ ہمیشہ سرسبز اور تروتازہ رہینگے اسواسطے کہ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ جاری ہین نیچے درختون اُنکے کے یا نیچے غرفون اور منظرون اُنکے کے نہرین لکھا ہی کہ بہشت مین چار نہرین ہین پانی کی شہد کی دودہ کی شراب کی اور بعضونے کہا ہی کہ نہر پانی کی ہی لیکن موافق خواہش کے بدل ہوگی وقت خواہش آب کے پانی کی ہوگی اور وقت خواہش شہد کے شہد کی اور وقت خواہش دودھہ کے دودھہ کی اور وقت خواہش شراب کے شراب کی اور بعضون نے لکھا ہی کہ ایک نہر ہی کہ چار خاصیتین رکھتی ہی زندگانی کہ

خاصیت آب ہی اور پرورش کہ خاصیت شیر ہی اور حلاوت کہ خاصیت شہد ہی اور نشاط کہ خاصیت شراب ہی سب اُس ایک عین
موجود ہین پس ایک نہر کو باعتبار تعدد خواص کے ساتھہ لفظ جمع کے ذکر فرمایا غرض بہر روش جاری ہونگی وہان نہرین چنانکہ انہار
حکمت ایمان باطن انکے سے یہان اور پرزبان انکے جاری ہوئے تھے فیض اُسکا اس عالم مین پہنچیگا اور جب یہہ اُن باغونمین داخل
ہونگے اور لذات اوسکی استعمال کرینگے معلوم ہوگا کہ سب یہہ لذتین گوناگون جزائے ایمان وعمل صالح ہی تالذت بسبب اس جاننیکے
دوبالا ہوکر فی ایمان اور عمل صالح ذہن مین انکے بڑہے اور اگر یہہ معلوم انکو نہو تو مانند نعمتون دنیا کے ان نعمتونکو بھی نعمتہائے ابتدائی
تصور کرین اور لذت دریافت جزا سے محروم رہین اور دلیل اس جاننے کی یہہ ہی كُلَّمَا رُزِقُوا هرگاہ روزی دیئے جاوینگے مِنْهَا اُن
درختونسے مِنْ ثَمَرَةٍ میوونسے رِزْقًا رزق قَالُوا کہینگے هٰذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ یہہ رزق جزا اس چیز کی ہی کہ دی گئی تھی
ہمکو پہلے اس سے دنیا مین مقامات واحوال سے کہ ثمرات ایمان اور اعمال شایستہ ہمارے تھے وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا اور دئے جاوینگے
مسلمانون کو میوون بہشت کے سے ہمرنگ وہمصورت باوجود تفاوت بلذت تاتشابہ نشاء اور تفاصیل آثار دونون برقرار رہین بعضون
نے کہا ہی درانحالیکہ وہ میوے متشابہ آپسمین ہونگے یعنے آپسمین ایک ہونگے بیچ رنگ کے اور مزہ علحدہ ہوگا چنانچہ حضرت حسن بصری
رضی اللہ عنہ اور سوا انکے اور تابعین سے منقول ہی کہ میوہائے بہشت صورتمین یکرنگ اور لذت اور طعم مین مختلف ہونگے بعضون نے کہا
ہی کہ متشابہ ہونگے بیچ جودت کے یعنے سب کے سب اچھے ہی ہونگے ردی بُرا نہوگا کوئی سمجھہ لیجئے کہ اکثر مفسرین نے ہٰذَا الَّذِي رُزِقْنَا کو
حمل اوپر نوعیت اور جنسیت کے کیا ہی نہ جزائیت پر اِنپر اُنکا استدلال قوی وارد ہوتا ہی اسواسطے کہ لفظ کلما کا مستوجب جمیع افراد رزق اور مرات
رزق ہی اور ظاہر ہی کہ اول بار یہہ قول بہشتیونسے متصور ہوسکتا ہی نہین اسواسطے کہ قبل اس سے گاہے رزق اخروی انھین عنایت نہین ہوا
تھا لہذا بعضے مفسرین نے رزقنا مین قبل کو حمل کیا ہی اوپر رزق دنیوی کے اور یہہ بھی مستقیم نہین ہوتا اسواسطے کہ اس صورتمین لازم آتا ہی
کہ بیچ آخرت کے کوئی نعمت ورائے نعمتہائے دنیوی نہو اور حال آنکہ آیات بسیار اور احادیث بیشمار دلالت کرتی ہین اوپر اسکے کہ وہان نعمتین
نادیدہ وناشنیدہ بھی ہونگی از انجملہ آیت فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ ہی اور حدیث أعددت لعبادي الصالحين
ما لا عين رأت ولا أذن سمعت ولا خطر على قلب بشر اور واسطے اذعان دونون اشکال کے بعضے متاخرین نے رزقنا من قبل کو عام کیا
ہی کہ دنیا مین ہون یا آخرت مین پس بار اول رزق دنیوی کو یاد کرینگے پھر اور مرتبونمین رزق اخروی کو لیکن یہہ توجیہ بھی باوجود تکلف
کے مطلق درست نہین ہوتی اسواسطے کہ افراد بہشتیونکے مفالیس اور مساکین اور بیمار بھی ہونگے اونکو دنیا مین بقدر ما یحتاج الیہ سے زیادہ
عنایت نہین ہوا وہ نعمت بہشت کی دیکھکر کہ کسی نعمت دنیا کو یاد کرینگے کہ اونکو کچھہ پہنچی ہی نہین اور معہذا بار بار لاتے ہین ایک چیز کی لذت
ناقص ہوجاتی ہی گو منافع اور طعم مین تفاوت ہو کہ مثل مشہور ہی **مصرع** چو حلوا بیکبار خوردن بس + پس اصح یہی ہی کہ حمل ہٰذَا الَّذِي
رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ حمل جزا بمجزی علیہ ہی نہ حمل نوع کا اوپر فرد کے اور اتحاد کہ درمیان جزا اور مجزی علیہ کے فی الواقع متحقق ہی قوی تر ہی
اوس اتحاد سے کہ درمیان فرد اور نوع کے بیچ نظر ظاہر بین کے مدرک ہوتا ہی اسواسطے کہ جزا بیچ حقیقت کے ظہور مجزی علیہ ہی بیچ لباس
دوسرے کے اور دریافت کرتے ہین اسکے کہ یہ نعمت ظہور اس عمل کے ہی کہ دنیا مین ہمسے صادر ہوا تھا وہ لذت اور لطف حاصل ہوتا ہی کہ خارج
بیان سے ہی اور یہہ جو کہا جاتا ہی کہ آدمی کو انسیت مالوفات سے ہوتی ہی اور رغبت اور میلان طرف مالوفات کے کمال کرتا ہی پس یہہ
اسوقت ہی کہ مزاج معتاد اور قوت شہویہ اُسکی اسی حالت اولی پر ہو اور جب مزاج بجہت وسعت نشا متبدل ہوا ہو اور قوت شہویہ بسبب
کمال علو اپنی کے ترقی کرگئی ہو پھر یا بند مالوفات اپنے کا اوسے جاننا کمال نادانی ہی چنانچہ فتح العزیز مین لکھا ہی اور بعضے مفسرین نے
لکھا ہی کہ جب بہشتی میوہ کھانے کو توڑینگے تو اس دفعہ مین کہ ہاتھہ سے دہن تک نہ پہنچاوینگے کہ میوہ دوسرا وہین پختہ تیار ہوجاویگا سمجھہ لیجے
کہ جو مسکن اور مطعم اور مشرب بہشتیونکا باین خوبی بیان فرمایا اور یہہ بھی ارشاد کیا کہ یہہ لذتین اور نعمتین اون کو بیچ مقام جزا اور مکافات

اعمال کے عنایت ہونگی تاکہ ابتہاج وسرور اونکا زیادہ ہو اور قاعدہ ہی کہ بغیر یاران موافق کے اور محبوبان دلفریب کے جو نعمت ہو مکدر ہوتی ہی چنانچہ کہا ہی ؎ اگر ہین اپنے وہ جانان نہو + گلستان ہین کیونکہ زندان نہو + لہذا ارشاد فرمایا کہ واسطے تکمیل ابتہاج وسرور انکے ہم صحبت موافق بھی دیئے جاینگے وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ اور واسطے بہشتیونکے بیچ بہشت کے قبیلے ہین پاک کئے گئے بول غایط منی حیض استحاضہ سے تا آنکہ آب دہن اور آب بینی اور درد سر اور برص وجذام اور دق اور زکام وغیرہ انمین نہونگے اور حسد بغل غش کینہ غم اندوہ اور خصائل رزائل سے باطن اونکا پاک ہوگا اور ظاہر ہین اُنکا جو چیز کہ مکروہ الطبع ہی اس سے صاف ہوگا اور بدن انکا ایسا شفاف ہوگا کہ مغز ساق مثل رشتہ مروارید کے نظر آویگا اور اگر ایک انمین سے خضر اپنی اندھیری رات مین بیچ دنیا کے دکھاوے تمام جہان روشن ہوجاوے اور اگر آب دہن ڈالے دریائے شور مین شیرین ہوجاوے ایسی حورین بہشتیونکو ملینگی اور جو روین دنیا کی انکی اگر بفضل آنہی خشی جاوینگی تو وہ ایسی خوبصورت ہوینگی کہ حورین باین جمال وکمال رشک کھاوینگی اسواسطے کہ حورونمین صرف عطا ہی اور اونمین عطا اور جزا جمع وَلَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ اور بہشتی بیچ بہشت کے ہمیشہ رہنے والے ہین یہہ آیۃ مبطل قول فرقہ جہمیہ ہی کہ فنا جنت اور نار کا قائل ہی یہان محققین نے فرمایا ہی کہ آدمی کو تین چیزین دریافت کرنی ضرور ہین اول مبدا اپنا کہ کہان سے آیا اور کہان تھا ین دوم معاش اپنی کہ کہان سے کھاتا ہونمین اور کسجا رکھتا ہون سیوم معاد اپنا کہ آخر کار میرا کیا ہی اس آیت مین حق تعالی نے تینون چیزونکو یاد دلوایا ہی بیان مبداء مین سوا لفظ الذی خلقکم کے اور کلمہ نہین ارشاد کیا کہ زیادہ کشف اس حقیقت کا غیر ممکن ہی اور بیان معاش مین الذی جعل لکم الارض سے رزقا لکم تک فی الجملہ تفصیل فرمائی اسواسطے کہ معاش اپنی ہر ایک سمجھ لیگا اور بیان معاد فریقین مین فاتقوا النار التی سے خالدون تک اشباع تمام فرمایا اسواسطے کہ اسمین محتاج بیان کے تھے لوگ اور جو ضمن مین اسکے اثبات اعجاز قرآنکی دلیل اور حقیت فرقانکی تقریر مذکور ہوئی تو کافر لاجواب ہوکر مقرر ہوئے کہ مقدور طاقت بشری نہین کہ ایسا کلام بنا سکے لیکن شبہ دوسرا کرنے لگے کہ بڑونکے کلام مین بڑی بڑی چیزونکا مذکور چاہئے ذکر اشیاء حقیرہ سے بزرگ اپنے سخن مین اجتناب کرتے ہین اگر یہہ اللہ کا کلام ہوتا تو اسمین ذکر ایسی امثال خسیسہ کا کہ مکھی اور مکڑی ہی کیون ہوتا اس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ کلام اللہ کا نہین ہی حق تعالی نے اونکے رد مین ارشاد فرمایا إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي ہی تحقیق حق تعالی نہین شرماتا اَنْ يَّضْرِبَ یہہ کہ بیان کرے مَثَلًا مَّا مثال کوئی سے بَعُوضَةً مچھر کی فَمَا فَوْقَهَا پھر جو اوپر اوسکے سے مثل مکھی اور مکڑی کے سبب نزول کا اسکے یہہ ہی کہ یہود کلام اللہ مین کہ مذکور مکھی اور مکڑی کا کہ وارد ہی چنانچہ مگس کا کہ اس آیت شریفہ مین ان یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا له وان یسلبهم الذباب شیئا لا یستنقذوه منه اور مکڑی کا اس آیت کریمہ مین مثل الذین اتخذوا من دون الله اولیاء کمثل العنکبوت تمسخر ہنستے تھے اور کہتے تھے کہ یہہ کیا مناسب ہی ایسی ادنی چیزونکا مذکور کرنا یہہ نہین سمجھتے تھے کہ اُسنے طاؤس اور مگس دونون پیدا کئے ہین طاؤس کو خوبصورتی ظاہر کی دی ہی اور مگس کے پیدا کرنے مین کیا جانے کیا فوائد رکھے ہین جو ہم نہین سمجھتے اس باغ جہان مین سر سبز تنکا خالی حکمت سے نہین ہی ؎ ذرہ ذرہ مین چھپی لاکھ تیری حکمت ہی + پتے پتے مین جو دیکھا تو عجب صنعت ہی فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا پس جو لوگ ایمان لاتے ہین اور جانتے ہین کہ قرآن کلام حق ہی فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ پس جانتے ہین بہ یقین یہہ کہ یہہ ضرب المثل راست درست سچ ہی پروردگار انکے سے وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا اور جو لوگ کہ کافر ہوئے فَيَقُولُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَٰذَا مَثَلًا پس کہتے ہین از روئے جنگ وجدال یا از راہ طعن وعناد کے کیا چاہا اللہ نے ساتھ اسکے مثال لانا اسجگہہ وقف لازم ہی آیا کافر نہین جانتے کہ حق تعالی ساتھ عدل اپنے کے يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا گمراہ کرتا ہی ساتھ اس مثال کے بہت کافرون اور منافقونکو کہ تامل نہین کرتے اور حکمت اوسکی نہین پاتے وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا اور فضل اپنے سے راہ دکھاتا ہی ساتھ اس مثال کے بہتونکو سمجھ لیجئے کہ حق تعالی نے اور جگہہ آیات قرآنی مین ہدایت یافتگان کو بصفت قلت مذکور فرمایا ہی منهم المؤمنون واكثرهم الفسقون اور فرمایا ہے وقليل من عبادي الشكور اور اسجگہہ دونون فریقونکو بصفت کثرت مذکور فرمایا وجہ یہہ ہی کہ اہل ہدایت بھی بذات خویش

کثیر ہین اگرچہ بہ نسبت گمراہان قلیل ہین اور دوسری یہہ ہی کہ بہت غلبے کے یہہ تھوڑے بھی بہت ہین الا ان حزب اللہ ہم الغالبون باقی رہا یہان ایک اور سوال جواب طلب وہ یہہ ہی سوال مذکور ہدایت یافتگان کا کیون نہ مقدم فرمایا حالانکہ شرافت اونکی مقتضی تقدیم اونکے کی تھی چنانچہ اکثر مقامون پر کلام اللہ مین مذکور ہی کیونکا مقدم ہی اوپر مذکور ہدون کے جواب سوق اس کلام کا بر ذمہ مقال کفار ہی کہ اعجاز قرآن مین شک وشبہ کرکے زبان طعنہ کھولکر گمراہ ہوئے تھے پس اول احوال اونکا بیان کرنا منظور ہوا لہذا اس کلام مین نسبت بکلام سابق کہ فاما الذین امنوا اور واما الذین کفروا ہی صنعت لف ونشر غیر مرتب اختیار فرمائی وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ اور نہین گمراہ کرتا اللہ ساتھہ اوس مثل کے مگر فاسقون کو الَّذِينَ يَنقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِن بَعْدِ مِيثَاقِهِ وہ فاسق جو توڑتے ہین قول پیمان اللہ کا پیچھے مضبوطی اس قول کے مراد شکنندگان عہد سے یہود ہین کہ اوپر متابعت پیغمبر آخرالزمان کے عہد باندھکر توڑا یا مراد کفار ومنافق ہین کہ عہد میثاق کو بھلایا وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ اور کاٹتے ہین یہہ عہد شکن جو حکم کیا خدا نے ساتھہ اُسکے کہ ملایا جاوے یعنے قطع کرتے ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتھہ دشمنی کے اسواسطے کہ کوئی قبیلہ عرب کا ایسا نتھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جسکے ساتھہ قرابت نہوا اور یہود بھی قطع رحم کرتے تھے کہ درمیان آنحضرت کے اور اونکے بہت اخوت اسمٰعیل اور اسحٰق کے یگانگیت اور خویشی تھی وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ اور بگاڑ کرتے ہین وہ گروہ بیچ زمین کے ساتھہ مخالفت حق کے اور متابعت نفس کے أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ یہہ گروہ وہی ہین ٹوٹا پانیوالے بیچ دنیا اور عقبیٰ کے سمجھہ لیجئے کہ یہان سے معلوم ہوا کہ کلام اللہ گمراہ کرتا ہی ان لوگونکو کہ جن مین یہہ تین صفتین ہین ایک تو عہد شکنی دوسری قطع رحمی تیسری مفسد پنا ہو پس چاہئے آدمی کو کہ اپنے بچے کسی سے جو عہد کرے تو اوسکو وفا کرے اور صلہ رحمی کرے اپنے اقربا اور خویشونپر اور جس چیز مین کہ فساد ہو اوسکو ترک کرے تاکہ گروہ خاسرین مین نہ داخل ہو ۵ یارب ان افعال سے ہمکو بچا + ہی معنا پنا تو ہی لی دوسرا + كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَكُنتُمْ أَمْوَاتًا فَأَحْيَاكُمْ کیونکر کفر کرتے ہو تم ساتھہ خدائے عزوجل کے اور حال یہہ ہی کہ تھے تم مردے یعنے اجسام تھے کہ اوسکو حیات نہ تھی جیسے نطفہ اور علقہ پس زندہ کیا تم کو یعنے تسویۂ اعضا کرکے روح تمھارے بدنون مین پھونکی ثُمَّ يُمِيتُكُمْ پھر مردہ کریگا تمکو جب اجل آویگی تمھاری ثُمَّ يُحْيِيكُمْ پھر جلاویگا تم کو بار دیگر گور مین نفخہ صور سے واسطے نشور کے ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ پھر طرف اوسکے پھیرے جاؤگے تم واسطے جزا اعمال کے معلوم کرلیجئے کہ یہہ سورۃ بقرۃ متضمن ہی بہت آیات مسایل کو پہلی آیت آیات مسایل سے کہ جس سے یہہ مسئلہ کہ اباحت اصل ہی بیچ اشیا کے نکلتا ہی وہ یہہ ہی اسی طرح جس جس آیت سے جو جو مسئلہ نکلیگا وہ پہلے اس آیت کے وان بیان کیا جاویگا انشاء اللہ تعالیٰ هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وہ خدا ایا ہی کہ جسنے بقدرت بے علت پیدا کئین واسطے انتفاع تمھارے کے جو چیزین کہ بیچ زمین کے ہین جھاڑ پہاڑ انہار اشجار معادن حیوانات ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ پھر پیدا کرنے زمین کے قصد فرمایا طرف پیدا کرنے آسمان کے فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ پس درست اور راست کیا بے قصور انکو سات آسمان وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ اور وہ سب چیز ونکو جاننے والا ہی یعنے دانا ہی ہر چیز کا کہ کیون بنائی ہی اور واسطے کسکے بنائی ہی باقی رہے یہان دو خدشے سو اونکو مع الجواب لکھتا ہون خدشۂ اول خلق لکم ما فی الارض جمیعا دلالت کرتا ہی کہ جو کچھہ زمین ہی مباح الانتفاع ہی حالانکہ تحریم المحرمات جمیع شرایع مین قطعا ثابت ہوئی جواب پیدایش سب چیزونکی واسطے انتفاع کے دلالت نہین کرتی کہ ہر چیز قابل انتفاع ہر ایک کے ہو بلکہ اس آیت مین مقابلہ جمیع ما فی الارض کا ساتھہ جمیع بنی آدم کے تقاضا کرتا ہی کہ افراد اول اوپر افراد ثانی کے منقسم ہون پس جو چیز کہ متعین بحق غیر ہوئی اور کسی سبب سے ملک مین کسی شخص کے آگئی انتفاع ساتھہ اسکے بغیر اجازت صاحب حق کے روا نہین اور اسیطرح انتفاع بنی آدم جمیع ما فی الارض سے تقاضا نہین کرتا کہ ہر ایک کو ہر چیز سے بہر نوع انتفاع روا ہو بلکہ یقین وجوہ انتفاعات مین رجوع بشرع چاہیگی مثلاً انتفاع جوروسے ساتھہ وطی کے ہی اور انتفاع بہن سے ساتھہ شفقت کے اور انتفاع پانی سے ساتھہ پینے کے اور آگ سے ساتھہ پکانیکے بلکہ لفظ لکم کہ لام انتفاعیہ سین موجود

ہی دلیل صریح ہی اوپر اُسکے کہ سب چیزونکو نفع اپنے مین نہ ضرر اپنے مین استعمال کیا چاہئے اور ضرر دو قسم ہی دنیوی یا دینی ہی دنیوی کو اہل تجربہ جانتے ہین اور دینی کو سوا انبیا کے نہین سمجھ سکتا کوئی اسواسطے کہ وقت ظہور ضرر دینی آخرت ہی اور اسوقت کو کوئی دیکھکر پھر انہین ہی تا تجربہ اسکا حاصل کیا ہو پس طریقہ معرفت کا اوس ضرر کے نہین ہی مگر پیغمبرونکی باتین سنکر باور کرنا خدشہ دوسرا اس آیۃ سے معلوم ہوتا ہی کہ خلقت اوّل چیزونکی کہ بیچ زمین کے ہین مقدم اوپر خلقت آسمان کے ہو اسیطرح سورہ حم سجدہ مین بھی بصراحت تمام مذکور ہی اور سورۂ نازعات مین والارض بعد ذٰلک دحٰہا دلالت صریح کرتا ہی کہ دحو زمین یعنے عریض کرنا اوز بچھانا زمین کا بعد خلقت آسمان کے اور تسویہ اسکے کے بلکہ بعد از حرکات کواکب کے ہی اور بعد وجود دن رات کے اور ظاہر ہی کہ خلق زمین اور جو کچھ بیچ زمین کے ہی بدون دحو زمین ممکن نہین پس مضمون آیتین مین تعارض اور تناقض ہوا **جواب** خلق لکم مافی الارض جمیعا بمعنی قدر لکم ہی اور اسیطرح سورۂ سجدہ مین وجعل فیہا رواسی من فوقہا وبارک فیہا وقدر فیہا اقواتہا اسواسطے کہ خلقت جمیع مافی الارض کی بدون توسط حرکات آسمانی کے واقع نہین ہی پس تسویہ آسمانونکا متاخر نہین ہو سکتا اور بعضے مفسرین نے جو کہا ہی کہ دحو زمین متاخر آسمان سے ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ تسویہ آسمان کا متاخر خلق زمین سے ہی یہہ سب دال اوپر غفلت کے ہی عموم مافی الارض جمیعا سے اور آیت رفع سمکہا فسوّیہا واغطش لیلہا واخرج ضحٰہا والارض بعد ذٰلک دحٰہا سے یہ احتمال ہی کہ اوّل زمین نہایت چھوٹی بنائی ہوا اور اسمین وصول جبال اور برکت انہار رکھہ کر اقوات حیوانات اسمین مقدر کیئن ہون پھر آسمان سات بناکر گرد اسمین لاکر نور اور ظلمت شبانروزی عنایت کی ہو بعد اوسکے زمین کو پھیلا کر فراخ کیا ہو واللہ اعلم بالصواب **فائدہ** بعضے مفسرین نے حضرت ابن عباس وغیرہ صحابہ سے نقل کیا ہی کہ قبل خلقت آسمان وزمین کے دو چیزین موجود تھین عرش اور آب جب ارادۂ الٰہی خلقت آسمان وزمین پر متعلق ہوا پانی سے دُھوان اوٹھا اور سبب دھوان اُٹھنے کا بعضے روایت مین یہہ لکھا ہی کہ حق تعالیٰ نے باد کو مسلط کیا باد کے سبب سے پانی مین تموج آیا حرکت امواج سے دخان ظاہر ہو کر اوپر چڑھا وہ بھی آسمان ہی کہ اور آیۃ مین اشارہ اوسکی طرف واقع ہی ثم استوی الی السمآء وھی دخان پھر قدری پانی مین پھیس اور تجمر پیدا ہوا وہ مادۂ خلقت زمین ہی پس اول زمین کو قطعہ قطعہ کرکے ہفت زمین درست کین پھر آسمان کی طرف توجہ فرماکر سات آسمان بنائے اور اس روایت مین خلقت زمین کو چھہ روز مین اسواسطے بیان فرمایا ہی کہ روز یکشنبہ کو ابتدائے پیدائش دود کہ مادۂ آسمان ہی اور طین متجمر کہ مادۂ زمین ہی واقع ہوئی اور روز دوشنبہ کو زمین کو سات قطعے کیا اور روز سہ شنبہ کو پہاڑ اسمین نصب کئے اور نہرین جاری کیئن اور روز چہارشنبہ کو درخت اوسمین لگائے اور قوت جانورونکا دانہ وکاہ پیدا کیا اور روز پنجشنبہ کو طرف آسمانکے متوجہ ہوئے سات آسمان بنائے اور روز جمعہ کو ہر آسمان مین ستارے جڑے اور گردش ہر ستارے کی معین کی اور ملائکہ کو واسطے کاروبار آسمانکے مقرر فرمایا پس تمام خلقت عالم چھہ روز مین باین تفصیل واقع ہوئی چنانچہ حم سجدہ مین مفصل اشارہ فرمایا ہی لیکن یہان ایک اشکال ہی کہ دن رات طلوع وغروب آفتاب سے معلوم ہوتے ہین قبل خلقت زمین آسمان کے کیونکر متصور ہون بعضے علمانے اوسکے جواب مین کہا ہی کہ مراد دنونسے حقیقت دنونکی نہین ہی بلکہ مدت دنونکی ہی یعنے تمام خلقت عالم کی اتنی مدت مین واقع ہوئی کہ اگر وہ مدّت مدت روز وشب مین قیاس کرین چھے روز ہون بعضون نے کہا ہی کہ نور عرش بعضے وقت منتشر ہوتا تھا بعضے وقت مختفی اول کو روز ثانی کو شب قرار دیا ہی اور لکھا ہی کہ آسمان اوّل جسے آسمان دنیا کہتے ہین موج ہی معلق استادہ اور آسمان دوسرا نقرہ سفید اور تیسرا آہن اور چوتھا مس پانچوان زر چھٹا زمرد ساتوان یاقوت سرخ اور عرش اور کرسی کا جدا جدا ہونا دلیل قطعی سے ثابت نہین ہی مگر بالاے ہفت آسمان مفاصلہ بسیار اور توسط انوار بشمار ایک جسم ہی نورانی اسیکو گاہے عرش کہتے ہین گاہے کرسی اور وہ محیط آسمان وزمین ہی وسع کرسیہ السمٰوٰت والارض واللہ اعلم یہان تک تمام آدمیونکو پند اور نصیحت فرمائی بطریق عموم چنانچہ ابتداء رکوع

گذشتہ سے کہ یا ایہا الناس اعبدوا ہی ظاہر اور باہر ہے اور یا بنی اسرائیل اذکروا کہ آگے آویگا بطریق ذکر خاص بعد عام لائے اور درمیان مین قصہ حضرت آدم علیہ السلام کا کہ اسبق سبکے اور باپ سبکے تھے جملہ معترضہ مذکور فرمایا وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اور یاد کرای محمد صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہا پروردگار تیرے نے واسطے فرشتونکے کہ آسمان پر تھے یا ان فرشتونکو کہ زمین پر تھے یا تمام فرشتونکو آسمان و زمین کے بعد قتل اور اجلا ہنی جان کے اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً بدرستیکہ مین بنانیوالا ہون زمین مکے مین یا مطلق زمین پر عوض قوم جنون کے اوس شخص کو کہ عمارت زمین پر خلیفہ تمھارا ہوا اور اعانت دین مین اور امانت مین خلیفہ میرا ہو خلیفہ اوسے کہتے ہین کہ کسی کے منصب پر کوئی بیٹھے اور نہج عنوان اوسکا اختیار کرے باین معنی حضرت آدمؑ خلیفہ فرشتونکے ہین کہ فرشتے جو پرستش عبادت الٰہی مین مصروف تھے آپ زمین پر جلوہ افروز ہوکر بآن صفات موصوف ہووے یا خلیفہ وہ ہوتا ہی کہ کسی کی طرف سے اوامر نواہی جن جنکو بتانے ہین بتاوے باین معنی خلیفہ خدا ہین کہ حق تعالیٰ کی طرف سے اجرائے احکام شرعیہ فرماتے تھے یا خلیفہ خلف سے ہی کہ ظہور آپ کا بعد خلقت جن کے اور فرشتونکے واقع ہوا قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا کہا فرشتون نے کیا بناتا ہی تو بیچ زمین کے اُس شخصکو کہ فساد کریگا بیچ زمین کے وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ اور ڈالے لوہو قتل کرکر مثل اپنے کو بغیر حق کے یہہ خبر آیندہ کی کہ فرشتون نے دی یا باخبار الٰہی تھی یا لوح محفوظ پر لکھا دیکھا تھا یا ازراہ کشف تھی کہ مقتضائے صفائے طینت ہی یعنے ایسے کو خلیفہ کرتا ہی کہ جو خونریزی سے نڈرے اور خانہ جنگیان کرے وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ اور ہم پاکی بیان کرتے ہین ساتھ تعریف تیری کے بتوفیق اور اعانت تیری کے کہ موجب حمد ہی وَنُقَدِّسُ لَكَ اور ذکر کرتے ہین تیرا ساتھ پاکیزگی کے ہر ناشائستگی سے قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ فرمایا حق تعالیٰ نے تحقیق مین جانتا ہون جو تم نہین جانتے یعنے پیدائش مین اوسکی حکمتین ہین کہ مجھ کو خبر ہی تمھین نہین وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا اور سکھائے آدم علیہ السلام کو کہ خلیفہ عبارت اُنھین سے ہی نام ساری مخلوقات کے ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ پھر سامنے کیا اونکو اوپر فرشتونکے یعنے ان شخصونکو کہ جنکے نام حضرت آدم علی نبینا وعلیہ السلام کو سکھائے تھے سامنے فرشتون کے کہا فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ پھر کہا بتاؤ مجھ کو یہہ امر حق تعالیٰ واسطے تنبیہ امر کے ہی اوپر عجز انکے کے اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ نام اونکے کہ تمھارے سامنے کئے ہین اگر ہو تم سچے طعن مین استحقاق خلافت آدم کے یعنے جو تمھاری غرض یہہ ہی کہ لایق خلافت کے نہین اسواسطے کہ اسنے فساد اور خونریزی ہوگی اور ہم تسبیح تقدیس تیری کرتے ہین شایان منصب کے ہم ہین اچھا خلیفے کو علم چاہیئے تم ان اشیا کے نام بتاؤ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا کہا فرشتون نے پاکی ہی تجھ کو نہین علم ہمکو مگر جو سکھایا تونے ہم کو اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ تحقیق تو جاننے والا اور حکمت والا ہی روایت ہی کہ قالب حضرت آدم علیہ السلام کا قبل روح کے درمیان طایف اور مکے کے تھا فرشتون نے کہا ابلیس کو کہ جانتا ہی تو اسکو ابلیس نے کہا جانتا ہون مین اسکی بڑی شان ہوگی اگر اوسکو تم پر فضل دین تو تم عداوت رکھوگے اُسسے یا محبت فرشتون نے کہا ہم مطیع حق تعالیٰ کے ہین جو فرماویگا وہ کرینگے اگر ہمین فضل دیگا تو ہم اسکے حق مین احسان کرینگے اور اگر اوسکو فضل دیگا اوسکی اطاعت کرینگے ابلیس نے کہا ازراہ حسد کہ مین تو ہرگز اطاعت نکرونگا سمجھ لیجیئے کہ اس آیت مین دو چیزین معلوم ہوئین ایک تو فضل علم کا اوپر عبادت کے اسواسطے کہ فرشتون مین انواع عبادات بکثرت جمع تھے اور فضل حضرت آدمؑ کو ہوگیا کہ علم زیادہ تھا انکا دوسری یہہ معلوم ہوا کہ بعضی چیزین ایسی بھی ہین کہ اظہار ان کا بزبان موجب زیان ہی کہ ابلیس نے عداوت حضرت آدم کی اظہار کی جان اپنی شقاوت ابدی مین گرفتار کی قَالَ یٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ فرمایا حق تعالیٰ نے بیواسطہ ای آدم بتادے ان ملائکہ کو نام ان چیزونکے کہ حاضر ہین فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ پس جب بتادیئے حضرت آدمؑ نے نام اشخاص کے فرشتونکو قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فرمایا حق تعالیٰ نے فرشتونکو کیا نہ کہا تھا مینے تم کو کہ تحقیق مین جانتا ہون چھپی چیزین آسمانون کی اور زمین کی وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ اور جانتا ہون مین جو کچھ

۱۶ نظام

ظاہر کرتے ہو تم گفتار سے اور جو تھے تم چھپاتے زعم اپنے مین کردار سے وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اور یاد کرای محبوب یہہ بھی کہ جب کہا ہم نے واسطے فرشتونکے یکبار سجدہ کرو تم آدم کو تعظیم کا پس سجدہ کیا تمام ملائکہ نے مگر ابلیس نے نہ کیا کہ نام اوسکا عزازیل تھا حق تعالیٰ نے بجہت نافرمانی کے نام اوسکا ابلیس رکھدیا یعنے ناامید رحمت حق سے اور ابلیس جنونکی قوم سے تھا چنانچہ اور جگہہ قرآن شریف مین وارد ہی وکان من الجن اور ایک مقام پر ہی خلقتنی من نار ی جن ہین اسواسطے اُسنے سرکشی اور تکبر کیا بخلاف فرشتونکے کہ معصوم ہین عصیان سے اور ایک جگہہ ہی افتتخذونہ وذریتہ اولیاء من دونی اس سے نسل ابلیس کی معلوم ہوتی ہی اور فرشتونکی نسل نہین پس معلوم ہوا کہ جن ہی اور استثنا منقطع ہی اور بعضے کہتے ہین یہان استثنا متصل ہی یہہ فرشتہ تھا اور کان من الجن کی معنی صار من الجن ہین یعنے بعد نافرمانیکے مسخ کردیا اسکو ہوگیا جن اسیواسطے نسل بھی اُنکی ہوئی دو آیتونکے جواب اسمین آگئے اور تیسری آیت کہ اس سے خلقت اوسکی ناری معلوم ہوتی ہی تو اس سے یہہ لازم نہین آتا جو ناری ہو وہ جن ہی جائز ہی کہ بعضے فرشتے بھی ایسے ہون کہ خلقت جنکی ناری ہو لیکن صحیح قول اوّل ہی چنانچہ شرح عقائد مین تفتازانی نے اختیار کیا ہی کہا ہی مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی نے بیچ تفسیر اسی آیت کریمہ واذ قلنا للملائکۃ اسجدوا لادم کے اوپر قول بیضاوی کے کہ یہہ ہی واما المعنی اللغوی وھو التواضع کہ تواضع یا بانخنا ہی کہ نہین ہی اسمین وضع جبہہ کی اوپر زمین کے بنا بر اوسکے کہ کہا ہی معالم مین اور یہی اصح ہی اور یا وضع جبہہ ہی اوپر زمین کے اور امم سابقہ مین ایسا کیا کرتے تھے اختیار کیا ہی اوسکو امام نے بیچ تفسیر کبیر کے اور امام قشیری نے اپنے رسالے مین لکھا ہی کہ حضرت جنیدؒ سے پوچھا کہ تواضع کیا ہی کہا خفض الجناح ولین الجانب انتہی اور کلام اللہ مین اور جگہہ واقع ہی واخفض جناحک للمؤمنین اور واخفض جناحک لمن اتبعک من المؤمنین اور واخفض لھما جناح الذل من الرحمۃ بیضاوی مین بیچ تفسیر واخفض جناحک للمؤمنین کے لکھا ہی وتواضع لھم وارفق لھم اور تفسیر واخفض لھما جناح الذل کی معنی مین لکھا ہی تذلل وتواضع پس تواضع کرنا ثابت ہوا کلام اللہ سے اور حدیث مین بھی وارد ہی عن عمر ابن الخطاب رض قال وھو علی المنبر یا ایھا الناس تواضعوا فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تواضع للہ رفعہ اللہ فھو فی نفسہ صغیر وفی اعین الناس کبیر ومن تکبر وضعہ اللہ فھو فی اعین الناس صغیر وفی نفسہ کبیر اور تواضع مین انحناء ہی پس سلام مین انحنا یہانتک نکل سکتا ہی اور سوا اسکے معنے لغوی تواضع کے فروتنی ہین اور فروتنی کے لفظ سے جھک جانا نکلتا ہی مگر یہہ بحظ نفس نہو اور دنیا ملحوظ نہو اور والدین اور پیر اور استاد کی تواضع بھی چاہیے کہ مقتضائے ادب ہی اور ماجور ہوگا عند اللہ کیونکہ لاجل رضا اللہ ہی اور انحناء مین زیادہ تر تقبیل اقدام سے تو متصور نہین ہی اور وہ جائز ہی بلکہ ثواب چنانچہ زمان سعادت نشان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین لوگون سے تقبیل پائے مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وقوع مین آئی ہی اور حضرت ؐ نے ممانعت اس سے لوگونکو نہین فرمائی ہی جیسے صحیح ترمذی مین مذکور ہی حدثنا ابو کریب قال حدثنا عبداللہ بن ادریس وابواسامۃ عن شعبۃ وعن عمرو بن مرۃ عن عبداللہ بن سلمۃ عن صفوان بن عسال قال قال یہودی لصاحبہ اذھب بنا الی ھذا النبی فقال لہ صاحبہ لا تقل نبی انہ لو سمعک لکان لہ اربع اعین فاتیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالاہ عن تسع ایات بینات فقال لھم لا تشرکوا باللہ شیئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا تمشوا ببری الی ذی السلطان لیقتلہ ولا تسحروا ولا تاکلوا الربوا ولا تقذفوا محصنۃ ولا تولوا الفرار یوم الزحف وعلیکم خاصۃ الیھود ان لا تعتدوا فی السبت قال فقبلا یدیہ ورجلیہ وقال نشھد انک نبی الخ **ترجمہ حدیث** کہ کہا ابوکریب نے کہا اسنے حدیث کی ہم کو عبداللہ بن ادریس نے اور ابواسامہ نے شعبہ سے اسنے عمرو بن مرہ سے اسنے عبداللہ بن سلمہ سے اوسنے صفوان بن عسال سے کہ کہا ایک یہودی نے واسطے یار اپنے کے کہا چل ساتھ میرے طرف اوس نبی کے پس کہا یار اسکے نے مت کہہ نبی تحقیق کہ اگر وہ تیرے کہنے کو سنیگا تو اوسکی چار آنکھین ہونگی پس آئے

دونون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس پوچھا اندونون نے نو نشانیون روشن سے پس فرمایا حضرتؐ نے واسطے اونکے مت شریک کرو تم ساتھ اللہ کے کسیکو اور نہ چوری کرو تم اور نہ زنا کرو تم اور نہ مار ڈالو تم نفس کو جو حرام کیا اللہ نے مگر ساتھ حق کے اور نہ جاؤ تم ساتھ حال شخص پاک کے نزدیک صاحب سلطنت کے بطریق جفلی تو قتل کرے وہ اوسکو اور نہ سحر کرو تم اور نہ کھاؤ تم ربوا اور نہ گالی دو تم عورت نیک کو اور نہ منہ پھراؤ تم بھاگنے کو دن لڑائی کے اور لازم ہے اوپر تمھارے خاص ای یہود کہ نہ تجاوز کرو تم حدود الٰہی سے بیچ دن ہفتے کے کہا راوی نے پس چومے انھون نے دونون ہاتھ حضرت کے اور دونون پانون حضرت کے اور کہا گواہی دیتے ہین ہم کہ تحقیق تم نبی ہو اور تنبیہ الغافلین مین لکھا ہے کہ قال اعرابی ائذن لی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقبل راسک و رجلیک فاذن لہ فقبل راسہ و رجلیہ الحدیث اور سوا اسکے حدیثین آئی ہین بسبب طوالت کلام کے یہان نہین لکھین اور کتب فقہ مین بھی ہے چنانچہ منیہ مین اور احیاء العلوم مین ہے واما تقبیل الید والانحناء فی الخدمۃ فھو معصیۃ الا عند خوف او للامام العادل او العالم او لمن یستحق ذلک لامر دینی وفیہ ایضا ان القیام مکروہ علی سبیل العظام لا علی سبیل الاکرام سمجھ لیجئے کہ تواضع کئی قسم ہے ایک تواضع نبی کی ہے واسطے مومنین کے ایک مؤمنین کی ہے واسطے نبی کے یا علماء کے یا والدین کے ایک تواضع اصحاب کی ساتھ اصحاب کے اور مشایخ کی ساتھ مشایخ کے اور عوام کی ساتھ عوام کے پس جیسا مرتبہ ہے ویسی ہی موافق ہر ایک کے تعظیم و تواضع ہے چنانچہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انزل الناس منازلھم اور آیت مین کہ واخفض جناحک للمؤمنین ہے پیغمبرؐ کو حکم کیا خفض کا اور خفض کے لغت مین معنے گرپڑنا اپنے مرتبے سے ہے پس پیغمبرؐ کو مؤمنین کی تواضع بھی بہت تھی کہ ابتداء سلام کرتے تھے اور مومنین کو پیغمبرؐ کی تواضع تقبیل اقدام بھی کم ہے اسیطرح اوپر مراتب کے قیاس کر لیجئے اور حدیث صحیح مین ہے انحنا سے جو وارد ہے چنانچہ مروی ہے انسؓ سے کہ کہا انھونے کہا ایک رجل نے یا رسول اللہ آدمی بھائی اپنے سے یا دوست اپنے سے ملے تو انحنا واسطے اوسکے کرے یا نکرے فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کرے تا آخر حدیث کہ مشکوٰۃ شریف مین ترمذی سے روایت کی ہے اسمین لفظ بھائی اور دوست کا ہے اس سے بھی نکل سکتا ہے کہ نہی انحنا کی برابر والی کے ملاقات سے فرمائی ہو کہ بھائی اور دوست ہے پس اونکی ملاقات مین تو ضرور انحنا اور جھکنا نہ چاہیئے باقی رہے والدین اور پیر اور استاذ اونکے حق مین بلفظ صریح حدیث نہی انحنا سے نہین واقع ہوئی جائز ہے کہ یہہ اس نہی مین داخل ہونگے کہ مرتبہ اونکا برابری کا نہین ہے اونکا ادب اور اعظام ضرور ہے اگر اونکی جناب مین اہل علم سلام بالانحنا تجویز کرین تو جایز ہو سکتا ہے اور کیون نجائز اور درست ہو کہ صریح حدیث صحیح بخاری مین موجود ہے حدثنا الحسن بن محمد قال حدثنا ابو عبادٍ یحیی بن عباد حدثنا ابی ماجشون قال حدثنا عبد اللہ بن دینار قال نظر ابن عمر یوما وھو فی المسجد الی رجل یستحب ثیابہ فی ناحیۃ من المسجد فقال انظر من ھذا لیت ھذا عندی فقال لہ لسان اما تعرف ھذا یا اباعبد الرحمن ھذا محمد بن اسامۃ قال فطاطاء ابن عمر راسہ ونقر بیدہ الارض ثم قال لو راہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحبہ **ترجمۂ حدیث** حدیث کی ہمکو حسن بن محمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ابو عباد یحیی ابن عباد نے اوسنے کہا حدیث کی ہم کو ابی ماجشون نے اور اُسنے کہا حدیث کی ہمکو عبد اللہ بن دینار نے کہ دیکھا تھا ابن عمرؓ نے ایکدن اور وہ بیچ مسجد کے تھے طرف ایک شخص کے جو کھینچتا تھا کپڑے اپنے کو درازی سے بیچ کنارے کے مسجد سے پس کہا ابن عمرؓ نے دیکھو کون ہے یہہ شخص کا شکے کہا عبد اللہ بن دینار ہوتا یہہ تو دیکھا میرے پس کہا واسطے اسکے ایک آدمی نے آیا نہین جانتا تو اسکو اے اباعبد الرحمن یہہ محمد بن اسامہ ہے کہا راوی نے پس جھکا دیا ابن عمر نے سر اپنا اور مارے دونون ہاتھ زمین پر واسطے سلام اور تعظیم کے پھر کہا اگر دیکھا ہوتا اوسکو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ دوست رکھتے اسکو اور شفائے قاضی عیاض مین مذکور ہے وروی ابن عمر محمد بن اسامۃ بن زید فقیل لہ ھو محمد بن اسامۃ فطاطاء ابن عمر راسہ ونقر بیدہ الارض وقال لو راہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحبہ پس اس حدیث سے ثابت ہوا کہ انحنا جائز اور درست ہے بلکہ مسنون سو جھک جانا تواضع سے اور چومنے دست و پا خدمتین

نمرہ ۲

بزرگونکی یون جائے تو جاتا جا + اَبٰی وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ نہ مانا اور نہ سر جھکایا سجدہ آدم علیہ السلام کو ابلیس نے اور تکبر کیا اور تھا علم الٰہی مین کافرونسے وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ اور کہا ہم نے اے آدم علیہ السلام رہ تو اور جورو تیری یعنے حوّا رہیج بہشت کے وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا اور کھاؤ تم دونون میوے اس بہشت سے باغراغت جہان چاہو تم وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ اور مت نزدیک جاؤ اوس درخت کے پس ہو جاؤ گے تم ساتھ اس نافرمانی خدا کے ظالمون سے سمجھ لیجئے کہ شجرہ جو آیت شریفہ مین وارد ہی اسمین اختلاف بہت ہی بعضے کہتے ہین وہ درخت گندم کا تھا چنانچہ مشہور ہی اور بعضے کہتے ہین انگور کا تھا بعضے کہتے ہین انجیر کا تھا بعضے کہتے ہین کہ پتے اوسکے برگ بید کے مانند تھے اور وہ جنت فردوس مین تھا بعضے کہتے ہین کہ جہان حضرت آدم علیہ السلام کا تخت نصب ہوتا تھا وہین وہ درخت بھی قایم ہوتا تھا سمجھ لیجئے کہ یہان کئی نافرمانیان حق تعالیٰ کی ثابت ہوتی ہین اور حالانکہ انبیا معصوم ہین جواب اوسکا یہہ ہی کہ حضرت آدم نے تاویل ساتھ معہود کے کر کر شجرۂ معینہ گمان کیا تھا پس اُس درخت سے بچکر اور درخت سے تناول کیا یا یہہ ہی کہ نہی تنزیہی آپ سمجھے لیکن اسمین ایک خلل ہی کہ سیاق کلام کا یعنے فتکونا من الظالمین منافی اسکے یہہ ہی یا یون کہیے کہ آیت شریفہ مین ولا تقربا ہی یعنے مت پاس جاؤ تم یہہ تو نہین ہی کہ مت کھاؤ تم غرض جب حضرت آدم و حوّا نے پھل اس درخت کا کھایا تو کپڑے اونکے بدن سے پھٹ کر گر پڑے خلعت عریانی عطا ہوئی پھر جس درخت سے پتے مانگتے تھے پوشش کو وہ شاخ اپنی بلند اُنسے کرتا تھا کہ آپکا ہاتھ وہان نہ پہنچتا تھا جب درخت انجیر کے پاس گئے تو اوسنے ڈالی جھکا دی اونھون نے اُسکے برگ سے ستر عورت کیا فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ پس لغزش دی آدم و حوّا کو شیطان نے بہشت سے پس نکالدیا اونکو اوس چیز سے کہ تھے بیچ اوسکے اسناد نکالنے کی شیطان کی طرف مجاز ہی کہ واسطہ نکلنے کا پڑا ہی اور نکالنے والا اللہ ہی سمجھ لیجئے کہ شیطان نے کیونکر لغزش دی کشاف مین لکھا ہی کہ ابلیس کو قبل اسکے زمین پر پھینکدیا تھا زمین سے اوسنے آوازی حضرت آدم کو حق تعالیٰ نے سنا دی بعضے کہتے ہین کہ اگرچہ زمین پر پھینکدیا تھا لیکن آبدرفت بہشت مین رکھتا تھا بعضے کہتے ہین کہ شیطان سانپ کے منہ مین گھسا سانپ طاؤس کے پانوؤنسے لپٹا طاؤس اُڑکر بہشت مین گیا پس شیطان نے بہشت مین جاکر حضرت آدم کو بطریق نیکخواہی کے کہا یا اٰدم هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى اے آدم رہنمونی کرونمین تجھکو اوپر درخت ہمیشگی کے اور ملک کے کہ کھنگی نہ قبول کرے جب حضرت آدمؑ نے درخت دیکھا فرمایا کہ اس سے نہی واقع ہوئی ہی شیطان نے کہا اسی جہت سے کہ کھانا اوسکا سبب ملک ابدی ہی غرض حضرت آدم علیہ السلام نے وسوسہ اسکا رد کیا اوسنے حضرت حوا سے کہکر یا پھر انھین کو کسی ڈھب سے سمجھا کر کھلا دیا پس بہشت سے حق تعالیٰ نے انھین نکلوا دیا وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ کہا ہم نے اُترو کہ بعض تمھارے واسطے بعض کے دشمن ہونگے یہہ خطاب اہبطوا کا کہ صیغۂ جمع ہی آدم اور حوا اور طاؤس اور مار اور ابلیس سکو ہی چنانچہ ابلیس اور مار دشمن آدمی کے ہین اور طاؤس دشمن سانپ کا ہی اور اگر کوئی کہے کہ اہبطوا جمع ذوی العقول کی ہی کیون کر اُس مین داخل ہونگے تو جواب اوسکا یہہ ہی کہ واسطے تغلیب ذوی العقول کے کہ آدم اور حوا اور ابلیس ہین غیر ذوی العقول کو کہ سانپ اور طاؤس ہی داخل کر دیا اور بعضون نے کہا ہی کہ خطاب آدم اور حوا کو ہی ساتھ ذریات کے کہ پشت آدم مین تھی اور دشمنی بعض کی اونکے ساتھ بعض کے بسبب کفر اور اسلام کے ظاہر ہی سوال ذریت آدمؑ کی اوسوقت معلوم نہ تھی پس خطاب مین اشیاء معدومہ کیونکر داخل ہون جواب خطاب مذکور بمعنی کونوا ہا بطین ہی اور خطاب تکوین کا معدوم کو روا ہی نہ تکلیف کا اور بعضون نے کہا ہی کہ خطاب آدم اور حوا کو فقط ہی اور یا کلام بلیغ مین مستعمل ہوتا ہی چنانچہ کہنا بحکم ہم شاہین کلام اللہ مین وارد ہی حضرت داؤد و سلیمان علیہما السلام کی شان مین وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ اور واسطے تمھارے اور ذریت تمھارے کے بیچ زمین کے ٹھکانا ہی اور منفعت فائدہ ہی ایک وقت تک یعنے مرگ تک فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ پس سیکھ لئے آدم علیہ السلام نے پروردگار اپنے سے کچھ سخن پس پھر آیا اوپر اوسکے اور حق تعالیٰ نے قبول فرمائی توبہ اوسکی کہ بخشندۂ ذنوب اور

پوشندۂ عیوب ہی اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ تحقیق حق سبحانہ وہی ہی قبول کرنیوالا توبہ بندونکی بیشمار اور مہربان کہ گناہ بندون کے بخشتا ہی بار بار لکھا ہی کہ آدم اترکر آسمان سے کوہ سراندیپ پر دوسو برس روئے پھر حق تعالیٰ نے کچھ کلمات سکھائے حضرت آدمؑ نے وہ پڑھے گناہ اونکا بخشا گیا بعضون نے کہا ہی کہ وہ کلمات یہہ تھے کہ جس سے توبہ قبول ہوئی ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین اور بعضون نے کہا ہی کہ لا الہ الا انت سبحانک وبحمدربک عملت سوءًا وظلمت نفسی فاغفرلی وانت خیر الغافرین لا الہ الا انت سبحانک وبحمدربک عملت سوءًا وظلمت نفسی فارحمنی وانت ارحم الراحمین اور بعضون نے کہا ہی یہہ تھی سبحانک اللہم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا الہ غیرک ظلمت نفسی فاغفرلی انہ لا یغفر الذنوب الا انت وان محمدا عبدک ورسولک اور بعضون نے کہا ہی کہ باین الفاظ دعا کی تھی یارب بحق محمدؐ ان تغفرلی پس جسدم بواسطۂ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مغفرت چاہی تو حق تعالیٰ نے ارشاد کیا اے آدم تو کیا جانتا ہی محمدؐ کو جو وسیلہ مغفرت گردانتا ہی حضرت آدمؑ نے عرض کیا کہ بہشت مین جسجگہہ نظر کی مین نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا پایا اور ایک روایت مین ہی کہ کہا آدمؑ نے کہ جب میرے بدنمین روح پڑی مین نے آنکھہ کھولی ساق عرش پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا دیکھا حق تعالیٰ نے فرمایا اے آدم تو نے واسطے ایک گناہ اپنے کے محمدؐ کو شفیع گردانا اگر گناہون اہل آسمان اور زمین کے واسطے محمدؐ کو شفیع لاتا مین عفو کرتا ؎ گنہ بخش میرے بھی رب انام + بحق محمد علیہ السلام + اس مقام پر اعتراض کے جواب بتفصیل بحر مواج مین مذکور ہین جسکو منظور ہو دیکھلے لکھا ہی کہ جب آدم علیہ السلام دانہ کھاکر زمین پر اُترے زمین پر آپنے قے کی وہ قے جس جانور نے کھائی اوسکے دانت مین یا ئیش مین زہر ہوگیا اور وہان جوگیاہ روئیدہ ہوئی زہر ملی ہوئی قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا کہا ہم نے دوسرے بار اُترو بہشت سے سب زمین پر فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ پس جو آویگی تمھارے پاس میری طرف سے ہدایت ساتھہ ارسال رسل وانزال کتب کے پس جسنے پیروی کی ہدایت میری کی پس نہین ڈر اوپر اونکے اور نہ وہ غم کھاوینگے وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ اور جو لوگ کہ کافر ہوئے اور جھٹایا نشانیون ہمارے کو کہ قرآن ہی یہہ لوگ رہنے والے ہین آگ کے هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ اور وہ بیچ آتش دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے ہین سمجھہ لیجئے کہ پہلے سب قصص کے حق تعالیٰ نے قصہ حضرت آدم علیہ السلام کا بیان فرمایا اسواسطے کہ باپ سبکے ہین اور ارشاد کیا کہ مین نے سب ملائک کا آدم کو مسجود کیا اسمین احسان اپنا تمام لوگون کو جتایا کہ اونکا مسجود کرنا گویا تمھارا ہی مسجود کرنا ہی کہ تم اُنکی پشت مین مخفی تھے علاوہ اسکے احسان باپ سے کرنا عین بیٹے سے ہی پس باین احسان رجوع طرف میرے نہین کرتے خلاف فرمان میرے کرنے ہو شرم نہین رکھتے اور پھر قصہ اخراج آدم کا جنت سے بیان کیا اسمین یہہ اشارہ ہی کہ آدم کو باوجود اس قرب کے اور مسجود ہونے ملائکہ کے بیک نافرمانی بہشت سے نکالدیا ڈرو تم اور خلاف امر میرے کا نکرو والا قیامت کو جنت مین داخل ہی نکرونگا غرض یہہ قصہ کمال عبرت انگیز ہی لازم ہی سبکو کہ تامل اسمین کرین اور جو کام نارضامندی الٰہی کا ہو اوس سے باز رہین اور دوسرا قصہ ابلیس کا اور ترسانندۂ دلہائے مومنین ہی کہ باوجود اس قرب ومنزلت کے بیک نافرمانی سبحانی راندۂ درگاہ ہوا پس ہر دم ہر لحظہ متوجہ جناب الٰہی ہوئے اور انفعال گناہان گذشتہ مین رُوئے اور مغفرت بہزار نیازمندی جناب خداوند کریم سے مانگے کہ وہ بخشندۂ ذنوب مومنان ہی اور پوشندۂ عیوب بندگان ہی یہان قصہ حضرت آدم اور ابلیس کا تمام ہوا احسان اپنے جتاکر نیدا ور نصیحت سب لوگونکو بوجہ عموم کی اور پھر اس مقام سے موعظت بنی اسرائیل کو بوجہ خصوص ذکر فرمائی اور نعمتین اپنی یاد دلوائین اور احسانات جتائے کہ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ اے فرزندان یعقوب یاد کرو نعمتین میری وہ نعمتین کہ فضل اپنے سے انعام کین مین نے اوپر تمھارے یعنے اوپر باپون

تمھارے بنی اسرائیل کی تحقیق مین لکھا ہی کہ اسرمرد کو کہتے ہین اور ایل خدا کو یعنے اے بیٹو مرد خدا کے اور مرد خدا سے مراد یعقوب ہین اور لفظ نعمت کا واحد ہی بمعنی جمع اور یاد کرو ان نعمتون کو کیا معنی کہ ان کو فراموش نکرو یا مذکور اونکا کیا کرو اور نہ چھپاؤ اور وہ نعمتین یہہ ہین کہ انکے آبا کو کید فرعون سے بچایا اور بارہ چشمے جاری کئے پتھر سے جب وے پیاسے ہوئے اور سایہ ابر کا کیا اور من وسلوی بھجوایا اور بعضون کو مملکت دی جیسے سلیمان علیہ السلام کو کہ تمام روئے زمین پر متصرف ہوئے تھے علی ہذا القیاس نعمائے بیقیاس عنایت کین اور نیکی باپ سے کرنا عین بیٹے سے ہی کہ عزت باپ کی عزت بیٹے کی ہی اسواسطے حقتعالی نے یاد دلوائین وہ نعمتین کہ اونکے باپونپر کین تھین وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ اور پورا کرو عہد میرا کہ ہیچ شان پیغمبر میرے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین باندھا ہی مین نے تمسے تورات مین پورا کرونگا مین عہد تمھارا یعنے جزا و فاداری کی تمھین پہنچاؤنگا وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ اور خاص مجھہ سے ڈرو اور نقض عہد اور پیمان شکنی نکرو وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍ بِهٖ اور ایمان لاؤ ساتھہ اس چیز کے جو اُتارا مین نے یعنے قرآن درآنحالیکہ سچا کرنیوالا ہی وہی قرآن یعنے موافق اور مطابق ہی بیچ اصول کے توحید مین وعدے مین وعید مین خاص اس چیز کو جو ساتھہ تمھارے ہی یعنے تورات اور مت ہو پہلے کافر اہل کتابونمین سے ساتھہ اسکے یعنے قرآنکے یا مثل اول کافرون کے کہ کافران مکہ ہین یا مراد کفر سے حق پوشی ہی دیدہ و دانستہ کہ یہہ معنی غیر کتاب سے ممکن الحصول نہین وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اور مت لو بدلے آیتون میری کے کہ توریت ہی مول تھوڑا مخاطب اسکے علماء یہود ہین جیسے کعب ابن اشرف وغیرہ کہ آیات توریت کو تحریف کرتے تھے اور تعریف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی چھپاتے تھے وَاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ اور مجھہ سے پس ڈرو کلام ربانی کو عوض مین دنیا رفانی کے مت بیچو بعضون نے کہا ہی کہ علماء یہود آیتین تورات کی تحریف کرکر ایک صاع جو اور چار گز کرباس کو بیچڈالتے تھے معاذ اللہ سمجھہ لیجئے کہ اگر عوض مین تمام دنیا کے دین کو بیچتے تو بھی حماقت تھی کہ یہہ فانی ہی اور وہ باقی ہی اور یہہ تھوڑی ہی اور وہ بہت ہی قل متاع الدنیا قلیل والآخرة خیر لمن اتقی سمجھہ لیجئے کہ یہہ آیت ہرچند بظاہر نبی اسرائیل ہی لیکن حقیقت مین سرزنش کئی فرقونکی ہی اس امت کے کہ عوض مین آیات الہی کے قیمت قلیل لیتے ہین اور وہ نعمت برباد کرتے ہین فرقۂ اول علماء بدقماش ہین کہ دنیادار دنسے اور ظالمونسے اختلاط کرتے ہین اور واسطے لذات اور شہوات اُنکے روایات نادرہ نکالتے ہین دوسرا فرقہ قاضیان مرتشی اور مفتیان بے باک ہین کہ واسطے رشوت کے حکم شرع کو تبدیل کرتے ہین اور مدعی کو مدعا علیہ اور بالعکس اسکے قرار دیتے ہین تیسرا فرقہ بادشاہان ظالم ہین اور امرائے بیداد گر کہ داد مظلومون کی نہین دیتے اور عمال اور متصدیون اور کارپردازون اپنے کا احوال تفحص نہین کرتے چوتھا فرقہ وزیرون اور متصدیون اور کارپردازون دفتر والونکا ہی کہ تحصیل اموال مین اور اخذ خراج مین رعایا اور مزارعان سے خوف آخرت کا خاطر مین نہین لاتے پانچوان فرقہ علمائے دنیا طلب اور واعظان طماع کا ہی کہ اوپر تعلیم احکام الہی کے اور تبلیغ مواعظ اور پند کے متاع دنیا درخواست کرتے ہین اور جب توقع منفعت کی ہوتی ہی تو متوجہ بحال سایل ہوتے ہین اور بے توقعی مین درشتی اور خشونت کرتے ہین لیکن فرقہ معلم الصبیان کا کہ واسطے تعلیم اطفال کے نوکر ہوتے ہین اس زمرہ مین نہین ہین اسواسطے کہ عوض تعلیم مین کچھہ چیز نہین لیتے بلکہ لینا اونکا اجورہ محنت انکی کا ہی کہ صبح سے تا شام اپنے گھر سے جدا رہتے ہین اور کسب معاش سے معطل ہوکر اطفال بیسروپا کو کہ مانند گوسفندان رم کردہ کے ہوتے ہین جمع کرتے ہین اور باحتیاط نگاہ رکھتے ہین ہان اگر کوئی محض تعلیم قرآن اور حدیث اور فقہ پر بے تعین مکانی اور زمانی اجورہ درخواست کرے اس زمرہ مین محسوب ہی اور اجرت لینے مین امامت کی اور اذان کے اور خطبے کے اختلاف علما کا ہی بعضون نے کہا ہی جائز ہی کہ اجرت اوپر نفس عبادت کے نہین ہی بلکہ اوپر ادا اوس عبادت کے ہی مکان خاص مین اور زمانہ خاص مین اور یہہ خصوصیت دخل عبادت نہین ہی اور تحقیق یہہ ہی کہ زمانہ سابق مین آئمہ اور خطبا اور موذنین حسبۃ للہ یہہ عمل بجا لاتے تھے چنانچہ قاضی اور مفتی اور محتسب اور تحصیل کرنیوالے خراج اور عشر اور زکوٰۃ برائے خدا باین

اعمال مشغول ہوتے تھے جب خلفاے راشدین اور سلاطین عادلین نے دیکھا کہ یہہ لوگ معروف اسی عبادات مین ہین تو اونکی معاش کیواسطے مال مین مسلمین سے کچھہ مدد خرچ مقرر کیا نہ واسطے اجرت کے بلکہ بنا برا عانت رفتہ رفتہ یہہ صیغے صیغے معاش کے ہوگئے اور اجورہ قرار پکڑگیا اس زمانمین یہہ وجہ معاش مشکوک بلکہ قریب بحرمت ہی حتی المقدور اس سے احتراز لازم ہی چنانچہ تفسیر فتح العزیز مین لکھا ہی اور اجرت لینا تعویذ کی اور رقیہ قرآن کی باجماع ونص جائز ہی چنانچہ احادیث صحیحہ مین کہ بیچ صحیحین کے اور کتب معتبرہ کے موجود ہی تجویز فرمایا ہی اور محققین علما نے قاعدہ مقرر کیا ہی کہ بہت نافع ہی وہ یہہ ہی کہ جو چیز آدمی کے حق مین عبادت ہو خواہ فرض عین ہو خواہ فرض کفایہ ہو خواہ سنت مؤکدہ ہو اوسپر اجرت لینی جائز نہین ہی مثل تعلیم قرآن اور حدیث اور فقہ اور نماز اور روزہ اور تلاوت اور ذکر اور تسبیح کے اور جو چیز کسی وجہ سے عبادت نہین ہی مباح محض ہی اوسپر اجرت لینی جائز ہی مثل رقیہ کرنیکے بقرآن یا تعویذ لکھنے کے اور امثال انکے وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ اور مت ملاؤ سچ کو کہ نعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی تورات مین لکھی ہوئی ساتھہ جھوٹھ کے اور مت چھپاؤ سچ کو کہ صفت نبی آخرالزمان ہی کہ تم جانتے ہو کہ یہہ پیغمبر سچے برحق ہین پھر جان بوجھکے کیون اونکی نعت صفت چھپاتے ہو اور اپنے آپکو دوزخکا ایندھن بناتے ہو معلوم کیجئے کہ دوسری آیت مسایل کہ جس سے مسئلہ فرضیت صلوٰۃ کا اور زکوٰۃ کا اور رکوع کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ اور قایم کرو نماز کو مسلمانون کے ساتھہ جیسے یہہ پڑھتے ہین وَآتُوا الزَّكَاةَ اور دو زکوٰۃ کو اگر مال ہو بطریق اہل اسلام وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ اور رکوع کرو ساتھہ رکوع کرنے والونکے اگر کوئی کہے اس آیت سے فرضیت جماعت کی نکلتی ہی اور حالانکہ نماز جماعت کی فرض نہین ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ یہہ امر اہل کتاب کو ہی کہ ان کی نماز مین رکوع تھا حق تعالی نے بعد امر ایمان اسلام کے اور نماز اور زکوٰۃ کے تاکید فرمادی کہ رکوع مین بھی اہل اسلام کی موافقت کرو اور بعضون نے وجوب جماعت کا اس آیت سے نکالا ہی اور صلوٰۃ کی معنی لغت مین دعا کی ہین پھر نقل کیا اوسکو بیچ شرع کے طرف ارکان معلومہ کے اور زکوٰۃ کی معنی لغوی طہارت کی ہین پھر نقل کیا بیچ شرع کے طرف جزو مقدر کے نصاب سے بشرط افراغ حول اور رکوع بیچ لغت کے انحنا ہی یعنی سجود وضع جبہہ ہی اور اسیقدر فرض ہی نزدیک حنفیہ کے اور تعدیل واجب ہی چنانچہ کتب فقہ مین مذکور ہی اور نماز جماعت کا اوپر نماز تنہا کے ستائیس درجہ ثواب زیادہ ہی اور نماز باجماعت شعار مخصوص اس دین کا ہی أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنسَوْنَ أَنفُسَكُمْ وَأَنتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ آیا حکم کرتے ہو لوگون کو ساتھہ بھلائی کے اور بھولجاتے ہو جانون اپنی کو اور حال یہہ ہی کہ تم پڑھتے ہو کتاب تورات مطابق حال اُنکے کے یہہ مثل ہی آپکو فضیحت غیر کو نصیحت یہہ آیت بعضے یہود کی شان مین ہی کہ اپنے دوستون کو جو ایمان لائے تھے احکام شرعیہ محمدیہ پر ترغیب دیتے تھے اور آپ کنارہ کش رہتے تھے اور حالانکہ جابجا کتاب الہی مین پڑھتے تھے کہ جو کوئی خلاف کلمہ الہی کے عمل کرے اور قول اوسکا مخالف عمل اسکے کے ہو مستحق وبال ونکال ہی چنانچہ قران مین تین جگہہ اسی معانی کو ارشاد فرمایا ہی اوّل یہان دوسری آیت لم تقولون مالا تفعلون مین تیسری آیت ما اریدان اخالفکم الی ما انھکم مین اور عاقل سے بہت بعید ہی کہ اصلاح حال غیر مین کوشش کرے اور ہلاکت نفس اپنے سے چشم پوشی کرے پس ہمیشہ تلاوت کلام الہی کرتے ہو اور بموجب اوسکے ہرگز عمل مین نہین لاتے ہو أَفَلَا تَعْقِلُونَ آیا پس نہین سمجھتے ہو تم معنی کتاب اپنے کی یا قبح اس کلام کا اپنے حال آنکہ صریح عقل اوپر قباحت اسکیکے دال ہی اس واسطے کہ مقصود امر معروف اور نہی منکر سے یہہ ہی کہ اور لوگ پند پذیر ہون اور ضرر اپنے سے احتراز کرین اور ظاہر ہی کہ مصلحت فہمی نفس اپنے کی اور دفع مضرت جانکا اپنے ضرور تر ہی اور دنکے اصلاح مین لانے سے اور دفع مضرت کرنے سے وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ اور مدد چاہو اللہ سے ساتھہ صبر کرنے کے بیچ اطاعت کے اور ساتھہ نماز پڑھنے کے یا ساتھہ دعا کے بیچ حصول دعا کے یا یہہ معنی ہین کہ گناہون سے بچنے مین اور عبادت کرنے مین مدد چاہو اللہ سے ساتھہ صبر اور صلوٰۃ کے سمجھہ لیجئے کہ صبر تین قسم ہی اوّل صبر اوپر مشقت طاعت کے ہی جیسا اٹھنا نیند سے واسطے نماز کے اور غسل اور

وضو کرنا وقت سردی کے اور مسجد کو جانا گرمی مین اندھیر مین دوسری صبر لذت گناہ سے ہی کہ بے اختیار مرغوب الطبع ہوتا ہی تیسری صبر اوپر مصیبت کے ہی کہ درد و امراض اور بلا مین جزع فزع شکایت حکایت سے اپنے آپ کو باز رکھے جو آدمی اس تین حالات مین نفس اپنے کو ساتھ صبر کے خوگر کرے یقین ہی کہ ہر حال مین مالک نفس اپنے کا ہوگا اور نفس اسکا مغلوب اور عقل اسکی غالب ہوگی فرمایا ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ الایمان نصفان نصف فی الصبر و نصف فی الشکر رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن انس مرفوعاً گویا اس حدیث مین اشارہ فرمایا ہی کہ ایمان بمنزلہ صحت کے اور صحت دو چیزون سے حاصل ہوتی ہی پرہیز اور دوا سے پرہیز صبر ہی اور دوا شکر ہی اگر پرہیز نہو دوا کچھ فائدہ نہین کرتی اور پرہیز بدون دوا کے بھی مفید ہوتا ہی حضرت امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ نے صبر کو جزو اعظم ایمان کا قرار دیا ہی چنانچہ ابن شیبہ نے کتاب الایمان مین اور بیہقی نے ایسی ہی روایت کی ہی کہ الصبر من الایمان بمنزلۃ الراس من الجسد ولا ایمان لمن لا صبر لہ اور مطابق اس قول کے روایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ہی کہ کسی نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما الایمان قال الصبر والسماحۃ یعنے صبر اور جوانمردی اور شجاعت وَاِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخَاشِعِيْنَ اور تحقیق وہ نماز البتہ بڑی دشوار مگر اوپر عاجزی کرنیوالون کے کہ مومن ہین اخلاص والے ایسے کہ عبادت اوپر انکے گران نہین ہی اونکی صفت مین حق تعالی نے فرمایا ہی اَلَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وہ لوگ کہ یقین جانتے ہین یہہ کہ وہ ملنے والے ہین ساتھ جزا پروردگار اپنے کے وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ اور یہہ بھی جانتے ہین وہ طرف اوسکے پھر جانیوالے ہین واسطے جزا پانیکے يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ اے بیٹو یعقوب کے یاد کرو نعمتین میری جو انعام کین مین نے اوپر تمھارے تکرار اس حکایت تنبیہ ہی واسطے اظہار اہتمام کے اور اعتبار کے جیسی تکریر یا ابت کا اس آیت مین یا ابت لم تعبد ما لا یسمع ولا یبصر ولا یغنی عنک شیئا یا ابت انی اخاف ان یمسک عذاب من الرحمن فتکون للشیطان ولیا غرض اس جملے سے اور جملہ گذشتہ سے کہ پہلے یا ہی موعظت بنی اسرائیل ہی اور اسی واسطے واو عاطفہ درمیان مین نلائے کہ مخاطب ایک قبیل سے ہی وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ اور تحقیق مین نے بزرگی دی تمکو اوپر عالمونکے یہہ خطاب بنی اسرائیل کو ہی کہ حاضر تھے باعتبار اجداد انکیکے کہ اپنے زمانہ مین افضل عالم اور اکرم بنی آدم تھے جیسے کوئی کہے کو تجھے بادشاہ کے بیٹے کو کہ تجھے بادشاہی دی یا پسر دانشمند کو کہ دانشمندی تجھے دی گئی حاصل یہہ ہی کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ یاد کرو اس نعمت کو کہ مین نے فضل اپنے سے بزرگی دی ابا کو تمھارے تمام جہان پر یعنے مین نے یہہ احسان کیا اور تم کفران نعمت کرتے ہو کہ میرے پیغمبر کو جھٹلاتے ہو اور نعمت کو اسکے پھراتے ہو اور قرآن پر ایمان نہین لاتے ہو وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا اور ڈرو اس دن سے کہ جسدن نہ کفایت کریگا کوئی جی کسی جی سے کچھ یعنے کوئی مومن چاہے کہ کسی کافر سے قیامت کو کچھ عذاب کم کروا سکے تو یہہ نہ ہوگا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ اور نہ قبول کی جاویگی اس نفس کافرہ سے سفارش یعنی کوئی عرض کرکے بخشوا نہ سکیگا اور نہ لیا جائیگا اوس سے بدلا یعنے کافر چاہے کہ کچھ فدیہ دیکر عذاب سے چھوٹ جاوے تو یہہ بھی نہوگا اور نہ وہ مدد کئے جاوینگے روایت ہی کہ یہود سمجھتے تھے کہ آبا ہمارے قیامت کو ہمین بخشوا لینگے رد زعم اونکے مین یہہ آیتہ نازل ہوئی سمجھ لیجئے کہ شفاعت پیغمبر کی باذن پروردگار اہل کبائر کے حق مین مقبول ہی نہ کفار کے وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ اور یاد کرو ای بیٹو یعقوب کے جب بچایا ہم نے تمکو لیعنے اجداد تمھارے کو قوم فرعون سے کہ تمھارے پیچھے پڑی تھی پہنچاتے تھے تمکو بڑا عذاب يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ذبح کرتے تھے بیٹون تمھارے کو اور زندہ رکھتے تھے بیٹیون تمھارے کو سمجھ لیجئے کہ نساء زنان بالغہ کو کہتے ہین اور اس جگہہ چھوٹے بچون کی معنی مین آیا ہی مجازاً جیسے تسمیۃ شی کا باعتبار مایئول الیہ ہو لکھا ہی کہ فرعون نے خواب دیکھا تھا کہ بیت المقدس سے آگ اٹھی ہی فرعون کو اور اوسکے گروہ کو جلا دیا ہی تعبیر کہنے والون سے اوسکی تعبیر پوچھی کہا اٹھونگے کوئی شخص بیت المقدس سے پیدا ہوکر تجھے اور تیرے گروہ کو ہلاک کریگا اوسدن سے اوسنے حکم کیا کہ بنی اسرائیل مین جو بیٹا پیدا ہوا اوسے مار ڈالو اور جو بیٹی پیدا ہوا اوسے

الربع

جینے دو ہماری خدمت کو تا آنکہ بارہ ہزار بیٹے مارے گئے بعضون نے کہا ہے ستر ہزار لڑکے مارے گئے پھر خلق جمع ہوکر اسکے پاس آئے اور کہا کہ اگر تمھین لڑکونکا مارنا منظور ہے تو جہان خراب ہوجائیگا اور عالم تباہ ہوگا حکم کیا کہ ایک سال قتل کرو ایک سال چھوڑ دو سال رہائی مین حضرت ہارونؑ پیدا ہوئے اور سال قتل مین حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام متولد ہوئے بہ الہام ربانی خوف قتل سے ایک صندوق مین حضرت موسیٰؑ کو بند کر دریائے نیل مین ڈالدیا وہ صندوق بہتا ہوا فرعون کے محل کے نیچے آیا فرعون نے دیکھکے نکلوایا دیکھا تو ایک لڑکا ہے حضرت آسیہؓ نے کہ قبیلہ اسکی تھی کہا کہ یہہ لڑکا بنی اسرائیل سے نہین ہے خدا جانے کہان سے آیا ہمارے اولاد نہین ہے ہم اسے پالینگے بیٹا کرکے حق تعالیٰ نے غیب سے عنایت فرمایا ہے غرض خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو فرعون سے دشمن کے گھر بلواکر انھین کے ہاتھ سے اوسے ہلاک کروایا سبحان اللہ عجب قدرت کاملہ اللہ ہے کہ اپنے دوست کو ایسے دشمن کے ہاتھ مین پرورش کی کہ جسنے ہزارون بچون کو اونکے گمان مین مارا تھا وَفِیْ ذٰلِکُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ عَظِیْمٌ اور نیچ اسکے یعنے مارنے مین بیٹون کے اور واسطے خدمت کے بیٹیونکے جلانے مین آزمایش تھی پروردگار تمھارے بڑی وَاِذْ فَرَقْنَا بِکُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَیْنٰکُمْ اور یاد کرو اسی بنی اسرائیل جب پھاڑا ہم نے ساتھ تمھارے دریا کو کہ قوم فرعون سے بھاگے تھے تم پس چھڑادیا ہم نے تم کو ایذا اسکی سے وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ اور ڈبادیا ہم نے قوم فرعون کو اور تم دیکھتے تھے قصہ غرق ہونے فرعون کا مختصر یہہ ہے کہ قوم اوسکی بنی اسرائیل سے عداوت رکھتی تھی اکابر دنکو جمع کرکے فرعون سے کہا کہ بنی اسرائیل کو مت چھوڑ یہہ مفسد ہین یہہ خبر بنی اسرائیل سنکر متفکر ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے آکر عرض کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی آئی کہ واوحینا الی موسیٰ ان اسر بعبادی اس سے بنی اسرائیل کو قوت پیدا ہوئی عاشور یکے دن سب اپنے لڑکونکو جمع کرکر چلے دریا پر جو پہنچے تو فرعون نے سنا شکر کو لیکر اونکا تعاقب کیا حضرت موسیٰؑ نے بہ امر الٰہی عصا دریا مین مارا یہہ بارہ گروہ تھے بارہ جگہہ سے دریا مین راہ خشک ہوگئی حضرت موسیٰؑ معہ تمام قوم اوپر گئے فرعون نے جو دیکھا کہ اُترے جاتے ہین دریا سے وہ بھی اسی راہ معہ فوج گھسا غرق ہوگیا قوم سمیت لکھا ہے کہ جبریل گھوڑے پر سوار آگے جاتے تھے فرعون کا گھوڑا گھوڑیکو دیکھکر جا گھسا پیچھے قوم بھی اسکے چلی بیچ دریا کے جاکر ڈوب گیا حضرت موسیٰؑ کی دعا سے وہ احسان اپنا بنی اسرائیل کو حق تعالیٰ نے یاد دلوایا کہ مین نے یہہ کیا اور تم پھر نافرمانی بیہری کرتے ہو بحر مواج مین لکھا ہے کہ ایک عورت مزدورونکی فرعون کے محل کی اینٹین ڈھویا کرتی تھی اوسنے مزدوری نہین پائی تھی صبح کو پانی لینے دریا مین آئی ہاتھ دریا مین جو ڈالا ڈاڑھی فرعون کی کہ مرصع جواہر سے تھی اوسکے ہاتھ مین آگئی اس نے بال کو اکھیڑکر جواہر سب نکال لئے سچ ہے کہ آخر ظالم نگونسار ہوتا ہے اور مظلوم رستگار ہوتا ہے وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓی اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً اور یاد کرو اسی بیٹو یعقوب کے جب وعدہ کیا ہمنے موسیٰ کو توریت دینے کا چالیس رات کا سمجھ لیجئے کہ مذکور رات کا فرمایا اور دنکو چھوڑدیا اسواسطے کہ عرب مین شمار راتون کا کرتے ہین اور وہ چالیس راتین ذیقعدہ کے مہینے کی اور دس دن ذی الحجہ کے تھے ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ پھر پکڑا تمنے گائی کے بچے کو ساتھہ خدائی کے پیچھے اوسکے یعنے بعد جانے موسیٰ علیہ السلام کے کوہ طور پر اور تم ظالم تھے کہ اللہ کی عبادت کی چاہئے تھی غیر کی کی روایت ہے کہ جب بنی اسرائیل نے فرعون سے نجات پائی مصر مین آنے عمل کرنے کو کتاب نہ تھی حضرت موسیٰؑ سے عرض کیا حضرت موسیٰؑ نے جناب الٰہی مین مناجات کی حق تعالیٰ نے وعدہ کیا کہ طور پر آؤ چالیس روز مین تھین کتاب دینگے آپ کوہ طور پر جارہے حضرت ہارونؑ کو خلیفہ اپنا کرکے قوم مین چھوڑ گئے پیچھے سامری نے کہ گوسالہ پرست تھا اور نفاق حضرت موسیٰؑ سے اعلا تھا وقت پاکر لوگونکو گمراہ کردیا اسطرح سے کہ زرگری جانتا تھا سونے کی ایک کائے چھوٹی سی بنائی اور اوسمین خاک حضرت جبرئیلؑ کے گھوڑیکے سم کی ڈالی وہ گائی آواز کرنے لگی لوگ پوجنے لگے لکھا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام کے گھوڑیکے سم کے نیچے جو خاک ہوتی تھی اُسے گیاہ روئیدہ ہوجاتی تھی سامری نے یہہ دیکھکر سمجھہ لیا کہ جس پتلے مین یہہ خاک رکھونگا وہ بھی آواز کرنے لگیگا اسی واسطے وہ خاک اُٹھاکر تھوڑیسی رکھہ چھوڑی تھی اور بعضون نے لکھا ہے کہ شیطان اُس کائے مین گھسکر آواز کرتا تھا

کہ انی انا ربکم فاعبدون مین پروردگار تمھارا ہون پس عبادت کرو میری لوگ اوسکو پوجنے لگے گمراہ ہوگئے حضرت ہارون ہرچند سمجھاتے تھے اونکا کہا نہین مانتے تھے جب حضرت موسیٰ چالیس روز بعد الواح تورات لیکے آئے یہہ احوال دیکھکر حضرت ہارون علیہ السلام سے رنجیدہ ہوئے اور لوگونکو ملامت کی سب نے توبہ کی باقی قصہ سورۂ اعراف مین اور طٰہٰ مین آویگا انشاء اللہ تعالیٰ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ پھر معاف کیا ہم نے تم سے مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ پیچھے تو یہ تمھاری کی کہ ہلاک نہ کیا ہم نے تمھین بعد صادر ہونے ایسے برے عمل کے اور یہہ عفو اسواسطے تھا تاکہ تم شکر کرو خدا کا اور پر نعمت عفو کے وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ اور یاد کرو اوسکو جب دی ہم نے موسیٰ کو تورات وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ اور معجزے جو فرق کرنیوالے تھے درمیان حق اور باطل کے تو کہ تم راہ راست پاؤ اس کتاب اور معجزونسے معجزہ وہ ہی کہ جسکے سمجھنے مین عقل عاجز ہو جیسے عصا تھا کہ کبھی سانپ ہوجاتا تھا لکڑی سے سانپ ہونا خلاف عقل ہے وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ اور یاد کرو اوسکو جب کہا موسیٰ نے واسطے قوم اپنے کے کہ جو گائی کے بچے کو پوجنے لگی تھی يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ اے قوم میری تحقیق تم نے ظلم کیا جانون اپنی پر ساتھ پکڑنے تمھارے بچھڑے گائے کے بچے کو بنجائے فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ پس توبہ کرو تضرع وزاری طرف پیدا کرنیوالے اپنے کے فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ پس مارو جانون اپنی کو ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ یہہ کشتہ ہونا بہتر ہے واسطے تمھارے زندگانی دنیا سے نزدیک پروردگار تمھارے کے بعد اس حکم کے کہ جس جسنے کہ گوسالہ پوجا تھا صحرا کو گئے اور سر جھکا کر بیٹھ گئے ہارون علیہ السلام بارہ ہزار آدمیونکو تلوارین بندھوا کر لیگئے صبح سے دوپہر تک ستر ہزار آدمیونکو قتل کیا پس حقتعالے فرماتا ہے کہ جب حکم ہمارا انھون نے مانا فَتَابَ عَلَيْكُمْ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ پس توبہ تمھاری قبول کی خدا تعالیٰ نے تحقیق وہی ہے توبہ قبول کرنیوالا گنہگارونکی اور مہربان اوپر توبہ کرنیوالونکے سمجھ لیجئے کہ توبہ بنی اسرائیل کی ساتھ قتل نفس کے تھی اور نفس معنے جانکے ہین جب وہ جانمارنی تھی تو قبول ہوتی تھی اور اس امت محمدیہ پر بکمال فضل سے حق تعالیٰ نے وہ جان کا مارنا معاف فرمایا لیکن توبہ خواص کی اب بھی بقتل نفس امارہ ہے بحر مواج مین لکھا ہے کہ بعضے کہتے ہین کہ ستر اور کتنے تن حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کوہ طور پر گئے تھے اونھین کو حکم کیا کہ گوسالہ پرستونکو مارو لیکن یہہ روایت لکھکر رد کی ہے کہ یہہ صحیح نہین اسواسطے کہ وہ بھی مرتد تھے کہتے تھے لن نؤمن لك حتی نری اللہ جھرۃ اور حسن بصری نے کہا ہے کہ گوسالہ پرست اور غیر گوسالہ پرست دو قسم تھے غیر گوسالہ پرستون نے گوسالہ پرستونکو مارا **سوال** فاقتلوا انفسکم سے یہہ نکلتا ہے کہ اپنے آپکو آپ قتل کرین چنانچہ بعضون نے یہی معنی لئے ہین **جواب** منقاد ہونا اپنے قتل پر قتل اپنے کا ہے پس جو شخص منقاد اپنے قتل پر ہوا مجازاً اسنے اپنے آپ کو آپ ہی مارا دوسری یہہ ہے کہ جنھون نے مارا وہ بھی تو خویش واقربا اونکے تھے تو گویا بمنزلہ نفس ہی تھے وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً اور یاد کرو اسنکو جب کہا تمنے یعنے عہد باندھا ستر آدمیون نے جو تمھاری قوم مین بڑے تھے اور موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کوہ طور پر گئے تھے بعد سننے کلام ربانی کے کہا کہ اے موسیٰ نہ ایمان لاوینگے یعنے تصدیق تیری نہین کرنے کے ہم اس کلام مین کہ آواز حجاب مین سے آیا ہے یہانتک کہ دیکھین اللہ کو دیدۂ سر سے ظاہر و برو اپنے فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ پس پکڑا تم کو بجلی نے وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ اور تم دیکھتے تھے اوس بجلی کو کہ آسمان سے آتش غضب اُتری تھی لکھا ہے کہ اُس بجلی کی ہیبت سے یکبارگی سب مرگئے حضرت موسیٰ متحیر ہوئے اور کہا الٰہی مین بنی اسرائیل کو کیا جواب دونگا جو وہ پوچھینگے ہمارے بزرگ کیا ہوئے حق تعالیٰ نے زندہ کیا اونکو چنانچہ فرمایا ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ پھر جلایا ہم نے تمکو پیچھے موت تمھاری کے کہ ہیبت صاعقہ سے آئی تھی لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ تو کہ تم شکر کرو میرا ساتھ زندگانی ثانی کے کہ حیات اصول نعمات ہے وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ اور یاد کرو جو سائبان کیا ہم نے اوپر تمھارے بادل کو تاکہ حرارت آفتاب سے محفوظ رہو اور یہہ اسوقت تھا جب جنگل مین یہہ تھے اور انکے ساتھ خیمہ ڈیرا کچھ نہ تھا وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى اور اُتارا ہم نے اوپر تمھارے من اور سلویٰ کو من بعضے کہتے ہین ترنجبین تھی بعضے کہتے ہین نان میدہ تھا بعضے کہتے ہین شہد تھا بعضے کہتے ہین اور کچھ نعمت الٰہی تھی کہ غیب سے آتی تھی اور سلویٰ بعضون نے کہا ہے مشابہ بلخ کے تھا بعضون نے

کہا ہی مانند کبوتر کے فربہ تھا کہ باد سے ذبح ہوکر گر پڑتا اور آلایش پیٹ کی دور ہوکر گرمی آفتاب سے بھن بھنا اونکے پاس آتا تھا بعضے مفسرین کہتے ہین کہ زندہ جانور اونکے پاس آتا تھا جسقدر یہہ چاہتے تھے چھری سے کاٹ لیتے تھے اور دوسرے دنکے واسطے اگر اسمین سے رکھتے تھے تو سڑ جاتا تھا لکھا ہی کہ قبل اسکے کوئی کھانا رکھنے سے سڑتا تھا یہہ اولسا سڑنا جبہی سے ہوا ہی تفسیر موضح قرآن مین لکھا ہی کہ جب فرعون غرق ہوچکا اور بنی اسرائیل خلاص ہوکر چلے جنگل مین اونکے خیمے پھٹ گئے تو سارے دن ابر رہتا تھا دھوپ نہ پاتے اور اناج نہ پہنچا تو من وسلوی اترتا تھا کہا ہی من ایک چیز تھی میٹھی دھنیے کیسے دانے راتکو اوسمین برستے لشکر کے گرد ڈھیر ہو رہتی صبحکو ہر آدمی اپنی قوت کے موافق چن لاتا اور سلوی ایک جانور کا نام ہی شام کو لشکر کے گرد ہزارون جانور جمع ہوتے اندھیرا پڑے پکڑ لاتے کباب کرکر کھاتے مدتونتک یہی کھایا کئے اور جیسا کہ اونکو دنکو من وسلوی اترتا تھا راتکو روشنی کیواسطے نور پیدا ہوتا تھا کُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ کہا ہم نے کھاؤ تم پاکیزہ سے وہ چیزون کہ دین ہمنے تم کو یعنے جو کچھہ کہ ہر روز تمھین پہنچا ہی کھاؤ اور ذخیرہ کل کیواسطے نکرو وَمَا ظَلَمُونَا وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ اور نہ ظلم کیا اونھونے اوس نافرمانی کرنیسے کہ ذخیرہ من اور سلوی کا کرنے لگے روز آئندہ کے لئے اوپر ہمارے اور لیکن تھے وہ از روئے نافرمانی کے اوپر جانون اپنی کی ستم کرتے روایت ہی کہ جب فرعون غرق ہوا اور بنی اسرائیل نے نجات پائی تو حضرت موسیٰ کتاب لینے گئے پیچھے سامری نے اونکی قوم کو گمراہ کیا پھر آپ آئے تو قوم نے توبہ کی پھر توبہ اونکی قبول ہوئی بعد اوسکے حکم ہوا کہ قریہ جبارین کو جاکر غزا کرو جب وان حضرت موسیٰ معہ لشکر پہنچے تو بنی اسرائیل نے اپنا ضعف اونکی قوت دیکھکر کہا یہہ پہاڑ کو چڑ سے اکھیڑتے ہین ہم انسے کیونکر لسر آوینگے تم اور بھائی تمھارا ہارون انسے لڑو ہم نہین جنگ کرنے جاتے یہین رہینگے وہ جنگل چھتیس کوس کا تھا چالیس برس تک اوسی جنگل مین سرگردان رہے روزارادہ کرتے تھے کہ وانسے نکلین سارا دن چلتے تھے شام کو جو دیکھتے تھے تو جس منزل سے چلتے تھے وہین اترتے تھے ڈیرا خیمہ کچھہ نہ تھا گرمی آفتابکی سے جلتے تھے اور بھوک کے مارے ہلاک ہوتے تھے کہ حضرت موسیٰ نے دعا کی حق تعالیٰ نے آپکی دعا سے اونکے سر پر سایہ ابر کا کیا اور کھانیکو من اور سلوی اتارا چنانچہ پچھلی آیت مین مذکور ہی بعد چالیس برس کے اوس جنگل سے نکلے اور اوس قریہ پر پہنچے کہ جسکی غزا پر مامور تھے وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هَٰذِهِ الْقَرْيَةَ اور یاد کرو جب کہا ہمنے داخل ہو اس گانون مین نام اوس گانون کا ایلیا یا اریحا تھا وہان جبارین رہتے تھے لکھا ہی کہ بنا بیت المقدس اوسی زمین مین ہی فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا پس کھاؤ تم اوسی سے میوے اور طعام جہان چاہو بافراغت لیکن ابتدا تلبیس باین نعمت شکر بھی بجالاؤ وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا اور داخل ہو تم دروازہ مین اسی گانون کے سجدہ کرتے ہوئے شکر انیکا کہ اس قید سے چھوٹے اور یہہ شکر بدنی ہی وَقُولُوا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ اور کہو تم کہ توبہ اور شکر زبانی بھی ادا ہو کہ درخواست ہماری حطہ ہی اور حطہ کلمۂ استغفار ہی اونکی زبانمین معنے اسکے یہہ ہین کہ دور کر ہمسے گناہ ہمارے اور جب یہہ دونون عمل بدنی اور زبانی ساتھہ ندامت قلبی کے کہ رکھتے ہو جمع ہوئے توبہ تمھاری صحیح اور قبول ہوگی پس بخشدینگے ہم واسطے تمھارے گناہ تمھارے اور اس دروازے کو حکم کعبے کا دینگے ہم تمھارے حق مین کہ طواف اوسکا اور سجدہ طرف اوسکے مکفر گناہون تمھارونکا ہوگا اور اکتفا فقط گناہ بخشنے پر سچ حق نیکوکارون اور اہل معاصی تمھارے کی ہی وَسَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ اور البتہ زیادہ کردینگے ہم ثواب بسبب ان دو عمل کے نیکی کرنیوالونکو جو گناہ سے پاک ہین اسواسطے کہ مکفرات گناہونکی جو گناہ نہین پاتے تو موجب رفع درجات ہوتے ہین سمجھ لیجئے کہ اس آیت سے چند فائدے مستنبط ہوتے ہین اول یہہ کہ توبہ مین زبانسے بھی استغفار کرنا اور بدن سے بھی نماز اور سجدہ بجالانا متم توبہ ہی اور حقیقت توبہ کی کہ ندامت اوپر گناہ ماضی کے اور ترک گناہ بیچ حال کے اور عزم جزم گناہ نہ کرنیکا اور تنفر تمام معاصی سے بیچ استقبال کے ہی سب متعلق بدل ہی لیکن صفت دل کی جب قوت پکڑتی ہی جوارح اور زبان بھی موافق ہوجاتے ہین لہذا حدیث شریف مین بھی صلوٰۃ توبہ اور صیغہ استغفار کا وقت توبہ کے تعلیم فرمایا ہی دوسری یہہ ہی کہ علمانے لکھا ہی کہ جو آدمی گناہ مین مشہور ہوجاوے تو اوسکو لازم ہی

کہ توبہ باعلان کرے تاکہ لوگ اوپر توبہ اوسکیے مطلع ہوجاوین اور ساتھہ استغفار لسانی کے اور استشہاد عدول اور تقائکے اور صدقات کے اور صلوٰۃ کے قیام کرے اور یہہ اسواسطے نہین ہی کہ توبہ بدون ان چیزونکے تمام نہین ہوتی کیونکہ توبہ آخرش برجا ماندہ کی بھی مقبول ہی اگرچہ قادر حرکت زبان اور جوارح پر نہین ہی بلکہ واسطے اطلاع کرنے لوگونکے ہی تاکہ سمجھین کہ اس شخص نے گناہ چھوڑی اور راہ مستقیم شریعت پر استقامت کی پس تہمت گناہ کی اوسپر نکرین اور سوءظن اور عیب اوسکیے باز رہین اسیطرح اگر کوئی مذہب باطل پر متہم ہوگیا ہوا وسے بھی چاہیئے کہ جو جو لوگ اوسپر گمان بد مذہبی کا کرتے ہین اونکے روبرو رجوع بدین حق کرے اور آگاہ کرے اونکو کہ مجھہ مین یہہ بات نہین ہی اور اگر ہو تو اونکے روبرو توبہ کرے تاکہ من بعد اتہام سے بچے تیسری یہہ ہی کہ بعضے مواضع قبر کہ مورد نعمت اور رحمت الٰہی کے ہوئے ہین یا بعضے خاندانہائے قدیم اہل صلاح اور تقویٰ کے نے خاصیت پیدا کی ہی کہ توبہ وہان کرنے اور طاعت بجالانے موجب سرعت قبول اور ثمرات نیک ہوتی ہی اور اسیجگہہ سے مردویہ نے ابوسعید خدری سے حکایت کی ہی کہ مین ایک شب غزوہ مین یا کسی سفر مین ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جاتا تھا جب آخر شب ہوئی اور پشتہ کوہ کے گذرے ہم کہ اوسے ذات الحنظل کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہہ مقام بھی ویسا ہی ہی کہ حق تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو فرمایا تھا ادخلوا الباب سجدا وقولوا حطۃ نغفر لکم خطایاکم اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے بروایت صحیح امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے کہا ہی کہ انما مثلنا فی ھذہ الامۃ کسفینۃ نوح وکباب حطۃ فی بنی اسرائیل یعنے مثال ایمۂ اہل بیت نبوی کی کہ قیم خاندان نبوت ہین اور حامل اسرار ولایت اور معرفت ہین بیچ اس امت کے مثال کشتی نوح اور باب حطہ کے ہی اسواسطے کہ نجات طوفان ونفس وشیطان سے اور تصحیح توبہ اور تکفیر گناہان بسبب دخل ہونے بیچ سلاسل اولیاء اللہ کے ہی کہ منتہی ساتھہ ان بزرگوارونکے ہین چنانچہ ظاہر وباہر ہی کہ سلسلے راہ سلوک خدا کے اور توبہ اور انابت کے اسی خاندان عالی شان کو پہنچتے ہین جو دہ خانوادے کہ اصل ہین اور باقی فروع اونکے ہین وہ سب کے سب ایمۂ اہل بیت سے ہین زیدیان وعیاضیان اور ادہمیان اور مہیریان اور چشتیان اور عجمیان اور طیفوریان اور کرخیان اور سقطیان اور جنیدیان اور گازرونیان اور طوسیان اور سہروردیان اور فردوسیان اور فرع اونکی جیسے قادری اور نقشبندی وغیرہما قادری سقطیہ نہین بلکہ امام علی موسیٰ رضا کو پہنچتا ہی اور نقشبندی بایزیدیونکو پہنچکر امام جعفر صادق سے ملتا ہی اور چار پیر جو مشہور ہین وہ چارون خلیفہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہین حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین اور حضرت خواجہ کمیل زیاد اور حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہم تفصیل اوسکی کتب صوفیہ مین مسطور ہی حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے آخر جلد ثالث کے مکتوب مین لکھا ہی کہ راہ وصول الی اللہ دو ہین ایک تو راہ نبوت ہی کہ اسمین واسطہ درکار نہین ایک راہ ولایت ہی کہ اوسمین وسایط ضرور ہین اوس راہ مین سکے راہنما حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ ہین مالک مرکز دائرہ ولایت کے حضرت امیر ہین اور حضرت فاطمہ اور حضرات حسنین بھی اس منصب مین شریک ہین کوئی کسی امت مین راہ ولایت سے منزل مقصود کو نہین پہنچا بغیر عنایت اوسکیے قبل اس نشۂ عنصری سے بھی آپکی روح مدد کرتی تھی انبیاء ماتقدم کی امت کو اور بعد آنحضرات اربعہ کے یہی منصب تا دوازدہ ائمہ چلا آیا بعد اوسکے حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کو عنایت ہوا پس بغیر توجہ ان ائمۂ اطہار کے کوئی تا قیامت بمرتبہ ولایت نہین پہنچیگا القصہ بنی اسرائیل عہدۂ شکر اس نعمت کیسے باوصف سہولیت نہ باہر آسکے بلکہ ایک گروہ نے انمین سے بے ادبی کی اور بجائے توبہ اور استغفار تمسخر اور استہزا شروع کیا چنانچہ فرمایا ہی حق تعالیٰ نے فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ پس بدل ڈالا جنھون نے کہ ظلم کیا تھا اپنے پر از روئے استہزا آیات کو سوا اوسکے جو کہا گیا تھا واسطے اون کے یعنے حق تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ حطہ کہو اونھونے حنطہ کہا حنطہ گیہون کو کہتے ہین توبہ کی جگہہ کھانا مانگنے لگے دین چھوڑ دنیا اختیار کیا باقی رہے یہان چند سوال جواب طلب اول یہہ ہی کہ اس سورہ مین واذ قلنا فرمایا اور سورۂ اعراف مین واذ قیل لہم اسکنوا وجہہ کیا جواب اوسکا یہہ ہی کہ اس سورۃ مین ابتداء یا بنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم سے افعال کو ساتھہ ضمیر متکلم کے اضافت کرتے آئے ہین چنانچہ

ظاہر ہی یہان بھی مناسب ہوا کہ اس قول کو بھی ہر چند بزبان موسیٰ علیہ السلام تھا ساتھ اپنے نسبت فرماوین تا کمال سوء ادب بنی اسرائیل کا ظاہر ہو کہ کہنے ہمارے کو یہہ بہ تسخر پیش آئے اور عوض مین اونکے جو کچھ کہ چکھا اور بیچ سورۂ اعراف کے سوق کلام واسطے اوسکے ہی کہ قوم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دو گروہ تھی امۃ یھدون بالحق و بہ یعدلون و امۃ ضالۃ جائرۃ اور ساتھ اس تقریب دو قصے کے تفرق اونکا بیچ عہد کرامت مہد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے یاد فرمایا ہی از انجملہ قصہ تفرق اونکے کا ہی بیچ مشارب اور عیون منفجرہ کے پتھر سے کہ دلالت اوپر انشعاب اور تفرق اونکے کرتا ہی اور از انجملہ قصہ اختلاف حال اونکے کا بیچ وقت داخل ہونے قریۂ مذکور کے بعضے موافق فرمان کے بجا لائے اور بعضون نے کمال بے ادبی اختیار کی اور بیچ اس غرض کے فرمانا خدائے عزوجل کا بلا واسطہ اور کہنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا برابر تھا معہذا ساتھ قرائن کے معلوم ہی کہ قایل کون ہی اور نہ فرمایا کہ کسنے کہا پس ابہام رفع ہوا دوسرا یہہ ہی کہ بیچ اس سورت کے ادخلوا فرمایا اور سورۃ اعراف مین اسکنوا جواب اوسکا یہہ ہی کہ سیاق اس آیت کا سورۃ مین ذکر کھانے من اور سلویٰ کا اور استبدال اونکے کا اس نعمت کو ساتھ حبوب اور غلات کے ہے پس مقصود بالذات یہان یہہ بیان اوسکا ہی کہ ہمنے اونکو پروانگی کھانے غلات اوس دیہہ کی دی اور دخول موقوف علیہ اور وسیلہ اوس مقصود بالذات کا ہی اور اذن ساتھ شی کے اذن ہی ساتھ اس چیز کے کہ موقوف ہی وہ اوپر اوسکے لاجرم مذکور دخول کا ضرور ہوا اور سیاق اس آیت کا بیچ سورۂ اعراف کے تفرق اور انشعاب اونکا ہی بیچ سفر اور حضر کے پس بیچ سفر کے پانی پینے مین تفرق اختیار کیا اور حضر مین بیچ سکونت کے اور طریق اوسکے اختلاف کیا اور یہہ بھی ہی کہ اس سورۃ مین سکونت قریے کو بھی مقصود بالذات بیان فرمایا ہی اسواسطے کہ جیسے یہہ من اور سلویٰ کھانیسے ملالت اظہار کرتے تھے سکونت خیمہ اور خرگاہ سے بھی عاجز آئے تھے اور دخول مقدم ہی اوپر سکونت کے بیچ اس سورہ بقرہ کے مقدم ہی سورۂ اعراف پر دخول کو ذکر فرمایا اور سورۂ اعراف مین سکونت کو تیسرا یہہ ہی کہ یہان فکلوا مع ساتھ فا کے لائے اور وہان سورۂ اعراف مین وکلوا ساتھ واو کے یہہ فرق کسبب مبنی ہی جواب اس کا یہہ ہی کہ یہان لفظ دخول کا مذکور فرمایا اور دخول دیہ کا مقصود بالذات نہین ہوتا مقصود بالذات کچھ اور ہی چیز ہوتی ہی کہ مرتب اوپر دخول کے ہوتی ہی اور وہ چیز مرتب اکل حبوب اور غلات تھی پس لانا اوس لفظ کا کہ مشعر اوپر ترتب کے ہو ضرور ہوا اور بیچ سورۂ اعراف کے جو لفظ اسکنوا کا لائے اور سکونت قریہ کی مقصود بالذات ہوتی ہی بغیر اوسکے کہ وسیلہ دوسری چیز کا ہو پس مناسب ہوا کہ اکل حبوب اور غلات کو وہانکے بطریق عطف مجرد ترتب سے بیان فرماوین چوتھا یہہ ہی کہ یہان لفظ رغدا کا زیادہ کیا اور اعراف مین اوس لفظ کو ساقط فرمایا جواب اوسکا یہہ ہی کہ اس سورۃ مین مقصود بالذات اباحت اکل حبوب اور غلات اور توسع اسمین ہی پس تاکید اوسکی بہ لفظ رغدا مناسب ہوئی اور اعراف مین سکونت مقصود بالذات ہی اور اکل ہی واسطے اوسکے کہ سکونت مستلزم اسکی ہی مباح ہوا والضرورۃ تتقدر بقدر الضرورۃ اور یہہ بھی ہی کہ دخول باغ پر از میوہ مستلزم سیر ہونے اس میوے سے کہ مقام اکل و شرب سوا اوس باغ کے ہوتا ہی اور سکونت بیچ ایک مکان کے مستلزم سیر ہونے طعام اوس مکان کے سے ہی اسواسطے کہ سوائے مسکن اور مکان واسطے اکل و شرب کے نہین ہوتا پس تفاوت لفظ دخول اور سکونت کا بیچ آیتین کے واقع ہی مقتضی ذکر اور حذف اوس لفظ کا ہی پانچوان یہہ ہی کہ یہان خطایاکم فرمایا اور وہان اعراف مین موافق بعضے قراۃ کے خطیٰتکم جواب اوسکا یہہ ہی کہ خطایا کم جمع کثرت ہی اور خطاب کہ جمع سلامت ہی صیغون جمع قلت کے سے ہی جو قول کو اس سورۃ مین ساتھ اپنے نسبت فرمائی اور لایق جناب پاک ارحم الراحمین اور اکرم الاکرمین کے یہہ ہی کہ ساتھ ایک سجدے کے اور ایک دعا کے گناہان بیشمار کو بخشے پس لفظ دال اوپر کثرت کے لانا مناسب ہوا اور اعراف مین قول کی نسبت طرف اپنے نہین فرمائی لفظ دال علی الکثرت ذکر کرنا ضرور نتھا اور یہان سے نکتہ دوسرا واسطے ذکر رغدا کے اس سورت مین اور حذف کے اس سورتمین واضح ہوا چھٹا یہہ ہی کہ یہان دخول باب کو مقدم اوپر قول حطہ کے فرمایا اور اعراف

مین بالعکس یہہ تغیر اسلوب کیون ہی جواب اوسکا یہہ ہی کہ مخاطبین دو قسم تھے گنہگار اور نیک کردار نیکونکو لایق ہی کہ عبادت اور طاعت کو مقدم کرین پھر توبہ اور استغفار تقصیرات اپنے کی بجالاوین تا ہضم نفس اور ازالۂ عجب اور خود بینی ہوا ور گنہگار کو سزاوار ہی بلکہ واجب کہ اوّل صدق دل سے توبہ بفصوح بجالاوے بعد اوسکے قدم طاعت اور خضوع مین رکھے تا طاعت اور خضوع مین مقبول ہووے اور بیچ سورۂ اعراف کے جو گنہگارونکے حال کے لایق تھا رعایت کی کہ اس سورتمین بیشتر ندکور گنہگاران امم ماضیہ کا ہی اور بیچ اس سورت کے جو مرتبہ کہ سزاوار حال نیکبختون اور محسنون کے تھا مسطور فرمایا کہ اس سورت مین غالبًا صفات متقینونکی اور نیکبختون کی مبین ہین اور یہہ بھی ہی کہ اس سورتمین جو ذکر دخول کا سابق گذرا پس مناسب ہوا کہ اول کیفیت دخول کی بیان کرین اور اس سورۃ مین ذکر سکونت کا ہی کیفیت دخول کو ساتھہ اوسکے چندان تعلق نہین سا لوان یہہ ہی کہ بیچ اس سورۃ کے وسنزید المحسنین بزیادت لفظ واو آیا ہی اور سورۂ اعراف مین سنزید بحذف واو یہہ فرق کس راہ سے ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ بیچ اس سورت کے دخول باب کہ قبیل طاعت اور عبادت کے سے تھا مقدم ہوا اور قول حطۃ کہ باب توبہ اور استغفار سے تھا قرین اوسکے ہو کر مجموع فعلین ایک چیز ہوئی اول ازالۂ خطایا کی تاثیر کی من بعد کہ دخول باب آیا اور وہ قبیل عبادت سے ہی رفع درجات اور مزید ثواب اور کرامت مین مفید ہوا پس دونون جزائین اوپر دونون فعل کے منقسم ہوئین حرف واو کی گنجایش نرہی اور یہان اور نکتہ بھی ہی لفظی اور وہ یہہ ہی کہ درمیان واذ قلنا کے کہ صیغہ متکلم مع الغیر کا ہی اور سنزید کے کہ یہہ بھی وہی صیغہ ہی اتصال لفظی متحقق ہی پس عطف کو مناسبت حاصل ہوئی بخلاف اعراف کے کہ وہان واذ اقیل واقع ہی سنزید کا اسپر عطف کرنا مناسب نہوا اور یہہ نکتہ مبنی اوپر اوسکے ہی کہ سنزید اوپر نغفر لکم خطایاکم کے معطوف نہووے چنانچہ فی الواقع بھی ایسا ہی ہی والا نزد کہتے اور مجزوم لاتے کہ جواب امر کا ہوتا آٹھوان یہہ ہی کہ اعراف مین فبدل الذین ظلموا منہم بزیادت لفظ منہم فرمایا ہی اور یہان منہم کو حذف کیا اس تغیر اسلوب مین کیا وجہ ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ اعراف مین سابق گذرا ہی کہ ومن قوم موسیٰ امۃ یھدون بالحق وبہ یعدلون وہان اگر بے تخصیص سبکو ظالم فرماتے منافی کلام کا ہوتا اور اسی سورۃ مین بیچ ماسبق کے تمیز اور تخصیص کچھہ نہین گذری تھی حاجت لفظ منہم کی نہوئی نواں یہہ ہی کہ اس سورۃ مین فانزلنا واقع ہوا اور اعراف مین فارسلنا یہہ فرق کسوجہ سے ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ اس سورت مین پہلے مذکور انزال کتاب کا ہی اور یہان تلک لفظ انزال کا مستعمل ہوا چنانچہ نزدیک اوسکے وانزلنا علیکم المن والسلویٰ گذرا ہی اس عذاب کو بھی بطریق تہکم اسی وادی سے قرار دیا ہی اور واسطے مشابہت اخوانکے استعمال کیا ہی اور سورۂ اعراف مین پہلے سے لفظ ارسال کا مذکور ہی فلنسئلن الذین ارسل الیہم ولنسئلن المرسلین مین بیچ قصص اقوام ماضیہ کے اور بیچ قصے فرعون کے پس لفظ ارسال کا کہ دلالت اوپر تسلیط کے کرتا ہی مناسب ہوا اور لفظ انزال کا بھی مفید اول حدوث ہی اور لفظ ارسال دال اوپر تسلیط عذاب کے اوپر اونکے اور استیصال اونکے کے بالکلیہ پس بیچ اس سورت کے کہ مقدم اوپر سورۂ اعراف کے ہی ذکر اول نزول عذاب کا مناسب ہوا اور سورہ اعراف مین بیچ نہایت کار کے دسوان یہہ ہی کہ یہان بما کانوا یفسقون مذکور فرمایا اور اعراف مین یظلمون بجائے یفسقون ارشاد کیا اس فرق مین کیا نکتہ ہی جواب اس کا یہہ ہی کہ یہہ فعل اونکا ظلم تھا اونکے حق مین کہ معرض غضب الٰہی مین بسبب اوسکے داخل ہوئے اور فسق تھا بہ نسبت دین خدا کے پس دونون سورتون مین کہ دونون صفت شنیعہ اس فعل کی مبین یا د فرمائین لیکن وجہ تخصیص کی اس سورۃ مین ساتھہ ذکر فسق کے یہہ ہی کہ ظلم اونکا بیچ حق اونکے سابق عنقریب اس سورت مین گذرا ہی آیت وما ظلمونا ولکن کانوا انفسہم یظلمون مین اگر یہان بھی یہی لفظ مذکور ہوتا تکرار لازم آتا بخلاف اعراف کے کہ وہان وصف اونکا ساتھہ ظلم کے نہین گذرا تھا افادہ اس معنی کا مناسب ہوا القصہ بنی اسرائیل کو اوپر اس تمسخر اور استہزا کے جسپر نمائی ضرور تھی لہٰذا اُن سے درگذر نہ کیا ہم نے بلکہ سزا اُس بے ادبی کی بھگتائی ہمنے فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ پس اُتارا ہم نے اوپر اونکے جو ظلم کرتے تھے باعث تغیر قول کے عذاب آسمان سے بسبب اوسکے کہ تھے فسق کرتے اور وہ عذاب آگ تھی کہ اترکر سب کو جلا دیا یا مرض طاعون کا تھا

کہ ایکدم مین چالیس ہزار آدمی مرگئے بعضون نے کہا ہی ستر ہزار صحیح مسلم مین اور صحاح ستہ مین وارد ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاعون رجز ہی اور بقیہ اوس عذاب کا ہی کہ پہلے لوگ ساتھہ اوسکے معذب ہوئے ہین پس جب یہہ وبا واقع ہو کسی شہر مین یا ملک مین اور تم اس شہر اور ملک مین ہو تو وہانسے نہ بھاگو اور اگر سنو کہ کسی شہر اور ملک مین وبا واقع ہی تو وہان جاؤ بھی مت اسواسطے کہ صورت اوّل مین فرار قضائے الٰہی سے اور مخالف توکل اور تسلیم کے ہی اور صورت ثانی مین جرأت اوپر عذاب الٰہی کے اور اقدام اوپر غضب اسکیے ہی اور یہہ بھی حدیث صحیح مین وارد ہوا ہی کہ جب وبا کسی جگہہ واقع ہوا اور آدمی وہان سے نہ بھاگین اور صبر کرین اور حق تعالیٰ سے اوپر اوس صبر اپنے کے متوقع اجر کے ہون خدا تعالیٰ اونکو ساتھہ مرتبے شہیدونکے پہنچاتا ہی اگرچہ سلامت رہین یہان اکثر ظاہر بینونکے خاطر مین اشکال آتا ہی کہ فرار قطا اور بلیات سے بلاشبہ شریعت مین جائز ہی چنانچہ مشہور ہی کہ الفرار مما لایطاق من سنن المرسلین اور وبا اور طاعون کہ اشد بلیات ہی کسواسطے فرار اس بلا سے شریعت مین ممنوع ہوا جواب اوسکا یہہ ہی کہ اوسکی دو جہت ہین اول یہہ ہی کہ بیچ صورت وبا اور طاعون کے اکثر اہل شہر خصوص اقارب اور عشائر اور اصدقا بیمار ہوتے ہین اگر آدمیون کو حکم جواز فرار کا فرماتے ان بیمارون کی بیمارداری کون کرتا سب کے سب خوف جان شیرین اپنی سے بھاگ جاتے بیمار بے اجل مرتے یعنے جرح عظیم کھینچتے پس اسوقت مین خدمت بیمارونکی اور تسکین خاطر اونکی اور عاجزون کی اور شکستہ پانونکی کہ طاقت گریز کی مطلق نہین رکھتے ہین حکم جہاد کا پیدا کیا اور صبر اوس مکان مین مثل صبر صف قتال مین موجب اجر اور ثواب کا ہوا بخلاف اور بلاؤن کے کہ محض ہی اور خوف دشمن ہی کہ یہہ مانع فرار سے وہان متحقق نہین بلکہ فقیر اور بے مایہ اس وقت مین سب سے پیش قدم ہوتے ہین بیچ فرار کے یا مستغنی ہوتے ہین اس سے کہ مال نہین رکھتے تو کوئی پیچھا اونکا کرے دوسری یہہ ہی کہ طاعون اور وبا آثار ارواح خبیثہ جنیان ہی کہ ایکبارگی واسطے ایذا بنی آدم کے مستعد ہو کر ساتھہ اس نوع کے ایذا پہنچاتے ہین پس بھاگنا مقابلے اونکے سے دلیل ڈرپنکی اونسے ہی اور صبر اور استقامت موجب ذلت اور انکسار نخوت اونکے کا ہی پس اس جہت سے بھی حکم جہاد کا اور صبر فی القتال کا پیدا کیا اور حدیث مین بھی اشارہ واقع ہوا ہی ساتھہ اس معنی کے جہان فرمایا ہی طاعون کے حق مین کہ فانها واخذ اعدائکم من الجن یعنے یہہ طاعون زخم پہنچاتا ہی دشمن تمھاریکا جن سے اور جو تعداد نعماے الٰہی سے کہ بنی اسرائیل کو پہنچی تھین اور موجب کفران اور ناسپاسی کا ہوئین تھین فارغ ہوئے اب اوس نعمت کو یاد فرمایا کہ ہر چند موجب کفران اور فسق کا ہوئے لیکن موجب تفرق اور اختلاف اور جانب داری کا کہ بیچ فساد اختلاف مذاہب اور مشارب کے ہی ہوئے اور وہ یہہ ہی کہ جب بنی اسرائیل نے بیچ سفر کے پانی نہ پایا اور تشنہ ہوئے شکایت اوسکی حضرت موسیٰ سے کی آپنے جناب الٰہی مین واسطے رفع تشنگی اونکیے دعا کی چنانچہ فرمایا ہی وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ اور یاد کرو اوسوقت کو کہ دعا استسقا کی کی موسیٰ علیہ السلام نے اور پانی مانگا واسطے قوم اپنی کے کہ بنی اسرائیل سے تھے نہ واسطے عالم کے کیونکہ محتاج پانی پینے کے اور گرفتار تشنگی کی فقط قوم اون کی تھی اور اس تخصیص مین اشارہ ہوا طرف اوسکے کہ طریقہ پانی دینے کا انکے پتھر کے چشمون سے کیون ہوا بہ آسمان سے کسواسطے نہ نازل ہوا چنانچہ استسقے پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم مین اور سوا اونکے انبیاؤن مین واقع ہوا تھا وجہ یہی ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پانی عام واسطے تمام عالم کے چاہا تھا پس پانی بہنہ کا آسمان سے کہ عام ہوتا ہی دیا اور حضرت موسیٰ نے خاص واسطے اپنی قوم کے چاہا تھا پس پانی خاص پتھر سے چشمہ جاری کردیا اور استسقا سنت مؤکدہ سب پیغمبرونکی ہی کہ وقت قحط کے آب خدا سے چاہتے تھے اور حقیقت اسکی استغفار اور توبہ اور اظہار عجز و احتیاج ہی اور طریقہ مسنون اوسکا کتب فقہ مین مذکور ہی پس اجابت کی ہمنے دعا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ پس کہا ہمنے موسیٰ علیہ السلام کو کہ مار ساتھہ عصا اپنے کے پتھر کو اور عصا حضرت موسیٰ کا درخت آس کا تھا بہشت سے آیا تھا طول اسکا بقدر دس ہاتھہ آدمی کے تھا برابر قد حضرت موسیٰ کے آتا تھا اور دو شاخین تھین اوسمین کہ تاریکی مین مثل مشعل کے دونون روشن ہوتی تھین حضرت آدم کو بہشت سے آیا تھا اور بطریق توارث انبیا مین چلا آتا تھا یہان تلک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اونکے بیٹے کو پہنچا اور اونسے بیچ واسطہ حضرت شعیب کو پہنچا حضرت شعیب نے حضرت موسیٰ کو عطا کیا اور اختلاف ہی

اسمین کہ مراد پتھر سے پتھر غیر معین ہی پس حضرت موسیٰ علیہ السلام جس پتھر کو چاہتے ساتھ عصا کے مارتے پانی نکلتا چنانچہ حضرت حسن بصری اور وہب بن منبہہ نے کہا ہی اور الف لام جنسی ٹھہرایا ہی یعنے الحجر مین جنس پتھر کی مراد لیتے ہین پس اس سورۃ مین یہہ معجزہ بواسطہ عصا فقط بغیر توسط سنگ کے واقع ہوا یا پتھر تھا معین چنانچہ اکثر روایات مین بھی ہی کہ وہ پتھر معین حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کر رکھا تھا وقت احتیاج کے اس سے کام نکالتے تھے بعضے کہتے ہین کہ یہہ وہ پتھر تھا کہ کپڑے اونکے پکڑ کر فرار کیا تھا چنانچہ قصہ اوسکا سورۂ احزاب مین بطریق اشارہ مسطور ہی حضرت جبرئیل نے حضرت موسیٰ سے کہا تھا کہ اس پتھر کو اوٹھالو اور بہ احتیاط رکھو کہ یہہ کسیو قت مظہر قدرت الٰہی اور معجزہ عمدہ تمھارا ہوگا بعضے کہتے ہین کہ یہہ پتھر اور تھا کہ حضرت موسیٰ نے کوہ طور سے اوٹھالیا تھا بعضے کہتے ہین یہہ پتھر بہشت کا تھا ہمراہ حضرت آدمؑ کے دنیا مین آیا تھا اور بطریق توارث حضرت شعیب کو پہنچا تھا اونھون نے ہمراہ عصا کے حضرت موسیٰ کو دیا تھا بہر تقدیر پتھر تھا گز در گز بشکل مکعب کہ جہتہ سطح محیط رکھتا تھا فوقانی اور تحتانی اور چار ایدھر اُدھر کی ہر سطح سے تین چشمے روان ہوئے اور بعضے اور مفسرین سے منقول ہی کہ حضرت موسیٰ نے عصا کو بارہ بارہ جگہہ مارا ہر ضرب سے مانند سرستان زن کے ظاہر ہوتا تھا اور لاغرق آتا تھا ثانیاً ترشح ہوتا تھا ثالثاً چشمہ بہتا تھا حضرت موسیٰ عم نے لشکر والون اپنونکو کہ بارہ گروہ تھے فرمایا کہ بارہ حوض گہرے کھودلو کہ پانی اون چشمونکا اونمین جمع ہو پھر اوسے پیو اور جب اوس پتھر کو وقت کوچ کے اُٹھاتے تھے خشک ہوجاتا تھا القصہ حضرت موسیٰ عم نے بحکم الٰہی عصا پتھر پر مارا فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا پس پھٹ نکلے اوس پتھر سے بارہ چشمے اور روان ہوئے اور وہ پتھر چہار رویہ تھا ہر ایک رو سے تین چشمے روان ہوئے موافق اعداد بارہ گروہ بنی اسرائیل کے قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ تحقیق جانا ہر آدمی نے اُنہین گروہونمین سے گھاٹ اپنا بعضے ارباب وقت یہان ایک سوال کرتے ہین وہ یہہ ہی کہ اس سورۃ مین فانفجرت واقع ہوا ہی اور سورۂ اعراف مین فانبجست اور انفجار روان ہونا شدید ہی اور انبجاس ترشح ہی یہہ فرق کیون فرمایا جواب اسکا یہہ ہی کہ سابق مذکور ہوا ہی کہ پہلے انبجاس ہوا پھر انفجار اور اس سورہ مین کہ مذکور استسقاء موسیٰ کا ہی پروردگار اپنے سے اور یہہ قوی تر ہی استسقار امت سے کہ پیغمبر اپنے سے ہو پس ذکر نہایت کار کہ انفجار ہی اور دلالت اوپر اجابت اتم اور عنایت اعم کے کرتا ہی مناسب ہوا لہٰذا نقلنا کہ بدلول اس قول صریح کا ہی اس سورہ مین لائے اور سورہ اعراف مین جو مذکور استسقاء بنی اسرائیل کا حضرت موسیٰ سے ہی ذکر اول انبجاس کا کہ ترشح قلیل ہی کفایت ہوا اسیواسطے کہ وہان لفظ واوحینا کا کہ بمعنی اشارۂ خفیہ ہی لائے القصہ اُنسے اوپر اس نعمت کے شکر سوا اجتناب معصیت کے نچاہا اور فرمایا كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ کھاؤ تم طعام آسمان سے کہ من اور سلوی ہی اور پیو تم اون چشمون سے پانی رزق سے اللہ کے کہ بے رنج و تعب تمکو دیا ہی وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ اور مت پھرو بیچ زمین کے فساد کرتے اور تباہ کاری مت کرو ایسی کہ اثر اوسکا سرایت کرے بیچ زمین کے حالانکہ تم بسبب تفرقہ اور اختلاف کے ہوئے ہو فساد کرنیوالے لیکن ہنوز یہہ فساد تمھارا مخفی ہی دلونمین تمھارے اور اثر اوسکا زمین کو نہین پہنچا ہی اور فعلونمین تمھارے ظہور نہین کیا اگر احتیاط نہ کروگے تو ظاہر ہوکر عالم کو خراب کردیگا پس معلوم ہوا کہ نعمتہائے الٰہی ای بنی اسرائیل بیچ حق اسلاف تمھارے کے واسطے مزید فساد کے ہوئین تھین اسی جہت سے بسبب بعثت اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ حال تمھارا الحق بفساد ہوا باقی رہے یہان دو سوال سوال اول یہہ ہی کہ لاتعثوا مشتق ہی عثی سے اور عثی بمعنی مبالغہ بفساد ہی پس ذکر مفسدین کا بعد لاتعثوا کے تکرار ہی جواب اسکا یہہ ہی لاتعثوا صیغہ فعل کا ہی دلالت اوپر حدوث فساد کے کرتا ہی اور مفسدین کہ صیغہ اسم فاعل کا ہی دلالت اوپر ثبوت اوسکے کرتا ہی پس حاصل کلام کا یہہ ہوا کہ لاتحدثوا المبالغۃ فی الفساد حال کونکم ثابتین فی الافساد مت احداث کرو تم مبالغہ بیچ فساد کرنیکے درانحالیکہ ثابت ہو تم بیچ فساد کرنیکے گویا یہہ ارشاد ہوتا ہی کہ احتراز تمھارا تو مطلق فساد سے تو ممکن ہی نہین اسواسطے کہ فساد رگ و ریشے مین تمھارے در آیا ہی لیکن احتیاط کرو کہ وہ فساد زیادتی کرکے حد مبالغہ کو نہ پہنچے سوال دوسرا یہہ ہی کہ بحسب ظاہر یون مناسب معلوم ہوتا تھا کہ نعمت تفجیر عیون کو کہ پتھر سے چشمے بہے تھے ہمراہ تظلیل غمام اور انزال من وسلوی کے مذکور

فرماتے تا رفع احتیاج اونکی سفر مین ساتھ کھانے پینے کے سایہ مین بیٹھنے کے ایک جگہہ ذکر ہوجاتی کہ سب ایک جنس سے ہی اس نعمت کو مستقل کیون بیان فرمایا اور تظلیل غمام کو اور انزال من وسلوی کو ایک جگہہ تمتہ نعمت مین نجات عقوبت صاعقہ سے کسواسطے داخل کیا نکتہ یہان کیا جواب اسکا یہہ ہی کہ جو صاعقہ اُنپر جانب آسمان سے اور درمیان سے ابر سفید کے کہ غمام نور تھا گرا تھا بیچ تمہ نعمت کے نجات اس آفت سے مذکور کر کر اشارہ فرمایا کہ ہم نے جو غمام کو کہ سبب ہلاک تھا ریکا کیا تھا اور جو آسمان کہ مصدر اس آفت جان کا بنا تھا اوسے ازراہ کرم اور عنایت اپنے کے تھارے کام مین مسخر فرمایا یہان تک کہ وہی غمام گرمی آفتاب سے تمھین بچانے لگا اور وہی آسمان تمپر من وسلوی برسانے لگا پس نجات عقوبت صاعقہ کو دہین لانا مناسب ہوا بخلاف نعمت انفجار عیون کو پتھر سے کہ نعمت زمینی تھی نہ آسمانی اور ساتھہ ابر اور آسمانکے کچھہ تعلق نہین رکھتی تھی اور یہہ بھی ہی کہ یہہ نعمت انفجار عیون اگرچہ بظاہر نعمت تھی لیکن باطن مین دلیل اختلاف اور تفرق لہا بنی اسرائیل تھی پس یہہ واقعہ مستقلہ تھا مشعر اوپر اوسکے کہ اختلاف آرا اور تفرق دواعی وجود مین آوینگے اور بسبب اوسکے مصدر فساد ہونگے بخلاف تظلیل غمام اور انزال من وسلوی کے کہ اسمین سب شریک تھے کسی وجہ سے تفرق اور اختلاف نہین رکھتے تھے لہذا اوپر ذکر اس نعمت کے تعداد نعما کو ختم فرمایا اور آئندہ مذکور قصور استعداد اونکے کا اور اختلاف اونکے کا اوپر انبیا کے اور نافرمانیان اونکی اور دون ہمت اور میل بسفل کہ اون سے بار بار سرزد ہوتا تھا بیان فرماتے ہین اور ارشاد کرتے ہین کہ نعمتہائے سابقہ اونکے حق مین اس جہت سے سبب کفر اور تفرقہ کا ہوئی تھین کہ وہ نعما سب امور سماویہ اور خصائص غیبیہ تھین اونھین صبر کرنا اوپر شاق اور گران ہوا اسواسطے کہ بالطبع میل بامور ارضیہ سفلیہ رکھتے تھے اصلا علو ہمت سے بیچ اونکے نصیب نتھا چنانچہ واسطے اشعار اس نکتے کے چند واقعہ یاد دلواتے ہین وَاِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰی اور یاد کرو اوسوقت کو کہ کہا تم نے اے موسیٰ اور اس ندا مین کمال بے ادبی کی تمنے کہ ایسے پیغمبر اولوا العزم کو نام لیکر کہا مقتضائے ادب یہہ تھا کہ یا رسول اللہ ویا نبی اللہ کہتے اور مضمون کلام تمھارے کا بے ادبانہ تھا اسواسطے کہ کہا تم نے لَنْ نَّصْبِرَ ہرگز نہ صبر کرینگے ہم اور اسطرح کا کلام دلالت کرتا ہی اوپر اوسکے کہ صبر کر سکتے ہین ہم لیکن اپنے اختیار سے نکرینگے والالن تستطیع الصبر کہتے یا لایکن منا الصبر کہ ہم مین طاقت صبر کی نہین یا ہم سے ممکن نہین کہ صبر ہوسکے عَلٰی طَعَامٍ وَّاحِدٍ اوپر کھانے ایک جنس کے کہ آسمان سے آتا ہی ساتھہ کئی وجہ کے اوّل یہہ ہی کہ یہہ طعام آسمانی ہی اسواسطے کہ اگر من ہی تو اصل مین شبنم ہی کہ بیچ بعضے طبقات ہوا کے طعمہ اور مزاج پیدا کر کر گرتی ہی اور اگر سلوی ہی تو وہ بھی جانور پرند ہی کہ باد کے جھوکے سے ہمارے پاس آرہتا ہی اور ہم زمین سے مخلوق ہین ہمین وہ کھانا چاہیے کہ جسمین حکم زمین کا غالب ہو دوسری یہہ ہی کہ مداومت سے اوپر کھانے ایک نوع طعام کے اشتہا مرجاتی ہی اور ہضم مین ضعف آتا ہی تیسری یہہ ہی کہ یہہ طعام غیر معتاد ہی اور طعام غیر معتاد ہر چند اعلیٰ اور نفیس ہو چندان مرغوب نہین ہوتا مثل طعام معتاد کے ہر چند ادنیٰ اور خسیس ہو اسی سبب سے اہل سیر وسیاحت کو طعام اہل شہر اور متلذذات حضر خوش نہین آتے اور انسے سیر نہین ہوتے گو بطریق تفکہ اور تنقل ایک دو بار تناول کرین سوال من وسلوی دو طعام تھے ایک کیون کہا جواب مراد وحدت سے وحدت فردی اور جنسی نہین ہی بلکہ وحدت تکراری ہی کہ ہر روز وہی طعام آتا تھا گو دو جنس سے تھا اور عرف مین رائج ہی کہ طعام مکرر کو اگرچہ بالوان مختلف ہوئے تغیر اور تبدیل کے ایک طعام کہتے ہین اور ایک وحدت اعتباری کو بجائے وحدت حقیقی استعمال کرتے ہین اور بعضے مفسرین نے کہا ہی کہ طعام ساتھہ ادام کے ملکر ایک طعام ہوجاتا ہی مثل قلیے خشکے اور دال خشکے کے اور شیر برنج کے اور کباب روٹی کے لیکن اس جواب مین خدشہ ہی اسواسطے کہ من وسلوی باہم استعمال مین انضمام نہین رکھتے تھے تا ایک کو طعام اور دوسرے کو ادام قرار دین القصہ بنی اسرائیل کھاتے کھاتے وہ طعام بسبیل دوام عاجز آئے اور کہا فَادْعُ لَنَا پس دعا کرو اسطے ہمارے کے رَبَّكَ پروردگار اپنے کو کہ بیچ اصل کے پرورش اوسکی متوجہ تیرے حال پر ہی بہ تبعیت تیرے ہمین بھی پرورش فرمائی اور ساتھہ قدرت کاملہ اپنی کے يُخْرِجْ لَنَا نکالے واسطے کھانے ہمارے بے اسباب ظاہری جوتنے بونے کاٹنے کے اسواسطے کہ حالت سفر مین

اور سرگردانی مین اور کوچ مین یہہ چیزین ہم سے کہان ہوسکینگی پس چاہیئے کہ بطریق خرق عادت جیسے من وسلویٰ آسمان سے اُترتا تھا ویسے ہی جہان لشکر ہمارا اُترے وہان موجود اور مہیا پاوین ہم مِمَّا تُنْبِتُ الْاَرْضُ اوس چیز سے کہ اُگاتی ہی زمین نسبت اُگانے کی طرف زمین کے مجازاً ہی فی الحقیقت اُگانیوالا خدا ہی مِنْ بَقْلِهَا ساگ اور سبزی اوسکے سے مثل خرفہ اور سویہ اور پالک اور میتھی کے اور یہہ سبزی دو قسم ہی ایک تو ایسی ہوتی ہی کہ کچا کھانا بھی اوسکا رائج اور متعارف ہی جیسے دھنیا اور پودینا اور تیرہ تیزک اور گندنا اس قسم کو احرار البقول کہتے ہین دوسری ایسی ہوتی ہی کہ اوسے پختہ یعنے پکاکر کھاتے ہین جیسی خرفہ وغیرہ جنھین اوّل ذکر کرآئے ہین اور مانگنے مین سب سے پہلے اونھین کو طلب کیا اس واسطے کہ وقت نایابی طعام مین سریع النفع تمام نباتات زمینی سے یہی جنس ہی کہ بغیر کھائی جاتی ہی بغیر انتظار پکنے اور دانے اور میوے کے خصوصاً احرار البقول کہ محتاج جوش دینے کا اور نمک ڈالنے کا بھی نہین ہوتا سودائے نقد ہی وَقِثَّائِهَا اور خیار اس زمین کے سے خواہ دراز ہو جیسے ککڑی کہتے ہین خواہ خورد ہو جیسی کھیرا کہتے ہین اور یہہ جنس ہر طرح سے کھائی جاتی ہی اور قائم مقام غذا کے ہوتی ہی کچی بھی کھاتے ہین اور پکاکے ساگ اوس کا روٹی کے ساتھ بھی کھاتے ہین اور انتفاع عمدہ اوسکا ساتھ ظاہر اسکیکے ہی وَفُومِهَا اور گیہون اوس زمین کے سے کہ انتفاع باطن اوسکے سے ہی نہ ظاہر سے کہ محتاج پیسنے پکانیکا ہی وَعَدَسِهَا اور مسور اوس زمین سے کہ روٹی کے ساتھ پکاکر کھاتے ہین اور یہہ دانہ محتاج تقشیر کا نہین بلکہ لذت غیر مقشر کی اوسکے زیادہ تر مقشر سے ہی بخلاف اور حبوب کے جیسی ماش چنانکہ محتاج مقشر اور تنقیہ کے ہین وَبَصَلِهَا اور پیاز اس زمین کے سے کہ ساتھ بواپنے کے اصلاح سب نانخورش کی کرتا ہی اور آپ بھی بجائے نان خورش مستعمل ہوتا ہی بعضے مفسران صحابہ فوم کو بمعنی ثوم کے یعنے لہسن کے کہتے ہین واسطے مناسبت بصل کے کہ پیاز ہی اور کہتے ہین کہ اصل مین ثوم تھا فاکو ثا سے بدل کردیا ہی کہ فوم اصل مین فے رکھتا ہی بمعنی گندم آیا ہی اور اتصال اوسکا ساتھ مسور کے اور انفصال پیاز سے بھی اسی پر دال ہی کہ گیہون کے معنونمین ہوا اور فے اصلی ہو لیکن قرات مین عبداللہ بن مسعود کے ثوما بجائے فوما آیا ہی بنا بر اس قرات کے لہسن ہی کے معنون مین متعین ہی ابوبکر بن ابی الدنیا نے روایت کی ہی ابن عباس سے کہ فرماتے تھے قرات محنا رمیری قرات زید بن ثابت کی ہی مگر سولہ حرف مین قرات ابن مسعود کی اختیار کرتا ہون مین از انجملہ ایک من بقلہا و قثائہا و ثومہا پڑھتا ہون سمجھ لیجئے کہ سبب ابن مسعود کے اس قرات کو اختیار کرنے سے قرات کے ظاہراً معلوم ہوتا ہی کہ ایک شبہہ ہی کہ حضرت ابن عباس کے خاطر مین گذرا ہی اور وہی شبہہ اکثر مفسرین متاخرین کے دلمین سمایا ہی وہ یہہ ہی کہ اخیر مین اس آیۃ کے اطعمہ مطلوبہ بنی اسرائیل کو دنی اور خسیس اور ردی فرمایا ہی پس ساگ اور ککڑی اور مسور اور پیاز تو البتہ اطعمہ ردیہ ہین لیکن گیہون حبوب اعلیٰ سے ہی اوسے اطعمہ ردیہ مین کیونکر داخل کرین پس نہین ہی یہان مگر فے بدل ثے سے اور اصل کلمہ مشوم ہی لہسن کے معنونمین کہ ردائت اور گندگی اوسکی ظاہر ہی حل اس شبہے کا یہہ ہی کہ جوہر کہ جوہر گندم فی نفسہ بلاشبہہ حبوب اعلیٰ سے ہی لیکن جب ساگ پیاز مسور کے ساتھ کھایا جاوے تو کیون نہ آپ ادنی ہوجاوے اسواسطے کہ نان گندم کی جودت اور ردائت اور نفاست اور خساست تابع نان خورش کے ہی جیسی سالن کے ساتھ کھاؤ ویسا ہی لہذا حضرت موسیٰ نے بیچ جواب بنی اسرائیل کے قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰی اٹھایا چاہتے ہو کہ بدل کرو اس چیز کو کہ بحسب واقع وہ ادنی ہی از روے قدر و قیمت کے اور جہت منفعت کے اور سبب مزے اور لذت کے بھی بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ عوض مین اس چیز کے کہ نفس الامر مین وہ بہتر ہی ساتھ وجوہ مذکورہ کے اور ہر چند یہہ استبدال فی نفسہ مکروہ شرعی نہین ہی اسواسطے کہ تقویت حظ نفس اپنے کی ہی لیکن میل باسفل اور دنو ہمت تمھارا آخر کو مبجر ساتھ اسکے ہوگا کہ دنیا کو بدلے آخرت کے لوگے اور شریعت منسوخہ کو عوض شریعت مقبولہ کے اور علیٰ ہذا القیاس ہر محل مین تسفل اور تنزل پر خوگر ہوکر عالی ہمتی سے باز رہوگے پس مین جناب الٰہی مین یہہ مطلب عرض نہین کرتا کہ قابل عرض کے نہین ہی اگر تمھین باوصف تنبیہ اور اعلام کے شوق اونھین اطعمہ ردیہ کا ہی تو علاج اوسکا یہہ ہی کہ اِهْبِطُوْا مِصْرًا اوترو تم کسی شہر مین شہرہاے شام سے مراد اس سے مصر فرعون نہین اس واسطے کہ جو مصر نام شہر معین کا ہی وہ غیر منصرف ہی تنوین اوسپر داخل نہین ہوتی بیچ قرارت عاصم رحمۃ اللہ کے چنانچہ فرمایا ہی الیس لی ملک مصر اور قال ادخلوا مصر ان شاء اللہ امنین اگرچہ موافق ہندی کے صرف اس کی بھی جائز ہی چنانچہ کتب نحو مین مذکور ہی

فَإِنَّ لَكُمْ مَا سَأَلْتُمْ پس تحقیق واسطے تمھارے میسر ہوگا اس شہر مین جو کچھ کہ مانگا ہی تمنے ساگ ککڑی گیہون مسور پیاز بغیر حاجت دعا کے اور مجھے لایق نہین کہ یہہ سوال جناب الہی مین کرون پس بنی اسرائیل کو ہمیشہ میلان اسفل اور دنون ہمت لازم رہا جبتک عالی ہمت لوگ اونمین موجود رہے مثل حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون اور حضرت یوشع اور سوا انکے انبیای عالی قدر احکام اونکے غالب رہے انکے تعقل اور دنو ہمت نے تاثیر معتدبہ نہ کی جب وجود ان عالی ہمتون کے انکے درمیان سے موقوف ہوگئے اونکی بدبختی طبع کے اثر نے ظہور کیا جہاد اور قتال چھوڑ دیا رعیت گری اختیار کی زراعت کرنے لگے مثل دہاقین اور مزارعین کے سبک قدر ہوگئے اور اس واقعے نے بعد تسلیط جلاوت کے اور بعد حادثہ بخت نصر کے اوپر اونکے غلبہ کیا وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اور ماری گئی اوپر اونکے یعنے لازم کی گئی اوپر اونکے جزای کفران نعمت مین خواری عاجزی کہ ہمیشہ زیردست مسلمانونکے رہتے ہین اور جزیہ دیتے ہین وَالْمَسْكَنَةُ اور فقیری بیچارگی کہ ہرچند تونگر ہون لیکن اپنے آپ کو عالم مین محتاج ہی بنائے پھرینگے تا حکام مالدار نجانکر دست تطاول دراز نکرین اور یہہ ذلت اور فقر اونکا مثل ذلت اور فقر مسلمانونکے نہوا کہ صبر کرنا اوسپر موجب خوشنودی خدا اور رفع درجات ہوتا اور سبب تقدم بدخول بہشت اور تخفیف حساب ہوتا بلکہ بسبب اس ذلت اور فقر کے زیادہ تر رضای الہی سے دور ہوئے وَبَاءُوا اور بازگشت کی اوس علو مرتبے سے کہ بطفیل وجود انبیا وصلحا اپنے مین بہم پہنچایا تھا طرف ذلت اور فقر ذاتی اپنے کے جیسے کوئی سفر سے گھر مین پھر آئے بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ ساتھہ غضب کے کہ جانب خدا سے نصیب اونکے ہوا کہ قہر اپنا اوپر مسلط کیا لطف اپنا ان سے ظاہر و باطن اوٹھا لیا اور اسی سبب سے کفر اونپر مسلط ہوا اور ایمان نے اُن سے کنارہ کیا اور یہہ حالت قبیحہ انکی بجرد استبدال طعام زمینی بطعام آسمانی اور مانند اس کے گستاخیان اور بے ادبیان کہ زمانہ موسیٰ علیہ السلام مین صادر ہوئی تھین نہین ہوئی تھین بلکہ بعد مرور دہور زمانہ نبوت سے بہ سبب بطلان استعدادات اور صدور اعمال قبیحہ اور جرایم عظیمہ مستحق اس خرابی کے ہوئے چنانچہ فرمایا ہی ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ یہہ خواری بیچارگی اور خشم خدا اونپر اسواسطے ہوا کہ وہ کفر کرتے تھے ساتھہ نشانیون اللہ کے وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ الْحَقِّ اور قتل کرتے تھے پیغمبرونکو مانند یحیی اور زکریا اور شعیب کے علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام بغیر حق کے یعنے اونکے زعم مین بھی وہ چیز جو موجب قتل کے ہوا نبیاؤن سے صادر نہین ہوتی تھی ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ یہہ کفر اور قتل کرنا اونکا بسبب اسکے تھا کہ نافرمانی کی اور تھے حد سے نکلجانے ہیچ عصیان کے پس معاصی کے تئین مستحسن جانتے تھے اور جو کوئی معاصی سے منع اور زجر کرتا اوسے دشمن سمجھتے تھے اور آیات الہی کو کہ دلالت اور ترجیح اس معاصی کے کرتے تھے ساتھہ تاویل باطل کے مداہنت کرتے تھے تا آنکہ رفتہ رفتہ پیغمبرونکو منع معاصی مین مبالغہ کرتے تھے قتل کیا اور حدیث شریف مین ہی کہ اشد الناس عذابا رجل قتله نبی او قتل نبیا او امام ضلالة وممثل من الممثلین یعنے سخت ترین آدمیونکا از روے عذاب کے وہ ہی کہ اوسے پیغمبر نے قتل کیا ہو یا پیشوا گمراہونکا ہو کہ اسکے سبب اغوا سے بہت آدمی گمراہی مین پڑے ہون یا تصویر کھینچنے والا جاندار کی اور آیات کتاب الہی کا صریح انکار کیا اور یہہ شومی معصیت کی ہی کہ آہستہ آہستہ اعتقاد مین بھی فتور بلکہ تغیر تبدیل ہوا کرتی ہی اور رفتہ رفتہ یہانتک نوبت پہنچتی ہی کہ احکام شرع کو مکروہ جاننے لگتا ہی اور سرحد کفر کو پہنچتا ہی سمجھہ لیجیے کہ چھوٹے گناہ سے دلپر سیاہی آتی ہی اور وہ سیاہی موجب بڑے بڑے گناہونکا ہوجاتی ہی پس آدمیکو چاہیے کہ مکروہات سے بچے تا محرمات مین نہ پڑے اور مستحبات کو بمقدور نہ چھوڑے تو کہ دلپر اوپر ترک واجبات کے نہو اس مقام پر کئی سوال ہین کہ محتاج جواب کے ہین سوال اوّل یہہ ہی کہ بنی اسرائیل نے کہا تھا کہ ہم ایک ایک نوع طعام پر صبر نہین کرسکتے واسطے ہمارے تغیر ذائقہ اور تفنن طبع کے طعام دوسرا جنس اطعمہ زمینی سے چاہیے پس ہدعا اونکا یہہ تھا کہ ہمراہ من اور سلوی کے طعام زمینی بھی آیا کرے نہ یہہ کہ من وسلوی موقوف مطلق ہوجاوے اور بدلے اوسکے طعام زمینی ملا کرے پس غرض انکی جمع بین الطعام تھی نہ استبدال ایک کا دوسرے پس کلام کو انکے حمل استبدال پر کیون فرمایا کہ کہا اتستبدلون الذی ھو ادنی بالذی ھو خیر جواب اسکا یہہ ہی کہ جو بالذات اپنی طعام آسمانی سے بیان کی اور کہا کہ فادع لنا ربک یخرج لنا مما تنبت الارض من بقلها اس سے صریح معلوم ہوا کہ یہہ من بعد طعام آسمانی کو مطلق نہ کھاوینگے کہ اس کے کھانے سے عاجز آگئے کھاتے کھاتے

گھبرا گئے ہین یا یہہ کہ بقدر سیری شکم نہ کھاوینگے بلکہ طعام زمین سے شکم سیر ہووینگے اور ظاہر ہی کہ شکم آدمی کا سوا قدر معہود اپنے کے متحمل غذا کا نہین ہوتا ہر گاہ کہ قدرے ایک طعام سے کھایا اسقدر دوسرے طعام سے باز رہا پس کھانہین تبدیل ادنی کی ساتھ اعلی کے لازم آئی تو واسطے تصریح کے لفظ تبدیل کا یہان ذکر کیا سوال دوسرا یہہ ہی کہ ہبوط کی معنی لغت مین بلندی سے طرف پستی کے اترنیکے ہین سفر سے شہر ہین آنیکو ہبوط کیون کہا کہ فرمایا اھبطوا مصرا جواب اسکا یہہ ہی کہ لشکر جب سفر مین ہوتا ہی تو آدمی سواریون پر سوار ہوتے ہین اور اثاث اور متاع اور خیمہ اور خرگاہ اونٹونپر جھکڑونپر لدا ہوتا ہی جب شہر مین پہنچتے ہین اوترتے ہین اور اسباب اتارتے ہین پس بلندی سے پستی مین اترنا ثابت ہی اور دوسرے اوس انتقال مین اذکا ہبوط معنوی تھا کہ انتقال علو ہمت سے دنو ہمت کی طرف کیا مرتبہ عالی طعام آسمانی سے تخصیص طعام زمینی نزول کیا پس استعمال ہبوط کا یہان بسیار شایان ہی سوال تیسرا یہہ ہی کہ اس سورتمین یقاتلون النبیین بغیر الحق فرمایا حق کو معرف باللام لائے اور سورۃ ال عمران مین بغیر حق ارشاد کیا لفظ حق کا منکر رکھا جواب اس کا یہہ ہی کہ حق معلوم نزدیک جمیع اہل کتاب کے کہ موجب قتل ہی ایک ہی ان تین سے ارتداد یا قتل ناحق یا زنا بعد از احصان پس یہان حق کو معرفہ لاکر اشارہ فرمایا طرف حق معلوم کے اور سورۂ آل عمران مین بغیر حق نکرہ لائے غرض یہہ ہی کہ کچھ حق نتھا نہ یہہ حق معلوم نہ سوا اسکے اور حق انکے زعم مین اور وجہ فرق کی بیچ افادے تخصیص کے اس سورہ مین اور افادے تعمیم کی اس سورتمین یہہ ہی کہ سوق کلام یہان واسطے امتحان اور استقباح افعال بنی اسرائیل کے ہی خاصۃ کہ یہہ اہل کتاب تھے انسے قتل پیغمبران بغیر حق معلوم نہایت قبیح ہی بخلاف سورۂ آل عمران کے کہ وہان کلام خاص بفرقہ بنی اسرائیل نہین ہی بلکہ بطریق عموم قاعدۂ کلیہ ارشاد کیا ہی اسجگہہ قید اور تخصیص ساتھ حق معلوم کے کچھ وجہ نہین رکھتی تھی اور ہر چند اصرار اوپر کبائر کے منجر بکفر ہوتا ہی چنانچہ فرق یہود کو ہوا لیکن تصحیح ایمان بخدا اور بروز آخرت سبب ارتفاع کفر کو محو کرنیوالا ہی اور اگر عمل صالح بھی ساتھ ایمانکے مقرون ہون تو جمیع وجوہ خوف اور حزن کو ازالہ کرین پس کسی کافر کو اور کسی مرتکب گناہ کو قبول ایمان اور توبہ سے مایوس نہ ہونا چاہیئے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تحقیق جو لوگ کہ از روئے نفاق کے ایمان لائے یعنے زبان ہی سے اقرار کیا یا یہہ کہ پیغمبرون اگلو نیز ایمان لائے وَالَّذِیْنَ هَادُوْا اور جو لوگ کہ موسوی ہوئے سمجھ لیجیئے کہ قبایح انکے اعتقاد اور اعمال اور اخلاق مین زیادہ حد سے ہین چنانچہ سر کفر کا انکے یہہ ہی کہ حضرت حق کو جسمانی بصورت انسانی اعتقاد کرتے ہین کہتے ہین کہ ہر چند جسمیت سے مبرا ہی لیکن تعلق بجسم رکھتا ہی ہرگز بے جسم نہین رہتا جسم مثالی نورانی ہی مانند شعاع کے کبھی جمع ہوتا ہی کبھی متفرق اور لقب یہود نے واسطے اپنے ترا شا ہی کلام موسی علیہ السلام سے کہ وقت مناجات کے اور طلب رحمت کے بجناب الہی عرض کرتے تھے کہ انا ھدنا الیک یعنے توبہ اور رجوع کرتے ہین ہم طرف تیرے وَالنَّصٰرٰی اور عیسوی ہوئے سمجھ لیجیئے کہ اعتقاد اور عمل مین انکے بھی نہایت خبط بھرا ہوا ہی اور بیشتر خبط اونکا کیفیت نزول حضرت عیسے علیہ السلام مین اور اتصال روح مین انکے ساتھ بدن انکے کے ہی اور کیفیت صعود مین انکے اور اتصال روح مین انکے ساتھ عالم ملکوت کے ان دو کیفیتونمین ایسا کفریات بکتے ہین کہ کان استماع اوسکے سے تنفر کرتا ہی اور نصاری کی اصل نصران تھی بمعنی انا صریہہ لقب ترسایون نے اپنے واسطے مقرر کیا اس جہت سے کہ حضرت عیسے علیہ السلام بیچ وقت اشہاد کے اوپر یہود کے فرماتے تھے من انصاری الی اللہ اور حوارئین جواب مین کہتے تھے کہ نحن انصار اللہ وَالصّٰبِئِیْنَ اور بے دین کہ کسی دین آسمانی پر معتقد نہین ہین اور خلاصہ مذہب کا اونکے یہہ ہی کہ آدمی کو تحصیل سعادت مین کسی پیغمبر اور مرشد کی احتیاج نہین ہی روحانیات کہ مدبر افلاک اور عناصر اور موالید ہین تکمیل اور تربیت اوسکے مین کافی ہین اور اکثر صابئین تین وقت نماز پڑھتے ہین اور جنابت اور مس میت سے غسل واجب جانتے ہین اور کھانا گوشت خر کا اور سگ کا اور پنجہ گیر جانور پرندہ کا اور شتر اور کبوتر کا اور پیاز اور باقلا اور ماہی حرام جانتے ہین اور شراب کا پینا بجوز نہین کرتے ہین لیکن مستی اوسکی حرام کہتے ہین اور ختنہ حرام سمجھتے ہین اور طلاق بغیر حکم حاکم کے درست نہین جانتے اور آدمی کو زیادہ ایک قبیلے کی بجوز نہین کرتے مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ جو کوئی ایمان لاوے تہ دل سے

باخلاص تمام ان گروہون مین سے ساتھہ خدا کے اور صفات خدا کے اور روز قیامت پر کہ روز جزا ہی اور ایمان بجذا بدون ایمان لانے روز جزا کے تمام نہین ہوتا اسواسطے کہ جو کوئی ایمان اوسپر نہین رکھتا دوام ربوبیت اور عموم قدرت اور کمال حکمت اور عدل حق سبحانہ کا منکر ہی اور ایمان کتابونپر اور رسولونپر اور فرشتون پر لانا لازم اندولون ایمانون کا ہی اسواسطے کہ یہہ دونون ایمان بغیر توسط رسولونکے اور کتابونکے اور فرشتونکے نہین معلوم ہوئے اسیواسطے تصریح ساتھہ ان تینون ایمانونکے فرمائی اور ایمان اوپر مبدا اور معاد اور وسایط کے تاثیر عظیم رکھتا ہی لیکن واسطے نجات کلی کے اور چیز بھی درکار ہی چنانچہ حق سبحانہ فرماتا ہی وَعَمِلَ صَالِحًا اور کام کرگئے اچھے شایستہ اور عمل اچھے کرتے ہین ضرور ہی کہ ناسخ کو اخذ کرین اور منسوخ کو ترک کرین اور احکام الٰہیہ کو بیچ مقابلہ مصالح عقلیہ کے ترجیح دے پس ہر ایک اس فرق جہارگانہ سے کہ تصحیح ایمان کرے اور عمل اوپر اس قانون کے بجالاوے فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ پس واسطے اونکے ہی ثواب اونکا نزدیک پروردگار انکے کے اور نہین خوف اوپر اونکے تاثیر کفر سابق سے کہ مبادا موجب نقصان اجر ہو اور نہ وہ غم کھاوینگے وقت جزا کے بسبب فوت ہونے عمل صالح کے ایام کفر مین ہن واسطے کہ بعنایت الٰہی عمل لاحق نے تدارک اسکا کیا حاصل یہہ ہی کہ پہلے کسی دین مین ہو جب مسلمان ہوا نجات پائی وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ اور یاد کرو جب لیا ہم نے عہد تمھارا ساتھہ متابعت موسیٰ علیہ السلام کے اور تورات کے احکام کے عمل کرنے پر اور تمنے جب دیکھا کہ احکام توریت کے بہت شاق ہین ابا کرنے لگے تم حالانکہ قبل اس سے تمنے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بالحاح اور تاکید درخواست کئے تھے کہ ہم شریعت اور دین نہین رکھتے ہمارے واسطے کتاب لاؤ کہ اسمین قواعد شریعت ہون اور آئین اطاعت مفصل مذکور ہون تا مطابق اوسکے عمل مین لاوین حضرت موسیٰ علیہ السلام خوب تم سے عہد و پیمان پختہ کرکے کتاب ہماری طرف سے لائے پھر تم پھر گئے اپنے قول سے اور عمل مین اوسکے توقف کرنے لگے ہمنے باکراہ تم سے قبول کروایا وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ اور اٹھایا ہم نے اوپر تمھارے پہاڑ طور کا لغت مین اس پہاڑ کو کہتے ہین کہ سبزہ اور درخت رکھتا ہو چنانچہ ابن جریر نے اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہی کہ الطور ما انبت من الجبال و مالم ینبت فلیس بطور لیکن یہان مراد کو معین ہی کہ تورات جہان حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دی گئی تھی حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ اس پہاڑ کو لاکر محاذی سرون لشکر بنی اسرائیل کے بفاصلہ قدآدم کھڑا کردو اور لشکر بنی اسرائیل کا ایک فرسنگ طول مین ایک عرض مین اوسوقت تھا اوسی قدر پہاڑ طور سائبان انکے سر پر آرہا اور ٹھونتے ڈر کر سجدہ کیا لیکن ایک جانب پیشانی پر اور دوسرے جانب پیشانی کی سے نظر کرتے رہے طرف پہاڑ کے کہ مبادا سر پہ گر پڑے اسیواسطے طور سجدے کا بیچ بنی اسرائیل کے اسی وضع پر مقرر ہی اور بعضے مفسرین نے کہا ہی کہ بنی اسرائیل بعد نزول تورات کے کہنے لگے کہ احکام اسکے بہت مشکل ہین ہم سے عمل نہو سکیگا ہمین نہین قبول حق تعالیٰ نے کوہ طور کو حکم کیا وہ اونکے سر پر کھڑا ہوگیا اور ایک آگ چلنے لگی اور پیچھے اونکے ایک دریا بہنے لگا پھر انھون نے اپنی گذرگاہ جب کہین نہ پائی حیران ہوکر اوندھے گر پڑے حق تعالیٰ نے فرمایا خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ بِقُوَّةٍ پکڑو تم جو دیا ہم نے تمکو احکام شرع سے زور سے مستقیم ہوکر کہ ترک کرنیکا ارادہ دلمین نہ آئے وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ اور یاد رکھو تم ہمیشہ جو کچھہ اسمین ہی ثواب اور عذاب سے تو کہ بچو تم ناشایستگی اور مخالفت احکام الٰہی سے بیچ ہر زمانیکے زمان ہر پیغمبر سے کہ آوین پرہیز کرو باقی رہا یہان ایک اشکال قوی وہ یہہ ہی کہ بنائے تکلیفات الٰہی کی اوپر اختیار بندونکے ہی اور اکراہ اور اجبار سے قبول کروانا منافی غرض تکلیف ہی اسواسطے کہ منظور تکلیف دینی احکام شرعیہ سے یہہ ہی کہ ممیز اور فرق مطیع اور عاصی مین ہو جائے اور جب کوہ طور کو سر پر کھڑا کردیا ڈر کے مارے سب نے چارناچار قبول احکام کیا معلوم نہوا کہ کسنے بطوع و رغبت قبول کیا اور کسنے باکراہ اور خشیت کہ جب خوف جان کا ہوتا ہی تو انسان سب کچھہ قبول کرلیتا ہی اور اسطور کا قبول کرنا دین مین کچھہ مفید نہین کہ لااکراہ فی الدین جواب اسکا یہہ ہی کہ بنی اسرائیل نے اپنی خوشی

۲۱ سکتہ

سے کتاب عمل کے واسطے منگوائی تھی اور عہد کیا تھا کہ مخالف اسکے نکرینگے پھر انھونے عہد شکنی کی حق تعالیٰ نے طور اونکے سر پر کھڑا کر دیا تاکہ نقض عہد سے باز رہین پس اکراہ ایمان اور دین مین نہوا بلکہ تخوف اور فعل شنیع انکیلئے واقع ہوا جیسے کوئی شخص کہے کہ اس شادی مین جو خرچ ہوگا میرے ذمے پر ہی بعد شادی کے فرد خرچ جب دکھاوین کہے کہ اسقدر مین نے نہین کہا تھا یہہ میرے ذمہ پر نہین اسکو اس نقض عہد اور بد معاملے پر ڈراوین بعضے مفسرین نے جواب مین اسکے کہا ہی کہ غیر ذمی اور معاہد کو اکراہ اوپر ایمان کے اور اجبار اوپر اسلام کے جایز ہی اور قتال کہ بادشاہان اسلام سے ساتھہ اہل حرب کے واقع ہوتا ہی سب اکراہ ہی پس حکم آیۃ لا اکراہ فی الدین کا منسوخ ہی ساتھہ آیۃ قتال کے ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ پھر پھر گئے تم سب حکم میرے سے یعنے اعراض کیا تمنے ظاہر اور باطن تورات سے نہ احکام تورات کے بجالائے نہ متابعت کی مسیح کی اور نہ اس پیغمبر کی حالانکہ متابعت انھونون کی مدلول باطنی تورات تھی پیچھے اس عہد کرنے کے یا بعد اس تاکیدات بلیغہ کے اور مواثیق شدیدہ کے کہ نزدیک اہل عقل کے قطع نظر اہل کتاب اور شرع سے مخالفت ان عہود کے قبیح اور شنیع ہی فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ پس جو نہوتا فضل اللہ کا اوپر تمھارے اور مہربانی اوسکی ہرگز توبہ تمھاری قبول نہ فرماتا اور ایمان تمھارا ساتھہ اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح نہ کرتا پس البتہ ہوجاتے تم ٹوٹا پانیوالون لیکن عنایت خداوندی ہی کہ ہنوز اوپر تمھارے باب توبہ کا مفتوح رکھا ہی اور ایمان اور عمل صالح تمھارے شایان قبول کئے ہین پس تمھین چاہیئے کہ زیان کاری اپنی کو متحقق نکرو اور ہرگز روا نرکھو کہ حالت کفر پر ساتھہ اس پیغمبر کے کہ الحال دوا مرض تمھاری منحصر متابعت اوسکے مین ہی مرو اور اگر تم یہہ سمجھے ہو کہ ایک شخص کی متابعت نکرنیسے خسران کلی اور حرمان ابدی مین ہم کیونکر گرفتار ہونگے فضل الٰہی شامل حال ہی ہمارے ہم بہت پیغمبر و نیز ایمان رکھتے ہین اور شرائع منسوخہ بسیار عمل کرتے ہین تو یہہ سب غلط فہمی ہی تمھاری سمجھو لو کہ ایک فرقہ تمھارا کہ تم سے درجے مین اعلیٰ تھا ایک حکم تورات کے ترک کرنیکے سبب سے کہ بمراتب کمتر تھا ترک متابعت پیغمبر آخر الزمان سے خسران کلی مین اور حرمان ابدی مین گرفتار ہوا اور طوق لعن اور جامۂ مسخ پہنایا گیا وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ اور البتہ تحقیق جانا ہی تم نے اونکو جو حد سے نکلگئے تھے ساتھہ شکار ماہیان دریا کے تم مین سے ہفتے کے کہ ہندی مین سنیچر کہتے ہین قصہ اوسکا مختصر یہہ ہی کہ ایک فرقے کے لوگ بنی اسرائیل کے شہر ایلیا مین کہ کنارے دریا کے نہا رہے تھے اور تورات مین مامور تھے کہ ہفتے کے دن مچھلی کا شکار نہ کرین اور دن شکار کھیلتے تھے اوسدن موقوف کرتے تھے خدا کی قدرت سے اور دن مچھلیان چھپ جاتی تھین اسیدن پانی پر ہزارون تیرا کرتی تھین اونکو مرغوب بہت تھی مچھلی پر جی اونکا للچانے لگا اور مثل ماہی بے آب کے تڑپنے لگا عقلمندون نے اونکے تدبیر کی کہ جمعہ کو آخر روز چونچے کھود دئے اور ایک نالا دریا سے ہر چونچے تک کر دیا روز شنبہ کو اوس راہ سے پانی مین مچھلیان چوچو نہین آ بھرین پھر راہ بند کر دیا وہ دریا مین بجا سکین یکشنبہ کے دن پکڑ لین پھر اسی حیلہ سے مدام مچھلیان ہفتے کو بند کرتے تھے اتوار کو دام ڈالکر پکڑ کر پکاتے کھاتے تھے اور بیچتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم ہفتے کے دن کہ شکار منع ہی نہین کرتے نگاہ رکھتے ہین دوسرے دن پکڑتے ہین یکشنبہ کو کہ حلال ہی کہتے ہین کہ چالیس برس تک یا ستر برس تک یہہ عمل رائج رہا تا آنکہ عہد نبوت اور خلافت حضرت داؤد علیہ السلام کا ہوا آپنے اس احوال سے مطلع ہوکر اونکو منع فرمایا اور نصیحت کرگئے اور کہا کہ یہہ بند کرنا تمھارا ابھی شکار کرنا ہی روز شنبہ کو زنہار یہہ عمل نکرو اور اگر کروگے تو بڑی عقوبت مین پڑوگے اُنھون نے کہنا حضرت داؤد کم کا نہ مانا اسی طرح حیلہ بازی کرتے رہے حق تعالیٰ نے انسے انتقام لیا چنانچہ فرماتا ہی فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ پس کہا ہم نے اونکو کہ تم نے خلاف امر ہمارے کیا کیا ہوجاؤ تم بندر ذلیل لکھا ہی کہ جو کوئی واسطے عبرت کے اونکے تماشے کو آتا تھا لعن اور طعن شروع کرتا تھا اور یہہ بحال حسرت سے سر ہلاتے تھے اور دیکھتے تھے اخبار مین وارد ہی کہ لوگ اس شہر کے وقت شیوع اس عمل قبیح کے یہہ تین گروہ ہوئے تھے بقدر بارہ ہزار کے تو واعظ تھے کہ اون کو اس کام سے منع کرتے تھے اور حق امر معروف اور نہی منکر کا بجالاتے تھے یہان تک کہ درمیان اپنے اور محلے انکے کے دیوار کھینچی تھی کہ نہ آپ جاتے تھے اور نہ اونکو اپنے پاس آنے دیتے تھے اور قریب ستر ہزار آدمیون کے مچھلیون کے شکار مین گرفتار تھے اور بعضے ایسے

تھے کہ زیہہ کار کرتے تھے اور نہ انکار کرتے تھے ساکت تھے پس واعظون نے بجمیع وجوہ نجات پائی اور مرتکبان شکار ماہی سب مسخ ہوگئے اور ہلاک ہوئے اور ساکتونکے حق مین اختلاف ہی سورۂ اعراف مین باقی قصہ آویگا انشاء اللہ تعالیٰ فَجَعَلْنَاهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ پس کیا ہم نے اوس قصہ کو عبرت اور مانع گناہان جیسی نکال حقیقی کہ زنجیر ہی مانع چلنے دوڑنیکے واسطے اونکے جو حاضر تھے اور دیکھتے تھے اور وہ جو پیچھے اوسکے آوے اور نصیحت واسطے پرہیزگارونکے انکے قوم سے ہون یا امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم بین یدیہا سے وہ شہر اور بلدہ مراد ہی کہ روبرو اس شہر کے تھے اور اس زمانے مین حاضر تھے اور مرتکب گناہونکے ہوتے تھے اور وما خلفہا سے وُہ شہر اور دیہات کہ غیبت زمانی اور مکانی رکھتے تھے اور مرتکب گناہونکے تھے اسواسطے کہ یہہ واقعہ عمدہ بسبب ندرت کے جابجا پہنچیگا لوگ ہر مقام کے سنکر عبرت کرینگے اور اوسے تواریخ اور وقایع عجیبہ مین ثبت کرینگے اور مسافر اور تاجر دور دور شہر بشہر وہ بدہ مشہور کرین تا سبب عبرت عامہ ہو اور مواعظ واسطے متقین کے کہ بہجت تقویٰ کے ارتکاب گناہ سے باز رہے ہین لیکن نفوس انکے بمقتضائے بشریت میلان گناہ کی طرف رکھتے ہین جب اس واقعہ مین تامل کرین حد تقویٰ سے باہر نہ نکلین اور یہہ واقعہ اونکو بمنزلۂ واعظ کے ہی کہ تخویف اور ترہیب اوسکی سے جادۂ شریعت سے لغزش نکرین اور فرق نکال اور موعظہ مین اس سبب سے منظور ہوا کہ نکال مانع فعلی ہی اور وعظ مانع قولی اور مانع فعلی اقوی ہوتا ہی مانع قولی سے پس مرتکبان گناہ کو بدون منع قوی کے باز رکھنا گناہ سے دشوار ہی اور متقینونکو مانع قولی بھی بس ہی جیسے کہ کہتے ہین کہ غلام کو مارا اور میانکو گفتار کافی ہی اور یہان ایک نکتہ ہی کہ محتاج بیان کا ہی وہ یہہ ہی کہ قردہ جمع غیر ذوی العقول ہی اور صفات غیر ذوی العقول بصیغۂ تانیث آتی ہی خواہ مفرد ہو خواہ جمع پس موافق قاعدہ کے قردۃ خاسات کہنا درکار تھا خاسئین کہ صیغۂ ذوی العقول ہی کیون ارشاد ہوا جواب اسکا یہہ ہی کہ خاسئین یہان صفت قردۃ کی واقع نہین ہوئی ہی تا مطابق اس قاعدہ کے تانیث اوسکی ضرور ہوتی بلکہ حال ضمیر سے کہ کُونُوا مین ہی پس معنی یہہ ہوئی کہ کونوا قردۃ حال کونکم خاسئین فی ہذا المسخ والتبدیل اور اگر بنی اسرائیل بعد سنے اس قصے کے کہین کہ اس قسم کا اعراض حکم الٰہی سے بیچ اسلاف ہمارے کے بسبب دوری زمان نبوت موسیٰ علیہ السلام کے اور بسبب غلط فہمی کے ہوا تھا کہ جیسے شرعی کو دلیل واقع جانکر اباحت صید کا گمان کیا تھا اور کوئی پیغمبر موجود نتھا کہ جسکے پاس جاکر ازالہ شبہ کرتے حضرت داؤد غائبانہ انکو کچھہ خبر لکھہ بھیجتے تھے وہ کچھہ اور سمجھتے تھے اور علاوہ اسکے یہہ واقعہ تھوڑے لوگونپر فرقے ہمارے کے ہوا تھا تمام بنی اسرائیل کو جمع قلیل کے واسطے کیون سرزنش کی جاوے قیاس کل فرقے کا اوپر بعض کے نامناسب ہی کہتے ہین ہم اعراض احکام الٰہی سے اسلاف سے تمھارے چندمرتبے بحضور حضرت موسیٰ اور زمانہ مین ان کے اور فرمانے انکے سے بیچ ایک مقدمے کے وقوع مین آیا ہی پس اس مقدمے کو یاد کرو وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ اور یاد کرو اوسوقت کو کہ کہا موسیٰ علیہ السلام نے واسطے قوم اپنی کے اوس ہنگام مین کہ عامیل کو کہ مرد مال ارثا برادرزادے یا عمزادے اوسکے نے کہ سوا اوسکے اور وارث اوس عامیل کا نہ تھا مدت تک انتظار اوسکے موت کا کھینچا تا بمال موروث اوسکے دفع فقر نپاکرے جب نہ موا تو آخر تنگ ہوکر مار ڈالا اور پھر اٹھاکر اور محلے مین ڈالدیا وقت صبح کے فریاد کرتا ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور لوگونپر اس محلے کے دعویٰ خونکا اوس مقتول کے کیا اور چاہا کہ اہل محلہ سے دیت لے حضرت موسیٰ نے اہل محلہ کو بلاکر پوچھا اونھون نے انکار اس امر کا کیا حضرت موسیٰ نے نہ قسم اونکو دی نہ دیت ٹھہرائی جناب الٰہی مین دعا کی تا حقیقت حال منکشف ہو حق تعالیٰ نے طرف اونکے وحی بھیجی اور مضمون وحی کا حضرت موسیٰ نے روبرائے بنی اسرائیل کو جمع کرکر تبلیغ کیا کہ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تَذْبَحُوا بَقَرَةً تحقیق حق تعالیٰ حکم فرماتا ہی تم کو کہ ذبح کرو ایک گائے کو اور ایک ٹکڑا گوشت کا اُس گائے کے مقتول پر مارو وہ زندہ ہوکر بتاوے گا کہ قاتل میرا فلانا شخص ہی اور یہہ طریق اسواسطے اختیار کیا کہ اگر راہ وحی سے نام قاتل کا معین کرکے کہدیتے تو یہہ جماعت بے باک حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تہمت کذب اور افترا کی کرتی اور ورطۂ کفر صریح مین پڑتی پھر اونکو ساتھہ عقوبت کے چشم نمائی ضرور کرنی پڑتی لہٰذا معجزہ احیائے میت کہ بسبب مارنے عضو گائے سے اعضائے مردہ کو کہ علاقہ

سببیت اور مسببیت درمیان اوندونکے کسیکے خیال مین نہین گذرتا دکھا کر زبان مقتول سے کہ تازہ عالم غیب سے آیا اور دار جزا کو دیکھکر پھر البتہ صادق القول ہونا الیقین قاتل کا کیا تھا بالفرض اگر قاتل اوسکا انکار بھی کرے تو مقتول خود مخاصمہ منازعتین سرگرم ہوا ور قرائن اور لوث سے ثابت کرے اور واقع مین وہ مقتول غیر قاتل وارث اور نہین رکھتا تھا اور قاعدہ شرعی ہی کہ قصاص لینا بغیر دعوی وارث درست نہین ہوتا اگر حضرت موسی علیہ السلام راہ وحی سے یعنین قاتل معلوم کرکر اوسکے نام پر خبر بھی دیتے تو بھی قصاص لینا اصلا ممکن نہ تھا سوال احیا میت ساتھ مارنے پارہ گوشت گاؤ کے جو محض بفعل خدا تھا بیعلاقہ سببیت اور مسببیت پس تخصیص کیون اس جانور کی بیچ ذبح کے ہوئی جواب اس واقعہ مین یہہ بھی منظور تھا کہ پسر مرد صالح کو کہ تفویض اس امر کی بخ اکر کر اس جہان سے گیا تھا اور سوا گوسالہ کے کچھ میراث بیٹے کو نہین چھوڑی تھی نفع معتدبہ حاصل ہو کہ مدت عمر اس سے وجہ معیشت کا سرانجام کرسکے اور یہہ بھی ہی کہ اس جانور کو کہ گائے ہی بیچ احیا زمین کے اور نباتات اور اشجار کے ساتھ زراعت اور آب پاشی کے دخل تمام ہی اور زمین کی اصل خلقت آدمی ہی اور نباتات اور اشجار اصل غذا اسکی پس جانور کو خصوصیت زائد بہیم سے اور علاوہ اوسکے یہہ ہی کہ مس میت بمیت بیچ احیاے کے عجونگی تمام رکھتا ہی بہ نسبت مس حی بمیت غرض بنی اسرائیل نے اس حکم صریح سے اعراض کیا اور کمال بے ادبی سے حضرت موسیٰ سے قَالُوا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا کہا آیا پکڑتا ہی تو ہمکو مسخرا ہم پوچھتے ہین کہ قاتل اس مرد کا بیان کیجئے اور تم کہتے ہو کہ ایک گائے ذبح کرو اس سوال اور جواب مین کیا مناسبت ہی بیجان کرنے ایک جاندار کے سے قاتل بیان دوسرے کا کیونکر معلوم ہوگا سمجھ لیجئے کہ یہہ کلام انکا ساتھ موسیٰ کے موجب کفر کا اونکے ہوا یا نہ ہوا علما کا اس مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ یہہ کافر ہوئے بنا بر شک کے بیچ قدرت الہی کے احیاء موتی کے صادر ہوا پس کفر صریح ہی اور اگر اوپر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تہمت خیانت وحی کی رکھتے تھے تو بھی کافر ہوئے اور اصح یہہ ہی کہ اندونون امر سے اونکو کچھ خبر باعث اس کلام پر نہ تھی بلکہ راہ تعجب سے کہا کہ ذہن مین اونکے یہہ بات نہ آئی قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ خدا کے یہہ کہ ہوؤن مین جاہلون سے جواب سوال کا بر جستہ ندون اور بیان حق مین استہزا کرون یا کام مین محاکے کے اور طلب قصاص کے کھلی کرون بلکہ اگر انبیا سے استہزا اور مطائبہ واسطے اظہار انبساط اور تفریح طبع کے واقع بھی ہوتا ہی تو غیر مقام تبلیغ احکام مین واقع ہوتا ہی چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی اس قسم کے مطائبات محمودہ منقول ہین اور نہین جہل اور نادانی کے سے نہین ہین اسواسطے کہ اوپر موقع اپنے کے ہین جہل وہ ہی کہ فعل اپنے کو بیموقع ظہور مین لائے جسوقت انبساط اور تفریح طبع منظور نہ ہو قصد کرے القصہ بنی اسرائیل نے جو سمجھا کہ شاید ذبح مین کسی گائے کے کچھ خاصیت ہوگی کہ جسکے ٹکڑے مارنیسے مردہ زندہ ہوجاوے اور ہر لقرہ کو یہہ خاصیت نہین ہی پس تحقیق اوصاف مین اوس گاؤ عجیب کے دور دور دوڑے حدیث مین وارد ہی کہ اگر بنی اسرائیل ادنی گائے کو ذبح کرتے کفایت کرتا لیکن اونھون نے اپنے اوپر سخت گیری کی تعالی نے بھی ایسی ہی سخت گیری کی اور حقیقت مین جناب الہی کو منظور نفع عظیم پہنچانا تھا مالک گاؤ کو اسی واسطے بنی اسرائیل کے دلمین ڈالا قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ کہا دعا کرو واسطے ہمارے پروردگار سے تا کہ بیان کرے واسطے ہمارے کیا ہی حقیقت اس گائے کی اس واسطے کہ حقیقت متعارفہ اسکی یہہ خاصیت نہین رکھتی نہ بقرہ وحشی کہ اوسے نیل گاؤ کہتے ہین اور نہ گاؤ کوہی کہ اوسے سورگاؤ کہتے ہین پس لابدی وہ گاؤ کہ یہہ خاصیت رکھتی ہی حقیقت بھی دوسری رکھتی ہوگی سو حقیقت اس اصناف کے سے گرنام مین شریک ہوئے جیسی کنار دشتی اور کنار باغی کہ ہر ایک خاص اور آثار جدی رکھتی ہین وہ سوال جو اہل تفسیر اس مقام مین کرتے ہین کہ سوال ما سے لغت عرب مین واسطے حقیقت چیز کے ہوتا ہی پس یہان جواب مطابق سوال کے نہین ہوتا پس اندفاع اس سوال کا یونہین خوب ہوتا ہی کہ اونھون نے یہہ خاصہ عجیبہ اس گاؤ کا سنا تو گمان کیا کہ حقیقت اسکی بمعاریر حقیقت گاؤان متعارف سے ہوگی اگرچہ صورت اور نام مین شریک ہی اسواسطے کہ بلفظ ما ہی سے سوال کیا پس حضرت موسیٰ نے واسطے استکشاف اس معنے کے جناب الہی مین دعا کی پھر جناب الہی سے نشان اوس گاؤ کا دریافت کرکر قَالَ کہا حضرت موسیٰ نے کہ وہ گائے حقیقت ورائے حقیقت گاؤان متعارف نہین رکھتی اور یہہ خاصہ عجیبہ اس گاؤ مین باعتبار خصوصیت ہیئت کے باعتبار صفت کے

نہین بلکہ اِنَّہٗ یَقُوْلُ تحقیق حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ اِنَّھَا تحقیق وہ گائے علم الٰہی مین معین واسطے ذبح کے ہی بَقَرَۃٌ ایک گائے ہی جنس گائے متعارف سے حقیقت علیحدہ نہین رکھتی اور صفت نئی بھی صفات کاملہ سے بیچ اسکے کہ خیال تمھارے مین موجب اس خاصۂ عجیبہ کے ہو موجود نہین ہی مگر یہہ ہی کہ باعتبار سن وعمر کے ایک کمال اسمین متحقق ہی اسواسطے کہ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ نہ بوڑھی کہنہ سال ہی کہ بسبب ضعف کے کارہائے شاق گاوان سے معطل رہے اور نہ خورد سال ایسی ہو کہ ہنوز بچہ جنا ہو یا مادے پر جست نہ کئی ہو عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ جوان میانہ سال ہی کہ بیچ وسط حقیقی کے واقع ہی درمیان بڑھاپے اور بچپن کے یہان کئی سوال جواب طلب ہین اوّل یہہ کہ مدلول لا فارض ولا بکر کا بعینہٖ مدلول عوان کا ہی پس احتیاج ذکر عوان کا کیا ہی پھر مدلول عوان کا اور مدلول بین ذلک کا بھی شی واحد ہی پس تکرار اور پھر تکرار کے لازم آیا جواب اسکا یہہ ہی کہ مدلول لا فارض ولا بکر کا یہہ ہی کہ نہ پیری نہ جوان اور یہہ معنی اعم ہین اس سے کہ گوسالہ نہایت صغیر ہوا ور اسّے کہ میانہ سال ہو پس حاجت ذکر عوان کے واسطے رفع احتمال کی متحقق ہوئی اور جو میانہ سال ہونا بھی اعم ہی اس سے کہ وسط حقیقی مین دونون سن واقع ہون یا مایل بہ پیری یا جوانی پس واسطے رفع احتمالین باقیین کے اور تعین احتمال اوّل کے لفظ بین ذلک کا لانا لازم ہوا پس تکرار کسی وجہ سے نہین دوسری خواص لفظ بین کے سے یہہ ہی کہ اوپر متعدد کے داخل ہوتا ہی اور یہان لفظ ذلک پر داخل ہوا کہ متعدد نہین جواب اوسکا یہہ ہی تعدد مضاف الیہ بین کا اعم ہی تعدد لفظی ہو یا تعدد معنوی ہو یہان تعدد معنوی متحقق ہی اسواسطے کہ لفظ ذلک کا اشارہ طرف دو چیز کے ہی فارض اور بکر کے تیسری یہہ گاؤ دو حال سے خالی نہین ہی نر ہی یا مادہ اگر نر ہی تو کسطرح سے لا بکر اوسکے حق مین معرف اور مشخص ہوسکے اسواسطے کہ ہر نر گاؤ لا بکر ہی کہ معنے بکر کے حیوانات مین نہ جنے ہوئے کے ہین اور بطریق تقابل عدم ملکہ صلاحیت کو جنے کے مقتضی ہی اور بیل اصلا صلاحیت جننے کی نہین رکھتا پس موصوف بہ بکر نہین ہوسکتا اور علاوہ اوسکے یہہ ہی کہ ضمائر تانیث کی کہ ابتداء قصہ سے انتہی تک علی التواتر کلام الٰہی مین وارد ہین ابا کرتے ہین بیل ہونے سے اور اگر مادہ یعنے گائے کہئے تو وصف لا بکر کا اور ضمائر بھی درست پڑتے ہین لیکن لا ذلول تسیر الارض ولا تسقی الحرث معرف اور مشخص اسکا نہین ہوسکتا اسواسطے کہ ہر گائے بحسب عرف اور عادت صلاحیت زمین جوتنے کی اور آب کشی کی نہین رکھتی کہ بحسب امکان عقلی ہی جواب اوسکا یہہ ہی کہ ظن غالب یہہ ہی کہ وہ گاؤ بیل تھا اور تانیث ضمائر بنا بر لفظ بقرہ کے ہی کہ تانیث لفظی مؤنث ہی اگرچہ اوسمین براے وحدت کہئے نہ براے تانیث مثل ثمرہ اور حمامہ کے اور قاعدہ لغت عرب کا ہی کہ جو مذکر کو ساتھ لفظ مؤنث کے ذکر کرتے ہین ضمائر بھی مؤنث کے اوسمین لاتے ہین جیسے لفظ دابہ کا اگرچہ اسپ نر کے معنو نہین لاوین ضمیر مؤنث ہی کی لاوینگے اور معنے بکر کے نہ جنی ہوا ناث حیوانات مین سے اور ذکور و نہین اوس حیوان کو کہتے ہین کہ ہنوز جست اوپر مادہ کے نہ کی ہو اور بعضے مفسرین کہتے ہین کہ وہ گاؤ مادہ تھی بیل نتھا بدلیل تانیث ضمائر اور وصف بکارت اور عدم انطباق وصف لا ذلول اور لا تسقی الحرث مین جواب دیتے ہین کہ عرف عادت بحسب عادت ازمنے اور بلدان کے مختلف اور متفاوت ہوتی ہی شاید اوس زمانہ مین اوس شہر مین گائے کو بھی جوت کر پانی دیتے ہونگے ہونگے اور میرے نزدیک بھی یہی قول اخیر کا اقرب بصواب معلوم ہوتا ہے اگرچہ اول بھی ہوسکتا ہی لیکن ترجیح اسکو معلوم ہوتی ہی بہرحال حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو بعد بیان اس نشانی کے فرمایا کہ تم نظر طرف خواص اور صفات اوس گاؤ کے نہ کرو بلکہ نگاہ اپنی طرف امتثال امر الٰہی کے متوجہ رکھو کہ اشیا مین خواص و دلیعت رکھے ہین اُنے دیکھو فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ پس بجا لاؤ تم جو حکم کئے جاتے ہو تم حضور خداوندی سے کہ ایجاد خواص اور عجائب وابستہ مشیت اُسکے کا ہی جس گائے مین چاہے یہہ خاصہ عجیبہ پیدا کرے بنی اسرائیل کو باوجود نشانیان بتانے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے اور سمجھانے کے تشفی حاصل نہ ہوئی پھر تفتیش اوسکے مین حضرت موسےٰ علیہ السّلام سے قَالُوا کہا کہ کمال جانور کا جیسا سن وسال مین ہوتا ہی ویسا ہی رنگ مین بھی ہوتا ہی اُدْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا دعا کرو واسطے ہمارے بیچ جناب پروردگار اپنے کے تا بیان کرے واسطے ہمارے کیا ہی رنگ اوس گائے کا قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا کہا موسیٰ علیہ السّلام نے تحقیق حق سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہی یہہ کہ وہ گائے ہی

سرد زرد رنگ

زرد رنگ ڈھ ڈاہی رنگ اوسکا اور بسبب رنگ کے تسر الناظرین خوش کرتی ہی دیکھنے والونکو اور ہر رنگ مدد خالص کی تاثیر ہی
کہ تفریح خاطر اور دفع غموم اور احزان مین نافع ہوتا ہی طبرانی نے اور خطیب اور دیلمی نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ جو کوئی زرد
پاپوش پہنے گا ہمیشہ شادان رہیگا جبتک کہ وہ پاپوش پہنیگا اور تفاسیر مین امیرالمومنین علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ اونھونے
فرمایا من لبس نعلا صفراء قل همه اور بعضی روایات مین آیا ہی کہ جو کوئی سات پاپوش پی در پی زرد رنگ پہنے غم اور اندوہ اوسکا
دور ہوا اور الوان خمسہ یعنے سرخی زردی سیاہی سفیدی سبزی خواص مختلفہ رکھتے ہین کہ اہل تجربہ اور قیاس نے اونکو ثابت کیا ہی
عرب مین مشہور ہی کہ الحمرة اجمل والصفرة اشكل والخضرة انبل والسواد اهول والبياض افضل یعنے سرخی جمال رکھتی ہی
اور زردی نظر مین خوش معلوم ہوتی ہی اور سبزی موجب بزرگی اور وقار کی ہی اور سیاہی ہولناک ہی اور سفیدی فضیلت اور خوبی
رکھتی ہی القصہ بنی اسرائیل باوجود رنگ بتانیکے پھر سوال سے باز نرہے قالوا کہا ہر چند کمال اس گائے کا بہ اعتبار سن و سال اور بہ
اعتبار رنگ و جمال دریافت ہوا لیکن یہہ کمال مشترک ہی بہت گایون مین مرجع ایک فرد نہین ہوسکتا کہ بسبب اوسکے وجود اس خاصیت کا
ذہن نشین ہمارا ہوا پس ادع لنا ربك يبين لنا ما هي دعا کرو واسطے ہمارے پروردگار اپنے سے تاکہ بیان کرے واسطے ہمارے کیا
ہی حقیقت مشخصہ اس گائے کی کہ جسمین بالخصوص ترجیح ایجاد اس خاصے کی واقع ہوا سواسطے کہ ان البقر تشابه علينا تحقیق جنس گایون
کی ملگئی ہی اوپر ہمارے کہ میانہ سال اور زرد رنگ بہت ہین وانا ان شاء الله لمهتدون اور تحقیق ہم جو اس مرجع کو دریافت کرینگے
تو اگر چاہی اللہ نے البتہ راہ پانیوالے ہین حدیث شریف مین وارد ہی کہ اگر بنی اسرائیل کلمہ انشاء اللہ نہ کہتے تو ہرگز اوس گائیکو نہ پاتے اور
تشفی خاطر اونکی نہوتی یہان سے معلوم کیجئے کہ استعانت ساتھ اس کلمہ مبارک کے ہر عمل نیک مین کہ غرض حصول کی اوسکے ہو مبارک
اور میمون ہی اور باستحباب شرعی مقرون ہی اور کیونکر نہو کہ اس کلمہ مین استعانت بخدا ہی اور تفویض امر بمشیت الٰہی ہی اور اعتراف اور
اقرار بقدرت ایزدی ہی کہ اصلاح اعتقاد عمل ہی قال انه يقول کہا حضرت موسیٰ نے حقتعالیٰ فرماتا ہی کہ وہ مرجع کہ ذہن نشین
تمھارا ہوا اور موجب ایجاد اس خاصہ عجیبہ کا اسمین ہو دو چیزین ہین اول ہونا اس گائے کا اوپر شرافت عزت اپنے کے ہی کہ اصلا از روے
ذلت باکشی اور سوا اسکے اعمال بنی آدم کے نہین دیکھے اور دوسرے سلامت ہونا اوسکا عیب نوع اپنے سے ہی کہ کچھ عیب نہین رکھتی اس
واسطے کہ انها بقرة لا ذلول تثير الارض تحقیق وہ گائے ہی کہ کبھی بیکام مین رام نہین ہوئی اور ذلیل نہین ہوئی ساتھ اس حد
کے کہ جوتے زمین کو یا باکشی کرے ولا تسقي الحرث اور نہ پانی پلاتی ہی کھیتی کو اور نہ ڈول کوئے سے کھینچتی ہی مسلمة سالم رکھی گئی
ہی اس سے کہ ہاتھ آدمیونکا اسے پہنچے اور کام مین لاکر ذلیل کرین یا بدن مین اوسکے سوراخ کرین یا داغ لگاوین یا اور کچھ تصرف اپنا
عمل مین لاوین جیسے اور جانورونکو کرتے ہین بعضون نے کہا پس ہاتھ اٹھائے سب کامون سے خوشی خوان چرتی پھرتی ہی کشاف مین
لکھا ہی مسلمة کے تفسیر مین کہ سلمها الله من العيوب سلامت رکھا ہی اوسے حقتعالیٰ نے عیبون سے لا شية فيها نہین داغ بیچ اوسکے
یعنے مخالف زرد رنگ کے اور کسی رنگ کا داغ نہین نہ خلقتی نہ عملی چنانچہ اکثر جانورونکی خلقت مین داغ نہین ہوتا لیکن بہ سبب عمل بار برداری
کے داغی ہوجاتے ہین اوسنے ذلت عمل کی نہین کھینچی کہ رنگ بعضے اجزاے بدن اوسکے کا متغیر ہو قالوا الآن کہا بنی اسرائیل نے کہ اس
وقت اور آن اصل مین نام جزو غیر منقسم کا ہی زمانیسے خواہ وہ جزو غیر منقسم زمان گذشتہ مین یا آئندہ مین فرض کرین لیکن جب اوسے
معرف بلام عہدیہ کیا مراد اس سے جزو معہود ہوا کہ متکلم اور مخاطب اوسکو پہچانتا ہی اور وہ نہین ہی مگر جزو حاضر اور بعد دخال لام
عہدیہ کے اس لفظ کو مانند ظروف غیر متمکن کے استعمال کرتے ہین اور ہمیشہ منصوب لاتے ہین جئت بالحق لایا تو سخن درست کو کہ فی الحقیقة
سبب ایجاد اس صفت نادرہ کا بیچ اوسکے یہی ہی اب تمام تردد ہماری زائل ہوئی اسواسطے کہ فیضان حیات جمیع حیوانات مین اور
انسان مین اولا بروح حیوانی ہوتا ہی عالم غیب سے اور بواسطے اس روح حیوانی کے اثر حیات بجمیع اجزاے بدن گوشت اور پوست

وغیرہ سے پہنچتا ہی اور حیوانات دو قسم ہین وحشی اور اہلی حیات وحشی کی متعدی نہین ہی بلکہ لازم ذات اوسیکی ہی اثر حیات اسکیکا اہل انسانکو کہ اوسکو انسان سے گریز اور تنفر تمام ہی کیونکر پہنچے پس وہ حیات کہ فیض اوسکا انسانکو پہنچے اور اوسے زندہ کرے نہوگی مگر حیات جانور اہلی کی اور جانورون اہلی مین بھی ایسی حیات کہ بے توسط اسباب متعارفہ القائے لطفہ اور تربیت رحم بیچ نظر سمارید کے نہین ہی مگر گائے کی کہ گوسالہ سامری خاک پائے جبرئیل علیہ السلام سے گویا ہوا تھا پس زندہ کرنا مردے ہماریکا بتوسط حیات فائضہ اوپر جسد گائے کے موافق حکمت الٰہی ہی اور آدمی جو اوسے تسخیر تذلیل کرین سوراخ کرنے مین دلغ لگانے مین تصرف کرین اور اپنے کامون مین دوڑاوین تو صرافت حیات غلبہ اپنے مین نہین رہتی اور روح حیوانی اوسکی مین وہ صفا اور قوت نہین رہتی کہ تا احیائے میت مین واسطہ واقع ہو مگر بیچ پردہ جوتنے کے اور پانی دینے مین گیہونکے اور جو گائے کہ بے پردہ واسطہ ایجاد حیات غلبہ واقع ہو ضرور ہی کہ اوپر اصل صفا اور قوت اور صرافت اپنے کے ہو اور علاوہ اوسکے ایسی گائے کہ زرد رنگ صاف ہو بیداغ بمراخدمت آدمیونکی سے اور ذلت اور حقارت سے بچی ہو اور معزز ہو ساتھ عزتکے کہ فرامین کسیکے نہ آئی ہو مشابہت تمام رکھتی ہی ساتھ گوسالہ سامری کے کہ زر خالص سے بنا تھا اور اوسے ساتھ کمال توقیر کے نگاہ رکھا تھا اور وہ گوسالہ نظر مین ہماری گویا ہوتا تھا اور آثار حیات غیبہ اس سے ظاہر ہوتے تھے پس موافق قضیہ حکم المثلین واحد کے ایجاد اس اثر کا اس قسم گائے مین خاطر نشین ہمارا ہوا سوال حیات انسانی ساتھ حیات انسانی کے مناسب قوی تر رکھتی ہی مناسبت حیات حیوانی سے کہ ساتھ حیات انسانی کے ہی پس مس بعضے افراد انسان کو اوپر بدن اوس میت کے واسطہ ایجاد اس خارقہ کا کیون فرمایا جواب مارنا ایک انسان کا واسطے گویا کرنے دوسریکے اس قبیل سے ہی کہ بنایا محل اور ڈھایا شہر کہ مارنا انسانکا کسی وجہ سے بغیر حکم شرع کے روا نہین ہی بخلاف مارنے حیوان کے کہ بنام خدا ذبح کرنا اوسکا ایک نوع ہی عبادتکا اور چونقل حیات انسانی بحکم شرع متعذر ہوئی تو ضرور انتقال واقع ہوا ساتھ اوس حیوان کے کہ عالم غیب سے مشابہت تمام رکھتا ہی ساتھ انسان کے کہ مدت حمل اوسکیکی ساتھ مدت حمل انسان کے برابر ہی اسواسطے دودھ اوسکا افضل ہی سب دودھونسے القصہ جو بنی اسرائیل نے موافق اور قدر استعداد اپنے کے دریافت کیا کہ حکمت آلہی اس امر مین ہی تو گرم ہوئے اوپر بجالانے اوسکے اور تلاش کرنے لگی ایسی گائے کہ باین صفات موصوف ہو تمام شہر مین ایسی گائے نپائی مگر ایک کے یہان تھی اور قصہ اوسکا یون ہی کہ بنی اسرائیل مین ایکمرد صالح تھا اوسکا ایک بیٹا تھا خورد سال اور اوس مرد صالح کے پاس حوادثات زمانیسے کچھ مال اسباب باقی نہ رہا تھا مگر ایک گوسالہ تھا اوسنے گوسالے کو پکڑکر بنام خدائے ابراہیم و اسحاق و اسماعیل و یعقوب سپرد کرکے جنگل مین چھوڑ دیا اور کہا کہ الٰہی مین نے اس گوسالے کو واسطے بیٹے اپنے کے سپرد تیرے کیا یہہ امانت میری جب لڑکا بڑا ہو تو اوسے پہنچیو پھر وہ گوسالہ صحرا مین پتے درختونکے کھاتا تھا اور پرورش پاتا تھا اور بعنایت الٰہی شیر سباع اور درندگانسے محفوظ رہتا تھا اور جو کوئی آدمی وہان آنکلتا اور قصد پکڑنیکا کرتا تو بھاگ جاتا تھا ہرچند لوگ قصد پکڑنے کا کرتے تھے نہین پاتے تھے جب کمال تجسس کوئی کرتا تھا تو نگاہ سے مخفی ہوجاتا تھا جب یہہ لڑکا بڑا ہوا مثل باپ کے بکمال تقوی اور صلاح آراستہ ہوا رات کو تین حصے کرتا تھا ایک حصے مین ماں کی خدمت بجالاتا تھا ایک مین سوتا تھا ایک مین نماز پڑھتا تھا اور جب صبح ہوتی تھی تبر اور رسن لیکر صحرا کو جاکر لکڑیان کاٹ لاکر بوقت شام بازار مین بیچکر تین حصے اوسکی قیمت کے کرتا تھا ایک حصہ خدا کی راہ مین دیتا تھا ایک حصہ آپ کھاتا تھا ایک حصہ ماں کی نذر گذرانتا تھا اسطرح عمر اپنی صرف کرتا تھا ایکروز ماں نے اسکی کہا کہ تیرے باپ نے ایک گوسالہ فلانے جنگل مین بنام خدا چھوڑا تھا وہ اب کمال جوانی کو پہنچا ہوگا اوسکو لاکر لکڑیان اسی پر لادلایا کر بیٹے نے علامت اوسکی پوچھی کہ مبادا اور کوئی گوسالہ مال غیر سے ہاتھ آجائے کہ حلال نہین ہی وہ ماں نے کہا علامت اوسکی یہہ ہی کہ رنگ اوسکا صاف زرد ہی کہ اگر کوئی دور سے دیکھے تو سمجھے کہ شعاع آفتاب پشت اوسکی سے درخشان ہی اسواسطے نام اوسکا ہینے گوسالۂ مذہب رکھا تھا لڑکے نے کہا کہ مبادا اور کسیکا بھی ایسا ہی گوسالہ ہو ماں نے کہا دوسری علامت اوسکی یہہ ہی کہ آدمی کو دیکھکر بھاگتا ہی اور ہرگز رام نہین ہوتا جو تو اوسے دور سے دیکھے تو کہیو

بہ آواز بلند کہ اسی گائے بنام خدائے ابراہیم واسماعیل واسحٰق ویعقوبؑ رام ہوا در میرے پاس آ لڑکے نے اوس علامت کو یاد رکھکر صحرا
مین جاکر جو اوسے اوسی ڈھب سے بلایا وہ چلی آئی پھر لڑکا موافق وصیت مانکے کہ اسنے کہدیا تھا کہ اوسپر سوار مت ہو جبو مبادا کہ تصرف
انسانی سے مستعمل ہوکر برکت اوسکی جاتی رہے اوس گائے کو کھینچکر لانے لگا گائے باذن خدا گویا ہوئی اور کہا ایجوان نیکبخت سعادت
ہو کہ بہ آسانی تجھے گھر پہنچاؤن یہانسے تیرا گھر ایکدن کی راہ ہی لڑکے نے کہا کہ مان نے میری منع کیا ہی سوار ہونے کو گائے نے کہا
واہ واشاباش رحمت آفرین صد آفرین مین تیرا امتحان کرتی تھی اگر تو مجھپر سوار ہوتا مین گراکر بھاگ جاتی یہہ اطاعت سب
میری بسبب اسکے ہی کہ تو مطیع اپنی مان کا ہی اثنائے راہ مین ابلیس لعین مسافر بنکر اوسکے پاس آیا اور کہا ایجوان تو بہت نیکبخت
ہی اور مجھے ایک حادثہ پیش آیا ہی میری مدد کر مین گلہ گاوان اسطرف اس پہاڑ کے چراتا تھا قضائے حاجت کیواسطے یہان آیا تھا
اب دردپیٹ مین ایسا اوٹھا ہی کہ اپنے گلہ گاوان تک پہنچنا کمال دشوار ہی مجھے اپنی گائے پر سوار کرکر وان پہنچادے دو گائین منتخب
اس گلے مین سے تجھے اُجرتین اوسکی دُونگا تیرا بھی کام ہوجاویگا اور مین بھی مراد کو پہنچونگا اوسنے کہا میری مان نے مجھے بھی منع کیا اس پر
سوار ہونیکو تجھے کیونکر سوار کرون ابلیس نے کہا مان کو تیری عقل نہین تو تو ہشیار ہی سمجھ تو سہی اسمین کیا ضرر ہی تیرا دو گائے ملینگی
نفع مین اور یہہ گائے بھی کچھ خلل پذیر نہ ہوگی اوسنے کہا کچھ ہو مجھے منظور نہین ہی آخر ابلیس نے اوسکا پیچھا نہ چھوڑا ساتھ لگ گیا
ہرچند یہہ منع کرتا تھا وہ نہین مانتا تھا لاچار ہوکر اوسنے بہ آواز بلند پکارا کہ ایخدائے ابراہیم واسماعیل واسحاق ویعقوبؑ مجھے اس
آفت سے چھڑا ایک فرشتہ حاضر ہوا شیطان مضطرب ہوکر ایک جانور کی شکل بنکر اُڑ گیا گائے نے اوسکی طرف دیکھکر کہا کہ ایجوان
کچھ سمجھا تو یہہ شیطان تھا چاہتا تھا کہ کسی حیلے سے مجھپر سوار ہوکر برکت میری کھودے حق تعالیٰ نے تجھے شر اُسکے سے بچایا القصہ وقت شام کے لڑکا
گائیکو پکڑے ہوئے اپنی مانکے پاس آیا اور یہہ ماجرائے عجیب راہ کا اور گویا ہونے گائے کا دوبار عرض کیا مان نے کہا کہ یہہ گائے ایسی
نہین ہی کہ بارکشی مین اوسے ذلیل کرین بہتر یہہ ہی کہ اوسکو بیچڈالین تاکہ وبال اوسکا ہماری گردن پر نرہے اور قیمت اوسکی سے تو
بھی فائدہ مند ہو کہ چند مدت لکڑیان لانیسے بچے جب صبح ہوئی تو لڑکا گائے کو لئے ہوئے نخاس کو چلا لیکن مان سے پوچھ آیا تھا کہ کس قیمت
پر بیچون مان نے کہا تھا کہ اندازہ نہین قیمت گائے کی تین دینار ہین کہ قریب چودہ ماشے طلائی خالص کے ہوتے ہین لیکن یہہ گائے عجیب
ہے جو کوئی تجھ سے خریدے تو تو بغیر میرے پوچھے ندیجو حق سبحانہ تعالیٰ نے واسطے تعین قیمت اوس گائے کے ایک فرشتہ بھیجا کہ اُسنے
راہ مین آملا اور کہا ایجوان اس گائے کو کس قیمت پر بیچیگا اوسنے کہا تو کیا دیگا کہا تین دینار اوسنے کہا بشرطیکہ مامیری راضی ہو فرشتے
نے کہا یہہ شرط موقوف کر چھے دینار دُونگا اوسنے کہا چھ دینار ونکے ساتھ بھی یہی شرط ہی فرشتے نے کہا بارہ دینار دُونگا شرط کو کم
چھوڑ دے اوسنے کہا ایعزیز اگر ہموزن اس گائے کے سونا دیگا تب بھی بغیر رضامانکے نہ بیچونگا ناحق کیون دردسر دیتا ہی فرشتے نے
کہا مین آدمی نہین ہون فرشتہ ہون واسطے امتحان تیرے آیا ہون کہ کسقدر مطیع ہی اپنی مان کا تو اب اس گائے کو اپنی پھر ایجا بازار
مین کسی کو ندکھا بنی اسرائیل کو ایک واقعہ درپیش آیا ہی علاج اوسکا حضرت موسیٰ ابن عمران نے فرمایا ہی کہ اس قسم کی گائے ذبح کرو
بنی اسرائیل تلاش کر رہے ہین سوا اس گائے کے کوئی گائے باین صفات موصوف نہین ہی اگر تجھ سے مول لین تو ہرگز اونکے ہاتھ
مت بیچیو یہان تک کہ طلا پوست مین اوسکے بھردین کہ مدت عمر تیرے کو وجہ معیشت سے فراغت ہو اور آدمی جانے کہ جو کوئی عیال اپنے
کو بخدا سپرد کرتا ہی حق تعالیٰ اسطرح سے پرورش اوسکی فرماتا ہی اور جو کوئی مال اپنا امانت الٰہی مین چھوڑتا ہی حق سبحانہ اس وضع پر اس مال
کو نامی اور بارور کرتا ہی غرض یہہ لڑکا گائے کو لئے ہوئے گھر آیا اور اپنی مان سے یہہ سب ماجرا عرض کیا رفتہ رفتہ خبر اس گائے کی
شہر مین شایع ہوئی بنی اسرائیل واسطے خریداری کے دروازہ پر اوسکے ہجوم لائے اور ہرچند قیمت بڑھاتے تھے یہہ لڑکا اور مان اوسکی
راضی نہوتی تھی یہان تک قیمت بڑھی کہ پوست اوس گائے کا بعد ذبح کے زر سے بھر کر حوالے کرین لڑکے نے اور مان نے حضرت

موسیٰ علیہ السلام کو ضامن لیکر بنی اسرائیل کے ہاتھ یہہ گائے بیچی پس ذبح کیا بنی اسرائیل نے اوس گائے کو وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ اور نزدیک نہ تھے بنی اسرائیل کہ یہہ کام کرین یعنے بچانا چاہتے تھے کہ ذبح کرین اسواسطے کہ گران قیمت یہہ گائے بہت تھی اسقدر زر وافر دینے مین بخل کرتے تھے اور ڈرتے تھے کہ مبادا مقتول بعد زندگی کے نام کسی شخص کا لے کہ موجب فضیحتی کا ہو اور قصاص لینا اس سے دشوار پڑے لیکن حق تعالیٰ نے چار ناچار اُن سے ذبح کروایا اور اگر بنی اسرائیل کہین کہ اسلاف ہمارے نے اس واقع مین اعراض وحی الٰہی سے نہین کیا بلکہ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تعین قاتل کا دابستہ ساتھ ذبح کرنے گائے کے کیا اور مناسبت درمیان دونون امر کے نہ تھی راہ تعجب سے اسقدر توقف کیا اگر پہلے ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام تعین قاتل کا فرماتے اسلاف ہمارے ہرگز اعراض نہ کرتے کہتے ہین ہم یہہ سب غلط ہی بلکہ اسلاف تمھارے سرقصے سے اقرار بوحی الٰہی نہین کرتے تھے اور مستبعد جانتے تھے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ساتھ وحی کے اطلاع اس امر غیب کی ہو اگر ایسا نہ ہوتا تو ایکدوسرے پر تہمت خون کی نہ کرتے اور قاتل آپ اقرار کرتا اور اگر اوسکو یاد نہین رکھتے پس یاد کرو سرقصے کو وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا اور یاد کرو جب مار ڈالا تم نے ایک جان کو کہ نام اوسکا عامیل تھا اور ہر چند مارنیوالا ایک تم مین سے تھا لیکن جو یہہ قتل درمیان تمھارے واقع ہوا اور تحقیق قاتل سے تقاعد کی گویا سب شریک قتل ہوئے اور کاش ایک گناہ قتل ہی کا بیچ تمھارے واقع ہوتا تمتے گناہ اور دوسرا اوسپر زیادہ کیا فَادَّارَأْتُمْ فِيهَا پس اختلاف کیا تم نے بیچ اس مقدمیکے یعنے ایک تمھارینے دوسریکو ڈالا تہمت قتل مین کہ فلانا مرتکب اس کام کا ہی نہ مین اصل اس صیغہ کی تدارأتم ہی تے کو بیچ دال کے ادغام کیا اور تدارأ بمعنی تدافع ہی یعنے ایک نے طرف دوسریکے دفع کیا اور آپ بچکر دوسریکو یعنی ڈالا پس تدارأ گناہ دوسرا ہوا کہ تہمت ناحق آپسمین کی اور دلیل ہوئی کہ تھین حضرت موسیٰ پر وحی آنے کا یقین کامل نہین اور مطلع ہونے اونکے کو قاتل پر مستبعد جانتے ہو وَاللَّهُ مُخْرِجٌ مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ اور اللہ نکالنے والا ہی پردہ مستور سے اوس چیز کو کہ تھے تم چھپاتے حال قاتل سے اور نفاق اور ضعف یقین اپنے سے لہٰذا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نہ فرمایا کہ نام قاتل بتاوین کہ مبادا تم تکذیب کرو اور قاتل قسم جھوٹی کھاجاوے کہ مین نے نہین مارا اور مقدمہ چھپے کا چھپا ہی رہے یہی عادت مستمرۂ الٰہی ہی کہ جو بندہ کسی چیز پر مداومت کرتا ہی خواہ وہ عمل نیک ہو خواہ بد البتہ حق تعالیٰ اوسے لوگون پر ظاہر فرماتا ہی بخلاف ایک دو بار کے جو تقصیر واقع ہوا اور اوسپر ندامت کرے اور اخفا مین اوسکے کوشش کرے تو حق تعالیٰ بھی مستور رکھتا ہی اللھم اغفرلنا ذنوبنا واسترلنا عیوبنا اور ایک سوال نحوی وارد ہوتا ہی کہ مخرج صیغہ اسم فاعل کا ہی اور ما تکتمون مین عمل کرکر بمفعولیت نصب دیا ہی حال آنکہ بمعنے ماضی ہی اسواسطے کہ اخراجات مکنونات بنی اسرائیل کو ہزارون برس گذرے ہین اور صحت عمل اسم فاعل کے مین اعتبار معنی استقبال شرط ہی یہان کیونکر تحقیق عمل کا ہوگا جواب اوسکا یہہ ہی کہ اخراج مکنونات بنی اسرائیل ہر چند بہ نسبت وقت خطاب ماضی ہی لیکن بہ نسبت وقت تدافع اور اختلاف کے مستقبل ہی اور اعتبار بمعنی استقبالی وقت خطاب کے ضرور نہین ہی بہ نسبت وقت واقعہ سابقہ درکار ہی اور یہہ جملہ معترضہ ہی القصہ ہم نے واسطے اظہار قاتل کے امر کیا تھین کہ گائے ذبح کرو جب ذبح کی تمنے فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ پس کہا ہم نے مارو اوس مردیکو بِبَعْضِهَا ساتھ ٹکڑے اوس گائے کے تا زندہ ہوکر قاتل کو اپنے بتاوے اختلاف ہی اس مین کہ وہ عضو کونسا تھا بعضے کہتے ہین زبان تھی اسواسطے کہ منظور زندہ کرنے سے گویا کرنا اوسکا تھا کہ نام قاتل کا بتاوے اور بعضے کہتے ہین عجب الذنب اس گائے کی تھی اور یہہ نام ہی ایک استخوان کا کہ دم جانور کا اس سے چلتا ہی حدیث شریف مین وارد ہی تا روز محشر سب اجزائے آدمی اور حیوانات کے ریختہ اور کہنہ ہوجاوینگے مگر یہہ استخوان باقی رہیگی اور اسی استخوان سے خلقت معادیہ شروع ہوتی ہی عماد بدن کی یہی استخوان ہی اور بعضے کہتے ہین کہ ران راست اوس گائے کی تھی کہ حرکت بیشتر اوسی سے شروع ہی اور بعضے کہتے ہین کہ پارہ گوشت دونون مونڈھونکے درمیان کا اوس گائے کے تھا کہ قرارگاہ روح حیوانی جو حوالی قلب اور کبد مین منتشر ہی وہی ہی اور اصح یہہ ہی کہ کوئی اعضا

معین نہین ہی سارے بدنمین سے اوس گائے کے کوئی ٹکڑا اوس مقتول کو مارا وہ زندہ بقدرت کاملۂ الٰہی ہوا اور ہوسکتا ہی کہ بعد ذبح کے مجمع خلق کا بہت تھا کسی نے پنجہ کسینے زبان کسی نے دُم کسینے ران ماری ہو جسکو جسکی سند پہنچی ہوسنے وہی لکھا۔ یا القصہ بعد مارنے گائیکے ٹکڑیکے وہ مردہ زندہ ہوکر کھڑا ہوگیا اور حلق کی رگ سے اُسکی فوارہ خون کا چھوٹا تھا اوسنے بتا دیا کہ مجھے فلانے شخص نے مارا ہی تا وارث مال کا میرے ہو حضرت موسیٰ علم نے قاتل سے اقرار کروالیا اور بعد اقرار کے قصاص لیا جب سے حکم شریعت کا یہہ ہُوا کہ قاتل میراث مقتول کی سے محروم ہی گو علاقہ پدری اور پسری اور برادری وغیرہ رکھتا ہو حدیث شریف مین وارد ہی کہ ما ورث قاتل بعد صاحب البقرۃ باقی رہے یہان کئی سوال جواب طلب اور وہ یہہ ہین کہ مذکور اقرار کروانیکا حضرت موسیٰ کے قاتل سے اخبار مین نہین آیا اور مقتول کے کہنے سے قصاص نہین لیا جاتا اکثر اہل فقہ نے جواب اس سوال کا اس نوع سے دیا ہی کہ جو مقتول بعد موت کے زندہ ہوا تھا حال برزخ اور نمونۂ عذاب اُخروی دیکھ آیا تھا قول اوسکا بجائے دو شاہد معتبر بلکہ زیادہ تر اس سے ہی آرے جب تک کہ مقتول نہین ہوا اور حال برزخ کا معائنہ نہین کیا احتمال صدق و کذب کلام اوسکے مین ہی کہنا اوسکا تعین قاتل مین معتبر نہین ہوتا لیکن موافق قواعد کلامیہ کے اس جواب مین خدشہ ہی قوی اسواسطے کہ اہل کلام بحث معجزات مین تقریر کرتے ہین کہ اگر بدعاے پیغمبر مردہ زندہ ہووے اور شہادت اوپر صدق نبوت کے یا تکذیب رسالت کے دے معتبر نہین ہی بلکہ معجزہ اس پیغمبر کا نفس احیائے میت ہی شہادت اوسکی کو موافقت دعوے نبوت مین یا مخالف اوسکے مین دخل نہین ہی اسواسطے کہ میت جب زندہ ہوا عقل اور شعور اور خیال اور وہم انسانی کہ معرفت مین محل خطا ہی اوسے حاصل ہووے حکم اوسکا حکم افراد انسان کا ہی کہ شہادت اونکی کام نہین آتی اور اگر جانور یا پتھر یا درخت دعاے پیغمبر سے نطق مین آوے اور شہادت اوپر صدق دعوی نبوت کے دے معتبر ہی اور اگر تکذیب کرے تب بھی معتبر ہی اور اناث ہی مدعی نبوت کے حق مین مثل اناث مسئلہ کذاب اور اخوان اوسکے اسواسطے کہ نطق جمادات اور حیوانات کا تصنع خیال وہم سے نہین ہی بلکہ نطق غیبی ہی احتمال صدق و کذب کی گنجایش نہین رکھتا پس موافق اس قاعدے کے چاہیے کہ کلام مرد یکا بعد حیات کے محتمل صدق و کذب کا ہو کہ زور و تلبیس کلام مین شیوۂ انسان ہی اور کہنا اوسکا تعین قاتل مین معتبر نہوتا جبتلک اقرار قاتل درمیان نہو پس جواب صحیح اوسکا یہہ ہی کہ جو حقتعالیٰ نے انکو امر فرمایا بذبح بقرہ اور کہا کہ مارنے بعض اعضا اوسکے سے مردہ زندہ ہوکر احوال قاتل بتا دیگا پس حقیقت مین شہادت اوپر صدق خبر اوس مرد یکے بالخصوص بھی جناب الٰہی سے ثابت ہوئی لہذا اس مرد یکے قول پر قصاص لینا روا ہوا بغیر حاجت اقرار قاتل کے اور اوس مرد یکو اور مردون پر قیاس نہ کیا چاہیئے کہ یہہ منصوص الصدق تھا اس خبر مین بالخصوص ولوالتزاماً اور یہہ بھی جب ہی کہ اقرار قاتل نے معجزہ باہرہ دیکھکر نہ کیا ہو اور یہہ بعید ہی اور ظن غالب یہہ ہی کہ قاتل نے اقرار یا سکوت کہ قایم مقام اقرار کے ہی کیا ہو حدیث صحیح مین ہی کہ انصار کے لڑکے زیور نقرئی پہنے ہوئے کھیلتے تھے ایک یہودی نے اوسے صحرا مین لیجاکر مار ڈالا اور زیور اوسکا اتار کر لے گیا وارثون نے اوس لڑکے کے بڑی جستجو سے اوس لڑکے کو زخمی پایا کچھ رمق جانکی باقی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے حضرت نے فرمایا کہ نام اہل محلہ کے لو کہ فلانے نے تجھے مارا ہی یا فلانے نے جب نام اس یہودی کا لیا اس نے سر ہلایا آنحضرت نے اوس یہودی کو بلوا کر قصاص دلوایا اور بعضی روایات مین آیا ہی کہ اوس یہودی نے اقرار بھی کیا پس محتمل ہی کہ اس قاتل نے بھی جس سے حضرت موسیٰ نے قصاص دلوایا اقرار کیا ہوگا اور روایا تمین مذکور اقرار کا اوسکے ساقط ہوگیا ہوگا اب حکم اس مسئلے کا بیچ شریعت ہماری کے دریافت کیجئے اور شریعت حضرت موسیٰ کی بھی مطابق ہماری شریعت کے ہی اسبابین چنانچہ توریت مقدسہ ساتھ اوسکے ناطق ہی مسئلہ اگر کوئی مرد کسی جگہہ پڑا ہوا اثر قتل اور جراحت کا اسمین پایا جاوے اور قاتل اوسکا معلوم نہو نزدیک امام اعظم علیہ الرحمہ کے اہل اس محلے کی سے یا اس دیہہ کی سے کہ جس مین مقتول پڑا ہی اور اگر صحرا مین ہی تو گانون جو اقرب ہی اوسمین سے پچاس آدمی صالح معتبر کو قسم خدا کی کھلائی جاوے کہ ہمنے نہین مارا ہی اس مقتول کو اور نہ قاتل اوسکے سے خبر ہی ہمین اگر قسم کھائی تو تمام اوس محلے کو یا دیہہ کو دیت لیکر چھوڑ دیا چاہیئے اور

اگر قسم کھانیمین ابا کرین تو اونکو حبس کیا جاہئے تا قسم کھائین یا قاتل کو تحقیق کرکر بتائین کہ اسقدر جمع کثیر ایک محلے کی یا ایک گانون کی بغیر نہین رہنے کی ایسا واقعہ اُملہ جو واقع ہوگا تو خبردار رہو ہی جاوینگے اور نزدیک امام شافعی کے تفصیل ہی اگر تہمت قتل کی اوپر جماعت کے اس محلے سے یا اس دیہ سے ہو باین نوع کہ ظن غالب حکم کرے کہ اُنھون نے مارا ہی مانند اس ڈھب کے کہ ایک جماعت گھر مین یا صحرا مین جمع ہوئی پھر متفرق ہوئی اور ایک کو کشتہ چھوڑ گئے یا اہل محلہ یا اہل دیہ اس سے عداوت رکھتے تھے اور امر عداوت اونکا مشہور تھا پس اولیای مقتول کو چاہئے کہ تعین کرکے ایک کا نام اوس جماعت پنجاہ سے قسم کھاکر لے کہ فلانا اوسکا قاتل ہی بعد قسم کھانیکے مال اس شخص کے تین سے دیت دلوائی چاہئے قصاص نہین اور امام مالکؒ اور امام احمد حنبلؒ کہتے ہین کہ اگر قتل عمد کو مدعی قسم کھاکر ثابت کرین تو قصاص ہی باقی بطور امام اعظم ہی الفقہ حق تعالیٰ نے بعد فرمانے ذبح بقرہ کے اور مارنے اعضاے اُسیکو ساتھ مردیکے اور زندہ ہونے مردیکے اور بتا دینے اُسیکے قاتل کو اور پھر مردہ ہوکر گر پڑنے اوسیکے جماعت بنی اسرائیل کو فرمایا کَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى جیسے کہ اوس مردیکو محض قدرت اپنی سے اوپر تمھارے زندہ کیا اور کلام اوسکا تم نے سُنا ایسے ہی جلاویگا اللہ تعالیٰ مردونکو نزدیک نفخ صور کے نہ بسبب اس نفخ کے نہ اور سبب سے بلکہ واسطے محض اقامت عدل اور اجراے قصاص کے اسواسطے کہ یہان بھی سوا اس اعضاے بقرۂ مذبوحہ کے ساتھ بدن میت کے کوئی سبب واقع نہین ہوا اور ظاہر ہی کہ مس میت بمیت سبب حیات نہین ہی آرے جب عدل اور انتقام قاتل سے منظور تھا اور مقتول کو شفی بغیر اوسکے حاصل نتھی ارادۂ الہی متعلق ہوا اوپر کہ مردیکو زندہ فرمایا اور زبان اوسکی سے تعین قاتل کا اور دعوی قصاص کا کروایا اور قاتل کو عوض اوسکے حکم قتل کا فرمایا اور یہہ معنی آخر تین واسطے اقامت عدل عام کے اور انتقام تمام ظلام کے باعث قوی اوپر احیا اموات کے ہی وَيُرِيكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ اور دکھاتا ہی تم کو حق تعالیٰ نشانیان قدرت اور حکمت اور عدالت اپنے کی ساتھ زندہ کرنے مردیکے تو تم سمجھو اور اندیشہ کرو یہہ خطاب اونھین ہی جو مجلس احیاے عامیل مین حاضر تھے یا زمانۂ آنحضرت مین جو انکار حشر کا کرتے تھے سمجھ لیجئے کہ اس قصہ کی آیات مین چند چیز بکار آمدنی ہین اوّل یہہ کہ مارنا اعضاے میت کا اوپر اعضاے میت کے جب موجب حیات کا ہوا تو بالیقین معلوم ہوا کہ مؤثر ایجاد عالم مین وہی ذات منسب کی ہی نہ اسباب دوسرے یہہ کہ جب کوئی چاہے کہ فیض عالم غیب اوپر اپنے یا اوپر خاندان اپنے کے نازل کرے پس طریقہ اوسکا یہہ ہی کہ تقدیم ذبح اور قربانی کی اور میراث اور خیرات کی کرے تا برکت اوسکے سے وصول مطلب ہو تیسری یہہ کہ سخت گیری اپنی طرف سے موجب سخت گیری کے ہی جانب خدا سے اور مسارعت امتثال اوامر الٰہی مین فی الفور موجب سہولت اور آسانی ہی چوتھی یہہ کہ یتیمون کو حق تعالیٰ مورد لطف اپنے کا کرتا ہی بحکم تخلقوا باخلاق اللہ مراعات حال یتیمان اور حفاظت اموال کی اونکے کافۂ خلایق پر لازم ہی پانچوین یہہ کہ جو کوئی عیال اپنے اوپر خدا کے چھوڑے اور مال اپنا حفظ الٰہی مین سپرد کرے حق تعالیٰ ایسا نفع پر نفع اوسے بخشتا ہی چھٹی یہہ کہ خدمت والدین کی موجب نزول رحمت اور برکت الٰہی کی ہی ساتوین یہہ کہ جو چیز اللہ کی راہ مین دے اور طمع ثواب کا اوسسے رکھے وہ گران قیمت اور عمدہ ہو جیسے اونھون نے یہہ گائے ذبح کی اسیواسطے آیا ہی کہ قربانی لاغر اور عیب دار نہو آٹھوین یہہ کہ جو کوئی انشاء اللہ کہکر کام کریگا اپنے مقصود کو پہنچیگا جیسے بنی اسرائیل ہم آغوش مطلب ہوئے نوین یہہ کہ جسوقت کچھ مشکل بڑی پیش آوے اور حل ہونا اوسکا دشوار ہو تو قربانی کرے حق سبحانہ حل فرماوے گا دسوین سرزنش کافرون گوسالہ پرستونکی کہ جسکو یہہ معبود اپنا جانکر پوجتے ہین وہ لایق ذبح کے ہی نہ قابل پرستش کے گیارھوین یہہ کہ دعا باپ کی بیٹے کے حق مین مقبول ہوتی ہی جیسے یہان ہوئی باقی رہے یہان چند سوال جواب طلب وہ یہہ ہین کہ ذکر مارنے عامیل کا کہ سر قصہ تھا مقدم اوپر ذبح بقرہ کے کیون نہ فرمایا جواب لطیف اوسکا تقدیر سابق مین گذرا ہی تامل سے نکال لو اور سوا اوسکے اور مفسرین نے جو لکھا ہی وہ یہہ ہی کہ اگر یون ہی کرتے تو ایک قصہ ہوتا اور غرض جو اس سے منظور تھی حاصل نہوتی اسواسطے کہ غرض بیان اس قصہ سے اس مقام مین پہلے یہہ ہی کہ اسلاف تمھارے یعنے بنی اسرائیل کے حضرت موسیٰ کو تبلیغ حکم مین احکام الٰہی سے کہ وجہ حکمت

اوسکے کی فہم ناقص ہین اونکے نہین آتی تھی بہت استہزا کی کرتے تھے اور پھر امتثال مین اس امر مقدس کے مبادرت اور سرعت نہین کرتے تھے بلکہ بار بار کجروی اختیار کرتے تھے اور یہہ دلالت کرتا ہی اوپر اوسکے کہ وہی الہی واقع نہ تھی دوسری یہہ کہ تم اس مرتبے مین قبیح افعال ہو کہ اسلاف تمھارے اوس زمانہین قتل نفس محرمہ کرکر ایکدوسرے پر متہم کرتے تھے اور کتمان اثر واقعہ مین کوشش کرتے تھے حالانکہ وحی نازل ہوتی تھی اور پیغمبر اولوالعزم درمیان اونکے موجود تھے پس تفریق اس قصے کی اوپر وغرض کے موافق ترتیب کے ضرور ہوئی آرے اشتباہ کہ تفریق قصے سے واقع ہوتا ہی یہہ ہی کہ کوئی بسبب ان دو واقعہ کے ایک قصہ کو دو سمجھے اور غلطی مین پڑے علاج اسکا یہہ ہی کہ ضمیر بعضہا کی راجع طرف بقرہ کے ہی گویا تصریح باتحاد قصہ فرمائی ہی اللہ اعلم باسرار کلامہ یہان سمجھ لیجئے کہ قاتل عمد اور خطا دونو نہین محروم ہی میراث مقتول سے باجماع اور اختلاف اوسمین ہی کہ اگر قاتل اوپر حق کے ہوا ور مقتول ناحق پر تو بھی حرمان میراث سے متحقق ہی یا نہین امام اعظم رح فرماتے ہین کہ اگر عادل باغی کو مارے یا واقع صایل کو یعنے حملہ کرنے والیکو قتل کرے محروم میراث سے نہین ہوتا اور امام شافعی رح کہتے ہین کہ اس صورتمین بھی محروم میراث سے ہوتا ہی سمجھ لیجئے کہ قصہ بقرہ کا اوپر جمیع مہمات دینی کے دلالت کرتا ہی پس یہہ قصہ گویا خلاصہ تمام قرآن شریف کا ہی علی الخصوص خلاصہ مطالب سورۂ بقرہ کا ہی تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی کہ مہم اعظم دینی اثبات وجود صانع ہی اور وہ اوس قصہ سے اوس طریق سے مستفاد ہوتا ہی کہ زندہ ہونا اُس کشتے کا اپنی ذات سے نہ تھا والا ہر کشتہ زندہ ہوجاوے اور نہ اعضائے بقرہ مارنے سے تھا والا ہر میت اس عمل سے جی جاوے پس نہ تھا مگر بمحض قدرت الہی اور نہ ساتھ اس سبب کے بلکہ نزدیک اس سبب کے یہہین سے قدرت حق تعالی کی ثابت ہوتی ہی بلکہ حکمت اوسکی ہی اسواسطے کہ زندہ کرنا اس مردیکا آگاہ فرماتا ہی اوپر اوسکے کہ دل مردہ کو بھی ساتھ ذبح نفس امارہ کے کیا چاہیئے دوسری مہم اثبات نبوت کی ہی اور یہہ مہم اس قصے سے صریح ثابت ہوتی ہی اسواسطے کہ یہہ قصہ معجزہ حضرت موسی علیہ السلام کا تھا اور جب نبوت حضرت موسیٰ کی ثابت ہوئی نبوت جمیع انبیائے متقدمین کی اور متاخرین کی ثابت ہوگئی کیونکہ تمام انبیا دو حال سے خالی نہین یا مصدق حضرت موسیٰ کے ہین یا مصدق اور مصدق مصدق صادق کے دونون صادق ہوتے ہین اور ضمن اثبات نبوت مین بیچ اس قصے کے اشارہ ہی نہایت مفید طرف اوسکے کہ اطاعت انبیا کی بے تفتیش وجہ حکم اوپر لوگون کے واجب ہی تا مونت کم ہو اور فضیحت واقع نہو مانند گوسالہ گان اتخذ نا ہروا کے تیسری مہم استقامت کی ہی اور یہہ مطلب اس قصے سے باین نوع مستفاد ہوتا ہی کہ قاتل نے اوس مقتول کے طلب دنیا کی تھی دلیل ہوا پس معلوم ہوا کہ طلب دنیا ذلت ہی اور طلب ماسوی اللہ پس چوتھی مہم مجاہدہ ہی اور یہہ قصہ دال ہی اوپر مجاہدے کے اور شرائط اوسکے کے مثلا چاہیئے کہ مجاہدہ ساتھ قتل نفس امارہ کے زمان پیری مین ہو اسواسطے کہ جب ہوائے نفسانی قوی اور جوارح کی رگ وریشے مین دوڑکر تمکام پذیر ہوجاوے تو قلع اوسکا بہت دشوار ہی علی الخصوص وقت ضعف اور تساقط قوی مین کہ ضعیف سے درخت قوی نہین اکھڑ سکتا اور زمانہ مستی جوانی اور عنفوان شباب مین بھی نہو اسواسطے کہ عقل اسوقت کم اور بے تجربہ ہوتی ہی طاقت محاربہ ہوا کی نہین رکھتی غالب کہین بھی مغلوب ہوا ہی اور شرایط مجاہدہ سے صفرت کے صلاح بھی ہی کہ اشرالناظرین شان اوسکی ہی اور سلامت رہنا بھی ہی معروف رہنے اعمال دینوی سے مثل زراعت اور تجارت کے باوجود صحت استعداد اور بیداغ ہونا جوہر روح کا اور علی ہذا القیاس پانچون مہم معاد ہی اور یہہ مہم بھی صراحۃ اس قصے سے ثابت ہوتی ہی اسواسطے کہ حیات گئی ہوئی بدن سے قتیل کے پھر آئی اور یہی پانچون جمین ہین کہ خلاصہ مطالب ہین اس سورۃ کے اور باقی امور مہمات مقدمات ان امور نیچگانہ کے ہین ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُمْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ پھر سخت ہوگئے دل تمھارے اسی یہود سے پیچھے اسکے یعنے بعد زندہ کرنے عامیل کے فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً پس وہ دل کہ تمھارے ہین مانند پتھرونکے ہین یا زیادہ تر سختی مین پتھر سے بھی ہین وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهَارُ اور تحقیق بعضے پتھرونمین سے البتہ وہ ہی کہ پھٹ نکلتے ہین اُن مین سے نہرین وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاءُ اور تحقیق بعضی انہین پتھرونمین سے البتہ وہ ہی

کہ پھٹ جاتا ہی پس نکلتا ہی اس مین سے پانی وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ اور تحقیق بعضے اونمین پتھرونمین سے البتہ وہ ہی کہ گر پڑتا ہی ڈر سے اللہ کے وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اور نہین ہی اللہ بیخبر اوس چیز سے جو کرتے ہو تم یعنے اے یہود دل تمھارے پتھرون کے مثل بھی نہین کہ کبھی چشم محبت سے ایک آنسو بھی نہ بہایا اور کبھی خاطر مین تمھارے خوف الٰہی نہ آیا ۵ لی گریۂ الفت ہی نہ کچھ سوزش خشیت + پتھر سے بھی دل سخت ہی کم بخت تمھارا + یہان چند سوال تحقیق طلب ہین اوّل یہہ کہ پتھر کو ساتھ صفت خشیت کے کہ بمعنی ترس اور ڈر کے ہی موصوف کیا ہی اور شک نہین ہی کہ ڈرنا بدون حیات اور دانش کے نہین ہوتا اور پتھران دونون سے عاری ہین پس کیونکر وصف خشیت کا اونمین ثابت ہو جواب اوسکا یہہ ہی کہ نزدیک اہل سنت وجماعت کے ہر ایک جمادات وحیوانات سے روح مجرد ہی کہ تعبیر اس سے ساتھ ملکوت کل شی کے بیچ آیت فسبحان الذی بیدہ ملکوت کل شئ کے فرمائی ہی اور وہ روح مجرد جی اور مشاعر ادراک ہی اور صلوٰۃ وتسبیح ہر جماد کی اور حیوان کی کہ منطوق کلام الٰہی ہی بہت آیات مین مثل قد علم صلوتہ وتسبیحہ اور وان من شئ الا یسبح بحمدہ ولکن لا تفقھون تسبیحھم کی تعبیر ساتھ اوسی روح کے ہی لیکن اوس روح کو علاقہ تصرف اور تدبیر کا بدن مین اونکے نہین ہی اور نہ اثر اوس روح کا بتوسط روح حیوانی پہنچتا ہی بلکہ مثل ارواح ملائکہ کے کہ ابدان اپنے مین بتوسط روح حیوانی کے تصرف کرتے ہین یہہ روح بھی پر تو اور شعشان اپنے جسم خاص پر ڈالتی ہی اوسوقت مین افعال شعور کے اوس جسم سے سرزد ہوتے ہین اور یہہ تعلق دائمی نہین ہی تا مورد تکلیف اور ثواب اور عقاب کے ہون اور عالم آخر مین ظہور آثار اس ارواح کے ابدان مین اپنے دائمی ہونگے اسی سبب شہادت دینگے اور ناطق ہونگے اور شاخین اور میوجات بہشت کے ندائے ہشتیونکی سے مجیب ہونگے اور یہان دنیا مین جو گاہ گاہ پر تو انداز ہوتے ہین اسی سبب سے اشجار احجار نے انبیاسے تکلم نطق ادائے شہادت اجابت امر امتثال حکم کیا ہی چنانچہ اکثر احادیث مین وارد ہی صحیح مسلم مین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین جانتا ہون اوس پتھر کو کہ مکہ مین قبل بعثت کے مجھے سلام کرتا تھا چنانچہ جابر بن سمرہ نے روایت کی ہی اور گویا ہونا گرگ کا بھی حدیث سے ثابت ہی کہ صحیحین مین موجود ہی اور ایسے ہی صحیحین مین بروایت متعددہ آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم اجمعین کوہ حرا پر تشریف رکھتے تھے پتھر اوس پہاڑ کے بطور زلزلہ کے ہلنے لگے آنحضرتؐ نے لکڑی ماری اور فرمایا کہ باادب ہو کہ پشت پر تیرے نہین ہی مگر پیغمبر اور صدیق اور شہدا بمجرد فرمانے حضرت کے پہاڑ ساکن ہوگیا اور آواز کرنا ستون حنانہ کا بسبب مفارقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسقدر مشہور ہی کہ حاجت بیان کی نہین اور رونا اوسکا اور جب آنحضرتؐ نے بغل مین لیا تو سکونت اوسکی دلالت اوپر شعور اور حیات اوسکے کرتی ہی اور آیت لو انزلنا ھذا القرآن علی جبل لرایتہ خاشعا متصدعا من خشیۃ اللہ اصرح آیات ہی اسباب مین دوسری یہہ کہ اگر مراد اس آیت سے طعن کفار اور فجار سنگدل ہی بیچ اسباب کے کہ اوامر الٰہی پتھر بجالاتے ہین اور ڈرتے ہین اور تم نہین بجالاتے اور نہین ڈرتے تو خدشہ ہی بڑا اسواسطے کہ الہامات جبلیہ اور مقتضیات طبعیہ مین تو انسان ابا کرتا ہی نہ اشجار احجار اور اوامر ونواہی شرعیہ کا اور تکلیفات دینیہ کا قبول کرنا احجار اور اشجار سے کہان ثابت ہوا ہی کہ سبب الزام کا ہو اور بسبب نہ قبول کرنے اوسکے کے ان کافرونکو سخت تر پتھر سے کہا جائے جواب اوسکا یہہ ہی کہ الہامات جبلیہ کے قبول کرنے مین ہر چند احجار اور فجار سنگدل مشترک ہین لیکن کمال احجار وغیرہ مین اسی قدر کافی ہی کہ نشاء اوسکا نشاء جمادی ہی اور فجار سنگدل کو اسقدر قبول کرنا کچھ چیز نہین ہی اسواسطے کہ کمال انسان کا قبول احکام تکلیفیہ ہی کہ بواسطہ رسل کے پہنچے ہین پس اپنے حد کمال کو پہنچتے ہین اور انقیاد اس الہام کا کہ لایق اونکے ہی کرتے ہین اور فجار سنگدل حد کمال اپنے کو نہین پہنچتے اور وہ الہام کہ لایق اونکے ہی نہین کرتے پس سختی درشتی مین پتھر سے سخت تر ہوئے اور یہہ مثل اوسکی ہی کہ کہتے ہین امسال تابستان گرم تر زمستان سے ہی یعنے گرمی تابستان کی شدت اور کمال مین زیادہ تر سردی زمستان کے سے ہی کہ مقتضائے اس موسم کا ہی

تیسری یہہ کہ بیچ مقام مفاصلے قلوب کفار سنگدل کے اور احجار کے تین قسم پتھروں کو یاد فرمایا حالانکہ ذکر ایک قسم پتھر کا بھی یہاں کافی تھا وجہ اس اطنابکی کیا ہی جواب اوسکا یہہ ہی کہ ذکر تین قسم پتھر کا کیسے اشارہ ہی طرف سلوک اہل معرفت کے کہ نزدیک اہل سلوک قلب کے تین مرتبے ہین اوّل قلب ہی کہ بحر نور الٰہی مین مستغرق ہوکر نابود ہوگیا اوس سے نہرین معرفت کی جوش مارتی ہین اور دلہائے مسترشدان مستفیضان کو سرسبز اور شاداب کرکے حیات تازہ عطا کرتی ہین یہہ قلب اہل اللہ کا اور سابقین کا ہی دوسرا قلب ہی کہ دریائے علم سے سیر ہوکر باعث نفع خلایق کا ہوا یہہ قلب علمائے راسخین کا ہی تیسرا قلب ہی کہ بانقیاد استسلام اور اطاعت موصوف ہی یہہ قلب زہاد و عباد کا ہی اور ادنی احوال پتھر کا یہہ ہی کہ ہبوط من خشیۃ اللہ کرے یعنے انقیاد کرے حکم طبعی کو کہ حق تعالی نے اوپر اوسکے حاکم کیا ہی اور وہ میل بمرکز ہی علی الاستقامت اور جب اس حد سے ترقی کرتا ہی تو پانیکو راہ دیتا ہی اور سماء تنگ بسبب شگافت جوہر اوسکے اسمین پیدا ہوتے ہین اوس راہ سے ترشح آب ہوتا ہی اور جب اس حد سے بھی ترقی کرتا ہی قوت آلہ اور استحالہ ہوا کی ساتھہ پانی کے اسمین حادث ہوتی ہی اور منشا دانہار ہوتا ہی چوتھا قلب ہی غیر متاثر کنہ بحبت کمال تمرد اور تجبر کے بخوف وخشت یا بلین ورفق ساتھہ قبول کرنے فیض علم کے موصوف نہین ہوتا اور تن باطاعت نہین دیتا یہہ قلب کفار فجار کا ہی اور کوئی چیز جواہر محسوسہ سے ساتھہ اس قلب کے مشابہت نہین رکھتی حدیث مین وارد ہی کہ جو حق تعالی نے مجھے ہدایت اور علم سے دیا ہی مشابہ باران بسیار کے ہی کہ زمین پر برسے پس بعض قطعہ زمین کا تھا پاک و پاکیزہ و نرم پانی نے گاہ اور بہت اگایا سبب نفع عام ہوا دوسرے قطعہ نے کہ سخت اور نشیب تھا پانی اپنے مین جمع کرکے نگاہ رکھا اوس سے بھی نفع مالی ہوا آدمیونکو کہ پانی پیا اور کھیتیونکو پانی دیا مواشی کو سیر کیا تیسرا قطعہ کہ ہموار تھا نہ آب اوسنے پیا نہ جمع کیا کہ کسی کے کام آتا پینے کے یا گیاہ اُگتی یہی مثال ہی کہ بعض نے ہدایت پیغمبر کی قبول کی اور علم پڑھا پڑھایا اور بعضے کچھہ متمتع نہوئے اوس سے اور بعضے منکرین نے کہا ہی کہ تین قسم مین پتھر کے اشارہ ہی طرف اوسکے کہ حکم غیب نے احجار مین ظہور کیا ہی پس ان من الحجارۃ لما یتفجر منہ الانھار اشارہ ہی اس پتھر کی طرف کہ ضرب موسی علیہ السلام سے منبع عیون اثنا عشر ہوا تھا اور ان منہا لما یشقق فیخرج منہ الماء سے اشارہ طرف اس پتھر کے ہی کہ اسے سد سیل عرم کیا تھا بحکم الٰہی پھٹ گیا اور سیل کے پانی کا راہ کھولدیا تا ملک سبا کو خراب کرے اور وان منہا لما یہبط من خشیۃ اللہ سے اشارہ ہی طرف سنگ سجیل کے کہ جو آسمان سے بحکم الٰہی گرا اور قوم لوط کو زیر و زبر کیا تھا چوتھی یہہ کہ کلمہ او کا واسطے شک کے ہی اور کلام علام الغیوب مین جائے شک نہین ہی بلکہ واسطے تخییر کے ہی یعنے سامع احوال اونکے مین مخیر ہی نظر اصل قساوت مین اونکے کہ دلونکو اونکے تشبیہ پتھر سے دی یا مرتبہ قساوت مین اون کے خوب غور کرکر دلونکو اونکی قساوت مین زیادہ پتھر سے جانے اور تشبیہ کو چھوڑ دے اور عنان کلام کو طرف وادی ترجیح کے معطوف کرے اور اگر کوئی کہے کہ تخییر انشا مین ہوتی ہی اخبارات مین نہین ہوتی تو کہتے ہین ہم کہ ہر انشا کو یک خبر ضمنی لازم ہی چنانچہ ہر چیز کو انشا بھی لاحق ہی کبھی بلغا بمقتضائے مقام نظر اوپر حال اس لازم ضمنی کے فرماکر مراعات ان اعتبارات کی کہ لایق احوال کے ہین کرتے ہین پانچوین یہہ ہی کہ اشد قسوہ کیون کہا حالانکہ بنا اسم تفضیل کی ممکن ہی کہ اقسی کہتے اس جگہہ سات لفظ اشد کے اور اکثر اور ازید کی استعانت چاہتے ہین جہان بنا افعل التفضیل کی ممکن نہین ہوتی چنانچہ الوان اور عیوب مین جواب اسکا یہہ ہی کہ دلالت اقسی کی اوپر زیادت قساوت کے دلالت اجمالی ہی اور دلالت اشد قسوہ کی دلالت تفصیلی ہی اس مقام پر دلالت تفصیلی واسطے بیان شناعت حال اونکے کے منظور ہوئی اور علاوہ اوسکے مدلول ہین اقسی کے اور اشد قسوہ کے فرق دقیق اور وہ یہہ ہی کہ اقسی اوپر افراط قسوہ کے دلالت کرتا ہی خواہ حیثیت کیفیت ہو خواہ حیثیت کمیت اور اشد قسوہ خاص اوپر افراط کیفیت کے دلالت کرتا ہی اور یہان منظور افادہ اسی کا ہی اور یہان سے معلوم کرلیجئے کہ جب افادہ افراط کمیت فعل منظور ہو اکثر اور ازید کہا چاہئے اور جب افادہ افراط کیفیت ہو اشد اور اقوی کہا چاہئے اور افعل تفضیل اعم ہی اوندونون سے کہ محتمل افراط کیفی اور کمی ہی مقام استعمال اسکیکا وہان ہی کہ جہان ابہام منظور ہو نہ تصریح ساتھہ ایک کے دونون

خباثتون مذکورتین سے چنانچہ فتح الخیر زمین لکھا ہی اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ یُّؤْمِنُوْا لَکُمْ اے مسلمانو جانتے ہو قساوت ان یہود کی کہ جس قدر دلایل انپر قایم کئے جاتے ہین ویسا ہی کفر اور استکبار مین یہہ دور دور جاتے ہین پس طمع رکھتے ہو تم یہہ کہ ایمان لاوین جو باقی رہگئے ہین یہہ تمھارے زمانہ مین تمھاری دلیلون پر اور پند اور نصیحت پر تمھارے وَقَدْ کَانَ فَرِیْقٌ مِّنْھُمْ اور تحقیق تھا ایک فرقہ اُن مین سے زمانۂ گذشتہ مین کہ ہنوز پیغمبر تمھارا مبعوث نہوا تھا یَسْمَعُوْنَ کَلَامَ اللّٰہِ سنتے تھے کلام اللہ کا کوہ طور پر ثُمَّ یُحَرِّفُوْنَہٗ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوْہُ پھر بدل ڈالتے تھے اسی کلام الہی کو پیچھے اس سے کہ سمجھہ لیتے تھے اوسکو کہتے تھے کہ ہم نے سخن حق اور امر و نہی سنے لیکن یہہ نہین سنا کہ اِذا استطعتم ان تفعلوا ھذہ الاشیاء فافعلوا وان شئتم ان لا تفعلوا فلا باس اگر طاقت ہو تمھین ان اوامر و نواہی کے کرنے کی تو لیوا ورنہ طاقت ہو تو نہ کریو کچھہ باک نہین وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ اور وہ جانتے تھے کہ افترا کرتے تھے لکھا ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدن فرمایا کہ یہود آجسے مدینے مین نہ آوین یہہ اظہار اسلام کرکے آنے لگے اور جب جاتے اپنے یارون مین تو کہتے ہم تم مین ہین چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی وَاِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور جب ملتے ہین یہود ان لوگونسے جو ایمان لائے ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر قَالُوْٓا اٰمَنَّا کہتے ہین کہ ایمان لائے ہم وَاِذَا خَلَا بَعْضُھُمْ اِلٰی بَعْضٍ اور جب اکیلے ہوتے ہین بعضے اونکے چھوٹے طرف بعضے بڑے اونکے جیسے کعب وغیرہ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَھُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ کہتے ہین وہ بڑے اونکے کیا کہدیتے ہو تم اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو جو کھولا ہی اللہ نے اوپر تمھارے کتاب تمھاری مین ایک روایت ہی کہ بعضے یہود مدینے مین ابتداء نزول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین اصحاب کو نعت اور صفت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جو توریت مین لکھی تھی کہدیتے تھے رؤسا اونکے اوسباسے آگاہ ہوکر سرزنش کرنے لگے کہ تم صفات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کہتے ہو اصحاب کو لِیُحَآجُّوْکُمْ بِہٖ عِنْدَ رَبِّکُمْ جو جھگڑین تم سے ساتھہ اوسکے نزدیک پروردگار اپنے کے قیامت کو یہان سے معلوم ہوا کہ حق سمجھتے تھے اور جان بوجھہ کر متابعت نہین کرتے تھے اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا پس نہین سمجھتے یہہ جملہ تاکید ہی اَتُحَدِّثُوْنَھُمْ کی یعنے کہدیتے ہو تم یہہ نہین سمجھتے کہ بھید کی بات دشمنون سے نہین کہا کرتے اَوَلَا یَعْلَمُوْنَ کیا نہین جانتے وہ یہود اَنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ تحقیق اللہ جانتا ہی جو چھپاتے ہین یہود عداوت رسول خدا کی اور اصحاب کی اور جو ظاہر کرتے ہین دوستی پیغمبر کی اور اصحاب اونکے کی وَمِنْھُمْ اُمِّیُّوْنَ اور بعضے انمین سے اَن پڑھے ہین کہ لکھنا پڑھنا نہین جانتے اُمّی ہین بے نسبت کی ہی یعنے منسوب طرف ام کے جیسا آدمی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہی کہ کچھہ نہین سمجھتا ایسے ہی یہہ ہین لَا یَعْلَمُوْنَ الْکِتٰبَ نہین جانتے توراۃ کو اور نہین پہچانتے کہ اسمین کیا لکھا ہی اِلَّآ اَمَانِیَّ مگر آرزوئین جو موافق ہوائے نفسانی اونکے کہی یا وعدے جھوٹے جو علماؤن نے اونکے اپنے دل سے بنا بنا کر کہدئے ہین کہ بہشت تمھارے واسطے ہی اور باپ دادا تمھارے بخشوا لینگے وَاِنْ ھُمْ اِلَّا یَظُنُّوْنَ اور نہین وہ مگر گمان کرتے ہین یقین نہین رکھتے فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ یَکْتُبُوْنَ الْکِتٰبَ بِاَیْدِیْھِمْ پس وای ہی واسطے اونکے اور عذاب اور اندوہ کہ لکھتے ہین کتاب اپنے دل سے بنا بنا کر ساتھہ ہاتھون اپنے کے ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ ھٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ پھر کہتے ہین یہہ نزدیک سے اللہ کے ہی اور یہہ کیون کرتے ہین لِیَشْتَرُوْا بِہٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا تا کہ لیوین بدلے اس کلام محرف دل سے بنائے ہوئے کے مول تھوڑا لکھا ہی کہ علمائے یہود واسطے اخذ رشوت کے صفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ توراۃ مین لکھی ہی مردنیکر وجعد موگندم گون سیاہ چشم میانہ قد تغیر کرکے اپنی طرف سے لکھکر لوگونکو دکھاتے ہین کہ پیغمبر آخرالزمان ہوگا دراز قد ازرق چشم سفید پوست بشتہ مو اور یہہ صفت دجال کی ہی غرض عوام کو کہ بہکاتے ہین کہ یہہ وہ پیغمبر موعود نہین ہی فَوَیْلٌ لَّھُمْ مِّمَّا کَتَبَتْ اَیْدِیْھِمْ پس وای ہی اونکو اوسسے کہ لکھتے ہین تغیر کرکے دھہ اونکے وَوَیْلٌ لَّھُمْ مِّمَّا یَکْسِبُوْنَ اور دوسری بار وای ہی اونکو اوسسے کہ کماتے ہین رشوت سے اور حرام سے بعضون نے کہا ہی کہ ویل بدرۂ رو ہی دوزخیون کی کہ اسمین سے پیپ دوزخیون کی بہتی ہی وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَیَّامًا مَّعْدُوْدَۃً اور کہتے ہین یہود اپنے زعم مین ہرگز نہ لگیگی ہم کو آگ دوزخ کی مگر دن گنے ہوئے یعنے مقدار کئی دن گئے ہوئے کے کہ وہ سات دن ہین ہر دن برابر

ہزار برس کے ہی کہ عمر تمام دنیا کی ہی یا چالیس روز کہ ہماری قوم نے گوسالہ پرستی کی تھی قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم انکو کیا لیا ہی تمنے نزدیک اللہ کے قول کہ تمھین زیادہ اس سے کہ کہتے ہو عذاب نکریگا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗ پس ہرگز نہ خلاف کریگا اللہ تعالی قول اپنا اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ یا کہتے ہو تم اوپر اللہ کے جو نہین جانتے ہو اور اقرار کرتے ہو اوپر اوسکے جو نہین پہچانتے ہو بَلٰى نہ ایسا ہی جیسا کہتے ہو بلکہ مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـَٔتُهٗ جو کوئی کماوے برائی کہ احکام الٰہی سے ناراض ہو کر خلاف اوسکے عمل مین لاوے گھیرا اوسکو گناہ اوسکے یہانتک کہ کفر پر مرا فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ پس یہہ لوگ رہنے والے دوزخکے ہین وہ بیچ اوسکے ہمیشہ ہونگے لفظ من کا مفرد ہی اور معنے جمع کے ہین پس لفظ کسبت اور احاطت کا اور ضمیر پہ اور خطیئۃ کی مفرد لائے واسطے رعایت لفظی کے اور لفظ اولئک اور خالدون کا جمع لائے واسطے رعایت معنوی کے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور جو لوگ ایمان لائے ساتھ خدا کے اور جو کچھ خدا کی طرف سے آیا اوسپر اور کام کئے اچھے اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ یہہ لوگ رہنے والے بہشت کے ہین اور مستحق اوسکے ہین وہ بیچ بہشت کے ہمیشہ ہونگے وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ اور یاد کرو جب لیا ہمنے تورات مین قول بنی اسرائیل کا اور کہا ہم نے نہ عبادت کرو تم مگر اللہ کو کہ قابل پرستش کے وہی ہی وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اور ساتھ ماباپ کے احسان کرنا وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ اور قرابت والون سے اور یتیمون سے اور فقیرون سے سمجھ لیجئے کہ ذی القربی کو مفرد لائے اور یتامی اور مساکین کو جمع اسمین ایک نکتہ یہ ہی کہ سب افراد ذی القربی کی بجہت تناسب کے مثل ایک ہی کے ہین بخلاف یتامی اور مساکین کے کہ اونمین یہہ بات نہین پائی جاتی وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا اور کہو تم لوگونسے بات بھلائی کی وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اور قایم رکھو نماز کو باشرائط وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ اور دو تم زکوۃ کو جسطرح سے مامور ہو ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ پھر پھر گئے تم بعد اوس حکم کے اور توڑا عہد اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ مگر تھوڑے تم مین سے اس قول و قرار پر رہے لکھا ہی کہ بعضے اسلاف اونکے شریعت تورات پر استقامت رکھتے تھے وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ اور حال یہہ ہی کہ تم منہہ پھیرنیوالے ہو تورات سے کہ متضمن متابعت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ اور یاد کرو جب لیا ہم نے عہد تمھارا کہ مت بیٹولو ہوا قربا اور ہم دینون اپنے کا وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اور نہ نکالو ہم مذہبون اپنون کو گھرون اپنے سے ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ پھر اقرار کیا تم نے یعنے قبول کیا اور تم ای یہود مدینے کے گواہ ہو کہ آیا تمھارے نے یہہ عہد کیا ہی ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ پھر تم وہی گروہ ہو کہ عہد توڑا ہی مار ڈالتے ہو آپس مین اپنونکو وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ اور نکالدیتے ہو ایک فرقے کو آپمین سے گھرون اونکے سے تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ مددگاری کرتے ہو اوپر اوس قوم کے کہ تم سے مغلوب ہوتی ہی ساتھ گناہ کے اور تعدی کے سمجھ لیجئے کہ یہہ دونون آیتین مانند مصرعتین کے موزون بہ بحر رمل مسدس مقصور ہین متی القافیہ واقع ہین ثم اقررتم وانتم تشهدون ثم انتم هؤلاء تقتلون اوپر وزن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات فاعلاتن فاعلاتن فاعلات کے گویا کہ ایک مطلع بے تکلیف بنا بنایا ایسا نادر بے بہا ہی کہ ہر مصراع جسکا مطلع آفتاب موزونیت کا جلا افزا ہی بلاغت اوسکی ہوش ربائے بلغا اور فصاحت اوسکی متحیر ساز فصحا ہی سچ ہی کہ کلام الملوک ملوک الکلام اگر تمام جہان کے شعرا جمع ہوکر چاہین کہ ایک مصراع مقابل اسکے درستی چستی فصاحت بلاغت مین کہین ممکن نہین اور اسی طرح اور بہت آیات ہین کہ موزون بوزن عروضی ہین لیکن شعرا اونکو نہ کہنا چاہئے اسواسطے کہ شعرا اصطلاح شعرا مین اوسے کہتے ہین کہ جس مین تین چیزین ہون ایک تو موزون ہو ساتھ وزن ایک بحر کے بحور ثمانیہ سے کہ طویل مدید بسیط وافر کامل ہزج رجز رمل سریع منسرح خفیف مضارع مقتضب تقارب تدارک قریب جدید تشاکل ہین اول کے پانچون مخصوص تازی ہین اور آخر کے تینون مخصوص فارس ہین سو یہہ تو اس کلام فصاحت نظام مین موجود ہی دوسری یہہ کہ قافیہ ہو اور قافیہ کا اصل تو ایک حرف ہی جسے

روی کہتے ہین اور آٹھ اسکے توابع ہین چارا دھر چارا ودھر آتے ہین پہلے تاسیس دخیل قید روف ہوتے ہین پیچھے وصل خروج کلو
مزید نایرہ سویہہ بھی اسمین پایا جاتا ہی تیسری قصد قایل کا ہوا وسکے موزون کرنیمین سویہہ یہان کہنا کمال بے ادبی ہی قصد ایسی ادنے
چیز کی طرف ایسی جناب اعلی کے ٹھہرانا کمال جرات کرنی ہی لہذا کلام اللہ کو شعر نہین کہتے اور کلام دو قسم ہی ایک تو یہی کلام منظوم ہی کہ
مذکور ہوا دوسری کلام منثور ہی اور یہہ تین قسم ہی مرجز مسجع عاری مرجز وہ ہی کہ وزن رکھے قافیہ نہ رکھے اور مسجع وہ ہی کہ قافیہ
رکھے وزن نہ رکھے اور عاری وہ ہی کہ اندونون سے ہو عاری یہہ تینون اقسام کلام ملک العلام سے ہویدا ہین اور سوا اسکے صنایع بدایع
لفظی معنوی جو ہین سخن سنجان نکتہ رس نے موافق استعدادون اپنی کے اوسی مین سے نکالے ہین ان آیات ما اخذ مین سے چند آیات
یہان بھی واسطے مشتاقون اس فن کے لکھی جاتی ہین اور لاکھون کروڑون خوبیان کلام کی قسم فصاحت بلاغت صنایع بدایع سے مخفی
رہگئی ہین کہ علما اونکے نے مساس نہین کیا اوسے اقسام صنایع صنعت ترصیع لغت مین ٹھانا جوہر کا ہی اور اصطلاح مین بلغا کی عبارت ہی
اس کلام مرصع سے کہ جس مین جواہر سخن کے خانہ خانہ اس ڈھب ڈول سے نشست ہو کہ ہر کلمہ مقابل دوسرے کلمے کے تساوی الوزن اور موافق
القوافی واقع ہوا ہو چنانچہ اس آیت مین ان الابرار لفی نعیم وان الفجار لفی جحیم صنعت تجنیس زاید اور یہہ عبارت ہی آنے دو کلمون
متجانس کے بیچ کلام کے بشرطیکہ ایک حرف ایک کلمہ مین زائد ہو جیسے اس آیت شریف مین والتفت الساق بالساق الی ربک یومئذ المساق
صنعت تجنیس خط عبارت ہی آنے دو لفظونکے سے کلام مین کہ کتابت مین موافق ہون اور تلفظ مین متباین جیسے اس آیت مین وھم
یحسبون انہم یحسنون صنعا صنعت اشتقاق عبارت جمع کرنے ان کلمات کیسے ہی کہ حروف اونکے گفتار مین متقارب اور متجانس
ہون جیسے اس آیت مین فروح وریحان وجنة نعیم صنعت سجع موازنہ عبارت ہی لانے ان الفاظون کے سے کہ ہر ایک اپنی نظر
کے موافق ہو وزنمین اور قافیہ ردیف نہ رکھے جیسے اس آیت مین واتیناھم الکتاب المستبین وھدیناھم الصراط المستقیم صنعت
مقلوب مستوی عبارت ہی ایسے کلام سے کہ سیدھا اور الٹا ساوی پڑھا جاوے اور یہہ مشکلترین اقسام مقلوب ہی جیسے اس آیت مین ربک
فکبر اور کل فی فلک صنعت اعنات عبارت ہی لزوم مالایلزم سے کہ بعضے الفاظ واسطے آرایش سخن کے اور تزئین کلام کے لے آوین
جیسے اس آیت مین فاما الیتیم فلا تقھر واما السائل فلا تنھر صنعت مسجع مطرف عبارت ہی واقع ہونے الفاظون کے سے مقابل کہ
متفق ہون روی مین اور مختلف ہون وزن اور اعداد حروف مین جیسے اس آیت مین مالکم لا ترجون للہ وقارا وقد خلقکم اطوارا
صنعت رد العجز علی الصدر مع شبہ الاشتقاق عبارت ہی آنے دو لفظونکے سے مکرر صدر اور عجز مین کہ ایکدوسری سے نہ مشتق ہو نہ متحد ہو
جیسے اس آیت مین ونادی فی الظلمات ان لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین صنعت عکس عبارت ہی لانے
ایسے الفاظون کے سے بیچ کلام کے کہ جزو مقدم اسکا موخر اور جزو موخر مقدم واقع ہو جیسے اس آیت مین تولج اللیل فی النھار وتولج
النھار فی اللیل وتخرج الحی من المیت وتخرج المیت من الحی اور اسے صنعت تبدیل بھی کہتے ہین صنعت ارصاد عبارت ہی لانے
ایسے الفاظ کے سے پہلے قافیے کے کہ اسکو سنکر سامع قافیہ ثانی معلوم کر جاوے جیسے اس آیت مین ما کان اللہ لیظلمھم ولکن کانوا انفسھم
یظلمون اقسام بدایع مذہب الکافی عبارت ہی لانے سے ثبات مطلوب پر دلیل بطریق اہل کلام جیسے اس آیت مین لو کان فیھما الھتة الا
اللہ لفسدتا تنسیق الصفات عبارت ہی لانے صفات مختلفہ کے سے متواتر متوالی جیسے اس آیتمین یا ایھا النبی انا ارسلناک شاھدا
ومبشرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا جمع عبارت ہی جمع کرنے چند چیز کے سے ساتھ ایک صفت کے جیسے اس آیت
مین المال والبنون زینة الحیوٰة الدنیا جمع وتفریق وتقسیم عبارت ہی چند چیزین جمع کرنے سے ساتھ ایک معنی کے اور پھر تفریق کرنا درمیان
اونکے اور پھر تقسیم کرنا جیسے اس آیتمین یوم یات لا تکلم نفس الا باذنہ فمنھم شقی وسعید فاما الذین شقوا ففی النار لھم
فیھا زفیر وشھیق خالدین فیھا ما دامت السموٰت والارض الا ماشاء ربک ان ربک فعال لما یرید واما الذین سعدوا

ففی الجنة خالدین فیها ما دامت السموات والارض الا ماشاء ربك عطاء غیر مجذوذ التفات عبارت ہی تغیر کلام سے خواہ خطاب سے طرف غیبت کے ہو خواہ غیبت سے طرف خطاب کے ہو خواہ طرف متکلم کے اسطور پر اکثر کلام اللہ مین وارد ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ التفات وہ ہی کہ ایک معنی بیان کرکر پھر لوجہ مثل دعا تمام کرکے التفات کیا جاوے چنانچہ اس آیۃ مین قل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا خبر منظور کیا گیا تھا اور تحریر کیا ہوا اب بیان کیجئے اسکو کہ مقصود بالذات ہی وہ کیا ہی یہہ ہی کہ لکھا ہی کہ مدینہ منورہ مین یہود کے دو قبیلے تھے ایک قریظہ دوسرا بنی نضیر کہ آپسمین مقابلہ کیا کرتے تھے اور قبل ہجرت کے دو قبیلے مشرکون کے بھی تھے ایک اوس دوسرا خزرج بنی قریظہ نے ساتھ اوس کے اور بنی نضیر نے ساتھ خزرج کے اتفاق کیا اور ہر فرقہ یہود کا اپنے ساتھ معاونت خلیفے اپنے کے دوسرے سے قتال کرتا تھا اور بعد غلبہ کے اوسکی خرابی مین کوشش کرتا آخر معاملہ یہان تک پہنچا کہ مغلوب کو جلائے وطن کرتے تھے اور کوئی جو اسیر ہوتا تھا تو اوسکو باتفاق فدیہ دیتے تھے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی وَاِنْ یَّاْتُوْکُمْ اُسٰرٰی تُفٰدُوْھُمْ اور اگر آتے ہین تمھارے پاس بندیوان ہوکر بنی اسرائیل بدلا دے چھوڑاتے ہو انکو مثلا اگر کوئی بنو قریظہ سے ہیچ اتھہ خزرجیونکے اسیر ہوتا تھا تو بنی نضیر اوسکو خرید کرکر آزاد کرتے تھے اور اگر بنی نضیر سے اتھہ مین اونکے گرفتار ہوتا تو بنو قریظہ اوسے زر دیکر خلاص کروا دیتے تھے وَھُوَ مُحَرَّمٌ عَلَیْکُمْ یہہ آیت تعلق ساتھہ آیت ماقبل کے رکھتی ہی یعنے قوم اپنی کو اونکے گھرونسے باہر کرتے ہو اور حال یہہ ہی کہ یہہ بات حرام کی گئی ہی اوپر تمھارے بحکم میثاق اِخْرَاجُھُمْ نکالدینا اونکا یعنے ہم مذہبونکا اور جب اخراج حرام ہوا تو مارنا اور مدد کرنا مرنے پر بطریق اولی حرام ہوا اور ان چیزونکو جو تم نے صرفہ عمل مین لاتے ہو پس معلوم ہوا کہ عمل کرتے ہو بعضے میثاق الٰہی پر اور نقض کرتے ہو بعضے مواثیق کا اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْکِتٰبِ وَتَکْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ پس ایمان لاتے ہو تم ساتھہ بعضی کتاب کے یعنے بعضے احکام تورات پر کہ فدیہ اسیران ہی اور کفر کرتے ہو ساتھہ بعضے کے کہ قتل اور اخراج ہی فَمَا جَزَآءُ مَنْ یَّفْعَلُ ذٰلِکَ مِنْکُمْ اِلَّا خِزْیٌ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا پس نہین سزا اوسکی جو کرے یہہ عہد شکنی اور نافرمانی تم مین سے یہود مگر رسوائی خواری ہیچ زندگانی دنیا کے کہ قتل بنی قریظہ کا ہی اور اجلا بنی النضیر کا وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ یُرَدُّوْنَ اِلٰٓی اَشَدِّ الْعَذَابِ اور دن قیامت کے پھیرے جاوینگے طرف سخت عذاب کے کہ دوزخ ہی اور ایک علامات شدت اوسکے سے یہہ ہی کہ دوام ہوگا وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اور خدا غافل نہین ہی اوس چیز سے کہ عہد شکنی کرتے ہین امام حفص بصیغۂ مخاطب پڑھتے ہین یعنے نہین ہی اللہ بیخبر اوس چیز سے کہ کرتے ہو تم اے یہود مخاطب یہود ہین یا خطاب عام کیے اور اسواسطے قیامت مین سخت ترین عذاب مین گرفتار ہونگے کہ انھون نے کچھہ چیز اپنی خاطر منافع آخرت کی نہین چھوڑے اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا بِالْاٰخِرَةِ یہہ لوگ وہ ہین جنھونے بے عقلی سے مول لیا ہی زندگانی ناپایدار دنیا کی کو بدلے آخرت کے کہ نعمات اوسکے پایدار ہین فَلَا یُخَفَّفُ عَنْھُمُ الْعَذَابُ پس نہ ہلکا کیا جاویگا اونسے عذاب نہ دنیا مین کہ جزیہ اُنسے کم ہو اور نہ آخرت مین کہ آتش دوزخ سے نکلین وَلَا ھُمْ یُنْصَرُوْنَ ۝ اور نہ وہ مدد دئے جاوینگے نہ دنیا مین کوئی اونسے دفع آفات کرسکیگا نہ آخرت مین تخفیف عقوبات اس آیت سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص بعضے احکام شریعت کے کہ موافق طبع اور عادت اوسکے واقع ہوئے ہون اونکو بجا لاوے اور بعضے کہ مخالف طبع اور عادت اوسکے ہون اونکے قبول مین قصور کرے تو یہہ موافقت اور یہہ عمل کچھہ کام نہین آتا مثلا کوئی شخص ہی کہ شراب کو واسطے مزاج اپنے کے مضر دیکھتا ہی یا مخالف وضع خاندان اپنے کے پاکر ترک کرتا ہی اور زنا پنہان پنہان عمل مین لاتا ہی پس ترک شراب اوسکے حق مین موجب ثواب نہین ہی اسواسطے کہ جہت اتباع شریعت واقع نہین ہوا آرے اگر بانقضائے طبع اور رسم کے اتباع شریعت کرے لیکن دوسری جانب سے ہی مخالف ظاہر کے عمل مین نہ لاوے تو البتہ ہیچ اصلاح رسم کے فائدہ بخشے اسی واسطے علما کو اس قسم کی عبادت اور طاعتین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین ؎ حرمی کہ رخت ما بحریم فنا کشد بہتر ز طاعتی کہ بجب دریا کشد ۔ اور بعضے کہتے ہین کہ طاعت بار یا بہتر گناہ بے توبہ سے ہی اور محاکمہ بین الفریقین یہہ ہی کہ در باب

تہذیب و اصلاح نفس گناہ با ندامت و خجالت بہتر طاعت با عجب و ریا سے ہی اور در باب اصلاح رسم اور ترویج شریعت طاعت با عجب و ریا بہتر گناہ سے ہی وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ اور تحقیق عطا کی ہی ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو تورات اور پیچھے لائے ہم بعد حضرت موسیٰ سے پیغمبر لکھا ہی کہ بعد حضرت موسیٰ کے زمانہ عیسےٰ تک علی نبینا و علیہما السلام چار ہزار پیغمبر کم زیادہ پیدا ہوئے کہ عمل اونکا تورات پر تھا مثل یوشع اور شمعون اور ایوب اور داؤد اور سلیمان اور الیاس اور زکریا اور یحییٰ علیہم السلام کے اور یہہ سب شریعت موسوی پر تھے مقصود بھیجنے انکے سے جاری کرنا اس شریعت کا تھا کہ تحریفات علماء موسوی منتشر ہوئین تھین پس یہہ رسول بنی اسرائیل مین مانند علمائے بانیین اور مجددان دین متین کے اس امت کے ہین چنانچہ حدیث مین وارد ہوا ہی کہ ان اللہ یبعث لھذا الامۃ علی راس کل مائۃ من یجدد لھا دینھا سمجھ لیجئے کہ ایک مجدد بر سر ہر صدی پیدا ہوتا ہی اور ایک بعد ہزار برس کے جیسا کہ صدر ہزار کو تقویٰ ہی باعتبار اعداد کے ویسا ہی مراتب قرب الٰہی مین اور درجات ایصال فیض نامتناہی مین بلندی اور فوقیت ہی مجدد الف کو اوپر مجدد مائۃ کے یہی طور زمانہ ارسال انبیا سے چلا آتا تھا کہ بعد ہزار برس کے پیغمبر اولوالعزم پیدا ہوتا تھا صاحب احکام جدیدہ اور کتاب پسندیدہ اور درمیانین انبیا متبع اوسکے شریعت کے ہوتے تھے واسطے ترویج دین اوسکے کے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے کہ خاتم النبیین ہین ختم ہوگئی نبوت اور نزول وحی حق تعالیٰ نے علماء اس امت کے ظاہر تجلیہ شریعت متجلی اور باطن بانوار حقیقت متجلی پیدا کر کر مروج ظاہر شریعت نبویہ کے اور باطن طریقہ مصطفویہ کے فرمائے اور بعد ہزار کے قایم مقام پیغمبر اولوالعزم کے مجدد الف ثانی کو ظہور مین لایا اور جمیع درجات ولایات اور کمالات کے سے بہرہ ور کر کے باحیائے دین متین اور باتصال فیض احسان و یقین مشرف فرمایا ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ اور دئے ہمنے عیسیٰ کو کہ بیٹا مریم کا تھا معجزے روشن جیسے غیب کی باتین کہنا اور مردونکو جلانا یہہ بھی رد ہی قول یہود کا کہ اگر وہ کہین کہ یہہ پیغمبر اس قسم کے معجزات قاہرہ نہین رکھتے تھے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام اسواسطے ہمارے اسلاف کو اونکی نبوت مین اشتباہ پڑا تھا غلط فہمی سے تکذیب کی اور مارا تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ بعد ان پیغمبرونکے معجزات قاہرہ بھی ہمنے تھین دکھائے تب بھی تم ایمان نہ لائے وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ اور قوت دی ہمنے عیسےٰ علیہ السلام کو ساتھ جان پاک کے کہ جبرئیل علیہ السلام مین لکھا ہی کہ جبرئیل ایام طفولیت سے اونکے مددگار تھے اور شیطان سے نگاہ مین رکھتے تھے تا آنکہ چہارم آسمان پر لے گئے اور جبرئیل علیہ السلام کو روح اسواسطے کہا کہ یہہ وحی لاتے تھے اور وحی سبب حیات دین ہی جیسے روح سبب حیات جسم اور زندگانی بدن ہی ایسی ہی وحی موجب قیام دین ہی اور اضافت اوسکی طرف قدس کے ایسی ہی جیسی اضافت حاتم الجود مین حاتم کی طرف جود کے اور بعضے کہتے ہین کہ روح القدس سے مراد اسم اعظم ہی کہ اسی کے سبب احیائے اموات کرتے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ انجیل ہی کہ تازگی دل اور زندگی جان اسی سے پاتے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ وجود جان پاک حضرت عیسےٰ علیہ السلام ہی کی مراد ہی کہ استواری تن کی اونکے اسی سے تھی اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ آیا پس جب یہہ ہماری طرف سے آیا تمھارے پاس پیغمبر ساتھ اس چیز کے کہ نہین چاہتے جی تمھارے تکبر کیا تم نے یعنے تعظیم نہ کی اور گردن اونکے فرمانپر نہ رکھی فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ پس ایک گروہ کو جھٹلا دیا تم نے اونھین پیغمبرونسے مانند آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور عیسیٰ علیہ السلام کے وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ اور ایک فرقے کو مار ڈالتے ہو تم مانند زکریا اور یحییٰ علیہما السلام کے سوال کذبتم بصیغہ ماضی لائے اور تقتلون مضارع سبب کیا ہی جواب تقتلون بھی یہان گویا بمعنے قتلتم ہی بصیغہ ماضی واسطے استحضار صورت شنیعہ قتل پیغمبران صیغہ مضارع کا لائے ہین یا کذبتم بصیغہ ماضی کہا ہی اسواسطے کہ تکذیب ایک امر تھا کہ رفت و گذشت ہوا اور تقتلون از جہت ارادہ حال ذکر کیا ہی کہ یہہ ہنوز بیچ قتل افضل پیغمبرونکے تھے یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کرنے کی سعی کرتے تھے حدیث صحیح مین وارد ہی فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لقمہ زہردار گوشت بز کا کھایا تھا مین نے ہر سال اثر اوسکا عود کرتا ہی اور موجب

درد گلو اور خناق کا ہوتا ہی تا آنکہ اس زمانہین پاتا ہون مین کہ اکثر اوسکے سے رگ جان میری شگافتہ ہوئی پس حقیقت مین وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی انھین کے قتل سے واقع ہوئی یہہ نہج ارشاد کہ اس آیت مین مسلوک ہوا ہی طرف بلاغت کے کہ عمل مین آئی ہی گویا ارشاد فرمایا ہی حق تعالیٰ نے کہ وصف رسالت نزدیک تمھارے مقتضی ایک کا ہی ان دو چیز سے تکذیب یا قتل اور یہہ نہایت جہالت ہی کہ ساتھہ بہترین مخلوقات کے بدترین معاملات کرو وَقَالُوا قُلُوبُنَا غُلْفٌ ط اور کہا یہود نے کہ دل ہمارے غلاف مین ہین یعنے چھپے ہوئے فہم سے اور باز رکھے ہوئے قبول قول محمدؐ سے ہین غرض اون کی یہہ تھی کہ آنحضرتؐ یہہ باتین سنکر نا امید ہون ایمان لانے اونکے سے ساتھہ قرآن کے اور متابعت اپنی کے یا یہہ معنی ملحوظ تھی انھین کہ دل ہمارے غلافہا علوم مین پند نصیحت اور ونکی سے مستغنی ہین حق تعالیٰ رد سخن اونکا فرماتا ہی یعنے ایسا نہین ہی جیسا یہہ کہتے ہین بَل لَّعَنَهُمُ اللَّهُ بِكُفْرِهِمْ بلکہ لعنت کی اللہ نے بسبب کفر اُنکے کے یعنے نظر لطف اور رحمت کی اپنی اونپر سے اوٹھالی اور راندۂ درگاہ کیا حق تعالیٰ نے فَقَلِيلًا مَّا يُؤْمِنُونَ پس تھوڑے سے ایمان لاتے ہین مانند ابن سلام اور اصحاب اوسکے کے اگر کوئی کہے کہ لعنہم اللہ سے تو سب ملعون اور مطرود معلوم ہوتے ہین پھر تھوڑے سے ایمان لاتے ہین اسکی کیا معنی کہتے ہین ہم قلت کنایت عدم سے ہی یا لعنہم اللہ سے لعنت اکثر مراد ہی امام احمد نے ساتھہ سند صحیح کے ابو سعید خدری سے روایت کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ چار قسم دل ہی دل صاف کہ اسمین چراغ روشن ہی اور دل ہی غلاف مین چھپا ہوا اوسپر ڈورا بندھا ہوا اور دل ہی معکوس منکوس اور دل ہی دو رنگ ایک صفحہ اوسکا سفید دوسرا صفحہ اوسکا سیاہ دل صاف دل مومن کا ہی اور چراغ رخشندہ اسمین نور ایمان ہی اور دل غلاف مین دل کافر کا ہی اور دل منکوس دل منافق کا ہی کہ بعد معرفت کے انکار کیا ہی اور دل دو رنگ وہ دل ہی کہ جسمین ایمان اور نفاق دونون جمع ہین وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِّنْ عِندِ اللَّهِ اور جب آئی اونکے پاس کتاب یعنے قرآن شریف نزدیک خدا کے سے مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ سچا کرنیوالی واسطے اوس کتاب تورات کے کہ ساتھہ اونکے ہی بیچ توحید اور نبوت اور حشر کے اور جو کچھہ کہ اصول دین ہین اونمین اونھون نے قبول نہ کیا اور ایمان نہ لائے وَكَانُوا مِن قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا اور تھے پہلے اس سے یعنے قبل سے نزول قرآن شریف کے بیچ وقت عاجزی کے فتح مانگتے ساتھہ قرانکے اور ساتھہ اوس شخص کے کہ جسپر قرآن اوترے اور پر اونکے جو کافر ہوئے مشرکان عرب سے لکھا ہی کہ جب کفار عرب قصد یہود کے ہلاک کا کرتے تھے اور یہہ زندگی سے بہ تنگ آتے تھے تو ہاتھہ اٹھا کر دعا کرتے تھے کہ الٰہی نصرت چاہتے ہین ہم تجھہ سے بحق صلی اللہ علیہ وسلم کہ نبی آخر الزمان ہی ابو نعیم اور بیہقی اور حاکم نے باسناد صحیحہ اور طرق متعددہ سے روایت کی ہی کہ یہود مدینے کے اور یہود خیبر کے جب ساتھہ بت پرستان عرب کے فرقۂ بنی اسد اور بنی غطفان اور جہینہ اور عذرہ سے جنگ کرتے تھے اور مغلوب ہوکر شکست کھاتے تھے تو ناچار ہوکر دانشمندون اور کتاب خوانون اپنونسے رجوع کرتے تھے وہ بہت تفحص کرکے یہہ دعا اونکو بتا دیتے تھے کہ اللھم ربنا انا نسئلک بحق احمد النبی الامی الذی وعدتنا ان تخرجہ لنا فی اخر الزمان و بکتابک الذی تنزل علیہ آخرما تنزل ان تنصرنا علی اعدائنا اس دعا کے پڑھنے سے وہ فتح یاب ہوتے تھے اور یہہ سب محدثین مذکورین اور امام احمد اور طبرانی سلمہ بن قیس سے روایت کرتے ہین کہ لڑکپن مین ہمارے محلے مین کہ محلہ بنی عبد الاشہل کا تھا ایک یہودی سکونت رکھتا تھا ایکدن اپنے گھر سے نکل آیا اور مجلس بنی عبد الاشہل مین کھڑا ہوکر باواز بلند کہنے لگا کہ اے اہل شرک بت پرستو تم نہین جانتے کہ بعد موت کے کیا ہوگا ہم سب نے کہا کہ بتا کیا ہوگا کہا کہ آدمی بعد موت کے زندہ ہونگے اور بہشت اور دوزخ نمودار ہونگے اور حساب اور اعمال اور میزان متحقق ہونگے اور ہر ایک کو موافق اعمال اپنے کے جزا دی جاویگی کہا ہم نے یہہ کیا حرف مستبعد کہتا ہی تو کہا اوسنے قسم بخدا کہ اگر مجھے اس آگ کے عوض مین یہان تنور کلان مین بند کرین اور وہان کی آتش سے نجات دین عین آرزو میری ہی کہا ہم نے دلیل راستگوئی تیرے کی کیا ہی کہا دلیل اس کلام کی بڑا ایک پیغمبر ہی کہ عنقریب طرف مکے اور یمن کے آویگا جو مین کہتا ہون

وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوا مِن قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا

تمیرا وسے ثابت کردیگا پھر اوس یہودی نے چپ وراست نظر کرکہ میری طرف اشارہ کیا کہ اگر اس نوجوان کی زندگی دراز ہووے تو البتہ
وقت اوس پیغمبر کا پاویگا سلمہ بن قیس نے کہا کہ چند روز بعد خبر پیغمبر آخر الزمان کی مشہور ہوئی اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے
مین تشریف لائے ہم سب مشرف بہ ایمان ہوئے اور وہ یہودی ویسا ہی کفر وحسد مین رہا ہم سب نے اوسکو ملامت کی کہ اے فلانے کیا بلا
ہوئی تجھے یاد نہین رکھتا تو کہ ہم سے کیا کہا تھا تو نے کہا یاد رکھتا ہون لیکن یہہ شخص وہ پیغمبر آخر الزمان موعود نہین ہے حاصل کلام کا یہہ
ہی کہ یہود کو قبل آنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قرآن کے احوال کلی دونون کا معلوم تھا بعد ظہور دونکے بھی بوجہ جزئی علم حاصل ہوا ایسا کہ
معرفت اور شناخت اوسے کہا جائے فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا پس جب آیا اونکے پاس جو پہچانا تھا اونھون نے كَفَرُوْا بِهٖ کافر ہوئے
رہا اوسکے کیونکہ اونکے گمان مین تھا کہ پیغمبر بنی اسرائیل سے ہوگا آپ بنی اسماعیل سے ہوئے نہ مانا فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ پس لعنت
ہی اللہ کی اوپر اون کافرونکے کہ دیدہ ودانستہ حق پوشی کرتے ہین بحر مواج مین لکھا ہی کہ فی سبیہ ہی اور بعد اوسکے جملہ دعائیہ
واقع ہوا ہی کفران کا سبب ہوا انکی لعنت کے دعا کا یعنے پس لعنت ہو جیو خدا کی اوپر اون کافرونکے بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ بری
ہی وہ چیز جو مول لیتے ہین یہہ بدلے اوس چیز کے جانون اپنی کو بحر مواجمین لکھا ہی کہ بئس افعال ذم سے ہی اور مانکرہ بمعنی شیاء اور اشتروا
بمعنے باعوا ہی یعنے بری شی ہی کہ اُنھون نے بیچا ہی ساتھ اوسکے نفسون اپنے کو اور وہ کیا چیز ہی اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ یہہ کہ کافر
ہوتے ہین ساتھ اوس چیز کے کہ اُتارا ہی اللہ نے یعنے قرآن شریف بَغْيًا سرکشی سے یا حسد کی جہت سے اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ
يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ یہہ کہ اُتارے خدا فضل اپنے سے وحی اور کتاب اوپر ہر ایک کے چاہے بندون اپنے سے کہ لایق اوسکے ہون فَبَآءُوْ
بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ پس پھر آئے یہود ساتھ غصے خدا کے کہ انکار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور قرآن کا کیا اوپر غصے کے کہ انکار عیسیٰ علیہ السلام
کا اور انجیل کا کیا تھا بحر مواجمین لکھا ہی کہ غضب جو مجرور علی کا ہی اوپر تحریف تورات کے ہی اور جو غضب مجرور بے کا ہی وہ اوپر ترک
ایمان پیغمبرونکے ہی اور ہو سکتا ہی کہ غضب علی غضب سے کثرت مراد ہو وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ اور واسطے کافرونکے ہی عذاب
ذلیل کرنیوالا یہان سے معلوم ہوتا ہی کہ کافرونکو عذاب ذلیل کرنیوالا ہوگا اور مومنون کو محض واسطے پاک کرنے لوث گناہونکے ہوگا نہ
واسطے اہانت اور تذلیل کے بدلیل قولہ تعالےٰ وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین پس عذاب مومنون گناہگارونکو زجر اور توبیخ ہی
جیسا پدر مشفق ساتھ پسر کے کرتا ہی واسطے منفعت اوسکی کے یا مثل ختنہ اور حجامت اور دلک حمام کے ہی کہ واسطے پاک کرنے میل اور چرک
کے عمل مین آوے وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اور جبوقت کہا جاتا ہی یہودون کو ایمان لاؤ ساتھ اوس چیز کے کہ اُتارا ہی
اللہ نے انجیل اور قرآن سے قَالُوْا نُؤْمِنُ کہتے ہین ایمان لاوینگے ہم بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا ساتھ اوس چیز کے کہ اُتاری گئی اوپر ہمارے یعنی
تورات وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ اور کفر کرتے ہین ساتھ اوس چیز کے جو سوا اوسکے ہی وَهُوَ الْحَقُّ اور وہ سچ ہی یعنے انجیل اور قرآن
مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ سچا کرنیوالا اوسکو جو ساتھ اونکے ہی یعنے تورات اس مقام سے کفر یہود کا نکلتا ہی اسواسطے کہ جسنے ساتھ ایک
چیز کے کفر کیا تو دوسری چیز جو موافق اوسکے ہی اس سے بھی کفر لازم آگیا قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ
کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جواب مین اونکے کہ وہ کہتے ہین ہم تورات پر ایمان رکھتے ہین پس کیون مار ڈالتے تھے تم پیغمبر اللہ کے کو پہلے اسسے
اگر تھے تم ایمان رکھنے والے تورات پر وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ اور البتہ تحقیق آیا تمھارے پاس موسیٰ ساتھ دلیلون کے
ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ پھر پکڑا تم نے بچھڑا معبود پیچھے اوسکے کہ موسیٰ علیہ السلام طور پر گئے وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ اور ہو تم ظلم کرنیوالے
اپنی جان پر وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ اور جب لیا ہم نے عہد تمھارا اور اٹھایا ہمنے اوپر تمھارے پہاڑ کہ
منسوب تھا ساتھ طور بن اسمعیل کے خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ پکڑو جو دیا ہم نے تم کو زور سے وَاسْمَعُوْا اور سنو اور فرمانبرداری
کرو قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا کہا اُنھون نے سنا ہمنے اور نہ مانا ہم نے لکھا ہی کہ سمعنا پکار کر کہا اور عصینا آہستہ کہا یا سمعنا بالقال اور

عصینا بالحال تھا کان سے سنا دل سے عصیان کیا یا اُنکے آبائے سمعنا کہا انھونے عصینا کہا یا بنی اسرائیل تو بہت تھے بعضون نے سمعنا
کہا بعضون نے عصینا یہہ دو قول دو زمانونمین کہے ایکوقت مین سمعنا کہا دوسرے وقت مین عصینا وَاُشْرِبُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ
بِكُفْرِهِمْ اور پلائی گئی بیچ دلون اونکے کے محبت بچھڑے کی بسبب کفر اونکے یعنے پلانا ایک چیز کا دوسریمین کنایہ ہی بحال تداخل سے اور
نہایت آمیزش سے قُلْ بِئْسَمَا یَاْمُرُكُمْ بِهٖۤ اِیْمَانُكُمْ کہہ تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم بُری ہی وہ چیز جو حکم کرتا ہی تمکو ساتھہ اوسکے
ایمان تمھارا یعنے کفر ساتھہ قرآن کے اور نبی آخر الزمان کے اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ اگر ہو تم ایمان لانیوالے ساتھہ خدا کے کہ جو کوئی مومن ہوگا ایسا
اوسکا تعلیم کفر کی نہین کریگا اوسکو اور یہود باوجود اس روسیاہی کے کہتے تھے کہ بہشت سوا ہمارے کسیکو نہ ملیگی قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ
الْاٰخِرَةُ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیچ جواب اس دعوے کے اگر ہی تمھارے زعم مین تمھارے واسطے گھر آخرت کا اور نعمت بہشت کی عِنْدَ
اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ نزدیک اللہ کے خالص سوا لوگون کے فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ پس آرزو کرو موت کی اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ
اگر ہو تم سچے اس دعوے مین کہ بہشت تمھارے واسطے ہی اور کوئی وہان نہ جائیگا سمجھہ لیجئے کہ آرزو موت کی علامت اشتیاق لقا ہی
جو کوئی ہوس میرنکی کرے وہ مشتاق خدا ہی ف کوئی اسکی تلاش مین اگر جائے + تو پہلے یہہ چاہیئے کہ مرجائے وَلَنْ یَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا
اور ہرگز نہ آرزو کرینگے وہ یہود موت کی کبھی بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ بسبب اوسکے جو آگے بھیجا ہی ہاتھون اونکے نے قبیل اینیا اور یہ تغیر لغت
حضرت محمد مصطفے اصلی اللہ علیہ وسلم وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ اور اللہ جاننے والا ہی ساتھہ ستم کرنیوالونکے اور جھوٹھہ بولنے والونکے وَلَتَجِدَنَّهُمْ
اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰی حَیٰوةٍ اور البتہ پاویگا تو ای محبوب میرے یہود ونکو بہت حرص والا لوگون سے اوپر زندگانی کے وَمِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا
اور ان لوگونسے جو شریک لاتے ہین یعنے کفار عرب کے اور اصح یہہ ہی کہ اسجگہہ مراد مشرک مجوسی ہین کہ وہ بہت ہی زندگانی کو دوست رکھتے
تھے یہان معانقہ ہی متاخرین کے نزدیک درمیان حیوٰۃ اور اشرکوا کے لیکن وقف حیوٰۃ پر اولی ہی یَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ یُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ
دوست رکھتا ہی ایک اُن کا یعنے گبرون کا کاش عمر دیا جاوے ہزار برس کی وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ یُّعَمَّرَ اور نہین وہ
چھوڑنیوالا اوسکو عذاب سے کہ عمر دیا جاوے یعنے طول عمر اوسکی دافع عذاب نہین وَاللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِمَا یَعْمَلُوْنَ اور اللہ دیکھتا ہی جو کرتے ہین یہود
اور مجوس اور سوا انکے لکھا ہی کہ بعضے یہود کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مصاحب جبرئیل ہین اور وہی وحی لاتے ہین اُنسے ہمین ایسی دشمنی ہی
کہ ہماری قوم پر بہت مصیبتین اونکے ہاتھہ سے پہنچی ہین اور آبا اجداد ہمارے پر بلا اور عذاب اترا ہی اگر جبرئیل علیہ السلام کی جگہہ میکائیل ہوتے
اور وہی وحی لاتے تو ہم ابو القاسم پر ایمان لاتے حق تعالی نے فرمایا قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِیْلَ کہہ تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کوئی ہو دشمن
واسطے جبرئیل علیہ السلام کے اور یہہ نام ہی عبرانی یا سریانی اور معنے اسکے عبد اللہ کے ہین اور امین خزائن وحی ہی اور پڑھا گیا ہی یہہ بہت
طرحسے جبرئیل بوزن تقتیل اور جبرئیل بحذف یا اور جبرئیل بحذف ہمزہ اور جبرئیل بوزن قندیل اور جبرال ساتھہ لام مشددہ کے اور جبرائیل بوزن
جزاعیل اور جبرائل بوزن جبراعل اور یہہ لفظ غیر منصرف ہی بسبب معرفہ اور عجمہ ہونیکے اور من اول من کان مین جو ہی شرطیہ ہی اور
جواب شرط کا محذوف ہی من کان عدوا لجبریل فانہ عادی من لا یلیق ان یعادی یعنے جو کوئی دشمن ہو واسطے جبرئیل کے دشمنی کی اُسنے
ایسے سے کہ نہین لایق ہی جسنے دشمنی کرنا فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰی قَلْبِكَ پس تحقیق اوسنے اُتارا ہی قرآن اوپر دل تیرے بِاِذْنِ اللّٰهِ ساتھہ حکم
اللہ کے مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ درآنحالیکہ قرآن سچا کرنیوالا ہی اس چیز کو جو آگے اوسکے ہی یعنے توراۃ اور زبور وَهُدًی وَّبُشْرٰی
لِلْمُؤْمِنِیْنَ اور قرآن راہ دکھاتا ہی ساتھہ حق کے اور خوشخبری دینیوالا ہی واسطے ایمان والون کے ساتھہ نجات اور درجات کے فانہ نزلہ
سے یہان تک یہہ جملہ معترضہ درمیان مین واقع ہی اور ہ کی ضمیر جبرئیل کی طرف اور نزلہ کی قرآن کی طرف پھرتی ہی اور مصدقا لما بین یدیہ
حال ہی ضمیر نزلہ کی سے **سوال** اگر کوئی کہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جب مامور ہوئے یہہ بات کہنے کے علی قلبی کیون نہ کہا **جواب**
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مامور ہین ساتھہ ذکر جملہ شرطیہ کے من کان عدوا لجبریل ہی اور دلیل اوپر شرطیہ کے یہہ ہی فانہ نزلہ علی قلبک

مؤمنین تک سبب نزول مین اس آیت کے بحر مواجمین یہہ روایت کی ہی کہ جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے مدینے مین تشریف لائے عبد اللہ ابن صوریا کہ عالم یہود تھا آپ کی خدمت مین حاضر ہوا اور چند باتین پوچھین آپنے سبکے جواب دئے ایک تورات کے سونے کا احوال پوچھا آپنے فرمایا تنام عینے ولاینام قلبے میری آنکھین سوتی ہین میرا دل نہین سوتا دوسرے پوچھا کہ فرزند ماکے شبیہ پر ہوتا ہی یا باپکی آپنے فرمایا کہ ابوین سے جسکا نطفہ غالب اور سابق ہوا وسکی شبیہ ہوتا ہی تیسرے پوچھا کہ طعام بہشتیون کا پہلے کیا چیز ہوگی آپنے فرمایا کہ جگر ماہی کہ زیر زمین ہی بہشتیونکا طعام نخستین ہی چوتھے پوچھا حضرت یعقوبؑ نے اپنے اوپر کونسا طعام حرام کیا آپنے فرمایا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام جو مریض ہوئے تو شدت مرض مین انھون نے نذر کی حق تعالی کی کہ اگر مین اس مرض سے شفا پاؤن تو جو کھانا پینا کہ مجھے بہت مرغوب ہی اسیکو ترک کرون اور اپنے پر حرام ٹھہراؤن جب صحت پائی تو گوشت اور دودھ اونٹ کا اوپر اپنے حرام کیا ابن صوریا نے موافق تورات کے جواب پائے پھر پوچھا کہ تمپر فرشتہ کونسا آتا ہی وحی لیکر آپنے فرمایا جبرئیل علیہ السلام ابن صوریا نے کہا جبرئیل دشمن ہمارا ہی اگر وحی تمپر میکائیل لاتا تو ہم ایمان لاتے اور عداوت جبرئیل کی اس نے کئی سبب بیان کئے ایک تو یہہ کہ نبوت درمیان ہمارے تھی جبرئیل نے غیر ہمارے یکودی دوسری حضرت موسی علیہ السلام نے خبر کی تھی کہ ایک شخص ہوگا بخت نصر نام بیت المقدس کو خراب کریگا ہم نے ایک مرد قوی تن کو واسطے تفحص اسکیکے بھیجا کہ اوسکو پاویتو مار ڈالیو اس مرد نے ایک لڑکی ضعیف مسکین کو بخت نصر نام بابل مین پایا چاہا کہ مار ڈالون جبرئیل نے آکر کہا کہ اگر یہہ وہی بخت نصر ہی کہ جسکے ہاتھ مین خدا تعالی نے تمھاری ہلاکت رکھی ہی تو اوسکو تم مار ہی نہ سکوگے اور اگر یہہ اور ہی تو کسواسطے ناحق اوسے مارتے ہو اوس شخص نے یہہ سنکر قتل اوسکا موقوف کیا اور خرابی بیت المقدس کیواسطے اوسے چھوڑ دیا چنانچہ کشاف مین بھی یہہ دو سبب عداوت کے لکھے ہین کہ یہود کو جبرئیلؑ کے ساتھ تھی پھر جبرئیل ہمارے حال سے مطلع ہوکر جس جگہہ کہ جاتا ہی ہماری خبر پہنچاتا ہی پس یہہ آیت عبد اللہ ابن صوریا کی شان مین نازل ہوئی اور حق تعالی نے حال اس شخص کا دشمن جبرئیل ہو بیان فرمایا اور بعضون نے کہا ہی کہ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نے ایک جماعت کو یہود کی کہا ازراہ نصیحت کہ تم کیون نہین ہمارے پیغمبر پر ایمان لاتے اونھون نے کہا کہ تمھارے پیغمبر پر جبرئیل اترتے ہین اور وہ ہمسے دشمنی ہی اگر میکائیل وحی لاتے تو ہم ایمان لاتے اسواسطے کہ میکائیلؑ فرشتہ رحمت کا ہی ارزانی تندرستی لاتا ہی اور جبرئیل علیہ السلام فرشتہ عذاب کا ہی سختی اور بلا لاتا ہی لہذا جبرئیل علیہ السلام سے دشمنی ہی ہماری اور میکائیل علیہ السلام سے دوستی حق تعالی نے اونکے حق مین یہہ آیت نازل کی اور روایت یہہ ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کبھی کبھی یہود سے ملاقات کرتے تھے تو کہ معلوم کرین کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین یہہ کیا کلمات کہتے ہین ایکروز اونھون نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم تمھین دوست رکھتے ہین آپنے فرمایا مین بھی تمھاری دوستی ہی کے سبب سے یہان آتا ہون یہہ نہین کہ فضائل پیغمبر کے تمھاری کتاب مین دیکھنے آتا ہون اونھون نے کہا جبرئیل سے ہمسے دشمنی ہی قدیمی اور جبرئیلؑ کو میکائیلؑ سے اور میکائیلؑ کو جبرئیلؑ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ازراہ نصیحت اونھین کہا کہ جو کوئی دشمن جبرئیل کا ہی دشمن میکائیل کا ہی اور جو کوئی دشمن میکائیل کا ہی دشمن جبرئیل کا ہی اور جو کوئی دشمن دونکا ہی دشمن خدا کا ہی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے یہہ آیت قبل آپکے آنیکے نازل ہوئی تھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بطریق معجزہ فرمایا کہ لقد وافقك ربك یا عمر حضرت عمر نے کہا کہ بعد اسکے مین نے اپنے آپ کو دین الہی مین اصلب حجر سے دیکھا یعنے زیادہ تر مضبوط اور محکم پایا چنانچہ کشاف مین مذکور ہی مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ اور جو کوئی ہی دشمن واسطے اللہ کے وَمَلٰٓئِكَتِهٖ اور فرشتون اسکیکے وَرُسُلِهٖ اور پیغمبرون اوسکیکے وَجِبْرِيْلَ اور جبرئیل کا وَمِيْكٰلَ اور میکائیل کا اور میکائیل مین ہمزہ مکسورہ اور یاء ساکنہ بعد الف کے ہی اور بحذف یا بھی آیا ہی اور بن ہمزہ بھی پڑھتے ہین اور یا اور ہمزہ دونون بھی حذف کردیتے ہین چنانچہ یہین قرآن مین وارد ہی اور ذکر جبرئیل اور میکائیل کا بعد ذکر ملائکہ اور رسولؑ کے بطریق ذکر خاص بعد عام ہی اور یہہ تخصیص بعد تعمیم واسطے اظہار

شرف کے ہی فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ پس تحقیق اللہ دشمن ہی واسطے کافرونکے کہ دشمن ملائکہ کے اور پیغمبرونکے ہین وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ اور تحقیق اتارین ہم نے طرف تیرے نشانیان ظاہر یعنے قرآن اور معجزات وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ اور نہین کفر کرتے ساتھ اوسکے مگر بدکار اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا اور کیا جب کبھی یہود باندھتے ہین عَهْدًا تو توڑ ڈالتا ہی اوسکو ایک فرقہ اونمین سے بلکہ اکثر اونکے نہین ایمان لاتے تورات پر وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ اور جب آتا ہی اونکے پاس رسول نزدیک اللہ کے سے سچا کرنیوالا واسطے اوسکے جو ساتھ اونکے ہی یعنے تورات نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ پھینکدیتا ہی ایک فرقہ انہین سے جو دئی گئی ہی کتاب تورات كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ کتاب اللہ کی کو یعنے تورات کو یا قرآن کو پیچھے پیٹھ اپنی کے كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ گویا کہ وہ علما یہود کے پھینکنے والے کتاب کے نہین جانتے کہ قرآن کلام الٰہی ہی اور محمد رسول خدا ہین وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ اور پیروی کرتے ہین یہہ یہود اس چیز کی کہ پڑھتے تھے شیاطین بیچ وقت بادشاہی سلیمان علیہ السلام کے اور قصہ اوسکا یون ہی کہ زمانہین حضرت سلیمان علیہ السلام کے شیاطین نزدیک آسمان کے جاکر باتین فرشتون کی سنکر جادوگرونسے کہتے تھے وہ جادوگرون باتونکو اپنی سحر کی کتاب مین لکھکر لوگون جاہلونکو دکھاتے تھے کہ سلیمان علیہ السلام کا یہی علم ہی کہ جسکے سبب سے جہان مسخر ہی حضرت سلیمان نے سنکر اوس کتاب کو منگواکر اپنے تخت کے نیچے دفن کردیا بعد انتقال حضرت سلیمان علیہ السلام کے جو شیاطین کہ اس بھید سے واقف تھے اونھونے لوگونکو پھر گمراہ کیا یہہ کہکر کہ سلیمان علم سحر کا رکھتے تھے ایسواسطے جہان اونکے تابع تھا اور وہ کتاب اونکے روبرو تخت کے نیچے سے دفن کی ہوئی نکالدی کہ دیکھ لو اسمین سحر کی باتین لکھی ہین پھر یہود نسبت سحر کی حضرت سلیمان علیہ السلام کیطرف کرتے تھے حق تعالیٰ نے اونکے ردّ قول مین یہہ آیت نازل کی وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ اور ہرگز نہین کفر کیا سلیمان علیہ السلام نے اور کافر نہین ہوا اور یہہ عمل ناشایستہ اور کارنا پسندیدہ اوس سے نہین سرزد ہوا وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ اور لیکن شیاطین نے اوسکے زمانیکے کفر کیا کہ سکھاتے تھے لوگونکو جادو سمجھ لیجئے کہ سحر اظہار امور عجیبہ ہی اور حکم مین اوسکے اختلاف ہی اگر قول فعل موجب ارتداد کے ہین تو ساحر مرتد ہوتا ہی اور نہین تو بسبب تزویر کے فاسق مقرر ہی امام ہادی نے تفسیر مین لکھا ہی کہ اگر ساحر دعوی تقلب اعیان اور تغییر صور کا کرے جیسے انسان سے بکرا بنادیا اور کچھہ کہ خاصہ الوہیت ہی یا قول فعل معجزات کے مین دم مارے جیسے ہوا پر اوڑے یا ایک مہینے کی راہ ایکرات مین چلے کہ خصائص انبیا ہین کافر ہوتا ہی اور جو کوئی اس دعوے مین تصدیق کرے وہ بھی کافر ہوتا ہی اور اگر کوئی کہے کہ اولیا سے بھی تو ایسی کرامتین منقول ہین تو جواب اوسکا یہہ ہی کہ وہ ان فعلونکو اپنی طرف نسبت نہین کرتے بلکہ نسبت فاعل حقیقی کہ اللہ ہی اوسی کی طرف کرتے ہین اگر فاعل اپنے ہی آپکو کہین تو دعوی خالقیت کا ہوجاوے کہ کفر ہی تفسیر فتح العزیز مین لکھا ہی کہ افعال خارقہ عادات خواہ شبیہ معجزات پیغمبران ہون خواہ جنس دیگر سب بارادۂ الٰہی صادر ہوتے ہین ایسے افعال اگر اولیا سے ہوتے ہین تو وہ بقدرت خدا کہتے ہین یا بتاثیر اسماء خدا اسمین شرک لازم نہین آتا اور ساحرونسے جو وہ صادر ہوتے ہین تو وہ نسبت بغیر خدا ارواح خبیثہ سے اور خواص منترونکے سے اور اسماء اصنام سے کرتے ہین اور اون منترونکو اور پلیتون کے نامونکو پڑھکر ان اعمال کو اپنے قابو مین لاتے ہین اور اُنھین سے درخواست کرتے ہین پس شرک صریح ہی موجب کفر کا ہوتا ہی وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ اور دوسرے یہود نے متابعت کی اوس چیز کی جو اُتاری گئی سحر سے اوپر دو فرشتونکے بیچ شہر بابل کے کہ نام ان فرشتونکا ہاروت ماروت ہی اور وجہ سحر اتارنے کی اوپر اونکے یہہ تھی کہ اس زمانہین ساحر دعوا نبوت کا کرتے تھے حق تعالیٰ نے اون کی حکمت کے وقت مین قبل اونکی معصیت کے یہہ علم سحر کا اونکے اوپر بھیجا اور بعضے کہتے ہین کہ الہام سے اونکو کیفیت اوسکی معلوم ہوئی تاکہ زیرکونکو تعلیم کرین کہ وہ کیفیت سحر سے مطلع ہوکر معارضہ مدعیان نبوت سے کرین یہان ایک سوال ہی جواب طلب وہ یہہ ہی کہ جو تعلیم سحر کی فرشتون سے اور تعلیم آدمیونکا اونسے ثابت ہوا تو درمیان تعلیم شیاطین کے اور تعلیم اونکے

کے فرق نہوا پھر تعلیم کی شیطان کے کیون مذمت فرمائی اور موجب کفر کا گردانکر کہا ولکن الشیاطین کفروا یعلمون الناس السحر اور یہہ تعلیم موجب کفر کے نگردانی جواب اس سوال کا عین تفسیر سے ظاہر ہوتا ہی کہ تعلیم سحر شیاطین سے مقرون باعتقاد تاثیرات باطلہ اور ترغیب فی العمل تھی اور تعلیم فرشتونکی واسطے پرہیز اور احتیاط کے ہی اور مقرون بہ نہی اور نصیحت چنانچہ آگے آیت مین آتا ہی پس فرق واضح ہی اور باوصف اوسکے سحر یہود ونکا یا ماخوذ شیاطین سے ہی کہ عہد سلیمان علیہ السلام مین رائج ہوا تھا یا ماخوذ فرشتونسے ہی کہ بابل مین تعلیم اوسکی کرتے تھے اور یہہ دونون قسم بالبداہۃ مذموم اور متروک ہین اسواسطے کہ حال شیاطین کا عداوت آدم مین اور اغوا مین اونکے معلوم خواص وعوام ہی پس جو ان سے ماخوذ ہوگا وہ کیونکر محل اعتماد ہوگا اور فرشتے خود ساتھ نصیحت کے اوس علم سے منع کرتے تھے قصہ اونکا جو بحر مواجہین لکھا ہی اوسکا اختصار یہہ ہی کہ فرشتگان مذکور نے جو فسق وفجور آدمیون کا مشاہدہ کیا کہا الٰہی تونے آدمیونکو پیدا کرکر بہ انواع عطایا مخصوص کیا اور یہہ نافرمانی تیری کرتے ہین اگر انکی جگہہ ہم ہوتے تو کبھی خلاف تیری مرضی کے نکرتے حق تعالیٰ نے اونکو زمین پر اُتارا اور اعضائے مخصوص آدمیون کی لگادی یہہ ہر روز زمین پر حکومت کرتے تھے شبکو آسمان پر چلے جاتے تھے آخرش زہرہ نام ایک عورت تھی اوسپر عاشق ہوگئے وہ اپنے خاوند سے لڑکر اوسکے پاس آئی اونھونے اوسسے مطلب چاہا اُسنے کہا کہ اسم اعظم بتادو تو انھون نے اسم اعظم بتادیا اوسکی قوت سے یہہ آسمان پر جاتی تھی یہہ تو رہگئے وہ پاک ہوکر دعوت اسم کی دیکر آسمان پر اڑگئی اور اوسکی صورت مسخ ہوکر ستارہ کی شکل ہوگئی زہرہ جو آسمان پر ستارہ ہی یہہ وہی ہی بعضے کہتے ہین کہ یہہ زہرہ جو سبع سیارہ مین ہی یہہ اور ہی اور وہ اور ہی ہی پھر حق تعالیٰ نے اونکی تعذیب کا حکم فرمایا اور مخیر کیا کہ چاہو دنیا مین عذاب مقبول کردیا ہو آخرت مین اونھونے بمشورۂ جبرئیل عذاب دنیا مین اختیار کیا حق تعالیٰ نے چاہ بابل مین بیچ زمین کو فیکے اونکو لٹکادیا دمبدم عذاب ہوتا ہی ساحرون کے پاس جاتے ہین علم سحر کی طلب کے واسطے یہہ اوّل اونھین منع کرتے ہین اور زبان ساتھہ نصیحت کے کھولتے ہین چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہی وَمَا یُعَلِّمَانِ مِنْ اَحَدٍ اور نہین سکھاتے یہہ دونون فرشتے اسوقتمین کہ کوئیمین لٹکتے ہین کسیکو جادو یعنے قصد گمراہ کرنے آدمیون کا نہین کرتے اور تعلیم سحر مین کفر خلائق منظور نہین رکھتے جیسے شیاطین کرتے تھے بلکہ ہرگز تعلیم سحر نہین کرتے کسیکو تاآنکہ خبردار نہین کرتے اور پر قبح سحر کے اور نصیحت نہین کرتے حتےٰ یہانتک کہ اپنے آپ کو بصفت حقارت موصوف کرتے ہین یَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ یعنے کہتے ہین پہلے سکھانیسے سوا اسکے نہین ہی کہ ہم آزمایش ہین خلق کی حق تعالیٰ کی طرف سے اسواسطے کہ خلق ہم سے سحر سیکھہ کر کافر اور عاصی ہوگی پس تیرے حق مین بہتر ہی کہ سبب کفر اور عصیان سے باز رہے اور اگر مرتکب اس سبب کفر کا ہوئے فَلَا تَكْفُرْ پس مت کافر ہو تو باعتبار تاثیر کواکب اور شیاطین اور ارواح خبیثہ اور ساتھہ عبادت اونکیکے اور قصہ ہاروت وماروت کا موافق اوسکے کہ ابن جریر نے اور امام بن حاتم نے اور حاکم نے اور سوا اونکے اور مفسرین نے حضرت ابن عباس رضؓ سے اور حضرت امیر المؤمنین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم اور مجاہد وغیرہم سے نقل کیا ہی اسطرح ہی کہ زمانۂ حضرت ادریسؑ اعمال بد بنی آدم کے زمین سے آسمان تک صعود کرچلے تھے فرشتہائے آسمانی نے قیل وقال سخن کا بہت کیا اور حق بنی آدم مین تحقیر اور اہانت اور نفرین اور لعن آغاز کیا حق تعالیٰ نے خطاب بھیجا کہ بنی آدم مین شہوت اور غضب ترکیب دی ہی ہمنے جن سے مصدر معاصی ہوتے ہین اگر تمھین بھی زمین پر نازل کرین اور شہوت اور غضب مین مرتکب کرین تم سے بھی معصیت صادر ہو فرشتون نے کہا کہ اے پروردگار ہم ہرگز گرد عصیان کے نہ پھرینگے ہرچند غضب اور شہوت درمیان ہمارے ہو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ تم اپنے گروہ مین سے دو شخص چیدہ وبرگزیدہ کا لو حقیقت کار تمپر آشکار کرین اونھون نے ہاروت اور ماروت کو کہ کمال عبادت بین اور صلاح بین درمیان فرشتون کے ممتاز تھے منتخب کیا حق تعالےٰ نے اونمین شہوت اور غضب ترکیب دیا اور فرمایا کہ زمین پر جاؤ اور درمیان آدمیون کے حکومت کرو اور موافق حق کے حکم کرو اور اونکو شرک اور قتل اور زنا اور شراب سے منع فرمایا اور کہدیا تمام روز زمین دنیا مین بہ شغل قضا مشغول ہو جب شام ہو تو اسم اعظم پڑھکر بالائے آسمان صعود کیجیو پھر وقت صبح کے نزول کریو تا ایک ماہ

اسیطرح آمد و رفت اونھونے رکھی شہرہ اونکا زمین پر بہت ہوا کہ دو شخص نیک نہاد فلانے موضع مین ہین کہ ہر واقعے مین حکم درست فرماتے ہین اور قضیہ فیصل بے روئے ریا کرتے ہین ناگاہ ایک عورت تھی زہرہ نام کہ تمام عورات اوسوقت کی سے حسن اور جمال سے ممتاز تھی اور روایت امیرالمومنین مین آیا ہی کہ ابن فارس سے تھی لقب مشہور اوسکا اس ملک مین تبدخت تھا ہیچ لباس فاخرہ اور پیرایۂ مکلف کے اُنکے پاس اگر اوپر شوہر اپنے کے داد خواہ ہوئی کہتے ہین اصل اسکو شوق اسم اعظم کے سیکھنے کا تھا لیکن قدیم سے جو خوگر ساتھ اس مشرب فاحشی اور بیحیائی کے تھی تو اسی مشرب کو وسیلہ تحصیل مطلب کا کیا بہرحال یہہ دونون فرشتے دیکھتے ہی اوسکا حسن اور جمال فریفتہ اوسپر ہوگئے اور اس سے فعل شنیع کی درخواست کی اوسنے کہا کہ دین میرا اور تمھارا اور باوجود اختلاف دین کے یہہ معاملہ نہین ہونیکا اور یہہ بھی کہا کہ شوہر میرا بہت غیرت دار ہی اگر سن لیگا کہ میری لاگ تمسے لگی ہی مار ڈالے گا اوّل چاہئے کہ میرے صنم کو سجدہ کرو پھر شوہر کو میرے مارو بعد اوسکے تمسے صحبت کرونگی مین اونھون نے کہا معاذ اللہ کہ شرک اور قتل نفس بغیر حق نہایت قبیح ہی ہم ہرگز نہ کرینگے وہ عورت پھر گئی لیکن دلونمین اُنکے قلق اور اضطراب محبت نے اُسکے کمال غلبہ کیا دو سرے دن اونھونے پیغام بھیجا کہ ہم تیرے گھر مین آتے ہین اوسنے کہا بر سر و چشم مکان مہیا کیا اور اپنے آپ کو مزیّن کیا اور موافق عادت کے شیشے شراب کے بھی حاضر کئے جب یہہ اس مکان مین پہنچے تو اُسنے کہا کہ مین نے چار چیزون مین اختیار دیا ہی یا میرے بت کو سجدہ کرو یا میرے شوہر کو قتل کردو یا اسم اعظم مجھے تعلیم کردو یا قدح شراب کا پیو اونھون نے باہم مشورہ کیا کہ شرک اور قتل نفس دونون گناہ شدید ہین اور اسم اعظم سر الٰہی ہی کسی سے نہ کہا چاہئے اور شراب پینا گناہ سہل ہی یہی اختیار کیا چاہئے بمجرد شراب پینے کے لایعقل ہوگئے حکم عورت بت کو سجدہ بھی کیا شوہر کو بھی اوسکے مارا اسم اعظم بھی اوس عورت کو بتا دیا اور بعضے روایات مین آیا ہی کہ وہ عورت اسم اعظم پڑھکر بالائے آسمان گئی حق تعالیٰ نے رُوح اوسکی کو ساتھ روح ستارۂ زہرہ کے متصل کیا اور بصورت زہرہ مسخ ہوگئی یہہ دونون فرشتے اوسکے ساتھ نجا سکے اور اسم اعظم اونکی یاد سے بھول گیا جب مستی شراب کی سے ہوش مین آئے افسوس و ندامت شروع کیا حق تعالیٰ نے فرشتہائے آسمانی کو اونکے حال سے مطلع فرمایا اور کہا کہ یہہ دونون فرشتے باوجودیکہ تجلیات میری سے غیب نہین رکھتے تھے اور شہود تام نصیب اونکے تھا بسبب شعلۂ شہوت کے اس معصیت مین گرفتار ہوئے بنی آدم کہ غائب حضور سے ہین اور شہوت طینت مین اونکی مخمر ہی اگر مصدر معاصی ہون کیا عجب سب فرشتون نے اقرار ساتھہ اپنی خطا کے کیا اور بعد اوسکے واسطے زمینونکے مشغول باستغفار ہوئے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہی والملائکۃ یسبحون بحمد ربہم ویستغفرون لمن فی الارض غرض وہ دونون فرشتے احوال اپنا دگرگون کما دیکھکر مضطرب حضرت ادریسؑ کی خدمت مین حاضر ہوئے اور حال اپنا عرض کیا اور شفاعت اپنے حق مین چاہی حضرت ادریسؑ نے وعدہ کیا کہ تامل کرو جمعہ کے روز تمھارے واسطے جناب الٰہی مین عرض کرونگا جب جمعہ گذر گیا تو کہا اس جمعے مین مجھے تمھارے واسطے اجابت نہوئی آئندہ جمعہ کے منتظر رہو جب دوسرا جمعہ آیا تو حضرت ادریس نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے تمھین اختیار دیا ہی اگر چاہو عذاب دنیا کا واسطے اپنے اختیار کرو اور اگر چاہو عذاب آخرت کے واسطے تیار رہو اونھون نے آپسمین مشورہ کیا کہ عذاب دنیا فانی ہی اور عذاب آخرت باقی فانی کو اختیار کیا چاہئے کہ منقطع ہوجائیگا پس عذاب اس جہان کا قبول کیا حق تعالیٰ نے فرشتونکو حکم فرمایا کہ زنجیرین آہنی سر اور بدن اونکے مین سراپا باندھدو اور اونکو سرنگون کرکر سر تلے پاؤن اوپر کنوئین مین کہ ساتھہ آتش تیز کے شعلے مارے ہی لٹکادو اور ایک ایک فرشتہ بطریق نوبت تازیانہ آتشین مارنمین قیام کرو تا بہ انقراض دنیا کہتے ہین کہ ہر فرشتہ تازیانہ لگاتا ہی پھر بار دیگر اوسکی نوبت نہین آتی اور ہی فرشتہ پھر آکر لگاتا ہی اور اوپر اونکے تشنگی ایسی مسلط کی ہی کہ زبان اونکی بسبب کمال عطش کے دہن سے باہر نکل آئی ہی اور ایک بالشت کے قدر آب خوشگوار اونکے منہہ سے رکھتے ہین اور ہرگز دہن اونکا اوسے نہین پہنچتا العیاذ باللہ من غضب اللہ قصہ تفاسیر محدثین مین اور سنن بیہقی مین اور مسند امام احمد اور اور کتب حدیثمین بروایات متعددہ اور طرق مختلفہ کہ بعضے انمین سے صحیح ہین مروی اور ثابت ہی لیکن مفسرین متکلمین مثل امام رازی اور قاضی بیضا کے انکار

اس قصے کا کرتے ہین اور کہتے ہین نظم قرآنمین ایسی چیز کہ مشعر باین قصہ ہو موجود نہین ہی اور روایات ان کتابون کی جو مخالف اصول و قواعد سے لازم آتی ہی اول تو یہہ کہ فرشتے معصوم ہین صدور معاصی کبیرہ انسے منافی عصمت ہی دوسری اندونون فرشتونکو باوجود گرفتاری عذاب شدید کے کہان فرصت تعلیم سحر کی اور آدمیونکو اونسے کیونکر اختلاط پیدا ہوتا سلسلہ تعلیم اور تعلم کا درست ہو تیسری ایک فاجرہ کو باوجود اس خباثت کے کسطرح ممکن ہی کہ بزور اسم اعظم صعود بالائے آسمان کرے دعوت اسماء الٰہی کو شرائط بہت درکار ہین بڑی شرط تقویٰ اور طہارت ہی چوتھی مسخ اور تبدیل صورت ارباب عقوبت ہی اور عقوبت کو چاہیئے کہ متضمن تحقیر و اہانت کا ہو اور جب اس زن فاجرہ کو ستارہ درخشندہ بناکر بالائے آسمان جگہہ دی کمال تعظیم اوسکی ہوئی کہ صورت انسانی مین اسقدر عظمت متصور نہین یا پنجوین زہرہ ستارہ ہی مشہور معروف سبعہ سیارہ سے کہ قبل خلقت آدم علیہ السلام کے مخلوق ہوا ہی اور روایت اس قصے کی سے لازم آتا ہی کہ بعد وقوع اس واقعہ کے پیدا ہوا ہی چھٹی بیچ اس قصے کے زبان فرشتگان سے نقل کی ہی کہ اونھون نے جناب الٰہی مین عرض کیا کہ ہم باوجود ترکیب شہوت اور غضب عصیان نہین کرینگے حالانکہ حقتعالے نے فرمایا کہ اگر تمھین بھی مانند آدمیون کے شہوت اور غضب سے مرکب کرین تم بھی معصیت مین مبتلا ہو پس صریح تکذیب اور تجہیل جناب الٰہی کی لازم آتی ہی اور یہہ عمل شنیع منافی محض ایمان ہی چہ جای ملکیت پس سبب نازل کرنے اندو فرشتون کا یہہ تھا کہ علم سحر کا بھی علوم الٰہیہ سے ہی بقا اوسکی بیچ نوع انسان کے منظور نظر خداوندی تھا اور شان انبیا کے سے نہین ہی کہ اس قسم کے علوم ضارہ کتبئین کہ بسبب اس علوم کے اعتقاد تاثیرات مخلوقات ہوا اور غفلت تاثیر خالق سے دلمین جگہہ کرے تبلیغ فرمائین مانند فلسفیہ کے ریاضیات اور طبیعات کے کہ ضرر اونکا زیادہ تر نفع اونکے سے ہی انبیا بیان نہین کرتے اسواسطے کہ حقیقت نبوت کی دعوت خلق الی الحق ہی اور مدارک اور اذہان اونکے طرف ملاء اعلیٰ کے متوجہ کرتے ہین اور یہہ علوم بیچ اس غرض کے مخل ہین پس لابدان دونون فرشتون کو واسطے تعلیم اس نوع علوم کے نازل فرمایا ہی اور بیچ تعلیم سحر کے قباحت نہین ہی اسواسطے کہ نہایت کام سحر کا کیا ہی کفر ہی اور جس چیز مین کہ بیان کفر ہو تعلیم اوسکے مین باک نہین ہی مثلاً اگر ایک شخص نے یہہ بیان کیا کہ پرستش ستارہ یکی سے یہہ تاثیر کئی ہوتی اور شیطان کی عبادت کی تو مطلب حاصل ہوتا ہی دوسرے شخص نے سنکر اعتقاد تاثیر ستارہ کا کیا یا شیطان کی عبادت کرنے لگا تو یہہ اعتقاد اور یہہ عبادت کفر ہی اور کہنے والا کافر نہین ہوا اور یہہ ہی کہ علم سحر کا فوائد بہت رکھتا ہی امتیاز معجزات انبیا مین اور کرامات اولیا مین اور سحر جادوگران مین اور طلسم شعبدہ بازان مین ایسے علم سے حاصل ہوتا ہی اور جو کوئی اس سے بیخبر ہین ان چیزون مین فرق نہین کرسکتے بلکہ ساحرون اور شعبدہ بازون کو مثل انبیا اور اولیا کے جانتے ہین اور بعضے اعمال سحر کے واسطے ہلاکت اعدا اللہ کے اور ایتلاف زوجین کے اور دفع شر ظالم کے مستحسن شرعی ہین اور یہہ بھی ہی جو شخص قواعد سحر کے جانکر استعمال اوسکے سے محل ناپسندیدہ مین احتراز کرے مستحق مزید ثواب ہوگا کہ باوجود قدرت گناہ سے باز رہا اور دلیل نازل ہونیکی یہہ علم سحر اندونون فرشتونپر جناب الٰہی سے صریح لفظ قرآن مین ہی وما انزل علی الملکین اور احوال بھی اندونون فرشتون کا قرآن مین مذکور ہی وما یعلمان من احد حتی یقولا انما نحن فتنۃ فلا تکفر اور یہہ پند اور نصیحت دلالت کرتی ہی اوپر اوسکے کہ یہہ دونون فرشتے خود بخود تعلیم اس علم کو نہین کرتے اور یہہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ محض اونکو تعلیم ہی منظور نہین ہی بلکہ تعلیم اور منع عمل سے اب یہان سمجھہ لیجئے کہ اگر تتبع کرین روایات کا کہ اس باب مین وارد ہین تو بیقین دریافت ہوتا ہی کہ اس قصے کی اصل ہی اسواسطے کہ مرفوعاً اور موقوفاً اور اخباراً اور آثاراً وارد ہوا ہی اور جنھون نے وجوہ مین مخالف اس قصے کے ساتھہ قواعد دین کے ذکر کئے ہین بحسب ظاہر مسلم ہین لیکن جب نظر تعمق کی کی جاوے تو ارجاع ان مخالفات کا ساتھہ قواعد مقررۂ دین کے ممکن اور محتمل ہی پس متوجہ طرف توجیہ اوسکی ہونی چاہیئے ہوا اور انکار روایات کثیرہ کا نہ کیا چاہیئے والا تکذیب قصہ حضرت یوسف اور حضرت داؤد علیہما السلام کی بھی لازم آوے گی مثلاً کہئے خلل اول کے جواب مین کہ عصمت ملائکہ کی معاصی اسوقت تک کہ حرفیت نشاء ملکیت پر باقی رہین اور جب شہوت اور غضب اونمین پیدا کیا جاوے تو حرفیت ملکیت سے باہر آوینگے پس مقتضائے حرافت

کہ عصمت اور طہارت تھی اوسوقت اسنے توقع نہ رکھی چاہیئے اور مانند نفوس مقدسہ انبیا اور اولیا کہ باوجود بشریت معصوم ومطہر ہوتے ہین بسبب اصلاح شہوت اور غضب کے اور ظاہر ہی کہ جو موثر منقلب ہو تو انقلاب اثر مین کیا استبعاد ہی اور کئی خلل ثانی کے جوابمین کہ تعلیم سحر کی بیچ حالت گرفتاری عذاب کے اگر قیاس اوپر حوصلہ انسانی کے کرین تو البتہ مستبعد ہی لیکن سخن فرشتون مین ہی کہ فراخی اونکے حوصلے کی معلوم ہی جائز ہی باوجود صنوف عذاب کہ وارد ہی اوپر ابدان اونکے قوائے فکریہ اور نطقیہ اونکے برقرار ہون اور بارہا تجربہ مین آیا ہی کہ صاحب ملائکہ ہر علم باوجود گرفتاری اوضاع مولمہ اور امراض شدیدہ کے اس علم کو تعلیم کرسکتا ہی بسبب مزاولت اور ممارست کے القا اس علم کا اوسپر نہایت سبک اور آسان ہوتا ہی اور ساتھہ ادنی التفات کے وہ کام کرتا ہی کہ اوامعان نظر مین نہین کرسکتے پس جائز ہی کہ ان دو فرشتونکو القائے علم سحر مین اس قسم کا ملکہ ہو خصوصًا جب مسلم رکھین کہ نزول اونکا واسطے تعلیم اوسی علم کے ہی تو جانب غیب سے بھی تائید اوسکے حق مین پہنچتی ہوگی کہ عذاب مانع تعلیم کا نہوتا ہوگا اور اختلاط آدمیون کا اوسوقت مسلم ہی کہ واقع نہین ہی لیکن جائز ہی کہ شیاطین اور جن درمیانمین وسائط فائدے استفادہ کے ہون چنانچہ قتادہ سے مروی ہی کہ ہر سال مین ایکشخص شیاطین سے اونکے پاس جاکر سحر تازہ سیکھکر لوگونمین منتشر کرتے ہین اور زمان سابق مین کارخانہ تعلیم وتعلم کا تھا لوگ اسنے مل کر سحر سیکھکر کتابونمین لکھہ گئے ہین اور خلل ثالث کے جوابمین کہا جاتا ہی کہ ہرچند وہ زن فاجرہ تھی لیکن شوق سیکھنے اسم اعظم کا رکھتی تھی اور اسکے تئین شرط تمکین زنا سے کیا تھا پس اس فعل رذیلہ مین حسن قبیح مختلط تھا حسن نیت اور قبح صورت عمل مانند اس شخص کے کہ کوئی تشنے کو آب غضب سے سیراب کرے یا گرسنہ کو طعام حرام سے شکم سیر کرے پس صورت مسخ ہوگئی وہ حسن نیت نے کام کیا کہ کوکب درخشندہ سے متصل ہوئی اور بھید اس مین یہہ ہی کہ اس عورت نے حسن وجمال اپنے کو وسیلہ تحصیل قرب الہی کیا تھا لیکن بیجا اور بمحل پس اوسکو حسن وجمال دائمی باین رنگ عنایت ہوا کہ روح زہرہ سے روح اوسکی ملگئی اور صعود ارواح کا آدمیونکے اوپر آسمان کے کیا تعجب ہی مسلم ہی کہ ارواح موتی کی مؤمنین سے آسمان ہفتم پر چڑھتے ہین خصوصًا شہدا کے اور خلل رابع کے جواب مین کہا جاتا ہی کہ ہرچند کوکب بہ نسبت اور مخلوقات کے شرافت عظمت رکھتا ہی لیکن بہ نسبت انسانکے محقر محض ہی پس تعظیم بالنسبۃ اور تحقیر بالنسبۃ دونون متحقق ہونمین اور خلل خامس کے جوابمین ہوسکتا ہی کہ کلام ملائکہ کا بیان تعمیم غرض اپنے مین ہی اوپر اطاعت اور عدم عصیان کے کہ تکذیب وتجہیل جناب باری ہی پس معنے کلام اونکے یہہ ہین کہ ہم اپنی طرف سے یہہ عزم مصمم رکھتے ہین کہ واقع ہو خلاف اسکے اور ظاہر ملائکہ نے کلام الہی سے بھی سمجھا ہوگا کہ شہوت اور غضب ہیچ ہر مخلوق کے کہ مرکب ہوئے ہین مستلزم صدور عصیان کے ہین اگرچہ باضطرار اور بے اختیار ہون اور اپنی طرف سے عرض کیا کہ ہمسے باختیار صدور معصیت نہوگا پس اولین کلامین تناقض کچھہ نہین ہی تا تکذیب وتجہیل لازم آوے اور خلل سادس کے جواب مین کہا جاتا ہی کہ معنی مسخ ہونے زن کے بصورت زہرہ یہہ ہین کہ روح اوس زن کی ساتھہ روح زہرہ کے متصل ہوئی نہ یہہ کہ یہہ ستارہ سابق موجود نہ تھا پس مخالفت واقع کی لازم نہین آئی اور زبیر بن بکار اور ابن مردویہ اور دیلمی نے حضرت امیرالمومنین علی مرتضے رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ مین نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ صورتین مسخ ہوئی کتنی ہین فرمایا تیرہ فیل اور خرس اور خوک اور بوزنہ اور مارماہی اور سوسمار اور وطواط اور گرگدم اور دعموص کہ چھوٹا جانور ہوتا ہی پانی مین دریا کے رہتا ہی سندوستانمین اوسے جلاہا کہتے ہین اور عنکبوت اور سہیل اور خرگوش اور زہرہ کہا مین نے کہ یارسول اللہ سبب اونکے مسخ کا ہی فرمایا کہ فیل ایکمرد تھا دولتمند سرکش خودرای ساتھہ لواطت کے کسی امرد کو بغیر فعل بد کے نہ چھوڑتا تھا اور خرس ایکمرد تھا محنث کہ اپنے تئین مانند عورتون کے آراستہ کرتا تھا اور مردونکو اپنے پر مسلط کرتا تھا اور خوک ایک جماعت انصار سے تھی کہ نعمت نزول مائدہ کا کفران کیا تھا اور بوزنہ یہودی تھے کہ روز شنبہ کو شکار مچھلی کا کرتے تھے اور مارماہی ایکمرد تھا دیوث کہ درمیان جورو اپنی کے دلالت کرتا تھا اور سوسمار دھقانی بادیہ نشین تھا کہ قافلہ حجاج کو لوٹتا تھا اور وطواط ایکمرد تھا زبان دراز کہ کوئی

کیا ہی کئی وجہہ سے ایک تو یہہ کہ مدلول تقویٰ راعنا اور انظرنا کی ایک معنی ہی لیکن مدلول عرفی مین ان کے کمال بعد ہی دوسری راعنا باب مفاعلت سے ہی کہ دلالت اوپر مساوات مین المخاطبین کے کرتا ہی گویا یہہ معنی ہین کہ تو رعایت ہماری کرتا رعایت سخن کی تیرے کرین ہم اور اسطرح کا خطاب جناب رسالتمآب مین کمال بے ادبی ہی ساتھہ دلیل لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضاً تیسری اس خطا مین نوع استعلا سمجھا جاتا ہی یعنے رعایت کرنے کلام ہمارے کی غافل مت ہو اس سے اور اور چیز مین مشغول ہو اور انظرنا مین سوال شفقت اور مہربانی ہی پس اور لفظ اسمعوا مین اشارہ ہی کہ شاگرد کو چاہئے کہ کمال توجہ اور التفات سے کلام استاد کا سنے تا محتاج طلب اعادہ کا نہو مَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ نہین دوست رکھتے ہین وہ لوگ جو کافر ہین حق چھپانیوالے اہل کتاب سے وَلَا الْمُشْرِكِينَ اور نہ مشرک أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِنْ خَيْرٍ مِنْ رَبِّكُمْ یہہ کہ اوتاری جاوے اوپر تمھارے کچھہ بھلائی پروردگار تمھارے سے مراد خیر سے وحی ہی اور قرآن کہ جامع ہی سب چیز کا یہود نہین چاہتے تھے کہ آل اسمٰعیل مین نبوت آوے اور مشرکونکو داعیہ یہہ تھا کہ پیغمبری ولید بن مغیرہ اور نعیم ثقفی کو پہنچے وَاللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ اور خدا سبحانہ اختصاص کرتا ہی ساتھہ نبوت اور وحی اپنی کے جسے چاہے وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ اور اللہ صاحب فضل بڑیکا ہی جسے چاہے نبوت دے فضل اوس کا عدد سے باہر ہی لطف اوسکا شمار سے برتر معلوم کیجئے کہ تیسری آیت آیات مسایل سے کہ جس سے مسئلہ جواز نسخ قرآن کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا جو کچھہ موقوف کرتے ہین ہم آیتون سے قرآن شریف کے سبب مصلحت خلق کے اور مقتضائے زمانہ کے یا بھلا دیتے ہین ہم اوسکو دلون سے سمجھہ لیجئے کہ بعضے آیات منسوخ ہین اور تلاوت اونکی باقی ہی کہ مصحف شریف مین مکتوب ہین اور صدور حفاظ مین محفوظ مثل آیت والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا وصیۃ لازواجہم متاعا الی الحول کہ حکم اوسکا کہ وجوب یکسال ہی ساتھہ آیت دوسری کہ اسمین وجوب عدد چار مہینے دس دن ہین منسوخ ہی اور ایسی ہی آیت یاایہا الذین امنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجوٰکم صدقۃ کہ حکم اوسکا منسوخ ہی اور تلاوت باقی ہی کہ اوپر زبان ہر حافظ کے جاری ہی ایسی ہی آیت مصابرت کی جنگ کفار ہین کہ ایک کو مقابل دس کے حکم فرمایا تھا منسوخ الحکم ہی اور وہ آیت سورۂ انفال مین موجود ہی اور بعضی آیتین منسوخ التلاوت ہین کہ اونکے الفاظ خاطر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور قراء سے بھلا دئے ہین یعنے الفاظ مین اونکے اشتباہ ہوگیا ہی کہ اصل مضمون یاد ہی وہ دو قسم ہین ایک تو ایسے ہین کہ حکم اونکا جاری ہی جیسے الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموھا البتۃ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم الفاظ اوسکے بخوبی یاد نہین رہے بعضے کہتے ہین آخر مین عزیز حکیم ہی بعضے کہتے ہین کان اللہ عزیزا حکیما ہی اور ایسے ہی موضع اوسکا معلوم نہین ہی کہ کونسی سورہ مین ہی اسواسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بامر جبرئیل تلاوت اوسکی موقوف کی تھی اور ایسی ہی یہہ آیتین لا ترغبوا فان کفرکم ان ترغبوا فان اباکم والولد للفراش وللعاھر الحجر روایت کی ہی عبداللہ نے بیچ تمہید کے حضرت عمر سے اور جاھدوا کما جاھدتم اول مرۃ روایت کی ہی ابوعبید نے عبدالرحمٰن بن عوف سے اور بلغوا قومنا انا قد لقینا ربنا فرضی عنا وارضانا کہ زبان شہداء بیر معونہ کی سے حکایت نازل ہوئی ہی رواہ البخاری ومسلم اور لو کان لابن آدم وادمن ذھب لابتغی الیہ ثانیا ولو کان لہ وادیان لابتغی الیہما ثالثا ولا یملاء جوف ابن آدم الا التراب ویتوب اللہ علی من تاب کہ اکثر محدثین نے صحابہ کثیر سے نقل کی ہی اور مصحف ابی ابن کعب مین مکتوب بھی ہی لیکن بعضے الفاظ اوسکے مشتبہ ہوئے ہین مثل لبطن ابن آدم یا جوف ابن آدم اور موضع اوسکا بھی مشتبہ ہی کہ سورۂ احزاب مین ہی یا سورۂ برات مین اور صدرا اوسکا بھی بھولا ہوا ہی کہ انا انزلنا المال لاقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ تھا یا اور کچھہ ایسی ہی آیتین آیت ان اللہ سیؤید ھذا الدین برجال مالھم فی الاخرۃ من خلاق یا باقوام لاخلاق لھم فی الاخرۃ رواہ ابوعبید وغیرہ عن ابی موسی الاشعری وغیرہ دوسری ایسی آیتین ہین کہ حکم اونکا بھی منسوخ ہی مثل عشر رضعات معلومات

بخیر ہین کہ صدر اور ذیل اس آیت کا فراموش ہوا ہی اور موضع اوسکا بھی نسیا منسیا ہوا اور حکم اوسکا بھی موقوف ہوا رواہ البخاری ومسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابوداؤد نے بیچ کتاب ناسخ ومنسوخ کے اور بیہقی نے دلایل النبوت مین بروایت ابوامامہ بن سہل ذکر کیا ہی کہ ایک شخص انصاری رات کو تہجد کیواسطے اوٹھا الحمد پڑھکے سورہ پڑھنے لگا وہ سورۃ ایسی اوسے سہو ہوئی کہ مطلق بغیر بسم اللہ کے اوسکی زبان پر نہ آئی صبح کو تعجب کرکے اور اصحابون سے پوچھا سبنے کہا کہ ہمین بھی ایسی بھول پڑی ہی سبنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا آنحضرتؐ نے فرمایا کہ آجکی رات وہ سورت منسوخ التلاوت ہوئی ہی سبنے میرلیے اور سبنے سب آدمی کیلیے نکل گئی بلکہ جہان لکھی تھی نقوش بھی اوسکے مٹگئے نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا لاتے ہین ہم بہتر اُس سے اور آیت چنانچہ مصابرت ایک غازی کے ساتھ دس تن کے تھی منسوخ کرکے ساتھ دو تن کے مقرر کئی اَوْ مِثْلِهَا یا لاتے ہین ہم مانند اوسکے جیسے قبلہ بیت المقدس کیطرف سے موقوف کرکے کعبہ کیطرف مقرر کیا پس فرماتا ہی حق تعالی کہ بہرحال اندونون طریق سے کہ منسوخ الحکم کردین یا منسوخ التلاوت کردین کہ صدور سے بھلادین اور صحف سے مٹادین لاتے ہین ہم بہتر اُسسے یا مثل اوسکے بیچ خوبی کے پس خیریت دونون آیت ناسخ ومنسوخ مین موجود ہوتی ہی لیکن ناسخ مین بعضے اوقات مین منسوخ سے زائد ہوتی ہی تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی کہ جو آیت منسوخ الحکم ہوتی ہی تو ناسخ اوسکی آیت اور ہوتی ہی کہ حکم اوراس سے مستنبط ہوتا ہی اور وہ حکم یا سہل ہوتا ہی جیسے فاقرؤا ما تیسر من القرآن کہ سہل تر ہی قم اللیل الا قلیلا نصفہ او انقص منہ قلیلا او زد علیہ ورتل القرآن ترتیلا سے بیچ عمل کے یا سہل ہی ہوتا ہی اور مصلحت وقت کے بھی موافق پڑتا ہی جیسے الان خفف اللہ عنکم وعلم ان فیکم ضعفا کہ عمل بھی سہل ہی اور مصلحت وقت کے بھی موافق رہے کہ وقت کثرت افواج مین آدمی ضعیف القلب بھی درمیان ہوتے ہین اگر اونکو بھی مانند اقویا کے تکلیف مکابرات ایک کس کی بیچ مقابلہ دہ کس کے دئی جاوے تو اپنر کمال شاق واقع ہو اور یا مصلحت تامل کے موافق تر ہوتا ہی گو عمل مین سہولیت نرکھتا ہو جیسے تعین صوم ماہ رمضان مین کہ ناسخ تخیر کا ہوا درمیان فدیہ دینیکے اور اور روزے رکھنے کے یا بیچ اجر کے فروتر ہوتا ہی گو یا مصلحت عامل چندان اوفق نہو اور عمل مین بھی سہل نہو جیسے امر کا بجہاد صدر اسلام مین کہ ہنوز اجتماع بہت نہوا تھا اور آدمی جنگ آزمودہ اور سلاح دار داخل نہوئے تھے اور وہ ناسخ آیات صبر وعفو کا ہوا اور یا حکم آیت ناسخہ کا مانند حکم آیت منسوخہ کے ہوتا ہی ان امور مین مذکور ہوئے اور اگر آیت فراموش ہوئی ہووے پس عوض مین اوسکے اور آیت آتی ہی کہ اسکی جگہہ اوسے پڑھتے ہین اور ثواب حاصل کرتے ہین اور وہ آیت بہتر آیت سابقہ سے ہوتی ہی کثرت ثواب مین اور فصاحت الفاظ مین اور بلاغت کلام مین جیسے آیت ان الدین عند اللہ الاسلام آئی ہی اس آیت کی جگہہ ہین ان ذات الدین عند اللہ الحنیفۃ السمحۃ لا الیہودیۃ ولا النصرانیۃ اور کبھی مثل اسکے ہوتی ہی مانند اکثر سور باقیہ کے کہ عوض آیات منسیہ مین ہین یہان سمجھہ لیجئے کہ نسخ احکام شرعی مین مانند نسخ احکام تکوین کے ہی اور ملاحظہ حال نظام تکوینی الہی سے استبعاد کہ بیچ نسخ نظام تشریعی کے بسبب القائے شبہات کافرون واقع ہوتا ہی بیان اوسکا یہہ ہی کہ احکام الہیہ جو لوح محفوظ مین مثبت ہین خواہ جنس احکام تکوینی سے ہون خواہ تشریعی سے دو قسم ہین خاص ہین یا عام ہین اور خاص یا خاص باشخاص ہین یا خاص بزمان ہین وہ جو خاص باشخاص ہین تا بقائے اشخاص باقی رہتے ہین پھر منسوخ ہوجاتے ہین اور وہ جو خاص بزمان ہین وہ جب ایک زمانہ باقی رہتا ہی باقی رہتے ہین بعد انقراض اس زمانیکے موقوف ہوجاتے ہین خواہ زمانہ منقرض قلیل ہو مثل احکام منسوخہ قرآن کے خواہ طویل ہو مثل احکام شرایع ماتقدم کے اور یہہ تغیر تبدیل منافی لا بثبوت ان احکام کے بیچ لوح محفوظ کے نہین ہی اسواسطے کہ وہان موقت ساتھ اوسکے ہین اوقاتکے اور مؤجل ساتھ اُنہین آجال کے ثابت ہین مثل تمام احکام تکوینی کے صحت اور مرض اور غنا اور فقر سے اور احکام عامہ اصلا قابل نسخ کے نہین تا ابدالابد باقی اور برقرار ہین مثل تکلم انسان کے اور استوار قامت اُسکیلیے بیچ احکام کونی کے اور مثل حرمت شرک اور زنا اور لواطت اور سرقہ کے بیچ احکام شرعی کے اس بیان سے واضح ہوا کہ بیچ نسخ احکام کے کونی ہون خواہ شرعی ہون تغیر اور تبدیل علم الہی مین نہین آتا تغیر اور تبدیل کہ ہی اذہان حاضرہ ہمارے مین

ہی کہ مدت ہر حکم کی نہین پہچانتے ہم اور راہ غلط فہمی سے اوسے مستمر جانتے ہین ہم اور ہر چند یہہ معنی احکام کو نی مین جانے انکار اور محل شبہ نہین ہی اسواسطے کہ ہر شخص نی آدم تغیر صحت کا ساتھہ مرض کے اور غنا کا ساتھہ فقر کے بیچ ایک شخص کے اور تغیر غلبہ کا ساتھہ مغلوبیت کے ایک قوم اور ایک فرقے مین اور زوال دولت اور سلطنت کا ایک قوم سے دوسری قوم کی طرف اور معموری اور خرابی ایک مکانکی اوقات مختلفہ مین ہر مشاہدہ کرتا ہی اور اوپر اسباب خفیہ اس تغیرات اور تبدیلات کے عمل کرتا ہی لیکن احکام شرعی مین کفار اسطرح کے تغیر تبدیل کو دیکھکر سنکر طعن کرتے ہین حق تعالی واسطے دفع اوس طعن اور طنز اونکیکے ہر مسلمانکو جواب تلقین فرماکر خطاب کرکر کہتا ہی اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کیا نہین جانا تونے اللہ اوپر ہر چیز کے قادر ہی یہہ خطاب منکر کو نسخ کے ہی یہود نسخ مین مجادلہ کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہہ پشیمانی ہی کہ ایک چیز کو مقرر کئی ہوئی چھوڑ دینا اور دوسری مقرر کرنا پھر خدا تعالی کو روا نہین ہی غرض حکمت الہی اور مصلحت بادشاہی سے کہ نسخ مین ہی غافل تھے یہہ نہین سمجھتے تھے کہ حق تعالی کا حکم برحق ہی اور انبیا مثل عطار کے ہین اور آیتین مانند نسخونکے ہین پس حکیم موافق ہر موسم کے برعایت امزجہ نسخے لکھتا ہی ایسے ہی حق تعالی ہر زمانے مین مناسب لوگونکے مزاجکے موافق جس مین مصلحت دیکھتا ہی وہی چیز مقرر فرماتا ہی اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کیا نہین جانا تونے تحقیق اللہ کے واسطے ہی بادشاہت آسمانون کی اور زمین کی جو چاہے سو کرے وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ اور نہین واسطے تمھارے سوا اللہ کے دوست کہ دوستی اسکی نفع پہنچاوے تمھین اور نہ مدد دینے والا کہ تم سے دفع ضرر کا کرے اَمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ کیا ارادہ کرتے ہو تم یہہ کہ سوال کرو تم پیغمبر اپنے سے كَمَا سُىِٕلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ جیسا کہ سوال کیا گیا تھا موسی علیہ السلام پہلے اس سے یعنے جس قسم حضرت موسی علیہ السلام سے بنی اسرائیل سوال کرتے تھے ویسے ہی تم پیغمبر سے سوال کیا چاہتے ہو اور وہ سوالات یہود اونکے یہہ تھے کہ جب حضرت موسی علیہ السلام کوئی حکم احکام الہی سے بنی اسرائیل کو پہنچاتے اور وہ حکم مخالف نفس کے اور شاق طبع پرانکے ہوتا مثل جہاد اور زکوۃ کے کہ ربع مال دینا زکوۃ مقرر تھا اور امثال اوسکے حضرت موسی سے بالحاح تمام عرض کرتے تھے کہ حق تعالی سے عرض کر حکم تبدیل کیجئے اسکے عوض مین حکم سہل آسان سبک ہمارے واسطے لائیے حضرت موسی علیہ السلام کثرت سوالات اونکے سے بہت تنگدل ہوتے تھے تا آنکہ شکایت اوسکی شب معراج مین تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم موسی علیہ السلام نے کی اور تجھنے بھی تاکید کئی کہ جناب الہی سے قبل پہنچنے امت تک تخفیف احکام کا سوال کر چنانچہ نماز پچاس وقت سے پانچوقت کی ٹھہروائی اور ظاہر ہی کہ درخواست تبدیل حکم الہی خصوصا عدم انقیاد حکم ناسخ اور الزام منسوخ صریح کفر ہی اور مستلزم تحکم اور فرمایش کے ہی اوپر خدا کے وَمَنْ یَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ اور جو کوئی بدل لیوے کفر کو عوض مین ایمانکے پس تحقیق گمراہ ہوا سیدھی راہ سے وَدَّ كَثِیْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ دوست رکھتے ہین بہت اہل تورات مین سے جیسے فنحاص بن عاذورا اور امثال اوسکے لَوْ یَرُدُّوْنَكُمْ كُفَّارًا کاش کے پھیر دیوین مراد اس سے حذیفہ اور عمار بن یاسر ہین کہ فنحاص اور یاراسکے اونھونکو دعوت یہودیت کی کرتے تھے حق تعالی نے فرمایا کہ یہود چاہتے ہین کہ پھیر دیوین دل تمھارے مِنْ بَعْدِ اِیْمَانِكُمْ پیچھے ایمان تمھارے کے كُفَّارًا کافر حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ حسد سے نزدیک جی اپنے کے یعنی حسد کہ مقتضائے طبع ہی انکا نہ کسی کے کہنے سننے سے مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ پیچھے اسکے کہ ظاہر ہوا واسطے اونکے سچ یعنے رسالت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی اور حقیقت قرآن کی اور صحت دین اسلام کی فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ پس معاف کرو اسی مومنو اور درگذرو انکے قتل سے یہانتک کہ لاوے اللہ حکم اپنا انکے قتل پر یا جزیہ لینے پر اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے عذاب کرنے یا انتقام لے قادر ہی وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ اور قایم کرو نماز کو کہ عبادت شاقہ ہی بدن پر اور نفس کو زیر و زبر کرتی ہی اور دو زکوۃ کو کہ خرچ کرنا مال کا زیادہ تر نفس پر گران اور شاق ہی مشقت بدن سے اور اگر اسقدر قناعت حاصل ہو تو اور نوافل طاعات بدنی اور مالی بجالاؤ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ اور جو کچھہ کہ آگے بھیجوگے تم واسطے جانون اپنی کے بھلائی سے صدقہ دیکر مال سے یا اور کچھہ بھلائی پاؤگے اوسکو لکھا ہوا نزدیک اللہ کے یا ثواب اوسکا پاؤ نزدیک اللہ کے اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ تحقیق اللہ

ساتھ اوس چیز کے کرتے ہو تم بھلائی صدقے سے دیکھنے والا ہی وَقَالُوا لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ كَانَ هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ ہین یہود اور ترسا ہرگز نہ داخل ہوگا بہشت مین مگر جو کوئی ہوگا موسوی یا عیسوی ہود جمع ہاد کی ہی جیسے نزل جمع نازل کی سمجھ لیجئے کہ یہود کہتے تھے کہ بہشت مین بخاویگا مگر جو کوئی ہوگا موسوی اور نصاریٰ کہتے تھے کہ جنت مین نہ داخل ہوگا مگر جو کوئی ہوگا عیسوی حق تعالیٰ نے رد دعوی مین انکے فرمایا تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ یہہ دعوی ہر طائفے کی آرزو مین ہین انکی قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ کہہ تو لاؤ تم دلیل اپنی اس دعوے پر اگر ہو تم سچے بیچ قول اپنے کے بلکی نہین ایسا جیسا کہ یہہ دعوی کرتے ہین یہود اور نصاریٰ بلکہ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ جو سونپ دے منہہ اپنا یعنے ذات اپنی واسطے اللہ کے یعنے اوسکا ہو رہے اور اوسکی طاعت عبادت کرے اور ہو وہ نیکی کرنیوالا بیچ قول اور فعل کے فَلَهُ أَجْرُهُ عِنْدَ رَبِّهِ پس واسطے اوسکے ثواب اوسکا ہی نزدیک پروردگار اوسکے وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ اور نہین ہی ڈر اوپر اونکے فوت اجر کا اور نہ وہ غم کھاوینگے اسبات کا کہ ثواب اُنسے جاتا رہے سمجھ لیجئے کہ جو اللہ ہی کا ہو رہے اور اوس سے جو مانگتا ہو مانگے اور جو کہتا ہو کہے اور کسیکی طرف سوا اوسکے نہ متوجہ ہو نہ ملتفت ہو عبادت کرے تو اوسی کی کرے اطاعت کرے تو اسی کی کرے مدد چاہے تو اُسی سے چاہے حل مشکلات چاہے تو اوسی سے چاہے اوسکے واسطے اجر ہی اور وہی مؤمن صادق ہی کہ نڈر ہی اوسکو نہ غم

نظم

الٰہی ہی تو ہی میرا مددگار + تو ہی حافظ تو ہی ناصر تو ہی یار + تو ہی مطلوب ہی اور تو ہی مقصود + تو ہی مسجود ہی اور تو ہی معبود + تجھی کو کہا جانتا ہون دو جہان مین + تو ہی سب ہی زمین و آسمان مین + سوا تیرے نہ وہان ہی اور نہ یہان ہی + تو ہی حلال مشکل یہان وہان ہی + مین راقت ہون تیرا بندہ گنہگار + زیادہ حد سے بد اقوال و کردار + گنہ بخش اور چھپا ای عالم الغیب + تو ہی غفار ذنب اور ساتر العیب مجھے بھی فضل سے کر اونمین داخل + جنونکو خوف ہی نی حزن شامل

وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصَارَىٰ عَلَىٰ شَيْءٍ اور کہا یہود نے نہین نصاریٰ اوپر کسی چیز کے دین حق سے سبب نزول اس آیت کا یہہ ہی کہ ایک گروہ عیسوی مدینے مین آیا اور ساتھ موسویونکے مناظرہ کرنے لگا ہر فرقہ ابطال دین دوسرے کا کرتا تھا حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی وَقَالَتِ النَّصَارَىٰ لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلَىٰ شَيْءٍ اور کہا نصاریٰ نے نہین یہودی اوپر کسی چیز کے کہ معتد بہ ہو وَهُمْ يَتْلُونَ الْكِتَابَ اور حال یہہ ہی کہ یہہ سب پڑھتے ہین کتاب خدا کی یہود یعنے موسوی تورات سے جانتے ہین کہ نصاریٰ واسطے ثابت کرنے زن و فرزند اللہ کے اوپر باطل کے ہین اور نصاریٰ یعنے ترسا عیسوی سمجھتے ہین انجیل سے کہ یہودی بجہت انکار عیسیٰ کے اور انجیل کے کافر ہین كَذَٰلِكَ قَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ اسیطرح کہا اُن لوگون نے کہ نہین جانتے اور اہل کتاب نہین ہین جیسے مجوس اور مشرکان عرب مانند قول یہود اور نصاریٰ کے یعنے کفار بھی اونکے حق مین کہتے ہین کہ یہود اور نصاریٰ حق پر نہین فَاللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ پس اللہ حکم کریگا درمیان اونکے دن قیامت کے بیچ اوس چیز کے کہ تھے بیچ اوسکے اختلاف کرتے حق و باطل سے سمجھ لیجئے پیچھے سے سب مذمت اہل کتاب کی چلی آتی ہی حاجت اعادے کی نہین ہی کہ موجب تطویل کلام ہی پس حق تعالیٰ نے ایک اور بُرائی اونکی ذکر فرمائی کہ کفارون سے ملکر خرابی بیت المقدس کی بھی اونھون نے کی ہی اور یہہ بہت برا فعل ہی اور بڑا ظلم ہی معلوم کیجئے کہ جو تھی آیت آیات مسایل سے کہ جس مسئلہ حرمت انہدام مساجد اور حرمت امتناع نماز بہ مسجد نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا اور کون شخص ہی بہت ظالم اس شخص سے کہ منع کرتا ہی مسجدون اللہ کی کہ یہہ ذکر کیا جاوے اوسکے بیچ نام خدا کا یعنے نچھوڑا کہ مسجد ونمین خدا کا نام لینے کو عبادت کرنیکوا ور سعی کہ کوشش کرتے ہین بیچ ویرانی اوسکے اور بیت المقدس کو حق تعالیٰ نے بلفظ جمع ذکر کیا ہی واسطے تعظیم کے یا ہر موضع اسکا مسجد ہی یعنے جائے سجدہ لکھا ہی کہ بیت المقدس کی داؤد علیہ السلام نے بنا کی تھی قبل تمام ہونیکے اونکا انتقال اس جہان سے ہوگیا پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے اوسے مرمت کیا پھر یہود اوپر قابض متصرف ہوگئے جب عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان چہارم پر لیگئے تو نصاریٰ نے کہا یہود ونکو کہ تمنے حضرت عیسےٰ کو قتل کیا ہی غرض درمیان اُن دونونکے ایک فتنہ عظیم برپا ہوا اوسوقت مین ایک بادشاہ تھا نصاریٰ اوسکے ساتھ مل گئے یہود ون سے لڑائی کئی خوب اونکو قتل کیا اور زن و بچہ اونکے پکڑے آئے شہر توڑا مسجد بیت المقدس خراب کئی اور بعضے کہتے ہین بخت نصر بادشاہ مجوس

تھا اوس سے ملکر بیت المقدس کو ویران وخراب کیا اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ یہہ لوگ کہ منع کرتے ہین ذکر کو اور کوشش کرتے ہین خرابی مسجد مین نہین لایق تھا اونکو یہہ کہ داخل ہون بیچ اوسکے یعنے مسجد کے مگر ڈرتے ہوئے یہہ صورت زمان دولت اسلام مین ہی کہ ترسایونکو قوت مسجد اقصے مین جانے کی نہین ہی مسلمانونکے ڈر سے لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ واسطے اونکے یعنے ترسایونکے بیچ دنیا کے رسوائی اور خواری ہی اور جزیہ دینا وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ اور واسطے اونکے بیچ آخرت کے عذاب ہی بڑا معلوم کیجئے کہ پانچوین آیت آیات مسایل سے کہ جسمین بیان ہی اوس مسئلے کا کہ نسخ واقع ہوا تھا قبلے مین وہ یہہ آیت ہی وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ اور واسطے اللہ کے ہی جگہہ سورج نکلنے کی اور غروب ہونیکی فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ پس جدھر منہہ کرو تم پس وہی ہی منہہ اللہ کا یعنے جہت طاعت کی اوسکے ہی ابن عباس نے فرمایا ہی کہ یہہ آیت نازل ہوئی بیچ تحویل قبلہ کے کعبہ سے طرف بیت المقدس کے پہلے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مین نماز پڑھتے تھے طرف کعبہ کے پھر امر ہوا کہ متوجہ ہو طرف بیت المقدس کے پھر کفار طعن کرنے لگے پس یہہ آیت نازل ہوئی پھر حکم اوسکا منسوخ ہوگیا ساتھہ آیت فول وجہک شطر المسجد الحرام کے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ نازل ہوئی ہی یہہ آیت بیچ حق صلوٰۃ مسافر کے اوپر راحلے کے اور بعضون نے کہا ہی اسکی یہہ معنی ہین کہ جدھر منہہ پھراؤ تم واسطے دعا کے اور ذکر کے اور یہان نہین ارادہ کیا ہی نماز کا چنانچہ یہی عبارت مدارک کی ہی کہ اخذ کی ہی کشاف سے لکھا ہی امام زاہدی نے کہ یہہ آیت نازل ہوئی ہی بیچ حق نجاشی کے کہ اسلام لاکر متوجہ ہوا تھا طرف مدینے کے راہ مین مرگیا جبرئیل علیہ السلام نے آکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ نماز پڑھے اوپر نجاشی کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا صلوا علی صاحبکم نماز پڑھو اوپر صاحب اپنے کے صحابہ نے کہا کیونکر نماز پڑھین ہم اوسپر کہ وہ ہمارے قبلہ کی طرف نماز نہین پڑھتا تھا حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی یعنے جسطرف اوسنے نماز پڑھی کچھہ گناہ نہین اوسپر اور شریعت نہین لازم ہوتی مگر بہ سماع اور اوسنے نہین سنا تھا اور وجہہ بمعنی جہۃ کی ہی یا قبلہ کی یا رضا کی یا یہہ آیت اور مثل اوسکے جو آیتین ہین متشابہات ہین نہین سمجھتے ہم کیفیت اونکی اور ایمان لائے ہم اونکی اصل حقیقت پر چنانچہ مذکور ہی بیچ تفسیر احمدی کے اور بعضی تفسیرونمین لکھا ہی کہ ایک جماعت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر مین سے بسبب ابر کے اور تاریکی کے سمت قبلہ مین اختلاف کیا ہر ایک نے تحری کی اور واسطے اپنے محرابین بنا بنا نماز پڑھین جب روشنی ہوئی خط محراب کی قبلہ سے منحرف تھی جب مدینے مین پہنچے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اور اجازت چاہی اعادۂ نماز کی یہہ آیت نازل ہوئی کہ بعد تحری کے حاجت اعادہ نماز کی نہین ہی کہ سب جہتین اسی سے ہین اور سبطرف وہی ہی ؎ جسطرف کو منہہ پھراوین وہ تصور ہی ہند ہا + کھل گیا ہی راز دلبر ثم وجہ اللہ کا ؎ پھرے ہی کس کو ڈھونڈھنا لوگ ہے یہ جہہ کیون نکالو + وہی تو ہی جلوہ گر ہر ایک سو سمجھہ ذرا راز اینما کا + لفظ ثم کا بہ فتح چار جگہہ ہی قرآن شریف مین ایک یہان دوسری جگہہ سورۂ شعرا مین تیسری دہر مین چوتھی کورت مین اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ تحقیق اللہ بڑی مغفرت والا ہی اور بہت عطا والا جاننے والا احوال دلونکے اعتقادونکا مسلمانون کے معلوم کیجئے کہ چھٹی آیت آیات مسائل سے کہ جسمین مسئلہ اثبات تشبیہ اور جسمیت ولد بوال اور نفی مماثلت حق تعالیٰ بعالم نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا اور کہا یہود اور نصاریٰ نے اور مشرکان عرب نے پکڑی اللہ نے اولاد یہود کہتے تھے عزیر علیہ السلام کو ابن اللہ اور نصاریٰ کہتے تھے مسیح کو ابن اللہ اور مشرکان عرب کہتے تھے ملائکہ بنات اللہ ہین معاذ اللہ تعالیٰ سُبْحَانَهٗ پاکی ہی اوسکو اور بے عیبی بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یہہ آیت دلیل ہی اوپر فساد اونکے کے یعنے نہین ایسا جیسا یہہ کہتے ہین بلکہ واسطے اوسکے ہی جو کچھہ بیچ آسمانونکے اور زمین کے ہی یعنے اہل آسمان اور زمین سب مخلوق اور مملوک اوسکے ہین عیسےٰ اور عزیر اور ملائکہ اوسکے بندے ہین اور حادث ہین وہ قدیم ہی سمجھہ لیجئے کہ بیٹا جنس اور مشابہ باپکے سے ہوتا ہی پس یہہ کیونکر اوسکے بیٹے ہون کہ یہہ حادث اور وہ قدیم كُلٌّ لَّهٗ قَانِتُوْنَ سب جو کچھہ زمین آسمانین ہی واسطے اوسکے ہی فرمانبردار ہین بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وہی ہی پیدا کرنے والا آسمانون کا اور زمین کا وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ اور جب مقرر کرتا ہی کچھہ کام پس سوا اوسکے نہین کہ کہتا ہی واسطے اوسکے ہو تو پس ہوجاتا ہی وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اور کہا اُن لوگون نے کہ نہین جانتے خدا کو جاہل ہین جیسے

مشرکان مکہ لَوْلَا یُکَلِّمُنَا اللّٰہُ اَوْ تَاْتِیْنَا اٰیَۃٌ کیون نہین کلام کرتا ہمسے اللہ یا کیون نہین آتی ہمارے پاس ہر ایک کی نشانی یعنے پیغام اللہ کا کَذٰلِکَ قَالَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِہِمْ مِّثْلَ قَوْلِہِمْ اسیطرح کہا تھا ان لوگون نے کہ پہلے اُنسے تھے یہود اور نصاریٰ سے مانند بات اونکی کے تَشَابَہَتْ قُلُوْبُہُمْ یکسان ہوئے آپس مین دل کفارونکے اور منکران اہل کتاب کے بیچ کفر اور فساد کے اور کدورت اور عناد کے کہ جیسے سوال ازراہ تعصب وعناد وہ کرتے تھے ویسے ہی یہہ کرتے ہین قَدْ بَیَّنَّا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ تحقیق بیان کین ہم نے نشانیان اوپر توحید اور نبوت کے واسطے اس قوم کے کہ یقین لاتے ہین اور تردد اور گمان کی طرف نہین جاتے ہین اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا تحقیق بھیجا ہم نے تجھ کو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ راستی اور درستی کے یا ساتھ قرآن کے یا ساتھ دین اسلام کے خوشخبری دینیوالا مسلمانون کو اور ڈرانیوالا کافرونکو وَّ لَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ اور نہ پوچھا جاویگا تو رہنے والے جحیم کے سے کہا ہی کہ ایکروز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر گذرا کہ اگر حقتعالیٰ یہود پر دروازہ عذاب کا کھولے اور اثر غضب اپنے کا انپر ظاہر کرے تو غالب ہی کہ یہہ خوف سے عذاب الیم کے براہ مستقیم آوین حقتعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی کہ یہہ اصحاب جحیم ہین اور ہم تجھے نہ پوچھینگے کہ یہہ کسواسطے ایمان نہین لائے تحقیق ادائے رسالت ہی اور ہمپر حساب اہل ضلالت وَلَنْ تَرْضٰی عَنْکَ الْیَہُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰی اور ہرگز نہ راضی ہونگے تجھسے یہود اور نہ نصاریٰ حَتّٰی تَتَّبِعَ مِلَّتَہُمْ یہانتک کہ پیروی کرتو دین اونکی قُلْ اِنَّ ھُدَی اللّٰہِ ھُوَ الْھُدٰی کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب وہ دین کی اپنے تعریف کرین کہ تحقیق ہدایت اللہ کی وہی ہدایت ہی باقی ضلالت ہی حاصل یہہ ہی کہ کہو تم مجھے یہودیت اور نصرانیت پر بلاتے ہو یہہ ہدایت نہین ضلالت ہی اور اللہ مجھے دین اسلام پر راہ دکھاتا ہی یہہ ضلالت نہین ہدایت ہی وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَھْوَآءَھُمْ اور البتہ اگر پیروی کریگا تو خواہشون اونکی کی بَعْدَ الَّذِیْ جَآءَکَ مِنَ الْعِلْمِ بیچ اوس چیز سے کہ آیا تجھ کو علم سے کہ وحی ہی بیچ حقیقت اسلام کے اور بطلان ملت اونکے مین مَا لَکَ مِنَ اللّٰہِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ نہین ہی واسطے تیرے اللہ سے یعنے عذاب الٰہی سے کوئی دوست چھڑانیوالا اور نہ مددگار اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یَتْلُوْنَہٗ حَقَّ تِلَاوَتِہٖ وہ لوگ کہ دی ہی ہمنے اونکو کتاب پڑھتے ہین اوسکو حق پڑھنے اوسکیکا مراد کتاب سے تورات ہی اور یہہ آیت بیچ شان عبداللہ بن سلام اور اصحاب اوسکیکے نازل ہوئی ہی کہ حضور نبوی مین آکر اسلام لائے یا مراد کتاب سے انجیل ہی اور یہہ آیت بیچ شان اصحاب سفینہ کے آئی ہی کہ ملازمان نجاشی ساتھ جعفر بن ابی طالب کے دیار حبشہ سے مدینے مین آکر ایمان لائے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد کتاب سے قرآن ہی اور الذین اٰتینا سے مراد امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو آیات سابقہ شکایت اہل تورات اور انجیل مین اُترے ہین تو سننے والون نے رغبت کی کہ اصحاب قرآنکا کیا حال ہی معلوم کیا چاہیئے حقتعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی اُولٰٓئِکَ یُؤْمِنُوْنَ بِہٖ یہہ لوگ ایمان لاتے ہین ساتھ کتاب کے اور احکام اوسکیکے بغیر تحریف کے وَمَنْ یَّکْفُرْ بِہٖ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ اور جو کفر کریگا ساتھ کتاب کے اور احکام اوسکیکو تغیر دے پس یہہ لوگ وہی ہین ٹوٹا پانیوالے یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اذْکُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ ای بیٹو یعقوب کے یاد کرو تم نعمت میری جو انعام کیا مین نے اوپر تمھارے پس تمھین لازم ہی کہ شکر مین اوس نعمت کے بقدر اس نعمت کے عمل نیک بجالاؤ اور اگر ملاحظے مین اور نعمتون کے عاجز ہو تو ایک یہہ نعمت کہ جامع جمیع نعمتونکی ہی اسی کو ملاحظہ کرو کہ تمھین جمیع فرق بنی آدم پر امتیاز بخشا ہی ہمنے وَاَنِّیْ فَضَّلْتُکُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ اور یہہ کہ فضیلت دی مین نے تمھین اوپر تمام عالمونکے اسواسطے کہ تمھارے فرقے مین چار ہزار پیغمبر مبعوث کئے اور توریت اور انجیل اور زبور اور سوا اسکے اور صحف آلہیہ تمھاری لغت پر تمھارے ہاتھون مین نازل کئے ہم نے اور بہت پادشاہ عادل اور عالم باعمل تم مین پیدا کئے پس تم جمیع فرقون مین بنی آدم کے ساتھ اس شرف کے ممتاز ہوئے ہو کہ مہبط وحی الٰہی اور مخزن کتب آسمانی اور دانائے احکام شرعیہ اور واقف اوضاع واطوار انبیا و ملائکہ سوا تمھارے اسوقت ایک فرقہ دوسرا نہین ہوا اور تفضل تمھین جمیع موجودات عالم پر اسوقت تک حاصل ہی پس حق تمھارا ہی کہ اب بھی جو وقت نزول کتاب جدید ہی اور بعثت سید المرسلین ہی تمھین سب پر فضیلت لیجاؤ پہلے

ناصر اس دین کے اور متبع کتاب اور خاتم المرسلین کے تھین ہو بعضے مفسرین ظاہر مضمون اس آیت کے مین کہ مفید تفضیل بنی اسرائیل ہی اوپر تمام عالم کے تردد رکھتے ہین اور حالانکہ جائے تردد کچھ نہین ہی اسواسطے کہ اسوقت سے کہ فرقہ بنی اسرائیل کا وجود مین آیا تا وقت اس خطاب کے کوئی فرقہ اس فضائل مین اونکے شریک نہین ہوا ہان یہہ مقرر ہی کہ جب بنی اسرائیل نے دعوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ قبول کی اور ایمان قرآن مجید پر نہ لایا اس منصب سے گر پڑے مثل سائر الناس ہو گئے اسوقت خارج مضمون کلام سے ہین تفضیل بنی اسرائیل کی تمام جہان پر اسوقت مین اس آیت سے نہین بوجھی جاتی تا محل اشکال ہو اور فضل اونکا اوپر تمام فرقونکے فضائل مرقومۃ الصدر مین قطعی ہی گو بعضے نااہل فضیلت نرکھتے ہون مثل قارون اور سامری کے اور تفضیل فرقہ کو درکار نہین ہی کہ ہر ہر فرد اوسکا افضل اور رونے ہو وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا اور ڈر وعذاب اس دن کے سے کہ ہیبت اوسکی سے نہ کفایت کریگا اور نہ کام آویگا کوئی نفس کسی نفس سے کچھ ذرا سا بھی عذاب نہ دور کریگا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ اور نہ قبول کیا جاویگا اوس نفس سے بدلا کہ اپنے تابع کی خلاصی کیواسطے دیکر عذاب سے چھڑاوے یا تخفیف عذاب کرواوے اور نہ فائدہ دیگی اوسکو شفاعت اور سفارش کہ اپنے متبوعونکے حق مین کرے اور نہ وعدہ دئے جائینگے کسی مددگار سے اور محتمل ہی کہ ضمیر منہا اور تنفعہا کی راجع نفس دوم کے ہو کہ گرفتار عذاب ہی اور معنے اوسکے ظاہر تر ہین باقی رہے یہان کئی سوال جواب طلب سوال اول یہہ آیۃ بعینہا اول قصہ بنی اسرائیل مین گذری ہی اعادہ اوسکا یہان کس غرض کیواسطے ہی جواب ذکر اس مضمون کا صدر قصے مین واسطے یاد دلوانے نعمتون کے ہی تا کفران نعمت اسکی سے احتراز کرکر راہ شکر منعم اختیار کرین اور ذکر اس مضمون کا تتمہ قصہ مین یہان واسطے دفع ابطال دعوی متبوعیت اونکے اور درخواست متابعت سید المرسلین کے ہی اسواسطے کہ جب نعمت الہی کو اپنے حق مین یاد کرین اور تفضل اپنا عالم پر دیکھین تو سمجھین کہ منشا اور مبدا اس دعوی کا کچھ اور چیز ہی کہ ذاتی ہماری نہین اور زور اور نسب سے نہین پائی اور ایکروز ایسا آنے والا ہی کہ اوسدن کوئی نسب نسبت کام نہین آویگی بدون متابعت راہ حق چھٹکارا نہوگا اور بعضے مفسرین نے لکھا ہی کہ صدر قصے مین غرض اس آیت سے اجمال نعمتہائے بنی اسرائیل کو یاد دلواتا ہی اور تتمہ قصے مین تفصیلاً بحسب اوقات اور اشخاص کے سوال دوسرا اس آیت مین آیت گذشتہ سے تین چیز کا تفاوت واقع ہی اول آیت سابقہ مین لا یقبل منہا شفاعۃ ہی اس آیت مین لا تنفعہا شفاعۃ ہی دویم وہان لا یوخذ منہا عدل ہی یہان لا یقبل منہا عدل ہی سیوم وہان نفی شفاعت کو مقدم کیا ہی یہان نفی فدیہ کو نکتہ اس تفاوت مین کیا ہی جواب تخصیص آیت اولی مین ساتھ نفی قبول کے اور اس آیت مین ساتھ نفی نفع کے اس جہت سے ہی کہ ماسبق آیت اولی مین ذکر کفر کا بتصریح تھا کہ ولا تکونوا اول کافر بہ پس نفی قبول وہان مناسب ہوئی اور ماسبق اس آیت کے ذکر انتساب اور اتباع کا ہی کہ اوسے وسیلہ شفاعت متبوعین اور منسوب الیہم اپنا جانتے ہین پس نفی نفع کی یہان چسپان ہوئی گویا فرمایا کہ ہرچند شفاعت انبیا کی اور اسلاف تمھارے کی اپنے تابعدارونکے حق مین مقبول ہی لیکن باوجود کفر کے تمھارے حق مین نافع نہین اور آیت اولی مین جو نفی قبول شفاعت کی سابق گذری تھی اور غالبًا دنیا مین جب شفاعت نہین قبول ہوتی تو غرض اخذ عوض ہوتی ہی اسکے تئین بلفظ اخذ نفی فرمایا تا یہہ توہم بھی دور رہوا اور اس آیت مین جو نفی نفع شفاعت کی سابق نہین گذری تھی عوض کو بلفظ قبول نفی کیا کہ وہان عوض دینا مقبول ہی نہین چہ جائے اخذ اسواسطے کہ اخذ بعد قبول ہی لیکن وجہ تقدیم اور تاخیر شفاعۃ اور عوض کی یہہ ہی کہ ابتداء حادثہ مین شفاعت کو عوض دینی پر مقدم کرتے ہین اور جب حادثہ امتداد اور استمرار پاتا ہی تو عوض دینی کو شفاعت پر مقدم کرتے ہین پس آیت اولی مین ابتداء حادثہ تھا اور اس آیت مین انتہی واللہ اعلم باسرار کلامہ معلوم کیجئے ساتوین آیت آیات مسایل سے کہ جس سے مسئلہ عصمت انبیا کا اور یہہ مسئلہ کہ کافر صلاحیت امامت کی نہین رکھتا نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب حکم کیا ابراہیم کو لکھا ہی تفسیر احمدی مین کہ ابتلا تکلیف امور شاقہ ہی اوامر اور نواہی سے

نہ آزمایش سے اسواسطے کہ آزماتا وہ شخص ہی جسے جہل ہو انجام کار کا اور اللہ منزہ اس سے ہی وَبَّهٗ پروردگار اُسکے نے بِكَلِمَاتٍ ساتھہ
کہنے باتونکے کہ وہ اوامر اور نواہی تھین یا مناسک حج کے تھے یا دس چیزین کہ جنکو فطرت اسلام کہتے ہین یعنے حلق موئے سر اور مضمضہ اور استنشاق
اور مسواک اور لیونکے بال لینا اور ناخن ترشنے اور اکھیڑ دینے بال زیر بغل کے اور زیر ناف کے اور ختنہ کرنا اور استنجا پانی سے کرنا یہہ دس
چیزین فرض تھین حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور ہم پر سنت ہین چنانچہ امام زاہدی نے لکھا ہی بیچ تفسیر ابنی کے اور یہ ہین ہی ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے وتلك العشرة كانت فرائض له ولنا سنن فتامله لکھا ہی ملا عصام محشی بیضاوی نے سمجھ لیجئے کہ حلق راس اور قصر دونون
مسنون ہین مرد کے حق مین علی سبیل التخییر اور عورتونکو نہین جائز مگر قصر ایام حج مین خاص اور قص شارب مسنون ہی بال بالائے لب اعلی
کے اور مضمضہ اور استنشاق اور مسواک مسنون ہی سکو سر وضو مین اور مسنون ہین اکھیڑنے بال بغل کے اور حلق کرنے زیر ناف کے اور چھوڑ دینے
چالیس روز سے زیادہ مکروہ ہین اور ناخن ترشنے جمعہ کے روز مستحب ہین یا ایکدن ہفتے مین اور استنجا کرنا پانی سے سنت ہی جو نہ تجاوز
ہو نجاست قدر درہم سے اور اگر تجاوز ہو قدر درہم سے تو واجب ہی اور ختنہ سنت موکدہ واسطے رجال کے اور توقف کیا ہی امام اعظم
رحمہ اللہ نے اوسکی مدت مین بعضون نے کہا ہی کہ بارہ برس تک سنت ہی اور واسطے نساء کے لا باس لکھا ہی فَاَتَمَّهُنَّ پس پورا کیا ابراہیم
علیہ السلام نے اونکو اور قیام کیا اوسپر اور بعضون نے رفع ابراہیم کا اور نصب ربہ کا پڑھا ہی چنانچہ قرأت امام اعظم ابو حنیفہ رح کی ہی
کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہی اس تقدیر پر ابتلی کی معنے دعا کے ہین اور وہ دعا یہہ ہی ربنا وابعث فیهم رسولا
منهم یتلوا علیهم ایاتك ویعلمهم الكتاب والحكمة ویزكیهم انك انت العزیز الحكیم اور اتمہن کے معنے اتمہن اللہ ہین لیکن قرأت
مشہورہ اوّل ہی نصب ابراہیم کا اور رفع ربہ کا اور اتمہن کی ضمیر ابراہیم کیطرف ہی قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا فرمایا حق
تعالی نے متابعت فرمان میری کی لئی تحقیق مین کرنیوالا ہون تجھہ کو واسطے لوگونکے پیشوا دین مین کہ سب نیک بعد تیرے اقتدا تیری کرین گے چنانچہ
اسواسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا اتبع ملة ابراهیم او ملت ابیکم ابراہیم اور جب حق تعالی نے ابراہیم علیہ السلام کو مشرف بشرف امامت
فرمایا قَالَ عرض کیا ابراہیم علیہ السلام نے حق تعالی سے وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ اور اولاد میری سے بھی امام پیدا کر قَالَ فرمایا حق تعالی نے جواب
اونکے مین لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ نہ پہنچیگا عہد میرا یعنے رحمت میری ظالمون کو اور معنی عہد کی بقول اصح رسالت یا امامت مسلمانان ہی
اور ظالمین بمعنی کافرین ہی معتزلہ اسی آیت پر تمسک کرکے کہتے ہین کہ نہین جائز امامت فاسق کی اسواسطے کہ وہ ظالم ہی اور ظالم کی امامت منع
ہی اور مراد امامت سے امامت کبری ہی جسے خلافت کہتے ہین دل علیہ ما قال فی الكشاف اور مذہب اہل تشیعہ کا بھی یہی ہی کہ امام کو معصوم
ہونا واجب ہی کہ لا ینال عہدی الظالمین سے نکلتا ہی اور ہر گناہ ظلم ہی پس لایق امامت کے گنہگار نہین ہی اور کہتے ہین معتزلہ کہ ظالم
امامت کی کسطرح صلاحیت رکھے کہ نہین جائز حکم اوسکا اور شہادت اوسکی اور اطاعت اوسکی اور مقدم ہونا اوسکا نماز مین اور نہین
مقبول خبر اوسکی تم کلامہ حاصل جوابون کا جو اہل سنت وجماعت نے اس فرقۂ ضالہ کے دئے ہین یہہ ہی کہ اگر امام کی معنی متعارف لیتے
ہو جسے خلافت کہتے ہین تو مراد ظالم سے کافر ہی اسواسطے کہ وہ ظالم مطلق ہی اوسکی خلافت نہین درست اور گنہگار کی خلافت درست
ہونہین کیا شک ہی کہ خلیفے کو معصوم ہونا لازم نہین ہی انبیا کو عصمت لازم ہی تو اونکی بھی عصمت مین بڑی بڑی گفتگو ہین بعضون
نے کہا ہی واجب ہی یہہ کہ انبیا معصوم ہون گناہ سے کذب سے قطع نظر قبل وحی کے اور بعد وحی کے اور بعضون نے قید بعد وحی کے لگائی
ہی اور اس مقام پر بہتیری گفتگو کی ہی تفتازانی نے شرح عقائد مین اس قول کے تحت مین وكلهم كانوا مخبرین مبلغین عن الله تعالی
طلقین ناصحین اور کہا ہی کہ انبیا معصوم ہین کذب سے خصوصًا بیچ اس چیز کے کہ متعلق ہی ساتھہ شرائع کے اور تبلیغ احکام کے اور
ارشاد امت کے لیکن عمدًا مین تو اجماع علما کا ہی اور سہوًا مین تو نزدیک اکثر کے ہین اور عصمت ان کی تمام گناہون سے اسمین تفضیل ہی کفر
سے تو قبل وحی اور بعد وحی بالاجماع معصوم ہین اور ایسے عمدًا کبائر سے نزدیک جمہور کے خلاف ہی حشویہ کا اوسمین کہ ایک فرقہ جہمیہ سے

روزی دے جو کوئی ایمان لاوے اونمین سے یعنے اس شہر کے رہنے والونمین سے ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَأُمَتِّعُهُ
قَلِيلًا فرمایا حق تعالیٰ نے پس جو کوئی کفر کریگا پس فائدہ دونگا اوسکو تھوڑا یعنے دنیا ہی مین دونگا ثُمَّ أَضْطَرُّهُ إِلَىٰ عَذَابِ النَّارِ پھر کرونگا
بے بس کرونگا اوسکو طرف عذاب آگ کے وَبِئْسَ الْمَصِيرُ اور برا مرجع ہی دوزخ وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ
اور یاد کر جب اٹھاتے ابراہیم نے بنیاد خانۂ کعبہ سے اور اسمٰعیل نے ابراہیم فاعل ہی اور لفظ اسمٰعیل کا عطف ہی ابراہیم پر کہ یہہ بھی باپ کے
ساتھ رفع قواعد مین شریک تھے اور یہہ حکایت ہی زمان ماضیہ سے اور حاصل معنے یہہ ہین کہ جب اٹھاتا تھا ابراہیم علیہ السلام بنیاد گھر کی اور
اسمٰعیل اور یہان صیغہ مضارع کا لائے ہین واسطے استحضار صورت عجیبہ کے کہ خبر دادیم سعی ابراہیم اور اسمٰعیل کے سے خدا تعالیٰ نے کی بعضے
کہتے ہین کہ بنیاد کعبہ کی حضرت ابراہیمؑ کے وقت سے تھی طوفان نوحی مین خراب ہوئی تھی حضرت ابراہیم نے معہ اسمٰعیل پھر بنیاد اوسکے دیوارون کی
جہان پہلے تھین بمعاونت جبرئیل رکھی لکھا ہی کہ آدم علیہ السلام جب زمین پر آئے تو قواعد انکا آسمان تک تھا کھڑے ہوتے تھے تو سر مبارک انکا
آسمان تک پہنچتا تھا بتسبیح ملائکہ کی سنتے تھے اور عجائبات آسمان کے دیکھتے تھے اونکو دیکھ کر جتنے مخلوقات زمین پر تھے ڈر کر بھاگے پھر قد مبارک
حق تعالیٰ نے اونکا بتدریج کم کرتے کرتے ساٹھ گز کا رکھا جو تسبیح ملائکہ اونھون نے نہ سنی تو دعا کی اور شکایت وحشت سے اپنی کسی حق تعالیٰ نے
نے ایک کوٹھا یاقوت کا کہ دروازہ اوسکا زمرد کا تھا بہشت سے اتار کر جہان کعبہ ہی وہین کھڑا کر دیا اوسے طواف گاہ آدم کا مقرر کیا
حضرت آدم زمین ہند سے چالیس بار اوسکے طواف کیلئے گئے اور فرشتون نے کہا کہ حج تیرا قبول ہوا زمانہ نوح علیہ السلام تک یہہ مطاف عالم
رہا پھر طوفان نوحی ہین کہ تمام زمین غرق ہوگئی فرشتونکو حکم ہوا آسمان چہارم پر لیگئے اب وہین ہی اوسے بیت المعمور کہتے ہین ستر ہزار فرشتے
ہر روز اوسکا طواف کرتے ہین پھر قیامت تک اونکی نوبت نہین آتی انکے اتنے فرشتے اوسکے گرد ہین اور یہان حضرت ابراہیم کے زمانے تک
وہ مکان خالی رہا عمارت سے پھر حضرت ابراہیمؑ کو فرمان ہوا کہ وہان خانۂ کعبہ بنا کریں اور جبرئیل کو حکم ہوا کہ حدود اوسکی بتاوین اور بعضے کہتے ہین
کہ جسقدر وہ کوٹھا تھا اتنی جگہہ سایہ ابر کا رہتا تھا حق تعالیٰ نے فرمایا جہان سایہ ابر کا ہی وہی اوسکی حد ہی حضرت ابراہیم کو حکم کیا اسیقدر
گھر بناؤ اوسمین عبادت کرو غرض بہر تقدیر جسقدر عرض وطول مین وہ کوٹھا تھا اور جہان تھا وہین اسی قدر لمبا چکلا اونھون نے کوٹھا بنایا
جبرئیل علیہ السلام پتھر لاکر اسمٰعیل علیہ السلام کو دیتے تھے اسمٰعیل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیتے تھے یہہ بناتے تھے تا آنکہ تیار ہوا
اور پھر اوسمین پانچ پہاڑون کے لگے طور سینا کے طور رینا کے طور لبنان کے جودی کے حرا کے اور حجر اسود جو خانۂ کعبہ مین لگا ہی یہہ یاقوت
سفید تھا جبرئیل علیہ السلام نے وقت طوفان کے نیچے جبل ابو قبیس کے چھپا دیا تھا پہاڑ پھٹ گیا اور وہ یاقوت حضرت ابراہیم کو دیا
حضرت ابراہیم نے خانہ کعبہ کے دروازہ مین رکھدیا کافرون کے اور عورتون حیض والیونکے ہاتھ لگانے سے کہ ایام جاہلیت مین طواف
کو آتے تھے وہ یاقوت سفید سیاہ ہوگیا اور بعضون نے کہا ہی کہ حضرت ابراہیم کوہ ابو قبیس پر جاتے تھے کوہ نے آواز کیا کہ اے ابراہیم
تیری امانت میرے پاس رکھی ہی لے اور دروازہ مین خانۂ کعبہ کے رکھ آپنے وہان سے لاکر جہان حجر اسود اب ہی وہین رکھدیا بحر مواج
مین تمام قصہ لکھا ہی غرض بعد اتمام خانہ کعبہ کے حضرت ابراہیم و اسمٰعیل نے دست تضرع اوٹھا کر دعا کی رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ
السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ای پروردگار ہمارے قبول کر ہمسے یہہ کام نیک تحقیق تو ہی ہے سننے والا دعا ہماری جاننے والا نیتین ہماری رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا
مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ ای پروردگار ہمارے اور کر ہم دونون کو مطیع مخلص موحد واسطے اپنے اور اولاد ہماری
سے ایک جماعت مطیع واسطے تیرے وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اور دکھا ہمکو طرح عبادت ہمارے کی یعنے مواضع کہ اوسمین افعال
حج بجا لاوین جیسی میقات احرام اور عرفات اور مناسک اور پھرا اوپر ہمارے یعنے قبول توبہ کر ہماری اور درگذر ہمسے اگر کچھہ تقصیر اور
قصور عمل مین واقع ہو إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ تحقیق تو ہی ہے قبول کرنیوالا توبہ مقصرونکی اور بخشنیوالا گنہگارون کا رَبَّنَا وَابْعَثْ
فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ ای پروردگار ہمارے اور بھیج بیچ اونکے یعنے ذریت میرے کے پیغمبر اونمین سے کہ زبان اوسکی وہ

وہ سمجھین تاکہ اونکو عزت اور شرف حاصل ہو بسبب اوسکے پڑھنے اوپر اونکے آیتین تیری وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ اور سکھاوے اونکو کتاب قرآن اور حکمت یعنے معانی قرآن کی یا بیان کرے جو کچھ اوسمین امر اور نہی اور حلال اور حرام ہی اور پاک کرے اونکو گناہ سے بسبب بیان شرایع اور احکام کے اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ تحقیق تو ہی غالب توانا قادر ہی اوپر اجابت دعا ہمارے کے حکمت والا حق تعالیٰ نے یہہ دعا اونکی قبول کی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اولاد اسمٰعیل مین سے مبعوث کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی مین بلایا ہوا ابراہیم کا ہون اسیطرف اشارہ ہی وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اور کون شخص پھر جاتا ہی دین ابراہیم کے سے یعنے کوئی شخص نہین پھرتا اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ مگر جسنے بے عقل کیا جان اپنے کو یا خوار کیا نفس اپنے کو وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا اور تحقیق کیا ہمنے پسند ابراہیم کو بیچ دنیا کے ساتھ کرم اور فتوت کے یا ساتھ شرف نبوت کے یا عبادت کے یا خلعت کے یا خانہ کعبہ کی عمارت کے وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ اور تحقیق وہ بیچ آخرت کے البتہ نیکنامونسے ہی اور فیروزی پانیوالونسے ہی بیچ صلاح اور فلاح کے اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ یاد کر جب کہا ابراہیم کو پروردگار اُسکے نے مطیع ہو یعنے اطاعت کر فرمان میرے کی یا تسلیم کر جو مجاری قضا اوپر تیرے جاری کرون قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہا ابراہیم علیہ السلام نے مطیع ہوا مین واسطے پروردگار عالمونکے جو چاہے وُہ کرے وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ اور وصیت نصیحت کی ساتھ کلمہ اسلمت کے یا ساتھ ملت اپنی کے ابراہیم نے بیٹون اپنونکو اور یعقوب نے اولاد اپنی کو ساتھہ مواظبت جدا اپنے کے اور مضمون نصیحت اُن دُونونکا یہہ تھا يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ اے بیٹو میرے تحقیق اللہ نے پسند کیا ہی واسطے تمھارے دین مشروع مامور بہ کہ اسلام ہی فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ پس نہ مریو مگر درآنحال کہ تم مسلمان ہو مطیع خدا یعنے اسلام پر ہمیشہ رہو یہانتک کہ موت آئے تمھاری اسلام پر پس نہی ترک اسلام سے ہی نہ موت سے چنانچہ بحر مواج والینے یہان اعتراض لکھا ہی کہ موت امور اضطراری سے ہی منہی عنہ کیونکر ہوسکے پھر بھی جواب دیا ہی کہ نہی موت سے نگر در وقت اسلام امر باسلام ہی بوقت موت اور معنی کونوا مسلمین حین تموتون یعنے اسلام پر رہو جسوقت مرو اور یہہ آیت رد قول یہود مین ہی کہ وہ کہتے تھے مامات نبی الا علی الیہودیۃ یعنے نہین موا کوئی نبی مگر او پر یہودیت کے فضل یہودیت کا دین اسلام پر کرتے تھے حق تعالیٰ نے اونکو جھٹلایا اور انبیا کا مزا دین اسلام پر فرمایا چنانچہ اور آیت شریفہ مین بھی ہی ما کان ابراهيم يهوديا ولا نصرانيا ولكن كان حنيفا مسلما اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ کیا تھے تم حاضر جسوقت آئی یعقوب کو موت یعنے اسباب اور علامات اوسکی یاد رکھتے ہو اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ جب کہا بیٹون اپنونکو کس چیز کو عبادت کروگے تم پیچھے وفات میری کے قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ کہا اونھون نے عبادت کرینگے ہم خدا تیری اور خدا باپون تیرے ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق کی اسمٰعیل اونکے چچا تھے اونکو بھی باپ کہا اسواسطے کہ اہل عرب چچا کو بھی باپ کہتے ہین اور حرمت اوسکی برابر باپ کے نگاہ رکھتے ہین اِلٰهًا وَّاحِدًا اعبادت کرین ہم خدا کی کہ یگانہ اور یکتا ہی وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ اور ہم واسطے اوسکے فرمانبردار ہین تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ یہہ ابراہیم اور یعقوب اور اولاد اونکی ایک امت تھی تحقیق گذر گئی لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ واسطے اوسکے ہی جو کچھ کمایا اوسنے اور واسطے تمھارے ہی جو کمایا تم نے یعنے موافق اعمالون کے جزا دی جاویگی وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور نہ پوچھے جاؤگے اوس چیز سے کہ تھے وہ کرتے اس آیت شریفہ مین رد اعتقادات یہود کا فرمایا ہی یہود کا عقیدہ تھا کہ بیٹونکو باپ کی طاعت کا ثواب ملیگا اور اونکے کفر پر معاقب ہونگے حق تعالیٰ نے ارشاد کیا کہ نہ تمھین اعمال اونکے سے ثواب ہی اور نہ اونھین افعال تمھارے سے مواخذہ وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا اور کہا یہود نے اہل اسلام کو ہو جاؤ تم موسوی اور کہا نصاریٰ نے ہو جاؤ تم عیسوی راہ پاؤگے تم قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ موسوی نہ عیسوی بلکہ پیروی کرتے ہین ہم دین ابراہیم کی کہ مایل ہی سب کجیون سے طرف راست کے یا ابراہیم مائل تھا سب دینونسے طرف دین اسلام کے اور بحر مواج مین لکھا ہی قل بل اتبعوا ملۃ ابراھیم کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ تم پیروی کرو ملت ابراہیم کی سوال بل حرف عطف ہی اور اتبعوا ملۃ معطوف ہی اور کونوا ہودا او نصاریٰ معطوف علیہ ہی اور یہہ نہین ہوسکتا اسواسطے

کہ یہہ مقولہ یہود اور نصاریٰ کا ہی اور اتبعوا مقولہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی **جواب** عطف اوپر کلام غیر کے اوپر وجہ تلقین کے ہی وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اور نہ تھا ابراہیم مشرکون سے قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ کہو ای تابعان ملت ابراہیم اعراض کرکے قول یہود اور نصاریٰ سے کہ وہ تمکو اپنے دین پر بلاتے ہین انکے جواب مین یہہ کہ ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے اور اوس چیز کے کہ اتاری گئی طرف ہمارے یعنے قرآن اور ساتھ اوس چیز کے جو اتاری گئی طرف ابراہیم کے اور اسمٰعیل اور اسحاق اور یعقوب کے اور اولاد اوسکی کے اگرچہ اولاد ابراہیم اور یعقوب پر کوئی کتاب نہین نازل ہوئی لیکن عبادت کرتے تھے وہ ساتھ احکام صحف کے پس گویا وہی اونپر نازل تھے جیسے ہمپر قرآن وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ اور ایمان لائے ہم ساتھ اوسکے جو چیز دیگئی ہی موسیٰ اور عیسیٰ کو یعنے تورات اور انجیل اور تمام دلائل نبوت اور جو کہ دیگئین پیغمبرونکو کتابین معجزات پروردگار اپنے سے لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ نہین جدائی ڈالتے ہم درمیان کسیکے اُن مین سے بلکہ سب پر ایمان رکھتے ہین وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ اور ہم واسطے خدا کے مطیع ہین فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوْا پس اگر ایمان لاوین یہود اور نصاریٰ مانند اوس چیز کے کہ ایمان لائے تم ساتھ اوسکے یعنے سب کتابون اور پیغمبرونپر پس تحقیق راہ پائی وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ اور اگر پھر گئے پس سوا اوسکے نہین کہ وہ بیچ اختلاف کے ہین اور عداوت کے اور ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو دشمنی اونکی سے اندیشہ ناک نہو فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ پس شتاب کفایت کریگا تجھ کو اُنسے اللہ یعنے باز رکھیگا تجھ سے شر یہود اور نصاریٰ کا اللہ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ اور وہی ہی سننے والا باتین موحدون اور مشرکون کی اقرار اور انکار بھری ہوئین اور جاننے والا اعتقاد دونون گروہ کے بعد نزول ان آیتونکے یہود نے متابعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سے بالکلیہ اعراض کیا اور ترسائیون نے بھی طرح مخالفت کی ڈالی ساتھ مسلمانون کے اور فخر اپنا کرنے لگے کہ ہمارے یہان صبغہ ہی اور تمھارے یہان نہین اور صبغہ اونکا یہہ تھا کہ جب اونکے یہان بچہ پیدا ہوتا تو ساتوین روز اوسے زرد پانی مین غوطہ دیتے تھے اور اوسے آب معمودیہ کہتے تھے اور اپنے اعتقاد مین سمجھتے تھے کہ اب پاک ہوگیا چنانچہ کہتے تھے کہ یہہ صبغہ تطہیری بچونکی اور حالانکہ دین مسیحی مین یہہ بات نتھی اور اوسے قایم مقام ختان کے جانتے تھے حق تعالیٰ نے فرمایا صِبْغَةَ اللَّهِ کہو ای مسلمانو رنگ دیا ہی ہمکو اللہ نے وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً اور کون ہی بہتر اللہ سے رنگ مین سمجھ لیجئے کہ لفظ صبغہ کا کلام نصاریٰ مین بیچ صحت تطہیر کے واقع تھا پس حق تعالیٰ نے یہی لفظ صبغہ بجائے تطہیر ارشاد کیا حاصل معنی کا یہہ ہی کہ کہو ای مسلمانو ہم ایمان لائے ساتھ خدا کے کہ اوسنے ہمین لوث کفر سے بتطہیر ایمان پاک کیا اور کون نیک تر ہی اللہ سے پاک کرنے مین بعضون نے کہا ہی کہ مراد اس سے ختان ہی کہ تطہیر مسلمانان ہی وَنَحْنُ لَهُ عَابِدُونَ اور ہم واسطے اوسی کے عبادت کرنیوالے ہین اہل تصفیہ قلوب کے نزدیک صبغۃ اللہ رنگ گوناگون ہی ضلال افعال اور صفات واجبی کا کہ بسر لطیفہ قلب مین ظاہر ہوکر دل عشاق کے تزکیہ پایا ہی اور اہل تزکیہ نفوس کے نزدیک نور صفات الٰہیہ ہی کہ بالوان مختلفہ مشہود ہوکر آرزو مٹاتا ہی اور اہل عناصر کے نزدیک ایک رنگ ہی تجلیات ذاتیہ الٰہیہ کا کہ بعد تصفیہ قلب اور تزکیہ نفس کے مثل برق کے جلوہ گر ہوکر تمام بدن مشتاقان وصال کا جلاتا ہی اور اہل کمالات کے نزدیک ظہور تجلی ذاتی دائمی کا ہی کہ بہ ہیئت وجدانی پر توافگن ہوکر اخص خواص کو مثل عوام کے بناتا ہی اول فرقہ ولایت صغریٰ والا ہی کہ ولایت اولیا کی ہی دوسرا ولایت کبریٰ والا ہی کہ ولایت انبیا کی ہی تیسرا ولایت ملائکہ ملاء اعلیٰ کی ہی چوتھا کمالات والا ہی کہ سب سے بالا ہی لکھا ہی کہ یہود اور نصاریٰ از راہ تعصب کہتے تھے کہ نحن ابناء اللہ واحباءہ شرف دوستی اور عزت فرزندی ہمین حق تعالیٰ سے ثابت ہی ہم سزاوار تر ہین بھلائیون مسلمانون کی نسبت حق تعالیٰ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا قُلْ أَتُحَاجُّونَنَا فِي اللَّهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ کہہ جوابمین اونکے کیا جھگڑتے ہو تم ہمسے بیچ دین خدا کے اور دعوے الوہیت کے کہ انتساب اپنا بحق کرتے ہو اور حال یہہ ہی کہ وہ پروردگار ہمارا ہی اور پروردگار تمھارا اور جب ربوبیت اوسکی سب پر لازم ہی تو عبودیت اوسکی سب پر واجب ہی وَلَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ اور واسطے ہمارے ہی جزا عمل ہمارے کی اور واسطے تمھارے ہی مکافات عمل تمھاری وَنَحْنُ لَهُ مُخْلِصُونَ اور ہم واسطے اوسکے اخلاص

کرنیوالے ہین بیچ اعتقاد اور عمل کے ام تقولون ان ابراھیم واسمعیل واسحق ویعقوب والاسباط کانوا ھودا او نصاری
کیا کہتے ہو تم اے یہود اور نصاریٰ تحقیق ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور اولاد اسکی تھی یہودی اور نصاریٰ یہود کہتے تھے نصاری نصاریٰ قل
ءانتم اعلم ام اللہ کہہ تو کیا تم بہت جاننے والے ہو یا اللہ کہ اُسنے اونکو اس دین پر مبعوث کیا ومن اظلم ممن کتم شھادۃ
عندہ من اللہ اور کون شخص بہت ظالم ہی اوس شخص سے کہ چھپاتا ہی گواہی کو جو نزدیک اوسکے ثابت ہی طرف سے اللہ
کے یعنے بواسطہ کتاب الہٰی جانتا ہی یہہ تعریض اہل کتاب کی ہی کہ چھپاتے تھے اہل شہادت کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے حق
مین کہ نبی جانتے تھے اور گواہی نہین دیتے تھے وما اللہ بغافل عما تعملون اور نہین اللہ بیخبر اوس چیز سے کہ کرتے ہو تم کتمان حق
اور تکذیب قرآن اور انکار نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم تلک امۃ قد خلت یہہ جو پیچھے مذکور ہی ایک امت تھی تحقیق گذر گئی
لھا ما کسبت ولکم ما کسبتم ولا تسئلون عما کانوا یعملون واسطے اونکے تھا جو کچھہ کمایا اونھون نے اور واسطے تمھارے ہی جو
کچھہ کمایا تم نے نہ پوچھے جاؤگے تم اوس چیز سے کہ تھے وہ کرتے تکرار اس آیت کا واسطے تاکید کے ہی اسیواسطے بغیر عطف کے لائے لکھا ہی
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین طرف کعبہ کے نماز پڑھتے تھے بعد ہجرت کے جب مدینہ منورہ مین تشریف لائے فرمان الہٰی ہوا کہ نماز طرف
بیت المقدس کے پڑھو یہود اسبات سے خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ دین ہمارا نہین رکھتے لیکن ہمارے قبلے کیطرف
نماز تو پڑھتے ہین اور ایک روایت مین ہی کہ یہود کہنے لگے کہ یہہ مرد اور اصحاب اوسکے منہہ طرف قبلے ہمارے کیے لائے جب تک کہ نماز ہماری
نہ دیکھی جہت قبلے کی نہ پہچانی خاطر مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اسبات سے ملول ہوئی فرمان الہٰی صادر ہوا کہ منہہ بیت المقدس
سے طرف کعبۂ ابراھیمی کے لاؤ یہود اور منافقون نے بعد تحویل کعبہ کے زبان طعن کی کھولی حق تعالیٰ نے اوسحال سے خبر فرمائی سیقول
السفھاء من الناس شتاب ہی کہ کہینگے بیوقوف لوگونمین سے یعنے یہود اور منافقان مدینہ ما ولھم عن قبلتھم التی کانوا علیھا
کس چیز نے پھیرا مسلمانون کو قبلے اونکے سے جو تھے وہ اوپر اوسکے یعنے بیت المقدس کے قل للہ المشرق والمغرب کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
واسطے اللہ کے ہی مشرق کہ خانۂ کعبہ اس جانب ہی اور مغرب کہ بیت المقدس اسطرف ہی یھدی من یشاء الی صراط مستقیم راہ دکھاتا
ہی جسکو چاہتا طرف راہ سیدھی کے کہ دین اسلام اور کعبہ خلیل اللہ ہی معلوم کیجئے کہ نومین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ ہونا اجماع کا حجت
نکلتا ہی وہ یہہ ہی وکذلک جعلناکم امۃ وسطا اور اسیطرح سے کیا ہمنے تمکو امت بہتر بیچ کی ذلک اشارت ہی طرف مضمون یہہ
من بشار کے یا طرف مضمون یولی امی جہت شار کے کہ للہ المشرق والمغرب سے مفہوم ہوتا ہی حاصل معنی کا یہہ ہی کہ جیسی راہ راست دکھائی
ہمنے تمھین یا جیسی قبلۂ بیت المقدس سے طرف کعبۂ ابراہیم کے لائے ہم ایسے ہی کیا ہم نے تمکو امت افضل سب امتون سے وسط کے معنے افضل
کے ہین کہ افضل قوم کا درمیان ہوتا ہی اور توابع اوسکے گرد کھڑے ہوتے ہین یا وسط مرکز عدل ہی کہ چپ و راست میل نہین رکھتا یا وسط
میانہ روی ہی کہ اسمین افراط و تفریط نہین نہ افراط نصاری کا سا ہی کہ عیسے علیہ السلام کو ابن اللہ کہتے تھے اور نہ تفریط یہود کی سی ہی کہ
نبوت عیسے علیہ السلام کی قبول نہ کی حضرت مریم پر افترا کیا ناحق قتل انبیا کیا پس یہہ دونون گروہ بسبب افراط اور تفریط کے گمراہ ہوئے اور امت
محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق تعالیٰ نے میانہ روی عنایت کی کہ خیرالامور اوساطہا لتکونوا شھداء علی الناس تاکہ ہو تم گواہ واسطے انبیا
کے اوپر لوگونکے کہ منکران نبوت ہین دن حشر کے ویکون الرسول علیکم شھیدا اور ہووے پیغمبر یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوپر تمھارے
گواہ دلیل پکڑی ہی ابو منصور ماتریدی نے ساتھہ اس آیت کے اوپر اسبات کے کہ اجماع حجت ہی اسواسطے کہ حقتعالیٰ نے وصف کیا ہی
اس امت کا بعدالت اور عدل پس جب جمع ہون یہہ اوپر ایک شی کے اور شاہدی دین ساتھہ اوسکے تو کیونکر حجت نہو قول اونکا چنانچہ
مدارک مین ہی اور طرف اوسی کے ہی میل قاضی بیضاوی کا اور تمسک فخرالاسلام بزدوی کا وما جعلنا القبلۃ التی کنت علیھا
اور نہین کیا ہم نے قبلہ جو تھا تو اوپر اوسکے الا لنعلم من یتبع الرسول ممن ینقلب علی عقبیہ مگر تو کہ جانین ہم اوسکو جو پیروی کرتا ہے

رسول کی اوس سے جو پھر جاتا ہی اور یہ دونون ایڑیون اپنی کے حاصل یہہ ہی کہ تحویل کعبے کی کئی ہم نے تو کہ تمیز ہو جاوے درمیان
پیرو اور غیر پیرو تیرے کے وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ اور البتہ ہی یہہ تحویل کعبے کی بڑی اور گران مگر اوپر اون لوگونکے
جو راہ دکھائی اونکو اللہ نے اونھون نے تحویل کعبہ کی حق جانی بخلاف یہود کے کہ دلونمین اونکے شبہے پڑنے لگے اور ایک شبہ یہہ تھا کہ
مسلمانون پر یہود طعنہ کرتے تھے کہ اگر قبلہ برحق کعبۂ ابراہیمی ہی تو جھون نے بیت المقدس کی طرف نمازین پڑھین اور قبل تحویل کعبہ کے مر گئے
جیسے اسعد بن زرارہ اور براء بن معرور رضی اللہ عنہ چاہے کہ وہ گمراہ ہون حق تعالیٰ نے رفع شبہ اونکے مین فرمایا وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ
اِيْمَانَكُمْ اور نہین ہی اللہ کہ ضایع کرے ایمان تمھارا اور نہ قبول کرے نماز تمھاری کہ طرف بیت المقدس کے پڑھی ہی اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ
لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ تحقیق اللہ تعالیٰ ساتھ لوگونکے البتہ شفقت کرنیوالا ہی مہربان معلوم کیجیے کہ دسوین آیت آیات مسایل سے کہ جس سے،
مسئلہ فرضیت توجہ الی الکعبۃ کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى السَّمَآءِ تحقیق دیکھتے ہین ہم پھرنا منہہ تیرے کا بیچ آسمان کے
یعنے بطرف آسمان کے انتظار وحی مین یہہ آیت بامر تحویل کعبہ نازل ہوئی ہی اور سبب نزول کا اوسکے یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ملول رہتے تھے یہود کے اس طعن سے کہ کہتے تھے پیغمبر ہمارے قبلہ کی طرف نماز پڑھتا ہی اسیواسطے آرزو رکھتے تھے کہ قبلۂ ابراہیمی کیطرف حکم
الٰہی آجاوے نماز کا کہ اقدام قبلتین ہی اور اس حق مین جبرئیل سے بھی کہا تھا جبرئیل اپنے مقام پر گئے تھے آپ ہر ساعت طرف آسمان کے دیکھتے
تھے بہ انتظار وحی کہ ناگاہ جبرئیل آئے اور آیت لائی کہ ہم متوجہ دیکھتے ہین طرف آسمان کے فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا پس البتہ پھیرینگے
ہم تجھے طرف اوس قبلے کے کہ پسند کرتا اوسکو فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ پس پھیر منہہ اپنے کو طرف مسجد حرام کے مراد منہہ سے
تمام بدن ہی اور مسجد حرام مسجد با احترام ہی کہ خانہ کعبہ بیچ اسکے ہی قبلے دو ہین ایک تو بیت المقدس جسے مسجد اقصیٰ کہتے ہین دوسرا کعبہ
ہی جسے مسجد حرام کہتے ہین بنا کیا اوسکو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اور نماز پڑھتے تھے طرف اسی کے بعد زمانے اونکے حضرت موسیٰ علیہ
السلام اور حضرت داؤد علیہ السلام وغیرہما نماز پڑھتے تھے طرف بیت المقدس کے جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو مکے مین بعد
وحی تیرہ مہینے رہے اور نماز پڑھتے رہے طرف مسجد حرام کے اور زاہدی مین روایت ہی ابن عباسؓ سے سترہ مہینے کی اور انس بن مالک
سے انتیس مہینے کی قبل ہجرت کے طرف مدینے کے اور مامور ہوئے نماز پڑھنے کے طرف بیت المقدس کے اور وجہ اوسکی پیچھے مذکور ہی
روایت ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بیشتر دوشنبے کے دن نصف ماہ رجب کے مین دوسرے برس ہجرت کے مسجد بنی سلمہ مین طرف بیت
المقدس کے نماز ظہر کی بجماعت مسلمانان ادا فرماتے تھے رکوع رکعت دوسر کا تھا کہ یہہ حکم نازل ہوا قبلۂ اہل صفا صفونکے پیچھے آئے
اور متوجہ بطرف کعبہ ہوئے مردونکی صف آگے تھی پیچھے ہو گئے اور عورتونکی صف پیچھے تھی آگے ہو گئی مرد عورتونکی جگہہ عورتین مردونکے
مقام پر کھڑی ہوئین دو رکعت نماز جو باقی رہی تھی آپنے طرف کعبے کے پڑھی اوس مسجد کا نام مسجد قبلتین مشہور ہو گیا سمجھہ لیجئے کہ ذکر مسجد
حرام کا فرمایا نہ کعبہ کا اسواسطے کہ غائب کو واجب ہی مراعات جہت کی نہ عین کعبہ کی اور تحقیق تصریح کی ہی بیچ زاہدی کے کہ مراد مسجد حرام
سے کعبہ ہی لیکن شاہدین کیواسطے عین اوسکا ہی اور غائبین کیواسطے جہت اوسکی ہی اور کعبہ نزدیک فقہا کے ہوائے کعبہ اور عرصہ اوسکا ہی
نہ جدار اسیواسطے جب منہدم ہو جاوے کوٹھا اوسکا تو جائز ہی نماز طرف جہت اوسکے اور دلیل ہی اوپر اوسی کے جو کہا ہی صاحب ہدایہ
نے ومن صلی علی ظهر الكعبة جازت صلوته خلافا للشافعي اسواسطے کہ کعبہ ہوا اور عرصہ ہی زمین سے آسمان تک نزدیک ہمارے
طرف بنا کے اسی واسطے اگر نماز جبل ابی قبیس پر پڑھین تو جائز ہی حال آنکہ بلند ہی کعبہ سے مگر یہہ ہی کہ مکروہ ہی بجہت تعظیم کعبہ کے
اور جہت کعبہ کی کہ جدھر نمازین منہہ کرنا فرض ہی وہ ہندوستان والونکو بین المغربین ہی جہان سورج جاڑے مین ڈوبتا ہی اور
جہان گرمیون مین ڈوبتا ہی ان دونون کے درمیان ہی چنانچہ تفسیر احمدی مین رسالہ شہاب الملۃ والدین سے نقل کی ہی روایت ہی
براء بن عازب سے کہ تشریف لائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ مین پس نمازین پڑھین طرف بیت المقدس کے سولہ مہینے پھر متوجہ

بطرف کعبہ ہوئے چنانچہ کشاف مین مذکور ہی بعد تخصیص خطاب کیواسطے تصریح عام حکم کے سب امت کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ اور جہان کہین ہو تم خشکی مین تری مین آبادی مین و ویرانہین بوستانہین کوہستانہین شرقمین غربمین اور چاہو کہ نماز پڑہو پس پھیرو مونہون اپنے کو طرف کعبہ ابراہیمی کے وَإِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ اور تحقیق وہ لوگ کہ دی گئی تھی کتاب تورات جنھین البتہ جانتے ہین یہہ کہ یہہ تحویل کعبہ کی یا توجہ بطرف کعبہ حق ہی حکم اوسکا پروردگار اونکے سے ہی اسواسطے کہ توریت مین پڑھا ہی کہ پیغمبر آخرالزمان طرف دو قبلونکے نماز پڑہینگے اور آخر قبلہ جو ہمیشہ اوسپر رہینگے وہ اور امت اونکی قیامت تک کعبہ ہی وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ اور نہین اللہ بیخبر اوس چیز سے کہ کرتے ہین یہود اور تعملون بتاء ثنات فوقانیہ بھی قرأت ہی خطاب اہل کتاب کو بھی بوجہ التفات غیب سے طرف خطاب کے وَلَئِنْ أَتَيْتَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ بِكُلِّ آيَةٍ مَا تَبِعُوا قِبْلَتَكَ اور اگر لاوے تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم آگے ان لوگونکے جو دئے گئے ہین کتاب یعنے یہود اور ترسا اور پر صدق اور حقیقت کعبہ کے ہر آیت یعنے ہر معجزہ اور دلیل اور علامت نہ پیروی کرینگے قبلہ تیرہی کی وَمَا أَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ اور نہ تو پیروی کرنیوالا ہی قبلہ اونکے کی وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ اور نہین بعضے اونکی پیروی کرنیوالے قبلہ بعض کی یعنے قبلہ نصاری کا کہ شرق ہی تابع یہود کے ہوکر توجہ بغرب نہ کرینگے اور قبلہ یہود کا کہ غربی ہی یہہ تابع نصاری کے ہوکر توجہ بشرق نہ کرینگے وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ اور البتہ اگر پیروی کرے تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم بر سبیل فرض محال خواہشون اونکی کعبہ کے حق مین پیچھے اوس چیز کے کہ آیا تیرے پاس علم سے کہ قبلہ ابراہیم حق ہی إِنَّكَ إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ البتہ تو اوسوقت کہ متابعت اونکی کرے ظالمون سے ہو خطاب ظاہر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی لیکن معنو نمین خطاب امت پیغمبر کو ہی یہان ایک سوال وارد ہوتا ہی وہ یہہ ہی کہ مطلب اونکا نماز پڑھانی پیغمبر کو طرف کعبے اونکے ہی پس مطلوب سبکا ایک ہوا اہوا ہم بصیغہ جمع اس ایک مطلوب کو کسواسطے ذکر کیا اوسکے کئی جواب ہین ایک تو یہہ کہ اہوا کی معنی خواہش اور طلب کی ہین اور طلب باعتبار کثرت طالبون کے متعدد ہوتی ہی اگرچہ سبکا مقصود ایک ہوتا ہی دوسری یہہ کہ خواہش اونکی کہ نماز پڑھنی پیغمبر کی طرف قبلے اونکے ہی یہہ متضمن کئی مطلوب کو ہی کہ خواہش کرنا انکا قبلہ سے اور پہچاننا اوسکا اور منہہ طرف اوسکے نماز مین لانا پس جب یہہ مطلوب متضمن کئی مطلبون کا ہوا تو صیغہ جمع کا لانا مناسب ہوا تیسری یہہ کہ توجہ اونکی قبلہ کی طرف کرنا اگرچہ ایک خواہش ہی لیکن باعتبار مراتب اور افراد کے بہت خواہشین ہین ظالمین پر وقف لازم اور وقف منزل ہی الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ جو لوگ کہ دی ہمنے اونکو کتاب تورات پہنانتے ہین قرآن کو یا پیغمبر آخرالزمان کو کہ رسول برحق ہین كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ جیسے پہچانتے ہین بیٹون اپنے کو اور لڑکون کو یعنے کمال شناخت رکھتے ہین وَإِنَّ فَرِيقًا مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ اور تحقیق ایک فرقہ اونمین سے چھپاتے ہین حق کو عوام بے عقل جاہل اور وہ جانتے ہین کہ ہم چھپاتے ہین یہان وقف لازم اور وقف منزل ہی الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ حق پروردگار تیرہی کی طرف سے ہی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس ہرگز نہو تم خطاب پیغمبر کو ہی لیکن مراد امت ہی شک لانیوالونسے اسباتمین کہ امر قبلہ کا غیر اللہ ہی سے ہی بلکہ اللہ ہی سے ہی وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا اور ہر کسیکو ایک طرف ہی کہ وہ منہہ کرتا ہی ادھر مولیہا بصیغہ اسم فاعل اگر بصیغہ اسم مفعول کہے تو یہہ معنی ہوئی کہ ہر گروہ کو ایک جہت ہی کہ وہ طرف اوسکے توجہ کیا گیا ہی ضمیر ہو کی عاید ہی طرف کل کے حاصل یہہ ہی کہ ہر فرقہ گروہ کا ایک ایک قبلہ ہمیشہ ہی کہ طرف اوسی کے متوجہ رہتا ہی کسی کی توجہ باسلام ہی کسیکا منہہ باصنام ہی کسیکا مال و اموال پر کسیکی خاطر حشمت و اجلال پر کسیکی آنکھ بزن و فرزند ہی کوئی بحسن و جمال پابند ہی کوئی بعبادت خدا مصروف ہی کوئی بہ متابعت ہوا مالوف ہی ؎ ہر قوم راست راہی دینی و قبلہ گاہی فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ پس دوڑو تم بھلائیونکو یعنے اے مسلمانو سبقت کرو تم اوپر اورونکے بیچ نیکیونکے ایک اونمین سے توجہ بہ کعبہ ہی یعنے بہ حقیقت کعبہ کہ عبادت اس ذات سے ہی کہ مسجود تمام ممکنات کی ہر لحظہ و لمحہ اوسی کی طرف متوجہ رہو کہ وہی کعبہ ہی وہی قبلہ و ہی معبود ہی وہی مسجود ہی ؎ قبلہ شاہان ہی تاج و تخمگاہ +

قبلۂ اہل دول ہی عزوجاہ + قبلۂ ارباب دنیا مال ہی + لمحہ لمحہ اس سے وہ خوشحال ہی + قبلۂ عشاق ہی دیدار یار + قبلۂ عارف جمال کردگار اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یَاْتِ بِکُمُ اللّٰہُ جَمِیْعًا جہان کہین ہوگے تم اور جس قبلہ کی طرف کہ منہہ لاؤگے تم اہل کتاب لے آویگا تمکو اللہ سب کو جمع کرکر قیامت کے دن واسطے امتیاز حق کے باطل سے اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے احضار و تمیز سے قادر ہی وَمِنْ حَیْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْہَکَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اور جہان سے نکلے تو اسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم واسطے سفر کے پس پھیر تو منہہ اپنے کو وقت نماز کے طرف مسجد حرام کے وَاِنَّہُ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّکَ اور تحقیق یہہ تحویل قبلہ طرف کعبہ کے البتہ حق ہی اتری ہی پروردگار تیرے وَمَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اور نہین ہی اللہ بیخبر اوس چیز سے کہ کرتے ہو تم یا کرتے ہین یہہ اوپر اختلاف قرأتین کے کہ تعلمون اور یعلمون ہی بصیغۂ خطاب اور غیبت یہہ جملہ معترضہ ہی واسطے وعید اور ترہیب کے کہ آگاہی قادر مطلق جرائم مجرمان پر موجب تہدید اور تشدید اونکے کی ہی وَمِنْ حَیْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْہَکَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اور ہر مکان سے بیچ زمان کے باہر آوے تو اسی محمد پس پھیر منہہ اپنے کو طرف مسجد حرام کے وَحَیْثُ مَا کُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْہَکُمْ شَطْرَہٗ لِئَلَّا یَکُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَیْکُمْ حُجَّۃٌ اور جہان کہین ہو تم اسی امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس پھیرو منہہ اپنے کو طرف اوسکے یعنے مسجد حرام کے تو کہ نہووے لوگونکو یعنے یہود اور مشرکونکو اوپر تمھارے حجت یعنے جھگڑا یہود کہتے تھے محمد دین ہمارے کا منکر ہی اور قبلہ ہمارے کا معتقد اور مشرک طعن کرتے تھے کہ اس مرد کو کیا ہوا ہی کہ منہہ اپنے آبا کے قبلہ سے پھرایا ہی پس ساتھ تحویل قبلہ کے طرف کعبہ کے اوپر تمھارے جھگڑا نہ رہیگا اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْہُمْ مگر جنھون نے ظلم کیا ہی اوپر نفس اپنے کے ساتھ عناد اور فساد کے اونمین سے یعنے یہود ان مدینہ اور بت پرستان مکہ سے کہ یہود کہتے تھے کہ اپنے اقرباؤنکی طرف میل کرینگے اسواسطے منہہ طرف مکے کے لائے اور مشرک طعن کرتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھا ہمین حق پر کہ پھر بار دگر منہہ طرف قبلہ ہمارے کے لائے فَلَا تَخْشَوْہُمْ وَاخْشَوْنِیْ پس مت ڈرو اونسے تو بہ کرنمین طرف کعبہ کے اور ڈرو مجھسے مخالفت فرمان میرے مین **سوال** توجہ بسمت مسجد حرام کو حق تعالیٰ نے ان آیات متصلہ مین تین بار مذکور فرمایا وجہ اس تکرار کی کیا ہی **جواب** اول خطاب اول بار باسکنان حرم ہی دوسرے بار باسکنان جزیرۂ عرب ہی تیسری بار بجمیع اہل زمین **جواب** دوم تکرار اس مضمون کا بہت تعدد استدلال اور پرصحت اس مضمون کے ہی ساتھ تین طریق کے جیسے آیۂ فبای آلاء ربکما تکذبان **جواب** سیوم آیت اول مین جائے تو ہم تھی کہ مبادا یہہ تحویل محض واسطے رضامندی کے واقع ہو پس آیت دوسرے مین ساتھ تکرار امر کے بدون اعادۂ مضمون فلنولینک قبلۃ ترضٰہا کے وہم زائل فرمایا اور آیت سیوم مین ساتھ بیان اس تحویل کے تشفی تام دی **جواب** چہارم آیت اول واسطے تعمیم احوال کے ہی اور آیت دوم واسطے تعمیم امکنہ کے اور آیت سیوم واسطے تعمیم ازمنہ کے تاشبہ نسخ کا اصلا نرہے واللہ اعلم وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِیْ عَلَیْکُمْ اور تو کہ پورا کرونمین نعمت اپنی اوپر تمھاری کہ محض ساتھ ملت حنفیہ کے ہی بعضون نے کہا ہی کہ نعمت سے مراد نعمت نصرت کی ہی اور وہ کیا ہی سلامت ایمان اور دخول جنان اور حصول رضوان اور دیدار رحمان **ش** الٰہی مجھ کو اور سب مومنونکو + یہہ نعمت کر عطا اپنے کرم سے + عطف اسکا اوپر لئلا یکون علیکم حجۃ کے ہی وَلَعَلَّکُمْ تَہْتَدُوْنَ اور تو کہ تم راہ پاؤ ساتھ شرائع اور احکام دین کے اور ثواب آخرت کے باقی رہا یہان ایک سوال جواب طلب وہ یہہ ہی سوال اس آیت سے معلوم ہوتا ہی کہ اتمام نعمت اوپر مسلمانون کے بمجرد تحویل قبلہ بیت المقدس سے بسمت کعبہ واقع ہوا حالانکہ آیت سورۂ مائدہ کی کہ روز حجۃ الوداع نازل ہوئی ہی دلالت کرتی ہی کہ اوس روز اتمام نعمت ہوئی کہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ہی جواب اتمام ہر نعمت کا جدا ہی اتمام نعمت کا مقدمہ قبلہ ہی اوسیوقت متحقق ہی اور اتمام نعمت کا کہ مقدمۂ جمیع ارکان دین ہین اس روز کہا جاتا ہی کَمَا اَرْسَلْنَا فِیْکُمْ رَسُوْلًا مِّنْکُمْ یَتْلُوْا عَلَیْکُمْ اٰیٰتِنَا جیسا بھیجا ہمنے بیچ تمھارے پیغمبر تم مین سے پڑھتا ہی اوپر تمھارے آیتین ہماری کہ قرآن ہی وَیُزَکِّیْکُمْ اور پاک کرتا ہی تم کو شرک سے یا استغفار کرتا ہی واسطے تمھارے کہ پاک ہوگنا ہونسے وَیُعَلِّمُکُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ اور سکھاتا ہی تم کو کتاب قرآن اور حکم حلال اور حرام وَیُعَلِّمُکُمْ مَّا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ اور سکھاتا ہی تم کو جو کچھ نہ تھے جانتے فَاذْکُرُوْنِیْ پس یاد کرو تم مجھ کو ساتھ

طاعت کے اذکرکم یاد کرونگا مین تمکو ساتھ مغفرت کے یا فاذکرونی بالانعام اذکرکم بالاکرام یعنے مین نے جو ساتھ انعام کے تمھین مکرم کیا ہی
اور اتمام نعمت کے پہنچایا ہی پس یاد کرو تم مجھکو ساتھ انعام کے تاکہ یاد کرونمین تم کو ساتھ اکرام کے یا یاد کرو تم مجھکو ساتھ عبادت کے
تا یاد کرونمین تم کو ساتھ افادیکے یا یاد کرو مجھکو ساتھ دعا کے تاکہ یاد کرونمین تم کو ساتھ عطا کے یا یاد کرو مجھکو لوگون مین تاکہ یاد کرون مین
تمکو ملائکہ مین یا یاد کرو مجھکو بیچ مسرت کے تا یاد کرونمین تمکو بیچ مضرت کے یا یاد کرو مجھکو بیچ یسر کے تاکہ یاد کرونمین تمکو بیچ عسر کے یا یاد کرو مجھکو
بیچ حیات کے تاکہ یاد کرونمین تم کو بعد ممات کے روایت ہی کہ حق تعالی نے فرمایا کہ بندونکو مین نے ایسی چیز دی ہی کہ اگر جبرئیل اور میکائیل کو
عطا کرتا تو کیا نعمت بڑی انپر تمام کرتا اور وہ کیا ہی کہا ہی مین نے فاذکرونی اذکرکم لکھا ہی کہ حق تعالی نے فرمایا ہی جبتک کہ بندہ ذکر کرتا ہی
میرا ذکر کرتا ہون مین اوسکا یہان تک کہ فرلفیتہ وارشیدا ہوجاوے مجھپر بیچ ہی کہ نتیجہ دوام ذکر کا کمال عشق ہی اور مراد ذکر سے ذکر قلبی ہی نہ ذکر
زبانی اسواسطے کہ مداومت زبانسے نہین ہوسکتی اور دل مین جب راسخ ہوگیا یہہ تو ہر وقت جاری رہتا ہی تا آنکہ خواب اور بیداری مین یکسان
جاری رہتا ہی اسواسطے خاندان عالی شان نقشبندیہ مین طالب کو اول تلقین یہی ذکر قلبی کرتے ہین جب دل ذاکر ہوگیا تو توجہ کرتے ہین کہ دلمین
ایک دیدۂ بینا پیدا ہو کہ ہر دم ہر لحظہ نگران بجانب مذکور رہے کہ مقصود ذکر سے لحاظ مذکور ہی پس جسدم نگرانی بجانب مسمی مبارک اسم اللہ پیدا ہوئی تو
اوسیکو حضور اور یادداشت اس طریقۂ شریفہ مین کہتے ہین اور مرتبہ احسان کا کہ تفسیر جسکی حدیث شریف مین کانک تراہ واقع ہی عبارت
اوسی حضور سے ہی اور حصول اس مطلب کا ساتھ قطع کرنے قدم اول بیچ راہ الہی کے ہی باقی سیر وسلوک بے نہایت ہی تفسیر اوسکی
یہان لکھنی موجب تطویل کتاب ہی مگر ایک رسالہ مسمی بہ مراتب وصول اس عاصی پر معاصی نے تشریح مقامات اللہ مین لکھا ہی اور اسمین
بتفصیل ابتدا سے انتہا تک مقامات سلوک وجذبہ واذکار ومراقبات ہر مقام کے علاحدہ علاحدہ اور انوار اور اسرار اور کیفیات اور
وارادات اور مشاہدات ہر جگہہ کے جدا جدا بیان کئے ہین اگر کوئی شایق اس راہ کا ہو تو عمل کرنا اوسپر کافی ہی حضرت مجدد الف ثانی رضی
اللہ عنہ نے پچیسوین مکتوب مین جلد ثانی کے لکھا ہی کہ ذکر عبارت دور کرنے غفلت کی سے ہی پس جو عمل کہ موافق شریعت غرا کیا جاوے
داخل ذکر ہی اگرچہ بیع اور شری ہووے پس تمامی حرکات سکنات مین رعایت احکام شرعیہ کی چاہیے اور جب رعایت تمام اوامر اور نواہی
بجالائے غفلت امر اور زاہی سے نہو اور دوام ذکر الہی حاصل ہو یہہ دوام ذکر وراے یادداشت حضرۃ خواجہائے قدسہم اللہ تعالی باسرارہم
کہ وہ متعلق بمعاملۂ باطن ہی اور یہہ ظاہر کو شامل ہی اگرچہ متعسر ہی توفیق دے حق سبحانہ اس بندۂ لاشی کو اور سب مسلمانونکو اوپر متابعت
صاحب شریعت کے علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ اور شکر کرو واسطے میرے اور نہ کفر کرو مجھسے یعنے شکر انعام کا میرے کرو
اور کفران نعمت مت کرو بیہقی نے شعب الایمان مین بروایت ابن مسعود لکھا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے چار چیزین
پائین چار چیزین دوسری بھی ساتھ اونکے پائین اور تفسیر اوسکی کتاب اللہ مین ہی جس کسینے توفیق ذکر الہی کی پائی اوسے حق تعالی بلاشبہہ یاد
فرماتا ہی کہ قرآن مین فاذکرونی اذکرکم اور جس کسی نے توفیق دعا کی پائی اجابت بھی پائی کہ ادعونی استجب لکم اور جس کسینے توفیق شکر کی
پائی مزید نعمت بھی پائی لئن شکرتم لازیدنکم اور جس کسینے توفیق استغفار کی پائی مغفرت بھی پائی کہ استغفروا ربکم انہ کان غفارا اور اسی
کتاب مین ہی بروایت خالد بن عمران کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اطاعت حکم خدا کرے ذاکر خدا ہی اگرچہ نماز روزہ اور
تلاوت قرآن کم کرے اور جو کوئی نافرمانی خدا کرے فراموش کنندۂ خدا ہی اگرچہ نماز وروزہ وتلاوت قرآن بہت کرے اس حدیث مین
اشارہ ہی کہ اجتناب معاصی سے عمدہ ترین ذکر خدا ہی سمجھ لیجئے کہ شریعت مین چند چیزین واسطے ادائے شکر چند نعمت کے مقرر فرمائین
ہین شکر تولد ولد عقیقہ ہی اور برابر موئے سر اوسکے نقرہ وزن کرکر خیرات کرنا اور شکر نکاح ولیمہ ہی اور شکر نئے کپڑے پہننے کا یہہ ہی
کہ کہنہ جامہ بنام خدا محتاجکو دے اور شکر ادائے روزیکا صدقہ فطر ہی اور توابع اور تکلف اور تزین عید فطر کے دن اور شکر ادائے
حج کا فرمایا ہی عید الضحے کو اور تکلف اور تزین اوسدن اور شکر کھانے پینے جانکے کا اذکار لسانی ہی کہ ان اوقاتین ماثور ہین اور

شکریال کا یہہ ہی کہ اپنے آپہین اثراو سکا ظاہر کرے لباس خوراک محتاجونکا سا نہ رکھے اور شکر سواری اور جانورونکا یہہ ہی کہ کبھی کبھی محتاجون کو دے کہ اوسپر سوار ہووین اور شکر مواشی کا یہہ کہ دودہ ایک جانور کا محتاجونکو دیا کرے اور شکر زراعت اور میوونکا یہہ ہی کہ کسی کو کھانیسے اوسکے منع نکرے ہان اگر کوئی چاہے کہ اوٹھاکے لیجاوے تو مزاحم ہو اور شکر ہر صنعت کا یہہ ہی کہ محتاجکی اسے اعانت کرتا رہے خصوصًا مثل کتابت اور خیاطت کے واللہ اعلم بالصواب یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مدد چاہو ساتھہ صبر اور نماز کے مراد صبر سے روزہ ہی کہ بند رکھنا نفس کا ہی کھانے پینے سے شہوت سے یا صبر سے مراد جنس نفس ہی مطلق عبادت ہین اور بعد اوسکے ذکر صلوٰۃ کا تخصیص ہی بعد تعمیم کے اور ہو سکتا ہی کہ مراد صبر سے کہ جنس نفس ہی اوپر ثابت رکھنے قدم کے بیچ جنگ کافرون کے جہاد اصغر ہو کہ جہاد ظاہر ہی اور مراد صلوٰۃ سے کہ محاربہ ساتھہ شیطان کے ہی جہاد اکبر ہو کہ جہاد باطن ہی چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رجعنا من الجهاد الاصغر الی الجهاد الاکبر اور یا مراد صبر سے صبر اوپر مصائب اور بلایا کے ہی اور صلوٰۃ سے اشتغال صلوٰۃ بوقت مشکلات یعنے جب کچھہ مصیبت اور بلا آوے تو صبر کرو اور جب کچھہ مشکل پیش آوے تو مدد ساتھہ نماز کے چاہو اور بتضرع اور زاری بسجدہ جناب باری مین کرو کہ آسان کریگا اور یہہ رجوع بجناب الٰہی کرنا دلیل اوپر کمال ایمان کے ہی اور اوس تقدیر پر جملہ استعینوا مستانفہ ہی کہ جوابتین ذکر شکر نعمت کا آیا تو سامعین نے چاہا کہ پوچھین کیا کرین ہم وقت بلا اور مصیبت کے تو ارشاد ہوا کہ واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ اور جملہ ندائیہ درمیانمین معترضہ ہی واسطے تنبیہ کے واقع ہوا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ تحقیق اللہ ساتھہ صبر کرنیوالونکے ہی حامی ناصر نگہبان بحر مواج مین لکھا ہی انّ اللہ اعلم باحوال الصابرین ناصرلهم معلوم کیجئے کہ گیارہوین آیت آیات مسایل سے کہ جس سے مسئلہ احیائے شہدا نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ اور مت کہو واسطے ان لوگون کے جو مارے جاتے ہین بیچ راہ اللہ کے کہ مردے ہین اموات مبتداء خبر محذوف کا ای ہم اموات اور عطف اس جملہ کا استعینوا بالصبر پر ہی اور درمیان اندونون جملون کے مناسبت تمام ہی کہ وہان صبر اوپر محاربے کے کرنا ہی اور یہان مارے جانا ہی راہ الٰہی مین اور اگر صبر سے صبر اوپر بلا کے مراد دل لین تو بھی شہادت سے مناسبت ہی ظاہر اور اگر صبر سے مراد جنس نفس بشہوت لین تو بھی مناسب ہی کہ جہاد اور صوم دونون قہر دشمن خدا ہین اور سبب نزول اس آیت کا یہہ ہی کہ صحابہ بعد حرب بدر کے حسرت کرتے تھے شہدا پر کہ بیچارون نے جان شیرین دی اور نعمت حلت اور لذت نعیم دنیا سے محروم رہے حق تعالیٰ نے کہا کہ انھین مردے مت کہو بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ بلکہ کہو جیتے ہین درگاہ ہماری مین اور لیکن تم نہین سمجھتے کیفیت اس حیات کی اسیواسطے ادراک اوسکا ساتھہ عقل کے متصور نہین جب سننے والون نے بل احیا سنکر جانا کہ کیفیت انکے حیات کی دریافت کرین ارشاد ہوا ولکن لاتشعرون **سوال** حقیقت موت کی شہدا کو متحقق ہی کہ عورات اونکی چھوٹ جاتی ہین جو چاہے نکاح کرلے اور مال اونکا بٹ جاتا ہی میراث مین پس کیونکر اونھین زندہ کہا جاوے **جواب** حیات انکی بوجہ تمثیل ہی جیسے کہتے ہین کہ فلانے شخص نے جو مجھے دیکھا کانٹا اوسکی آنکھہ مین کھٹکا یا خون اوسکے بدن مین نرہا تو یہہ معنی ہوتی ہین کہ جیسا کانٹا خلش ہوتا ویسا ہی ہوا جیسا خون خشک ہو جانے سے احوال ہو ویسا ہی ہو گیا پس شہید بھی ہین تو مردے ہی ہوئے لیکن بجہت مرزوق ہونے اور شادمان ہونے کے کہ یرزقون فرحین بما اتاہم اللہ سے معلوم ہوتا ہی انکو حکم حیات کا کیا جیسے ما هذا بشرا ان هذا الا ملك کریمہ مین ہی حدیث مین آیا ہی کہ ارواح شہدا کی شکم طیور سبز مین اگر میوے جنت کے کھاتے ہین اور پانی نہرونکے پیتے ہین پھر قندیل نور مین کہ معلق بعرش ہی جا رہتے ہین اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ شہدا کنارے نہر کے قبے مین ہوتے ہین میوے بہشت کے کھاتے ہین اور دن قیامت کے فرشتونکو فرمان ہوگا کہ جاؤ طرف بہترین خلایق کے اور عرصات قیامت مین حاضر کرو فرشتے کہینگے آنی بہترین خلایق کون ہین ہم اونھین کیونکر پہچانین فرمان ہوگا کہ شہدا ہین کہ زن اور مال اپنا میرے کام مین کھویا ہی اور جان اپنی فدائے دین کی ہی اونھون کو تلوارین کاندھونمین پڑے ہوئے لے آؤ اور جنت مین جو اونکے مکان ہین وہان لیجاؤ **سوال** آیا روح شہدا کی قالب

پرندگان مین ہونا تناسخ ہی اور تناسخ باطل ہی جواب تناسخ روح کا ایک قالب سے دوسرے قالب مین آنا ہی اور یہان قدرت کاملہ الٰہی سے روح اونکی پرندونکے قالب مین روح مین آتی ہی وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ اور البتہ آزماوینگے ہم تم کو یعنے معاملہ آزمایش کا کرینگے ہم والا ہمارے علم مین کوئی چیز چھپی نہین ہی اور وہ آزمایش ساتھ کس چیز کے ہی بِشَيْءٍ ساتھ چیز اندک کے مِنَ الْخَوْفِ ڈر سے دشمن کے وَالْجُوعِ اور بھوکھ سے ساتھ قحط اور تنگی کے وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ اور کمی بعضے مالون کی سے کہ حادثہ نہین تاراج ہو وَالْأَنفُسِ اور نقصان جانونکی سے ساتھ بیماری کے یا ضعف کے یا بڑھاپے کے وَالثَّمَرَاتِ اور نقصان میوونکے سے ساتھ آفت سماوی کے یا ارضی کے یا مرگ اولاد کے کہ ثمرۂ باغ جان ہین سمجھ لیجئے کہ وجہ ترتیب ہین ان مصایب کے کہ ذکر کی یہہ ہی کہ اول خوف کو لائے اسواسطے کہ حلاوت زندگی فی الفور برباد کرتا ہی پھر گرسنگی کو لائے کہ ہلاکت کی توقع اس سے ہی پھر نقصان اموال کو کہ مقتضے بہ گرسنگی ہوتا ہی اور پیشتر وجہ خوف نقصان مال سے لحوق گرسنگی ہی پھر جہاد کو لائے کہ غالبا منجر بہ قتل ہوتا ہی پھر نقصان ثمرات اور اولاد کو کہ معنون مین موت ہی بلکہ بدتر از مرگ اسواسطے کہ آدمی بعد موت کے ساتھ بقائے نسل کے اپنے آپکو باقی جانتا ہی جب اولاد نرہے موت نسلی اوسکی متحقق ہوئے گو اگرچہ بوجود زندہ رہا وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ اور بشارت دے اے محمد صبر کرنیوالونکو جس کرامت کی کہ ممکن ہو وہ لوگ کہ جب پہنچتی ہی اونکو مصیبت کہا ہی کہ جو حادثہ مکروہہ کہ بندہ پر آتا ہی مصیبت ہی اور وہ صبر کرنیوالا ہی وقت مصیبت کے قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ کہتے ہین تحقیق ہم واسطے اللہ کے ہین مملوک راضی برضا اور فرمانبردار بحکم قضا اور تحقیق ہم طرف اوسکے پھر جانیوالے ہین انا سے اقرار انقیاد حکم قضا نکلتا ہی اور انا الیہ راجعون سے اعتراف بعث اور نشور مستفاد ہوتا ہی بیہقی نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہی کہ چار چیزین ہین جس مین جمع ہون حق تعالی اوسکے واسطے بہشت مین گھر تیار کرتا ہی اول یہہ کہ ہر کاروبار مین اپنی التجا بخدا کرے دوسری یہہ کہ ہر وقت مصیبت مین انا للہ وانا الیہ راجعون کہے تیسری یہہ کہ جب نعمت جناب الٰہی سے پہنچے تو الحمد للہ کہے چوتھی یہہ کہ جب گناہ سرزد ہو استغفر اللہ کہے امام احمد نے اور ابن ماجہ اور بیہقی نے بروایت امام حسین رضی اللہ عنہ روایت کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مسلمان کو مصیبت پہنچی ہو اور بعد مدت کے اوس مصیبت کو یاد کرکے کہے انا للہ وانا الیہ راجعون حق تعالی اوسکو اجر اوس مصیبت کا تازہ عنایت کرتا ہی گویا وہ مصیبت آجہی پہنچی ہی اور امام ترمذی نے بروایت انس بن مالک حق نعمت کہنہ مین اور حمد تازہ مین اسی طرح روایت کی ہی اور اس کلمہ انا للہ وانا الیہ راجعون کے فضایل حدیث مین بہت وارد ہین پس آدمی کو چاہیئے کہ جب کچھ مصیبت آوے اوسے پڑھے أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ یہہ لوگ کہ مصیبت مین رجوع ساتھ کلمہ استرجاع کے کرتے ہین اوپر اونکے ہین درود پروردگار انکے سے اور رحمت لکھا ہی کہ مراد رحمت سے بہشت ہی کہ آیت شریفہ مین بھی جنت کو رحمت کہا ہی واما الذین ابیضت ففی رحمۃ اللہ شاہ عبدالعزیز نے لکھا ہی صلوٰۃ من ربہم کی تقریر مین کہ عنایت خاصہ تازہ ہوگی پروردگار اونکے سے کہ بسبب اس عنایت کے خوف معصیت آخرت مین نہ رہیگا اور کوئی گناہ بسبب اوس عنایت کے تاثیر نہ کریگا اور صلوٰۃ حقیقت مین نام اوس عنایت خاصہ حضرت حق کا ہی کہ ضرر معصیت سے مطلقا مامون کرے لہذا مخصوص ہی باصالۃ بحضرات انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اوس گروہ کو بھی افاضے مین اوس عنایت کے ہمرنگ انبیا فرمایا ہی اور فرق یہہ ہی کہ انبیا کے حق مین یہہ عنایت خاصہ موجب عصمت گناہ ہووے کہ گناہ اونسے صادر ہی نہین ہوتا اور اوس گروہ کے حق مین بسبب قصور استعداد کے اسی قدر تاثیر کرتی ہی کہ گناہ کردہ ناکردہ برابر کردیتی ہی لہذا ترمذی مین اور ابن ماجہ اور سوا اونکے صحاح ستہ مین وارد ہی کہ جسکے تین فرزند نابالغ مرین ہون اوسکو کلید بہشت اوسپر محکم آتش دوزخ سے حاصل ہی جب بعضے مردون نے اور بعضے عورتون نے پوچھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کسیکا دو یا ایک فرزند موا ہوا وسے بھی یہہ مرتبہ ہوگا فرمایا ہان قسم بخدا کہ بچہ ناتمام ساقط ہوا بھی ماں اپنی کو ناف سے کھینچکر بہشت مین لیجاویگا اگر بے صبری نکرے اور متوقع ثواب خدا سے ہو اور

امام مالک نے موطا مین اور بیہقی نے شعب الایمان مین بروایت ابو ہریرہ رض لکھا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ مرد باایمانکو پی درپی بجان و مال اور عیال اور اطفال اوسکیکے مصیبت پہنچتی ہی تا آنکہ قیامت کو باخدا ملاقات کرتا ہی اور کچھ گناہ ساتھ اوسکے نہین رہتا اور امام احمد اور نسائی اور بیہقی اور حاکم نے بروایت مُرہ مزنی لکھا ہی کہ ایک شخص آنحضرت ۲ کے پاس آتا تھا اور پسر اوسکا اوسکے ساتھ ہوتا تھا ایکدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے پوچھا کہ معلوم ہوتا ہی تو اوسے بہت چاہتا ہی کہ اپنے سے جدا نہین کرتا اوسنے عرض کیا یا رسول اللہ ۲ خدا انھین اسقدر چاہتا ہی جسقدر مین اس بیٹے کو بعد چند روز کے وہ مجلس مین حاضر نہوا آنحضرت نے لوگون سے اوسکا احوال پوچھا لوگون نے کہا کہ وہ پسر اوسکا مرگیا اوسے بہت غم ہی حضرتؐ خود وہان تشریف لیگئے اور اوسے کہا کہ قیامت کو جس دروازہ پر بہشت کے کہ تو جاویگا لڑکا اوسطرف سے دوڑکر دروازہ کھولدیگا اور بعضے روایات اس قصہ مین یہہ بھی ہین کہ ہر دروازہ پر دوزخ کے اوسطے تیرے کھڑا ہوگا کہ مانع ہو وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ اور یہہ لوگ وہی ہین راہ پانیوالے برضا و تسلیم یا ساتھ کلمۂ استرجاع کے کہ موجب ثواب عظیم ہی سعید ابن جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کلمۂ استرجاع خاص اسی امت کو عنایت کیا ہی نہین تو یعقوب علیہ السلام وقت فقدان یوسف علیہ السلام کے بھی پڑھتے انا للہ وانا الیہ راجعون یا اسفی نہ کہتے باقی رہا یہان ایک نکتہ کہ بیان کرنا اوسکا ضرور ہی وہ یہہ ہی کہ کلمۂ صلوٰۃ جمع لائے اور رحمت کو مفرد وجہ کیا ہی سمجھ لیجئے کہ نکتہ اس مین یہہ ہی کہ صلوٰۃ عبارت عنایت خاصۂ حضرت حق سے ہی کہ یہہ قسم چار ونکو بچند وجہ عنایت ہوگی اوّل یہہ کہ جو اونھون نے وقت مصیبت مین یہہ عمل کیا اورون نے بھی اونھین دیکھکر یہی وتیرہ اختیار کیا پس اونھین شرکت کارخانۂ نبوتین اس راہ سے پیدا ہوئی کہ لوگون نے اونکی اقتدا سے راہ قرب پائی دوسری یہہ کہ اعداء اہل شماتت کے کہ بیشتر شیاطین الس وجن اور حاسدین اور منافقین ہوتے ہین اونسے یہہ کلمہ سنکر ذلیل اور خائب اور خاسر ہوتے ہین اور وسوسے سے باز رہتے ہین اس راہ سے بھی شرکت منصب نبوت مین حاصل ہوئی کہ کام پیغمبرونکا ہی طرف پست کرنے شیاطین اور انکار کفار و منافقین کے ہی اور حقیقت مین اصل جہاد اور حاصل خاص اوسکا یہی ہی تیسری یہہ کہ ثبات عزم اونکا اور جد و اجتہاد اونکا بدین الٰہی اور رضا بہ نقصان ساتھہ مرتبۂ اعلیٰ کے پہنچا اور یہہ بھی میراث نبوت ہی پس گویا تین راہ سے یہہ استفاضہ درود کا کہ مخصوص ساتھ پیغمبرونکے ہی کرتے ہین ر واسطے اشارۂ تعداد اس طریق کے لفظ صلوٰۃ کا جمع لائے بخلاف لفظ رحمت کے کہ مدلول اوسکا عام ہی اور جسمین جمیع اہل طاعت کے اور اسمین اختلاف نہین ہر بندہ کہ حکم خدا کی اطاعت بہر رنگ کہ بجالائے مستحق اوسکا ہوتا ہی حدیث صحیح مین حضرت امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ وہ تفسیر مین اس آیت کے فرماتے تھے کہ صابرونکو تین چیزین موعود ہوئی ہین عدلین یعنے دو بار شکر کہ باہم برابر کرکے دونون طرف ڈالتے ہین اور علاوہ اوسکے بچہ خورد کہ اوپر اوسکے رکھتے ہین یعنے صلوٰۃ اور رحمت کہ قرین یکدگر ہین اور ابتدا کہ علاوہ اوپر ہی معلوم کیجئے کہ بارہوین آیت آیات مسایل سے کہ جس سے مسئلہ سعی کرنیکا درمیان صفا اور مروہ کے بیچ حج کے اور عمرے کے نکلتا ہی وہ یہہ ہی اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ تحقیق صفا اور مروہ کہ دو پہاڑ ہین مکے مین طواف اونکا نشانیون حج خانۂ الٰہی کے سے ہی روایت ہی کہ صفا اور مروہ دو پہاڑ نزدیک مکے کے ہین امم سابقہ مین مساف نام ایکمرد تھا اوسنے انائلہ نام ایک عورت سے کعبہ مین زنا کیا معاذ اللہ غضب الٰہی سے وہ دونون مسخ ہوکر پتھر ہوگئے لوگون نے واسطے عبرت کے مساف کو کوہ صفا پر نائلہ کو مروہ پر رکھدیا بعد مدت کے بت پرستون نے جو اونکو سنگ تراشیدہ پایا پوجنے کیواسطے بت ٹھہرالئے پھر ایام جاہلیت مین مخلوق اونکے پوجنے کو جمع ہونے لگی جب ظہور اسلام کا ہوا لوگ بعبادت خدائتعالیٰ مشغول ہوئے وہ اور دونون پہاڑونپر سے پھینکدئے گئے مقام اصنام مناسک اسلام ہوا پھر بعضے لوگ سعی کرنیکو درمیان صفا اور مروہ کے واسطے تشبیہہ کافرونکے کہ مساف اور انائلہ کو وہان پوجتے تھے گناہ سمجھتے تھے حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل فرمائی کہ تحقیق صفا اور مروہ نشانیون اللہ کی سے ہین فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ پس جو کوئی کرے حج خانۂ کعبہ کا ساتھ اعمال مخصوصہ کے کہ حج مین حالت احرام مین ہوتے ہین اَوِ اعْتَمَرَ یا عمرہ بجالائے ساتھ اعمال مخصوصہ کے کہ عمرے مین ہین فرق درمیان حج اور عمرے کے

یہہ ہی کہ بیچ جمکے جانا عرفات مین شرط ہی اور پھر آنا وہانسے واسطے طواف خانہ کعبہ کے اور عمرہ مین عرفات مین جانا شرط نہین ہی اگر عمرہ
لانیوالا مکے کے باہر سے آیا ہی تو وہ سید ھا مکے مین اگر طواف کرے اور اگر ساکن مکہ ہی تو وہ حرم سے باہر نکلکر احرام باندھکر طواف خانہ کعبہ
کو چلا آوے اور یہہ بھی ہی کہ حج نہین ہوتا ہی مگر ایک برس مین ایکبار اسواسطے کہ جانا عرفاتین روز عرفے کو کہ نہم ذی الحجہ ہی شرط حج ہی اور
یہہ دن ایک برس مین مکرر نہین آتا اور عمرہ ہر روز ہو سکتا ہی کوئی وقت اوسکے واسطے مخصوص نہین فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا پس
نہین کچھہ خلل گناہ کا اوپر اوسکے جہت مشابہت کفار یہہ کہ طواف کرے بیچ صفا و مروہ کے اور سعی کرے درمیان اونکے بعضون نے کہا ہی کہ
حرف لا مضمر ہی اسمین یعنے فلاجناح علیہ ان لایطوف بہما اگر ترک کرے سعی تو بھی نہین فاسد ہوتا حج لیکن ناقص ہوتا ہی اور واسطے
ازالۂ نقصان کے دم لازم ہوتا ہی چنانچہ زاہدی مین لکھا ہی وَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ اور جو کوئی خوشی سے کرے
نیکی پس تحقیق اللہ قدر دان ہی جاننے والا جزا دہندۂ شکر گوینده گان ہی دانائے اعمال بندگان ہی سمجھہ لیجئے کہ بیچ عہد خلافت عہد صحابہ کے
اور بیچ زمان کرامت نشان تابعین کے سعی درمیان صفا اور مروہ کرنے مین اختلاف تھا بعضے صحابہ مثل ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما
کے اور بعضے تابعین مثل مجاہد اور عطا کے ساتھہ تطوع کے قایل تھے اور یہی آیت شریفہ تمسک تھا اونکا اور امام مالکؒ اور امام شافعی رح
فرض کہتے ہین اور حدیث انّ اللہ کتب علیکم السعی فاسعوا تمسک رکھتے تھے اور نزدیک امام اعظم کے واجب ہی تارک اوسکے پر دم لازم
ہی کہ صحابہؓ کے زمانمین اختلاف اوسمین تھا بعد اوسکے اجماع رافع اختلاف ہوا اگر کوئی کہے کہ اجماع ناسخ آیت کا کیونکر ہو آیت سے استحباب
نکلتا ہی اجماع سے وجوب ثابت کرنا گویا کہ منسوخ کرنا ہی حکم آیت کو تو جواب اوسکا دیتے ہین کہ سچ ہی اجماع رافع حکم کتاب نہین ہوتا لیکن
یہان تو رافع حکم کتاب نہین ہی بلکہ اُس استحباب کو اور موکد بوجوب کر دیا ہی رافع تب ہوتا ہی کہ حکم مکروہ اور منع کا کرتا اِنَّ الَّذِينَ
يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ تحقیق جو لوگ علمار یہود سے بسبب حسد کے چھپاتے ہین جو کچھہ کہ اُتارا ہی ہم نے دلیلون سے تورات مین جیسی
حکم رجم کا وَالْهُدَىٰ اور ہدایت سے کہ نعت اور صفت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی مِن بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ بیچہا وسکے
کہ بیان کیا ہم نے اوسکو یعنے ہدی کو واسطے بنی اسرائیل کے بیچ کتاب تورات کے یعنے ہم نے ظاہر کیا اونھون نے چھپایا أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ
وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ یہہ گروہ لعنت کرتا ہی اونکو اللہ اور لعنت کرتے ہین اونکو لعنت کرنیوالے اولئک اشارہ ہی طرف گروہ کے کہ چھپایا
ہی حق کو اور لعنت معنی دور ہونا رحمت سے ہی اور لاعنون سے مراد تمام جن اور انس اور ملائکہ دعا لعنت کی کرتے ہین اور بعضون نے کہا ہی
کہ جوروئے زمین پر ہین یہان تک کہ سانپ بچھو مکڑی چیونٹی ہی دعائے لعنت کرتی ہی اور اوس تقدیر پر ایراد جمع سلامت بوجہ تغلیب ذوی العقول
ہی اور بر غیر ذوی العقول کے لکھا ہی کہ کافر جب جواب منکر نکیر سے عاجز ہوتے ہین تو فرشتے اونکو گرز مارتے ہین آواز اوس گرز مارنیکی اور کافرون
کے چلانے کی سوا جن و انس کے سب سنتے ہین اور جو آواز سنتا ہی لعنت بھیجتا ہی کافر پر ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ وہ مسلمان
آپسمین ایکدوسرے پر لعنت کرتے ہین اور دونون مین کوئی مستحق لعن کا نہین ہوتا تو وہ لعنت یہود پر واقع ہوتی ہی اور قاعدہ ہی کہ لعنت
غیر مستحق سے مستحق کے ہی طرف پلٹتی ہی ؎ رافت وہ بات یہان ہی کہ گر تیرے دوست پر + پھینکین تو ہو نشانہ عدو کا دل و جگر + روایت
ہی کہ جسکے پاس مال ہو صدقہ دے پھینکین اور جسکے پاس نہو تو وہ یہود پر لعنت کہے یہی صدقہ ہی چنانچہ بحر مواجمین مذکور ہی غرض تمام یہہ
گروہ لایق لعنت کے ہین إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مگر جنھون نے توبہ کی شرک سے اور ایمان لائے یا توبہ کی پیغمبر صلعم کی نعت چھپانے سے وَأَصْلَحُوا
وَبَيَّنُوا اور نیکی کی یا صلاح مین لائے اپنے تباہ ہوئے کامونکو اور بیان کیا صفات پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کہ چھپاتے تھے فَأُولَٰئِكَ أَتُوبُ
عَلَيْهِمْ پس یہہ لوگ ہین کہ بسبب توبہ اور اصلاح کے پھیرتا ہون مین طرف اونکے ساتھہ رحمت کے وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ اور مین ہون قبول
کرنیوالا توبہ بندونکی مہربان کہ جلدی نہین کرتا ہون عذاب مین إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے یہود سے
بانکار نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مرے وہ اور حال آنکہ کافر رہے حق چھپاتے رہے أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ

اَجْمَعِيْنَ یہہ وہ لوگ ہین کہ اونپر لعنت خدا کی اور فرشتونکی اور آدمیونکی سب کی خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ہمیشہ رہینگے یہی ملاعین بیچ لعنت کے یا بیچ دوزخکے نہین ہلکا کیا جاویگا اونسے عذاب اور نہ وہ ڈھیل دئے جاوینگے یا ہونگے وہ منظور نظر الٰہی وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ اور معبود تمہارا خدا ایک ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ نہین کوئی معبود مگر وہ کہ احد ہے بیچ ذات اپنی کے اور واحد ہے بیچ صفات اپنے کے بخشنے والا ہے تربیت اشباہ مین مہربان ہے تقویت ارواح مین اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ تحقیق بیچ پیدایش آسمانونکے کہ خیمہ ہے بےستون کھڑا اور زمین کے کہ بچھونا ہے فراخ بچھا ہوا وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اور آنے جانے رات کے اور دنکے پے درپے باختلاف درازی اور کوتاہی اور سفیدی وسیاہی کے وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ اور کشتی کے جو چلتی ہے گرانبار بیچ دریا کے ساتھ اس چیز کے جو نفع دیتی ہے لوگون کو تجارت سے وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ اور جو کچھ اتارا اللہ نے آسمان سے یا ابر سے آب باران فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا پھر زندہ کیا ساتھ اس پانی کے زمین کو بعد مرنیکے اور پژمردگی وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ اور رکھ دینے سے بیچ زمین کے ہر جانور ونسے درندے گزندے وحوش وطیور اور سوا انکے وَتَصْرِيْفِ الرِّيَاحِ اور پھرنے ہواؤن کے ہر طرف سے وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اور بادلونکے جو حکم کے باندھے ہین تابع امر الٰہی کے درمیان سے آسمان اور زمین کے تو کہ جدھر امر ہوا ادھر جاوین لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ البتہ نشانیان ہین واسطے ان لوگونکے کہ عقل رکھتے ہین یعنے یہہ سب کہ بیان کیا ہم نے نشانہائے کامل ہین صنایع حکمت الٰہی سے اور بدایع فطرت نامتناہی سے واسطے اوس گروہ کے کہ عقل رکھتا ہے اور نظر تامل طرف موجودات کے کرتا ہے کفار قریش کہتے تھے کہ تین سو ساٹھ بت ہین ہمارے کہ جنکو ہم پوجتے ہین اور وہ سب ہمارے ایک شہر کا کام پورا نہین کرسکتے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہین میرا ایک خدا ہے کہ کام تمام عالم کا کر رہا ہے اگر اسپر کچھ دلیل لاوین تو ہم سچ جانین یہہ آیت مذکورہ نازل ہوئی کہ آٹھ نشانیان ہین اسمین قدرت الٰہی کی کہ حدیث مین وارد ہے کہ وائے اوپر اوس کسی کے کہ یہہ آیت پڑھے اور بیچ اسکے تفکر نہ کرے لایات اسم ان کا ہے اور فی خلق السموات تا آخر خبر ہے مقدم اور جب خبر مقدم ہوتی ہے ان کی اسم پر تو لام تاکید کا اسم پر لے آتے ہین جیسی وان من شیعتہ لابراہیم وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا اور بعضے لوگون سے وہ ہے کہ پکڑتا ہے سوا اللہ کے شریک یعنے بت عطف اس جملے کا اوپر جملہ واِلٰهکم آلہ واحد کے ہے درمیان مین جملہ معترضہ ان فی خلق السموات تا آخر واقع ہے کہ يُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ محبت کرتے ہین اونکی جیسی محبت خدا کی وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ پہلا جملہ صفت انداد مین واقع ہے اور یہہ جملہ معترضہ بیان حال مؤمنین مین لائے یعنے جو لوگ کہ ایمان لائے ہین زیادہ تر اور قوی تر ہین محبت مین واسطے خدا کے اسواسطے کہ مشرک تو بتونکو دیکھتے ہین اور دوست رکھتے ہین اور مؤمن اللہ کو نہین دیکھتے اور دوست رکھتے ہین اور امید دیدار پروردگار مین عمر گذارتے ہین دوسری محبت کفار کی فانی نقصانی ہے اور دوستی مومنونکی باقی جاودانی اور حقیقت مین معنے اَشَدُّ حُبًّا کے یہہ ہین کہ اول خدا نے اون کو دوست رکھا کہ یحبہم کہا پھر اونھون نے خدا کو دوست رکھا کہ یحبونہ ہے یعنے دوستی اون کی خدا سے بسبب دوستی خدا ہی ان سے عبداللہ الانصاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اگر تخم یحبونہم نبوتا تو نہال یحبونہ نہوتا ؎ یحبہم ویحبونہ سے ظاہر ہے + کہ ابتدائے محبت بسوی قادر ہے + ؎ اودھر سے میل ہوا تب ادھر سے دل تڑپا + تڑپ کا اپنے سبب ہے محبت مولا + وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اور کاش کے دیکھین اور جانین وہ لوگ جو ظالم ہین یعنے ظلم کیا اونھون نے اپنے نفس پر ساتھ پکڑنے شرکائے باری کے کہ واحد لاشریک ہے یا برابر کرنے ہین اونکے ساتھ حق کے بیچ نذر کے اور عبادت اور طاعت اور محبت کے تو واسطے تمنی کے اور جواب تمنی کا فتبرا بافا ہے اس جہت سے منصوب ہے اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ جب دیکھتے ہین عذاب الٰہی کو دنیا مین ساتھ ادنی مصیبت کے یا حدوث مرض کے یا غلبہ فقر کے اور اسوقت مین متوقع امداد ان چیزونکے ہوتے ہین کہ اونکے کام آوین عذاب سے خلاص کرا وین اور اوپر حسب توقع اونکی کے واقع نہین ہوتا اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا یہہ کہ قوت اور قدرت اور غلبہ ہے واسطے اللہ کے سب وَاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ اور یہہ

جانین کہ اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہی اوپر اونکے تب ہر آئینہ جانین ضرر اتحاد اونکا اور زمین انحراف عبادت ربّ العباد کا اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِیْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا اور یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوسوقت کو کہ جب بیزار ہووین وہ لوگ جو پیشوا تھے اون لوگونسے جو پیروی کرتے تھے سمجھ لیجئے کہ مشرک جنکے دنیا مین تابع ہین وہی اونسے قیامت کو بیزار ہوینگے وَرَاَوُا الْعَذَابَ اور دیکھینگے عذاب کو تابع اور متبوع سب وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ اور کٹجاوینگے اونکے علاقے اور ربط کہ دنیا مین رکھتے ہین عہد سے پیمان سے قرابت سے یگانگیت سے صحبت سے وَقَالَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا اور کہینگے وہ لوگ جو پیروی کرتے تھے یعنے تابع جو بیزاری اپنے متبوعونکی دیکھینگے تو کہینگے لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً کاش کہ ہمارے واسطے پھر جانا ہووے طرف دنیا کے فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا پس بیزاری کرین ہم اون سے وہان جیسی بیزاری کی اونھون نے ہم سے یہان كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ اسیطرح یعنے مثل دکھلانے عذاب کے کہ جزانے اعمال قبیحہ اور سزا پرستش اصنام باطلہ ہوگا دکھلاویگا اونکو اللہ عمل اونکے جو اونھون نے اپنے زعم مین نیک کئے ہین جیسے حج اور عمرہ اور ضیافات اور خیرات سبکو سہل کرکے تاکہ ہووین حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ حسرتین اور پشیمانیان اور افسوس اوپر اونکے یا اعمال سیئہ دیکھاویگا جو اونھون نے کئے ہین جیسے قتل اور غارت اور غیر ہما تا مزید حسرت ہو یا اعمال حسنہ جو ان سے چھوٹے ہوئے ہین اونکے آثار دکھاویگا جیسے انہار مکانات میوجات بہشت کے واسطے حسرت اور افسوس اونکے کہ ہائے اگر ہم عمل نیک کرتے تو یہہ عیش کرتے وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ اور نہین وہ سب تابع اور متبوع نکلنے والے آگ سے ہمیشہ دوزخمین رہینگے يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ای لوگو کھاؤ اوس چیز سے کہ ہیچ زمین کے ہی حلال پاکیزہ یعنے روا بے شبہ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اور مت پیروی کرو قدمون شیطان کی ایام جاہلیت مشرکان عرب نے کتنی چیزین شیطان کے وسوسے سے حلال حرام کرلی تھین حق تعالی نے اوس سے منع فرمایا اور ارشاد کیا کہ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ تحقیق شیطان واسطے تمھارے دشمن ظاہر ہی کہ وسوسہ ڈال تمھارے باپکو بہشت سے نکالا اور تھین فریب دیکر دوزخ کے لیجانے کا ڈول ڈالا ہی اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ سوا اسکے نہین ہی کہ حکم کرتا ہی تمکو شیطان یعنے وسوسہ ڈالتا ہی ساتھ برائیون کے اور بیحیایونکے کہا ہی کہ سو رگناہ ہی چھپی ہوئی اور فحشا گناہ ظاہر ہی یا سو ر میل بدنیا ہی اور فحشا متابعت نفس اور ہوا اور حقیقت مین سو ر و فحشا دونون شامل ہین سب معاصی صغیرہ اور کبیرہ کو کہ شیطان آدمیونکو اونکیطرف میل دلاتا ہی وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ اور دوسرے شیطان حکم کرتا ہی یہہ کہ کہو تم افترا اور دروغ اوپر اللہ کے بیچ تحلیل خبائث اور تحریم طیبات کے جو کچھ نہین جانتے تم حقیقت اوسکی وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اور جب کہا جاتا ہی واسطے اونکے ہم کی ضمیر طرف ناس کے ہی پیروی کرو اوسکی جو اتارا ہی خدا نے یعنے قرآن اور حلال اور حرام اوسکے پر عمل کرو قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا کہتے ہین ہم نہین پیروی کرینگے اوسکی بلکہ پیروی کرینگے ہم اوسکی جو پایا ہم نے اوپر اوسکے باپون اپنے کو یعنے جو باپ ہمارے کرتے تھے وہ ہم بھی کرینگے یہہ بات بنی عبد الدار کہتے تھے اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ کیا متابعت باپون کی کرتے ہین اور اگرچہ تھے باپ اونکے نہ سمجھتے کچھ چیز امور دین کی اور نہ راہ راست پاتے تھے ہمزہ استفہام کا ہی واسطے انکار کے بروجہ توبیخ اور لو متصلہ ہی تقدیر کلام کی یہہ ہی اتبعوا اٰباؤھم اولوکان اٰباؤھم لا یعقلون شیئا ولا یھتدون اور یہہ جملہ معترضہ ہی واسطے توبیخ کافرون کے اور سرزنش فرقہ گمراہونکے سمجھ لیجئے کہ اتباع گمراہون کا اگرچہ آباہون نجابتے اور پیروی بیوقوفونکی اگرچہ اجداد ہون نہ کیجئے وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ اور مثال اون لوگون کی جو کافر ہوئے جیسی مثال اس شخص کی ہی کہ چلاتا ہی بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ساتھ اوس جانور کے کہ نہین سنتا مگر بلانا اور پکارنا یعنے مطلب سمجھنا اور معنی معلوم کرنا کچھ نہین ایسے ہی کافر ڈرانیوالے کی اور نصیحت کرنیوالے کی فقط آواز سنتے ہین اور حقیقت سخن کو نہین دریافت کرتے صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ بہرے ہین گونگے ہین اندھے ہین فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ پس وہ نہین سمجھتے جو کچھ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کہتے ہین معلوم کیجئے کہ تیرھوین آیت مسایل سے کہ جس سے مسئلہ حرمت بعضے اشیا کا کہ اوپر ہمارے ہی نکلتا ہی وہ یہہ ہی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ای لوگو جو ایمان لائے ہو کھاؤ پاکیزہ

سے یعنے حلال اوس چیز سے کہ دیا ہم نے تم کو اور مال کسیکا چرا کے چھین کے نہ کھاؤ وَاشْكُرُوا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ اور شکر کرو واسطے اللہ کے کہ حلال روزی دی تمھین اگر ہو تم اصدق دل اسی کو عبادت کرنیوالے سمجھ لیجئے کہ اس آیت سے دو چیزین صفت مین خدا پرستوں کی نکلتی ہین ۔ رزق طیب کھانا اور شکر ادا کرنا پس رزق طیب کیا ہی بعضونے کہا ہی جو حلال ہی شرع مین وہ طیب ہی اور جو حرام ہی وہ خبیث ہی بس حلال اور طیب دونون لفظ مترادف ہین کہ معنی ایک ہین دونون کی اور حلالاً طیباً طیب وُہ ہی کہ کسب اوسکا ساتھ معصیت کے نہو جو سر کوع مین آیا ہی طیب صفت کاشفہ ہی حلال کی اور بعضے کہتے ہین کہ طیب اخص ہی حلال سے پس حلال طیب وُہ ہی کہ کسب اوسکا ساتھ معصیت کے نہو جیسے جھوٹھ بولکر نہ لیا ہو یا اور منع جرسے کسب بکنا ہو اور بعضے کہتے ہین کہ حلال وُہ ہی کہ مفتی شریعت فتوی اوپر حلیت اوسکے دین اور طیب وُہ ہی کہ دل جسکی پاکیزگی پر گواہی دے اور شبہہ نہو چنانچہ حدیث شریف مین ہی دع ما یریبك الی ما لا یریبك چھوڑ اوس چیز کو کہ شک مین ڈالے تجھے طرف اوس چیز کے کہ نہ شک مین ڈالے تجھے اور بعضے کہتے ہین کہ حلال طیب وہ ہی کہ قدر لابدی ہو تو کہ فروائے قیامت اوس سے سوال نہو اسی واسطے اکثر اولیا نے قدر ضرورت کے اکتفا کی ہی اور نفس کو لذت اور حظ سے باز رکھا ہی کھانا اسقدر کھایا ہی کہ جسمین ادائے فرائض کی طاقت ہو اور کپڑا اتنا پہنا ہی کہ جس سے ستر عورت ہو اونکے احوال مین یہہ مطلع فقیر ہی ؎ حظوظ دنیا سے دل ہوا ہی کچھہ اسطرحکا اچاٹ پیدا ۔ کہ جیسے برگ کیہ خورش کو کیا ہی پوشش کو ٹاٹ پیدا ۔ اور ضروری ہی کہ معاش لابدی کسب حلال سے پیدا کی ہو اور کسب بہتر اور اولی تر غزا ہی کہ کفار دشمنے اگر شیوع اسلام کرے اور مال غنیمت سے رفع کرے بعد اوسکے کسب تجارت ہی کہ جس چیز کی مسلمانونکو احتیاج ہو وہ خرید کر کے اونکو پہنچاوے اور نفع اوسکیسے خود متمتع ہو بعد اوسکے کسب زراعت ہی کہ وسطے سرسبزی مسلمانونکے تخم بووے اور اوسکے ضمن مین خود بار ور ہووے بعد اوسکے کسب کتابت ہی کہ آیات قرآنیہ اور اخبار نبویہ اور مسائل دینیہ اور احکام فقیہ لکھہ لکھہ کر عالم مین رواج دے اور اجرت اوسکی سے خود بہرہ یاب ہو بعد اوسکے اور حرفتین اور صنعتین ہین کہ شریعت مین حلال ہین اونسے کسب اموال کرے اور جو مال کسب حرام سے پیدا ہو وہ مال حرام ہی اور موجب وبال آخرت ہی اوس سے پرہیز ضرور ہی ۔ پس آیت گذشتہ مین حق تعالی نے امر ساتھ تناول حلال کے فرمایا اب اون چیزونکو ارشاد کرتا ہی کہ جو حرام ہین اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ تم اوسکے نہین مگر خدا نے حرام کیا ہی اوپر تمھارے مردار اور وہ چیز کہ گوشت اوسکا حلال ہی لیکن ذبح کرنے نہین پائے کہ مر گئی ہی وَالدَّمَ اور لہو بہتا وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ اور گوشت سور کا اور سب اجزا اوسکے کو یہہ حکم شامل ہی وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ اور جو جانور کہ ذبح کیا جاوے بنام غیر خدا معلوم ہووے کہ اکثر لوگون کو اس آیت کی معنی مین مفسدونکے بہکانیسے شک پڑتا ہی سو ہم یہان اوسکی تفصیل احقاق الحق مین سے کئی تفسیرونکی عبارت کے ترجمہ کے ساتھہ نقل کرتے ہین تفسیر جلالین مین لکھا ہی وما اهل به لغير الله اى ما ذبح على اسم غير الله تعالى والاهلال رفع الصوت وكانوا يرفعونه عند الذبح لآلهتهم انتہی یعنے ذبح کرتے وقت جسپر غیر خدا کا نام لیوین وہ بھی حرام ہی اور اہلال کے معنے پکارنیکے اور نام لینے کے ہین جب کفار لوگ ذبح کرتیوقت اپنے بتونکا نام لیکر ذبح کرتے تھے اور چھری پھیرتے تھے تب یہہ آیہ نازل ہوئی یعنے مردار خون خنزیر کا گوشت اور وُہ جانور کہ جسکے ذبح کرتیوقت غیر خدا کا یعنے کسی بت کا نام لیا جاوے یہہ سب مسلمانونکو کھانا حرام ہی تفسیر حسینی مین لکھا ہی و ما اهل به وحرام كرد آنچه آواز بردارند بآن در وقت ذبح لغير الله براى غير خدا تعالى بنام بتان يا باسم پيغمبران بكشند تفسير بيضاوى مين كہا ہی اى رفع به الصوت عند ذبحه للصنم انتہی یعنے ذبح کرتے وقت بت کے نام سے آواز کرین اور اسیطرح تفسیر کشاف اور مدارک مین لکھا ہی تفسیر جامع البیان مین لکھا ہی ما ذكر غير اسم الله عند ذبحه یعنے اللہ کے نام کے سوائے غیر کا نام اوسکے ذبح کرتیوقت ذکر کیا جاوے تفسیر درالمنثور مین لکھا ہی ما اصل به لغير الله کے معنے مین ابن منذر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہی ما اهل به یعنے ما ذبح اور ابن جریر نے ابن عباس رض سے روایت کی ما اهل به لغير الله اى للطواغيت یعنے جو جانور بتونکے نام سے ذبح ہووے اور حاتم نے ابو عائشہ سے روایت کی ہی یقول ما ذكر عليه اسم غير الله یعنے جو کہ غیر خدا کا نام اوس پر ذکر کیا جاوے تفسیر معالم التنزیل مین لکھا ہی ما اهل به لغير الله اى ما ذبح للاصنام والطواغيت واصل الاهلال رفع الصوت وكانوا

یذبحون لآلهتهم ویرفعون اصواتهم بذکرها وقال الربیع بن انس وغیره ما اهل به لغیر الله ما ذکر علیه اسم غیر الله
انتہے یعنے جو جانور کہ بتونکے نام سے ذبح کیا جاوے اور اہلال کی معنی آواز پکارنا اور وے کافر لوگ جب ذبح کرتے تھے بتون کے
واسطے تب اونکا نام پکارتے تھے اور کاٹتے تھے اور ربیع بن انس وغیرہ نے کہا کہ ما اهل به لغیر الله یعنے وہ جانور کہ اسپر غیر خدا کا
نام ذکر کیا جاوے تفسیر احمدی مین لکھا ہی قوله تعالیٰ وما اهل به لغیر الله معناه ذبح به لاسم غیر الله مثل اللات والعزیٰ و
اسماء الانبیاء وغیر ذالك یعنے جو ذبح کرتیوقت غیر خدا کا نام لیا جاوے جیسا کہ باسم اللات والعزیٰ باسم المسیح وغیرہ اور اوسکی تین
صورتین ہین پہلی یہہ کہ غیر خدا کا نام لیکر ذبح کیا یا یون کہا کہ باسم اللہ ومحمد رسول اللہ عطف کرکے تب کھانا اوسکا حرام ہی دوسری یہہ کہ
ذبح کرتیوقت یون کہا باسم اللہ محمد رسول اللہ بغیر عطف کے کہا تو کھانا اوسکا جائز ہی کراہت سے تیسری یہہ کہ ذبح کرنے کے اوّل پیغمبر
یا اولیا کا نام لیا یا ذبیحہ کو گرانے اور باندھنے کے اوّل یا اوسکے بعد تو وہ حلال طیب ہی اور یون بھی تفسیر احمدی مین صریح لکھا ہی
ومن ههنا علم ان البقرة المنذورة للاولیاء کما هو الرسم فی زماننا حلال طیب لانه لم یذکر اسم غیر الله علیها وقت الذبح
وان کانوا ینذرونها له یعنے یہانسے صاف معلوم ہوا کہ جو گاؤ کہ اولیاؤنکے نام سے نذر کی جاتی ہی جیسا کہ اس زمانہ مین رسم ہی سو حلال
طیب ہی کیونکہ ذبح کے وقت اوسپر کچھ غیر خدا کا نام نہین لیا جاتا اگرچہ اونکے نام سے اوسکو نذر کرتے ہین اور یہہ بھی لکھا ہی کہ خاص نذر
خدا کیواسطے ثابت ہی اور غیر کے واسطے نہین اسلئے ذبیحہ اپنی اصل حلیت پر قایم رہا پھر جب ذبح کرتیوقت اللہ کا نام لیا یعنے بسم اللہ اللہ اکبر
کہکر ذبح کیا تو وہ بیشک حلال ہی انتہیٰ اگر کسیںے ذبح کرتیوقت عمداً خدا کا نام نہ کہا تو ابوحنیفہ صاحب کے یہان وہ ذبیحہ ناجائز ہی اور
شافعی صاحب کے یہان حلال ہی اور اگر سہواً ذبح کرتیوقت خدا کا نام بھول گیا تو بالاتفاق حلال ہی جانا چاہئے کہ تفسیر فتح العزیز
مین کسی عدو نے الحاق کردیا ہی اور یون لکھا ہی کہ اگر کسی بکری کو غیر کے نام سے منسوب کیا ہو تو بسم اللہ اللہ اکبر کہکر ذبح کرنے سے وہ
حلال نہین ہوتی اور غیر کے نام کی تاثیر اسمین ایسی ہوگئی ہی کہ اللہ کے نام کا اثر ذبح کیوقت حلال کرنیکے واسطے بالکل نہین ہوتا سو یہہ بات
کسی نے ملا دی ہی خود مولانا و مرشدنا حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رح کبھی ایسا سب مفسرین کے خلاف نہ لکھینگے اور انکے مرشد اور استاد
اور والد حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب نے فوز الکبیر فی اصول التفسیر مین ما اهل کی معنی ما ذبح لکھا ہی یعنے ذبح کرتیوقت جس جانور
پر بت کا نام لیوے سو حرام ہی اور مردار کے جیسا ہی اور بسم اللہ اللہ اکبر کہکر ذبح کیا سو کیونکر حرام ہوتا ہی بعضے نادان تو حضرت نبی علیہ
الصلوٰۃ والسلام کے مولد شریف کی نیاز حضرت پیران پیر کی نیاز اور ہر ایک شہدا اولیا کی نیاز فاتحہ کے کھانیکو بھی حرام کہتے ہین اور یہہ
آیت دلیل لاتے ہین کہ غیر خدا کا نام جسپر لیا گیا سو حرام ہی واہ وا کیا عقل ہی ایسا کہتے ہین اور پھر جاکر نیاز فاتحہ کا کھانا بھی کھاتے ہین فَمَنِ
اضْطُرَّ پس جو کوئی بے بس ہوکیسیکے زور سے ظلم سے یا بھوک سے اسقدر کہ جانتا ہی اب اگر نہ کھاؤنگا تو مرجاونگا اور طعام حلال نہین پاتا
یا کسی مرض مین گرفتار ہوا اور دوا سوا ان چیزونکے بتاوے یا حکمائے متدین اتفاق کرکے کہین کہ اس مرض کی یہی چیز بین دوا ہین چنانچہ ضیق النفس
کہ اکثر اطفال کو لاحق ہوتا ہی اوسے زبان ہندی مین ڈبہ کہتے ہین علاج اوسکا خون خرگوش ہی غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ بیچ اس حالت کے
کہ زحد سے نکلنے والا ہو ساتھ راہ لوٹنے کے یا ساتھ بغاوت کے امام سے یا ساتھ طلب معصیت کے یا ساتھ زیادہ کھانیکے لابدی سے اور
نہ بیگانہ مال کھانیوالا ہو یا نہ چھین لیوالا ہو یا نہ شمشیر کھینچنے والا ہو امت محمدیہ پر یا تجاوز کرنیوالا ہو حد شرع سے فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ پس
نہین گناہ اوپر اوسکے کھانیمین ان حرام چیزون کے کہ مذکور ہوئی ہین امام شافعیؒ باغی سے باغی بادشاہ کا اور عادی سے تعدی کرنیوالا اوپر
رہگذرونکے مراد لیتے ہین اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا ہی اُس شخص کا کہ وقت ضرورت کے تناول ان محرمات سے کرے
اور مہربان ہی اوپر بندونکے ساتھ مباح کرنے اشیاء مذکورہ کے وقت اضطرار کے سمجھ لیجئے کہ حق تعالیٰ نے پہلے اس آیت کے امر فرمایا
ہم کو ساتھ اکل طیبات کے پس واجب ہوا اوپر ہمارے شکر بجالانا اوپر انعام اوسکے پھر نہی کی اکل محرمات سے پس فرض ہوا ہین اجتناب

اس سے اور طبیات کی بعضون نے تفسیر کی ہی ساتھ بحیرہ کے اور سائبہ کے اور وصیلہ کے اور حامی کے یعنے کھاؤ یہہ اور نہ کھاؤ میتہ وغیرہ کہ مذکور ہین آیت شریف مین اور بعضون نے تفسیر کی ہی ساتھ لحوم اہل کے اور کہا ہی کہ خطاب اوسکا طرف عبداللہ بن سلام کے اور اصحاب اوسکے کے ہی کہ مت حرام کرو گوشت اونٹ کا اور پرانے جیسے کہ حرام کیا ہی یہود نے اوپر اپنے بحیرہ اور اخوات اوسکے چنانچہ زاہدی مین مذکور ہی اور بحیرہ اوسے کہتے تھے کہ بطریق مذکور کیواسطے صحت بیار کی اونٹ یا اور جانور کے کان چیرکے بتونکے واسطے رکھتے تھے اور سایبہ اوسے کہتے تھے کہ واسطے ادائے حاجت کے اونٹ یا اور جانور کے تئین نیاز بتون کی کرتے تھے اور اوسے سانڈ کرکے چھوڑ دیتے تھے اور کھانا اوسکا حرام جانتے تھے اور وصیلہ اوسے کہتے تھے کہ جب کیسکی منت مانتے فلانے جانور کا بچہ نر ہووے تو ہم اوسکی نیاز کردیوین پھر جو اکٹھا نر و مادہ ہوتا تو نر کو بھی نیاز نہ چڑھاتے تھے مادہ کے ساتھ لاکر وہ بے نیاز ٹھہراتے تھے اوس مادہ کا وصیلہ نام رکھتے تھے اور حامی اوسے کہتے تھے کہ جس جانور کی پشت سے دس بچے ہوتے اوسپر لادنا اور چڑھنا موقوف کردیتے تھے اور سمجھہ لیجئے کہ امر اکل حلال کا مواضع متعددہ مین بیان فرمایا ہی یا ایّھا النّاس کلوا ممّا فی الارض حلالا طیّبا خطاب عام کیا کافر ہون یا مؤمن ہون اور کہین تخصیص کی مومنونکے خطاب مین چنانچہ یا ایّھا الّذین امنوا کلوا من طیّبات ما رزقنٰکم اور کہین تخصیص فرمائی رسّول کی چنانچہ یا ایّھا الرّسل کلوا من الطیّبات واعملوا صالحا اور تمسک کیا ہی ساتھ ان آیات کے اوپر اسبات کے کہ اصل بیچ اشیا کے اباحت ہی جبتک کہ نہ قایم ہو دلیل اوپر حرمت اوسکے اور محرمات بہت ہین جو مذکور ہین بیچ فقہ کے اور تحقیق ذکر فرمایا ہی حق تعالیٰ نے محرمات کو بیچ آیات متعددہ کے کہ اپنے اپنے مقام پر مذکور ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ اور بعضے اونکے جو بیچ اس آیت کے ارشاد فرمایا ہی اونکا بیان بطریق اجمال یہہ ہی سمجھہ لیجئے کہ چار چیزین حق تعالیٰ نے اس آیت شریفہ مین حرام فرمائی ہین ایک تو میتہ ہی اور میتہ اوسے کہتے ہین کہ موئی ہو حلال چیزون مین سے بغیر ذبح کے اور ایسے ہی حکم ہی اوس عضو کا جو کاٹ لیا ہو زندہ جانور کا ساتھ حدیث معروف کے چنانچہ بیضاوی مین مسطور ہی اور حرام ہی کھانا اوسکا فقط اسواسطے کہ آیت مین نہی صرف اکل کی وارد ہی اور انتفاع چمڑے اوسکے لینا بعد دباغت کے درست ہی چنانچہ مذہب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ہی بخلاف امام مالک کے کہ اونکے نزدیک حرام ہی اور اسیطرح درست ہی انتفاع ساتھ بالون اوسکے اور سینگونکے اور ہڈیونکے اور پٹھون کے اور پرونکے اور خلاف ہی امام شافعیؒ کا ان سبمین اور امام مالک کے نزدیک پشم گوسفند کے اور شعر کے کہ مردار ہون پاک ہین کہ موت حلول نہین کرتی بالونمین اور سوا میتہ کے اور جانور کہ جنکا گوشت کھانا حرام ہی سوا خوک کے اور ایک روایت مین سگ بھی ساتھ خوک کے ہمراہ ہی اون کو اگر ذبح کرین تکبیر کہکر تو گوشت اور پوست اونکا نزدیک امام اعظم کے اور مالک کے بغیر دباغت کے پاک ہی اور درست ہی انتفاع اوسے مگر کھانا حرام ہی نزدیک امام اعظم کے اور نزدیک امام مالک کے مکروہ اور امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک ذبح سے حرام جانور پاک نہین ہوتا اور پوست آدمیکا واسطے بزرگی کے حکم پاکی کا رکھتا ہی مگر استعمال نکرین اور بال اوسکے پاک ہین اور جنکا گوشت حلال ہی اونکا تو گوشت و پوست وغیرہ ذبح سے پاک ہوجاتا ہی انتفاع اس سے روا ہی اور دوسرا دم ہی اور دم سے دم مسفوح مراد ہی جو وقت ذبح کے نکلتا ہی لہو، کسی حیوانکا ہو حرام ہی چنانچہ اور جگہہ قرآن مین ہی او دما مسفوحا اور مسایل اوسکے بتفصیل شرح وقایہ ہدایہ مین مذکور ہین اور مدارک اور کشاف مین لکھا ہی حلال ہین دو میتے اور دو دم دو میتے تو مچھلی اور ٹیتری ہی اور دو دم کلیجے اور تلی ہی چنانچہ حدیث مین ہی احلت لنا المیتان والدمان اما المیتان فسمک والجراد واما الدمان فالکبد والطحال اور ایسے ہی ہدایہ مین لکھا ہی اور تیسرا خنزیر ہی جسے سؤر کہتے ہین حرام ہی مطلق نہین جائز انتفاع ساتھ اوسکے سوائے بالون اوسکے واسطے اوس جماعت کے کہ احتیاج بہت رکھتی ہی ساتھ اوسکے اور آیت شریفہ مین جو تخصیص اوسکے گوشت کی فرمائی ہی ساتھ ذکر کرنیکے اسواسطے کہ مقصود بالاکل ہی اور چوتھا ما اھل لغیر اللہ ہی یعنے وہ چیز جو پکاری جاوے ساتھ نام غیر خدا کے وقت ذبح کے وہ حرام ہی مطلقا بتونکے نام پر ہو یا پیغمبرونکے نام پر ہو پس جو جانور ذبح کرو ساتھ نام خدا کے ذبح کرو اور ذبح کرتیوقت مشہور کرو تاکہ حلال ہو کھانا اوسکا اور سمجھہ لو کہ ذبح کس کس چیز سے درست ہی اور ذابح کی کیا کیا

شرطین ہین اور مذبوح مین کیا کیا چاہیئے چند مسائل علحدہ کرکے لکھتا ہون کہ فائدہ عام ہو مسئلہ شرط ہی کہ ذابح مسلمان ہو غیر محرم مرد ہو یا عورت یا لڑکا ہو یا مجنون مگر عقل اسقدر رکھتا ہو کہ تسمیہ جانے اور قادر ہو اور پر ذبح کے اگرچہ گونگا اور ناختنہ ہو مسئلہ درست ہی ذبیحہ کتابی کا اگر نام مسیح کا وقت ذبح کے سنے اور متولد کتابی سے اور مشرک سے حکم کتابی کا رکھتا ہی اور روا نہین ہی ذبیحہ بت پرست کا اور آتش پرست کا اور مرتد کا مسئلہ درست ہی ذبح کرنا اوس چیز سے کہ کاٹے ساتھ تیز کیے اور خون بہوئے جس چیز سے تلوار کی سے ہو یا پتھر اور نی اور آگ ہو چنانچہ درالمختار مین لکھا ہی اور دانتونسے اور ناخن سے نزدیک ائمہ ثلثہ کے جائز نہین اور بقول امام اعظمؒ جائز ہی مع الکراہت اوسوقت کہ بدن سے جدا ہون اور تیزی رکھین مسئلہ جگہہ ذبح کی زکوٰۃ اختیاری مین درمیان حلق اور لبہ کے ہی لیکن چار چیزونکے کاٹنے سے حلال ہوتا ہی ایک حلقوم کہ مجری نفس ہی علی الصحیح دوسری مری کہ مجری طعام و شراب ہی تیسری دونون شہ رگین کہ مجری خون ہین اور اطراف گردنمین واقع ہین لیکن امام شافعیؒ اور امام احمد حنبلؒ کے نزدیک کاٹنا حلقوم اور مری کا شرط ہی اور دو شہ رگونکا مستحب ہی اور نزدیک امام اعظم کے کاٹنا تین چیز کا ان چارونمین سے شرط ہی کہ اکثر کو حکم کل کا ہی اور نزدیک امام مالکؒ کے کاٹنا چارونکا چاہیئے اور زکوٰۃ اضطراریمین زخم کردینا چاہیئے جسجگہہ کہ قادر ہو تمام بدن مین مسئلہ شرط ہی کہ ذبح کرنیوالا اور وہ شخص کہ معاون اوسکا ہو ذبح مین تسمیہ کہے بلا فاصلہ اور مراد تسمیہ سے ذکر خالص اللہ کا ہی بے شرکت غیر چنانچہ بسم اللہ اللہ اکبر ہی اور ایسی ہی سبحان اللہ اور الحمد للہ ہی بارادہ تسمیہ نہ بارادہ جواب عطسہ وغیرہ علے الاصح اور اگر باسم اللہ محمد رسول اللہ کہا بغیر واو عطف کے مکروہ ہی اور ساتھ واو کے حرام ہی اور ایسے ہی اللھم اغفرلی یا اللھم تقبل منی کہکر ذبح کیا تو جائز نہین ہی اور قبل ذبح کے یا بعد ذبح کے اللھم تقبل منی یا الفاظ دعائیہ کہے اور وقت ذبح کے تسمیہ کہکر ذبح کرے جائز ہی اور مراد فاصلے سے تبدیل مجلس کی ہی یا اور امور مثل کھانیکے پینے کے جس مین دیر ہوجاوے اور حد دیر کی یہہ ہی کہ دیکھنے والے دیر سمجھین اور چھری تیز کرنی بعد تسمیہ کے داخل دیر مین ہی مسئلہ اگر گردن دو بکرونکے ملے اوپر رکھکر ساتھ ایک تسمیہ کے ذبح کرے جائز ہی اور اگر جدا جدا ذبح کرے تو جدا جدا تسمیہ کہنا درکار ہی مسئلہ مستحب ہی ذبح مین بسم اللہ اللہ اکبر کہنا بغیر واو کے اور منہ ذبیحہ کا طرف قبلہ کے کرنا اور چھری قبل ذبح کے تیز کرنا اور مکروہ ہی بالعکس اوسکے کرنا اور قفائے گردن سے ذبح کرنا اور زیادہ چار رگونسے تا نخاع کاٹنا رگ سفید ہی کہ بیچ استخوان گردن کے ہوتی ہی اور ہر تعذیب بلا فائدہ دینا مثل قطع سر کے اور بال اکھیڑنیکے قبل سرد ہونے مذبوح کے مسئلہ اگر ذبح مین تسمیہ کرے بغیر حضور نیت کے صحیح ہی اور اگر قصد ترک نیت کا ابتداء فعل مین کیا یا تسمیہ سے نیت اور خیر کی کرے تو صحیح نہین اور مذبوح حلال نہین اور اگر تسمیہ عمداً ترک کیا حرام ہی نزدیک امام اعظمؒ کے بخلاف امام شافعیؒ کے اور اگر نا سیا کیا بھولکے حلال ہی نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے بخلاف امام مالکؒ کے مسئلہ بکری مریض وقت ذبح کے حیات اوس کی معلوم ہووے تو حلال ہی مطلقاً اگرچہ حرکت اور اخراج خون کا نہو اور اگر حیات اوسکی مدرک نہووے تو باخراج خون اور حرکت حلال ہوتی ہی اور اگر خون اور حرکت بھی نہین ہی تو دیکھا چاہیئے اگر بعد ذبح کے دہن یا چشم کھلی ہی نہ کھاوے اور اگر بند کرلین تو کھاوے اور اگر پانون دراز ہین تو نہ کھاوے اور اگر ضم کرے تو کھاوے اور اگر بال تر مردہ ہین تو حرام اور اگر قائم ہوگئے تو حلال اور اگر علم حیات کا بوقت ذبح کے ہی اگرچہ تھوڑا سا کیا حیات مخفی ہی تو حلال ہی مطلقاً کھاوے بہرحال اور یہی حکم ہی گلا کاٹنے کا اور چوب زدہ کا اور اوپر سے گرپڑا اور شاخ زدہ کا اور کھائے ہوئے درندونکے کا اور اسی پر قوی ہی بدلیل قولہ تعالیٰ الا ما ذکیتم آگے اوسکا بیان آویگا انشاء اللہ تعالیٰ مسئلہ طریق مسنون بیچ شتر کے یہہ ہی کہ زانو باندھکر کھڑا نحر کرے اور گائے بکریونکو پہلو پر ذبح کرے باتفاق اور عکس اوسکے مکروہ ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور بقول امام مالک حرام ہی اور بعضے اصحاب اونکے مکروہ کہتے ہین نہ حرام مسئلہ جو حیوان کہ وحشی ہو اور ہاتھہ نہ آوے و یا مست یا دیوانہ ہوکر مارتا ہو یا کنوئین گرپڑے مثل گائے بکری اونٹ وغیرہ کے جس عضو مین اوسکے زخم کرسکے کردے کلا ہو یا اور جگہہ ہو حلال ہی مگر گورخر مین بیچ مذہب خلاف امام محمد کا ہی بیچ شہر کے مسئلہ گائے وغیرہ اگر شوارجنے ہاتھہ اندر ڈالکر اگر گلا پاوے تو خیر نہین تو جس عضو مین چاہے بچکے زخم پہنچاوے حلال ہی مسئلہ اگر چارپایہ کو ذبح کیا اور بچہ شکم سے مردہ نکلا اور خلقت اوسکی تمام ہی حرام ہی نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے اور حلال ہی نزدیک صاحبین کے

اور امام شافعی کے لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام زکوٰۃ الجنین زکوٰۃ امہ مسئلہ ایکشخص نے صید اپنی زندہ پائی یا گمان کی ہی کہ قریب ہلاکت کے ہی اور وقت تنگ ہی اوپر ذبح کے یا آلہ ذبح کا نہین پایا پس حلال ہوتی ہی ساتھ جراحت پہنچانیکے رگونکے بیچ ایک روایت کے یہہ تمام مسائل درالمختار مین ہین مسئلہ اگر میش یعنے بھیڑیا بکریکا سر کاٹ کے لے گیا اور وہ زندہ ہی خون بہتا ہے یعنے موضع اوسکے سے کہ چاہے حلال ہوجاویگی یہی مختار ہی اور اسی پر فتویٰ ہی جیسے کہ خلاصہ مین لکھا ہی اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ تحقیق وہ لوگ علمأ یہود سے جو چھپاتے ہین واسطے اخذ رشوت کے جو اُتارا ہی اللہ نے کتاب تورات سے اور احکام اوسکیسے وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا اور مول لیتے ہین بدلے اوسکے یعنے چھپانیکے مول تھوڑا اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ یہہ لوگ نہین کھاتے ہین بیچ پیٹون اپنے کے مگر آگ یعنے یہہ رشوت نہین کھاتے آگ کھاتے ہین یا یہہ مراد ہی کہ قیامت کو آگ کھاتے ہین جیسے اب دنیا مین رشوت کھاتے ہین یا کنایت ہی اس سے کہ اندر انکے آگ ہی جیسی باہر مین ہی اور ذکر شکم تاکید ہی بیچ کھانیکے اور محاورہ مین کھانا غیر تناول مین بھی مستعمل ہوتا ہی کہ فلانے شخص نے فلانیکا مال کھایا وقت تلف کرنیکے ایسے ہی یہان بھی ہوسکتا ہی کہ آگ کھاتے ہین یعنے سامان دوزخ مین جلنے کا کرتے ہین وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ اور نہ بولیگا اللہ اونسے دن قیامت کے ایسا سخن کہ جسمین نفع راحت اونکو ہوا اور نہ پاک کریگا اونکو خبائث اعمال سے یعنے گناہ اونکے آگ سے جلاکر اونکو پاک کردے یہہ نہوگا وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اور واسطے اونکے ہی عذاب درد دینے والا اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وہ لوگ ہین کہ جنھون نے از روئے جہالت کے مول لیا یہودیت کو کہ عین گمراہی ہی بدلے ایمان کے اور معرفت کے دنیا مین وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ اور عذاب کو بدلے بخشش کے آخرتین فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ پس کتنا صبر کرتے ہین وہ اوپر آگ کے یا کس چیز نے شکیبا کیا اونکو اوپر آتش دوزخکے کہ ہمیشہ اوسمین رہینگے ذٰلِكَ یہہ عذاب اونکو بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ اسواسطے ہی کہ اللہ نے اُتارا ہی کتاب تورات کو ساتھ حق کے اور اونھون نے حکم اوسکا چھپایا ہی اور لغت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تغیر کیا ہی یا کتاب سے مراد قرآن شریف ہی کہ اُتارا ہی اوسکو اللہ نے اور یہہ متابعت اوسکی نہین کرتے وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِي الْكِتٰبِ لَفِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ اور تحقیق جنھون نے کہ اختلاف کیا بیچ کتاب تورات کے یا قرآنکے البتہ بیچ خلاف کے دور ہین وفاق سے یا بیچ ضلالت کے دور ہین ہدایت سے اور اگر الف لام جنس کا کہین تو سب کتابین منزلہ واختلاف اونکے ہین کہ بعضو پر ایمان لائے ہین اور ساتھ بعضونکے کافر ہوئے ہین پس اہل اختلاف بیچ ضلالت کے ہین دور ہدایت سے بعد نزول اس آیت کے کہا اہل اختلاف نے ہم بیچ شقاق کے اور ضلال کے نہین ہین بلکہ ایمان رکھتے ہین ہم خدا پر اور نماز پڑھتے ہین اور یہی نیکی تمام ہی حق تعالیٰ نے اونکے جواب مین یہہ آیت نازل کی اور معلوم کیجیے کہ چودھوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ ایمان مفصل کا اور احکام اسلام کا نکلتا ہی وُہ یہہ ہی لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ نہین نیکی یہہ کہ پھیرو تم موہون اپنے کو طرف مشرق اور مغرب کے یعنے فقط نماز مین منہ پھرانا طرف مشرق کے مانند نصاریٰ کے اور طرف مغرب کے مانند یہود کے یہہ نہین ہی ایسی نیکی کہ سب نیکیونکو چھوڑ چھاڑ کے اوسی پر اقتصار کرو وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور لیکن بھلائی اوسکو ہی کہ ایمان لایا ساتھ اللہ کے یگانہ اور یکتا سمجھکر نہ مانند یہود اور نصاریٰ کے کہ عزیر اور عیسےٰ کو بیچ الوہیت کے شریک جانتے ہین اور ایمان لایا ساتھ دن پچھلے کے کہ قیامت اور متعلقات قیامت ہی یہہ تعریض یہود اور ترسا کو ہی کہ بہشت مخصوص اپنے واسطے سمجھتے ہین وَالْمَلٰٓئِكَةِ اور ایمان لایا ساتھ فرشتونکے اور دوست رکھا اونکو اور یہہ جانا کہ مخلوق الٰہی ہین گناہونسے معصوم ہین نہ مرد ہین نہ عورت ہین نہ مانند یہود کے کہ جبرئیل علیہ السلام سے دشمنی رکھتے ہین اور نہ مثل اس فرقے کے کہ فرشتونکو بیٹیان اللہ کی کہتے ہین وَالْكِتٰبِ اور ایمان لایا ساتھ کتاب کے کہ جو اللہ نے آسمان سے کتاب نازل کی ہی حق ہی نہ مانند اہل کتاب کے کہ بعضے پر ایمان لاتے ہین اور بعضے پر نہین اور وہ چار کتابین ہین تورات حضرت موسیٰ پر انجیل حضرت عیسےٰ پر زبور حضرت داؤد پر اور فرقان حضرت خاتم النبیین علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام پر اور سو صحیفے ہین پچاس حضرت شیث پر اور تیس حضرت ادریس پر اور دس حضرت ابراہیم پر اور دس حضرت آدم پر نازل ہوئے ہین اور

ایک روایت مین بیس حضرت ابراہیم پر آئے ہین نہ حضرت آدم پر علیہم السلام چنانچہ ذکر کیا فقیہ ابواللیث نے وَالنَّبِيِّينَ اور ایمان لائے ساتھ سب پیغمبرونکے نہ مانند یہود کے کہ ایمان لاتے ہین اوپر موسیٰ کے اور نہ مثل نصاریکے کہ ایمان لاتے ہین اوپر عیسےٰ کے فقط اور تحقیق روایت آئی ہی بیچ حدیث کے بیان عدد اونکے مین کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار ہین اور ایک روایت ہی دو لاکھ چوبیس ہزار کی چنانچہ شرح عقائد مین لکھا ہی اور اولی یہہ ہی کہ ایمان لائے مومن نہ حصر قصر کرے اوپر اعداد اونکے کے بلکہ ایمان لائے مومن کہ جتنے نبی بھیجے اللہ نے طرف خلق کے واسطے تبلیغ احکام کے حق ہین اور رسول اونمین تین سو تیرہ ہین علی ماورد بہ الاحادیث چنانچہ تفسیر احمدی مین لکھا ہی اور لفظ نبی کا یہان ذکر فرمایا نہ رسول کا اسواسطے کہ نبی عام ہی رسول سے نزدیک جمہور کے اور نزدیک بعض کے مرادف اوسکا بخلاف رسول کے کہ وہ نزدیک جمہور کے وہ ہی کہ صاحب کتاب اور شریعت ہو اور نبی کو لازم نہین ہی یہہ ہونا پس نبی لانا ذکر کرنا بیچ مین اولی بلکہ ضرور تھا اور نبیین کہ صیغہ جمع مذکر سالم کا ہی اس سے اشارہ طرف اسبات کے بھی نکلتا ہی کہ نبی کلہم مرد تھے عورت کوئی نبی نہین ہوئی چنانچہ بعضے کہتے ہین کہ چار عورتین بھی نبی ہوئی ہین بی حوا بی سارہ اُم موسیٰ ام عیسیٰ اور اگر جمع باعتبار تغلیب کہیئے تو استدلال اسپر نہین ہوسکتا ہی اور باعتبار تغلیب جمع اور جگہہ بھی آئی ہی قرآن شریف مین چنانچہ قصہ رویائے یوسف علیہ السلام مین ہی کہ کہا ان سے انی رایت احد عشر کوکبا والشمس والقمر رایتہم لی ساجدین کہ شمس مونث سماعی ہی اور داخل ہی ساجدین مین حالانکہ یہہ جمع مذکر سالم ہی اور اگر یہان تاویلا کہیئے کہ کوکب بھائی یوسف کے ہین اور شمس اور قمر والدین ہین مانباپ اور خالہ تو بھی یہی ہی مگر اور آیت سے نکلتا ہی انبیا سب کے سب مرد ہی تھے وہ آیت یہی ہی وما ارسلنا من قبلک الا رجالا نوحی الیہم اگرچہ سیاق کلام سے یہہ ظاہر ہی کہ نبی کوئی ملک نہین ہوا لیکن اشارہ سمجھا جاتا ہی یہہ بھی کہ کوئی عورت اس منصب مردان خدا پر نہین پیدا ہوئی یہہ ایمان مفصل ہی کہ مذکور ہوا اور مقدم کیا یوم آخر کو اسواسطے کہ بعید النظر تھا مثل تھا اُسپر ایمان لانا اور مقدم کیا ملائکہ کو کتابون پر اسواسطے کہ وہ لانیوالے ہین وحی کے اور کتابونکو مقدم کیا اوپر انبیا کے اسواسطے کہ انکے اوپر اوترے ہین پس تمام بترتیب ذکر فرمایا اور ایمان مجمل اسقدر کافی ہی کہ کہیئے آمنت باللہ وبجمیع ما جاء بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وَآتَى الْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِ اور دیا مال اوپر دوستی اللہ کے یا اوپر دوستی مال کے یعنے باوجودیکہ مال دوست ہی قطع دوستی کا کرکے براہ خدا صرف کیا ذَوِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينَ قرابت والونکو اور یتیمونکو کہ بن باپکے خورد سال ہون اور محتاجونکو کہ سوال نہ کرین وَابْنَ السَّبِيلِ اور مسافرونکو کہ جنکے پاس خرچ نہو یا مہمانونکو وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ اور فقیرونکو جو سوال کرین اور چھڑانیمین غلامونکے یعنے غلام لونڈیان مول لیکے چھڑاوے یا مکاتب کو روپے دیکر آزاد کراوے یعنے کوئی مکیکا غلام ہو اور میان اوسکا کہے کہ تو اسقدر روپے مجھے کمادے پھر آزاد ہی یہہ شخص اسقدر مبلغ اوسے دیکر چھڑاوے وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ اور قائم کرے نماز فرض کو کہ وقت سے فوت ہونا جائز نرکھے اور دے زکوٰۃ مقرر کو کہ بیان اوسکا فقہ کی کتابونمین مذکور ہی پہلے جو آتی المال گذرا ہی وہ دینا مال کا بطور نوافل اور صدقات کے تھا اور یہہ بطریق زکوٰۃ ہی وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا اور پورا کرنیوالے ساتھہ عہد اپنے کے جب عہد کرین خدا سے یا بندونسے وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ اور صبر کرنیوالے بیچ فقر فاقے کے اور رنج بیماری کے اور وقت لڑائی کے کافرونسے اور صابرین منصوب ہی بہ تقدیر اخص من اہل البر الصابرین اور اوسکو نصب علی المدح کہتے ہین یعنے مدح کرتا ہون مین اور مخصوص کرتا ہون مین سب بھلائی والونمین سے صبر کرنیوالون کو بیچ وقت سختی کے اور محنت کے اور ایذا دشمن کے اور شدت گرسنگی کے اور درد کے اور مرض کے اور مصیبت کے بدنی ہو یا مالی ہو اور وقت حرب کفار کے اور قرأت والصابرون بھی آئی ہی اور والموفین یون بھی آئی ہی نصب علی المدح چنانچہ کشاف مین مذکور ہی أُولَٰئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وہ گروہ جو موصوف ہین ساتھہ ان صفتون کے جنھون نے سچ بولا یا وفائے عہد کیا یا اتباع حق کیا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ اور وہ لوگ وہی ہین پرہیزگار سب ناشایستگیون سے لکھا ہی کہ کمالات انسانی بہت ہین لیکن منحصر ہین ان تین چیزونمین ایک صحت اعتقاد دوسری

حسن معاشرت تیسری تہذیب نفس اب سمجھ لیجئے کہ صحت اعتقاد مین ایمان بوحدانیت خدا اور برسالت مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم اور جو چیزین کہ جن پر ایمان لانا فرض ہی سب کہئین اور حسن معاشرت مین سلوک کرنا زبان سے مال سے ساتھ اہل حق کے اور نیکی کر ... ہاسے دوست سے اور تمام اہل اسلام سے سب آگیا اور تہذیب نفس مین اقامت نماز اور ادائے زکوٰۃ اور وفائے عہد اور صبر اور تحمل اور عفو سب ۔ پس جو صفات حسنہ ہین وہ سب اس آیت شریفہ مین مندرج ہین اور یہہ آیت جامع الکمالات انسانی ہی ابی عشرہ سے روایت ہی کہ کہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے من عمل بھذہ الایۃ فقد استکمل الایمان سچ ہی جسنے اس آیت پر عمل کیا اوسنے ایمان اپنا کامل کیا کہ جو ایمان مین باتین ہین وہ سب اسمین ہین معلوم کیجئے کہ پندرھوین آیت آیات مسایل سے کہ جس سے مسئلہ وجوب قصاص کا اور عفو کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰی اے لوگو جو ایمان لائے ہو فرض کیا گیا ہی اوپر تمھارے برابری کرنا نہ ستم اور زیادتی مین بیچ مارے گیوں کے وقتیکہ قتل عمدًا ہو سبب نزول اس آیت کا یہہ ہی کہ قبل اسلام سے جو درمیان قبیلوں کے لڑائی ہوتی تھی تو جو قبیلہ عالی نسب ہوتا تھا وہ قبیلہ ارذل سے عوض غلام کے میان کو اور عوض عورت کے مرد کو قتل کرتا تھا بعد ہجرت کے حضرت سے یہہ احوال عرض کیا یہہ آیت نازل ہوئی اور کشاف والے نے اور صاحب بحر مواج نے لکھا ہی کہ درمیان دو قبائل عرب سے دعوی خون کا تھا ایک نے اوپر دوسرے کے غلبہ کیا تھا اور سوگند کھائی تھی کہ بدلے غلام کے حر تمھارا اور بدلے زن کے مرد اور عوض ایک کے دو قتل کرینگے ہم پس محکمہ پیغمبر مین حاضر ہوئے اور قصہ اپنا بیان کیا یہہ آیت اونکے حق مین نازل ہوئی کہ قتل مین قصاص چاہئے یعنے برابری اور مساوات اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ آزاد ساتھ آزاد کے اور غلام ساتھ غلام کے وَالْاُنْثٰی بِالْاُنْثٰی اور عورت ساتھ عورت کے عمر بن عبد العزیز اور حسن بصری اور عطا اور عکرمہ رحمۃ اللہ علیہم تمسک اس آیت پر کرکے جائز نہین رکھتے کہ قتل کیا جاوے حر بدلے غلام کے اور مرد بدلے عورت کے اور یہی مذہب امام مالک اور شافعی رح کا ہی اور نزدیک سعید بن المسیب کے اور شعبی کے اور نخعی کے اور قتادہ کے اور ثوری کے رحمہم اللہ حکم اس آیت کا منسوخ ہی ساتھ آیت ان النفس بالنفس کے اور قصاص ثابت ہی درمیان حر کے اور عبد کے اور ذکر کے اور انثی کے اور تمسک اونکا حدیث شریف مین ہی المسلمون تتکافوا دماؤھم اور یہی مذہب امام اعظم اور اصحاب اونکا ہی رحمۃ اللہ علیہم فَمَنْ عُفِیَ لَهٗ مِنْ اَخِیْهِ شَیْءٌ پس جو شخص کہ بخشا گیا واسطے اوسکے کہ قاتل ہی خون بھائی اوسکے سے کہ مقتول ہی کچھ یعنے بعضے وارثون نے بخشا یا تھوڑا سا خون بخشا قصاص ساقط ہوگیا فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ پس اوپر قاتل کے ہی بعد عفو کے اتباع ساتھ اچھی طرحکے یعنے خوشی اور رغبت بیچ دیت دینے کے وَاَدَآءٌ اِلَیْهِ بِاِحْسَانٍ اور ادا کرنا دیت کا طرف وارث مقتول کے ساتھ اچھی طرحکے جلدی خوشروئی سے نہ دیر مین بدخوئی سے ذٰلِكَ تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ یہہ بخشنا قصاص کا اور طلب کرنا دیت کا آسانی ہی پروردگار تمھارے سے اور مہربانی خدا کی طرف سے تسہیل امر مین اور تحصیل نفع مین فَمَنِ اعْتَدٰی بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ پس جو کوئی زیادتی کرے بیچ عفو کے یعنے بخش کر دیت لیکر قاتل کو مار ڈالے یا غیر قاتل کو واسطے قصاص کے قتل کرے یا قاتل ستم کرے یا ایک کو مار کر دیت دیکر دوسرے کو مارے پس واسطے اوسکے آخرت مین عذاب ہی درد دینے والا وَلَكُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیٰوةٌ یٰٓاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ اور واسطے تمھارے بیچ برابر کے زندگی ہی اے عقل والو تو کہ تم بچو قتل سے ناحق کے یعنے کوئی شخص کسی کے قتل کا قصد کرے اور خوف قصاص سے نہ مارے تو اوسکی جان بچے اور یہہ قصاص سے امن ہوا پس سب قصاص سبب زندگانی ہی سمجھ لیجئے کہ حق تعالی نے مسئلہ قصاص کا بہت آیاتین ذکر فرمایا ہی چنانچہ سورۂ مائدہ اور سورۂ بنی اسرائیل مین آویگا انشاء اللہ تعالی لیکن یہہ آیت گذشتہ جامع ہی واسطے بیان مسئلہ قصاص اور عفو اور بیان منت علی العباد وغیرہم کے معلوم کیجئے کہ آیت سولھوین آیات مسایل سے کہ جس سے مسئلہ وصیت کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی كُتِبَ عَلَیْكُمْ لکھا گیا ہی اوپر تمھارے یعنے فرض کیا گیا ہی اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ جب حاضر ہوا ایک کو تم سے موت یعنے اسباب اور علامات موت کی مرض وغیرہ سے اِنْ تَرَكَ خَیْرَا اگر چھوڑ جاوے مال بہت اسقدر کہ قابل وصیت کے ہو نہ ایسا تھوڑا کہ کسیکے بانٹنے کے لایق نہو اِلْوَصِیَّةُ لِلْوَالِدَیْنِ

سترہ ۱۷ ۔ ۱۷ ۔ ۱۷

وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وصیت کرنا واسطے ماباپ کے اور قرابت والونکے ساتھ انصاف کے حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ لکھی گئی یہہ وصیت لکھنا کر ساتھ حق کے اور راستی کے واسطے پرہیزگارونکے ایام جاہلیت مین ماباپکو اور اقربا کو محروم رکھتے تھے اور وصیت کیا کرتے تھے ساتھ ربا کے حق تعالیٰ نے اسبات سے منع فرمایا اور فرض کیا درست واسطے والدین کے اور اقربا کے پھر حکم اس آیت کا ساتھ آیت مواریث کے منسوخ ہوگیا قصے میراث مین مقرر ہوگئے اب وصیت کرنا اولے ہی فرض نہین کہ درویشونکے واسطے کرے لیکن مال کے تیسرے حصے مین ہی زیادہ نہین فَمَنْ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ پس جوکوئی بدلڈالے اس امر وصیت کو یا قول وصیت کرنیوالیکو پیچھے اوسکے کہ سنا ہی اوسکو فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ پس سواسکے نہین ہی کہ گناہ تبدیل کا ہی اوپر اون لوگونکے کہ بدل ڈالتے ہین وصیت کرنے والا اوس گناہ سے بری الذمہ ہی اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ تحقیق اللہ سننے والا ہی کلام موصی کا اور بدلنے والون کا اور جاننے والا ہی نیت اندونکی فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا پس جوکوئی خوف کرے خوف کے معنے یہان علم کے ہین یعنے جانے اور پاوے وصیت کرنیوالے سے یعنے میل طرف وارثون کے ضرر کے قصدًا یا غیر قصدًا اَوْ اِثْمًا یا گناہ عمدًا ساتھ وصیت کے زیادہ تہائی سے فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ پس صلح کردے درمیان وصیت کئے گئے کے اور وارثونکے ساتھ ثلث مال کے کہ موافق شریعت ہی اور جو زیادہ ثلث سے وصیت ہوا سے موقوف کرے یا حالت حیاتین وصیت کرنیوالیکے کہنے دیکھا کہ یہہ مخالف شرع کے وصیت کرتا ہی اوسے سمجھاوے اور درمیان وصیت کرنیوالے اور وصیت کئے گئے کے صلح کرادے فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ پس نہین گناہ اور وبال اوپر اوسکے اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا ہی گناہ وصیت کرنیوالے کا کہ زیادہ ثلث سے وصیت مین ضرر ورثہ کا کرکے عاصی ہووے اور مہربان ہی اوپر اصلاح کرنے والیکے کہ قدرنا مشروع کو وصف مشروع مین لاوے معلوم کیجئے سترھوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ وصیت صوم کا اور بیان صوم مریض اور مسافر اور صوم شیخ فانی نکلتا ہی وہ یہہ ہی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ اے لوگو جو ایمان لائے ہو لکھا گیا ہی اور فرض کیا گیا ہی اوپر تمھارے روزہ رکھنا كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ جیسا کہ لکھا گیا تھا اور فرض کیا تھا اوپر اون لوگونکے جو آگے تم سے تھے یعنے یہہ عبادت شاقہ فقط تمھین پر نہین ہی بلکہ جمیع امم سابقہ پر فرصیت اوسکی تھی چنانچہ زمانہ آدم سے اوسدم تک کوئی امت ایسی نہ تھی کہ جسپر روزہ فرض نہوا آدم علیہ السلام پر روزے ایام بیض کے فرض تھے اور قوم موسیٰ علیہ السلام پر روزہ روز عاشورہ کا اسیطرح سب امتونپر روزے مقرر تھے پس اس تقدیر پر تشبیہہ اصل روزہ مین ہی نہ عدد مین اور اگر کہئے کہ علی الذین من قبلکم سے نصاریٰ مراد ہین کہ اونپر تیس روزے ماہ رمضان کے فرض تھے جب دن گرمی کے بڑے آئے تو اونھونے نہایت حرارت سے مشقت اپنے اوپر دیکھکے مہینے کو بدل کر لیا جاڑونمین چھوٹے دن دیکھکر رکھنے لگے اور دس روزے اول دس روزے آخر آٹھ تیس روزونمین ملا کر پچاس روزے اوسکے جبر مین رکھنے اختیار کئے پس اس تقدیر پر تشبیہ اصل مین اور عدد مین ہی روایت ہی کہ آغاز اسلام مین شریعت نبوی مین روزہ عاشورہ کا فرض تھا پھر اوسکی فرضیت منسوخ ہوکر روزے لیالی ایام بیض کے فرض ہوئے یعنے تیرھوین چودھوین پندرھوین تاریخ کے پھر وہ منسوخ ہوکر روزے ماہ رمضان کے فرض ہوئے لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ تو کہ تم پرہیزگاری کرو یعنے بچو معاصی سے اور ساتھ مشروع چیزونکے عمل کرو بیچ روزیکے اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ دن گنے ہوئے کہ روزے ماہ رمضان کے ہین انتیس یا تیس روز اور بعضے کہتے ہین کہ ایام معدودات سے مراد روز عاشورہ کا اور تین روزے ایام بیض کے ہین کہ ہر مہینے مین آتے ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض تھے پھر منسوخ ہوگئے فرضیت اسلام سے اور ابتداء اسلام مین عشا کی نماز سے دوسری رات کی مغرب کی نماز تک روزہ رکھتے تھے وقت افطار کا مغرب کی نماز سے عشا کی نماز تک تھا یا سونے تک جب آیت کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود نازل ہوئی تو وہ حکم مذکور منسوخ ہوگیا اور حد روزہ کی صبح صادق سے غروب آفتاب تک مقرر ہوئی اور کھانا پینا جماع غروب آفتاب سے تا خروج وقت عشا معین ہوا اور جو روزہ عبادت شاقہ ہی کہ باز رہتا ہی آدمی کامون مالوفات طبع سے اور محبوبات نفس سے اور یہہ بہت طبیعت پر

دشوار تھا اسی واسطے حق تعالیٰ نے تشبیہ پچھلے لوگون سے دی اور شرکت مین معاملہ ڈالا کہ مشقت مشترک آسان ہوتی ہی طبع پر کم گران ہوتی ہی کہ عربی کی مثل ہی البلیۃ اذا عمت طابت اور فارسی مین کہتے ہین مرگ انبوہ جشنے دارد اور اسیواسطے ایام معدودات فرمایا کہ عرب ولے معدود کنایت قلت سے کرتے ہین تو کہ طبیعت پر بجہت قلت سے آسان ہو اور اسیواسطے سفر مین اور مرض مین رخصت افطار کی فرمائی تا دشواری کم ہو فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ پس جو کوئی ہو تم سے کہ مکلف ہو ساتھ روزہ رکھنے کے بیمار ایسا کہ روزہ رکھنے کی طاقت نہین ہی یا مرض اوسکا روزہ رکھنے سے زیادہ ہوتا ہی یا اوپر سفر کے ہو پس گنتی ہی اور دونون سے یعنے اول دلون مین افطار کرے پھر قضا اوسکی اور دلونمین رکھ لے سوال مریضًا او علی سفر کو مریضا اور مسافرنہ کہا وجہ کیا ہی جواب استعمال علی کا اوپر استعلا کے آتا ہی اور دلالت کرتا ہی اوپر اوسکے کہ سفر امر اختیاری ہی باختیار مسافر حاصل ہوتا ہی بخلاف مرض کے کہ یہہ اضطراری ہی اختیاری نہین اسیواسطے فخر الاسلام بزدوی نے کہا ہی کہ سفر امور مختارہ سے ہی باختیار حاصل ہوتا ہی اگر مقیم عمدًا ماہ رمضانمین سفر اختیار کرکر افطار کرے کفارت لازم آویگی اسواسطے جو چیز باختیار بندہ حاصل ہو مسقط کفارہ کہ حق شرع ہی نہین ہوتی بخلاف مرض کے کہ امر سماوی ہی طرف سے حق تعالیٰ کے حادث ہوتا ہی اسلئے مسقط کفارہ کا مشروع ہی ہوسکتا ہی اور نزدیک امام اعظمؒ کے ہر سفر رخصت کا ہی اور نزدیک امام شافعیؒ کے سفر معصیت جیسے سفر بغی اور قطاع الطریق کا کہتے ہین موجب رخصت کا نہین ہی اور مرض مطلق بعضے روایت مین سبب رخصت ہی اور بعضے مین وہ مرض کہ روزہ مین زیان کرے سبب رخصت ہی اور جسمین روزہ کچھ خلل نہ کرے اسمین رخصت نہین اور نزدیک امام شافعیؒ کے مریض کو اگر خوف ہلاکت کا ہو یا تلف عضو کا ہو تو رخصت افطار کی ہی والا نہین وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ اور اوپر ان لوگونکے کہ کچھ عذر افطار کا نہین ہی طاقت رکھتے ہین روزہ رکھنے کی اور چاہین کہ نہ رکھین پس بدلا ہی کھانا ایک فقیر کا یعنے ایک روزہ کے عوض فدیہ ایکدن کی خوراک کسی درویش کو دین پس جتنے روزے کھاوے اوتنے روز ونکی خوراک درویشونکو دین باندازہ ہر روز نصف صاع گیہون اور صاع جو اور خرمہ وغیرہ بقول امام اعظمؒ اور وزن صاع کا چار سیر شاہجہانی کہ ہر سیر چالیس پیسے بھر کا ہی یہہ حکم ابتدار اسلام مین تھا بعد اوسکے منسوخ ہوگیا آیت اگلی سے فمن شهد منكم الشهر فليصمه ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ یہان لا مضمر ہی یعنے لا یطیقونہ و ہ لوگ جو طاقت روزہ رکھنے کی نہین رکھتے جیسے شیخ فانی کہ بوڑھا بیطاقت ہو وہ فدیہ دے باین تقدیر حکم اس آیۃ کا منسوخ نہین فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ جو کوئی زیادہ کرے بطوع و رغبت کہ زیادہ مقدار فدیہ سے دے یا ایک مسکین سے زیادہ کو کھلاوے یا جمع کرے درمیان صیام اور اطعام کے پس وہ تطوع بہتر ہی واسطے اوسکے اجر زیادہ ہی وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ اور یہہ کہ روزے رکھو تم بہتر ہی واسطے تمھارے فدیہ دینے سے إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ اگر ہو تم جانتے فضیلت روزے کی معلوم کیجیے کہ اٹھارہوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ فرضیت صوم کا اور بیان قضا صوم مریض اور مسافر کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ یہہ روزے رکھنے جو کہے ہمنے مہینا رمضان کا ہی وہ مہینا جو اتارا گیا ہی بیچ اوسکے لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر قرآن شریف اور اوسجگہہ سے آیت آیت سورت سورت بوقت مصالح بندگان نازل ہوا سمجھ لیجیے کہ قرآن ابتدا ہجرت سے تا آخر عمر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تیس برس ہوتے ہین نازل ہوا ہی پیغمبر پر دنیا مین لیکن ابتدا نزول رمضان سے ہوا ہی اس اعتبار سے تخصیص رمضان کی کئی یا مراد نزول سے لوح محفوظ پر ہی کہ کل رمضان مین اترا ہی جیسا پیچھے مذکور ہوا ہی بحر مواج مین لکھا ہی کہ سب کتب سماویہ رمضان ہی مین اترے ہین صحف ابراہیم شب اول مین یا شب ششم مین اور توراۃ دوازدہم مین انجیل سیزدہم مین زبور شردہم مین قرآن چہاردہم مین اور قرآن شریف کے سوا قرآن کے چالیس نام اور ہین کہ عین قرآن مین مذکور ہین از انجملہ کتاب ہی ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ کہ آغاز بقرہ مین مسطور ہی اور وجہ اس تسمیہ کی ظاہر ہی اور فرقان ہی کہ آیت تبارک الذی نزل الفرقان مین مذکور ہی اور وجہ اس تسمیہ کی دو ہین اول یہہ کہ فرقان تفرقہ کرتا ہی درمیان حق اور باطل کے دوسری یہہ ہی کہ بیچ نزول کے متفرق آیا ہی تیئیس برس مین آغاز سے بانجام

پہنچا ہی اور تذکرہ اور ذکری اور ذکر ہی کہ آیت وانہ لتذکرۃ للمتقین اور آیت و ذکر فان الذکری تنفع المؤمنین مین
اور آیت وانذلک ذکر لک ولقومک مین وارد ہی اور معنی تذکرہ کی اور ذکری کی اور ذکر کے یاد دلوانا ہی یعنے قرآن احکام الہی کو یاد دلواتا
ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ ذکر بمعنی شرف اور فخر ہی اور تنزیل ہی کہ آیت وانہ لتنزیل رب العالمین مین واقع ہی اور احسن الحدیث
کہ آیۃ نزل احسن الحدیث مین آیا ہی اور موعظہ ہی یعنے پند و نصیحت کہ آیت یاایہا الناس قد جاءکم موعظۃ من ربکم مین موجود ہی
اور حکم ہی اور حکمۃ ہی اور حکیم ہی اور محکم ہی کہ آیۃ کذلک انزلناہ حکما عربیا مین اور آیت حکمۃ بالغۃ فما تغن النذر اور یٰس
والقرآن الحکیم مین اور کتاب احکمت آیاتہ مین مذکور ہین اور شفا ہی اور رحمت ہی کہ آیت وننزل من القرآن ما ہو شفاء و رحمۃ
للمؤمنین مین آئے ہین اور ہدی ہی اور ہادی ہی کہ آیت ھدی للمتقین مین اور ان ھذا القرآن یھدی بالتی ہی مین واقع ہین اور صراط
مستقیم ہی کہ آیت وان ھذا صراطی مستقیما مین ہی اور حبل اللہ ہی کہ آیت واعتصموا بحبل اللہ جمیعا مین آیا ہی یعنے قرآن رسن خدا ہی مانند
کمند کے کہ بام بلند سے لٹکا دین تاکہ جو چاہے ہاتھ مین پکڑ کر چڑھ جاوے اور ترقی حاصل کرے اور نعمت ہی کہ آیت واما بنعمۃ ربک فحدث
مین مذکور ہی کہ نعمت کو ساتھ قرآن کے تفسیر فرمایا ہی اور قصص حق ہی کہ آیت وان ھذا لھو القصص الحق مین وارد ہی اسواسطے
کہ جو کوئی قصہ بیان کرتا ہی غالبًا لغو اور باطل کی اوسمین آمیزش ہوتی ہی سوا اس کلام کے کہ سراسر حق کے اوسمین اور کچھ نہین ہی اور بیان ہی
اور تبیان ہی اور مبین ہی کہ آیت ھذا بیان للناس مین ہی اور آیت وتبیان کل شیء مین ہی اور قرآن مبین مین ہی اور بصائر
مین ہی یعنے حجتہائے روشن کہ آیت وھذا بصائر من ربکم مین واقع ہی اور فصل ہی کہ آیت انہ لقول فصل مین ہی اور نجوم ہی کہ آیت
فلا اقسم بمواقع النجوم مین ہی اور مثانی ہی اسواسطے کہ قرآن مین قصص اور اخبار اور وعدے اور وعید کا تکرار فرمایا ہی کہ آیت مثانی
تقشعر منہ جلود الذین یخشون ربھم مین مذکور ہی اور متشابہ ہی اسواسطے کہ ہر آیت اوسکی متشابہ ہی دوسری آیت سے فصاحت مین
بلاغت مین اعجاز مین لطف اسلوب مین اور برہان ہی کہ آیت قد جاءکم برھان من ربکم مین ہی اور بشیر ہی اور نذیر ہی کہ آیۃ قرآنا
عربیا لقوم یعلمون بشیرا ونذیرا مین ہی اور قیم ہی کہ اوّل سورۂ کہف کے وارد ہی اور مہیمن ہی کہ وسط سورۂ مائدہ مین آیت مصدقا لما بین
یدیہ من الکتاب ومھیمنا علیہ مین آیا ہی اور نور ہی کہ آیت واتبعوا النور الذی انزل معہ سے روشن ہی اور حق ہی اور حق الیقین ہی
کہ آیت یاایہا الناس قد جاءکم الحق من ربکم مین ہی اور آیۃ وانہ لحق الیقین مین ہی اور عزیز ہی کہ آیت وانہ لکتاب عزیز مین ہی اور کریم ہی کہ
آیت لقرآن کریم مین ہے، اور عظیم ہی کہ آیۃ ولقد آتیناک سبعا من المثانی والقرآن العظیم مین ہی اور مبارک ہی کہ کتاب انزلناہ الیک مبارک
مین ہی اور روح ہی کہ آیت وکذلک اوحینا الیک روحا من امرنا مین واقع ہی اسواسطے کہ سبب حیات ارواح ہی چنانچہ روح
سبب حیات ابدان ہی پس قرآن بمنزلۂ روح ہوا اور تخصیص روزہ کی اس مہینے مین کرنے کی ایک یہہ بھی وجہ ہی کہ اشارہ فرمایا حقتعالی
نے کہ قرآن جو غذائے باطن اور قوت ارواح ہی تمھین بھیجا ان روزون غذائے اشباح سے امساک کرو ھُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ
مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ بیچ اس حالت کے کہ قرآن راہ دکھلانیوالا ہی واسطے لوگونکے اور دلائل روشن ہی حلال حرام سے اور حدود
احکام اور تمام شرایع دین اسلام سے اور جدائی کرنیوالا ہی درمیان حق اور باطل کے فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ پس جو کوئی حاضر
ہو تم مین سے اسی مکلفواس مہینے کو یا جو کوئی پاوے تم مین سے ہلال اس مہینے کا پس چاہئے کہ روزہ رکھے سمجھ لیجئے کہ اجماع ہی اوپر اسکے
کہ روزے ماہ رمضان کے فرض عین ہین اوپر سب مسلمانونکے اور تحقیق روزہ ایک رکن ہی ارکان اسلام سے اور متفق ہین ائمہ اربعہ کہ فرض
عین ہین اوپر ہر مسلمان بالغ عاقل پاک مقیم کے کہ قادر ہوا وپر روزے کے اور متفق ہین کہ حرام ہی روزہ رکھنا اوپر زن حائضہ کے اور نفسا
کے اور اتفاق ہی کہ قضا لازم ہی اوپر اونکے اور متفق ہین اوپر اسکے کہ مباح اور رخصت ہی زن حاملہ کو اور زن شیر دہندہ کو روزے کے
افطار کی بشرطیکہ خوف ہوا ونکو اپنے جانکا یا ولد کا اور روزہ اگر رکھین تو درست ہی اور اگر افطار کرین بعد نیت کرنیکے تو قضا اور کفارت

لازم ہی عوض ہر روزہ کے اوپر قول راجح امام شافعی کے اور اسی پر مائل ہین امام احمد اور بقول امام اعظم کفارت لازم نہین اوپر اونکے اور امام مالک سے دو روایتین ہین ایک اونمین وجوب کی ہی اوپر شیر دہندہ کے نہ حاملہ کے دوسری عدم وجوب کی ہی اور بقول ابن عمر اور ابن عباس وجوب کفارت ہی نہ قضا اور متفق ہین اوپر اسکے کہ صوم رمضان واجب ہوتا ہی رویت ہلال رمضان کے سے یا ساتھ کمال شعبان کے تیس روز ہین اور مختلف ہین اوپر اوسکے کہ جب ابر یا تیرگی ہو آسمان پر تیسوین رات کو شعبان کی پس بقول امام اعظم اور امام مالک اور امام شافعی واجب نہین روزہ رکھنا اور امام احمد سے دو روایتین ہین مختار اونکی اور اصحاب اونکے کی یہہ ہی کہ لازم ہی نیت روزہ کی کرنا از روئے حکم نہ از روئے حقیقت اور اگر آسمان روشن اور صاف ہی پس حکم رویت ہلال پر ہی کہ ساتھ مشاہدۂ جمع کثیر کے واقع ہو نزدیک امام اعظمؒ کے اور ابر مین ایک شاہد عدل کافی ہی زن ہو یا مرد غلام ہو یا آزاد اور بقول امام مالکؒ دو شاہد عادل چاہئے اور امام شافعیؒ کے دو قول ہین اور امام احمدؒ سے دو روایتین ہین ظاہر تر یہہ ہی کہ قبول کیا چاہئے قول ایک عدل کا اور ہلال شوال مین ایک شخص کا قول منظور و مقبول نہین ہی اگرچہ عادل ہو باتفاق اور بقول ابو ثور مقبول ہی خبر ایک عدل کی اور ہلال رمضان کو اگر ایکشخص دیکھے تو وہ تنہا روزہ رکھے اگرچہ قول اوسکا مقبول نہین اورونکے واسطے اور اگر یا دشوال دیکھا اکیلے ایکشخص نے تو روزہ افطار کرے وہ مخفی اور دنسے اور بقول حسن اور ابن سیرین وہ بھی افطار نہ کرے کہ قول اوسکا قبول نہین اور صحیح نہین ہی روزہ روز شک کا نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور بقول امام احمد بروایت مشہورہ اگر آسمان روشن ہی تو روزہ مکروہ ہی اور اگر ابرناک ہی تو واجب ہی اور اگر کسینے چاند دیکھا دنکو تو وہ چاند شب آئندہ کا ہی نہ گذشتہ کا نزدیک ائمہ ثلثہ کے برابر ہی کہ بعد از زوال ہو یا قبل از زوال اور بقول امام احمد اگر پیش از زوال ہی تو ہلال شب گذشتہ کا ہی یعنے حکم عید کا اوسدنپر ثابت ہی اور بعد از زوال مین دو روایتین ہین اور متفق اوپر اوسکے کہ جب دیکھا ہلال کو بیچ ایک شہر کے کشادہ آشکارا پس تحقیق واجب ہوا روزہ رکھنا تمام دنیا پر مگر بعضے اصحاب امام شافعی نے تصحیح کی ہی کہ حکم روز یکا اہل بلدۂ قریب پر ہی نہ بعید پر اور بعد معتبر کیا ہی بنا بر ترجیح امام حرمین اور امام غزالی اور امام رافعی کے مقدار اڑتالیس مسافت کے کہ جسمین قصر درست ہی اور بنا بر اوسکے کہ ترجیح دیا ہی امام نووی نے ساتھ اختلاف مطلع کے چنانچہ حجاز اور عراق بعد رکھتے ہین اور متفق ہین اوپر اوسکے کہ اعتبار ساتھ معرفت حساب منازل کے نہین ہی مگر کچھ ابن شریح کہ ائمہ شافعیہ سے ہین اوسطرف گئے ہین کہ جو شخص دانا تر ہو حساب مین اوسکے حق معتبر ہی اور متفق ہین اوپر وجوب نیت کے بیچ شہر رمضان کے روزہ درست نہین بے نیت اور بقول امام زفر کہ اصحاب امام اعظمؒ سے ہین روزے رمضان کے محتاج نیت کے نہین ہین اور یہی روایت کی ہی عطا سے اور مختلف ہین تعین نیت مین پس بقول امام مالک اور امام شافعی اور بروایت ظاہر امام احمد رستگاری نہین ہی تعین نیت سے اور بقول امام اعظم تعین نیت واجب نہین بلکہ اگر نیت کئی مطلق روزے کی یا روزۂ نفل کی تو جائز ہی اور مختلف ہین وقت نیت مین پس بقول امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد نیت روزۂ رمضان مین غروب آفتاب سے طلوع فجر تک ہی کہ صبح صادق ہی اور بقول امام اعظم نیت جائز ہی شب سے پس اگر شب لونہ کی تو زوال آفتاب تک درست ہی لیکن قبل زوال سے نیت کرے اور ایسا ہی قول ائمہ کا ہی وقت نیت صوم نذر معین مین اور نزدیک ایمہ ثلثہ کے احتیاج نیت جدید کی ہی ہر رات کو واسطے روزے کے فرداً فرداً اور کہا ہی کہ کفایت کرتی ہی نیت واحد اول شب اسطرح سے کہ ارادہ کرے تمام رمضان کے روزے رکھونگا اور درست ہی نیت نفل روزے کی پیش از زوال نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور بعض نے کہا ہی نہین درست جیسی روزۂ واجب کی اور اسی قول کو اختیار کیا ہی امام قرنی نے اور اجماع ہی اوپر اوسکے کہ صبح کی صائم نے درآنحالیکہ جنب تھا روزہ درست ہی اوسکا اور مستحب ہی کہ غسل کرے قبل صبح صادق کے اور بقول ابو ہریرہؓ اور سالم بن عبداللہ باطل ہی روزہ اوسکا لیکن امساک کرے اور مروزہ قضا رکھے اور بقول عروہ اور حسن تاخیر کرے غسل مین بغیر عذر تو روزہ اوسکا باطل ہی اور بقول امام نخعی اگر روزہ فرض ہی تو قضا لازم ہی اور متفق ہین اوپر اسکے کہ دروغ کہنا اور غیبت کرنا اور سخن چینی کرنا روزہ مین مکروہ تحریمی ہی اور ایسے ہی دشنام دینا اگرچہ روزہ صحیح ہی حکماً اور امام اوزاعی سے ہی کہ روزہ اون چیزون سے

باطل ہوتا ہی اور متفق ہین اوپر اسکے کہ اگر کسینے کھایا اس گمان پر کہ آفتاب غروب ہوگیا یا صبح صادق طلوع نہین ہوئی پھر ظاہر ہوا کہ گمان غلطی پر تھا پس اوپر اوسکے قضا واجب ہی اوس روز کی اور اگر کسینے قی کی قصدًا پس بقول امام مالک اور شافعی روزہ اوسکا تباہ ہوا اور بقول امام اعظم تباہ نہین ہوا مگر یہہ بری ذہن ہوا اور امام احمد سے دو روایتین ہین مشہور تر ان سے عدم افطار ہی مگر جب حد سے گذر جاے اور ابن عباس اور ابن عمر سے یہہ ہی کہ روزہ تباہ نہین ہوتا مگر جب قی آپ سے لاوے اور اگر قی آئی بغیر قصد کے روزہ تباہ نہین ہوتا باجماع اور حسن سے روایت ہی کہ تباہ ہوتا ہی اور اگر باقی دانتون مین رہگئی کچھ چیز طعام سے اور آپ ذہن کے ساتھہ شکم مین چلی گئی تا روزہ تباہ نہین ہوتا اگر آپ سے نہین نگلی اور اگر آپ نگل لے روزہ باطل ہوگیا ایک جماعت کے نزدیک اور بقول امام اعظم باطل نہین ہوا اور اندازہ کیا ہی بعضے اصحاب امام اعظم نے بقدر نخود کے اور حقنہ کرنا مفطر روزہ نہین بروایت امام مالک اور اسی کے قائل ہین دارو اور کچھہ ٹپکانا سوراخ کانین یا سر ذکر مین مفطر ہی نزدیک امام شافعی کے اور ایسی ہی ناک مین اور متفق ہین اوپر اسکے کہ حجامت کرنا مکروہ ہی صائم کو مفطر صوم نہین مگر نزدیک امام احمد کے کہ بقول اونکے حجامت تباہ کرتی ہی روزیکو حاجم کے اور مجموم کے اور اگر کسینے کھایا طلوع صبح صادق مین بسبب شک کے پھر ظاہر ہوا روزہ باطل ہی باتفاق اور عطا اور داؤد اور حسن سے ہی کہ قضا لازم نہین اوپر اوسکے اور نقل کی ہی امام مالک سے کہ قضا لازم ہی صوم فریضہ مین اور مکروہ نہین روزہ دار کو سرمہ لگانا نزدیک امام اعظم اور امام شافعی کے اور بقول امام مالک اور امام احمد مکروہ ہی بلکہ اگر پایا مزہ سرمہ کا حلق مین روزہ تباہ ہوگیا نزدیک دونون امامون کے اور ابن لیلی اور ابن سیرین سے ہی کہ سرمہ تباہ کرنیوالا روزیکا ہی اجماع ہی اوپر اسکے کہ اگر کسینے وطی کیا حالت صوم رمضان مین قصدًا بغیر عذر کے گنہگار ہوا اور روزہ اوسکا باطل ہوا کفارت بڑی اوسپر لازم آئی اور باقی روز امساک کرے اور کفارت آزاد کرنا غلام کا ہی اگر نہ پاوے پے در پے دو مہینے روزے رکھے اگر یہہ بھی نہو سکے ساٹھہ آدمیون مسکینونکو کھانا کھلاوے اور بقول امام مالک کفارت دینے والیکو خیار ہی اور طعام دینا اونکے نزدیک بہتر ہی اور یہہ کفارت زوج پر ہی بنا بر اصح روایت مذہب شافعی اور احمد کے اور بقول امام اعظم اور امام مالک دونون پر کفارت واجب ہی پس اگر دو روز وطی کیا ایک ماہ رمضان مین لازم ہوئین نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے دو کفارتین اور بقول امام اعظم اگر کفارت وطی اول کی نہین دئی تھی تو ایک کفارت لازم ہی اور اگر ایک روز مین دو بار وطی کیا واجب نہین کفارت دوسری واسطے وطی دویم کے اور بقول امام احمد اگر اول کی کفارت دی تھی تو دوسری کی کفارت دوسری چاہیئے اور اجماع ہی اوپر اوسکے کہ لازم نہین کفارت سوا رمضان کے روزونکے اور متفق ہین اوپر اسکے کہ اوس زن پر کہ وطی کی جاوے بکرہ اور نہ مجنونہ پر کفارت مگر قضا کہ صوم اوسکا تباہ ہوا ہی مگر بقول امام شافعی کہ قضا بھی لازم نہین ہی اور لزوم کفارت مین دونونکے امام احمد سے ایک روایت ہی اور اگر فجر طلوع ہوئی اور حالانکہ یہہ جماع مین مشغول تھا پس بقول امام اعظم اگر فی الحال کھینچا آلت کو تو درست ہی روزہ اور کفارت لازم نہین اسپر اور اگر باقی رہا وطی پر لازم ہوئی قضا نہ کفارت اور بقول امام مالک اگر کھینچا آلت کو فی الحال لازم ہوئی قضا اور اگر مشغول رہا جماع مین کفارت بھی لازم ہوئی اور امام شافعی کے نزدیک صورت اولی مین نہ قضا نہ کفارت اور صورت آخری مین قضا اور کفارت دونون ہین اور بقول امام احمد دونون صورتونمین قضا لازم ہی مطلقا نہ کفارت ترک جماع کرے یا نہ کرے اگر صبح صادق طلوع ہوئی اور اوسکے منہہ مین لقمہ تھا اوسی وقت پھینکدیا اوسنے یا جماع کرتا تھا اوسی وقت موقوف کیا درست ہی روزہ اوسکا نزد اکثر ائمہ کے مکر امام مالک کے نزدیک تباہ ہوتا ہی اور بوسہ لینا زن کا حالت صوم مین حرام ہی نزدیک امام اعظم کے اور امام شافعی کے اوس شخصکو کہ شہوت اوسکی حرکت مین آوے اور بقول امام مالک کے حرام ہی بہرحال اور امام احمد سے دو روایتین ہین اور اگر بوسہ لیا اور مذی آلت سے باہر آئی روزہ اوسکا تباہ نہو گا نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور بقول امام مالک تباہ ہوا اور اگر ساتھہ شہوت کے نظر کرے اور انزال ہوگیا تو روزہ تباہ نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور بقول امام مالک کے تباہ ہوگیا اور متفق ہین اوپر اوسکے کہ اگر کسینے کھایا یا پیا قصدًا بیچ اوس حالت کے کہ صحیح ہی مقیم ہی

بے عذر ماہ رمضان مین بیچ دنکے واجب ہی اوپر اوسکے قضا اور مختلف ہین بیچ وجوب کفارت کے پس بقول امام اعظم اور مالک اوپر اوسکے کفارت ہی اور بقول راجح دو قولون امام شافعی کے اور بیچ مذہب امام احمد کے کفارت نہین اوسپر اور متفق ہین اوپر اسکے کہ اگر کسینے کھایا یا پیا بھولے سے روزہ اوسکا تباہ نہین ہوتا مگر بقول امام مالک روزہ اوسکا فاسد ہوتا ہی اور قضا لازم اور متفق ہین اوپر اوسکے کہ قضا رکھے اور اگر دو کھاوے تو دو دنکے علی ہذا القیاس جتنے کھاوے اتنے قضا کرے اور بقول ربیعہ ایک روزے کے عوض دس رکھے اور بقول مسیب ایک ماہ تمام کے روزے رکھے اور بقول نخعی کے ہزار روزے رکھے اور بقول حضرت علی مرتضیٰ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قضا اوس ایک روزے کی بجا نہ لاسکیگا اگرچہ صائم الدہر ہوا اور اگر روزہ دار نے وہ کام کیا کہ جس سے روزہ جاتا ہی جیسے کھانا پینا جماع فراموشی کی حالت مین نزدیک امام اعظم اور شافعی کے باطل نہین ہوتا اور بقول امام مالک باطل ہوتا ہی اور بقول امام احمد رحمۃ اللہ علیہ جماع سے فقط نہ کھانے پینے سے اور واجب ہی جماع سے کفارت نزدیک امام احمد کے اور اگر تمام روز سویا درست ہی روزہ مگر نزدیک امام اصطخری کے کہ ایمۂ شافعیہ سے ہین قائل بطلان کے ہین اور اگر کسیکا روزہ رمضان کا فوت ہوا تو تاخیر اوسکی قضا مین جائز نہین اور اگر بغیر عذر تاخیر کرے سال دیگر تک گنہگار رہوا اور قضا اوس کی لازم ہی کہ ایک روزہ رکھے یہی مذہب امام مالک اور شافعی اور احمد کا ہی اور بقول امام اعظم جائز ہی تاخیر اور کفارت لازم نہین اختیار کیا ہی اسکو مزنی نے اور اگر کوئی مرجاوے پہلے قادر ہونے قضائے روزہ کے سے تو گناہ نہین اوسپر باتفاق عوض اور طاؤس اور قتادہ کہتے ہین کہ واجب ہی طعام ایک مسکین کا عوض ہر روزے کے اور اگر بعد قدرت کے دیتو عوض ہر روزے کے ایک رطل مسکین کو طعام دے نزدیک امام اعظم کے اور امام مالک کے نزدیک ولی پر واجب نہین کہ طعام دے مگر جب وصیت کرمرے اور امام شافعی کے دو قول ہین ایک تو مثل قول امام اعظم دوسرا قول قدیم مختار مفتی بہ یہہ ہی کہ ولی اوسکی طرف سے روزہ رکھے اور ولی اس حالت مین جو قریب ہی وہ ہی اور بقول امام احمد کے اگر روزہ نذر تھا تو ولی روزہ رکھے اور اگر رمضان کا تھا تو طعام دے اور مستحب ہی کہ جسنے روزے رمضان کے رکھے تو اوسنے دس دنکے روزے شوال کے اور چھ باتفاق رکھنا مگر امام مالک کے نزدیک مستحب نہین اور اتفاق ہی روزے تین ایام بیض کے کہ مستحب ہین تیرھوین چودھوین پندرھوین ہر ماہ کی اور اختلاف ہی کہ بہترین اعمال بعد فرایض روزے ہین پس بقول امام اعظم اور امام مالک علم ہی پھر جہاد ہی اور بقول شافعی نماز نوافل ہی اور بقول احمد جہاد ہی اور جو کوئی کہ شروع کرے نماز نفل یا صوم نفل مستحب ہی تمام کرنا اوسکا اور اگر قطع کریتو قضا لازم نہین اور بقول امام اعظم اور امام مالک اتمام واجب ہی اور بقول امام محمد اگر کسیکے کہنے سے روزہ نفل توڑ ڈالے تو قضا لازم ہی اور مکروہ نہین روزہ رکھنا جمعہ کے دنکا بطریق دوام نزدیک امام اعظم اور امام مالک کے اور بقول امام شافعی اور امام محمد اور ابو یوسف مکروہ ہی یعنی کرنا روزے کا دن جمعہ کے اور مکروہ نہین ہی مسواک کرنا صائم کو نزدیک ائمۂ ثلثہ کے اور بقول امام شافعی کے مکروہ ہی بعد از زوال آفتاب اور قول راجح متاخرین اصحاب امام شافعی سے عدم کراہیت ہی وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ اور جو کوئی ہووے بیمار یا اوپر سفر کے اور افطار کرے پس اوپر اوسکے ہی قضا اون روزونکی اتنے ہی گنکر اور دونونسے تخییر مقیم کہ آیت اولیٰ مین مذکور ہی حکم اس آیت کیسے منسوخ ہی اختلاف الائمہ مین لکھا ہی متفق ہین اوپر اوسکے کہ مسافر اور بیمار ایسا کہ امید صحت نہین رکھتا مباح ہی اوسکو افطار روزہ اور اگر روزہ رکھین درست ہی اور اگر ضرر ہو تو مکروہ اور بقول امام ظواہر درست نہین روزہ رکھنا سفر مین اور بقول امام اوزاعی افطار افضل ہی مطلقا اور جسنے کہ نیت کی شب کو اور صبح کو مسافر ہوا درست نہین ہی اوسکو افطار کرنا نزدیک ائمۂ ثلثہ کے اور بقول امام احمد جائز ہی افطار اور اوسکو اختیار کیا ہی مزنی نے اور جب مسافر مقیم ہوا یا مریض نے صحت پائی یا کودک بالغ ہوا یا کافر اسلام لایا یا زن حائضہ پاک ہوئی درمیان روزہ رمضان کے تو امساک باقی دن کا کرین لازم ہی اوسپر نزدیک امام اعظم اور امام احمد کے اور بقول امام مالک امساک مستحب ہی اور یہی اصح روایت امام شافعی کی ہی اور اگر اسلام لایا ہی مرتد واجب ہی اوسپر قضا ان روزونکی کہ قدرت اور قوت ہوئی ہی اسی حالت ارتداد مین نزدیک ائمۂ ثلثہ کے اور بقول امام اعظم قضا اون روزونکی لازم نہین ہی اور متفق ہین کہ کودک طاقت روزے کی نہین رکھتا ہی اور مجنون مطلق

غیر مخاطب ہین ساتھ صوم کے لیکن امر کیا جاوے لڑکے کو ساتوین سال مین اور مارین اوپر ترک روزہ کے دسوین برس اور بقول امام اعظمؒ صحیح نہین ہی روزہ کو دک کا اور اگر ہوشیار ہوئے مجنون مطلق واجب نہین ہی اوسپر قضا مافاتکی نزدیک امام اعظم کے اور امام شافعیؒ کے اور بقول امام مالک کے واجب ہی اور امام احمد سے دو روایتین ہین اور وہ بیمار کہ امید صحت کی نہین رکھتا اور وہ شیخ فانی کہ امید قوت کی نہین رکھتا اوپر روزہ کے نہین ہی اوسپر روزہ بلکہ واجب ہی فدیہ دینا نزدیک امام اعظم کے اور یہی اصح ہی مذہب امام شافعی سے لیکن نزدیک امام اعظم کے فدیہ دیوے ہر روز یکا نیم پیمانہ گندم یا ایک پیمانہ جو یا خرمہ اور بقول امام شافعی کے ہر روز کا ایک رطل ہی اور رطل چہارم حصہ صاع کا ہی اور صاع پیمانیکو کہتے ہین اور بقول امام مالک کے نہ صوم ہی لازم نہ فدیہ اور یہی قول قدیم امام شافعی کا ہی اور بقول امام احمد طعام دیوے نیم پیمانہ جو سے یا خرمے سے اور ایک رطل کیہون سے یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ ارادہ کرتا ہی اللہ تعالیٰ ساتھ تمھارے آسانی کا اور نہین ارادہ کرتا ہی ساتھ تمھارے سختی کا اسواسطے کہ مسافر اور مریض کو افطار کی رخصت فرمائی وَلِتُکْمِلُوا الْعِدَّۃَ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰکُمْ اور چاہتا ہے اللہ تو کہ پورا کرو گنتی کو بقدر مرض اور سفر افطار کیا ہی یعنے جتنے روزے کھائے ہین اتنے رکھلو اور تو کہ بڑائی کرو اللہ کی اوپر اوسکے کہ راہ دکھائی تمکو ساتھ روزے کے اور بعضون نے کہا ہی کہ تکبیر سے مراد اللہ اکبر کہنا ہی عید فطر کی رات مین چاند دیکھنے سے یا عید کے دن صبح سے نماز عید تک وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ اور تو کہ تم شکر کرو اوپر نعمت تیسر کے یا ایجاب ثواب روزہ پر یا اس بات پر کہ اوسنے بکمال فضل سے جزا روزے کی اپنا ذمہ لیا کہ فرمایا کہ الصوم لی وانا اجزی بہ روزہ خاص واسطے میرے ہی اور مین ہی جزا دونگا ساتھ اوسکے ۵ واہ وا ایسے والی واہ وا + روزہ دارونکو عجب مژدہ دیا + تو ہوا اونکا تو پھر کیا رہگیا + دونون عالم انکے ہین ای کبریا + اور وہ دو جگ کو کرینگے لیکے کیا + اونکا جو مقصود تھا سو مل گیا + سمجھ یعنے کہ روزہ شریعت مین عبارت ہی امساک سے کھانیکے پینے کے جماع کے کہ یہہ خواہش بشریہ ظاہریہ ہین اور اوسپر یہہ ثواب مرتب ہی وقتیکہ آدمی خواہش نفسانیہ باطنیہ کو بھی چھوڑ کر جاہ اور علو اور تکبر اور غرور اور حسد اور کینہ وغیرہم ہین اوسکی طرف متوجہ ہو اور بند کرے نفس کو اون سب آرزوؤن سے کہ اہل طریقت کے نزدیک لازم ہی امید ہی کہ وعدۂ فردا امروز جلوہ آرا ہو **نظم** اگر یہان وہ دکھاوے جمال کیا ہی دور + جمال جس سے عبارت ہی وہ دل کا حضور + حضور وہ ہی جسے کہتے ہین شہود دل + شہود وہ کہ نہ باقی رہے وجود دل + الٰہی راقم عاصی کو بھی عنایت کر + یہی شہود و حضور اب بروح پیغمبرؐ + دعا کو سنکے میری کر قبول ای مولیٰ + ہی تو مجیب دعائے اعالی وادنیٰ + قریب ہم سے ہی تو بجھ سے کچھ نہین ہی دور کہ سنتے ہی کرے قول قبول سے مسرور + معلوم کیجئے کہ انیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ اجابت دعا کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اور جب کرین سوال تجھ کو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے میرے تجھسے یعنے صفت میری یا معاملہ میرے سے کہ اونکے ساتھ وقت دعا کے ہی پس تحقیق مین نزدیک ہون صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کسطرح اللہ تعالیٰ کو ہم بلاوین اور بعضے کہتے ہین کہ ایک اعرابی نے استفسار کیا کہ یا نبی اللہ خدا ہم سے نزدیک ہی کہ آواز آہستہ سے بلاوین یا دور ہی کہ آواز بلند سے پکارین ہم یہہ آیۃ نازل ہوئی کہ مین بندون اپنے سے نزدیک ہون جسطرح سے کہ مجھے آواز کرین مین سنتا ہون مجھپر کچھ چھپا نہین ہی کلام اونکا اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ جواب دیتا ہون پکارنیکو پکارنیوالیکے جب پکارتا ہی مجھ کو اور حاجت اوسکی روا کرتا ہون مین جلدی یا دیری مین جیسی صلحت دیکھتا ہون مین اور جانتا ہون فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ پس چاہیئے بندون میرے کو کہ قبول کرین حکم میرے کو اور چاہیئے کہ ایمان لاوین ساتھ میرے کہ مستحق اجابت کے ہون تاکہ وہ بھلائی پاوین بعضے کہتے ہین کہ مراد ان بندونسے اور پکارنیوالون سے روزہ دار ہین کہ دعا اونکی قریب باجابت ہی پہلی آیتمین مذکور روزے کے دنون کا تھا اب حکم راتون کا روزے کے بیان فرمایا اور مؤکد اس قول کا یہہ ہی کہ ابتدا اسلام مین شام سے نماز عشا تک یا خواب تک اجازت افطار کی تھی بعضے صحابہ بواسطہ غلبہ شہوت صبر نکر سکے وقت منع مرتکب ہوئے صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یہہ آیت نازل ہوئی معلوم کیجئے کہ بیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ حد صوم کا اور حرمت وطی کا

بیچ اعتکاف کے نکلتا ہی وہ یہہ ہی اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ حلال کئی گئی واسطے تمھارے رات روزہ کی رغبت ساتھہ بی بیون اپنی کے یعنے جماع اور مباشرت هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ وہ پردے ہین واسطے تمھارے اور تم پردے ہو واسطے اونکے لباس کنایت ہی کمال اتصال سے چنانچہ لباس بدنکو چھپاتا ہی عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ جانا اللہ نے ازل مین یہہ کہ تھے تم خیانت کرتے جانون اپنی کو اور ستم روا رکھا اوپر اپنے ساتھہ مباشرت کے غیر وقت مین فَتَابَ عَلَيْكُمْ پس رجوع کی اللہ نے ساتھہ رحمت کے اور رخصت دی افطار کے روزونکی راتون مین وَعَفَا عَنكُمْ اور معاف کی ہی تمسے خیانت فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ پس اب ملا کرو جورو ون اپنی سے روزکی لا راتون مین وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ اور ڈھونڈھو تم جو کچھہ لکھا اللہ نے واسطے تمھارے لوح محفوظ مین اولاد سے سمجھہ لیجئے کہ غرض اصلی مباشرت سے طلب بقائے نسل ہی نہ مجرد شہوت کشاف مین لکھا ہی وابتغوا ما کتب اللہ لکم ای واطلبوا ما قسم اللہ لکم وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ اور کھاؤ اور پیو روزونکی راتو نمین یہان تک کہ روشن ہو واسطے تمھارے ڈورا سفید کہ کنایت روشنائی روز سے ہی ڈوری سیاہ سے کہ اشارت تاریکی شب سے ہی صحیحین مین وارد ہی کہ بعضے صحابہ ناگاہ سفید اور سیاہ باندھکر افطار مین مشغول رہتے تھے یہانتک کہ سفیدی اور سیاہی مین فرق ظاہر ہوتا تا وقتیکہ نازل ہوا مِنَ الْفَجْرِ فجر سے معلوم کیا چاہئے کہ مراد اس سے ظہور نور صبح ہی ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ پھر پورا کرو روزونکو رات تک کشاف مین لکھا ہی کہ فی صوم رمضان وعلی جواز تاخیر الغسل الی الفجر وعلی نفی صوم الوصال یعنے بیچ اوسکے دلیل ہی اوپر جواز نیت کے ساتھہ دن کے صوم رمضان مین اور اوپر جواز تاخیر غسل کے فجر تک اور اوپر نفی صوم وصال کے وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ اور مت مباشرت کرو اُنسے حالانکہ تم اعتکاف کرنیوالے ہو بیچ مسجدونکے امام مالک تلذذات معتکف پر حرام جانتے ہین محققونکے نزدیک اعتکاف نگاہ رکھنا جانتا ہی اوامر اور نواہی سے شیخ واسطی قدس سرہ نے فرمایا کہ اعتکاف حبس نفس اور حفظ جوارح اور مراعات وقت ہی جب یہہ شرط بجالاوے تو جسجگہہ کہ ہو تو ثواب اعتکاف پائیگا نقل ہی کہ ایک شخص نے گھر مین آکر کہا اپنے خادم سے کہ پاک جگہہ بناکہ نماز پڑھون خادم نے کہا جا دل اپنا ماسوی اللہ سے پاک کر پھر جہان چاہے نماز پڑھہ سمجھہ لیجئے کہ متفق ہین ائمہ کہ اعتکاف مشروع ہی اور مستحب ہر وقت مین اور دس روز رمضان کے مین بہتر اور افضل ہی واسطے طلب شب قدر کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ رمضان مین اعتکاف بیٹھتے تھے ایکبار ترک ہوا تھا سو قضا کیا اوس سے وجوب نکلتا ہی کہ دوام فعل حضرتؐ کا ثابت ہی اور درست نہین اعتکاف مگر مسجد مین اور نزدیک امام مالک اور شافعی کے مسجد جامع بہتر ہی اور بقول امام اعظم درست نہین اعتکاف مرد کا مگر اوس مسجد مین کہ جماعت کی نماز ہوا اور بقول امام محمد درست نہین اعتکاف مگر اوس مسجد مین کہ جمعہ ہوتا ہو اور درست نہین اعتکاف عورتکا اوس مسجد مین کہ گھر مین بنا لی ہی نماز کیواسطے بنا بر روایت جدیدہ اصح مذہب شافعی کے اور یہی مذہب امام مالک اور امام احمد کا ہی اور بقول امام اعظم رح اعتکاف زن کا بیچ مسجد گھر اوسکے بہتر ہی اور یہی روایت قدیم مذہب امام شافعی سے ہی بلکہ مکروہ ہی غیر اس مسجد سے جب اذان دے خاوند اوسکا تو اوسی گھر کی مسجد مین اعتکاف بیٹھے پھر جو وہ کہے کہ تو اعتکاف تمام مت کر اور نکل آئی تو امام اعظم اور امام مالک کے قول پر درست نہین ہی اوسکو منع کرنا اور امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک جائز ہی اور متفق ہین ایمہ کہ اعتکاف درست نہین ہوتا مگر بہ نیت اعتکاف اور اسمین اختلاف ہی کہ بغیر روزہ کے بھی اعتکاف درست ہوتا ہی یا نہین بقول ائمہ ثلثہ درست نہین ہوتا بن روزہ کے اور بقول امام شافعی کے بغیر روزہ کے بھی درست ہی اور اگر کسینے نذر کیا اوپر اپنے ایک مہینے معین کا لازم ہی پی درپی سارا مہینا اعتکاف بیٹھے پس اگر درمیانمین خلل ہوگیا ایکروز یا زیادہ اوپر اوسکے قضا اندونون کی لازم ہی مگر روایت امام احمد سے ہی کہ پھر نئے سر سے اعتکاف بیٹھے اور اگر نذر کیا اعتکاف ایک مہینے کا مطلق بغیر تعین کے جائز ہی نزدیک امام شافعی کے اور ایکروایت مین امام احمد کے خواہ کہ پی درپی کرے یا جدا جدا تیس روز تمام کرے اور بقول امام اعظم اور امام مالک کے پی درپی لازم ہی اور امام احمد سے دو روایتین ہین اور متفق ہین ائمہ اوپر اسکے کہ کسینے نیت اعتکاف کی کہ ایکروز مین بیٹھونگا نہ رات اوسکی لازم ہی اوپر اوسکے اعتکاف ذکا نہ رات کا مگر امام مالک کے نزدیک درست نہین ہوتا

جبتک رانکو ہمراہ نکرے اور اضافت شبکی دن کیطرف نہ کرے اور اگر نذر کیا اعتکاف دو روز معین کا بغیر راتکے پھر پس نزدیک ائمہ ثلاثہ کے لازم نہین ہی اوپر اوسکے اعتکاف راتکا کہ درمیان دو دنکے ہی اور بقول امام اعظم کے لازم ہوتا ہی اعتکاف دو دنکا اور دو رات کا پھر اور یہہ اصح ہی نزدیک امام شافعی رحمۃ اللہ کے اور اگر خارج ہوا معتکف مسجد سے بغیر حاجت ضروری کے کہ وہ کھانا اور پینا اور غسل جنابت کا اور قضاء حاجت ہی پس اعتکاف اوسکا تباہ ہوا باتفاق اور بقول امام ابی یوسف اور امام محمد باطل نہین ہوتا اگر آدھے دنکے باہر رہے اور اگر زیادہ خارج مسجد سے رہے تو باطل ہوتا ہی اور خارج ہونا مسجد سے واسطے حاجت کے کہ لاچاری ہی چنانچہ مذکور ہین پس درست ہی باتفاق واجماع اور اگر معتکف ہوا غیر مسجد جامع مین اور جمعہ کا دن آیا واجب ہی کہ خارج ہو مسجد سے بواسطہ نماز جمعہ کے باجماع اور اگر شرط کیا معتکف نے بیچ اعتکاف اپنے کے کہ اگر کچھ عارضہ پیش آویگا تو باہر نکلونگا جیسے بیمار کے پوچھنے کو یا جنازیکی نماز پڑھنے کو جائز ہی اسے کہ نکلے اور اعتکاف اوسکا باطل نہین ہوتا ہی اگر مباشرت فاحشہ کی معتکف نے بیچ فرج کے قصداً باطل ہوا اعتکاف اور روزہ اوسکا باجماع اور کفارت لازم نہ ہوئی اسواسطے کہ فرج زنہین آلت کو داخل نہین کیا ہی اور حسن بصری اور زہری سے یہہ ہی کہ اوپر اوسکے کفارت نہین ہی اور اگر وطی کیا بغیر موشی باطل ہوا اعتکاف نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور بقول امام شافعی فاسد نہین ہوا اور اگر مباشرت کرے غیر فرج مین بشہوت تو اعتکاف اوسکا باطل ہوگیا اگر انزال ہوا ہی نزدیک امام اعظم اور امام احمد کے اور نزدیک امام مالک کے باطل نہین ہوا انزال ہوا یا نہین ہوا اور امام شافعی کے دو قول ہین صحیح تر ان دونون قولون سے بطلان اعتکاف ہی اگر انزال ہوا ہی اور مکروہ نہین ہی معتکف کے تئین خوشبو لگانا اور پہننا اچھے کپڑے اور بقول امام احمد مکروہ ہی چپ بیٹھنا تمام دنرات تک مکروہ ہی باجماع اور بقول امام شافعی اگر نذر کی اوپر اپنے خاموشی اعتکاف مین کسی شخص نے پس بات کی کفارت ہین اوپر اوسکے نہین اور مستحب ہی معتکف کے تئین نماز اور قرأت قرآن بیچ نماز کے اور ذکر باجماع اور اختلاف ہی بیچ قرأت قرآنکے اور حدیث اور فقہ کے بقول امام مالک اور امام احمد مستحب نہین ہی اور بقول امام اعظم مستحب ہی اور قول امام مالک اور امام احمد کا ہی کہ اعتکاف حبس کرنا نفس اور دل اور چشم بصیرت کا ہی اوپر تدبر قرآن کے اور معنی ذکر کی اوس چیز سے کہ پراگندہ کرے ہمت اوسکی کو اور قرات حدیث اور فقہ کی ہمت اسکی پراگندہ کرتی ہی پس مناسب اعتکاف والیکو شغل قلب ہی کہ متوجہ طرف اللہ کے بیٹھا رہے **شعر** نہ بات غیر کی سن اور نہ دیکھ جانب غیر + تو گوش و چشم کو کر بند ہی ایمین خیر + کلام ہو تو اوسی سے ہو دھیان اوسکا ہو + خیال دلمین بسا بس ہر آن اوسکا ہو + نہ آرزو ہو کسیکی نہ دلمین خواہش ہو + بھڑکتی جانین شوق خدا کی آتش ہو + کنارہ کرکے تو یکبارگی ماسوی اللہ سے + جو بیٹھا ہو تو یون بیٹھ پھر نہ جا گہہ سے + اوسیکا نام ہی بس اعتکاف اسی رافت + نشان تجھکو بتایا مین صاف اسی رافت تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ یہہ حدین اللہ کی کہ درباب روزہ اور متعلقات اوسکے مقرر فرمائین فَلَا تَقْرَبُوهَا پس نہ نزدیک جاؤ اونکے یہہ مبالغہ ہی بیچ منع کے اور تجاوز کرنے اوسکیے اسواسطے کہ جب قرب اس سے ہوگا تو تجاوز کیونکر ہوگا كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ اسیطرحسے بیان کرتا ہی اللہ تعالی نشانیان اپنی امر اور نہی اور وعدہ اور وعید سے واسطے تمام لوگونکے تو کہ وہ بچین اور حدود سے نگذرین معلوم کیجئے کہ اکیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ حرمت اخذ مال غیر کا اور اکل اوسکے کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اور مت کھاؤ مال کہ واقع ہی درمیان تمہارے ساتھہ ناحق کے یعنے مت کھاؤ مال ایکدوسرکیا ناشائستگی سے چوری کرکے جوا کھیل کے خیانت کرکے غصب کرکے جھوٹی قسمین کھاکے یا مال اپنا نامشروع مین صرف متکرر مثل شراب پینے کے اور زنا اور انواع فسق کے ناچ راگ ڈھول ڈھمکہ مین وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ اور مت کھینچ لیجاؤ اونکو طرف حاکمونکے عطف اوسکا فعل منہی پر ہی لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ تو کہ کھاجاؤ ایک ٹکڑا مال لوگونسے ساتھہ گناہ کے ظلم وستم سے یا سوگند دروغ سے یا گواہی جھوٹی سے اور حالانکہ تم جانتے ہو کہ ستم کرتے ہو سمجھہ لیجئے کہ جملہ لاتاکلوا معترضہ ہی بیچ بیان تحریم اکل مال کے ساتھہ باطل کے اسی ولاتاکلوا اموالکم اموالکم بینکم بالباطل یعنے اموال المسلمین اور جملہ تدلوا کا عطف اوپر تاکلوا کے ہی اسی ولا تدلوا بہا اور انتم تعلمون حال ہی حاصل یہہ ہوا کہ رمضانکی راتونمین کھاؤ اور پیو اور مال مسلمانون کا درمیان اپنے ساتھہ باطل کے مت کھاؤ یعنے اسطرحسے کہ جائز نہو شریعت مین نہ لو مثل غصب خیانت وغیرہ

کے یا کسب خبیثہ سے جیسی کسب زانیہ اور نائحہ اور غائت کے اور اُس عمل سے کہ مستوجب بدکرداری ہی نہ اخذ کرو جیسے دو شخصونکا جھگڑا قاضی کے پاس گیا اور ایک کی طرف سے جھوٹی شاہد بن کر اپنے لئے دوسرے کا حق باطل کروادیا یا سوگند دروغ مین دلیری کرکے کچھ لے لیا ایسا نہ کرو بحر مواجہین روایت لکھی ہی کہ ایکشخص نے ایک شخص پر دعوئی زمین کا کیا مدعا علیہ نے انکار کیا مدعی نے کہا گواہ نہین میرے کہ حاضر کرون پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا منکر پر سوگند ہی مدعی نے کہا اس شخص نے میرا مال لیا ہی قسم بھی کھا جاوے گا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا اُسکے تجھے نہین پہنچتا پیغمبر نے اوسے قسم دی اوسنے قسم کھائی چھوٹ گیا اوسکے حق مین یہہ آیت نازل ہوئی کہ ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل معلوم کیجئے کہ بائیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلۂ نسخ بعض عادت جاہلیت کا بیچ حج کے نکلتا ہی وُہ یہہ ہی یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَهِلَّةِ سوال کرتے ہین تجھکو اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم چاندون سے کشاف مین لکھا ہی کہ معاذ بن جبل اور ثعلبہ بن غنم انصاری رضی اللہ عنہما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ سبب کیا ہی کہ چاند پہلے پتلا باریک نکلتا ہی مثل تار کے پھر دن بدن بڑھتا ہی اور روشن ہوجاتا ہی تا آنکہ تمام روشن ہوجاتا ہی پھر کم کم ہوتے ہوتے باریک جیسا پہلے تھا ویسا ہی رہجاتا ہی ایک حال پر نہین رہتا حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی اور فائدہ اوسکا بیان فرمایا قُلْ هِیَ مَوَاقِیْتُ لِلنَّاسِ کہہ کہ یہہ وقت ہین واسطے لوگونکے یعنے کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہہ چاند نشانیان ہین وقتونکی واسطے آدمیون کے کہ معلوم کرتے ہین اس سے مدت عمر کی اور عدت عورتون کی اور مدت حمل کی اور دودھ بلانے کی اور وعدہ قرض کا اور وقت گیہون کا اور تجارتون کا اور سوا اسکے تمام کامونکا اور ماہ رمضان کہ ماہ صیام ہی اور ماہ عید کہ شعار اسلام ہی اور وقت ادائے زکوٰۃ کہ واجب ہی اور مانند اوسکے اکثر امورات دنیا و دین موقت بشہور وسنین ہین وَالْحَجِّ اور واسطے حج کے یعنے علامت وقتون کی ہی واسطے حج کے کہ موسم معلوم کرین سمجھ لیجئے کہ سائل نے سبب زیادتی اور کمی ماہ کے سے سوال کیا تھا جواب مین غرض بیان کی اور فوائد ذکر فرمائے اسواسطے کہ علت نقصان اور کمال ماہ کی جاننا کچھ ضرور نہین کہ یہہ قدرت قادر مختار ہی اور فطرت خلاق کردگار ہی پوچھنا اس سبب کا کہ اصحاب علم ہیئت پیدا کرتے ہین اور متعلق ساتھ بعد اور قرب آفتاب کے جانتے ہین زائد الحاجت ہی اور شغل ساتھ اس علم کے کہ دین مین محتاج الیہ نہین ہی بے فائدہ محض ہی پس دین مین جو محتاج الیہ تھی وہ بات بیان کی اور اسطرح کا علم معانی مین بنا بر جواب سوال آتا ہی وَلَیْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا اور نہین نیکی بیچ اوسکے کہ آؤ تم گھرونمین پچھواڑے سے پہلی آیت یسئلونک عن الاہلۃ تھی پھر یہہ آیۃ آئی درمیان اُندونکے تطبیق یہہ ہی کہ اومین بھی سوال گھٹنے بڑھنے ہلال کا بیفائدہ تھا ایسے ہی یہہ پچھواڑے سے آنا گھر کے عبث ہی کچھ اسمین نیکی نہین غرض نہ ایسے سوال مین فائدہ ہی نہ ایسے اعمال مین بھلائی ہی وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى اور لیکن بھلائی اور نیکی واسطے اوسکے ہی کہ پرہیزگاری کرے خشم خدا سے یا اعمال جاہلیت سے سبب نزول کا اس آیت کے یہہ ہی کہ زمان جاہلیت مین جو شخص کہ حج وعمرہ کا احرام باندھتا تھا اور سپر حرام ہوتا تھا گھر کے دروازے سے نکلنا اگر شہر کا رہنے والا ہوتا تھا تو کوٹھے پر چڑھکے پچھواڑیکو کودتا تھا یا دیوار گھر کی توڑکر یا ہر آتا تھا اور اگر جنگل کا رہنے والا ہوتا تھا تو خیمہ کے پیچھے سے نکلتا تھا اور اوس عمل کو بہت اچھا جانتا تھا اور جو کوئی ایسا نہ کرتا تھا اوسے فاجر کہتے تھے سب مگر جسکو کوئی کچھ نہین کہتا تھا اور نہ وہ آپ یہہ عمل کرتے تھے اور حمس کئی قبیلے تھے جیسے قریش اور خزاعہ اور بنو عامر اور ثقیف کہ اونکو بسبب صلابت کے کہ بیچ دین وآئین اپنے کے رکھتے تھے حمس کہتے تھے ایکدن ایام احرام مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دروازے سے باہر آئے پیچھے آپکے رفاعہ انصاری بھی دروازے سے نکل آئے سب انصار اور مہاجرنے اونھین فاجر کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسے پوچھا کہ تم نے کیون ایسی جرات کی کہ دروازے سے نکلے اونھون نے عرض کیا یا رسول اللہ مین نے اقتدا آپ کی کی آپ نکلے مین بھی نکلا آپنے فرمایا کہ مجھے روا ہی دروازے سے نکلنا کہ مین قریش حمس سے ہون تم نہین ہو رفاعہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جو تم ہو سو مین ہون اگر تم حمس ہو تو مین بھی حمس ہون دین آپ کا دین میرا ہی آئین آپکا آئین میرا ہی حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی اور بیوت بضمتین جمع بیت کی ہی بطریق عیب اور غیوب اور بکسرہا واسطے استعمال ضمتین کے اور اتباع یائی کے کہ اخت کسرہ ہی پڑھتے ہین اور معنی دونون کی ایک ہین لیکن قرات اخری مین خروج کسرہ سے طرف ضم کے آتا ہی اور یہہ خلاف انبیۃ عرب ہی مگر یہہ کہئے

کسرۂ عارضی کو معتبر نہین رکھا اعتبار اصل کا کیا وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا اور آؤ گھرون مین در وازون اونکے
جملۂ سابقہ کے ہی سوال جملہ واتوا البیوت جملہ انشائیہ ہی اور جملہ سابقہ خبریہ ہی عطف انشائیہ کا خبریہ پر کیونکر ہو
سابقہ مقول قل کا آیا ہی اور مقول تاویل ہذا تقول ہوکر بحکم مفرد ہوا پس اس وجہ پر عطف مفرد کا مفرد پر ہوا نہ
خبر کے اور ہوسکتا ہی کہ معطوف علیہ انشائیہ محذوف کلام ہو بہ تقدیر فلا تاتوا البیوت من ظہورہا واتوا البیوت من ابوابہا
اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ اور ڈرو اللہ سے تو کہ تم خلاصی پاؤ یعنے گھرونمین در وازونسے آؤ اور بچھواڑ یسے آنا جو مقرر کیا
خدا ہی اسے چھوڑو تو کہ رستگار رہو معلوم کیجئے کہ تیسوین چوبیسوین پچیسوین چھبیسوین ستائیسوین اٹھائیسوین یہہ چھون آیتین باب مسائل
سے کہ جس سے مسئلہ قتال کا نکلتا ہی وہ یہان سے شروع ہین محسنین تک وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ اور لڑو بیچ راہ خدا
کے اون لوگون سے کہ لڑتے ہین تم سے عطف اوسکا اوپر مضمون ولکن البر من آمن باللہ تا آخر کے ہی اسی افعلوا ہذا الامور وقاتلوا فی سبیل
اللہ یعنے کرو یہہ باتین جو پیچھے مذکور ہوئی ہین شروع رکوع مین اور لڑو بیچ راہ اللہ کے اسواسطے کہ اس مقام مین بیان انواع عقائد اور اصناف
طاعات اور ایراد اوامر ونواہی تھا اور جہاد بھی ایک قسم ہی اقسام طاعات سے اور حکم ہی احکام شریعت سے اوسکو اوس سے ملانا ملائم
ہی اور عطف اوسکا اوپر کرنا مناسب ہی سبب نزول کا اوسکے یہہ ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ گروہ اصحاب کے بہ نیت عمرہ مکہ معظمہ
مین تشریف لیگئے تھے سفہائے عرب اور مشرکان بے ادب نے مکے مین جانیسے منع کیا حدیبیہ مین صلح واقع ہوئی اوپر اسباتکے کہ اگلے برس مسلمان
مکے مین آوین اور مشرکین تین روز شہر سے باہر نکلجاوین تاکہ بفراغت تمام اہل اسلام مراسم طاعت پر قیام کرین پس دوسرے برس آپ چلے
قضائے عمرہ کو صحابہ کو تامل ہوا کہ مبادا قریش اپنے قول سے پھر جاوین اور وہان لڑین تو ہم کیا کرینگے کہ وہان حرم شریف مین تو حرام ہی قتل
کرنا حقتعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی کہ لڑو راہ الٰہی مین اونسے جو تمسے لڑین وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ اور مت زیادتی کرو
تم یعنے پہلے تم مت مارو جب وہ قتل کرین تو تم بھی قتل کرو اونکو تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا زیادتی کرنیوالونکو حکم اس آیت کا منسوخ ہی ساتھ
آیت سیف کے وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ اور مارڈالو اونکو یعنے مقاتلون اپنونکو جہان پاؤ داخل حرم مین ثقفتموہم کے معنے وجدتموہم کے ہین
چنانچہ صاحب کشاف نے لکھا ہی وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ اور نکالدو تم اونکو اوسجگہہ سے کہ نکالدیا ہی تم کو یعنے مکہ سے چنانچہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روز فتح مکہ مین جو نہین ایمان لایا تھا اوسنے نکالدیا تھا وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ اور شریک لانا یعنے بت پرستی کرنا
سخت تر ہی خون سے کہ تم اون کا حرم شریف مین کرو وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اور مت لڑو تم کافرونسے نزدیک مسجد حرمت والی کے
مراد اوس سے تمام حرم شریف ہی یہان تک کہ لڑین تم سے بیچ حرم کے یعنے کافر جبتلک حرمت حرم کا کرین اور تم سے لڑین تب تم بھی مت لڑو فَاِنْ
قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ پس اگر لڑین وہ تم سے یعنے ابتدا بقتال کرین پس مارو تم اونکو کہ انھون نے حرمت حرم کی اٹھادی كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اسیطرح
ہی جزا کافرونکی جزا مرجوع ہی کہ مبتدا ہی اور کذلک خبر ہی اور یہہ جملہ تذییل ہی حاصل یہہ ہی کہ مثل جزا مذکور اور سزائے مسطور جزائے ناگزیدگان
ہی فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پس باز رہین وہ شرک سے پس تحقیق اللہ تعالی بخشش کرنیوالا مہربان ہی کہ گناہ جو زمانۂ شرک مین کئے
ہین بخشے اور مہربانی فرماکر بہشت مین داخل کرے وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ اور لڑو تم اونسے یہانتک کہ نہ رہے کفر
اور ہووے دین واسطے اللہ کے یعنے مشرکونسے یہانتک قتال کرو کہ اثر شرک کا نہ رہے اور طاعت عبادت اللہ ہی کی ہو فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ
اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ پس اگر باز رہین وہ پس نہین زیادتی کرنا مگر اوپر ظالمون کے فان انتہوا شرط ہی محذوف الجزا کا یعنے فان انتہوا فلا تقاتلوہم اور
فلا عدوان مین فا واسطے تعلیل کے ہی عدوان کا مضاف ہی اسی فلا جزا رعدوان اور یہہ جملہ معترضہ واسطے ناامیدی کافرونکے ہی حاصل یہہ
ہی کہ اگر یہہ عدوان اور شرک اور کفر اور قتال مسلمانونسے باز رہین اور غیر خدائے عزوجل کو آلہ نجانین اور شیطان اور بتونکو دخل ندین تو اون سے
قتال مت کرو اور اونکے جہاد سے باز رہو اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ مہینا حرمت والا یعنے ذیقعدہ اوس برس کا کہ قضائے عمرہ کو چلے ہو

اسی قول کو از روے دلیل اور اختیار کیا ہی اسیکو ایک جماعت نے اصحاب اُنکیسے اور جائز نہین داخل کرنا افعال حجکا بعد طواف کرنیکے واسطے عمرے کے
اور داخل کرنا افعال عمرے کا اور حجکے اختیار کیا ہی اوسے امام اعظم اور امام مالک نے پہلے وقوف عرفات سے اور منع کیا اوسکو امام احمد نے مطلقاً اور امام
شافعی کے دو قول ہین اول واجب ہی اوپر متمتع کے دم اگر نہووے حاضران مسجد حرام سے اور ایسے قارن پر اور وہ بزہب باتفاق ائمہ اربعہ
اور بقول داؤد قارنپر دم لازم نہین ہی اور بقول امام شعبی اوپر قارن کے اونٹ ہی اور اختلاف ہی حاضران مسجد حرام مین کہ کسے کہتے ہین پس
بقول امام شافعی اور امام احمد حنبل جو شخص بمقدار سفر شرعی کے کہ جسمین قصر صلوٰۃ ہی دور نہو مسجد حرام سے وہ حاضران مسجد حرام سے ہی اور بقول امام اعظم اہل مکہ اور ذی
طوی ہین اور واجب ہوتا ہی دم اوپر متمتع کے جب دم احرام باندھے واسطے حج کے نزدیک امام اعظم اور امام شافعی کے اور بقول امام مالک
واجب نہین جبتک رمی جمرہ عقبہ نہ کرے اور اختلاف ہی وقت جواز ذبح مین اوسکے پس بقول امام اعظم اور مالک درست نہین ہی ذبح کرنا
اوسکو نحر کے دن سے پہلے اور روز نحر روز عید ہی اور امام شافعی کے دو قول ہین ظاہر تر اُنمین دونون کا بعد فارغ عمرہ ہی اور اوسوقتمین کہ بناوے
ہدی واسطے ذبح کے مکان ذبح مین اوپر دس روزے لازم ہوتے ہین تین روزے حج مین رکھے اور سات روزے جب پھرے طرف اہل اپنی
کے چنانچہ فرمایا فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ دس جو کوئی نپاوے قربانی کو یعنے اوپر اسکے
قادر نہو پس روزے رکھے تین دنکے پے در پے بیچ ایام حج کے اور سات جب پھر جاؤ تم طرف وطن کے یہہ ہوئے دس کامل کہ تین حج مین سات مراجعت
مین اور کامل واسطے تاکید کے ہی اور زیادتی اہتمام اوسکے کے سمجھ لیجئے کہ لازم نہین ہوتے وہ تین روزے مگر بعد احرام باندھنے کے واسطے حج کے
نزدیک امام مالک اور شافعی کے اور بقول امام اعظم کے اور یک روایت دو روایتون امام احمد کے سے جب احرام باندھے ساتھ عمرے کیجائز نہین
اوسے تین روزے اور ایام تشریق مین یہہ روزے جائز ہین یا نہین اور امام شافعی کے دو قول ہین ایک عدم جواز کا تھا دوسرا قول قدیم مختار
جواز کا ہی اور یہی مذہب امام مالک کا ہی اور ایک روایت امام احمد حنبل کی ہی اور فوت نہین ہوتے وہ روزے ساتھہ فوت ہونے روز عرفے
کے مگر نزدیک امام اعظم کے کہ اونکے نزدیک ساقط ہو جاتے ہین روزے اور ثابت ہوتی ہی ہدی ذمے اوسکے پر اور بقول راجح مذہب امام شافعی
کے روزے رکھے بعد عرفے کے اور واجب نہین ہوتا ساتھہ تاخیر اُن روزونکے سوا قضا اون روزونکے اور بقول امام احمد کے اگر تاخیر کرے بغیر ایک
عذر کے تو دم لازم ہوتا ہی اور بعذر تاخیر کرے ایکسال سے دوسرے سال تک تو دم اوپر اوسکے ثابت نہین ہوتا اور جو پایا ہدی حالت روزے مین
مستحب ہی اوپر اوسکے ذبح کرے اور بقول امام اعظم واجب ہی کہ ذبح کرے اور وہ سات روز جو باقی ہین پس بیچ وقت اوسکیکے امام شافعی کے
دو قول ہین صحیح اُنمین سے یہہ ہی کہ جب رجوع کرے طرف اہل اپنی کے اور یہی مذہب امام احمد کا ہی اور قول دوسرا جواز ہی پیش از رجوع اور
وقت جواز کے مین کہ پیش از رجوع بسوے اہل ہی دو وجہ ہین امام شافعی کی ایک یہہ ہی کہ جب خارج ہو مکے سے اور یہی قول امام مالک کا ہی
اور دوسری وجہ جب فارغ ہوا فعال حج سے اگرچہ مکے مین ہو یہی قول حضرت امام اعظم کا ہی اور جب فارغ ہو متمتع افعال عمرے سے تو نکل گیا
احرام سے برابر ہی کہ ہدی چلایا ہی یا نہین نزدیک امام مالک اور شافعی کے اور بقول امام اعظم اور امام احمد کے احرام سے نہین نکلتا روز تحریمیک
اوس احرام پر کہ احرام عمرے کا ہی احرام حج کا باندھے پس نکلجاویگا دونون احرام سے نحر کے روز ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ یہہ تمتع واسطے اس شخص کے ہی کہ نہو اہل اوسکا رہنے والا مسجد حرام کا یعنے مسافر ہو موطن مکہ نہو چنانچہ مذہب امام اعظم کا ہی کہ تمتع
اور قران نزدیک اُنکے مخصوص باُفاقی لوگون کے ہی نہ متوطنون مکہ کے اسواسطے کہ یہہ اہل حرم ہین غیر اشہر حج مین یہی احرام عمرے کی باندھ
سکتے ہین اور تحقیق اہل حرم کی کہ عبارت حاضران مسجد حرام سے ہی پیچھے بیان کردی ہی اور نزدیک امام شافعی کے ذلک کا اشارہ طرف حکم
مذکور کے ہی کہ ہدی اور صیام ہی اشارہ تمتع کیطرف نہین ہی اور نزدیک اونکے اہل مکہ کو بھی تمتع اور قران ہی لیکن قربانی اور صیام نہین
وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو تم اللہ سے اور جو کچھہ در باب حج صادر ہوا ہی محافظت کرو اوسکی وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ اور جانو
تم کہ تحقیق اللہ تعالیٰ سخت عذاب والا ہی واسطے اُن لوگونکے کہ خطا امر و نہی نہین کرتے معلوم کیجئے کہ اکتیسوین آیۃ آیات مسائل سے کہ جسے

مسئلہ وقت حج کا اور شرائط اوسکے کا اور وقوف کا بیچ عرفے کے اور مزدلفے کے نکلتا ہی وہ یہہ ہی اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ زمانہ حج کا چند مہینے ہین معلوم معروف مشہور کہ شوال ذیقعدہ ذی الحجہ کی شب نحر سے تا حج کہ مذہب امام شافعی کا ہی اور روز نحر بھی داخل ہی امام اعظم کے نزدیک سوال حج کے دو رکن ہین اول وقوف اوپر عرفات کے اور موقت ہی ابتدا وقت ظہر روز عرفے سے تا انتہائے وقت عشائے شب عید مقدر ساتھہ دو مہینے دس دنکے کہ مذکور ہین نہین ہی اور رکن دوسرا طواف زیارت ہی اور وہ موقت بوقت مذکور نہین ہی بعد روز عید کے بھی جائز ہی پس توقیت بدو ماہ و دہ روز کس معنون سے ہی جواب شک نہین ہی کہ ارکان حج اسی تفصیل پر ہین کہ سائل نے بیان کئے لیکن احرام باندھنا اور شروع کرنا ساتھہ حج کے نزدیک ابوحنیفہ کے کمالا اور نزدیک شافعی کے جواز التعلق اوپر اوسیوقت کے رکھتا ہی اگر کوئی قبل شوال سے بہ نیت حج احرام باندھے اور شروع بیچ حج کے کرے نزدیک امام اعظم کے اگرچہ جائز ہی لیکن مکروہ ہوگا اور قصور ذمہ محرم پر ثابت ہوگا اور امام شافعی کے نزدیک وہ احرام حج کا نہوگا بنا حج کی اوپر اسی احرام کے غیر جائز ہی اور دو مہینے دس دن کہ واسطے حج کے مقرر کئے ہین تمرہ اوسکا متمتع اور افراد مین ظاہر ہوتا ہی اسطرحسے کہ اگر کوئی قبل سوال سے میقات مین پہنچے اور بہ نیت عمرہ احرام باندھے اور سعی اور طواف کرے اور سب شرائط طواف عمرہ کے بجالائے یا اکثر قبل شوال سے پھر اسی سال مین گھر نہ آوے وہین رہکر احرام بہ نیت حج باندھے اور واسطے حج کے تلبیہ کرے مفرد ہوگا متمتع نہوگا اسواسطے کہ عمرہ اوسکا قبل وقت حج کے سے واقع ہوا ہی اور اکثر طواف ساتھہ اکثر شرائط کے بیچ شوال کے بجالایا تو حاجی مذکور متمتع ہی اوسپر دم تمتع لازم ہی اسواسطے کہ عمرہ اور حج اوسکا ایک سفر مین آیا اور عمرہ وقت حج مین واقع ہوا اختلاف الائمہ مین مذکور ہی کہ میقات زمانی ہی اور مکانی پس میقات زمانی اشہر معلوم ہین کہ جائز نہین احرام واسطے حج کے مگر بیچ انہین مہینونکے وہ شوال اور ذیقعدہ اور دس دن ذی الحجہ کے ہین کہ تشریح اوسکی پیچھے مذکور ہی اور عید کا دن اوسمین داخل ہی لیکن احرام باندھنے مین داخل نہین اسواسطے کہ روز حلال ہی اوسمین احرام سے نکلتے ہین اور اگر کوئی باندھے احرام حج اور مہینے مین شوال کے مکروہ ہی لیکن ہوجاتا ہی حج نزدیک ائمہ ثلثہ کے بکراہیت اور اصح روایتون سے امام شافعی کے نزدیک یہہ ہی کہ عمرہ ہوتا ہی حج نہین ہوتا اور بقول ابو داؤد کچھہ نہین ہوتا نہ حج ہو نہ عمرہ اور دوسری میقات مکانی پس میقات ان لوگونکی جو ساکنان مکہ ہین نفس مکہ ہی بہ اجماع اور جو دور بستے ہین میقات سے پس وہ مخیر ہین اگر چاہین احرام باندھین اپنے گھر سے اور اگر چاہین میقات سے باتفاق لیکن اختلاف ہی افضلیت مین پس بقول امام اعظم اپنے گھر سے بہتر ہی اور یہی قول امام شافعی کا ہی اور امام رافعی نے اوسکو صحیح کیا ہی اور بقول امام مالک اور امام احمد میقات سے بہتر ہی اور یہی قول امام شافعی کا ہی تصحیح کیا اوسکو امام نووی نے اور کہا ہی کہ یہہ قول موافق احادیث صحیحہ کے ہی اور جو شخص کہ میقات پہنچے جائز نہین ہی کہ بغیر احرام باندھے گذرے باتفاق اور اگر گذر گیا تو پھر پھر کر آوے وہین میقات پر اور احرام باندھے باتفاق اور خوشبو ملنا بدن پر واسطے احرام باندھنے کے مستحب ہی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور بقول امام مالک جائز نہین وہ خوشبو کہ جسکی بو باقی رہے اور اگر ملے تو واجب ہی دھونا اوسکا اور مکروہ ہی خوشبو کرنا جامے کا باتفاق اور بقول امام اعظم احرام منعقد ہوتا ہی ساتھہ نیت کے اور تلبیہ کے یا چلانے قربانی کے یا نیت احرام کے بغیر تلبیہ اور تلبیہ واجب ہی نزدیک امام اعظم کے اور امام مالک کے مگر امام اعظم کہتے ہین کہ اگر روانہ کیا قربانی کو اور نیت کی بیچ اوسکے احرام کی محرم ہوگیا اگرچہ تلبیہ نہ کرے اور اگر ہدی نہین چلایا تو ستکاری بغیر تلبیہ کہنے کے نہین اور قائل ہین امام مالک بوجوب تلبیے مطلقا ہدی چلایا یا نچلایا اور واجب کیا ہی اوسنے دم کو ترک کرنے تلبیے کے سے اور بقول امام شافعی اور امام احمد تلبیہ سنت ہی اور قطع کرے تلبیہ نزدیک جمرہ عقبہ کے بقول ائمہ ثلثہ اور بقول امام مالک بعد زوال روز عرفے کے قطع کرے اور حرام ہی محرم کو سر چھپانا کہ احرام اوسکا سر ہی ننگی ہی اور نہ پہنے سب کپڑے سئے ہوئے جیسے قمیص یا عمامہ کلاہ قبا موزہ اور سیئے ہوئے کپڑونکا اور حرام ہی جماع اور بوسہ اور مس کرنا شہوت سے اور نکاح کرنا اور شکار مارنا اور خوشبو سونگھنی نزدیک ائمہ مالکیہ کے اور دور کرنا مووے اور ناخن کا اور عورت سب احکام مین مانند مرد کے ہی مگر کپڑے سیئے ہوئے پہنے اور سر چھپاوے اور منہہ کھلا رکھے

کہ احرام اُسکا اوسمین ہی اور مسائل حج کے بتفصیل کتب فقہ مین مذکور ہین دیکھکر عمل کرے لیکن شرط وجوب حج کی سمجھ لیجئے تو انائی ہی اس شخص کے حق مین کہ حج کرے یا آپ قادر ہو اور پرا دا وسکیکے اور آپ قادر نہو تو غیر کو بطریق نیابت بھیج سکے پس شرط توانائی کی ہیج حق اوس شخصکے کہ بنفس خود ادا کرے توشہ ہی اور بار برداری اور اگر توشہ اور بار برداری نہین لیکن پیدل چلنے پر قادر ہی اور کچھ کسب آتا ہی کہ اسمین رفع احتیاج ہو سکتا ہی اوسپر مستحب ہی باتفاق اور اگر محتاج ہی بطرف سوال کے تو مکروہ ہی اور امام مالک کے نزدیک اگر عادی ہی سوال کا تو واجب ہی حج اور اگر کسیکا مزدور ہو کر کیا تو حج ہو جائیگا مگر نزدیک امام احمد کے نہوگا اور اگر کسیکا مال غصب کر کے خرچ راہ کیا یا کسیکا دابہ غصب کر کے سوار ہو گیا اور حج کیا تو درست ہی حج اگرچہ عاصی ہوا نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور امام احمد کے نزدیک جائز نہین حج اور لازم نہین بیچنا مسکن کا واسطے حج کے باتفاق اور کسی کے پاس اگر مال اس قدر ہی کہ حج کر آوے لیکن احتیاج ہی اوسے مسکن خریدنے کی تو حویلی خرید لے اور حج کی تاخیر کرے اور بقول ابو حامد کے کہ ایمہ شافعیہ سے ہی صرف کرے مال برائے حج اور بقول ابو یوسف نہ مکان سکونت بیچے اور نہ خریدے اور سوار ہو کر دریائے قلزم مین جانا حج کو بقول ائمہ ثلثہ کے واجب ہی اگر غالبًا سلامت جاتے آتے ہین لوگ اور امام شافعی کے دو قول ہین ظاہر تر اون دونونکا وجوب ہی اور عورتکو حج لازم نہین جبتک کہ اوسکا زوج یا اور محرم ساتھ نہو بقول امام اعظم اور امام احمد اور اگر کوئی منصوب عاجز ہو حج کرنے سے بنفس خود بسبب جاے ماندگی کے یا پیری کے یا بیماری کے کہ امید صحت کی نہین ہی پس کسیکو اپنا نائب کر کے بھجواوے اور نائب نکیا تو حج اوسکے ذمے ثابت رہا نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور بقول امام اعظم لازم نہین ہی اوپر منصوب کے حج اور سوا اُسکے نہین ہی کہ لازم ہی اوپر تونگر کے کہ طاقت رکھتا ہی بنفس خود ادائے حج کرے خاصتہ اور جو اجارہ کیا کسیکو واسطے حج کے تو حج ہو جائیگا باتفاق مگر بروایت امام اعظم حج اوسیکا ہی جسنے کیا اور مستاجر کو ثواب نفقے کا ہی اور جائز ہی نائب بھیجنا بیچ حج مفروضہ کے میت کیطرف سے باتفاق اور حج نفل مین نزدیک امام اعظم اور امام احمد کے اور نزدیک شافعی کے دو روایتین ہین اصح انسے منع ہی اور حج نہ کیا جاوے کسی اور کی طرف سے جب تک کہ ساقط نہووے ذمے اوسکے سے حج فرض یعنے اول اپنے ذمے سے فرض ادا کرے بعد اوسکے اور کی طرف سے حج کرے اور اگر اور کی طرف سے کرے تو اوسپر جو فرض تہا وہی ادا ہوا اوس شخص کا نہ ہوا اور بقول امام اعظم جائز ہی اسطرح سے کہ بکراہیت اور غیر جائز ہی حج نفل اس کسیکو کہ اوسپر حج فرض ہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے پس جب احرام باندھا واسطے حج نفل کے منصرف ہو گیا طرف حج مفروضہ کے اور بقول امام اعظم اور امام مالک کے جائز ہی کہ حج نفل ادا کرے حالانکہ اوسپر فرض ہی اور منعقد ہوتا ہی احرام اُسیکا جسکی نیت کی ہی اور بقول قاضی عبد الوہاب مالکی جائز نہین ہی اسواسطے کہ حج فریضہ ادا کرنا نزدیک مالکیان فی الفور ہی پس وقت حج کا تنگ ہی چنانچہ وقت ادائے نماز کا اور اجارہ کرنا اور پیر حج کے جائز ہی نزدیک امام شافعی کے اور امام مالک کے بکراہیت اور منع کیا ہی امام اعظم نے اس سے فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ پس جو کوئی کہ مقرر کرے بیچ ان مہینونکے اوپر نفس اپنے کے حج ساتھ تلبیہ کے اور بھجوانے قربانی کے بمذہب امام اعظم اور ساتھ نیت کے بقول امام شافعی فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ پس نہین ہی رغبت عورتون کی اور نہین گناہ کرنا اور نہ جھگڑنا بیچ حجکے ایام حج مین قریش آپسمین مجادلہ کرتے تھے منا مین اور کہتے تھے حج ہمارا تمام تر ہی حکم آیا کہ جدال مت کرو وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللَّهُ اور جو کرو گے تم بھلائی سے جانتا ہی اوسکو اللہ وَتَزَوَّدُوا اور خرچ کیا کرو ایک قوم قافلہ مین کیسے بے توشہ و زاد راہ قصد حج کا کرتے تھے اور مکہ مین آکر اظہار احتیاج کرتے تھے اہل قافلہ سے حق تعالیٰ نے فرمایا توشہ اوٹھاؤ تاکہ لوگونکے دلونپر گران نہو فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ پس تحقیق بہتر فائدہ خرچکا بچنا ہی سوال سے اور ترک طمع ہی اہل مال و اموال سے سمجھ لیجئے کہ نزدیک سالکان راہ الٰہی کے اشارہ تزود و اسے طرف توشہ راہ آخرت کے ہی اور بہترین توشہ پرہیزگاری ہی معصیت اور گناہ سے اور ترک تمنا و آرزو ہی ماسوی اللہ سے کہا ہی اہل طریقت نے کہ دو چیزین درست اور دو چیزین شکستہ ہو جائین اس راہ مین ایک تو دین درست ایسا کہ کوئی ترک مستحب واقع ہوا اور دوسرا یقین درست بوعدہ ائے الٰہی ایسا ہو کہ خیال مین ہی کسی مخلوق سے نہ سائل ہو نہ طامع ہو اور ایک دل شکستہ چاہیے تمنا و آرزو سے

دنیائے فانی سے دوسرا پاشکستہ چاہیئے کہ واسطے سوال کے بڑھاوے اور اظہار احتیاج نہ کرے کسی حاتم زمانہ سے ۵ وہ سمجھے اوسے جو ہووے ماہر کی فتح شکست مین ہی ظاہر + اور نزدیک جانبازان راہ خدا کے اور سوختگان شوق کبریا کے تقوی اجتناب بصری مشاہدہ ماسوی اللہ سے ۵ اوسکی نکل آتی ہی نظر ہر شکل مین رافت + نظر کیجو کہ نظر وہین سمانا اسکو کہتے ہین وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ اور ڈرو مجھ سے ای صاحبو عقل کے اور تقوی اختیار کرو لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ نہین اوپر تمھارے گناہ یہہ کہ ڈھونڈھو موسم حج مین فضل یعنے تجارت پروردگار اپنے سے بعضے عرب تجارت اور اجارت حج مین نہین پسند کرتے تھے بلکہ جو بایصورت آتا اوسکا حج معتبر نہین جانتے تھے حق تعالی نے فرمایا سوداگری فیض حج سے بے بہرہ نہین کرتی بشرطیکہ مقصود اصلی اور مطلوب کلی حج ہو فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ پس جب پھرو تم عرفات سے یہہ نام ہی ایک موضع کا جہان حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا نے آپسمین احوال ایکدوسرے کے سے عارف ہوئے ہین فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ پس یاد کرو اللہ کو ساتھ تہلیل کے اور تلبیہ کے نزدیک مشعر حرام کے مشعر حرام نام ہی مقام معین کا کہ درمیان عرفات اور منا کے ہی کہ اوسکو مزدلفہ کہتے ہین اور وجہ تسمیہ تو عرفات کی پیچھے مذکور ہی اور مشعر حرام کی یہہ ہی کہ موضع شعور ہی یعنے مناسک حج کے یہانسے معلوم ہوتے ہین اور مزدلفہ اوسے اسواسطے کہتے ہین کہ جائے ازدلاف ہی ازدلاف قریب کو کہتے ہین لکھا ہی کہ حضرت آدم علیہ السلام اور حوا نہ جنت سے زمین پر آئے تو مدت تک آپسمین جدا رہے چنانچہ قصہ اوسکا بتفصیل پیچھے مذکور ہی پھر عرفات مین ایک دوسرے کو پہچانا اور مزدلفہ مین نزدیکی واقع ہوئی کہ آپسمین ملگئے اور دوسری وجہ تسمیہ مزدلفہ کی یہہ ہی کہ وہان پہاڑ ہین اونکو مزدلفہ کہتے ہین واسطے اسکے کہ مردان خدا وہان گوشہ نشین ہوکر مقرب بارگاہ الہی ہوتے ہین صاحب کشاف نے لکھا ہی فاذکروا اللہ بالتلبیۃ والتہلیل والتکبیر والثناء والدعوات یعنے یاد کرو اللہ کو ساتھ تلبیہ کے کہ لبیک ہی اور تہلیل کے کہ لا الہ الا اللہ ہی اور تکبیر کے کہ اللہ اکبر ہی اور ساتھ ثنا کے اور دعا کے اور پھر لکھا ہی بعضے کا قول کہ کے کہ ساتھ صلوٰۃ مغرب اور عشا کے اور لکھا ہی کہ ھو الجبل الذي يقف عليه الامام وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ اور یاد کرو حق تعالی کو اوسی مکانہین یاد کرنا نیک جیسا کہ ہدایت کیا تم کو ساتھ مناسک افعال حج کے صاحب کشاف نے لکھا ہی کہ واذکروہ ذکرا حسنا کما ھداکم ھدایۃ حسنۃ واذکروہ کما علمکم یعنے یاد کرو حق تعالی کو مثل اوس یاد کرنیکے کہ رہنمونی کی اور تعلیم کی ہی تمکو ساتھ اخلاص اور خلوص اور عبودیت کے کہ جب مزدلفہ مین پہنچو تو مغرب اور عشا وقت عشا مین بجماعت ادا کرو اور صبح ہو روز نکر کے تو نماز صبح تاریکی مین پڑھکر اپنے تئین بیچ تسبیح تہلیل ثنا حمد کے مشغول رکھو اور درود پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر بھیجو اور حوائج اپنے اللہ سے چاہو پھر جب آفتاب برآمد ہو رمی جمار کرو پھر طرف خانہ کعبہ کے دوڑو اور جیسا فرمایا ہی ویسا کرو زیادت اور نقصان اور تغیر تبدیل نکرو وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ اور تحقیق تھے تم پہلے اس رہنمائی سے البتہ گمراہون سے ما قبل بعثت ہادی مطلق حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے نادان مواضع ذکر خدا سے اور ناشناسا مقامات عبادت حق جل وعلی سے نہین جانتے تھے کہ کس جگہہ خدا کو یاد کرین اور کسطرح یاد کرین ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ پھر پھرو جہانسے کہ پھرتے ہین آدمی یعنے مزدلفہ سے طرف کعبے کے جاؤ اور واسطے بجالانے رکن دویم کے متوجہ ہو اور بعضے کہتے ہین کہ مراد افاضت سے یعنے پھرنے سے پھرنا عرفات سے ہی اور خطاب قریش کو ہی کہ سب عرب کا وقوف بیچ عرفات کے تھا اور یہہ عرفات کو نہین جانتے تھے مزدلفہ مین جمع ہوتے تھے اور اپنا ترفع کرتے تھے سب پر اور اپنے مساوی کیسکو نہین جانتے تھے موقف اور افاضت مین راہ نئی اپنے لئے نکالی تھی حق تعالی نے فرمایا کہ وقوف عرفات مین کرو اور عرفات سے پھرو جیسا کہ اور لوگ پھرتے ہین اور مزدلفہ مین آتے ہین وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور بخشش مانگو اللہ سے تحقیق اللہ بخشنے والا ہی گناہ پچھلے اور مہربان ہی اوپر اوسکے کہ مشرف ہو ساتھ سعادت حج کے فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ پس جب کرچکو تم عبادتین اپنی یعنے مناسک اپنے ادا کرچکو اور عبادات حج سے فارغ ہو پس واسطے شکر نعمت کے یاد کرو اللہ کو جیسا یاد کرتا ہی تمھارا بعد ادائے حج کے باپون اپنونکو جاہلیت مین رسم تھی کہ اشراف عرب بعد فراغ مناسک کے آکے حرم کے

درمیان منا اور جبل رحمۃ کے کھڑے ہوکر رفعت نسب اور شہرت حسب آبا واجداد اپنے پر مفاخرت کیا کرتے تھے حکم ہوا کہ جیسا کہ باپون کو یاد کرتے ہو ویسا خدا کو یاد کرو اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا یا زیادہ تر یاد کرنا اس سے بھی اور یا یہہ معنی ہین کہ مثل یاد کرنے قوم کے سخت تر ہی تم سے از روئے ذکر کرنیکے پس حاصل یہہ ہی کہ بعد فراغ حج کے جیسے آبا کی شجاعت سخاوت بیان کرتے ہو ایسی اللہ کی کرو یا سخت تر اسسے از روئے ذکر کے یا یہہ کہ جاہلیت مین جیسا وہ کرتے تھے ایسا اب اسلام مین یہہ کرو یا یہہ خدا کو یاد کرو بعد حج کے جیسا لڑکپن مین جب زبان کھلی تھی تو مذکور آبا کا کرتے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ فاذکروا اللہ بالوحدانیۃ پس ذکر کرو اللہ کا ساتھ وحدانیت کے جیسا باپون اپنے کا ذکر بوحدانیت کرتے ہو اور جانتے ہو کہ کوئی اور پدری مین شریک نہین پس شرکت پدر مین روا نہین رکھتے خدائے لاشریک مین بطریق اولی شرکت روا نہ رکھو ذکر و حدانیت خدا کا اور نفی شرکت کبریا کا زیادہ تر چاہیے اسیواسطے اشد ذکرا کہا اور تشبیہ ذکر خدا کو کہ مطلوب ہی اور اعلا ہی ساتھ ذکر آبا کے کہ غیر مطلوب ہی اور ادنی ہی ایسی تشبیہہ ہی جیسی مطلوب کو ساتھ غیر مطلوب کے نیچ درود کے اللھم صل علی محمد کما صلیت علی ابراھیم اور یہہ محاورہ عرب مین درست ہی فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا پس بعضے لوگون مین سے وہ شخص ہی کہ کہتا ہی اے پروردگار میرے دے ہمکو نیچ دنیا کے یعنے حق تعالی سے متاع محقرہ دنیا طلب کرتا ہی جب موقف مین حاضر ہوتا ہی وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۝ اور نہین ہی واسطے اوس طالب دنیا کے نیچ آخرت کے کچھہ حصہ اگر کافر ہی تو بے نصیب محض ہی اور اگر مومن ہی تو اور مومنون کی طرح سے بہرہ مند نہین بحر مواجمین لکھا ہی کہ یہہ بیان حال کافران ہی کہ مقصود اونکی دنیا ہی اور محروم ہین عقبی سے کہ عقبی کے قائل نہین تا دعا وانکے واسطے کرین اور ذکر کافرونکا اس محل مین اسواسطے کیا کہ حج مین کافر مسلمان ایک جگہہ ہوتے تھے اور دونون فریق نیچ تعظیم خانہ کعبہ کے اہتمام کرتے تھے وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور بعضا اونمین سے وہ ہی کہ کہتا ہی اے پروردگار ہمارے دے ہمکو نیچ دنیا کے بھلائی اور نیچ آخرت کے بھلائی اور بچا ہمکو آگ سے حسنہ دنیا توفیق طاعت روزی حلال خاتمہ نیکبختی پر ہونا ہی اور حسنہ آخرت ساتھہ مغفرت کے پہنچنا اور طرف نعمت جاودانی بہشت کے جانا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ حسنہ دنیا عیش باسعادت اور مردن باشہادت اور حسنہ آخرت اٹھنا گور سے بمژدہ ومسرت ہی اور بعضے کہتے ہین کہ حسنہ دنیا ایمان اور حسنہ آخرت امان ہی نیران سے اور حضرت علی مرتضی نے کہا ہی کہ حسنہ دنیا زن صالحہ ہی اور حسنہ آخرت حور پسندیدہ اور غلام نارزدہ نا شایستہ زشت خو سخت گو ہی **رباعی** زن جے یہان ملی ہی اے رافت + بد روش بد سلیقہ بد اطوار + یہین اوسکو عذاب دوزخ ہی وقنا عذاب النار + اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ یہہ لوگ جنھون نے خیر دنیا وآخرت طلب کی ہی واسطے اونکے حصہ ہی اوس چیز سے کہ کمایا ہی اور اللہ جلدی لینے والا ہی حساب ایک لمحے مین حساب تمام مخلوقات کا کریگا یہہ سرعت حساب اعمال باکثرت خلائق اور بسیاری اعمال دلیل ہی اوپر کمال قدرت اوسکے معلوم کیجئے کہ تینتیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ تکبیرات تشریق کا اور رمی جمار کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ اور یاد کرو اللہ کو ساتھہ تکبیرات کہنے کے نیچ دنون گنے ہوؤن کے عطف اوسکا اوپر اوامر سابقہ کے ہی ذکر کیا ہی صاحب مدارک وغیرہ نے کہ ایام معدودات ایام تشریق ہین اور زاہدی مین لکھا ہی کہ یوم نحر اور ایام تشریق ہین اور ایام معلومات عشرۂ ذی الحجہ ہی اور آخر اوسکے ایام معدودات ہین اور مراد ذکر سے تکبیر ہی پیچھے ہر نماز مفروضہ کے کہ ادا کی ہو بجماعت اور وقت رمی جمار کے اور پھرنے مین منا سے طرف خانہ کعبہ کے اور طواف سے لکھا ہی تفسیر احمدیہ مین کہ اگر مراد ذکر سے تکبیر ادبار صلوٰۃ ہی تو امر للوجوب ہی اور اگر تکبیر رمی جمرہ عقبہ کی بطن وادی سے یوم نحر اور رمی جمار ثلثہ بعد اوسکے تین دن ہی تو امر واسطے استحباب کے ہی اسواسطے کہ یہہ رمی جمار اگرچہ واجب ہی لیکن تکبیر کہنا وقت ہر رمی کے سنت ہی اور ایام تشریق تین دن ہین بعد روز عید کے اور تکبیرات واجب ہین بعد اس نماز مفروضہ کے کہ ادا کی ہو بجماعت نزدیک امام اعظم کے صبح روز عرفہ سے تا عصر روز عید ہین اور نزدیک امام ابی یوسف اور امام محمد کے صبح روز عرفہ سے تا آخر ایام تشریق ہین بعد تیس نمازونکے اور امام شافعی کا بھی یہی

مذہب ہی موافق صاحبین کے فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ پس جو کوئی جلدی کرے بیچ دو دنکے قضائے مناسک حج مین اور اتمام رمی جمار مین یعنے دسوین اور گیارھوین پس نہین گناہ اوپر اوسکے وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ اور جو کوئی پیچھے رکھے رمی جمار کو تا دو روز یعنے بارھوین اور تیرھوین پس نہین گناہ اوپر اوسکے بعضے اہل عرب جاہلیت مین تعجیل کو نہین پسند کرتے تھے اور تاخیر بارھوین تیرھوین تک لازم جانتے تھے اور بعضے تاخیر کو منع کرتے تھے اعمال جو کرتے تھے دو روز پہلے ہی کرتے تھے حق تعالیٰ نے درمیان تعجیل اور تاخیر کے تخییر دی اور دونونکو مظنہ گناہ سے نکالا سوال تخییر درمیان دو چیز کے مقتضی تسویہ کی اور موجب برابری کی ہوتی ہی اور کتب فقہ مین افضلیت تاخیر رمی جمار تا دو روز آخر بیان کئی ہی اور اولویت پھر آئی ہی جواب تخییر مین درمیان دو چیز کے لزوم تسویہ مسلم نہین ہی اسواسطے کہ مسافر میان صوم و افطار مخیر ہی اور باوجودیکہ صوم افضل و اولی ہی لِمَنِ اتَّقَى واسطے اوسکے جو پرہیزگاری کرے خبر ہی مبتدا محذوف کی ای ذلک لمن اتقی اور یہہ جملہ معترضہ ہی بیچ بیان اختصاص امور مذکورہ کے واسطے متقین کے اور اشارہ ہی اوپر نفی اثم کے بر سبیل عموم بیچ حق متعجل اور متاخر کے تحقیق اوس مقام کی بحر مواج مین خوب لکھی ہی جسے منظور ہو دیکھلے وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ اور ڈرو تم اللہ سے اور جانو یہہ کہ تم طرف خدا کے اکٹھے کئے جاؤگے اور جزائے اعمال اور سزائے کردار پاؤگے سمجھہ لیجئے کہ حق تعالیٰ نے پہلے امر فرمایا نماز کا پھر زکوٰۃ کا پھر صوم کا پھر سب کے بعد حج کا اوسمین اشارہ کنایہ محبوبانہ ہی کہ اسے منافی میخانہ محبت کے اور دیوانہ خمخانہ عشق کے سمجھے ہین وہ یہہ ہین کہ اعمال سب تقرب بارگاہ کے اور موجب درجات کے یہہ ہین جو بیان فرمائے لیکن ولولۂ عشق اور سورش محبت سے ایک یہہ بات ہی اوسے بھی بجا لاؤ وہ کیا ہی کہ میری راہ مین آؤ سر برہنہ اور پا برہنہ میرا نام لیتے ہوئے لبیک کہتے ہوئے صدقے ہونیکو خانۂ کعبہ کے کہ مورد ہی تجلیات میرے کا ۵ فرض کیا تمپر ہی صوم و صلوٰۃ + اور ہو گر مال تو دینا زکوٰۃ لیک سوا اونکے ہی ایک اور چیز + چیز وہ یہہ سمجھو اگر ہی تمیز + خانۂ کعبہ کی طرف آیئے + ولولۂ عشق بھی دکھلایئے + شوق کے میدان مین دیوانہ وار + دوڑیئے کرتے ہوئے جیکو نثار + پھر پیئے میرے نام کو لیتے ہوئے + جان میری راہ مین دیتے ہوئے + فرض ہی آخر کو یہی بوجھہ لو + خاتمہ اسبات پر اپنا کرو + اور ایک نکتہ موخر لانے مین حج کے یہہ بھی ہی کہ جب نماز سے یک نیاز پیدا ہوا اور زکوٰۃ دیکر مال مزکی کیا اور صوم سے تمام بدن مصفا ہوا تب ارادۂ حج کیا چاہئے کہ طواف خانۂ یار ہی اوسے طہارت تمام درکار ہی ۵ لیاقت وہان کے جانیکی کہان ہی + صفا کی جا کدر کیا کیا یہان ہی + وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ اور بعضے لوگونمین سے وہ ہی کہ خوش آتی ہی تجھہ کو بات اوسکی بسبب نزول کا اوسکے یہہ ہی کہ اخنس لقفی بڑا لسان تھا تقریر فصیح اور شکل ملیح رکھتا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت شریف مین حاضر ہوا اور مضمون اس کلام کا عرض کیا کہ مین آیا تا حلقۂ بیعت اسلام کا بیچ گوش ارادت کے ڈالون اور خاشیہ خدمت سید انام کا اوپر دوش اطاعت کے رکھون اور ان باتونکو مقید ساتھہ قسم کے کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہہ باتین خوش آئین جب رخصت ہوا تو شہر سے باہر جا کر کھیتونکو مسلمانون کی جلا دیا اور مواشی کو قتل کیا حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی بعضے لوگونمین سے وہ ہی کہ خوش لگتی ہی تجھہ کو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی بات کہ وہ کہتا ہی فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا بیچ مصالح زندگی دنیا کے وَيُشْهِدُ اللَّهَ عَلَىٰ مَا فِي قَلْبِهِ وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ اور گواہ کرتا ہی اللہ کو اوپر اوس چیز کے کہ بیچ دل اوسکے ہی کہ دل اور زبان میری ایک ہی اور حال یہہ ہی کہ وہ بڑا جھگڑالو ہی جھگڑنیوالون سے خصام جمع خصم کی ہی جیسی صعاب جمع صعب کی یا جمع خصیم کی جیسی کرام جمع کریم کی اور یا خصام مصدر ہی بمعنی مخاصمت گفتار اور اضافت الد کی طرف خصام کے بمعنی فی ہی ای الد فی المخاصمۃ وَإِذَا تَوَلَّىٰ سَعَىٰ فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ اور جب پھرتا ہی درگاہ تیری سے ای محمد کوشش کرتا ہی بیچ زمین کے تو کہ فساد کرے بیچ اوسکے اور ہلاک کرے کھیتونکو اور جانورونکو اور یا یہہ معنے ہین کہ جب حاکم ہوتا ہی تو یہہ امور کرتا ہی اس تقدیر پر یہہ آیت خاص کسیکی شان مین نہین بلکہ بیچ حق سب منافقون کے ہی وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ اور اللہ نہین دوست رکھتا فساد کو وَإِذَا قِيلَ لَهُ اتَّقِ اللَّهَ أَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْإِثْمِ فَحَسْبُهُ جَهَنَّمُ

وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ اور جب کہا جاتا ہی واسطے اوس منافق کے ڈر اللہ سے پکڑتی ہی اوسکو حمیت جاہلیت کی ساتھ ارتکاب گناہ کے پس
کفایت ہی اوسکو جہنم کہ گہرا کنوان ہی آگ کا دوزخین اور البتہ برا ہی بچھونا وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ اور بعضے لوگون
مین سے وہ ہی کہ بیچتا ہی جان اپنی کو واسطے ڈھونڈھنے رضامندی اللہ کے سبب نزول کا اوسکے یہہ ہی کہ زبیر بن عوام اور مقداد بن اسود
مکے سے مدینے کو چلے اور حبیب کو کہ جنگ رجیع مین کفار مکہ نے گرفتار کر کر رسولی پر کھینچا تھا سولی سے اُتار کر ساتھ لیا سوار قریش
کے اونکے پیچھے دوڑے اوھونے حبیب کو تو گھوڑے پر سے پھینک دیا زمین نے اوسے نگل لیا اسواسطے بلیع الارض کہتے ہین اور دونون بہادر
ستر کافرون سے لڑنیکو تیار ہوئے آخر کار کفار تاب نہ لائے بھاگ گئے حق تعالیٰ نے اونکے حق مین یہہ آیت نازل فرمائی اور بعضے کہتے ہین
کہ یہہ آیت بیچ شان صہیب رومی کے ہی کہ سو برس کی عمر تھی اور بڑے تیرانداز تھے مکے سے ہجرت مدینے کو اوھون نے کئی راہ مین کفار مکہ نے گھیر لیا
اور بعضے ہمراہیونکو اونکے شہید کیا یہہ بلندی پر چڑھ گئے اور کمان ہاتھ مین لیکر کہنے لگے کہ سو تیر ترکش مین رکھتا ہون ایک ایک تیر سے ایک ایک
شخص کو گراؤنگا جاؤ اگر سلامتی اپنی چاہتے ہو تو مین ہرگز کلمہ اسلام سے نہین پھرنیکا مجھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانیدو اور مال میرا جو مکے
مین ہی فلانی جگہہ دھرا ہے لو کفار نے بطمع مال اونکو چھوڑ دیا اور اگر اوسی مکانمین کہ نشان بتایا تھا مال پایا پس یہہ راہی مدینہ ہوئے قبل
اونکے پہنچنے کے یہہ آیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی امیر المومنین عمر رضی نے استقبال اونکا کیا اور بشارت ساتھہ اس مژدہ کے دی اور
بعضے کہتے ہین کہ یہہ آیت بیچ عام مومنین کے ہی کہ اپنے تئین سپرد کرتے ہین ساتھہ رضائے الٰہی کے اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ آیت بیچ شان امیر المؤمنین
علی کرم اللہ وجہہ کے آئی ہی کہ شب غار مین فراش پر سید ابرار صلی اللہ علیہ وسلم کے سوئے تھے اور جان اپنی فدائے جناب نبوی کئی تھی وَاللّٰهُ
رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ اور اللہ شفقت کرنیوالا ہی ساتھہ بندونکے کہ طلب رضا اوسکی مین جان اپنی فدا کرتے ہین يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا
فِي السِّلْمِ كَآفَّةً اے لوگو جو ایمان لائے ہو داخل ہو بیچ اسلام کے سلم بکسر سین اور بفتح سین دونون درست ہین آیات سابقہ مین صور عبادات حج بتفصیل
بیان فرمائی اور آیۃ ثم افیضوا من حیث افاض الناس مین ہونا سب آدمیونکا موقف مین ارشاد فرمایا پھر آیت فمن الناس من یقول مین ساتھہ معطوف اوسیکے
تقسیم حاضران کی اور پر طالبان دنیا اور آخرت کے مذکور کی پھر آیت ومن الناس من یعجبک قولہ فی الحیوٰۃ الدنیا مین ساتھہ معطوف اوسیکے کہ آیۃ ومن الناس من
یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ ہی تقسیم دوسری منافقونکی و مخلصونکی بیانکی پھر یہہ آیۃ یاایہا الذین آمنوا ادخلوا فی السلم کافۃ ارشاد فرمائی پس اس آیت کا شان
نزول اگر بیچ شان عبداللہ بن سلام کے کہئے چنانچہ اکثر تفاسیر مین لکھا ہی کہ عبداللہ بن سلام اور اصحاب اونکے بعد قبول دین اسلام کے احکام شرایع
توریت بھی ملحوظ رکھتے تھے اور تعظیم شنبے کی کرتے گوشت اور شیر شتر کا نہین کھاتے تھے حق تعالیٰ نے اونکو فرمایا کہ داخل ہو اسلام مین سارے
یعنے بعضے چیزا وسکی بعضے اور دین کی مت کرو تو بخصوص اونکے حق مین اور بعموم متناول ہی سب مومنان مخلص کو پس ربط اوسکا آیت پہلی
سے ہوگیا کہ ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء ہی کہ قسم دویم ہی تقسیم دویم کی وان غیب تھا یہان خطاب ہی التفات غیب سے طرف
خطاب کے ہی اور اگر خطاب اس آیت کا بیچ حق منافقونکے کہئے کہ منافق ایمان بظاہر رکھتے تھے دل مین تصدیق نہ تھی اونکے حق مین ارشاد
فرمایا کہ داخل ہو اسلام مین سارے یعنے جیسا زبان سے اقرار کرتے ہو ویسی تصدیق دلسے بھی کرو تو ربط اس آیۃ کا ومن الناس من یعجبک قولہ
سے ہی کہ قسم اول ہی تقسیم دویم سے اور اگر اس آیۃ کا خطاب بیچ حق اہل کتاب کے کہئے اور معنی کلام کی یون ٹھہرائیے کہ یاایہا الذین امنوا
بکتابہ ورسولہ ادخلوا فی السلم وامنوا بمجرد القراٰن تو یہہ جملہ بعد اتمام ذکر عبادات مومنان استقال بسوئے ذکر کافران ہی کشاف
مین لکھا ہی کہ پڑھا ہی اعمش نے سلم بفتح سین اور لام وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اور مت پیروی کرو قدمون شیطانکی اور احکام
منسوخہ پر قیام نکرو اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ تحقیق وہ شیطان واسطے تمھارے دشمن ہی ظاہر متنزل کرنیوالا ہی وسوسہ ڈالکر تمھاری خاطر
فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ پس اگر لغزش مین آؤ تم جادہ شرع اور احکام قرآن سے پیچھے
اوسکے کہ آئین تمھارے پاس دلیلین اور احکام حلال اور حرام پس جانو تم یہہ کہ اللہ قادر اور غالب ہی اوپر عذاب کرنے مخالفونکے اور محکم

کا ہی انتقام نہ لیگا مگر بحق نقل ہی کہ ایک قاری نے بوقت تلاوت بجائے ان اللہ عزیز حکیم کے ان اللہ غفور الرحیم پڑھا ایک اعرابی نے کہ ہرگز قرآن نہ پڑھا تھا سنکر کہا کہ وقت مخالفت اتباع اعدائے دین اور بیان مغفرت اوسکے مین غفور الرحیم کہنا کہ دلیر کرنا ہی اوسپر ملائم نہین اور ہنگام تخویف اور ترہیب کے عزیز حکیم کہنا کہ متضمن قوت اور غلبہ ہی مناسب نہین هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَهُمُ اللَّهُ فِي ظُلَلٍ مِنَ الْغَمَامِ آیا انتظار کرتے ہین یعنے نہین انتظار کرتے کافر مگر یہہ کہ لاوے اون پاس عذاب اللہ تیج سایون کے بادل سفید رقیق سے چنانچہ قوم شعیب پر یوم الظلہ مین ظلل جمع ظلہ ہی جیسے حلل جمع حلہ ہی وَالْمَلَائِكَةُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ اور آوین فرشتے کہ مؤکد ہین اوپر عذاب کے اور تمام کیا ہوا ہاوین کام اون کے کا یعنے جزا ہر شخص کی ساتھ اوسکے پہنچائی جائے وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ اور طرف خدا کے یعنے طرف جزا اوسکی کے پھیرے جاتے ہین سب کام یا یہہ کہ آج سلاطینونکے حکم ہین قیامت کو سب کے منقطع ہوجائینگے امر فرمان سوائے ملک رحمان نرہیگا والامر یومئذ للہ سَلْ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَمْ آتَيْنَاهُمْ مِنْ آيَةٍ بَيِّنَةٍ سوال کر یہود مدینہ سے یا مؤمنان بنی اسرائیل سے کہ مقصود فرزندان یعقوب سے ہین کتنی عطا کین ہم نے آبا اُنکے کو نشانیان روشن اور پیغام نیک ہیچ شان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یا معجزات ہویدا جون عصا اور ید بیضا اور امثال اوسکے مثل من وسلوی مخاطب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہین یا جو کوئی صلاحیت خطاب کی رکھے وَمَنْ يُبَدِّلْ نِعْمَةَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ اور جو کوئی بدل ڈالے یہود سے نعمت اللہ کی کو کہ نعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی پیچھے اوسکے کہ آئی اوسکے پاس تورات پس تحقیق اللہ تعالیٰ سخت عقوبت کرنیوالا ہی اوسکو دنیا مین ساتھ قتل اور اجلا کے اور آخرت مین ساتھ عذاب بے انتہی کے زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا زینت دی گئی ہی واسطے ان لوگون کے کہ کافر ہوئے زندگانی دنیا کی سے تاکہ اوسپر فریفتہ ہون اور مغرور ہون وَيَسْخَرُونَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا اور ٹھٹھا کرتے ہین اون لوگونسے کہ ایمان لائے ہین سبب نزول کا اوسکے یہہ ہی کہ دولتمند قریش کے فقیر اصحابون پر جیسے بلال اور عمار تھے ہنسکر کہتے تھے کہ دیکھو محمد ان کنگالون سے انتظام جہان کا کیا چاہتا ہی اور بنیاد اشراف عرب کی اکھیڑا چاہتا ہی اگر دعوی اوس کا سچ ہوتا تو اشراف اور سادات عرب اوسکے تابع ہوتے حق تعالیٰ نے فرمایا وَالَّذِينَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اور جو لوگ کہ پرہیز کرتے ہین شرک اور عصیان سے یعنے یہہ درویش اور گدا جنسے ٹھٹھا کرتے ہین اوپر اونکے از روئے مرتبے کے جو ٹھٹھا کرتے ہین دن قیامت کے درجات مومنون کے عالی ہونگے فردوس برین مین اور کافر پڑے ہونگے ہیچ درک اسفل سجین کے وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ اور اللہ روزی دیتا ہی جسے چاہے بغیر اندازے اور حساب کے ۵ الٰہی رزق عطا کر مجھے بغیر حساب + تو ہی ہی باسط و رزاق و معطی و وہاب + اللہم ارزقنا بغیر حساب كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً تھے لوگ امت ایک یعنے آدم اور اولاد ایک ملت پر تھی بعد اوسکے مختلف ہوئی فَبَعَثَ اللَّهُ النَّبِيِّينَ پس بھیجے اللہ نے پیغمبر علیہم السلام بحر مواہبین لکھا ہی کہ آغاز اسلام مین زمانہ آدم علیہ السلام سے تا زمانہ بعثت نوح عم کے مابین وفات حضرت آدم اور بعثت نوح دس قرن تھے تمام لوگ گروہ واحد متصف بصفت اسلام تھے پھر مختلف ہوئے چنانچہ روایت ہی ابن عباس سے انہ کان بین آدم وبین نوح عشرة قرون علی شریعة من الحق فاختلفوا یا بعد نجات اہل کشتی کے تا زمان صالح تک سب اسلام پر تھے پھر مختلف ہوگئے بعضے مسلمان رہے بعضے کافر ہوئے پھر حق تعالیٰ نے انبیا مبعوث کئے اور زمان صالح علیہ السلام سے زمانہ ابراہیم علیہ السلام تک متفق بکفر تھے اور بعضے کہتے ہین کہ تیج زمانہ ابراہیم علیہ السلام کے سب جہان متفق اوپر کفر کے تھا امت واحد پس بھیجے اللہ تعالیٰ نے پیغمبر کشاف مین لکھا ہی کہ کان الناس امة واحدة متفقین علی دین الاسلام فاختلفوا فبعث اللہ النبیین تھے لوگ امت واحدہ مجتمع اوپر دین اسلام کے پس اختلاف کیا پس مبعوث کئے اللہ تعالیٰ نے نبی یہہ یعنی موافق ہین پہلی روایت بحر مواج کی اور اوسیکو وجہ لکھا ہی اور دلیل اوپر مقدر کرنے فاختلفوا کے اور آیت شریفہ ہی کہ اُسمین ظاہر ہی چنانچہ فرماتا ہی وما کان الناس الا امة واحدة فاختلفوا اور مذہب بعضے کا کشاف مین لکھا ہی کہ تقدیر کلام کی یون ہی کان الناس امة واحدة کفارا فبعث اللہ النبیین فاختلفوا علیہم یعنے تھے لوگ امت واحدہ حالت کفر پر پس بھیجے اللہ تعالیٰ نے نبی پس اختلاف کیا انھون نے اوپر اونکے اور بعضے تفسیرون مین لکھا ہی کہ اجتماع عالم اوپر کفر کے کبھی کسی زمانہ مین نہین ہوا مگر یہہ بعض سے جو مروی ہی محمول

اوپر اجتماع اکثر کے اور مصروف اوپر اتفاق اغلب کے ہی مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ خوشخبری دینے والے اہل طاعت کو ساتھ ثواب کے اور ڈرانیوالے ارباب معصیت کو ساتھ عقاب کے وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ اور اتاری ساتھ اونکے کتاب کہ احکام شرایع اونکے اس کتاب مین لکھے تھے ساتھ حق کے تو کہ حکم کرین کتاب سے درمیان لوگونکے بیچ اس چیز کے کہ اختلاف کرتے ہین بیچ اوسکے کتاب سے جنس کتاب مراد ہی یا ہر نبی پر ایک کتاب اور لیحکم کی تفسیر مین کشاف مین لکھا ہی کہ لیحکم اللہ او الکتاب او النبی المنزل علیہ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ اور نہین اختلاف کیا بیچ حق کے یا بیچ کتاب کے یا بیچ امر دین کے مگر ان لوگون نے کہ دی گئی تھی وُہ کتاب یعنے یہود اور نصاری کہ تحریف اور تبدیل کرتے تھے مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ پیچھے اوسکے سے کہ آئے اونکے پاس معجزات روشن اور خلاف اونکا بجہت دنیا دریکے نہ تھا بلکہ بواسطہ سرکشی اور حسد کے کہ کائن تھا درمیان فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا پس راہ دکھلائی اللہ نے اون لوگون کو کہ ایمان لائے ہین لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ساتھ اس چیز کے کہ اختلاف کیا تھا بیچ اوسکے حق سے ساتھ حکم اپنے کے یعنے ساتھ علم اور ارادہ اور امر اپنے کے بحر مواجعین لکھا ہی کہ من الحق باذنہ بیان ماہی اور لام جنس کا ہی اسواسطے کہ یہہ ساتھ مسلمانونکے ایک حق مین مخالف نتھے بلکہ بہت سے حقوق مین اختلاف رکھتے تھے نماز بے رکوع پڑھتے تھے اور نماز مین طرف مشرق کے متوجہ ہوتے تھے اور روزہ بعضے دنکو بعضے شب کو بھی رکھتے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بعضے یہودی کہتے تھے بعضے نصاری کہتے تھے اور حضرت عیسے علیہ السلام کو ابن اللہ کہتے تھے اور شان قرآن شریف مین اور نبی آخرالزمان مین بے ادبی کرتے تھے حق تعالی نے ہدایت کی کہ نماز مین رکوع ٹھہرایا اور قبلہ طرف کعبہ ابراھیمی کے سمجھایا اور روزہ صبح صادق سے تا غروب بتلایا اور ابراہیم اور عیسے علیہما السلام کی افراط اور تفریط کرنے سے بچایا اور قرآن پر اور نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم پر ساتھ ایمان لانیکے مشرف فرمایا وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اور اللہ راہ دکھاتا ہی جسے چاہے طرف راہ سیدھی کے روز خندق جو کفار ایکدل ہوئے اور منافقون نے اپنا تعلق اظہار کیا اور ضعفائے مسلمین متردد ہوئے اور خطر عظیم پیدا ہوا تو واسطے تقویت مسلمانونکے حق تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ ایا گمان کیا تم نے اے مہاجر کہ ترک خانمان کیا اور محنت فاقہ اور غربت کربت اختیار کی وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ اور ابھی نہین آئی تمھارے تئین مانند محنت اون لوگونکے جو گذرے پہلے تم سے پیغمبر اور صدیق اور متابعین اونکے حاصل یہہ ہی کہ اے مسلمانو سہل نہ جانو بہشت مین جانا ابھی وہ مصیبتین تمپر نہین آئی ہین جو دوستان خدا پر قبل تم سے گذری تھین مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ لگا اونکو فقر اور مرض یا سختی اور ناکامی یا شکستگی اور گرسنگی لکھا ہی کہ درمیان طائف اور مکہ کے ستر ہزار پیغمبر الجوع الجوع کہہ کے مر گئے حدیث مین ہی کہ صعب ترین بلاؤن کی متوجہ باینیا ہوئی ہی غرض جسپر انعام ہوا ہی اوسپر ایلام زیادہ ہی فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے ما اوذی نبی مثل ما اوذیت نہین ایذا دیا گیا کوئی نبی مثل اوس چیز کے کہ مین ایذا دیا گیا ہون پس انبیا اور مومنین نے ساتھ محنت کے گذارا کیا وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ اور ہلائی گئی یہان تک ساتھ بلا اور محنت کے کہ کہا پیغمبر نے اونکے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ اور اون لوگون نے کہ ایمان لائے تھے اُنپر یعنے کہا بانفاق کب ہوگی مدد اللہ کی ہمارے اوپر اور کب فتحیاب ہونگے ہم دشمنونپر غرض عرض کرتے تھے جناب الہی مین کہ شتاب یاری فرماوے اور اس بلا سے چھڑاوے نہ یہہ کہ بر سبیل شک کہتے تھے پس حق تعالی نے رسول اپنے پر پیغام بھیجا اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ آگاہ ہو تحقیق مدد اللہ تعالی کی نزدیک ہی مسلمانونکے يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ سوال کرتے ہین تجھہ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیا خرچ کرین سبب نزول اس آیت کا یہہ ہی کہ عمرو بن جموح نے کہ مرد بزرگ اور دولتمند تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مال رکھتا ہون کیا نفقہ کرون یہہ آیت نازل ہوئی چنانچہ کشاف مین ابن عباس سے روایت لکھی ہی اور حکم تخصیص مصارف صدقہ کا کہ اوسمین ہی منسوخ ہی ساتھ اس آیت کے کہ سورہ توبہ مین آئی ہی اور کشاف مین لکھا ہی کہ وعن الحسن ہی فی التطوع اور سوال نفقے کا تھا اور بیان مصارف نفقہ کیا اسواسطے کہ مہم تر تھا اوسکا معلوم کرنا کہ نفقہ اوسوقت معتد بہ ہوتا ہی کہ اپنے محل مین واقع ہوا اور محل دینے کا والدین سے بہتر اور نہین

ہی بعد اوسکے اور قرابت والے لوگ ہین کہ صلۂ رحم مین داخل ہین متعلقہ بالعرش یقول من وصلنی وصلہ اللہ ومن قطعنی قطعہ اللہ اسیواسطے
فرمایا حق تعالیٰ نے کہ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ کہہ ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم خرچ کرو تم مال سے پس واسطے ماں
باپ کے اور قرابت والونکے وَالْيَتٰمٰى اور بے پدرون خورد سالکے کہ قادر نہون اوپر اکتساب نفقات کے وَالْمَسٰكِيْنِ اور درویشونکے
کہ چارہ معاش کا نہین جانتے وَابْنِ السَّبِيْلِ اور مسافرونکے سمجھ لیجے کہ وابن السبیل بصیغۂ مفرد ذکر فرمایا اسمین ایک نکتہ ہی اور وہ یہہ
ہی کہ مسافر اگر رفیقونکے ساتھ ہوگا تو اغلب یہہ ہی کہ بے توشہ نہ ہوگا چورونسے لٹیرونسے مال اسباب امن مین ہوگا کہ ہمراہی حامی ہونگے
اوسکے ہونگے وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ اور جو کروگے تم بھلائی سے پس تحقیق اللہ ساتھہ اوسکے ہی جاننے والا جزا اوس کی
تمھین دیگا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ لکھی گئی اوپر تمھارے لڑائی اور وہ مکروہ ہی واسطے تمھارے اور شاق ہی اوپر نفس
تمھارے کے اور یہہ کراہیت مخالفت فرمان خدا سے ہی بلکہ بمقتضائے بشریت ہی کہ تلف مال اور ہلاکت نفس البتہ کارہ ہوتا ہی سمجھہ لیجئے کہ پہلے
آیت احسنتم مین آنا مخاطب کا بہشت مین ساتھہ حال گذشتگان کے متعلق کیا کہ بہشت ساتھہ ایسی ایسی مخنتون کے ملتی ہی پھر مصارف نفقہ کے
بیان فرمائے کہ یہہ عمل بھی سبب مثوبات عظیمہ ہی پھر یہہ آیت فرمائی کہ قتال باکفار اور جہاد باعدائے کردگار ضرور لازم ہی اور حال یہہ ہی کہ
تم پر دشواری ہی یعنے خداوند دشواری ہی یا قتال نفس دشواری بوجہ مبالغہ جیسے زید عدل حاصل یہہ ہوا کہ مخنتین بہان کی اختیار کرو تو
وہان عیش پائدار کرو **شعر** رافت اوسے ڈھونڈھو کہ نیخود + کچھہ کھوویگا تو پاویگا تو + وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ
لَّكُمْ اور شاید مکروہ رکھو تم ایک چیز کو بہ نفرت طبع اور حالانکہ وہ بہتر ہو واسطے تمھارے جیسے غذا کہ مکروہ جانتے ہو اور نیک ہی واسطے تمھارے
دنیا مین بھی بجہت فتحیابی اور حصول غنائم اور مقہور اعدائے دین اور آخرت مین بھی بواسطہ آیت شہادت اور نعیم مخلد درجات علیین
وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ اور شاید کہ دوست رکھو تم ایک چیز کو از روئے کمال نفس کہ وہ نہ جانا جہاد کا ہی اور حالانکہ وہ
بری ہو واسطے تمھارے دنیا مین بسبب تحمل ایذا کے غلبۂ اعدا سے اور آخرت مین بجہت حرمان کے ثواب غزا سے اور بُعد درجۂ شہدا سے وَاللّٰهُ يَعْلَمُ
وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ اور خدا جانتا ہی مصلحت تمھاری اور تم نہین جانتے يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ سوال کرتے ہین تم سے اے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم مہینے حرام سے لڑنیسے بیچ اوسکے کشاف مین لکھا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن جحش کو ساتھہ اور اصحابونکے
جمادی الآخر مین دو مہینے پہلے غزوۂ بدر سے بطن نخلہ کو بھیجا درمیان اونکے اور قافلۂ قریش کے کہ طائف سے آتا تھا لڑائی ہوئی عمر بن عبداللہ الحضرمی
اور تین آدمی ساتھہ اوسکے کفار سے قتل ہوئے شام کیوقت چاند رجب کا دکھلائی دیا معلوم نہوا کہ وہ دن سلخ جمادی الاخری کا تھا یا غرہ رجب کا
جب یہہ خبر مشہور ہوئی کفار طعن کرنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے یارونکو کہدیا کہ حلال ہی خونریزی اور فتنہ انگیزی کرو بیچ ماہ رجب
کے اور حال آنکہ اس چاند مین حرام ہین یہہ باتین مسلمانون نے حضرت سے عرض کیا یہہ آیت نازل ہوئی یعنے اس سوال کا جواب فرمایا حقتعالیٰ
نے کہ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم لڑنا بیچ اسکے بڑا گناہ ہی اسوقتمین قتال ماہ حرام مین حرام تھا پھر حکم اس آیت کا منسوخ ہوگیا
ساتھہ آیت سیف کے وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اور بند کرنا آدمیونکو راہ اللہ کی سے یعنے ایمان سے اور کفر کرنا ساتھہ
اللہ کے اور کفر کرنا ساتھہ مسجد حرام کے یا بند کرنا آدمیونکو مسجد حرام سے یا نماز پڑھنے سے بیچ اوسکے بعضون نے کہا ہی کہ واو والمسجد الحرام مین قسم
کی ہی وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ اور نکال دینا اہل مسجد حرام کا یعنے پیغمبر علیہ السلام اور اصحاب اونکے کا مسجد حرام سے بلکہ
مکہ سے کہ مشتمل ہی اوپر مسجد کے بہت بڑا ہی نزدیک خدا کے قتال رجب سے اور عقوبت اوسکی زیادہ تر ہی وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ اور
کفر بڑا ہی قتل سے کہا ہی کہ مراد قتل سے عمرو بن عبداللہ حضرمی کا ہی چنانچہ بحر مواج مین لکھا ہی کہ زبردستی کرنی مسلمانونپر اور باکراہ اونکو دین سے
پھیر کر مرتد کرنا کہ کافر کرتے تھے بڑا ہی بیچ رشتے بڑی گناہ عصیان کے قتل عمرو بن عبداللہ حضرمی سے کہ عبداللہ ابن جحش وغیرہ اہل اسلام
کے ہاتھہ سے واقع ہوا تھا لام القتل مین عہد کا ہی وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا اور نہ ٹلینگے مشرک

بتعصب اور عناد اور عناد کرتے جاوینگے تم سے اسی مسلمان رہیانتک کہ پھیر دین تمکو دین تمھارے سے کہ اسلام ہی اگر کر سکین اور قادر ہون وہ
مَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ اور جو کوئی پھر جاوے تمسے دین اپنے سے اور مرتد ہو جاوے فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ پس مر جاوے اور
حالانکہ وہ کافر ہو یعنے حالت ارتداد مین مر جاوے فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ پس یہہ لوگ کھوئے گئے عمل انکے
بیچ دنیا کے اور آخرت کے کہ دنیا مین ایمان نہ رہا قبیلہ جدا ہوا مال گیا میراث منع ہوئی اور عاقبت مین مستحق ثواب نہ ہے فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ اور یہہ لوگ رہنے والے ہین دوزخکے وہ بیچ اوسکے ہمیشہ رہنے والے ہین سمجھ لیجئے کہ کھوئے جانا عمل کا اور
زائل ہونا ثواب کا نزدیک امام اعظم مجرد ارتداد کے ہوتا ہی اگرچہ پھر اسلام لے آوے لیکن ثواب عمل کا پھر نہین آتا اور نزدیک امام شافعی
بجرد ارتداد اعمال حبط نہین ہوتے جبتک کہ حالت ارتداد مین نہ مرے اگر مرتد ہو گیا پھر اسلام لایا تو ثواب اعمال گذشتہ کا پاویگا اور اگر
اسلام نلایا اور اوسی حالت پر نعوذ باللہ منہا مر گیا تو ثواب اعمال کا نہ پاویگا اور تمسک اونکا یہی آیت ہی اسواسطے کہ اسمین موت حالت
کفر پر شرط ہی جب یہہ ثابت ہوا تو جزائے ابطال اعمال اور زوال ثواب اوپر مرتب ہوا اور امام اعظم رحمۃ اللہ فرماتے ہین کہ اس کلام مین
دو شرطین ہین دو جزا ہین ہر جزا اپنے شرط پر مترتب ہی ابطال اعمال مترتب ہی ارتداد پر اور خلود نار مترتب ہی موت حالت کفر پر اور
دلیل اونکی یہہ آیت شریفہ ہی وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ کہ اسمین صریح حق تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ جو شخص کفر کرے ساتھ
ایمان کے یعنے مرتد ہو جاوے پس تحقیق حبط ہو جاتے ہین عمل اوسکے اسمین کچھہ قید موت کی نہین ہی مطلقا ارتداد موجب ابطال اعمال ہی
پس حبط ہونا عمل کا کہ مطلق آیا ہی مقید بموت کیونکر ہوا طلاق اور قید جمع نہین ہوتی اور مطلق محمول اوپر مقید کے نہین ہوتا اِنَّ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تحقیق وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین بخدا اور رسولؐ اور جنھون نے وطن چھوڑا اور محنت
کی اور لڑے کافرونسے بیچ راہ خدا کے یعنے عبداللہ بن جحش اور یارانکے رضؓ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ یہہ لوگ امیدوار ہین مہربانی اللہ
کی کے وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور اللہ بخشنے والا مسلمانون کا اور مجاہدونکا اور مہاجرونکا ہی اور نیز مہربان ہی معلوم کیجئے کہ تیتیسویں
آیت آیات مسائل سے کہ جسمے مسئلہ حرمت گناہ خمر کا اور میسر وغیرہما کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ پوچھتے ہین تجھے
ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم شراب سے اور جوئے سے قصہ اس کا یون ہی کہ جب نازل ہوئی آیت ومن ثمرات النخیل والاعناب تتخذون منہ
سکرا ورزقا حسنا تو مسلمان شراب پیا کرتے تھے اور یہہ واسطے اونکے حلال تھی پھر بعد مدت کے حضرت عمر ابن الخطابؓ نے اور معاذ بن جبلؓ وغیرہما
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتوی دو ہمین بیچ شراب کے کہ زائل کرنیوالی عقل کی ہی اور بیچ جوئیکے
کہ سبب ضایع ہونے مال کا ہی یہہ پس فرمایا حق تعالیٰ نے قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ بیچ اندونو
کے گناہ بڑا ہی اور فائدے ہین واسطے لوگونکے منافع خمر کے یا بدنی ہین جیسے ہضم طعام اور اشتعال حرارت غریزی اور یا خلقی ہین جیسے تواضع
متکبرانہ اور سخاوت ممسکان اور جرات بیدلان اور یا مالی ہین جیسی منفعت بیع شراء مین اور فائدہ جوئیکا توسع ہی اوپر درویشونکے کہ رسم
جاہلیت تھی جو کوئی کچھہ جیتتا جوئے سے وہ مساکین کو تقسیم کرتا تھا بعد نزول اس آیت کے بعضے صحابہ نے چھوڑ دیا پینا اسکا اور بعضے پیتے
تھے بعد اوسکے ایکروز عبدالرحمن بن عوف نے پیکر ایک جماعت صحابہ کی امامت کی قل یا ایہا الکافرون نماز مین پڑھی لا اعبد کی جگہہ اعبد بغیر
لا کے پڑھگئے پھر یہہ آیت نازل ہوئی کہ لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاری بعد اوسکے صحابہؓ نے وقت نماز کے اوسکا پینا چھوڑ دیا بعضونے
وقت طلوع شمس سے زوال تک وقت پینے کا اوسکے مقرر رکھا تا آنکہ عتبان بن مالک نے ایکروز جمع کر کے محفل نشاط کی اور بادہ خواری
ہونے لگی جب مدہوش ہوے تب سعد بن وقاص نے حالت مستی مین شعر بیچ ہجو انصار یکے پڑھا انصاریون نے اوسکو مارا اور زخمی کیا اور
ایذا پہنچائی سعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انصار مذکور سے گلہ گو ہوئے حضرت عمر نے دعا کی کہ اللھم بین لنا فی الخمر
بیانا شافیا پھر دعا اون کی قبول ہوئی اور یہہ آیت حرمت خمر مین نازل ہوئی انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطن

فاجتنبوہ الخ کہ سورۂ مائدہ مین آویگی انشاء اللہ تعالیٰ صحابہ نے کہا سبحان اللہ کیا مہربانی فرمائی حقتعالیٰ نے اوپر بندونکے کہ شراب یکبار حرام نہ کئی کہ رجہ بدرجہ حکم فرمایا تو کہ نہ شاق ہو لوگون پر پہلے حلال تھی تو عادی تھے پھر فرمایا کہ اسمین اثم ہی نہ حرمت پھر حرام فرمائی وقت نماز کے نہ اور وقت پھر حرام مطلق کی پس اس آیت شریفہ سے اثم اوسکا ثابت ہی اور حرمت اوسکی آیت جو سورۂ مائدہ مین آویگی اوس سے ثابت ہوئی ہی سوال جب اوسکا پینا اثم ہوا تو ہر اثم حرام ہی پھر احتیاج طرف مائدہ کے کیا ہی جواب پہلے حلال تھی پھر اثم جو اوسکا بیان فرمایا مع منافع تو لوگ سمجھے کہ حرام نہین ہی یہہ مگر اثم اوسمین تضییع وقت کا اور مال کا اور فوت صلوٰۃ کا ہی اور یہہ کہ شراب اوسکا سبب زوال عقل ہی اسواسطے احتیاج اس آیت کی ہوئی سوال منافع خمر سے شفاء بیماری ہی اور حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی ان اللہ لم یجعل شفاکم فیما حرم علیکم پس کیونکر توفیق ہو درمیان آیت اور حدیث کے جواب یہہ نفع اوسکا جبتک تھا کہ پینا اوسکا اثم تھا بسبب عوارض کے نہ حرام محض اور جب نازل ہوئی آیت سورۂ مائدہ کی تو حرمت اوسکی نے دور کر دیا منفعت اوسکیکو کہ للناس تھی اور معلوم کر لیا ہی آپنے کہ حدیث محرمات مین واقع ہی پس تخالف اس آیت اور حدیث مین کہان واقع ہوا سمجھہ لیجئے کہ نزدیک امام ابوحنیفہ رح کے شیرہ انگور خام کا جب آگ مین پکاوین اور جوش اگر کف اوسکے اوپر کی دور ہو پھر بیہوشی لائے وہ تو حرام ہی اوسیکا نام شراب ہی اور صاحبین کے نزدیک جوش اگر کف دور ہو یا نہو خمر ہی امیرالمؤمنین حضرت علی مرتضیٰ رض نے فرمایا ہی کہ اگر ایک قطرہ خمر کا لگونین مین پڑے اور اوسپر منارہ بناوین تو واسطے بانگ نماز کے قدم اوس منار پر نرکھون اور اگر دریا مین پڑے اور دریا خشک ہو کر گھاس اوسپر اوگے تو چارپایون کو نچراؤن کہ عین خمر حرام قطعی ہی اور پلید محض جیسے خون خوک اور بول سگ حلال کہنے والا اسکا کافر ہی تھوڑی بہت حرام ہی اور باقی تحقیق خمر کی اور میسر کی سورۂ مائدہ مین لکھی جاویگی انشاء اللہ تعالیٰ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا اور گناہ شراب اور جوئے کا بہت بڑا ہی فائدے اونکے سے وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ اور پوچھتے ہین تجھہ سے ای محمد صلی اللہ علیہ کتنا خرچ کرین عمر بن جموح نے اول بار جو سوال نفقے کا کیا تھا تو جواب مصارف نفقہ مین نازل ہوا تھا پھر سوال کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو نہ معلوم ہوا تھا مین نے کہ صدقہ دیا چاہیئے لیکن نہین جانتا مین کہ کتنا دیا چاہئے کہ قُلِ الْعَفْوَ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ حاجت سے یعنے جو اہل وعیال کے خرچسے زیادہ ہو وہ اللہ کی راہ مین دو اور حکم اس آیت کا منسوخ ہی ساتھہ آیت زکوٰۃ کے کہ سورۂ توبہ مین آویگی بحر مواجہین لکھا ہی کہ ما مبتدا ہی اور ذا بمعنی الذی ہی اور ینفقون صلہ اوسکا ہی ضمیر موصول کی محذوف ہی ای ما الذین ینفقونہ یا ما محل نصب مین ہی مفعول ینفقون کا بمعنی ای شئی ینفقون کَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ جیسا بیان نفقے کا فرمایا اسطرح بیان کرتا ہی حق تعالیٰ واسطے تمھارے نشانیان مہربانی اپنی کی تو کہ تم فکر کرو بیچ کامون اس جہانکے اور اوس جہانکے یعنے دل اسجہان مین نہ باندھو اور اوس جہانکو ہاتھہ سے نہ کھوؤ ملا حسین واعظ نے لکھا ہی کہ سلمی نے کہا ہی کہ تفکر بیچ دنیا اور آخرت کے یہہ ہی کہ سمجھے آدمی یہہ دونون قاطعان راہ ہین فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے الدنیا حرام علی اھل الاخرۃ والاخرۃ علی اھل الدنیا وھما حرامان علی اھل اللہ دنیا حرام ہی طالب عقبیٰ کو اور عقبیٰ حرام ہی طالب دنیا پر اور یہہ دونون حرام ہین طالب مولیٰ پر **قطعہ** عقبیٰ مین وہ نہ مانگتا ہو جب کچھہ دنیا کی ہوس پھر اوسکو ہو کب کچھہ + تو اوسکو ملے تو سمجھے کونین ملا + سمجھے ہے تجھیکو تیرا رافت سب کچھہ + نقل ہی کہ ایک بزرگ کا انتقال ہونے لگا بہشت اونکے استقبال کو آئی مکان مہک گیا خوشبو سے لوگ خوش ہوئے وہ روئے پوچھا کہ سبب گریہ کیا ہی حق تعالیٰ نے یہہ عنایت کی کہ بہشت کو تمھارے لینے کو بھیجا کہا اسواسطے روتا ہون کہ بہشت آئی جسکا مین طالب ہون اوسنے جلوہ نہ دکھایا اور ندا ہوئی غیب سے کہ تو کیا چاہتا ہی عرض کیا دھونے کہ مین تجھے چاہتا ہون پس تجلی واقع ہوئی اور جان نکلگئی واہ عجب موت یا الٰہی ایسا ہی مرنا مجھے بھی دیجیو **۵** تیرے مشاہدہ مین جان تن سے جائے میری + الٰہی موت بھی آوے تو ایسی آئے میری + وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى اور سوال کرتے ہین تجھہ کو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم یتیمون سے یعنے کسطرح سے معیشت ساتھہ یتیمونکے کرین سبب نزول اس آیت کا یہہ ہی کہ جو تاکید تہدید

کھانے مال یتیمونکے مین ساتھہ نزول اس آیت کے ولا تقربوا مال الیتیم وارد ہی وہ لوگ کہ انکا کاروبار کرتے تھے اور اونکے معاملات مین تصرف کرتے تھے کنارہ کش ہونے لگے یہہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سمع مبارک مین پہنچی حق تعالی نے فرمایا قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ کہہ اسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سنوارنا اور محافظت کرنی یتیمونکے مال کی واسطے اونکے بہتر ہی اجتناب کرنیسے بحر موج مین لکھا ہی کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی ان الذین یاکلون اموال الیتامی ظلما انما یاکلون فی بطونهم نارا عبداللہ بن رواحہ انصاری نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ علاحدہ آٹا خمیر کرنا اور سالن پکانا دشوار ہی کسطرح معاملہ کرین حقتعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی اور بعضون نے کہا ہی کہ بعضے لوگ کھانا یتیمونکا جدا ہی پکانے لگے اور اونکے بچھونے پر بیٹھنے سے اجتناب کرنے لگے کسی نوع سے مخالطت ساتھہ اونکے روا نہ رکھنے لگے اعراض کلی ان سے کرنے لگے حقتعالی نے فرمایا وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ اور اگر ملالو تم اونکو اور طعام اپنا ساتھہ طعام اون کے کے خلط کرو پس بھائی تمھارے ہین بیچ دین کے معاملہ برادرانہ ساتھہ اونکے رکھو خرچ اور وزن اونکی جنس کا حساب مین رکھو اور زیادتی اور کمی کھانیکی پر مت خیال کرو وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ اور اللہ جانتا ہی بگاڑنیوالون اور تباہ کرنیوالونکو اونکے مال کے سنوارنیوالون سے وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ اور اگر چاہتا اللہ البتہ محنت اور رنج دیتا تمکو اور تنگ کرتا تمکو ساتھہ اسباب کے کہ مخالطت ساتھہ یتیمونکے حرام کردیتا اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ تحقیق اللہ تعالی غالب ہی حکمت والا جو کرتا ہی ساتھہ حکمت کے کرتا ہی سوال یسئلونک ماذا ینفقون قل ما انفقتم اور یسئلونک عن الشهر الحرام اور یسئلونک عن الخمر والمیسر ان تینون آیتونکے درمیان بیحت تباعد معنی فصل کیا اور واو عطف کا درمیان نہ لایا اور یسئلونک ماذا ینفقون قل العفو اور یسئلونک عن الیتمی اور یسئلونک عن المحیض ان تینون مین بھی ویسا ہی تباعد معنی ہی پس اونمین کیون وصل کیا ساتھہ واو عاطفہ کے وہی فصل جو پہلی آیات ثلثہ مین تھا یہان بھی کرتے جواب لکھا ہی تغیر و نمین کہ سوال تینون پہلے کہ مفصولہ ہین اونمین سے آخر کا سوال کہ یسئلونک عن الخمر والمیسر ہی یہہ اور تینون سوال پہلے کہ موصولہ ہین ایک وقت مین واقع ہوئے ہین اتحاد وقت کا درمیان اونکے موجب وصل ہی اور تینون سوال پہلے اوقات مختلفہ مین وارد ہوئے ہین اتحاد زمانی بھی اونمین مفقود ہی سبب فصل ہی معلوم کیجئے کہ چونتیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ عدم جواز نکاح مشرکین اور مشرکات کا ساتھہ مومنین اور مومنات کے نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ اور مت نکاح مین لاؤ عورتین شرک والیونکو یہان تک کہ ایمان لاوین سبب نزول اس آیت کا یہہ ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثد غنوی کو کہ بڑا بہادر دلاور مردانہ تھا مکے کو بھیجا تا کہ ضعفائے اہل اسلام کو کفار سے مخفی کرکرلے آوے جب مکے مین پہنچا تو ایک عورت مشرکہ عناق نام نے کہ تعلق باطن ساتھہ اوسکے رکھتی تھی اوسکے پاس آکر کہا کہ خلوت کرو والا فریاد کرکر تجھے ایذا دلاؤنگی اوسنے کہا حرام مین بجھ سے کردن یہہ محال ہی اوسنے کہا نکاح کرا و سنے کہا نکاح بغیر اجازت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے کرون میری کیا مجال ہی پس مرثد نے بعد مراجعت کے احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا حقتعالی نے یہہ آیت نازل کی اور اونھین روز و نمین عبداللہ بن رواحہ نے ایک طمانچہ اپنی لونڈی کو مارا تھا وہ اگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دادخواہ ہوئی حضرت نے مہربانی فرماکے عبداللہ سے اوسکا احوال پوچھا عبداللہ نے عرض کیا کہ نماز پڑھتی ہی روزہ رکھتی ہی تصدیق آپکے رسالت کی کرتی ہی لیکن نافرمان ہی حضرت نے فرمایا کہ یہہ مومنہ ہی اس سے نکی کر عبداللہ نے اوسے آزاد کرکر نکاح کرلیا لوگ طعنہ کرنے لگے کہ ابن رواحہ نے کنیز کسیاہ سے نکاح کیا اور عورت حسین خوبصورت مشرک دیتے تھے اوسنے نہ قبول کیا حق تعالی نے یہہ آیت بھیجی وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ اور البتہ لونڈی ایمان والی بہتر عورت ہی آزاد مشرکہ سے اگرچہ تعجب مین لاتے تم کو وہ عورت حسن اور جمال اپنے سے وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا اور مت نکاح کرو تم عورات مومنات کا ساتھہ مردون مشرک کے یہان تک کہ ایمان لاوین وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ اور البتہ غلام ایمان والا بہتر ہی عورت کافر آزاد شرک لانیوالی سے اور اگرچہ خوش آئے تم کو وہ مشرک بواسطہ صورت یا ثروت کے اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ یہہ شرک والے اور شرک والیان بلاتی ہین تم کو طرف آگ کے یعنے طرف کفر کے کہ ارتکاب اوسکا سبب ہی دوزخ کے جانے کا وَاللّٰهُ يَدْعُوْا

إِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِإِذْنِهِ اور اللہ بلاتا ہی تمکو بالسنۃ رسل طرف جنت کے اور بخشش کے یعنے وہ اعمال تم کو تعلیم فرماتا ہی کہ جنکے ادا کرنے سے جاؤ تم اور بہشت مین پہنچو ساتھہ قضا اور ارادت اوسکے وَيُبَيِّنُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ اور بیان فرماتا ہی نشانیان اپنی اور ظاہر کرتا ہی احکام اپنے حلال اور حرام سے واسطے آدمیونکے تو کہ نصیحت پکڑین وہ حاصل یہہ ہی کہ نکاح مؤمنین کا زن مشرک سے جبتک کہ ایمان نلاوے حرام ہی لیکن اشکال یہہ ہی کہ جائز رکھا فقہانے لا نازن کتابیہ کا نکاح مین باوجودیکہ شرک اونکا قرآن سے ثابت ہی کہ قالت الیہود عزیر ابن اللہ و قالت النصاریٰ مسیح ابن اللہ پس بیضاوی مین لکھا ہی کہ حرمت اگرچہ شامل تھی کتابیہ کو بھی لیکن خاص کردیا اس آیت نے وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ کہ سورۂ مائدہ مین ہی پس جائز ہوگیا نکاح اوس سے اور کشاف مین لکھا ہی کہ یہہ حکم منسوخ ہی ساتھہ آیت سورۂ مائدہ کے اور عدم جواز نکاح مؤمنات کا ساتھہ مشرکین کے آیت وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ سے ثابت ہے اور تفسیر احمدی مین لکھا ہی کہ ولا تنکحوا المشرکین مین لا تنکحوا بالضم ہی باب افعال سے خاصتہ نہ بالفتح ثلاثی مجرد سے بخلاف ولا تنکحوا المشرکات کے کہ اس مین دونون قرأتین ہین معلوم کریجیے کہ بیتیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ حرمت مباشرت کا ساتھہ زنان حائضہ کے اور حرمت لواطت کرنے کا ان سے نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ اور سوال کرتے ہین تجھہ کو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم حیض سے سبب نزول کا اسکے یہہ ہی کہ یہود حالت حیض مین اپنی جورؤن سے جدے ہوجاتے تھے اور نگاہ اونکی طرف نہین کرتے تھے کھانا طعام اونکے ساتھہ حرام جانتے تھے اور کرنا کلام اونسے منع سمجھتے تھے اور نصاریٰ برعکس اوسکے کرتے تھے کہ حالت حیض مین کلام طعام وطی جماع سب مباح جانتے تھے ثابت ابن ابو دحداح رض نے حضرتؐ سے پوچھا کہ عورت اپنی سے حالت حیض مین کیا معاملہ کرین ہم جواب آیا کہ قُلْ هُوَ أَذًى کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ حیض ناپاکی ہی کراہت طبع اور نفرت دل اوسمین ہوتی ہی فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ پس چھوڑ دو عورتونکو حالت حیض مین یعنے مجامعت سے بچو اور مکالمت مواکلت مخالطت شوق سے کرو پھر حقتعالیٰ نے واسطے تاکید کے فرمایا وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ اور مت پاس جاؤ اونکے یعنے مباشرت نہ کرو حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ یہانتک کہ پاک ہون یطہرن بکون طا اور ضم ہا را امام حفص کی قرأت ہی یعنے جب خون آنا منقطع ہو بعد اکثر ایام حیض اگرچہ غسل نہ کیا ہو مجامعت روا ہی اور اگر انقطاع دم کا ہوا قل مدت حیض مین تو قبل غسل کے وطی ناروا ہی چنانچہ قول امام اعظم کا ہی اور جب غسل کرے بعد انقطاع دم تب وطی کرے یہہ مذہب امام شافعی کا ہی فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ جب نہالین بعد انقطاع دم پس جاؤ اونکے پاس اوسجگہہ سے کہ حکم کیا اللہ نے کہ فرج ہی نہ غیر إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ تحقیق اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہی توبہ کرنیوالونکو مناہی سے اور دوست رکھتا ہی پاکونکو سمجھہ لیجے کہ آدمی بیچ مخالطت حائض کے افراط اور تفریط کرتے ہین ترسا بچھہ حیض غیر حیض مین فرق نہین کرتے وہی جماع غلط جو تھا حالت حیض مین بھی کرتے تھے اور یہود اور مغان بکلی تارک تھے کچھہ آمیزش کسی امر مین انکے ساتھہ نرکھتے تھے حق تعالیٰ نے مسلمانون کو راہ میانہ روی کی عنایت فرمائی مضاجعہ اور مواکلہ اور مشاربہ اور معانقہ جائز رکھا اور مس کرنا نافہ تا نازالہ حرام کیا چنانچہ یہی قول امام ابوحنیفہ اور ابی یوسف کا ہی اور امام محمد مس غیر فرج روا رکھتے ہین اور مدت حیض کی اقل تین روز ہین اور اکثر دسدن اور مسائل حیض کے کتب فقہ مین بتفصیل مذکور ہین یہان بیان کرنا موجب طوالت ہی لہذا محرر ہنوے نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ بی بیان تمھاری کھیتیان ہین واسطے تمھارے یہود کہا کرتے تھے کہ اگر پیچھے کیطرف سے مجامعت کریتو فرزند احول پیدا ہوتا ہی لوگون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا جواب حق تعالیٰ نے نازل کیا کہ بی بیان تمھاری کھیتیان ہین کہ اونسے اشجار اطفال اور نبات بنات پیدا ہوتے ہین فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ پس جاؤ کھیت اپنے ہین جسطرح سے چاہو یعنے جماع کرو ساتھہ انکے جس نہج سے لٹا کے بٹھا کے اوٹھا کے الٹ کے پلٹ کے موضع حرث مین نہ محل فرث مین یعنے مقام جماع مین جماع کرو کہ قبل ہی نہ محل سرگین مین لواطت کرو کہ دبر ہی سمجھہ لیجیے کہ انّی کے دو معنے آتے ہین من این کی چنانچہ آیت مین انّی لک ھذا اور کیف کی چنانچہ اس آیت مین انّی یکون لی غلام یہان من این نہین ہوسکتا اسواسطے کہ اسمین صفت تعمیم مکان ہی اس آیت کی معنی ہوجاوین کی کہ جس مکان سے چاہو قبل سے یا دبر سے چنانچہ اہل روافض کہتے ہین اور یہہ معنی

اس آیت کی درست نہین اسواسطے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ بی بیان تمھاری کھیتیان ہین اونسے اولاد پیدا ہوگی تمھاری تم اپنے کھیت کو جو تو بوؤ جیسے چاہو اور اولاد نہین پیدا ہوتی مگر جماع سے لواطت سے اولاد کہان ہوتی ہے پس کھیت وہ ٹھہرا جو مُنبِتُ نخیل اولاد ہو نہ وہ کہ جس مین تخم ضایع ہوجاوے پس کسیطور سے یہہ معنی اُنّی کی بنتی ہی نہین پس بیان انی بمعنے کیف ہے جیسا مذہب ہمارا اہل سنت جماعت کا ہی یعنے کیف شئتم قائما و قاعدا و مضطجعا چنانچہ اول تقریر کرآئے ہم وَقَدِّمُوا لِاَنْفُسِكُمْ اور پہلے بھیجو واسطے جانون اپنی کے خلوص نیت سے اور اعمال نیک سے کہ اتباع اوامر اور اجتناب نواہی ہی جماع حلال ہی اوسے کرو اور لواطت حرام ہی اس سے بچو یا یہہ کہ مقدم کرو نفسون اپنے پر جماع سے طہارت اور دعا اور طلب ولد صالح کہ موجب تقویت دین اور سبب تکثیر امت سید المرسلین ہووے وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ اور ڈرو اللہ سے بیچ مخالفت امر کے اور مباشرت نہی کے جماع کا امر کیا ہی وہ کرو لواطت کی نہی کی ہی وہ نہ کرو اور جانو یہہ کہ ملنے والے ہو تم اُسے جو پہلے بھیجا ہی اچھا یا بُرا اچھا ہی تو اچھے درجے بہشت مین ملینگے بُرا ہی تو بُرے درجے دوزخ مین ملینگے یا ملاقوہ کی ضمیر طرف اللہ کے ہی یعنے ملوگے اللہ سے بے پردہ دیدار پروردگار سے مشرف ہوگے یا مراد ملاقات سے عرض ہے بخانے عزوجل چنانچہ اور آیت شریفہ مین وارد ہی وعرضوا علی ربک صفا وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اور خوشخبری دے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایمان والون کو ساتھ بہشت اور رویت کے معلوم کیجئے کہ چھتیسوین آیت آیات مسایل سے کہ جس سے مسئلہ قسم معصیت پر نہ کھانیکا اور بہت قسمین نہ کھانے کا اور تقسیم اقسام کا اور وجوب کفارت کا نکلتا ہی وہ یہہ ہے وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اور مت کرو اللہ کے نام کو نشانہ دست آویز اور بہانہ واسطے قسمون اپنی کے عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اپنے بہنوئی سے کہ بشیر بن نعمان تھے ناخوش ہوگئے اور قسم کھائی اسم اعظم الٰہی کی کہ اُس سے بات نہ کرونگا اور اوسکے حق مین کچھ نیکی نہ کرونگا اور اوسکے اور کسی اور کے درمیان جو جھگڑا ہوگا تو صلح مصالحت نہ کرونگا حضتعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ مت کرو نام خدا کو مانع اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا اوس سے کہ نیکی کرو ساتھ اقربا اور احبا کے اور پرہیزگاری کرو مروت یارون دوستدارون کیسے اور اونسے قطع کلام کرو وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ اور صلح کرو درمیان لوگونکے وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اور اللہ تعالی سننے والا ہی قسم تمھاری جاننے والا ہی جو دلمین قسم کھانیوالونکے ہوتا ہی عبداللہ بن رواحہ نے بعد استماع اس آیت شریفہ کے جو دل مین ٹھہرایا تھا بشیر بن نعمان کے ساتھ عدم نیکوئی سے چھوڑ دیا اور بشیر سے بشیر تر مقام رحمت اور شفقت مین آیا لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ نہین پکڑتا تمکو اللہ ساتھ لغو کے بیچ قسمون تمھاری کے کہا ہی صاحب کشاف نے لا یواخذکم ای لا یعاقبکم بلغو الیمین اور دوسری معنی کہتے ہین کہ لا یلزمکم الکفارۃ بلغو الیمین لغو بقول امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ وہ ہی کہ مظنہ راست پر قسم کھائی چاہے اور وہ جھوٹھ نکل آوے اور بقول امام شافعی لغو وہ ہی کہ بے اختیار کسی شخص کی زبان پر قسم بطور عادت جاری ہو ہر بات مین کہے واللہ آؤنگا واللہ جاؤنگا واللہ بیٹھونگا واللہ اٹھونگا اور اوسے اوس قسم مین قصد قسم کھانیکا نہو خیر بہر تقدیر یمین لغو کی کفارت نہین ہی اور حق تعالی اوسپر مواخذہ نفرماویگا وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ اور لیکن پکڑتا ہی تمکو ساتھ اوس چیز کے کہ کماتے ہین دل تمھارے یعنے جو عمداً قسم کھاوے ارادہ کرکے دل مین ایک کام کا اور خلاف اوسکے کرو تو حانث ہوگے کفارت لازم آویگی اور بیان کفارت یمین کا سورۂ مائدہ مین آویگا انشاء اللہ تعالی وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ اور اللہ تعالی بخشنے والا ہی تمکو ساتھ قسم لغو کے اور بردبار ہی سوگند عمدا مین بھی شتابی عذاب کرنیمین نہین فرماتا سمجھ لیجے کہ اختلاف ہی بیچ یمین غموس کے غمس کے معنے لغت مین نیچے لیجانا اور غوطہ کھانا ہی اور اصطلاح اہل شرع مین یمین غموس وہ ہی کہ ایک شخص نے زمانہ گذشتہ مین کام کیا ہو اور قصداً جان بوجھ کے قسم کھائی جھوٹھی کہ مین نے نہین کیا بالعکس پس بقول امام اعظم اور ایک روایت مین امام احمد کی ہی کہ اوسپر کفارت نہین ہی کہ اوسکا گناہ بڑا ہی کفارے سے نہین بدلا جاتا اور بقول امام شافعی اور ساتھ ایک روایت امام احمد کی کفارت ادا کرے اور اگر قسم کھائی کہ زمانہ آئندہ مین یہہ کام کرونگا اور خلاف اوسکے کرے یا بالعکس تو حانث ہوگا اور کفارت لازم آویگی بالاجماع معلوم کیجئے کہ یہان سے آیات متعددہ بیان طلاق اور عدت مین شروع ہوئین ہین اور سینتیسوین آیت آیات مسائل مین کہ جس سے مسئلہ ایلا کا نکلتا ہی

وہ یہہ ہی لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِن نِّسَآئِهِمْ واسطے اون لوگونکے کہ قسم کھاتے ہین بی بیون اپنی سے جدائیکی سمجھ لیجئے کہ کوئی مسئلہ کلام اللہ مین ایسا مشروح مفصل نہین ہی جیسا مسئلہ طلاق کا اور عدت کا ہی کہ طلاق باحکامہ واقسامہ جیسا بمن غلیظ ایلا وغیرہم اور ایسی ہی عدت باحکامہا اور اقسامہا ذکر فرمائی ہی اور تمام یہہ دو سورتونمین بیان کیا ہی ایک تو یہان سورۂ بقر مین دوسری سورۂ طلاق مین کہ آخر قرآن مین آویگی انشاء اللہ تعالیٰ اور یہان ابتدا کئی ہی ساتھہ مسئلہ ایلا کے کہ فرمایا والذین یؤلون من نسائہم لکھا ہی امام زاہدی نے اور حسینی والینے کہ سبب نزول کا اوسکے یہہ ہی کہ جاہلیت مین جس مرد کو اپنی جورو سے میل نہوتا تھا اور غیرت رکھتا تھا کہ اگر اسکو چھوڑونگا تو اور سے نکاح کریگی تو قسم کھالیتا تھا کہ اتنے روز تون اوس سے مباشرت نکرونگا پس اتنی مدت وہ بیچاری پابستہ دلخستہ بیٹھی رہتی تھی نہ بیوہ ہوتی ہی نہ سہاگن حقتعالیٰ کو ناپسند آئی یہہ بات اور یہہ آیت نازل کی اور تطبیق اس آیت کی آیت سابق سے یہہ ہی کہ اوسمین مذکور یمین کا فرمایا تھا اسمین حکم ایک صفت یمین کا کہا پس کلام از باب ذکر خاص بعد عام واقع ہوا حاصل معنی کا یہہ ہوا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا واسطے ملاحظہ احمال اول لوگون کے کہ ایسی قسم کھاتے ہین تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ انتظار کرنا چار مہینے کا فَإِن فَآءُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ پس اگر پھر آوے سوگند کھانیوالا طرف جورو اپنی کے اور مباشرت کرے پس تحقیق حق تعالیٰ بخشنے والا ہی گناہ شکستگان قسم کا اور مہربان ہی کہ مباح کو مخالفت قسم کیا اور کفارت مقرر فرمائی سمجھ لیجے کہ شریعت مین یہہ ہی کہ اگر ایلا والا چار مہینے کے اندر رجوع کرے تو حانث ہوتا ہی کفارت لازم آتی ہی اور نکاح ثابت رہتا ہی چنانچہ مذہب امام اعظم کا ہی اور ایک قول امام احمد کا بھی یہی ہی اور بقول امام شافعی اور مالک اور بروایت مشہور امام احمد کے حانث نہین ہوتا اور اگر مدت چار مہینے کی گذر گئی اور وطی نہ کیا اوسنے بغیر عذر کے تو طلاق بائن واقع ہوتی ہی نزدیک امام اعظم کے نہ نزدیک ایمۂ ثلثہ کے کہ اونکے نزدیک موقوف ہی چاہے طلاق دے چاہے نہ دے اور سرکشی کرے اگر ایلا والا تو حاکم کو چاہئے کہ طلاق دلوادے یہہ قول امام مالک اور احمد اور شافعی کا ہی اور امام احمد اور شافعی سے یہہ بھی روایت ہی کہ تنگی کی جائے اسپر تا کہ طلاق دیوے وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَإِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ اور اگر تقید کرین طلاق کا پس حق تعالیٰ سننے والا ہی کلام طلاق دینے والے کا جاننے والا ہی قصد اوسکا اختلاف ہی بیچ اسکے کہ اگر قسم کھائی کسینے بغیر اسم اللہ کے تو ایلا والا ہوگیا نزدیک امام اعظم کے برابر ہی کہ قصد ضرر پہنچانے کا اپنی جورو کے کیا یا ارادہ ایذا دور کرنے کا اوسکے کیا کہ دودہ پلانیوالی ہی یا بیمار ہی یا قصد اپنے جانکے ضرر دفع کرنیکا کیا اور بقول امام مالک کے مولی نہین ہوتا مگر حالت غضب مین قسم کھائی یا ارادہ ضرر رسانی کا ہو زوجہ کے اور اگر نیکی اور سازگاری کا یا اور نفع زوجہ کا قصد ہو تو مولی نہین ہوتا اور بقول امام محمد قصد ضرر زوجہ سے مولی ہوتا ہی فقط اور امام شافعی کے دو قول ہین صحیح تر اونسے قول موافق امام اعظم ہی اور اگر بنام خدا قسم کھاکر چار مہینے کے اندر وطی کرے تو کفارت باتفاق لازم ہوتی ہی مگر قول قدیم شافعی مین اور کسینے وطی کرنا ترک کیا اپنی زوجہ سے بغیر قسم کے چار مہینے سے زیادہ تو بقول امام اعظم اور شافعی مولی نہین ہوتا اور بقول امام مالک اور ایکروایت احمد کی مین ہوتا ہی اور اختلاف ہی مدت ایلای نبد مین بقول مالک دو مہینے ہین آزاد ہو جورو اوسکی یا لونڈی ہو اور امام شافعی کے نزدیک چار مہینے ہین مطلق اور نزدیک امام اعظم کے اعتبار مدت ایلا مین عورت کی ہی اور اگر جورو آزاد ہی چار مہینے ہین اور اگر لونڈی ہی دو مہینے ہین خاوند کوئی ہو غلام ہو یا میان ہو اور امام احمد سے دو روایتین ہین ایک موافق امام مالک کے دوسری مطابق امام اعظم کے اور اختلاف ہی ایلائے کافر مین بقول ایمۂ ثلثہ صحیح ہی اور بقول امام مالک صحیح نہین اور فائدہ صحت ایلا کا اوسوقت ظاہر ہوتا ہی کہ اسلام لے آیا اگر درمیان چار مہینے کے وطی کیا کفارت لازم آئی والا مولی ہوا معلوم کیجئے کہ آٹھہ تیسوین آیت آیات مسایل سے کہ جس سے مسئلہ عدت مطلقہ کا اور بیان رجعت کا بیچ طلاق کے نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ اور طلاق والیان انتظار کرین ساتھہ جانون اپنی کے تین قروء تک اور قرء لفظ مشترک ہی حائض ہونے کو زن کے اور پاک

ہونیکو دونوں کہتے ہین لیکن یہان قرء نزدیک امام اعظم کے حیض ہی اور نزدیک امام مالک اور شافعی کے طہر ہی اور امام محمد سے دونو روایتین ہین اور فائدہ اختلاف کا ظاہر ہوتا ہی اوسوقت کہ عورتکو حیض تیسرا شروع ہو کہ امام اعظم کے نزدیک مدت عدت کی پوری ہوجاتی ہی اور نزدیک امام مالک اور شافعی بعد انقضائے حیض ثالثہ کے جو پھر طہر ہو تب پوری ہوتی ہی اور متفق ہین ائمہ کہ عدت زن حاملہ کی مطلق بوضع حمل ہی طلاق دادہ ہو یا خاوند مرگیا ہو اور ایسی ہی باتفاق عدت اس عورت کی کہ جسے حیض نہوتا ہو بسبب بڑھاپے کے حیض منقطع ہوگیا ہو تین مہینے ہین اور اسیطرح سے حیض ہوتا ہی عدت اسکی تین قرو ہین باتفاق لیکن معنون مین قرو کے اختلاف ہی چنانچہ پیچھے مذکور ہوا ہی مگر بقول داؤد تین مہینے ہین اور اگر کوئی عورت رانڈ ہوجاوے رستے مین حجکے تو بقول امام اعظم مدت عدتکی وہین اقامت کرکے پوری کرے بیچ شہر کے ہو یا قریب شہر کے اور بقول ایمہ ثلثہ کے اگر خوف ہو فوت ہونیکا حجکے تو عدت توڑنا جائز ہی عین عدتمین نکلکر سفر اختیار کرے اور حج ادا کرے اور اگر خاوند گم جاوے تو بقول امام اعظم اور بقول جدید راجح امام شافعی اور ایک روایتین امام احمد کی حلال نہین ہی اوسکو اور کسی سے نکاح کرنا اس مدت تک کہ غالبًا اوسکی امید زندگی کی ہو اور حد اس مدتکی نزدیک امام اعظم کے ایکسو بیس برس ہین اور امام شافعی اور احمد کے نزدیک نوبرس ہین اور بروایت جدیدہ امام شافعی کے خاوند کے مال مین سے نفقہ پایا کرے ہمیشہ اور اگر دشوار ہو نفقہ اوسکے مال مین سے پانا تو فسخ کرے نکاح بنا بر روایت ظاہر دو قول امام شافعی کیسے اور بقول مالک اور مختار ہی متاخرین اصحاب اونکے کا اور یہی روایت قوی ہی کہ حضرت عمر رضہ نے کیا ہی اور انکار نہین کیا کسینے صحابہ سے اور نزدیک امام احمد کے بروایت اخری یہہ ہی کہ توقف کرے مدت چہل سال کہ اکثر مدت حمل کی ہی اور چار مہینے اور دس روز کہ مدت عدت وفات زوج اوسیکی ہی پھر حلال ہی اوسے ازدواج اور سے اور اختلاف ہی گم ہوے مین پس بقول امام شافعی مفقود وہ ہی کہ معلوم نہو کہان گیا اور قطع ہوجاوے خبر اوسکی اور غالب گمان ہووے کہ مرگیا اور بقول امام مالک اور بقول قدیم شافعی وہ ہی کہ قطع ہو خبر اوسکی اسباب ظاہر ہلاکت کا ہو یا نہ ہو اور بقول امام احمد مفقود وہ ہی کہ منقطع ہو خبر اوسکی اور سبب غالب ہلاکت کا ہو چنانچہ جنگ مین گم گیا ہو درمیان دو صف کے یا سوار جسپر تھا وہ کشتی غرق ہوگئی اکثر لوگ اوسکے ڈوبگئے بعضے سلامت رہے اور اگر سفر تجارتکو گیا تھا کہ خبر منقطع ہوگئی معلوم نہین کہ زندہ ہی یا مردہ اس حالت مین اور سے نکاح کرنا درست نہین یہان تک کہ متیقن ہو موت اوسکی یا ایسی مدت گذر جاوے کہ اسقدر مدتمین زندہ نہ رہتا ہو کوئی اور بقول امام اعظم مفقود ہی کہ غائب ہوجاوے اور معلوم نہوے خبر اوسکے جینے کی اور مرنیکی اور اختلاف اوسمین ہی کہ جو پھر آوے خاوند گم ہوا اور یہان نکاح کرلیا ہو اوسکی جورو نے اور سے بعد توقف مدت گمشدنی کے پس بقول امام اعظم باطل ہوجاویگا نکاح دوسرا اگر وطی کیا اوسکے ساتھ تو مہر مثل لازم ہوگا اور عدت کچھ لازم نہین کہ دوسرا نکاح باطل تھا اور جورو پہلے خاوند کی ہی اور بقول امام مالک اگر دخول کیا اوسکے ساتھ زوج دوسری نے تو جورو اوسکی ہوگئی اور زوج اول نے جو مہر دیا ہو تو واجب ہی کہ جورو پھیر دے مہر اور اگر دخول نہین کیا تو جورو پہلے خاوند کی ہی اور امام مالک سے دوسری روایت یہہ ہی کہ جورو پہلے ہی خاوند کی ہی بہرحال وطی کرے دوسرا یا نہ کرے اور امام شافعی سے دو قول ہین ایک مین باطل ہی نکاح دوسرا دوسرے مین باطل ہی نکاح پہلا بہرحال اور بقول امام احمد اگر دخول نہ کیا ہو ساتھ اوسکے زوج دوسرے نے تو جورو پہلے کی ہی اور اگر دخول کیا ہی تو پہلے زوجکو اختیار ہی اسمین چاہے اپنے نکاح مین رکھے اور مہر اگر دوسرے زوج نے دیا ہی تو جورو سے دلوا دے یا دوسرکو دیدے اور اگر مہر دیا ہو تو لیلے اور جائز رکھتے ہین قسمت مال مفقود کی امام اعظم اور امام احمد اور نہین جائز رکھتے امام مالک اور امام شافعی تا آنکہ متیقن ہو موت اوسکی اور اختلاف ہی ام ولد مین کہ مرگیا مولی اوسکا یا آزاد کردیا اوسنے دونو حال مین بقول امام اعظم عدت اوسکی تین حیض ہین اور امام مالک اور شافعی کے نزدیک ایک حیض اور امام احمد سے دو روایتین ہین ایک تو ایک حیض کی اوسیکو امام کرخی نے اختیار کیا ہی دوسری آزاد مین ایک حیض اور دو فاتمین چار مہینے دس دن سمجھ لیجے کہ پہلے حق تعالی

نے مطلق احکام قسم کا مذکور فرمایا پھر اقسام اقسام مین سے کہ ایلا ہی اوسکا ذکر کیا پھر ایلا سے کہ مناسبت طلاق سے رکھتا ہی
کا کیا بعد اوسکے احکام مطلقات بیان فرمائے کہ والمطلقات یتربصن بانفسھن ثلثۃ قروء کہ قروء سے مراد تین حیض ہین
کہ انہین جہان طلاق دیا ہو وہین رہے اوس مکان سے بغیر عذر شرعی کے نہ نکلے اور اس مدت عدت مین جو قیدین کہ دلیل شرعی
سے ثابت ہوئی ہین چنانچہ کتب فقہ مین بتشریح اور توضیح مسطور ہین بجالاوے سوال انفس جمع قلت ہی اور نفوس مطلقات
بہت ہین پس مقام جمع کثرت مین جمع قلت کیون لائے باوجود نفوس کہ جمع کثرت ہی اوسکو چھوڑکر انفس کو کہ جمع قلت ہی کیون
اختیار کیا جواب تو کہ استعمال جمع قلت کا دلالت کرے اوپر اوسکے کہ شان عورات سے کہ میل طرف ازواج کے بیشتر رکھتی ہین سو
تربص اور انتظار قلیل ہی اور امام شافعی جو قروء سے مراد تین طہر مراد لیتے ہین اونکی دلیل یہہ ہی کہ زمان رغبت زنان زمانہ
طہر ہی نہ حیض پس قروء کی تاویل بطہر کرنا مناسب ہی اور سیاق کلام کا بھی اسیکو چاہتا ہی وبعولتھن احق بردھن فی ذلک
ان ارادوا اصلاحا کہ ارادت باشارت طہر ہی اور امام اعظم کہتے ہین کہ صریح آیت واللائی یئسن من المحیض من نسآءکم ان
ارتبتم فعدتھن ثلثۃ اشہر سے معلوم ہوتا ہی کہ تین ماہ بدلے تین حیض کے مقرر کئے اور اعتداد ساتھ اوسکے بہ تقدیر انتفاع حیض
لائے یہہ اشارت کافی ہی اوپر اوسکے کہ عدت ساتھ حیض کے ہی اور سوا اسکے اور بھی ادلہ اُنکے ہین یہان واسطے طوالت کلام کے
مسطور نہوئے ولا یحل لھن ان یکتمن ما خلق اللہ اور نہین حلال ہی واسطے عورتون کے یہہ کہ چھپاوین جو کہ پیدا کیا ہی
اللہ نے فی ارحامھن بیچ رحمون اونکے فرزند سے یا خون حیض سے اور جو کتمان ولد سبب ابطال حق رجعت ہی پس عورتون کو روا
نہین ہی لکھا ہی کشاف مین کہ عورت جب ارادہ کرتی تھی جدائی کا اپنے خاوند سے تو چھپاتی تھی حمل کو تو کہ منتظر نہو وضع حمل کا اور جو
حائض ہوتی تھی تو ظاہر کرتی تھی کہ طہر مین ہون استعجالا للطلاق پس حقتعالی نے فرمایا کہ نہین حلال یہہ تمھارے واسطے ان کن
یؤمن باللہ والیوم الاخر اگر ہین ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے وبعولتھن احق بردھن فی ذلک ان
ارادوا اصلاحا اور خاوند اونکے سزاوار تر ہین ساتھ پھیر لینے اُنکے بیچ زمانہ تربص اور انتظار کے اگر چاہین خاوند صلاح مین لانا
کام بی بیونکا نہ ضرر پہنچانا اونکو لکھا ہی کہ ابتدائے اسلام مین طلاق رجعی دیتے تھے اور جب مدت عدت کی تمام ہونیکو آتی تھی تو رجوع کرتے
تھے اور عورتکو پاس بلا کر پھر طلاق دیتے تھے غرض اونکی تمام فساد تھا نہ اصلاح حق تعالی کو یہہ بات ناپسند آئی آیت نازل فرمائی و
لھن مثل الذی علیھن بالمعروف اور واسطے بی بیونکے ہین اوپر مردونکے حقوق جیسے کہ مردونکے اوپر ہین ساتھ اچھی طرحکے کہ خوبی
معیشت ہی اور حسن معاشرت ہی سمجھ لیجئے کہ حق خاوند کا جو رو پر یہہ ہی کہ فرمانبرداری کرے اوسکی اور ننگ ناموس شوہر کا نگاہ رکھے
اور قدم دائرہ عفت سے باہر نہ نکالے اور نگہبانی گھر کی کرے اور تعظیم تکریم ساس کی خسر کی کرے اور اپنے آپ کو آراستہ رکھے واسطے
شوہر کے اور مکان کو مصفے صاف ستھرا کرتی رہے اور خاوند کے بچھونا بچھاوین اور کھانا پکا کر کھلاوین اور پانی پلاوین پانون دبا وین
چست وچالاک رہے اور حق بی بی کا اوپر خاوند کے یہہ ہی کہ ساتھ اوسکے زندگانی بوجہ احسن کرے اور علم دین سکھاوے اور اوسکے
واسطے مکان بناوے خبرگیری خرچ ضروری کی رکھے طعام لباس اوسکیسے غافل نہو وللرجال علیھن درجۃ اور واسطے مردونکے
اوپر بی بیونکے زیادتی اور بلندی ہی کہ مہر اُنپر ہی اور نفقہ کسوت بھی دیتے ہین یا درجۂ عظیمہ اور مرتبۂ جلیلہ یہہ ہی کہ سررشتہ طلاق اور رجعت
اِنھین کے ہاتھ مین ہی یا بڑائی رجال کی نسا پر یہہ ہی کہ نبوت خاصہ اُنکا ہی کوئی نبی عورت نہین ہوئی اور ولایت اکثر یا اُنھین کو ہوتی
ہی کم عورات بقرب ولایت مشرف ہوئی ہین چنانچہ حدیث مین ہی کہ عورتون سے دو بی بیان کامل ہوئی ہین ایک تو آسیہ اور دوسری
مریم اور اس امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیمات مین البتہ بہت عورات بدرجۂ ولایت پہنچی ہین لیکن بہ نسبت رجال کے قلیل
ہین بلکہ اقل چنانچہ ایک رابعہ بصری ہین کہ ایک ہاتھ مین آگ دوسرے مین پانی لیکر اٹھین کسی نے سبب پوچھا فرمایا کہ بہشت کے جلانیکو اور

اور دوزخکے بچانیکو تاکہ دنیا مین عبادت خاص واسطے اللہ کے ہو اب لوگ دوزخکے خوف سے اور بہشت کی امید سے عبادت کرتے ہین اللہ کیواسطے کم کرتے ہین **قطعہ** جان و تن برہ خدا شہادت وہ ہی + لوائکے ہی دلمین ہو سعادت وُہ ہی + رافت وہ خوش ہو جسمین عادت وہ ہی + نیت مین خلوص ہو عبادت وہ ہی + وَاللّٰهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ اور اللہ غالب ہی کہ عزیز کرتا ہی مردونکو اور فضل کرتا ہی عورتونپر حکمت والا ہی جو حکم کرتا ہی بندگان پر ساتھ حکمت کے کرتا ہی سمجھ لیجے کہ آدمی چار قسم کے ہین ایک تو نامرد ہین کہ طالب دنیا ہین ایک مرد ہین کہ طالب عقبیٰ ہین ایک جوانمرد ہین کہ طالب عقبیٰ اور مولیٰ ہین ایک فرد ہین کہ صرف طالب مولیٰ ہین دنیا و آخرت کو بھلائے بیٹھے ہین ؎ **مطلع** کونین سے کام کیا رہا ہی + نقشہ تیرا دل مین چھا رہا ہی ؎ نہ دنیا کی ہوس ہی اور نہ خواہش جسمین عقبیٰ کی + نقوش ماسوی دل سے مٹانا اسکو کہتے ہین + معلوم کیجیے کہ انتالیسوین آیت اور چالیسوین آیت آیات مسایل سے ہی جس سے مسئلہ طلاق رجعی اور خلع اور غلیظ کا نکلتا ہی اور یہہ دو آیتین ہین یعلمون تک اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ طلاق شرعی کہ جسمین رجعت ہی دو بار ہی سمجھ لیجیے کہ عرب مین ایام جاہلیت مین عدد طلاق کی مقرر نتھی اگر فرضاً دس بار طلاق دیتے تو پھر رجوع کر لیتے تھے چنانچہ پیچھے مذکور ہُوا ہی ایکروز حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک عورت آئی اور جور و شوہر اپنے کی کہ ہمیشہ طلاق دیتا تھا اور اوسکے ضرر کیواسطے پھر مراجعت کرتا تھا بیان کی یہہ احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سماعت مین پہنچا حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی کہ طلاق رجعی دو بار ہی یہی توجیہہ مذکور ہی حسینی مین ہدی مین بیضاوی مین تلویح مین اور موافق ہی مذہب امام اعظم کے اور شافعی کے اور ایک توجیہہ یہہ ہی کہ موافق ہی مذہب امام ابوحنیفہ کے فقط اختیار کیا ہی اسکو فخر الاسلام نے اور یہہ مدارک اور کشاف مین لکھی ہی کہ طلاق بمعنی تطلیق ہی جیسے سلام بمعنی تسلیم یعنے تطلیق شرعی تطلیق ہی بعد تطلیق کے اوپر تفریق کے نہ جمع کے جسطرح ثم ارجع البصر کرتین اسی کرۃ بعد کرۃ نہ کرتین اثنتین مرۃ واحدۃ اسواسطے الطلاق مرتان کہا الطلاق اثنان نہ کہا تم کلامہ اور بعد دو طلاق کے فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ ٹہرا پس بند کرنا ہی یعنے اپنے پاس رکھنا ہی ساتھ رجعت کے یا نکال دینا ہی ساتھ نیکی کے یعنے عدت تک چھوڑے پھر بعد عدت کے اگر چاہے آپ نکاح + تازہ کرلے چاہے بار دیگر طلاق دے سمجھ لیجیے کہ مشروع طلاق مین یہہ ہی کہ جب کسی سبب سے چاہے کہ طلاق اپنی عورتکو دے تو بیچ اوس طہر کے کہ جماع نکیا ہو ایک طلاق کہے اور اگر دوسری طلاق مطلوب ہو تو دوسری طہر مین کہے لیکن جمع کرنا درمیان دو طلاق کے یا تین طلاق کے بدعت ہی اور مکروہ اور اگر طلاق مذکور سے رجعی مراد ہی کہ لعولتہن احق بردھن سے مفہوم ہوتا ہی تو معنے یہہ ہونگے کہ طلاق رجعی دو طلاق ہین چنانچہ متصل تین کے یہہ معنے لکھے گئے ہین اور جب تین ہون تو محل رجعت کا نہین رہتا اور یا بمعنی مرتان سے تثنیہ ہی مراد ہی اور اگر دوسری معنی مراد لیجیے تو مرتان سے غرض تکریر ہی وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا اور نہین حلال واسطے تمھارے ای مرد و یہہ کہ لے لو مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اوس چیز سے کہ دیا ہی تمنے جورُون اپنے کو شَيْـًٔا کچھ چیز زمان + طلاق مین طلب کر کر اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ مگر یہہ کہ ڈرین دونون یہہ کہ نہ قایم رکھینگے حدین اللہ کی یہہ جملہ معترضہ ہی بیان حکم خلع مین درمیان معطوف اور معطوف علیہ کے روایت ہی کہ جمیلہ بنت عبداللہ ابی بن سلول منافق کی کہ نہایت جمیلہ تھی اور منکوحہ ثابت بن شماس انصاری کی تھی اپنے خاوند سے کمال ناخوش رہتی تھی اور خاوند اوسے بہت چاہتا تھا ایک رُوز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور مین آکر اوس جمیلہ نے اپنے خاوند کی کہ ثابت تھا شکایت کی اور جیسی جمیلہ حسن مین جمیلہ تھی ویسا ہی ثابت محبت مین اوسکی ثابت تھا اوسنے حضرت سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ۴ تمام مخلوق مین تمھارے برابر کسیکو دوست نہین رکھتا مین اور بعد آپکے جمیلہ کے برابر مجھے کوئی دنیا مین دوست نہین جمیلہ نے عرض کیا کہ یہہ سچ کہتا ہی لیکن ایکدن دامن خیمہ اوٹھا کر دیکھتی تھی مین ایک گروہ مین لوگون کے یہہ ثابت جاتا ہی رنگ اسکا سب سے سیاہ اور قد سب سے کوتاہ تھا جسے یہہ مجھے ایسا برا معلوم ہوا ہی کہ کسیطرح زشتی اوسکی دل سے میرے زائل نہین ہوتی اوسکے حق مین یہہ آیت نازل ہوئی اور حکم خلع کا فرمایا ثابت نے

ایک باغ مہر مین جمیلہ کو دیا تھا وہ باغ اوس سے طلب کرنے لگا جمیلہ راضی ہوگئی بلکہ اوسنے چاہا کہ سوا باغ کے کچھ اور بھی اگر لے تو لے لے لیکن مجھے چھوڑدے ثابت نے دیکھا کہ باغ پھر ہاتھ آتا ہی خلع پر راضی ہوگیا لکھا ہی کہ اوّل خلع اسلام مین ثابت اور جمیلہ ہی کا واقع ہوا ہی اب سمجھ لیجئے کہ یہان ایک خدشہ واقع ہوتا ہی وہ یہہ ہی کہ اگر خطاب لا یحل لکم کا آرواجکے طرف ہی تو خطاب ان خفتم کا کہ متصل اسکے ہی مطابق نہین ہوتا کہ وہ حکام کو ہی اور اگر یہہ بھی حکام کو کہیے تو خطاب تاخذوا مما آتیتموھن کا موافق نہین بیٹھتا اسی واسطے کہ حکام دلوانے والے ہین لینے والے تو نہین ہین جواب اوسکا یہہ ہی کہ خطاب لکم کا اور ان تاخذوا کا اور آتیتم کا ازواج کو ہی اور خطاب ان خفتم کا حکام کو اور اسطرحسے کلام واحد مین ایک خطاب کیلیے ایک کیلیے ہوتا ہی چنانچہ اس آیت مین یوسف اعرض عن ہذا واستغفری لذنبک اور وان کنتم فی ریب مین وبشر الذین تک اور یہہ بھی ہوسکتا ہی اور خطاب سب حکام کو کہنے اور این این کو بواسطہ سببیت اور حکم منسوب طرف اونکے ٹھہرائے فَإِنْ خِفْتُمْ پس اگر ڈرو تم ای حکام کہ امر خذ کا اور اعطا کا تمھارے ہاتھہ مین ہی أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ یہہ کہ نہ قائم رکھینگے خاوند اور جورؤن حدین اور احکام اللہ کے کو پس نہین گناہ اوپر دونونکے ہیچ اوس چیز کے کہ بدلا دے ساتھہ شوہر کے اور بسبب اوس بدلے کے اپنے آپکو شوہر سے چھوڑالے جیسے ثابت کی جورو نے کیا تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَعْتَدُوهَا یہہ امور مذکورہ اور احکام مسطورہ کہ طلاق اور رجعت اور خلع ہی اندازہ ہین الٰہی ہین واسطے مصلحت بندگان کے مقرر فرمائے پس مت گذرو ان حدود سے اور تجاوز ان سے نکرو وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ اور جو کوئی تجاوز کرے اندازہ ہائے الٰہی سے پس وہ لوگ وہی ہین ستم کرنیوالے نفسون اپنے پر یہان سمجھ لیجئے کہ معتزلہ تمسک کرتے ہین ساتھہ اس آیت کے کہ جسنے تجاوز حد الٰہی سے کیا کچھہ حکم الٰہی مین کم کیا یا زیادہ کیا وہ ظالم ہی اور ظالم بمعنی کافر کلام اللہ مین آتا ہی پس مرتکب گناہ کبیرہ کا کافر ہوا جواب اونکا یہہ ہی کہ کلام اللہ مین ظالم جو مقابل مومن کے وارد ہی وہ بمعنی کافر ہی سب مقام پر مفسرین ظالم کو بمعنی کافر نہین ٹھہراتے پس یہان بمعنی کافر ممنوع ہی اور تمسک اونکا باطل ہی سمجھ لیجئے کہ خلع بیچنا زن کو ہی عوض مین مہر کے یا غیر مہر کے اور حکم اوسکا مستمر ہی بالاجماع مگر عبد اللہ المزنی کے نزدیک حکم اوسکا منسوخ ہی لیکن قول عبد اللہ کا غیر معتبر ہی اور متفق ہین ائمہ اسپر کہ جو زن کہ شوہر اوسکا مکروہ رکھے ساتھہ نظر بد کرنیکے یا ناخوشی رکھے ساتھہ اوسکے جائز ہی اوس عورتکو کہ خلع کرے ساتھہ اوسکے اور اگر کچھہ چیز مخالفت کی نہو تو بھی خلع کرنا بغیر سبب کے جائز ہی بالکراہت لیکن زہری اور عطا اور داؤد کہتے ہین کہ خلع کرنا اوس حالت مین صحیح نہین اور خلع طلاق بائن ہی نزدیک امام اعظم اور امام مالک کے اور ایکروایت مین امام مالک کی اور صحیح قول جدید راجح امام شافعی کا مثل قول ائمہ ثلثہ ہی اور ظاہر تر روایت امام احمد سے یہہ ہی کہ خلع فسخ ہی ناقص نہین کرتا عدد طلاق کو یعنے بعد خلع کے اگر پھر نکاح کرلے تو زن مالک سہ طلاق ہی اور خلع طلاق نہین ہی قول قدیم قول امام شافعی کا ہی اور اختیار کیا اوسکو بہت اصحابون اونکے نے بشرطیکہ لفظ خلع کا کچھہ چیز نہین ہی کہ طلاق ہوا ما خلع کرنا بزیادت مبلغ مہر مسمی مکروہ ہی یا نہین پس بقول امام مالک اور امام شافعی کے مکروہ نہین اور اگر ناسازگاری مرد کیطرف سے ہو تو مکروہ ہی لیکن خلع صحیح ہی بکراہت اور امام احمد کے نزدیک زیادت مہر مسمی سے مطلق مکروہ ہی اور اگر کیا تو صحیح ہی چنانچہ اختلاف الایمہ مین مذکور ہی فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ پس اگر طلاق دے مرد بعد طلاق ثانی کے تیسرا طلاق عورت اپنی کو پس وہ عورت نہین حلال ہوتی واسطے اوسکے پیچھے طلاق ثلثہ کے عطف اسکا الطلاق مرتان حَتَّىٰ تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ یہان تک کہ ملے خاوند سے سوا اوسکے یعنے نکاح مین آوے شوہر دوسرے کے اور وہ شوہر دوسرا مباشرت اوسکے سے محظوظ ہوا اور یہہ اس سے ملتذ ہوا چنانچہ حدیث عسیلہ کی کہ مشہور ہی مؤید اس معنی کی ہی کہ دختر عبد الرحمن قرظی کہ مطلقہ ثلثہ تھی ایک اور شوہر کے عقد نکاح مین آئی پھر اوسنے چاہا کہ شوہر اول سے آشتی کرے قبل مباشرت شوہر دوسرے کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لا حتی تذوقی من عسیلتہ ویذوق ہو من عسیلتک فَإِنْ طَلَّقَهَا پس اگر طلاق دے شوہر دوسرا بطوع و رغبت نہ ساتھہ کرہ کے بعد مباشرت کے اوسکو فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا پس نہین گناہ اوپر شوہر اوّل کے اور اوس مطلقہ کے

اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ یہہ کہ رجوع کرین آپس مین ساتھہ نکاح جدید کے بعد مدت عدت شوہر ثانی کے اگر جانین کہ قایم رکھینگے احکام الٰہی کو اور حق ایکدوسرکا یہچانینگے وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ اور یہہ باتین کہ پیچھے مذکور ہوئین تحریم اور تحلیل سے اندازہ احکام الٰہی ہین کہ حق تعالیٰ بیان فرماتا ہی اونکو واسطے اون لوگونکے کہ جانتے ہین سمجھہ لیجے کہ اس آیت سے وطی کرنا شوہر دوسرکا نہین نکلتا مگر حدیث مشہور سے کہ عسیلہ کی ہی ثابت ہی لیکن بعضے مفسرین نکاح مذکور سے وطی مراد رکھتے ہین اور عقد نکاح زوج سے مستفاد کرتے ہین اسطرحسے اثبات وطی کا بھی کتاب سے ہو سکتا ہی لیکن یہہ تاویل بہت بعید ہی اولیٰ یہہ ہی کہ نکاح کو حمل اوپر عقد کے کرین اور تسمیہ زوج باعتبار مایول کے جانین اور قید دخول اور اشتراط وطی حدیث مشہور مذکورہ سے سمجھین کہ کتب اصول فقہ مین مسطور ہی معلوم کیجیے کہ اتنا لیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جسسے مسئلہ رجعت کا بیچ عدت کے طلاق رجعی مین نکلتا ہی وہ یہہ ہی اور یہہ مضمون اکثر آیات مین وارد ہی چنانچہ سابق ہی مذکور ہو چکا ہی وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ اور جب طلاق دو تم عورتون کو پس پہنچنے لگین مدت عدت اپنی کو فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ پس بند کر رکھو اونکو ساتھہ اچھی طرحکے یعنے مراجعت کرو ساتھہ اونکے اور نگاہ رکھو اونھین بطریق صلاح نہ بوجہ اضرار اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ یا چھوڑ دو اون کو ساتھہ اچھی طرحکے تاکہ مدت عدت کی منقضی ہو جائے اور مالک نفس اپنے کے ہون ثابت ابن یسار رضے نے اپنی بی بی کو طلاق دی جب مدت عدت مین تین روز باقی رہی پھر رجعت کے ساتھہ اسکے پھر طلاق دی اسی طرح نو مہینے مین تین مرتبے طلاق دی اور تین بار رجعت کی حق تعالیٰ نے اس آیت شریفہ مین اسبات سے نہی فرمائی وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا اور مت بند رکھو تم اونکو اور مراجعت نکرو ساتھہ اونکے ازروئے ایذا دینے کے اور رنج پہنچانیکے تو کہ ستم کرو اوپر ساتھہ درازی مدت عدت کے وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ اور جو کوئی یہہ کریگا کہ مسلمان کو ضرر پہنچاوے پس تحقیق ستم کیا اوسنے اوپر نفس اپنے کے کہ غیر کو آزار پہنچا کر اپنے نفس کو معرض غضب الٰہی مین ڈالا اور طوق بمقتضائے شریعت اپنی جان کو پہنا کر حرمت ناتناہی سے نکالا ۵ آزار ندیجیو کسیکو + ملعون نہ کیجیے اپنے حیکو وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا اور مت پکڑو احکام الٰہی کو ٹھٹھا یعنے سہل جانکر اعراض متکرو اور ہنسی سمجھہ کر سستی نہ لاؤ بیچ عمل کے بعضے کہتے ہین کہ یہہ آیت بیچ شان ایک جماعت کے نازل ہوئی ہی کہ وہ کہتے تھے کہ نکاح اور طلاق ٹھٹھے بازی اور کھیل ہی وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اور یاد کرو تم نعمت الٰہی کو کہ فائض ہی اوپر تمھارے خصوصًا نکاح کے حق مین کہ شرائع امم سابقہ مین زیادہ ایک عورت سے بیچ نکاح کے لانا ایک وقت مین روا نہ تھا مگر پیغمبر ونکو اور یہان شریعت محمدیہ مین علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات چار بی بیان اکھٹی جائز ہین اور لونڈیونکا کچھہ شمار ہی نہین اور پہلی شریعتون مین بعد طلاق کے مراجعت جائز نتھی اور اسمین روا ہی اور جبتک زن مطلقہ زندہ ہوتی تھی مرد کو درست نتھا اور قبیلہ کرنا اور یہان حلال ہی چنانچہ زاہدی مین اور حسینی مین مذکور ہی اور تفسیر احمدی مین منقول اسسے مسطور ہی وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ اور یاد کرو اوس چیز کو کہ اوتاری اوپر تمھارے کتاب اور حکمت اور احکام اور حدود اوسکیسے يَعِظُكُمْ بِهٖ نصیحت کرتا ہی تمکو خدا ساتھہ قرآنکے اور منع کرتا ہی ضرر پہنچانیسے اور اتحافہ ہزو سے وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ اور ڈرو تم اللہ سے بیچ مخالفت احکام کے اور جانو تم کہ تحقیق خدا ساتھہ ہر چیز کے اعمال تمھارے یا مصالح روزگار تمھارے داناہی معلوم کیجیے کہ بیالیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس مین مسئلہ نکاح بعد العدت کا ہی وہ یہہ ہی وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ اور جب طلاق دو تم عورتونکو پس پہنچ جاوین انتہائے مدت عدت اپنی کو فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ پس مت منع کرو اونکو اور باز نرکھو اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ یہہ کہ نکاح کرین پہلے خاوندون اپنے سے یہہ خطاب نہی کا عام ہی سب لوگونکو کسیکو نہ چاہیئے کہ منع کرین لکھا ہی تفسیر حسینی مین کہ معقل بن یسار نے خواہر اپنی عبد اللہ عاصم رضہ کے نکاح مین دی تھی عبد اللہ نے اوسے طلاق دی اور ہنوز عدت تمام نہوئی تھی کہ پشیمان ہوا چاہا کہ رجوع کرے معقل نے نچھوڑا اور کہا کہ پہلے مینے نکاح کر دیا تھا تو نے چھوڑ دی اب پھر چاہتا ہی لیناقسم خدا کی ہرگز نہ دونگا حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی کہ مانع مت ہو عورتونکو رجوع

سے طرف ازواج اونکے اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ جب رضامند ہون آپسمین ساتھہ نکاح حلال کے اور مہر جانکے اور قبول حسن معاشرت کے ذٰلِكَ یہہ نہی کہ کئی تھی يُوْعَظُ بِهٖ نصیحت کیا جاتا ہی ساتھہ اسکے مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ جو کوئی کہ ہی تم مین سے بوجہ اخلاص ایمان لاتا ساتھہ اللہ کے اور دن آخرتکے کہ آخری دن ہی سب دونہین ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ یہہ بازرہنا تمھارا بازرکہنے عورتونکے سے اور ضرر دینیسے پاکیزہ تر ہی واسطے تمھارے از روئے معاش اسواسطے کہ یہہ میان بی بی آپس مین جانے پہچانے ہین زجوع اونمین النسب ہی نکاح اور غیر کے ساتھہ کرنے سے کہ وُہ جان پہچان نہین اور بہت پاک ہی یہہ بات اس سے کہ حرام کا اندیشہ آوے اور فجور کا خطرہ دل مین سماوے وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ اور اللہ جانتا ہی کہ میان بی بی آپسمین خواہان ایکدوسرکے ہین اور تم نہین جانتے یہہ جملہ حال ہی اور یا یہہ معنے ہین کہ خدا جانتا ہی منافع اور مضار خفیہ ہیچ ہر کام کے کہ تم کرتے ہو اور تم امور مخفی نہین جانتے معلوم کیجے کہ ۱۲ تیتالیسوین آیت آیات مسایل سے کہ جس سے مسئلہ رضاع اور وجوب نفقے اور کسوت وغیرہ کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَالْوَالِدٰتُ اور مائین یعنے وہ عورتین جنے والیان کہ جدائی ہوگئی ہو اونکے شوہرونسے ساتھہ طلاق کے اور کچھہ بچہ بھی رہگیا ہو خواہ طلاق سے پہلے پیدا ہوا ہو خواہ بعد طلاق کے حکم اونکا یہہ ہی کہ وہ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ دودہ پلاوین اولاد اپنی کو حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ دو برس پورے لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ واسطے اوسکے کہ ارادہ کرے یہہ کہ تمام کرے دُودہ پلانا فرزند کو کاملین صفت موکدہ ہے حولین کی تاکہ اطلاق حولین محمل کم پر نہو چنانچہ تلک عشرۃ کاملۃ ہے اور جار مجرور متعلق یرضعن کے ہین اور ہوسکتا ہی کہ لمن اراد خبر مبتدا محذوف کی ہو اسی ھذا الحکم لمن اراد ان یتم الرضاعۃ دون من اراد النقصان والزیادۃ اور یہہ جملہ جواب مین سوال مقدر کے واقع ہوا ہی کسینے کہا کہ دو سال کامل کسکے حقمین ہین پس جواب مین کہا لمن اراد ان یتم الرضاعۃ اور یہہ حکم یعنے واجب دودہ پلانا دو سال پورے واسطے باپکے ہی کہ نہین چاہتا تمام رضاع کو اور مدت رضاع کی مین اختلاف ہی ائمہ کا امام شافعی کے نزدیک دو برس کامل ہین سب فرزندونکے حق مین چنانچہ اور آیت مین ہی وفصالہ فی عامین اور بعضے کہتے ہین کہ پوری مدت رضاع کی اوسکے حق مین کہ مدت حمل کی جسکے چھہ مہینے ہون دو برس پورے ہین اور جو ساتمین پیدا ہوا ہو بائیس مہینے ہین اور جو نومہینے مین پیدا ہوا ہو اکیس مہینے ہین اور جو دس مہینے پیٹ مین رہا ہو مدت دودھہ کی اوسکے بیس مہینے ہین چنانچہ آیت شریفہ مین وارد ہی وحملہ وفصالہ ثلثون شہرا اور بعضے تیس مہینے یعنے اڑھائی برس رضاع کی کہتے ہین چنانچہ مذہب امام اعظم کا یہی ہی اور تمسک اونکا یہی آیت ہی وحملہ وفصالہ ثلثون شہرا کہ سورہ احقاف مین وارد ہی اور حمل کی معنی اوٹھانا ہاتھہ مین واسطے دودھہ پلانیکے کہتے ہین وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ اور اوپر اوس شخص کے کہ لڑکا اوسکا ہی یعنے اوپر باپکے کہ ولادت اوسکی جہت سے واقع ہوئی ہی رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ کھلانا ہی دودہ پلانیوالیونکا اور پہنانا ہی اونکا جب طلاق سے جدا ہوئین ساتھہ انصاف اور عدل کے کہ محبوب شرع اور مرغوب طبع ہو سمجھہ لیجے کہ ایسے قرینے پر والدات مذکورہ سے مطلقات مراد لین تھین اور امہات اطفال کہ منکوحات ہین واگذاشت کین تھین کہ استجارہ مادران اطفال کا کرا اوپر رضاع کے روا نہین اور اگر طلاق سے اجنبیہ ہوجاوین تو اجرت لیکر دودھہ پلانا درست ہی چنانچہ مذہب امام شافعی کا یہی ہی اور علاوہ اوسکے یہہ ہی کہ کلام ہیچ مطلقات کے ہی کہ پہلے ذکر مطلقات کا واسطے وجوب عدت تکے کیا پھر ذکر مطلقات رجعیہ کا واسطے بیان حکم رجعت کے لائے پھر ذکر مختلعات کہ مطلقات بمال ہین فرمایا پھر حکم مطلقات ثلثہ کا انہی کیا پھر حکم مطلقات کا ہیچ ہنگام رجعت کے قرب انقضائے عدتین مذکور کیا پھر حکم مطلقات کا بعد انقضاء عدت کے ارشاد فرمایا پھر ان آیتین مذکور مطلقات کا کہ والدات شیر خوارہ رکھتی ہین مناسب سیاق کلام کے آیا اور بعضے والدات مذکورہ سے منکوحات مراد لیتے ہین اور تطبیق الفاظ کو معانی سے ساتھہ دو طرحکے دیتے ہین یا تو امر ارضاع کا واسطے استحباب کے جانتے ہین اسواسطے کہ منکوحات پر دودھہ پلانا فرزندونکا اپنے واجب نہین ہی وجہ یہہ ہی کہ اسمین کفایت مالکی ہی اور قیام اولاد کا ہی اور یہہ باپ پر واجب ہی نہ ماں پر کہ اپنا مال خرچ کرکے پرورش اولاد کی کرے یا امر ارضاع کا واسطے وجوب ہی کے کہتے ہین لیکن محمول اوپر تقدیر خوف ہلاک فرزند کے سمجھتے ہین کیصورتمین ان صور تونمین سے یا دائی دودھہ پلانیوالی نہین ملتی یا دائی ملتی ہی لیکن بچہ دودھہ اوسکی پستان سے نہین لیتا اوسوقت مین واجب ہی ماہی کو دودھہ پلانا باقی رہا یہان ایک سوال جواب

طلب وہ یہہ ہی کہ مراد مولود لہ سے باپ ہی اگر علی الاباد کہتے تو مقصود صریح ظاہر تھا تعبیر کرنیمین اوس سے ساتھہ قول علی المولود لہ کے کیا فائدہ ہی جواب اوسکا یہہ ہی کہ اختیار کرنیمین لفظ مولود لہ کے بہت فائدے اور نکتے ہین ایک تو میان عدت لزوم نفقہ ہی ساتھہ ایک تعلق خاص کے کہ وہ انتساب ہی طرف اوسکے واسطے اختصاص کے دوسرے تحقق نسبت نسب ہی فرزند کی طرف باپکے نہ مانکے تیسرے ساتھہ لام لہ کے اشارہ ہی طرف حق ملک اور تصرف کے پدر کو ہنگام احتیاج مین بیچ مال پسر کے چنانچہ وارد ہی انت و مالک لابیک لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا نہین تکلیف دیا جاتا کوئی نفس مگر طاقت اپنی کا جتنی جس کیسکو توانائی ہی حق تعالی فی ذاتہ اوسکو تکلیف فرمائی ہی لَا تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا چاہئے کہ نہ ضرر دے کوئی ماں ساتھہ بچے شیرخوارہ اپنے کے کہ اپنے سے بچے کو جداکر کر باپ کے حوالے کرے یا چاہے کہ نہ ضرر دئی جاوے ماں بسبب فرزند کے کہ اوسے رضاع مین اکراہ کرین یا بعد قبول رضاع نفقہ اور نہ کسوت اوسے نہ دین اختیار فعل معلوم اور مجہول دونون روا ہین وَلَا مَوْلُودٌ لَّهُ بِوَلَدِهِ اور چاہئے کہ ضرر نہ پہنچاوے مولود لہ یعنے باپ ساتھہ بچے اپنے کے کہ اوسے ایام شیرخوارگی مین مانسے جدا کرے اور چاہے کہ ضرر نہ پہنچایا جاہئے باپ بواسطے فرزند کے کہ اس سے زیادہ کھانے پینے سے طلب کرین وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَٰلِكَ اور اوپر وارث مولود کے ہی جو مولود کہ مرگیا ہو مثل اوسکے کہ اوپر مولود لہ کے تھا نفقہ اور کسوت بعدم اضرار عطف اوسکا اوپر علی المولود لہ کے ہی حاصل یہہ ہی کہ نفقہ اور کسوت دودھہ پلانیوالیونکا اچھی طرحسے باپ پر ہی اور جو باپ مرگیا ہو تو وارث جو باپکا ہوا وسپر ہی اور بعضے وارث مذکور سے وارث صبی کے مراد رکھتے ہین یعنے ایسی قرابتین کہ بعد مرنے صبی کے وارث اوسکے ہوئین اونپر واجب ہی جو باپ پر واجب تھا اور اگر وارث بہت ہون نفقے کو اوپر اندازہ میراث کے قسمت کرلین مثلاً اگر ماں ہی اور جد ہی تو نفقہ اور کسوت دائی کا ایک حصہ ماں پر دو حصے جد پر فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا پس اگر چاہین ماں باپ دودھہ چھڑانا دو برس سے پہلے عَن تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ رضامندی سے آپسمین اور مشورت سے فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا پس نہین گناہ اوپر مانبابکے اس جہت سے وَإِنْ أَرَدتُّمْ أَن تَسْتَرْضِعُوا أَوْلَادَكُمْ اور اگر ارادہ کرو تم اے آباد یا وہ کوئی جو محتاج ہو باسترضاع یہہ کہ دودھہ پلاؤ دائی سے اولاد اپنی کو خواہ مانکو دودھہ پلانیسے منع کرو خواہ نکرو فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ پس نہین گناہ اوپر تمھارے دائی رکھنے مین إِذَا سَلَّمْتُم مَّا آتَيْتُم بِالْمَعْرُوفِ جب سونپ دو تم دائیون کو جو کچھہ کہ دینا کہا ہی ساتھہ نیکوئی کے اور خوش خوئی کے وَاتَّقُوا اللَّهَ اور ڈرو اللہ سے حق تلفی نہ کرو اور مزدوری کسی مزدور کی نہ دبا رکھو وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ اور جانو تم کہ اللہ ساتھہ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم رضاع اور فصال اور استرضاع سے دیکھنے والا ہی معلوم کیجئے کہ چالیسوین آیت آیات مسایل سے کہ جس سے مسئلہ عدت کا عورتونکے جنکا خاوند مرجاوے نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا اور جو شخص کہ مرجاتے ہین تم مین سے اور چھوڑ جاتے ہین جورون اپنی کو يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا چاہئے کہ انتظار دین لی بیان جانون اپنونکو چار مہینے اور دس راتین اگر حاملہ نہون اور اگر حاملہ ہون تو عدت اونکی بوضع حمل ہی اور عدت لونڈیونکی دو مہینے پانچ راتین ہین عرب مین تاریخ کا شمار رات سے ہی اسواسطے یہان بھی مدت عدت کی ساتھہ راتونکے بیان فرمائی اور تذکیر لفظ عشر واسطے تانیث لیالی کے لائے کہ لیل مؤنث سماعی ہی اور دن راتون مین داخل ہین اور بعضے تقدیر کرتے ہین کہ اربعۃ اشہر وعشرۃ ایام چار مہینے اور دسدن ہین چنانچہ کشاف والینے اول یہی معنی لکھی ہین دسدن بجائے دہ شب مقرر کئے ہین اور اول حذف مضاف کہا ہی کہ ازواج الذین یتوفون منکم جن عورتون کے شوہر مرجاوین اور وہ رانڈین ہوجاوین چاہئے اونکو کہ مدت عدت کی کہ مذکور ہوئی پوری کرین اور اتنی مدت گھر سے باہر نہ نکلین اور اپنے آپکو نہ آراستہ کرین لباس پوشاک کیسے گوٹہ کناری لگے سے اور نہ مزین کرین زیور سجکر سرمہ کھلاکر مہندی رچاکر چوڑیان پہنکر خوشبو لگاکر فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ پس جب پہنچین بیوائین انتہائے مدت عدت اپنی کو فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ پس نہین ہی گناہ اوپر تمھارے ای اماموا ومسلمانو چنانچہ کشاف والینے لکھا ہی اور یا ای وارثو اور اولیاء ازواج اور یا ای حکام چنانچہ لکھا ہی بحر مواخین فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ

بیچ اوس چیز کے کہ کرتی ہین وہ عورتین بیوائین بیچ حق جانون اپنی کے پیغام نکاح سے یا آرا استگی تن سے یا تلاش مشاطہ سے کہ شوہر ڈھونڈھ لائے موافق طبع کے بِالْمَعْرُوْفِ ساتھ اچھی طرح کے یعنے موافق شرع کے سمجھ لیجے کہ بعد عدت خاوند کے یہہ امور مسطورہ عورتکو منع نہین جو وہ بطم نکاح شرعی کے کرے اگر منع ہوتے تو اولیا اور حکام کو زجر کرنا لازم ہوتا باقی رہا یہان ایک خدشہ وہ یہہ ہی کہ فعلن صیغہ ماضی کا ہی اور اس مقام پر لشست بمعنی مضارع کے پائی جاتی ہی کیا وجہ ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ یہان بڑی بلاغت کلام ہی فعلن جو بمعنی لیفعلن کے آیا ہی اس لحاظ سے کہ یہہ امر نکاح بیچ طبیعت عورات کے تحقیق الوقوع ہے تعبیر مستقبل کو بصیغہ ماضی کیا ہی حسینی مین لکھا ہی کہ مراد بالمعروف سے صیغۂ ایجاب وقبول ہی اور حضور شہود عدول وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ اور اللہ ساتھ اوس چیز کے کرتے ہو تم اے مردو اور عورتو خبردار ہی معلوم کیجئے کہ پینتالیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ جواز کنائے ساتھ پیغام نکاح کے عین عدت مین نکلتا ہے وہ یہہ ہی وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اور نہین گناہ اوپر تمھارے اے راغبان نکاح فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ بیچ اوس چیز کے کہ پردہ کیا تم نے ساتھ اوسکے اور اشارت کنایت مین خبر دی پیغام نکاح عورتونکے سے یعنے پیغام اوس کلام سے ادا کیا کہ وہ آگاہ ہوگئین رغبت نکاح تمھارے سے مثلاً اسطور سے کسی عورت سے عدت مین کہا کہ بعد عدت کے مجھے خبر کیجیو یا مجھے تجھسی عورت چاہیئے یا تو بغیر شوہر کے رہ سکیگی اور تصریح ساتھ نکاح کے نکرے پس اس کنایت کرنین کچھ گناہ نہین اور صراحۃ پیغام نکاح دینا عدت مین کہ پیش از ہنگام موجب ایذا و آلام ہی اچھا نہین بلکہ لازم الاحتراز ہی بعضون نے کہا ہی کہ مراد اس سے منگنی ہی اور ابن عباس رضؓ نے کہا ہی کہ تعریض یعنے کنایۃ پیغام نکاح مین یہہ ہی کہ کہے مین ارادہ رکھتا ہون کہ بیاہ کرون اور سعید بن جبیر نے کہا ہی کہ کہے مین راغب ہون طرف تیرے اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ یا چھپا رکھو تم اس اندیشے کو بیچ دلون اپنے کے اور اولسے ظاہر نہ کرو عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ جانتا ہی اللہ ساتھ علم قدیم اپنے کے یہہ کہ تم تردد ہی کہ ذکر کروگے ان عورتون سے ساتھ تزویج کے بعد تزویج کے وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اور لیکن مت وعدہ دو اونکو اس عمل کا کہ جسکو چھپاتے ہو یعنے مباشرت کا حاصل یہہ ہی کہ کثرت مجامعت کا وعدہ نہ کرو اور سب اشارے کنائے برغبت نکاح کے ساتھ ذکر حسب ونسب مناقب شمائل حسن جمال اور نیکوئی خصال اپنی کے کرو بحر مواجہین لکھا ہی کہ سرًا بمعنی جماعًا ہی اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا مگر یہہ کہ کہو اونکو بات نیک ساتھ رمز اور اشارت کے نہ تصریح عبارت سے چنانچہ کہے کوئی کہ مین قوی تن ہون یا کہے گلہ عورت نے نہین کیا جسکا وہ مین ہون جائز ہی اور یہہ استثنا منقطع ہی اور بعضے کہتے ہین یہہ استثنا محذوف سے ہی ساتھ اس تقدیر کے لیس لکم الا ان تقولوا قولا معروفا وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ اور مت قصد کرو تم عقد نکاح عورات کا حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ یہانتک کہ پہنچے کتاب وقت اپنے کو یعنے جو کچھ کہ لکھا ہی خدا نے اور فرض کیا ہی عدت سے مدت اوسکی پوری ہوجانے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ اور جانو کہ تحقیق اللہ جانتا ہی جو کچھ کہ بیچ دلون تمھارے ہی ارادے اس کام کیسے کہ جائز نہین ہی پس ڈرو اوس سے اور بچو عقاب اوسکیسے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ اور جانو کہ تحقیق خدا بخشنے والا ہی کہ ڈرتا ہی عقوبت اوسکیسے اور بردبار ہی کہ عذاب دینے مین جلدی نہین کرتا معلوم کیجئے کہ چھیالیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ وجوب مہر اور عدم اسکے کا اور یہان متعہ کا بیچ طلاق غیر مدخول بہا کے نکلتا ہی وہ یہہ ہی لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اور نہین گناہ اوپر تمھارے اگر طلاق دو تم عورتون کو جبتک کہ نہین ہاتھ لگایا اونہین حضرت امام اعظم خلوت صحیحہ کو موجب مس کا جانتے ہین ساتھ شرط عدم مانع کے اور امام شافعی مس سے کنایت طرف جماع کے پہنچاتے ہین لہذا بیواسطہ خلوت التزام مہر نہین کرتے اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ اور ٹھہرائی نہین اوپر تمھارے طلاق دینے مین عورتون اپنی کے جبتک کہ نہین فرض کیا واسطے اونکے فَرِيْضَةً مہر مقرر پس طلاق دو وَّمَتِّعُوْهُنَّ اور مادہ دو اونکو یعنے کچھ چیز دو لکھا ہی کہ ایکبار انصاری نے نکاح کیا تھا اور وقت نکاح کے نام مہر کا نلیا تھا اور قبل دخول کے طلاق دی تھی یہہ آیت نازل ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا متعہا ولو بقلنسوتک غرض یہہ ہی کہ متعہ دیا چاہیے اور وہ موافق حال طلاق دینے والیکے ہی عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ اوپر مرد تونگر کشایش والیکے اوپر اندازے طاقت

اوسکیے ہی اور اوپر مرد درویش تنگدست کے مقدار دسترس اوسکیے اور تصریح کی ہی اوسکی ساتھ تین کپڑونکے پیراہن دامنی چادر اوپر اندانے حال مالدار اور فقیر کے اور لکھا ہی زاہدین کہ کہا ہی ابن عباس نے کہ اعلیٰ اوسکا خمار ہی اور ادنیٰ ثوب اور حسینی نے لکھا ہی مروی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ اعلیٰ اوسکا ازار ہی اور ادنیٰ مقنعہ اور تیسون کپڑے زیادہ نصف مہر مثل سے نہون اور امام اعظم رحمۃ اللہ کے نزدیک کرتہ اور چادر ہی اور درع ہی مگر جب نصف مہر مثل اوسکا اقل اس سے ہو تو اقل دے لیکن کم پانچ درہم سے نہ دے کہ اقل مہر کے دس درہم ہین اور نقصان اوسکے نصف مین نہ کیا چاہیئے اور امام شافعی کے نزدیک مفوض اوپر رائے حاکم شرع کے ہی جو حاکم کہے وہ متعہ دے مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ فائدہ دینا ساتھ اچھی طرحکے موافق شرع اور عرف کے مفعول مطلق واقع ہوا ہی متاعًا تاکید متعوھن کی بمعنی تمتعا جیسے کلام بمعنی تکلیم اور سلام بمعنی تسلیم حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِينَ حق ہوا اوپر نیکی کرنیوالونکے حق یا تو صفت ہی متاعًا کی یعنے متعہ واجب یا مصدر ہی فعل محذوف کا یعنے خدا نے واجب کیا متعہ واجب کرنا کر کے اور اطلاق محسنین کا شوہر ونپر کہ اونپر متعہ واجب ہی قبل وقوع فعل کے باعتبار مآل کے ہی جیسے من قتل قتیلا فلہ سلبہ وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ اور اگر طلاق دو اونکو پہلے اس سے کہ ہاتھ لگاؤ اونکو وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً اور تحقیق مقرر کر لیا ہی تمنے واسطے اونکے مہر فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ پس اوپر تمھارے ہی آدھا اوس چیز کا جو مقرر کیا ہی تمنے مہر سے پہلے نزول اس آیت کیسے جو شخص اپنی عورتکو پیش از دخول طلاق دیتا تھا مہر سے کچھ اوپر اوسکے لازم نہوتا تھا بلکہ متعہ دیتا تھا چنانچہ سورۂ احزاب مین متعہ ہین وسرحوہن وارد ہی جب یہہ آیت نازل ہوئی تو حکم اوسکا منسوخ ہوگیا اور نصف مہر لازم ہوا إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ مگر یہہ کہ معاف کر دین وہ عورتین کہ اہل عفو ہون عقل اور بلوغیت رکھتی ہون أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ یا معاف کرے وہ شخص کہ ہیچ ہاتھ اوسکے ہی عقد نکاح امام شافعی کا قول قدیم یہہ ہی کہ مراد اوس سے ولی ہی اوس زنکا کہ باکرہ اور نابالغہ ہو اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ خاوند ہی کہ اوسکے اختیار مین ہی چاہیئے تفضل کرے اور سارا مہر ادا کرے اور مؤید اس قول کی بقیہ آیت ہی وَأَنْ تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى اور یہہ کہ معاف کرو تم کہ شوہر ہو اور تمام مہر دو یہہ اعطا نزدیکتر ہی واسطے پرہیزگاری کے یہہ جملہ معترضہ ہی واسطے فضیلت عفو کے اور یہان اقرب من التقویٰ نہ کہا حالانکہ اقرب بفہم تھا کہ مقصود بیان قرب عفو ہی تقویٰ سے کہ قرب تقویٰ عفو سے مستلزم قرب عفو تقویٰ سے ہی پس یہہ عبارت اختیار کی نہ برعکس اوسکے تاکہ مقصود کنایۃ سمجھا جاوے نہ صراحۃ کہ کنایت بلیغ تر ہی صریح سے اور تلویح ادنیٰ تر ہی تصریح سے اور یہہ خطاب ازواج اور زوجات کو شامل ہی اور ان یعفو کہ صیغہ جمع مذکر ہی بسبیل تغلیب واقع ہی اور عفو ازواج کا یہہ ہی کہ زیادہ نصف سے کہ مہر دیا ہو طلب نہ کرین اور عفو زوجات کا یہہ ہی کہ آدھا کہ مہر واجب ہوا ہی نہ لین حق دینا شوہر ونسے ساقط کرین یہہ بات قریب تر ہی تقویٰ سے اور تقویٰ کا بیان یہان بطریق اجمال سن لیجئے کہ یاد رکھنا ضرور ہی تقوے کے تین مرتبے مقرر کئے ہین مرتبۂ اول یہہ ہی کہ اپنے آپکو عذاب جاوید سے بچاوے اور یہہ ادنیٰ مرتبہ ہی تقویٰ کا کہ سبب دور رکھنے نفس اپنے کے انواع شرک سے حاصل ہوتا ہی اسی معنونمین ہی آیت شریفہ وألزمہم کلمۃ التقویٰ اور مرتبہ دوسرا اپنے آپکو گناہون سے دور رکھتا ہی اسی معنونمین ہی ولو ان اھل القریٰ امنوا واتقوا اور اصطلاح اہل شرع مین اس مرتبے کا تقویٰ نام ہی اور مرتبہ تیسرا یہہ ہی کہ شبہات سے بھی اپنے آپکو بچاوے اور بعضے مباحات کہ منجر بارتکاب گناہ ہون اونکے پاس بھی نجاوے اور باطن اپنے کو میل ماسوی اللہ سے چھڑاوے اور بالکلیہ طرف معبود حقیقی کے توجہ بجمیع اعضا وجوارح لاوے اس مرتبے کو تقویٰ حقیقی اور مرتبۂ ولایت کہتے ہین ایسے مرتبے کی اشارت ہی واتقوا اللہ حق تقاتہ کہ کلام اللہ مین وارد ہی اب تھوڑیسی علامات اور شرائط متقیون کی کہ احادیث صحیحہ مین اور آثار صحابہ وتابعین مین وارد ہین مذکور ہوتی ہین تا معنے تقویٰ کے ذہن نشین ہو جاوین ابن حاتم نے معاذ بن جبل سے روایت کی ہی کہ آدمیونکو قیامت کے دن میدان فراخ مین بٹھاوینگے پھر ایک ندا کرنیوالا آواز کریگا کہ متقی کہان ہین سنتے ہی یہہ ندا متقی اٹھینگے اور سایۂ پروردگار مین ایسے متصل مقام تجلی الٰہی مین جاوینگے کہ شان اوس تجلی کی ایک لمحہ ان سے مستور اور محجب نہوگی لوگون نے پوچھا

کہ متقی کونسے لوگ ہین معاذ بن جبل نے فرمایا کہ وہ ہین جو انواع شرک سے اور بت پرستی سے اپنے تئین بچاتے ہین اور عبادت خالص واسطے خدا کے بجالاتے ہین امام احمد اور ترمذی اور سوا اونکے محدثین معتبر نے عطیہ سعدی سے کہ صحابی ہین روایت کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ اس درجہ کو نہین پہنچتا کہ متقیونسے گنا جاوے تا آنکہ چھوڑ دے اون چیزونکو کہ کچھ خطرۂ شرعی جن مین نہ ہووے بسبب خوف کے وقوع حرام سے ایکروز ابوہریرہؓ سے پوچھا کسی شخصنے کہ معنے تقوی کے نیوالونکے کیا ہین کہا اونھونے کہ کبھی راہ پر خار مین گیا ہی تو کہا اوسنے گیا ہون کہا کیا کیا تھا تو نے کہا جہان کانٹا دیکھا اینے وہان سے کنارہ پکڑکر صاف رستے مین جانے لگا کہا یہی حقیقت تقوی کی ہی جب مقدمات دین مین ایسے ہی احتیاط کریگا تو متقی ہوگا اس حکایت کو ابن ابی الدنیا نے کتاب التقوی مین روایت کی ہی اور یہہ بھی اوسی کتاب مین لکھا ہی حضرت حسن بصری رح سے کہ ما زالت التقوی بالمتقین حتی ترکوا کثیرا من الحلال مخافۃ الحرام اور عبداللہ بن مبارک سے بھی روایت کی ہی کہ کہا اگر شخص سو گنا ہونسے بچے اور ایک گناہ سے نہ پرہیز کرے متقیون سے نہین اور عون بن عبداللہ سے روایت ہی کہ تمام تقوی یہہ ہی کہ ہمیشہ آدمی جویائے شرائط تقوی ہوا ور دانست اپنی پر اکتفا نہ کرے جیسے حافظ صحت اور خائف مرض ہوتا ہی اپنی دانست پر اکتفا نہین کرتا امام مالک سے روایت کی ہی کہ وہب بن کیسان نے کہا کہ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک شخصکے واسطے بطریق پند یہہ عبارت لکھی ہی اما بعد فان لاھل التقوی علامات یعرفون بھا ویعرفونھا من انفسھم صبر علی البلاء ورضی بالقضاء والشکر للنعماء وذل لحکم القرآن اور ابن مبارک سے روایت ہی کہ حضرت داؤد نے حضرت سلیمان علیہما السلام کو فرمایا کہ اوپر تقوی آدمی کے تین علامت پر استدلال ہوسکتا ہی اول حسن توکل اوسکا اوپر خدا کے ہو جو پیش آوے دوسری حسن رضا جو عنایت فرماوے تیسری حسن زہد جو چیز فوت ہو سعد مغیرہ نے کہا ہی کہ ایک شخصنے حضرت عیسے علیہ السلام کے پاس آکر کہا کہ مجھے بتاؤ کیونکر متقی ہون فرمایا کہ یہہ امر نہایت آسان ہی ساتھ تمام دل اپنے کے محبت خدا کی بجالا اور بقدر قوت اور طاقت اپنی کے اللہ کے واسطے عمل کرو اور ابنائے جنس اپنی پر ایسی رحمت کر کہ جیسی اپنی جان پر کرتا ہی کہا ابنائے جنس کون ہین فرمایا کہ سب بنی آدم اور جس چیز کو تو دوست نہین رکھتا کہ ساتھ تیرے کرین وہ چیز تو کسیکے ساتھ نہ کر جب یہہ کام کئے تو نے تو حق تقوی کا بجالایا سہم بن منجاب نے کہا کہ تقوی یہہ ہی کہ زبان تیری ذکر خدا سے تر رہے عون بن عبداللہ نے کہا ہی کہ تقوی کی ابتدا حسن نیت ہی اور اللہ سے توفیق اور بندہ کو درمیان اس ابتدا اور انتہی کے حیلے اور شبہات بہت پیش آتے ہین نفس ایک طرف سے اپنی ہی جانب کو کھینچتا ہی شیطان کہ دشمن مکار ہی ایک آن غفلت نہین رکھتا محمد بن یوسف فریابی نے کہا کہ مین نے ایکروز سفیان ثوری کو کہا کہ نام تمھارا لوگون نے ایسا مشہور کیا ہی کہ سب سفیان ثوری کہتے ہین اور تمھین دیکھا مین نے کہ تمام رات سوتے ہو فرمایا اونھون نے کہ خاموش ہو مدار اس امر کا اوپر تقوی کے ہی روایت ہی ایک حکماء عصر سے نزدیک عبدالملک بن مروان کے آیا عبدالملک نے اوس سے پوچھا کہ وصف متقی کا کیا ہی اوس حکیم نے کہا متقی وہ شخص ہی کہ خدا کو اوپر خلق کے اور آخرت کو اوپر دنیا کے اختیار کر کر مطالب اور مطامع سے ہاتھ دھو بیٹھا ہی اور دیدۂ دل سے بمراتب عالیہ روح نظر کر کر متوجہ طرف اوس مراتب کے رہتا ہی آدمی سوتے ہین اور وہ غم ترقی مین بیدار ہی شفا اوسکی قرآن اور دوا اوس کی سخن حکمت اور پند ہی دنیا کو عوض اوسکے مین پسند نہین کرتا اور کچھ لذت اور ہوا اسکی نہین جانتا حاضران مجلس سے کہ اکثر تابعین تھے بات اوسکی پسند کئی اور قتادہؓ سے مروی ہی کہ جب حق تعالی نے بہشت کو پیدا کیا ارشاد کیا کہ کچھ کہہ بہشت نے کہا طوبی للمتقین مالک بن دینار سے مروی ہی کہ تمام قیامت شادی کنندائی متقیان ہی ابوالدرداء سے کسینے پوچھا کہ سب شعر کہتے ہین تم کیون نہین کہتے اونھونے کہا کہ مین بھی شعر کہتا ہون لیکن قابل نہین ہی کہ مجلس شعر مین پڑھون اوسنے کہا کچھ تو مجھے سناؤ تب یہہ بیتین پڑھین شعر یرید المرء ان یعطی مناہ + ویابی اللہ الا ما اراد + یقول المرء فائدتی وذخری + وتقوی اللہ افضل ما استفادا + یعنے چاہتا ہی آدمی کہ دے جاوے آرزو اوسکی اور خدا نہین دیتا مگر اسقدر کہ آپ چاہتا ہی آدمی کہتا ہی کہ ہر چیز مین بیفائدہ اور پس انداز میرے اور حالانکہ تقوی

خدا بہترین فائدہ ہی ابن ابی حاتم نے معاذ بن جبل سے روایت کی ہی کہ مدار کاروبار بہشت اوپر چار فرقے کے ہی اوّل متقی دوسرے شکر گذار تیسرے ڈرانیوالے چوتھے اصحاب یمین ابن ابی شیبہ نے اور ابو نعیم نے حلیۃ الاولیا مین میمون بن مہران سے روایت کی ہی کہ کوئی شخص متقین کے مرتبے کو نہین پہنچتا یہان تک کہ ساتھ نفس اپنے کے ہر روز محاسبہ شدید نہین کرتا مانند اس محاسبہ کے کہ ساتھ شریک اپنے کے کرتا ہی تاکہ سمجھے کہ کھانا میرا کہان سے ہی اور پینا میرا کسجگہہ سے ہی حلال سے ہی یا حرام سے وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ اور مت بھول جاؤ بزرگی درمیان اپنے یعنے ترک تفضل مت کرو آپسمین مرد اندیشہ کرے کہ عورت نکاح مین میرے اگر محبوس ہوئی اور وصال میرسے محروم اور مایوس ہوئی اُنسے تمام مہر دیکر شادان کرون اور عورت تفکر کرے کہ یہہ مرد مجھہ تک نہین پہنچا اور وصل میرسے بہرہ مند نہین ہوا اولیٰ یہہ ہی کہ اوس سے کچھہ نلون اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ تحقیق اللہ تعالیٰ ساتھہ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم جو را ور فضل سے دیکھنے والا ہی معلوم کیجئے کہ سینتالیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ فرضیت صلوٰۃ خمسہ کا اور قیام کا بیچ اونکے نکلتا ہی وہ یہہ ہی حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ محافظت کرو اوپر سب نمازونکے جو فرض ہین ساتھہ قنون اونکے اور حدود اور حقوق اونکے اور نماز بیچ والی کے سمجھہ لیجئے کہ جابجا قرآنمین تاکید اقامت صلوٰۃ ہی اور یہان امر بمحافظت ہی اور اقامت بیچ لغت کے ماخوذ قیام سے ہی یعنے سیدھا کرنا اور قاعدہ ہی کہ جب چیز کو سیدھا کرو تو ہر جزو جزو اوسکیسے اوپر موضع مناسب کے کہ وضع طبعی اوسکا ہی راست اور درست بیٹھتا ہی پس معنی اقامت صلوٰۃ کی بھی یہی ہوئی کہ نماز کو ہر خلل اور کجی سے محافظت کرو خواہ وہ کجی اور خللونکا کام ہو خواہ زبان کا خواہ جوارح اور اعضا کا اور یہہ محافظت بیچ فرضونکے ہو یا بیچ شرائط کے یا سنن کے یا مستحبات کے لہذا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ اقامت صلوٰۃ اتمام رکوع اور سجود اور تلاوت اور خشوع اور اقبال اوپر اوسکے اور بیچ اوسکے ہی اور قتادہ نے کہا ہی کہ اقامت صلوٰۃ محافظت صلوٰۃ ہی اور حفاظت اوپر اوقات نماز کے ہی اور اوپر رکوع سجود کے ہی اور صوفیہ کے نزدیک حفاظت صلوٰۃ کی اور اقامت صلوٰۃ کی سوائے ادائے ارکان اور آداب نماز کے یہہ بھی ہی کہ سر ہر ایک کا دریافت کرے اور قصد کرے کہ اپنے آپکو ساتھہ اس سر کے متحقق کرے اور دریافت کرنا اسرار نماز کا بقصد تحقیق ساتھہ اس اسرار کے مختلف ہی باختلاف مراتب اور استعداد مصلی کے جو مناسب بحال بندی ہی وہ یہان تحریر ہوتا ہی فرمایا ہی عرفانے کہ طہارت نجاست حکمی سے کہ حدث اصغر اور اکبر ہی اور نجاست حقیقی سے کہ بول اور براز اور خون اور ریم وغیرہم ہی اسواسطے نماز مین مقرر کی ہی تاکہ دلالت کرے اوپر تحصیل طہارت کے علائق دنیویسے کہ سب حادث اور نوپیدا ہین اور نوع خبث سے خالی نہین تاکہ وقت توجہ ایک مناسبت ساتھہ اوس جناب منزہ کے حاصل ہو اور قابلیت حضور کی بیچ جناب مقدس کے اور قیام بخدمت مامورہ میسر آوے جیسے حضور بادشاہان مین بدون تقدیم حجامت اور غسل اور استعمال عطریات اور تنظیف جامہ اور بدن نہین جاتے اور قیام اونکی خدمت مین نہین کرتے اور توجہ ظاہری طرف قبلے کے کہ زمین اوس بقعہ پاک کی نشاء جسمیت آدمی ہی اسواسطے کہ تمام زمین اوسی بقعہ سے منبسط ہوئی ہی دلالت کرتی ہی اوپر اوسکے کہ باطن کو بھی متوجہ بجناب حق کہ منشاء وجود آدمی ہی کیا چاہئے اور تکبیر تحریمہ ساتھہ رفع یدین کے اشارہ ہی کہ مصلی کہتا ہی مین نے دونون عالم سے ہاتھہ اُٹھائے اور جناب حق تعالیٰ کو جمیع اکوان سے بزرگتر جانا اور مؤید اس اعتقاد کی دعائے استفتاح ہی کہ اوپر زبان کے جاری کرتا ہی اور کھڑے ہونا دلالت کرتا ہی اوپر استقامت کے بیچ راہ کے اور قرات فاتحہ کی کہ متضمن ثنائے زبانی ہی اور زبان ترجمان دل ہی اوپر اوسکے کہ دل میرا بالکلیہ طرف اوسکے مایل ہی اور اس سورت مین الفاظ خطاب کے مثل ایاک نعبد اور ایاک نستعین ہین اور تخصیص بعبادت اور استقامت دلالت کرتی ہی اوپر اوسکے کہ بسبب کمال توجہ اور میل کے رتبہ مشاہدہ کا اور مخاطبے کا پایا مین نے اور سوال ہدایت کا اور فرار راہ اہل غضب اور ضلالت کیسے دلالت کرتا ہی اوپر اوسکے کہ جبر اور نقص اور میل اور نفرت میرا سب تابع جناب مقدس تیرا ہی پھر رکوع دلالت کرتا ہی کہ بسبب مشاہدہ عظمت الٰہی کے پشت میری خم ہوئی پھر قومہ دلالت کرتا ہی کہ

اس انکسار مین استقامت کئی بینے پھر سجود کہ کمال تذلل ہی بعد انکسار کے اشارہ اوپر کمال تقرب کے کرتا ہی اسواسطے کہ تقرب بمقدو بشر
اسقدر ہی کہ اجزا اپنو نکو یہان تک پست کرے کہ ساتھہ اصل خاکی اپنے کے پیوست کرے اور سجدہ دوسرا دلالت کرتا ہی اوپر دفع تکسیر کے
بحضور قرب پھر قعود اشارہ کرتا ہی بحصول اعزاز اور اکرام اوس جنابسے کہ مجرد قبول فرماکر پروانگی بیٹھنے کی دی پھر سلام دلالت کرتا ہی اوپر
رجوع کے اس سفر باطنی سے پس اسقدر محافظت نماز کی اور لحاظ ان اسرار کا چاہیے ہر موضع کو فرمایا ہی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
نہین قبول فرماتا ہی اللہ نماز بندہ کی جبتک کہ نہ شاہدی دے بیچ نماز کے دل اوسکا جیسا شاہدی دیتا ہی بدن اوسکا اور تحقیق آدمی ہمیشہ
نماز پڑھتا ہی اور نہین لکھا جاتا دسوان حصہ اوسکا جب دل غافل ہوتا ہی اور حدیث مین ہی جب کھڑا ہوتا ہی مصلی نماز کو اٹھا
لیتا ہی اللہ حجاب درمیان سے اپنے اور اوسکے اور منہہ اوسکا بوجہہ اللہ ہوتا ہی اور حدیث مین ہی کہ بندہ جب نماز کو کھڑا ہوتا ہی
تو روبرو رحمن کے ہوتا ہی جب اور کی طرف التفات کرتا ہی تو حق تعالی فرماتا ہی کسکی طرف متوجہ ہوتا ہی تو اے ابن آدم کیا کوئی
مجھسے بھی بہتر ہی میری طرف متوجہ ہو حضرت جنید بغدادی نے فرمایا ہی کہ ہر چیز کی ایک صفوت ہے اور صفوت خلوت کی تکبیر اولی ہی اور
کہا ہی بعضے اہل قلوب نے کہ الصلوة بالله من الله الی الله بمشاهدة الله خالصة لله صادرة من الله اور جب اٹھہ اوٹھا دے
دنیا اور آخرتکو پس پشت ڈالدے اور دلسے ماسوی اللہ نکالدے چنانچہ حدیث مین وارد ہی نماز پڑھہ ایسی کہ جو دور کرے ہوا تیری اور خواہش
تیری عوارف المعارف مین لکھا ہی کہ جب بندہ وضو کرتا ہی واسطے نماز کے بھاگتا ہی اوس سے شیطان بیچ کنارہ زمین کے ڈر کر کہ اوسنے
تیاری کی دربار پروردگار کے جانے کی جب اوسنے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا پردہ ہوگیا درمیان اوسکے اور شیطان کے ایسا کہ اوسے دیکھتا ہی
نہین اور توجہ فرمائی طرف اوسکے بلکہ جہاںتک جب اوسنے تکبیر اولی کہی اوسنے دیکھا کہ کوئی چیز اوسکے دلمین بڑی ہر گز نہین ہی مجھہ سے کہا
سچ کہتا ہی تو مین ہی اکبر ہون بیچ دل تیرے جب کہتا ہی تو تا آخر حدیث اور سر اللہ اکبر مین بحسب کن یہہ ہی کہ غفلت سے نکلے یا ترقی کرے
بس اللہ اکبر کو ساتھہ لحاظ کبریائی اوسکے اسطرح کہے کہ آپ نزدیک ہے عوارف مین لکھا ہی حدیث سے کہ نماز مین چار ہیئت اور چھہ ذکر ہین قیام رکوع
اور سجود قعود تلاوت قرآن تسبیح حمد استغفار دعا درود یہہ دس چیزین اوپر دس قسم ملائکہ کے منقسم ہین ہر ہر قسم کے فرشتے دس دس ہزار ہین
پس مصلی دو رکعت نماز مین لاکھہ فرشتونکی عبادت کرتا ہی کہا ہی بعضے کبرانے کہ نماز اصل جمیع عبادت بدنی ہی اسواسطے کہ مشتمل ہی اوپر
طہارت اور استقبال قبلہ کے اور اوپر ذکر اور تسبیح اور تہلیل اور شہادتین اور درود اور دعا کے کہ اصول عبادات زبان ہین اور مشتمل ہی
اوپر معنی صوم کے کہ عبارت حبس نفس سے ہی مشتہیات سے بلکہ نماز مین بہ نسبت صوم کے زیادتیان بہت ہین اسواسطے کہ آنکھہ کو بھی التفات غیر
سے نگاہ رکھنا ہی اور زبان کو بھی سوا ذکر نام اوسکے اور تلاوت کلام اوسکے بند کرنا ہی اور پانونکو بھی حرکت سے طرف مقصد دوسرے ٹھہرانا
ہی اور ہاتھونکو بھی دادوستد سے کھینچنا ہی علی ہذا القیاس قوت خیالیہ اور فکریہ کو بھی محرمات سے بچانا ہی اور یہہ معنی صوم مین تحقیق نہین
اور اوپر معانی حج کے بھی مشتمل ہی کہ تکبیر تحریمہ اوسکی بجائے احرام ہی اور استقبال قبلہ کا بجائے طواف اور قیام بجائے وقوف عرفات ہی اور رکوع
اور سجود اور حرکات دوریہ رکعات مثل سعی کے ہی کہ درمیان صفا اور مروہ کے بجالاتے ہین اور اوپر معانی زکوٰۃ کے بھی شامل ہی اسواسطے کہ
بذل مال برائے ستر عورت اور تحصیل الات طہارت اسمین واجب ہی اور وقت گواہ ہی اوقات مین سے خالی منافع سے کر مصروف بحکم خدا
رکھنا مثل جدا کرنے مال کے سے واسطے جدا کرنے مصارف الہی کے اور متضمن عبادات جمادات کو بھی ہی کہ بیٹھنا ہی اور عبادات چرندہ کو بھی ہی
کہ رکوع ہی اور عبادات جانوران پرندہ کو بھی ہی کہ ذکر اور تلاوت اسماء الہی ہی بالحان خوش ۵ الحان خوش سے ہر مرغ لیتا ہی نام تیرا
اللہ ذات تیری اللہ مقام تیرا + اور شامل ہی عبادات حشرات کو بھی کہ سجود ہی اور عبادات اشجار و نباتات کو بھی کہ قیام ہی اور عبادات جمیع
فرق ملائکہ کو بھی اس اقسام سے اور عبادت کروبیین کو بھی کہ استغراق مشاہدہ ہی پس نماز ان سب عبادات کو شامل ہی اسواسطے کہ مرتبہ اوسکا
جمیع عبادات سے بلند تر ہی کہ یہہ ہیئت جامعہ عبادات بدنی اور نفسی ہی لہذا حدیث شریف وارد ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

پوچھا کہ کونسا عمل اعمال سے افضل ہی فرمایا الصلوٰۃ لوقتہا نماز وقت پر پڑھنا وقت فجر نماز کا صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ہی اور مستحب نصف اخیر ہی اور وقت نماز ظہر کا زوال آفتاب سے مثلین تک نزدیک امام اعظم کے اور نزدیک صاحبین کے ایک مثل تک اور بہ مثل اور مثلین تک پہنچنا سایہ کا ہی سوا سایۂ اصلی کے اور وقت عصر کا بعد خروج وقت ظہر کے سے علی اختلاف المذہبین غروب شمس تک اور وقت مغرب کا غروب شمس سے تا غیبوبت شفق کہ سفیدی بعد سرخی کے ہی یہی مذہب امام اعظم کا ہی موافق قول حضرت ابو بکر اور عمر اور معاذ بن جبل اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم کے اور صاحبین کے نزدیک شفق عبارت سرخی سے ہی اور یہہ قول ابن عمر اور ابن عباس کا ہی اور وقت عشا کا اور وتر کا بعد غروب شفق سے علی الاختلاف تا صبح صادق ہی مگر یہہ کہ تقدیم وتر کی عشا پر جائز نہیں بسبب وجوب ترتیب کے فروض خمسہ مین سمجھ لیجئے کہ صلوٰۃ خمس اس آیت سے کیونکر نکلتے ہین حافظوا علی الصلوٰۃ مین کہ صیغہ جمع کا ہی استعمال جمع کا تین پر بھی آتا ہی جائز ہی کہ تین ہی ہون تشریح اوس مقام کی یون ہی کہ صلوٰۃ وسطی کا عطف اوپر جمع کے ہے اور عطف مقتضی مغایرت کا ہوتا ہی پس وسطی ملکر ساتھ جمع کے کہ خود مغائر جمع ہی چاہئے کہ پانچ سے کم نہوا سواسطے کہ اگر تین نمازین جمع سے لیکر چوتھی وسطی اوسمین ملاکر چار ٹھہرائے تو یہہ قابلیت ہی نہین رکھتا وسطی کی اور اگر اوس سے کم لیجئے تو مقرون بجمع نہین ہوتا پس یہہ آیت دلیل ہی کہ عدد نماز شبانروزی کی پانچ سے کم نہین باقی رہا یہان ایک سوال جواب طلب وہ یہہ ہی کہ عطف ہر چند مقتضی مغائرت کا ہی لیکن اقتضائے اس کا نہین کرتا کہ معطوف جمع کا داخل بیچ جمع کے نہوا سواسطے کہ بہت جگہہ اسطرح وارد ہی جیسے اس آیت مین من کان عدوا للہ وملئکتہ ورسلہ وجبرئیل اور اللہم صل علی محمد وآلہ وصحبہ کہ جبرئیل ملائکہ مین داخل ہین اور اصحاب آل مین یہان بھی اسی طرح ہو کہ حافظوا علی الصلوٰۃ والصلوٰۃ الوسطی صلوٰۃ وسطی کو داخل صلوٰۃ مین کہئے بلکہ وسطی مؤنث اوسط کی ہی اور اوسط افعل التفضیل ہی اور افعل التفضیل کی جو اضافت طرف جمع کے کرتے ہین تو بعض اس سے مراد لیتے ہین جیسے افضل القوم اور اکمل الناس اسطرح پر عطف وسطی کا اوپر تین کے بھی ہو سکتا ہی چنانچہ کہتے ہین کہ ہولاء الثلثہ واوسطہم پس اس نوع سے یہہ آیت دلیل نہین ہی کہ عدد صلوٰۃ کے پانچ سے کم نہون جواب اوسکا یہہ ہی کہ یہہ اعتراض جب وارد ہوتا کہ وسطی جمع مذکور کی ہوتی اور اوسمین داخل ہوتی جیسے جبرئیل ملئکہ مین اور اصحاب آل مین داخل ہین بخلاف یہان کے کہ صلوٰۃ وسطی داخل ہی نہین ہی بیچ صلوٰۃ کے یہہ اور ہی نماز ہی کہ واو عاطفہ لاکر ان نمازون مین ملا دیا ہی اور اضافت افعل التفضیل کا جواب یہہ ہی کہ وسطی کی اضافت طرف جمع کے کہ صلوٰۃ مفروضہ ہین کب ہی اسواسطے کہ سب افراد مفروضات کے متصف بتوسط کہان ہو سکتے ہین جو وسطی بہ نسبت مفروضات کے اشد توسطا ہو اور صلوٰۃ وسطی نماز درمیان والی کو کہتے ہین اور درمیان کی چیز افضل ہوتی ہی پس فاضلہ تین نمازہا نماز وسطی ہی اسیواسطے محافظت مین بخصوصیت اوسکا مذکور فرمایا اور اختلاف ہی اوسمین کہ وسطی کونسی نماز ہی کہا ہی حضرت عمر اور حضرت علی اور حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ اور حضرت حفصہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہم نے اور سوا انکے اکابر صحابہ نے کہ نماز عصر کی ہی اور امام اعظم کا بھی یہی قول ہی بموجب حدیث شریف کے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم الاحزاب مین شغلونا عن صلوٰۃ الوسطی صلوٰۃ العصر اور وسطی واسطے اسکے فرمایا کہ دو نمازین دن کی ایکطرف اسکے ہین کہ ایک طرف مین قصر ہی اور دو سرمین نہین اور دو نمازین رات کی دوسری طرف اوسکے ہین اسیطرح کی کہ شام اور عشا کی ہین ایکمین قصر ہی دو سرمین نہین اور فضل اوس نماز کو اسواسطے ہی کہ وقت ادا مین اوسکے شغل آدمیونکو تجارت کا اور کسب معاش کا اور بازار جانیکا اور ملنے جلنے کا ہوتا ہی لہذا تاکید اوسکی فرمائی اور حدیث مین آیا ہی کہ من ترک صلوٰۃ العصر فقد حبط عملہ اور بعضے کہتے ہین صلوٰۃ مغرب کی ہی چنانچہ ابن عباس اور ابن زبیر سے روایت ہی اور وجہ وسطی ہونیکی اوسکے یہہ ہی کہ یہہ نماز درمیان مین ہی دو دنکی نمازونکے کہ ظہر اور عصر ہین اور دو رانکی نمازونکے کہ عشا اور فجر ہین یا یہہ وجہ ہی کہ نماز فرض کی یا چار رکعات ہین یا دو اور یہہ درمیانمین ہی چار اور دو کے تین رکعات یا یہہ وجہ ہی کہ درمیان دو نماز سرّیہ کے کہ ظہر اور عصر ہی اور دو نماز جہریہ کی کہ عشا اور فجر ہی واقع ہی اور بعضے کہتے ہین نماز عشا کی ہی اسواسطے کہ درمیان وتر ین کے واقع ہی تین رکعات مغرب کی ادھر ہین اور تین رکعات وتر کی اودھر ہین یا یہہ وجہ ہی کہ درمیان دو

نماز جہریہ کے واقع ہی ادھر مغرب ہی اور ادھر فجر ہی یا درمیان ایسی نمازونکے واقع ہی کہ جسمین قصر نہین ایکطرف مغرب ہی دوسری طرف فجر ہی اور بعضے کہتے ہین کہ نماز فجر کی ہی چنانچہ انس بن مالک اور معاذ بن جبل اور جابر اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم نے کہا ہی کہ صلوٰۃ وسطیٰ یہی ہی کہ درمیان سواد لیل اور بیاض نہار کے واقع ہی یا درمیان دو نماز لیلی کے اور دو نہاری کے ہی یا درمیان ایسی نمازونکے ہی کہ جنمین قصر واقع ہی عشا اور ظہر اور بعضے کہتے ہین کہ نماز ظہر کی ہی چنانچہ ابن عمر اور زید بن اسامہ سے روایت ہی اور وجہ وسطیٰ ہونے کی یہہ ہی کہ اوسے وسط نہار مین پڑھتے ہین یا درمیان ہی صلوٰۃ نہاریہ کے کہ ادھر فجر ہی اور ادھر عصر ہی اور بعضے کہتے ہین صلوٰۃ وسطیٰ غیر معین ہی مثل شب قدر کے تاکہ محافظت سب نمازونکی کرین روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے نماز وسطیٰ اور عصر اسے معلوم ہوتا ہی کہ وسطیٰ ان چارون نمازونمین سے ایک ہی کہ عصر کو اور اوسکے واسطے فضل کے بیان فرمایا پس نماز وسطیٰ درمیان اوننمین پانچ نمازونکے ہی جیسے اسم اعظم اسمار الٰہی مین اور شب قدر لیالی مین اور ساعت اجابت روز جمعہ مین اور کیمیا کی بوٹی نباتات مین اور سنگ پارس احجار مین کہ بمقتضائے حکمت اوس حکیم مطلق نے علی العموم فاش نہین فرمایا پس آدمیکو چاہیئے کہ بمقتضائے اختلاف روایات ہر نماز کو وسطیٰ سمجھکر محافظت وقت کی اور شرائط اور ارکان اور واجبات اور سنن اور مستحبات اوسکی کرتا رہے اور بہر از خشوع اور خضوع اور تذلل اور انکسار اور عجز اور افتقار ادا کرے وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ اور کھڑے ہو بیچ نماز کے واسطے خدا کے چپکے یعنے اوس حالت مین کہ چپکی لگ جاوے خوف الٰہی سے اور دیدۂ بادشاہی سے تمسک کیا ہی صاحب ہدایہ نے اسی آیت کو اوپر فرضیت قیام نماز کے چنانچہ کہا ہی والقیام بقولہ تعالیٰ وقوموا للہ قانتین اور قانتین کے معنے تفسیر احمدی والینے مصلین کے لکھے ہین یعنے درحالیکہ دراز کرنیوالے ہون قیام کے تئین بعضونے کہا ہی درحالیکہ زاری کرنیوالے ہون بعضون نے کہا ہی درحالیکہ ڈرنیوالے ہون بعضے کہتے ہین مطیعین کے معنے ہین بعضے کہتے ہین قانتین کے معنے ذاکرین کے ہین چنانچہ کشاف والینے ذاکرین کے معنے کہے ہین اور بحر مواجمین لکھا ہی کہ یحییٰ بن یحییٰ نے باسناد صحیح زید بن ارقم سے روایت کی ہی کہ اونھونے کہا کہ ہم کلام کیا کرتے تھے نمازمین لوگونسے جب یہہ آیت نازل ہوئی قوموا للہ قانتین امر کیا ہمین ساتھہ سکوت کے اور نہی فرمائی کلام سے اور صاحب کشاف نے عکرمہ سے روایت لکھی ہی پس اسصورتمین کہ قانتین بمعنی ساکتین کی کہئے تو یہ حرمت تکلم کی نازمین اس آیت سے نکلتی ہی بعضے کہتے ہین قنوت سے مراد دعائے قنوت ہی بیچ صلوٰۃ صبح کے چنانچہ بیضاوی مین اس سبب سے روایت ہی اس قول پر تائید واسطے اونکے ہی جو دعائے قنوت نماز فجر مین واجب کہتے ہین لیکن اشارہ طرف نماز وتر کے خوب ہوسکتا ہی کہ پانچون نمازین پہلے بیان فرمائی پھر ارشاد کیا کہ کھڑے ہو بیچ نماز وتر کے درانحالیکہ دعائے قنوت پڑھنے والے ہو معلوم کیجئے کہ اٹھالیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جسے مسئلہ سقوط قیام اور سقوط توجہ الی الکعبہ وقت خوف کے نکلتا ہی وہ یہہ ہی فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا پس اگر ڈرو تم کسی دشمن سے یا آدمی کشندہ سے یا جانور درندہ گزندہ سے پس نہین فرض قیام اوپر تمہارے اور توجہ بقبلہ بلکہ ہو تم مختار درمیان اوسکے کہ نماز پڑھو پیادہ یا سوار مرکب پر فرادی ساتھہ اشارہ کے جس سمت کو کہ میسر ہو قبلہ کیطرف رو ہو یا پشت ہو چنانچہ مدارک مین ہی اور یہی ہدایہ مین ہی کہ اگر خوف شدید ہو تو نماز پڑھو سوار فرادی جسطرف چاہو یا تامی رکوع اور سجود جب قادر نہو طرف توجہ قبلہ کے بدلیل آیت مذکورہ کہ ساقط ہوگئی توجہ الی الکعبۃ بضرورت اور امام محمد سے ہی کہ پیدے بجماعت اور اختلاف ہی حال مسابقت اور مشی مین پس نزدیک ہمارے نہین جائز اور نزدیک شافعیہ کے جائز ہی ہمارے نزدیک رجال کی معنی قائمین علی الرجل ہین اور امام شافعی کے نزدیک ماشین علی الرجل ہین چنانچہ ملاجیون نے تفسیر احمدی مین لکھا ہی اور حاصل تفسیر حسینی والیکا یہہ ہی کہ پڑھو نماز حال خوف مین پیدل راہ چلتے ہوئے اگر ٹھہرنیکو یعنے امکان نہو قیام کا ایک مکان مین بقول امام اعظم اور بقول شافعی حالت مشی مین باوجود خوف نماز ٹھہرنا ممکن ہوتا ہو اور سوار نماز پڑھو جنگ مین جسطرح ہوسکے رو بقبلہ یا پشت بکعبہ اور رجال جمع راجل کی ہی جیسے قیام جمع قائم کی اور رجالا منصوب ہی ساتھہ حال ہونے کے اور رکبانا کا عطف ہی اوپر اوسکے فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ پس جب امن مین آؤ

پس یاد کرو تم اللہ کو اکثر مفسرین ذکر سے مراد نماز لیتے ہین یعنے نماز پڑھو تم جیسا سکھایا ہی تم کو بعضون نے کہا ہی مراد ذکر سے شکر ہی یعنے جب امین ہو تو شکر کرو اللہ کا جیسے تھین تعلیم کئے گئے ہین آداب اور شرائط اوسکے جو کچھ تھے تم جانتے اس جملہ مین شرطیہ کا عطف اوپر شرطیہ پہلے کے ہی کہ فان خفتم ہی اور خوف نسبت امن کے اندک ہی اسواسطے ان ختم مین ان کا استعمال کیا اور جو امن نسبت خوف کے پیشتر تھا اسی جہت سے فاذا امنتم مین اذا لائے اور حاصل معنو کا یہہ ہی کہ جب خوف زائل ہو تم سے تو نماز پڑھو جسطرح تعلیم کی ہی تم کو اور تم نہین جانتے تھے کیفیت اوسکی یعنے نماز امن جیسے پہلے پڑھتے تھے خوف سے حالت امن مین کھڑے ہو کر متوجہ طرف قبلہ کے باقی رہا یہان ایک خدشہ وہ یہہ ہی کہ تعلیم اوس چیز کی ہوتی ہی کہ معلوم نہووے پس علمکم سے نکلتا تھا کہ قبل تعلیم کے نہین جانتے تھے پھر مالم تکونوا تعلمون کے لانیکا کیا فائدہ ہو ا جواب اوسکا یہہ ہی کہ فائدہ اوسکا تتمیم ہی اور تتمیم اوسے کہتے ہین کہ کلام مین فضلہ لے آوین واسطے دفع ابہام ماسبق کے چنانچہ یہان مالم تکونوا تعلمون ارشاد کر کر تصریح کر دی ساتھ نجاننے اونکے پیش از تعلیم اور تشریح فرما دی ساتھ عجز اونکے کے قبل از تلقین اور پھر رجوع کی یہانسے طرف مسائل عدت اور طلاق کے معلوم کیجئے کہ انچالیسوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ بیان وصیت نفقے کا عدت والیونکے نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ اور جو لوگ کہ مرجاتے ہین تم مین سے وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا اور چھوڑ جاتے ہین جورو ین عرب مین پہلے رسم تھی کہ جو عورتین رانڈین ہو جاتی تھین تو ایک برس تک لباس کہنہ مین بے تزین اور تجمل اپنے کے گھر مین بیٹھین رہتین تھین اگر شہر والیان ہوتی تھین تو شہر مین وارث شوہر کے اونکے واسطے مکان علیحدہ بنا دیتے تھے اس مین سال تمام کرتی تھین اور اگر جنگل والیان ہوتی تھین تو خیمہ علیحدہ مین بسر کرتی تھین اور ایک برس تک باہر اس سے نہین نکلتی تھین اور نفقہ اولیائے شوہر سے لیتی تھین اور جب گھر سے باہر نکلتین تو نفقہ ساقط ہو جاتا تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ مین تشریف لائے ایکمرد طایفی مرگیا اور اوسکی عورت اور پسر اور مان اور باپ رہگئے آنحضرت نے ترکہ پسر اور والدین پر تقسیم کر دیا اور جورو کو کچھ نہ دلوایا مگر حکم فرمایا کہ ایکسال ترکے مین سے نفقہ اوسے پہنچا دین یہہ آیت نازل ہوئی اور حکم صادر ہوا کہ جو تم مین سے مرجاوین اور جورو ین اونکی رہجاوین وَصِيَّةً لِّأَزْوَاجِهِم وصیت کر جاوین واسطے بی بیون اپنی کے وصیت منصوب علی المصدریۃ ہی بفعل محذوف اسی یوصون وصیۃ اور بعضون نے برفع پڑھا ہی اور مبتدا خبر محذوف کا کہا ہی اسی فعلیہم وصیۃ مَّتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ فائدہ دینا ساتھ نفقے اور کسوت کے اور مسکن کے ترکہ شوہر سے ایک برس تک نہ نکالدینا مسکن مقرر سے اور اگر خود نکلجاوے قبل انقضائے سال کے نفقہ اور کسوت اونکا نہین ہی فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ پس اگر نکلجاوین بعد ایک برس کے یا درمیان ہی مین برس کے نکلجاوین لیکن بسبب ایسے عذر کے کہ سوا باہر نکلنے کے چارہ نہو پس نہین گناہ اوپر تمھارے اسی اولیائے شوہر فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ بیچ اس چیز کے کہ کیا انھون نے بیچ جانون اپنی کے آراستگی اور زیبایش اپنی لباس و زیور سے اور طلب شوہر سے مِن مَّعْرُوفٍ اوس چیز سے کہ موافق شرع اور مطابق طبع ہو وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ اور اللہ غالب ہی انتقام لیتا ہی جو کوئی مخالفت امر اوسکی کرے اور حکمت والا ہی جو فرماتا ہی اوسمین حکمت ہوتی ہی حکم اس آیت کا ترکہ شوہر سے عورت کو دینا اور ایک برس تک عدتین بیٹھنا ناہی منسوخ ہی ساتھ آیت میراث کے کہ پہلے مذکور ہوئی ہی کہ چار مہینے اور دس روز عدت کے ہین اگر یہان کوئی سوال کرے کہ یہہ آیت جسے منسوخ کہتے ہو پیچھے ہی اور آیت ناسخ جسے ٹھہرائے ہو وہ پہلے مذکور ہی جسمین اربعۃ اشہر و عشرا ہی پس نہ کیونکر ہو سکے کہ منسوخ کو ابھی آئی نہین کہ ناسخ پہلے ہی آگئی جواب اوسکا یہہ ہی کہ کتابت مصحف مین منسوخ بعد ناسخ کے ہی اور نزول مین تقدیم منسوخ کی اوپر ناسخ کے ہی اور اعتبار ناسخ اور منسوخ ہونمین نزول کا ہی نہ کتابت کا معلوم کیجئے کہ بچاسوین آیت آیات مسایل سے کہ جس سے مسئلہ وجوب نفقہ عدت مطلقات کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ اور واسطے طلاق والیون کے فائدہ دینا ہی ساتھ اچھی طرح کے معمول شرع اور مقبول طبع ہی عطف اس آیت کا اوپر آیت والذین یتوفون منکم کے ہی اسمین بیان نفقہ عدت وفات تھا لیکن وہ حکم منسوخ ہی اب اور اسمین بیان نفقہ عدت مطلقات ہی اور یہہ حکم غیر منسوخ ہی بالاتفاق اور متاع کے معنے نفقے کے ہین اور یہی مختار ہی صاحب

مدارک کا پس معنے آیت کے یہہ ہین کہ واجب ہی نفقہ مطلقات کا ازواج پر جبتک وہ عدت مین ہون اور مدت عدتکی چار مہینے دس دن ہین برابر ہی کہ طلاق رجعی دیا ہو یا باین یا سوا اوسکے اور طلاق دیا ہوا ور خلاف ہی امام شافعی کا طلاق باین مین اور بعضونے کہا ہی کہ متاع سے مراد متعہ ہی جیسی آیت متوعن علی الموسع قدرہ وعلی المقتر قدرہ متاعا بالمعروف سے مفہوم ہوتا ہی بامعنی یہہ آیۃ بیان متعہ مستحب مین ہی کہ بیچ حق تمام مطلقات کے ثابت ہی اور اگلی آیت حقا علی المتقین لزوم اعتقاد مین ہی والا استحباب مین لزوم کہان اور یا مبنی حق ان مطلقات کے ہی کہ ماسبق مین مذکور نہین پھر تقدیر آیت و متعوہن آہ بیان وجوب متعہ مین تھی اور یہہ بیان استحباب متعہ مین نزدیک ہمارے حنفیہ کے ہی اور امام شافعی کے نزدیک مراد مطلقات سے اعم ہی اور آیت محمول اوپر وجوب کے ہی جبکہ ایک دو قول ایکے کا ہی لہذا کہا ہی صاحب بیضاوی نے مناسب تر ہی متعہ واسطے تمام مطلقات کے بعد وجوب متعہ کے واسطے ایک کے ان مطلقات سے کہ وہ مطلقہ غیر مدخول بہا ہی تفسیر احمدی والیلئے لکھا ہی کہ نہین پوشیدہ رجحان توجیہ متعہ کا اور ضعف توجیہ نفقہ کا لہذا اختیار کیا ہی اسکو صاحب کشاف نے اور نہین ذکر کیا اوسکا امام زاہد نے اور فخر الاسلام نے اور صاحب ہدایہ نے باوجودیکہ حنفی تھے یہہ تتمہ مسائل عدت اور طلاق کا ہی کہ سورۂ بقرہ مین مذکور ہین اور باقی مسائل اوسکے سورۂ طلاق مین آوینگے انشاء اللہ تعالی حقا علی المتقین لازم ہوا اعتقاد کرنا اوس کا اوپر پرہیزگارونکے یا لازم کیا اللہ نے لازم کرنا کر اوپر مؤمنین کے بعضے اوسکو متصل بہمہ اوامر اور نواہی ماسبق جانتے ہین متعلق بیان استحباب متعہ کا نہین پہچانتے ہین اس تقدیر پر اشکال مذکور وارد نہین ہوتا اور احتیاج اوپر لزوم اعتقاد کے حمل کرنیکی طرف نہین پڑتی حاصل معنونکا اوپر تقدیر اول کے یہہ ہی کہ ثابت ہی یہہ قول ثابت ہونا کر کر اوپر پرہیزگارون اور خداترسونکے واجب کو واجب جانتے ہین اور مستحب کو مستحب اور حدود خدا سے تجاوز نہین کرتے اور اپنے تئین بد اعتقادی مین نہین ڈالتے اور بتوجیہ ثانی یہہ معنی ہوئی کہ ثابت ہین سب اوامر اور نواہی مذکورہ اور تمام تکلیفات مسطورہ ثابت ہونا کر اوپر مومنین کے کذلک یبین اللہ لکم ایاتہ لعلکم تعقلون اسیطرح جیسے یہہ احکام بیان فرمائے روشن کرتا ہی اللہ واسطے تمھارے احکام اپنے جن جنمین تم محتاج ہو تو کہ سمجھو تم اور معقول مین اونکی عقل کو کام فرماؤ اور چھوڑو باطلہ تو ہم کو معلوم کیجئے کہ ایکا دونون آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ عدم فرار کا وبا اور طاعون سے نکلتا ہی وہ یہہ ہی الم تر الی الذین خرجوا من دیارہم آیا نہین دیکھا تونے یا نہین جانا تونے اور نگاہ تعجب نہین نظر کی طرف اون لوگون کے کہ نکلے گھرون اپنے سے وہم الوف اور وہ ہزارون تھے حذر الموت ڈر موت کیسے پہلے آیت سل بنی اسرائیل مین حکایت اور شکایت بنی اسرائیل کی تھی اور اس آیتمین حکایت اور شکایت اونھین کی ہی اور درمیان دونون کلام کے اتصال معنوی ہی حاصل معنوی ہی کہ حاصل دونون کا شناعت احوال اور قباحت اعمال بنی اسرائیل ہی اور جملہ معترضہ درمیان کلام مین مناسب موقع موقع پر واقع ہین اور یہان خطاب مخاطب غیر معین کو ہی کہ جسنے یہہ قصہ سنا ہی پورے پورے لوگونکی زبانی یا اخبار یہود و نصاری کہ اخبار گذشتگان پڑھتے تھے اوسنے معلوم کر رکھی ہی یہہ کہانی اسوجہ پر استفہام واسطے تقریر کے ہی کہ مخاطب اقرار کرے اور اگر خطاب اون لوگونکو کہئے کہ نہین جانتے یہہ قصہ تو اس تقریر پر استفہام واسطے تعجب کے ہی کہ نہ سننا اور نہ جاننا اس قصہ مشہور کا ایک امر عجیب ہی اور ہم الوف حال ہی اور حذر الموت مفعول لہ ہی خبر جواب کا بعضے مفسرین نے قصہ اوسکا یون بیان فرمایا ہی کہ قریہ داوردان مین کہ حوالی واسط مین واقع ہی طاعون ظاہر ہوئی بعضے جو نکلگئے وہان سے اکثر اومنمین سلامت رہے اور جو لوگ وہان رہے اغلب اونمین سے مرگئے پھر دوسرے برس وبا نے عود کیا تمام لوگ اوس دیہہ کے کہ آٹھ ہزار تھے یا چالیس ہزار تھے یا ستر ہزار تھے یکبارگی سب کے سب دیہہ سے نکلگئے مرنیسے ڈر کر جب وادی مین درمیان دو پہاڑ کے پہنچے فقال لہم اللہ موتوا پس کہا واسطے اونکے اللہ نے مرجاؤ معالم مین لکھا ہی کہ دو فرشتے بھیجے اللہ نے ایک نے اعلائے وادی مین دوسرے نے اسفل وادی مین کھڑے ہوکر ندا کی کہ مرجاؤ سبکے سب ایکبارگی مرگئے لوگ اطراف و جوانب سے دفن کرنیکو آئے پس عاجز ہوگئے بسبب کثرت مردونکے دفن کرنیسے آخر الامر ایک دیوار گرداونکے کھینچکر چلے گئے مدت گذر گئی اونکو مرے ہوئے اور سوا استخوان کے اونکا کچھ باقی نرہا ثم احیاہم پھر زندہ کیا اونکو اللہ نے اوصورت

اوسکی یون ہوئی تھی کہ ایکروز حزقیل بن بوری کہ تیسرے خلیفے تھے موسیٰ علیہ السلام کے اوپر اوس مکان کے گذرے اور تو وہ استخوان کا مشاہدہ کیا کہ الٰہی جیسا اثر ہیبت کا انکو دکھایا ہی نظر رحمت کی بھی انکے حال پر فرما خطاب جناب الٰہی سے پہنچا کہ فلان کلمہ کہہ تاکہ زندہ کرون مین اونکو حزقیل نے وہ کلمہ کہا حق تعالیٰ نے اونکو زندہ کیا اِنَّ اللّٰہَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَی النَّاسِ تحقیق اللہ تعالیٰ البتہ صاحب فضل اور رحمت کا ہی اوپر بندونکے وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْکُرُوْنَ اور لیکن بہت آدمی نہین شکر کرتے خصوصا بنی اسرائیل کہ ایسے معجزے دیکھتے تھے اور متابعت نہین کرتے تھے بعضے مفسرین نے قصہ اسکا اسطرح بیان کیا ہی کہ یہہ قوم بنی اسرائیل سے تھی بادشاہ نے انھین جہاد کو بھیجا تھا یہہ بھاگ گئے خوف قتل سے پس مار ڈالا اونکو اللہ نے آٹھ روز پھر زندہ کیا اونکو اور الوف کے معنے بعضے متابعونکے کہتے ہین اور الف کی جمع جانتے ہین جیسے قاعدہ کی جمع قعود اور جالس کی جمع جلوس اور یہہ معنی کہتے ہین کہ وہ آپسمین الفت کرنیوالے تھے اور موتوا کہنے مین کنایت ہی مارنیسے اور اشارہ بفنا و ہلاکت پہنچانیسے اور اماتہ اللہ نہ کہا تعبیر بکنایہ کیا کہ ابلغ ہی صریح سے اور یہہ مارنا اور ہلاکت کرنا تنبیہ ہی واسطے ان لوگون کے کہ موت سے بھاگتے ہین تاکہ سمجھین کہ مرگ سب جگہہ پہنچتی ہی کہین جائے بند نہین اور بھاگنا اس سے مطلق سود مند نہین چنانچہ اور جگہہ حق تعالیٰ فرماتا ہی اینما تکونوا یدرککم الموت جہان تم ہوگے پہنچیگی تمھین موت اور تحمل و تباہی غازیونکو اور پردلاوری کے میدان جنگ مین اور محاربونکو اوپر شجاعت کے عرصۂ مصاف مین تاکہ معلوم کرین کہ موت آنیوالی ہی جہان ہوگے اگر بکار خدا آوے تو بہتر ہی اور جو بکار خدا مرے تو خوشتر ہی مطلع رہیے دلدار مرجاوین جو مرنا ہو تو ایسا ہو + وہ گذرے لاش پر جیسے گذرنا ہو تو ایسا ہو + سمجھہ لیجئے کہ وبا سے بھاگنا اور جنگ کفار سے بھاگنا دونون منع ہین چنانچہ مؤید اسکی حدیث شریف ہی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے الفار من الطاعون کالفار من الزحف بھاگنے والا وبا سے مثل بھاگنے والیکے ہی حرب سے پس اسی مسلمانو عبرت پکڑو وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اور کارزار کرو بیچ راہ خدا کے واسطے آشکار کرنے دین کبریا کے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ اور جانو یہہ کہ خدا سننے والا ہی قول متخلفان جہاد کا کہ عذر نا پسندیدہ پر تمسک کرتے ہین جاننے والا ہی مافی الضمیر کو اُن کے سگنہ سے باز رہین بندگان یہہ ہی تعلیم + جگہہ جگہہ جو کہا ہی کہ ہون سمیع و علیم + مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ کون ہی وہ شخص کہ بخلوص نیت قرض دے خدا کو یعنے بندگان درماندہ خدا کو کہ قرض مانگین قَرْضًا حَسَنًا قرض نیک یعنے قرض دینے مین تجمیل کرے یا منت نرکھے یا طلب عوض کی نہو حدیث صحیح مین وارد ہی کہ ثواب قرض دینے کا صدقہ سے زیادہ ہی اور بعضے مفسرین نے کہا ہی کہ مراد قرض سے صدقہ ہی کہ تشبیہہ دی اوسکو جو وقت فی سبیل اللہ واقع ہو ساتھہ قرض کے لزوم جزا مین کہ بمنزلہ اعطا عوض اوسکا لازم ہی پس اس تقدیر پر قرض حسنہ وہ ہی کہ خالص برائے خدا ہو یا مال حلال سے تصدق کرے عاصم رحمۃ اللہ علیہ مین کو حمل اوپر معنی استفہام کے کرتا ہی یعنے ہی کوئی کہ قرض دے فَیُضٰعِفَہٗ پس حق تعالیٰ دوچند کرے اور دوگنا کرے اجر اوسکا لَہٗ اَضْعَافًا کَثِیْرَۃً واسطے اوس شخص کے ہین زیادتیان بہت یہان مبہم چھوڑا ہی حق تعالیٰ نے تاکہ اضعافا کثیرا کو زیادہ حیز شمار سے تصور کرے جب یہہ آیت نازل ہوئی یہود ساتھہ طعن کے کہنے لگے مگر حق تعالیٰ کچھہ چیز نہین رکھتا کہ ہم سے قرض طلب کرتا ہی اور مسلمانون نے جو بوعدۂ الٰہی یقین لا نیوالے تھے معاملے مین ایسے قرض کے مبارزت شروع کی اوّل ابوالدحداح انصاری رضی اللہ عنہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ ۲ خدائتعالیٰ یہہ قرض کسواسطے طلب کرتا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چاہتا ہی کہ تمھارے تئین بواسطے اوسکے بہشت مین لیجائے ابوالدحداح نے عرض کیا یا رسول اللہ ۲ میرے دو باغ خرمونکے ہین بہتر اندونون باغون مین سے جو ہی اُسے اگر بقرض خدا دونین تم ضامن میرے بہشت کے ہوتے ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین ضامن ہوتا ہون کہ حق تعالیٰ دوچند اوس سے بیچ ریاض بہشت کے تجھے کرامت فرماویگا عرض کیا اوسنے کہ ای سید عالم صلعم ساتھہ اس شرط کے کہ فرزند میرے اور مان اون کی میرے ساتھہ بہشت مین ہون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے ہی ہوگا پس ہاتھہ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پکڑ کر اوس باغ کو براہ خدا تصدق کیا اور اسوقت دروازۂ بستان خرمہ پر آیا اور کہا ای اُم الدحداح اس حدیقے کو صدقہ کیا مین نے اس شرط پر کہ دوچندان لونین جنت مین اور تو اور فرزند تیرے ساتھہ میرے ہون ام الدحداح نے کہا خوب سودا ہی کہ کیا تو نے بارک اللہ لک فیما اشتریت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا حق مین اوسکے کہ من غرف رواح وغدا رفتاح فی الجنة لابی الدحداح واللہ یقبض ویبسط اور حقتعالیٰ بند کرتا ہی روزی ساتھ حکم اور حکمت اپنی کے اوپر بعضون کے اور صلاح اونکی ہوتی ہی اور کشادہ کرتا ہی رزق کو اوپر بعضون کے ساتھ تدبیر اور قسمت اپنی کے اور مصلحت اور منفعت اونکی اوسمین ہوتی ہی پڑھا ہی یبسط کو ساتھ سین کے حفص نے اور ابو بکر وغیرہ نے ساتھ صاد کے اور رسم کتابت مین ساتھ صاد کے ہی اور معنے دونونکے ایک ہین یہہ آیت تنبیہ ہی اوپر اوسکے کہ صدقہ دینا اور مال مصارف خیر مین خرچ کرنا موجب فخر کا نہین ہوتا اور جب مال جانیوالا ہوتا ہی امساک اور بخیلی سے نہین رہتا کیا ہی جو آدمی دے کہ کم نہین ہوتا اور جو جاوے غم مت رکھہ کہ نہین آوے گا ۵ راہ الٰہی مین تن و مال صرف + کردے نصیحت کا یہی بس ہی حرف + وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ اور طرف اللہ کے پھر جاؤگے تم یعنے طرف حسابگاہ الٰہی کے عبور ہونا ہی اور ظہور جزا اور سزا وہان ضرور ہونا ہی پس چاہئے کہ مال کو اوسجگہہ خرچ کرو کہ حسابگاہ مین شرمندہ نہو جہاد مین اور حج مین اور طلب علم مین اور سوائے اونکے امور خیر مین صرف کرو کہ وہان موجب سرخروئی کا ہوا اور قابض اور باسط کے معنونمین نکتے ہین کہ لیتا ہی مال اغنیا سے تاکہ جانین کہ لینے والا اللہ ہی اور منتا نہی اوپر فقرا کے نرکھین اور کشادہ کرتا ہی روزی اوپر فقرا کے تاکہ وہ اللہ سے دیکھین کہ باسط وہی ہی اور منت اختیار کی نہ کھینچین ایک عارف نے کہا ہی کہ اللہ قابض اور باسط ہی کیسکو ساتھ قبض کے زندان خودبینی مین گرفتار کرتا ہی کیسکو ساتھ بسط کے خودی سے نکالکر اپنا محرم اسرار کرتا ہی ۵ کیسکو قابض کے پرتو سے کیا ہی پابند دام غفلت + ظہور باسط سے اور کیسکو چھوڑا یا سب سے بجام الفت + ایک بزرگ نے فرمایا ہی کہ الٰہی جب اپنے آپکو دیکھتا ہون نہین کہتا ہون کہ مجھہ سے زار تر کون ہی اور جب طرف تیری نظر کرتا ہون کہتا ہون کہ مجھسے بزرگتر کون ہی شعر آپکو دیکھہ پست ہوتا ہون + آپکو دیکھہ مست ہوتا ہون + سالک پر جب تجلی قابض کی وارد ہوتی ہی بند ہوجاتا ہی مقام مین اور خفقان رفع ہوجاتا ہی انبساط اور فرح ظہور کرتی ہی یہان سمجھہ لیجئے کہ قبض کئی قسم ہی کہ سالک کو پیش آتا ہی یا تو بسبب ارتکاب مکروہات شرعیہ کے ہوتا ہی یا بجہت ترک سنن نبویہ کے ہوتا ہی یا خلاف امر پیر راہبر کے جو مسترشد سے صادر ہو اس سبب سے قبض باطن مین آجاتا ہی ایسیطرح کا قبض توبہ اور استغفار سے رفع ہوجاتا ہی اور طریقہ دفع کا اوسکے یون جناب مرشد ہمارے نے تعلیم فرمایا کہ جب فیض باطن مین آوے تو غسل کیجیو اور دوگانہ ادا کرکر استغفار اور زاری جناب باریمین کرنا فیض نسبت باطن وارد ہوکر رافع قبض ہوجائیگا لیکن فیض کہ نسبت تجلی قابض کے وارد ہوتا ہی دفع اوسکا بدون تجلی باسط کے ممکن نہین اوسکے واسطے بھی یہی تضرع اور زاری ہی کہ موجب رستگاری ہی ۵ ابھی چھٹونمین غم دوسرے سے اے رافت + اگر کسیکا اودھر التفات واقع ہو + اَلَمْ تَرَ اِلَی الْمَلَاِ مِنْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ آیا نہین دیکھا تو نے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنے نہین جانا تو نے اور علم تیرا انتہی نہین ہوا ساتھہ خبر سردارون فرزندان یعقوب کے کہ نام اونکا اسرائیل ہی اور یعقوب اسواسطے کہتے ہین کہ حضرت عیص اور یہہ ماں کے پیٹ سے توام پیدا ہوئے تھے حضرت عیص اول ہوئے تھے پھر حضرت یعقوب اونکو مسمی بہ یعقوب کیا اسواسطے کہ عقب حضرت عیص کے پیدا ہوئے اور معنے یعقوب کے لغت عبرانی مین پس آئندہ کے ہین اور یہی نام اون کا جاری رہا یہانتک کہ قریب بجوانی پہنچے ایکدن حضرت اسحاق کہ باپ اونکے تھے خلوتخانہ مین تھے اونکو دروازہ پر خلوتخانہ کے بیٹھا یا تھا تاکہ نامحرم اوسوقت خلوت خاص مین نہ آوے اور مناجات الٰہی مین تشویش نہ لاوے ناگاہ دو فرشتے مقرب درگاہ الٰہی سے بصورت آدمی ہوکر واسطے زیارت حضرت اسحاق کے آئے اور چاہا کہ خلوتخانہ مین جاوین اونھونے اونکو منع کیا اور ہاتھہ پانون پر کر اونکے وہین رہ گئے اس عرصے مین حضرت اسحاق خلوتخانہ سے باہر آئے دیکھا کہ اونھونے دو فرشتون مقرب کو روکا ہی اور عذر آغاز کیا ہی اون فرشتون نے حضرت یعقوب کو تحسین اور آفرین کئی اور کہا کہ حق خدمت کا یونہی بجالایا چاہئے اور حضرت اسحاق سے پوچھا کہ اس بیٹے کا تمہارے کیا نام ہی آپنے فرمایا یعقوب فرشتون نے کہا کہ ہماری طرف سے اوسکا نام اسرائیل مقرر کرو کہ ہماری زبانمین اسرا مرد برگزیدہ کو کہتے ہین اور ایل خدا کو یہہ فرزند تمہارا مرد برگزیدہ خدا ہی کہ اصلا پاس کیسکا نہین کرتا سوا خدا کے جیسے اونکا نام اسرائیل جاری ہوا اسواسطے یہہ نام مشابہ ہی فرشتونکے نام سے جیسے جبرائیل اور میکائیل اور جابجا کلام اللہ مین خطاب ساتھہ اس نام کے ہی چنانچہ پیچھے بھی کئی جگہہ مذکور ہوا ہی اور یا بنی یعقوب نہین فرمایا ہی اشعار ہی اوپر

اسکے کہ تم بیٹے اوس مرد خدا کے ہو کہ برگزیدۂ الہی تھا اور ادائے حق فرمان پدر اپنے مین پروا کسی کی نہین کرتا تھا اور پاس کسی چیز کا نہین رکھتا تھا تمھین بھی چاہئے کہ بحکم الولد سر لابیہ وفا کرنیمین ساتھ عہد خدا کے اور بجا لانیمین فرمان کبریا کے پروا دنیا کے جانے کی نہ کرو اور زوال جاہ و ریاست سے نہ ڈرو اور اگر ان کا مومنین قصور کروگے خلاف طریقہ تمھارے کیا ہوگا اور صحت نسب تمھارے مین خلل پڑیگا حاکم نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ انبیاء مذکورین اور تمھوین سب بنی اسرائیل سے تھے مگر دس شخص حضرت آدم حضرت نوح حضرت ہود حضرت صالح حضرت لوط حضرت شعیب حضرت ابراہیم حضرت اسماعیل حضرت یعقوب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیہم السلام اور یہہ بھی نقل کی ہے کہ کوئی شخص پیغمبرون سے نہین ہے کہ واسطے اوسکے قرآن مین دو نام ذکر نکئے ہون مگر حضرت یعقوب اور حضرت عیسے کہ حضرت یعقوب کو اسرائیل بھی کہا ہے اور حضرت عیسے کو مسیح بھی فرمایا ہے انتہی لیکن یہہ استقرار ناقص ہے اسواسطے کہ حضرت یونس کے تئین ذوالنون بھی فرمایا ہے مگر یہہ کہئے کہ ذی النون قبیل علامات اور القاب کیسے ہی نام نہین اور بیان اشعاب اولاد حضرت یعقوبؑ کا یہہ ہے کہ باپ اونکے حضرت اسحاقؑ ساتھہ دختر حضرت لوطؑ کے کہ تھے اس قبیلے سے انکے دو بیٹے توام پیدا ہوئے تھے جب وفات حضرت اسحاقؑ کی قریب پہنچی دونون بیٹونکو آپنے مسجد مین سجادہ نشین کیا اور مال اپنا بھی درمیان دونونکے نصف نصف بانٹ دیا اور حضرت اسحاقؑ حضرت عیص کو بہت دوست رکھتے تھے اور زوجہ اونکی حضرت یعقوبؑ کو دوست زیادہ رکھتی تھی ایکدن حضرت اسحاق نے آخر عمر اپنی مین فرمایا کہ وقت خاص میرے مین حاضر ہو اور آواز کر تو کہ مین تیرے واسطے دعا کرون یہہ بات زوجہ نے اونکی سن لی حضرت یعقوبؑ کو لباس حضرت عیص کا پہنا کر بھیجا اور کہدیا کہ آواز اپنی کو ساتھہ آواز حضرت عیص کے بدل کر کہیو کہ مین حاضر ہون واسطے میرے دعائے موعود فرماؤ اور حضرت اسحاق کو آخر عمر مین ضعف بصارت کا طاری ہوا تھا جو حضرت یعقوب ساتھہ اوس شکل اور لباس کے حضور مین حضرت اسحاقؑ کی حاضر ہوئے حضرت اسحاقؑ نے واسطے اونکے دعا کی اور مضمون دعا کا یہہ ہے کہ حق تعالی نبوت کو اولاد تیری مین جاری رکھے بعد دیر کے حضرت عیص آئے اور طلب دعا کی حضرت اسحاقؑ نے فرمایا کہ وقت خاص مین آیا تھا تو دعا کی ہے مین نے حضرت عیص نے عرض کیا کہ مجھے خبر نہین بعد تحقیق کے معلوم ہوا کہ حضرت یعقوبؑ آئے تھے مشرف ببرکت دعا ہوگئے حضرت اسحاقؑ نے واسطے حضرت عیص کے اور دعا فرمائی کہ حق تعالی بادشاہونکے تئین تیری نسل سے کرے جب حضرت اسحاقؑ کی وفات نزدیک پہنچی دونون بیٹونکو وصیت فرمائی لیکن مسجد اور سجادہ حوالے حضرت یعقوبؑ کے کیا حضرت عیص مکدر ہوئے بعد واقعہ حضرت اسحاقؑ کے تمام مال پر حضرت عیص متصرف ہوئے اور سب آدمیون نے رجوع طرف عیص کے کی اور حضرت یعقوبؑ فقیر اور بیا یہ رہگئے اسحٰق نے حضرت یعقوبؑ کا جو حال اس وضع پر دیکھا حضرت یعقوبؑ کو کہا یہان بود و باش تمھاری مناسب نہین میرے بھائی کے پاس جاؤ اوسکی بیٹیان بہت ہین اور مرد مالدار ہے تمھارا بیاہ کردیگا ایک اپنی لڑکی سے معاش کی طرف سے فارغ البال ہوجاؤگے جب حضرت یعقوبؑ اپنے ماموں کے پاس پہنچے کہ اونکا نام لایان تھا وہ اونکے قدوم سے بہت خوش ہوئے اور اونکی مانکے بھائی کا احوال پوچھا اونھون نے سب ماجرا بیان کیا لایان نے کہا بد سلو کی بھائی کیسے مت ڈر کہ تو فرزند میرا ہے تمام امورات خانگی اونکے سپرد کئے اور ساتھہ دختر کلان اپنے کے تخذ کیا چار بیٹے اوس لڑکی سے پیدا ہوئے روبیل اور شمعون اور لاوی اور یہودا پھر وہ لڑکی فوت ہوگئی لایان نے لڑکی دوسری اپنے سے اونکی شادی کی دو لڑکے اوس سے ہوئے پھر وہ مرگئی بعد اوسکے لایان نے تیسری لڑکی اپنی اونکے نکاح مین دی دو پسر اور ایک دختر اس سے وجود مین آئے پھر وہ بھی مرگئی پیچھے اوسکے لایان نے چوتھی بیٹی اپنی سے اونھین تخذ کیا اوسکا نام راحیل تھا حضرت یوسفؑ اور بنیامین اوس سے پیدا ہوئے اور سوقتین عمر حضرت یعقوبؑ کی چالیس کو پہنچی تھی اونپر وحی آئی کہ ہمنے تجھے پیغمبر کیا جا طرف کنعان کے اور وہانکے لوگونکو طرف دین آبا اپنے کے دعوت کر حضرت یعقوبؑ نے یہہ ماجرا لایان سے اظہار کیا لایان سجدہ شکر کا بجا لائے اور کہا کہ ہر چند فراق تیرا اور فراق دختر کا مجھپر بحال شاق ہے لیکن رضامندی میری ہے اب جو چاہئے مال میرے مین سے لے حضرت یعقوبؑ نے فرمایا کہ مجھے کچھہ مال کی احتیاج نہین لیکن قبیلے اور اولاد میری کو لے میرے ساتھہ رخصت کر دو لایان نے اپنی بیٹی کو معہ فرزندان رخصت فرمایا اور پانچسو رأس گوسفند اور پانچسو رأس گاؤ اور پانچسو رأس

شتر اور پانچسو اس اسپ اور پانچسو اس اشتر اور غلام بہت سے اونکی خدمت کو اور نگاہبانی جانورونکے کو اور نقد اور پوشاک بسیار اونکو دیا جب یہہ متوجہ کنعان کے ہوئے حضرت عیص کو خبر پہنچی اول جوش وخروش بہت کیا اور مقابلے اور مقاتلے کو اوٹھے آخر بحسن سلوک پیش آئے اور ساتھہ حضرت یعقوب کے ملاقات شایستہ کی اور ساتھہ ادب تمام کے اونسے استدعا کی کہ حق تعالیٰ نے ساتھہ نبوت کے تمھین بزرگی کرامت فرمائی ہے مجھپر واسطے میرے دعا کرو کہ نسل میری سے بھی پیغمبر پیدا ہو حضرت یعقوبؑ نے فرمایا کہ بیٹے تمھاری سے ایوب پیغمبر پیدا ہوگا اور ذوالقرنین بادشاہ نیکبخت مالک مشرق اور مغرب ہوگا پھر حضرت عیص اور حضرت یعقوبؑ آپس مین رخصت ہوئے حضرت یعقوب نے قصد شہر کنعان کا کیا کنعانین راحیل سے حضرت یوسف علیہ السلام اور بنیامین پیدا ہوئے اور حضرت یوسفؑ دو سالہ تھے کہ راحیل نے قضا کی لایان نے یہہ خبر فونکی سنکہ پانچون بیٹی اپنی کہ سب بیٹیون مین چھوٹی تھی بہت سا جہیز دیکر اونکی خدمتین بھیجی حضرت یوسفؑ کو اوسنے پرورش کیا تمام فرزند حضرت یعقوب کے بارہ تھے ہر بیٹے سے سبط عظیم پیدا ہوئے تھے بنی اسرائیل تمام بارہ سبط ہین اونھین کی شکایت حکایت چلی آتی ہی اور یہان حق تعالےٰ فرماتا ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر حکایت ان کی حکایات سے کہ مشتمل شکایت ہی اونکی شکایات سے کہ کیا نہین معلوم تجھے قصہ سرداران بنی اسرائیل کا مِنْ بَعْدِ مُوسٰی بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اِذْ قَالُوْا لِنَبِیٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا جب کہا ان سردارون نے واسطے نبی اپنے کے کہ اونکا تھا حسینی والینے لکھا ہی کہ بقول اصح وہ بنی اسمویل تھے کہ بعد یسع علیہ السلام کے بنی اسرائیل پر مبعوث ہونے تھے بعضے کہتے ہین کہ وہ نبی یوشع تھے بعضے کہتے ہین شمعون تھے بہر تقدیر کہا پیغمبر اپنے کو کہ بحکم الٰہی اوٹھا واسطے ہمارے اور معین فرما درمیان ہمارے مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بادشاہ کہ اعانت اوسکی سے لڑین ہم ساتھہ جالوت اور قوم اوسکیکے کہ عمالقہ سے تھے بقیہ قوم عاد کہ ہمیشہ سے بت پرستی شعار اون کا تھا اور شرک کاروبار اور بنی اسرائیل اونکے ہاتھہ سے بہت عاجز آئے تھے اور اونمین بادشاہ اور کارفرما نہ تھا اسواسطے پیغمبر اپنے سے استدعا کی تاکہ ہمراہ ہو کر اوس کے اونسے جہاد کرین قَالَ هَلْ عَسَیْتُمْ کہا اس پیغمبر نے آیا نزدیک ہو تم اِنْ كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا کہ اگر فرض کیا جاوے اوپر تمھارے لڑنا ساتھہ دشمنان دین کے یہہ کہ نہ مقاتلہ کرو قَالُوْا وَمَا لَنَا اَلَّا نُقَاتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ کہا انھونے اور کیا ہی ہمکو وجہ یہہ کہ نہ لڑینگے ہم بیچ راہ خدا کے وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِیَارِنَا وَاَبْنَآئِنَا اور تحقیق ہم نکالے گئے ہین ہم گھرون اپنے سے اور فرزندون اپنے سے یعنے مساکن سے دور کیا ہی ہمین اور ابناے سے مجبور کیا ہی لکھا ہی کہ ابناے ملوک اونمیسے چار سو چالیس آدمی قید کر کر جالوت لیگیا اور کتنے گرو ہونکو اونکے گھرونسے نکال دیا تھا اسواسطے یہہ حرب مین مبالغہ کرتے تھے فَلَمَّا كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقِتَالُ پس جب فرض کیا گیا اوپر اونکے جنگ دشمنونسے تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْ پھر گئے مگر تھوڑے اونمین سے قائم اور پر قتال کے رہے وہ تین سو تیرہ آدمی تھے وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ اور اللہ تعالیٰ دانا ہی ساتھہ ستمگارونکے کہ جہاد سے تخلف کیا اور جب پیغمبر نے اونکے اوپر اونکے حجت پکڑی اونھونے بر سبیل تاکید جواب دیا پھر نبی نے حق تعالیٰ سے استدعا کی کہ بادشاہ اس قوم کے واسطے معین ہو حق تعالیٰ نے عصا اور شیشہ تیل سے بھرا بھیجا اور فرمایا کہ جو کوئی تیرے گھر آوے اور یہہ روغن اوسکے آنیسے جوش مارے اور عصا اوسکے قد سے برابر ہووے اس قوم کا بادشاہ ہی اوس پیغمبر نے یہہ خبر قوم کو پہنچائی ہر ایک سردارون بنی اسرائیل سے اونکے گھر آتا تھا کسیکے واسطے نہ روغن جوش کھاتا تھا نہ کسیکے قد کے برابر عصا آتا تھا ایکروز ایکمرد تقیا دبل نگہ شادل نام تھا بواسطہ طول قامت اوسکو طالوت کہتے تھے جب وہ آیا اوسوقت روغن نے بھی جوش کھایا اور عصا بھی اوسکے قد کے برابر آیا بحر مواجین لکھا ہی کہ طالوت خربندہا تھا گدھا اوسکا گم گیا تھا ڈھونڈھنے کو نکلا تھا جب پیغمبر کے دروازے پر آیا تو واسطے دعا منگوانے کے گدھا ملجاے پیغمبر پاس حاضر ہوا تھا اوس پیغمبر نے اوسکا طول قد دیکھکر عصا کو ناپا تو برابر نکلا اور تیل کو دیکھا تو جوش مار رہا تھا وَقَالَ لَهُمْ نَبِیُّهُمْ اور کہا واسطے اونکے نبی اونکینے اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا تحقیق اللہ نے تحقیق اوٹھایا ہی واسطے تمھارے طالوت کو بادشاہ اور فرمان فرما قَالُوْٓا اَنّٰى یَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَیْنَا کہا بنی اسرائیل نے از روے استبعاد کیونکر ہوا وسکو یعنے طالوت کو بادشاہی اوپر ہمارے وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ اور حالانکہ ہم سزاوار تر ہین ساتھہ بادشاہی کے کہ سبط یہود کے سے ہین اور

وہ سبط بنیامین کیسے ہی کہ اونمین نہ نبوت ہی نہ مملکت ایکر دسفیہ ہی لکھا ہی بحر مواج مین کہ یہود اکی اولاد مین بادشاہت چلی آتی تھی اور لاوی کی اولاد مین نبوت اور بنیامین کی اولاد مین دونون چیزین تھین وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ اور نہین دیا گیا فراخی مال دنیا سے یعنے اگر نسبت نسب کیے عار ہی تھا تو مال ہی رکھتا ہوتا کہ خزانون سے تیاری لشکر کی اور تہیا اسباب جنگ کا کرتا قَالَ کہا پیغمبر نے جواب اونکے اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ تحقیق اللہ نے پسند کیا اوسکو اوپر تمھارے وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ اور افزون کیا اور زیادہ دیا اوسکو پھیلاؤ اور کشادہ گی علم حرب مین اور بدنمین کہتے ہین کہ دانا ہا مور سپاہ اور بہ تدبیر ممالک تھا اور مرد صاحب جمال اور سرگردن اہل زمانہ سے بلند تر رکھتا تھا وَاللّٰهُ يُؤْتِيْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ اور اللہ مالک الملک ہی علی الاطلاق دیتا ہی ملک اپنا جسے چاہتا ہی اور جانتا ہی اوسکو کہ صلاحیت ملک داری کی رکھتا ہی ۵ ملک دہ ملک ستان اللہ ہی + کار مخلوق سے خوب آگاہ ہی + وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ اور اللہ کشایش عطا کرے زمام اقتدار قبضہ اختیار اوسکے مین ہی دانا ہی مستحق کو خوب جانتا ہی پھر بنی اسرائیل نے موافق عادت اپنی کے حجت کی اور پیغمبر اپنے سے کہا کہ ہمین بادشاہی پر طالوت کے کچھ اور بھی دلیل اور علامت چاہیئے تاکہ دل ہمارے فرمانبرداری پر اوسکی راغب ہون پیغمبر نے اللہ سے درخواست کی حق تعالی نے علامت بادشاہی پر اوسکے اعلام فرمایا وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اور کہا اونکو پیغمبر اونکے نے اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ تحقیق نشانی بادشاہی طالوت کی یہہ ہی کہ آوے اوپر تمھارے صندوق لکھا ہی کہ تصاویر انبیا اوسمین کھینچین ہین اور طول صندوق کا تیس گز اور عرض دو گز کا تھا بعضون نے کہا ہی کہ چالیس گز کا طول تھا چوب شمشاد سے بنا تھا فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ بیچ اوسکے تسکین ہی پروردگار تمھارے سے بعضے کہتے ہین سکینہ ایک جانور تھا مقدار گربہ کے دونون آنکھین اوسکی مانند مشعل کے چمکتی تھین کہ اوسکو دیکھنے کی اوسکے قوت نہتی امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ منہہ اوسکا مشابہ انسان کے تھا اور دو بازو رکھتا تھا جنگ مین تابوت سے نکلکر مانند ہوائے تند کے روئے اعدا پر جست کر کے صف لشکر کو برہم درہم کر دیتا تھا اسیواسطے بنی اسرائیل اوس صندوق کو اپنے لشکر کے آگے رکھتے تھے وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ دوسری اوس صندوق مین بقیہ ہی اوس چیز سے کہ چھوڑ گئے ہین آل موسی اور آل ہارون اور آل لغت مین نفس شخص کو کہتے ہین چنانچہ اور مقام پر حق تعالی نے فرمایا ہی ان اللہ اصطفی اٰدم ونوحا واٰل ابراھیم اور حدیث مین وارد ہی من مزامیر آل داؤد مراد ذات داؤد ہی علیہ السلام اب سمجھ لیجئے کہ بقیہ موسی اور ہارون کا اسمین کیا تھا لکھا ہی مفسرین نے کہ نعلین موسی کی تھین اور عمامہ ہارون کا اور خاتم سلیمان علیہما السلام کی اور ٹکڑا تورات کا تھا کہ جبرئیل اونپر اترتا تھا اور ریزہ الواح تھے اور اوس صندوق کو عمالقہ اونسے چھین کر اپنی ولایت کو لیگیا تھا لیکن جہان رکھتا تھا اوس موضع پر آفت آتی تھی آخر مزبلے مین دفن کر دیا تھا حق تعالی نے فرشتونکو حکم فرمایا کہ وہ صندوق نکالکر اوس پیغمبر کے حوالے کرو چنانچہ فرمایا ہی تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ اٹھالاوینگے اوس صندوق کو فرشتے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ تحقیق بیچ پہنچنے صندوق کے ساتھ تمھارے البتہ حجت ہی واسطے تمھارے اوپر صدق قول پیغمبر کے بیچ بادشاہی طالوت کے اگر ہو تم ایمان والے پس بنی اسرائیل بعد پہنچنے تابوت کے محکوم طالوت کے ہوئے اور تیاری مقابلے جالوت کی کئی ستر ہزار آدمی ہمراہ طالوت کے چلے لکھا ہی کہ ہوا نہایت گرم تھی فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ پس اوس ہنگام مین کہ جدا ہوا طالوت بفرمان پیغمبر شہر ایلیا سے ساتھ لشکر آراستہ کے واسطے لڑائی جالوت کے قَالَ کہا طالوت نے باعلام پیغمبر اپنے کے یا بالہام ربانی کے کہ ای قوم اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ تحقیق اللہ آزمانیوالا ہی تمکو بیچ اوس ہوا نے گرم کے ساتھ ایک نہر بانی کے کہ درمیان اردن اور فلسطین کے ظاہر ہوگی تاکہ مطیع اور عاصی آپسمین جدے ہو جاوین فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ پس جو کوئی پیے گا اس نہر سے پانی پس نہین ہی مجھسے اور نہ مذہب میرا پسے وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْٓ اور جو کوئی نہ چکھے نہ پیئے اور پانی اس نہر سے پس تحقیق وہ مجھسے ہی یعنے پیرو میرا ہی اور ہمراہ میرے ہی یہان طعام بمعنی شراب ہی اور لغت مین بانیمعنی آیا ہی چنانچہ اور جگہہ بھی کلام اللہ مین وارد ہی فمالم یطعموا الا من اغترف غرفة بيده مگر جو کوئی اوٹھالیوے غرفہ بیدہ چلو پانی ساتھہ ہاتھہ اپنے کے لکھا ہی کہ حق تعالی نے ساتھہ قدرت کاملہ اپنے کے نہر پانی کی اونکی راہ مین ظاہر کی جب لشکر اوس ہوائے گرم مین پیاسا ہو کر وان پہنچا فَشَرِبُوْا مِنْهُ پس پی گئے اوس نہر مین سے پانی زیادہ چلو سے اِلَّا قَلِيْلًا

منھم مگر تھوڑے لوگ اونمین سے کہ تین سو تیرہ آدمی تھے جنھون نے ایکہی چلو پر اکتفا کی اور متابعت کئی حکم بادشاہ کی حق تعالی نے تشنگی اون کی دفع کری اور سیراب ہوگئے اور جنھونے زیادہ چلو سے پیا لب اونکے خشک ہوگئے اور پیاس نے اونپر ایسا غلبہ کیا کہ ہرچند پانی پیتے تھے پیاس نہین بجھتی تھی پانی پیتے پیتے پیٹ پھول گئے کنارے نہر کے رہگئے طاقت آگے بڑھنے کی واسطے مقاتلے کے نرہی شعر کہنے سے آقلک کرلے جو مدد ول اوسکا یہی حال ہی ای ذیقول + بعضے عارفون نے اس آیت شریفہ مین نکتہ بیان فرمایا ہی وہ یہہ ہی کہ قوم طالوت سے اشارہ طرف ساکنان راہ الہی کے ہی اور جالوت نفس ہی اور لشکر اوسکا خصائل رزائل اوسکے ہین کہ ہوا اور ہوس اور طمع دنیا اور بخل اور حسد اور تکبر اور کینہ اور غرور ہی اور جوئے آب مال اور متاع دنیوی ہی پس سالک جب متوجہ بقتال نفس ہوتا ہی نہر کہ عبارت مال و متاع دنیا سے ہی راہ مین پیش آتی ہی جس کسینے قدر ضرورت سے زیادہ میل کیا طرف دنیا کے استسقائے حرص مین گرفتار ہوا ہرچند زیادہ تر جمع کرتا ہی رغبت اوسکی جمع کرنے مین زیادہ بڑھتی ہی اطمینان خاطر نہین ہوتا اسواسطے کہ شعر پیٹ اہل حرص کا نہ بھرا ہی نہ بھرے گا دیکھہ + دریا مین رہکے کاسہ تہی ہی جبلکا اور ایسا شخص بدولت ہوس وہین کنارے دنیا کے رہگیا دولت غنا سے محروم ہوا اور جسنے قدر ضرورت بشری اس دنیا سے لیا اور خورش اور پوشش مالابدی پر خورسند ہوا حق تعالی نے اوسے مستغنی کیا اور مشرف بغنا ہوکر فتحیاب ہوا سمجھہ لیجئے کہ مال طامع کا وہ تھا اور حال قانع کا یہہ ہی چنانچہ مولانا روم نے فرمایا ہی ؎ کاسہ چشم حریصان پر نشد + تا صدف قانع نشد پر دُر نشد + فَلَمَّا جَاوَزَهُ هُوَ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ پس جب پار اوترا اوس نہر سے طالوت اور وہ لوگ کہ ایمان لائے تھے اور اوسکے قول کی تصدیق کئے تھے ساتھہ اوسکے قَالُوا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ کہنے لگے وہ لوگ جنھونے خلاف حکم کیا تھا نہین ہی طاقت ہمین آجکے دن یہہ جملہ لا طاقت لنا الیوم مقولہ قالوا کا ہی اور یہہ قول بعض کا ہی قول بعض کو نسبت طرف کل کے کیا ہی بِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ ساتھہ جالوت کے اور لشکرون اوسکے لکھا ہی کہ لشکر اوسکا چھیاسٹھہ ہزار کما در ریا سے نہین اوترا اور چار ہزار پار اوترے جب اونھونے لشکر جالوت پر نگاہ کی تین ہزار چھہ سو ستر آدمی بیدل ہوکر ڈرے اور کہنے لگے کہ ہم طاقت حرب جالوت کی نہین رکھتے قَالَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلَاقُو اللَّهِ کہا اون لوگون نے کہ بہ یقین جانتے تھے یہہ کہ وہ ملاقات کرنے والے ہین ساتھہ اللہ کے یعنے دیکھنے والے ہین جزاء الہی کے اور یہہ باقی تین سو تیرہ دلاوران میدان جنگ تھے کہ لقاے الہی کی امنگ رکھتے تھے كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ بہت ہوا ہی کہ جماعت تھوڑی مومنان صابر کی غالب آئی ہی گروہ بہت کفار کے پر ساتھہ نصرت اور مددگاری اور حکم باری کے وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ اور اللہ ساتھہ صبر کرنیوالونکے ہی تائید مین اور قوت بخشنے مین جب خالفون نے لڑنیسے کنارہ کیا اور مخالفون نے اوپر کنارے نہر کے اُتارا کیا طالوت نے گروہ اندک سے مقابلے مین لشکر جالوت کے صف کھینچی بعضے مفسرین نے لکھا ہی کہ لشکر جالوت مین آٹھہ لاکھہ آدمی سپاہی چست و چالاک تیغ تیر خنجر سے درست تھا اور جالوت خود بنفس عظیم الجثہ اور شدید الشوکت تھا حسینی والینے نے نقل کی ہی کہ اسلحہ جالوت ہزار رطل لوہا تھا ایک خود اوسکے سر کا تین سو رطل کا تھا وَلَمَّا بَرَزُوا اور اوسوقت کہ مومنین ظاہر ہوئے اور صف سیدھی کھینچی واسطے قتال کے لِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ قَالُوا واسطے جالوت کے اور لشکرون اوسکے کہا مومنین نے رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا اے پروردگار ہمارے ڈال اوپر ہمارے صبر وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا اور ثابت اور نگاہ رکھہ ساتھہ تائید اپنے کے پانون ہمارے کو میدان حرب مین وَانْصُرْنَا اور یاری دے ہمارے تئین عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ اوپر قوم کافرونکے سمجھہ لیجئے کہ صبر کے تین ساتھہ دوا کے کہ واسطے ازالہ ضعف اور تحصیل قوتکے اوپر سر اور تن کے بٹوتے ہین اور واسطے دور ہونے اضطرار اور خفقان کے اور حاصل ہونے آرام اور اطمینان کے استعمال کرتے ہین تشبیہ دی اور پھر اثبات اقدام کی چاہی کہ معرکہ جنگ مین جنبش نہو حق تعالی نے دعا اون کی قبول فرمائی اور صبر اور اثبات قدم اور نصرت بخشی فَهَزَمُوهُمْ بِإِذْنِ اللَّهِ پس شکست دی مومنون نے کافرون کو ساتھہ حکم اللہ کے اور توفیق اوسکی کے وَقَتَلَ دَاوُدُ جَالُوتَ اور مار ڈالا داؤد علیہ السلام نے جالوت کو ساتھہ سنگ فلاخن کے لکھا ہی کہ ایک پتھر فلاخن کا اونھون نے اوپر خود اوسکے مارا سر اوسکا ٹوٹ گیا مغز نکل آیا لشکر اوسکا شکست کھا گیا اور طالوت نے شرط کی تھی کہ جو کوئی جالوت کو ماریگا اپنی بیٹی اوسکے

نکاح مین دونگا اور بادشاہی مین شریک کرونگا چنانچہ ایسا ہی کیا کہ دختر اپنی حضرت داؤد علیہ السلام کو دی اور آدھی مملکت اونکے حوالے
کی بعد اوسکے تمام مملکت حضرت داؤد علیہ السلام کو پہنچی بحر مواجین لکھا ہی کہ داؤد علیہ السلام لشکر طالوت کے ساتھ جاتے تھے دامن کوہ مین جو پہنچے
ایک پتھر سے آواز سنا کہ مجھے لیلے مین تیرے کام کا ہون دشمن کو تیرے زخم پہنچاؤنگا حضرت داؤد نے اوسکو اوٹھالیا پھر دوسرے پتھر نے بھی
آواز کیا اوسے بھی لیا پھر تیسرے پتھر نے بھی یہی ندا کی اوسے بھی اوٹھالیا جب مقابلہ لشکرونکا ہوا حضرت داؤد نے اگر طالوت کے تین کہا کہ اگر
حکم دو تو مین مقابلہ جالوت کا کرون طالوت نے کہا کہ طاقت تمھین اسقدر نہین ہی مین اوسے مارونگا اونھون نے کہا اگر مین مارون تو
مجھے کیا دوگے طالوت نے کہا کہ اپنی لڑکی نکاح مین دونگا اور آدھے ملک مین شریک کرونگا حضرت داؤد پتھر فلاخن مین رکھکر مقابل جالوت
کے ہوئے جالوت نے کہا کہ پتھر کتون پر مارتے ہین مجھ جیسے سے جنگ ساتھ پتھر کے کیونکر کریگا حضرت داؤد نے فرمایا کہ تو بھی کتا
ہی کتے کو پتھری سے مارا چاہیئے آخرش سنگ فلاخن پیشانی پر مارکر گرادیا اسکا سر کاٹکر اوسکا نہر میت کھاکر کوہ مقناطیس مین آیا بسبب آہن نعال،
اسپان اور آہن اسلحہ مردان کوہ مقناطیس نے کھینچکر پابند کردیا اون تین سو تیرہ مؤمنین نے ساتھ آہستگی کے سبکو مارا اور غنائم لیکر مظفر
اور منصور پھرے وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ اور عطا کی اللہ تعالی نے داؤد علیہ السلام کو بعد قتل جالوت کے بادشاہی اور نبوت
حضرت ابن عباس سے مروی ہی کہ جہان قرآن مین حکمت وارد ہی مفسر بعلم حلال و حرام ہی بعضون نے کہا ہی کہ حکمت عبارت ہی
جاننے سے جیسا چاہیے اور کام کرنیسے انجام سمجھ کر بعضے کہتے ہین حکمت علم ہی کہ منفعت اوسکی مخصوص ساتھ بعض اشخاص کے نہین اور
فائدہ اوسکا ساتھ بعض اوقات کے مقرر نہین ہی بعضے کہتے ہین حکمت کلام ہی مشحون الفوائد اور مصئون عن الزوائد اور بعضے کہتے ہین
حکمت صنعت زرہ کی آہن کی ہی کہ حلقے زرہ کے باسانی درست ہون وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ اور سکھایا اوسکو جو کچھ چاہا یعنے پیغمبرون کو جو علم کہ
درکار ہوتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ زرہ بنانا بعضے کہتے ہین زبان مرغون کی اور بعضے کہتے ہین علم تالیف نغمات وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ
اگر نیاز رکھتا اللہ تعالی لوگون کو بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ بعضون کو بعضون سے یعنے اگر دفع نہ کرتا خدا مشرکون کو بسبب مومنان جہاد کنندہ کے
لَفَسَدَتِ الْاَرْضُ ہر آئینہ تباہ ہوجاتی زمین بسبب ظلمت کفر کے وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ اور لیکن اللہ تعالی صاحب فضل اور رحمت
کا ہی اوپر عالمیان کے تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ یہہ قصہ کہ جسمین معجزات واضحات ہین نشانیان ہین قدرت الہی کی کہ پڑھتے ہین ہم
اوپر تیرے یعنے جبرئیل اوپر تیرے پڑھتا ہی ساتھ فرمان ہمارے ملک اشارہ ہی طرف آیات قرآنی کے کہ مشتمل ثنائے الہی کے اور قصص اور
امثال اور شرائع اور احکام کے کہ پیچھے مذکور ہوئے ہین یا اشارہ ہی طرف آیات معجزات انبیا کے چنانچہ معجزات داؤد کے اور اوس پیغمبر کے کہ
جسنے خبر کی تھی کہ ان آیت ملکہ کذا اور اوس پیغمبر کے کہ ساتھ دعا اوسکے الوف اصوات زندہ ہوئے تھے اور بعد جدا ہونے استخوان کے حیات
پائی تھی اور مانند معجزات عیسے اور موسی اور ابراہیم اور آدم علیہم السلام کے کہ پہلے مذکور ہوئے ہین بِالْحَقِّ ساتھ راستی کے بروجہ کہ مطابق
واقع ہی اور اہل کتاب مسلم رکھتے ہین وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اور تحقیق تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم البتہ پیغمبرونسے ہی لمن المرسلین کی معنی یا
لمن اصحاب الکتب ہین یا لمن المرسلین المذکورین فی ہذہ السورۃ من آدم الی داؤد ہین یا لمن الانبیا، والمرسلین المذکورین فی القرآن یا انک لمن
جنس المرسلین ہین اور یہہ جملہ تذییل ہی تاکید واسطے رد انکار رسالت کے واقع ہوا ہی تِلْكَ الرُّسُلُ یہہ پیغمبران مذکورین اوپر بروجہ مسطور
کے فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ زیادتی دی ہمنے بعض اونکے کو بخصائص اور فضائل اوپر بعض کے تلک مرفوع المحل ہی اوپر ابتدا کے الرسل
صفت ہی فضلنا بعضہم علی بعض خبر ہی مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ بعضے اونمین سے وہ ہین کہ یا تین کی اونسے اللہ نے بیواسطہ چنانچہ حضرت آدم
علیہ السلام کو کہا کہ یا آدم اسکن انت وزوجک الجنۃ اور حضرت موسی علیہ السلام کو فرمایا انی انا ربک اور پیغمبر ہمارے کو علیہ افضل الصلوۃ واکمل التحیات
ارشاد کیا جو کچھ چاہا چنانچہ مشعر ہی اوپر اوسکے آیت فاوحی الی عبدہ ما اوحی وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ اور بلند کیا بعضے اونکے کو مرتبے
مین تفاوت انبیا مین اسواسطے ہی کہ بعضے اونکے مبعوث بیک فرقہ آدمیان ہین اور بعضے باکثر مردمان اور بعضے تمام زمرۂ انسان اور بعضے بمجموع

انس وجان جیسے پیغمبر ہمارے علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دوسری یہہ ہے کہ بعضون کو خواہین پیغمبری دی بعضونکو بیدار یہین نبوت عطا کی اور نزدیک بعضے مفسرین کے مراد رفع بعضہم سے ادریس علیہ السلام ہین کہ حق تعالیٰ نے اونکو رتبۂ عالیہ کرامت فرمایا چنانچہ ارشاد کیا ورفعناہ مکانا علیا اور تحقیق اوس مقام کی یہہ ہے کہ یہہ اشارہ طرف پیغمبر ہمارے کے ہے چنانچہ صاحب کشاف نے لکھا ہے کہ ظاہر یہہ ہے کہ وہ پیغمبر ہمارے ہین کہ اوپر تمام انبیا کے برفع درجات اتارے ہین فضیلت دی ہے اونکو حق تعالیٰ نے اوپر تمام پیغمبرونکے ساتھہ خصایص بے پایان کے اور فضایل بیکران کے چنانچہ آیات واحادیث سے ظاہر وباہر ہے ۵ محمد سید کونین صاحب تاج لولاک ہے کہ جسکے قد پہ ہے کیا چست زیبا خلعت اسری کا ٭ نہ دست وہم پہنچے پایۂ اسرار کو اوسکے ٭ ظہور دوجہان سایہ ہے جس شہ کے سراپا ٭ مقام عالی اوسکا آئے کیونکر فہم مین جسکے بیان ہے مرتبہ قاب قوسین ایک ادنیٰ کا ٭ قداوسکا کس روش ہو سایہ الکن باغ امکان مین ٭ کہ نور انبیا ہے ظل ظلل جس سرور عنا کا ٭ خطاب خلع نعلین آیا موسیٰ کو جہان رافت ٭ پھرے پہنے ہوئے واں کفش بندہ میرے مولیٰ کا ٭ اور خصائص اور فضائل آپ کے بہت ہین کہ کتب مطولات مین مذکور ہین از انجملہ چند خاصے کہ آپ ہی مین ہین اور کسی نہ انبیا مین ہین نہ ملائکہ مین اور کتنی فضیلتین کہ پیغمبران اولوالعزم پر ثابت ہین تحریر ہوتی ہین خاصہ پہلا روح آپکی خلقت مین سب سے سابق ہے اور بدن مبارک لاحق متاخر بظہور کہ نحن الآخرون السابقون خاصہ دوسرا حق تعالیٰ نے روز میثاق مین عہد تمام انبیا علیہم السلام سے لیا کہ اگر زمانہ آپ کا پاوین آپ پر ایمان لاوین اور نصرت دین مصطفوی کی کرین چنانچہ فرماتا ہے حق تعالیٰ واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اٰتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ اگر فرضا انبیاؤن سے ایک نبی زمانہ آپ کا پاتا واجب تھا کہ متابعت آپ کی کرتا چنانچہ فرمایا ہے آپنے لو کان موسیٰ حیا لما وسعہ الا اتباعی خاصہ تیسرا حق تعالیٰ نے ہر پیغمبر کو قرآن شریفین ساتھہ نام کے یاد فرمایا ہے اور آپ کو ساتھہ وصف کے چنانچہ یا آدم اسکن انت اور یا نوح اہبط بسلام منا اور یا ابراہیم اعرض عن ہذا اور یا موسیٰ ان اصطفیتک اور یا داؤد انا جعلناک اور یا زکریا انا نبشرک اور یا یحییٰ خذ الکتاب اور یا عیسیٰ بن مریم اذکر اور جب نوبت خطاب کی آپ پر آئی فرمایا یا ایہا النبی اور یا ایہا الرسول اور اگر نام مبارک آپکا بھی فرمایا تو بطریق ثنا و مدح مقرون بصفت رسالت اور ذکر نبوت جیسے کہ وما محمد الا رسول اور محمد رسول اللہ اور والذین امنوا بما نزل علی محمد اور ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین نقل ہے کہ قیامت کو سب امتون کو اونکے انبیاؤنکے نام پر بلاوینگے کہ یا امت نوح و یا امت ابراہیم یا امت موسیٰ اور آپ کی امت کو امت محمد نہ کہا جاویگا بلکہ خطاب آویگا یا اولیائی خاصہ چوتھا امم سابقہ اپنے پیغمبرونکو نام لیکر پکارتے تھے اور اس امت کو جائز نہین کہ نام لیکر آپکو بلاوین لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا خاصہ پانچوان مخصوص فرمایا حق تعالیٰ نے آپکو بجوامع الکلم کہ اوتیت بجوامع الکلم یعنے کلام قلیل اللفظ کثیر المعنیٰ خاصہ چھٹا اموال غنائم کو اوپر آپ کے حلال کیا اور امم سابقہ پر حرام تھا کہ اور پیغمبرون کے زمانہ مین یون حکم تھا کہ جو مال غنیمت لاتے تھے روبرو اپنے پیغمبر کے رکھتے تھے آتش آسمان سے آکر جلا دیتی تھی لہذا آپنے فرمایا ہے احلت لی الغنائم خاصہ ساتوان بساط زمین کو مسجد اور معبد واسطے آپکے کیا اور خاک کو پاک کرنیمین حکم پانی کا دیا بخلاف سابق امتون کے کہ اس دولت سے محروم تھین مسجد اور معبد اونکے معین تھے قدم گاہ انبیا اونکے کی اور تیمم کی ہرگز رخصت نتھی چنانچہ فرمایا ہے آپنے جعلت لی الارض مسجدا وترابہا طہورا خاصہ آٹھوان مبعوث کیا آپکو حق تعالیٰ نے اوپر کافہ خلائق کے جن وانس سے اور پہلے انبیا سب بطائفہ مخصوص مبعوث ہوتے تھے بعضے روایات مین ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام بھی اوپر کافہ برایا کے مبعوث تھے بقرینہ ہلاکت تمام روئے زمین لیکن بر تقدیر تسلیم اوپر انس ہی کے تھی نہ جن کے اور آپ سب پر چنانچہ فرمایا ہے بعثت الی الخلق کافۃ خاصہ نوان انبیاؤن کو ساتھہ وجود مبارک آپکے ختم فرمایا کہ بعد آپکے کوئی پیغمبر نہ پیدا ہوگا چنانچہ فرمایا ہے آپنے ختم بی النبیون اور حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کا اترنا آخر زمانہ مین واسطے اظہار شریعت غیر نہین ہونیکا بلکہ اسی شریعت کو اجرا کرینگے اور مثل ایک عالم کے ہونگے علمائے امت محمدیہ سے علی مصدرہا

الصلوٰة والتسلیمات خاصہ دسوان حق تعالیٰ نے آپکو رحمت عالمین فرمایا کہ وما ارسلناك الا رحمة للعالمین اور اس خاصے مین لطائف
بہت مندرج ہین انشاء اللہ تفسیر مین اس آیت کے تحریر ہونگے خاصہ گیارہوان مختار فرمایا حق تعالیٰ نے آپ کو اوپر تمام پیغمبرون کے دس
چیزین اوّل یہہ ہے کہ پہلے انبیا جب اس جہان سے رحلت فرماتے تھے بساط اونکے پھٹ جاتے تھے اور ازواج اونکی نکاح مین غیرون کے
آتی تھین اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بساط قیامت تک مبسوط اور شریعت مضبوط اور دین مربوط تا بہ انقطاع دنیا رہیگا اور ازواج
آپکے امہات المومنین ہین دوسری یہہ کہ سب انبیا طالب رضائے خدا تھے چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا وعجلت الیك رب
لترضیٰ اور حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا طلب رضائے مقدس ہوئے ہین علیہ الصلوٰة والسلام ولسوف یعطیك ربك فترضیٰ
تیسری یہہ ہے کہ سب انبیا نے اللہ کی قسم کھائی ہے اور اللہ نے بقا آپکی کی قسم کھائی ہے کہ فرمایا ہے لعمرك چوتھی یہہ ہے کہ موسیٰ اور ہارون
علیہما السلام کو فرمایا فقولا لہ قولا لینا تا بسبب اوسکے تدارک غلطت اوسکے کارے اور آپکو کہا واغلظ علیہم تا تلافی رافت اوسکے کی کرے
پانچوین یہہ ہے کہ تعظیم اسطرح سے آپکے نام کی فرمائی ہے کہ کسی انبیا کی نہین کی قرآنمین سب انبیا کو بنام علامت یاد کیا ہے اور آپکو بنام
کرامت چھٹی یہہ ہے کہ کسی پیغمبر کی امت کو خطاب بیواسطہ نہین فرمایا حق تعالیٰ نے اور اگر جو کچھ ارشاد کرنا بھی منظور ہوا تو اس پیغمبر کو
خطاب فرماکر کہا کہ تم یون کہدو چنانچہ قوم نوح علیہ السلام نے جب کہا انا لنریك فی ضلال مبین تو حق تعالیٰ نے طرف حضرت نوح کے خطاب
فرمایا کہ جوابمین اونکے کہہ یا قوم لیس بی ضلالة ولکنی اسیطرح جس نے جس پیغمبر کی جناب مین کچھ الفاظ بے ادبانہ ازراہ طعن کہے
اوس پیغمبر نے اسکے جواب بہ تعلیم الہی دیا ہے اور جب نوبت نبوت کی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پہنچی تو حق تعالیٰ نے جواب طاعن کو
آپ کے آپ فرمایا چنانچہ ابوالبختری بن ہشام نے جب آپکو کہا ما اظنك الا ضلالا تو حق سبحانہ نے قسم کھاکر نفی ضلالت اپنے حبیب کی فرمائی
کہ والنجم اذا هوی ما ضل صاحبکم وما غوی اور دوسرے جاہل نے جو آپ کو مجنون کہا تو حق تعالیٰ نے قسم کھاکر سخن اوس خبطی جاہل کا
باطل کیا کہ نون والقلم وما یسطرون ما انت بنعمت ربك بمجنون پھر کسینے جو آپکو شاعر کاہن کہا اوسکے جوابمین فرمایا کہ وما هو
بقول شاعر اور ولا بقول کاهن پھر کسینے جو ساحر کہا تو اوسکے رد قول مین ارشاد کیا کہ ان هذا الا سحر یؤثر اور ولید بن مغیرہ منافق
تھا حق تعالیٰ نے ساتھ دس مذلت کے اوسکی نکوہش فرمائی ولا تطع کل حلاف مهین هماز مشاء بنمیم مناع للخیر معتد اثیم
عتل بعد ذلك زنیم پھر ایک نے آپ کو مقطوع النسل اور ابتر کہا حق تعالیٰ نے سورۂ کوثر نازل کیا اور دشمن کو آپ کے ابتر کہا
اور نظیر اوسکے کلام اللہ مین بہت ہین ساتوین یہہ ہے کہ سب انبیا بعد دعا کے مشرف بعطا ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبل سوال کے
مخصوص ساتھ اس کمال کے ہوئے وقت قسمت نحن قسمنا بینهم کے جو چیز عوالم عرشی فرشی ملکی ملکوتی سے بہتر اور خوشتر تھی آپکو کرامت
فرمائی تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ حق تعالیٰ نے جہات سے جہت کو کعبہ کی انتخاب کرکر فدائے وقت محمدی فرمائی کہ فول وجهك
شطر المسجد الحرام اور صفات سے صفت اپنی انتخاب کرکر آپ کو مرحمت کی الا ان محمدا یعطی عطاء من لا یخشی الفاقة اور
عبادات سے جہاد کو انتخاب کرکے آپکو عنایت کیا وجاهد الکفار والمنفقین واغلظ علیهم اور سعادات سے قصر قبول اور حرم
وصول کو انتخاب کرکر آپکو بخشی عسیٰ ان یبعثك ربك مقاما محمودا اور ناموں سے نام مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم انتخاب کرکر
دیا وما محمد الا رسول اور جاموں سے جام عشق ومحبت دیا یحبهم ویحبونه اور روزوں سے روز جمعہ یا ایها الذین امنوا اذا نودی
للصلوٰة من یوم الجمعة اور راتوں سے شب قدر لیلة القدر خیر من الف شهر اور مہینوں سے رمضان شهر رمضان الذی انزل
فیه القرآن اور شہروں سے مکہ معظمہ لتنذر ام القریٰ ومن حولها اور بوڑھے لوگوں سے ابوبکر رضی اللہ عنہ والذی جاء
بالصدق وصدق به اور کہولے سے عمر رضی اللہ عنہ یا ایها النبی حسبك الله ومن اتبعك من المؤمنین اور اغنیا سے عثمان رضی
اللہ عنہ امن هو قانت اناء اللیل ساجدا وقائما اور اصفیا سے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ یبتغون فضلا من الله و

ورضوانا اور بنات سے فاطمہ رضی اللہ عنہا فاطمۃ بضعۃ منی اور ذریات سے حسنین رضی اللہ عنہما سیدا شباب اھل الجنۃ الحسن والحسین اور آیات بینات سے قرآن شریف کو انتخاب کرکر آپ کو دیا کتاب انزل ایک مبارک اور ملل اور ادیان سے دین خلیل کو ملت ابیکم ابراہیم اور پہاڑونسے صفا و مروہ کو ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ اور مکانات سے مساجد کو وان المساجد للہ فلا تدعوا مع اللہ احدا اور عالم ایمان سے تقوی کے ولباس التقوی ذلک خیر اور جہان عرفان سے توحید کو والٰھکم الٰہ واحد اور باغون سے بہشت کو اعدت للمتقین اور گلستان سے فردوس کو کانت لھم جنت الفردوس نزلا اور علویات سے عرش کو فکان قاب قوسین او ادنی اور سفلیات سے حرم کو حرما امنا ویتخطف الناس من حولھم اور عورات سے نوعورتون کو یا نساء النبی لستن کاحد من النساء اور اخوان سے صحابہ کو فاصبحتم بنعمتہ اخوانا اور گھانسون سے جو کو الشعیر قوت الانبیاء اور دواؤن سے شہد کو فیہ شفاء للناس اور خوابون سے خواب صالح کو لقد صدق اللہ رسولہ الرؤیا بالحق اور پانی سے چار انہار بہشت کو فیہا انھار من ماء غیر اٰسن وانہار من لبن لم یتغیر طعمہ اور کردار و نسے نماز کو ان الصلوۃ تنہی عن الفحشاء والمنکر اور گفتار و ن سے ذکر لا الہ الا اللہ کو واذکروا اللہ ذکرا کثیرا اور قولوا قولا سدیدا یصلح لکم اعمالکم اور بنی آدم سے اس امت کو انتخاب کرکر آپکو دیا کنتم خیر امۃ اخرجت للناس اور ہژدہ ہزار عالم سے آپکو انتخاب کرکے ہمین امت والون کو عنایت فرمایا لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولا **غزل** امام کل انبیا محمد رسول برحق ہی کبریا کا + درود بیحد سلام بیعد ہو اُسپہ نازل سدا خدا کا + نبی اعلی رسول اکرم صفی اصفی شفیع عالم + زکی ازکی رفیق وہمدم ہمارا یہان اور وہان جزا کا + وہ سب سے ارفع وہ سب سے افضل وہ سب سے اعلی وہ سب سے اکمل + وہ سب سے اکرم وہ سب سے اجل وہ تاج ہی فرق انبیا کا + کرے بانگشت شق قمر کو بلائے ہاتھون مین وہ حجر کو لٹائے للہ مال وزر کو وہی ہی بس فخر اصفیا کا + نہ رأفت اب دلمین کر تو خطر گنہ بڑے ہین تیرے تو ہی کیا + یقین پیمبر پہ کر کہ ہوگا شفیع واں تجھسے پر خطا کا + آٹھوین یہہ ہی کہ سب انبیا کے حق تعالی نے تقصیرات زلات قرآن شریف مین پہلے ذکر فرماکر عطا اپنی ارشاد کی ہی چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کے حق مین وعصی اٰدم ربہ فغوی کہکر فرمایا ثم اجتباہ ربہ فتاب علیہ وھدی اور حضرت موسی کے حق مین کہکر فوکزہ موسی فقضی علیہ ذکر مغفرت کا فرمایا فغفرلہ انہ ھو الغفور الرحیم اور حضرت یونس علیہ السلام کے حق مین کہا وذا النون اذ ذھب مغاضبا پھر عذر خواہی اُن کی فرمائی فنادی فی الظلمت ان لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین پھر قبول توبہ اور اجابت دعا اونکی اسپر مترتب کی فاستجبنا لہ ونجیناہ من الغم اور حضرت داؤد علیہ السلام کے حق مین کہا وظن داؤد انما فتنّاہ فاستغفر ربہ پھر فرمایا فغفرلہ ذلک اسیطرح اور انبیا کے حق مین قیاس کیجئے لیکن جب نوبت ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی آئی پہلے ذکر عفو کا فرمایا پھر مذکور زلت کا عفی اللہ عنک لم اذنت لہم پھر ذکر زلت کا تعبیر فرماکے خطائے ماتقدم وماتاخر کو تحت مغفرت داخل فرمایا لیغفرلک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر نوین یہہ ہی کہ مراتب نبوت کے پانچ ہین اول صفوت ہی کہ حضرت آدم کو عنایت ہوا ان اللہ اصطفی اٰدم دوسرا خلت ہی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیا واتخذ اللہ ابراھیم خلیلا تیسرا قرب ہی کہ حضرت موسی کو نجیا وقربناہ نجیا چوتھا مرتبہ اظہار نعمت ہی کہ حضرت عیسے کو کرامت فرمایا واذکر نعمتی علیک وعلی والدتک پانچوان مرتبہ محبت ہی کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وعلی جمیع الانبیاء وسلم کو ساتھ اوسکے مخصوص فرمایا کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ چنانچہ روایت ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ ایکدن چند صحابہ بیٹھے تھے اور اپس مین کہتے تھے کہ حضرت آدم کو حضرت حق تعالی نے مرتبہ اصطفے عنایت فرمایا اور حضرت ابراہیم کو بخلت مشرف کیا اور حضرت موسی کو نجی کہا اور حضرت عیسے کو روح اللہ ٹھہرایا اس عرصے مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے اور کہا کہ کلام تمھارا مین نے سنا سچ ہی کہ آدم صفی اللہ ہین اور ابراہیم خلیل اللہ اور موسی نجی اللہ اور عیسی روح اللہ لیکن سمجھہ لو کہ مین بلا فخر اور صفوت آدم مخرج

بمعصیت ہوئی وعصےٰ آدم ربہ فغوےٰ اور خلت ابراہیم کی مخلوط بحاجت آئی والذی یطمع ان یغفرلی خطیئتی اور قربت موسیٰ کی معذرت سے
ہی رب انی ظلمت نفسی فاغفرلی اور نعمت عیسیٰ کی بہ تہدید وتوبیخ قیامت ہوئی وانت قلت للناس اتخذونی وامی الٰہین من دون اللہ
اور محبت میری مشحون بشفاعت ہوئی عسےٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا وسوین یہہ ہی کہ وجود تمام انبیا کا آب وگل سے تھا اور پیغمبر
ہمارے کا جان ودل سے زہرۃ الریاض مین لکھا ہی کہ جب حق تعالیٰ نے قضیہ وجود محمدی صلی اللہ علیہ وسلم مرتب فرمایا سر مبارک کو کہ
سراپا پردہ سلطان عقل ہی برکت سے ترتیب دیا اور چشم نرگسین کو کہ دوروزن نورگذار اس قصر کے ہین حیا سے پیدا کیا اور کانون
کو دوپاؤ کانہ اس کو شکل رفیع الشان کے ہین غیرت سے بنایا اور زبان گوہرفشانکو ذکر سے ظاہر کیا اور دواب جان بخش کو تسبیح سے
تخلیق فرمایا اور چہرۂ رشک مہر کو رضا سے ترکیب کیا اور سینہ بیکینہ کو اخلاص سے اور دل مقبل کو رحمت سے اور فواد باوداد کو شفقت
سے اور دونون کتف گرامی کو سخاوت سے اور شعرات سنبل صفات کو نبات جنت سے اور آب دہان بابرہان کو شہد جنت سے مرتب
اور مزین فرماکر اس گلدستۂ گلستان حسن وملاحت کو اور اوس سرو نورستۂ بوستان وجود وسماجت کو آراستہ وپیراستہ کرکر اس چار
بازار کون مین بھیجا تاکہ قدر اس نعمت عظمیٰ اور سعادت کبریٰ کی جانکر شکر اس انعام کا بجالاوین **غزل** کروڑ شکر اس خدا کا جسنے
کئے ہین ایسے جناب پیدا ٭ کہ جنکے باعث ہوا ہی ہمپر خطا سے راہ صواب پیدا ٭ امام کل انبیا محمدؐ قیام ارض وسما محمد ٭ کرے ہی سجدیکو
جنکے ہر دن جبین نو آفتاب پیدا ٭ نمود عالم کے وہ سبب ہین وجود آدم کے ہین وہ باعث ٭ نہوتے وہ تو نہوتا ماہی سے لیکے تا ماہتاب
پیدا ٭ کرین نہ مشکلکشائی گر وہ تو روئے مقصود پر ہمارے ٭ نقاب پر ہو نقاب پیدا حجاب پر ہو حجاب پیدا ٭ وسیلہ ہمسے نہ عاصیون کے اگر
وہ ہوین تو ہمپہ یہان وہان ٭ عقاب پر ہو عقاب پیدا عذاب پر ہو عذاب پیدا ٭ کرم سے اونکے یقین ہی شیطان بہ نزع کچھ شک نہ لاسکیگا
کریگا گر یک سوال اگر تو ہونگے لاکھون جواب پیدا ٭ گناہ ہین بیحساب رأفت اگرچہ اپنے پہ شکر یہہ ہی ٭ کہ کردئے ہین خدا نے ایسے شفیع روز
حساب پیدا ٭ خاصہ بارہوان حق تعالیٰ نے فضیلت دی آپ کی امت کو اوپر تمام امم کے دس چیزونمین اوّل خیریت مین کنتم خیر امّت
اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر دوسری اجماع کو اس امت کے حجت قاطع کیا اور یہہ بات اور امتون مین نہتی
تیسری ضلالت اور گمراہی سے محفوظ رکھا چنانچہ فرمایا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لا یجتمع امتی علی الضلالۃ چوتھی اس امت کو
گواہ امم سابقہ کا ٹھہرایا قیامت کے دن وکذلک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس پانچوان اس امت کو تمام امتون
سے قیامت کے دن زیادہ کیا کہ فرمایا آپنے صلی اللہ علیہ وسلم انا اکثر الانبیاء تبعا یوم القیامۃ چھٹی تین حصے یہہ امت ہوگی بہشت
مین اور ایک حصہ امم سابقہ چنانچہ فرمایا ہی انی لارجوان تکونوا ثلثا اہل الجنۃ ساتوان اس امت کو بقحط عام ہلاک نہین فرمادیا
اٹھوان اس امت کو تمام غرق نکریگا نوان دشمن غیر اس امت کے اس امت پر مسلط نہوگا دسوین تکالیف امم سابقہ کی اس امت
سے اوٹھادین ویضع عنہم اصرہم خاصہ تیرہوان سید روز قیامت ہمارے پیغمبر ہونگے اور یہہ خاصہ سات امرمین ظہور فرماویگا اول جو شخص
کہ پہلے ضریح لحد سے نکالیگا وہ آپہی ہونگے چنانچہ فرمایا ہی انا اول من تنشق الارض دویم مرتبہ شفاعت کا مخصوص آپکو ہوگا اور علما
کہتے ہین کہ آپکی سات قسم کی شفاعت ہوگی ایک شفاعت عظمیٰ ہی درمیان اہل موقف کے چنانچہ حدیث مین ہی کہ خلایق سب انبیا سے ناامید
ہوکر ملتجی آپکے ہونگے اور آپ شفاعت سب کی کرینگے دوسری یہہ ہی کہ شفاعت سے آپکے بہت لوگ بحساب وعذاب بہشت کو جاوین گے
اور بدولت رضا ولقائے الٰہی مشرف ہونگے تیسری جو لوگ کہ مستوجب دخول دوزخ ہونگے آپکی شفاعت سے باہر آوین گے چوتھی جو لوگ
کہ بسبب معاصی کے دوزخمین داخل ہوئے ہونگے وہ بھی آپکی شفاعت سے دوزخ سے نکل آوینگے پانچوان جو لوگ کہ بفضل الٰہی بہشت
مین داخل ہوئے ہونگے آپکی شفاعت سے اونکے درجات بلند ہونگے چھٹی شفاعت آپ کی بعضے کفار کے حق مین بھی واسطے تخفیف عذاب
کے مقبول ہوگی چنانچہ ابی طالب کے حق مین ساتوین شفاعت آپ کی مقبورین مدینہ کے حق مین چنانچہ فرمایا ہی من استطاع ان یموت

من بالمدینہ

بالمدینۃ فلیمت فانا اشفع لمن یموت بها یوم لواء حمد قیامت کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مین ہوگا چنانچہ فرمایا ہی لواء الحمد یومئذ بیدی اور دوسری روایتین وارد ہی کہ انا سید ولد آدم یوم القیمۃ ولا فخر و بیدی لواء الحمد ولا فخر ما من نبی یومئذ آدم فمن سواہ الا ہو تحت لوائی اور رسل سا تھمین اس لوا کے ہونگے نقل ہی کہ وہ لوا ہزار سالہ راہ بلند ہوگی اور اسمین تین سطرین مکتوب ہونگین پہلی سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم دوسری سطر الحمد للہ رب العالمین تیسری سطر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جب اوس لوا کو فضائے عرصات مین حاضر کرین گے ندا کرینگے لوا کہ یا ایہا النبی الامی العربی القرشی المکی الحرمی التہامی محمد بن عبد اللہ خاتم النبیین و سید المرسلین و امام المتقین و رسول رب العالمین پھر پیغمبر ہمارے صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاوینگے اور اس کو دست مبارک مین لینگے پھر تمام انبیا حضرت آدم سے عیسے تک علیہم السلام ساتھ تمام صدیقون کے اور شہدا اور صلحا اور عرفا کے حوالی اس لوا کے مجتمع ہونگے پھر واسطے ہر ایک کے اون فرقہ والون سے علحدہ تاج حاضر ہوگا اور واسطے جناب مقدس سلطان انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے تاج لوا لاکر فرق ہمایون پر رکھین گے اور لباس حریر خضر بدن مبارک کو پہناوین گے اور ستر ہزار لوا آگے آگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جلو مین لیجاوینگے اور لوا الحمد آپ جناب امیر المؤمنین علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو عنایت فرماوینگے ۵ روز محشر کیون نہ کل عالم کا وہ سردار ہو + جسکا ایسا ہو علم ایسا علم بردار ہو + اور وجہ تسمیہ کی لوا الحمد کی یہہ ہی چنانچہ تفسیر بحر العلوم وغیرہ مین لکھا ہی کہ وقت روح ڈالنے جسم آدم مین حضرت آدم کو عطسہ آیا تو الحمد للہ کہا جواب یرحمک ربک سنا اوسدم نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم جبین ہبین اونکے مین متحرک تھا اسطرح سے جیسے مروارید کو مروارید پر گھسین حضرت آدم نے کہا الہی یہہ آوازکیا ہی خطاب آیا کہ نور فرزند تیرے کا ہی کہ پیغمبر آخرالزمان ہوگا حضرت آدم کے دلمین تمنائے مشاہدۂ نور محمد علیہ الصلوۃ والسلام مشتعل ہوئی اوس نور نے بپیشانی سے سر انگشت مسبحہ اونکے انتقال کرکر جلوہ دکھایا حضرت آدم نے جو آیت اظفار مین نور سید ابرار مشاہدہ کیا فی الحال انگشت مسبحہ اوٹھاکر مبادرت بشہادتین کی کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ اور یہہ سنت درمیان اولاد اپنے کے تا قیامت چھوڑی اور برکت انتقال اوس نور پاک کیسے کہ یمین آدم واقع ہوا تھا خیر اور زمن اور برکت اور سعادت قرین یمین ہوئی جو اولادون کی کہ جانب یمین متمکن تھی سعادتمند ملقب باصحاب یمین ہوی اور جو جانب شمال تھی محروم اوس سے رہی القصہ حضرت حق تعالی نے فرمایا کہ اے آدم جسکا بیٹا غیب سے حضور مین آتا ہی کچھ تحفہ دیتے ہین اس فرزند ارجمند کو کیا تحفہ دیگا تو حضرت آدم نے عرض کیا کہ الہی میرے پاس سوائے الحمد للہ کے کچھ نہین جب روح میرے بدنمین تو نے ڈالی ہی زبانسے جاری کیا ثواب اس حمد کا اس فرزند دلبند کو دیتا ہون حق تعالی نے اوس ثواب حمد کو لوا بنائی اور مسمی بہ لوا الحمد کرکر حوالے سلطان انبیا صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمائی چنانچہ اول سب سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہشت مین جاوینگے چنانچہ فرمایا ہی انا اول من یقرع باب الجنۃ نقل ہی کہ جب آپ دروازہ بہشت کا ٹھوکینگے خازن بہشت پوچھیگا کہ کون ہی آپ فرمائینگے کہ مین ہون محمد صلی اللہ علیہ وسلم خازن کہیگا کہ فرمان الہی ہی کہ دروازہ بہشت کا کسیکے واسطے نہ کھولونگا پہلے تمسے پھر آپکے واسطے دروازہ کھولدیگا آپ بہشت مین رونق افزا ہونگے اور امت آپکی پہلے سب امم سے بہشت مین جاویگی الحمد للہ علی کل حال پنجم مالک حوض کوثر آپہی ہونگے چنانچہ فرمایا ہی اللہ نے انا اعطیناک الکوثر اور تفسیل اوسکی موجب تطویل ہی کتب سیر مین مسطور ہی ششم مقام محمود ہی کہ مالک اوسکے آپہی ہونگے عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا اور مفسرین اس مقام پر بہت لکھتے ہین انشا اللہ تعالی تفسیر مین اس آیت کی مبین ہوگا ہفتم وسیلہ ہی کہ آپہی کو عنایت ہوگا اور وسیلہ عبارت ایک درجونسے ہی کہ اعلائے درجات بہشت ہی ابو ہریرہ رضی نے روایت کی ہی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسئلوا اللہ لی الوسیلۃ طلب کرو حق تعالی سے واسطے میرے وسیلہ عرض کیا لوگون نے کہ وسیلہ کیا ہی فرمایا بڑا درجہ ہی بہشت مین کہ اوس درجہ کو کوئی نہین پہنچیگا مگر ایک مرد اور امید رکھتا ہون کہ وہ مرد مین ہی ہون سمجھ لیجیے کہ یہان امید بجہت حسن ادب ہی والا آپہی متعین ہین ساتہ اس مقام کے یہہ تیرہ خلصے آپکے بیان لکھے گئے بجہت اختصار کے والا اور بہت خلصے ہین کہ یہہ دفتر گنجایش تحریر کی نہین رکھتا اب بعضے

فضائل آپکے اور پر انبیاء کرام کے ہین تحریر ہوتے ہین غور سے سنیئے اور تفضیل آپکی اور پر حضرت آدم علیہ السلام کے بہت وجہہ سے ہی انمین سے انیس وجہین تحریر ہوتی ہین وجہ اوّل یہہ ہی کہ حضرت آدم آب وگل سے بنے اور آپ جان و دل سے اور اس دعویکی پانچ دلیلین ہین پہلی دلیل یہہ ہی کہ حضرت آدم کا سایہ تھا اور آپکا نتھا اور یہہ خصوصیت علامت جان و دل ہی نہ صفات آب وگل دوسری دلیل یہہ ہی کہ شب تار مین نور آپکا ایسا روشن ہوتا تھا کہ احتیاج چراغ کی نتھی تیسری یہہ دلیل ہی کہ عروج آپ کا اطباق سموات پر بقوت جان و دل تھا نہ بشوکت آب وگل چوتھی دلیل یہہ ہی کہ پس و پیش راست و چپ مساوی دیکھتے تھے یہہ بھی علامت جان و دل سے ہی پانچوین دلیل یہہ ہی کہ خواب اور بیداری مین ادراک آپکا برابر تھا کہ تنام عینی و لا ینام قلبی یہہ بھی علامت جان و دل سے ہی وجہ دویم یہہ ہی کہ تخمیر طینت آدم علیہ السلام اگرچہ بید قدرت الٰہی چالیس ہزار سال مین مرتب ہوا کہ خمرت طینۃ آدم بیدی اربعین صباحًا لیکن نور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تین سو پچاس ہزار برس قبل خلقت آدم سے نور احدیت اپنے سے پیدا کیا کہ انا من نور اللہ والمؤمنون من نوری وجہ سیوم یہہ ہی کہ حضرت آدم کو آب جنت سے پیدا کیا اور قالب محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو آب رحمت سے کہ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین وجہ چہارم یہہ ہی کہ حضرت آدمؑ کے حق مین فرمایا ونفخت فیہ من روحی اور اپنے حبیب کے حقین ارشاد کیا وکذلک اوحینا الیک روحًا من امرنا روح آدم مین بدن ترتیب پاتا ہی اور روح محمدی مین روح نشو نما مین آتی ہی وجہ پنجم یہہ ہی کہ آدم علیہ السلام کو اسما تعلیم کئے وعلم آدم الاسماء کلھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حقایق و دقایق اپنے کلام کے سکھائے الرحمن علم القرآن وجہ ششم یہہ ہی کہ آدم کو قبلہ فرشتون کا فرمایا اسجدوا لآدم اور آنحضرتؐ کو مقتدا فرشتگان اور امام پیغمبران کیا اور سب کرامت بمبالغہ آنحضرتؐ فرمایا سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا وجہ ہفتم یہہ ہی کہ آدم علیہ السلام کو روز اول ایک سجدہ تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو روز آخر مقام محمود اور حوض مورود اور محض مشہود اور لقائے محمود ہوگا وجہ ہشتم یہہ ہی کہ آدم کا تخت عالی بخت اعناق ملائکہ پر رکھا اور سبکو تخت تخت لائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا روز قیامت کو علم ہوگا کہ سب انبیا و اولیا سایے مین اوسکے ہونگے آدم و من دونہ تحت لوائی وجہ نہم یہہ ہی کہ آدم کو آسمانونسے گذار کر بہشت مین لیگئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہشت دکھا کر مقام قدس پر خرامان کیا دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنیٰ وجہ دہم یہہ کہ شیطان نے ورغلان کر حضرت آدم کو زلت مین ڈالا فوسوس لہما الشیطان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نصرت پائے کہ شیطان آپکا اسلام لایا اسلم شیطانی علی یدی وجہ یازدہم یہہ ہی کہ آدم مبتلا بزلت ہوئے اور آوازہ عصیان کا انکے عالم مین پہنچایا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بے صدور گناہ غلغلۂ مغفرت اقطار و اکناف عالم مین منتشر فرمایا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر وجہ دوازدہم یہہ ہی کہ آدم کو عتاب پہلے ہوا پھر عفو وعصیٰ آدم ربہ فغویٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عفو پہلے پھر عتاب عفی اللہ عنک لم اذنت لہم وجہ سیزدہم یہہ ہی کہ آدم کو بیک زلت بہشت سے نکالا اور آپکی امت گناہگار کو باوجود ہزار صغائر وکبائر جنت مین داخل کرینگے قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ وجہ چہاردہم یہہ ہی کہ آدم کو بیک زلت برہنہ کیا ینزع عنہما لباسہما لیریہما سوآتہما اور جاکران گنہگار آپکے کہ باوجود ہزارون گناہونکے پردہ پوشی کرتا ہی اور رسوا نہین فرماتا اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفو عن کثیر وجہ پانزدہم یہہ ہی کہ آدم کو دو سو برس رلاکر توبہ قبول کیا اور آپکی امت کے گناہ دو صد سالہ یکدم نادم بخشی کہ الندم توبۃ وجہ شانزدہم یہہ ہی کہ آدم کو بیک لغزش حرم کعبہ مین بھیجا تا وہان توبہ قبول فرماوین اور برکت آپکی سے گنہگاران امت کو حاجت گھر سے نکلنے کی قبول توبہ مین نہین متی قلت اساءت اقول غفرت وجہ ہفدہم یہہ ہی کہ آدم علیہ السلام کو پدر قوالب بشر کیا اور روز میثاق مین سبکو اس تن متین سے نکالا واذ اخذ ربک من بنی ادم من ظھورھم ذریتھم اور آنحضرت صلعم کو ابوالارواح گردانا اور تمام اہل فلاح کو نور انکیسے پیدا کیا کہ انا من اللہ والمؤمنون منی وجہ ہژدہم یہہ ہی کہ زمان آدم مین قالب غالب آکر جان کو عالم پاک سے طرف ولایت خاک کے کھینچ لایا اہبطوا منہا جمیعا اور دور خوش طور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کے مین جان غالب قالب پر ہوگئی ولایت خاک سے عالم پاک پر لے گئی دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی وجہ نوزدہم یہہ ہی کہ وقت آدم مین فرشتہ نورانی دیو ظلمانی ہوا ابی واستکبر وکان من الکافرین اور زمان سعادت نشان سید دوجہان مین دیو ظلمانی فرشتہ نورانی ہوا اسلم الشیطان علی یدی اور فضیلت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اوپر حضرت ادریس کے بہت وجہ سے ہی اونمین سے پانچ وجہین تحریر ہوتی ہین وجہ اول یہہ ہی کہ ادریس علیہ السلام کو آسمان چہارم پر لے گئے اور وہین چھوڑا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے کو آسمانون پر لیگئے اور وہان متمکن نہ فرمایا بلکہ بلند تر اس سے تا بہ مقام ادانی پہنچایا وجہ دویم یہہ ہی کہ حضرت ادریس کو بہشت مین لیگئے اونھون نے دیکھکر پسند کی وہین رہگئے اور پیغمبر ہمارے صلی اللہ علیہ وسلم کو بہشت مین داخل کیا بگوشہ چشم بھی آپنے ملاحظہ نفرمایا ما زاغ البصر وما طغی وجہ سیوم یہہ ہی کہ ادریس علیہ السلام کو معرفت سیر کواکب کی دی اور پیغمبر ہمارے کا قدم مبارک فرق کواکب پر رکھا وجہ چہارم یہہ ہی کہ ادریس علیہ السلام کو علم خیاطت کا دیا اور نبی ہمارے کو علم معرفت اور نور محبت عطا کیا وجہ پنجم یہہ ہی کہ ادریس کو فن کتابت اور معرفت لوح وقلم دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لوح وقلم سے گذار کر کتابت سے مخاطب کر پہنچایا اور فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر نوح کے بھی بہت وجوہ سے ہی لیکن اونمین سے چھے جنمین مبین کی جاتی ہین وجہ اول یہہ ہی کہ نوح علیہ السلام کو کشتی دی کہ بروئے آب روان تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو براق عنایت کیا کہ ہوا پر دوان تھا وجہ دوسری یہہ ہی کہ نوح علیہ السلام کو نجات بخشی بلا طوفان سے کشتی مین بتلقین بسم اللہ مجریہا ومرسا ہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لطف الہی اور فضل نا متناہی سفر معراج مین دستگیر ہوا کہ سبحان الذی اسری لعبدہ لیلا وجہ تیسری یہہ ہی کہ نوح علیہ السلام کو سفینہ دیکر اونکو اور اونکی اہل کو غرق طوفان سے نگاہ رکھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سکینہ مرحمت کر کر آپکو اور آپ کی امت کو حرق نیران سے بچایا وجہ چوتھی یہہ ہی کہ وہ سفینہ حضرت نوح عم کا سبب نجات ہوا اور یہہ سکینہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو موجب علوی درجات ہوا وجہ پانچوین یہہ ہی کہ اگر کشتی نوح علیہ السلام پانی پر تیری تو کچھ ایسا نادر نہین عجب تر یہہ ہی کہ عکرمہ رضی اللہ عنہ نے وقت قبول ایمان معجزہ طلب کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا چاہتا ہی عرض کیا کہ وہ سل اوس کنارے سے پانی پہ تیر آوے اوس کنارے تک آپنے اوس پتھر کو بلایا پانی پر تیرتا ہوا آپ کی طرف چلا آیا وجہ چھٹی یہہ ہی کہ نوح علیہ السلام نے واسطے قوم اپنے کے عذاب چاہا کہ رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم کی ہدایت طلب کی کہ اللہم اہد قومی فانہم لا یعلمون واسطے دشمنون کے عذر خواہی کی کہ یہہ نہین جانتے اگر یہہ پتھر میرے دانتون پر مارین تو تو شکر منہ مین اونکے دے سبحان اللہ جو دشمن سے یہہ معاملہ فرماوے وہ دوست سے خدا جانے کیا کرے ۵ دشمنونسے بھی یہہ کرتا ہو جو محبوب سلوک ۔ دوستونسے کرے کیا جانے کس اسلوب سلوک ۔ اور فضیلت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر خلیل الرحمن علیہ السلام کے بھی بوجوہ کثیرہ ہی اُنمین سے بیس وجہین یہان ظاہر ہوتی ہین وجہ اول یہہ کہ ابراہیم علیہ السلام کو خلت عطا کی کہ واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوبیت سرفراز کیا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اور نکتہ عجیب اسمین یہہ ہی کہ وہان ابراہیم علیہ السلام کو خلیل کیا یہان جاکر ان محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو حبیب فرمایا وجہ دوسری یہہ ہی کہ خلیل نے جو کیا برضائے الہی کیا یا ابراہیم قد صدقت الرؤیا اور یہان بلکہ تعالی وتقدس نے جو کیا برضائے حبیب کیا کہ دنیا مین فرمایا کہ فلنولینک قبلۃ ترضاہا اور عقبی مین ارشاد کیا ولسوف یعطیک ربک فترضی وجہ تیسری یہہ ہی کہ خلیل الرحمان کو امام عوام انام کیا انی جاعلک للناس اماما اور حبیب اللہ کو شب معراج مین بیت المقدس مین امام انبیا کا اور بیت المعمور مین امام ملائکہ کا فرمایا وجہ چوتھی یہہ ہے کہ خلیل اللہ علیہ السلام کو فوت یقین دی اور حبیب ہمارے صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت بالتعیین کہ فرمایا الی معاد اللہ وقت لاعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل مراد ملک مقرب سے جبرئیل ہین اور نبی مرسل سے ابراہیم علیہما السلام وجہ پانچوین یہہ ہی کہ خلیل کو وہان پہنچایا کہ جبرئیل نے کہا ہل لک حاجۃ اور حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس مقام پر ترقی بخشی کہ جبرئیل نے کہا لو دنوت انملۃ لاحترقت

وجہ چھٹی یہہ ہے کہ اوپر خلیل اللہ علیہ السلام کے آتش نمرود کو برد سالم کیا کہ یانار کونی بردا وسلاما علی ابراہیم اور واسطے امت حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آتش دوزخ کو برد سالم فرماویگا کہ جریا مومن فان نورک اطفاء لھبی اور کیا تعجب ہے کہ بقدم خلیل آتش نمرود لعین افسردہ ہوئی تعجب یہہ ہے کہ آتش افروختہ غضب الٰہی بقدم امت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بجھ جائے اور نازکتر یہہ ہے کہ وہاں جبتک خطاب نہ آیا یانار کونی بردا وسلاما گرد نہوئے اور یہاں بجرد پانوں رکھنے عاصیان امت مصطفویہ کے بغیر اوسکے کہ فرمان متوجہ ہو تمام منطفی ہوجاوے گی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان المؤمن اذا وضع قدمہ علی الصراط تحمل النار تحت قدمہ کما تحمل الشم علی الطبق یعنے جونہی مومن وقت مرور برزخ دوزخ قدم پلصراط پر رکھے آتش دوزخ زیر قدم محترم ایسکی افسردہ وبخ بستہ ہو کہ جیسی زمستان سرد مین چربی اوپر طبق کے وجہ ساتوین یہہ ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کی نظر اوپر آفتاب اور ماہ اور تارون کے تھی کہ فلما جن علیہ اللیل رای کوکبا اور قدم مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اوپر تارک آفتاب اور ماہ اور ستارونکے ہوا کہ وہو بالافق الاعلی وجہ آٹھوین یہہ ہے کہ ابراہیمؑ بواسطہ نظر قرین دوست ہوئے وکذلک نری ابراہیم ملکوت السموات والارض اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیواسطہ بقرب دوست پہنچے دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی وجہ نوین یہہ ہے کہ خلیل اللہ علیہ السلام نے درخواست کی ولا تخزنی یوم القیامۃ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بے خواست ارشاد ہوا یوم لا تخزی اللہ النبی وجہ دسوین یہہ ہے کہ خلیل علیہ السلام نے درماندہ ہوکر کہا حسبی اللہ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت درماندگی اللہ سبحانہ نے کہا حسبک اللہ وجہ گیارہوین یہہ ہے کہ خلیل علیہ السلام نے کہا کہ مین خدا پاس جاتا ہون انی ذاہب الی ربی سیہدین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے آپ اپنی طرف بلایا سبحان الذی اسری لعبدہ لیلا وجہ بارہوین یہہ ہے کہ خلیل علیہ السلام نے ہدایت چاہی سیہدین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نا خواستہ ہدایت فرمائی وسیہدیک صراطا مستقیما وجہ تیرہوین یہہ ہے کہ خلیل علیہ السلام نے کہا الٰہی نبد ونکو اپنے کہہ کہ ثنا میری کرین واجعل لی لسان صدق فی الآخرین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے فرمایا کہ ہنوز تو نہ تھا کہ ثنا تیری کیتے تھے ورفعنا لک ذکرک وجہ چودھوین یہہ ہے کہ خلیل علیہ السلام نے اس رات کہ ملکوت اونھین دکھایا ہلاکت عاصیان چاہی کہ کہا اللھم اہلکھم اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس شب کہ بلقائے کبریا مشرف ہوئے رحمت اور مغفرت گناہگارونکی درخواست کی کہ کہا واعف عنا واغفرلنا وارحمنا وجہ پندرہوین یہہ ہے کہ خلیل علیہ السلام منادی حج اور کعبہ اور بیابان تھے واذن فی الناس بالحج اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم منادی ایمان اور احسان اور عرفان ربنا انا سمعنا منادیا ینادی للایمان وجہ سولھوین یہہ ہے کہ خلیل علیہ السلام نے کہا مین مطیع کو چاہتا ہون نہ عاصی کو فمن تبعنی فانہ منی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ مین پہلے عاصیونکو چاہتا ہون شفاعتی لاہل الکبائر من امتی وجہ سترہوین یہہ ہے کہ خلیل علیہ السلام کو خطاب عتاب آمیز آیا کہ اولم تومن اور ندا حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو سعادت انگیز آئی کہ اٰمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ وجہ اٹھارہوین یہہ ہے کہ واسطے پسر خلیل کے کہ پیغمبر تھا ایک گوسفند فدیہ بھیجا اور واسطے پدر حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سو گوسفند باوجودیکہ باین مرتبہ تھے قربانی فرمائی وجہ انیسوین یہہ ہے کہ خلیل علیہ السلام نے کہا مجھے سب عالم سے حق سبحانہ بس ہے فانہم عدو لی الا رب العالمین اور اللہ نے مجھے فرمایا کہ مجھے کونین سے حبیب میرا بس ہے لولاک لما اظہرت الربوبیۃ اور وجہ بیسوین یہہ ہے کہ روایت ہے قیامت کے دن عوض ہر ایک مرد ان امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہود اور ترسایونکو تسلیم کرینگے اور کہینگے ہذا فداک من النار ۵ نارنمرود ہوئی باغ خلیل حق پر ۔ سنکے اس ذکر کو یہان کسکو اچنبھا ہوگا ۔ مجرمونکے لئے وہان امت پیغمبر کی ۔ شعلۂ آتش دوزخ گل خمار ہوگا ۔ حشر کو فدیہ اس امت کے ہر ایک مجرم کا ۔ یا یہودی ہو کوئی یا کوئی ترسا ہوگا ۔ یہان بفرزند خلیل ایک ہوا کبش فداء فدیہ وہان احسن تقویم سے اپنا ہوگا ۔ اور فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر حضرت یوسف ع کے بھی بوجوہ متعددہ ہے اونمین سے سات وجہین مکتوب ہوتی ہین وجہ اول یہہ ہے کہ یوسف علیہ السلام کو تاویل احادیث اور تعبیر خواب انعام فرمائی

۵ وکذلک

وکذلک یجتبیک ربک ویعلمک من تاویل الاحادیث اور غلامان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تحصیل مواریث اور تفسیر کتاب اکرام کی ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا وجہ دوسری یہہ ہی کہ یوسف علیہ السلام کو تخت بخت اور قصر مصر باسم سلطنت اور رسم حکومت دیا وکذلک مکنا لیوسف فی الارض یتبوأ منہا حیث یشاء اور خاکساران امت محمدیہ کو اوپر تخت بخت بہشت کے درمیان قصر مصر جنت کے کہ ملک مؤبد اور دولت مخلد ہی بٹھایا اذا رایت ثم رایت نعیما وملکا کبیرا وجہ تیسری یہہ ہی کہ یوسف علیہ السلام کو جمال دیا کہ ہیچ اشتیاق ظہور اوسکے کے عورات لائمات مصر نے ہاتھ کاٹے وقطعن ایدیہن وقلن حاشا للہ ما ہذا بشرا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کمال عنایت کیا کہ واسطے استغراق نور اوسکے اہل مؤمنات مدینہ نے زنار توڑے ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا وجہ چوتھی یہہ ہی کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو کلید خزائن زمین عطا کین کہ اجعلنی علی خزائن الارض اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مفتاح کنوز رحمت اور خزائن رموز مغفرت دین وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین وجہ پانچوین یہہ ہی کہ بھائیون نے زمان حشمت یوسف مین صاع زرین متاع بن یامین مین دہری قالوا نفقد صواع الملک اور عہد سعادت مہد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین متاع بانتفاع نور یقین صدور ملازمان حضرت سید المرسلین مین رکھی افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فہو علی نور من ربہ وجہ چھٹی یہہ ہی کہ یوسف علیہ السلام کو نور وبہا عطا کیا کہ جسکے دیکھنے سے گرسنگان مصر کی بھوکھ بھاگ جاتی تھی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی لوا عنایت ہوگی کہ محنت رسیدگان قیامت کی جب نظر اوسپر پڑیگی بلا اور محنت وہان کی مبدل بعافیت ہوگی وجہ ساتوین یہہ ہی کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے جو روز وصال حضرت یعقوب علیہ السلام کو بالائے تخت بٹھایا ورفع ابویہ علی العرش تو تمام خلایق مصر کو بلایا اور سبکو کہ حلقہ غلامی کا گردن مین رکھتے تھے آزاد کیا اور جب دن قیامت کا ہوگا تو سب مسلمان بمقتضائے ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ بندگان الہی ہونگے حاضر کئے جاوینگے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوپر بساط قرب کے تخت شفاعت پر بٹھا کر حق سبحانہ عاصیان گرفتار اور گنہگاران تبہ روزگار کو بنظر سید الابرار گذار کر آتش دوزخ سے آزاد فرماویگا اور بمژدہ درجات جنات کے سرافراز کریگا **نظم** ز قوم ہو سرو آسا برکت سے محمدؐ کی ÷ ہر خار بنے گل سا شوکت سے محمدؐ کی + امید ہی رحمت کو رحمت سے بدل دیوے ÷ میدان قیامت مین امت سے محمدؐ کی + کیا دور ہی گر کردے اللہ اس امت پر ÷ دوزخ کو حرام اسدن حرمت سے محمدؐ کی + امید ہی جنت مین حوران ملاحت رو مل ملکے کرین عشرت ملت سے محمدؐ کی + عشق او نکا رکھا ہی رافت دلمین کہ بخشے دیگا ÷ دوزخ سے نجات اللہ الفت سے محمدؐ کی + اور فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بوجوہ بیشمار ہی اونمین سے بیس وجہین ظاہر ہوتی ہین وجہ اول یہہ ہی کہ موسیٰ علیہ السلام کو کلیم اللہ کیا وکلم اللہ موسیٰ تکلیما اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حرم راز مین ندیم فرمایا فاوحیٰ الی عبدہ ما اوحیٰ وجہ دوسری یہہ ہی کہ موسےٰ علیہ السلام کو ید بیضا دیا واضمم یدک فی جیبک تخرج بیضاء اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دین بیضا مرحمت کیا انکم بالملۃ الحنیفیۃ السمحۃ البیضاء ید بیضا موسوی قصر فرعون کو روشن کرتا تھا اور دین بیضائے مصطفوی ساحت قصر الہی روشن کرتا ہی افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فہو علی نور من ربہ وجہ تیسری یہہ ہی کہ موسیٰ علیہ السلام کو عصا دیا تا سحر چند ہزار ساحران نابود فرماوین تلقف ما یاٴفکون اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو شفاعت دی کہ لاکھون عاصیونکے گناہونکو بیکدم ندم محو کرین شفاعتی لاہل الکبائر من امتی وجہ چوتھی یہہ ہی کہ موسیٰ علیہ السلام کو بادشاہی اور پیغمبری بنی اسرائیل کی دی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدمتگار مانند جبرئیل کے اور عاشیہ بردار مثل اسرافیل کے دیا اور خود بنفسہ رب جلیل جل جلالہ متکفل آپکا ہوا وجہ پانچوین یہہ ہی کہ موسیٰ علیہ السلام آپسے گئے ولما جاء موسیٰ لمیقاتنا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلوائے گئے سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا وجہ چھٹی یہہ ہی کہ موسیٰ علیہ السلام نے کوہ طور پر کلام سنا وکلم اللہ موسیٰ تکلیما اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کرسی نور پر دیدار پاک دیکھا دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنیٰ وجہ ساتوین یہہ ہی کہ موسیٰ علیہ السلام کو چالیس شبانہ روز آب ونان ندیا بعد اوسکے کلام کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر شب خوان قدس سے آب ونان بسر فرمایا اور دولت وصال سے مشرف کیا ابیت عند ربی ویطعمنی ویسقین وجہ آٹھوین یہہ ہی کہ موسیٰ

علیہ السلام کو چالیس روز انتظار مین رکھا اور چالیس راتین جگایا جب طور پر اونسے کلام کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بچھونے پر سوتے تھے کہ جبرئیل کے ہاتھ براق بھیجکر بلایا اور طرفۃ العین مین وہان پہنچایا کہ فہم بشر اور وہم ملک حوالی نواح اوسکے کسو کو نہین پہنچتا وجہ نوین یہہ ہی کہ موسیٰ علیہ السلام نے بہ انبساط تمام عرض کیا کہ ارنی انظر الیک خطاب آیا کہ انظر الی الجبل اشارت بقدمگاہ نے بعد کلام اونکیے کیا کہ ابلیس سر نکالے تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ قدمگاہ دی کہ جبرئیلؑ نے کہا لو دنوت انملۃ لاحرقت وجہ دسوین یہہ ہی کہ موسیٰ کو بیچ وادی مقدس کے امر بخلع نعلین آیا فاخلع نعلیک اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوپر براق فلک اطلس کے نہی خلع نعلین کی آئی کہ یا محمد لاتخلع نعلیک وجہ گیارہوین یہہ کہ جب قرب موسیٰ کو یاد فرمایا موسیٰ کی ستایش کی ولما جاء موسیٰ لمیقاتنا اور جب قرب مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد فرمایا اپنی ستایش کی سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً یہہ دلیل ہی بقائے موسویت کی صفات موسویہ مین اور فنائے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی صفات احدیت جل علا مین وجہ بارھوین یہہ ہی کہ موسیٰ کو بنام علامت یاد کیا جاء موسیٰ اور رہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بنام کرامت بعبدہ لیلاً وجہ تیرہوین یہہ ہی کہ حضرت موسیٰ کو آیا کہا اور حضرت کو بردہ فرمایا یعنے وہ آپ آئے بصفت خود اور حضرت کو لیگئے بصفت حق یہان عجب نکتہ ہی جو آپ جاوے بار پاوے یا نپاوے اور جو بلایا جاوے وہ ممکن نہین کہ دخل نپاوے سمجھ لیجیے کہ آنیدہ طالب ہی اور بردہ مطلوب اور وہ مرید یہہ مراد اور وہ محب اور یہہ محبوب وجہ چودھوین یہہ ہی کہ حضرت موسیٰ اثر تجلی کا کوہ طور پر دیکھکر اپنی صفت سے فانی ہوئے وخر موسیٰ صعقاً اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کل مقامات انبیا کے اور عجائبات ملکوت اور بلاء اعلیٰ کے بلکہ انوار جمال وجلال حق مشاہدہ کئے اور جگہہ اپنی سے نہ ہلے یہہ بھی دلیل ہی بقائے موسیٰ کی بیچ صفت اپنی کے اور بقائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ببقائے حق تعالیٰ وجہ پندرھوین یہہ ہی کہ موسیٰ علیہ السلام نے دیدار چاہا رب ارنی انظر الیک نہ دکھا یا لن ترانی سنا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھین بند کین ما زاغ البصر وما طغیٰ فرمایا تیسر تقاضا مشاہدے اوسکیکا کیا الم تر الی ربک وجہ سولھوین یہہ ہی کہ موسیٰ علیہ السلام کو دو مرتبہ کرامت کیا کہ امت انکی دریا سے اوتری اور دامن خشک اونکا تر نہوا واذ فرقنا بکم البحر اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرد ائے قیامت وہ پایہ عالی مرحمت ہوگا کہ امت اونکی اوپر دوزخ کے گذریگی اور دامن تر اونکا خشک نہوگا جز یا مومن فان نورک اطفا لہبی وجہ سترھوین یہہ ہی کہ موسیٰ علیہ السلام دو بار مناجات جناب الٰہی مین کرتے تھے اور امت محمدیہ کے خاکسار ہر پانچ بار مناجات کرتے ہین المصلے نیاجی ربہ وجہ اٹھارھوین یہہ ہی کہ واسطے موسیٰ کے اور قوم اونکی کے من وسلویٰ بھیجا وانزلنا علیکم المن والسلویٰ اور واسطے امت محمدیہ کے ایمان اور سکینہ اتارے ہوالذی انزل السکینۃ فی قلوب المؤمنین وجہ انیسوین یہہ ہی کہ واسطے امت موسیٰ کے پتھر سے بارہ چشمے جاری کئے فانفجرت منہ اثنتا عشرۃ عینا اور واسطے اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بنان انگشتہای حبیب اکرمؐ سے فوارے حیات بخش بہائے انفجر الماء من بین اصابعہ ۵ پتھر سے جو ہون نہرین جاری تو عجب کیا ہے + انگشت سے دریا کا بہنا یہہ اچنبھا ہی + وجہ بیسوین یہہ ہی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام چالیس روز قوم سے باہر رہے تھے قوم گوسالہ پرست ہوگئی تھی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بارہ سو تیس برس ہوئے ہین کہ قوم سے روپوش ہوئے ہین اور ہر روز اعلائے اعلام شریعت محمدی اور لواء والاء ملت احمدی بیچ ترقی اور تزائد کے ہی الحمد للہ اور فضیلت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر حضرت داؤد کے بھی بوجوہ متعددہ ہی تین وجہین اونمین سے محرر ہوتی ہین وجہ اول یہہ ہی کہ حقتعالیٰ نے داؤد عم کو خلیفہ اپنا کیا انا جعلناک خلیفۃ فی الارض اور حضرتؐ کو وہ مرتبہ دیا کہ اونھونے اللہ کو خلیفہ اپنا کہا اللہ خلیفتے من بعدی وجہ دوسری یہہ ہی کہ داؤد علیہ السلام کے ہاتھ مین لوہا نرم کیا والنا لہ الحدید اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست حق پرست مین قلوب محکم باقساوت کو کہ فہی کالحجارۃ اواشد قسوہ نشان اوسکا ہی موم سے نرم تر کیا فبما رحمۃ من اللہ لنت لہم وجہ تیسری یہہ ہی کہ داؤد علیہ السلام کو نغمہ اور لوا دیا کہ مرغان ہوا اور ماہیان دریا اور وحوش صحرا ساتھ نغمہ سرائی اوسکیکے فریفتہ ہوتے تھے اور پہاڑ معاونت اونکے مین مبادرت کرتے تھے کہ یا جبال اوبی معہ والطیر اور حضرت صلی

اللہ علیہ وسلم کو صیت اور آوازہ دیا کہ ہنوز نہ عالم کا نام نہ آدم کا نشان تھا کہ کوس دولت اور احتشام اور نقارہ عظمت اور احترام اونکا اوپر طارم عالم وجود کے بجا کہ اول ما خلق اللہ نوری اوخس وخاشاک ظلمات جہالت میدان نور افشان معرفت کے ہمین مقدم شریف اونکیکے دور کی کہ ان اللہ تعالیٰ خلق خلقہ فی ظلمۃ رش علیہم من نورہ اور فضیلت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر حضرت سلیمان علیہ السلام کے بھی بہت وجوہ سے ہی اونمین سے دس وجہین بیان ہوتی ہین وجہ اول یہہ ہی کہ سلیمان علیہ السلام کے لئے باد کو مسخر کی وسلیمان الریح غدوہا شہرور واحہا شہر اور حضرت کیلئے ملئکہ مسخر فرمائے یمدد کم ربکم بخمسۃ الآف من الملئکۃ مسومین وجہ دوسری یہہ ہی کہ تخت سلیمان کا ہر رات اور ہر دن ایک مہینے کی راہ جاتا تھا غدوہا شہرور واحہا شہر اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا براق پلک مارنیمین فرش سے تا بہ عرش گیا وجہ تیسری یہہ ہی کہ سلیمان علیہ السلام کو مرغ سایہ کرتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حق سبحانہ ظل ظلیل اپنے مین پرورش فرماتا تھا الم تر الی ربک کیف مد الظل بلکہ خدمتگاران کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سایہ اپنے مین مقام دیگا سبعۃ یظلہم اللہ فی ظلہ یوم لا ظل الا ظلہ الحدیث وجہ چوتھی یہہ ہی کہ سلیمان علیہ السلام کو سلطنت روئے زمین کی دی رب ہب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سایہ لوا مین مملکت عقبیٰ کی وابستہ کی ولواء الحمد بیدی وجہ پانچوین یہہ ہی کہ سلیمان علیہ السلام کی جن وشیاطین نے فرمانبرداری کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملئکہ مقربین نے وجہ چھٹی یہہ ہی کہ تمام دنیا سلیمان علیہ السلام کو بعاریت دی اور چاکران امت محمدیہ کو علی صاحبہا الصلوٰۃ بہشت مین برابر دس حصے اس مملکت کے دیکے واذا رأیت ثم رأیت نعیما وملکا کبیرا عطا فرمایا وجہ ساتوین یہہ ہی کہ واسطے سلیمان کے ایکروز آفتاب پھر آیا اور واسطے ایک ملازم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی کہ علی بن ابیطالب ہین کرم اللہ وجہہ آفتاب پھر آیا چنانچہ قصہ اوسکا مفصل حدیثین وارد ہی وجہ آٹھوین یہہ ہی کہ سلیمان علیہ السلام کو انگشتری مملکت دی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم نبوت وجہ نوین یہہ ہی کہ سلیمان علیہ السلام کو کرسی دی کہ شیطان کا دخل نہو والقینا علی کرسیہ جسدا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آیۃ الکرسی عنایت کی کہ شیاطین بھاگین استخرجت آیۃ الکرسی من کنوز تحت العرش وجہ دسوین یہہ ہی کہ مرغ حضرت سلیمان سے باتین کرتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوسمار اور آہو اور شتر اور طیور اور وحوش ہمکلام ہوئے چنانچہ تشریح اوسکی کتابونمین باب معجزات مین مبین ہی اور فضیلت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر حضرت عیسے علیہ السلام کے بھی بوجوہ متکثرہ ہی سات وجہین اونمین سے نقل کئی جاتین ہین وجہ اول یہہ ہی کہ عیسے علیہ السلام کو آسمان چہارم پر لیگئے کہ بل رفعہ اللہ الیہ اور وہین رکھا اور امت اونکیکو تنہا چھوڑا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فوق العرش پہنچایا اور پھر وہانسے لائے تاکہ امت کو دولت وصال سے محروم نہ کرین اور خلعت رحمت اور مغفرت سے سرفراز فرماوین وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین وجہ دوسری یہہ ہی کہ عیسے علیہ السلام کو بن باپکے پیدا کیا ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم اور نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو بواسطہ نور احدیت اپنے سے نکالا کہ انا من نور اللہ والمومنون منی وجہ تیسری یہہ ہی کہ عیسیٰ علیہ السلام بدن مردہ کو دم سے زندہ کرتے تھے واحی الموتیٰ باذنی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانہائے پژمردہ کو بدم کرم زندہ وفرخندہ فرماتے تھے اومن کان میتا فاحییناہ وجہ چوتھی یہہ ہی کہ عیسے علیہ السلام کو وہ یقین دیا کہ جسکے سبب پانی پر جاتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے زیادہ یقین عنایت کیا کہ بروے ہوا خرامان ہوئے وجہ پانچوین یہہ ہی کہ واسطے عیسے علیہ السلام کے مائدہ آسمان سے اترا کہ جسمین طعامہائے گوناگون تھے ربنا انزل علینا مائدۃ اور واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مائدہ پر فائدہ قرآن نازل ہوا کہ علم اولین اور علم آخرین جسمین لا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین ہی وجہ چھٹی یہہ ہی کہ مائدہ عیسے سبب عذاب قوم ہوا فانی اعذبہ عذابا لا اعذبہ احدا من العالمین اور مائدہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم موجب رحمت مؤبد ہوا ونزل من القرآن ما ہو شفاء ورحمۃ للمؤمنین وجہ ساتوین یہہ ہی کہ عیسے علیہ السلام مامور بمتابعت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور دلیل اوسکی یہہ ہی کہ آخر زمان مین نزول فرماوینگے اور موافق شریعت نبوی کے کام کرینگے اور مثل ایک عالم کے ہونگے علمائے امت مصطفویہ سے علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ اور حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مامور نہین ہین اونکی متابعت پر لوگان موسیٰ حیا ما وسعہ الا اتباعی اور یہی حال سب انبیا کا ہے جو کوئی نبی آپکے وقت مین ہوتا متابعت آپکی کرتا جب یہہ خصائص اور فضائل انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ مسطور ہوئے معلوم کرلئے تو سمجھہ لیجئے کہ رفع بعضہم درجاتین مراد بعض سے پیغمبر ہمارے صلی اللہ علیہ وسلم ہین کہ باین درجات بلند اور مقامات ارجمند فیروز مند ہین وَاٰتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ اور دئے ہمنے عیسےٰ بن مریم کو معجزات جیسے تکلم بمہد اور احیائے موتیٰ اور بینائی کور اور شفائے ابرص وَاَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ اور قوت دی ہمنے اونکے تئین ساتھہ جان پاک کے کہ جبرئیل علیہ السلام ہین تفسیر اسکی پہلے ذکر آئے ہین وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ اور اگر چاہتا اللہ تعالیٰ نہ لڑتے اور نہ اختلاف کرتے وہ لوگ جو پیچھے انبیا سے تھے مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ بعد اوسکے کہ آئین اونکے پاس نشانیان روشن اور پیغمبری اونکے یعنے باتفاق ایمان لاتے اور اختلاف اور اقتتال مین نہ پڑے وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوا اور لیکن اختلاف کیا درمیان اپنے ایکدوسرے نے پس بعضے اونمین سے وہ تھے کہ ایمان لائے اوپر دین پیغمبر اپنے کے اور ثابت رہے فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ پس بعضے اونمین سے وہ تھے کہ ایمان لائے اوپر دین پیغمبر اپنے کے اور ثابت رہے اوسپر وَمِنْهُمْ مَنْ كَفَرَ اور بعضے اونمین سے وہ تھے کہ کافر ہوئے وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوا اور اگر چاہتا اللہ سبحانہ نہ اختلاف کرتے اختلاف کو بلفظ اقتتال ذکر فرمایا ذکر سبب سے ارادہ مسبب کا کیا کہ وقوع قتال بسبب خلاف ہی اور تکرار یہان واسطے تاکید کے ہی باقی رہا یہان ایک خدشہ وہ یہہ ہی کہ جملہ موکدہ مین جہت کمال اتصال کے او نہین تو یہان جملہ موکدہ مین واو کیون لائے جواب اسکا یہہ ہے کہ اس مقام پر ترکیب اسطرح ہی کہ جیسے جاءنی زید و ذہب عمر و ذہب عمر و معطوف کو تاکید کیا ہی تاکید کو بوجہ عطف نہین لائے وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ اور لیکن خدا کرتا ہی جو چاہتا ہی یعنے ایجاد کرتا ہی جو کچھہ چاہتا ہی اتفاق سے اور اختلاف سے اور اقتتال اور ائتلاف سے يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ اے لوگو جو ایمان لائے ہو خرچ کرو اوس چیز سے کہ دی ہی ہمنے تمکو سمجھہ لیجئے کہ خرچ کرنا مال کا شریعت مین ساتھہ ہفت نوع کے عبادت ہی اول ادائے زکوٰۃ مفروضہ کہ زر و سیم سے بشرط بلوغ حد نصاب کہ چاندی مین پنجاہ و دو و نیم تولے ہی اور سونمین ساڑے سات تولے ہی اور گذرنے ایک برس کے پیچھے ان حصہ انکا دینا واجب ہی اور مواشی مین اور اموال تجارت مین اور محصول مین دسوان حصہ جیسا کتب فقہ مین مسطور ہی واجب ہوتا ہی دوسرا صدقہ فطر ہی کہ نصف صاع جو عبارت چہار رطل سے ہی اور وہ دوسیر شاہجہانی ہوتا ہی گیہون یا آٹا یا ستو دی اور اگر خرمے یا جو ہو دین تو ایک صاع دے اور یہہ واجب ہوتا ہی صبح یوم فطر سے اور تقدیم تاخیر اسمین جائز ہی اور وجوب اوسکا صاحب نصاب پر ہی اپنی ذات سے اور فرزندان صغیر سے اور لونڈی غلام اپنے سے دے اور زوجہ اور پسر کبیر سے لازم نہین تیسرا خیرات ہی کہ عبارت ہی دینے سائلون کیسے اور ضیافت مہمانونکے سے اور اعانت یتیمونکے سے اور ضعیفونکیسے اور قرضدارونکیسے سوائے قدر زکوٰۃ کے جو تھا وقف ہی جیسے بنانا مسجد کا اور مدرسے کا اور پل کا اور کنوئین کا اور مہمانسرا کا یا نچوان مصرف حج ہی خواہ لپنے واسطے خواہ اور مسلمانکے واسطے سامان درست کرنا سواری اور خرچ راہ وغیرہ چھٹا مصرف جہاد ہی کہ ایکدرم اوسمین صرف کرنا برابر سات سو درم کے ہوتا ہی ثوابین سانوان ادائے نفقات واجبات ہی اور وہ نفقہ زوجہ کا اور اولاد صغار کا ہی اور سوا اسکے اور محارم کا بھی ہی بشرط طاقت اوشخص کے ہی اور احتیاج اونکی کے یہہ سات قسمین ہین نفقے کی جب یہہ سمجھہ لین تو معلوم کیجئے کہ آیات سابقہ مین قصہ حضرت داؤد کا اور طالوتکا اور ذکر قتال اور شجاعت کا بیان فرمایا تھا یہان انفاق مال کا مذکور کیا کہ جیسی شجاعت جلائل اوصاف سے تھی ویسی ہی سخاوت بھی مکارم اخلاق سے ہی لیکن جہت تباین مقام کے فصل کیا واو عاطف لاکر وصل کلام مین نفرمایا اور امر کیا کہ نفقہ دو مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ پہلے اوس سے کہ آوے وہ دن کہ ہول اور ہیبت اوسکیسے لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ نہین خرید فروخت بیچ اسدنکے کہ کوئی کیسکا عذاب مول لے یا بیچ ڈالے اورکے ہاتھہ اور نہ یارانہ کہ کوئی کیسکی حمایت کرے وَلَا شَفَاعَةٌ اور نہ سفارش کہ کوئی کیسکی سفارش کرکر عذاب

سے بچاوے وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ اور کافر یعنے جو لوگ کہ کفران نعمت کرتے ہین اور مال کو مصارف واجبہ مین خرچ نہین کرتے وہی ظالم ہین کہ اپنے نفس پر ستم کرتے ہین کہ مال بمشقت حاصل کرتے ہین اور اوس سے بہرہ مند نہین ہوتے کشاف مین لکھا ہی کہ تارکان صدقات واجبہ کو کافر کہنا اور یہ وجہ تغلیظ کے آیا ہی لیکن یہہ سخن محل نظر ہی اسواسطے کہ مسلمانکو کافر نکہا چاہیئے اور ایسی تغلیظ مسلمانکے حق مین نہ بیان فرمائی مگر یہہ کہا جاتا ہی کہ کافر ونسے یہان مراد کفران نعمت کرنیوالے ہین چنانچہ پہلے ترجمے مین ہم لکھہ آئے ہین معلوم کیجئے کہ باون آیت آیات مسایل سے کہ جس سے مسئلہ توحید باریکا اور صفات اوسکے کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اللہ نہین کوئی معبود بحق لایق پرستش کے بجز وہ برحق تمام خلق کے تئین مگر وہ ہی کہ استحقاق عبادت اوسیکو ہی اللہ مبتدا ہی اور لا اسم جنس کا چاہتا ہی اسم اور خبر کو آلہ اسم اسکا ہی اور موجود خبر اوسکی محذوف ہی اور یہہ جملہ خبر مبتدا کی ہی اور آیت سابقہ مین امر بانفاق تھا اور آگے آیت مثل الذین ینفقون تا آخر متضمن فضل انفاق اور لوازم اُسکے آویگی یہہ جملہ درمیانہ ین اور چند جملہ اور درمیان دو کلام متصل کے بوجہ اعتراض مذکور فرمائے اور ہر ایک کو باعتبار نکتے کے لائے ذکر اوس جملہ معترضہ کا واسطے ثنائے خدائے عزوجل کے ہی اور ذکر اور معترضانکا اور نکتونکے واسطے ہی باقی رہے یہان چند حدیثے جواب طلب اونمین سے ایک یہہ ہی کہ خبر لا کی موجود نکالی ہی اور یہہ معتمد عدم امکان آلہ آخر کو نہین ہی اسطرح سے کہ اوسکے یہہ معنے ہوئے نہین کوئی آلہ موجود مگر اللہ پس اس سے یہہ معلوم ہوا کہ موجود نہین ہی آلہ دوسرا اور ہوئے تو ہوسکتا ہی ممکن ہونا اوسکا اور یہہ باطل ہی اور اگر موجود خبر نکالو اور ممکن نکالو تو خدشہ دوسرا لاحق ہوتا ہی وہ یہہ ہی کہ دلالت نہین کرتا اوپر وجود مستثنی کے اسواسطے کہ یہہ معنی ہوئے کہ نہین کوئی الہ ممکن سوا اللہ کے اس سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ ممکن نہین واجب ہی یہہ بھی باطل محض ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ اختیار کرتے ہین ہم شق اول کو یعنے خبر اوسکی موجود نکالتے ہین جیسے کہ مشہور ہی اور منع کرتے ہین بطلان ثانی اوسیکو اور عدم امکان آلہ آخر اگرچہ واجبات عقاندر ہمارے سے ہی لیکن یہہ ضرور نہین کہ جو عقائد ہین وہ سب اسی کلمے سے نکلین جائز ہی کہ یہان اکتفا فرمایا ہو اوپر اسیقدر دلالت کے کہ نہین کوئی بیچ وجود کے آلہ سوا اوسکے کہ یہہ عمدہ مقاصد سے ہی اور اگر کوئی کہے کہ حاجت خبر نکالنے کی کیا ہی لغت بنی تمیم مین لاکے خبر کا ثبوت ہی نہین چنانچہ ابن حاجب نے لکھا ہی تو جواب مین اوسکے کہتے ہین ہم کہ یہہ غیر معتمد ہی نزدیک محققین کے اور تحقیق اس مقام کی اور یہہ خدشے اور جواب مفصل رسالہ تہلیلہ مین حضرت مجدد الف ثانی نے بیان فرمائے ہین اور ارشاد کیا ہی کہ جیسے حیران ہین عقلا بیچ ذات اور صفات اللہ کے بسبب حجابونکے انوار عظمت کے ویسی ہی لفظ اللہ مین جو عکس ان انوار کا اور شعشعان اور لمعان انکا پر تو افگن ہی حیران ہوگئے ہین دیدہائے مستقرین پس اختلاف کیا ہی کہ یہہ سریانی ہی یا عبرانی اسم ہی یا صفت مشتق ہی یا غیر مشتق علم ہی یا غیر علم بعضون نے کہا ہی اصل اسکی آلہ تھی ہمزہ حذف کرکے عوض اسکے الف لام لے آئے اسواسطے کہتے ہین یا آلہ حالت ندا مین ہمزہ قطعی جانکر حذف نہین کرتے یہان ایک سوال وارد ہوتا ہی وہ یہہ ہی کہ عجب شان ہی اوس ہمزہ کی کہ قطعی ہوجاتا ہی ندا مین اور وصلی ہوجاتا ہی غیر ندا مین جواب اوسکا یہہ ہی کہ تجویز کرتے ہین الف لام کو عوضی ندا مین اسواسطے کہ الف لام تعریف کی حاجت نہین ہوتی کہ تعریف بحرف ندا مستغنی ہی تعریف الف لام سے پس قائم مقام ہمزہ اصلی کے جانکر قطعی ٹھہراتے ہین اور غیر ندا مین جو خلو معانی تعریف سے بالکلیہ نہین تو وصلی بتاتے ہین فافہم اور بعضون نے اصل اوسکی الالہ نکالی ہی چنانچہ پہلے معنی بسم اللہ مین مذکور کرآئے اَلْحَیُّ زندہ ہی پہلے سب کے زندگانیون سے اور زندہ رہیگا بعد فنا ہونے سب کے ہمیشہ یہہ بیان ہی صفت الہی کا اور جواب ہی اوس شخص کا کہ سنکر اللہ لا آلہ الا ہو پوچھا کہ اوصاف اسکے کیا ہین فرمایا الحی الایۃ اور ذکر کرنا اس اسم کا رد ہی اون لوگون کا کہ پرستش اصنام کی کرتے ہین اور عبادات جمادات مین دم بھرتے ہین اَلْقَيُّوْمُ قایم رہنے والا ہی ذات وصفات اپنے مین یا قیوم ہی اقامت امور خلائق مین اور حفظ مخلوقات مین یہہ اسم رد ہی اون لوگون کا کہ زندہ نا پائندہ کو پوجتے ہین جیسے حضرت عیسے اور حضرت عزیر کو آلہ جانتے ہین بعضے کتب تفسیر مین لکھا ہی کہ اسم اعظم الحی القیوم تین سورہ مین بیچ کلام اللہ کے مذکور ہی ایک تو سورۂ بقر مین اس مقام پر دوسری آغاز سورۂ آل عمران

مین الم اللہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم تیسری سورۂ طٰہٰ مین وعنت الوجوہ للحی القیوم لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ نہین پکڑتی اوسکو اونگہ اور نہ نیند کہ مبطل ادراک حواس ظاہر ہی یہہ جملہ تاکید جملہ سابقہ کی ہی اسواسطے کہ جو منزہ اونگھنے سے سونیسے ہوگا وہ مرنیسے فنا ہونے سے بطریق اولیٰ پاک ہوگا بعضون نے کہا ہی کہ سنۃ گرانی کو کہتے ہین جو سر مین ہوا اور نعاس ثقل کو کہتے ہین جو چشم مین ہوا اور نوم گرانی کو کہتے ہین کہ دلمین ہو چنانچہ مدارک مین ہی لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ واسطے اوسکے ہی جو کچھ بیچ آسمانونکے ہی مبدعات علویہ سے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہی کائنات سفلیہ سے یہہ جملہ معللہ ہی لا تاخذہ سنۃ ولا نوم لہ کا اسواسطے کہ جب سب کچھ ملک اور تصرف مین اوسکے ہوا تو اونگھنا اور سونا اوسے نا ملائم ہی کہ یہہ موجب غفلت ہین اور غفلت مین قیام تصرف نہین ہوتا چنانچہ حدیث شریف مین ہی ان اللہ لا ینام ولا ینبغی ان ینام الخ اور ہو سکتا ہی کہ جملہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم اور جملہ لا تاخذہ سنۃ ولا نوم اور جملہ لہ ما فی السموات وما فی الارض ہر ایک مرفوع ساتھہ خبر ہونے مبتدا کے ہو بحر مواجہین لکھا ہی کہ روایت ہی کہ قوم حضرت موسیٰ کے نے جیسا ارنا اللہ جہرۃ کہا تھا ویسا ہی یہہ بھی کہا تھا کہ آیا سوتا ہی پروردگار ہمارا فرمان ہوا کہ ایموسیٰ دو شیشے ملو ہاتھہ مین لے حضرت موسیٰ نے دو شیشے دونون ہاتھو مین لئے اونکو نیند آگئی دونون شیشے گر کر ٹوٹ گئے تنبیہ ہوئی اونکو کہ اللہ منزہ ہی خواب سے اور مقدس ہی اونگھنے سے اسواسطے کہ وہ اگر سو جاوے عالم کو کون نگاہ مین رکھے **شعر** خیال غفلت او دھر سے اگر تھا رہا ہوا + الٰہی معاملہ زیر و زبر ہمارا ہوا + مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ کون ہی جو سفارش کرے انبیا اور ملئکہ وغیرہم سے نزدیک اوسکے روز قیامت مین کسیکی مگر باجازت اوسکیکے یہہ استفہام ہی واسطے انکار کے اور یہہ جملہ تذئیل جملہ سابقہ ہی کہ جو ایسا ہو کہ تمام آسمان و زمین و ما فیہا کا مالک ہو اوسکے روبرو کسکو طاقت شفاعت کی بدون حکم اوسکیکے ہو اور یہہ جملہ رد ہی دعوی مشرکان کا کہ اصنام کو شفعا اپنا جانتے ہین چنانچہ کہتے ہین ہولاء شفعائنا عند اللہ یہہ مضمون بحر مواجہین اور زاہدی مین ہی اور ملاجیون نے اقوال کہہ کے لکھا ہی کہ لازم آتی ہی اس سے جواز شفاعت انبیا اور اولیا بعد اذن واسطے مومنین کے پس یہہ آیت رد ہی اوپر معتزلہ کے کہ انکار شفاعت کا کرتے ہین اہل کبائر کے حق مین سمجھہ لیجئے کہ شفاعت یعنے سفارش دنیا مین کئی طرحسے منقول ہی ایک تو شفاعت بالوجاہت سے ہی کہ کوئی امیر و زیر کسی تقصیر وار کی تقصیر بادشاہ سے سفارش کر کر معاف کروا دے اور بادشاہ ہرچند سمجھے کہ قصور اس شخص سے لایق قتل کے یا زدوکوب کے ہوا ہی لیکن امیر یا وزیر کے کہنے سے معاف فرمائے اور اونکی وجاہت کے سبب سے گناہ اوس کا بخشدے یہہ سمجھکر کہ یہہ رکن سلطنت ہی آزردگی اوسکی موجب تباہی مملکت ہی خاطر اوسکی ضرور تر ہی دوسری شفاعت بالحب ہی کہ محبوب بادشاہ کا کسی گنہگار کی سفارش بادشاہ سے کر کر گناہ بخشوا دے اور بادشاہ صریحًا جانے کہ کام اس شخص نے قابل تعزیر کے کیا ہی لیکن پاس خاطر محبوب کے سے معاف فرمائے یہہ سمجھکر کہ درگذر ناگناہ سے ایکشخص کے اگرچہ خلاف آئین سلطنت کے ہی لیکن بہتر ہی اوس رنج سے کہ محبوب کے روٹھہ جانیسے ہوگا کہ یہہ بڑی آفت ہی ؎ خفگی یار کی ہی آفت جان ای رافت + وہ نہ رنجیدہ ہو رنج اور جو کچھہ ہو سو ہو + پس یہہ دونون قسم کی شفاعتین جناب حضرت مالک الملک مین نہین ہو سکتین اسواسطے کہ نہ کسیکے بگاڑنیسے اوسکا ملک بگڑے اور نہ کسیکے روٹھے سے اوسے رنج پہنچے تیسری شفاعت بالاذن ہی کہ خود بادشاہ کی مرضی ہی کسی گنہگار کے حق مین کہ اسکا گناہ معاف کرون لیکن یہان نہ چاہتا ہی کہ ظاہرًا سلطنت مین خلل نہ واقع ہو پس کوئی وزیر یا امیر مرضی بادشاہ کی دریافت کر کر سفارش مین اُسکے کچھہ بعد آداب عرض کرے اور بادشاہ قبول فرماوے یہہ قسم شفاعت سزاوار جناب کبریا ہی چنانچہ اس آیت شریفہ مین بھی قسم شفاعت کی بیان فرمائی ہی اور وہ جو بعضے منکرین شفاعت کے کج فہمی سے معنی اس آیت کے نہ سمجھکر اور سوا اوسکے اور آیتین کہ بطریق عموم وارد ہین اور آیات عدم قبول شفاعت کی کہ اکثر وہ کفار کے حقمین وارد ہین اور یا مراد اوسنے قبول شفاعت ہی نہ نفس شفاعت عقیدہ باطلہ اپنے پر استدلال لاتے ہین یہہ نہین سمجھتے کہ درمیان تحقق شفاعت کے جناب پیغمبر اور برگزیدگان حق ہین اور اس آیت اور آیات مین اصلًا تعارض نہین ہی کیونکہ ظاہر ہی کہ شفاعت اور قبول شفاعت سوا اذن اللہ کے دوسرے کے اختیار مین نہین لیکن اون اکابر ممدوحہ کے حق مین اذن شفاعت

کا دار دنیا مین متحقق ہی اور برزخین بھی تا روز قیامت باقی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حق مین اور برگزیدگان حق کے حق مین خبر دی ہی کہ یہہ اکابر دار دنیا ہین اور آخرتمین شفاعت اور دعا کرینگے اور خبر دنیا حضرت کا معمول ہی اور پسر کہ حقتعالی نے آپکو اطلاع فرمائی کہ یہہ کبرا ماذون بشفاعت ہین اور اوسکو دار برزخ اور آخرتمین احتیاج اذن جدید نہین اور حضرت نے جو فرمایا ہی بوحی فرمایا ہی وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی اپنی خواہش سے نہین کرتے کلام وحی سے کرتے ہین وہ باتین تمام صحیح بخاری مین ہین حدثنا محمد بن سنان قال حدثنا ھشیم حدثنا بشار ھو ابو الحکم قال حدثنا برید الفقیر حدثنا جابر بن عبد اللہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطیت خمسا لم یعطھن احد من الانبیآء قبلی نصرت بالرعب مسیرۃ شھر وجعلت لی الارض مسجدا وطھورا فای رجل من امتی ادرکتہ الصلوٰۃ فلیصل واحلت لی الغنائم ولم تحل لاحد قبلی واعطیت الشفاعۃ وکان النبی یبعث الی الامۃ خاصۃ وبعثت الی الناس عامۃ ایسی ہی صحیح مسلم مین لکھا ہی اور ترمذی مین بتصریح شرح اس حدیث کے مذکور ہی کہ المراد منھا الشفاعۃ العامۃ لان الشفاعۃ الخاصۃ جعلت لغیرہ ایضا اور قاضی عیاض نے کہا ہی کہ المراد بھا الشفاعۃ لاتردسنن ابن ماجہ مین ہی عن عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشفع یوم القیمۃ ثلثۃ الانبیآء ثم العلماء ثم الشھدآء عاصیون کی جو شفاعت ہین یہہ ہین ماذون خدا انبیاء یعنے وہ ہین پھر علما پھر شہدا یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ جانتا ہی حق تعالی جو کچھہ آگے اہل آسمان وزمین کے ہی امورات اس جہانکے سے وَمَا خَلْفَھُمْ اور جو کچھہ پیچھے اونکے ہی معاملات اس جہان کے سے یہہ جملہ دوسری تذییل ہی مفہوم کلام سابقہ کی سمجھہ لیجئے کہ صفت حیات لازم ہی اور قدرت اور علم ملزوم ہین پس لہ ما فی السموات وما فی الارض من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ مین کمال قدرت بیان فرمائی اور یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم مین علم ارشاد کیا مذکور ان دونون ملزومیون کے سے لازم اونکا کہ جملہ الحی القیوم ہی متحقق ہوگیا وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ اور نہین گھیرتی مخلوقات ساتھہ کسی چیز کے معلومات اوسکیسے مگر ساتھہ اوسکے جو وہ چاہے حاصل یہہ ہی کہ کوئی مخلوق چاہے احاطۂ علم خالق کرے نہین کرسکتا مگر جسقدر وہ چاہے اوسقدر پر محیط ہوسکتا ہی وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ سمالیا ہی کرسی اوسکینے آسمانونکو جو انمین ہی اوسکو اور زمین کو اور جو اونمین ہی کرسی نام فلک ہشتم کا ہی کہ محل ثوابت انجم کا ہی سوا ہفت کواکب سیارہ کہ دائر ہین اوپر سات فلک دوار کے اور اضافت کرسی کی طرف خدا کے واسطے تعظیم مضاف کے ہی جیسے بیت اللہ اور ناقۃ اللہ بعضے مفسرین کرسی کو بمعنی علم کے کہتے ہین کہ کرسی نشستگاہ علما کی ہوتی ہی اس اعتبار سے درمیان کرسی کے اور علم کے ملابست جانتے ہین اور بعضے کرسی سے ملک مراد لیتے ہین اور بعضے عرش عظیم اور اس جملہ کو بیچ بیان عظمت اور قدرت الٰہی کے کہتے ہین وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا اور نہین تھکاتی اوسکو نگہبانی اون دونون چیزون کی یعنے آسمان کی اور زمین کی اس جملہ کا عطف اوپر جملہ سابقہ ہی یا حال ہی وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ اور وہی ہی برتر اوہام سے اور بزرگتر اندیشۂ افہام سے یا برتر ہی صفت نقص اور زوال سے اور موصوف ہی ساتھہ عظمت اور کمال کے یہہ جملہ متضمن ہی صفات سلبیہ اور ثبوتیہ کو بطریق لف ونشر مرتب سمجھہ لیجے کہ یہہ آیت شریفہ کہ مسمی بہ آیت الکرسی ہی مشتمل اوپر توحید الٰہی کے اور تعظیم اور تمجید اور صفات باری کے اور کوئی مدلول اعظم اس سے نہین اور شرف عالم نہین ہوتا مگر بشرف معلوم پس یہہ آیت ہوئی اعظم آیات وسور کلام اللہ کی اسواسطے اوسکے حق مین بہ احادیث صحاح وارد ہی کہ جو کوئی اس آیت کو لب ہر نماز مفروضہ کے پڑھے درمیان اوسکے اور درمیان بہشت کے سوا موت کے کوئی حائل نہین ہوتا اور نہین مواظبت کرتا اوپر اوسکے مگر صدیق اور عابد اور جو کوئی وقت خواب کے پڑھے امن مین رکھتا ہی اللہ اسے اور ہمسایہ اوسکے کو اور ہمسایہ کے ہمسایہ کو اور گھرونکو جو گرداگرد اوسکے ہین اور جس گھر مین یہہ آیت پڑھی جاوے تیس راتین شیطان وہان نہین آتا اور چالیس شب ساحرونکا دخل نہین ہوتا اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سید بشر آدم ہین اور سید عرب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور نہین فخر اور سید فرس سلمان اور سید روم صہیب اور سید حبشہ بلال اور سید جبال

عرفات اور سید ایام جمعہ اور سید کلام قرآن اور سید قرآن سورہ بقرہ اور سید بقرہ آیت الکرسی اور فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے آیت الکرسی وقت خواب کے حق تعالیٰ مبعوث کرتا ہی طرف اوسکے فرشتہ کہ نگہبانی کرے صبح تک اور فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے دو آیتین شام کو محفوظ رکھتا ہی بلیات سے بسبب اونکے صبح تک اور صبح کو پڑھے تو شام تک ایک آیت الکرسی دوسری حم الیہ المصیر تک اور فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اعظم آیت قرآنمین آیت الکرسی ہی جو کوئی پڑھے اوسکو بھیجتا ہی اللہ طرف اوسکے فرشتہ کہ لکھتا ہی واسطے اوسکے حسنات اور محو کرتا ہی سیئات جو وقت پڑھے دوسرے دنکے اوسوقت تک یہہ سب روایات تفسیر اور احادیث مین ہین چنانچہ ملاجیون نے سب نقل کیئن ہین بیچ تفسیر احمدی کے اور حسینی والینے نقل کیا ہی کہ اس آیت کی زبان ہی کہ تقدیس کرتی ہی حق سبحانہ تعالیٰ کے نزدیک ساق عرش کے اور حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی پڑھے آیت الکرسی بعد ہر نماز مفروضہ کے ایکبار اوسے عطا کرتا ہی حقتعالیٰ دل تکرکرنیوالونکا اور عمل صدیقونکا اور ثواب انبیاؤنکا اور کشادہ کرتا ہی واسطے اوسکے چشم رحمت اور مانع نہین ہوتی کوئی چیز اوسکو دخول جنت سے مگر ملک الموت اگر قبض روح کرے اور جو کوئی کہ مداومت کرے اوپر اوسکے فرمایا ہی حق تعالیٰ نے کہ وہ نبی ہوگا یا صدیق یا ایسا شخص کہ رضی ہونگے اوس سے یا ایسا آدمی کہ ارادہ کرے شہید ہونیکا فی سبیل اللہ روایت کی ہی یہہ حافظ یعقوب بن سفیان نے اور مثل اوسکے احادیث اور آثار فضائل مین اس آیت شریفہ کے کتب اوراد مین بسیار وارد ہین تفصیل اونکی موجب تطویل ہی لہذا اختصار اور اقتصار اسیقدر پر کرکے تحریر یا ایک نکتہ عجیبہ کیا جاتا ہی وہ یہہ ہی کہ آیۃ الکرسی بمنزلہ دلکے اس سورہ کے ہی اور فی الواقع بعد تامل کے دریافت ہوتا ہی کہ جمیع مطالب اس سورۂ بقر کے گرد اگرد اسی آیۃ کے دورہ کر رہے ہین اور جو اس سورہ کا کہ بمنزلہ جان ہی وہ لفظ الحی القیوم ہی وہ اسی آیتمین واقع ہی اور تمام آیات سورۂ شیون ومظاہر اسی کلمے کے ہین جیسے کہ تمام اعضائے انسانی شیون ومظاہر جان پاک کے ہین تفصیل اس مقام کی ایسی مطول ہی کہ تفسیر تحمل گنجایش اسکے کا نہین رکھتی لیکن بحکم مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ بطریق نمونہ کچھہ لکھنا ضرور ہی غور سے سنئے جس چیز کا کہ افادہ اس سورہ مین منظور ہی وہ حیات اور قیومیت باریکی ہی کہ اوپر رنگارنگ ظہور کے عالم مین جلوہ گر ہو رہی ہی اول حیات ہر ہر فرد انسانکی ہی کہ ساتھہ کنتم امواتا فاحیاکم کے اشارہ فرمایا ہی پھر حیات اور قیام تمام نوع انسان کا ہی ساتھہ ایجاد ابوالآبا کے اور عطا کرنے منصب خلافت کے اونکو اور استقرار اور تمکین اونکی اوپر زمین کے کہ اذ قال ربک للملائکۃ انی جاعل فی الارض خلیفۃ تا آخر قصہ شرح اسکی ہی پھر حیات اور قیام ایک خاندان ہی خاندانون اس نوع کے سے کہ مانند اس خاندان کے کوئی خاندان عظمت اور وجاہت مین عند اللہ اور پائداریمین دوسرا تا وقت نزول اس سورہ کے موجود نہوا تھا ابتدائے شرح اس حیات اور قیام کی نے آغاز رکوع یا بنی اسرائیل اول سے تا انجام یا بنی اسرائیل تیسریکے کہ آخر سیپارہ مین واقع ہی امتداد کھینچا اور تمام اقسامون حیات کیسے بیچ اس خاندان عالیشان کے ظہور فرمایا ہی اول اس قسم کو بیان کیا کہ عہد فرعونمین جو قصداً ازالہ حیات کا اس خاندانکے کیا تھا ساتھہ ذبح ابناکے اور ابقائے نساکے پھر حیات قلوب اس خاندانکے کا ساتھہ دینے تورات کے بوصف اسکے کہ جاہل اس خاندان کے ساتھہ گوسالہ پرستی کے فکر ازالہ اس حیات کا کرتے تھے ارشاد ہوا اور طریقہ دفع مضرت گوسالہ پرستی کا بھی کہ بصورت قتل اور یعنے احیائے خاندان تھا مانند عضو متاکل کے ضمن مین اسکے فرمایا پھر جماعت دیگر نے کہ بے ادبانہ سوال رویت کا کرکر حیات اپنی برباد کی تھی ساتھہ دعائے موسیٰ علیہ السلام کے خلعت حیات سرنو پہنی پھر تمام بنی اسرائیل جو بسبب نافرمانی کے حضرت موسیٰ کہ صحرائے تیہ ودق مین گرفتار ہوئے تھے قریب تھا کہ مرجاوین جانب غیب سے اول اسباب حیات اور قیام اُن کے سے سایہ ابر کا نمودار کیا اور من وسلویٰ نازل کیا پھر وادی سے نشان آبادی دیا پھر چشمے آب روان کے پتھر سے بہائے تا صورت حیات اونکی برہم نہو اور جب اس خاندان مین ایک فرقہ بسبب ہتک حرمت سبت مستحق ازالہ حیات انسانیہ ہوکر حرم حیات خسیسہ حیوانیہ عوض مین خلعت حیات طیبہ انسانیہ کے پہنکر مسخ ہوگیا عنایت الٰہی نے شراوسکی کو سربان سے باز رکھا اور اس قصے کو واسطے اور ونکے عبرت کیا تا کہ آئندہ حیات

اور قیام اس خاندان کا ساتھ امثال ان معاصی کے مختل نہو پھر قصہ بقرہ مین حیات عجیبہ غیبیہ نمودار فرما کے دستور العمل واسطے اونکے ارشاد کیا اور باوصف ان سب باتونکے قسوہ قلب کی اونکے اور تقاتل اور تشاجر اونکا اور بسبب نفاق فیما بین کے نقض عہود مواثیق الٰہی کرنا اور ترجیح فکر ازالۂ قیام اس خاندانکے ہونا اور ظہور عنایت الٰہی پی در پی ارشاد ہوا تا آنکہ کلام متحیر ہوا ساتھ بیان حرص اونکے اوپر حیاتکے اور فرار موتکے باوجود اسکے کہ اسباب حیاتکو جڑ سے اکھیڑتے تھے اور دواعی موتکے ہر طرف سے اوپر اپنے جمع کرتے تھے پس فعل اونکا مناقض خواہش اونکے تھا اور عجب تر یہہ ہے کہ باوجود حرص کے اوپر حیات کے اور قیام خاندان اپنے کے ساتھ اوس فرشتے کے کہ اوپر اوسکا کلام کے موکل ہے اور حیات اور قیام ہر خاندان ہا مداد اور اعانت اوسکے دشمنی رکھتے تھے چنانچہ قل من کان عدوا لجبریل مین مذکور ہے اور بطریق تتمہ اس کلام کے اشتمال اس فریقکا ساتھ سحر اور دیگر کلمات کفر کے کہ مزیل حیات غیبیہ الٰہی ہین معرض بیان مین نہین آیا تا آنکہ قصہ اس خاندان کا تمام ہوا من بعد بیان وحی و قائمی خاندان دوستر کی بنی اسمٰعیل سے شروع فرمائی اور ابتدا اوسکی آیت واذا ابتلی ابراہیم ربہ بکلمات سے آغاز کی اول قیام خاندان اسماعیل کا ساتھ بناد خانۂ کعبہ معظم کے اور بقا کا اوس خانہ تجلی آشیانہ کے بیچ اس بقعۂ مبارکہ کے ارشاد ہوا پھر امر باستقبال اس خانہ کے بیچ عبادتکے اور تعظیم حرمت اوسکے کہ سبب قیام کا اوس خاندانکے تھا اشعار فرمایا اور جب بیان وحی اور قائمی اندونون خاندان عمدہ کی سے فراغت پائی چند قسمین حیاتکے کہ بظاہر منافی حیاتکی معلوم ہوتی ہین اور حقیقتمین خلاصہ اقسام حیات نہین بطریق تنبیہ ادا فرمائین از انجملہ شہادت فی سبیل اللہ ہے کہ مقتضا ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء ولکن لا تشعرون بہترین انواع حیات ہے لہذا اوپر اسباب اس نوع حیاتکے تشجیع فرمائی اور دلیر گردانا ہی اور ساتھ صبر کے اوپر مصائب کے وعدہ اجر جزیل کا کیا اور بشارت عمدہ کا عنایت فرمایا اور از انجملہ مقدمہ قصاص کہ بظاہر سلب حیات ہے قاتل سے اور حقیقتمین ایک عالم کی زندگی کا سبب ہے اور اونمین سے ہے حیات معنوی ہر میت کے ساتھ الفاظ وصیت اوسکیکی بے تبدیل اور تغییر اور اونمین سے ہے حیات روحکے ساتھ گرسنہ اور تشنہ رکھنے بدنکے صوم مین اور اونمین سے ہے حیات دین کی ساتھ جہاد اور قتال کے کہ اعدائے دین ہو کہ آیت وقاتلوا فی سبیل اللہ مین تا آخر قصہ مذکور ہے اور اون مین سے ہے حی اور قائمی ملت کی ساتھ اقامت شعار حج کے ایام حج مین بیچ اس مکانکے کہ مشاعر اس خاندان عالی کا ہے پھر حی اور قائمی پر سر خانہ کے ساتھ بیان اداب نکاحکے اور منع کے قریب ہونے حالت حیض مین کہ موجب ابقائے حیات خبیثہ فاسدہ ہے اور منع اتلاف حقوق زوجیت کے سے ساتھ بہانہ قسم کے کہ اوسکو عرف شرع مین ایلا کہتے ہین اور پرورش یتیمونکی اور کیفیت اتفاق کی اوپر اقارب کے بھی ضمن خانہ ہا رمین مذکور ہوئے پھر اگر نوبت ساتھ انفساخ عقد نکاح کے اور برہمی خانہ داریکی واقع ہو کہ اسکو عرف شرع مین طلاق کہتے ہین تو واسطے بقائے آثار نکاح کے اور قائم رکھنے حقوق خانہ داری کے محافظت عدتکی اور دینا متعہ کا اور ارضاع اولاد کی تعہد فرمائی تا حی اور قائمی اس عقد کی بلکلیہ برہم نہو اور یہہ مضامین تا آیت الم تر الی الذین خرجوا من دیارہم ممتد ہین اور جو اون سب سے فراغت ہوئے چند قصہ عجیبہ جنس در و دحیات غیبیہ سے بے اسباب ظاہر ارشاد فرمائے تاکہ معنی حی اور قیوم کی قبل نزول اس کلمہ کے اور بعد نزول اوسکیکے اذہان سامعان استقرار پذیر ہون وہ جو قبل نزول اس کلمہ کے ہین وہ دو قصے ہین پہلے قصہ حیات ایک جماعت کے کا ہے بنی اسرائیل سے کہ وبا سے بھاگ کر مر گئے تھے پھر دعا سے حضرت حزقیلؑ کے زندہ ہوئے دوسرا قصہ حضرت شموئیل اور طالوت کا ہے کہ بعد زوال قیام خاندان بنی اسرائیل کے اعادہ قیام خاندان مسطورہ کا ہوا اور حضرت داؤدؑ کے ہاتھ مین تابوت سکینہ آکر قیومیت اتم اور اقرب ظہور کیا اور جو بعد نزول اس کلمہ کے ہین وہ چند قصے ہین اور قصہ نمرود کا ساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہے کہ احیا اور اماتت الٰہی کو نہ سمجھا اور اپنے آپکو حی بحت قرار دیا دوسرا قصہ حضرت عزیرؑ کا ہے کہ حیات اور قیام شہر و یرانکا مستبعد جانتے تھے تا آنکہ اوپر اپنے اوسواری اپنے کے اعادہ حیات اور قیام کا ساتھ حق الیقین کے معلوم کیا تیسرا قصہ ابراہیم علیہ السلام کا ہے کہ کیفیت احیاء موتی مین توقف رکھتے تھے یہانتک کہ ساتھ عین الیقین کے کیفیت اوسکی اوپر مرغان سر بریدہ پراگندہ کے دیکھ لے اور یہہ مضمون تا آیت مثل الذین ینفقون ختم ہوئے پھر نوبت ذکر حی اور قائمی اموال کی شروع ہوئی اور وہ چیز کہ موجب حی اور قائمی اموال کے اذہان مین لوگونکے ہے باخواری

سے اور حقیقت مین موجب الفت اموال ہی عند اللہ مفصل ارشاد ہوا اور بالعکس اوسکے انفاق اور صدقہ ہی فی سبیل اللہ کہ اذہان مردم مین موجب تلف اموال ہی اور عند اللہ سبب حیات اور تضاعف اوسکیا ہی تفصیلوار بیان ہوا اور واسطے حی اور قائمی اموال کے اور معاملات شرعیہ مین مبایعات اور مداینات سے دستور العمل بیچ باب کتابت اور اشہاد کے عنایت کر کر سورۂ بقرہ کو ختم فرمایا پس معلوم ہوا کہ مطالب اس سورہ کے سب شرح اور بسط حی اور قیوم کے ہین اور یہہ کلمہ بمنزلہ جانکے ہی اس سورتین اور آیۃ الکرسی بمنزلہ دلکے ہی اور تمام یہہ سورہ بمنزلہ اعضا اور جوارح کے ہی واللہ اعلم اور واسطے مہمات دینی اور دنیوی کے اور ترقی صوری اور معنوی کے اور برآنے حاجاتکے اور آسان ہونے مشکلات کے عمل اس آیت شریفہ کا کمال مجرب ہی لیکن اجازت مرشد شرط ہی اور کتمان اس عمل مین ضرور ہی کہ سر عظیم ہی اور طریقہ اوسکا یہہ ہی کہ اوّل و آخر درود تین تین بار پڑھکر شروع کرے اس آیت شریفہ مین دس وقف ہین جب اللہ لا الٰہ الا ہو کہے خنصر دست راست کو بند کرے جب الحی القیوم کہے تو بنصر کو دست راست کے بند کرے جب لا تاخذہ سنۃ ولا نوم کہے تو وسطیٰ کو اور جب لہ ما فی السموات و ما فی الارض کہے تو سبابہ کو اور جب من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ کہے تو ابہام کو بند کرے اور جب یعلم ما بین ایدیہم و ما خلفہم کہے تو خنصر دست چپ کو بند کرے اور جب ولا یحیطون بشیٔ من علمہ الا بما شاء کہے تو بنصر کو اور جب وسع کرسیہ السموات والارض کہے تو وسطیٰ کو اور جب ولا یؤدہ حفظہما کہے تو سبابہ کو اور جب وہو العلی العظیم کہے تو ابہام دست چپ کو بند کرے پھر دس بار وہو العلی العظیم کو تکرار کرے اور ایک ایک انگلی کھولتا جاوے ابہام سے دست چپ کے شروع کرے خنصر تک پھر ابہام دست راست سے اوسکے خنصر تک بعد اوسکے ساتھہ اشارہ ابہام مین کے آ والہکم الہ واحد لا الٰہ الا ہو الرحمن الرحیم اور آیت الم اللہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم اور آیۃ لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین ہر ایک کو تین بار کہے بعد اوسکے اللہم یا وہاب ساتھہ اشارہ ابہام کے پانچ بار کہے اور دست راست کی انگلیان بند کرتا جاوے خنصر سے بند کرنا شروع کرے پھر پانچ بار باشارۂ ابہام راست کے اور دست چپ کے انگلیان اسیطرح بند کرے اسیطرح یا فتاح یا رزاق یا غنی یا کافی یا بدوح یا حفیظ یا لطیف یہہ ساتون اس عمل مین لاوے بعد اوسکے بعظمۃ ہذہ الآیات و ہذہ المقطعات کہکر حاجت اپنے دلمین حقتعالی سے چاہے بعد اوسکے کہیلص کفایتنا کہکر انگلیان دست راست کی کھولے بر ہر حرف ہر ایک انگلی کھولتا جاوے اور اسی طرح جمعتی حمایتنا کہکر انگلیان دست چپ کی کھولے بعد اوسکے پس وہ تکرار کرے ساتھہ ان عقد کے کہ آیت الکرسی کے وقفونمین عمل مین لایا تھا تیسوین مرتبہ یٰس والقرآن الحکیم سارا کہے اور انگلیان ہاتھونکی اسی طرح بند رکھکر دس بار سلام قولا من رب الرحیم و عنت الوجوہ للحی القیوم یا حی یا قیوم یا حافظ یا ناصر یا معین برحمتک استغیث کہے پانچ بار ساتھہ اشارے ابہام دست راست کے اور پانچ بار ساتھہ اشارے ابہام دست چپ کے بعد اوسکے انگلیان اسی قطع پر ہون کہ لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی فمن یکفر بالطاغوت و یؤمن باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقی لا انفصام لہا واللہ سمیع علیم اللہ ولی الذین امنوا یخرجہم من الظلمات الی النور والذین کفروا اولیاءہم الطاغوت یخرجونہم من النور الی الظلمات اولئک اصحاب النار ہم فیہا خالدون تحصنت بذی الملک والملکوت واعتصمت بذی العزۃ والجبروت وتوکلت علی الحی الذی لا یموت دخلت فی حرز اللہ وحفظ اللہ وعظمۃ اللہ وکنف اللہ وکہف اللہ وجوار اللہ پڑھے پھر لیلص کفایتنا کہکر انگلیان دست راست کی بطریق مذکور کھولے اور جمعتی حمایتنا کہکر انگلیان دست چپ کی کھولکر دونون ہاتھہ جمع کر کر انگلیان فسیکفیکہم اللہ وہو السمیع العلیم بسم اللہ بابنا تبارک حیطاننا یٰس تقفنا لا الٰہ الا اللہ حصارنا محمد رسول اللہ قفل ومسمارہ وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ اجمعین پڑھکر جو مطلب ہو عرض کرے جناب الٰہی سے پھر ہاتھہ منہہ پر پھیرے امید ہی کہ مقرون باجابت ہووے مجرب مشایخ ہی لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ نہین زبردستی بیچ قبول کرنے دین اسلام لانے عرب کے یعنے زبردستی نکرے کسیکو یہود اور نصاریٰ اور مجوس اور صابئین سے اسلام لانے پر بشرط قبول جزیہ اور بعضے مفسرین کہتے ہین کہ حکم اس آیت کا ساتھہ آیت وجاہد الکفار والمنافقین واغلظ علیہم کے منسوخ ہی چنانچہ کشاف مین مذکور ہی اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ اہل کتاب کے حق مین ہی خاص کہ انھونے اپنے نفسونپر جزیہ ہی مقرر کر لیا تھا روایت ہی کہ ابو الحصین انصاری کہ قبیلہ بن سالم بن عوف سے

تسخیر خواندن آیۃ الکرسی

تھا دو بیٹے رکھتا تھا قبل بعثت آنحضرت کیسے دونون نصرانی ہو گئے تھے جب آنحضرت مدینے مین تشریف لائے زبردستی کرنے لگا اوپر کہ قبول کرین دین پیغمبر اور قسم کھائی اوسنے کہ واللہ نہین چھوڑونگا مین جبتک اسلام نلاوین یہہ جھگڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا انصاری نے کہا یا رسول اللہ آیا داخل ہو بعض میرا آنمین اور مین دیکھون یہہ آیت اوسکی شانمین نازل ہوئی چنانچہ کشاف مین مذکور ہی اور بحر مواجمین اوسکا قسم کھانا نہین مسطور اور حسینی مین یہہ قصہ اسطرح لکھا ہی کہ ایک ترسا آیا تھا مدینے مین شام سے اوسکے دونون لڑکے دین ترسائی اختیار کر کر اوسکے ساتھ شام کو چلے ابو الحصین نے آنحضرت سے اجازت چاہی کہ جاکر باکراہ اونھین دین اسلام پر لاوے یہہ آیت نازل ہوئی کہ کسیکو اکراہ نکرو اور زبردستی طرف دین کے لاکر معاملہ اجبار مین نڈالو کام دین کا بہ اختیار مکلف اور رضا اوسکے مین چھوڑ دو باقی رہا یہان ایک خدشہ وہ یہہ ہی کہ قتال مشرکونسے کرنا یہہ بھی تو اکراہ فی الدین سے ہی کہ جہاد کرنا تیغ اور برچھی لگا کر واسطے قبول دین کے ہی اور معنے اکراہ کے یہی ہین اور جب قتال ثابت ہوا منع اکراہ سے کیونکر ہوگا جواب اوسکا یہہ ہی کہ قتال اس اکراہ سے کہ منع ہی نہین ہی اسواسطے کہ جس قتال مین ابتدا کافرونسے ہی وہ تو دفع ہی اور جسمین ابتدا مسلمانونسے ہی بعد دعوت کے وہ سزائے کفر ہی اور اکراہ تو اسیرونکے ذمیونکے اور عاجزونکے حق مین ہی نہ کہ محاربون مکاریونکے حق مین اور اگر کوئی کہے کہ رفع طور جو بالائے سر قوم موسیٰ علیہ السلام فرمایا تھا وہ بھی تو اکراہ فی الدین تھا نفی اکراہ کی کیونکر ہو سکے تو جوابمین اوسکے کہتے ہین ہم کہ رفع طور کار خدا سے ہی اور کار خدا منزہ چون وچرا سے ہی چنانچہ بحر مواجمین یہہ اعتراض اور جواب مسطور ہی قَد تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ تحقیق روشن ہوئی راہ راست گمراہی سے اور نکوئی تباہی سے یعنے کفر ایمانسے اور حق باطل سے متمیز ہوا معرفت ذات اور صفاتکی ہویدا ہوئی اور دلایل ایمان اور ایقانکے واضح ہوئے اب کار دین باختیار مکلفات چھوڑ دیجئے کہ عاقل ساتھ عقل اپنے کے دریافت کر کر راہ راست اختیار کریگا فَمَن يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ پس جو کوئی کافر ہو ساتھ معبودان باطلہ کے خواہ شیطان ہو خواہ بت ہو خواہ ساحر ہو وَيُؤْمِن بِاللَّهِ اور ایمان لائے ساتھ اللہ کے فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ پس تحقیق ہاتھ مارا ساتھ دست آویز محکم کے اور پکڑ رکھی گرہ مضبوط کہ اوسے شکست نہین کہ عروۃ الوثقیٰ قول مضمون لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی یا مراد اُس سے قرآن ہی یا سنت سید الانام ہی علیہ الصلوٰۃ والسلام مقامات خواجہ خواجگان قطب الانس وجان خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی رضی اللہ عنہ مین لکھا ہی کہ اس طریقے مین ہمارے طاغوت ماسوائے حق ہی کفر ساتھ اُسکے اور ایمان ساتھ حق کے ہر قدم مین شرط راہ الٰہی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ بدترین الٰہ باطلہ کہ زمین مین پرستش کرتے ہین لوگ انکی ہوا انکی ہی افرایت من اتخذ الٰہہ ہواہ آیا نہین دیکھتا تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اونکو جنھونے مقرر کیا ہی خدا ہوا اپنی کو اور حدیث شریفین وارد ہی کہ لعن عبد الدنیا وعبد الدراہم لعنت کیا گیا ہی بندہ دنیا کا اور بندہ دراہم کا اور صوفیہ کہتے ہین کہ چیز یکہ در بند آنی بندہ آنی جس چیز کے ساتھ تعلق قلبی ہو اُسکا بندہ ہی پس چاہئے کہ قطع تعلقات ماسوی اللہ کر کے توجہ دل بجانب معبود مطلق رکھنے اور ہر لحظہ اور ہر لمحہ نگرانی اور التفات دل طرف غیب الغیب کے ہو یہانتک کہ وہ حضور اور نگرانی احاطہ جہات ستہ کو کر سراپا کو گھیرے نسبت نقشبندی عبارت اس سے ہی اور یہی ہی عروۃ الوثقیٰ لَا انفِصَامَ لَهَا نہین انقطاع اور انفصال واسطے اوسکے وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ اور اللہ سننے والا ہی قول اوس شخص کا کہ متوصل ساتھ عروۃ الوثقیٰ کے ہی اور جاننے والا ہی نیت متمسک عروۃ الوثقیٰ کی سمجھ لیجئے کہ یہان ایک خدشہ ہی وہ یہہ ہی کہ کفر بطاغوت کو مقدم لائے اور ایمان باللہ کو مؤخر وجہ کیا ہی جواب اوسکا یہہ ہی کہ اثبات معبودیت حق باتفاق ہی کہ لئن سالتہم من خلق السموات والارض لیقولن اللہ اسکا مصداق ہی خلاف اوس گروہ کا کہ باشراک قائل ہین بیچ نفی الٰہ باطلہ کے اثبات معبود برحق ہی اَللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ اللہ دوست ہے یا متولی کار ہی اون لوگونکا کہ ایمان لائے ہین نکالتا ہی اونکو تاریکی کفر اور ضلالت سے طرف روشنی ایمان اور ہدایت کے یا نکارت سے طرف معرفت کے یا شک سے طرف یقین کے یا ظلمت نفس سے طرف نور دل کے یا صفات

بشریت سے طرف اخلاق ربوبیت کے یا سیئات سے طرف حسنات کے اور اگر کوئی یہان خدشہ کرے کہ ظلمات کو جمع لائے اور نور کو مفرد وجہ کیا ہے
تو کہتے ہین ہم کہ نور سے نور ایمان مراد ہے اور ایمان ایک ہے اسواسطے کہ بصیغہ مفرد لائے اور اضافت ظلمات کی طرف کفر کے ہے کہ ہزارون
اقسام رکھتا ہے اس جہت سے بصیغہ جمع ذکر فرمایا لیکن اور ایک شبہہ یہان وارد ہوتا ہے وہ یہہ ہے کہ مومنان اصلی جیسے پیغمبر علیہم السلام
اور اطفال کہ فطرت اسلام پر پیدا ہون اور اسی پر مرین اونکے حق مین خروج ظلمات سے کیونکر ہوگا قبل دخول کے خروج غیر ممکن ہے
جواب اوسکا یہہ ہے کہ انکے حق مین ثبات اور پر اسلام کے اور نگاہ رکھنا ظلمات سے کہا جاتا ہے اور تفسیر ایمان کے آغاز سورۂ بقرہ مین
بیچ معانی یؤمنون بالغیب کے مسطور ہوئی ہے مگر بعضے تحقیقات کہ وہان بیان نہین ہوئے اور اظہار اونکا موجب فوائد کثیرہ ہے
یہان تحریر ہوتے ہین سمجھ لیجئے کہ ایمان بیچ عرف شرع کے عبارت تصدیق سے ہے یعنے گرویدہ ہونیکے اور باور کرنیسے اون چیزونکے کہ بہ
یقین معلوم ہین کہ دین محمدی سے ہین صلی اللہ علیہ وسلم اسواسطے کہ ایمان کو قرآن مجید مین جابجا کام دلکا فرمایا ہے چنانچہ کہین فرماتا ہے
وقلبہ مطمئن بالایمان اور کسی جگہہ ارشاد کیا ہے کتب فی قلوبہم الایمان اور کسی مقام پر کہا ہے ولما یدخل الایمان فی قلوبہم اور ظاہر ہے
کہ کام دل کا بھی تصدیق ہے اور بس اور ایمانکو مقرون بعمل صالح بھی فرمایا ہے چنانچہ ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات اور مقرون بمعاصی
کیا ہے جیسے اس آیتین وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا اور اس آیت مین والذین آمنوا ولم یہاجروا پس معلوم ہوا کہ نہ عمل نیک
کو ایمان مین دخل ہے اور نہ اعمال بد سے ہم زنندۂ ایمان ہین اور اقرار محض کو بے تصدیق کے مذمت فرمائی ہے چنانچہ اس آیت مین من
الناس من یقول آمنا باللہ و بالیوم الآخر وما ہم بمؤمنین پس معلوم ہوا کہ اقرار محض حکایت ایمان ہے اگر حکایت ساتھ محکی عنہ کے
مطابق ہووے فبہا والا خداع اور زور کے سوا نہین ہے اور محکی عنہ نہین ہے مگر تصدیق اور تحقیق اس مقام کی یہہ ہے کہ ہر چیز کے
تین نحو وجود کے ہین وجود عینی وجود ذہنی وجود لفظی اسطرح ایمانکے بھی یہہ تین نحو وجود کے متحقق ہین اور قاعدہ مقرر ہے کہ وجود
عینی ہر چیز کا اصل ہے اور باقی وجودات فرع اور تابع اس وجود کے ہین پس وجود عینی ایمانکا نور ہے کہ دلمین حاصل ہوتا ہے بسبب رفع
حجابکے کہ درمیان اوسکے اور درمیان حق کے ہین اور یہی نور ہے کہ آیت مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح مین مثل اوسکے مثال فرمائی ہے
اور اس آیت اللہ ولی الذین آمنوا یخرجہم من الظلمات الی النور مین سبب اوسکا مذکور کیا ہے اور یہہ نور مانند سبب انوار محسوسہ کے قابل
قوت اور ضعف اور اشتداد اور انتقاص ہے چنانچہ آیت واذا تلیت علیہم آیاتہ زادتہم ایمانا مین اور آیات کثیرہ مین ارشاد فرمایا ہے
اور طریقہ زیادتی اوسکیکا یہہ ہے جب حجاب مرتفع ہوا نور زیادہ ہوا ایمان نے قوت پکڑی یہانتک کہ اوج کمال اپنے کو پہنچا اور
اوس نور نے منبسط اور فراخ ہوکر جمیع قوی اور اعضا کو احاطہ کیا پس اوّل انشراح صدر کا حاصل ہوتا ہے اور اوپر حقایق اشیا کے مطلع
ہوتا ہے اور غیوب الغیب اور مدارکہ اوسکیکے متجلی ہوتا ہے اور ہر چیز کو موضع اوسکے مین پہنچاتا ہے اور صدق انبیا علیہم السلام بیچ ہر چیز
کے کہ فرمایا ہے اونھونے اجمالاً و تفصیلاً وجدانی ہوجاتا ہے بقدر نور کے اور بقدر انشراح صدر کے اور ارادہ دلکا یہی ہوتا ہے کہ جو
فرمایا ہے امر الٰہی سے وہ بجالایا چاہئے اور جو نہی کی ہے اوس سے اجتناب کیا چاہئے اس حالتین انوار اخلاق فاضلہ کے اور ملکات
حمیدہ کے اور اعمال صالحہ متبرکہ کے ساتھ نور معرفت کے بہم ہوکر طرفہ چراغان شبستان ظلمانیتین طبیعت بہیمیہ اور شہویہ مین روشن کرتے
ہین چنانچہ اس معنونمین اشارہ بآیات قرآنی فرمایا ہے کہ نور ہم یسعیٰ بین ایدیہم و بایمانہم اور نور علیٰ نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء اور
وجود دینی ایمانکا وہ مرتبہ رکھتا ہے اوّل ملاحظۂ جمالی اس معارف متجلیہ کا اور غیوب منکشفہ جو کلی کہ مفاد کلمۂ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول
اللہ ہے اور اس ملاحظہ کو تصدیق اجمالی اور گرویدن اور باور کردن کہتے ہین دوسرا ملاحظۂ تفصیلی ہر ہر فرد کا افراد غیوب متجلیہ اور
حقایق منکشفہ سے ساتھ ربط کے کہ فیمابین رکھتا ہے اس ملاحظے کو تصدیق تفصیلی کہتے ہین اور وجود لفظی ایمان کا بیچ اصطلاح
شارع کے شہادتین کا نام ہے پس اور ظاہر ہے کہ وجود لفظی ہر چیز کا بدون تحقق حقیقت اس چیز کے اصلا فائدہ نہین رکھتا والا شئے

کو نام آب بیراب کرے اور گرسنہ کو نام نان تسلی بخشے مگر یہہ کہ تعبیر مافی الضمیر سے جو بدون واسطہ نطق اور تلفظ کے عالم بشریت مین امکان نہین نا چار تلفظ کو ساتھہ کلمہ شہادتکے دخل عظیم دیا ہی حکم ایمان شخص مین کہ فرمایا ہی امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الٰہ الا اللہ فاذا قالوا عصموا منی دمائہم واموالہم الا بحقہا وحسابہم علی اللہ اور اسی تحقیق سے معلوم ہوئی کیفیت زیادتی اور کمی ایمان کی اور قوت اور ضعف اوسکا اور یہی واضح ہوا کہ جو حدیث مین وارد ہی لا یزنی الزانی حین یزنی وہو مؤمن اور الحیاء من الایمان ولا یؤمن احدکم حتی یامن جارہ بوائقہ ولا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ یہہ سب محمول ہین اوپر کمال ایمانکے نہ کہ اصل وجود عینی اوسکے اور جسنے نفی زیادت اور نقصان کی کرسی ایمانین مراد اوسکی مرتبہ اوّل ہی وجود ذہنی ایمانکے ہین پس نزاع اور خلاف کچھہ کسیکا اسمین نہین ہی اور ایمان دو قسم ہی ایمان تقلیدی ہی اور ایمان تحقیقی اور ایمان تحقیقی بھی دو قسم ہی استدلالی اور کشفی اور ہر ایک ان دو قسم سے یا انجام رکھتا ہی کہ اوس حد سے تجاوز نہین کرتا یا انجام نہین رکھتا جو انجام رکھتا ہی اوسے علم الیقین کہتے ہین اور جو انجام نہین رکھتا وہ بھی دو قسم ہی یا مشاہدہ ہی کہ مسمّٰی بہ عین الیقین ہی یا شہود ذاتی ہی کہ مسمّٰی بحق الیقین ہی وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَوْلِیٰٓـُٔہُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَہُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ اور جو لوگ کہ کافر ہوئے دوست اونکے شیطان ہین نکالتے ہین اونکو روشنی سے طرف اندھیرونکے طاغوت اسم ہی اوسکا جو عبادت کیا جاوے سوا خداکے اور ضمیر یخرجونکی جو عاید ہی طرف طاغوت کے باراۂ جنس بمعنی جمع ہی سمجھہ لیجئے کہ آمنوا بیچ اللہ ولی الذین امنوا کے صیغہ ماضی کا ہی کہ دلالت کرتا ہی اوپر تحقیق ایمانکے خروج طرف ایمانکے ممکن نہین اور ایسی ہی والذین کفروا مین بعد تحقیق کفر کے حاصل نہین ہوتا ایسواسطے بعضے ایمۂ تفسیر نے دفع اس شبہے کے لئے آمنوا کو بمعنی ارادوا الایمان اور کفروا کو بمعنی صمموا علی الکفر کہا ہی اخراج کفر سے طرف ایمان کے بعد تحقیق ایمانکے اور اخراج ایمانسے طرف کفر کے بعد تحقیق کفرکے نہین ٹھہرایا ہی اور بعضون نے اخراج کو بمعنی سیئات کیا ہی چنانچہ پیچھے مذکور ہوا ہی اور بعضونے آمنوا اور کفروا کو فی علم اللہ کہا ہی اور یخرجہم کو بمعنی حال بعضون نے مراد الذین آمنوا سے مومنان بالفعل اور الذین کفروا سے کافران بالفعل لئے ہین اور یخرجونہم سے کہ صیغہ مضارع کا ہی بطریق اللہ الذی ارسل الریاح فتثیر سحابا بمعنی ماضی کی مراد لئے ہین اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ہُمْ فِیْہَا خٰلِدُوْنَ یہہ لوگ یعنے کافر ساتھہ طواغیت اپنے کے رہنے والے آگ کے ہین دوزخمین وہ بیچ اوسکے ہمیشہ رہنے والے ہین یہہ جملہ جواب سوال مین واقع ہوا ہی جب مذمت کافرونکی سنکر سامع نے سوال کیا کہ ماشانہم فی الآخرۃ ارشاد ہوا اولئک اصحاب النار ہم فیہا خالدون اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْ حَآجَّ اِبْرٰہٖمَ فِیْ رَبِّہٖٓ آیا نہین دیکھتا تو اسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم طرف اوس شخص کے کہ جھگڑا ابراہیمؑ سے بیچ پروردگار اسکیکے سمجھہ لیجئے کہ جھگڑنیوالا نمرود تھا اور رویت اوسکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تعبیر رویت مجاز اور تقدیم کلام کی یون ہی الم تعلم بحال من حاج اور پہلے مذکور تھا کہ اللہ دوست ہی اون لوگون کا کہ ایمان لائے ہین نکالتا ہی اونکو اندھیرونسے طرف روشنی کے پس یہان فرمایا کہ نہین جانتا تو حال اوس شخص کا کہ از روئے عناد کے جھگڑا ابراہیمؑ سے بیچ دین پروردگار اوسکیکے یا بیچ اثبات ربوبیت اوسکیکے یا وحدانیت اوسکیکے اور کسطرح فتح دی ابراہیمؑ کو اور نکالا ظلمات شبہہ سے جو نمرود کیطرف سے تھا طرف نور یقین کے اور یہہ جھگڑا کیون تھا اَنْ اٰتٰىہُ اللّٰہُ الْمُلْکَ اسواسطے کہ دی اوسکو خدا نے بادشاہی یا اوسوقت مجادلہ کیا کہ عطا کی حق تعالیٰ نے اوسکو بادشاہت اور سر پر رکھا اوسکے تاج سلطنت لکھا ہی کہ اول افسر سر پر رکھکر دعوئی خدائیکا جسنے کیا ہی وہ نمرود ہی تھا اور روایت ہی کہ تمام ملک دنیا کا چار شخصونکو اللہ نے عنایت کیا ہی دو مسلمانون کو کہ حضرت سلیمانؑ اور حضرت سکندر ذوالقرنین تھے اور دو کافرونکو کہ نمرود اور شداد تھے غرض جب نمرود کے تمام روئے زمین قبضہ تصرف مین آئی اور حویلی اپنی اُسنے سونیکی اینٹون اور چاندیکی چھت لگاکر بنائی اور تخت مکلل مرصع پر بیٹھا سر کبر و نکبر کا گریبان عصیان سے نکالا اوسوقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بتونکو توڑا اور ارکان دولت اوسکیکے اوپر جلانے آپکیکے آئے نمرود لعین نے آپکو بلاکر کہا کہ ہمارے خداؤنکو باطل کیا تمنے بتاؤ تو تمھارا خدا کون ہی اور بنیاد مناظرہ کی رکھی اور یہہ کسوقتمین تھا اِذْ قَالَ اِبْرٰہٖمُ جسوقت کہا حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام نے جواب سخن

بیان ایمان تقلیدی و تحقیقی

نمرود مین رَبِّيَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ پروردگار میرا وہ ہی کہ قدرت کاملہ اپنے سے زندہ کرتا ہی اور عدم سے وجود مین لاتا ہی
اور مارتا ہی اور منزل فنا سے بادیہ فنا کو پہنچاتا ہی بعضے کہتے ہین کہ حضرت ابراہیم نے جب بتون کو توڑا نمرود نے آپکو قید کیا بعد چند
روز کے مجلس مین بلاکر بنیاد مناظرہ شروع کی زمانہ نمرود مین قحط شدید ہوا لوگ غلہ خرید کرنیکو اوسکے پاس جاتے تھے جو کوئی اوسے سجدہ
کرتا تھا اوسکو غلہ دیتا تھا جب ابراہیم کی نوبت آئی آپنے سجدہ نکیا اوس لعین نے کہا کہ سجدہ کرو اور غلہ لو آپنے فرمایا کہ مین بغیر پروردگار
اپنے کے کیسکو سجدہ نہین کرتا اوسنے کہا کہ پروردگار تمھارا کون ہی کہا ربی الذی یحیی ویمیت کہا نمرود لعین نے
مین جلاتا ہون اور مارتا ہون پس ایک قیدی واجب القتل کو کہ رشتہ امید زندگانی کا اوسکے منقطع تھا بلاکر آزاد کیا اور کہا کہ یہہ ہی
دیکھہ لو مردیکو جلایا مین نے اور دوسرے بیگناہ کو مروا ڈالا اور کہا کہ یہہ ہی زندیکو مارا مین نے حماقت اوس نادان لعین کی سوچکر اپنے
اعتقاد مین احیا اور اماتت ساتھہ عفو اور قتل کے جانی یہہ نہ سمجھا کہ احیا اور اماتت خلق موت وحیات ہی بیچ اجساد کے کہ خاصہ قادر مختار ہی
یا جان بوجھکر حضار مجلس کو تلبیس کے بہر نوع حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو سخن باطل اوسکا سنا طرف اور دلیل روشن کے انتقال فرمایا
چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی قَالَ إِبْرَاهِيمُ کہا ابراہیم نے اسی نمرود جواب باطل دیا تو نے ایک بات کہتا ہو نہین کہ خاموش کردے تجھے وہ یہہ
ہی کہ فَإِنَّ اللَّهَ يَأْتِي بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَأْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ تحقیق اللہ تعالی لاتا ہی سورجکو ہر روز مشرق سے پس تو لے آاوسکو
مغرب سے فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ پس مبہوت ہوا وہ جو کافر تھا یعنے نمرود اور رجب ہورہا کہ جگہہ دم مارنیکی نرہی مفسرین نے لکھا ہی کہ اول
ظالم جبار کہ جہان مین پیدا ہوا ہی اور تمام عالم تحت تصرف مین لاکر دہیم خسروی سر پر رکھکر اپنے تئین آلہ عالم جانا ہی وہ یہی نمرود تھا اور بادشاہت
مین اوسکی استدراج عجیبہ غریبہ نے ظہور کیا تھا چنانچہ جو شہر کہ تختگاہ اوسکا تھا اوسمین جانور موذی حتی کہ مچھر اور مکھی نہین دخل پاتی تھی اور
اپنی مملکت مین ایک شہر کے دروازہ پر حوض بنایا تھا ہر برس مین ایکروز معین اہل مملکت اپنے کی ضیافت کرتا تھا کھانا پکواتا تھا آگ سنواتا تھا
اور خلق کو کہدیتا تھا کہ مشروبات سے جسکو میسر آوے اور لے آوے اس حوض مین ڈالدے کوئی پانی کوئی دودھہ کوئی شربت کچھہ لاتا
تھا اور اوس حوض مین ڈالتا تھا سب چیزین مل جل کر ایک نسخہ عجیبہ بنجاتا تھا بعد طعام وسرود کے ساقیونکو حکم کرتا تھا کہ جسکسی نے
ڈالا ہی وہی اوسکے واسطے نکالدو ساقی اوس حوض سے پیالہ بھر بھر دیتے تھے جسکی نیت پر بھرتے تھے جسکسینے ڈالا ہوا تھا وے اوسکیواسطے
نکلتا تھا بے آزمایش حق غیر اور ایک شہر کے دروازہ پر بط بنائے تھے جو کوئی کہین سے مسافروارد ہوتا تھا وہ بط باواز بلند پکارتے تھے سب شہر
والونکو خبر ہوجاتی تھی دربان سنکر اوس غریب سے بازپرس کرتے تھے کہ کہان سے آیا ہی تو اور کہانکو جاویگا مقصود تیرا کیا ہی اور مطلوب
تیرا کسجگہہ ہی اور ایک شہر کے دروازہ پر ایک طبل رکھتا تھا اوس سے احوال چور کا دریافت ہوتا تھا جسکسی کچھہ چیز گم ہوجاتی تھی وہ اوپر
ڈنکا مارتا تھا آواز اوسمین سے نکلتا تھا کہ چور کا تیرے نام یہہ ہی اور چیز گم ہوئی تیری اسجگہہ ہی وہ وہان جاکر لیتا تھا اور ایک شہر کے
دروازہ پر طلسم بصورت زن تعبیہ کیا تھا کہ اس سے خبر غائب کی معلوم ہوتی تھی ایکدن معین تھا برسمین یا مہینے مین کہ جو شخص گم جاتا اور
مکان اوسکا معلوم نہوتا تو اوس سے اوسدن اگر پوچھتے تھے وہ مکان اور حال اوسکا بتادیتے تھے القصہ اسطرح کے طلسمات نمرود کو
بہت یاد تھے باوجود اوسکے مقابلے مین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متحیر رہگیا اور ملزم ہوا اور سفہا کا دستور ہی کہ جو حجت سے عاجز آتے
ہین تو عقوبت کی طرف میل کرتے ہین پس آگ جلائی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو منجنیق مین بیٹھاکے آگمین ڈالا حضرت حق سبحانہ نے
نار گلزار کردی قصہ اوسکا آگے آویگا انشاء اللہ تعالی **شعر** لطف محبوب کا گر پرتو افگن ہوجاوے + آتش ہجر نہ کیون وصل کا گلشن ہوجائے
بعد اوسکے نمرود مردود کا احوال سنئے کہ بھیڑ ہی اور تباہی اوسکی یہان تک پہنچی کہ مالی خولیا ہوگیا پراگندگی دماغ نے غلبہ کیا کہنے لگا کہ ملک
تمام زمین کا لیا مینے اب آسمانپر چڑھکر سلطنت ملاء اعلی کیجئے چار کرگس گرسنہ کو چارون پایون تخت کیسے باندھکر تخت پر بیٹھکر گوشت
اوٹھایا کرگس بھوکے بیچارے ہوائے گوشت مین ہوا پر اڑے تخت اوس مجہول پر ہوا کا ہوا پر لیچلے جب بلندی پر پہنچا کمان کھینچکر تیر آسمانپر

پھینکا تیر اوسکا باستیراج خون آلودہ روبرو اوسکے گرا پھر گوشت کو نیچے لٹکایا کرگس گرسنہ لاچار متوجہ زمین ہوئے وہ مردود زمین پر اوترکر اور لاف زنی کرنے لگا القصہ جب تکبر اور غرور اوسکا حد سے متجاوز ہوا بفرمان الہی لشکر پشہ نے ظہور کیا کثرت ہجوم اوسکا ایسا تھا آفتاب چھپ گیا آخرش اوسکے لشکر پر گرکر تاراج کر دیا گوشت کھا گئے خون پی گئے سوائے استخوان کے کچھ جسم سے کسی لشکر والیکا اوس کے باقی نرہا آپ اکیلا یہہ بھاگ کر شہر مین گھسا اور محل مین جا چھپا ناگاہ ایک مچھر لنگڑا اوسکے ناک مین گھس گیا اوسنے حال اوسکا یہانتک پریشان کیا کہ کسی صورت آرام نہ دیا سبحان اللہ چار سو برس ایسا استدراج عنایت کیا کہ ہیبت اوسکی دلونمین جانورونکے سمائی یہانتک کہ شہر تختگاہ اوسکے مین مچھر پر نہین مار سکتا تھا پھر ایکدم مین جب گرفت کی تو پشۂ لنگ نے زندگی سے بتنگ کیا اور معاملہ یہانتک اوسپر تنگ کیا کہ جوامر کر اپنے سر پر آپ جوتیان لگوائین جبتک کہ کفش زنی ہوتی تھی کچھ صورت افاقہ کی نظر آتی تھی چار سو برس اوسی حالت مین جیتا رہا لیکن اوس مردود بے شرم کو ندامت نہ آئی جب اجل پہنچی خاک پر لوٹتا تھا اور سر زمین سے پٹکتا تھا حتی کہ واصل بجہنم ہوا سمجھ لیجئے کہ یہہ قصہ تنبیہ ہی واسطے سرکشونکے کہ عاقبت ظالم کو شرمساری اور نہایت سرکشی سے خواری ہی وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ اور اللہ نہین راہ دکھاتا بطریق احتجاج قوم ظالمون کو اور نہین نکالتا ہلکے سے گروہ ستمگارونکو اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ یا مانند اوس شخص کے کہ گذرا اوپر ایک گانون کے بحر مواج مین لکھا ہی کہ او حرف عطف ہی اور کاف زائدہ ہی اور عطف الذی حاج ابراہیم پر ہی یعنے نہین دیکھا تونے حال اوسکا کہ مباحثہ کیا جسنے ابراہیمؑ سے یا حال اوس شخصکا کہ گذرا ایک گانون پر وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا اور وہ گانون گرا ہوا تھا اوپر چھتون اپنے کے یعنے پہلے چھتین گرین تھین پھر دیوارین بحر مواجمین لکھا ہی جملہ حال ہی قریہ سے اور خاویۃ بمعنی خالیۃ ہی اور علی بمعنی مع ہی اسی وہی خالیۃ مع عروشہا یعنے لم یبق فیہا رعیۃ ولا امیر حال یہہ ہی کہ وہ گانون خالی تھا ساتھ تختون اپنے کے کوئی سردار اور رعیت باقی نرہا تھا یہان سمجھ لیجئے کہ وہ کونسا گانون تھا اور گذرنیوالا کون تھا بعضے کہتے ہین کہ کنارے دجلہ کے ہرقلہ نام ایک قریہ تھا اور بعضے کہتے ہین وہ گانون تھا جسمین وبا پڑی تھی آدمی اوسکے ترس مرگ سے نکلگئے تھے سبکے سب مرگئے تھے بعد چندمدت کے بدعائے پیغمبر زندہ ہوئے بعضے کہتے ہین کہ بیت المقدس تھا کہ بخت نصر نے اوسے خراب کیا تھا ستر ہزار آدمیونکو قتل کیا تھا اور باقی کو قید کر کر ہلاک کیا تھا اور گذرنیوالے مین بھی اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ کافر تھا اور دلیلین اون کی کئی ہین ایک یہہ ہی کہ بعید جانا اوسنے زندہ کرنا بعد موت کے چنانچہ کہا کیون کر جلا دیگا اللہ بعد موتکے دوسری حدوث یقین ہی کہ فلما تبین لہ قال اعلم ان اللہ علی کل شئی قدیر سے ظاہر ہی تیسری سلک نمرودیین واقع ہی اور بعضے کہتے ہین کہ وہ خضر علیہ السلام تھے اور بعضے کہتے ہین کہ ارمیا علیہ السلام تھے لیکن صحیح یہہ ہی نزدیک مفسرین کے کہ حضرت عزیر تھے علی نبینا وعلیہ السلام اور یہہ قصہ سلک نمرودیین نہین ہی ذیل ابراہیم علیہ السلام مین واقع ہی اور جملہ اعلم ان اللہ علی علی کل شئی قدیر اخبار ہی نوع اعلم سے کہ مقرون باطمینان قلب ہی اور بثبوت حدوث اطمینان منافی ایمان تحقیقی نہین ہوتا چنانچہ حضرت ابراہیمؑ کے قصے مین ولکن لیطمئن قلبی وارد ہی غرض حضرت عزیر علیہ السلام کو حافظ توریت تھے بخت نصر بعد خرابی بیت المقدس کے اونکو اسیر کر کر بابل مین لیگیا تھا حق تعالی نے قید کفر سے اونکو مخلصی دی وہ پھر بیت المقدس کو چلے راہ مین ایک گانون پہنچے کہ دو فرسخ شہر ایلیا سے تھا ویران پڑا ہوا درخت میوہ لنسے لدے کھڑے جھوم رہے تھے اوسمین اونکو ہوا وان کی پسند آئی بیٹھ گئے انجیر توڑ کر کچھ کھائے کچھ زنبیل مین رکھے اور انگور توڑ کر کچھ نچوڑ کر عرق نوش فرمایا کچھ افشردہ اونکا مشک مین بھر لیا اور دراز گوش کہ جسپر سوار تھے اوسے سامنے باندھکر تکیہ دیوار سے لگا کر اوس دیہ ویران کو جو نہایت خراب تھا دیکھا قَالَ اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا کہا کیونکر اور کسطرح جلا دیگا یعنے آباد کریگا اوس گانون خراب کو اللہ بعد موت اوسکے یعنے پیچھے خرابی اوسکے یا اہل اسکے اور یہہ کہنا اونکا بطریق استبعاد نہ تھا بلکہ طلب اطلاع تھا بکیفیت احیاء سوال اللہ فاعل یحیی کا ہی اور ہذہ مفعول ہی پس تقدیم

مفعول کی اوپر فاعل کے کو اسطے فرمائی جواب احوال اس قریے کا منشا انکار احیا ہی کافر کے لئے اور استعجاب ہی مومن کیواسطے اس سبب سے تاخیر فاعل کی اور تقدیم مفعول کی مناسب ہوئی القصہ جب حضرت عزیرؑ نے یہہ بات کہی فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ پس مار ڈالا انکو حق تعالیٰ نے بیچوقت اوس تامل اور تفکر کے سو برس اور گدھے کو اونکے بھی ثُمَّ بَعَثَهٗ پھر زندہ کیا اونکو جس شکل اور صورت پر کہ پہلے تھے لکھا ہی بعضے مفسرین نے کہ عمر حضرت عزیرؑ کی چالیس برس کی تھی کہ یہہ واقعہ پیش آیا حق تعالیٰ نے اون کو اور اونکے کھانے پینے کو اور دراز گوش کو نظر خلق سے چھپا دیا جب ستر برس اونکی مرگ کو گذرے بخت نصر ہلاک ہوگیا حق تعالیٰ نے توشک فارسی کو بادشاہ کیا تیس برس کے عرصے مین اوسنے ولایت بیت المقدس کی آباد کی اور یہہ گانون جیسا پہلے آباد تھا اوس سے زیادہ تر ہوا پس حضرت عزیرؑ کو اللہ نے زندہ کیا وقت چاشت کے مارا تھا اور جس روز کہ جلایا غروب آفتاب ہوا تھا یہہ آنکھین ملتے ہوئے جیسے کوئی سوتا ہوا اٹھتا ہی چونکے تھے کہ فرشتے نے بحکم الٰہی اونکے پاس آکر قَالَ كَمْ لَبِثْتَ کہا انکو یہان کتنی دیر رہا تو یعنے کتنی مدت مارا رہا تو یا کتنی مدت سورہا بعضونے اما کی معنی ام کے لئے ہین قَالَ کہا عزیر علیہ السلام نے لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ دیر کی مینے یہان ایکدن یا تھوڑے دن جب لحاظ کیا حضرت عزیرؑ نے کہ وقت چاشت کے سویا تھا اور قبل اغروب سے اوٹھا تو خیال کیا کہ ایکدن سویا اور او بمعنی بل ہی بلکہ کم دنسے اور یہہ لفظ بانیمعنی اور جگہہ بھی کلام اللہ مین ہی چنانچہ الف اویزیدون اسی بل یزیدون قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ کہا اوس فرشتے نے ایسا نہین ہی جو گمان کرتا ہی تو بلکہ دیر کی تو نے بیچ اسحال کے یہان سو برس اور ان سو برس مین تو مردہ تھا حضرت عزیرؑ نے جو ہوشمین آکر نظر کی اوضاع اوس گانو کی اور نہج پر پائی حیران رہگئے پھر فرشتے نے دوسرے بار کہا فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ پس نظر کر طرف کھانے اپنے کے یعنے انجیر کے کہ زنبیل مین رکھے تھے اور پینے اپنے کے یعنے افسردہ انگور کا کہ مشک مین بھرا تھا لَمْ يَتَسَنَّهْ نہین سڑا تیسنہ بمعنی تغیر کی مین ہی ہا اسمین اصلی ہی یا سکتہ کی ہی اور جو کوئی ہائے سکتہ کہتے ہین وہ لم تین باسقاط ہا بھی پڑھتے ہین اور یہہ جملہ حال طعامک وشرابک سے ہی اور افراد ضمیر اوسکی باوجود تعدد ذوالحلال بتاویل کل واحد ہی وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ اور دیکھہ طرف دراز گوش اپنے کے کہ استخوان باقی رہگئے ہین اور اجزا متفرق ہوگئے ہین پھر خطاب ہوا کہ تجھے بعد مرگ کے زندہ کیا ہی ہمنے آثار قدرت ہمارے کے اپنے مین دیکھہ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ اور تو کہ کرین ہم تجھکو نشانی اور عبرت واسطے لوگونکے کہ حشر اجساد مین شک لاتے ہین وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ اور نگاہ کر طرف ہڈیون چارپایہ اپنے کے تو دیکھے تو بقدرت بعلت كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا کسطرح چڑھاتے ہین ہم اونکو بعضے کو اوپر بعضے کے پہناتے ہین ہم اونکے گوشت حضرت عزیرؑ نے استخوان حمار اپنے کو جو دیکھا مذاسنی کہ اسی گوشت اور پوست اور اجزائے متفرق جمع ہو بقدرت کاملہ الٰہی سب جمع ہوگئے اور وہی صورت پہلی بن بناکر جان پڑگئی دراز گوش کھڑا ہوگیا نعرہ مارتا ہوا بعضے روایا تین ہی کہ اول اونکے سر مین جان پڑی اونھون نے بچشم سر دیکھا کہ استخوان حرکت کرگئے اوسمین اپنے اپنے مقام پر آرہے اور بعضے مفسرین نے لکھا ہی کہ حضرت عزیرؑ زندہ ہوکر دراز گوش پر سوار ہوکر اپنے گھر آئے بیٹی اونکی معمر ہوگئی تھی اور یہہ وہی چہل سالہ تھے اونکو کسینے نہ پہچانا اونھون نے ہرچند کہا کہ مین عزیر ہون نمانا آخر کو صدق دعوے پر دلیل طلب کی آیکو تورات حفظ تھی جب یاد پڑھی یقین کیا کہ یہہ عزیر ہی ہین اسواسطے کہ کتاب تورات سوا اونکے کسیکو حفظ نتھی بعضے لوگ کہ عزیر کو اللہ کہنے لگے گمراہ ہوئے بعضے ابن اللہ کہنے لگے مردود درگاہ ہوئے فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ پس جب ظاہر ہوا عزیر کو اثر قدرت الٰہی بیچ احیائے موتی کے بطریق معائنہ قَالَ اَعْلَمُ کہا جانتا ہون مین اب بمشاہدہ وعیان جبکہ سمجھتا تھا مین پہلے باستدلال وبیان اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ بتحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے جلانے اور مارنیسے قادر ہی اور بعضے کہتے ہین کہ اعلم بصیغۂ امر ہی خطاب اپنے نفس کو کیا ہی یا اوسی فرشتے نے اونکو امر کیا یا سب خطاب اللہ کی طرف سے ہین اول سے یہان تک بیواسطہ فرشتہ یا بواسطہ فرشتہ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب کہا ابراہیمؑ نے یہہ دوسرا جملہ معترضہ ہی بیان کمال قدرت خدا اور اظہار احیائے موتی مین رَبِّ اَرِنِيْ اے پروردگار میرے دکھا مجھے قدرت کاملہ اپنی كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى کیونکر زندہ کرتا ہی تو مردونکو یہہ سوال حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تھا واسطے شہود کیفیت احیا

کے سبب شک قدرت احیائے موتی کے قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ فرمایا حضتعالی نے کیا تو نہین ایمان لایا کہ مین مردونکو جلاتا ہون یہان استفہام واسطے ایجاب کے ہی یعنے ایمان رکھتا ہی تو اوپر قدرت کاملہ میرے کہ احیائے موتی ہی اور اماتت احیا ہی کہ نمرود کو کہا تھا ربی الذی یحیی ویمیت قَالَ بَلٰی عرض کیا ابراہیم نے بلے ایمان رکھتا ہونمین کہ تو قادر ہی وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ اور لیکن طلب کرتا ہون مین مشاہدہ اور چاہتا ہونمین معائنہ تاکہ آرام پائے دل میرا سمجھہ لیجئے کہ یہان کئی خدشے ہین اونکو بطور سوال وجواب لکھتا ہون سوال ائمہ اصول فقہ خبر متواتر کو موجب علم یقین جانتے ہین اور خبر مشہور کو سبب علم طمانینت اس سے صریح معلوم ہوتا ہی کہ علم طمانینت فروتر ہی علم یقین سے اور اس آیت شریفہ سے ثابت ہوتا ہی کہ طمانینت فوق یقین ہی جواب طمانینت کہ اصول فقہ مین مشہور ہی طمانینت ظن ہی اور آرام پانا گمان سے ہی اور یہان اطمینان اوپر یقین کے ہی کہ فوق یقین ہی سوال امیر المؤمنین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ لو کشف الغطا ما ازددت یقینا یعنے اگر دور کیا جائے پردہ یقین میرا نہ زیادہ ہو یقین غیبی میرا شہادتی پر فضل رکھتا ہی پس جب لی کو یہہ مرتبہ میسر ہو حضرت خلیل اللہ کے حقین کہ اجلۂ انبیا سے ہین انتفائے اطمینان کیونکر متصور ہو جواب بدلیل عقل کمال یقین اوسکا نام ہی کہ کشف غطا اور حصول مشاہدے سے نہ بڑھے لیکن بعد حصول کمال یقین اگر خواہش مشاہدہ مطلوب کرے اور حصول مشاہدہ سے کہ برترین دلائل ہی آرام دل طلب دلائل سے چاہے کہ اطمینان عبارت اس سے ہی کیا مضائقہ ہی حضرت محی الدین عربی نے فتوحات مکیہ مین لکھا ہی کہ احیائے خلق متنوع ہی کیونکہ ابتداء وجود مین لایا کسیکو بسبب مخلوق کے موجود کیا حضرت ابراہیم نے سمجھا کہ احیائے موتی اور وجود دنیا بھی متنوع ہوگا عرض کیا کہ مجھے دکھا کس نوع سے زندہ فرماتا ہی تو تا دل میرا حصول سے اس علم کے آرام پذیر ہو بحر مواجہین لکھا ہی کہ جسدلون محاجہ نمرود مردود بحضرت ابراہیم علیہ السلام واقع ہوا تو بعضونے کہا ہی کہ ہمارا مردہ کو آپنے دیکھا کہ بعضے سباع گوشت اوسکا کھاتے ہین اور بعضے طیور بوٹیان اوسکی نوچ رہے ہین اور بعضونے کہا ہی کہ کوئی آدمی مرا ہوا تھا آدھا دریا مین آدھا خشکی مین پڑا تھا ایکطرف سے خشکی کے جانور گوشت اوسکا کھاتے تھے دوسری طرف سے تری کے جانور تناول کرتے تھے اور بعضون نے کہا ہی کہ ابلیس لعین نے کنارے دریا کے ایک مردار پڑا دیکھکر کہ جانور دریا کے اور صحرا کے اوسے چیر پھاڑ کر ٹکڑے کر کر جاتے تھے کہا لعین اپنے چیلون سے کہ عجب حیلہ گمراہ کرنیکو لوگونکے ہاتھ آیا ہی کوتہ نظرونکو فریب دونگا کہ یہہ اجزا متفرق اور پلنگ اور مچھلی اور نہنگ کے پیٹ مین سے کون جمع کر سکتا ہی اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم کو وہان بھیجا کہ دیکھو ابلیس نے کیا جال ضلال کا بچھایا ہی آپ جب وہان پہنچے شیطان لعین حیران ہوکر شبہ اپنا اظہار کیا حضرت ابراہیم نے فرمایا محل تحیر کیا ہی جو ان اعضا کو کتم عدم سے فضائے صحرائے وجود مین لایا تھا وہ جمع کرنے پراجزائے متفرق کے بھی قادر ہی ۵ کوزہ گر تو کر آگر کوزہ + پھر بناوے تو اوسپہ قادر ہی + جسنے پہلے بنایا اسی رافت + اوس سے پھر کیا عجیب و نادر ہی + پھر حضرت ابراہیم نے جناب الٰہی مین عرض کیا کہ زندہ ہونے پر اوس مردہ کے ایمان رکھتا ہونمین اور جمع ہونا اون اجزائے متفرقہ کا یقین جانتا ہونمین لیکن یہہ صورت عجیبہ کہ عین ایمان میرا ہی اگر مشاہدہ کرون حجت عظیم ہو دکھا مجھے کہ کیونکر جلاتا ہی تو تاکہ یہہ دشمن لعین شرمندہ ہو اور دل میرا اطمینان تام پاوے قَالَ فرمایا حضتعالی نے کہ اگر اس حال کے مشاہدہ کی آرزو رکھتا ہی تو فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ پس پکڑ لے چار جانور ونسے وہ چار جانور کبوتر اور خروس اور زاغ اور طاؤس تھے بعضونے کبوتر کی جگہہ بط بعضونے کرگس کہا ہی فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ پس جمع کر اونکو طرف اپنے اور ہاتھہ مین لیکر شکل صورت اونکی خوب تامل کر کے پہچان رکھہ اور دقایق ہر ایک کے بنظر دقیق معلوم کر تا بعد زندہ ہونیکے تجھے شبہ نہو یا جمع کر اجزاے ابدان اونکے بعد ٹکڑے کرنے کے اور سر اونکے اپنے ہاتھہ مین رکھہ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ پھر وضع کر اوپر ہر پہاڑ کے کہ ممکن ہو اور جزو اجزاے انکیسے جس جس پہاڑ پر کہ رکھہ سکے کیونکہ قسمت ان اجزا کی اوپر جمیع جبال کے متعذر ہی پس یہان ایراد عام بارادۂ خاص ہی مِنْهُنَّ جُزْءًا اور مرغون پارہ پارہ کئے ہوئے باہم آمیختہ سے ٹکرا حاصل یہہ ہی کہ جو پہاڑ تیرے نزدیک ہون اونپر اون مرغون کا ٹکڑا متفرق الحال پھینکدے ثُمَّ ادْعُهُنَّ پھر بلا اونکو نام لے لیکر سکروہ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا آئینگے تیرے پاس دوڑتے وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ اور جان از روئے یقین کہ تحقیق اللہ غالب ہی جو چاہے وہ کرے مردہ کو زندہ

کرتا ہی زندہ کو مارتا ہی حکیم ہی مارنا اور جلانا اوسکا دونون بحکمت ہین اور دونون مین اظہار قدرت ہی القصہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے مرغونکو ذبح کیا اور اونکا گوشت پوست ہڈی پسلی رگ ریشہ پانون بازو دُم سبکو ٹکڑے ٹکڑے قیمہ قیمہ کرملا جلا اون دستے مین کوٹکر کوفتے سے بناکر چار پہاڑ پر یا سات پہاڑ پر پھینکدئے اور سراون چارون جانورونکے ہاتھ اپنے مین رکھے پھر آواز کیا کہ ای کبوتر ای طاؤس ای زاغ ای خروس آؤ اپنے اپنے سر کے طرف پس بفرمان الٰہی اجزا ہر ایک جانور کے دوسرے جا ہوکر آپسمین ملگئے اور بدن ہر ایک کا درست ہوکر طرف سر اپنے کے دوڑنے لگا اوپر زمین کے اور یہہ صورت ابلغ ہی حجت مین اور دور ہی شبہ سے اسواسطے کہ اگر زمین پر نہ دوڑتے تو توہم ہوتا کہ شاید پانون اونکے درست نہین ہوئے یا یہہ مرغان پرندہ وہ نہین اور ہی ہین دوسرا ادراکہ قوت باصرہ کیفیت مرغ مین زمین پر چلنے مین زیادہ تر ہی ہوا پر اُڑنے سے غرض ابدان جانوران پیش آئے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے دوڑ دوڑکر پرواز کرکے سرون اپنے سے متصل ہوئے پس چارونکے چارون جیسے تھے ویسے ہی زندہ ہوکر حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے ہاتھہ سے اُڑکر بالائے کوہہائے مذکور جا بیٹھے پھر آپنے بلایا بنشاط تمام اُڑآئے سمجھہ لیجئے کہ اس آیتمین بھی تائید اللہ ولی الذین آمنوا یخرجہم من الظلمات الی النور کی ہی کہ کسطرحسے نکالا اللہ نے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو ظلمات عروض وساوس سے طرف نور اطمینان کے بعضے عرفا نے اس آیت شریفہ سے یہہ نکتہ نکالا ہی کہ جو کوئی چاہے نفس اپنے کو بحیات ابدی زندہ کرے پہلے قوائے بدنی کو تیغ ریاضت سے بسمل کرے اور بعض کو ساتھہ بعض کے آمیزش دے تا صولت انکی شکست ہوکر منقاد فرمان ہون پھر بداعیہ شرعیہ بلاوے تا بطریق کمال دوڑنے آوین بعضے محققون نے کہا ہی کہ ذبحہ طیور اربعہ مین اشارہ ہی طرف اوسکے کہ کبوتر کو کہ مدام لوگونسے اُنس وموالست ہی تا یعنے رشتہ الفت خلق توڑا اور خروس کو کہ ہمیشہ مائل بشہوت ہی ذبح کر یعنے خواہش اور شہوت چھوڑا اور زاغ کو کہ منبع حرص ہی قتل کر یعنے مال اسباب دنیوی نہ جمع کرنہ جوڑا اور طاؤس کو کہ مجمع زینت ہی سر بریدہ کر یعنے زیور آرایش دنیوی چھوڑ پس جو کوئی ان چار صفتونکو بہ تیغ مجاہدہ ذبح کرے حیات جاودانی پاوے بعضون نے کہا ہی کہ چار طبع ارکان اربع سے آدمی مین ظاہر ہوے ہین ذبح کرنا اون کا شمشیر مخالفت سے لازم ہی اوّل صولت کبر ہی کہ نتیجہ آتش ہی دوسری داعیہ شہوت ہی کہ ثمرہ ہوا ہی تیسری تکاپو حرص ہی کہ عادت آب ہی چوتھی تیرگی امساک ہی کہ صفت خاک ہی حکیم ثنائی رحمۃ اللہ علیہ نے اشارہ باینمعنی فرمایا ہی جہان مضمون ان ابیات کا لکھا ہی **قطعہ** چار ہین مرغ چار طبع بدن + بہر دین سبکی تو اُڑا گردن + پھر بایمان وعشق وعقل و دلیل + زندہ چارونکو کر بہ رنگ خلیل + سمجھہ لیجئے کہ بعد تصفیہ قلب اور تزکیہ نفس کے معاملہ سالک کا ساتھہ اربع عناصر کے پڑتا ہی فنا اونکی کہ عبارت دور رہو خصائل رذائل اونکیسے ہی کمال دشوار ہی اگر جذب عنایت غیبی تائید فرما ہوا ور عروج سالک کا دائرہ ولایت علیا کہ ولایت ولاء اعلیٰ ہی واقع ہو تو عناصر ثلثہ سوائے عنصر خاک فنا ہوتے ہین پھر وہانسے اگر کشش محبوب حقیقی دستگیری کرے اور سیر وسلوک سالک دائرہ کمالات نبوتمین واقع ہو تو وہان فنائے لطیفہ خاک میسر آتی ہی اور یہہ مقام بالاصالت انبیائے کرام کا ہی علیہم السّلام اور بہ تبعیت اور وراثت انبیا جسکو حقتعالیٰ چاہے نصیب فرماوے اولیائے امت محمدیہ سے علیہ من الصلوٰۃ افضلہا ومن التسلیمات اتمہا واکملہا ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم پس جس بندیکا عروج یہانتک واقع ہو کہ کمال ایمان اور اطمینان اور ایقان اور احسان حاصل ہوا اسواسطے کہ موانع مرتفع ہوئے اور حجاب اوٹھگئے حجب نورانی اور ظلمانی کہ بمصداق انّ اللہ تعالیٰ سبعین الف حجاب من نور و ظلمۃ ستر ہزار کہ عبارت کثرت سے ہی کچھہ نورانی دائرہ ولایت صغریٰ مین کہ دائرہ ظلال ہی اور کچھہ دائرہ ولایت کبریٰ مین کہ دائرہ اسما وصفات واحدی ہی دور ہوئے اور ضمن مین اوسکے کہ تصفیہ قلب کا اور تزکیہ نفس کا ہوا کچھہ حجب ظلمانی بھی مرتفع ہوئے باقی تمام حجاب ظلمانی بیچ سیر وسلوک دائرہ ولایت علیا اور کمالات نبوت کے اوٹھہ گئے رعونت اور تکبر کہ خاصۂ آتش تھا جل گیا اور شہوت اور آرزو کہ خاصۂ ہوا تھا اوڑ گیا اور حرص اور آز کہ خاصۂ آب تھا بھہ گیا اور خست اور دنائت کہ خاصۂ خاک تھا خاک ہوگیا پس جب حجاب سب اوٹھہ گئے کہ فنا اونکی عبارت اوسی سے ہی اور ان خصائل رذائل کی جگہہ حمائد متحقق اور متاصل ہوئے کہ بقا اوسی کو کہتے ہین اگرچہ یہہ معاملہ ولایتی

فنا و بقا ہی کہ فنا و بقا اصطلاح اہل ولایات ہی لیکن حقیقت فنا اور بقا مین حاصل ہوتی ہی پس مراتب اربعہ کہ عبارت کمال ایمان و اطمینان و ایقان و احسان سے ہی بشہود و اعیان حاصل ہوئے چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بعد فنا و بقائے طیور اربعہ ظاہری بہ نہج کمال متجلی ہوئے تھے مَثَلُ الَّذِيْنَ نمونہ نفقہ کرنیکا اون لوگونکے کہ بے شائبہ غرض اور داعیہ عرض يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خرچ کرتے ہین مال اپنے کو بیچ راہ خدا کے چنانچہ جہاد مین اور طلب علم مین اور دفع حوائج محتاجین مین اور امور خیر اور مقامات نیک مین كَمَثَلِ حَبَّةٍ جیسی مثال ایک دانیکی ہی کہ اچھی زمین مین بوویں اور وہ دانہ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ اگاوے سات بال بیچ ہر بال کے سو دانے یعنے ایکدانیسے سات سو دانے حاصل ہون اور اسناد اگانے کی طرف دانیکے مجازی ہی کہ طرف سببکے واقع ہی اور حقیقتین اگانیوالا اللہ ہی وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ اور اللہ تعالیٰ دونا کرتا ہی واسطے جنکے کہ چاہتا ہی نفقہ دینے والونمین سے موافق نیت اونیکے وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ اور اللہ کشایش والا ہی کہ ایک کو سات سو کرتا ہی بلکہ دو چند کرتا ہی اوس سے اور جاننے والا ہی نیت صدقہ دینے والے کی یہہ جملہ جوابین ہی یا ایہا الذین آمنوا انفقوا مما رزقنکم کے جو پہلے مذکور ہوا ہی کہ سنے والینے اوسے سنکر کہا کیا شان ہی نفقہ دینے والونکی ارشاد ہوا مثل حبہ اور درمیانمین محلہ معتبر نے مفید مفید واقع ہوئے اور غرض اس تمثیل سے ترغیب ہی لوگون کو کہ اجر ایک کا سات سو جانکر مشغول بصدقات ہون ۵ خرچ کر مالکو نہ اسی رأفت + از پئے نفس و خواہش دنیا + صرف راہ خدا مین کر کہ تجھے + سات سو ایک کے عوض دیگا + اور جو چاہیگا تو دو چند اوسکے + تجھکو بخشیگا فضل سے مولیٰ + اور نہین ہی دو چند پر بھی حصر + دیگا بیحد بھی واسع الاعطا + امام ثعلبی نے ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ جو کوئی مال اپنے مین سے ایکدرم صرف کریگا حق تعالیٰ دنیا مین دو درم اوسے دیگا صرف کرنیسے مال اوسکا کم نہین ہوگا چنانچہ اور روایت مین بھی آیا ہی کہ ما نقص مال من صدقۃ اور ہزار درم آخرتمین عنایت کریگا اضعافاً مضاعفہ پائیگا روایت کی ہی سیوطی نے بیچ حاسیات اپنی کے منقول صحاح سے کہ ثواب صدقیکا پانچ قسم ہی ایک یہہ ہی کہ ایک کے عوض دس پاویگا وہ صدقہ صحیح الجسم کو دینا ہی دوسری یہہ ہی کہ ایک کے عوض نو دو پاویگا وہ اندھے اور اپاہج کو دینا ہی تیسری یہہ ہی کہ ایک کے عوض نو سو پاویگا وہ ذی قرابت اور محتاج کو دینا ہی چوتھی یہہ ہی کہ ایک کے عوض لاکھ پاویگا وہ ماں باپ کو دینا ہی پانچوین یہہ ہی کہ ایک کے بدلے نو لاکھ پاویگا وہ عالم فقیہ کو دینا ہی شان نزول مین اس آیت کے بحر مواج مین لکھا ہی کہ غزوۂ تبوک مین لشکر اسلام پر سختی یہانتک آئی کہ ایک خرمہ دو آدمیونکو کھانیکو ملتا تھا بعضے اوقات ایک خرمیکو گروہ کا گروہ چوسکے رہتا تھا اور سواریون کی یہہ قلت ہوئی کہ ایک ایک شتر پر دس دس آدمی نوبت بنوبت سوار ہوتے تھے اور پانیکی کمتی تھی کہ اونٹ کو نحر کرکر رک پٹھے اوسکے نچوڑ کر لب تر کرتے تھے ہوا گرم تھی جب تشنگی سے ہلاک ہونے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انگشتان مبارک سے پانی فوارے کی طرح جاری ہوا سب نے پیا اور مراکب کو پلایا اور ذخیرہ کیا امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا جو کوئی اسباب نرکھتا ہو مین اوسے اسباب تیار کردون اور جو خرچ نہ رکھتا ہو اوسے خرچ دون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من جہز جیش العسرۃ فلہ الجنۃ جو کوئی ساختگی لشکر عسرت کی کرے پس واسطے اوسکے جنت ہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سو اونٹ رسّے میخ جھول جہاز سے درست کرکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نذر گذرانی پھر آپنے فرمایا من جہز جیش العسرۃ فلہ الجنۃ اوسنے دو سو اونٹ اور تیار کرکر حضور مین تسلیم کئے پھر آپنے تیسرے بار کلام مذکور تکرار فرمایا اوسنے تین سو شتر اور حاضر کئے اور ایک روایت مین ہی کہ ہزار دینار اور لاکر نذر پکڑے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال مہربانی فرمائی اور اونکی تعریف لوگونمین کی اور ارشاد کیا کہ ما ضر عثمان ما عمل بعد الیوم اور تفسیر مغنی مین لکھا ہی کہ ہزار اونٹ اور ہزار دینار یہہ لائے اور عبد الرحمن بن عوف چار ہزار دینار برائے صرف لائے اور نذر گذرانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے تجہیز لشکر کے حق تعالیٰ نے یہہ آیت اونکی شانمین نازل فرمائی اور جزا ایک کی سات سو بتائی بلکہ مضاعف سمجھائی اور بعضے کہتے ہین کہ امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک کنوان خراب تھا اوسے اپنے مال سے خرید کر درست کیا پھر براہ الٰہی وقف کردیا حق تعالیٰ نے عمل اونکا قبول کیا اور یہہ آیت انکے حق مین نازل فرمائی اَلَّذِيْنَ

صدقات

فضیلت ذی النورین

يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وہ لوگ کہ خرچ کرتے ہین مال اپنے بیچ راہ خدا کے ثُمَّ لَا يُتْبِعُونَ مَا أَنفَقُوا مَنًّا پھر پیچھے نہین لاتے
اوس چیز کے کہ نفقہ کرتے منت یعنے احسان کسی پر نہین رکھتے صدقہ دینے مین کہ اُسپر احسان اپنا جتاوین یا اور سے کہین کہ فلان شخص ہمارا
ممنون احسان ہی ہم نے اُس سے یہہ سلوک کیا اور یہہ یہہ کچھہ دیا وَلَا أَذًى اور نہ ایذا یعنے بعد نفقہ دینے کے کسی فقیر کو آزار نہین دیتے
قولًا اور فعلًا لَّهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ واسطے اونکے ہی ثواب صدقہ دینے اونکیکا نزدیک پروردگار اُنکے کے وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
يَحْزَنُونَ اور نہین ڈر اوپر اونکے ثواب کم ہونیکا اور نہ وہ غمگین ہونگے فوت ثواب سے قَوْلٌ مَّعْرُوفٌ بات نیک اور وعدہ اچھا کہ پسند
شریعت اور قبول طبیعت ہو سائل سے کرنا چنانچہ کہنا نظر اوپر عیب میرے کے نفرمائے اور عذر میرا قبول کیجئے یا اب دسترس نہین رکھتا مین کہ حق
آپکے آپکا بجالاؤن انشاء اللہ تعالی اس تقصیر کو بتوفیر بدل کرونگا یا آپنے مجھپر کرم فرمایا یہہ آپکا گھر ہے پھر تشریف لائیے خدمت بجالاؤن گا
علی ہذا القیاس اسیطرحکا کلام کہ موجب ملال درویش ہو وَمَغْفِرَةٌ اور عفو کرنا اور بخش دینا اس رنجش اور آزار کا کہ سائل سے تکرار سوال
اور تشدید مقال دلمین واقع ہوا ہو اور درگذرنا واسطے اوسکے بہ آمرزش خدا خَيْرٌ مِّن صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا أَذًى بہتر ہی واسطے سائل کے
بیچ نفع کے اس صدقہ سے کہ پیچھے اُسکے ہو ایذا یعنے ایسا قول یا فعل واقع ہو کہ موجب آزار اور رنجش فقیر ہو چنانچہ کہے اسی بیشرم جایا اسی
بینگ ابغل نہ مجا وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَلِيمٌ اور اللہ تعالی بے پرواہی صدقہ ایسے لوگونکے کہ مشرب نفقات ساتھہ خس و خاشاک منت اور آزار
کے مکدر کرتے ہین تحمل والا ہی جلدی عقوبت منان و موذی مین نہین فرماتا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُم اے لوگو جو ایمان
لائے ہو مت باطل کرو ثواب صدقے اپنے کو بِالْمَنِّ ساتھہ منت رکھنے کے اوپر درویش کے کہ اللہ سبحانہ کا ہی تمام مال اور تم نہین ہو مگر
عمال پس احسان صاحب مال کا ہی وَالْأَذَى اور نہ تباہ کرو صدقے کو ساتھہ ایذا دینے درویش کے بگدائی سرزنش کرو یا ترش رو ہوکر
دو یا چین بجبین ڈالکر خیرات کرو كَالَّذِي مانند ابطال اس شخص کے کہ طریق اخلاص سے منحرف ہوکر يُنفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ خرچ کرتا
ہی مال اپنے کو واسطے دکھانے لوگونکے وَلَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ حقیقت مین نہین ایمان لاتے ساتھہ اللہ کے اور دن قیامت کے
اسواسطے کہ اگر ایمان اللہ پر رکھتے صدقہ اوسکے واسطے دیتے نہ واسطے اورونکے اور اگر اعتقاد رکھتے اوپر روز جزا کے تو عمل واسطے
واُنکے ثواب کے کرتے نہ واسطے ریا کے فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ پس نمونہ صدقہ اوس منافق مرد کا مانند مثال سل کے ہی کہ خوار ہو اور ہموار
ہو عَلَيْهِ تُرَابٌ اوپر اوسکے مٹی ہو فَأَصَابَهُ وَابِلٌ پس پہنچے اوس سل کو باران بزرگ قطرہ فَتَرَكَهُ صَلْدًا پس چھوڑ دے اوسکو صاف
یعنے خاک اوسکی پانی سے بہکر کیچڑ سے پتھر صاف رہجاے سمجھہ لیجے کہ سل مثل منافق کے ہی اور خاک جو اوپر نمودار ہی وہ نفقے اوسکے ہین
جو برباد ہین جب باران عدل سحاب حساب زمانیسے برسا آثار تمام نفقون کا اونکے محو ہوکر سنگ بیحاصل رہجاوینگے اور تمام اعمال اہل ریا
کے یہی حال رکھتے ہین پس مومنون کو چاہیے کہ جو عمل کرین واسطے اللہ کے کرین کسیکے دکھانے کو اپنے اچھے کہلانے کو نگاہ مین نرکھین شعر
خدا کے واسطے جو ہو ثواب اسمین ہی حاصل ہی ۔ والا خاک ہین سب کام اور سل اونکا عامل ہی لَا يَقْدِرُونَ عَلَىٰ شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوا
نہین قدرت پائینگے یہہ نفقہ کرنیوالے ہرانسی اوپر ثواب کسی چیز کے اوس سے جو تصدق کیا ہی بریا وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ
اور اللہ تعالی نہین راہ دکھاتا یعنے عزم ہدایت دلمین نہین ڈالتا قوم کافرونکے تئین وَمَثَلُ الَّذِينَ اور مثال نفقہ کرنے کی اون لوگون
کے کہ بہ اعتقاد اور اخلاص يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ خرچ کرتے ہین اموال اپنے کو واسطے چاہنے رضامندی خدا کے
وَتَثْبِيتًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ اور واسطے ثبات دلقین کے کہ صادر ہو نفسون اونکیسے ساتھہ پانے ثواب صدقے کے كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ مانند
مثال میوجات باغ کے ہی کہ واقع ہو بموضع بلند کہ تابش آفتاب کی جلد تر پہنچے اور ہوا بیشتر لگے اور ابر سے نزدیکتر ہو اور آفت سیلاب
سے دور ایسی زمین پر ایسا باغ ہو أَصَابَهَا وَابِلٌ پہنچا اوسکو باران بزرگ قطرہ فَآتَتْ أُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ پس لایا میوہ اپنا دونا جو
اور باغ دو برس مین میوہ لاتے تھے وہ اسقدر ایک برس مین لایا فَإِن لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ پس اگر نہ پہنچا اس باغ کو مینہہ موسل

دھار بڑے بڑے بوند ونکا بس بہار اور شبنم کافی ہی یعنے اثر بارانکا اوسے ضایع نہین کرتا مینہہ تھوڑا ہو یا بہت ہو پھل لاتا ہی مقصود
اس مثال سے حصول جزائے مخلصان ہی کہ جو کچھ واسطے خوشنودی خدا کے تصدق کرینگے ثواب اوسکا پائینگے خواہ صدقہ تھوڑا ہو خواہ بہت
وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ اور اللہ ساتھہ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم یعنے دریشونکو جو دیتے ہو تم صدقہ برائے خدا یا از روئے ریا بینا ہی
مناسب ہر ایک کے جزا دیگا اَیَوَدُّ اَحَدُکُمْ اَنْ تَکُوْنَ لَہٗ جَنَّۃٌ یہہ تمثیل دوسری واسطے اہل ریا کے ارشاد ہوئی کہ آیا چاہتا ہی ایک کوئی
تم مین سے کہ ہووے واسطے اوسکے باغ یہان استفہام انکاری ہی یعنے نہین چاہتا مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّاَعْنَابٍ کھجورونسے اور انگورون سے
تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہَا الْاَنْہٰرُ بہتے ہون نیچے درختون اس باغ کے نہرین پانی کی لَہٗ فِیْہَا مِنْ کُلِّ الثَّمَرٰتِ واسطے مالک باغ کے ہون بیچ اوسکے
سب میوون سے وَاَصَابَہُ الْکِبَرُ اور حالانکہ پہنچے صاحب باغکو بڑھاپا وَلَہٗ ذُرِّیَّۃٌ ضُعَفَآءُ اور واسطے اوسکے اوس پیری مین اولاد ہو ناتوان
اور خوردسالہ اور معیشت باپ کی اولاد کی بھی گلستان ہو فَاَصَابَہَآ اِعْصَارٌ فِیْہِ نَارٌ پس پہنچا اوس گلستانکو بگولا ہوائے گرم کا بیچ اوسکے
اگ تھی فَاحْتَرَقَتْ پس جل گیا باغ بواسطہ باد سموم رہ گیا صاحب باغ متحیر اور مہموم سمجھہ لیجے کہ یہہ مثال عمل منافق ریادارے کی ہی کہ باغ یا
کو صدقہ سے تیار کیا اور ایکبار سموم عدل الٰہی کے جھوکینے اگر جلا دیا نہ اشجار اوسکے سے مثمر اور شاداب ہوا اور نہ انہار اوسکیسے سرسبز اور سیراب
ف کشت برائے سبزہ ہی تو کیا برق مساحت آویگی + کرکے عمل اعمال کا انکے باغ باغ جلاویگی کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّکُمْ
تَتَفَکَّرُوْنَ اسیطرح بیان فرماتا ہی حق تعالیٰ واسطے تمھارے نشانیان الطاف واحسان اپنے کی تاکہ تم فکر کرو اور کسی عبادتمین ساتھہ اوس معبود
واحد کے شریک کیسکو نکرو باقی رہے یہان کئی خدشے جواب طلب سو وہ بطور سوال وجواب لکھے جاتے ہین سوال بوستان خرمہ وانگور مین سب
میوے کیونکر حاصل ہون جواب اسکا تین طور پر دیا جاتا ہی ایک تو یہہ کہ ثمرات سے مراد منافع ہین نہ میوے دوسرے ہم کہتے ہین کہ سب ثمرات اوس
بوستانکے نہ تمام میوے جہانکے تیسرے ہوسکتا ہی کہ سب قسم کے میوے ہون فرضًا اور تعین خرمہ وانگور واسطے بزرگی کے ہو سوال من کل الثمرات تعین
من تبعیضیہ مناسب مقام نہین ہی اور اگر زائدہ کہین تو زائدہ آنا من کا بقول اخفش ضعیف ہی پس یہہ کس معنو نہین ہی جواب ہوسکتا ہی
کہ من ابتدائیہ ہو بتقدیر حظ من کل الثمرات اور بیانیہ بھی ہوسکتا ہی بتقدیر لہٗ فیہا منافع من کل الثمرات اور حمل اوپر زیادتی کے بھی بنتا ہی اور بقول صحیح
اوسے شاذ کیا جاتا ہی اسواسطے کہ جو کلام قبل وضع قاعدہ نحو کے ہو اگر وہ مخالف قاعدہ کلی نحویونکے ہو یا جمہور کے ہو اوسے شاذ کہتے ہین اور
جو کلام بعد وضع قواعد نحو ہو اور مخالف کل کے ہو تو وہ ممتنع ہی اور اگر مخالف جمہور کے ہو تو ضعیف ہی معلوم کیجئے کہ ترسٹھین آیت آیات مسایل
سے کہ جس سے مسئلہ زکوٰۃ تجارت اور عشر خارج اور خمس معادن نکلتا ہی وہ یہہ ہی یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا کَسَبْتُمْ
اے لوگو جو ایمان لائے ہو خرچ کرو بیچ راہ خدا کے پاکیزہ سے اوس چیز سے کہ کسب کیا ہی تمنے سوداگری سے یا اور صفت حرفت سے وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَکُمْ
مِّنَ الْاَرْضِ اور اوس چیز سے کہ نکالا ہی ہمنے واسطے تمھارے زمین سے غلے میوے لکھا ہی کہ اغنیائے انصار واسطے فقرائے مہاجرین کے
موسم خرمے مین اچھے اچھے خرمے مسجد نبوی کے کونہین چھپا چھپا کر رکھہ جاتے تھے ایکروز ایک مالدار دو سو صاع خرمے ردی ناکارے ظاہر
لایا اور درمیان اوّل اچھے خرمونکے ملا گیا ارشاد ہوا وَلَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ مِنْہُ تُنْفِقُوْنَ اور مت قصد کرو خبیث کا کہ برکار ردی جن کے دو
اسمین سے کہ خرچ کرتے ہو وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِیْہِ اور حال آنکہ نہین ہو تم لینے والے اوسکے اگر تمھین دین تمھارے حقوق مین اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا
فِیْہِ مگر یہہ کہ آنکھہ چرا جاؤ بات ٹلجائے دینے مین اوسکے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ اور جانو کہ اللہ بے پرواہی اوس شخص سے کہ تصدق کا
بمال خبیث کرے اور تعریف کیا گیا ہی ساتھہ اوسکے کہ مال طیب سے صدقہ قبول فرماتا ہی سمجھہ لیجے کہ مراد طیب سے وہ مال جید ہی کہ
محبوب الطبع ہو چنانچہ آیت لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون سے ظاہر ہی اور مراد خبیث سے مال مکروہ الطبع ہی چنانچہ میوہ گندہ اور غلہ گندہ
اور یہی مختار عند الاکثر ہی یا طیب سے مراد حلال ہی اور خبیث سے ضد اوسکی علی مانص بہ القاضی اور تصریح کی ہی صاحب مدارک نے کہ انفقوا
من طیبات ما کسبتم دلیل وجوب زکوٰۃ ہی اموال تجارت مین کہ کسب ہمارا تجارت ہی اور طریقہ ادا کا اوسکے اور مسائل متعلقات اوسکے تمام کتب

يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وہ لوگ کہ خرچ کرتے ہین مال اپنے بیچ راہ خدا کے ثُمَّ لَا يُتْبِعُونَ مَا أَنفَقُوا مَنًّا پھر پیچھے نہین لاتے اوس چیز کے کہ نفقہ کرتے منت یعنے احسان کسی پر نہین رکھتے صدقہ دینے مین کہ اُسپر احسان اپنا جتاوین یا اورسے کہین کہ فلان شخص ہمارا ممنون احسان ہی ہم نے اس سے یہہ سلوک کیا اور یہہ یہہ کچھہ دیا وَلَا أَذًى اور نہ ایذا یعنے بعد نفقہ دینے کے کسی فقیر کو آزار نہین دیتے قولًا اور فعلًا لَّهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ واسطے اونکے ہی ثواب صدقہ دینے اونکیکا نزدیک پروردگار اُنکے کے وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ اور نہین ڈر اوپر اونکے ثواب کم ہونیکا اور نہ وہ غمگین ہونگے فوت ثواب سے قَوْلٌ مَّعْرُوفٌ بات نیک اور وعدہ اچھا کہ پسند شریعت اور قبول طبیعت ہو سائل سے کرنا چنانچہ کہنا نظر اوپر غیب میرے کے فرمائے اور عذر میرا قبول کیجیے یا اب دسترس نہین رکھتا ہین کہ حق آپکے آپکا بجالاؤن انشاء اللہ تعالیٰ اس تقصیر کو بتوفیر بدل کرونگا یا آپنے مجھپر کرم فرمایا یہہ آپکا گھر ہی پھر تشریف لائیے خدمت بجالاؤنگا علی ہذا القیاس اسیطرحکا کلام کہ موجب ملال درویش ہو وَمَغْفِرَةٌ اور عفو کرنا اور بخش دینا اس رنجش اور آزار کا کہ سائل سے تکرار سوال اور تشدید مقال دلمین واقع ہوا ہو اور دعا کرنا واسطے اوسکے بہ آمرزش خدا خَيْرٌ مِّن صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا أَذًى بہتر ہی واسطے سائل کے بیچ نفع کے اس صدقیسے کہ پیچھے اُسکے ہو ایذا یعنے ایسا قول یا فعل واقع ہو کہ موجب آزار اور رنجش فقیر ہو چنانچہ کہے اسی بیشرم جایا اسی بیننگ اب غل نہ مچا وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَلِيمٌ اور اللہ تعالیٰ بے پرواہی صدقیسے ایسے لوگونکے کہ مشرب نفقات ساتھہ خس و خاشاک منت اور آزار کے مکدر کرتے ہین تحمل والا ہی جلدی عقوبت منان و موذی مین نہین فرماتا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُم اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت باطل کرو ثواب صدقے اپنے کو بِالْمَنِّ ساتھہ منت رکھنے کے اوپر درویش کے کہ اللہ سبحانہ کا ہی تمام مال اور تم نہین ہو مگر عمال پس احسان صاحب مال کا ہی وَالْأَذَى اور نہ تباہ کرو صدقے کو ساتھہ ایذا دینے درویش کے بگدائی سرزنش کرو یا ترش رو ہوکر دو یا چین بجبین ڈالکر خیرات کرو كَالَّذِي مانند ابطال اس شخص کے کہ طریق اخلاص سے منحرف ہوکر يُنفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ خرچ کرتا ہی مال اپنے کو واسطے دکھانے لوگونکے وَلَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ حقیقت مین نہین ایمان لاتے ساتھہ اللہ کے اور دن قیامت کے اسواسطے کہ اگر ایمان اللہ پر رکھتے صدقہ اوسکے واسطے دیتے نہ واسطے اورونکے اور اگر اعتقاد رکھتے اوپر روز جزا کے تو عمل واسطے اونکے ثواب کے کرتے نہ واسطے ریا کے فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ پس نمونہ صدقہ اوس منافق مرد کا مانند مثال سل کے ہی کہ خوارہ اور سمواہ ہو عَلَيْهِ تُرَابٌ اوپر اوسکے مٹی ہو فَأَصَابَهُ وَابِلٌ پس پہنچے اوس سل کو باران بزرگ قطرہ فَتَرَكَهُ صَلْدًا پس چھوڑ دے اوسکو صاف یعنے خاک اوسکی پانی سے بہکر کیچڑ سے پتھر صاف رہجاے سمجھ لیجے کہ سل مثل منافق کے ہی اور خاک جو اوسپر نمودار ہی وہ نفقے اوسکے ہین جو برباد ہین جب باران عدل سحاب حساب زمانیسے برسا آثار تمام نفقون کا اونکے محو ہوکر سنگ سیاصل رہجاوینگے اور تمام اعمال اہل ریا کے یہی حال رکھتے ہین پس مؤمنون کو چاہیئے کہ جو عمل کرین واسطے اللہ کے کرین کسیکے دکھانے کو اپنے اچھے کہلانے کو نگاہ مین نرکھین شعر خدا کے واسطے جو ہو ثواب اسمین ہی حاصل ہی ۔ والا خاک ہین سب کام اور سل اونکا عامل ہی لَا يَقْدِرُونَ عَلَىٰ شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوا نہین قدرت پاوینگے یہہ نفقہ کرنیوالے مرانی اوپر ثواب کسی چیز کے اوس سے جو تصدق کیا ہی بریا وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ اور اللہ تعالیٰ نہین راہ دکھاتا یعنے عزم ہدایت دلمین نہین ڈالتا قوم کافرونکے تئین وَمَثَلُ الَّذِينَ اور مثال نفقہ کرنے کی اون لوگون کے کہ بہ اعتقاد اور اخلاص يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ خرچ کرتے ہین اموال اپنے کو واسطے چاہنے رضامندی خدا کے وَتَثْبِيتًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ اور واسطے ثبات و یقین کے کہ صادر ہو نفسون اونکیسے ساتھہ پانے ثواب صدقے کے كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ مانند مثال میوجات باغ کے ہی کہ واقع ہو بموضع بلند کہ تابش آفتاب کی جلد تر پہنچے اور ہوا بیشتر لگے اور برسے نزدیکتر ہو اور آفت سیلاب سے دور ایسی زمین پر ایسا باغ ہو أَصَابَهَا وَابِلٌ پہنچا اوسکو باران بزرگ قطرہ فَآتَتْ أُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ پس لایا میوہ اپنا دونا جو اور باغ دو برس مین میوہ لاتے تھے وہ اسقدر ایک برس مین لایا فَإِن لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ پس اگر نہ پہنچا اس باغ کو مینہہ موسل

دھار برسے بڑے بوندونکا بس بہار اور شبنم کافی ہی یعنے اثر بارانکا اوسے ضایع نہین کرتا مینہہ تھوڑا ہو یا بہت ہو پھل لاتا ہی مقصود
اس مثال سے حصول جزائے مخلصان ہی کہ جو کچھہ واسطے خوشنودی خدا کے تصدق کرینگے ثواب اوسکا پائینگے خواہ صدقہ تھوڑا ہو خواہ بہت
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ اور اللہ ساتھہ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم یعنے درویشونکو جو دیتے ہو تم صدقہ برائے خدا یا از روئے ریا بینا ہی
مناسب ہر ایک کے جزا دیگا اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ یہہ تمثیل دوسری واسطے اہل ریا کے ارشاد ہوئی کہ آیا چاہتا ہی ایک کوئی
تم مین سے یہہ کہ ہووے واسطے اوسکے باغ یہان استفہام انکاری ہی یعنے نہین چاہتا مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ کھجورونسے اور انگورون سے
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ بہتے ہون نیچے درختون اس باغ کے نہرین پانی کی لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ واسطے مالک باغکے ہو ہر قسم اوسکے
سب میوون سے وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ اور حالانکہ پہنچے صاحب باغکو بڑھاپا وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ اور واسطے اوسکے اوس پیری مین اولاد ہو ناتوان
اور خوردسالہ اور معیشت باپ کی اولاد کی بھی گلستان ہو فَاَصَابَهَا اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ پس پہنچا اوس گلستانکو بگولا ہوائے گرم کا ہیچ اوسکے
اگ تھی فَاحْتَرَقَتْ پس جل گیا باغ بواسطہ باد سموم رہ گیا صاحب باغ متحیر اور مہموم سمجھہ لیجے کہ یہہ مثال عمل منافق ریا والے کی ہی کہ باغ یا
کوصدقہ جیسے تیار کیا اور ایکبار سموم عدل الٰہی کے جھوکینے اگر جلا دیا نہ اشجار اوسکے سے مثمر اور شاداب ہوا اور نہ انہار اوسکیسے سرسبز اور سیراب
کشت برائے سبزہ ہی تو کیا برق مساحت آویگی + کرکے عمل اعمال کا انکے باغ باغ جلا دیگی كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ
تَتَفَكَّرُوْنَ اسیطرح بیان فرماتا ہی حق تعالیٰ واسطے تمھارے نشانیان الطاف واحسان اپنے کی تاکہ تم فکر کرو اور کسی عبادتین ساتھہ اوس معبود
واحد کے شریک کیونکر باقی رہے یہان کئی خدشے جواب طلب سو وہ بطور سوال وجواب لکھے جاتے ہین سوال بوستان خرمہ وانگور مین سب
میوے کیونکر حاصل ہون جواب اسکا تین طور پر دیا جاتا ہی ایک تو یہہ کہ ثمرات سے مراد منافع ہین نہ میوے دوسرے ہم کہتے ہین کہ سب ثمرات اوس
بوستانکے نہ تمام میوے جہانکے تیسرے ہوسکتا ہی کہ سب قسم کے میوے ہون فرضًا اور یقین خرمہ وانگور واسطے بزرگی کے ہو سوال من کل الثمرات مین
من تبعیضیہ مناسب مقام نہین ہی اور اگر زائدہ کہین تو زائدہ آنا من کا بقول اخفش ضعیف ہی پس یہہ کس معنون نہین ہی جواب ہوسکتا ہی
کہ من ابتدائیہ ہو بتقدیر یحظ من کل الثمرات اور بیانیہ بھی ہوسکتا ہی بتقدیر لہ فیہا منافع من کل الثمرات اور حمل اوپر زیادتکے بھی بنتا ہی اور بقول صحیح
اوسے شاذ کیا جاتا ہی اسواسطے کہ جو کلام قبل وضع قاعدہ نحو کے ہوا گر وہ مخالف قاعدہ کلی نحویونکے ہو یا جمہور کے ہوا وسے شاذ کہتے ہین اور
جو کلام بعد وضع قواعد نحو ہوا ور مخالف کل کے ہو تو وہ ممتنع ہی اور اگر مخالف جمہور کے ہو تو ضعیف ہی معلوم کیجیے کہ ترپنوین آیت آیات مسایل
سے کہ جس سے مسئلہ زکوٰۃ تجارت اور عشر خارج اور خمس معادن نکلتا ہی وہ یہہ ہی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ
اے لوگو جو ایمان لائے ہو خرچ کرو بیچ راہ خدا کے پاکیزہ سے اوس چیز سے کہ کسب کیا ہی تمنے سوداگری سے یا اوصفت حرفت سے وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ
مِّنَ الْاَرْضِ اور اوس چیز سے کہ نکالا ہی ہمنے واسطے تمھارے زمین سے غلے میوے لکھا ہی کہ اغنیائے انصار واسطے فقرائے مہاجرین کے
موسم خرمے مین اچھے اچھے خرمے مسجد نبوی کے کونہین چھپا چھپا کر رکھہ جاتے تھے ایکروز ایک مالدار دو سو صاع خرمے ردی ناکارے ظاہر
لایا اور درمیان اوّل اچھے خرمونکے ملا گیا ارشاد ہوا وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ اور مت قصد کرو خبیث کا کہ بکار دی جن کے دو
اسمین سے کہ خرچ کرتے ہو وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اور حال آنکہ نہین ہو تم لینے والے اوسکے اگر تمھین دین تمھارے حقوق مین اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا
فِيْهِ مگر یہہ کہ آنکھہ چراؤ بات ٹلجانے دینے مین اوسکے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ اور جانو کہ اللہ بےپرواہی اوس شخص سے کہ تصدق کا
بمال خبیث کرے اور تعریف کیا گیا ہی ساتھہ اوسکے کہ مال طیب سے صدقہ قبول فرماتا ہی سمجھہ لیجے کہ مراد طیب سے وہ مال جید ہی کہ
محبوب الطبع ہو چنانچہ آیت لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون سے ظاہر ہی اور مراد خبیث سے مال مکروہ الطبع ہی چنانچہ میوہ گندہ اور غلہ افگندہ
اور یہی مختار عند الاکثر ہی یا طیب سے مراد حلال ہی اور خبیث سے ضد اوسکی علی مانص بہ القاضی اور تصریح کی ہی صاحب مدارک نے کہ انفقوا
من طیبات ما کسبتم دلیل وجوب زکوٰۃ ہی اموال تجارت مین کہ کسب ہمارا تجارت ہی اور طریقہ ادا کا اوسکے اور مسائل متعلقات اوسکے تمام کتب

فقہ مین مسطور ہین اور تخریج کی امام زاہدی نے کہ مما اخرجنا لکم من الارض دلیل وجوب عشر ہی اور کلام باقی مفسرین سے نکلتا ہی کہ ما اخرجنا جو ہو اور اثمار اور معادن وغیرا ہین اسوقتین یہہ آیت شامل ہی عشر خارج اور خمس معادن سبکو کہ مسائل اونکے فقہ مین مفصل مسطور ہین معلوم کیجیے کہ چوتھین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ فضل انفاق کا اعمہ اس سے کہ فرض ہو یا نفل نکلتا ہی اور فضل علم اور عمل بھی ظاہر ہوتا ہی وہ یہہ ہی اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ شیطان وعید دیتا ہی تمکو فقہ دینے مین فقر کا اور ڈراتا ہی کہ مال خرچ کیا اور کنگال ہوئے اور حکم کرتا ہی تم کو ساتھہ تحمل اور امساک اور منع صدقات کے وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا اور اللہ تعالی وعدہ فرماتا ہی تم کو اوپر صدقہ دینے کے بخشش کا تمھارے گناہون کے اور زیادتی روزی دینے کا دنیا مین پس چاہیئے کہ شیطان کے وسوسہ ڈالنے سے صدقہ دینا موقوف نکرو وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ اور اللہ کشائش والا ہی جو کوئی اوسکی راہ مین صدقہ دیتا ہی روزی اوسکی کشادہ کرتا ہی جاننے والا ہی مستحقونکو وسعت اور فضل اور مغفرت کے يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ دیتا ہی حکمت انفاق کی جسے چاہتا ہی تاکہ جانین کہ کیا دیا چاہیئے اور کسے دیا چاہیئے یا عطا کرتا ہی دانش کہ درمیان القائے رحمانی اور خطرہ شیطانی کے تمیز کرے اور وعید شیطانی سے نہ ڈرے اور وعدہ رحمانی پر امیدوار رہے وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا اور جو کوئی دیا گیا حکمت پس تحقیق دیا گیا بھلائی بہت سمجھہ لیجئے کہ حق تعالی نے مال ومتاع دنیا کو اندک فرمایا کہ قل متاع الدنیا قلیل اور دانش کو ساتھہ خیر کثیر کے موصوف کیا کہ فقد اوتی خیرا کثیرا پس عالم کو چاہیئے کہ ملازم خدمت اغنیا نہووے اور رتبہ علم کو کہ متضمن خیر کثیر ہی ساتھہ طلب متاع قلیل کے نہ کھووے شعر علم پڑھہ دنیا کو چھوڑ ادریس و قارونکو تو دیکھہ + کون ہی فوق السما اور کون ہی تحت الثری وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ اور نہین پند پذیر ہوتے ساتھہ اس نصیحت کے مگر صاحب عقل کے باقی رہا یہان ایک سوال جو اہل معانی کیا کرتے ہین سوال کتب علم معانی مین قاعدہ یون بیان کرتے ہین کہ اصل استعمال نفی اور استثنا کا وہان ہی کہ جہان سامع منکر قصر کا بوجہ اصرار ہوا اور اصل استعمال انما کا یہہ ہی کہ سامع منکر قصر کا بوجہ اصرار نہووے یہان جو قصر کیا ہی نصیحت قبول کرنیکو اور ارباب عقول کے اس قصر کا منکر کوئی عاقل نہین اسجگہہ استعمال اسکا کس معنی سے ہی اور علاوہ اسکے یہہ ہی کہ یہان نفی اور استثنا کا استعمال کیا ہی اور دوسرے مقام پر انما فرمایا ہی کہ انما یتذکر اولوا الالباب ہی پس جمع حکم واحد مین ما ولا اور انما کیونکر ہوسکینگے جواب مقصود اس کلام سے مفہوم ظاہر اوسکا کہ قصر ہی نہین ہی بلکہ مقصود یہان تعریض مذمت کفار سے ہی اسطرحسے کہ نصیحت کو قبول نہین کرتے اولوالالباب سے نہین ہین اور فرق مذکور ما ولا اور انما مین ہیچ قصد قصر کے ہی پس لازم نہین کہ جو حکم صورت قصد قصر مین ہو صورت قصد تعریض مین بھی ہو سمجھہ لیجئے کہ تحقیق تمسک کیا ہی امام فخر الاسلام بزدوی نے ساتھہ اس آیت کے اوپر اسکے کہ عمل داخل ہی فقہ مین اسواسطے کہ حکمۃ لغت مین انفاق علم وعمل کو کہتے ہین اور تفسیر کی ہی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ حکمت علم شریعت اور حلال اور حرام ہی ہیچ کلام الہی کے کہ فرمایا ہی یوتی الحکمۃ من یشاء پس دلالت کرتا ہی کہ عمل داخل ہون ہیچ فقہ کے چنانچہ اور جگہہ فرمایا ہی ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ اور اشارہ کیا ہی طرف اوسکے صاحب مدارک نے کہ کہا ہی حکمت علم قرآن اور سنتہ اور علم نافع موصل الی رضا اللہ ہی اور عمل کرنا ساتھہ اسکے ہی اور حکیم عند اللہ عالم عامل ہی اور حکمت کو درمیان مسائل انفاق کے ذکر فرمایا اوسمین نکتہ یہہ ہی کہ دلالت کرے اوپر اوسکے کہ زکوۃ فی العلم بھی واجب ہی غنی کو اور درس کہنا اوسکا ضرور ہی کہ علم بے نفع خزانہ مدفون ہی یا یہہ کہ علم مسائل انفاق کا اور فرائض کا اور عمل کرنا اونپر واجب ہی اوپر تمام مسلمانونکے معلوم کیجئے کہ پچھپنوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ فضائل نفقے کا اور نذر کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اور جو کچھہ خرچ کرو تم اے مسلمانو نفقے سے تھوڑا یا بہت ظاہر یا پنہان بطریق فرض یا تطوع اخلاص سے یا ریا سے خدا کیواسطے یا غیر کے اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ یا منت مانو تم کچھہ منت معین یا غیر معین سے طاعت مین یا معصیت مین فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ پس تحقیق اللہ جانتا ہی اوسکو اور فراموش نفرمادیگا وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ اور نہین ہی واسطے ظالمونکے کہ نفقہ برپا کرتے ہین یا نذر معصیت مین مانتے ہین یا منت طاعت مین مانکر وفا نہین کرتے مدد دینے والونسے ہیچ آخرت کے کہ

عذاب سے چھڑاوے اونکو اس آیت سے وجوب ایفاے نذر غیر معاصی مین نکلتا ہی بحر مواجمین لکھا ہی کہ من زائد ہی اور معنی یہہ ہین کہ نہین ہی واسطے ظالمونکے یاری دینے والے کہ عذاب الٰہی سے آخر تمین بچاوین معلوم کیجئے کہ چھپنوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ ظاہر خیرات دینے کا اور چھپاکے دینے کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ اگر تم ظاہر کرو خیرانکو وقت دینے کے پس اچھا ہی یہہ کہ اور لوگونکو رغبت ہو دینے کی وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اور اگر چھپاؤ تم صدقے کو اور دو اوسکو درویشونکو خفیہ پس یہہ چھپانا بہت اچھا ہی واسطے تمھارے اسواسطے کہ صدقہ ریا اور سمعہ سے پاک ہوگا اور فقیر لینے کی ذلت سے بچینگے بعضے علماے صدقہ مخفی کو عام کہا ہی فرائض مین ہو یا نوافل مین کہ صحابہ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ اخفا کے مبالغہ تمام رکھتے تھے ہر طرح کے صدقے مین اور بعضے کہتے ہین کہ اخفا متعلق ساتھ نوافل کے ہی اور فرائض مین اولیٰ ظاہر دینا ہی تا گمان ترک کا کوئی نکرے اور دوسرے اور لوگ اغنیا دیکھکر رغبت کرین صدقے دینے پر اور اسمین دلیل مسارعت بامر خدا بھی ہی لیکن صدقہ نفل مین ہر طرح اخفا اولیٰ ہی چنانچہ حضرت ابن عباس سے منقول ہی کہ صدقہ نفل چھپاکے دینا ستر مرتبے بہتر ہی ظاہر دینے سے اور صدقہ فریضہ ظاہر دینا بہتر ہی پچیس درجہ چھپاکے دینے سے وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ اور دور کریگا تم سے بعضے گناہ تمھارے یعنے سو اظلم کے وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ اور اللہ تعالیٰ ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم ظاہر خیرات یا چھپاکے خبر رکھنے والا ہی جزا دیگا موافق اعمال تمھاریکے یکفر اور نکفر ساتھ نون کے دونون قراتین آئی ہین لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ نہین اوپر تیرے محبوب میرے ہدایت کرنا یہود کا بلکہ اوپر تیرے دعوت ہدایت کی ہی فقط اور لیکن خدا ہدایت کرتا ہی ساتھ عنایت اپنی کے طرف ایمانکے جسے چاہے روایت ہی کہ اسما بنت امیر المومنین ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہ انکی مان نے کہ مشرکہ تھی کچھ چاہا مجھے دے اسما نے بجہت کفر ندیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اگر عرض کیا یہہ آیت نازل ہوئی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ دو سب ادیان والونکو ہدایت اللہ کیطرف سے ہی جسے چاہے کرے اور بعضے کہتے ہین کہ ما اسما کی مدینہ آئی اور کچھ تھے اسما کے واسطے لائی اسما نے بجہت کفر کے اوسکے لینے مین توقف کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا حضرت جبرئیل یہہ آیت لائے روایت اولیٰ ساتھ ذکر صدقات کے موافق ہی اور روایت ثانیہ غیر مطابق اور بعضے کہتے ہین کہ آغاز اسلام مین مسلمان فقراے اہل کتابکو خیرات دیا کرتے تھے بعد قوت اسلام کے دینا موقوف کیا تھا واسطے تجویز صدقات کے اوپر کفار کے یہہ ارشاد ہوا سمجھ لیجے کہ باتفاق علما صدقہ نفل دینا غیر مسلم کو جائز ہی لیکن زکوٰۃ دینا نہین درست بحر مواجمین ہی کہ کتے بلی کو کھلانا جب روا ہو تو آدمی محتاجکو کیونکر روا نہو حدیث مین ہی کہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر حکم تشنے مین اجر پانی دینے کا اور سیراب کرنیکا ثابت ہی غرض جسکو نفع پہنچائے بہتر ہی وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ اور جو خرچ کرو تم مال سے پس واسطے جانون تمھاریکے ہی کہ ثواب اوسکا تمھین ملیگا خواہ کافر کو دو خواہ مسلمان کو وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ اور نہ خرچ کرو گے تم کہ مسلمان ہو مگر واسطے طلب ثواب اور خوشنودی الٰہی کے وجہ کے معنے ثواب کے ہین چنانچہ اور آیت مین وارد ہی کہ ما او تیلم من زکوٰۃ تریدون وجہ اللہ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ اور جو کچھ خرچ کرو تم مال اپنے سے پورا پہنچایا جاویگا ثواب اوس کا طرف تمھارے وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ اور تم نہ ظلم کئے جاؤ گے یعنے ثواب مین سے تمھارے پس تم کچھ چھ نکئے جاؤگے لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ یہہ صدقہ اور نفقہ تمھارا واسطے درویشونکے ہی جو بند کئے گئے ہین بیچ راہ خدا کے کہ گوشہ نشین ہو کر طاعت الٰہی مین مصروف ہین یا بجہاد مالوف ہین لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ نہین کر سکتے بواسطہ دوام طاعت کے یا اشتغال غزا کے سیر کرنا بیچ زمین کے واسطے تجارات اور طلب رزق کے یہہ اصحاب صفہ تھے کہ مہاجران قریش سے چار سو آدمی مانند بلال اور عمار اور ابن مسعود وغیرہم کے کہ خدا کے واسطے دنیا چھوڑ کر رشتہ الفت خویش واقربا توڑ کر گھر بار سے منہ کو موڑ کر مدینہ منورہ مین آرہے تھے راتکو سونیکی جگہہ نہ تھی مسجد نبوی کے کونہین پڑ رہتے تھے اور تمام دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مبارک مین بسر کرتے تھے قوت اونکا خرمہ ردی افتادہ راہ تھے کہ چنکر دھوکر کوٹکر پانی سے تر کرکے شدت کرسنگی مین کھاتے تھے اور لباس اونکا چیتھڑے گھوڑونکے پڑے ہوئے اونکو پاک کرکر عورت چھپاتے تھے سوال کرنے کسی سے بچاتے تھے اسی سبب سے

ارشاد ہوا یَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِیَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ جانتا ہی انکو مرد نادان کہ بے خبر ہی اونکے حال سے تونگر بے سوالی سے اور استغنائے خلق سے تَعْرِفُهُمْ بِسِیْمٰهُمْ پہچانتا ہی تو ای محبوب میرے اونکو ساتھ چہرون اونکے کہ نشانی اور علامت عشق خدا کی اونمین ظاہر ہی ۵ لب خشک چشم تر مین رنگت ہی زعفرانی + چہرے پہ اونکے ہر ایک ہی عشق کی نشانی + لَا یَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا نہین سوال کرتے لوگونسے لپٹ کر نہ الحاح وزاری سے نہ بغیر اوسکے اسواسطے کہ موصوف ساتھ بے سوالی کے ہین اور نہ مانگنا اونکا یہہ بھی شفقت اور مرحمت اونکی ہی کہ مبادا کوئی سوال رد کرے اور گناہ مین پڑے وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ۝ اور جو کچھ خرچ کروگے تم مال اپنے سے اور پر اصحاب صفہ کے اور سوائے اونکے اور مستحقونپر پس بیشک خدا ساتھ اوسکے دانا ہی جانتا ہی کہ کسے دیا اور کیون دیا اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ جو لوگ کہ خرچ کرتے ہین بیچ راہ خدا کے مالون اپنونکو بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً رات کو اور دن کو چھپے اور ظاہر غرض اس سے استغراق اوقات اور انواع ہی باعطائے صدقہ سبب نزول کا اس آیت کے یہہ ہی کہ امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے چالیس ہزار دینار صدقہ دئے تھے دس ہزار ظاہر اور دس ہزار باطن رات کو دس ہزار دن کو دس ہزار حق تعالیٰ نے صدقہ اونکا قبول فرمایا اور یہہ آیت اُنکی شان مین نازل کی چنانچہ کشاف مین مذکور ہی اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ امیر المؤمنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے پاس چار درہم تھے ایک آپنے ظاہر دیا ایک چھپا کے ایکر اتکو ایکدن کو حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسے پوچھا کہ اسطرح صدقہ تمنے کیون دیا اونھونے عرض کیا کہ طریقہ صدقہ کا اس چار طرح کے سوا پانچوین طرح مینے نہ دیکھا پس جمع مین اوسکے التزام کیا مین نے کہ کاش کوئی کسی نوع سے قبول ہوجاوے فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ پس واسطے اونکے ہی کہ جو اس چار طرحکا صدقہ دیتے ہین ثواب صدقات اونکے کا نزدیک پروردگار انکے ہی وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ اور نہین ڈر اوپر اونکے اور نہ وہ اندوہگین ہونگے معلوم کیجئے کہ ستاونوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے مسئلہ حرمت ربا کا اور عذاب اوسکا نکلتا ہی وہ یہہ ہی اَلَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا جو لوگ کہ کھاتے ہین سود یعنے نفع زائد محض خالی عوض سے لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ نہ کھڑے ہونگے قبر ونسے بعد مونکے مگر جیسا کہ کھڑا ہوتا ہی وہ شخص کہ باولا کرتا ہی اوسکو شیطان آسیب سے عرب والونکے زعم مین یہہ تھا کہ جب جن آدمیکو مس کرتا ہی عقل اوسکی ٹھکانے نہین رہتی دماغ مین خبط آجاتا ہی حق تعالیٰ نے موافق عرف اور عادت اونکے سمجھایا کہ قیامت کو دیوانون کی طرح سے کھڑے ہونگے بے ساختہ ہوش وحواس باختہ اور مس کے معنے لغت مین جنون کے بھی آئے ہین ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا یہہ سزا یمہ کھڑا ہونا اونکا کہ عذاب الٰہی ہی اسواسطے ہی کہ انھونے کہا کہ سوا اسکے نہین کہ بیچنا مانند سود کے ہی کفار ایکدرم کو ساتھ دو درم کے بیچتے تھے اور کہتے تھے کہ یہہ ربا نہین ہی بیع ہی فرق درمیان ربا اور بیع کے نہین کرتے تھے وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا اور حالانکہ حلال کیا ہی اللہ نے بیچنا اور حرام کیا ہی سود فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ پس جو کوئی کہ آئی اوسکے پاس نصیحت پروردگار اوسکے سے کہ نہی سود سے ہی پس باز رہا اور حکم خدا کا بجا لایا پس واسطے اوسکے ہی جو پہلے لیا یعنے قبل حرمت کے جو سود لیا وہ اس سے نہ پھیرا جاویگا یا مراد فلہ ما سلف سے یہہ ہی کہ گناہ اِن گذشتہ معفور ہوئے وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ اور کام اُسکا زمانہ آئندہ مین وابستہ بارادۂ الٰہی ہی چاہئے توبہ پر ثابت رکھے چاہے نرکھے وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ اور جو کوئی بازگشت کرے طرف حلت ربا کے بعد اوسکے کہ خدا نے حرام فرمایا پس وہ گروہ اصحاب دوزخکے وہ ہیچ اس آتش کے ہمیشہ رہنے والے ہین سمجھہ لیجئے کہ ربا لغت مین بمعنی فضل ہی اور مطلق فضل حرام نہین ہی اسواسطے کہ مقصود رنج اوٹھانے بیع کے سے فضل ہوتا ہی اگر مطلق فضل حرام ہو بیع موقوف ہوجاوے پس فضل مقید مراد ہی کہ مجہول ہی اور محتاج بیان رسول ہی صلی اللہ علیہ وسلم لہٰذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی الحنطۃ بالحنطۃ والشعیر بالشعیر والتمر بالتمر والملح بالملح والفضۃ بالفضۃ والذہب بالذہب مثلاً بمثل یدا بید والفضل ربوا پس یہہ چھہ چیزین حدیث مین وارد ہین گیہون جو خرمہ نمک چاندی سونا اور مسائل اوسکے کتب فقہ اور وہ اختلاف ائمہ

مفصل مسطور ہین ہر مسلمانکو لازم ہی کہ دیکھکر اس سے بچے کہ حرام قطعی ہی کہ حدیث مین وارد ہی کہ لعن الراہی والمرتبی والکاتب والشاہد اور تفسیر ابن مسعود رضی اللہ عنہ مین روایت کی ہی کہ کھانیوالا ہی رباکا اور کھلانیوالا اور کاتب اور شاہد ملعون ہین اوپر زبان محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اور حدیثین وارد ہی جسوقت ارادہ کرتا ہی اللہ تعالیٰ ساتھ ایک قوم کے ہلاکت کا ظاہر کرتا ہی بیچ اونکے رباکا معاذ اللہ چنانچہ بحر مواج مین یہہ روایتین لکھی ہین یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا مٹاتا ہی اللہ تعالیٰ مال رباکو یعنے ہرچند سود لے اور سود جوڑے اور مال جمع کرے لیکن مال بنقصان وخسران ہی یا غیر محل مین خرچ ہوتا ہی یا حادثہ مین تباہ ہوجاتا ہی اور اگر رہتا بھی ہی تو وارث اوسکے اوس سے متمتع نہین ہوتے مال نامبارک ہی اور اگر اچھے مال مین ملے تو برکت اوسکی بھی کھوتا ہی حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہی کہ اگر سود کے مال مین سے صدقہ دے یا راہ حج مین خرچ کرے یا غزا مین قبول نہین ہوتا یہہ بکمال نقصان ہی وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ اور بڑھاتا ہی اللہ تعالیٰ خیرات کو یعنے ہرچند کم ہو ثواب اوسکا زیادہ عنایت فرماتا ہی یہانتک کہ صدقہ ایک خرمیکے عوض مقدار پہاڑ کے دیتا ہی سمجھ لیجیے کہ ذکر صدقا تکا بعد ذکر سود کے قبیل ذکر ضد بعد ضد کے ہی کہ خوبی شی کی ضد اوسکے سے معلوم ہوتی ہی حسن صدقہ قباحت رباسے ظاہر ہوتا ہی اور قباحت رباحسن صدقہ روشن ہوتی ہی کہ ہرچند مال سود کا ظاہر بڑھتا جاتا ہی لیکن آخر کار کم ہوتے ہوتے نابود ہوجاتا ہی اور صدقہ دینے سے مال اگرچہ ظاہر مین کم ہوتا ہی لیکن واقع مین سبب افزونی کمال ہی دنیا مین عوض اوسکا اللہ دیتا ہی چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہی کہ نہین نقصان مال صدقے سے اور نہین ناقص کرتی مالکو زکوٰۃ ہرگز اور آخرتین اضعاف مضاعفہ عنایت فرماتا ہی شعر مال خیرات کرے کاہ سے جون کوہ اللہ + ایسے ہی مال رباکو وہ کرے کوہ سے کاہ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ اور اللہ تعالیٰ نہین دوست رکھتا ہر کفر کرنیوالے گنہگار کو کہ اوپر ارتکاب رباکے مصر ہوا ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل کئے اچھے کہ بموجب اوامر اور نواہی الٰہی کے بجالائے وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ اور قایم رکھا نماز اور دیا زکوٰۃ مالکو لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ واسطے اونکے ہی ثواب اونکا نزدیک پروردگار اونکے وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اور نہین ڈر اوپر اونکے اوس چیز سے کہ آگے بھیجی ہی اور نہ وہ غمگین ہونگے اوس چیز سے کہ پیچھے چھوڑ گئے معلوم کیجیے کہ اٹھانوین اور اٹھوین آیتین آیات مسائل سے کہ جسے مسئلہ ترک رباکا بیع فرض کے نکلتا ہی وہ یہہ ہین کہ متصل ارشاد فرمائین ہین يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ اے لوگو کہ ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰٓوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اور دست بردار ہو جو کچھ باقی رہا ہی سود سے اگر ہو تم ایمان لانیوالے حرمت رباپر اور منقاد حکم خدا پر سبب نزول مین اس آیت کے لکھا ہی کہ بنی عمرو ثقفی اور بنی مغیرہ مخزومی آپسمین معاملہ ساتھ رباکے رکھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکے کے دن ساتھ حرمت رباکے فتویٰ دیا بنی عمرو نے اس شرط پر کہ سود اوسکا اور ونپر ثابت رہے اور ونکا سود اس سے موضوع ہوجائے صلح کی پس طلب رباکی بنی مغیرہ سے سخت مواخذہ کیا بنی مغیرہ نے قصہ اپنا عتاب بن اسید سے کہ حاکم مکہ کا تھا کہا کہ کیا بختی ہماری ہی کہ رباسب آدمیونسے وضع کرلین اور ہم ہنوز اسی بلا مین گرفتار ہین عتاب اسید نے کہ حاکم مکے کا تھا یہہ سب ماجرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھا حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل فرمائی کہ سود سے دست بردار ہو فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ پس اگر نکرو تم اور بقیہ سود سے ہاتھ نہ کھینچو پس خبردار ہوجاؤ ساتھ لڑائی کرنے کے خدا سے اور رسول اوسکیسے یا آگاہ کردو ایکدوسرکو اور تیار رہو ساتھ جنگ خدا کے کہ آتش ہی اور ساتھ حرب رسول کے کہ شمشیر ہی وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ اور اگر توبہ کرو سود لینے سے پس واسطے تمھارے ہی اصل مال تمھارا لَا تَظْلِمُوْنَ نہ ظلم کرو تم وَلَا تُظْلَمُوْنَ اور نہ ظلم کئے جاؤ تم یعنے تم ظلم نکرو مدیون پر زیادتی لینے مین اس مال سے اور نہ تمپر ظلم کرے مدیون کہ اصل مال مین کم دے بعد نزول اس آیت کے بنی عمرو نے کہا کہ ہمین طاقت حرب خدا اور رسول کی نہین ہی سود چھوڑکر سرمایہ پر راضی ہوئے اور مغیرہ نے بسبب افلاس اور تنگی کے چاہا کہ مہلت ادائے اصل مال مین بھی ہوجائے حق تعالیٰ نے ساتھ مہلت دینے دیندار تنگدست کے حکم فرمایا اور آیت یہہ اگلی نازل فرمائی اور معلوم کیجیے کہ ساٹھوین آیت آیات مسایل سے کہ جس سے مسئلہ مہلت دینے دیندار تنگدست کا نکلتا ہی وہ یہہ ہی وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ اور اگر ہو

قرضدار افلاس والا تنگدست پس حکم اوسکا مہلت دینی ہی وقت تونگری اور فراغت تک وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اور اگر خیرات کردو قرضدار مفلس کو بہتر ہی واسطے تمھارے اگر ہو تم جانتے یعنے اگر اس مال سے بعض یا کل بخشدو تو بہتر ہی واسطے تمھارے ثواب مین مہلت دینے سے یا لینے سے وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ اور ڈرو عذاب اُسدنکے سے کہ تم سب پھیرے جاؤگے بیچ اُسدنکے طرف جناب خدا کے یا جزا کے کہ مقدار کیا ہی ثواب اور عتاب سے ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ پھر پورا دیا جاویگا ہر نفس کو جو کماتا ہی یعنے جزا اعمال کی جو نیک و بد کئے ہین وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ اور وہ نہ ستم کئے جاوینگے یعنے اگر عمل نیک کئے ہین تو ثواب اونکے مین نقصان نکرینگے اور اگر عمل بد کئے ہین تو زیادہ اون اعمال سے عذاب نہ دینگے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ آخرین آیات قرآنی باعتبار نزول کے یہی آیت ہی کہ تین ساعت پہلے وفات شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نازل ہوئی ہی اور بعضے کہتے ہین اکیس روز پہلے انتقال شریف کے نازل ہوئی ہی لیکن اکثر مفسرین کے نزدیک مرجح یہہ قول ہی کہ ساتدن پہلے ارتحال جناب نبوی کے علیہ افضل الصلوٰۃ نزول اسی آیۃ کا واقع ہوا ہی معلوم کیجئے اکسٹھوین آیت آیات مسایل سے کہ جسے آیت مداینہ کی کہتے ہین اور اطول آیات قرآنی ہی اور بہت مسایل اس سے نکلتے ہین چنانچہ مسئلہ بیع سلم کا اور کتابت اوسکیکا اور املا کا اور گواہ کرنیکا وہ یہہ ہی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب معاملہ کرو تم آپسمین ساتھہ قرض کے یعنے کسیکے ہاتھہ کچھہ چیز بیچو یا خریدو اور مبلغ اوسکی قیمت کے قرض ٹھہراؤ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ایکوقت مقرر معین تک کہ فلانے مہینے مین فلانی تاریخ ادا کرینگے فَاكْتُبُوْهُ پس لکھہ رکھو اوسکو بیچ کاغذ کے اسطرح سے کہ وصف معاملہ کا اور نام دونون معاملہ کرنیوالونکے اور مبلغ حق کے اور مدت وعدے کی مہینہ تاریخ اوسمین ہوتا وقت حاجت کے اوسے دیکھہ لو وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ اور چاہئے کہ لکھے درمیان تمھارے لکھنے والا ساتھہ انصاف کے کہ کم اور زیادتی نکرے مال مین اور مدت وعدہ مین وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اور چاہئے کہ نہ انکار کرے کوئی لکھنے والا نکیر کاتب کی بعد نفی کے افادہ عموم کرتی ہی بقول ابعض طرف فرض کفایت کے اور بعضے روایتین فرض عین ہی بشرط فراغ کاتب اور بعضے کہتے ہین فرض تھا منسوخ ہوگیا ساتھہ قول ولا یضار کاتب کے اب مستحب اور اولی ہی کہ جسے لکھنا آتا ہو وہ ابا نہ کرے جب التماس کرین اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ یہہ کہ لکھے کاغذ معاملہ کا جیسا سکھایا ہی اوسکو اللہ نے یعنے موافق شریعت کے فَلْيَكْتُبْ پس چاہئے کہ لکھدے یہان ایک سوال وارد ہوتا ہی وہ یہہ ہی سوال ولیکتب بینکم کاتب پہلے فرمایا تھا پھر امر فلیکتب لائے تکرار لازم آیا جواب امر اول راجع طرف متداینونکے ہی یعنے جب آپسمین ایکدوسرا مداینہ کرے تو لکھے کاتب درمیان اونکے ان کے امر سے ساتھہ انصاف کے یعنے اسی معاملہ کرنیوالو تم امر کرو اور وہ لکھے اور امر دوسرا طرف کاتبونکے ہی یعنے جب یہہ التماس کرین تو چاہئے کہ کاتب انکار نہ کرے لکھدے وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ اور چاہئے کہ مطالب لکھے کاتب سے وہ شخص کہ اوپر اوسکے ہی قرض اور زبانسے اپنی اقرار کرے وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ اور چاہئے کہ ڈرے مطالب کہنے والا اللہ سے کہ پروردگار اوسیکا ہی وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـًٔا اور نہ کم کرے وقت اقرار کے اوس حق سے کہ ذمے پر اوسکے ہی کچھہ چیز اور معاملہ جیسا ہی ویسا لکھواوے کچھہ جھوٹ نہ ملاوے فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا پس اگر ہو وہ شخص کہ اوپر اوسکے حق ہی بیوقوف جاہل یعنے بالغ دیوانہ اور مرد مبہوت اَوْ ضَعِيْفًا یا عاجز ناتوان جیسے بچہ خورد سال یا بوڑھا عمر رسیدہ اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ یا یہہ کہ مطلق توانائی نہین رکھتا اوسکی کہ مطلب کہے وہ بسبب بوڑھاپیکے یا بواسطہ مرض کے لکنت زبانمین ہی یا وہ زبان جو متعارف قوم ہی نہین جانتا فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ پس چاہئے کہ مطلب کہے والی اوسکا ساتھہ انصاف کے بے کم و زیادہ کو وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ اور شاہد کرلو اوپر معاملے اپنے کے دو گواہ مردون اپنے سے یعنے مسلمان بالغ آزاد فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ پس اگر نہون دو مرد گواہ اتفاق زمانیسے فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ پس ایکمرد اور دو عورتین گواہ ہونین سے اور دو عورتین ہی واسطے مقرر فرمائین مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اونمین سے کہ پسند کرتے ہو تم گواہ ہونے سے اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى اگر بھولجاوے ایک اوندو عورتونمین سے جو گواہ ہین پس یاد دلاوے ایک عورت دونون عورتونمین کی دوسری عورت کو سمجھ لیجئے کہ بہت غلبہ رطوبت صفت نسیان کی عورتون

کے مزاج پر غالب ہی اسواسطے دو عورتین قایم مقام ایکمرد کے چاہیین کہ ایک بھولے تو دوسری بتاوے اور گواہی فقط عورتون کی بغیر مردونکے
بکارت اور دلالت اور عیوب نسا ہین بیچ مواضع مستورہ کے معتبر ہی اور ساتھہ مردونکے حدود قصاص ہین تو مطلق مسموع نہین ہے اور سوا اسکے
حقوق مالی اور غیر مالی ہین مثل نکاح اور طلاق اور عتاق اور وکالت وغیرہ ہین مقبول ہی وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا اور نہ انکار
کرین گواہ جب بلائے جاوین واسطے گواہی دینے کے وَلَا تَسْأَمُوا أَنْ تَكْتُبُوهُ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا اور مت کاہلی کرو اور نہ ملول ہو اس سے کہ
لکھہ لو اوس حق کو یعنے قرض کو کاغذ مین در انحالیکہ قرض چھوٹا ہو یا بڑا یعنے تھوڑا ہو یا بہت یا خط صغیرہ ہو یا کبیرہ یعنے باختصار یا بتطویل
إِلَىٰ أَجَلِهِ ذٰلِكُمْ اوسکوقت تلک اوسکے کہ مقرر ہوا ساتھہ اقرار مدیون کے ذٰلِكُمْ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ یہہ لکھنا قرض کا تمھارے تئین بہت انصاف
والا ہی نزدیک اللہ کے وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ اور سیدھا کرنیوالا ہی واسطے گواہی کے کہ کتابت مین مذکور شاہدونکا ہی وَأَدْنَىٰ أَلَّا تَرْتَابُوا
اور بہت نزدیک ہی یہہ کہ نہ شک مین پڑو تم مقدار حق مین اور مدت مین اوسکی اور تعین شہود مین جب رجوع کرو تم طرف کتاب کے إِلَّا أَنْ تَكُونَ
تِجَارَةً حَاضِرَةً مگر یہہ کہ ہو معاملہ سوداگری کا ہاتھون ہاتھہ تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ پھراتے ہو اوسکو درمیان اپنے حاصل یہہ ہی کہ جب معاملہ
دست بدست اور نقد بہ نقد ہو فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا تَكْتُبُوهَا پس نہین ہی اوپر تمھارے گناہ یہہ کہ نہ لکھو اسکو وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ
اور شاہد کرو جب خرید فروخت کرو تم ساتھہ نقد کے حکم آیت کا منسوخ ہی ساتھہ آیت فان امن بعضکم بعضا کے وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ
اور نہ رنج پہنچایا جاوے لکھنے والا اور نہ گواہ یعنے کسی کاتب سے زبردستی نہ لکھواؤ اور نہ کسی سے بزور شاہدی دلواؤ یہہ معنے جب ہین کہ یضار کو
فعل معروف کہو جیسی کہ قرأت حضرت امیر المؤمنین عمر رض کی ہی تو یہہ معنی ہوئی کہ چاہیے کاتب نہ ایذا پہنچاوے کسیکو کاغذ درست لکھے خیانت کتابت
مین نکرے اور گواہ بھی سچ بولین گواہی نہ چھپاوین وقت طلب کے ادھر اودھر نہ چھپتے پھرین وَإِنْ تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ فُسُوقٌ بِكُمْ اور اگر کرو تم اسی
معاملہ کرنیوالو یہہ چیزین جو منع کئین ہین ہمنے تمکو اضرار کتابت اور شہید کیسے پس تحقیق وہ فعل منع کیا گیا گنہگاری ہوگا لاحق ساتھہ تمھارے وَاتَّقُوا
اللَّهَ اور ڈرو اللہ سے خلاف فرمان الہی نکرو وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ اور سکھاتا ہی تمکو خدا تعالی شرایع اسلام اور لوازم تقوی اور مصالح کارہاے
دنیا و عقبی وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ اور اللہ تعالی ساتھہ ہر چیز کے دانا ہی اعمال تمھارے جانتا ہی سزا اور جزا موافق اونکے دیگا معلوم کیجیے کہ
باسٹھوین آیت آیات مسائل سے کہ جسمین مسئلہ رہن اور عدم اوسکیا عند فقدان کاتب نکلتا ہی اور بیان ادائے شہادت ہی وہ یہہ ہی
وَإِنْ كُنْتُمْ عَلَىٰ سَفَرٍ اور اگر ہو تم بیچ سفر کے علی یہان بمعنی فیہ ہی وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا اور نہ پاؤ تم لکھنے والا یعنے ایسا شخص کہ حقوق تمھارے
لکھے یا لکھنے والا تو ہی یعنے دوات قلم کاغذ موجود نہین فَرِهَانٌ مَقْبُوضَةٌ پس گروی ہی قبضہ کی ہوئی یعنے واسطے خاطر جمعی اور زوال
تردد تمھارے کے یہہ ہی کہ کچھہ چیز اوسکی اپنے مال کے عوض مین گروی رکھلو سمجھہ لیجیے کہ گروی رکھنا مشروع ہی مطلقا قید سفر اور حضر کی
نہین ہی یہان مقید بسفر واسطے عذر کتابت کے فرمایا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ رہن مخصوص بسفر ہی فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا پس اگر امین
سمجھے بعض تمھارا بعض کو اور اوسکی خیانت سے بطمعی کے کہے فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ پس چاہیئے کہ ادا کرے وہ شخص کہ امین جانا
گیا ہی یعنے مدیون امانت اوس دائن کی کو یعنے قرض اوسکا ادا کرے سستی کاہلی درمیان نلاوے سمجھہ لیجے کہ قرض اگرچہ مضمون بامانت سے
نہین ہی لیکن یہان واسطے رعایت لفظ اوتمن کے امانت ارشاد ہوا اور یہہ کمال خوبی عبارت ہی کہ ایراد الفاظ بوجہ مشاکلت ہی وَلْيَتَّقِ اللَّهَ
رَبَّهُ اور چاہیئے کہ ڈرو پروردگار اپنے سے اور امانت مین خیانت نکرو وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ اور مت چھپاؤ گواہی کو کہ چھپانا اوسکا گناہ
کبیرہ ہی وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ اور جو کوئی چھپاویگا گواہی کو پس تحقیق وہ گنہگار ہی دل اوسکا سمجھہ لیجیے کہ یہان اضافت
اثم کی طرف قلب کے فرمائی ہی گواہی چھپانیکو گناہ دل کا ارشاد کیا ہی اسمین تنبیہ ہی اور وعید شدید کی اسواسطے کہ جو گناہ متعلق بدل
ہووے وہ سخت تر ہوتا ہی اوس گناہ سے کہ متعلق باعضاے ظاہرہ ہو اور ظاہر ہی کہ دل بادشاہ ہی تمام بدن کا جب بادشاہ پر بلا آوے
تو رعایا خاک آرام پاوے اسیواسطے صوفیہ تصفیہ دل مشغول رہتے ہین کہ صفا اوسکی موجب صفائی تمام بدن ہی اور کدورت اوس کی

سبب تکدر تمام جسم اور یہی مقام مورد اسرار ربانی اور مہبط انوار سبحانی ہی **بیت** دل عجب چیز ہی جو ہو شفاف + چہرۂ یار دیکھ لو پھر صاف + وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ اور اللہ تعالیٰ ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم دانا ہی اظہار شہادت کو اور کتمان گواہی کو جاننے والا ہی کہ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ واسطے خدا کے ہی جو کچھ ہی آسمانوں کے ہی کیا ستارے اور کیا فرشتے اور جو کچھ ہی زمین کے ہی کیا معادن کیا موالید یا مافی السموات سے مراد عوالم روحانی ہی اور اصول لطائف جمسہ عالم امر کہ آثار ظلال افعال واجبی ہین اور مافی الارض سے مراد عوالم جسمانی ہی کہ مظاہر عکوس افعال سبحانی ہی وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اور اگر ظاہر کرو تم جو کچھ ہی جیون تمہارونکے ہی قصد اور نیت بد اَوْ تُخْفُوْهُ یا چھپاؤ اوسکو يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ حساب لیوگا تمسے ساتھ اوسکے اللہ تعالیٰ کہ دانائے ضمائر اور مطلع سرایر ہی لکھا ہی کہ حق سبحانہ قیامت کے دن اعمال بندونکے سب کے سب اونپر ظاہر کردیگا کیا گفتار زبان اور کیا کردار اعضا اور کیا اندیشۂ دل فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ پس بخشیگا جسے چاہے ساتھ فضل کے اور عذاب کریگا جسے چاہے ساتھ عدل کے وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور اللہ تعالیٰ اوپر ہر چیز کے قدرت والا ہی چاہے بخشے چاہے عذاب کرے سمجھ لیجئے کہ نزدیک بعضونکے یہہ آیت ساتھ آیت لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا کے منسوخ ہی اور بعضے کہتے ہین محکم ہی اسواسطے کہ قول اصح اصولیونکا یہہ ہی کہ نسخ آیات احکام مین ہوتا ہی نہ اخبار مین اور یہہ خبر ہی پس منسوخ نہین اس تقدیر پر یہہ آیت ترسٹھ مین ہی آیات مسائل سے اور اس سے مسئلہ محاسبہ عزم قلوب بذنوب نکلتا ہی سوال مافی انفسکم شامل ہی کفر اور معصیت کو پس کفر پر یغفر لمن یشاء کیونکر مترتب ہو کہ قابل مغفرت ہی نہین ہی جواب کافر یغفر لمن یشاء مین داخل ہی نہین ہین اسواسطے کہ اونکے حق مین غفران ثابت نہین ہی چنانچہ اور جگہہ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء پس جواز ثبوت غفران مختص بمومن فاسق ہی اور ثبوت عذاب بحق کافر اور پر سبیل وجوب کے اور بحق مومن فاسق اوپر سبیل جواز کے باقی رہے یہان تشریح اور توضیح عزم قلوب بذنوب کی کہ کس محاسبہ ہی اور کس پر نہین معلوم کیجئے کہ خیالات فاسدہ دلکے کئی طرحکے ہین ایک تو یہہ ہی کہ خیال بد آیا اور کیا قرار اور تمکن پذیر نہین اسے خطرہ کہتے ہین یہہ بغیر اختیار آدمی کے آتا ہی اور قوت ایمانسے دفع ہو جاتا ہی اسپر مواخذہ نہین ہی اسواسطے کہ یہہ امر اختیاری نہین اضطراری ہی اگر اسپر مواخذہ کرین تکلیف مالا یطاق لازم آوے کہ عقل کے نزدیک بھی جائز نہین دوسری حدیث نفس ہی کہ جسے فکر کہتے ہین امم پیشینہ پر اسکا مواخذہ تھا لیکن امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر معاف فرمایا چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہی کہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حق تعالیٰ نے معاف فرمایا امت میری سے مواخذہ حدیث نفس کا جبتک کہ نہ عمل کرین اور نہ کہین چنانچہ بحر مواج مین ہی تیسری قسم عزم ہی کہ خیال بدی کا دلمین آیا اور قصد فعل اوسکیکا دلمین ٹھہرایا یہین اختلاف علما کا ہی بعضے کہتے ہین یہہ داخل حدیث نفس ہی اسپر بھی مواخذہ نہین ہی بدلیل آیت ولقد ہمت بہ وہم بہا عزم گناہ نہین ہی اور ہم جزیمہ نہین اسواسطے کہ اگر عزم گناہ ہوتا تو یوسف پیغمبر علیہ السلام سے نہ سرزد ہوتا کہ انبیا معصوم ہین اور صحیح یہہ ہی کہ عزم سیئہ پر مواخذہ اس سیئہ کا نہین بلکہ یہہ عزم گناہ علحدہ ہی مواخذہ اسپر جدا ہی اور قاعدہ ہی کہ مواخذہ عمل پر ہی خواہ تنکا ہو خواہ دل کا ہو اور عزم عمل دلکا ہی جب حدیث نفس ساتھ دلکے ملیگناہ ہو گیا اگرچہ عمل تنکا نہو مواخذہ ثابت ہوا اور عمل دل پر مواخذہ بہت آیات کلام اللہ سے ثابت ہی چنانچہ ولکن یواخذکم بما کسبت قلوبکم اور ظاہر ہی کہ کفر مجرد عمل دل ہی اور اوسپر آدمی ماخوذ ہی اور تصدیق محض یقین دل ہی اسپر ماجور ہی اور بلاشبہ انبیا معصوم ہین گناہ سے چنانچہ حق تعالیٰ نے خود ارشاد فرمایا ہی قصے مین حضرت آدم علیہ السلام کے کہ فنسی ولم نجد لہ عزما نفی گناہ کی فرمائی ہی اور حضرت یوسف علیہ السلام کے قصے مین جو ولقد ہمت بہ وہم بہا وارد ہی اوسکی یہہ معنی نہین کہ ارادہ گناہ کا کیا حضرت یوسفؑ نے اور عزم دفع اوسکیکا کیا حضرت یوسفؑ نے ساتھ زلیخا کے پس خلاصۂ کلام یہہ ہی کہ آدمی عزم بالجزم پر البتہ ماخوذ ہوگا اور خطرات اور تفکرات پر ماخوذ نہین کہ خارج طاقت بشری سے ہین آیت لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا سے اور حدیث مسطور سے ظاہر ہی لکھا ہی کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی صحابہ کرامؓ مضمون نہین اس آیت کے تامل

کر کر متالم ہوئے اور حضرت امیر المؤمنین ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اور معاذ بن جبل رض وغیرہم کے پاس آکر التماس کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرو ان سے جاکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم تکلیف دی ہین ایسے کام کی کہ قوت اوسکی نہین رکھتے ہم بلکہ ایسی خبر پہنچی ہم پر کہ طاقت استماع اسکیکی نہین رکھتے ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خیر ہی اور وہ کونسا عمل ہی اوھونے عرض کیا یا رسول اللہ دل ہمارے اختیار مین نہین کبھی خطرہ معاصی کا جی مین آتا ہی کبھی فکر مناہی کا خاطر مین سماتا ہی حالانکہ اوسے ہم برا جانتے ہین قوتے فعل مین نہین لاتے ہین اور حق سبحانہ فرماتا ہی یحاسبکم بہ اللہ اگر ہمین اوپر محاسبہ کریگا سخت دشوار ہوگا ہم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم وہ کہتے ہو جو بنی اسرائیل نے کہا تھا سمعنا وعصینا اور بہت بلائین اونکے قول پر متفرع ہوئین نہین کہو تم سمعنا واطعنا کلام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سنکر دل اصحاب کرام کینے اطمینان پایا اور کہنے لگے سمعنا قولہ واطعنا امرہ برکت اس کہنے کیسے حق تعالی نے دشواری اون کی مبدل بآسانی فرمائی اور سبکباری تمام امت کے تین آیتین نازل کین کہ آمن الرسول سے تا آخر سورۃ مین اور اسمین فقرہ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا کا واسطے مشعر سبکباری پر ہی اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ ایمان لایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ اس چیز کے کہ اتاری گئی ہی طرف اوسکے پروردگار اوسکیسے وہ کیا ہی آیات قرآن اور احکام دین اور حقوق شرع وَالْمُؤْمِنُوْنَ اور ایمان لائے مسلمان امت اوسکیکے لیکن ایمان پیغمبر کا بہ تحمل اور تبلیغ ہی اور ایمان اہل امت کا بہ اقرار و تصدیق اور امت کو ساتھ پیغمبر کے جمع کیا واسطے تعظیم تکریم امت کے كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ ہر ایک نے اور متابعون اوسکیسے ایمان لایا ہر ایک ساتھ اللہ کے کہ واحد لاشریک ازلی ابدی ہی وَمَلٰٓئِكَتِهٖ اور ساتھ فرشتون اوسکیکے کہ مقربان بارگاہ الہی ہین اور مخلوق اوسکے ہین وحی لاتے ہین اللہ کی اوپر رسولون کے وَكُتُبِهٖ اور ساتھ کتابون اوسکیکے کہ جو اسنے نازل کئی ہین سب حق ہین اور کلام الہی ہین غیر مخلوق وَرُسُلِهٖ اور ساتھ رسولون اوسکیکے کہ سب پاک اور معصوم ہین مورد وحی ہین کہ وحی اللہ کیطرف اونپر آتی ہی اور وہ اورون کو سکھاتے ہین اور راہ سیدھی بتاتے ہین لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ اور کہتے ہین نبی اور مومنین نہین فرق کرتے ہم اصل نبوتین درمیان کسیکے رسولون اسکیسے بلکہ سب پر ایمان لاتے ہین ہم بخلاف یہود اور نصاریکے کہ حسد سے کسی پر ایمان لاتے ہین اور کسیکے منکر ہین وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا اور کہا مومنون نے سنا ہمنے قول اللہ تعالی کا اور مانا ہمنے فرمان اوسکا پس بطریق التفات غیب سے طرف خطاب کے آکر کہا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ بخشش مانگتے ہم تیری اے پروردگار ہمارے اور طرف تیرے بازگشت ہی سب کی سمجھ لیجئے کہ اگر اس قول کو کہ سبب نزول مین مذکور ہوا ہی اعتبار کرین تو یہہ آیت مدنی ہی اور اہل حدیث متفق ہین کہ یہہ تینون آیتین مکی ہین اور بیواسطے شب معراجمین نازل ہوئی ہین چنانچہ صحیح مسلم مین بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ آیا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراجمین تین چیزین حق تعالی نے عطا فرمائین نماز پنجگانہ اور خواتیم سورۂ بقرہ اور بخشش گناہان امت بشرطیکہ شرک نلاوین اور ینابیع مین وارد ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معراجمین مشرف بقرب الہی ہوئے حق تعالی نے وصف مین اونکے فرمایا آمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ پیغمبر خدا نے مناجات کی کہ الہی مجھے شرف اس کرامت کا بغیر مومنان امت کے گوارا نہین ہی حق تعالی نے فرمایا کہ والمؤمنون کل آمن باللہ الآیۃ پھر حق تعالی نے پوچھا کہ امت تمھاری قبول احکام مین کیا کہتی ہی پیغمبر خدا نے عرض کیا سمعنا واطعنا الآیۃ جناب باری کی طرف سے خطاب ہوا کہ مین نے بھی آسان فرمایا اوسپر لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا معلوم کیجئے کہ چھٹوین آیت آیات مسائل سے کہ جس سے یہہ مسئلہ کہ حق سبحانہ بندونپر تکلیف مالایطاق نہین فرماتا نکلتا ہی وہ یہہ ہی یعنے نہین تکلیف دیتا خدا سبحانہ کسی جان کو اور نہین فرماتا کسیکو کچھ کام اِلَّا وُسْعَهَا مگر بقدر طاقت اوسکیکے کہ خرچ بندونکو نہین دیتا اور عجز اور ناتوانی اونکی قبول فرماتا ہی سمجھ لیجئے کہ بعضے جو اس آیت کو بیچ حکم مواخذے خطریکے کہ وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ سے نکلتا ہی ناسخ کہتے ہین چنانچہ پہلے لکھ آئے ہم اسمین اشکال قوی وارد ہوتا ہی وہ یہہ ہی کہ نسخ اوس چیز مین ہوتا ہی کہ جسکا پہلے تحقیق ثابت ہوا اور مواخذہ خطرات پر یہہ تکلیف مالایطاق ہی عند العقل ممتنع ہی پس جو چیز کہ بحکم عقل ممتنع ہو کسی زمانے مین جائز نہین ہوئی پس یہہ ثابت ہی نہین ہی منسوخ کیونکر کہئے قبل ثبوت کے مرتفع کسطرح سے ٹھہرائے اگر کہئے کہ آیت وان تبدوا ما فی انفسکم سے حدیث نفس مراد ہی اور مواخذہ اسپر پہلی امت کو اوپر

تھا اس امت سے اوٹھا دیا تو یہہ بھی بات نہین بنتی اسواسطے کہ حدیث نفس وسع مین داخل ہی لایکلف اللہ نفسًا الا وسعہا کیونکر ناسخ ہوا سکا ناسخ اوسکی تو حدیث ہی ان اللہ تجاوز عن امتی ما حدثت بانفسہا مالم تعمل بہ او تتکلم حل اس اشکال کا یہہ ہی کہ مراد وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ آہ سے حدیث نفس ہی خطرہ کہ طاقت بشری سے باہر ہی نہین ہی اور وسع کبھی بمعنی طاقت کے آتا ہی اور کبھی بمقابل خرچ کے یہان بمقابل ہی اور ظاہر ہی کہ احتراز کرتے ہین حدیث نفس کی بڑا حرج ہی پہلے لوگونپر تھا اس امت سے معاف فرمایا ساتھ آیت لایکلف اللہ نفسا الا وسعہا کے باقی رہا یہان ایک سوال جواب طلب رہ یہہ ہی جو پہلے مسطور ہوا کہ آیت وان تبدوا ما فی انفسکم آہ جزائے خبر ہی اور اخبار مین نسخ نہین ہوتا جواب اوسکا یہہ ہی کہ خبر محاسبہ خواطر سے متضمن ہی حکم وجوب تحرز کو اس سے اور جو خبر متضمن ہو بیان حکم کو جیسے کتب علیکم الصیام اور کل مسکر حرام نسخ اسمین واقع ہوتا ہی لَهَا مَا كَسَبَتْ واسطے اوس جانکے ہی جو کمایا اوسنے نیکیونسے وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ اور اوپر اوسکے ہی جو کمایا اوسنے برائیون سے سمجھ لیجئے کہ لام واسطے نفع کے اور علی واسطے ضرر کے کلام عرب مین بہت آیا ہی یہان بھی اسی معنی مین واقع ہی اور ذکر کسبت کا نیکی مین اور اکتساب کا بدی مین دال کمال الطاف پروردگار پر ہی کہ منفعت نیکی کی متعلق بہ کسب کے اور زیان بدیکا متعلق باکتساب فرمایا کہ صیغہ مبالغہ ہی پس شب معراجمین پیغمبر خدا نے بالہام الہی دعا آغاز کی کہ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا اے پروردگار ہمارے مت پکڑ ہمکو عقوبت مین اوسکی اگر بھول گئے ہم اور عمل نیک فوت ہوا ہم سے یا چوک گئے ہم اور بے قصد گناہ سرزد ہو گیا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا اے پروردگار ہمارے اور مت رکھ اوپر ہمارے بوجھ كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِنَا جیسا کہ رکھا اوس بوجھ کو اوپران لوگونکے کہ پہلے ہمسے تھے یعنے یہود اور نصاریٰ کہ تکلیف شاقہ اونپر واقع ہوئی تھی رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ اے پروردگار ہمارے اور مت اٹھوا ہم سے وہ چیز کہ نہین طاقت واسطے ہمارے ساتھ اوسکے سمجھ لیجئے کہ جن مفسرین کے نزدیک یہہ آیت مدنی ہی اور ناسخ آیت محاسبہ کی ہی اونکے نزدیک مراد مالا طاقت سے وساوس اور خطرات ہین اور جو مکی کہتے ہین اونکے نزدیک مراد اس سے استیلائے شیطان ہی بواسطہ غلبت شہوت نفس یا شماتت اعدا یا جو چیز اللہ سے غافل کرے اور فرمانبرداری باری سے چھڑاوے بعضون نے کہا ہی کہ مالا طاقۃ لنا سے مراد ہمیشہ کا قدم کا ہی صراط مستقیم سے وَاعْفُ عَنَّا اور معاف کر ہم سے خطا اور فراموشی ہماری وَاغْفِرْ لَنَا اور بخش کر واسطے ہمارے گناہ ہمارے وَارْحَمْنَا اور رحم فرما ہمپر ساتھ قبول طاعت کے أَنتَ مَوْلَانَا تو دوست کارساز اور مددگار ہمارا ہی فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ پس مدد دے ہمکو اور فتح مند کر ہمکو اوپر قوم کافرونکے لکھا ہی کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ جب یہہ سورہ ختم کرتے تھے آمین کہتے تھے اور حدیثین وارد ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہہ دعا شب معراج مین جو پڑھتے تھے ملائکہ آمین کہتے تھے اور حق تعالیٰ قبول فرماتا تھا خاتمہ مین اس سورہ کے صنعت تشابہ الاطراف ہی اور وہ اوسے کہتے ہین کہ ختم کیا جاوے کلام ساتھ اون چیزونکے کہ مناسب ہون ساتھ ابتدا کے پس آغاز سورۂ بقر مین مذکور مومنون اور کافرونکا تھا ختم بھی اوسکو بذکر مومنین اور کافرین کیا سمجھ لیجئے کہ جملہ لایکلف اللہ نفسا الا وسعہا مین تکلیف بقدر وسع ذکر فرمائی اور جملہ لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت مین وعدہ نفع کسب کا اور وعید زیان اکتساب کا ارشاد کر کر بطور ترتیب چند دعائین متضمن مطالب ضروریہ کی تلقین فرمائین اول دعا ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا سکھائی اور اوسمین ہم عظیم سے مطلع فرمایا وہ کیا ہی کہ وقت نسیان کے کام یاد رکھنا اور خطا سے بچنا امر دشوار ہی اور ان دونون پر بجہت تضمن تقصیر مواخذہ ہی چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کو باوجود عذر نسیان کے فعصی وہ لم نجد لہ عزما سے ظاہر ہی تخت نعمات بہشت سے اتار کر تختۂ زمین پر بٹھا دیا اور قتل خطا مین آدمی ماخوذ کفارت اور دیت ہوتا ہی اور زیج قتل صید بخطا کے ہنگام احرام مین ماخوذ بجزا ہی پس یہہ بڑا سخت کام تھا اور مشکل مقام تھا یہان تضرع اور زاری جناب باری مین کرنا ضرور تھا سو خود اس ہمارے مالک نے ہمین تعلیم کر دیا کہ عاجزی کرو میری جناب مین معاف فرماؤنگا تمھین ۵ یارب خطا و نسیان ہم سے معاف فرما + رنج مواخذہ سے تن من کو صاف فرما + پھر دعا دوسری تلقین فرمائی ربنا و لا تحمل علینا اصرا کما حملتہ علی الذین من قبلنا اور اوسمین کمال الطاف اپنے سے آگاہ فرمایا کہ دعا دفع تکالیف شاقہ کی جو پہلے لوگون پر تھین میری جناب مین کرو مین مجیب الدعوات ہون ۵ یارب وہ بوجھ ہمپہ مت رکھ + پہلے لوگون پہ جو رکھا تھا

پھر دعا تیسری تلقین فرمائی ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة لنا بہ اور اوسمین تنبیہ فرمائی کہ تحمل مالا یطاق اشد شائد سے ہی واسطے دفع اسکے کے دعا کرو تا قبول فرماؤن ۵ الٰہی فوق طاقت ہمکو مت تکلیف فرماتو + نوازش لطف رحمت مہر رافت اپنی دکھلاتو + پھر تلقین فرمایا کہ خواہش عفو اور غفرانکی کرو واعف عنا واغفر لنا پھر دعاے جامع انواع خیر مانع اسباب شر کہ وارحمنا وانت مولانا سکھا کر ساتھہ تلقین دعائے نصرت پانیکے اوپر دشمنونکے سورہ ختم فرمائی کہ فانصرنا علی القوم الکافرین ۵ رحم کر مولا ہمارے دفع کر اعدائے دین + تو ہی ناصر اپنا فانصرنا بقوم کافرین + آمین سبحان اللہ عجب جس مقطع اس سورہ کا ہی کہ متضمن دعائے مقصد اقصے ہی وہ کیا ہی مقہوری اعدا ہی باقی رہے چند لطائف مطلع اسکیکے اور وہ اکثر مطالع سور کو شامل تھے وہ یہان لکھکر سورہ تمام کیجئے اور صورت حسن خاتمہ اپنے کی اور سب مسلمانونکی جناب الٰہی سے مانگئے ۵ یارب چھپا گناہ تفضل کے ذیل سے + اعمال وزن فضل کے کرنا توکیل سے + کر حسن خاتمہ میرا اور مومنین کا + قرآن کے طفیل نبی کے طفیل سے + بیان لطائف مقطعات اوایل سور سمجھ لیجئے بیت و نہ سورتین ہین کہ ابتدا انکی ساتھہ حروف مقطعات کے ہی از انجملہ سورہ بقرہ ہی کہ مسطور ہوئی اور سورۂ آل عمران ہی کہ شروع ہوگی اور وہ حرف باسقاط مکررات چودہ ہین الف لام میم صاد را کاف ہا یا عین طا سین حا قاف نون کہ لفظ صراط علی حق تمسکہ جامع ان حروف کا ہی اور لانے مین ان چودہ حرف کے انتیس سورہ مین اسقدر دقائق اور نکات مرعی ہین کہ عربیت دان ماہر کو رعایت اونکی ممکن نہین از انجملہ یہہ ہی کہ مقطعات غیر مکرر چودہ ٹھہرائے ہین اور ضمن مین اونکے چودہ ہی حروف لائے ہین کہ نصف حروف ہجا ہین اگر الف کو ہر سہ حرف شمار کرین پیچ بیست و نہ سورہ کے کہ عدد حروف ہمامین اور وارد کرنیمین آسانی حروف کو عدد مسمیات مین اشارہ ہی کہ درمیان الف اور ہمزہ کے مشارکت ہی فرق درمیان انکے سکون و تحرک ہی اور از انجملہ یہہ ہی کہ وارد کرنیمین ان حروف کے اشارہ ہی بجمیع اقسام حروف کہ نصف نصف ہر قسم کے لائے ہین مثل حروف دو قسم ہین مہموسہ اور مجہورہ مہموسہ کہ دس ہین اونمین سے پانچ حا ہا صاد سین قاف کہ نصف حقیقی انکی ہین لائے اور مجہورہ کا بھی نصف اقل لائے ل ن ی ق ط ع رم اور دو قسم حروف کی کہ شدیدہ اور رخوہ ہی شدیدہ آٹھہ حرف ہین ع ج وط ت ب ق ک نصف آن حروف کا کہ ا ق ط ک ہی مقطعات مین مذکور ہی اوربیس حروف باقی کہ رخوہ ہین دس اونمین سے لائے ح م س ع ل ے ن ص ر ہ اور دو قسم حرف کہ مطبقہ اور منفتحہ ہین مطبقہ چار ہین ص ض ط ظ نصف اونکا ص اور ط لائے اور باقی حروف کہ منفتحہ ہین نصف اونکا بارہ لائے اور حروف قلقلہ کے پانچ ہین قطب جد نصف اقل اونکا ق ط لائے تا اشارہ ہو کہ قلیل مین یہہ حرف کلام عرب مین اور دو حرف لین کے دی تھے ی لائے کہ ثقل مین کمتر ہی واو سے اور حروف مستعلیہ سات تھے ق ص ط کہ نصف اقل ہی اختیار کئے اور حروف منخفضہ کہ اکیس ہین نصف اکثر اونکا لائے گیارہ اور حروف بدل کے گیارہ ہین موافق مذہب سیبویہ کے اج وط دی ت م ن و ء انمین سے نو حرف لائے اور ان حروف مین سے کہ مثل اپنے مین مدغم ہوتے ہین اور قریب المخرج مین مدغم نہین ہوتے وہ پندرہ ہین ء ہ ع ط م ی نصف اقل لائے خ ع ض ف ط ش ز کو ترک کیا اور ان حروف سے کہ دونمین مدغم ہوتے ہین مثل اپنے مین بھی اور قریب المخرج مین بھی وہ تیرہ باقی ہین نصف اکثر اونکا لائے ح ق ک ر س ل ن تا کہ اشارہ ہو کہ اوسکے حال پر اکثر چاہیئے اور ان چار حروف سے کہ قریب المخرج مین اپنے ادغام نہین قبول کرتے اور قریب المخرج انکا انمین ادغام قبول کرتا ہی کہ م س ر ف ہین نصف انکا لائے اور حروف حلقیہ سے دو ثلث لائے تا اشارہ ہو کہ یہہ بہت کلام عرب مین واقع ہوتے ہین اور زائد عشرہ سے کہ سالتمونیہا مین سات حرف لائے تا اشارہ ہو کہ انمیہ مزید سباعی سے تجاوز نہین کرتے اور وہ کبھی اسم یہی ہین مثل استفعال اور افعیلال کے پھر ان حروف کو گاہے مفرد لائے مثل ص ق ن کے اور کبھی دوگانہ مثل حم یٰس طس طہ کے اور کبھی سہ گانہ مثل الف لام الر طسم اور کبھی چار گانہ مثل المص المر کے اور گاہے پنجگانہ مانند کہیعص حمعسق کے اور مقطعات کو تین جگہہ مفرد لائے ص ق ن تا اشارہ ہو کہ حروف مفرد تین قسم ہین اسم فعل حرف اسم مین مانند کاف خطاب کے اور فعل مین مانند ق اور لام کے کہ صیغہ امر ہی وقی یقی اور ولی یلی سے اور حرف مین مانند یائے جر اور کاف تشبیہ کے اور چار جگہہ دوگانہ لائے طٰہٰ طس یٰس حم تا اشارہ ہو کہ ترکیب دوگانی گاہے حرف

ہین ہوتی ہی بغیر حذف کے مثل بل اور ہل کے اور گاہے فعل ہین ہوتی ہی بحذف مثل قل کے اور کبھی اسم ہین ہوتی ہی بغیر حذف مثل من کے اور بحذف ہی مثل دم کے نو جگہہ ہین تا اشارہ ہو کہ ترکیب ہر ایک کی اقسام ثلثہ اسم فعل حرف تین وجہ پر واقع ہوتی ہین ساتھہ ضم فتح کسر کے پس اسما ہین من اذ دو فعل ہین قل لع خف حرف ہین ان من مذ اور ترکیب سہ گانی کو تین جگہہ لائے الم الر حٰمٓ تا اشارہ ہو کہ یہہ ترکیب اقسام ثلثہ اسم فعل حرف ہین واقع ہوئی ہی اور تیرہ جگہہ سورہین اشارہ ہی کہ اصول آیت مستعملہ تیرہ ہین دس واسطے اسم کے مثل فلس فرس کتف عضد جرعنب اہل قفل صرد عنق اور تین واسطے فعل ماضی کے نصر علم شرف اور ترکیب چہار گانی کو دو جگہہ لائے المر المص اور ایسے ہی ترکیب خماسی کو دو جگہہ لائے کہیعٓصٓ حمٓ عٓسٓقٓ تا اشارہ ہو کہ ہر ایک ترکیب رباعی اور خماسی سے دو قسم ہی اصل مثل جعفر اور سفرجل کے اور ملحق مثل فرد اور اگر محبفل کے اور اسیواسطے کہ ان حروف کو اوپر سور کے تفریق کیا ایک جا قرآن ہین نہ لائے واللہ اعلم **سورہ آل عمران** اس سورہ ہین دو سو آیتین اور تین ہزار چار سو اسی کلمے ہین اور چودہ ہزار یا پچھو پچیس حروف ہین اور ربط اس سورہ کا ساتھہ سورۂ بقرہ کے یہہ ہی کہ اندونون کا شروع ساتھہ الم کے ہی اور ابتداء ہین ہر ایک کے مذکور کتاب کا اور ہدایت کا اور مومنونکا اور کافرون کا ہی اور ختم بھی اندونون کا اوپر مذکور مومنونکے اور دعاے مومنونکے اور ذکر غزا و جہاد کی ساتھہ دشمنونکے ہی اور یہہ بھی ہی کہ سورۂ بقرہ ہین مذکور خلقت آدم علیہ السلام کا تھا کہ بن ماں باپ کے پیدا ہوئے اس سورہ ہین ذکر عیسے علیہ السلام کا ہی کہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے اور فاصلے اس سورہ کے اوپر ان حرفونکے ہین الم مدبرقطا اور یہہ سورہ مدنی ہی سبب نزول کا اسکے یہہ ہی کہ ستر سوار یا ساٹھہ سوار ترسایونکے کہ چودہ اومین شریف تھے باقی رفیق آنکے حضور نبو یمین حاضر ہوئے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد ملاقاتکے دعوت اسلام کی فرمائی اونھون نے کہا کہ ہم پہلے سے ایمان رکھتے ہین اب کیا ہمین تلقین کرتے ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کئی چیزین تمھین اسلام سے باز رکھتی ہین اور کفر مین ڈالتی ہین ایک تو نسبت زن و فرزند کی بجناب الٰہی کہ منزہ و مقدس ہی کرتے ہو دوسری عبادت صلیب کی بجا لاتے ہو تیسری سور یلید کو شرعًا طبعًا خبیث ناپاک ہی کھاتے ہو انھونے کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم حضرت عیسے کے حق مین کیا کہتے ہو حضرت نے فرمایا کہ عیسے بندے اور پیغمبر برگزیدہ و برگزیدۂ خدا ہین اونھون نے کہا کہ یہہ بات نکہو اور نسبت بندگی کی طرف عیسیٰؑ کے مکرد کہ وہ استنکاف یعنے ننگ و عار اوس شخص سے رکھتے ہین پیغمبر خداؐ نے فرمایا کہ یہہ محض جھوٹھہ ہی بندہ ہرگز بندگی سے ننگ و عار نہین رکھتا اور لاف فرزندی کی نہین مارتا اسیوقت یہہ آیت نازل ہوئی لن یستنکف المسیح ان یکون عبداللہ ولا الملئکۃ المقربون اور جھوٹھہ انکا ظاہر ہو گیا پھر اونھون نے کہا کہ اگر عیسے بیٹے اللہ کے نہ تھے بن باپ کے کسطرح پیدا ہوئے حقتعالیٰ نے یہہ سورت نازل فرمائی حضرت جبرئیل نے اوسیدم آکر ابتدائے سورہ سے تا بہ آیت ان مثل عیسیٰ عنداللہ کمثل آدم پڑھی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٓمّٓ اللہُ عجب مطلع الانوار مطلع ہی اس سورہ کا کہ جس سے نور الاہی سبحانی درخشان اور نور بقاے یزدانی تابان اور نور محبت رحمانی عیان ہی الف سے اشارہ طرف الاے عمیم الٰہی کے ہی اور لام سے طرف لقاے کریم کے اور میم سے طرف محبت قدیم اوسکیکہ برکت الاے الٰہی کی دنیا مین سبکو علی العموم شامل ہی اور نعمت لقا اسکے کی عقبیٰ مین بہ بندگان خاص واصل ہی اور فیض محبت اوسکے کا دونون جہانمین اخص خواص کو حاصل ہی وہی لایق پرستش کے ہی لآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ نہین کوئی معبود مستحق عبادت کے مگر وہ سمجھہ لیجے کہ نصاریٰ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر مناظرہ کیا تھا قصہ اونکا اسباب نزول مین گذرا ہی وہ تین قسم تھے بعضے حضرت عیسے علیہ السلام کو آلہ کہتے تھے بعضے ابن اللہ بعضے ثالث ثلثہ کے قائل تھے حق سبحانہ نے اس آیت مین توحید اپنی بیان فرمائی اور ردا ونکے اعتقادات کا کیا کہ اللہ یعنے وہ ذات پاک کہ جامع جمیع صفات کاملہ کی ہی اور منزہ تمام نقصان اور زوال سے ہی لایق پرستش کے وہی ہی یگانہ ہی پاک ہے زن و فرزند اور خویش و پیوند سے اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ زندہ ہی کہ حیات ہر ایک زندہ کی اوسی سے اور پایندہ کہ قیام ہر ایک کا اس سے ہی روایت ہی کہ حضرت عیسے علیہ السلام

یا حی یا قیوم کہکر مردہ کو زندہ کرتے تھے سمجھ لیجئے کہ جو شخص دعوت اس اعظم کی بجالاوے اس سے ایسے ہی تاثیرات عجیبہ ظاہر ہونگے لیکن دعوت اسماء الٰہی کو شرائط شرط ہین از انجملہ اکل حلال اور صدق مقال ہی نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ اتاری اوپر تیرے کتاب یعنے قرآن ساتھ رستی کے بیچ اخبار کے اور راستی کے بیچ دلالات کے مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ درآنحالیکہ سچا کرنیوالی ہی یہہ کتاب اون کتابونکو کہ آگے اوسکے ہین یعنے تورات اور انجیل اور زبور اور سوا انکے صحیفے باقی رہا یہان ایک خدشہ وہ یہہ ہی کہ بین یدیہ سے پیشی مکانی نکلتی ہی اور یہان پیشی زمانہ مراد ہی یہہ کیونکر ہو جواب اوسکا یہہ ہی کہ پیشی نزول مین بمکان مستلزم پیشی زمانی ہی وَأَنزَلَ التَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ مِن قَبْلُ اور اُتاری تورات اور انجیل پہلے تجھسے یا پہلے نزول قرآن سے هُدًى لِّلنَّاسِ راہ دکھانیوالی واسطے بنی اسرائیل کے بطریق حق اور ان دو کتابونمین نفی معبودیت ماسوی اللہ کے مذکور ہی اور اس نفی سے جھوٹ یہود کا کہ حضرت عزیر کو بیٹا اللہ کا کہتے ہین اور جھوٹ نصاریکا کہ حضرت عیسیٰ کو بعضے اونکے بیٹا اللہ کا کہتے ہین اور بعضے اللہ کہتے ہین اور بعضے ایک تین مین کا کہتے ہین بعضے جانتے ہین کہ الوہیت بٹی ہوئی ہی تین شخص ہین کہ اللہ ہی اور جبرئیل ہی اور عیسیٰ ہی ثابت ہوتا ہی وَأَنزَلَ الْفُرْقَانَ اور اُتارین سب کتابین کہ فرق کرنیوالی ہین درمیان جھوٹ اور سچ کے مثل صحیفونکے کہ حضرت آدم اور حضرت ابراہیم پر اور سوا انکے انبیاؤنپر علیہم الصلوٰۃ والسلام نازل کی کہ اون سبمین بیان توحید باری ہی اور نفی معبودیت غیر اللہ ہی ذکر انزل الفرقان کا بعد ذکر قرآن اور تورات اور انجیل تعمیم بعد تخصیص ہی اور تفسیر کبیر مین لکھا ہی کہ فرقان مین معجزے ہین کہ اُنسے دعویٰ جھوٹا سچا ظاہر ہوجاتا ہی إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے ساتھ نشانیون قدرت الٰہی کے اور آیات قرآنی کے اور پیغمبرونکے لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ واسطے اونکے ہی عذاب سخت اور عقوبت صعب یہہ وعید ہی نصاریکے حق مین بسبب کفر کے کہ عیسیٰ کو آل اور ابن اللہ کہتے ہین وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو انتِقَامٍ اور اللہ تعالیٰ غالب ہی اور قادر ہی عذاب کرنے پر کافرونکے اور بدلا لینے والا کافرونسے إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَىٰ عَلَيْهِ شَيْءٌ تحقیق اللہ نہین چھپی اوپر اوسکے کوئی چیز سارے جہان سے فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ بیچ زمین کے اور نہ بیچ آسمانکے بلکہ علم اوسکا محیط ہی سب پر سمجھ لیجئے کہ یہہ آیت بھی رد ہی اعتقاد نصاریکی کہ عیسےٰ کو آلہ کہتے ہین کہ علم عیسےٰ کا سارے جہانپر محیط نہین ہی کچھ غیب کی باتین وحی سے معلوم ہین پس لایق خدائی کے نہین خدا وہ ہی کہ اُس سے کچھ چیز چھپی نہین هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ وہ کہ علم جسکا محیط ہی سب پر وہ ہی کہ صورتین بناتا ہی تمھاری بیچ رحمون ماؤن تمھاری کے جسطرحسے کہ چاہتا ہی دراز کوتاہ مرد عورت کالے گورے ناقص کامل خوبصورت بدشکل نیکبخت کمبخت اور عیسیٰ علیہ السلام کو یہہ قدرت کہان ہی اونکی تو شکل جب رحم مریم مین اللہ نے بنائی تب پیدا ہوئے پس مصوّر اور خالق سبکا اللہ ہی لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ نہین کوئی معبود مگر وہ تکرار اس آیت کا واسطے رد زعم نصاریکے کہ ثالث ثلثہ کے قائل تھے الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ وہ کہ غالب ہی حکمت والا ہی بے ہمتا ہی هُوَ الَّذِي أَنزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وہی ہی کہ جسنے اُتاری اوپر تیرے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کتاب قرآن شریف مِنْهُ آيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ بعضے اوسکی نشانیان روشن ہین اور آیتین مفصل مبین ہین کہ لفظون معنونمین اونکے کچھ اشکال نہین ہی هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وہ آیتین اصل کتاب ہین وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ اور دوسری آیتین آپسمین متشابہ ہین ایکدوسریکی ظاہر مین سمجھ لیجئے کہ آیات متشابہات وہ ہین کہ جنکی کئی کئی معنی ہین کچھ صحیح کچھ غلط کسیکے سمجھ مین کچھ آتی ہین کسیکے سمجھ مین کچھ خلاف آیات محکمات کے کہ اونکی ایکہی معنی ہوتی ہی اور شیخ ابو منصور ماتریدی نے کہا ہی کہ عقل سے بیان آیت محکم کا ہوسکتا ہی اور متشابہ کا بغیر نقل کے نہین ہوسکتا جیسے يَدُ اللَّهِ قرآنمین واقع ہی اور وَجْهُ اللَّهِ اور سوا انکے معیت اسکی اور خرابیت اور احاطہ اور استوی عرش پر یہہ سب متشابہات ہین کہ ان کے معنونمین عقل حیران ہی اور بعضے کہتے ہین کہ متشابہات حروف مقطعات ہین کہ اوایل سورتون کے وارد ہین یہود اور نصاریٰ اونکے عدد ونپر بدت اسلام سمجھتے تھے لیکن مقطعات غیر مکررہ عدد ونمین تفاوت بہت رکھتے ہین چنانچہ الم کے اکہتر عدد ہین اور المص کے ایکسو اکسٹھ اور الر کے دوسو اکیتیس اور المر کے دوسو اکہتر اس سبب سے اونپر مشتبہ ہوئی مدت کہنے لگے کہ ہم اسپر ایمان نہین رکھتے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ پس وہ لوگ کہ بجہت تقلید اور تعصب کے بیچ دلون

اونکے کجی اور تباہی ہی یا شک بکلام الہی ہی فَيَتَّبِعُونَ پس پیروی کرتے ہین مَا تَشَابَهَ اوس چیزکی کہ شبہہ والی ہی لفظ اوس کے
متشابہ ہین اور اسکے معنی کل ہین مِنْهُ قرآن شریف مین سے ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ واسطے چاہنے فتنے کے کہ شرک ہی یا جھٹانا قرآن شریف کا
ہی یا گمراہ کرنا جاہلون کا ہی چنانچہ یہود کہتے تھے کہ یہہ حساب مختلف ہمہ مشتبہ ہی غرض اونکی یہہ تھی کہ جاہلون کو اپنی قوم کے شک مین ڈالین
وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ اور دوسری پیروی کرتے ہین متشابہاتکی واسطے چاہنے تاویل اسکیکے کہ موافق اپنے مدعا کے پھرالین مخالف دلائل عقلیہ
کے ہو واسطے فتنہ انگیزی کے چنانچہ معتزلہ انکار رویت کا کرتے ہین اس آیۃ کو کہ الی ربہا ناظرہ ہی تاویل بمنتظرہ کرتے ہین اور مجسمہ کہ قایل
بجسم الہی ہین ایسی آیتونسے کہ یداللہ اور وجہ اللہ اور فی جنب اللہ ہین اللہ منزہ مقدس کو جسمانی کہتے ہین اسیطرحسے اور جھوٹے فرقون والے
موافق اپنی اپنی خواہشونکے معنی آیات تشابہات کی ٹھہراتے ہین اور اپنے آپکو دوزخی بتاتے ہین اور مثلثہ کہ فرقہ نصاریسے ہی ایسی آیتون
سے کہ جسمین بظاہر صیغہ جمع کا ہی جیسے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون اور انا لموسعون اور نعم الماہدون اور سوا انکے ہین تمسک کرکے ثالث
ثلثہ کے قائل ہوئے ہین معاذ اللہ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ اور نہین جانتا حقیقت اوسکی جو کچھ کہ تشابہ ہی مگر خداعزوجل یہان وقف لازم
اور وقف جہل اور وقف منزل ہی پس چاہئے کہ الا اللہ پر وقف کرے تا راسخان علم کہ آگے مذکور ہونگے حقیقت تشابہات کی جانتے ہین
داخل نہون کہ سوا اللہ سبحانہ کے کوئی حقیقت اوسکی نہین جانتا یہہ حاصل تفسیر حسینی کا تھا جو مسطور ہوا اور تحقیق اوسکی بعد تمام آیت کے بیان ہوگی
انشاء اللہ تعالی وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ اور ثابت قدم یعنے مضبوط لوگ ہیچ علم کے کہ مسلمان عالم باعمل ہین يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِّنْ عِندِ
رَبِّنَا کہتے ہین ایمان لائے ہم ساتھہ تشابہ کے سب محکمات اور متشابہات نزدیک پروردگار ہمارےکے سے ہی وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ
اور نہین نصیحت پکڑتے ساتھہ ان چیزونکے جو بیان ہوئین مگر صاحب عقل کے سمجھہ لیجئے کہ علمائے راسخین حقیقت آیات تشابہات کی جانتے ہین
یا نہین اسمین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ نہین جانتے اور وہ الا اللہ پر وقف کرتے ہین اور واو والراسخون کا استیناف کا ٹھہراکر راسخون کو
مبتدا اور یقولون کو خبر کہتے ہین لیکن اس قول پر ایک اعتراض وارد ہوتا ہی وہ یہہ ہی سوال وضع کلام کی واسطے افہام کے ہوتی ہی جب
مراد اس تشابہات کی کسیکے فہم مین نہ آئی فائدہ نزول کا اوسکے کیا ہوا جواب تشابہات اسرار قرآنی اور زبور فرقانی ہین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم پر نازل ہین پس مقصود سمجھنا پیغمبر کا ہی وہ سمجھے سمجھائے ہین اور دوسریکے نہ سمجھنے سے خلاف وضع کلام کی نہین ہوتی اور بعضے
کہتے ہین کہ والراسخون مین واو عاطفہ ہی الراسخون معطوف اور الا اللہ معطوف علیہ ہی علم تاویل تشابہات کا علمائے راسخون کو ثابت ہی
اور اگر کوئی کہے کہ اہل سلف تاویل تشابہات مین مشغول نہین ہوئے تو کہتے ہین ہم اور وہ الا اللہ پر وقف نہین کرتے کہ اس زمانہ مین مخالفین
نہ تھے احتیاج رد کرنے کی کیا ہی بخلاف اس زمانیکے کہ مخالف بہت ہین لازم ہی کہ متوجہ تاویل ہون اور رد تمسک مخالفون کا کرین اور
بعضے کتب اصول فقہ مین لکھا ہی کہ یہہ اختلاف فریقین کا بہ اعتبار ظاہر ہی حقیقت مین کچھہ اختلاف نہین ہی اسواسطے کہ شعور دو طرح کا
ہوتا ہی یقینی اور غیر یقینی اور دونون طرحمین قول تمام امت کا ایک ہی کہ سبکا اتفاق ہی اسبات پر کہ علمائے راسخین کو تشابہات کا
علم یقینی نہین ہی اور اسپر بھی اتفاق ہی سبکا کہ تاویل بوجہ ظن اور اجتہاد کے ممتنع نہین باقی رہی تفسیر راسخین کی سو اوسکا بیان یہہ ہی کہ علما
کا اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ راسخ وہ ہی جو ثابت اوپر علم کے ہو عمل موافق علم کے کرے لغزش سے کجی سے بچے اور بعضے کہتے ہین راسخ
وہ ہی کہ حکایت اوسکی راست ہو اور روایت اوسکی درست ہو نامحرم سے پرہیز کرے حق بات دست آویز کرے اور بعضے کہتے ہین کہ راسخ
وہ ہی کہ متقی ہو معاصی سے اور زاہد ہو بکار خدا اور بعضے کہتے ہین کہ راسخ وہ ہی جو پرہیز کرے کار دنیا سے اور ساتھہ خلق کے متواضع
ہو اور ساتھہ نفس کے مجاہد ہو اور تحقیق اس مقام کی یہہ ہی کہ راسخ وہ ہی کہ ظاہر جسکا محکوم باحکام صورت شریعت ہو اور باطن جس کا
منور بانوار حقیقت شریعت ہو پس علمائے راسخین وہ ہین کہ جنکی شان ہین العلماء ورثۃ الانبیا وارد ہی حضرت امام ربانی مجدد الف
ثانی قدسنا اللہ تعالی باسرارہ السامی نے مکتوب مکتوبات کی دوسری جلد کے اٹھارون مکتوب مین لکھا ہی کہ علم شریعت کی ایک صورت

ہی ایک حقیقت صورت اسکی نصیب علمائے ظواہر ہی شکر اللہ تعالیٰ سعیہم کہ تعلق ساتھ محکمات کتاب اور سنت کے رکھتی ہی اور حقیقت اوسکی نصیب علمائے راسخین ہی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہ متعلق ساتھ متشابہات کتاب اور سنت کے ہی اور محکمات اگرچہ امہات کتاب ہین لیکن نتائج اور ثمرات اونکے متشابہات ہین کہ مقاصد کتاب ہین امہات سوا وسائل کے نہین لب کتاب متشابہات ہین اور محکمات کتاب قشر ہین اس لب کے متشابہات ہین کہ ساتھ رمز اور اشاریکے بیان اصل کرتے ہین اور حقیقت اس معاملے کی سے نشان دیتے ہین علمائے راسخین قشر اور لب کو جمع کرکر مجموع صورت اور حقیقت شریعت کو دریافت کرتے ہین ان بزرگوارون نے شریعت کو مثل ایکشخص سے تصور کیا ہی کہ قشر اور لب اسکا صورت اور حقیقت سے ہو علم شرائع اور احکام کو صورت شریعت کی جانی ہی اور علم حقایق اور اسرار کو حقیقت شریعت کی پہچانی ہی اور بعضے بصورت شریعت گرفتار ہین اور حقیقت شریعت سے انکار کرتے ہین اور پیرو رمقتدا اپنا سوا ہدایہ ایزدی کے نہین جانتے اور بعضے دوسرے ہر چند گرفتار حقیقت شریعت ہین لیکن اس حقیقت کو حقیقت شریعت نہین جانتے بلکہ شریعت کو صورت ہی مین حصر قصر سمجھتے ہین اور قشر گمان کرتے ہین اور لب کو وراد سکے تصور کرتے ہین اونھونے بھی حقیقت اس حقیقت کی سے آگاہی نہین پائی اور متشابہات سے نصیب اونکے نہین ہوا پس علماء راسخین ہی وارث انبیا ہین بیچ حقیقت کے جعلنا اللہ سبحانہ من مجیبہم ومقتفی آثارہم اور کہتے ہین وہ علماء راسخین رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا اے پروردگار ہمارے مت پھیر دلون ہمارے کو دین سچے سے بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا پیچھے اس سے کہ راہ سیدھی دکھائی ہمکو وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً اور بخش ہمارے تین اپنے پاس سے رحمت یعنے نعمت ثبات کی اوپر ایمان کے یا نعمت دخول جنانکے اور حصول رضوان کے یا ہر رحمت اور نعمت إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ تحقیق تو ہی ہی دینے والا ہر عطیہ کا سوا تیرے کون ہی کہ نعمت دے اور رحمت کرے بحر مواج مین لکھا ہی کہ عبداللہ بن سلام اور اصحاب اوسکے نے رضی اللہ عنہم جب مسلمان ہوئے احوال یارون اپنون کا کہ جو اس نعمت سے محروم تھے یاد کیا واسطے ثبات اس نعمت کے جناب مین اللہ کی دعا کی اور برحمت الٰہی پناہ ڈھونڈھی یہہ آیت بیچ حکایت مقال انکیکے نازل ہوئی رَبَّنَا إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيهِ یہہ بھی داخل ہی مقولہ راسخین مین یعنے اے پروردگار ہمارے تحقیق تو اکٹھا کرنیوالا ہی سب لوگون کا بعد موتکے اوسدن کہ نہین کچھ شک بیچ آنے اوسکیکے بحر مواج مین لام کے معنے فی کے لکھے ہین یعنے بیچ اوسدنکے اور حسینی مین حساب محذوف نکالا ہی یعنے واسطے حساب کے سمجھ لیجئے کہ بعد موتکے حق سبحانہ تعالیٰ سبکو جلاویگا واسطے حساب کے کہ جو دنیا مین اونھون نے عمل کئے ہونگے اور اوسدن حکم کریگا درمیان اونکے جس چیز مین یہہ اختلاف کرتے تھے اور بیان کریگا حق اور باطل اونکا اور ظاہر کریگا جھوٹ جھوٹونکا اور سچ سچون کا اور رد فرماویگا تاویلات باطلہ بد مذہب والون کی اور ان لوگون کی کہ کفر اختیار کیا ہی اور شرک مین قدم دھرا ہی بتونکو سجدہ کیا ہی یا پیپل تلسی چاند سورج گنگا جمنا آگ پانیکو پوجا ہی یا عیسے کو ابن اللہ کہا ہی یا آپ سمجھا ہی یا ثالث ثلثہ مقرر کیا ہی، یا اور کسی پیر شہید امام امامزادیکو اللہ کے خاص کامونمین دخل دیا ہی یا کسی جن پری بھوت خبیث کو اپنا مشکلکشا سمجھا ہی ان سبکو وہ مالک الملک وحدہ لا شریک لہ جھوٹا کریگا اور یہہ شرمندہ ہونگے اور اونسے کچھ جواب نہ بن آئیگا پھر اونسے بدلا لیگا اور سزا کو پہنچاویگا اور نیک کارون موحدون مخلصون اپنون کو جزائے نیک دیگا إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ تحقیق اللہ تعالیٰ نہین خلاف کرتا وعدیکو پس یقین سمجھو کہ بعد مرنے کے سب کو اوٹھاکر جمع کریگا اور حساب لیگا جسے چاہیگا عذاب کریگا جسے چاہیگا معاف فرماویگا بعضونکو ہمیشہ دوزخ مین رکھیگا بعضونکو کچھ عذاب کرکر بخشیگا کا بعضونکو بیحساب بہشت مین پہنچاویگا **شعر** کراونمین مجھ کو بھی داخل بفضل اے وہاب + بہشت کو جو چلے جائینگے بغیر حساب + إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے یہودی بنی قریظہ اور یا بنی النضیر یا کفار قریش کہ جناب مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ بے ادبانہ حقارت آمیز کہتے تھے کہ درویش ہین اور بیٹا نہین رکھتے اور اپنا فخر ساتھ مال اور اولاد کے سمجھتے تھے حق تعالیٰ نے رد سخن مین ان کے ارشاد فرمایا لَن تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا نہ کفایت کرینگے اونسے مال اونکے کہ جن پر نازان ہین اور نہ اولاد اونکی کہ جسپر شادان ہین عذاب الٰہی سے کچھ یعنے ذرا بھی نہ دنیا مین عذاب سے بچا سکینگے نہ آخرت مین چھڑا سکینگے وَأُولَٰئِكَ هُمْ وَقُودُ النَّارِ اور یہہ لوگ

وہی ہین اندھن آگ کے کہ دوزخ مین ہمیشہ جلینگے اور عادت اون مشرکون کی یا یہود و نصاریٰ کی بیچ جھٹانے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے كَدَأْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ مانند عادت لوگون تابعدارون فرعون کی ہی بیچ تکذیب موسیٰ علیہ السلام کے وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اور مانند عادت اُن لوگونکے ہی کہ پہلے اون فرعونیون سے تھے جیسے عاد اور ثمود كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا جھٹایا اونھون نے نشانیون ہمارے کو فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ پس پکڑا اونکو اللہ تعالیٰ نے ساتھ گناہ اُنکے کہ تکذیب اور انکار کرتے تھے وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ اور اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہی اوپر کافرونکے قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم واسطے اُن لوگونکے کہ کافر ہوئے یہود سے اور شماتت کرتے تھے مابین واقعہ احد مین سَتُغْلَبُوْنَ شتاب مغلوب ہوگے تم دنیا مین کہ فتحمند ہونگے تمپر مسلمان وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمِهَادُ اور جمع کئے جاؤگے آخرۃ مین طرف دوزخکے اور بُرا بچھونا ہی دوزخ بحر مواجہین روایت لکھی ہی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے واقعہ بدر مین جو بہتونکو مارا اور بہتونکو اسیر کیا شکست کافرون کی ہوئی فتح اہل اسلام کی تو اہل کتاب کہنے لگے یہہ وہی پیغمبر موعود ہی کہ کتب ہمارے مین احوال جسکا موجود ہی مظفر باعدا ہوتا ہی اور مؤید بخدا اوسپر ایمان لانا چاہیئے بعضونے صلاح دی کہ شتابی نکرو اور دوسری فتح کے منتظر رہو بعد چند روز کے جنگ احد واقع ہوا اوسمین فتح اہل اسلام کی نہوئی سب متردد ہوگئے اور طعن کرنے لگے کہ اگر مؤید انکا خدا ہوتا تو مغلوب نہوتے دشمنون پر ہمیشہ غالب اور فتحیاب رہتے اور کہنے لگے کہ لڑائی بدر کی ساتھ آدمیون صاحب رائے اور کارآزمودۂ جنگ کے واقع نہین ہوئی تھی اس سبب سے فتح پائے تھے اگر ہمسے مقابلہ ہو نہزیمت پائین حق تعالیٰ نے یہہ آیت خاص اونکے حق مین نازل فرمائی کہ قل للذین کفروا اه قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا تحقیق ہی واسطے تمھارے نشانی اور علامت درست اوپر نبوت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے بیچ لڑائی دوگروہ کے کہ آپسمین اکٹھے ہوئے اور معرکۂ جنگ مین مجتمع ہوکر ایکدوسرے سے حرب کرنے لگے جنگ بدر مین فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ایک گروہ لڑتا تھا بیچ راہ خدا سبحانہ کے کہ لشکر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا تین سو تیرہ آدمی تھے ہفتاد و ہفت مہاجر اور دوسو چھتیس انصار وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ اور گروہ دوسرا کافر تھا لشکر ابوجہل کا ساڑے نو سو آدمی يَرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ دیکھتے تھے وہ کافر مسلمانون کو دوبرابر اپنے دیکھنا آنکھ کا یعنے کافرونکو لشکر اہل اسلام اُنیس سو آدمیونکا نظر آیا یا یہہ معنے ہین کہ دیکھتے تھے مسلمان کافرونکو دوچند اپنے سے اگرچہ حقیقت مین وہ سہ چند تھے اور حق تعالیٰ نے کافرونکو اونکی نظر مین دوچند اسواسطے کیا کہ وعدہ فرمایا تھا کہ ایک مسلمان کو دو کافرونپر غلبہ دونگا مائتہ صابرۃ یغلبوا مائتین پس مسلمان وعدۂ الٰہی پر دلیر ہوکر مستعد بجنگ ہون یا یہہ معنی ہین کہ دیکھتے تھے مسلمان اپنے آپکو دوچند عدد اپنے کے اس تقدیر پر اجتماع ضمیر فاعل اور مفعول ہی اور یہہ خصائص افعال قلوب کے سے ہی وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ اور اللہ تعالیٰ قوت دیتا ہی ساتھ مدد اپنی کے جسے چاہے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ تحقیق بیچ اس تھوڑے دکھلانے مین بہت کے اور بہت دکھانیمین تھوڑے کے البتہ نصیحت ہی واسطے صاحب بینائیون کے مراد بینائی سے یہان بینائی دل ہی کہ بصیرت جس سے عبارت ہی زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ زینت دی گئی ہی واسطے مشرکونکے محبت خواہشون کی اور دوستی آرزوؤن نفس انکے کی زین فعل مجہول ہی اور فاعل اوسکا اللہ ہی کہ خالق افعال ہی اور تزئین واسطے امتحان بندونکے ہی اور بعضے کہتے ہین کہ مزین شیطان ہی کہ آراستہ کرتا ہی اونکی نگاہ مین مشتہیات اونکے یہان مشتہیات کو شہوات فرمایا ہی جیسے معلوم کہ علم اور مخلوق کو خلق کہتے ہین مِنَ النِّسَآءِ عورتونسے کہ بدترین دام شیطان ہین وَالْبَنِيْنَ اور بیٹونسے کہ محبوب طبایع والدین ہین وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ اور خزانے اکٹھے ہوئے قناطیر جمع ہی قنطار کی اور عبارت ہی بہت مال سے اور قنطار مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ قنطار پوست گاؤ ہی دینار درم سے اور بعضے کہتے ہین کہ قنطار قدر دیت یکمرد ہی اور بعضے کہتے ہین کہ قنطار آٹھ ہزار مثقال زر ہی اور بعضے کہتے ہین اسی ہزار درم نقرہ ہی مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ سونے اور چاندی سے وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ اور گھوڑے نشان کئے ہوئے عطف اوسکا اوپر قناطیر کے ہی بعضون نے کہا ہی کہ مراد مسومہ سے گھوڑے آراستہ خوش شکل مرغوب ہین بعضے کہتے ہین اسپ ابلق مراد ہین

کہ اہل عرب کو بھاتے ہین وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ اور چارپائے اونٹ گائے گوسفند اور کھیتی ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا یہہ جو بیان کیا نظر کفار مین آراستہ کئے گئے فائدہ ہی زندگانی دنیا کا وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ اور اللہ سبحانہ کہ معبود بحق ہی نزدیک اوسکے ہی اچھی جگہہ پھر جانیکی سمجھہ لیجئے کہ حسن مآب قریب رب الارباب ہی **شعر** کسلئے پھرتا جا بجا تو بصد اضطراب ہی + پاس اوسکے جاکہ عندہ حسن المآب ہی قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا خبر دونین تمھارے تئین اسی درویشان صحابہ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ساتھہ بہتر یکے متاع دنیا سے سمجھہ لیجئے کہ خیر مذکور عبارت ہی حسن مآب سطور سے کہ لِلَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ بیان اوسکا ہی باقی رہے یہان کئی خدشے کہ جنکو مفسرین بیان کرتے ہین وہ بطور سوال وجواب لکھے جاتے ہین سوال متاع دنیا ذکر فرماکر حسن مآب ارشاد کیا کہ بہتر ہی متاع دنیا سے پھر آگاہ کرنیسے کہ مضمون اؤنبئکم بخیر من ذلکم ہی کیا خبر حاصل ہوئی جواب واللہ عندہ حسن المآب مین خبر اس چیز سے کہ بہتر ہی متاع دنیا سے بسبیل اجمال ہی اور اوسمین تعیین اور تفصیل اوسکی ہی سوال اؤنبئکم بخیر من ذلکم سے تعیین حسن مآب مذکور کہنی مقصود نہین اور مضمون معہود ہی پس خبر کو بلام عہد ذکر کیا ہوتا نکرہ کیون لائے جواب مقام عہد مین واسطے افادۂ تعظیم کے تنکیر مناسب ہوئی لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ واسطے لوگونکے کہ پرہیزگاری کرتے ہین شرک سے کہ عامہ مسلمان ہین یا پرہیز معاصی سے کرتے ہین کہ خاص لوگ ہین یا پرہیز متاع دنیا سے کرتے ہین چنانچہ اصحاب صفہ نزدیک پروردگار اُنکے کے بہشتین ہین کہ تھوڑیسی جگہہ وانکی بہتر ہی دنیا سے اور جو دنیا مین ہی اوس سے چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہی بہرحال صفت اون بہشتونکی فرماتا ہی حق تعالیٰ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ چلتے ہین نیچے مکانون اوسکے یا نیچے درختون اوسکے نہرین خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ رہین گے بہشتی ہیچ اوسکے سمجھہ لیجئے کہ ذکر خلود کا اسواسطے فرمایا کہ نعمت دخول کی بسبب خوف انقطاع کے منغص نہو وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ اور بی بیان جنس حور کی سے اور انسانکی سے پاک کئے ہوئے فاذورات سے کہ عورت دنیا سے ہوتا ہی یا پاکیزہ خلق اور خلق مین وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اور رضامندی ہی اللہ تعالیٰ کی طرفسے کہ بہشت اور نعمت بہشت سے بہتر ہی **ف** اوسکی رکاوٹ دوزخسے بھی بدتر آفت رافت ہی + اور رضائے یار نظر مین عین ریاض جنت ہی + رضوان بکسر اور ضم دونون آئے ہین اور تنکیر رضوان کی واسطے تعظیم کے ہی اسی رضوان عظیم من اللہ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ اور اللہ تعالیٰ دیکھنے والا ہی ساتھہ بندونکے اور احوال بندونکے اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا متقی لوگ کہ نازل منازل بہشت مین ہونگے وہ ہین جو کمال نیازمندی سے کہتے ہین ای پروردگار ہمارے تحقیق ہم ایمان لائے حکم پر تیرے فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا پس بخش واسطے ہمارے گناہ ہمارے **شعر** خطا کو خط کش بکلک بخشش کرم سے فرما کریم میرے + اسیر بند ہوا ہون مجھہ پر تو رحم کر ای رحیم میرے + وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور بچا ہمکو قیامت کے دن عذاب دوزخکے سے یہہ احوال گفتار اونکیکا تھا کہ اس آیت شریفہ مین حق تعالیٰ نے بیان فرمایا اب احوال کردار اونکیکا ارشاد کرتا ہی اَلصّٰبِرِيْنَ اور صفت متقیون کی کیا ہی کہ صبر کرنیوالے ہین اوپر ادائے فرائض اور سنن کے یا اوپر ترک محرمات اور شبہات کے یا وقت آفات اور بلیاتکے اور یا یہہ معنی ہین کہ مراد ہماری متقین سے وہ لوگ ہین کہ صبر کرنیوالے ہین وَالصّٰدِقِيْنَ اور سچے ہین ہیچ قول کے اور فعل کے اور نیت کے وَالْقٰنِتِيْنَ اور فرمانبرداری کرنیوالے ہین خدا کے حکمونکی ظاہر اور چھپی وَالْمُنْفِقِيْنَ اور خرچ کرنیوالے مال حلال کے ہین اوپر مستحقونکے برائے خدا نہ بجہت ریا وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ اور بخشش مانگنے والے ہین پچھلی راتکے کہ وقت اجابت دعا کا ہی یا نماز تہجد پڑھنے والے ہین ثلث آخر شب مین چنانچہ سعید بن جبیر اور مجاہد اور ضحاک اور قتادہ رضی اللہ عنہم نے کہا ہی المستغفرین اسی مصلین بالاسحار یا ادا کرنیوالے ہین نماز صبح کی بجماعت چنانچہ زید بن اسلم نے کہا ہی اور جعفر بن محمد صادق رضی اللہ نے فرمایا کہ من صلی باللیل ثم استغفر سبعین مرۃ فی السحر کتب من المستغفرین بالاسحار سمجھہ لیجئے کہ محققین کے نزدیک متقی وہ لوگ ہین جو صبر کرنیوالے ہین بوجھہ اوٹھانیمن ریاضت کے اور سچے ہین ہیچ راہ ارادیکے اور فرمانبردار ہین ہیچ سلوک الی اللہ اور سیر فی اللہ کے بیقصور و فتور اور خرچ کرنیوالے ہین صفات اور ذات اپنی کو محبت الٰہی مین اور استغفار کرنیوالے ہین ذنوب قلوب سے کہ التفات اور توجہ ہی بغیر حق سبحانہ احوال اونکا بموجب اس شعر کے ہی **شعر** نہین ممکن کہ خطا غیر کا دلمین کبھی آئے + اسی کی یاد مین سب کچھہ بھلانا اسکو کہتے ہین + باقی رہا یہان ایک خدشہ وہ یہہ ہی کہ اگر مراد صبر سے اوپر ترک محرمات

اور شبہا تکے لیتے ہو تو استغفار کرنیوالے ساتھ صبر کرنیوالونکے کیونکہ جمع ہونگے کہ استغفار صدور معاصی پر ہوتا ہی جب مرتکب گناہ کے نہوئے تو استغفار کسلئے کرینگے جواب اوسکا یہہ ہی کہ صابران ترک معصیت بعد توبہ کے استغفار گناہان ماتقدم کا کرتے ہین یا استغفار بجہت ترقی ہی اور بعضے کہتے ہین کہ استغفار اونکا واسطے ذنوب کے نہین ہی بلکہ استغفار خلل اور تقصیرات سے ہی کہ واقع ہوتے ہین بیچ طاعات کے اور بعضے علمائے مفسرین نے کہا ہی کہ اس آیۃ شریفہ مین متقیونکے پانچ طایفے بیان فرمائے ہین کہ مقتدا انکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور اصحاب کرام اونکے اوّل طائفہ صابرین ہی کہ طاعت اون کی صبر ہی سید اُس طایفے کے پیغمبر ہمارے ہین علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ اوپر جفائے اعدا کے صبر فرماتے تھے دوسرا طایفہ صادقین کا ہی کہ سردار اوسکے امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہین تیسرا طایفہ قانتین کا ہی کہ امام اوسکے امیر المؤمنین عمر فاروق ہین رضی اللہ عنہ چوتھا طایفہ منفقین کا ہی کہ سرگروہ اوسکے امیر المومنین عثمانؓ ہین پانچوان طائفہ مستغفرین بالاسحار کا ہی کہ پیشوا اوسکے امیر المومنین علی مرتضیٰ ہین کرم اللہ وجہہ یہہ مراتب خمسہ بالترتیب حق تعالیٰ نے ارشاد فرمائے اسباب نزول مین ہی کہ دو شخص رؤسا شام سے مدینہ منورہ مین آئے اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ بزرگتر کلمہ اور شریف تر شہادت کلام الٰہی مین کونسی ہی یہہ آیت نازل ہوئی کہ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ گواہی دی اللہ نے یا حکم کیا یا اعلام فرمایا یا بیان کیا یہہ کہ وہ ہی خدائے بحق کہ از روے تحقیق نہین کوئی معبود لایق پرستش کے مگر وہ وَالْمَلٰٓئِكَةُ اور گواہی دی فرشتون نے بھی اسی طرح سے وَاُولُوا الْعِلْمِ اور علم والون نے کہ مومنان اہل کتاب ہین یا جمیع مہاجر اور انصار ہین یا علمائے امت سید الابرار ہین قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ درانحالیکہ ہر ایک علما سے کھڑا ہی ساتھ انصاف کے سمجھ لیجئے کہ شاہدی اللہ کی نصب دلائل ہی بتوحید اور گواہی ملائکہ کی اقرار بوحدانیت ہی اور شہادت علما کی ایمان لانا اوسپر اور حجت پکڑنا ساتھ اس کے ہی فضیلت علما کی اسی آیت سے معلوم کیجئے کہ شہادت اونکی مقترن ہی ساتھ شہادت حق کے لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ تکرار اس جملے کا واسطے تاکید اور مزید اہتمام کے ہی بیچ اثبات وحدانیت کے اور نفی شرک کے یعنے نہین کوئی معبود مگر وہ کہ غالب ہی حکمت والا بجہت خلعے کے توحید کسی موحد کی اور وصف کسی واصف کا اوسے نہین پہنچتا مگر بوجہ امر کہ مامور بکلمۂ توحید ہین اور حکیم ہی جاننے والا گواہی اپنے موحدونکی حضرت ابن عباسؓ نے تفسیر مین اس آیت کی فرمایا کہ شہد لنفسہ واستشہد من خلقہ گواہی دی اللہ نے اوپر یگانگی اپنے کے اور فرمایا بندونکو کہ گواہی دین ساتھ یگانگی اوسکی کے جیسی حمد لنفسہ واستحمد من خلقہ اور بسیط حسے تنزیہ کی اپنی ذات مبارک کی اور چاہا کہ ہم تنزیہ کرین اوسکی چنانچہ فرمایا سبحان اللہ اور اسمین نکتہ یہہ ہی کہ تا شہادت اور حمد اور تسبیح عباد سے خلاف درخواست اوسکیکے واقع نہو اور قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ مین نصب علی الحال ہی یا علی المدح اور صفت اللہ تعالیٰ کی ہی نہ صفت اولوا العلم کی اگر صفت اولوا العلم کی ہوتی تو قائمین ہوتا مگر ہر واحد کی اہل علم سے ہوسکتی ہی چنانچہ پہلے لکھہ آئے ہین ہم اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ تحقیق دین پسندیدہ نزدیک اللہ تعالیٰ کے اسلام ہی نہ یہودیت اور نہ نصرانیت وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اور نہین اختلاف کیا اسمین کہ دین اسلام حق ہی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر برحق ہین اُن لوگون نے کہ دی گئی کتاب تورات اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ مگر پیچھے اوسکے کہ آیا اونکے پاس علم بحقیقت امر یعنے قرآن شریف نازل ہوا کہ موافق ہی اور سچا کرنیوالا ہی اونکی کتاب کا اوسوقت یہہ خلاف آغاز کرنے لگے بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ازروئے حسد کے یا جور کے کہ درمیان اونکے ہی یا سرکشی کے یا میل ریاست کے اور بزرگی قوم کے وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ اور جو کوئی کہ کفر کرے ساتھ نشانیون اللہ کے کہ قرآن اور معجزات پیغمبر آخر زمان ہین پس تحقیق اللہ تعالیٰ جلدی لینے والا حساب کا ہی بعد موت اونکے کے حساب اولے لیکر سزا اونکے کفر اور انکار کی پہنچائے گا فَاِنْ حَآجُّوْكَ پس اگر جھگڑین تجھہ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہود دین کے مقدمے مین یا نصارے بواسطہ عیسےٰ علیہ السلام بعد اقامت حجت کے فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ پس کہہ جوابمین اونکے مطیع کیا مین نے منہہ اپنا یعنے ذات اپنی اور قول اور فعل اور ارادہ اور نیت اور جان اور دل واسطے اللہ تعالیٰ کے وَمَنِ اتَّبَعَنِ اور جسنے پیروی کی میری اوسنے بھی یہی کیا وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ اور

الثمن

کہہ اسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم واسطے اون لوگونکے کہ دئے گئے ہین کتاب جیسے یہود اور نصاری اور ان پڑھونکو کہ کتاب نہین رکھتے جیسے مشرکان
عرب کیا اسلام لائے تم جیسے کہ اسلام لائے ہم یہان استفہام بمعنی امر ہی یعنے اسلام لاؤ تم فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا پس اگر اسلام لاوین
اور اللہ کا حکم مانین پس تحقیق راہ پائی اور گمراہی سے چھوٹے مقصود کو پہنچے دنیا مین قتل سے بچے آخرت مین عذاب دائمی سے دوزخ کے نجات پائی
وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ اور اگر پھر جاوین اور اسلام نلاوین تو کچھ تجھے ضرر نہین ہی اسواسطے کہ اوسکے نہین کہ اوپر تیرے
پہنچانا ہی پیغام کا اور بتانا ہی احکام کا بس وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ اور اللہ دیکھنے والا ہی ساتھ بندونکے تصدیق اور تکذیب اونکی دیکھتا
ہی اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ تحقیق وہ لوگ کہ کفر کرتے ہین ساتھ نشانیون اللہ کے کہ قرآن اور نبی آخر الزمان ہین یا ساتھ دلائل روشن
کے کہ اوپر وحدانیت حق تعالی کے اونکی کتابین واقع ہین وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ اور مار ڈالتے ہین پیغمبرونکو ناحق سمجھ لیجئے کہ قتل نبی کا
بحق ہونا ہی نہین یہان واسطے تاکید کے بغیر حق فرمایا کہ وہ خود نہین جانتے ہین کہ بغیر حق کے مارتے ہین اور یہہ صورت قبیح تر ہی اس سے حق
سمجھ کر قتل کرین روایت ہی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ آیت پڑھکر فرمایا کہ بنی اسرائیل نے تینتالیس پیغمبرونکو ایکساعتمین اول روز
قتل کیا پھر بارہ آدمی زاہد عابد منع کرنے لگے آخر روز اونکو بھی قتل کیا چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی وَيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ
النَّاسِ اور مار ڈالتے ہین اون لوگونکو بھی جو حکم کرتے ہین ساتھ عدل اور انصاف کے آدمیونسے سوا انبیا کے فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ پس خبر
دے اونکو ساتھ عذاب دردناک کے یعنے وعید دے بجائے بشارت اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ یہہ لوگ وہ ہین
کہ بے شبہ ناپید ہوئے عمل اونکے کہ کہتے ہین ہم نام تورات پر چلتے ہین اور شریعت موسی پر عمل کرتے ہین بیچ دنیا کے کہ کوئی اونکو اچھا نہین کہتا
اور بیچ آخرت کے کہ ثواب اونپر مترتب نہوگا وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ اور نہین واسطے اونکے مدد دینے والا کہ قیامت کو عذاب سے چھڑاوے من ناصرین
مین من زائدہ ہی اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ کیا نہ دیکھا تونے طرف اون لوگونکے کہ دئے گئے ایک حصہ کتاب تورات سے
یعنے تھوڑا سی چیز تورات سے جانتے ہین يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ بلائے جاتے ہین طرف کتاب اللہ کے یعنے تورات کے تاکہ حکم کرے تورات
درمیان انکے اوس چیز مین کہ یہہ اختلاف کرتے ہین اور اونکو ظلمت اشتباہ سے نکالے بحر مواجہین لکھا ہی کہ تنکیر نصیبا کی واسطے تعظیم کے ہی کہ
بمعنے نصیبا عظیما اسواسطے کہ یہہ مذکور علماء یہود کا ہی کہ حفظ الفاظ اور فہم معانی تورات مین رنج بہت اوٹھاتے تھے اور ضبط لفظ اور درک
معنی اوسکی مین نصیب وافر رکھتے تھے باوجود اوسکے حکم تورات سے پھر گئے اور روگردانی کی چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ
وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ہ پھر پھر جاتا ہی ایک فرقہ اونمین سے اور وہ ہمیشہ سے منہ پھیرنیوالے ہین حق سے لکھا ہی کہ ایکدن پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
ایک جماعت یہود کو دعوت اسلام کی فرمائے نعمان بن ابی اوفی نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم تمسے اپنے دین کے علما کی حضور مین مناظرہ
کرینگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جزو تورات کا جسمین رفعت اور صفت میری لکھی ہی لاکر حکمکے مین حاضر کرو یہہ اپنے قول سے پھر گئے
اور تورات نلائے حق تعالی نے احوال اونکا اس آیت شریفہ مین بیان فرمایا اور بحر مواج مین اور زاہدی مین لکھا ہی کہ ایک یہودی سے زنا واقع
ہوا قصہ اوسکا حکمکے مین اونکے آیا حکم تورات کا زانی کے حق مین محض رجم تھا اوسنے رشوت علما کو دی تاکہ حکم بدل ڈالین علمائے یہود نے رجوع
طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہی کہ شاید انکی شریعت مین کچھ اور حکم ہو آسان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی حکم رجم کا فرمایا انھون نے
قبول نہ کیا اور کہا یہہ ظلم ہی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تورات مین بھی یہی حکم ہی لاؤ دیکھلاو انھونے تورات لانیسے اعراض کیا
اور بعضون نے کہا ہی کہ تورات لائی اور ابن صوریا نے کہ بڑا عالم اونکا تھا پڑھی جہان حکم رجم کا تھا وہانسے اعراض کر گیا عبداللہ بن سلام
رضی اللہ عنہ نے کہ دانائے تورات تھے اور اسلام سے مشرف ہوئے تھے کہا کہ اے ابن صوریا حکم رجم کا کیون چھپاتا ہی اور اثبات باطل مین
کوشش کرتا ہی پھر ہاتھ سے اوسکے کتاب چھینکر آپنے حکم رجم کا مجلس مین پڑھدیا ابن صوریا اور جماعت یہود سب شرمندہ ہوئے اور حق
ظاہر ہوا حق تعالی نے اونکے حق مین یہہ آیت نازل فرمائی باقی رہا یہان ایک خدشہ کہ مفسرین لکھتے ہین اوسے وہ یہہ ہی کہ تولی اور اعراض

دونون ایک ہین فائدہ دو عبارتین لانیکا کیا ہی جواب اوسکا یہہ ہی کہ ثم یتولی بصیغہ تجدد اخبار ہی یہہ پھر جانا اونکا اور ہی کہ بعد ما بلانیکے طرف کتاب کے واقع ہوا اور ہم معرضون اخبار اعراض ہی حق اور صواب سے کہ پہلے ہی اونکا پس اعراض انکا جو بعد دعوت کتاب کے ہی وہ حادث اور مجدد ہی اور اعراض حق و صواب سے جو ضمیر مین اونکے پڑا ہی ثابت اور مستمر ہی چنانچہ لفظ ہم سے ظاہر ہی ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ یہہ اعراض حکم تیرے اونکو اسواسطے ہی کہ اونھونے کہا کہ ہرگز نہ لگیگی آگ ہمکو دوزخکی مگر کئی دن گنے ہوئے کہ سات یا چار ہین وَغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ اور فریب دیا ہی اونکو بیچ دین اونکے اون باتون نے کہ تھے باندھ لیتے چنانچہ کہتے تھے عذاب سہل ہوجائیگا باپ دادا شفاعت کرلینگے فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ پس کیونکر ہوگا حال اونکا جب اکٹھا کرینگے ہم اونکو واسطے حساب کے اوسدن کہ نہین شک بیچ آنے اوسکے وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ اور پوری دی جاویگی ہر نفس کو جزا اوسکی جو کچھ کمایا ہی اور وہ نہ ظلم کئے جاوینگے ساتھہ نقصان حسنات اور زیادت سیئات کے عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ نے روایت کئی ہی کہ غزوہ احزاب مین کہ خندق کھودتے تھے سنگ سخت نمود ہوا اور ہر چند توڑتے تھے ٹوٹتا نہ تھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کی آپنے وہان جاکے اپنے دست مبارک سے ایکضرب کی کچھہ وہ پتھر ٹوٹا اور اس سے برق درمیانسے سنگ و آہن کے ظاہر ہوئی کہ روشنی مین اوسکے کنگرے ایوان کسریٰ کے نظر آئے پھر بار دویم ضرب کی اس سے بھی چمکارا ایسا نمود ہوا کہ عمارات یمن کی حاضران مجلس نے دیکھ لین پھر تیسرے بار جو ضرب فرمائی ایسا لمعہ پیدا ہوا کہ قصور روم ظاہر ہوگئے صحابہ نے کہا متعجب ہوکر اللہ اکبر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہی اُمّت میری کہ ان مکانون پر ظفر پائے اور یمن کو تصرف مین لائے اور روم اور قسطنطنیہ مین اعلام اسلام کا دین مسلمان سنکر بہت خوش ہوئے اور شکر الٰہی بجالائے اور منافق استہزا کرنے لگے اور طعن کی راہ سے کہنے لگے کہ عجب معاملہ ہی یہہ مرد خوف سے جنگ مشرکان عرب کے خندق کھودتا ہی طاقت مقابلے کی لشکر اعدا سے نہین رکھتا اور یارون اپنے کو بشارت فتح روم اور فارس اور یمن کی دیتا ہی حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل فرمائی قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا اللہ مالک ملک کے دیتا ہی ملک جسے چاہے اور چھین لیتا ہی ملک جس سے چاہے یعنے تو مالک ملک کا ہی اگر چاہے ملک یمن اور فارس اور روم کا اہل اوسکے چھینکر اہل اسلام کو دے تو کون منع کرسکتا ہی اللھم منادی ہی حرف ندا محذوف ہی میم مشدد عوض مین اوسکے پیدا ہی یعنے مفسرین کہتے ہین کہ مراد اس سے سلطنت ظاہری ہی اور بعضے محققین کہتے ہین کہ مملکت باطنی ہی بحر مواج مین لکھا ہی کہ ملک سے مراد ملک نبوت یا ملک قناعت اور مانند اونکے لینا مناسب مورد آیت نہین ہی لیکن بعضے مفسرین نے لکھا ہی کہ ملک توفیق ہی جسکو عطا کیا عزیز دونون جہانکا ہوا امام احمد نے کہا ہی کہ ملک قبول دلہا ہی کہ دل سبکا بقبضۂ اقتدار مولیٰ ہی جسے چاہے مقبول قلوب فرماوے اور نظر عنایت صاحبدلونکی سے مشرف کرے اور جسے چاہے درویشونکے دل سے گرادے اور مردود ابدے فرماوے وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ اور عزت دیتا ہی جسے چاہے ساتھہ اسلام اور ایمان یقینی کے مثل پیغمبر اور متابعان پیغمبر کے اور ذلت دیتا ہی جسے چاہے ساتھہ کفر اور بد دینی کے مانند ابوجہل وغیرہ کے یا مراد اس سے عزت اس امت کی ہی ساتھہ فتح عرب عجم کے اور ذلت اہل فارس اور روم وغیرہ کے ہی یا عزت مومنین کی ساتھہ فتح کے ہی یہود اور نصارے پر اور ذلت یہود اور نصاریٰ کی ساتھہ ضرب اور قتل کے یا عزت بشرف قناعت ہی اور ذلت بسبب حرص کہ استغنائے قناعت فقرا کو صدر نشین عزت کرتا ہی اور استیلائے حرص تونگرونکو صف نعال مین بخاک مذلت ڈالتا ہی نقل ہی کہ سلطان محمود غزنوی امام مقری غزنوی کی خدمت مین حاضر ہوا کہ وہ درویش صاحب کمال تھے اور صف نعال مین مؤدب کھڑا ہوکر آیت تعز من تشاء و تذل من تشاء کی معنی پوچھی کہ اسمین کیا نکتہ ہی اونھونے کہا روشن تر وجہ یہی دیکھلے کہ تجھسے بادشاہ کو مجھسے گدائے گلیم پوش کی حضور مین لاکر صف نعال مین کھڑا کیا اور مجھسے فقیر کو تجھہ سے سلطان عالی شان پر ملک قناعت سے عزت بخشی ۵ رافت جو قناعت آشنا ہی + منصور تعز من تشاء ہی + اور حرص مین جو

کوئی پھنسا ہی + مقہور تذلل من تشا ہی + بیدک الخیر بیچ اتھہ تیرے کے ہی بھلائی الخیر مبتدا ہی اور بیدک خبر ہی اور الف لام استغراق کا ہی یعنے سب خیر بدست قدرت اور تصرف اوامر اسیکے کی ہی اگرچہ شر بھی جیسے چھین لینا ملک کا اور ذلیل کرنا ملک کا اور ذلیل کرنا کسیکا اوسی کے تصرفات سے ہی لیکن یہان تخصیص خیر کی بمقتضائے مقام ہی کہ سبب نزول سے معلوم ہوا ہی کہ کلام واسطے بشارت اہل ایمانکے واقع ہی ساتھہ وعدہ فتح اقالیم اور کثرت غنائم کے یا اکتفا کیا احد الضدین پر کہ اُس سے ضد دوسری معلوم ہوتی ہی چنانچہ سرابیل تقیکم الحر یا رعایت کی ادبکی خطا مین چنانچہ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا واذا مرضت فہو یشفین سمجھہ لیجئے کہ حقیقت یہہ ہی کہ شر خالص عالم مین نہین ہی بلکہ یہہ امر نسبتی ہی کہ نسبت بعض کی عین خیر چنانچہ مولانا روم نے مثنوی مین کہا ہی ؎ بد بہ نسبت باشد این را ہم بدان + پس بدی مطلق نباشد در جہان + زہر ماران مار را باشد حیات + نسبتش با دیگران باشد ممات + یا خیر وجود ہی اور شر عدم اور عدم کو ساتھہ وجود کے آمیزش نہین ایسواسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے ادعیہ ماثورہ مین فرمایا کہ الخیر بیدیک والشر لیس الیک ؎ خاصہ ہی وجود کا خیرات + خاصہ ہی عدم کا نقصانات + پس اسی سے ہی جو ہی خیر و کمال + اور ہی سبب شر نقص و زوال + اسی باعث رسول برحق نے + واقف رازہاے مطلق نے + کہا الخیر کلہ بیدیک + ولکن الشر لا یعود الیک + انک علی کل شئ قدیر ہ تحقیق تو اوپر ہر چیز کے قدرت والا ہی جسے چاہے ملک دے جسے چاہے چھین لے جسے چاہے عزت دے جسے چاہے ذلت دے عزیز کو ذلیل کرنا اور ذلیل کو عزیز فرمانا متعلق ہی ساتھہ رضا تیرے کے اور پیدائش خیر و شر کی وابستہ ہی ساتھہ قضا تیرے کے ؎ الٰہی گرچہ از بس بی تمیزم + عزیزم کن عزیزم کن عزیزم + تولج اللیل فی النہار پیٹھاتا ہی رات کو بیچ دنکے یعنے وقت کم ہونے ایام سردی سے تا زمان کمال گرمی کے اجزا راتکے دنمین داخل کرتا ہی جس قدر شب گھٹاتا ہی اسقدر روز بڑھاتا ہی وتولج النہار فی اللیل اور پیٹھاتا ہی دنکو بیچ راتکے یعنے کم ہونے موسم گرما سے تا کمال ایام سرما اجزا دنکے راتمین درلاتا ہی جتنا دن گھٹاتا جاتا ہی اتنی رات بڑھاتا جاتا ہی یہہ جملہ بیان کمال قدرت الٰہی مین ہی اور تاکید ہی جملہ سابقہ کی کہ جو قادر ہو درلانیمین رات کو بیچ دنکے اور دنکو بیچ راتکے اور بدل کرنیمین ظلمت کو ساتھہ نور کے اور نور کو ساتھہ ظلمت کے پس کیونکر نہ بدل سکے وہ عزت کو ساتھہ ذلت کے اور ذلت کو ساتھہ عزت کے سمجھہ لیجئے کہ دو مقام پر کلام اللہ مین تقدیم نہار کی اوپر لیل کے وارد ہی ایک تو والضحی واللیل اذا سجی دوسری والنہار اذا جلّٰہا واللیل اذا یغشٰہا مین اور باقی جمیع مواضع مین خلاف اوسکے ہی اور یہان مقدم کیا ہی لیل کو اوپر نہار کے اسواسطے کہ ظلمت اصل ہی اور نور عارض وتخرج الحی من المیت اور نکالتا ہی زندیکو مردیسے جیسے آدم علیہ السلام کو مٹی سے اور طیور کو بیضے سے اور تمام حیوانا تکو نطفے سے اور زمین سے اور نباتات کو دانیسے وتخرج المیت من الحی اور نکالتا ہی مردیکو زندیسے جیسے انڈے مرغ سے اور دانہ نباتات سے اور نطفہ حیوانات سے یا نکالتا ہی خبیث سے طیب اور طیب سے خبیث اور کافر سے مومن اور مومن سے کافر اور نادان سے دانا اور دانا سے نادان اور جاہل سے عالم اور عالم سے جاہل اور طالح سے صالح اور صالح سے طالح وترزق من تشاء بغیر حساب اور رزق دیتا ہی جسے چاہے بیشمار یعنے اسقدر کہ خلق عدد اور مقدار اوسکا نہین جانتی یا بغیر حساب بیچ آخرتکے لا یتخذ المؤمنون الکٰفرین اولیاء من دون المؤمنین چاہیئے کہ نہ پکڑین مسلمان کافرونکو دوست سوا مسلمانونکے یعنے دوست اور متولی کار مومنون کے مومن چاہیئے ہون کہ دوستان خدا ہین نہ کافر کہ دشمنان خدا ہین سمجھہ لیجئے کہ بعضے انصار نے بعضے رؤسائے یہود سے یارانہ کیا تھا حق تعالیٰ نے اوس سے نہی فرمائی از روئے تہدید ارشاد کیا ومن یفعل ذلک فلیس من اللہ فی شئ اور جو کوئی کرے یہہ دوستی ساتھہ دشمنونکے پس نہین وہ شخص دین خدا سے بیچ کسی چیز کے یعنے دین حق کچھہ نہین رکھتا الا ان تتقوا منہم تقٰۃ مگر یہہ کہ بچو تم اونسے یعنے ضرر کافرونکیسے بچا کر سمجھہ لیجئے کہ تقیہ کہ ابتداء اسلام مین قبل استحکام امور دین کے تھا اب رخصت تقیہ کی سوا دار الحرب کے نہین ویحذرکم اللہ نفسہ اور ڈراتا ہی تمکو اللہ تعالیٰ بیچ ارتکاب مناہی کے عذاب ذات اپنے سے یعنے اوس عذاب سے کہ صادر ہو محض صفت قہاریہ الٰہیہ سے بیواسطہ غیر اور نفس عبارت ہی ذات چیز کی سے اور حقیقت اور ہویت اوسکی سے والی اللہ المصیر اور طرف جزاے الٰہی کے

ہی پھر جانا سبکا قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِیْ صُدُوْرِکُمْ کہدے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر چھپاؤ تم جو کچھ بیچ سینون تمھارے کے ہی دوستی کفار سے اَوْ تُبْدُوْہُ یا ظاہر کرو اوسکو یعنے مافی الضمیر اپنے کو یَعْلَمْہُ اللّٰہُ جانتا ہی اوسکو اللہ تعالیٰ وَیَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ اور جانتا ہی جو کچھ بیچ آسمانون کے ہی اور جو کچھ بیچ زمین کے ہی وَاللّٰہُ اور خدا تعالیٰ کہ علم ذاتی اوسکا ان سب پر محیط ہی عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وہ اوپر ہر چیز کے قدرت والا ہی پس جو کچھ تم کرتے ہو وہ جانتا ہی بدلا اوسکا دیگا ڈرو اُس سے اور نافرمانی اوسکی مت کرو یَوْمَ تَجِدُ کُلُّ نَفْسٍ اوسدنکو پاویگا ہر نفس عمل کرنیوالونکے سے مَا عَمِلَتْ مِنْ خَیْرٍ مُّحْضَرًا جو کچھ کیا ہی بھلائی سے حاضر کیا ہوا نزدیک اپنے حق یعنے صحیفے حسنات کے وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ اور جو کچھ کیا ہی برائی سے تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَیْنَہَا وَبَیْنَہٗٓ اَمَدًا بَعِیْدًا چاہیگا وہ نفس کہ درمیان اُس نفس کے اور درمیان اوس برائی کے ہو دوری یعنے بچا ہیگا کہ مطلق اپنے عمل بد نہ دیکھے وَیُحَذِّرُکُمُ اللّٰہُ نَفْسَہٗ اور ڈراتا ہی تمکو اللہ ذات مبارک اپنی سے تکرار اوسکا واسطے تحذیر کے ہی اور تاکید اور تغلیظ کے بیچ وعید کے یا وہان امر دنیا کے واسطے ہی اور یہان امر آخرت کیواسطے فتوحات مکیہ مین لکھا ہی کہ خدا ڈراتا ہی اس سے کہ فکر اوسکی ذاتین کرو مالتراب ورب الارباب ربا عمی دیکھین اوسے ہی وہ اوس لقا سے ہی ورا + ہو جلوہ نما ہی اوس ادا سے بھی ورا + جو دید مین وہم مین گمان مین آوے + وہ اُسسے ورا ہی بل ورا سے بھی ورا + وَاللّٰہُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ اور اللہ تعالیٰ شفقت کرتا ہی ساتھ بندونکے کہ مبالغہ فرماتا ہی بیچ تحذیر اونکیکے نظم بوجھ رأفت موضع تحذیر مین سرہی یہہ رافت بھری تقریر مین + یعنے پہلے اپنے بندونکو ڈرا + پھر دکھایا راہ سے سوئے رجا + تاکہ رحمت کے بھی ہون امیدوار + مرنجاوین خوف سے سب ایکبار + جان لین یہہ بھی کہ وہ ہی مہربان + لطف فرماویگا ہمیشہ ناگہان + مہر ہی فرماویگا وہ ہی رؤف + نا امید اُسسے جو ہی ہی بیوقوف + ہمکو خود اوسنے کیا ہی شاد شاد + کہکے واللہ رؤف بالعباد قُلْ اِنْ کُنْتُمْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہو تم اے یہود اور نصاریٰ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ چاہتے ہو اللہ کو سمجھ لیجئے کہ اہل کتاب کہا کرتے تھے نحن ابناء اللہ واحباءہ حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل فرمائی کہ اگر تم دوست رکھتے ہو اللہ کو فَاتَّبِعُوْنِیْ پس متابعت کرو میری عیسے کو بندہ خدا کا اور رسول اوسکا کہو اور پسر خدا کا مت کہو شرک مت ہو یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ تو چاہیگا تمکو اللہ تعالیٰ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ اور بخشے واسطے تمھارے گناہ تمھارے وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اور اللہ سبحانہ بخشنے والا ہی ان لوگونکو کہ پیری پیروی کرینمین مضبوط ہین مہربان ہے اونپر ساتھ رحمت خاصہ کے بعضے مفسرین نے لکھا ہی کہ یہہ خطاب قریش کو ہی کہ کہا کرتے تھے کہ ہم تو نکو واسطے خدا کے دوست رکھتے ہین اور اونکی شفاعت کے نزدیک خدائے آسمانکے امیدوار ہین اونھونکو کہا کہ اگر اللہ کو دوست رکھتے ہو حبیب اوسکے کو مانو قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ کہہ فرمانبرداری کرو اللہ کی بیچ اوامر اور نواہی کے اور محمد رسول اللہ کی بیچ احکام شرع کے فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْکٰفِرِیْنَ پس اگر پھر جاؤ تم فرمانبرداری سے خدا اور رسول کے پس تحقیق اللہ تعالیٰ نہین چاہتا کافرونکو وضع مظہر کی موضع مضمر مین دلالت کرتی ہی کہ تولی اطاعت خدا اور رسول سے کفر ہی اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰٓی اٰدَمَ تحقیق اللہ نے برگزیدہ کیا آدم کو ساتھ تعلیم اسماء کے اور سجدہ ملائکہ کے اور ابوۃ انبیا اور اصفیا کے وَنُوْحًا اور نوح کو ساتھ درازی عمر کے اور ترتیب یعنے کے اور نسخ شریعت متقدمہ کے وَّاٰلَ اِبْرٰہِیْمَ اور نفس ابراہیم کو ساتھ خلت کے اور نجات آتش نمرود کے اور امامت آدمیونکے اور بنائے خانہ کعبہ کے یا آل ابراہیم کو کئی ہزار انبیا انکی آل مین سے مبعوث ہوئے خصوص خاتم انبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو انہین کی آل مین سے پیدا کیا کہ افضل سب موجوداتکے اور اعظم تمام مخلوقاتکے ہین وَاٰلَ عِمْرٰنَ اور آل عمران کو کہ موسیٰ اور ہارون تھے ساتھ رسالت اور تکلیم کے بعضے کہتے ہین کہ ابن عمران پدر مریم تھے پس آل عمران مریم اور عیسیٰ بھی ہوئے کہ برگزیدہ کیا اونکو حق تعالیٰ نے ساتھ قدس اور طہارت کے اور ساتھ کتاب اور رسالت کے عَلَی الْعٰلَمِیْنَ اوپر عالمونکے اونکے زمانونکے ذُرِّیَّۃًۢ بَعْضُہَا مِنْۢ بَعْضٍ اولاد ہی بعضے اونکے بعضون سے مراد فرزندان پسندیدہ ہین اباء برگزیدہ سے ذریتہ حال ہی آل ابراہیم سے اور آل عمران سے یا تمیز ہی یعنے اس حیثیت سے کہ ہر واحد دونون آلون سے ذریتہ ہی وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ اور

اللہ سننے والا ہی اقوال باطلہ یہود کے کہ کہتے ہین نحن ابنا اللہ واحبا ہ اور مزخرفات نصاریٰ کے کہ نبیرۂ عمران کو ابن اللہ کہتے ہین جاننے والا ہی اغراض فاسدہ اونکے کو اس واہیاتکے کہ جو بکتے ہین سمجھ لیجئے کہ یہود اصطفائے عیسےٰ کے اور نصاریٰ اصطفائے موسیٰ کے منکر ہین اور موسیٰ اور عیسیٰ دونون آل عمران ہین کہ موسیٰ پسر عمران ہی اور عیسیٰ پسر مریم بنت ابن عمران ہی حق تعالیٰ نے اوندونکی برگزیدگی بیان کی اور بطلان دونون فرقونکا ارشاد فرمایا اِذْ قَالَتِ امْرَاَةُ عِمْرٰنَ یاد کر ای حبیب میرے صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہا بی بی عمران کی نے کہ نام اوسکا بی حنہ تھا جب حاملہ ہوئی رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا ای پروردگار میرے تحقیق مینے نیاز کیا واسطے تیرے جو کچھ بیچ پیٹ میرے کے ہی آزاد کیا گیا قید تعلقات دنیا سے ناخاص تجھ ہی کو پرستش کرے اور خدمت مسجد تیر یکی کرے اُس وقتین خدمت بیت المقدس کی بزرگ جانتے تھے اور فرزندونکو واسطے اوس کام کے نذر کرتے تھے اور شریعت اونکی مین ادا کرنا اوس نذر کا کہ والدین کرتے تھے اولاد پر فرض تھا یہہ سنکر حنہ سے عمران نے کہا و یحک یہہ کیا ہی کہ کیا تو نے شاید تیرے پیٹ مین بیٹی ہو پھر وہ خدمت مسجد کی کیونکر بجالائیگی حنہ کی زبانسے جاری ہوا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ پس قبول فرما مجھ سے جو کچھ مین نے نذر کیا ہی تحقیق تو ہی سننے والا بات کا کہ نذر کے حق مین کہی ہی مین نے جاننے والا قصد میر یکا کہ سوا رضا تیر یکے نہین چاہا مین نے سمجھ لیجئے کہ پہلی آیتین برگزیدگی آل عمران کی ارشاد کی اور اس آیتین قصہ آل عمران کا فرمایا اور عمر انمین اختلاف ہی کہ کونسے عمران تھے اگر عمران باپ حضرت موسیٰ کے کہئے تو مراد عالمین سے عالمین زمانہ اونکے ہین جیسے ترجمہ مین گذرا ہی اور اگر عمران سے غیر اونکے کہئے تو درمیان اُن عمران اور حضرت موسیٰ کے باپکے کئی عمران تھے بقول ابن عباس رضی اللہ عنہ ایکہزار آٹھ برس کا فاصلہ ہی پس عالمین سے مراد عام ہی اور آل کی آٹھ معنی آتی ہین تا بعونکی خویشون کی فرزندکی اہل خانہ کی اہل دین کی سرابکی جو خیمہ کی فَلَمَّا وَضَعَتْهَا پس جب جنا اوسکو ضمیر طرف نذیر کے ہی یا عاید طرف مافی بطنی کے ہی بتاویل تسمیہ یا باعتبار تانیث حال قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَا اُنْثٰی کہا عذر اور حسرت سے ای پروردگار میرے تحقیق مین جنی اوسکو لڑکی وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہی جو کچھ جنا بکر کی قرأت مین وضعت ہی بصیغہ متکلم لے وَلَیْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰی کہا حنہ نے اور نہین مرد کہ مانگا تھا مین نے واسطے خدمت مسجد کے مثل عورتکے کہ دی تو نے وَاِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ اور تحقیق مین نے نام رکھا اوسکا مریم یعنی مریم کی اُن کی زبانمین امت اللہ کی ہین یعنے لونڈی خدا کی وَاِنِّیْ اُعِیْذُهَا بِكَ اور تحقیق مین نے پناہ دی اوسکو ساتھ تیرے وَذُرِّیَّتَهَا اور اولاد اوسکی کو مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ وسوسہ دیو سرکش راندے ہوئے کے سے یا مس شیطان الرجیم کے سے برکت دعائے حنہ سے حقتعالیٰ نے مریم اور عیسیٰ کو مس شیطان سے محفوظ رکھا چنانچہ حدیث شریف مین ہی کہ جو شخص پیدا ہوتا ہی شیطان اوسے مس کرتا ہی وقت ولادت کے اسیواسطے وہ رونا ہی مگر مریم اور عیسیٰ کو نہین مس کیا فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ پس قبول کیا مریم کو پروردگار اوسکے نے ساتھ قبول اچھے کے واسطے خدمت خانہ کے وَاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا اور اُگایا اسکو اُگانیکو نشو و نما نیک کہ پرورش فرمائی ساتھ صلاح و عصمت کے لکھا ہی کہ جب نو برس کی ہوئین عبادتمین سب پر غالب ہوگئین سمجھ لیجئے کہ جب حضرت مریم پیدا ہوئین تو اونکی مان نے اونھین بیت المقدس مین لیجاکر واونکے احبار سے کہا کہ نذر کئی گئی کو کہ خدا بسحانہ کی ہی بزرگوار نے انکی قبول کرنیمین رغبت کی ہر ایک چاہتا تھا کہ مین پالون اور اپنے سر پر بوجھ اوسکی پرورش کا لون آخر قرعہ ڈالا بنام حضرت زکریا علیہ السلام پڑا حضرت زکریا پر کفالت مریم مقرر ہوئی وَكَفَّلَهَا زَكَرِیَّا اور سونپ دی حق تعالیٰ نے مریم زکریا کو اور کفلہا مخفف بھی قرأت ہی اس تقدیر پر فاعل زکریا ہی یعنے زکریا نے تربیت اسکی اوپر اپنے لی پس زکریا مریم کو اپنے گھر لے گئے اور اونکے دودھ پلانیکو دائی مقرر کئی جب لڑکپن سے نکلین مسجد مین لائی اور بالاخانہ بنا کر اوسمین رکھا جب خبرگیری اونکی سے فارغ ہوتے تھے تو بالاخانیکو مقفل کر کنجی اپنے پاس رکھتے تھے اور حفاظت مین اونکی نہایت کوشش کرتے تھے یہانتک کہ حضرت مریم بڑی ہوئین اور انوار ولایت کے اور صفحات احوال اونمیکے لایح ہوئے كُلَّمَا دَخَلَ عَلَیْهَا زَكَرِیَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا جب جاتا اوپر مریم کے زکریا بالاخانہ مین پاتا نزدیک اسکے

رزق جاڑونکا میوہ گرمی مین اور گرمی کا جاڑونمین جب کئی بار یہہ معاملہ دیکھا قَالَ یٰمَرْیَمُ اَنّٰی لَكِ هٰذَا کہا زکریا نے ایمریم کہان سے آیا واسطے تیرے یہہ میوہ خلاف موسم کے قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ کہا مریم نے یہہ رزق کہ دیکھتا ہی تو تردیک سے اسکے ہی اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ تحقیق اللہ تعالی رزق دیتا ہی جسے چاہے بے شمار ازجہت کثرت یا بغیر استحقاق مرزوق بحر امواج مین لکھا ہی کہ ہنگام قحط مین ایکدن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو خبر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے گرسنگی کی پہنچی یہہ بہت کڑھین اور دو قرص نان اور پارۂ گوشت طبق مین رکھہ حضور نبوی مین پہنچین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دہ خوان کا خوان لئے ہوئے حضرت فاطمہؓ کے گھر چلے آئے فاطمہؓ نے جو خوان کھولا نان اور گوشت سے بھرا دیکھا تعجب کیا پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ ای بیٹی میری جانتی ہی کہ یہہ طعام کہان سے آیا ہی حضرت فاطمہؓ نے عرض کیا یہہ نزدیک اللہ کے سے ہی تحقیق اللہ رزق دیتا ہی جسے چاہتا ہی بیشمار یعنے وہی جواب دیا جو مریم نے زکریا کو دیا تھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا الحمد للہ شکر ہی اُس خدا کو کہ کیا تجھے مشابہ یہہ سیدۃ النسا بنی اسرائیل کے پھر پیغمبر خدا نے امیر المومنین علی اور حسن اور حسین اور جمیع اہل بیت کو بلایا رضی اللہ عنہم اجمعین سب اس طعام سے سیر ہوئے اور وہ جسقدر تھا اتنا ہی رہا بعد اوسکے حضرت فاطمہؓ نے ہمسایون کو بانٹ دیا هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِیَّا رَبَّهٗ اوسجگہہ کہ زکریا نے میوے تازے دیکھے باوجود بڑھاپے کے شوق اون کو فرزند کا ہوا پکارا زکریا نے پروردگار اپنے کو اوسی بالاخانے پر بہ مالک عبادت حال سے ہی یا مکان سے یعنے نزدیک اس حال کے یا اسجگہہ کے پکارا قَالَ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً کہا ای پروردگار میرے بخش واسطے میرے نزدیک اپنے سے اولاد پاکیزہ ۔ آلایش گناہ سے اِنَّكَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ تحقیق تو کرم سے سنتا ہی دعا اور اجابت کرتا ہی اوسکی فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ پس پکارا اوس کو فرشتون نے کہتے ہین کہ ندا کرنیوالے فقط جبرئیل تھے واسطے تعظیم کے بصیغہ جمع لائے ہین وَهُوَ قَآئِمٌ یُّصَلِّیْ فِی الْمِحْرَابِ اور حالانکہ زکریا علیہ السلام کھڑے نماز پڑھتے تھے بیچ محراب کے یعنے بالاخانیکے کہ مریم کو جہان رکھا تھا اور پکارا یہہ تھا کہ اَنَّ اللّٰهَ یُبَشِّرُكَ بِیَحْیٰی تحقیق اللہ تعالی بشارت دیتا ہی تجھ کو ساتھ فرزند کے کہ نام اوسکا یحیی ہی سمجھ لیجئے کہ یحیی مشتق ہی حیا سے یا ماخوذ ہی حیات سے کہ نام پدر کا اُنسے زندہ ہوا یا دین پدر نے زندگی پائی روایت ہی کہ یحیی علیہ السلام کی عصمت یہانتک تھی کہ کبھی شہوت اور ہوا عقل پر اونکے غالب نہین ہوئی اور جبتک عقل مغلوب نہین ہوتی گناہ نہین سرزد ہوتا اور یہہ پیغمبر تھے یکتا علم مین ورع مین صلاحیت مین بعضون نے کہا ہی کہ حضرت یحیی کی مان اور حضرت عیسے کی مان دونون بہنین تھین امام زاہدی نے کہا ہی کہ حدیث مین آیا ہی جب حاملہ ہوئین مان یحیی کی ساتھ یحیی کے اور عیسے کی ساتھ عیسے کے تو ایکروز ایک موضع مین دونون مقابلہ بیٹھی تھین پس سجدہ کیا یحیی نے پیٹ مین مان کے طرف عیسی کے پھر اُم یحیی نے بھی یہی عمل کیا ساتھ ام عیسی کے اور کہا کہ بشارت ہو تجھے کہ تیرے پیٹ مین جو ہی وہ افضل ہی اوس سے جو میرے پیٹ مین ہی اُسوقتین سجدہ تحیت کا مشروع تھا واسطے عظما کے مُصَدِّقًۢا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ درآن حالیکہ یہہ فرزند مانیوالا ہی اور ایمان لانیوالا ہی ساتھ عیسے علیہ السلام کے کہ کلمہ ہی اللہ سے لکھا ہی کہ اوّل حضرت عیسے علیہ السلام پر ایمان حضرت یحیی علیہ السلام ہی لائے تھے اور صفت حضرت یحیی علیہ السلام کی یہہ ہی کہ وَسَیِّدًا وَّحَصُوْرًا اور سردار ہی علم مین حلم مین تقوی مین طہارتمین اور نبی ہی عورتونسے اور بازرکھنیوالا ہی اپنے نفس کو لہو اور لعب سے امام شافعی اس آیت سے نکالتے ہین کہ خلوت واسطے عبادت کے بہتر ہی نکاح سے کہ اللہ تعالی نے صفت یحیی مین حصور افرمایا ہی اور امام اعظم صاحب کی طرف سے جواب یہہ ہوسکتا ہی کہ مدح ساتھہ ایک چیز کے منافی افضلیت غیر کی نہین ہوتی چنانچہ کوئی علم ظاہر کی تعریف کرے تو فضل اوسکا علم باطن پر نہین ثابت ہوتا یا مدح اغنیا مستلزم فضل فقرا نہین ہوتی قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ والد سید تھے وہ علم مین اور عبادتمین اور ورع مین اور تمام پیغمبرونمین یحیی کو مخصوص بنام سیّد فرمایا اسواسطے کہ ہمیشہ سید رہتے وہ اپنے نفس پر کہ اونسے کبھی زلت نہین ہوئی بخلاف اور پیغمبرونکے چنانچہ حدیث مین ہی اور اسی طرح ہمارے پیغمبر سے بھی ہرگز نہین ہوئی وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی وَنَبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ اور نبی ہی صالحون سے کہ باپ دادا اوسکے صالحین

ہین جب زکریا علیہ السلام کو ایسے فرزند کی بشارت دی قَالَ رَبِّ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ کہا زکریا نے ای پروردگار میرے کیونکر ہوگا واسطے
میرے لڑکا وَقَدْ بَلَغَنِیَ الْکِبَرُ اور تحقیق پہنچا ہی مجھ کو بڑھاپا وَامْرَاَتِیْ عَاقِرٌ اور بی بی میری ایتساع بانجھ ہی پس ہین اولاد دے گا
قَالَ کَذٰلِکَ اللّٰہُ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ کہا اللہ نے یا جبرئیل نے بامر اللہ ایسطرح اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہی موافق عادت کے اور خلاف عادت کے یعنے
اسی پیر مین اولاد دیگا تمھین قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْ اٰیَۃً کہا زکریا نے ای پروردگار میرے مقرر کر واسطے میرے نشانی کہ جس سے بیٹا
ہونا حمل ایتساع سے معلوم ہو قَالَ اٰیَتُکَ اَلَّا تُکَلِّمَ النَّاسَ کہا جبرئیل علیہ السلام نے کہ حق سبحانہ فرماتا ہی کہ نشانی تیری یہہ ہی کہ نہ بول
سکے تو لوگونسے ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ اِلَّا رَمْزًا تین دنرات مگر اشارت سے چشم وابرو کے وَاذْکُرْ رَّبَّکَ کَثِیْرًا اور یاد کر پروردگار اپنے کو بہت
وَسَبِّحْ بِالْعَشِیِّ وَالْاِبْکَارِ اور تسبیح کہہ اسکی شام کو اور صبح کو باقی قصہ زکریا علیہ السلام کا سورۂ مریم مین آویگا انشاء اللہ تعالیٰ وَاِذْ
قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ اور یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوسوقت کو کہ کہا فرشتون نے یا جبرئیل نے اور جبرئیل کو بجمع یاد کیا اسواسطے کہ یہہ تنہا
کبھی نہ آیا نہ گیا ہی چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی فانہ لیسلک من بین یدیہ ومن خلفہ رصدا لیعلم یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰکِ ایمریم تحقیق
اللہ تعالیٰ نے برگزیدہ کیا تجھکو واسطے عبادتکے یا قبول کیا تجھکو ساتھ خدمت کے یا پرورش فرمائی تیری ساتھ عصمت کے وَطَهَّرَکِ اور
پاک کیا لوث شرک سے یا اون قاذورات سے کہ عورتونکو ہوتی ہین مثل حیض اور نفاس کے یا خصائل ذمیمہ سے اور عادات قبیحہ سے وَاصْطَفٰکِ
عَلٰی نِسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ تکرار واسطے تاکید کے ہی یعنے بے شبہ برگزیدہ کیا تجھکو اوپر بی بیون عالمونکے کہ تجھے بغیر شوہر کے فرزند دیا اور ساتھ نفخۂ
جبرئیل کے مخصوص کیا یٰمَرْیَمُ اقْنُتِیْ لِرَبِّکِ وَاسْجُدِیْ وَارْکَعِیْ مَعَ الرّٰکِعِیْنَ ای مریم فرمانبرداری کیا کر واسطے پروردگار اپنے کے اور
سجدہ کیا کر اور رکوع کیا کر ساتھ رکوع کرنیوالون کے سمجھ لیجیے کہ حضرت مریم کو حکم تھا کہ نماز بجماعت پڑھین ساتھ اخبار بیت المقدس کے
ذٰلِکَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهِ اِلَیْکَ یہہ چیزین ہین کہ ان آیات شریفہ مین مریم اور زکریا اور یحییٰ کے بیان مین فرمائین اخبار غیب سے ہین
کہ واسطے اظہار معجزے تیرے کی وحی کرتے ہین ہم اوسکو طرف تیرے وَمَا کُنْتَ لَدَیْهِمْ اور نہ تھا تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک اخبار بیت المقدس
کے اِذْ یُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ جب ڈالتے تھے قلمون اپنے کو واسطے قرعہ کے جوے اردنمین تاکہ جانین اَیُّهُمْ یَکْفُلُ مَرْیَمَ کون اونمین سے پالے
مریم کو وَمَا کُنْتَ لَدَیْهِمْ اِذْ یَخْتَصِمُوْنَ اور نتھا تو پاس اونکے جب جھگڑتے تھے واسطے پالنے مریم کے سمجھ لیجیے کہ جب مریم کو اونکی مان بیت المقدس
مین لاکر نذر کرگئین تو سب بزرگ وہان آکے آپسمین جھگڑنے لگے ہر ایک چاہتا تھا کہ مین پالون آخر کو قرعہ ڈالا اسطرحسے کہ ہر ایک نے اپنے
اپنے لکھنے کی قلم کہ جس سے تورات لکھا کرتے تھے جاکر کنارے نہرونکے دریا مین ڈالے اور کہا کہ جسکی قلم پانی پر تیرے وہی پالے حضرت زکریا کی
قلم تیرنے لگی اونھون نے مریم کو واسطے پرورش کے لیا وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰہَ یُبَشِّرُکِ بِکَلِمَۃٍ مِّنْهُ دوسری یاد کر ای محمد صلی اللہ
علیہ وسلم جسوقت کہا فرشتون نے یا جبرئیل نے ایمریم تحقیق اللہ تعالیٰ خوشخبری دیتا ہی تجھکو ساتھ ایکبات کے اپنی طرفسے مراد اس سے حضرت عیسےٰ
ہین اور اونکو کلمہ اسواسطے کہا کہ ساتھ کلمۂ کن کے پیدا ہوئے بے پدر اور اگرچہ تمام عالم بنی آدم بواسطہ اسی کلمہ کے پیدا ہوا لیکن یہہ سبب متعارف
کہ بن باپکے ہون مفقود ہی اس جہت سے انکے حق مین ظہور کلمۂ اتم اور اکمل ہی اسْمُهُ الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ نام اوسکا مسیح عیسےٰ بیٹا
مریم کا ہی سمجھ لیجیے کہ مسیح لقب ہی اور عیسیٰ اسم اور ابن مریم کنیت اور تقدیم لقب کی اسم پر واسطے تعظیم کے ہی اور مسیح زبان عبرانی مین مسیحا
کی معنی مین ہی یعنے مبارک اور بعضے کہتے ہین کہ مسیحا مشتق سیاحت سے ہی واسطے کثرت سیاحت کے مسیح اونکو کہا بعضے کہتے ہین کہ فعیل بمعنی
فاعل ہی یہان بخلاف دجال کے کہ مسیح بمعنی ممسوح ہی وہ ان ای ممسوح احد العینین وَجِیْهًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ آبرو والا ہیج دنیا کے
اور آخرت کے سمجھ لیجیے کہ وجاہت دنیا کی باعتبار طاعت کے ہی یا نبوت کے ہی یا بن باپکے پیدا ہونیکے ہی یا آسمان پر جانیکے ہی یا واسطے
نصرت دین محمدی کے ہیج آخر زمانکے یا بقتل دجال ہی اور وجاہت آخرت کی باعتبار شفاعت ہی یا علو درجات وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ اور
مقربین سے بکرامت خدا وَیُکَلِّمُ النَّاسَ فِی الْمَهْدِ اور باتین کریگا یہہ فرزند لوگونسے ہیج گود تیرے کہ بمنزلہ جھولیکے ہی یا جھولنی کے

دونمین بیچ جھولیکے یعنے بچپن مین وکھلا اور اوسوقت ادھیر ہوگا یعنے باتین کریگا حالت کھولت مین تبلیغ شریعت وَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ اور انبیاؤن سے ہی صالح اسم انبیا ہی چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی کل من الصالحین قَالَتْ رَبِّ کہا مریم نے ازروئے استفہام یا بطریق استعظام اے پروردگار میرے اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ وَلَدٌ کسطرح ہوگا واسطے میرے بچا وَلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ اور حال یہہ ہی کہ نہین ہاتھ لگایا مجھکو کسی آدمی نے اور یہہ خلاف عادت کے ہی کہ بغیر شوہر کے عورت سے بچا ہو قَالَ کَذٰلِکِ اللّٰہُ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ کہا جبرئیل علیہ السلام نے اسیطرح کہ تو ہی بغیر مس کئے مرد کے اللہ پیدا کرتا ہی جو چاہتا ہی اِذَا قَضٰٓی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ جب مقرر کرتا ہی کچھ کام کو پس سوا اوسکے نہین کہ کہتا ہی واسطے اوس چیز کے کہ علم مین اوسکے ہی ہوپس ہوجاتا ہی زاہد مین لکھا ہی کہ جہان کہین کلام اللہ مین یہہ آیت ہی ارادہ کیا ہی ساتھ اوسکے خلق عیسے کا یا ایجاد قیامت کا نہ غیر اور مفسرین نے لکھا ہی کہ یہہ لفظ اخبار ہی سرعت تکون اشیا سے ساتھ تکوین کے یعنے ایک تکمین پیدا کرنا خلق کا اوسپر کچھہ دشوار نہین جیسا کہ وہ قادر ہی اشیا کے پیدا کرنے پر ساتھہ اسباب اور مواد کے ویسا ہی وہ قدرت والا ہی کہ بے اسباب اور مواد کے پیدا کرے ۵ اسباب و مواد پر ہی کیا حصر + بے آلہ بنائے ہی وہ سو قصر + وَیُعَلِّمُہُ الْکِتٰبَ اور سکھاویگا اللہ اوسکو لکھنا وَالْحِکْمَۃَ اور علم حلال اور حرام کا کہ حکمت شریعت ہی وَالتَّوْرٰىۃَ اور تعلیم فرماویگا اوسکو تورات وَالْاِنْجِیْلَ اور انجیل اور تخصیص اندو کتابونکی واسطے فضیلت کے ہی وَرَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اور کریگا اوسکو پیغمبر طرف فرزندان یعقوب کے لکھا ہی کہ اول انبیا بنی اسرائیل سے یوسف تھے اور آخر عیسے ع پس کلام کرینگے عیسی علیہ السلام ساتھہ بنی اسرائیل کے اَنِّیْ قَدْ جِئْتُکُمْ بِاٰیَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ یہہ کہ تحقیق مین تحقیق آیا ہون مین تمھارے پاس ساتھہ ایک نشانی کے پروردگار تمھارے سے اور وہ نشانی گواہی میری پیغمبر کی ہی سمجھہ لیجئے کہ مراد نشانی سے جنس ہی نہ فرد اسواسطے کہ نشانیان پانچ مذکور ہین اول نشانی اَنِّیْٓ اَخْلُقُ لَکُمْ مِّنَ الطِّیْنِ کَھَیْئَۃِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْہِ فَیَکُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰہِ یہہ کہ تحقیق مین بناتا ہون واسطے تمھارے مٹی سے مانند شکل مرغ کے پس پھونکتا ہون بیچ اوسکے پس ہوجاتا ہی وہ مٹی کا پتلا بنا ہوا جانور زندہ آوازکنندہ ساتھہ حکم خدا کے سمجھہ لیجئے کہ جگیدر یہہ مٹی کے بناتے تھے اور اونمین پھونکتے تھے زندہ ہوکر آسمانکو اڑھ جاتے تھے اور جب نظر سے لوگون کی غائب ہوجاتے تھے تو مکر زمین پر گر پڑتے تھے اور دوسری نشانی یہہ ہی وَاُبْرِئُ الْاَکْمَہَ اور چنگا کرتا ہون پیٹ کے اندھے کو اور تیسری نشانی یہہ ہی وَالْاَبْرَصَ اور اچھا کرتا ہون داغ سفید والیکو اور چوتھی نشانی یہہ ہی وَاُحْیِ الْمَوْتٰی اور زندہ کرتا ہون مردیکو بِاِذْنِ اللّٰہِ ساتھہ امر اللہ کے تکرار اس کلمہ کا واسطے دفع توہم الوہیت کے ہی اسواسطے کہ مردیکا جلانا اللہ ہی کا کام ہی مفسرین نے لکھا ہی کہ عیسے نے چار مردے جلائے ایک اونمین سے سام بن نوح تھا کہ قریب چار ہزار برس کے اوسکی موتکو گذرے تھے اور نشانی پانچوین یہہ ہی وَاُنَبِّئُکُمْ بِمَا تَاْکُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِکُمْ اور خبر دیتا ہون تم کو ساتھہ اوس چیز کے کہ کھاتے ہو تم اور جو کچھہ ذخیرہ کرتے ہو تم بیچ گھرون اپنے کے اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ تحقیق بیچ اوسکے یعنے بیچ ان پانچ معجزونکے لَاٰیَۃً لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ البتہ نشانی ہی واسطے تمھارے اور دلالت اور پر صدق مدعا میرے اگر ہو تم ایمان والے اس معجزے پر اور میرے پیغمبری پر وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىۃِ اور آیا ہون پاس تمھارے بیچ کرنیوالا واسطے اوس چیز کے کہ آگے میرے ہی تورات موسی علیہ السلام سے اور ہون تقریر کرنیوالا اشتباہات اوسکیکا ہون وَلِاُحِلَّ لَکُمْ بَعْضَ الَّذِیْ حُرِّمَ عَلَیْکُمْ اور دوسرے اسواسطے آیا ہون تو کہ حلال کرون مین واسطے تمھارے بعضے وہ چیز کہ شریعت موسوی مین حرام کئی گئی ہی اوپر تمھارے جیسے چربی اونٹ کی اور گائے کی اور بعضے مرغ اور مچھلی اور تعظیم شنبے کی اوٹھادون وَجِئْتُکُمْ بِاٰیَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ اور آیا ہون تمھارے پاس ساتھہ نشانی کے پروردگار تمھارے سے مراد آیات سے معجزات اور دلائل ہین اور لفظ واحد کے لانیمین تنبیہ ہی اوسپر کہ تمام معجزات اور دلائل حکم ایک آیت کا رکھتے ہین فَاتَّقُوا اللّٰہَ پس ڈرو اللہ سے بیچ مخالفت میری کے وَاَطِیْعُوْنِ اور کہا مانو میرا دعوت حق مین اِنَّ اللّٰہَ رَبِّیْ وَرَبُّکُمْ فَاعْبُدُوْہُ تحقیق اللہ پروردگار میرا اور پروردگار تمھارا ہی پس عبادت کرو اوسکو ھٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ یہہ ہی راہ سیدھی

پہنچانیوالی منزل مقصود کو سمجھ لیجئے کہ جب جبرئیل نے بی بی مریم کو بشارت دی اللہ کیطرف سے بیٹے کی اور بی بی مریم نے کہا کہ کیونکر ہوگا بیٹا کہ مجھے مس کسی مرد نے نہین کیا تو جبرئیل نے کہا کہ اسیطرح خدا پیدا کرتا ہی جو چاہتا ہی پھر جبرئیل نے اونکے گریبا نمین پھونکا کہ یہہ حاملہ ہوگئین حضرت زکریا نے جو آکے دیکھا جنس بچے کی اونکے پیٹ مین معلوم کی ڈرے اور اپنی بی بی سے آکر کہا کہ بڑی بدنامی ہی مریم حاملہ ہوگئی اونکی بی بی نے کہا اوسے یہان لے آؤ حضرت زکریا مریم کو اپنے گھر لیگئے جب مریم اور بی بی حضرت زکریا ایک جگہہ بیٹھین تو زکریا کی بی بی نے مریم سے کہا کہ فرزند میرے پیٹ کا فرزند تیرے پیٹ کے کو سجدہ کرتا ہی تو بہتر ہی عورتون مین اور حمل تیرا افضل حملونسے ہی پھر اتہام خطا ہی پھر اسبات کی حضرت زکریا کو خبر کی حضرت زکریا نے کہا کہ سوا میرے اور کوئی اس پاس نہین جاتا تھا مین ڈرتا ہون کہ تہمت مجھپر نہ آئے القصہ جب مریم کو درد زہ ہوا تو خلق سے دور چلی گئین اور مارے شرم کے کہتی تھین کہ کاشکے پہلے اس سے مرجاتی بحر مواج مین لکھا ہی کہ حضرت یوسف بن یعقوب بن ماٹان چچا کی بیٹی مریم کی تھی اور بھائی کی بیٹی عمران کی جب حضرت یوسف کو خبر حمل مریم کی پہنچی چاہا کہ مار ڈالین فرشتے نے آکر کہا کہ مریم بغیر شوہر غیب سے حاملہ ہوئی ہی اور روح پاک اوسمین پھونکی ہی اوسے نگاہ رکھہ پھر بھی یہہ اس ارادے سے باز نہ آئے تا آنکہ حضرت عیسے علیہ السلام بزیر درخت خرمائے خشک پیدا ہوئے جبرئیل نے کہا کہ اس درخت خشک کو ہلاؤ میوہ تر گریگا ایسا ہی ہوا پھر حضرت یوسف نے بی بی مریم کو چھپا رکھا جب چالیس روز گذرے اور عجائبات قدرت خدا مشاہدہ کئے تو قوم مین لے آئے لوگونے دیکھکر کہا کہ اے مریم باپ تیرا بدکار نہ تھا اور مان تیری بھی مطلق بدکار نتھی تو نے یہہ کیا کیا بی بی مریم نے اشارت طرف بچے کے کی کہ اس سے پوچھہ لو حضرت عیسے علیہ السلام گویا ہوئے کہ انی عبد اللہ اتانی الکتاب وجعلنی نبیا وجعلنی مبارکا اینما کنت واوصانی بالصلوۃ والزکوۃ مادمت حیا الی قولہ ویوم ابعث حیا پھر چپ ہوگئے سنکر بعد اوسکے تیس برس مین تبلیغ وحی فرمائی معنی ویکلم الناس فی المہد وکہلا کی اس سے عبارت ہی لکھا ہی کہ اس زمانے مین کوئی خوشنویس اُن جیسا نہ تھا اور علم اونکو ایسا تھا کہ جب مکتب خانہ مین اونکو پڑھنے کیواسطے بٹھایا معلم نے کہا بسم تو اونھون نے کہا اللہ اسنے کہا الرحمن تو اونھونے کہا الرحیم غرض جو وہ پڑھاتا اُس سے آگے عبارت پڑھ دیتے جب معلم نے کہا ابجد تو اونھونے کہا معنی ابجد کی کیا ہین معلم نے کہا مین نہین جانتا حضرت عیسی نے کہا الف الائے خدا اور باہائے خدا اور جیم جلال خدا اور دال دوام خدا ہی معلم نے حیران ہوکر کہا کہ مجھہ سے زیادہ ہوا وسے کیا پڑہاؤن بی بی مریم نے کہا معلم سے کہ عیسی کو مکتب مین بٹھلائے تو رکھوا سنے کہا بہتر حضرت عیسی اونہان بیٹھے رہتے تھے اور جو لڑکے کھا آتے تھے وہ بتا دیتے تھے اور جو مائین اُنکی اُنکیواسطے ذخیرہ کرتی تھین وہ بتا دیتے تھے اور جب کلان سال ہوئے تو اور معجزے ظاہر ہوئے چنانچہ پیچھے مذکور ہین وہ سب ظاہر ہونے لگے اور تیس برس کی عمر مین دعوت خلق کو فرمانے لگے فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ پس جب دیکھا حضرت عیسے نے یہود سے کفر سمجھہ لیجئے کہ کفر اُنکا یہہ تھا کہ جب دعوت کرنے لگے حضرت عیسے علی نبینا وعلیہ السلام تو مشورہ کیا یہودون نے کہ اونکو مار ڈالین یہہ ولایت شام سے مصر کو چلے گئے کنارے دریائے نیل کے ایک جماعت صیادونکی دیکھی کہ مچھلیان پکڑتے تھے اونھونے کہا کہ آؤ اس سے بہتر صیادی کرین صیادون نے کہا کہ وہ کیا ہی فرمایا حضرت عیسے نے کہ دام توحید کا لیجہ لوحید مین ڈالین کہ یہہ شکار ماہی ہی اور وہ شکار کما ہی ؎ پس کنارہ جو ہو کیون یہانسو ہو ماہی دام مین + لاؤ ای صیاد عرفان الٰہی دام مین + معالم مین لکھا ہی کہ حضرت عیسے نے کہا کہ آؤ تا لوگون کو صید کرین صیادون نے کہا تم کون ہو اونھون نے کہا مین عیسے بیٹا مریم کا بندہ اللہ کا اور رسول خدا کا ہون وہ ایمان لائے اونپر بعد اوسکے عیسے علی نبینا وعلیہ السلام نے قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ کہا کون ہی مدد دینے والا مجھہ کو تم مین سے اِلَى اللّٰهِ طرف کار خدا کے تا وقتیکہ نصرت الٰہی پہنچے قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ کہا حواریون نے یعنے صیادون نے کہ ایمان لائے تھے سمجھہ لیجئے کہ حواریون عرب مین سفید چیز بے داغ کو کہتے ہین جیسے سفید کپڑا یا سفید میدہ کہ اور کچھہ اوسمین ملا ہوا نہو اسیواسطے دھوبیون کو کہتے ہین اور یہان مراد مسلمان ہین کہ صاف ستھرے دھوئے دھائے کفر سے شرک سے ہین اور باخلاص خدا اور رسول پر ایمان لاکر روشن اور نورانی ہوئے ہین اونھون نے

جواب عیسےٰ علیہ السلام مین کہا کہ نحن انصار اللہ ہم ہین مدد دینے والے دین خدا کے آمنا باللہ ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے واشہد بانا مسلمون اور تو اے عیسیٰ علیہ السلام شاہد رہ ساتھ اسکے کہ ہم مطیع ہین دین خدا کے پھر دعا کی اونھون نے ربنا امنا بما انزلت واتبعنا الرسول اے پروردگار ہمارے ایمان لائے ہم ساتھ اوس چیز کے کہ نازل کی تو نے یعنے انجیل اور پیروی کی ہم نے رسول کی یعنے عیسےٰ کی فاکتبنا مع الشاھدین پس لکھہ ہمکو ساتھ قلم کرم عمیم کے بیچ جریدہ احسان قدیم کے ساتھ گواہونکے یعنے جمع کر ساتھ اُن لوگونکے کہ شاہد ہین وحدانیت تیرے کے اور تصدیق کی ہی پیغمبرونکی تیرے مراد شاہدین سے امت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی اور معنی دعاے حواریونکی یہہ ہین کہ ہمین اور امت محمدیہ کو جمع کر کہ برکت پیغمبر آخر زمانسے امت اونکی افضل تمام امتونکی ہی اور وہ پیغمبر نور اول ہین کہ آخر بظہور آوینگے سچ ہی کہ بحکم نحن الآخرون السابقون حلوای پسین و شہد اول ہین ۵ سب رسولونمین جو ہووے خوب تر اُمت اوسکی کیون نہو محبوب تر + ومکروا اور مکر کیا اونھونے کہ عیسےٰ علیہ السلام سے کفر کیا تھا سمجھہ لیجیے کہ مکر اونھونے اسطرحسے کیا کہ لوگون کو ورغلان کر بھیجا کہ عیسےٰ علیہ السلام جہان ہون فریب سے مار ڈالو اونھون نے حضرت عیسےٰ کو پکڑکر قید کیا رانکو حجرہمین بند کر کے تمام رات گرداوسکے چوکی دیتے رہے صبحکو مہتر اپنے کو کہ یہود انام تھا کہا کہ حجرہمین جاکر عیسےٰ کو نکالو وہ جو اندر گیا حضرت عیسےٰ کو نپایا کہ حق تعالیٰ نے حضرت عیسےٰ کو رانکو آسمانپر پہنچایا تھا یہہ تمام حجرہ ڈھونڈھکر جب باہر نکلنے لگا تو حق سبحانہ نے اوسکی شکل مشابہ عیسیٰ کے کر دی جب باہر آیا لوگون نے مار ڈالا ہر چند کہتا رہا کہ مین یہود ا ہون عیسےٰ مجھے نہین ملے مگر کسینے نہ مانا دار پر کھینچکر تیر باران کیا ومکر اللہ اور جزا مکر کی دی اللہ نے کہ اونھونے اپنے یار اور سردار کو کس خواری اور ذلت سے مارا واللہ خیر الماکرین اور خدا بہتر جزا دینے والون کا ہی مکر کرنیوالون کو اذ قال اللہ یا عیسیٰ انی متوفیک یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہا اللہ نے اے عیسیٰ تحقیق مین بھر لینے والا ہون تجھہ کو بیچ دنیا کے ورافعک الی اور اٹھانیوالا ہون طرف اپنے یعنے بالای آسمان بمقربین ملائکہ ومطہرک من الذین کفروا اور پاک کرنیوالا ہون تجھہ کو اور نجات دینے والا ہون تجھکو اون لوگونسے کہ کافر ہوئے یعنے قصے اور مکرونکے سے جو کافر ہوئے تجھہ سے وجاعل الذین اتبعوک اور کرنیوالا ہون ان لوگونکو کہ پیروی کرین تیری یعنے امت تیری سے فوق الذین کفروا الی یوم القیمۃ اوپر اون لوگونکے جو کافر ہوئے دن قیامت تک یعنے زبردست کرونگا تیری امت کو یہود پر تا قیامت سمجھہ لیجیے کہ ترسا یہود پر غالب رہینگے قیامت تک ثم الی مرجعکم پھر طرف میری ہی بازگشت تم سب کی یعنی عیسےٰ کی اور متابعین اور منکرین اوسکی فاحکم بینکم فیما کنتم فیہ تختلفون پس حکم کرونگا ساتھ راستی کے درمیان تمھارے بیچ اوس چیز کے کہ تھے تم بیچ اوسکے اختلاف کرتے سمجھہ لیجیے کہ یہود موسیٰ کے معتقد ہین اور عیسیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر ہین اور نصاریٰ عیسیٰ کی تصدیق کرتے تھے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نہین ایمان لائے اور ثالث ثلثہ کے قائل ہین اور مومنین کہتے ہین کہ اللہ ایک ہی اور موسیٰ اور عیسیٰ اور حبیب اللہ صلی اللہ علیہم سب فرستادہ خدا ہین ساتھ حق کے پس حق تعالیٰ نے فرمایا کہ موافق اون گروہونکے حکم فرماؤنگا فاما الذین کفروا فاعذبھم عذابا شدیدا پس جو لوگ کہ کافر ہوئے ہین یعنے یہود اور نصاریٰ پس عذاب کرونگا انکو بانواع عقوبت عذاب سخت فی الدنیا بیچ دنیا کے ساتھ قتل کے اور اسیر کرنیکے اور برده بنانیکے اور جزیہ دلوانے کے والاخرۃ اور بیچ آخرت کے ساتھ طرح طرح کے عذابونکے اور ہمیشہ رکھنے بیچ دوزخ کے وما لھم من ناصرین اور نہین واسطے اون کافرونکے مدد دینے والون سے بیچ موقوف کرنے عذابکے یا کم کرنے کے واما الذین امنوا وعملوا الصلحت اور جو لوگ کہ ایمان لائے یعنے امت محمدیہ صلی اللہ علیہم وسلم اور عمل کئے اچھے فیوفیھم اجورھم پس پورا دونگا اونکو ثواب اونکا پورا دیگا اونکو اجر اونکا بیچ دنیا کے ساتھ نیکنامی کے اور آخرتمین ساتھ درجات جنات کے اور دیدار پروردگار کے واللہ لا یحب الظلمین اور خدا نہین دوست رکھتا ظالمون کو ذلک نتلوہ علیک من الایت یہہ باتین جو پیچھے مذکور ہوئین قصے انبیاؤن کے پڑھتے ہین ہم اوسکو اوپر تیرے

علامات نبوت سے اور دلالت رسالت سے وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اور ذکر حکمت والی کے سے سمجھ لیجئے کہ ذلک اشارہ طرف قصہ یحیی اور زکریا اور عیسے اور مریم کے ہی اور مراد آیات سے معجزات ہین اور ذکر الحکیم سے قرآن مجید ہی لکھا ہی کہ بعد بیان قصہ عیسے علیہ السلام کے نصاریٰ بیوقوف اعتراض کرنے لگے کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم کیون عیسے کو گالیان دیتے ہو اور بندگی کا نام اونپر رکھتے ہو پیغمبر خدا نے فرمایا کہ عیاذا باللہ جو نام عبد اللہ کیسے عیسیٰ کو گالی ہو وہ بندہ ہی خدا کا بھیجا ہوا اور کلمہ ہی القا کیا ہوا نصاریٰ یہہ سنکر اور برغضب ہوئے اور کہنے لگے کہ کوئی انسان بن باپکے پیدا ہوا ہی حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل فرمائی اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى كَمَثَلِ اٰدَمَ تحقیق مثال یعنے صفت اور شان عیسیٰ کی جو پیدائش کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے یعنے جو علم اور قدرت اسکیکہ انسانکو بن باپ پیدا کرنا مانند صفت آدم کے ہی اور تم سچ جانتے ہو اسکو کہ آدم بن مان باپکے پیدا ہوا تھا اور حال آنکہ اسکو اللہ کا بیٹا نہین کہتے ہو پس جو شخص بغیر باپ کے پیدا ہو وہ کیونکر اللہ کا بیٹا ہوا جب بغیر مان باپ والا خدا کا بیٹا نہوا مان والا کسطور سے خدا کا بیٹا ہوا سمجھ لیجئے کہ یہہ تشبیہ حضرت عیسے کی ساتھہ حضرت آدم کے ایکطرف سے ہی کہ بے پدر ہوئے بعد اس تشبیہ کے بیان فرماتا ہی اللہ تعالیٰ پیدائش حضرت آدم علیہ السلام کی خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے قالب اوسکیکو مٹی سے ثُمَّ قَالَ لَهٗ پھر کہا اوس قالب کو کہ حکم میرے لیے كُنْ ہو زندہ ساتھہ روح کے فَيَكُوْنُ پس ہو گیا وہ پتلا خاک کا آدم زندہ سمجھ لیجئے کہ تنبیہ فرماتا ہی حق سبحانہ کہ جیسے خاک کو کہا ہم نے آدم ہو ہو گئی ویسے ہی باؤ کو حکم کیا ہمنے کہ عیسے ہو ہو گئی اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ یہہ خبر جو حضرت عیسے کی کہی درست اور حق ہی پروردگار تیرے پس مت ہو تو شک لانیوالون سے سمجھ لیجئے کہ یہہ تاکید ہی واسطے زیادتی یقین کے اور ثبات کے اوپر اوسکے اور صحیح یہہ ہی کہ پھر یہہ خطاب اگرچہ بظاہر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی لیکن مقصود خطاب سے امت کے لوگ ہین یعنے ای مسلمانو تم مت ہو اون لوگونسے جو شک لاتے ہین بیچ عیسے کے کہ مثل آدم کے ہی اور گمان کرو مانند نصاریکے کہ مسیح ابن اللہ کہتے ہین اور ثالث ثلثہ کے قایل ہین کہ جھوٹے ہین اور گمراہی مین پڑے ہین فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ پس جو کوئی جھگڑے تجھہ سے بیچ حق عیسے کے پیچھے اوسکے کہ آیا تیرے پاس علم سے عیسے کے کہ بندہ بھیجا گیا اللہ کا ہی فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ پس کہہ اونکو کہ آؤ واسطے مباہلے کے بلاوین ہم بیٹون اپنے کو اور بیٹون تمھارے کو وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ اور بی بیون اپنی کو اور بی بیون تمھاری کو وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ اور جانون اپنی کو اور جانون تمھاریکو یا نزدیکی بی بیونکو اور نزدیکون تمھارونکو یا مراد انفسنا سے مسلمان ہین چنانچہ سب اوپر حکم المؤمنون کنفس واحدۃ کے مقام اتحاد مین ہین چنانچہ اور جگہہ بھی کلام اللہ مین انفس بمعنی اہل دین آیا ہی کہ علیکم انفسکم ای اہل دینکم ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ پھر التجا کرین یا جہد کرین تضرع مین اور دعا مین یا طلب لعنت کرین اوپر ایکدوسرے کے پس کردیوین ہم لعنت اللہ کی اوپر جھوٹون کے یعنے کہین اللھم من کان کاذبا منا فالعنہ سمجھ لیجئے کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نصاریکو بلاکر کہا کہ جسقدر ہم دلائل وحدانیت خدا پر لاتے ہین تم عناد اور فساد اور منازعت مین سرگرم ہوتے ہو اور حضرت عیسے کو خدا اور بیٹا خدا کا اور ایک تین مین کا کہنے سے باز نہین آتے آؤ مباہلہ کرین تاکہ جھوٹا سچا معلوم ہو جاوے اور حق باطل آشکارا ہو جاوے نصارا اسبات پر راضی ہوئے اور مکان اور وقت مقرر کیا دوسرے روز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم موافق وعدہ کے اسیوقت اسی مکانکو چلے داہنی طرف امام حسن بائین طرف امام حسین پیچھے حضرت فاطمہ زہرا اور حضرت علی مرتضیٰ کو لیکر روانہ ہوئے اور اون سبکو فرمایا مین دعا کرونگا تم آمین کہیو ترسایون نے دیکھہ کر ہیبت کھائی اور عالمون نے اونکے کہا کہ ای یارو دیکھو اس شخص سے ہرگز مباہلہ نکیجیو یقین جانیو کہ اگر اسنے بد دعا کی ایک ترسا روئے زمین پر باقی نرہیگا عام لوگون نے ترسایون کے کہا اپنے علما سے کہ تم کیون روپوشی کرتے ہو حق ظاہر ہو جاویگا علمانے کہا کہ تم نہین سمجھتے ہو یہہ وقت خاتم الانبیا کے پیدا ہونے کا ہی ہم ڈرتے ہین کہ کہین وہی نہون بعضی علامتین اونمین ہم نبوت کی پاتے ہین اور بعضی علامتون مین نہین تامل ہی اسواسطے توقف کرتے ہین ہم کہ مبادا یہہ وہی پیغمبر ہون تو ہم سب برباد ہو جاوینگے بہتر اسی مین ہی کہ صلح کرو آخر الامر صلح

ٹھہری ہر سال دو ہزار حلہ ہزار رجب مین ہزار صفر مین اور تیس زرہ اور تیس اسپ اور بعضون نے کہا ہی تیس اونٹ بھی مقرر ہوئے اور صلحنامہ اسیطور پر لکھا گیا اور اپنے اپنے مکانون پر آئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ترسا صلح نکرتے ایک اوس فرقے مین سے باقی نرہتا پھر کوئی تا قیامت ترسا کی جنس سے پیدا نہوتا اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ تحقیق یہہ قصے کہ مذکور ہوئے ہر آئینہ وہ ہی بیان سچا یعنے قصہ عیسیٰ علیہ السلام کا سچا سوا اِسکے اور ونکا کہ مقصود اونسے اثبات توحید اور نفی تشریک درست اور راست ہین وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ اور نہین کوئی معبود لایق پرستش کے مگر اللہ کہ استحقاق عبودیت اوسیکو ثابت ہی وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اور تحقیق اللہ تعالیٰ البتہ وہی ہی غالب حکمت والا فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِالْمُفْسِدِيْنَ پس اگر پھر جاوین ترسا اور مباہلے سے منہ پھراوین پس تحقیق اللہ تعالیٰ جاننے والا ہی مفسدونکو سمجھہ لیجئے کہ وضع مظہر بجائے مضمر دلیل ہی اوپر اوسکے کہ فساد اعراض ہی طریق توحید سے **بیت** توحید سے جو کوئی پھرا ہی ✤ مفسد گمراہ ہوگیا ہی ✤ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اے اہل کتاب سمجھہ لیجئے کہ مراد اہل کتاب سے ترسا ہین اور قتادہ رضہ سے کہا ہی کہ یہود مدینہ کے بھی اسمین داخل ہین اور کیا کہو یہہ کہو کہ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ آؤ طرف ایکبات کے کہ برابر ہی درمیان ہمارے اور درمیان تمھارے یعنے ایسی بات کہ ہم اور تم سب اسمین یکسان ہین اور مراد اس بات سے تین چیزین ہین ایک اونمین سے یہہ ہی کہ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ یہہ کہ نہ عبادت کرین ہم مگر اللہ کی اسمین تعریض یہود اور نصاریٰ کی ہی کہ عبادت عزیر اور عیسیٰ کی کرتے تھے اور دوسری یہہ ہی کہ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا اور نہ شریک لاوین ساتھہ اوسکے کچھہ اور شرک اوندونون گروہ کا ظاہر ہی اور تیسری یہہ ہی کہ وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور نہ پکڑین بعضے ہمارے بعضونکو پروردگار سوا اللہ کے سمجھہ لیجئے کہ نصارا احبار اپنون کو سجدہ کرتے تھے اور کہتے تھے کہ کمال ریاضت سے اثر حلول لاہوت کا اون کی ذاتین ظاہر ہی یہہ پروردگار جاننا اونکا تھا اور یہود اطاعت احبار اپنے کی کرتے تھے تحلیل تحریم مین یہہ اتخاذ ارباب تھا اُن مین فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ پس اگر پھر جاوین اہل کتاب اس کلمۂ عدل سے پس کہو تم اے پیغمبر اور اصحاب پیغمبر اونکو کہ گواہ رہو تم ساتھہ اوسکے کہ ہم مسلمان ہین يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ اے یہود اور نصارے کیون تم جھگڑتے ہو تم بیچ دین ابراہیم کے سمجھہ لیجئے کہ مدعا یہود کا یہہ تھا کہ ابراہیم یہودی تھے اور ترسا کہتے تھے نصرانی تھے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ کیون ناحق دین ابراہیم مین مجادلہ کرتے ہو اور اوسکو یہود اور ترسا ٹھہراتے ہو وَمَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ اور حال یہہ ہی کہ نہین اُتاری گئی تورات کہ یہود اوپر شریعت اوسکے عمل نہ کرین وَالْاِنْجِيْلُ اور نہ انجیل کہ نصاریٰ حکم اوسکا گران رکھین اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ مگر بعد زمانہ ابراہیم کیسے سمجھہ لیجئے کہ ابراہیم علیہ السلام پہلے موسیٰ سے تھے ہزار برس اور دو ہزار برس قبل عیسیٰ سے تھے پس اندونون پیغمبرونسے جب وہ پہلے ہوئے اور شریعت اور امت اونکی مقدم ہوئی تو اسناد یہودیت کی اور نصرانیت کی اونکی طرف کسطرح لیجاوے کہ یہود امت موسوی ہین اور ترسا یعنے نصاریٰ امت عیسوی اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا پس نہین سمجھتے اور سوچ اپنی باتین نہین کرتے هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ہان تم وہ شخص ہو کہ جھگڑے تم بیچ اوس چیز کے کہ واسطے تمھارے ساتھہ اوسکے علم ہی یعنے نعت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تورات اور انجیل مین تم نے پڑھی اور اوسکو تغیر دیا فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ پس کیون جھگڑتے ہو تم بیچ اوس چیز کے جو نہین ہی واسطے تمھارے ساتھہ اوسکے علم یعنے قصہ ابراہیم علیہ السلام کا تمھاری کتابین نہین ہی کہ وہ یہودی تھے یا نصرانی وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ اور خدا جانتا ہی کہ ابراہیم تمھارے کہنے دین پر نہ تھا اور تم نہین جانتے حقیقت حال اوسکے کی مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا نہ تھا ابراہیم علیہ السلام یہودی اور نہ نصرانی اور لیکن تھا پاک موحد منحرف عقائد باطلہ سے اور مائل طرف حق کے فرمانبردار وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور نہ تھا شرک والون سے سمجھہ لیجئے کہ یہہ تعریض اہل کتابکو ہی کہ شرک رکھتے ہین ساتھہ اعتقاد کرنے الوہیت عیسیٰ اور عزیر کے اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ

تحقیق نزدیکتر لوگونکے ساتھ دین ابراہیم کے البتہ وہ شخص ہین کہ پیروی کرتے تھے اوسکی اوسکے زمانہین وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا اور یہہ نبی ہی کہ ملت اوسکی پر ہی اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہین سمجھ لیجئے کہ بعضے اہل کتاب مسلمانونسے جھگڑتے تھے کہ ہم ساتھ تعظیم ملت ابراہیم کے سزاوار تر ہین کہ وُہ یہودی اور تر ساتھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ مین منسوب ملت ابراہیم ہون یہہ آیت نازل ہوئی اور اصح یہہ ہی کہ یہہ آیت موافق قول نجاشیکے اُتری ہی اور قصہ اوسکا مختصر یہہ ہی کہ جعفر بن ابیطالب رضی اللہ عنہ ساتھ جماعت مسلمانونکے کے سے حبشہ کو ہجرت کر گئے تھے قریشون نے عمرو بن عاص اور عبداللہ بن ربیعہ کو تحفے دیکر نجاشی کے پاس بھیجا تاکہ مسلمانون کو پکڑکر اونکے حوالے کرے نجاشی نے مجلس کی اور جعفر کا ساتھ عمرو اور عبداللہ کے مناظرہ ٹھہرایا آخر الامر مناظرے مین عمرو اور عبداللہ نے الزام کھایا کہ نجاشی نے اونکو کہا کہ تمھین قسم ہی اوس خدا کی کہ جسنے عیسےٰ پر انجیل نازل فرمائی ہی سچ کہیو کہ درمیان عیسیٰ کے اور قیامت کے کوئی نبی ہوگا اونھونے کہا کہ ہوگا ہمنے اپنی کتابین پڑھا ہی کہ عیسےٰ نے بشارت دی ہی اوسکے پیدا ہونیکی اور کہا ہی کہ جو کوئی اوسپر ایمان لایا مجھپر لایا اور جسنے اوسے کفر کیا مجھسے کفر کیا پھر نجاشی نے جعفر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ تم کچھہ کلام جو تمھارے پیغمبر پر نازل ہوا ہی پڑھو اونھونے پڑھا واذا سمعوا ما انزل الی الرسول ترٰی اعینھم تفیض من الدمع مما عرفوا من الحق سنتے ہی سبکے سب رو پڑے نجاشی نے کہا کچھہ اور پڑھو اونھون نے سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ طٰہٰ پڑھی نجاشی نے کہا کہ مقرر یہہ کلام الٰہی ہی کیا طاقت ہی کسی کی کہ ایسا بنا سکے اہل بلاغت جو وہان بیٹھے تھے حیران رہگئے القصہ نجاشی ایمان لایا اور تیس عالمون راہبون اپنونکو حضور نبوی مین بھیجا وہ مدینے مین پہنچکر مشرف باسلام ہوئے اور یہان نجاشی نے کہا جعفر رض کو کہ مت ڈرو کوئی حزب ابراہیم پر غالب نہین ہوگا عمرو بن عاص نے کہا کہ حزب ابراہیم کون ہین نجاشی نے کہا یہہ گروہ کہ دیکھتے ہو تم اور پیغمبر جو اونکے پاس سے آیا ہی عمرو کو یہہ بات ناخوش آئی اور دعوٰی کیا کہ ابراہیم ہمسے تھا ہم حزب ابراہیم ہین حقتعالی نے موافق قول نجاشیکے کہ حبشہ مین کہا تھا مدینے مین یہہ آیت نازل فرمائی کہ سزاوار تر ساتھہ ابراہیم کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور اصحاب اونکے ہین وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ اور اللہ تعالی دوست اور کارساز ہی مسلمانون کا لکھا ہی کہ بعد چند مدت کے جبرئیل نے آکر خبر وفاتکی نجاشی کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سنائی آپنے یہان مدینہ منورہ مین اصحاب سے فرمایا کہ اسی یار و نجاشی ایمان لایا تھا اور تمسے احسان کیا تھا اوسنے اب وُہ مرگیا ہی آؤ اوسکے جنازیکی نماز پڑھین پھر آپنے اوسکے جنازیکی نماز پڑھی اور اگر کوئی کہے کہ وہ حبشہ مین موا تھا اور پیغمبر خدا مدینے مین تھے نماز بغیر حضور جنازیکے کیونکر پڑھی تو جواب اوسکا یہہ ہی کہ پیغمبر خدا کو بطریق معجزہ حجاب درمیان سے اوٹھگئے ہونگے یا یہہ خصائص پیغمبر سے ہی وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ اور دوست رکھا ایک گروہ نے یہود سے کاشکے گمراہ کردین تمکو سمجھہ لیجئے کہ یہہ خطاب ساتھہ حذیفہ اور عمار رض کے ہی کہ یہود اونکو اپنے دین کی طرف ترغیب دیتے تھے چنانچہ قصہ اوسکا سورۂ بقر مین گذرا ہی اور چاہتے تھے کہ راہ راست پر آوین وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اور نہین گمراہ کرتے مگر جانون اپنی کو کہ وبال گمراہی کا اونھین پر عاید ہی اور نہین سمجھتے کہ زیان آپ اپنے پر لاتے ہین يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ اے گروہ یہود اور نصارے کیون کفر کرتے ہو تم ساتھہ نشانیون اللہ کے کہ قرآن اور نعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی اور حال یہہ ہی کہ تم شاہدی دیتے ہو کہ تورات اور انجیل حق ہین اور دونون کتابونمین نعت اونکی موجود ہی يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ اے اہل کتاب کیون ملاتے ہو سچ کو ساتھہ جھوٹھ کے تورانکی آیانکو تحریف کرتے ہو یا چھپاتے ہو اس اقرار کو جو قبل بعثت کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کرتے تھے ساتھہ انکار کے کہ بعد بعثت کے رکھتے ہو وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اور کیون چھپاتے ہو حق کو کہ وصف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اور حال یہہ ہی کہ تم جانتے ہو کہ یہہ حق ہی یا یہہ جانتے ہو کہ ہم حسد سے چھپاتے ہین بعضون نے کہا ہی کہ یہہ معنے ہین کہ چھپاتے ہو اور جانتے ہو چھپا نہ سکیگا اسواسطے کہ جو چراغ الٰہی ہی پھونک سے کسی بجھانیوالے کی کب بجھتا ہی ۵ لشکر باد گر جہان لرزے + شمع خورشید کو بجھا نہ سکے + وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اور کہا ایک جماعت نے اہل کتاب سے سمجھہ لیجے کہ یہود سے بارہ آدمی تھے کہ

اوھونے آپسمین مشورہ کرکے مقرر کیا کہ آؤ اوّل روز تو اونپر ایمان لاوین اور آخر روز پھر جاوین اور کہین کہ ہمنے اپنی کتابین دیکھا اور علما سے تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ پیغمبر موعود یہہ نہین ہین شاید اس حیلہ سے مسلمان اپنے دین سے پھر جاوین تردد مین اگر حق تعالی نے مومنونکو اس مکر سے اگاہ فرمایا اور یہہ آیت نازل کی کہ آپسمین ان بارہ آدمیون نے یہہ مشورہ کیا ہی کہ اٰمِنُوْا بِالَّذِیْٓ اُنْزِلَ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ ایمان لاؤ ساتھہ اوس چیزکے کہ اُتاری گئی ہی اوپر اون لوگونکے کہ ایمان لائے ہین یعنے قرآن اوّل دنکے اور کافر ہوجاؤ آخر دنکے یعنے انکار کرو آخر روز اوسکا جو اوّل روز اقرار کیا تھا لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ شاید کہ وہ مسلمان بسبب انکار تمھارے کہ بعد اقرار کے واقع ہو شک مین پڑکر پھر جاوین دین اپنے سے سمجھہ لیجیے کہ یہود ون نے خیبر کے مدینے کے یہود ونسے باہم یہہ مشورہ کیا پھر جب خیبر والون نے سمجھہ لیا کہ ہمارا فریب اہل اسلام پر ظاہر ہوگیا تو یہود مدینہ کو وصیت کی کہ وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِیْنَكُمْ اور مت تصدیق کرو مگر واسطے اس شخص کے کہ پیروی کرے دین تمھارے کی کہ یہودیت ہی قُلْ اِنَّ الْهُدٰی هُدَی اللّٰهِ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق دین حق دین خدا ہی کہ اسلام ہی سمجھہ لیجیے کہ یہہ جملہ معترضہ درمیان سخن یہود کے بیچ رد قول اونکیے ارشاد کرکے تتمہ اونکے سخن کا بیان فرمایا کہ کہا اوھونے کہ تصدیق منکرو تم سوا ہم دینون اپنے کے اور باور نہ کرو اَنْ یُّؤْتٰٓی اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِیْتُمْ یہہ کہ دیا جاوے کوئی شخص مثل اوسکے کہ دئے گئے ہو تم علم اور فضل اور حکمت سے اَوْ یُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ یا یہہ مسلمان جھگڑا کرین تمسے نزدیک پروردگار تمھارے کے اسواسطے کہ دین تمھارا درست تر ہی اور حجت تمھاری قوی تر اور روشن تر ہی سمجھہ لیجیے کہ سخن یہود کا یہان تمام ہوا اب حق تعالی فرماتا ہی پیغمبر خدا کو اونکے رد جواب مین کہ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ کہہ تحقیق برتری اور بہتری یا افزونی علم اور حکمت کی بیچ ہاتھہ اللہ کے ہی یعنے تصرف مین اوسکے ہی یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝ دیتا ہی جسے چاہے اور اللہ کشایش والا دانا اہل استحقاق کو جانتا ہی اور اونھین پر فضل عطا فرماتا ہی یَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ خاص کرتا ہی ساتھہ رحمت اپنی کے کہ اسلام ہی یا قرآن ہی یا نبوت ہی جسے چاہے وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ اور اللہ صاحب فضل بڑیکا ہی اوپر مومنونکے وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ یُّؤَدِّهٖٓ اِلَیْكَ اور بعضے اہل کتاب مین سے وہ ہی کہ اگر امانت دے اوسکو ایک قنطار ادا کرے اوسکو طرف تیرے سمجھہ لیجیے کہ قنطار لغت مین اسقدر مالکو کہتے ہین کہ پوست بھر کر گائی کا ہو اور یہان کنایہ طرف خزانیکے ہی اور اشارہ طرف عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے ہی کہ ایک قریش نے ایکہزار دوسو اوقیہ زر کے اونکو امانت سپرد کئے تھے اوھونے ادا کئے اور اوقیہ بضم اوّل اور کسر قاف چالیس درم کو کہتے ہین وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِیْنَارٍ لَّا یُؤَدِّهٖٓ اِلَیْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَیْهِ قَآىِٕمًا اور بعضے اونمین سے وہ شخص ہی کہ اگر امانت دے اوسکو ایک دینار نہ ادا کرے اوسکو طرف تیرے مگر جبتلک کہ رہے تو اوپر اوسکے کھڑا بجہت تقاضا سمجھہ لیجیے کہ یہہ اشارہ طرف فنحاص بن عازورا کے ہی کہ ایک انبار اوسنے کسی شخص نے امانت دیا تھا اسنے خیانت کی اور بعضے مفسرین نے لکھا ہی کہ قسم اوّل عبارت نصارے سے ہی کہ یہہ مشہور دیانت مین تھے اور قسم ثانی عبارت یہود سے ہی کہ یہہ منسوب بخیانت تھے ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَیْسَ عَلَیْنَا فِی الْاُمِّیّٖنَ سَبِیْلٌ یہہ خیانت امانتین یہود کیواسطے ہی کہ کہا اوھونے نہین اوپر ہمارے بیچ ان پڑھونکے کچھہ راہ یعنے گناہ اور عقوبت آخرتمین سمجھہ لیجیے کہ عقیدہ یہود کا یہہ تھا کہ جو کوئی تورات بجانے وہ اُمّی ہی اور مال امی کا اوپر اپنے حلال جانتے تھے اور کہتے تھے کہ تورات نے روا رکھا ہی ہمین کہ ساتھہ مخالفون دین کے خیانت کرین ہم وَیَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ اور کہتے ہین اسبات مین اوپر اللہ تعالی کے جھوٹھہ اسواسطے کہ کوئی دین اور ملت نہین ہی کہ جسمین ادائے امانت کا حکم نہو اور حال یہہ ہی کہ وہ جانتے ہین کہ خیانت حرام ہی بَلٰی مَنْ اَوْفٰی بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰی فَاِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ نہین ایسا کہ تم اعتقاد کرتے ہو بلکہ تمسے عہد لیا ہی کہ خیانت نکرو اور حکم یہہ ہی کہ جو کوئی پورا کرے قول اپنے کو کہ اللہ نے ساتھہ اوسکے مقرر فرمایا ہی بیچ تورات کے ساتھہ ادائے امانت اور ترک خیانت کے اور پرہیزگاری کرے حلال و حرام مین پس

اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہی پرہیزگارونکو اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ تحقیق وہ لوگ کہ مول لیتے ہین بدلے عہد اللہ کے یعنے عوض اس عہد کے کہ اللہ سے باندھا ہی وہ کیا ہی ایمان ہی بہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَیْمَانِهِمْ اور قسم اپنی سے کہ جھوٹی جھوٹی تعبیر کرکے وصف مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کھاتے ہین ثَمَنًا قَلِیْلًا مول تھوڑا سمجھ لیجئے کہ کئی صاع جو اور کئی گز کپڑا اس کعب بن اشرف سے لیکر نعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریف کی تھی اور اس اپنے اقرار پر جھوٹی قسمین عوام کے رو برو کھاتے تھے اونکے حق مین ارشاد ہوا کہ اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ یہہ گروہ توڑنیوالے عہد کے اور کھانیوالے جھوٹی قسمونکے نہین حصہ واسطے اون کے بیچ آخرت کے ثواب سے وَلَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ اور نہ بولیگا اونسے اللہ ایسا سخن کہ جس سے وہ خوش ہون وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اور نہین دیکھیگا نظر رحمت سے طرف اونکے دن قیامت کے وَلَا یُزَكِّیْهِمْ اور نہ پاک کریگا اونکو لوث گناہ سے وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ اور واسطے اونکے عذاب ہی درد دینے والا وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِیْقًا اور تحقیق بعضے اون یہود مین سے ایک فرقہ ہی مانند کعب اور ابو یاسر اور حیی کے کہ نا راستی سے یَلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ موڑتے ہین زبانون اپنی کو ساتھہ پڑھنے کتاب کے لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ تاکہ جانو تم اوسکو کہ یہہ پڑھتے ہین کتاب تورات سے وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ اور حال یہہ ہی کہ نہین وہ کتاب تورات سے وَیَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اور کہتے ہین وہ جھوٹے مفتری وہ نزدیک اللہ کیسے سے ہی یعنے کلام خدا کا ہی اور حال یہہ ہی کہ نہین وہ نزدیک خدا کیسے وَیَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ اور کہتے ہین وہ اوپر خدا کے جھوٹھہ کہ اوسکا کلام نہین اور اوسکا کلام کہتے ہین اور حال یہہ ہی کہ وہ جانتے ہین کہ جھوٹھہ کہتے ہین سمجھ لیجئے کہ بعد بیان تحریف یہود کے ذکر افترائے نصاری کا فرماتا ہی کہ حضرت علیہ السلام کے حقین کہتے ہین کہ انھون نے دعوی الوہیت کا کیا اور امت اپنی کو اپنی عبادت فرمائی پس رد قول ہین اونکے حقتعالی ارشاد کرتا ہی کہ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّؤْتِیَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ ہرگز نہ تھا اور نہو گا اور نہ ہی سزاوار واسطے کسی بشر کے عیسی ہو یا اور کوئی ہو یہہ کہ دیوے اللہ تعالی اوسکو کتاب وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ اور حکمت اور نبوت ثُمَّ یَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّیْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ پھر کہے واسطے لوگونکے ہوجاؤ تم بندے واسطے میرے سوا اللہ کے وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِیّٖنَ اور لیکن کہے کہ ہوجاؤ تم اللہ کے لوگ سچے دین مین اور اچھے آئین مین بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ اسواسطے کہ ہو تم اخلاص سے سکھلاتے ہو کتاب کہ اللہ کیطرف سے اتری ہی اور ونکو وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ اور اسواسطے کہ ہو تم پڑھتے کتاب سمجھ لیجئے کہ اس آیت سے معلوم ہوتا ہی کہ ربانی وہ شخص ہی کہ علم پڑھے اور پڑھاوے نقل ہی کہ محمد بن الحنیفہ نے دفن کے روز عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے کہا کہ آج مرگیا ربانی اس امت کا اور بعضے اہل معرفت نے کہا ہی کہ ربانیین مردان خدا ہین تجرید تفرید والے قدم میدان توکل مین گرائے ہوئے کونین سے ہاتھہ اوٹھائے ہوئے بلکہ اپنے آپکو گمائے ہوئے سوا ایکدوست کے سبکو بھلائے ہوئے صفات نفسانیہ سے منہہ پھرائے ہوئے توجہ اور التفات طرف ذات مولی کے لائے ہوئے ۵ یاد اسکی مین اپنا جی گما بیٹھے ہین + سب کچھہ جز دوست کی بھلا بیٹھے ہین + جسنے کہ قدم رہ محبت مین رکھا + رافت دوجہانسے ہاتھہ اوٹھا بیٹھے ہین + لطائف قشیریہ مین لکھا ہی کہ ربانین وہ ہین بخدا اور بردبار براہ مولی قائم باللہ اور فانی ماسوی اللہ سے ہین سننا اونکا حق ہی اور کہنا اونکا ساتھہ حق کے ہی جو اُسے سنتے ہین وہ اس سے کہتے ہین وَلَا یَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِیّٖنَ اَرْبَابًا اور نہین لائق ہی پیغمبر کو کہ حکم کرے تمکو یہہ کہ پکڑو فرشتونکو اور پیغمبرونکو رب سمجھ لیجئے کہ تخصیص فرشتونکی اور نبیونکی اسواسطے ہی کہ مشرک فرشتونکو پوجتے تھے اور یہود اور نصارے پیغمبرون کو کہ عیسے اور عزیر ہین باقی رہا اختلاف قرائتین کا سو اوسکا بیان یہہ ہی کہ ولا یامرکم مین رے کا زبر اور پیش دونون قرائتین ہین اگر پیش پڑھئے تو عطف اوسکا یقول پر ہی کہ بعد لکن کے محذوف ہی اسی لکن یقول کونوا ربانیین اور لا یہان زائد نہین ہی یعنے کوئی پیغمبر آدمیونکو نکہے کہ کونوا عبادا لی من دون اللہ لیکن کہے کہ ربانی ہو بعلم اور نہ کہے کہ پکڑو فرشتونکو اور پیغمبرونکو معبود اور اگر زیر پڑھئے تو عطف ہی اوسکا اوپر ثم یقول کے اور لا زائد ہی چنانچہ ما منع ان لا تسجد مین اور لا اقسم مین اسی ثم یقول و یامرکم ان تتخذوا الا

الملائکۃ والنبیین ارباباً اَیَاْمُرُکُمْ بِالْکُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ کیا حکم کریگا وہ پیغمبر تمھارے تئین ساتھ چھپانے حق کے اور شرک لانیکے پیچھے اوسکے کہ ہو تم مسلمان وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت لیا اللہ نے عہد پیغمبرونکا اور امتین عہد لینے مین تابع پیغمبرونکے ہین پس انبیا سے جب عہد لیا تو امتون سے بطریق اولی ہوا اور بحر مواجمین لکھا ہی کہ اضافت میثاق مین کہ طرف پیغمبرونکے ہین کئی وجہ ہین ایک تو یہہ ہی کہ عہد طرف عہد کرنیوالون کے ہوجاوے دوسری عہد طرف عہد لوانیوالونکے ہو کہ پیغمبر امت سے عہد لوانیوالے ہین تیسری عہد بنی اسرائیل کا مراد ہو کہ یہہ اولاد پیغمبرونکی ہین ہر تقدیر پر حذف مضاف کا ہی اے اذکر اللہ میثاق اولاد النبیین کہ بنی اسرائیل ہین سمجھہ لیجئے کہ بڑا عہد ہی یہہ کہ حقتعالی نے پیغمبرونسے اور امتونسے پیغمبرونکی لیا کہ جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہون تو ایمان اونپر لائیو پس مضمون عہد کا بیان فرماتا ہی کہ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَةٍ البتہ جو کچھہ دونین تمکو کتاب سے اور فہم سے یعنے کتاب اُتارون اور سمجھہ بھی اوسکی دون ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ پھر آوے تمھارے پاس پیغمبر میری طرف سے کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین سچا کرنیوالا اوس چیز کو جو ساتھہ تمھارے ہی کتاب اور حکمت سے لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ البتہ ایمان لائیو تم ساتھہ اوسکے اور البتہ مدد دیجیو اوسکو ساتھہ اپنے تن کے اگر تمھارے زمانہین آوے والا صفتین اور خوبیان اوسکی لوگون کو بیان کیجیو اور نصیحت کیجیو کہ جسکے زمانہین آوے وہ اوسپر ایمان لاوے اور مددگار ہین اوسکے جی کھاوے قَالَ کہا اللہ تعالی نے پیغمبرونکو بعد اس کلام کے ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ کیا اقرار کیا تم نے اور لیا تم نے اوپر اوسکے کہ کہا مینے بھاری عہد میرا اسطرحسے کہ پورا کرو قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا کہا پیغمبرون نے اقرار کیا ہم نے اور عہد قبول کیا ہم نے قَالَ فَاشْهَدُوْا کہا اللہ تعالی نے پس شاہد رہو بعضے اوپر اقرار بعضے کے یا ملائکہ کو فرمایا کہ تم شاہد رہو اقرار انبیا پر وَاَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ اور مین ساتھہ تمھارے گواہ ہونسے ہون اس اقرار پر فَمَنْ تَوَلّٰی بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ پھر جو شخص کہ پھر جائے اوسپر ایمان لانیسے اور اوسکی مدد کرنیسے پیچھے اس عہد و پیمانکے پس وہ لوگ پھرے ہوئے وہ ہین بدکار نکلے ہوئے دائرہ ایمانسے یا مقام عہد و پیمانسے اَفَغَیْرَ دِیْنِ اللّٰهِ یَبْغُوْنَ کیا پیمان شکن پس غیر دین اللہ کے چاہتے ہین دین دوسرکیا اور قرات تبغون ساتھہ خطاب کے بھی آئی ہی لیکن حفص کی قرات یبغون ہی ساتھہ غیب کے وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے خدا کے مطیع ہوئی وہ چیز جو ہیچ آسمانونکے اور ہیچ زمین کے ہی طَوْعًا وَّکَرْهًا خوشی سے رغبت سے اور ناخوشی سے نفرت سے یعنے چاہین سچاہین سر دائرہ حکم سے اللہ کے باہر نہین نکال سکتے اور بعضون نے لکھا ہی کہ اہل آسمان تابع فرمان ہین ساتھہ رغبت کے اور اہل زمین بعضے برغبت بعضے بکراہیت سمجھہ لیجئے کہ اہل زمین سے جو مومنان صادق کہ اہل اسلام کے گھر پیدا ہوئے یا خود اسلام لائے دلائل اس دین کے معلوم کرکر اور حقیقت اس دین کی سمجھہ کر وہ رغبت والے ہین اور جو کافر مسلمانونکی زبردستی سے ایمان لائے اور جو غلام اہل اسلام کے اپنے مالکون کی خاطر سے دین قبول کرتے ہین وہ کراہیت والے ہین وَاِلَیْهِ یُرْجَعُوْنَ اور طرف اوسکے پھر جائینگے اور ترجعون بھی ساتھہ خطاب کے قرات ہی قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَیْنَا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ ایمان لائے ہم اور متابعت کرنیوالے ہمارے ساتھہ اللہ کے اور ساتھہ اوس چیز کے کہ اُتاری گئی اوپر ہمارے یعنے قرآن شریف وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ اور وہ چیز کہ اُتاری گئی اوپر ابراہیم کے اور اسمٰعیل کے اور اسحاق کے اور یعقوب کے اور اولاد اسکے سمجھہ لیجئے کہ کتاب اونکی وہی صحیفے ابراہیم کے تھے اوسی پر عمل اون سبکا تھا وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَالنَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ اور جو دی گئی موسی کو کہ توراۃ ہی اور عیسی کہ انجیل ہی اور سب نبی مانند شیث اور ادریس اور داؤد اور حیقون اور اشعیا اور شعیب کے پروردگار اونکیسے سمجھہ لیجے کہ بعد ذکر موسی اور عیسی کے مذکور نبیین کا ذکر عام بعد خاص ہی لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ نہین جدائی ڈالتے ہم درمیان ایک کے اونمین سے کہ بعضے پر ایمان لائین اور بعضے پر نہ لائین مانند یہود اور نصاریکے اور ہم واسطے اوسکے فرمانبردار ہین بیچ امر اور نہی کے باقی رہا اس آیت شریفہ مین ایک سوال کہ اہل تفسیر کرتے ہین وہ یہہ ہی سوال سورۂ بقر مین یہہ آیۃ

مذکور ہی وہان وما انزل الینا وما انزل الی ابراہیم ہی اور یہان وما انزل علینا وما انزل علی ابراہیم ہی نکتہ اسمین کیا ہی جواب یہان لفظ قل کا اوّل آیت مین مذکور ہی اور یہہ خطاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی اور وحی وارد ہوتے پیغمبر و نپر پس انزل علینا بمنزلہ ورد علینا ہی علی اپنے محل پر واقع ہی اور وہان بقرہ مین کہ قولوا وارد ہی اور یہہ خطاب مومنونکو ہی اور ورود وحی مؤمنین پر نہین بلکہ وصول اور بلوغ وحی ہی طرف اونکے پس انزل الینا بمنزلہ وصل الینا ہی الی اپنے محل پر واقع ہی لیکن اس جواب پر اور ایک خدشہ واقع ہوتا ہی وہ یہہ ہی سوال عکس اوسکا بہت مقام پر کلام اللہ مین وارد ہی چنانچہ بلغ ما انزل الیک مین اور ما انزل الی ابراہیم مین اور امنوا بالذی انزل علی الذین امنوا مین جواب سورۂ بقر مین انزل الینا مین اور یہان انزل علینا مین الی اور علی اپنے معنی اصلی مین واقع ہی اور مقامونپر اگر ایکدوسرے کے معنونمین مستعمل ہوا بوجہ مجاز تو کیا مضائقہ ہی اسطرحسے کلام عرب مین بہت آتا ہی وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ اور جو کوئی چاہے سوا اسلام کے دین دوسرا پس ہرگز نہین قبول کیا جاویگا اس سے اور وہ بواسطے ترک اسلام کے بیچ آخرت کے ٹوٹا پانیوالونسے ہی سمجھ لیجئے کہ یہہ آیت تہدید واسطے ان سبکے ہی جو طالب غیر دین اسلام ہین اور اون لوگونکی شانمین کہ بعد وصول بشرف اسلام مرتد ہوجاوین حقتعالی فرماتا ہی کہ كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ کیونکر ہدایت کرے اللہ یہان استفہام بمعنی نفی ہی یعنے نہ دکھاوے اللہ اوس قوم کو کہ کافر ہوئے بعد ایمان اپنے کے وَشَهِدُوا أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ اور گواہی دی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سچ ہی اور قول اوسکا صادق ہی اور آئین اونکے پاس دلیلین روشن کہ قرآن شریف اور معجزات ہین وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ اور اللہ نہین راہ دکھاتا قوم ستم کرنیوالونکو کہ ایمانکی جگہہ کفر رکھا ہی باقی رہا یہان ایک خدشہ کہ مفسرین لکھتے ہین وہ یہہ ہی سوال اس آیت شریفہ سے معلوم ہوتا ہی نفی ہدایت مرتدون اور ظالمونکی علی الاطلاق اور حالانکہ بہت مرتد ایمان لائے ہین اور ہزارون ظالم ظلم سے باز رہے ہین اور لاکھون کافر مسلمان ہوئے ہین جواب یہہ آیت خاص ایک گروہ کی شانمین نازل ہوئی ہی کہ بعد اسلام لاینکے مرتد ہوگئے تھے اور اہل مکہ سے ملگئے تھے حق تعالی نے اونکو ہدایت نفرمائی اور حالت کفر ہی پر مرے تفسیر حسینی مین لکھا ہی کہ وہ بارہ آدمی تھے جنکے حق مین یہہ آیت نازل ہوئی حارث بن سوید اور طعمہ بن ابی رواق اور مقیس بن خیابہ وغیرہم اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ آیت یہود کی شانمین اتری ہی کہ حق تعالی نے علم ازلی اپنے مین حالت ارتداد پر مرنا اونکا معلوم کرکے فرمایا ہی اور ارتداد اُنکا یہہ تھا کہ قبل بعثت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے وہ لغت اور صفت آپ کی دیکھکر ایمان رکھتے تھے جب آپ مبعوث ہوئے تو پھر گئے معاذ اللہ ایسے لوگونکو اللہ نہین ہدایت فرماتا أُولَئِكَ جَزَاؤُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ یہہ لوگ سزا اُنکی یہہ ہی کہ اونپر اونکے لعنت ہی اللہ کی اور فرشتونکی اور آدمیونکی سبکی سمجھ لیجئے کہ لعنت اللہ کی دور ہونا رحمت سے ہی لعنت فرشتونکی بیزاری ہی انکی اونسے اور لعنت آدمیونکی مذمت کرنا ہی خَالِدِينَ فِيهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ہمیشہ رہینگے بیچ اوسکے یعنے لعنت کے یا اثر لعنت کے کہ عقوبت ہی نہ ہلکا کیا جاویگا اونسے عذاب دوزخکا اور نہ مہلت دیجائینگے واسطے رجوع کے طرف دنیا کے یا بیچ تاخیر عذاب کے ایکوقت سے دوسرے وقت تک إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ مگر وہ لوگ کہ پھر آئے طرف اللہ کے پیچھے اوسکے کہ مرتد ہوئے تھے اور صلاح مین لائے اوس چیز کو کہ جسمین فساد کیا تھا پس تحقیق اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہی توبہ کرنیوالونپر سمجھ لیجئے کہ یہہ آیتین حارث بن سوید کے بھائی نے ایک امین کے ہاتھ حارث کے پاس لکھہ بھیجین حارث نے کہا بعد پڑھنے کے کہ مین نے ہرگز تجھسے جھوٹھ نہین سنا اور بھائی میرا بھی رسول خدا پر افترا نہین کریگا اور رسول خدا بھی اللہ پر جھوٹھ نہین باندھنے کے اور اللہ تعالی سب سے سچا ہی پس مین کیون نامید ہوون پس توبہ کرتا ہوا طرف مدینہ منورہ کے روانہ ہوا اور وقت رجوع کے اون گیارہ آدمیونسے کہ جنمین کا یہہ بارہوان تھا احوال کہا اونھون نے توبہ سے ابا کی اور جواب دیا کہ ہم ابتو مکہ مین بیٹھے انتظار مغلوب ہونے اونکیا کرتے ہین اگر مطلوب ہمارا حاصل ہوا تو فہو المراد

والا ہم بھی دین اسلام قبول کرلیوینگے تو یہ ہماری بھی قبول ہوجاویگی حق تعالیٰ نے اونکی شانمین فرمایا اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بَعْدَ اِیْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا کُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے پیچھے ایمان اپنے کے پھر زیادہ ہوئے کفر مین یعنے ثابت رہے کفر پر یا ساتھ آیت توبہ کے بھی کافر ہوئے ہرگز نہ قبول کی جاویگی توبہ اونکی وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ اور یہہ لوگ کہ قایم رہے کفر پر وہ ہین گمراہ طریق ہدایت سے سمجھہ لیجئے کہ یہان ایک بڑا خدشہ واقع ہوتا ہی کہ آدمی ہزار طرحسے مرتد ہوجاوے لیکن جب تائب ہوگا توبہ اوسکی قبول ہی اور اس آیت سے نفی قبول توبہ مرتد نکلتی ہی یہہ کیونکر کہئے جواب دفع اس خدشے کا شان نزول مین آیت کی مذکور ہوا ہی کہ یہہ آیت خاص ایک گروہ کی شانمین نازل ہوئی اور بحر مواجمین لکھا ہی کہ یہہ آیت یہود کی شانمین آئی ہی کہ بعد ایمان لانے موسیٰ اور تورات پر عیسےٰ اور انجیل سے کفر کیا اور پھر زیادہ ہوئے کفر مین کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن شریف پر بھی ایمان نلائے یا یہود پہلے اپنی کتاب مین نعت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دیکھکر ایمان رکھتے تھے جب آپ پیدا ہوئے پھر گئے اور ریاست کی محبت کے سبب سے کفر اختیار کیا اور طرح طرح کی ایذا ئین دین اور فساد مچائے حق تعالیٰ نے اونکو مردود اور مطرود کیا اور ورطۂ دوام کفر مین ڈالا ہرگز وہ متوجہ طرف ایمان کے ہونگے اور نفی قبول توبہ سے ہی استفائے قبول توبہ سے ثبوت توبہ نہین ہوتا اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے اور مرگئے اور وہ کافر رہے یعنے کفر پر مرے ہرگز نہ قبول کیا جاویگا کسی ایک اونمین سے پری زمین کے سونا اگرچہ بدلا دے ساتھہ اوسکے یعنے کافر اگر اسقدر سونا دے کہ زمین مشرق سے مغرب تک بھر جاوے واسطے دفع عذاب دوزخ کے بیفائدہ ہی قبول نہوگا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ یہہ لوگ کہ کافر مرین واسطے اونکے ہی عذاب درد دینے والا اور نہین واسطے اونکے کوئی شخص مدد کرینوالونسے کہ عذاب اونسے دفع کرے بحر مواجمین لکھا ہی کہ وما لہم من ناصرین مین من زائدہ ہی یعنے نہین واسطے اونکے مدد دینے والے سمجھہ لیجئے کہ ناصرین جمع قلت ہی اور جمع قلت کے لائنمین یہہ نکتہ ہی کہ واسطے کافرونکے تھوڑے بھی مددگار نہونگے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ہرگز نہ پہنچوگے تم نیکی کو تو کہ بسبب اوس نیکی کے بہشت مین جاؤ یہان تک کہ خرچ کرو اور صدقہ دو اوس چیزسے کہ دوست رکھتے ہو تم **نظم** لن تنالوا البر حتی تنفقوا + سنکے ای رافت عمل کرا سیہ تو + یعنے اوس شی سے جو ہووے دوستر + واسطے اللہ کے خیرات کر + مال سے اسبالسے اجناس سے + صرف راہ حق کر اپنے پاس سے نقد ہو تو نقد دے ای باخبر + جنس ہو تو جنس دے زر ہو تو زر + گر نہ ان اشیا سے تیرے پاس ہو + لی ہو کچھہ نقدی نہ کچھہ اجناس ہو + صرف تن کو تو بطاعت اوسکے کر + جتنی ہو طاقت عبادت اوسکی کر + دلکو نہ سب خدا مین صرف کر + الفت کونین کا حک حرف کر + جانکو اوسکی رضا پر چھوڑ دے + کام اپنے سب خدا پر چھوڑ دے + آرزو و خواہش اپنی سب بھلا + تجھے خوش ہووینگا رافت تب خدا + ہشت جنین جب اپنی سب چھوڑیگا تو + رشتۂ حب سب سے جب توڑیگا تو + تب ملیگا تجھے وہ مولیٰ تیرا + اوسکا تو اور ہوگا وہ پیارا تیرا + سمجھہ لیجئے کہ نظم اس آیت کی ساتھہ ماقبل کے یہہ ہی کہ آیت ماقبل مین ارشاد کیا کہ اگر کافر بھری زمین کے سونا دین ہرگز مقبول نہوگا اور اس آیتمین مومنونکو رغبت دلوائی ساتھہ نفقہ کرنیکے سبحان اللہ دشمنونسے جو چیز قبول ہی نہین دوستونسے خواہش ہی اوسکی کہ کرین وہ تا قبول فرماوین سب بعد نزول اس آیت کے ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ پیغمبر خدا کی مجلس مین حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا باغ نہایت خوب ہی اور مجھے کمال مرغوب ہی اوسکو خدا کی راہ مین دیتا ہون جہان چاہو وہان صرف کرو پیغمبر خدا نے درمیان اقربا اوسکے تقسیم کردیا وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ اور جو خرچ کرو تم کسی چیز سے خواہ تھوڑی ہو خواہ بہت خواہ اموال محبوب سے خواہ اشیاء مردود سے پس تحقیق اللہ تعالیٰ ساتھہ اوسکے واناہی موافق نیتون تمہاریکے تمھین اجر دیگا كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ تمام انواع طعام تھے حلال واسطے بنی اسرائیل کے سمجھہ لیجئے کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی کہ فبظلم من الذین ہادوا حرمنا علیہم طیبات احلت لہم یعنے شومی ظلم و معصیت یہودونکے سے کھانے پاک حلال مثل گوشت مچھلی اور گائی اور بکری وغیرہم کے اوپر اونکے حرام کئے ہمنے یہود یہہ آیت سنکر کہنے لگے

کہ واہ یہہ تو ہمیشہ سے حرام تھی حق تعالیٰ نے ردّ قول اونکے مین فرمایا کہ سب کھانے اولاد یعقوب پر حلال تھے اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآئِیْلُ عَلٰی نَفْسِہٖ مگر جو حرام کیا تھا یعقوب نے اوپر جان اپنی کے سمجھ لیجیے کہ جب حضرت یعقوب علیہ السلام مریض ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی نذر مانی کہ اگر مین اس مرض سے اچھا چنگا ہو ن تو جو چیز کھانے پینے کی مجھے بہت مرغوب ہی وہی ترک کرون جب حقتعالیٰ نے اونھین اوس بیماری سے شفا بخشی تو اونھونے گوشت اور دودہ اونٹ کا کھانے پینے مین جو بہت مرغوب الطبع تھا چھوڑ دیا یہود بھی اونکی متابعت سے اوس سے پرہیز کرنے لگے اور کہنے لگے کہ بحکم تورات یہہ حرام ہی حق تعالیٰ نے فرمایا کہ یون نہین ہی بلکہ یعقوب نے بسبب نذر کے اوپر اپنے حرام کیا تھا مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ پہلے اوس سے کہ اوتاری جاوے تورات اور اگر یہہ نہین مانتے تو قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس لاؤ تم تورات صحیح کو پس پڑھواوسکو یعنے جس آیتمین یہہ چیزین حرام لکھی ہین پڑھواوسکو اگر ہو تم سچے سمجھ لیجیے کہ یہود نے یہہ سنکر تورات لانے سے انکار کیا پھر بہتان اونکا سب خاص وعام پر ظاہر ہوگیا فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ پس جو کوئی بہتان باندہ لیوے اوپر اللہ کے جھوٹھ بیچ حلال اور حرام کے پیچھے اوسکے کہ جان لیا کہ تحریم اسرائیل سے ہی نہ خداوند جلیل سے پس یہہ لوگ وُہ ہین ظالم اور کوئی ظلم بے انصافی سے بدتر نہین ہی قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچ کہا اللہ تعالیٰ نے معاملہ جیسا تھا ویسا بیان فرمادیا اور یہود جھوٹے ہین پس متابعت کرو دین ابراہیم کی کہ مستقیم ہی اوپر دین اسلام کے اور بیزار رہے بد دینی سے حنیفا بیان حال ابراہیم ہی اور معنی اوسکی خالص کی ہین وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور نتھا ابراہیم شرک کرنیوالونسے اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ تحقیق اوّل گھر اوپر زمین کے مقرر کیا گیا اور بنایا گیا واسطے آدمیون کے تا زیارت اوسکی کرین لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ وہ ہی کہ بیچ مکے کے واقع ہی برکت والا اور ہدایت واسطے عالمونکے یا راہ دکھانیوالا ہی مسلمانونکو طرف بہشت کے سمجھ لیجیے کہ بکہ اور مکہ دونون مرادف ہین نام اس شہر کے کہ جسمین خانہ کعبہ واقع ہی حضرت امیرالمومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کسیںنے پوچھا کہ کیا اوّل گھر واسطے عبادت کے یہی بنا ہی فرمایا کہ نہین پہلے اس سے بھی عبادتخانے تھے لیکن یہہ اوّل وہ گھر ہی کہ حق تعالیٰ نے مبارک کیا اوپر آدمیونکے اور زیارت اوسکیکو سبب رحمت اور ہدایت کا گردانا چنانچہ خود مبارکا و ہدی للعالمین فرمایا ہی اور برکت اوس گھر کی یہانتک ہی کہ نظر کرنا طرف اوسکے بے طواف ونماز برابر عبادت یکسالہ کے ہی کہ غیر مکہ مین واقع ہو بحر مواج مین لکھا ہی کہ مسجد حرام اوّل مسجد ہی کہ بنا بیت المقدس کے چالیس برس بعد اوسکی واقع ہوئی ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ آدم علیہ السلام نے زمین پر آکر اوّل گھر یہی بنایا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ یہہ گھر یاقوت سرخ کا تھا آسمان سے اوترا طواف آدم کیواسطے پھر طوفان نوحی مین حق تعالیٰ نے اُٹھوا کر آسمان چہارم پر رکھا اوسکو بیت المعمور کہتے ہین کہ طواف گاہ ملائکہ ہی پھر کعبہ اسکی جگہہ بنایا گیا پس کعبہ معظمہ ایسا مقابل بیت المعمور کے ہی کہ اگر کچھہ چیز بیت المعمور سے گراوین تو چھت پر کعبہ شریف کے گرے فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ بیچ اس گھر کے یا حرم کے نشانیان ہین ظاہر ایک اونمین سے مقام ابراہیم ہی اور وہ پتھر ہی کہ اثر قدم ابراہیم کا اوسپر ہی اور اوسمین بھی نشانی فقط نہین ہی بلکہ کئی معجزے اُس سے ظاہر ہین ایک تو نرم ہونا اوسکا دوسرے درآنا پانو نکا آپکے تا کعب تیسری باقی رہنا نقش پا کا اوس مدت دراز تک چوتھی محفوظ رہنا اوسکا باوجود ازدحام کے اور ایک نشانی یہہ ہی کہ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا اور جو کوئی داخل ہوا اوس گھر مین ہوتا ہی امن مین قتل اور غارت سے یعنے جو گنہگار کہ پکڑینوالا ساتھہ اوس خانہ مبارک کے پناہ کا ہی جبتک وُہ اوس گھر مین ہی دست تعرض اوس سے کوتاہ ہی اور کہا ہی کہ جو شخص داخل ہو حرم مین واسطے ادائے حج اور عمرہ کے امن ہوتا ہی عقوبات اور مکافات جزا سے کہ قبل حج کے مرتکب اوسکا ہوا ہی اسواسطے کہ بقول اصح وہ مغفور ہی ابوالنجم صوفی نے کہا ہی کہ ایکرات کعبہ کا طواف کرتا تھا مین اور وقت صاف رکھتا تھا مین عرض کیا مین نے کہ الٰہی تو نے فرمایا ہی ومن دخلہ کان آمنا داخل حرم کس چیز سے امن مین ہی ہاتف غیب نے آواز دیا کہ آمنا من النار سمجھ لیجیے کہ جنھون نے مقام ابراہیم کو ایک آیت گنا ہی اور آمن

کو داخل حرم کے دوسری آیت وُہ کہتے ہین کہ مجموع آیات بیّنات سے یہان دو ذکر فرمائے ہین اور باقی کو چھوڑ دئے ہین تاکہ دلالت کرین کہ آیتین بہت ہین مذکور اونکا حد وشمار سے متجاوز ہی اور مفسرین نے بعضے ان آیات سے ذکر کین ہین میل قلوب کی طرف کعبے کے اور خاص ہونا اوسکا مسلمانونکا قبلہ اور جو قصد کرے اوسکے خراب کرنیکا وہ مخزول ہوتا ہی اور کوئی پرندہ اوپر چھت کعبے کے نہین بیٹھتا اور ہرگز کعبہ بے طواف کنندہ نہین رہتا اور جو کوئی اوپر نظر کرتا ہی الہنہ اشکبار رہوتا ہی اور اولیا شب جمعہ کو گروہ اوسکے حاضر ہوتے ہین اور روحانیان اور جنیان ساتھہ طواف اوسکیے مایل ہوتے ہین علی ہذا القیاس اور بہت آیات ہین ۵ کسیکے وصف مین تھک جائین گوشمار سے ہم + نہ کہہ سکینگے یہ ایک حصّہ بھی ہزار سے ہم + بعضے عارفون نے لکھا ہی کہ مراد مکے سے سینہ انسان کا ہی اور اوّل گھر جو اوسمین بنایا ہی وُہ دل ہی کہ واسطے منظوریت بمصداق ولکن ینظر الی قلوبکم کے موضوع ہوا اور تمام اعضا واجزائے وجود برکت دلکے سے راہ حق پاتے ہین اسواسطے کہ جب اشعۂ لوامعہ نظرات تجلیات ربانی اوپر دل کے جلوہ گر ہوتے ہین تو انوار اوسکے تمام وجود مین سرایت کر جاتے ہین اور دل جب بصفت سمعت کہ لکن یعنی قلب عبدی ہی متصف ہوتا ہی تو سامعہ اور باصرہ بھی کچھہ اور کے اور ہی ہو جاتے ہین ربا عی سنتے ہین اوسی سے دیکھتے ہین تو وہی + غیر اوسکے نہ وہم مین بھی رہتا ہی کوئی + دکھلائے ہی یعنے سو طرح کے جلوے + بے سمع رافت اور بے بصر بھی + اور اس خانۂ دل مین علامات روشن ہین کہ طالب بسبب اونکے سراغ مطلوب پاتا ہی از انجملہ مقام ابراہیم ہی کہ مقام تسلیم ہی شیخ شبلی رحمۃ اللہ نے کہا ہی کہ مقام ابراہیم مقام خلت ہی اور یہی تحقیق حضرت مجدد الف ثانی اور متبعون اونکیکی ہی جو کوئی اوس مقام مین داخل ہوا تمام فتنون سے نجات پائی اور امن ہوا اور سب سے بڑا فتنہ فراق یار ہی سو اوس سے وہ بیغم ہوا اسطرح سے کہ پہلے اسنے سالک پر انوار اور ہستار دونون بہم تھے گاہے تجلی برق ہوتی تھی گاہے نہوتی تھی اب واسطے تسلی کے تجلی دائمی نصیب ہوئی اور منصب یارانہ کا ملا نظم درمیان ما و او یارانہ ایست +
گرچہ من شیدایم و جانانہ ایست + ربطہا دارم من از وی وی زمن + چون خلیل اللہ تمت شد سخن ÷ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا اور واسطے خدا کے ہی اوپر آدمیونکے حج کرنا خانۂ کعبہ کا جو کوئی پاسکے طرف اوسکے راہ حج ساتھہ زبر اور زیر حیم کے دونون کی معنے زیارت بیت اللہ کے کرنیکے ہین سمجھہ لیجئے کہ استطاع متضمن زاد اور راحلہ اور صحت کے ہی اور امن طریق بھی شرط ہی یہی مذہب امام اعظم کا ہی اور امام شافعی کے نزدیک زاد و راحلہ ہی اور امام مالک کے قول پر صحت بدن اور قدرت اوپر مشی کے ہی وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ اور جو کوئی کافر ہوا اور نہ گرویدہ ہو بفریضۂ حج پس تحقیق اللہ سبحانہ بے پروا ہی عالمون سے قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللّٰهِ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ای اہل کتاب مراد کتاب سے تورات ہی کیون کفر کرتے ہو ساتھہ نشانیون اللہ کے کہ بیچ وجوب حج کے بھیجی ہین وَاللّٰهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ مَا تَعْمَلُونَ اور خدا شاہد ہی اوپر اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم حق چھپانیسے اور کفر کرنیسے ساتھہ نشانیون اللہ کے قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ مَنْ آمَنَ کہہ ای اہل تورات کیون بند کرتے ہو تم راہ اللہ کی سے اوس شخص کو کہ ایمان لایا ہی مراد اس سے عمار یا سر ہین کہ یہود اونکو اپنے دین کیطرف کھینچتے تھے تَبْغُونَهَا عِوَجًا چاہتے ہو واسطے اوس راہ راست کے کجی یہود سمجھہ لیجئے کہ یہود مسلمانون کو کہتے تھے کہ تمھارے دین مین کجی ہی جس شخصکی کہ تم متابعت کرتے ہو یہہ وہ پیغمبر موعود نہین ہی اور نعت اور صفت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھرائے ہوئے سناتے تھے حق تعالی نے ارشاد کیا کہ چاہتے ہو تم واسطے دین اسلام کے کجی وَأَنْتُمْ شُهَدَاءُ اور حال یہہ ہی کہ تم گواہ ہو وصیت ابراہیم اور یعقوب علیہ السلام سے جانا ہی تم نے کہ راہ راست اور دین درست اسلام ہی وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ اور نہین اللہ تعالی غافل اوس چیز سے کہ کرتے ہو تم يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تُطِيعُوا اے لوگو جو ایمان لائے ہو اگر کہا مانوگے تم یہہ خطاب جماعت انصار کو ہی رضی اللہ عنہم فَرِيقًا مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ ایک فرقہ کا اون لوگون سے کہ دئے گئے ہین کتاب یعنے یہود کہ شاس بن قیس اور اصحاب اوسکے ہین يَرُدُّوكُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ كَافِرِينَ پھیر دینگے تمکو پیچھے ایمان تمھارے کافر یعنے اگر متابعت شاس اور اصحاب اوسکیکی کروگے تو تمھین مرتد کر دینگے سمجھہ لیجئے کہ یہہ شاس یہودی حسودی تھا ہمیشہ عیب جوئی بدگوئی مسلمانونکی

کرتا تھا اور چاہتا تھا کہ مجمع انصار مین تفرقہ ڈالے اور یہہ دو قبیلے تھے اوس اور خزرج اور جاہلیت مین درمیان اونکے حرب اور قتال دائم قائم تھا جب مسلمان ہوئے وہ دشمنی مبدل بدوستی ہوگئی شاس نے بہت حسد چاہا کہ وہی طریق عداوتکا درمیان اندونون فرقونکے تازہ ہو ایک شخصکو سکھا دیا کہ مجلس مین جوانون اوس اور خزرج کے بیٹھے اور پچھلے قصے اونکے ذکر کرے اور اونمین عداوت ڈالے اوس شخصنے جاکر فساد مچایا اور قصیدہ کہ ایام جاہلیت مین اوسنے ہجو مین خزرج کی کہا تھا پڑھا القصہ آپسمین فساد برپا ہوا یہانتک کہ مجادلے سے کام گذر کر مقاتلے کو پہنچا اور دونون فرقے اوس اور خزرج صفین باندھکر لڑنے لگے اوسیوقت جبرئیل نازل ہوئے اور یہہ آیتین لائے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اونکے معرکہ مین تشریف لیگئے اور درمیان دونون صفونکے کھڑے ہوکر فرمایا کہ باوجود اسکے مین تم مین موجود ہون تم رسوم جاہلیت سے باز نہین رہتے حق تعالے نے تمھین مشرف باسلام فرمایا ہی طریقہ دینا ریکا مت چھوڑو سنوکہ حق تعالی کیا فرماتا ہی پس یہہ آیتین پڑھین اور اوا دھونے توبہ کرکر ہتھیار اُتارے اور رو رو کر آپسمین ملگئے اور سمجھ لیا کہ اگر یہود کا کہنا مانینگے ایمان جاتا رہیگا کافر ہوجاوینگے پس حق تعالے اونکو اسوجہ سے خطاب فرماتا ہی وَكَيْفَ تَكْفُرُونَ وَأَنْتُمْ تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ آيَاتُ اللَّهِ وَفِيكُمْ رَسُولُهُ اور کیونکر کفر کروگے تم اور حال یہہ ہی کہ پڑھی جاتی ہین اوپر تمھارے آیتین اللہ کی اور درمیان تمھارے پیغمبر اوسکا ہی وَمَنْ يَعْتَصِمْ بِاللَّهِ فَقَدْ هُدِيَ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ اور جو کوئی محکم پکڑے اللہ کو یعنے دین حق کو یا کتاب اللہ کو پس تحقیق راہ دکھایا گیا طرف راہ سیدھی کے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اوس اوسے ڈرو اللہ سے حق ڈرنیکا سمجھ لیجئے کہ نزدیک اکثر علما کے یہہ آیت منسوخ ہی اسواسطے کہ تقوی ایسا کہ حق تقوی کا ہی کسی سے نہین ہوسکتا پس عنایت الہی نے بار اس امت کا اس امت سے اٹھا لیا اور ناسخ اس آیت کی دوسری آیت پہنچی کہ فاتقوا اللہ ما استطعتم پرہیزگاری کرو اسقدر کہ مقدور تمھارا ہی وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ اور ہرگز نہ مرو تم مگر تم مسلمان ہو سمجھ لیجئے کہ لفظ نہی کا موت پر واقع ہی لیکن حقیقت مین امر ہی باقامت اسلام تا مسلمانی پر مرین وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا اور محکم پکڑو تم اسی انصار سی اللہ کی اکٹھے یعنے سب تم سمجھ لیجئے کہ حبل اللہ یہان قرآن شریف ہی یا موافقت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کہ اعتصام بدیل متابعت سیدانام صراط مستقیم اور دین اسلام ہی **قطعہ** سمجھیگا نہ یہان حضرت معبود کو کوئی ۔ وہان پائیگا نہ جنت موعود کوئی ۔ سچ ہی کہ بے متابعت سید رسل ۔ پہنچے کبھی نہ منزل مقصود کو کوئی **۵** وَلَا تَفَرَّقُوا اور مت متفرق ہو تم خدمت اوسکی سے خدمت اونکی اپنی عظمت جانئے ۔ عظمت کونین خدمت جانئے وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ اور یاد کرو تم نعمت خدا کی جو اوپر تمھارے افاضہ کی ہی وہ کیا ہی اسلام ہی اور قرآن ہی اور بعد ہجرت اقامت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی مدینے مین إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ اوسکو یاد رکھئے ہو جسوقت تھے تم آپسمین دشمن کہ ہمیشہ حرب کرتے رہتے تھے پس الفت ڈالی درمیان دلون تمھارے کے بسبب برکت اسلام کے اور بمعیت خدمت سیدانام کے فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا پس ہوگئے تم ساتھ نعمت اوسکے بھائی آپسمین وَكُنْتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا اور تھے تم بواسطہ ضلالت اور جہالت کے اوپر کنارے ایک گڑھے کے آگ دوزخ سے یعنے قریب گرنیکے تھے دوزخ مین اگر اسحالت مین مرجاتے تو دوزخ مین جاتے پس چھڑایا تمکو اللہ نے اوس سے سنہا کی ضمیر حفرہ کی طرف ہی یا نار کی طرف كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ اسیطرح بیان کرتا ہی حال تمھارا لفت قدیمی اور الفت مجدد سے اللہ روشن کرتا ہی لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ واسطے تمھارے نشانیان وحدانیت اپنے کی تو کہ تم راہ پاؤ اور ثابت رہو اوپر طریقے ہدایت کے وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ اور ہر آئینہ چاہیئے کہ ہو تم مین سے ایک جماعت کہ وہ بلاوین تا آدمیونکو طرف بھلائی کے سمجھ لیجئے کہ مراد بھلائی سے اسلام ہی یا نفقہ دینا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ بلانیوالے موذن ہین کہ لوگون کو طرف نماز کے بلاتے ہین وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اور حکم کرے ساتھ اچھی چیز کے اور باز رکھین نامعقول سے سمجھ لیجئے کہ معروف وہ ہی جو موافق کتاب اور سنت کے ہو اور منکر وہ ہی جو مخالف قرآن اور حدیث کے ہو اور نزدیک محققونکے معروف خدمت

حق ہی اور منکر صحبت نفس اور نزدیک عارفون کے یاد الہی معروف ہی اور غفلت منکر اور بلا نیوالے اولیاء اللہ ہین اور نزدیک عاشقون کے معروف نسیان ماسوائے محبوب ہی اور منکر خطر غیر ۵ نہین ممکن کہ خطرہ غیر کا دلمین کبھی آوے + کسیکی یاد مین سب کچھ بھلانا اسکو کہتے ہین + وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اور یہہ لوگ بلا نیوالے طرف بھلائی کے اور امر کرنیوالے اچھے چیز کے اور منع کرنیوالے نامعقول سے وہ ہین چھٹکارا پانیوالے وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا اور مت ہوتم اسی مسلمانو مانند اون لوگونکے کہ متفرق ہوئے ساتھہ عداوتکے جیسے یہود اور نصارا کہ درمیان ہر ایک کے بہت فرقے پیدا ہوئے یہود مین مثل عنانیہ اور سامریہ اور موشکانیہ اور نصارا مین مانند ملکانیہ اور نسطوریہ اور ماریہ اور یعقوبیہ کے کہ ہر فرقہ دوسرے فریقکا دشمن ہی وَاخْتَلَفُوْا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ اور اختلاف کرنے لگے بیچ دین اپنے کے پیچھے اوس سے کہ آئین اونکے پاس دلیلین روشن بیچ کتابون اومکیکے سمجھہ لیجیے کہ یہود نے اختلاف کیا اپنے دین مین پانچسو برس بعد موت حضرت موسیٰ کے اور نصاریٰ نے تین سو برس بعد حضرت عیسےٰ کے جانیسے وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ اور یہہ لوگ بگاڑنیوالے دین کے واسطے اونکے ہی عذاب بڑا اوسدن کہ سفید ہونگے کتنے منہہ اور سیاہ ہونگے کتنے منہہ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ پس جو لوگ کہ کالے ہوئے منہہ اونکے فرماویگا حق تعالیٰ اونکو ازراہ توبیخ کہو اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ کیا کافر ہوئے تم پیچھے ایمان اپنے کے سمجھہ لیجیے کہ مراد اس سے اہل کتاب ہین کہ پیچھے ایمان ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار کرکر کافر ہوئے یا منافق ہین کہ زبانسے اقرار کرکر دل سے انکار کیا یا کافر ہین کہ روز میثاق مین ربوبیت الہی کا اقرار کرکر دنیا مین کفر اختیار کیا یا مرتد ہین کہ بعد سعادت ایمان کے شقاوت کفر مین پڑے یا خوارج روافض ہین کہ راہ سنت چھوڑکر بدعت مین پھنسے فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ پس چکھو تم عذاب دوزخکا بسبب اسکے کہ تھے تم بعد ایمانکے کفر کرتے وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ اور وہ لوگ جو سفید ہوئے منہہ اونکے یعنے مومنان اہل سنت فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ پس بیچ رحمت اللہ تعالیٰ کے ہونگے یعنے بیچ بہشت کے یا رحمت وصال مین کہ شہود جمال الہی ہی هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ وہ بیچ اوسکے ہمیشہ رہنے والے ہین تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ یہہ کہ گذرین اس سورہ مین اخبار اور احکام سے نشانیان ہین اللہ کی بیچ خوشخبری کے اور ڈر انمین اور وعدہ کی اور وعید کی نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ پڑھتے ہین ہم اوسکو بواسطہ وحی اوپر تیرے ساتھہ سچ کے وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ اور نہین خدا تعالیٰ ارادہ کرتا ظلم کا اپنی طرفسے اوپر عالمونکے یعنے کسی پر ظلم نہین کرتا اور بغیر گناہ کے عقوبت نہین فرماتا عالمین سے مراد جن وانس ہین وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ اور واسطے اللہ کے ہی جو کچھہ بیچ آسمانونکے ہی ستارون اور فرشتون سے وَمَا فِي الْاَرْضِ اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہی کان اور موالید سے وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ اور طرف خدا کے پھیرے جاتے ہین سب کام كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ ہوتم بہتر امت جو نکالے گئے ہو واسطے لوگونکے یعنے تم بہترین امت ہو پہلے سے علم الہی مین یا لوح محفوظ مین یا کتب انبیا مین یا روز میثاق مین کنیچ جواب الست بربکم کے جلدی کی تھی سمجھہ لیجیے کہ خیریت اس امت کی اسواسطے ہی کہ افضل پیغمبران محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے ہین ۵ افضل ہمیرونمین اپنے ہین جو پیمبر + پھر افضل امم ہم امتی نہ کیونکر + حق تعالیٰ نے اس امت کے لوگونکو تین صفتونکے ساتھہ امتیاز بخشا ہی اونکو بیان فرماتا ہی تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ایک یہہ ہی کہ حکم کرتے ہو ساتھہ بھلائی کے سمجھہ لیجے کہ بھلائی وہ ہی جو شرع مین مستحسن ہی وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اور دوسری منع کرتے ہو برائی سے کہ جو شرع مین برائی ہی وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ اور تیسری ایمان لاتے ہو سچے اعتقاد سے ساتھہ خدا کے سمجھہ لیجیے کہ ایمان لانا خداپر متضمن سب ایمانیات پر ہی کہ ایمان لانا تو ثابت ہوتا ہی رحمان پر جو ایمان لائے سب اوسکے فرمان پر وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ اور اگر ایمان لاتے اہل کتاب قرآن پر کہ اترا ہی پیغمبر آخر زمان پر البتہ بہتر ہوتی واسطے اونکے وہ تصدیق اور اقرار کفر انکار سے مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ بعضے اونمین سے ایمان لائے ہین جیسے عبداللہ بن سلام اور اصحاب اوسکے اور اکثر اونمین سے فاسق ہین لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى دہرگز نہ ضرر پہنچا وینگے تم کو مگر رنج تھوڑا سا کہ کفر کی طرف بلاوینگے یا بہتان تہمت لگاوینگے یا قتال سے ڈراوینگے وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ اور اگر لڑائی کرینگے

تمسے پھیر دینگے تم کو پیٹھ اور شکست کھاوینگے ثُمَّ لَا يُنْصَرُونَ پھر نہ مدد دئے جاوینگے نہ مخلوق سے نہ خالق سے ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ
أَيْنَمَا ثُقِفُوا إِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللَّهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ ماری گئی اوپر اونکے علامت خواری جزیہ دینے کی جہان پائے جاوین مگر ساتھ پناہ کے
اللہ سے اور پناہ کے لوگونسے یہان استثنا منقطع ہی یعنے خواری لازم ہی اونکی ذاتکو مگر چھٹکارا ہی ساتھ عہد الہی کے کہ قبول جزیہ ہی اور
ساتھ عہد مسلمانونکے کہ بعد لینے جزیے کے ہی وَبَاءُو بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ اور پھر آئے یہود ساتھ غصے کے اللہ سے یعنے سزاوار غضب الہی کے ہوئے
وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ اور ماری گئی اوپر اونکے نشانی فقیر کی ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ یہہ خواری اور فقیری اور آنا
غضب الہی کا یہن اسواسطے ہی کہ تھے وہ از روے عناد کفر کرتے ساتھ نشانیون اللہ کے کہ قرآن ہی اور احکام تورات یا ہمارے پیغمبر کے معجزات
وَيَقْتُلُونَ الْأَنبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ اور مار ڈالتے تھے پیغمبرونکو ناحق سمجھہ لیجیے کہ اگرچہ مارنا انبیا کا ناحق ہی ہوتا ہی لیکن یہان اون کے
اعتقاد کے موافق ارشاد کیا کہ اونکے نزدیک بھی ناحق تھا اور ناحق مارنا بہت بُرا ہی اور قتل آبا یہود مدینہ سے واقع ہوا تھا لیکن ضامندی
اونکی بھی ہوئی اس سبب سے اونکو بھی قاتلونسے گنا ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ یہہ کفر اور قتل اسواسطے ہی کہ وہ نافرمانی کرتے
تھے اور تھے حد سے تجاوز کرتے لکھا ہی کہ جب عبداللہ بن سلام اور اونکے اصحاب جیسے ثعلبہ اور اسد اور اسید اور سوا اُنکے مشرف باسلام
ہوئے یہود طعن کرنے لگے کہ ہماری قوم کے اشرافون نے خلاف دین اپنے اسلافونکا کیا اور ہمسے راہ مخالفت کا لیا حق تعالی نے یہہ آیت نازل
فرمائی کہ لَيْسُوا سَوَاءً نہین ہین مسلمان اہل کتاب برابر کافرونکے مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بعضے اہل کتاب سے ایک جماعت ہی
قائم دین اسلام پر کہ عبداللہ بن سلام اور اصحاب اوسکے ہین يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُونَ پڑھتے ہین قرآن اوقات رات کے
ہین یا درمیان مغرب اور عشا کے اور وہ سجدہ کرتے ہین تلاوتکا یا نماز پڑھتے ہین اوسوقت اور مشہور تر نماز عشا ہی کہ مخصوص ساتھ اس امت
کے ہی سمجھہ لیجیے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدن نماز عشا کو دیر کی لوگ منتظر بیٹھے تھے آپنے نکلکر حجرۂ مبارک سے فرمایا کہ سمجھہ لو کہ کسی دین مین
کوئی گروہ اسوقت خدا کو یاد نہین کرتا سوا تمھارے يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اور صفت امت قائمہ کی فرماتا ہی حقتعالی کہ ایمان لاتے ہین
ساتھ خدا کے اور دن قیامت کے وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ اور حکم کرتے ہین خلق کو ساتھ بھلائی
کے کہ تصدیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی یا سب ماموران شرع اور منع کرتے ہین برائی سے کہ تکذیب پیغمبر کی ہی یا تمام منہیات شرع کی اور جلدی
کرتے ہین بیچ بھلائیونکے اور بانٹنے مین میراث کے وَأُولَٰئِكَ مِنَ الصَّالِحِينَ اور یہہ لوگ ہین یعنے امت قائمہ موصوف بصفات مذکورہ صالحون سے
ہی وَمَا يَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَلَن يُكْفَرُوهُ اور جو کچھہ کرینگے بھلائی سے پس ہرگز نہ کئے جائینگے ناقدری اوسکی یعنے ثواب اعمال مین نقصان نہوگا اور
عمل اس امت قائمہ کا ضایع نکرینگے سمجھہ لیجیے کہ نقصان ثواب کو یہان کفران فرمایا ہی جیسے توفیہ ثواب کو شکر اس آیت مین وَكَانَ سَعْيُكُم مَّشْكُورًا
وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ اور خدا تعالی جانتا ہی پرہیزگارونکو یعنے اِنکے احوال سے آگاہ ہی إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَن تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُم
مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے ساتھ قرآن کے اور نبی آخر زمانکے وہ کعب بن اشرف اور یار اوسکے تھے ہرگز نہ کفایت کرینگے اسے
مال اونکے کہ رشوتین علما کو دیتے ہین یا آپ اپنی بیچ قوم سے لیتے ہین اور نہ اولاد اونکی کہ اوسپر کھمنڈ کرتے ہین عذاب اللہ کیسے کچھہ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ
النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ اور یہہ لوگ کافر رہنے والے دوزخکی آگ کے ہین اور وہ بیچ اوسکے ہمیشہ رہنے والے ہین مَثَلُ مَا يُنفِقُونَ فِي هَٰذِهِ
الْحَيَاةِ الدُّنْيَا مثال اوسکی جو خرچ کرتے ہین یہود بیچ اس زندگانی دنیا کے سمجھہ لیجیے کہ یہان مراد یہود ہین کہ عالمونکو اپنے رشوت دیتے تھے
یا ابوسفیان اور اصحاب اوسکے ہین کہ حرب احد مین کفار کے لشکر کی مدد خرچ کی تھی یا مشرک ہین کہ عید و نہین بتون پر اپنے چڑھاتے تھے یا منافق
ہین کہ ریا اور دکھانیکے واسطے نفقہ کرتے تھے كَمَثَلِ رِيحٍ فِيهَا صِرٌّ أَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ فَأَهْلَكَتْهُ مانند مثال اوس باؤ کے
ہی کہ ہووے بیچ اوسکے سردی سخت پہنچی کھیتی ایک قوم کی کو کہ ساتھ شرک اور معاصی کے ظلم کیا اوھونے جانون اپنی کو پس ہلاک کیا اوس
باؤ نے کھیتی اوسکی کو وَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَلَٰكِنْ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ اور نہین ظلم کیا اون کھیتی والونکو ساتھ نابود کرنے کھیتی کے خدا تعالی نے

اور لیکن وہ ہین کہ جانو نہرا اپنی ظلم کرتے ہین ایسے عمل کرتے ہین جو سبب عذاب اللہ کے ہون سمجھہ لیجئے کہ حق تعالی نے تشبیہ دی اوس مالکو کہ بیموقع نفقہ کرتے ہین عدم انتفاع مین اوس کھیتی سے کہ پالا مارے اوسے کہ کسیکو اوس سے نفع نہ پہنچے کہا ہی بعضونے کہ نفقہ ناپسندیدہ اونکا اونکے ہلاک کرنمین ایسا ہی جیسی باؤ مہلک کھیتی کے جلانے مین یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت پکڑو دوست ولی سوا اپنے سے کہ مسلمان ہین اپنے جنس تمھارے سمجھہ لیجے کہ بعضے صحابہ منافقونسے دوستی رکھتے تھے اور یہود سے ویسے آشنائی رکھتے تھے حق تعالی نے منع فرمایا اونکی ہمنشینی سے کہ بیگانے ہین یگانے ہونگے لَا یَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا نہین کمی کرتے تمسے تباہ کرنے مین وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ دوست رکھتے ہین یہہ کہ ایذا مین پڑو تم قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ تحقیق ظاہر ہوئی ناخوشی یعنے علامت ناخوشی منہون اونکے سے سمجھہ لیجئے کہ یہود ہمیشہ عیب جوئی مسلمانون کی کرتے تھے اور منافق پیمبرؐ کی جنابمین باتین فتنہ انگیز کہتے تھے وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ اور جو کچھہ چھپاتے ہین سینے اونکے عداوت اور بغض سے بہت بڑا ہی اس سے کہ زبان پر لاتے ہین قَدْ بَیَّنَّا لَكُمُ الْاٰیٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ تحقیق بیان کیا ہمنے واسطے تمھارے نشانیونکو آشنا ؤن اور بیگانون کے اگر ہو تم از روئے انصاف کے سمجھتے تا مواقع نفع کے کہ دوستان جانی ہین اور موارد ضرر کے کہ دشمنان نہانی ہین ۵ دوست ہین تین قسم ای رافت + جانی ہین اور زبانی و نانی + یار جانی سے جیکا کہہ احوال + کہ تیرا دوست ہی وہ در ہر حال + اور زبانی جو ہین اوٹھونسے تو + صرف رکھہ ظاہری ہی گفت و گو + اور جو ثالث قسم ہی اوسکو نان + دیکے بس ٹال ای فہیم زمان + هٰۤاَنْتُمْ اُولَآءِ خبردار ہو تم وہ لوگ ہو سمجھہ لیجئے کہ ہا حرف تنبیہ کا ہی اور پر خطا یارونکے کہ اغیار دونسے یاریان کرتے ہین پس بیان خطا کا فرماتا ہی یون کہ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا یُحِبُّوْنَكُمْ دوست رکھتے ہو تم اونکو اور چاہتے ہو کہ اچھی سی اچھی چیز کو وہ پہنچین کہ اسلام ہی اور نہین دوست رکھتے وہ تمکو اور چاہتے ہین کہ بری سے بری چیز تمکو پہنچے کہ کفر ہی ۵ بدی وہ تم سے کرین جنکے خیرخواہ ہو تم + ہزار حیف کہ پھر اونکے محو چاہ ہو تم + وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ اور ایمان رکھتے ہو ساتھہ کتاب ساری کے بخلاف اونکے کہ یہہ بعض کتاب پر ایمان رکھتے ہین اور بعض کے منکر چنانچہ نعت پیغمبر آخر زمان پر کہ اونکی کتاب مین لکھی ہی ایمان نہین لاتے وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا اور جب ملاقات کرتے ہین تمسے کہتے ہین ایمان لائے ہم بھی مثل تمھارے وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَیْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَیْظِ اور جب اکیلے ہوتے ہین اور آپسمین بہم خلوت کرتے ہین کاٹتے ہین اوپر دشمنی تمھاری کے انگلیان نہایت غصے سے اور کینے سے قُلْ مُوْتُوْا بِغَیْظِكُمْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اون کینے والونکو کہ مرجاؤ تم ساتھہ غصے اپنے کے سمجھہ لیجئے کہ یہہ امر واسطے توبیخ کے ہی اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ تحقیق خدا تعالی جانتا ہی سینے کینے والیکو سمجھہ لیجئے کہ امر دعائے بد کا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہی پس حاصل معنون کا یہہ ہی کہ خدا نمارے تمکو مگر اسی حسد کینے غصے رشک پر اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ اگر لگے تمھین یعنے پہنچے تمھین بھلائی جیسی فتح مندی اور مال غنیمت کا چنانچہ جنگ بدر مین ملا تھا ناخوش اور دلتنگ کرتی ہی اونکو وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَیِّئَةٌ یَّفْرَحُوْا بِهَا اور اگر پہنچے تم کو برائی یعنے غم الم مصیبت خواری جیسی جنگ احد مین اتفاق ہوا تھا خوشدل اور فرحناک ہوتے ہین ساتھہ اوسکے اور یہہ علامت کمال عداوت کی ہی کہ غم سے کیسکے شاد ہونا اور شادی سے غمناک ۵ غم سے شادان اور شادی سے غمین جو کوئی ہو + دشمن اُسکے پھر زیادہ کون ہی اک سچ تو وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا یَضُرُّكُمْ كَیْدُهُمْ شَیْـًٔا اور اگر صبر کرو تم ای مومنو اور پرہیزگاری کرو جفائے یہود کے یا کید منافقین کے یا آزار کفار کے اور پرہیزگار و ملنے جلنے دشمنونکے سے نہ ضرر کرے تمکو مکر اور حیلہ اونکا کچھہ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا یَعْمَلُوْنَ مُحِیْطٌ تحقیق اللہ ساتھہ اوس چیز کے کہ کرتے ہین گھیرنیوالا ہی ساتھہ علم کے وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ اور یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کو نکلا تو مکان عائشہ سے رضی اللہ عنہا کہ اہل تیری ہی سمجھہ لیجئے کہ وہ دن بعضے کہتے ہین کہ احزاب کا یا بدر کا تھا اور صحیح تر اور مشہور تر روز احد کا تھا کہ ساتوین شوال کے تیسرے برس ہجرت کے واقع ہوا تھا اور قصہ اوسکا مختصر یہہ ہی کہ ابوسفیان نے لشکر جمع کر کر ارادہ مدینے کا کیا تین ہزار سوار اور پیادہ اور سات سو زرہ پوش اور دو سو گھوڑے ہمراہ لیکر کوہ احد کے پاس آکر ڈیرا کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ مدینے سے نہ نکلین

اور شہر ہی مین اونسے لڑین بعضے اصحابون نے کہ جب بدر مین حاضر تھے حضرتؐ کو سمجھایا کہ نکلکر لڑیئے حضرتؐ ہزار جوان لیکر مہاجر اور انصار سے واسطے قتال اونکیے متوجہ ہوئے راہ سے عبداللہ بن سلول نے تین سو منافقون کو لے لشکر اسلام کو پشت دے مراجعت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سات سو آدمیونسے مقابلہ لشکر اعدا کا کیا اوسدن کی صبح کو حق تعالیٰ نے ارشاد کیا ہی کہ جب اہل اپنے سے باہر آیا تو تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ جگہہ دیتا ہی مسلمانونکو جگہہ بیٹھنے کی واسطے لڑائی کے اور یہہ صورت اسطرح سے تھی کہ میمنہ لشکر زبیر ابن عوام کو دیا تھا اور میسرہ مقداد بن اسود کو اور قلب سید الشہدا حمزہ کو سپرد کیا تھا اور امیر المؤمنین علی مرتضیٰ کو اپنی ملازمت شریفہ مین معین فرمایا تھا اور عبداللہ بن جبیر کو پچاس آدمی تیرانداز دیکر رخنہ کوہ عینین کہ بطرف احد تھا مقرر کیا تھا کہ وہان سے جنبش نکرین وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اور اللہ سننے والا ہی قول تمھارا کہ مدینے کے توقف مین اور نکلنے مین کہتے تھے اور جاننے والا ہی نیتین تمھاری ساتھہ علم قدیم کے اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ جب قصد کیا دو فرقون نے تم مین سے کہ مسلمان ہو بنو حارثہ نے اوس سے اور بنو سلمہ نے خزرج سے اَنْ تَفْشَلَا یہہ کہ نامردی کرین اور پھر جائین لڑائی سے جسوقت ابن ابی پھرا تھا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا واو حال ہی یعنے کسطرح سے بھاگتے اور پھرتے اور حال یہہ ہی کہ اللہ یار اور مددگار تھا اندونون فرقونکا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ اور اوپر خدا کے نہ اور پر غیر اسکیے پس چاہیے کہ توکل کرین ایمان والے تو کہ اللہ نصرت دے وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ اور تحقیق نصرت اور مدد دی تم کو اللہ نے بیچ اوسجگہہ کے کہ اوسکو بدر کہتے ہین اور وہ چاہ ہی منسوب بہ بدر بن کلدہ وَاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ اور حال آنکہ تم تھے ذلیل دشمنونکی آنکھونمین بسبب کمتی کے فَاتَّقُوا اللّٰهَ پس ڈرو اللہ سے اور بہت بڑا لشکر مشرکونکا دیکھکر ہراسان نہو اور منافقونکے پھرنیسے دہشت نکرو لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ شاید کہ توفیق پاؤ تم تو کہ نعمت اور نصرت اوپر تمھارے زیادہ ہو سمجھہ لیجیے کہ بعد نصرت مسلمانونکے کہ حرب بدر مین ہوئی تھی خبر دیتا ہی اللہ اور فرماتا ہی کہ یاد کر ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ جسوقت کہتا تھا تو واسطے مسلمانون کے اوسوقت کہ درماندہ تھے اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ کیا نہ کفایت کریگا تمکو یہہ کہ مدد کرے تمکو پروردگار تمھارے بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ساتھہ تین ہزار سوار فرشتونسے اُتارے ہوئے عالم بالا سے اور بعضے کہتے ہین کہ وعدہ تین ہزار فرشتے اُتارنیکا احد کے دن کیا تھا بشرط صبر اور تقویٰ کے چنانچہ فرماتا ہی بَلٰٓى ایجاب ہی بعد نفی سے یعنے مدد کرے تمھاری اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا اگر صبر کرو تم لڑائی مین دشمن کی اور پرہیزگاری کرو تم یعنے بچو پیغمبر کے کہنا نہ ماننے سے جو مقدمے مین لڑائیکے کہین سمجھہ لیجیے کہ اصح اور اشہر یہہ ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے دن حق تعالیٰ سے مدد مانگتے تھے حق تعالیٰ نے پہلے ہزار فرشتے بھیجے پھر تین ہزار کو نوبت پہنچی پھر آخر پانچہزار اوتارے چنانچہ فرماتا ہی وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ اور آویگے تمپر دشمن تمھارے جوش اور خشمناکی سے کہ انکو ہی یا فوراً آوین دیر نکرین هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ یہہ ہی کہ مدد کرتا ہی تمکو پروردگار تمھارا ساتھہ پانچہزار سوار کے فرشتون نشانی والونسے سمجھہ لیجیے کہ عادت مستمرہ ہی بہادرونکی کہ لڑائی مین کچھہ نشانی اپنی سر پاہ اپنے مرکب پر رکھتے ہین پس فرشتے جو اُترے تھے اوس روز اونکی نشانی یہہ تھی کہ پھیٹے بندھے شملے درمیان دو موٹھونکے چھوڑے تھے یا صوف سرخ پیشانی پر اور دُمین گھوڑونکی بندھی تھین وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ اور نہین کیا اس امداد کو یا اس اُتارنے فرشتون کو یا اس گنتی کو اللہ نے مگر خوشخبری واسطے تمھارے ساتھہ جلدی فتح پانیکے وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ اور تو کہ آرام پکڑین دل تمھارے ساتھہ وعدہ نصرت کے وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ اور نہین مدد مگر نزدیک اللہ غالب اور حکمت والیسے کہ کسی سے مغلوب نہین ہوتا اور فتح دینا اور شکست کھلانا دونون اوسکے متضمن حکمت ہی اور بدر کی لڑائی مین تھین فتحمند کیا لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا تو کہ کاٹ ڈالے ایک ٹکڑے کو اور نیست کرے ایک گروہ بڑیکو اون لوگونسے کہ کافر ہوئے سمجھہ لیجیے کہ اس واقعہ مین واقعی یہہ ہی کہ شکست عظیم بڑے بڑے رئیسونکو قریش کے پہنچی ستر مارے گئے اور ستر قید ہوئے اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ یا یہہ کہ خوار اور نگون سار کرے انکو پس پھر جاوین اور شکست کھاوین نامراد اور بیہرہ اور بے امید فتح سے سمجھہ لیجیے کہ بدر کی لڑائی کا مذکور جنگ احد کے بیان مین اسواسطے ارشاد کیا کہ صحابہ صبر اور شکر دونون بجالاوین احد کی

۱ اور تقویٰ کرو تم

لڑائی کی ہزیمت پر صبر کرین اور بدر کے جنگ کی فتح اور غنیمت پر شکر کرین اور قصہ حرب احد کا مجمل یہہ ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سات سو آدمیونسے صفین باندھکر کوہ احد کو پشت پر لے اور لاتین کو یسار پر چھوڑا منہہ طرف مدینے کے کر مقابلہ کیا علمبردار لشکر اعدا کے بہت کشتہ ہوئے اور فوج نے بیچ گھونکھٹ کھایا لشکر اسلام کا اوسپر گرا اور لوٹ مین مشغول ہوا اور وہ تیر انداز کہ محافظت رخنۂ کوہ پر مقرر کئے تھے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکو بمبالغہ فرمایا تھا کہ ہم غالب ہون یا مغلوب تم اس مقام سے نہ ہلیو وہ بھی مال غنیمت کی ہوس مین وہانسے دوڑے ہرچند عبداللہ بن جبیر نے منع کیا کسی نے نہ مانا مگر دس آدمیونسے بھی کچھ کم اونکے ساتھہ رہگئے اور باقی سب لوٹنے کو مالکے چلے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کئے اوس نافرمانی کے سبب سے لشکر اسلام نے شکست کھائی کہ خالد بن ولید اور عکرمہ بن ابی جہل نے کہ ہزیمت کھائی تھی دیکھا کہ رخنۂ کوہ خالی ہی ایک جماعت کفار ہمراہ لیکر عبداللہ بن جبیر پر دوڑے اور اونکو اور اونکے ہمراہیونکو شہید کیا پھر لشکر اسلام پر آئے وہ فتح کہ لشکر اسلام کی ہوئی تھی شکست سے بدل گئی معاملہ منعکس ہوگیا کفارون نے اپنے غلبے کی خبر سنکر مراجعت کی اور پھر جمع ہوکر مسلمانونکو گھیر لیا سید الشہدا حضرت حمزہ کو کتنے اصحابون سمیت شہید کیا بعضے مسلمان ہٹ گئے اور بعضے حضرت کی رکاب سعادت مین قایم رہے القصہ یہان تک نوبت پہنچی کہ در درج لعل آبدار دندان سید مختار سنگ بدگہران کفار سے آزردہ ہوا **النظم** در دندان سپہل آسانی سنگ کو رنگ لعل کا بخشا + سنگ ہوتے ہین اوسکے ای رافت + سنگ دم مین عقیق رنگ ہوا + حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہایت ایذا پہنچی اور حضرت امیر حمزہ رض کی شہادت کا سنگ اور زیادہ تر اندوہ ہوا بعضے صحابہ اونکو کوہ احد کی طرف لائے کفار نابکار شکر مکہ کیطرف روانہ ہوئے اونکی خاطر شریف مین گذرا کہ تیر نفرین اہل ضلال کے نشانہ حال پر لگا وین حق تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ نہین واسطے تیرے اسکام سے کہ نفرین کفار کی ہی کچھہ چیز یعنے تیرے اسکام سے کچھہ فائدہ نہین أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ مگر یہہ کہ خدا تعالی توبہ دے اونکو اَوْ بمعنی الا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ واو عطف کا یتوب کی عطف لیقطع پر ہی اور حاصل معنی کا یہہ ہی کہ خدا تعالی نصرت دے تجھکو ساتھہ ایک کے ان چار چیزون سے یا شکستہ ہووے رکن دولت اونکا بقتل صنادید قریش یا ہزیمت پاوین وہ لشکر اسلام سے یا یہہ کہ توبہ دے اونکو تاکہ جو مسلمان ہون أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ یا عذاب کرے اونکو جو اپنے کفر پر قایم رہین پس تحقیق وہ ظالم ہین کہ عبادت کرتے ہین بے محل وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہی جو کچھہ بیچ آسمانون کے ہی اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہی يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ بخشتا ہی جسے چاہے اور عذاب کرتا ہی جسے چاہے وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ اور اللہ بخشنیوالا ہی دوستون اپنونکو مہربان ہی بندونپر يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت کھاؤ تم مال سود کا دونا دونا کیا ہوا لکھا ہی کہ اضعاف درہم مین ہی اور مضاعف اجل مین لوگ ایام جاہلیت مین مال اپنا بر وا دیتے تھے وقت معین تک پھر درہم اور اجل مین بڑہاتے بڑہاتے مدیونکو تھوڑے روز مین تباہ کر دیتے تھے حق تعالی نے منع فرمایا اوس سے وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ اور ڈریو اللہ سے وہ بات نکر جسکو منع کیا ہی تو کہ تم چھٹکارا پاؤ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ اور ڈرو اوس آگ سے یعنے پرہیز کرو اوس کام سے کہ تمھین آگمین ڈالے وہ آگ کہ تیار کئی گئی ہی واسطے کافرونکے سمجھہ لیجئے کہ آگ دوزخی واسطے کافرونکے ہی ہی بالذات اور عاصی گنہگارونکے واسطے بالعرض ہی یا یہہ کہ کافرون کیواسطے آگ تعذیب کی ہی اور مومنان فاسق کیواسطے تادیب کی وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ اور فرمانبرداری کرو اللہ کی جو حکم فرماوے اور رسول کی جو ارشاد کرے تو کہ تم رحم کئے جاؤ اور عذاب مین نہ پڑو وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ جلدی کرو طرف اوس چیز کے کہ سبب بخشش کی ہو تمھارے پروردگار تمھارے سمجھہ لیجئے کہ مسارعت طرف مغفرت کے اقامت لازم مقام ملزوم مین ہی اور یہہ واسطے شوق دلانے اپنے بندونکے ہی طرف اسباب بخشش کے اور وہ کلمہ شہادت ہی یا ادائے فرائض ہی یا تکبیر اولی ہی بجماعت یا صف اول مین کھڑا ہونا ہی نماز جماعت مین یا باخلاص ہجرت ہی قبل از فتح مکہ یا متابعت سنت ہی یا استغفار ہی یا جہاد کہ مقتضائے مقام ہی اسواسطے کہ یہہ

آیت خلال قصہ احد مین نازل ہوئی ہی اور محقق کہتے ہین کہ یہہ جلدی بقدم گل نہین بلکہ بپائے دل ہی جبتک آپسے بخلائے محبوب کو نہ پائے **بیت** ۔ پانوتسے پہنچینگے اس راہ کی پایان کو + جو جان سے جاویگا پاویگا وہ جانان کو + بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ ڈرو اوس راہ مین ساتھ قدم تقوی کے کہ تزکیہ نفس ہی اخلاق حیوانی سے اور سوا ان قدمونکے جانا مقام قرب ہین اور جنت وصال ہین کمال محال ہی **نظم** جو اپنی ہوا و آرزو کھویگا + اور عیش و طرب + تخم غم دل بکشت جان بودیگا + بار رنج و تعب + رکھیگا نہ دل نہ دلکی خواہش کچھ اور + غیر از جانان + وہ راہ محبت مین روان ہوویگا + رافت ہر دو ہب + وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اور جلدی کرو طرف اس عمل کے کہ پہنچاوے تمھین جنت کو کہ چوڑائی اوسکی آسمان اور زمین ہی سمجھ لیجیے کہ صفت عرض بہشت کی اسواسطے فرمائی کہ طول اوسکا وہم بشر مین نہین سماتا تفسیر کبیر مین لکھا ہی کہ اگر آسمانون اور زمینونکو طبقہ طبقہ کیجیے اور ہر ہر طبقہ برابر رکھکر پھیلایئے تو عرض بہشت کا ہوا اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ تیار کی ہی واسطے پرہیزکرنیوالونکے شرک سے اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ جو لوگ کہ خرچ کرتے ہین بیچ آسانی کے اور سختی کے یا بیچ تونگری کے اور درویشی کے یا بیچ صحت کے اور مرض کے یا بیچ گرانی کے اور ارزانی کے سمجھ لیجیے کہ مراد اس سے تمام احوال ہی کہ انسان کسی حالین خالی مسرت سے یا مسرت سے نہین ہوتا وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ اور بند کرنیوالے غصے کو باوجود قدرت کے نقل ہی کہ کسینے حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے منہہ پر طمانچہ مارا امام نے کہا کہ مین بھی طمانچہ تجھے مار سکتا ہون لیکن نہین مارتا اور قدرت رکھتا ہون کہ خلیفہ سے شکایت کرون لیکن نہین کرتا اور قادر ہون کہ جناب الٰہی مین جفا تیری عرض کرون لیکن نہین کرتا اور ہو سکیگا کہ قیامت مین اوسکا عوض لون لیکن نہ لونگا بلکہ اگر مین بخشتا جاؤنگا تو تجھے بخشواؤنگا اور بن تیرے قدم بہشت مین نہ دھرونگا حدیث مین وارد ہی کہ لیس الشدید بالصراعۃ انما الشدید الذی یملک نفسہ عند الغضب یعنے نہین پہلوان ساتھ کشتی کے کہ پہلوان دوسریکو پچھاڑے سوا اوسکے نہین کہ پہلوان وہ ہی جو مالک ہو نفس اپنے کا وقت غصے کے کہ قادر ہو اور نکرے **بیت** صف شکنی سے نہین کچھ پہلوان + خود شکنی چاہئے رافت یہان + وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ اور معاف کرنیوالے لوگونسے یا بندگان زرخریدگان سے وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ اور خدا دوست رکھتا ہی احسان کرنیوالونکو سمجھ لیجیے کہ بہتر قسمون احسانکی سے یہہ ہی کہ نیکی کرے بدلے برائی کے جسنے بدی کی ہو اوسسے نیکی کرے تیسیر مین ہی کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے گھر کئی مہمان آئے تھے آپنے اونکے واسطے کھانا منگوایا خادم کاسہ آش گرم لایا ہیبت اور رعب امام کیسے پانون اوسکے لغزش کھائی وہ کاسہ آش گرپڑا سر مبارک پر امام کے آپنے ازراہ تادیب نہ از طریق تعذیب اوسکی طرف دیکھا اوسنے پڑھا الکاظمین الغیظ آپنے فرمایا غصہ میرا فرو ہوگیا اوسنے کہا والعافین عن الناس آپنے فرمایا مین نے معاف کیا اوسنے عرض کیا واللہ یحب المحسنین آپنے فرمایا مین نے تجھے اپنی ملکیت سے آزاد کیا **نظم** ہو سکے رافت تو بھلائی تو کر + دیکھ کسی سے نہ برائی تو کر + تجھسے برائی بھی کرے گر کوئی + بدلے مین نیکی ہی تو کر اوسکے بھی + نیکی سے پاویگا نہ ہرگز خلل + یاد رکھہ اسبات کو اور کر عمل + وَالَّذِيْنَ اور وہ لوگ سمجھ لیجیے کہ یہہ معطوف ہی الذین ینفقون پر اور مضمون کلام کا یہہ ہی کہ متقی دو گروہ ہین ایک تو نفقہ دینے والے اور حلم اور عفو اور احسان والے ہین دوسرے تائب غیر مصر ہین اونکا بیان یہہ ہی کہ شامت نفس اپنے سے اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جب کرین بڑا گناہ یا ظلم کرین اوپر نفسون اپنے کے ساتھ مباشرت معاصی کے سمجھ لیجیے کہ بعضے کہتے ہین فاحشہ کام بڑا ہی اور ظلم کلام بد یا فاحشہ کبائر ہین اور ظلم صغائر یا فاحشہ خطا ہی اور ظلم عمد یا فاحشہ زنا ہی اور ظلم مقدمے زنا کے جیسے دیکھنا اور ہاتھہ لگانا اور لپٹنا اور بوسہ لینا غرض بہر تقدیر بعد فاحشہ اور ظلم کے ذَكَرُوا اللّٰهَ یاد کرین اللہ کو یعنے عقوبت خدا کو یا عتاب اوسکیطرف ساتھ ندامت کے کہ کیون ہمنے یہہ فعل کیا یا متذکر ہون وعدہ مغفرت کے کہ موقوف ساتھ استغفار کے ہی فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ پس بخشش چاہینگے واسطے گناہون اپنے کے وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ اور کون شخص بخشتا ہی گناہونکو یہہ استفہام بمعنی نفی ہی یعنے کوئی نہین بخشتا گناہونکو سوا اللہ کے مگر اللہ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ اور نہ استادگی کرین اوپر اوس گناہ کے بعد استغفار کے کہ کیا اور وہ جانتے ہین کہ عقوبت استادگی کی اوپر گناہ کے زیادہ ہی عذاب گناہ سے شان نزول مین اِس

عمل الامام فی صفیہ

آیت کے لکھا ہی کہ ایک شخص خرما فروش تھا اوسکے پاس ایک عورت خوبصورت خرمے خریدنیکو آئی اوسنے اچھے خرمے دینے کے بہانے سے اوسے گوشے مین لیجاکر اوسسے طلب ہم آغوشی کی اور بوسہ لیا بعد بوسہ کے اوس عورت نے کہا کہ اتق اللہ ڈر اللہ سے اور دامن پاک میرا آلودہ بلوث حرام مشکروہ اپنی حرکت سے پشیمان ہوکر حضور نبوی مین حاضر ہوا اور قصہ عرض کیا آپنے فرمایا کہ مین تمھارے درمیان ہون اور تم ایسے کام کرتے ہو پس حق تعالی نے تاکید امیدواری مغفرت مین یہہ آیت نازل فرمائی اور بعضے کہتے ہین کہ ابوالیسر کی شان مین ہی یا ہلول نباش کی یا ثعلبہ انصاری کے حق مین اوتری ہی کہ بعد گناہ کے توبہ اور استغفار کیا اُولٰٓئِكَ وہ گروہ متقیونکی کہ منقسم اوپر دو قسم کے ہے جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ بدلا اونکا بخشش ہی پروردگار اونکے سے وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اور بہشتین ہین کہ چلتی ہین نیچے مکانون یا درختون اوسکے کے نہرین ہمیشہ رہنے والے ہین بیچ اوسکے وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ اور اچھا ہی ثواب ثواب عمل کرنیوالون کا کہ مغفرت ہی اور بہشت قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ تحقیق گذرین ہین پہلے تمسے راہین یعنے واقعی درمیان جہانکے شادی اور غم اور راحت اور محنت سے یا راہین شریعتونکی یعنے امتین کہ بسبب تکذیب پیغمبرون کے ہلاک ہوئین فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ پس جاؤ اور سیر کرو بیچ زمین کے اور دیکھو عاد کا بلاد اور ثمود کا شہر اور لوط کا محل فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ پس دیکھو عبرت کی نگاہ سے کہ نافرمانی کے باعث کیونکر ہوا آخر کام جھٹلانیونکا هٰذَا یہہ کلام کہ قصے مین احد اور بدر کے گذرا یا یہہ شرح کہ پہلے امتونکی اور واقعات زمانیکی ہوئی بَيَانٌ لِّلنَّاسِ سبب ظاہر کرنے سخن حق کا ہی واسطے عام لوگون کے وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ اور ہدایت اور نصیحت ہی واسطے پرہیزگارونکے لکھا ہی کہ حرب احد مین غلبہ کافرونکا دیکھکر مسلمان ہراسان ہوئے حق تعالی نے اونکی تسلی کیواسطے یہہ آیت بھیجی وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اور مت سستی کرو اور مت غم کھاؤ زخمی ہونیکا یا مصیبت پانیکا یا مال غنیمت نہ ہاتھ آنیکا اور حالانکہ تم ہی ہو بلند یعنے غالب بحسب مکان یا از روئے محاربہ کہ بدر مین فتح یاب ہوئے یا یہہ کہ تمھارے مردے جنتی ہین اور اونکے دوزخی یا یہہ بشارت ہی مؤمنون کو کہ تم غالب اور فتحیاب ہوگے اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اگر ہو تم ایمان والے وعدہ حق پر کہ فرمایا ہی ان جند نالہم الغالبون اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ اگر لگین ہین تم کو زخم فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ پس تحقیق لگے ہین قوم کفار کو بھی زخم مانند زخم تمھارے کے یعنے جنگ بدر مین وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ اور یہہ دن کہ مدار زندگانی کی ہی اوپر اونکے باری باری سے پھیرتے ہین ہم اونکو درمیان لوگونکے کوئی دن خوشی کا آتا ہی کوئی غم کا کوئی عشرت کا کوئی عسرت کا **نظم** کبھی عیش وعشرت کبھی رنج و درد + کبھی رنگ سرخ اور کبھی رنگ زرد + کبھی فرح وجرح وکبھی فرح و جنگ + زمانیکے یہہ دیکھکر رنگ وڈھنگ + سمجھ لے کہ کرتا ہی ہر شی وہی + وہی ہی وہی ہی وہی ہی وہی + اور یہہ مداولہ اسواسطے ہی کہ پند پذیر ہون وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور تو کہ دیکھے صبر اللہ اون لوگون کا کہ ایمان لائے ہین وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ اور تو کرے تم مین سے گواہ یعنے گواہ ایکدوسرے کے ہون کہ کون معرکہ جہاد مین قایم رہا اور کون بھاگا کسنے جان فدا کی اور کسنے جی چرایا وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ اور اللہ نہین دوست رکھتا ظالمون کو کہ مشرک ہین وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور تو کہ خالص کرے اللہ ان لوگونکو جو ایمان لائے ہین یہہ فائدہ دوسرا ہی مداولہ کا سمجھ لیجئے کہ بلا اور مصیبت اور رنج اور مشقت کہ مسلمانونکو پہنچتی ہی گناہ اونکے گھٹاتی ہی وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ اور مٹا ڈالے کافرونکو اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ کیا گمان کیا تم نے یہہ کہ داخل ہوجاؤ بہشت مین وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ اور ابھی نہین دیکھا اللہ نے اون لوگونکو کہ جہاد کرتے ہین تمسے وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ اور نہین دیکھا صبر کرنیوالونکو اور فرمانے رسول کے یا ٹھہرنیوالونکو وقت آنے مصیبتونکے سمجھ لیجئے کہ بے محنت مجاہدہ راحت مشاہدہ کو نہین پہنچتا کوئی مطلع جان دے تاکہ پائے جانانکو کھوکے سر دیکھ سر عرفانکو + وَلَقَدْ كُنْتُمْ تحقیق تھے تم کہ اشتیاق مین اللہ کے تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ آرزو کرتے تھے موتکی یعنے شہادت کی مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ پہلے اس سے کہ ملاقات کرو یعنے مشاہدہ کرو اسباب اوسکے کو کہ حرب ہی فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ پس تحقیق دیکھلیا

تمنے اوسکو کہ طلب کرتے تھے لڑائی کفار کیسے اور حالانکہ تم دیکھتے ہو بارون بھائیون اپنونکو کہ مارگئے یا نظر کرتے ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کو کہ اونکو اکیلا لڑائی مین چھوڑکر اپنی جان بچانیمین کوشش کرتے ہو لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب زخم کھاکر گڑھونمین پنہان ہوئے ابلیس لعین نے آواز کیا کہ الا ان محمدا قد قتل آگاہ ہو تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم مارگئے یہہ سنکر ضعفانے چاہا کہ عبد اللہ ابی کی طرف رجوع کرین کہ وہ ابوسفیان سے خط امان لیوے اور بعضے لوگ بھاگ گئے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکو ملامت فرمائی اُنھون نے عذر کیا کہ آپکی شہادت کی خبر سنکر ہم ہراسان ہوئے اور نہایت خوف سے نہ ٹھہر سکے تعالی نے اونکے دفع عذر مین یہہ آیت نازل فرمائی کہ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ اور نہین ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم مگر بھیجا گیا میری طرف قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ تحقیق گذرے ہین پہلے اوس سے پیغمبر اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ پس اگر مرجاوے یہ پیغمبر یا مارا جاوے کیا پھر جاؤگے تم اوپر ایڑیون اپنی کے یعنے ترک جہاد کا کروگے تم یا مرتد ہوجاؤ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ اور جو کوئی پھر جاوے اوپر دونون ایڑیون اپنی کے ساتھ ترک کرنے جہاد کے یا ارتداد کے فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا پس ہرگز نہ ضرر پہنچاوے وہ پھرنیوالے اپنے پھر جانے سے اللہ کو کچھہ کہ وہ مضار اور منافع کا اوپر اسکے روا نہین وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ اور شتاب جزا دیگا خدا تعالی شکر کرنیوالونکو وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ اور نہین لایق کسی نفس کو یہہ کہ مرجاوے مگر ساتھہ حکم اللہ کے اور لکھا ہی خدا نے یہہ حکم لوح محفوظ مین كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا لکھا کر زمانہ اوسکا مقرر کیا گیا کوئی پہلے اس سے نہ مرے اور نہ وہ زمانہ گذرے سمجھہ لیجئے کہ اس آیت مین حرص دلانا ہی مسلمانونکو اوپر جہاد کے اور دلیر کرنا ہی مسلمانونکو لڑائی مین اوپر اہل عناد کے اسواسطے کہ جس کسینے سمجھا کہ عمر زیادہ کم نہین ہوتی اوسکا وقت معین مقرر ہی وہ دلیر ہوگا معرکۂ جنگ مین رہا بھی تقدیر خدا پر جو نگہ اپنی کرے + وُہ جنگ وجدال ونون کا ہیکو ڈرے + جسکی کہ نہین ہی موت رافت یہہ سمجھہ + کاٹیسے نہ وہ کٹے نہ مارسے مرے وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا اور جو کوئی چاہے عوض اس جہاد کے کہ کرتا ہی ثواب دنیا کا دینگے ہم اوسکو دنیا سے جو کچھہ کہ مقدر کیا ہی وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا اور جو کوئی چاہے بدلے اعمال اپنے کے ثواب آخرت کا دینگے ہم اوسکو آخرت سے جو کچھہ کہ چاہے بیچ بہشت کے وَسَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ اور شتاب جزا دینگے ہم شکر کرنیوالونکو اوپر نعمت جہاد کے وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ اور کتنے پیغمبر ونسے تھے یعنے بہت پیغمبر تھے کہ بیچ راہ حق کے لڑے ساتھہ ہوئے اونکے خدا کے لوگ بہت سمجھہ لیجئے کہ ربی بہ معنی ربانی ہی یعنے خدا کے لوگ جیسے اولیا اور فقہا اور علما اور اتقیا یا خود پیغمبر اور ربی نام سپاہ کا بھی ہی کہ ہزار سے زیادہ ہو اور بمعین المعانی مین دس ہزار لکھے ہین فَمَا وَهَنُوْا پس نہ سست ہوئے یہہ پیغمبر اور اصحاب اونکے لِمَآ اَصَابَهُمْ واسطے اوسکے جو پہنچا اونکو محنتونسے فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بیچ راہ اللہ کے جہاد کفار مین وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا اور نہ ضعیف ہوئے بہت لڑائیون سے اور نہ کڑکڑائے دشمنونسے سمجھہ لیجئے کہ یہہ تعریض منہزمونکی کہ التجا ابن ابی سے کرکر خط امان طلب کرتے تھے ابوسفیان سے وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ اور اللہ تعالی دوست رکھتا ہی صبر کرنیوالونکو اوپر جہاد کے وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اور نہین تھی بات اون خدا کے لوگونکی بعد قتل پیغمبر اونکے اگر واقع ہو اِلَّآ اَنْ قَالُوْا مگر یہہ کہ کہا اونھونے رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا اے پروردگار ہمارے بخش واسطے ہمارے گناہ ہمارے وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا اور زیادتی ہماری بیچ کام ہمارے کے وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا اور ثابت رکھہ قدم ہمارے بیچ وقت لڑائی دشمنون دین کے وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ اور مدد دے ہمکو اوپر قوم کافرونکے فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا پس دیا اونکو اللہ نے باعث برکت دعائے یا استغفار کی یا بسبب صبر کرنیکے اوپر مقاتلے کفار کے ثواب دنیا کا کہ فتح یا ناد شمن پر ہی اور ہاتھہ آنا غنیمتون کا ہی وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ اور خوبی ثواب آخرت کی کہ نعمتین بہشت کی ہین اور دیدار پروردگار کا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ اور اللہ دوست رکھتا ہی احسان کرنیوالون کو یعنے صابرون کو سمجھہ لیجئے کہ ثواب دنیا اور آخرت کا محققونکے نزدیک دونونسے درمیان اوٹھاکر ایک کیطرف لولگانا ہی ۵ شوق دنیا کا نہ عقبی کی ہوس ہی ہمکو بس چاہے اپنا تو وصل اوسکا ہی بس ہی ہمکو + يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اے لوگو جو ایمان لائے ہو اگر کہا مانوگے

وَاللّٰہُ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ اور اللہ تعالیٰ جلاتا ہی نہ باپ اور بھائی اور وہ مارتا ہی نہ سفر کی تنہائی اور لڑائی وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ اور اللہ تعالیٰ ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم اے مسلمانو صبر و ثبات سے دیکھتا ہی وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اور اگر مارے جاؤ تم بیچ راہ اللہ کے اَوْ مُتُّمْ یا مر جاؤ تم خوشنودی خدا مین پھونے پر لَمَغْفِرَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرَحْمَۃٌ البتہ بخشش ہی اللہ کیطرف سے اور رحمت اوس کی خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ بہتر اوس چیز سے کہ جمع کرتے ہین کافر مال اسباب دنیا کیسے **بیت** وہ ذرا خوش ہو بہت سے ہی یہہ زر سے بہتر خدف کو چہ جانان ہی گہر سے بہتر ٭ وَلَئِنْ مُّتُّمْ اور اگر مر جاؤ تم اے مسلمانو بخشنودی خدا اَوْ قُتِلْتُمْ یا مارے جاؤ لڑائی مین کافرون کی لَاِلَی اللّٰہِ تُحْشَرُوْنَ البتہ طرف اللہ کے کہ معبود تمھارا ہی اکٹھے کیے جاؤ گے سمجھ لیجیے کہ معنی اس آیت کی مژدہ رسان عاشقان ہی یعنے جو مر جاؤ تم اے طالبو مخالفت نفس و ہوا مین یا شہادت پاؤ بہ تیغ ریاضت شوق لقائے کبریا مین تو محشور ہوؤ گے ساتھ اوسی کے کہ جسکی طلب کی ہی اور مسرور ہوؤ گے ملاقات اوسکی سے کہ جسکے واسطے جان دی ہی **بیت** جس مرگ مین ہو وصال دلبر ٭ وہ مرگ ہی زندگی سے خوشتر فَبِمَا رَحْمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ لِنْتَ لَہُمْ پس ساتھ رحمت کے کہ تجھے پہنچے اللہ سے نرم ہوا تو واسطے اونکے جنھون نے ہزیمت پائی اور شکست کھائی تھی جنگ احد مین سمجھ لیجیے کہ نزول اس آیت کا اسوقت ہوا تھا جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی سے آئے ہوئے اہل ہزیمت کو غصہ نفرمایا بلکہ دلاسا تسلی خوشخوئی دلجوئی کرنے لگے حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل فرمائی کہ یہہ نرمی تیری بسبب رحمت میر یکے تھی وَلَوْ کُنْتَ فَظًّا اور اگر ہوتا تو سخت کہنے والا غَلِیْظَ الْقَلْبِ سخت دل ناہربان لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِکَ البتہ اصحاب تیرے بھاگجاتے اور پراگندہ ہوتے گرد تیرے اور ساتھ تیرے نرہتے فَاعْفُ عَنْہُمْ پس معاف کراونسے تقصیر کہ خدمتین تیرے کی وَاسْتَغْفِرْ لَہُمْ اور بخشش مانگ مجھ سے واسطے اونکے اس قصور سے کہ ادائے حق مین میرے کیا وشَاوِرْہُمْ فِی الْاَمْرِ اور مشورت کراونسے بیچ اوسکام کے کہ متعلق ہے کی طرف جسمین حکم جرم صادر نہین ہوا بعضے کہتے ہین کہ مشورت مخصوص تھی امور محاربہ کی ولڑائی کفار کی فَاِذَا عَزَمْتَ پس جب قصد مقرر کرے بعد مشورت کے فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ پس بھروسا کر تو اوپر اللہ کے نہ اوپر مشورت کے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ تحقیق اللہ دوست رکھتا ہی توکل کرنیوالونکو سمجھ لیجے کہ متوکل حقیقی وہ ہی کہ سوا خدا کے نہ کسی سے ڈرے اور نہ امید رکھے **بیت** رافت خدا کے عشق مین جو دل دونیم ہی ٭ امید ہی کسی سے اوسے اور نہ بیم ہی ٭ اِنْ یَّنْصُرْکُمُ اللّٰہُ اور مدد کرے تمھاری اللہ جیسے کہ حرب بدر مین واقع ہوئی فَلَا غَالِبَ لَکُمْ پس نہین کوئی غالب آنیوالا اوپر تمھارے وَاِنْ یَّخْذُلْکُمْ اور اگر چھوڑ دے تمکو جیانچہ جنگ احد مین واقع ہوا فَمَنْ ذَا الَّذِیْ یَنْصُرُکُمْ مِّنْ بَعْدِہٖ پس کون ہی وہ شخص جو مدد کرے تمھاری پیچھے چھوڑ دینیکے وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ اور اوپر کرم اللہ کے پس چاہیے کہ توکل کرین ایمان والے وَمَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّغُلَّ اور نہین لائق کسی نبی کو یہہ کہ خیانت کرے غنیمت مین سمجھ لیجیے کہ اصحاب بعضے جو پہلوانون بہادرون مین سے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے چاہتے تھے کہ مال غنیمت مین سے ہمین حصہ بہ نسبت اوروں ضعیفون کے زیادہ عنایت فرماوین یہہ آیت نازل ہوئی کہ خیانت پیغمبر کو غنیمت بانٹنے مین روا نہین اور بعضے کہتے ہین کہ اموال غنیمت مین سے کچھ چیز گم ہو گئی تھی بعضے سیاہ باطن بسبب نفاق کے نسبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کرتے تھے حقتعالیٰ نے اپنے حبیب کے ذمہ سے بلکہ عموماً تمام انبیا سے خیانت دور فرمائی کہ کوئی پیغمبر خیانت نہین کرتا وَمَنْ یَّغْلُلْ اور جو کوئی خیانت کرے غنیمت مین یَاْتِ بِمَا غَلَّ لے آویگا اوس چیز کو کہ خیانت کی ہی یا پاویگا گناہ اوس دن قیامت کے اور فضیحت ہوگا روبرو اوس جماعت کے اگرچہ ایک تار ہو سمجھ لیجیے کہ حدیث مین آیا ہی کہ ایک شخص بعد قسمت غنیمت کے ایک رسن کہنہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا جو پہلے تقسیم سے اوٹھائی تھی آپنے قبول نہ کی اور فرمایا کہ رکھ تا قیامت کو لاویتو ثُمَّ تُوَفّٰی کُلُّ نَفْسٍ مَّا کَسَبَتْ پھر پورا دیا جاویگا اوسدن ہر جیکو بدلا اوسکا جو کچھ کمایا ہی نیکی سے اور بدی سے وَہُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ اور وہ نہ ظلم کیے جاوینگے وقت جزا کے اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰہِ کیا پس جس شخص نے پیروی کی خوشنودی خدا کی بیچ ترک کے خیانت ہو یا نہو کَمَنْ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰہِ ہوویگا مانند اوس شخص کے کہ پھرا یا ساتھ غصے اللہ کے بسبب خیانت کے وَمَاْوٰہُ جَہَنَّمُ اور جگہہ اوسکی دوزخ ہی وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ اور

بری ہی جگہہ پھر جانیکی دوزخ معاذ اللہ ھُمْ دَرَجٰتٌ یہہ لوگ ہین انبیا اور اہل امانت صاحب درجونکے ہین یا اونکو ہین بیچ اس جہانکے مرتبے عِنْدَ اللّٰہِ نزدیک خدا کے وَاللّٰہُ بَصِیْرٌ بِمَا یَعْمَلُوْنَ اور اللہ تعالے دیکھنے والا ہی ساتھہ اوس چیزکے کہ کرتے ہین لوگ امانت داری اور خیانت گذاری سے لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ تحقیق احسان کیا ہی اللہ نے اوپر مسلمانونکے اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ جسوقت بھیجا درمیان اونکے پیغمبر آپس انکے سے یعنے آدمیون سے یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ پڑھتا ہی اوپر اونکے آیتین قرآنکی یا نشانیان توحید کی وَیُزَکِّیْھِمْ اور پاک کرتا ہی اونکو اوناس مقتضیات طبعہ سے برشحات نبایع احکام شرعیہ یا اصلاح مین لاتا ہی کام اونکے یا گواہی دیتا ہی اوپر پاکی اونکیکے وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ اور سکھاتا ہی اونکو قرآن یا معارف شرعیہ وَالْحِکْمَۃَ اور حدیث یا معارف عقلیہ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ اور تحقیق تھے سب آدمی پہلے بھیجنے پیغمبر سے بیچ گمراہی ظاہر کے نہ حق جانتے تھے نہ باطل پہچانتے تھے اَوَلَمَّآ اَصَابَتْکُمْ کیا جسوقت پہنچی تمکو مُّصِیْبَۃٌ مصیبت شکست سے اور قتل سے اور حال یہہ ہی کہ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَیْھَا تحقیق پہنچایا تمنے دوبرابر اوسکے کہ انھونے جنگ احد مین ستر آدمی تم مین سے شہید کئے اور تمنے جنگ بدر مین ستر آدمی اونمین سے مارے اور ستر کو قید کرکر لے آئے باوجود اسکے قُلْتُمْ اَنّٰی ھٰذَا کہا تمنے غمگین ہوکر کہانسے ہوا یہہ اور ہم مسلمان ہین اور پیغمبر خدا ہمارے درمیان ہین قُلْ ھُوَ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہہ جو تم کو پہنچی آیا مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِکُمْ نزدیک جانون تمھارے یہی ہی کہ نافرمانی کی اور مدینے سے باہر آئے باترک مرکز کرکے بطلب غنیمت لالے اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تحقیق اللہ تعالی اوپر ہر چیز کے فتح اور غنیمت قتل اور ہزیمت سے قادر ہی وَمَآ اَصَابَکُمْ اور جو کچھہ پہنچا تمکو ناگوار طبیعتون تمھاری یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ اوسدن کہ ملی دو جماعتین اور ابوسفیان سپاہ مومنین سے مقابلہ نکرسکا فَبِاِذْنِ اللّٰہِ پس ساتھہ حکم اللہ کے تھا اور قضا و قدر اوسکیکے وَلِیَعْلَمَ الْمُؤْمِنِیْنَ اور تو کہ دیکھے اللہ ثابت رہنا مسلمانونکا لڑائی مین اور ظاہر کردے وَلِیَعْلَمَ الَّذِیْنَ نَافَقُوْا اور تو کہ ظاہر کردے دشمنی اون لوگونکی کہ منافق ہوئے وَقِیْلَ لَھُمْ تَعَالَوْا اور کہا گیا واسطے اِن کے اور اصحاب اوسکیکے جسوقت پھرے وہ راہ مدینہ منورہ سے کہ آؤ اور لڑائی سے مت پھرو اور بکوشش تمام قَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ لڑو کافرونسے بیچ راہ خدا کے اَوِادْفَعُوْا یا دفع کرو شر اونکا کہ ارادہ قتل کا اور لوٹ کا مدینے والون کے رکھتے ہین قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّا اتَّبَعْنٰکُمْ کہنے لگے اگر ہم ڈھب ڈول جانتے لڑائی کا البتہ ساتھہ چلتے تمھارے یا اگر جانتے ہم کہ وہان لڑائی ہوگی البتہ ساتھہ چلتے لیکن لڑائی اور بگاڑ نہین ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اقربا سے صلح اور ملاپ کرینگے ھُمْ لِلْکُفْرِ یَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْھُمْ لِلْاِیْمَانِ یہہ منافق طرف کفر کے اوسدن کہ یہہ باتین کرتے تھے نزدیکتر تھے اونمین سے طرف ایمانکے یا ساتھہ اہل کفر کے نزدیکتر تھے مدد کرنمین یا اہل ایمان یَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاھِھِمْ کہتے ہین ساتھہ منہ اپنے کے مَّا لَیْسَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ جو کچھہ نہین بیچ دلون اونکیکے یا یہہ کہ زبان سے کہتے ہین کہ ملاپ ہوجاویگا اور دلمین جانتے ہین کہ لڑائی واقع ہوگی وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا یَکْتُمُوْنَ اور اللہ خوب جانتا ہی جو کچھہ چھپاتے ہین منافق مکر اور فریب اور حسد اور عداوت سے اَلَّذِیْنَ قَالُوْا یہہ منافق وہ ہین کہ جہل سے یا واسطے فریب دینے جاہلون کے کہا لِاِخْوَانِھِمْ واسطے بھائیون اپنے کے یا امثال اور اقربا اور ہمنشینون اپنے کے کہ جنگ احد مین شہید ہوئے تھے وَقَعَدُوْا اور حال یہہ ہی کہ یہہ کہنے والے بیٹھے رہے تھے گھرونمین اپنے بچکر مرنے مارنیسے لَوْ اَطَاعُوْنَا اگر کہا مانتے وہ بھائی ہمارے ہمارا گھرونمین بیٹھے رہتے اور نجاتیمین بیچ لڑائی کے مَا قُتِلُوْا نہ مارے جاتے جیسے کہ ہم نہین مارے گئے قُلْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ اگر اختیار موت کا تمھارے ہاتھہ مین ہی فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِکُمُ الْمَوْتَ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ پس ہٹادو جانون اپنی سے موت کو اگر ہو تم سچے کہ ڈرو دافع قدر ہی کشاف مین لکھا ہی کہ جسدن منافقون نے یہہ بات کہی ستر آدمی اونمین سے مرگئے تھے وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا اور مت گمان کراون لوگونکو کہ مارے گئے ہین بیچ راہ اللہ کے مروی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اصحابونکو کہ بھائی تمھارے جو جنگ احد مین شہید ہوئے حق تعالی نے جانین اونکی مرغان سبز بال کے پیٹونمین ڈالی ہین کہ ہوا بہشت کی کھائین طوبی کی شاخون پر آشیانے بنائین جویبار فردوس سے سیراب ہون اور قنادیل زرین سایہ عرش مین لٹکائی ہین کہ اگر

چاہین تو واسطے استراحت کے خوابگاہ وہان مقرر کرین اور وہ کہتے ہین کہ الہی کون خبر دے ہمارے بھائیون آشناؤن کو اس دولت کی کہ ہمنے پائی ہی تاکہ رغبت اونکی طرف جہاد کرنیکے زیادہ ہو حق تعالی نے اونکی تعریف حال مین یہہ آیت نازل فرمائی یا پدر جابر انصاری رضی اللہ عنہما جب شہید ہوئے حق تعالی سے چاہا کہ مین پھر زندہ ہون تا شربت شہادت بار دیگر چکھون فرمان ہوا کہ حکم ازلی یون نہین ہی کہ رجوع مرنیسے طرف جینے کے ممنوع ہی عرض کیا کہ اس سعادت حال اور نعمت بیزوال سے کہ مجھے عنایت فرمائی ہی میرے یارونکو آگاہ کر یہہ آیت نازل ہوئی کہ شہید ونکو مردے مت جان بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ بلکہ جیتے ہین نزدیک پروردگار اپنے کے سمجھ لیجئے کہ حیات انکی اس معنون سے ہی کہ ہر برس ثواب غزوہ کا اونکو پہنچتا ہی یا بدن کو اونکے خاک نہین کھاتی یا غسل نہین دیتے اونکو جیسے اور مردونکو دیتے ہین یا جواب سلام کا دیتے ہین یہہ زیارت کرنیوالون اپنونکو مثل زندونکے یُرْزَقُوْنَ فَرِحِیْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ رزق دئے جاتے ہین آدمیون بہشت کیسے بیچ اس حالت کے کہ خوش ہین ساتھ اوس چیز کے کہ دیا ہی اونکو اللہ نے فضل اپنے سے اور وہ دولت خوشنودی حق ہی کہ کوئی عطا فرحت رسان زیادہ اس سے متصور نہین تفسیر کبیر مین لکھا ہی کہ آفتاب انوار الہی جلوہ گر ہو کر ذرہ ذرہ اونکیکو منور کرتا ہی یرزقون اشارہ طرف اوسکے ہی پس منبع نور اور مصدر رحمت سے ناظر ہوتے ہین فرحین عبارت اوس سے ہی کہ واقعی کوئی خوشی زیادہ تر وصال مطلوب سے اور کوئی سرور فزونتر دیدار جمال محبوب سے متصور نہین ۵ فرح عاشق جمال جانان ہی + دید جانان کمال ایمان ہی وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ اور مسرور ہوئے ہین ساتھ خوشخبری کیے یا شادی کرتے ہین ساتھ اون لوگونکے کہ ہنوز نہین ملے ساتھ اونکے مِنْ خَلْفِهِمْ پیچھے اونکیسے اور امید رکھتے ہین کہ بہشت مین ساتھ اونکے پہنچین اور بیچ کرامت کے ساتھ اونکے شریک ہون یا خوشی اونکو اس سبب سے ہی کہ احوال آخرتکا اونکے معلوم کر یقین جانے اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ یہہ کہ نہین کچھ ڈر اوپر اونکے اوس چیز سے کہ پیش آئی اونہین وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اور نہ وہ غمگین ہونگے اوپر مفارقت دنیا کے جو کچھ چھوڑ جاوین يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ اور شادمانی کرتے ہین ساتھ رحمت کے کہ فائض ہوئی ہی اللہ کی طرف سے اوپر یعنے ثواب اعمال وَفَضْلٍ اور زیادتی کی اوپر اوس نعمت کے جسقدر کہ مستحق ہون وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور دوسری خوشی رکھتے ہین شہید ساتھ اوسکے کہ اللہ تعالی نہین ضایع کرتا ثواب ایمان والون موحدون اور مجاہدونکا اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ جن لوگون نے کہ صدق دل سے اجابت کی واسطے فرمان خدا کے اور رسول اوسکے اوسوقت کہ نکلنیکا مدینے سے حکم کیا سمجھ لیجئے کہ قصہ اوسکا یون ہی کہ جب ابوسفیان احد سے پھرا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آخر اوسدن کے کہ ہفتہ تھا سترھوین تاریخ شوال کی مدینے مین تشریف لائے صبح کو اتوار کی فرمایا کہ لشکر والے احد کے پیچھے دشمنونکے جاوین اور جو کوئی معرکہ احد مین نتھا وہ اب بھی نجاوے صحابہ نے اطاعت امر کی کئی اور باوجود اسکے کہ ضعیف اور زخم خوردہ تھے مکے کو چلے پیرکی رات حمراء اسد منزل کر کر آگ بہت جلائی کہ ہیبت اور دہشت اونکی قبائل عرب پر ظاہر ہو اور سمجھین کہ عجز اور انکسار نہین ہی اونکو حق تعالی اس آیت مین تعریف فرماتا ہی اونکی کہ حکم خدا اور رسول کا قبول کیا مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ پیچھے اوسکے کہ پہنچے اونکو زخم لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ واسطے اون لوگونکے کہ نیکی کرتے ہین اونمین سے بوئے وفائے عہد وَاتَّقَوْا اور ڈرتے ہین غضب خدا سے بمخالفت امر پیغمبر اَجْرٌ عَظِيْمٌ ثواب ہی بڑا یعنے بہشت سمجھ لیجئے کہ لکھا ہی کہ ابوسفیان نے بعد رجوع کے شرمندہ ہو کر بعزم استیصال لشکر اسلام عود ٹھہرایا ناگاہ خبر پہنچی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حمراء اسد مین سے ہراسان ہو کر پھر جانب مکہ پھرا اور قافلہ تجار کا مدینے کو جاتا تھا یا اعراب بادیہ لوگونکو اوس قافلہ کے خوب سمجھایا کہ محمد جس جگہہ مین ہماری طرف سے ڈرائیو کہ ابوسفیان نے لشکر آراستہ کر کر تمھارے قتال اور جدال کو بازگشت کی ہی بلکہ کمر تمھارے مٹانیکو باندھی ہی جب قافلہ حمراء اسد مین پہنچا اور اہل اسلام سے ملاقات ہوئی تو موافق کہنے ابوسفیان کے ڈرایا لیکن عنایت ازلی شامل حال مسلمانونکے تھی مطلق ہراسان نہوئے بلکہ تصدیق زیادہ ہوئی اور توکل پر رہے کچھ خوف نہ کھایا اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ قبول کرنیوالے حکم خدا اور رسول کا وہ لوگ ہین کہ واسطے ڈرانیکے کہا اونکو لوگون نے

یعنے تجارتی یا اعراب نے اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ یہہ لوگ یعنے ابوسفیان اور اصحاب اوسکے تحقیق جمع ہوئے ہین واسطے قتال تمھارے کیے فَاخْشَوْهُمْ پس ڈرو تم اونسے کہ تمھین طاقت مقابلے کی اونکے نہین ہی فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا پس زیادہ کیا اسبات نے مسلمانون کا ایمان یعنے تصدیق اور یقین اور توکل وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ اور کہا مسلمانون نے کفایت ہی ہمکو اللہ تعالیٰ مدد کرنیوالا اور اچھا کارساز ہی سمجھ لیجئے کہ نزدیک بعضونکے یہہ آیت کہ گذری اور بعد اوسکے کہ ہی غزوہ بدر صغریٰ مین نازل ہوئین ہین لکھا ہی کہ ابوسفیان نے روز احد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پیغام کیا تھا کہ سال آئندہ لڑائی موضع بدر مین کرینگے آپنے قبول کیا تھا جب وعدے کے دن قریب آئے پشیمان ہوکر نعیم بن مسعود کو مدینے مین بھیجا کہ لشکر اسلام کو ڈراوے اور اسطرح سے جاکر سمجھاوے کہ کوئی مسلمان حرب کیواسطے بدر مین نہ آوے نعیم نے مدینے مین آکر ہر چند خوف دلایا اور کثرت لشکر کفار کی اور ہتھیارونکی کہی اور اتفاق اُنکا بتایا لیکن سوا جواب حسبنا اللہ ونعم الوکیل کے نہ سنا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ساتھہ محاربون احد کے اور سوا اُنکے اور لوگونکو لے کر پندرہ سو آدمیونسے بدر کو گئے آٹھہ روز وہان رہے بازار لگا لوگونکو تجارتین منفعت بہت ہوئی کفار ڈر سے اہل اسلام کے وہان نہ آئے حق تعالیٰ نے یہہ آیتین نازل فرمائین اسی تقدیر پر لفظ ناس کا کہ پچھلی آیتین گذرا ہی جسکے معنے تجار کے لکھے ہین یہان نعیم سے عبارت ہی اور ناس دوسرا دونون تقدیر پر عبارت ابوسفیان اور اتباع اوسکے ہی اب سنئے تتمہ حال مومنونکا ہی فَانْقَلَبُوْا پس پھر آئے بقول اول حمراء الاسد سے اور بقول ثانی موضع بدر سے بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ساتھہ عافیت کے یا ثواب کے اللہ کیطرف سے اور زیادتی حرمت کی یا افزونی مال تجارت کی لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ نہ لگے اونکو برائی قتل کی اور جرحی اور ہزیمت کی بلکہ سلامت آئے اور بکرامت پھرے وَاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ اور پیروی کی رضامندی اللہ کی ساتھہ فرمانبرداری رسول کے وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ اور اللہ صاحب فضل بڑیکا ہی دفع کرتا ہی شر مشرکونکا مومنونسے اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ سوا اوسکے نہین کہ یہہ شیطان ہی کہ ڈراتا ہی تمکو دوستون اپنے سے یعنے جو کچھہ اعراب یا اہل قافلہ یا نعیم کہتے ہین وہ شیطان کے سکھائے ہوئے ہین کہ منافقونکو ہراس مین ڈالکر لشکر پیغمبر سے نکالین اور صورت شکست کی مسلمانونپر لاوین فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ پس تم اے مسلمانو مت ڈرو دوستونسے شیطانکے اور ڈرو مجھہ سے بیچ مخالفت حکم میرے کے اگر ہو تم ایمان رکھنے والے وعدے اور وعید میرے پر وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ اور چاہئے نہ غمگین کرین تمکو وہ لوگ کہ جلدی کرتے ہین بیچ مدد کرنے اہل کفر کے مانند ابن ابی اور تابع اوسکے کہ جنگ احد مین تخلف کرکے تمھین چھوڑ گئے اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا تحقیق وہ ہرگز نہ ضرر کرین اللہ کو یعنے دوستان خدا کو کچھہ بسبب مساعت کے بیچ کفر کے يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ ارادہ کرتا ہی خدا یہہ کہ نکرے یعنے ندیوے واسطے اونکے کچھہ حصہ بیچ آخرت کے وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ اور واسطے اونکے ہی عذاب بڑا یعنے بہت اور ہمیشہ اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ تحقیق جن لوگون نے مول لیا کفر بدلے ایمان کے لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا ہرگز نہ ضرر کرینگے اللہ کو کچھہ بسبب خریدنے کفر کے بلکہ ضرر اونکا اونھین کیطرف پھرتا ہی وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اور واسطے اونکے عذاب ہی درد دینے والا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اور نہ گمان کرین وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہین یہود اور نصارا اور مشرکون اور منافقون سے اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ یہہ کہ جو ڈھیل دیتے ہین ہم اونکو خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ بھلا ہی اونکی ذاتونکے لئے اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ ہمتو ڈھیل دیتے ہین اونکو لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا تو کہ زیادہ کرین گناہونکے تئین اور دین باطل پر اپنے ثابت رہین وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ اور واسطے اونکے ہی عذاب خوار کرنیوالا مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ نہین ہی اور اوسکے اللہ سبحانہ کہ چھوڑ دیوے ایمان والونکو اوپر اوسحالت کے کہ ہو تم اسی منافقو اوپر اوسکے کہ طعنہ زن ہوا ایمان والونپر جیسے اور استہزا کرتے ہو ظاہر ہو بلکہ حکمت الٰہی نقد حال تمھارے کہ محک امتحان پر مارتی ہی حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ یہان تک کہ جدائی کردے ناپاک کو کہ آلودگی نفاق کی ہی پاک سے یعنے مومن مخلص سے سمجھہ لیجئے کہ یہہ تمیز یا جہاد ہی کہ منافق مقابلے مین اعدائے دین کیطرح

دیتے تھے چنانچہ روز احد مین اور یا ساتھ ظاہر کرنے اسرار دلہائے منافقین ہی کہ وحی پیغمبر پر حقتعالی نازل کرکر صحابہ کو آگاہ فرماتا ہی آپ معلوم کرلو کہ دل کا بھید منافقونکے یہہ تھا کہ جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے حق تعالی نے تمام امت میری دکھادی ہی جیسے حضرت آدمؑ کو سب ذریات اونکی بتادی تھی مین سب جانتا ہون کہ کسکے دلمین ایمان ہی اور کسکے نہین اور کون اسلام قبول کریگا اور کون نہین تو منافق آپسمین کہنے لگے کہ دیکھو ایسے دعوے بلند محمد صلی اللہ علیہ وسلم کرتے ہین اور ہمارے دلونسے خبر نہین رکھتے کہ ہم مین سے کونسا مخلص ہی اور کونسا منافق وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ اور نہین ہی اللہ کہ خبردار کرے تمکو اسی منافقو اوپر غیب کے کہ کون مومن ہی اور کون کافر وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ اور لیکن اللہ پسند کرتا ہی پیغمبرون اپنے مین سے جسے چاہتا ہی اور اوسے چھپی باتونسے آگاہ کردیتا ہی فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ پس ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے کہ منفرد ہی ساتھ علم غیب کے اور ساتھ رسولون اوسکے کے کہ بندے برگزیدے خدا کے ہین سمجھ لیجیے کہ خطاب طرف مومنونکے ہی اور ہوسکتا ہی کہ طرف کفار کے یا منافقون کے ہوے وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا اور اگر ایمان لاؤ تم اسطرح پر اور پرہیزگاری کرو نافرمانی سے یا شرک سے یا نفاق سے فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ پس واسطے تمھارے ہی ثواب بڑا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ اور نہ گمان کرین وہ لوگ کہ دون ہمتی سے يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ بخیلی کرتے ہین ساتھ اوس چیز کے کہ دیا ہی اونکو اللہ نے مال ومنال دنیا کے سے اور کرم اپنے سے هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ کہ وہ بخل بہتر ہی واسطے اونکے یہہ بات یون نہین ہی بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ بلکہ وہ بخل بُرا ہی واسطے اونکے کہ دنیا مین برکت مالکی کھوتا ہی اور آخرت مین سبب عذاب کا ہوتا ہی سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ شتاب ہی کہ طوق پہنائے جاوینگے ساتھ اوسکے کہ بخل کیا ہی ساتھ اوسکے مال سے اور زکوٰۃ دینے سے يَوْمَ الْقِيٰمَةِ دن قیامت کے حدیث شریف مین وارد ہی کہ جسے حق تعالی نے مال دیا اور اوسنے بخیلی سے زکوٰۃ نہ نکالی قیامت کے دن اوسکے مال کو سانپ کی صورت بناکر اوسکی گردنمین لٹکائینگے کہ وہ دونون جانب سے منہہ اوسکا کاٹیگا اور کہیگا کہ مین وہ مال ہون تیرا کہ جس پر دنیا مین تو لاف زن تھا اور وہ خزانہ ہون تیرا کہ جسپر فخر کرتا تھا اور لکھا ہی کہ اوس سانپ کے سر پر بال ہونگے تیزی تندی زہر کی سے اور دو نقطے سیاہ نیچے آنکھون اوسکے ہونگے کہ یہہ قسم سانپ کی سب قسمونسے بدتر ہوتی ہی **بیت** نہ جمع کر اسے تجھہ کو ڈسیگا در محشر + یہہ مال مار ہوا ور گنج اژدہا ہوکر + وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہی جو کچھہ چھوڑ جاتے ہین آسمانون والے اور زمین والے سمجھہ لیجیے کہ سب اہل آسمان اور زمین مرجاوینگے اور تمام بے دعوی مدعیان اور بے نزع منازعان اوسے واحد لاشریک کو رہجاویگا لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار محققون نے کہا ہی کہ میراث حقیقت مین اوسے کہتے ہین کہ ایک نئی چیز ملک مین آوے کہ قبل اوسکے ملک نہو پس یہان میراث مجازا فرمایا ہی کہ للہ ملک السمٰوٰت والارض اللہ ٹیواسطے ہی ملک آسمانونکا اور زمین کا تصرف مین اورونکے عاریتہ ہی جب یہہ مرجاوینگے جسکی عاریت ہی اوسکو پہنچیگی اسباتمین عجب اشارت ہی کہ بخیل کا نفس الامر مین مال نہین ہی مال سب اللہ کا ہی پس مال غیر مین بخل کرنا نہایت بدبختی ہی **نظم** بخل یہہ سرسبز تیرے خاک چہ معنی دارد + کرنا اتنا بھی نہ ادراک چہ معنی دارد + ملک حق ہی جو تیرے پاس ہی دے در رہ حق + غیر کے مال مین امساک چہ معنی دارد + وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ اور اللہ تعالی ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم نفاق سے اور امساک مال سے خبردار ہی جیسا کروگے ویسا پاؤگے لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ تحقیق سنا اللہ تعالی نے کہنا اون لوگون کا کہ کہتے ہین تحقیق اللہ فقیر ہی اور ہم دولتمند ہین سمجھہ لیجیے کہ جب آیت واقرضوا اللہ قرضا حسنا نازل ہوئی یہود نے کہا خدا محتاج ہی کہ ہمسے قرض مانگتا ہی اور یہہ کہنا اعتقاد سے نہ تھا ٹھٹھے بازی سے تھا حق تعالی نے یہہ آیت بھیجی اور ازروے تہدید فرمایا سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا جلد لکھتے ہین ہم یعنے کراماکاتبین کو فرماتے ہین کہ لکھین جو کہا اونھونے نسبت فقر کی ہمارے طرف کرکے اور نسبت دولتمندی کی اپنے طرف وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ اور مار ڈالنا اونکا پیغمبرونکو ناحق یعنے یہہ بھی لکھتے ہین کہ انکے اسلاف سے یہہ حرکت بڑی ہوئی وَّنَقُوْلُ اور کہینگے ہم وقت مانیکے

یا وقت اوٹھانے قبور کے ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ چکھو تم عذاب جلن کا ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْكُمْ یہہ عذاب تمھین ہی دے
اوس چیز کے کہ آگے پہنچایا ہاتھون تمھارے نے سمجھہ لیجئے کہ ذکر ہاتھ کا واسطے تحقق فعل کے ہی وگرنہ فاعل وُہ ہین اور افعال انکے
قتل انبیا اور عبادت گوسالہ اور مثل اوسکے تھے وَاَنَّ اللّٰهَ لَیْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ اور تحقیق نہین اللہ ظلم کرنیوالا اوپر بندون اپنے
کے جو مستحق عذاب کے ہین انکو از روئے عدل معذب کرتا ہی اَلَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَیْنَآ دوسری سنا کہنا ان لوگونکا
کہ کہا تحقیق اللہ نے عہد کیا ہی طرف ہمارے یعنے امر کیا ہی ہمکو اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ یہہ کہ نہ ایمان لاوین ہم اور نمانے ہم کسی پیغمبر کو حَتّٰى
یَاْتِیَنَا بِقُرْبَانٍ یہان تک کہ لاوے ہمارے پاس قربانی تَاْكُلُهُ النَّارُ کہ کہا جاوے اوسکو آگ سمجھہ لیجئے کہ پہلے دین بنی اسرائیل
مین کھانا قربانی کا حلال نتھا قربانی کو بن چھت کے گھر مین رکھدیتے تھے اور پیغمبر اوس زمانیکا درمیان گھر کے کھڑا ہوکر مناجات بیچ جناب
واہب عطیات کے کرتا تھا اور بڑے بڑے رئیس بنی اسرائیل کے باہر گھر کے سر جھکائے ہوئے متوجہ ہوتے تھے کہ آگ سفید بے دُود
آسمانسے ساتھ آواز مہیب کے اوترکر اوس قربانی کو جلا دیتی تھی پس یہود کہتے تھے کہ توریت مین لکھا ہی کہ سوا اس پیغمبر کے کہ جو قربانی
اسطور پر کرے ایمان نلاینگے حق تعالی نے اونکے الزام دینے کیواسطے فرمایا کہ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِیْ بِالْبَیِّنٰتِ کہہ اے محمد
صلے اللہ علیہ وسلم تحقیق آئے تھے تمھارے پاس پیغمبر پہلے ظہور میرے ساتھ معجزون روشن کے مانند عیسے علیہ السلام کے وَبِالَّذِیْ قُلْتُمْ اور
دوسرے آئے تھے ساتھ اس چیز کے کہ کہا تمنے یعنے قربانی موافق مدعا تمھاری کے کرنیوالے مثل زکریا اور یحیی کے علیہم السلام فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ
پس کیون مار ڈالا تمنے اونکو یعنے زکریا کو کہ اوس قربانی والے تھے اور یحیی بیٹے اونکے کو اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ اگر ہو تم سچے کہ متابعت پیغمبر
صاحب قربانی کی کی چاہیے فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ پس اگر جھٹلاوین تجھکو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ملول مت ہو
پس تحقیق جھٹلائے گئے پیغمبر بہت پہلے تجھ سے ایسے پیغمبر کہ وہ جَآءُوْ بِالْبَیِّنٰتِ آئے تھے ساتھ معجزون روشن کے وَالزُّبُرِ اور چھوٹے
کتابونکے وَالْكِتٰبِ الْمُنِیْرِ اور کتاب روشن کرنیوالی حلال اور حرام کی كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ہر جان چکھنے والی ہی موت شتاب
ہی کہ سب تم جھٹانیوالو اور سچا جانیوالو یہہ شربت چکھوگے وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اور سوا اوسکے نہین کہ پورا دئے
جاوگے تم بدلے اعمال اپنے کے دن قیامت کے فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ پس جو کوئی دور کیا گیا آگ دوزخ کے سے وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ اور
داخل کیا گیا بہشت مین فَقَدْ فَازَ پس تحقیق پہنچا مراد کو وَمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ اور نہین زندگانی دنیا کی مگر فائدہ اُٹھانا
ناپایدار سمجھہ لیجئے کہ زندگانی دنیا کو ساتھ اس متاع کے تشبیہ فرمائی کہ جسکا خریدنیوالا غرور مین آوے مراد یہہ ہی کہ زندگانی دنیا کی
لوگونکو فریب دیتی ہی اگر کچھہ بھی حقیقت اوسکی معلوم کرلین تو جانین کہ ہیچ ہی ۵ یہہ دنیا ہیچ ہی رافت غرور ہیچ مین مت آ
یہہ دیتی ہیچ ہی ہرگز تو اوسکے ہیچ مین مت آ لَتُبْلَوُنَّ فِیْٓ اَمْوَالِكُمْ البتہ آزمائے جاؤگے تم بیچ مالون اپنے کے سمجھہ لیجئے کہ بعد ہجرت کرنے
مسلمانونکے مکہ سے طرف مدینہ کے مشرک مکے کے مال اسباب اونکا جو مکے مین رہگیا تھا اوسپر تصرف کرنے لگے اور جو مسلمان راہ مین ملجاتا
اوسے لوٹنے مارنے لگے حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ تم مبتلا ہوگئے اسی مسلمانون بیچ مال اپنے کے نقصان ہونیمین اور ضایع ہوجانے
مین وَاَنْفُسِكُمْ اور بیچ جانون اپنے کے جہاد کرنیمین اور مرض پانیمین وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اور البتہ سنوگے اُن
لوگونسے کہ دئے گئے ہین کتاب مِنْ قَبْلِكُمْ پہلے تمسے یعنے یہود اور نصاری سے وَمِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْٓا اور دوسرے سنوگے اون
لوگونسے کہ شرک کرتے ہین اَذًى كَثِیْرًا ایذا بہت یعنے باتین کہ موجب رنج اور ایذاے خاطر کی ہون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور
تمھاری وَاِنْ تَصْبِرُوْا اور اگر صبر کرو تم اوپر ایذا اوس گروہ کے وَتَتَّقُوْا اور پرہیزگاری کرو یعنی عوض آپنے لو اللہ ہی پر چھوڑ دو ولا
فَاِنَّ ذٰلِكَ پس تحقیق یہہ صبر اور اتقا مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ہمت کے کامونکے سے ہی یعنے جو کام کہ متعلق بدین اسلام ہین وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ
مِیْثَاقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اور یاد کر جسوقت لیا اللہ نے عہد اور پیمان اون لوگونکا کہ دئے گئے ہین کتاب توراۃ اور انجیل یعنے

علما بنی اسرائیل کے اور مضمون عہد کا یہہ ہی کہ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ البتہ بیان کرو تم اس کتاب کو کہ بیچ شان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی واسطے لوگونکے وَلَا تَكْتُمُونَهُ اور نہ چھپاؤ اوسکو سمجھ لیجیے کہ تبین اور تکتمون دونون صیغے مخاطب کے ہین خص کی قرأت ہین اور قرآنو مین یہہ دونون صیغہ غائب کے ہین یبینن اور یکتمون یعنے بیان کرین اور نہ چھپاوین فَنَبَذُوهُ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ پس پھینکدیا اوس کتاب کو یا اوس بیان کو پیچھے پیٹھون اپنی کے سمجھ لیجیے کہ یہہ کلمہ مثل ہی عدم التفات پر وَاشْتَرَوْا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا اور مول لیا بدلے اوسکے مول تھوڑا رشوت تھی جو ہر سال عوام اور بیوہ تو فونسے لیتے تھے فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُونَ پس بری چیز جو مول لیتے ہین یعنے لغیم جاودانی دیکر خطا فانی لیتے ہین **بیت** پڑے باتش حسرت بگور جلتے ہین + جو لوگ دین سے دنیا کو بس بدلتے ہین لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ مت گمان کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اون لوگونکو کہ خوش ہوتے ہین بِمَا أَتَوْا ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہین یعنے چھپاتے ہین نعت تیری وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا اور چاہتے ہین یہہ کہ تعریف کئے جاوین ساتھ اوس چیز کے کہ نہین کی سمجھ لیجیے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کچھ یہود سے پوچھا اونھون نے جواب اوسکا جو واقعی تھا اوسے چھپاکر اوسے تقریر بناکر جھوٹی کی کہ گویا سچ خبر دی اور اوسپر اپنی تعریف چاہی یہہ آیت نازل ہوئی اور یا یہہ آیت منافقونکی شان مین آئی ہی کہ لڑائی مین آپ کے ساتھ سے طرح دیکر عذر بیان کرنے لگے اور متوقع تحسین کے ہوئے فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِنَ الْعَذَابِ پس مت گمان کر ای رسول اور ای مومنو اونکو بیچ خلاصی کے عذاب قیامت سے یا عذاب دنیا سے مثل قتل اور جلا اور ذلت اور قبول جزیہ کی وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ اور واسطے اونکے ہی عذاب درد دینے والا دن قیامت کے وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہی بادشاہی آسمانونکی اور زمین کی وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اور اللہ اوپر ہر چیز کے ثواب دینے مین ابرار کے اور عذاب کرنیمین اشرار کے قادر ہی لکھا ہی کہ قریش نے یہود سے پوچھا کہ معجزے موسیٰ کے کیا تھے اونھونے مثل عصا اور ید بیضا کے بیان کئے پھر آکر نصاریٰ سے معجزے حضرت عیسے کے پوچھے اونھونے مثل احیائے موتی اور ابرائے مرض برص بیان کئے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آکر کہا کہ ہم معجزات عیسیٰ اور موسیٰ سے خبردار ہوکر تمھارے معجزے دیکھنے آئے ہین اگر کوہ صفا کو سونیکا بنادو تو علامت معبود تھارے کی جانین ہم حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل فرمائی کہ اگر تم طالب نشانیون وحدانیت کے ہو تو دیکھو اِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ تحقیق بیچ پیدائش آسمانونکے اور جو اونمین ہی اور زمین کے اور جو اونمین ہی وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اور آنے جانے رات کے اور دن کے یا بیچ مختلف ہونے رات اور دن کے نور اور ظلمت مین یا نقصان اور زیادتین لَآيَاتٍ ہر آئینہ نشانیان ہین اوپر وجود صانع کے اور وحدت اوسکے اور کمال علم اور قدرت اوسکے لِأُولِي الْأَلْبَابِ واسطے عقل والونکے **بیت** نشان وحدت حق جسکی عقل صافی ہی + ہر ایک ذرہ و ہر برگ کاہ کافی ہی الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ صاحب عقل کے وہ لوگ ہین جو یاد کرتے ہین اللہ کو وقت کھڑے ہونے اور بیٹھنے کے اور اوپر وقت تکیہ کرنے کروٹون اپنے کے سمجھ لیجیے کہ مراد اسسے ہمیشہ ذکر کرنا ہی اور محبت ماذکور مین آہین بھرتا ہی من احب شیئا اکثر ذکرہ **بیت** کسیکے دل کو جو وابستگی کسی سے ہو + تو لبسطر جسے فراموش اوسکے جی سے ہو + یا مراد ذکر سے نماز ہی کہ کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے تینون ہیئت سے جائز ہی بحسب طاقت یا ذکر بمعنی شکر ہی یعنے شکر ادا کرتے ہین اللہ کا اوپر کھڑے ہونے کے قدرت کے اور بیٹھنے کی نعمت کے اور لیٹنے کی راحت کے اور محققون نے کہا ہی کہ مراد یہان ذکر سے ذکر دل کا ہی نہ زبان کا اسواسطے کہ دوام ذکر لسانی ممکن نہین اور ذکر قلبی ہر دم ہر لحظہ بے قصور و فتور جاری رہتا ہی پس مراد ذکر کرنیوالون سے اہل دل ہین کہ ساتھ جان کے مشتغل ہین کھڑے ہین تو اوسی کی یاد مین کھڑے ہین اور بیٹھتے ہین تو اوسیکے دھیان مین بیٹھتے ہین اور لیٹے ہین تو اوسیکے خیال مین لیٹے ہین یا قائم ہین آستانہ خدمت پر اور بیٹھے ہین فرش محبت پر اور لیٹے ہین بساط الفت پر **بیت** از بسکہ بسا ہی دلمین ہر آن + بیٹھے لیٹے کھڑے تیرا دھیان وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ اور اندیشہ کرتے ہین از روئے استدلال کے بیچ پیدائش آسمانونکے اور زمین کے تاکہ وہ اندیشہ اونکو راہ

دکھاوے طرف رب العالمین کے پھر حجاب بعد اور دور یکے نظر سے اوٹھا کر غیب سے بحضور اکر از روے مشاہدہ بزبان حال کہتے ہین رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ای پروردگار ہمارے نہین پیدا کیا تو نے اس مخلوق کو کہ آسمان و زمین مین ہی بیفائدہ سُبْحَانَكَ پاکی ہی تجھکو اس سے کہ کچھ چیز بیفائدہ پیدا کرے فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ پس بچاے ہمکو ساتھ مہربانی اپنے کے عذاب دوزخ سے رَبَّنَا اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ای آفریدگار ہمارے تحقیق تو عدل سے جسکو داخل کرے آگ مین اور وہان وہ ہمیشہ رہے پس تحقیق رسوا کیا اوسکو ساتھ عقوبت کے وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ اور نہین ہی واسطے ظالمونکے جیسے مشرک اور یہود اور نصاری اور مثل اونکے مِنْ اَنْصَارٍ مدد دینیوالے کہ عذاب سے چھوڑاوین رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا ای اصلاح مین لانیوالے کام ہمارے تحقیق ہمنے سنا آواز پکارنیوالے کا کہ ظاہر يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ پکارتا تھا خلق کو طرف ایمانکے سمجھہ لیجیے کہ پکارنیوالے پیغمبر ہین صلی اللہ علیہ وسلم اور یا قرآن مجید ہی کہ عام تر ہی اسواسطے کہ بہت لوگون نے دعوت پیغمبر کی نہین پائی اور قرآن کو سب سنتے ہین کہ بزبان بیان پکارتا ہی اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ یہہ کہ ایمان لاؤ ساتھ پروردگار اپنے کے فَاٰمَنَّا پس اجابت کی ہمنے پکارنیوالے کی اور ایمان لائے ہم رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا ای پیدا کرنیوالے ہمارے پس بخش واسطے ہمارے گناہ ہمارے سمجھہ لیجیے کہ مراد اس سے گناہ کبیرہ ہی یا مطلق گناہ پہلے وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا اور دور کر ہم سے تو برائیان ہماری اور چھپا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ اور مار ہمکو ساتھ نیکونکے رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ ای تدبیر کرنیوالے کام ہمارے اور دے ہمکو جو وعدہ کیا ہی ہمسے اوپر رسولون اپنے کے کہ نعمتین جاودانی ہین یا جو پیغمبرون کی زبانی وعدہ فرمایا ہی فتحمند یکا مسلمانون کے یا بخشش بڑی طلب کرتے ہین ہم جو انبیاؤن کو کیا ہی کہ بخشش مومنون کی چاہو چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام نے کہا ولمن دخل بیتی مؤمنا و للمؤمنین اور ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو امر فرمایا کہ واستغفر لذنبک وللمؤمنین وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور مت رسوا کر ہمکو دن قیامت کے اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ تحقیق تو نہین خلاف کرتا وعدے اپنے کو سمجھہ لیجیے کہ بعضے مفسرین نے نقل کیا ہی کہ دعائین پانچون کہ بیچ ان آیتونکے مذکور ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور چارون یارون آپکے سے واقع ہین جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مرتبہ شہود مین دعا فرمائی ربنا ما خلقت ہذا باطلا اور حضرت ابوبکرؓ نے مقام خوف مین کہا ربنا انک من تدخل النار فقد اخزیتہ اور حضرت عمرؓ نے تصدیق تحقیق اپنے سے خبر دی کہ ربنا انا سمعنا منادیا ینادی اور حضرت عثمان و علی مرتضی رضی اللہ عنہما نے پچھلے وعدونکی التجا مین عرض کیا ربنا واتنا ما وعدتنا پھر جناب مجیب الدعوات سے مژدہ اجابت کا یون صادر ہوا کہ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ پس قبول کیا دعاؤن اونکیکو پروردگار اونکے نے اسطرح سے کہ ارشاد فرمایا اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ یہہ کہ نہین ضایع کرتا مین عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ عمل کسی عمل کرنیوالیکا تم مین سے مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى مرد سے یا عورت سے بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ بعضے تمھارے بعضے دوسرونسے حاصل کلام کا یہہ ہی کہ تمھین ثواب مین ایک حکم ہی جو کوئی عمل کریگا ثواب پاویگا کچھہ مرد عورت پر موقوف نہین کوئی ہو حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہی کہ مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ ہجرت کرنیمین مردونکے مناقب بہت وارد ہین اور عورتین ہجرت کرنیوالیان اس سے بے نصیب ہین یہہ آیت شریفہ نازل ہوئی کہ مین عمل کسی عمل کرنیوالیکا ضایع نہین کرتا مرد سے ہو یا عورت سے فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا پس جن لوگون نے شرک چھوڑا یا وطن چھوڑا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ اور نکالے گئے گھرون اپنے سے یعنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ لوگ کہ جنکو مشرکون نے مکے سے نکالا وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ اور ایذا دئے گئے بیچ راہ طاعت میرے کے مراد اس سے پہلے مسلمان ہین جیسے بلال کہ زبان کفار سے ملال رہے اور صہیب کہ کھینچے نقصان اموال رہے وَقَاتَلُوْا وَقُتِلُوْا اور لڑے کفار سے اور شہید ہوئے جہاد مین یہہ عام مہاجرین لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ اور البتہ دور کرونگا مین اونسے برائیان اونکی وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اور البتہ داخل کرونگا مین اونکو بہشتونمین کہ چلتی ہین نیچے درختون یا نیچے محلون اوسکے نہرین اور بدلا دونگا مین اونکو ثَوَابًا ثواب دینا کر مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ نزدیک اللہ تعالی کے سے سمجھہ لیجیے کہ وضع مظہر کی موضع مضمر مین دلیل ہی اوپر تعظیم ثواب دینے والیکے اور اضافت ثواب کیطرف اپنے فرمائی اور اپنا وہ نام ذکر کیا کہ

دلالت اوپر ذات مجموعۂ صفات کے کرتا ہی یہہ نشان ہی بعیم ثواب عظیم الشان **بیت** سچ ہی کہ خدا سب سے بڑا سکہ ہی فائق + دیویگا ثواب ایسا ہی جو اوسکے ہی لایق وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ اور اللہ تعالی نزدیک اوسکے ہی اچھا ثواب اہل تفسیر لکھتے ہین کہ ترکان مکہ معظمہ ساتھ فراخی اور عشرت کے رہتے تھے اور فقرا مومنان ساتھ تنگی اور عسرت کے اوقات کاٹتے تھے اونکے جیسن گذرا کہ **بیت** تعجب ہی جو بت پوجین ہین اونکو ناز و نعمت ہی + ہمین اس حق پرستی مین بلا اور رنج و محنت ہی + حق تعالی نے واسطے تسلی اونکے کے ساتھ پیغمبر اپنے کے خطاب فرمایا اور مراد درویش امت کے ہین لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ چاہیے کہ نہ فریب مین ڈالے تجھ کو جانا آنا کافرونکا بیچ شہرونکے واسطے تجارت کے کیونکہ یہہ آمد و رفت اونکی مَتَاعٌ قَلِيْلٌ فائدہ ہی تھوڑا جلدی جاتا رہیگا ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ پھر بعد موتکے آخر تین جگہہ اونکے رہنے کی دوزخ ہی وَبِئْسَ الْمِهَادُ اور برا ہی بچھونا دوزخ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لیکن وہ لوگ کہ ڈرتے ہین عقاب پروردگار اپنے سے اور فائدہ دنیا کے پر مغرور نہین ہوتے لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ واسطے اونکے بہشتین ہین اس روش کی کہ جاری ہین نیچے درختون یا مکانون اُنکے نہرین پانی کی دودھ کی شراب کی شہد کی خَالِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ رہنے والے ہین بیچ اوسکے نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ بیچ اس حالت کے کہ یہہ بہشتین مہمانی ہین نزدیک اللہ کے سمجھہ لیجیے کہ نزل اوسے کہتے ہین جو بھی نفیس چیزین بہت منزل مہمانین حاضر کرین واسطے اوسکی بزرگی کے اوسے زبانی ہندی مین مہمانی کہتے ہین **بیت** اتقا والونکو جنت مہمانی چاہیے + ہمسے مستونکو لقائے یار جانی چاہیے وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ اور جو کچھہ نزدیک اللہ تعالی کے ہی الطاف خفیہ سے بہتر ہے واسطے نیکی کرنیوالون کے فائدے دنیائے فانی سے وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ اور تحقیق بعضے اہل کتاب سے وہ شخص ہی کہ ایمان لاتا ہی ساتھ اللہ کے وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ اور ساتھہ اوس چیز کے کہ اُتاری گئی طرف تمھارے کہ قرآن شریف ہی اور ساتھہ اوس چیز کے کہ اُتاری گئی ہی طرف اونکے کہ توراۃ ہی اور یا انجیل سمجھہ لیجیے کہ مراد ابن سلام ہی اور اصحاب اوسکے یا نجاشی اور اتباع اُسکے خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ بیچ اوس حالت کے کہ ڈرانیوالے ہین یا عاجزی کرنیوالے ہین واسطے خدا کے لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا نہین مول لیتے بدلے نشانیون اللہ کے کہ احکام توریت ہین یا نعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مول تھوڑا مثل علماء یہود کے کہ رشوت خوار تھے اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ یہہ لوگ ڈرنیوالے دیندار واسطے اونکے ہی ذخیرہ رکھا ثواب اونکا نزدیک پروردگار اونکے اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ تحقیق خدا تعالے جلدی لینے والا ہی حساب آسانی سے اور شتابی سے مومنونکا کریگا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا اے لوگو کہ ایمان لائے ہو صبر کرو اوپر ادائے فرایض کے یا اوپر جہاد کفار کے یا اوپر فرمانداری احکام شرعیہ کے سمجھہ لیجیے کہ یہہ معنے اخیر کے خوب ترہین کہ شامل ہین سب طاعتونکو وَصَابِرُوْا اور شکیبائی کرو لڑائی مین دشمنونکی اور پانون مضبوط رکھو میدان جنگ مین یا تھانے رکھو ایکدوسرے کو بیچ لڑائی کے وَرَابِطُوْا اور تیار رہو جنگ اعدا خدا کو یا مقید رکھو اپنے تئین بیچ عبادتکے سمجھہ لیجیے کہ مرابطہ یہہ ہی کہ مجاہدین گھوڑے اور ہتھیار اپنے تیار رکھین کہ ایذا کفار کی مسلمانونپر نہ آنے دین اور بعضے کہتے ہین کہ مرابطہ انتظار کرنا نماز کا ہی بعد نماز کے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو خدا سے اور پرہیزگاری کرو لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ تو کہ تم چھٹکارا پاؤ **بیت** اتقا مین ہی فلاح دو جہان + یاد رکھو اسکو تم اے مومنان بعضے محققون نے اس آیت شریفہ کی یہہ معنی کہی ہین کہ اے مومنو صبر کرو اوپر مجاہدے نفسونکے ساتھہ بچنے ہوائے شیطانی کے اور بجالانے طاعت رحمانی کے اور ثابت مضبوط قدم گاڑی بچے بچائے تھمے تھمائے رہو ساتھہ تسلیم کے بلا مین اور رضا کے احکام قضا مین اور تیار رہو واسطے توڑنے تعلقات ماسوائے اللہ کے اور پرہیزگاری کرو خطرون اور وسوسونسے جو سوا خدا کے اور دلمین آتے ہین اور ہمیشہ توجہ اور دھیان اپنا طرف اللہ کے رکھو تو کہ چھٹکارا پاؤ تم حجابونسے جو درمیان تمھارے اور اللہ کے ہین اور مرتبہ شہود اور مشاہدہ کا اور حضور اور احسان کا حاصل ہو **بیت** ہر گھڑی ہر دم نظر آنے لگے + سامنے جلوے وہ دکھلانے لگے **سورہ نساء** مدنی ہی اکیسو چھہتر آیتین ایکہزار نو سو بیتالیس کلمے ہین سولہ ہزار تیس حرف ہین فواصل اسکے لونما ہین اور ربط اس سورہ کا ساتھہ سورہ آل عمران کے یہہ ہی کہ ختم اسکا ساتھہ امر اتقا کے ہی اور ا

شروع اسکا بھی بامر تقوی ہی

سورۃ النساء مدینۃ وھی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | مائۃ وسبع وسبعون اٰیۃ

یٰاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ اے لوگو ڈرو اور پرہیز کرو غصے اور عذاب پروردگار اپنے سے جس نے ساتھ محض قدرت اپنی کے پیدا کیا تمکو باوجود اختلاف رنگونکے اور شکلونکے اور زبانونکے مِنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ایک تن سے کہ وہ آدم ہی وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا اور پیدا کیا اوس ایک تن تنہا سے جوڑا اوسکا کہ حوا ہی اور اصح یہہ ہی کہ حوا کو آدم کی بائین پھسلی سے پیدا کیا وَبَثَّ مِنْهُمَا اور پھیلائے اور ظاہر کئے آدم اور حوا سے بواسطے توالد اور تناسل کے رِجَالًا كَثِیْرًا وَّنِسَآءً مرد بہت اور عورتین بسیار وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو مخالفت امر خدا سے الَّذِیْ وہ خدا کہ تم وقت مہربانی اور مدد چاہنے کے ایکدوسرے سے تَسَآءَلُوْنَ حاجت مانگتے ہو اور قسم دیتے ہو ساتھ اوسکے وَالْاَرْحَامَ اور ڈرو قطع رحمونسے آپسمین ساتھ ایکدوسرے کے پیوند مہر کرو اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا بتحقیق اللہ ہی اور تھا اور رہوگا اوپر تمھارے نگہبان سب اقوال افعال تمھارے جانتا ہی سمجھ لیجیے کہ جو کوئی اللہ کو نگہبان اپنا جانے اوسے چاہیے کہ بیٹھنے اٹھنے مین احتیاط رکھے کہ اللہ دیکھتا ہی کچھ ایسا کام صادر ہو جسمین شرمندگی اپنی اوس جناب مین ہو **نظم** جب یہہ سمجھا کہ نگہبان ہی خدا + دیکھتا سب ہی بُرا اور بھلا پھر بھلا کیونکر برائی کیجیے + ہوسکے جتنی بھلائی کیجیے وَاٰتُوا الْیَتٰمٰۤی اَمْوَالَهُمْ اور دو یتیمونکو اسا ولیو وصیو اونکے مال اونکے جو بسبب وصیت اور ولایت کے تصرف مین لائے ہو لکھا ہی کہ اولیا یتیمونکے مال مین تصرف نالایق کرتے تھے جیسی اپنی بکری دبلی یتیمونکی بکریونمین ملاوے پھر موٹی بکری ایک پکڑلے اور کہا کہ یہہ بکری ہی عوض مین بکری کے حق تعالی نے ارشاد فرمایا وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِیْثَ بِالطَّیِّبِ اور مت بدلو مال ناپاک کو یتیم کے ساتھ مال پاک اپنے کے یعنے نہ لو اچھے مالکو یتیم کے کہ تمھارے حق مین وہ ناپاک ہی عوض مین اپنے بُرے مالکے کہ تمھارے نزدیک وہ پاک ہی وَلَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَهُمْ اِلٰۤی اَمْوَالِكُمْ اور مت کھاؤ مال اونکے ملاکر ساتھ مالونن اپنے کے اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِیْرًا بتحقیق یہہ کھانا مال یتیم کا یا بدل کرنا یا خیانت کرنی اوسمین گناہ ہی بڑا یہہ آیت شریفہ نازل ہوئی ہی ایک غطفانی کی شانمین کہ اوسکا بھائی مرگیا تھا ایک بیٹا چھوڑکر وہ چچا نے کے سبب اوسکے مال مین متصرف ہوا جب وہ لڑکا بالغ ہوا اپنا مال مانگنے لگا چچا نے دینے مین تاخیر کی یہہ قصہ محکمہ مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آیا یہہ آیت نازل ہوئی اس غطفانی نے نعوذ باللہ من الحوب الکبیر پڑھکر تمام مال اوس بھتیجے کا حوالے کیا وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی اور اگر ڈرتے ہو تم یا جانتے ہو تم یہہ کہ نہ انصاف کروگے تم بیچ مال یتیمونکے سمجھ لیجیے کہ صحیح بخاری مین حضرت عائشہ صدیقہ رضہ سے نقل کیا ہی کہ یہہ آیت اوسکی شانمین اتری ہی جسنے ایک یتیمہ کو اپنی گود مین پالا تھا اور اوسکے مال پر متصرف ہوا تھا چاہتا تھا کہ اوسے قید نکاح مین لاؤن اور حق خدمت اور تعیین مہر جیسا کہ چاہیے نہ کرون اور طرح طرح کی محنت مین ڈالون خلاف مرضی اوسکے کرون یہہ آیت نازل ہوئی کہ اگر جانتے ہو تم کہ تعیین مہر یتیمونمین اور ادائے مال مین اونکے انصاف نکروگے فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ پس نکاح کرو تم جو خوش آئے تم کو عورتونسے مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ دو دو اور تین تین اور چار چار نکاح کرنیوالا مختار ہی ان عدد مذکورہ سے جتنی چاہے کرے فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا پس اگر ڈرو تم یہہ کہ نہ عدل کروگے اون عورتونمین فَوَاحِدَةً پس اختیار کرو ایک عورت کو اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ یا اوس چیز کو کہ مالک ہین اوسکے داہنے ہاتھ تمھارے یعنے تمھارا جنمین ساتھ ملکیت کے تصرف ہی وہ کون ہین لونڈیان ہین اونمین نہ کچھ قید عدد کی ہی نہ حصر رکھنے کی ذٰلِكَ اَدْنٰۤی اَلَّا تَعُوْلُوْا یہہ اختیار کرنا ایک زن آزاد کا یا لونڈی کا بہت نزدیک ہی اس سے کہ بے انصافی کرو وَاٰتُوا النِّسَآءَ اور دو تم ان عورتونکو کہ قید نکاح مین لائے ہو صَدُقٰتِهِنَّ مہراونکا بیچ اسحالت کے کہ ہی وہ نِحْلَةً ہدیہ اور عطیہ کہ خدا تعالی کی طرف سے بخشا گیا ہی اونکو فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ پس اگر وہ عورتین خوشنود ہون اور بخشدین واسطے تمھارے عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا کچھ چیز سے اوس مہر مین سے جہت نفس سے یعنے خوش نفس سے اور رغبت دل سے فَكُلُوْهُ هَنِیْٓـًٔا مَّرِیْٓـًٔا پس کھاؤ اوس چیز کو سہتا پچتا اور کام مین لاؤ اوسکو سازگار خوشگوار تفسیر مدارک مین لکھا ہی کہ ہنی وہ جسمین گناہ نہو

اور مری وہ ہی کہ جس سے درد اور رنج نہ پہنچے وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ اَمْوَالَكُمُ اور نہ دو بیوقوفون کم عقلونکو مال اپنے سمجھ لیجئے کہ یہہ خطاب ساتھ اولیائے یتیمونکے ہی اور اضافت مالکی طرف اونکے واسطے تصرف اونکیکے ہی اوس مال مین بحق ولایت الَّتِي جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيَامًا وہ مال جو کیے ہین خدانے واسطے تمھارے سبب قائم رکھنے معیشت دنیا کے اور واسطے حاصل ہونے امورین کے مثل حج جہاد زکوٰۃ صدقات نفقات ضیافات کے اور سوا اونکے طرح طرح کی خیرات کے وَارْزُقُوهُمْ اور کھلاؤ بیوقوفون کو یعنے اونکے کھانے کیواسطے ہر روز کچھ مقرر کردو فِيهَا اس مال مین سے قدر احتیاج اونکے کے وَاكْسُوهُمْ اور پہناؤ کپڑے اونکو بقدر حال وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا اور کہو بعد کہلانے پہنانیکے واسطے اونکے بات اچھی مثلاً اگر یتیم ہو تو کہو یہہ مال تیرا ہی ہے ہم خزانچی تیرے ہین جب تو بڑا ہوگا تیرے حوالے کرینگے اور عورتونکو بھی عدہ کرو کہ دل اونکا خوش رہے وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى اور آزمایا کرو یتیمونکو اگر مرد ہون تو ساتھ عقل تمیز کے بیچنے مین خرید نمین مالکے اور اگر عورتین ہین تو امور خانے مین عقل اونکی دریافت کرو حَتّٰى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ یہانتک کہ جب پہنچین حد نکاح کو یعنے بالغ ہون فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا پس اگر پاؤ تم بعد بلوغ کے اونمین سے ہشیاری دین و دنیا کے کام مین فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ پس حوالہ کرو تم طرف اونکے مال اونکے جو تمھارے پاس تھے وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اور مت کھاؤ ای وصیو مال یتیمونکے اور ضایع نہ کرو اِسْرَافًا از روئے زیادت کے حد سے یعنے زیادہ اوس سے جو قاضی نے مقرر کیا ہی وَبِدَارًا اور دوسرے نہ ضایع کرو مال یتیمونکے از روئے جلدی کے اَنْ يَّكْبَرُوْا خوف اسباتکے سے کہ بڑے ہوجاوین یعنے شتابی یتیمونکے مال کھانیمین نکرو خوف کرکر اسکا کہ بڑے ہوکر یہہ ہمسے لیوین گے وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا اور جو کوئی ہو وصی اور ولی بے احتیاج فَلْيَسْتَعْفِفْ پس چاہیئے کہ مال یتیم سے بچے وَمَنْ كَانَ اور جو کوئی ہو اون لوگونمین سے کہ مال یتیم کا جنکے ہاتھ مین ہی فَقِيْرًا درویش محتاج فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ پس چاہیئے کہ کھاوے مال یتیم سے ساتھ انصاف کے یعنے بقدر حاجت کھانے پینے کے یا مقدار اجرت سعی اپنے کے فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ پس جب حوالے کرو طرف یتیمونکے مال اونکے فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ پس گواہ پکڑلو اوپر اقرار اونکیکے ساتھ قبض مالکے تاکہ پھر کبھی جھگڑا نہو وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا اور کفایت کرتا ہی اللہ تعالیٰ گواہ اوپر بندونکے یا جزا دینیوالا اوپر اعمال اونکیکے یا حساب کرنیوالا بیچ روز جزا کے سمجھ لیجئے کہ عرب والون کی ایام جاہلیت مین عادت تھی کہ عورتونکو اور لڑکونکو میراث نہین دیتے تھے اور کہتے تھے کہ میراث کا مال وہ لے جو دشمنونسے قتال کرسکے جب حضرت مدینے مین تشریف لائے وہی قانون جاری تھا یہانتک کہ ام کحہ نے آپسے آکر عرض کیا کہ اوس بن صامت اسلام قبول کرکر موا ہی اوس سے تین لڑکیان رکھتی ہونمین اور وہ مال بہت چھوڑ گیا ہی چچے زاد بھائی اوسکے اوسپر متصرف ہین مجھے اور لڑکیونکو محروم رکھتے ہین حضرتؐ نے اونکو بلاکر پوچھا اونھونے چاہا کہ وہی قانون جاہلیت جاری رہے اور طریق بیداد جو چلا آتا ہی آبا و اجداد سے نہ بدلے حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل فرمائی لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ واسطے مردونکے بڑے ہون یا چھوٹے حصہ ہی اوس چیز سے کہ چھوڑ گئے ہین ماں باپ اور قرابتی وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ اور واسطے عورتونکے بھی حصہ ہی اوس چیز سے کہ چھوڑ گئے ہین ماں باپ اور قرابتی مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ اوس چیز سے کہ تھوڑا مال گذاشتہ سے یا بہت ہو حق تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہی واسطے اونکے نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا حصہ باندازہ پیدا کیا ہوا وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ اور جب حاضر ہون بیچ وقت بانٹنے میراث کے قرابت والے جسکا میراث مین حق نہین اور یتیم کہ بیگانے ہین اور فقیر فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ پس دو اونکو کچھ اوسمین سے جو بانٹا جاتا ہی تاکہ دل اونکے خوش ہون سمجھ لیجئے کہ مراد اس سے حاضران مجلس ہین بانٹنے کیوقت اونکو بھی بطریق صدقہ کچھ دیا چاہیئے اور کہا ہی مفسرین نے کہ یہہ امر بسبیل وجوب تھا جب آیت مواریث اور وصایا کی نازل ہوئی منسوخ ہوگیا وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا اور کہو اوس جماعت کو یعنے قرابت والون اور یتیمون اور فقیرونکو بات اچھی کہ جس سے وہ خوش ہون وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ اور چاہیئے کہ ڈرین وہ لوگ جو چھوڑ جاوین پیچھے مرنے اپنے سے ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا اولاد عاجز ناتوان خَافُوْا عَلَيْهِمْ ڈرین اوپر اونکے بیتوائی سے اور ضایع ہونیسے یعنے وارثونکو چاہیئے کہ ضعیفون اقرباؤن پر اور

یتیمونپر اور فقیرونپر نظر مجلس قسمت مین نظر رحمت شفقت کی کرین اور خیال کرین کہ اگر اونکی اولاد ایسی عاجز ہوکر ایسے مقام پر آئی تو اوسپر یہہ رحم کرین یا نکرین پس جو اپنی اولاد پر نکر سکین وہ اونپر بھی نکرین **بیت** جو اپنی جانپر روا رکھو وہ دستو + وہ چاہیئے کہ اورپہ بھی مت روا رکھو فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ پس چاہیئے کہ ڈرین عذاب خدا سے وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا اور چاہیئے کہ کہین ساتھہ حاضرانِ مجلس قسمت کے بات محکم درست و راست یعنے عذر یہ خوشخوئی اور وعدہ یہ نیکوئی اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا تحقیق وہ لوگ کہ جرات کرکے کھاتے اور ضایع کرتے ہین مال یتیمونکے جہت ظلم و ستم سے اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا سوا اسکے نہین کہ کھاتے ہین بیچ پیٹون اپنے کے آگ انوار مین ابی بردہ سے نقل کیا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایک قوم کو روز قیامت مین اٹھاویگا قبرونسے کہ اونکے منہہ سے شعلے نکلینگے اصحابون نے پوچھا کہ وہ کونسے لوگ ہین فرمایا کہ نہین دیکھتے جو حق تعالیٰ فرماتا ہی انما یاکلون فی بطونہم نارا اور تفسیر کبیر مین مذکور ہی کہ قیامت کے دن یتیمون کے مال کھانیوالے عرصات مین آوینگے اور آگ اونکے پیٹ مین بھری ہوگی شعلے مارتے ہوئے دھوان منہہ سے اور ناک سے اور کانونسے اور آنکھونسے نکلیگا اس علامت سے سب پہچان لینگے کہ یہہ کھانیوالے مال یتیمونکے ہین سمجھہ لیجیئے کہ بموجب ان روایتونکے محل آگ کھانیکا ظاہر پر مناسب تر ہی وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا اور شتاب جاوینگے یہہ کھانیوالے مال یتیمونکے دوزخمین سمجھہ لیجیئے کہ یصلون بصیغہ معلوم اور مجہول دونون قراتین ہین امام حفص کی قرات بصیغہ معلوم ہی اور جنکی قرات بصیغہ مجہول ہی وہ یہہ معنی کہتے ہین کہ ڈالے جاوینگے آگ مین يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ امر فرماتا ہی تم کو اللہ تعالیٰ بیچ کام اولاد تمھارے کے مقدار میراثہین اونکے یا فرض کرتا ہی ساتھہ حکم اپنے کے بیچ حق فرزندون تمھارے کے سہام میراث کی اسطرح کہ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ واسطے مرد کے ہی مانند حصہ دو عورتونکے فَاِنْ كُنَّ پس اگر ہوون اولاد میت کی عورتین خالص کہ اونکے ساتھہ مرد نہو فوق اثنتین فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ زیادہ دو سے یاد و پس واسطے اونکے ہین دو تہائیان اوس چیز کی جو چھوڑ گیا مرنیوالا وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ اور اگر ہووے وارث ایک ہی بیٹی پس واسطے اوسکے ہی آدہا متروکہ میت سے وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ اور واسطے مانباپ اوس میت کیواسطے ہر ایک کے ہی اندونو مین چھٹا حصہ مما ترک اوس چیز سے کہ چھوڑ گیا ہی وفات پانیوالا اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ اگر ہو واسطے وفات پانیوالیکے اولاد بیٹا یا بیٹی فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوَاهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ پس اگر نہو واسطے وفات پانیوالیکے اولاد اور وارث اوسکے ہوون یہی مانباپ اوس کے پس واسطے اوسکے کے ہی تیسرا حصہ مال سے اور باقی کا مال سبکا سب باپکا ہی فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ پس اگر ہون واسطے وفات پانیوالے کے کئی بھائی سگے مانباپ سے یا مان سے سگے باپسے سوتیلے یا بعضے باپ سے سگے بعضے مانسے ایسی نہین فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ پس واسطے مان میت کے ہی چھٹا حصہ متروکہ کا اور پھر جو باپ ہو تو باقی اوسکا ہی نہ بھائی بہن کا اور یہہ حصے وارثونکے جو فرض ہوئے ہین اونکو پہنچتے ہین مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ پیچھے وصیت کے جو وصیت کرجاوین ساتھہ اوسکے میت یا پیچھے ادا کرنے قرض کے جو ذمہ مین میت کے ہو اور یوصی بصیغہ مجہول بھی قرات آئی ہی یعنے وصیت کیا گیا ہی ساتھہ اوسکے اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ باپ تمھارے اور بیٹے تمھارے لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا نہین جانتے کہ کون اونمین سے نزدیکتر اور بکار آئندہ تر ہی واسطے تمھارے نفع مین یعنے تم نہین جانتے کہ اصول اور فروع ورثہ سے کونسا ہی تمکو زیادہ تر نفع پہنچانیوالا دنیا مین ساتھہ شفقت کے اور آخرتمین ساتھہ شفاعت کے اور حقتعالیٰ احوال وارث اور موروث کا جانتا ہی پس قطع کئے سہام مواریث کے اور فرض کئے فَرِيْضَةً فرض کرنا کر مِنَ اللّٰهِ ثابت طرف اللہ تعالیٰ کے سے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا تحقیق اللہ تعالیٰ ہی جاننیوالا مرتبہ ہر ایک وارث کا حکم کرنیوالا مقدار کا حصون اونکیلئے وَلَكُمْ اور واسطے تمھارے ہی اسی شوہرو نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ آدہا اوس چیز کا کہ چھوڑ گئے ہین بی بیان تمھاری اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ اگر نہو واسطے اون بی بیون کے اولاد ایک یا زیادہ تمسے یا اور سے بیٹا یا بیٹی اپنی یا بیٹی پوتی پروتی کی کتنی ہی نیچے اترتے جاوے فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ پس اگر ہو واسطے اونکے اولاد کسی وجہ سے ہو فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ پس واسطے تمھارے ہی چوتھائی اوس چیز سے کہ چھوڑ گئین بی بیان تمھاری اور یہہ حصہ آدہا یا چوتھائی

پہنچتا ہی تمھین مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَا پیچھے وصیت کے جو بی بیان تمھاری وصیت کر جاوین ساتھ اوسکے اَوْ دَيْنٍ یا پیچھے ادا کرنے قرض کے جو اوپر ہو وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اور واسطے بی بیونکے ہی چوتھائی اوس چیز کی کہ چھوڑ جاؤ تم خواہ ایک بی بی ہو خواہ زیادہ ہون سب چوتھائی مین شریک ہونگین اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ اگر نہو واسطے تمھارے اولاد خواہ ایک خواہ زیادہ خواہ لڑکا خواہ لڑکی خواہ اسنے خواہ اورسے فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ پس اگر ہو واسطے تمھارے اولاد جسطرحسے کہ ہو پس واسطے بی بیونکے ہی آٹھوان حصہ اس مال مین سے کہ چھوڑ جاؤ تم مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا اَوْ دَيْنٍ پیچھے وصیت کے کہ وصیت کر جاؤ ساتھ اوسکے یا پیچھے ادا کرنے قرض کے جو تمپر ہو وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اور اگر ہو وہ مرد کہ میراث کیے جاتے ہین اوسکے کلالہ یعنے اولاد اور والدین نرکھتا ہو اَوِ امْرَاَةٌ یا عورت ہو کلالہ وَّلَهٗ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ اور واسطے اس مرد کے اور عورت بھی اوس حکم مین داخل ہی بھائی مادری یا بہن مادری ہو یعنے مان دونونکی ایک ہو اور باپ دو ہون فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ پس واسطے ہر ایک کے اوندونون بھائی بہن مین سے چھٹا حصہ ہی میراث کلالہ سے اور مذکر اسمورتمین ساتھ مونث کے یکسان ہی فَاِنْ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ پس اگر ہون اولاد مادری زیادہ اس سے کہ ایک بھائی ہو یا ایک بہن ہو فَهُمْ پس وہ سبکے سب مرد ہون یا عورتین ہون یا ملے جلے عورت مرد ہون شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ ساتھی ہی ہین ہر ایک تہائی کے نہ مرد کو زیادتی نہ عورتکو کمی اور یہہ میراث اونکو پہنچتی ہی مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ پیچھے وصیت کے کہ وصیت جاری کرنے کی وقت مرنیکے وصیت کیا جاتا ہی ساتھ اوسکے اَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ یا پیچھے ادا کرنے قرض کے درآنحالیکہ میت نہ ضرر پہنچانیوالا ہو وارثونکو وصیت مین اور قرض مین سمجھ لیجئے کہ ضرر وارثون کا وصیت مین یہہ ہی کہ تہائی مال سے زیادہ وصیت کرے اور ضرر وارثونکا قرض مین یہہ ہی کہ جس کا قرض واقع مین نہو اوسکا اپنے ذمے مین مان مرے وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ مقرر کیا گیا اللہ کیطرفسے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ اور اللہ تعالیٰ جاننے والا ہی نیتین تمھاری نفع وضرر مین تحمل کرنیوالا ہی گناہگارونکو عذاب دینے مین جلدی نہین کرتا ہی اور توبہ سے گناہ بخشتا ہی تِلْكَ یہہ احکام کہ پہلے گذرے امور یتامی مین اور مہمات نکاح مین اور قسمت مواریث مین حُدُوْدُ اللّٰهِ حدین ہین حکم خدا کی کہ اس سے تجاوز نکیجئے وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور جو کوئی کہانمانے اللہ کا اور رسول اوسکیکا ان حکمونمین يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ داخل کریگا اسکو اللہ تعالیٰ بہشتونمین جلتی ہین نیچے اوسکے نہرین خٰلِدِيْنَ فِيْهَا درآنحالیکہ داخل ہون بیچ ان بہشتونکے ہمیشہ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ اور یہہ داخل ہونا مطیعونکا بہشت مین ایسا کہ ہمیشہ رہین مراد پانا ہی بڑا وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ کی اور رسول اوسکیکی مانند عینیہ بن حصین فزاری کے کہ ساتھ میراث دینے عورتونکے اور لڑکونکے راضی نہوا اور کہنے لگا کہ مین میراث اوسکو دونگا جو پشت مرکب پر مقاتلہ کریگا حق تعالیٰ نے یہہ آیت بھیجی کہ جو کوئی کہانمانے اللہ اور رسول کا وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ اور گذر جاوے حدون اوسکیسے کہ حلال اور حرام اور میراث اور تمام احکام مین مقرر ہوئے ہین يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا اللہ تعالیٰ داخل کریگا اوسکو آگ مین درآنحالیکہ ہمیشہ رہنے والا ہوگا بیچ اوسکے سمجھ لیجئے کہ مذہب صحیح یہہ ہی کہ خلود بہت استحلال محرمات ہی وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ اور واسطے اوس عاصی متحمل کے عذاب ہی ذلیل کرنیوالا وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ اور وہ عورتین کہ بہت متابعت ہوائے نفس کے آتی ہین بیحیائیونکو اور مرتکب بُرے کام کی ہوتی ہین مِنْ نِّسَآئِكُمْ بی بیون تمھاری سے مراد اس سے محصنات ہین یعنے خاوندوالیان فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ پس تم اہی صاحب احکام شریعت شاہد مانگو اوپر کام برے اون عورتونکے اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ چار مرد عاقل بالغ اپنے مین سے یعنے مسلمانون مین سے تا اوسپر گواہی دین فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ پس اگر چار آدمی زنا پر گواہی دیدین پس بند رکھو اون عورتونکو بیچ گھرونکے سمجھ لیجئے کہ اصح اقوال یہہ ہی کہ اوّل اسلام مین حکم عقوبت زنان زناکار کا یہی تھا کہ گھرونمین بند کرین حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ یہانتک کہ اٹھالیوے اونکو موت یا ملک الموت وَيَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا یا پیدا کرے اللہ تعالیٰ واسطے اونکے کچھ راہ کہ جس سے مخلصی پائین پھر یہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لے لو مجھ سے قد جعل اللہ لہن سبیلا تحقیق مقرر کردی اللہ نے واسطے اونکے راہ صحابہ متوجہ ہوئے کہ وہ کونسی راہ ہی فرمایا جن نے

خاوند نہ دیکھا ہوا وسکو سوکوڑے اور جن نے دیکھا ہوا وسکو سنگسار کرنا ہی پس اسماک بیوت موقوف ہوا اور شہادۃ الزنا استشہاد باقی رہا وَالّٰتٰنِ یَاْتِیٰنِهَا مِنْكُمْ اور جو مرد اور زن غیر محصن آپس دونون بیحیائی کو تم سے کہ مسلمانان آزاد ہون فَاٰذُوْهُمَا پس ایذا دو اونکو ساتھ زبانکے اور سرزنش اور ملامت کرو ابن عباس رضؓ نے فرمایا کہ ہاتھ سے بھی ایذا دی چاہیئے فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا پس اگر توبہ کرین اوس فاحشہ سے اور نیکی پر آوین فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا پس منہ پھیر لو تم اونسے اور دست بردار ہو اونکی ایذا سے یہہ حکم بھی منسوخ ہی ساتھ حکم کوڑے لگانیکے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا تحقیق اللہ ہی توبہ قبول کرنیوالا بندونسے مہربان اوپر توبہ کرنیوالونکے اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ سوا اوسکے نہین کہ توبہ قبول کرنا اوپر اللہ کے ہی نہ بطریق وجوب بلکہ موافق وعدیکے کہ خلاف اسمین متصور نہین اور وعدہ قبول توبہ کا لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ واسطے اون لوگونکے ہی کہ کرتے ہین برائی ساتھ نادانی کے ثُمَّ یَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِیْبٍ پھر توبہ کرتے ہین جلدی سے سمجھ لیجئے کہ جلائے عبارت ہی پہلے حضور موت سے یا پہلے دیکھنے سے ملک الموت کے یا زمان صحت سے یا پہلے اس سے کہ دستی گناہ کی دل مین کھب جائے اور اصح اقوال کا یہہ ہی کہ پہلے مرگ سے سب زمانہ قریب ہی اگرچہ لحظہ ہو تفسیر مین لکھا ہی کہ جو کوئی ایک دم پہلے موت سے توبہ کرتا ہی فرشتے اوسکو کہتے ہین بطریق استحسان کہ کیا جلد آیا تو اور کیا خوب شتابی کی تو نے اور مؤید اس قول کا ہی وہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی ان اللہ یقبل توبۃ عبد مالم یغرغر ۵ بندیکی قبول حق کرے ہی توبہ جبتک دم واپسین نہووے اوسکا بزرگونے فرمایا ہی کہ آدمیکو وقت مزیکا اپنے غیر معلوم ہی پس چاہیئے کہ ہر ایکدم کو دم آخر سمجھ کر توبہ سے غافل نہ رہے **بیت** ہر دم وہ نکیون رافت بادر دو ندم ہوئے ۔ عمر اپنے کا جو سمجھے ہوئے کہ ندم ہوئے فَاُولٰٓئِكَ پس یہہ لوگ کہ اللہ سے توفیق پاکر توبہ کرتے ہین یَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ توبہ قبول کرتا ہی اللہ تعالیٰ اور پھرتا ہی ساتھ مغفرت کے اوپر اونکے وَكَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَكِیْمًا اور ہی اللہ تعالیٰ جاننے والا توبہ کرنیوالون کی توبہ کا حکم کرنیوالا توبہ کرنیوالونکو عقوبت نہوگی وَلَیْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ اور نہین قبول توبہ واسطے اون لوگونکے کہ بطریق اصرار کرتے جاتے ہین برائیان حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ یہانتک کہ جب حاضر ہوتی ہی ایک کو اونمین سے موت قَالَ اِنِّیْ تُبْتُ الْاٰنَ کہتا ہی تحقیق مین نے توبہ کی اب سمجھ لیجئے کہ یہہ منافقونکی توبہ کا بیان ہی اور توبہ اونکی اسلام ہی بحسب باطن پس یہہ اسلام لانا اونکا وقت معائنہ مرگ کے مقبول نہین وَلَا الَّذِیْنَ یَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ اور نہ توبہ مقبول ہی واسطے اون لوگونکے جو مرجاتے ہین اور حالانکہ وہ کافر ہین یعنے کسی کافر اور منافق سے وقت قبض روح کے ایمان مقبول نہین اسواسطے کہ یہہ ایمان باس ہی کہ سود نہین رکھتا فلم یک ینفعہم ایمانہم لما راوا باسنا یعنے پس نہتا کہ نفع کرتا اونکو ایمان اونکا جب دیکھا اونھونے عذاب ہمارا اُولٰٓئِكَ یہہ گروہ کہ منافق ہین اور یہہ جو کفر پر مرے ہین اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا تیار کیا ہی ہمنے واسطے اونکے عذاب درد دینے والا کہ تخفیف اور انقطاع نہین رکھتا سمجھ لیجئے کہ رسم تھی جاہلیت مین کہ جو کوئی مرجاتا تھا اور جورو اونکی رہجاتی تو بیٹا اوس میت کا جو اور جورو سے ہوتا تھا یا اور کوئی اقربا اون اوسکے سے جو استحقاق میراث کا رکھتا تھا وقت مصیبت کے کپڑا سر پر اوس عورت کے ڈالدیتا تھا اور اوس عمل سے اوسکو اپنے تصرف مین لاتا تھا یا تو اوسی مہر پر میت کی نکاح مین لاتا تھا یا کسی سے نکاح باندھکر اوسکا مہر معجل اوسکا آپ لے لیتا تھا یا اوسے نکلنے نہ دیتا تھا قید رکھتا ہی یہانتک کہ جو میراث کہ میت اوسے پہنچی ہوتی تھی آپ لیتا تھا یا وہ مرجاتی اور اسباب مال اوسکا اوسکے پاس رہجاتا اور اگر وہ عورت چادر ڈالنے کے پہلے ہی اپنے اہل مین چلی جاتی تو وارثونکو میت کے اوسپر دسترس نہوتا تھا اور اسلام مین بھی اسی تانونکی رعایت کرتے تھے یہانتک کہ ابوقیس انصاری مرگئے جورو اونکی کبشہ نام رہگئی بیٹا ابوقیس کا کہ اور جورو سے تھا یہی طور چاہنے لگا کبشہ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ احوال عرض کیا حضرتؐ نے فرمایا کہ صبر کر اپنے گھر بیٹھ دیکھ کہ جناب الٰہی سے کیا حکم آتا ہی کبشہ اپنے گھر جا بیٹھی پھر اور عورات مدینہ کی جو اسی بلا مین مبتلا تھین خدمت نبوی مین حاضر ہوکر عرض کرنے لگین کہ ہم سب مثل کبشہ کے اسی دام آلام مین قید ہین حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا اے لوگو جو ایمان لائے ہو نہین حلال واسطے تمہارے یہہ کہ وارث ہو جاؤ عورتونکے زبردستی

سمجھ لیجئے کہ اگر کوئی کہے کہ اس آیت سے یہہ نکلا کہ میراث نلو بکراہت اور لو تو لو بطوع و رغبت تو جواب اس خدشے کا یہہ ہی کہ تخصیص شے کی ساتھ ذکر کے دلالت نفی ماعدا پر نہین کرتی جیسی اور آیت مین ہی ولا تقتلوا اولادکم خشیۃ املاق یعنے اور مت مار ڈالو اولاد اپنی کو ڈر افلاس کے سے کیونکہ قتل سے ڈر افلاس کا نہو تب بھی تو جائز نہین ہی وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ اور مت منع کرو اونکو تو کہ لے لیوین بعضے وہ چیز کہ دی ہی تمنے اونکو مہر سے کہا ہی کہ یہہ خطاب اون مردونکو ہی جو اپنی عورتونکو بند کرتے ہین گھرون مین واسطے اوسکے کہ اپنی مہر سے دست بردار ہون إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ مگر یہہ کہ آوین ساتھ بیحیائی ظاہر کے یعنے جب جور و صحبت سے خاوند کی نفرت کرے تو مرد کو روا ہی کہ اس سے خلع چاہے اور کہا ہی کہ فاحشہ بمعنی زنا ہی اور حد اوسکی ایام جاہلیت مین تا ہدایت اسلام استرداد صداق زانیہ تھی اور اب یہہ حکم منسوخ ہی وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ اور صحبت رکھو اون عورتونسے کہ مرتکب فواحش نہین ہوئی ہین ساتھ اچھی طرح کے یعنے نیکی کرو اونکے ساتھ کہنے مین کرنے مین کھلانے مین پہنانے مین رکھنے مین مکان کے یا سکھاؤ اونکو احکام اور آداب شریعت کے کہ اس سے بہتر اور کوئی نیکی نہین فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا پس اگر ناپسند رکھو اونکو تو صبر کرو اونپر شاید یہ کہ مکروہ رکھو تم کسی چیز کو وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا اور کرے اللہ تعالی تمھارے واسطے بیچ اوس چیز مکروہ کے بھلائی بہت یعنے ثواب بڑا عنایت کرے تمکو تحمل کرنے پر اوس ناپسند چیز کے وَإِنْ أَرَدْتُمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَكَانَ زَوْجٍ اور اگر چاہو تم بدلو اسطے کراہت کے صحبت زوجات سے بن واقع ہونے بدخوئی اور بیحیائی کے اونسے بدل لینا ایک جورو کا جگہہ جورو دوسری کے وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ اور دیا تمنے ایک کو اونمین سے کہ جسکے طلاق کا ارادہ رکھتے ہو قِنْطَارًا خزانہ مہر کی جہت سے فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا پس مت لو اوسمین سے کچھہ نہ تھوڑا نہ بہت أَتَأْخُذُونَهُ بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا کیا لوگے اوسکو بہتان کر اور گناہ ظاہر کر سمجھہ لیجئے کہ بہتان جھوٹھ باتکو کہتے ہین اور بعضونکے نزدیک معنی بہتان کی یہان یہہ ہین کہ شوہر نے مہر زنکا مقرر کیا اور اوسپر گواہ کئے پھر جب اوسکو چھوڑنے لگا تو گویا مدعا یہہ ہی کہ مہر قرض نہین کیا اور یہہ بہتان صریح ہی وَكَيْفَ تَأْخُذُونَهُ وَقَدْ أَفْضَىٰ بَعْضُكُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ اور کیونکر کس جہت سے کس وجہ سے لوگے مالکو عورتونسے اور حال یہہ ہی کہ تحقیق ملے ہین بعضے تمھارے طرف بعضی کی افضی کنایت ہی مباشرت سے وَأَخَذْنَ مِنْكُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا اور لیا ہی اون عورتون نے تمسے وقت عہد کے قول گاڑھا کہ کلمہ نکاح ہی یعنے ایجاب اور قبول حدیث مین ہی کہ استحللتم فروجہن بکلمۃ اللہ سمجھہ لیجئے کہ بعضے جاہل زمان جاہلیت مین جورو اپنے باپونکے نکاح کر لیتے تھے اللہ تعالی نے منع فرمایا اور یہہ آیت نازل کی وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ اور مت نکاح کرو یعنے نہ نکاح مین لاؤ اونکو جو نکاح کیا باپون تمھارون نے بی بیونسے مگر وہ جو تحقیق گذرا پہلے حرام ہونیسے کہ وہ معاف ہی إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا تحقیق نکاح زن پدر سے تھا پہلی نہی سے اور ہی بعد حرمت سے بیحیائی اور ناخوشی الہی اور مبغوضی مومنان کہ یہہ عمل نزدیک اشراف عرب کے مکروہ اور ناپسند تھا اور جوڑا کا کہ زن پدر سے پیدا ہوتا تھا اوسکو مقیت کہتے تھے یعنے دشمن رکھا گیا وَسَاءَ سَبِيلًا اور بری ہی راہ سمجھہ لیجئے کہ مراتب قبح تین ہین ایک قبح عقلی ہی فاحشہ اشارت طرف اوسکے ہی دوسری قبح شرعی ہی کہ مقت کنایت طرف اوسکے ہی تیسری قبح عرفی ہی کہ وساء سبیلا راہ دکھانیوالا طرف اوسکے حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ حرام کی گئین اوپر تمھاری مائین تمھاری اور اوسمین داخل ہین نانیان اور دادیان اور جو عورات کہ تمھاری جڑ ہین وَبَنَاتُكُمْ اور بیٹیان تمھاری اور اوسمین داخل ہین نواسیان اور پوتیان ایک درجہ مین ہون یا زیادہ یعنے وہ عورتین جو شاخین ہین تمھاری وَأَخَوَاتُكُمْ اور بہنین تمھاری سگی ہون مانا پسے یا سوتیلی ہون مان سے یا باپ سے وَعَمَّاتُكُمْ اور پھوپھیان تمھاری ایسی ہی سگی ہون یا سوتیلی یعنے جو باپ سے اوپر ملتی ہین بشرطیکہ بیواسطہ ملتی ہین اور بواسطہ ملنے والیان حلال ہین جیسی پھپی کی بیٹیان وَخَالَاتُكُمْ اور خالائین تمھاری سگی ہون یا سوتیلی یعنے جو مانسے اوپر ملتی ہین اس شرط پر کہ بغیر واسطے کے ملتی ہین کیونکہ واسطے سے ملنے والیان حلال ہین جیسی خالاؤنکی بیٹیان وَبَنَاتُ الْأَخِ اور بیٹیان بھائیونکی

جنہین بھتیجیان کہتے ہین جسطرح سے کہ نانا بھائی کا ثابت ہوگا مانباپسے ہو یا فقط مانسے یا اکیلے باپسے اور بھتیجیونکی اولاد کی بیٹیان اور اولاد کی اولاد کی بیٹیان نانا آخر یہی حکم رکھتی ہین وَبَنٰتُ الْاُخْتِ اور بیٹیان بہنونکی بھانجیان اونکو بھی مثل بھتیجیونکے سمجھ لو وَاُمَّهٰتُكُمُ اللّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ اور مائین تمھاری جنھون نے دودھ پلایا تمکو یہان دائی کو مان کہا واسطے حرمت کے وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ اور بہنین تمھاری دودھ سے یعنے دودھ پینے مین شریک ہون سمجھ لیجیے کہ دودھ کے دو ناتے فرمائے مان اور بہن اشارتکی کہ سالون ناتے اسمین بھی حرام ہین جو پہلے مذکور ہین اور حکم دودھ کا نزدیک امام اعظم اور امام مالک رحمہما اللہ کے ہر طرح ثابت ہی تھوڑا پیئے یا بہت اور نزدیک امام شافعی اور احمد رحمہما اللہ کے کم پانچ بار متفرق پینے سے ثابت نہین اور دودھ پیناوہ معتبر ہی جو اس عمر مین پیئے بڑی عمر کا پینا اعتبار نہین رکھتا وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ اور مائین بیبیون تمھاری یعنے جنکی بیبون تمھاری مان ہو یا دادی یا نانی یا اور اوپر اوسکے اور یہی حکم دودھ کا ہی وَرَبَآئِبُكُمُ اللّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ اور بیٹیان جورون تمھاری جنسے گودی تمھاری کے ہین پرورش پائی اور متولد ہوئی ہین مِنْ نِّسَآئِكُمُ اللّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ بیبون تمھاری سے جو صحبت کی ہی تمنے ساتھ اونکے فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ پس نہین ہوئے تم داخل ساتھ اونکے پس نہین گناہ اوپر تمھارے نکاح ربایب مین سمجھ لیجیے کہ سسرال کے چار ناتے فرمائے عورتکو مرد کی جڑ اور شاخ اور مرد کو عورتکی جڑ اور شاخ مگر شاخ جب حرام ہی کہ نکاح کے بعد صحبت بھی کی ہو اور جڑ فقط نکاح سے حرام ہی اور اگر مرد کو سسرال کا نانا یا دودھ کا اپنی لونڈی سے ہو تو اوسکی صحبت بھی حرام ہی یون ملک مین رہا کرے مضائقہ نہین وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ اور جورو ین بیٹون تمھارے کی وہ بیٹے جو پشتون تمھارے سے ہین یعنے لے پالک کو بیٹا نہ سمجھو وہ کسی حکم مین بیٹا نہین سمجھ لیجیے کہ زید بن حارث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لے پالک تھا اوسنے زینب کو طلاق دی پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو عقد مین لیا مشرک طعن کرنے لگے کہ اپنے بیٹے کی جورو آپ کرلی حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی یعنے جورو اوس بیٹے کی حرام ہی جو پشت سے ہو نہ کہ لے پالک کی وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ اور حرام ہی یہہ کہ اکٹھا کرو تم درمیان دو بہنونکے ایک نکاح مین مگر جو کچھ گذرا یعنے پہلے نہی اور تحریم سے کہ وہ معاف ہی بعضے مفسرین نے کہا ہی کہ مراد ما قد سلف سے حضرت یعقوب علیہ السلام ہین کہ اونھونے جمع کیا تھا دو بہنونکو یہودا کی مان اور یوسف کی مانکو اونکے دین مین حلال تھا سمجھ لیجیے کہ جمع کرنا دو بہنونکا منع فرمایا اس اشارت سے معلوم ہوا کہ سالون ناتونکا جمع کرنا حرام ہی اور سسرال کے ناتونمین جمع کرنا حرام ہی اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا تحقیق اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہی ایمان والونکو ہی کہ ایام جاہلیت مین مرتکب اس عمل کے ہوئے ہین مہربان ہی اونپر کہ اسلام مین یہہ عمل کیا پھر توبہ کی ۵ وہ بخشے ایکدم کے ہی ندم سے جرم صد سالہ + جو غفران ہو تو ایسا ہو جو رحمت ہو تو ایسی ہو + وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اور حرام کیئن اوپر تمھارے بیاہی ہوئین عورتون مین سے اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مگر جنکے مالک ہو جاوین داہنے ہاتھ تمھارے یعنے جنکو کافرونکی ملک مین سے چھین لاوین خاوندون اونکیسے سمجھ لیجیے کہ ابو سعید خدری نے نقل کیے ہی کہ جنگ حنین مین کہ اوطاس مال بیقیاس رکھتا تھا غنیمت مین وہ مجاہدونکے ہاتھ آیا اور بیاہی ہوئی عورتین بہت آئین کہ ہم حسب نسب اونکے پہچانتے تھے لیکن حرمت خاوندوالی عورتونکی ہم سمجھتے تھے اسواسطے حل حرمت مین ہم اونکی متردد تھے اگر یہہ ہمارے قبضۂ ملکیت مین آگئین تھین یہہ حال ہمنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یہہ آیت نازل ہوئی کہ عورتین کفار کی اگرچہ بیاہیان خاوندوالیان ہون لیکن جو بسبب سبی اور اسیری کے ملک مین تمھاری ہون تو تصرف اُنمین حلال ہی اس شرط پر کہ اخراج اونکا دار الحرب سے بے ازواج اُنکے ہو یہہ قول امام اعظم کا ہی اور باقی ائمہ بحر دسبی کے حلال جانتے ہین كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ لکھدیا اللہ تعالیٰ نے یا کتاب مصدر موکد ہی یعنے لکھا خدا نے لکھنا کر اوپر تمھارے محرمات مین وَاُحِلَّ لَكُمْ اور حلال کیا گیا واسطے تمھارے یا حلال کیا واسطے تمھارے احل مین دونون قرأتین ہین امام حفص کی قرأت بصیغۂ مجہول ہی اور اورونکی بصیغۂ معلوم مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ جو کچھ کہ سوا اس محرمات مذکورہ کے ہی اور حدیث سے بھی محرمات ثابت ہین جیسے نکاح عورت کا چچا اور ماموں اور بھتیجے اور بھانجے اوسکیسے اور نکاح مطلقۂ ثلثہ کا بے تحلیل اور نکاح معتدہ کا

اور نکاح پانچوان اور نکاح ملاعنہ کا اور نکاح امتہ بآزاد چنانچہ کتب فقہ مین بتفصیل مذکور ہی اور جو حق تعالیٰ نے حلال حرام بیان فرما دیا
پس چاہئے تمکو اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ یہہ کہ طلب کرو تم عورتونکو کہ غیر محرمات ہین یعنے نکاح مین لاؤ اور مہر ٹھہراؤ ساتھہ مالون اپنے کے
مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ درآنحال کہ ساتھہ اوس نکاح کے قید مین رکھنے والے ہو نہ پانی ڈالنیوالے یعنے نہ بدکاری کرنیوالے سمجھہ لیجئے کہ جو عورتین
حرام فرمائین اونکے سوا سب حلال ہین لیکن چار شرط سے پہلے شرط یہہ ہی کہ طلب کرو یعنے زبانسے ایجاب قبول درمیان آوے دوسری یہہ کہ
مال دیکر قبول کرو یعنے مہر تیسری یہہ کہ قید مین لانیکی طرح ہو مستی نکالنے کی نہو ہمیشہ کو وہ عورت اوس مرد کی ہو جاوے اسکے چھوڑے بغیر نہ
چھوٹے حاصل یہہ ہی کہ مدت کا ذکر نہ آوے کہ مہینے تک یا برس تک جیسے متعہ مین ہوتا ہی کہ وہ محرم ہی چوتھی شرط سورۂ مائدہ مین فرمائی
ہی اور یہان بھی لونڈیونکے نکاح مین آگے آویگی کہ جیسی یاری ہو یعنے لوگ شاہد ہون کم سے کم دو مرد یا ایک مرد دو عورت فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ
مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً پس جو مال کہ فائدہ اوٹھایا تمنے بدلے اوسکے عورتونمین سے بسبب نکاح کے پس دو اونکو مہر اونکا موافق
مقرر کے کیونکہ مہر مقابلے مین فائدے ہی سمجھہ لیجئے کہ اگر بعد نکاح کے عورت سے صحبت اور خلوت واقع ہو تو مہر سارا دے اور جو پہلے ہی صحبت خلوت
سے مرد چھوڑ دے تو آدھا مہر دے اور اگر عورت ایسا کام کرے کہ جسنے نکاح ٹوٹجاوے تو سبب مہر اوترجاتا ہی وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ
بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ اور نہین گناہ اوپر تمھارے بیچ اس چیز کے کہ رضامند ہوا کیدوسرے ساتھہ اوسکے پیچھے مقرر کرنیکے یعنے بعد مہر
مقرر کرنیکے جو دونون میان بی بی اپنی خوشی سے بڑھاوین یا گھٹاوین وہ بھی معتبر ہی اور بعضونے کہا ہی کہ تراضی نفقات مین ہی یا صحبت
اور مفارقت مین اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا تحقیق اللہ تعالیٰ ہی جاننے والا بھلائیان بندونکی محکم کارہمات نکاح مین اونکے وَمَنْ لَّمْ
يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ اور جو کوئی نہ سکے تمسے تو اناتی اور تونگری یہہ کہ نکاح کرے بی بیون ایمان والیونکو مِّنْ مَّا
مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ پس چاہئے کہ کرے اوس چیز سے کہ مالک ہوئے ہین داہنے ہاتھہ تمھارے لونڈیان تمھاری ایمان
والیونسے وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ اور اللہ خوب جانتا ہی ایمان تمھارےکو بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ بعضے تمھارے بعضے سے ہین یعنے سب مشترک
ہوا ایمان مین یا تم آپسمین مشترک ہو نسب مین کہ باپ تمھارے سبکے حضرت آدم علیہ السلام ہین فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ پس نکاح کرو انکو
ساتھہ حکم مالکون اُنکے کے کیونکہ یہہ مملوک اور کی ہین وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ اور دو اون لونڈیونکو جنسے نکاح کیا ہی مہر اونکا ساتھہ
اچھی طرحکے سمجھہ لیجئے کہ مہر دینا لونڈیونکا مالک کے اذنسے چاہئے مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسَافِحٰتٍ اِسحالتمین کہ یہہ لونڈیان قید مین رکھنے والی ہون
شرمگاہ اپنی کو نہ بدکاری کرنیوالی ہون ظاہر وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ اور نہ پکڑنیوالی یار چھپے فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ پس
جب نکاح مین آوین پس اگر کرین بیحیائی بدکاری فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ پس اوپر اونکے ہی لازم آدھا
اوس چیز سے کہ اوپر بی بیون شوہر نرکھنے والیونکے ہی عذاب سے یعنے بی بی بے شوہر کو سو کوڑے ہین ایسی ہی میانکو اور حد غلام اور لونڈیکی
خواہ بیاہی ہون خواہ نہون پچاس کوروںسے زیادہ نہین ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ یہہ نکاح لونڈیون سے واسطے اوس شخصکے ہی
کہ ڈرتا ہی بدکاری سے تم مین سے کہ مجرد ہو جو رو نہین رکھتا ہو وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اور اگر صبر کرو تم نکاح کرنیسے لونڈیونکے بہتر ہی
واسطے تمھارے کہ اولاد تمھاری داغ غلامی سے بچیگی وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہی اوسکا کہ صبر نہین کرسکتا لونڈیون کے
نکاح سے مہربان ہی کہ رخصت دی بندونکو اسمین يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ ارادہ کرتا ہی اللہ تعالیٰ یہہ کہ بیان فرمائے واسطے تمھارے
احکام حلال اور حرام کے وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ اور ہدایت کرے راہین اون لوگونکی جو تھے پہلے تمسے یعنے حضرات ابراہیم
اور اسمٰعیل علیہما السلام یا اور پہلے لوگ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ اور پھراوے اوپر تمھارے ساتھہ بخشنے گناہونکے اور سہل کرنے احکامونکے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ
اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہی وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ اور اللہ چاہتا ہی یہہ کہ پھر آوے اوپر تمھارے یعنے توبہ دے تم کو
یا وہ چیز سکھادے کہ سبب تمھاری توبہ کی ہو وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا اور ارادہ کرتے ہین وہ

لوگ کہ پیروی کرتے ہین خواہشونکی یہہ کہ جھک جاؤ تم سیدھی راہ سے جھک جانا بڑا جب آیۃ تحریم کی بہن بھائی کی اولاد کی اوتری یہودون نے چاہا کہ مسلمانونکو بہکا کر دین سے پھراوین کہنے لگے کہ نہین خالا کی بیٹیان حلال ہین باوجودیکہ خالائین اور بیٹیان حرام ہین پھر بہن حرام ہی تو اوسکی بیٹی کیون حرام ہو وہ بھی چاہیئے کہ حلال ہو یہہ آیت نازل ہوئی کہ حق تعالیٰ چاہتا ہی کہ تمھین توبہ عنایت فرماوے اور یہود چاہتے ہین کہ تمھین دین سے پھراوین یُرِیْدُ اللّٰہُ اَنْ یُّخَفِّفَ عَنْکُمْ ارادہ کرتا ہی اللہ یہہ کہ ہلکا کرے تمسے احکام نکاح مین یا اثقال عبادات مین وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا اور پیدا کیا گیا ہی انسان ناتوان اور عاجز بار تکلیف اٹھانیسے اسواسطے اوسپر سبک کیا واہ کیا مہربانی ہی اوس مالک کی کہ بندیکو صفت ضعف سے یاد کیا اگر طاعت مین تقصیر واقع ہو تو عذر ساتھہ ضعف اپنے کے کرے اور دوسری جگہہ ظلوماً جہولاً جو ارشاد فرمایا ہی وہ بھی اسی شفقت پر دال ہی کہ ضعفا اور جہال سے تصور نہ واقع ہونا محال ہی **شعر** ناتوان خلقت مین ہین اور جہل اپنا ہی ندیم + عفو تقصیرات فرما فضل سے تو یا کریم + یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْکُلُوْٓا اَمْوَالَکُمْ بَیْنَکُمْ بِالْبَاطِلِ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت کھاؤ تم مال اپنے آپس مین ساتھہ ناحق کے کہ شرع مین حلال نہین ہی جیسے چھینکر لینا اور چرا کر لینا اور سود لینا اور جوا مین جیتنا اور خیانت کرنا ہی یا جھوٹی قسم کھاکر یا جھوٹی گواہی دیکر یا جھوٹا دعوی کرکر یا بیع فاسد کرکر لینا ہی ان سبطرح کے مال مت کھاؤ اِلَّآ اَنْ تَکُوْنَ تِجَارَۃً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْکُمْ مگر یہہ کہ ہوئے سوداگری رضامندی تمھاریسے جیسے آپسمین لین دین رکھتے ہو وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَکُمْ اور مت مارو آپسمین اپنونکو یعنے مسلمانونکو کہ حقیقت مین سب مسلمان ایک ہین یا مت ہلاک کرو اپنے نفسونکو جیسے بت پرست بتونپر جان اپنی قربان کرتے ہین یا جیسے زنان ہند اپنے خاوند و نپرستیان ہوتی ہین یا ایسا کام نکرو کہ جسمین تم مارے جاؤ یا اپنے نفس کو مت ہلاک کرو گناہ کرکر یا حرام کھاکر یا اور ایسا عمل کرکر کہ موجب غضب کا ہو خدا تعالیٰ کے اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِکُمْ رَحِیْمًا تحقیق اللہ ساتھہ تمھارے اسی مسلمانو مہربان ہے جو امر اور نہی فرماتا ہی مہربانی سے فرماتا ہی وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِیْہِ نَارًا اور جو کوئی کرے یہہ چیزین کہ منع کین ہین از روئے تعدی کے اور ستم کے پس شتاب داخل کرینگے ہم اوسکو آگ دوزخ کی مین وَکَانَ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرًا اور ہی یہہ آگین ڈالنا اوپر اللہ کے آسان اِنْ تَجْتَنِبُوْا کَبَآئِرَ مَا تُنْھَوْنَ عَنْہُ نُکَفِّرْ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ اگر پرہیز کرو اوز بچو تم گناہ بڑیسے کہ منع کئے جاتے ہو اس سے دور کرینگے ہم تم سے گناہ چھوٹے تمھاری ایک نماز سے دوسری نماز تک ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک وَنُدْخِلْکُمْ مُّدْخَلًا کَرِیْمًا اور داخل کرینگے تم کو جگہہ عزت کی مین کہ بہشت ہی حاصل یہہ ہی کہ جو کبیرونسے بچیگا صغیرے اوسکے بخشے جائینگے بطریق جوازنہ بسبیل وجوب کیونکہ وہ مالک ہی اگر چاہے کبیرونکو بخشے اور صغیرونپر عذاب کرے اور صغیرونکو بخشے کبیرونپر عذاب کرے اب سمجھہ لیجئے کہ کبیرے کونسے ہین بعضے کہتے ہین کہ جس سے نہی واقع ہوئی ہی وہ کبیرہ ہی اور بعضون نے کہا ہی جسکے حق مین دخول نار یا غضب یا لعن یا عذاب یا نکال آیا ہی وہ کبیرہ ہی جسے یدخلہ النار اور غضب علیہم ولعنہم اور ولہم عذاب الیم فرمایا ہی اور باقی سب گناہ صغیرے ہین اور بعضونے کہا ہی جسپر حد شرع مین مقرر ہی یا وعید صریح واقع ہی یا دلیل قطعی سے حرمت ثابت ہی وہ کبیرہ ہی اور اسی آیت کی بطور صوفیہ صافیہ وجود یہ ہی کہ فرمایا اگر پرہیز کروگے تم کبیرونسے کہ اثبات اور اقرار بوجود غیر ہی تو عفو کرینگے ہم سیئات تمھارے کہ تلوثات ظہور نفس اور قلب ہین محو کرکر مرتبہ تمکین کو پہنچاوینگے مدخل کریمگے مدخل کریم مین کہ مرتبہ جمع ہی کما فی تاویلات الکاشی **شعر** غیر حق نظر ونسے جب زائل ہوا + تفرقہ سے جمع مین داخل ہوا + اور تفرقہ عبارت غیریت سے ہی اور جمع ارتفاع غیریت اور شہود وحدت اور کثرت سے ہی **شعر** عالم تمام نظرونمین آئینہ خانہ ہی + ہر آئینہ مین جلوہ نما وہ یگانہ ہی + لوح مین ہی کہ تفرقہ پراگندگی دل ہی بواسطہ تعلق امور متعددہ اور جمعیت ان سب سے چھوٹکر محو ہوتا ہی بشاہدۂ واحد **شعر** چھوڑ کر سبکو ایک پر رکھہ دھیان + تفرقہ دلکا سب سے ہی ایمان +

اور معنی آیت کی بطرز صوفیہ مجددیہ یہہ ہین کہ اگر پرہیز کرو تم کبائر سے کہ خطرات غیر ہین غیر کرینگے ہم سیئات تمھارے یعنے تلوثات قلب محو کرکے تمکین پہنچا دینگے کہ مرتبہ حضور ہی اوسیکو شہود اور مشاہدہ اور مرتبہ احسان اور مقام جمع کہتے ہین واللہ اعلم بالصواب اب سمجھ لیجئے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مرد شرف جہاد رکھتے ہین اور عورتین اوس ثواب سے محروم ہین اور مرد باوجود غنیمتین لینیکے اور اموال کسب کرنیکے میراث مین دونا حصہ پاتے ہین اور عورتین باوصف ضعف اور کثرت احتیاج کے آدھا حصہ مردونسے پاتی ہین افسوس ہی کہ ہمکو بھی رجولیت مین اگر دخل رکھین تو ثواب جہاد و حصہ میراث سے فائدہ اٹھائین یہہ آیت نازل ہوئی وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ اور مت آرزو کرو اوس چیز کی کہ بزرگی دی ہی اللہ نے ساتھ اوسکے بعضے تمھاریکو کہ مرد ہین اور بعض کے کہ عورتین ہین لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا واسطے مردونکے ہی حصہ مقرر ثواب اوس چیز کے سے کہ کماتے ہین مثل جہاد اور اعمال خیر کے وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ اور واسطے عورتونکے ہی حصہ مقدر ثواب اوس چیز کیسے کہ کسب کرتے ہین مانند عفت اور اطاعت ازواج کے پس ہر ایک کا حصہ اللہ تعالیٰ نے ٹھہرا دیا ہی دوسرے کا حصہ کیون مانگین وَاسْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ اور سوال کرو اللہ سے فضل اسکیتے تا مراد تمھاری بر لاوے اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا تحقیق اللہ ساتھ ہر چیز کے دانا ہی جسکو چاہے وہی اوسکو دیتا ہی **شعر** اخلاص دلو نگری پہ غم کر نہ سرور + دانا ہی وہ مصلحت کا تیری تجھسے سمجھ لیجئے کہ زمان جاہلیت مین لے پالک کو میراث مین وارثونکے ساتھ داخل کرتے تھے اوسے نہی فرمائی اور ارشاد کیا کہ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ اور واسطے ہر ایکشخص کے مقرر کئے ہین ہمنے وارث کہ اپنا حصہ لین اوس چیز سے کہ چھوڑ گئے ہین ماں باپ اور قرابتی سمجھ لیجئے کہ دوسری یہہ بھی رسم تھی کہ آپسمین قسم کھاکر عہد کیا کرتے تھے کہ تیری میراث مین لون اور میری میراث تو لے اور تیرا دوست میرا دوست ہی اور تیرا دشمن میرا دشمن اور چھٹا حصہ میراث مین سے اوسے دیتے تھے جب آیت میراث کی نازل ہوئی ایک صحابی نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ ہم مین یہہ مقرر ہی اب آیت جو میراث کی آئی ہی اوسمین اس حصے کا کچھ بیان نہین ہی یہہ آیت اتری وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ اور جن لوگونکو گرہ باندھا ہی ہاتھ تمھارے پس دو تم اونھین حصہ اونکا کہ چھٹا حصہ میراث سے ہی حکم اس آیت کا آیۃ اولی الارحام سے منسوخ ہی اور اسناد گرہ باندھنے کی ساتھ ہاتھ کے بطریق مجاز ہی اور اس اسناد کا سبب یہہ ہی کہ ہاتھ پکڑکر یہہ بات مقرر کیا کرتے تھے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا تحقیق اللہ ہی اوپر ہر چیز کے حاضر سب عہد اور پیمان جانتا ہی لکھا ہی کہ حبیبہ زوجہ سعد بن ربیعہ رضی اللہ عنہا نے یا جمیلہ زوجہ ثابت بن قیس نے بدخوئی اختیار کی اپنے خاوند سے طپانچہ اوسکے منہہ پر مارا وہ اپنے باپکو لیکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر یہہ احوال کہا حضرت نے حکم قصاص کا شوہر پر کیا وہ باپکو لئے ہوئے قصاص لینے کو مسجد کے دروازہ پر چلی حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ مرد قائم رہنے والے ہین یعنے حاکم ہین اوپر عورتون کے اور اونکے امور معیشت اونسے قائم ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو پکارا کہ پھر آؤ مین نے کچھ چاہا اللہ نے کچھ کیا جو اللہ نے چاہا وہی خیر ہی اور اوسے فضل مردونکا عورتونپر نکلتا ہی کہ یہہ حاکم ہین وہ محکوم بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ بسبب اوس چیز کے کہ بزرگی اور زیادتی دی اللہ نے بعض اونکے کو کہ مرد ہین اوپر بعضونکے کہ عورتین ہین سمجھ لیجئے کہ فضل مردونکا بسبب کمال علم و عقل اور فہم کے ہی اور کمال صوم اور صلوٰۃ اور جہاد اور جمعہ اور جماعت اور اذان اور خطبہ اور اعتکاف اور نماز عید اور نماز جنازہ اور شہادت بحدود و قصاص اور زیادت میراث کے ہی اور بڑا فضل اونکا یہہ ہی کہ انبیا اور امام اونمین ہین وَبِمَا اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ اور دوسری فضیلت دی مردونکو عورتونپر بسبب اسکے کہ خرچ کرتے ہین عورتونپر مالون اپنے سے مہر ہین کیا اور نفقہ مین کیا فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ پس نیکبخت عورتین فرمانبردار ہین خدا کی اپنے شوہرونکی

نگاہ رکھنے والی ہین بیچ غائبانہ کے شوہرونکے پس غیبت عصمت سے رہتے ہین ساتھہ اسکے کہ نگاہ رکھا ہی اللہ نے وَاللّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ اور جو عورتین کہ ڈرتے ہو تم بدخوئی اور نافرمانی اونکیسے پس نصیحت کرو اونکو ایسے کلمات سے کہ دل اونکا نرم ہوجاوے یا تعلیم کرو اونکو تعظیم شوہرونکی وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ اور چھوڑ دو اونکو بیچ خوابگاہ کے یعنے اونکے ساتھہ مت سوؤ یا اونکے طرفسے کروٹ لے لو وَاضْرِبُوْهُنَّ اور مارو اونکو ایسا کہ کوئی عضو نہ ٹوٹے یعنے تھوڑی ایذا دو بعضونے کہا ہی کہ خوف نشوز مین موعظہ ہی اور ظہور نشوز مین ہجر ہی اور تکرار نشوز مین ضرب ہی فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا پس اگر کہا مان لین تمھارا اور جس سے تم ناخوش ہوتے ہو باز آوین پس مت ڈھونڈھو اوپر اونکے راہ ایذا کی اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا تحقیق اللہ ہی برتر اوسسے کہ ظلم پر اونکے راضی ہو بزرگتر ہی اوس سے کہ مظلوم کو فروگذاشت کرے وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا اور اگر ڈرو تم اسی حاکم شرع کے یا اسی وارثو جورو اور خاوند کے خلاف اور ناسازگاری سے درمیان بی بی کے فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا پس مقرر کرو واسطے تحقیق نشوز کے ایک منصف کہ حکم کرے مرد کے لوگونمین سے کہ مرد کے دل کی بات معلوم کرے کہ بی بی سے رغبت ہی یا نفرت اور ایک منصف عورت کے لوگونمین سے تا اوسکے جی کی بات دریافت کرے کہ صحبت چاہتی ہی یا فرقت اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا اور اگر ارادہ کرین یہہ دونون منصف صلح کروانا میان بی بی مین توفیق دیگا اللہ تعالی درمیان میان بی بی کے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا تحقیق اللہ ہی جاننے والا مصالح زوجین کا خبردار مقاصد حکمین سے وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا اور عبادت کرو اللہ کو اور مت شریک لاؤ ساتھہ اوسکے کسی چیز کو صنم وغیرہ سے وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰی وَالْيَتٰمٰی وَالْمَسٰكِيْنِ اور احسان کرو ساتھہ ماں باپکے احسان کرنا قول اور فعل سے اور ساتھہ قرابت والونکے صلہ رحمی کے اور ساتھہ یتیمونکے دلنوازی اور کارسازی سے اور ساتھہ مسکینونکے صدقہ اور زکوٰۃ سے وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ اور ساتھہ ہمسایہ قرابت والیکے شفقت اور مرحمت سے اور ساتھہ ہمسایہ اجنبی کے یا ہمسایہ کافر کے ساتھہ رافت اور مروت کے اور حد ہمسائگی چالیس گھر تک مقرر کی ہی اور مطلق حق ہمسایونکا یہہ ہی کہ ارادہ نیکی کا اور دفع ضرر کا اونسے رکھو حدیث مسلم مین ہی لا یدخل الجنۃ من لا یامن جارہ بوائقہ سمجھہ لیجیے کہ جب ہمسایہ بیرونی مستحق احسان کے ہوئے تو ہمسایہ درونی کہ قلب ہی بطریق اولی سزاوار احسان کے ہوئے اور اس سے احسان کرنا یہہ ہی کہ خطرات ماسوا سے پاک کرکر متوجہ بخدا رکھئے اور ہر مرتبہ احسان پہنچائے کہ جسکی تعبیر مین کانک تراہ حدیث نبوی مین واقع ہی اوسکو اس طائفہ علیہ نقشبندیہ مین حضور کہتے ہین اور کم ہونیکو خطرات کے جمعیت شعر دلکو جمعیت ہو اور ہوئے حضور واچھڑے حاصل ہی پھر کیا کیا سرور وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ اور نیکی کرو ساتھہ صحبت رکھنے والے کروٹ کے یعنے ہمنشین اور صحبت کے اور ساتھہ مسافرون اور مہمانونکے سمجھہ لیجیے کہ مراد صاحب جنب اور ہمنشین سے زن ہی اپنے شوہر کی یا رفیق سفر ہی یا ہم سبق ہی یا ہم طبق ہی یا ہم بزم ہی یا ہم کسب ہی یا پیر بھائی ہی کہ ہم مجلس ذکر اور مراقبہ ہی اور اس سے احسان کرنا حق صحبت کی رعایت کرنا ہی وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اور جسکے مالک ہوئے ہین داہنے ہاتھہ تمھارے یعنے اونسے نیکی کرو جو دست تصرف مین تمھارے ہین لونڈی غلام اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا اوس شخص کو کہ ہی تکبر کرنیوالا مانا پسے اقربا سے ہمسایون سے ہمانون سے لونڈی غلام سے اترانیوالا کہ حق اللہ کا ادا کرتا ہی نہ احسان ان سب سے لکھا ہی کہ بعضے یہود انصار کو نصیحت کرتے تھے کہ اپنا مال پیغمبر کو اور یاران مہاجر کو اونکے مت دو کہ چند مدت مین یہہ محتاج ہوکر عاجز ہوجاوین اور مآل کار انکا معلوم نہین کہ کیا ہو یہہ آیت نازل ہوئی اِنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ دوست نہین رکھتا خدا اون لوگونکو کہ بخل کرتے ہین اور حکم کرتے ہین آدمیون کو ساتھہ بخیلی کے اور چھپاتے ہین خلق سے وہ چیز کہ دی ہی اونکو اللہ نے فضل اپنے سے نعمت یا نعت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ توریت مین لکھی ہی وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا اور تیار کیا ہی ہمنے واسطے یہود کے

کہ عطائے الٰہی یا نعت حضرت رسالت پناہی کو چھپاتے ہین عذاب خوار کرنیوالا کہ عذاب دوزخ سے ہی وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ اور واسطے ان لوگونکے بھی کہ خرچ کرتے ہین مال اپنے دکھانیکو لوگونکے یہہ آیت کفار مکہ کے حق مین ہی کہ پیغمبر کی دشمنی مین لشکر جمع کرتے تھے اور مال خرچ کرتے تھے یا منافقونکے حق مین کہ ریا اور سمعہ مین مال دیتے تھے یا یہود کے حق مین ہی بجہت اغراض نفقہ کرتے تھے وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور نہین ایمان لاتے ساتھ اللہ کے اور نہ ساتھ دن پچھلے کے کہ قیامت ہی وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا اور جو کوئی کہ ہوئے شیطان واسطے اوسکے ہمنشین پس برا ہی ہمنشین اور جو یہان دنیا مین ہمنشین ہی تو آخرت مین بھی ساتھ ہوگا فرمایا ہی اللہ تعالیٰ نے فبئس القرین **بیت** اس ہمنشین کو چھوڑ کہ بدہمنشین ہی + شیطان رافتا ترابس القرین ہی وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ اور کیا زیان ہی اوپر کافرونکے اگر ایمان لاوین ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے اور خرچ کرین براہ خدا بے شائبہ ریا اوس چیز سے کہ دی ہی اللہ نے اونکو وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا اور ہی اللہ ساتھ اونکے اور اقوال افعال احوال اونکے کے جاننے والا خبردار اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ تحقیق اللہ نہین ظلم کرتا برابر ذرہ کے ذرہ چھوٹی چیونٹی کو کہتے ہین کہ بہت غور سے نظر آوے اور مشہور ذرہ وہ ہی کہ شعاع آفتاب سے روزن در مین چمکتا ہی اور جو ہاتھ مین لو تو کچھ معلوم نہین ہوتا یہہ مبالغہ ہی نفی ظلم مین وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا اور اگر ہو نیکی علمنامے مین مسلمانکی برابر ذرہ کے دوگنا کریگا ثواب اوسکیکو اور دیگا ثواب عمل اوسکے سے اپنے پاس سے ساتھ فضل اور رحمت اپنی کے ثواب بڑا فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ پس کیونکر ہوگا حال کافرون ظالمونکا جب لاوینگے ہم ہر امت گذشتہ سے گواہی دینے والا وہ پیغمبر اونکا ہوگا کہ اقوال افعال برائی امت کے گواہی دیگا وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا اور لاوینگے ہم تجھکو اوسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوپر اس گروہ امت تیرے گواہ کہ مومنونکے ایمانپر گواہی دے **قطعہ** واہ جیسے شفیع حضرت ہین + ویسے ہی وہ شہید امت ہین + یون کرینگے ادا شہادتکو + کہ زبان واکرین شفاعت کو + يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ اوسدن کہ گواہی انبیاؤن کی جسدن واقع ہوگی اور وہ دن قیامت کا ہی آرزو کرینگے وہ لوگ کہ کافر ہوئے ساتھ اللہ کے اور نافرمانی پیغمبر کی کی کاش کہ برابر کیجاوے ساتھ اونکے زمین یعنے خاک مین مل جاوین اور پھر نہ اوٹھین یا خاک ہوکر زمین کے برابر ہوجاوین وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا اور نہ چھپاوینگے یعنے قدرت چھپانیکی نہ رکھینگے اللہ سے ایکبات کی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى اے لوگو جو ایمان لائے ہو خدا اور رسول پر مت نزدیک جاؤ نماز کے اور حال یہہ ہی کہ تم مست ہو شراب سے اور مسکرات سے یہہ نہی نماز سے نہین کیونکر وہ فرض عین ہی بلکہ نہی شراب پینے سے ہی کہ آداب فرض کے مانع ہی ایکدن چند اصحاب عبدالرحمن بن عوف رض کے گھر مین شراب پیکر بیٹھے تھے کہ اذان ہوئی مغرب کی سب نماز کو اوٹھے امام نے قُلْ یا پڑھی بیہوشی مین حرف لا چارون جگہہ چھوٹ گیا یہہ آیت نازل ہوئی کہ غلبۂ سکر مین نزدیک نماز کے مت جاؤ حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ یہان تک کہ جانو اوس چیز کو کہ نماز مین پڑھتے ہو محققون نے کہا ہی کہ یہہ خطاب ایمان شہودی والونکو ہی کہ نزدیک مت جاؤ نماز قربت کے مسجد جامع دل مین حالت مستی مین غفلت اور شہوت کی یہانتک کہ مستی سے ہوشیار رہو اور جانو کہ کیا کہتے ہو اور کس سے کہتے ہو **قطعہ** تا کہ ہی مستی مین اس مستی کے تو + غفلت و شہوت کی پیتا ہی سبو + مت نماز قرب کے نزدیک ہو + المصلے دان یناجی ربہ + وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ اور مت نزدیک جاؤ نماز کے درآنحالیکہ جنب ہو مگر گذرنیوالے راہ کے کہ مسافر ہو اور تمھارے ساتھ پانی نہو تو تیمم سے نماز پڑھو اور کسیطرح سے حالت جنابت مین نماز پڑھنا درست نہین حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا یہانتک کہ نہاؤ بعضونے کہا ہی کہ مراد صلوٰۃ سے موضع صلوٰۃ ہی یعنے مسجد مین نہ آؤ مگر یہہ کہ گذرنیوالے راہ کے ہو ضرورت کیواسطے جیسی ڈول رسی ہی وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ اور اگر ہو تم بیمار کہ استعمال آب سے خوف ہلاکت یا زیادت مرض ہی یا ہو تم بیچ سفر کے

مسئلہ شراب

یا اور

یا آوے کوئی ایک تم مین سے جائے ضرور سے اور محدث ہوا ہو بسبب نکلنے کچھ شی کے مکان بول یا براز سے یا صحبت کرو عورتونسے
مراد اس سے مباشرت فاحشہ ہی کہ عضو مخصوص مرد کا ساتھ عضو مخصوص زنکے لگے بن آڑکے وہ ناقض وضو ہی نزدیک امام اعظم
کے اور امام شافعی کہتے ہین کہ کوئی جگہہ مرد کی سیجگہہ سے زن نامحرم بالغہ کے لگجاوے وضو دونو نکا ٹوٹجاتا ہی اور امام مالک اور احمد
کے نزدیک مس بشہوت شکنندہ وضو ہی والا الاغرض ہر طرحسے جو جنب ہو یا بیمار یا مسافر یا محدث خروج نجاست سے یا لمس سے
فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا پس نہ پاؤ تم پانی کو پس قصد کرو خاک پاک کا لکھا ہی کہ غزوہ بنی المصطلق مین شام کو
لشکر اسلام بیابان بے آب مین اترا یہہ ارادہ کرکر کہ صبح کو کوچ کرکر پانی پر پہنچکر نماز فجر پڑھینگے اتفاقا ہا رحضرت ام المؤمنین عائشہؓ
کا گم گیا کوچ مین دیر ہوئی وقت نماز صبح کا آن پہنچا لوگ بعضے جنب بعضے محدث تھے متردد ہوئے امیر المؤمنین ابوبکر صدیقؓ سے کہا
وہ خیمہ عائشہ مین آئے دیکھا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم گود مین سر رکھے ہوئے حضرت عائشہؓ کے آرام فرماتے ہین حضرت ابوبکرؓ نے اونکو
غصہ کیا حضرتؐ خواب سے بیدار ہوئے اور یہہ احوال پر ملال صحابہ کا معلوم کرکر متوجہ عالم غیب ہوئے یہہ آیت نازل ہوئی کہ جو پانی
نہ پاؤ تم پس قصد کرو خاک پاک کا اور ہاتھہ اوپر مارو فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ پس مسح کرو ہاتھہ اپنے کو ساتھہ تمام منہون
اپنے کے کہنیون تک اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا تحقیق اللہ ہی معاف کرنیوالا بخشنے والا اَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ
الْكِتٰبِ يَشْتَرُونَ الضَّلٰلَةَ کیا نہین دیکھا تونے طرف ان لوگونکے کہ دئے گئے ہین ایک حصہ کتاب توریت سے مول لیتے ہین گمراہی کو
یعنے بدل لیتے ہین ہدایت کو گمراہی سے ہدایت اونکی یہہ تھی کہ نعت حضرتؐ کی جانتے تھے اور ضلالت یہہ تھی کہ انکار کرتے تھے وَيُرِيدُونَ
أَن تَضِلُّوا السَّبِيلَ اور ارادہ کرتے ہین یہہ لوگ کہ بہک جاؤ تم اہی مومنوں راہ سے وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِأَعْدَائِكُمْ اور اللہ خوب جانتا ہی دشمن
تمھارونکو کہ یہود ہین وَكَفَىٰ بِاللّٰهِ وَلِيًّا وَكَفَىٰ بِاللّٰهِ نَصِيرًا اور کفایت ہی اللہ دوست تمھارا اور کفایت ہی اللہ مددگار تمھارا دشمنون
مِنَ الَّذِينَ هَادُوا يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِ بعضے لوگ جو یہودی ہین بدل ڈالتے ہین کلمونکو جگہہ اونکی سے مراد اس سے نعت
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی کہ یا تاویل کلمات توریت کی اپنی طبیعت کے موافق یا آیت رجم کا چھپانا ہی یا کلام پیغمبر کا تغیر دینا ہی
لکھا ہی کہ بعضے یہود حضرتؐ کی خدمت مین آکر کلام سن جاتے تھے اور بدلکر کہتے تھے سو حق تعالی نے اونکا پردہ فاش کیا کہ تحریف کلمات
تیری کرتے ہین وَيَقُولُونَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا اور کہتے ہین سنا ہمنے قول تیرا اور نہ مانا ہمنے امر تیرا عصینا پکارکر کہتے تھے عناد سے بعضون
نے کہا ہی کہ ظاہر باطن عصینا کہتے تھے اور ہی یہہ کہ زبان مقال سے سمعنا کہتے تھے اور لسان حال سے عصینا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ اور
کہتے تھے سن اس حالتمین کہ نہ سنا جائیو کہ یہہ کلمہ ذو وجہین ہی مدح اور ذم دونکلتے ہین مدح تو یہہ ہی کہ اسماع گالی دینا ہی پس یہہ معنی
ہوئی کہ سن درآنحالیکہ گالی دیا گیا نہو جو اور ذم یہہ ہی کہ اسماع سناتا ہی پس معنی ہوئی کہ سن درآنحالیکہ غیر سنا گیا ہو یعنے بہرا ہو معنی
مدح کو پردہ نفاق کرکر ارادہ معنی ذم کا کرتے تھے وَرَاعِنَا اور کہتے تھے راعنا یہہ کلمہ بھی دو معنی رکھتا ہی مدح کی اور ذم کی مدح یہہ ہی
کہ مراعات سے کہے یعنے نگاہ رکھہ ہمکو اور ہماری طرف دیکھہ اور ذم یہہ کہ رعونت سے کہے پس یہود نسبت رعونت کی کرتے تھے اور بعضونے
کہا ہی کہ یہود باشباع کہتے تھے راعینا یعنے اسی چرواہے ہمارے آپکو نسبت بکریون کے چرواہے کی کرتے تھے لَيًّا بِأَلْسِنَتِهِمْ پیچ دیکر
سخن کو ساتھہ زبان اپنی کے یعنے جو فعل کہ مراعات سے ہی لغت عرب مین اوسے رعونت کیطرف پھراتے تھے یا ہجو کا ارادہ کرکر باشباع راعینا
کہتے ہین وَطَعْنًا فِي الدِّينِ اور طعنہ دیکر دین کے یعنے وہ کیا دین ہی کہ جبکا نبی چرواہا ہو اور حالانکہ حضرت موسیٰ کی شبانی پر اقرار
کرتے تھے وَلَوْ أَنَّهُمْ قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَأَقْوَمَ اور اگر وہ کہتے سنا ہمنے سخن تیرا اور مانا ہمنے امر تیرا
اور سن سخن ہمارا اور دیکھہ ہمکو البتہ یہہ گفتار ہوتی بہتر واسطے اونکے ذم سے سید انام کے اور طعن سے دین اسلام مین اور راست تر ہوتا یہہ سخن
اونکا وَلٰكِن لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا اور لیکن لعنت کی ہی اونکو اللہ نے بسبب کفر اونکے پس نہین ایمان لاتے مگر

تھوڑا کہ ضعیف اور غیر معتبر ہی کہ بعضے کتب اور رسل پر ایمان لاتے ہین اور بعضے پر نہین لاتے یا نہین ایمان لاتے مگر تھوڑے انمین سے جیسے عبداللہ بن سلام اور اصحاب اونکے رضی اللہ عنہم لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علمائے یہود کو مانند ابن صوریا اور کعب بن اسد کے بلا کر فرمایا کہ خدا سے ڈرو اور اسلام لاؤ مین قسم کھاتا ہون خدا کی کہ تم جانتے ہو کہ یہہ کلام اور احکام جو ہین جناب الٰہی کیطرف سے لایا ہون حق ہین اور تمھین توریت مین میرے احوال سے خبر دی ہی اور مجھپر ایمان لانے پر وعدہ لیا ہی اونھونے عناد سے کہا کہ ہم تمھین نہین جانتے ہین نہ تمھاری نعت کو نہ قرآنکو حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ اے لوگو جو دئے گئے ہو کتاب توریت ایمان لاؤ ساتھہ اوس چیز کے کہ اُتاری ہی ہم نے اپنے بندے پر اور وہ قرآن ہی درآنحالیکہ سچا کرنیوالا ہی واسطے اوس چیز کے جو ساتھہ تمھارے ہی یعنے توریت پہلے اوس سے کہ مٹا ڈالین ہم منہونکو کہ نشان آنکھہ بھوان ناک ہونٹھہ دہن کا اوسمین نرہی پس پھیر دین ہم اوّل منہونکو اوپر پیٹھون اونکی کے یعنے منہہ کو پس سر کے نکالکر دین یا آنکھہ ناک وغیرہ ادھر سے مٹا اودھر لگاوین تیسیر مین ہی کہ ہاتھہ پانون پیٹ پیٹھہ سب اپنی جگہہ ہونگے اور منہہ اونکے سر کے پیچھے ہونگے اور یہہ سب کمال زشتی اور رسوائی کی ہی اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ یا لعنت کرین ہم اونکو یا مسخ کرین ہم اونکو جیسا کہ لعنت کیا ہمنے یا مسخ کیا ہمنے یارہ ہفتے والونکو کہ ہمارے مخالف فرمانکے ہفتے کے دن شکار ماہی کرتے تھے وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا اور ہی کام یا وعید اسکا کیا گیا اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ تحقیق اللہ نہین بخشتا یہہ کہ شریک لایا جاوے ساتھہ اوسکے وجود مین اور عبادت مین اور بخشتا ہی اوس گناہ کو کہ سوا اسکے ہی جسے چاہتا ہی بفضل و احسان نہ بوسیلہ عبادت و عرفان امام زاہدی نے کہا ہی کہ بخشتا ہی قبل عذاب کے جسے چاہتا ہی اور بعد عذاب سب گناہگارونکو بخشیگا وَمَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِیْمًا اور جو کوئی شریک لاوے ساتھہ اللہ کے پس تحقیق باندھہ لیا اوسنے جھوٹھہ بڑا کہ بسبب اوسکے عذاب بڑا ہوگا جو مضمون اس آیت کیسے کہ مشرک مغفور نہین گوسالہ پرستون اور عزیر پرستونکو کہ یہود تھے وعید اور تہدید شدید حاصل ہوئی تو منکر ہوگئے کہ ہم مشرک نہین بلکہ ہم مقرب اللہ کے ہین ہمارے باپ انبیا ہوئے ہین اسواسطے کہ ہم مکرم ہین حق تعالیٰ نے ان کی مدح نہ پسند کی اور فرمایا اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ یُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ کیا نہین دیکھا تو نے طرف اون لوگون کے کہ تکبر سے پاک کہتے ہین جانون اپنے کو کہ نحن ابناء اللہ واحباؤہ چنانچہ منقول ہی کہ بحر بن عمرو بن نعمان بن اوفی اور مرحب بن زید اپنے لڑکونکو حضور نبوی مین لائے اور کہا کہ ان بچونپر کچھہ گناہ ہی آپنے فرمایا کہ نہین یہہ بے گناہ ہین اونھونے قسم خدائے موسیٰ عم کی کھا کر کہا کہ ہم بھی بیگناہ ہمین مثل اونکے ہین کیونکہ گناہ رات کے ہمارے دنکو بخشدیتے ہین اور گناہ دن کے ہمارے راتکو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ تمھارا اپنے آپ کو پاکیزہ کہنا اعتبار نہین رکھتا بَلِ اللّٰهُ یُزَكِّیْ مَنْ یَّشَآءُ بلکہ اللہ ہی پاک کرتا ہی جسے چاہتا ہی اور لائق اوسکے جانتا ہی وَلَا یُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا اور یہہ لوگ کہ اپنے آپکو پاک کرتے ہین کہتے ہین نہ ظلم کئے جاوینگے ایک تاگے کے برابر کہ درمیان خرمے کے ہوتا ہی غرض یہہ ہی کہ اپنا کیا پاوینگے کچھہ ظلم نہوگا اونپر اُنْظُرْ كَیْفَ یَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ دیکھہ اون یہودون کو کہ عناد سے کیونکر باندھتے ہین اوپر اللہ کے جھوٹ کہ کہتے ہین دنرات کے گناہ ہمارے بخشتا ہی وَكَفٰى بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِیْنًا اور کفایت ہی یہہ جھوٹ اونکا گناہ ظاہر کہ کسی پر چھپا نہین رہتا لکھا ہی کہ بنی نضیر کے یہود و نکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بموجب حکم الٰہی کے اونکے گھرونسے نکالدیا تھا وہ مدد چاہنے کو قریش کے پاس آئے بیس آدمی تھے اشراف اونمیکے ابوسفیان وغیرہ نے کہ قریش تھے اونسے پوچھا کہ بتاؤ ہماری راہ اچھی کہ مسلمانون کی اونھونے خوش آمد سے کہا کہ تمھاری راہ اچھی ہی ابوسفیان نے کہا کہ تمھارے کہنے پر اعتقاد نہین جبتک قسم نہ کھاؤ اور ہمارے بتونکو سجدہ نکرو اونھونے وہی کیا حق تعالیٰ نے اونکے حال سے خبر دی اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ یُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ کیا نہین دیکھا تو نے طرف اون لوگونکے کہ دئے گئے ہین ایک حصہ کتاب توراۃ سے کہ بوسطہ

عداوت مسلمان ایمان لاتے ہین اویر جبت کے اور طاغوت کے یہہ دونون بت ہین قریش کے یا جبت سحر ہی کہ یہود معتقد اوسکے تھے اور طاغوت شیطان کہ اوسکی متابعت کرتے تھے اور صوفی کہتے ہین کہ جبت نفس امارہ ہی اور طاغوت خواہش اوسکی وَيَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هَٰؤُلَاءِ أَهْدَىٰ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيلًا اور کہتے ہین یہود واسطے اون لوگونکے کہ کافر ہوئے یہہ کفار قریش بہت پہنچے ہوئے ہین ان لوگونسے کہ ایمان لائے ہین یعنے پیغمبر اور اصحاب اونکے از روئے راہ کے أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ وہ لوگ کہ لعنت کی ہی اللہ نے اونکو وَمَن يَلْعَنِ اللَّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ نَصِيرًا اور جسکو لعنت کرے اللہ پس ہرگز پاویگا تو واسطے اوسکے مدد دینے والا کہ عذاب اس سے دفع کرے أَمْ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّنَ الْمُلْكِ کیا واسطے یہود ونکے حصہ ہی بادشاہی سے یہہ استفہام انکاری ہی یعنے نہین ہی یہود ونکو گمان تھا کہ بادشاہت اور نبوت کے لایق ہم ہین اس سبب متابعت عرب کی سے عار رکھتے تھے کہ آخر یہہ منصب ہمین ملیگا سو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اونکو حصہ بادشاہت سے نہین اور اگر بالفرض ہو بھی فَإِذًا لَّا يُؤْتُونَ النَّاسَ نَقِيرًا پس اوسوقت نہ دینگے وہ لوگون کو یا پیغمبر اور اصحابکو گاف برابر کھجور کے یہہ مبالغہ ہی بخل مین اونکے کہ بادشاہی مین کسی فقیر کو نقیر نہ دینگے تو درویشی مین کیا دینگے أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ بلکہ حسد کرتے ہین لوگونکا یعنے قبایل عرب کے اوپر اوس چیز کے کہ دیا ہی اونکو اللہ نے فضل اپنے سے وہ پیغمبر کا پیدا کرنا ہی اونمین بعضونے کہا ہی کہ مراد ناس سے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہین اور عرب والے جمع کو واحد پر اطلاق کرتے ہین کہ جامع ہو خصایل نیک کو کہ وہ پہلے جاوین مگر بہت لوگونمین چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی ان ابراہیم کان امۃ اور فضل سے مراد نبوت ہی اور قرآن اور اعزاز دین اور بعضونے کہا ہی کہ فضل یہہ ہی کہ حق تعالیٰ نے چار پیغمبرون سے زیادہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مباح کین یہود اسپر حسد کرتے تھے کہ اگر یہہ پیغمبر ہوتے تو اتنی بی بیان کیون کرتے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر حسد اونکا نبوت اور کتاب کے سبب ہی تو چاہیئے اور پیغمبرونپر بھی حسد کرین کہ یہہ اعطا مخصوص کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی پر نہین فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُم مُّلْكًا عَظِيمًا پس تحقیق دی ہمنے آل ابراہیم کو کہ موسیٰ اور داؤد اور عیسیٰ ہین علیہم السلام کتاب یعنے توریت اور زبور اور انجیل اور علم حلال اور حرام اور دی ہمنے اونکو باوجود نبوت کے بادشاہی بڑی چنانچہ یوسف اور داؤد اور سلیمان علیہم السلام اور بعضونے کہا کہ ملک عظیم کثرت ازواج ہی جیسے حضرت داؤد کی سو سو جورو تھین اور حضرت سلیمان کی ہزار اور اس باہین یہود کی تعریض ہی کہ اگر حسد تمھارا پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم پر بسبب کثرت ازواج ہی تو داؤد اور سلیمان پر چاہیئے کہ زیادہ حسد کرو اور تسخیر مین ہی کہ مراد آل ابراہیم سے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور کتاب سے قرآن ہی اور حکمت شرایع اور ملک عظیم دوام شریعت تا قیامت ہی یا تائید فرشتونکی ہی فَمِنْهُم مَّنْ آمَنَ بِهِ وَمِنْهُم مَّن صَدَّ عَنْهُ پس بعضے یہود مین سے وہ شخص ہی کہ ایمان لایا ساتھ حدیث آل ابراہیم کے یا ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بعض اونمین سے وہ شخص ہی کہ باز رہا خبر انبیاء سے ازواج کے مقدمے مین اور باور نکیا اوسے یا روگردانی کی متابعت پیغمبر سے وَكَفَىٰ بِجَهَنَّمَ سَعِيرًا اور کفایت ہی دوزخ جلانیوالا کافرونکو إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَارًا تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے ساتھ دلیلون وحدانیت ہمارے کے یا آیتون قرآنکے یا معجزات پیغمبر کے شتاب داخل کرینگے ہم اونکو آگ مین كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُم بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ پس جلا دینگے چمڑے اونکے بدل دیونگے ہم اونکو چمڑے سوا اوسکے تا کہ چکھین عذاب کو اور چکھنا عذاب کا دائمی ہوگا اور تبدیل چمڑے کی ہر ساعتین سو بار حسن بصری رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ دن رات مین ستر ہزار بار چمڑا بدلیگا یا اوسی چمڑے کی سوختگی دور کر کر حالت اصلی پر کر دینگے اور پھر پھر کر جلاوینگے اور یہہ بدلنا یا حالت اصلی پر کرنا اسواسطے ہی کہ پوست تازہ پر الم زیادہ معلوم کرین إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا تحقیق اللہ ہی غالب کہ کوئی اوسکو کفار کے عذاب دینے سے منع نکر سکیگا دانا عذاب دینے پر دوزخیونکے موافق حکمت کے وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل کئے نیک شتاب داخل کرینگے ہم اونکو بہشتون مین کہ چلتی ہین نیچے درختون یا محلون اونکے نہرین در آنحال کہ مدام ہونگے یہہ مسلمان بیچ اونکے ہمیشہ زمانے بے انتہا تک لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا واسطے مومنونکے بیچ بہشتونکے بی بیان ہونگی پاکیزہ حیض نفاس سے بلکہ سب پلید مکروہ چیزونسے اور داخل کرینگے ہم اونکو سایۂ پاینده مین کہ آفتاب اوسے دوزخ کے عرب مین حرارت بہت ہی سایے کو بڑی راحت سمجھتے ہین پس ظل ظلیل آرام کے واسطے کافی ہی اور وہ خدشہ بھی اس نکتہ سے دفع ہوگیا جو کہتے ہین بہشت مین آفتاب نہین ہی کہ حرارت اوسکی ایذا پہنچاوے گی پھر سایے کا فائدہ کیا ہی اور محقق کہتے ہین کہ ظل ظلیل اشارہ بحمایت الٰہی ہی کہ سر پر بہشتیونکے ہمیشہ رہیگا ۵ ظل عنایت ازلے بیزوال ہی + نقصان نے اوسے نہ اوسے انتقال ہی + اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا تحقیق اللہ حکم کرتا ہی تمکو یہہ کہ پہنچاؤ امانتونکو طرف صاحبون اونکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ کنجی کعبہ شریف کی عثمان بن طلحہ سے لاؤ عثمان کی مان سلاقہ تھی اوسکے پاس کنجی رہتی تھی عثمان نے مانگی اوسنے ندی اور کہا کہ عبدالدار کے وقت سے یہہ ہمین ارث مین پہنچی ہی حضرت نے مسجد حرام مین بیٹھکر انتظار بہت کھینچا جب کنجی آنیمین دیر ہوئی ابوبکر اور عمر رض کو سلاقہ کے گھر بھیجا عمر رض نے آواز بلند سے پکارا کہ ای عثمان جلد کنجی لا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم منتظر ہین عثمان بہزار شدت اپنی مانسے کنجی لیکر حضرت کے پاس آیا آپنے ہاتھ دراز کیا کنجی لینے کو عباس رضی اللہ عنہ نے اوٹھکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ ۲ سقایہ زمزم میرے سپرد ہی یہہ بھی میرے تفویض ہو عثمان نے کنجی ندی پھر حضرت نے مانگی وہ دینے لگا پھر عباس نے یہی کہا پھر اوسنے ندی پھر حضرت نے فرمایا کہ تو اگر خدا اور رسول ۲ پر ایمان رکھتا ہی تو کنجی دے اوسنے آپکے حوالے کی آپ حرم سے نکلے کنجی لئے ہوئے حضرت مرتضیٰ علی ع نے مانگی جبرئیل آئے اور یہہ آیت لائی کہ خدا تعالیٰ امر کرتا ہی تمکو یہہ کہ پہنچاؤ امانتونکو طرف اہل اوسکے آپنے عثمان کو بلاکر کنجی عنایت کی اوسنے اپنے بھائی شیبہ کو دی اب تک وہ شیبکی اولاد مین چلی آتی ہی اور اگرچہ مخصوص اس امانت پر اتری ہی لیکن سب امانتین اس حکم مین داخل ہین اور امانت جو ذکر مین بعد ظل کے یہہ اشارہ ہی کہ ظل جیسے امانت آفتاب ہی اور اوسکے نکلتے ہی محو ہوجاتا ہی ویسے ہی وجود مجازی اپنے کو کہ امانت وجود حقیقی ہی حوالے کرو لینے اپنے آپکو نیست و نابود کردو **بیت** آپکو گم کر تو بشوق خدا + جسکی امانت ہی اوسے دے دلا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ اور دوسرے امر کرتا ہی تمکو اللہ جب حکم کرو تم درمیان آدمیونکے یہہ کہ حکم کرو ساتھہ انصاف کے اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ تحقیق اللہ خوب چیز ہی جو نصیحت کرتا ہی تمکو ساتھہ اوسکے دینے ادائے امانات اور انصاف بحکومات اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا تحقیق اللہ ہی سننے والا قول عثمان کا کہ اوسنے کہا لو امانت کو دیکھنے والا تمھاری کنجی حوالے کرنے کو اوس کے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ ای لوگو جو ایمان لائے ہو فرمانبرداری کرو اللہ کی خرضونمین اور فرمانبرداری کرو رسول کی سنتونمین اور اطاعت کرو صاحبون حکم کی تم مین سے یعنے امرا اسلام کی لکھا ہی کہ حضرت نے خالد بن ولید کو امیر لشکر کا کرکے بھیجا اور عمار بن یاسر کو ساتھہ کردیا لوگ وانکے بھاگ گئے ایک شخص رہگیا وہ عمار کے پاس آیا اور کہا کہ مین مسلمان ہون سب لوگ میرے قبیلے کے بھاگ گئے ہین مین اکیلا رہگیا ہون جو امن دو تو رہون نہین تو مین بھی اپنے اہل و عیال کو لیکر چلا جاؤن عمار نے کہا تجھہ کو امن ہی صبحکو خالد نے لشکر کو حکم کیا کہ اس قوم کو تاراج کرو لشکر والونے جو آکر دیکھا تو وہان کوئی نہ تھا پھر ایکشخص تھا اوسکو اہل و عیال سمیت پکڑ لائے عمار نے کہا کہ اوسکو مین نے امن دی ہی خالد نے کہا کہ بے مشورہ امیر لشکر کے امن دینا ادب سے دور ہی یہہ قصہ حضرت کے پاس آیا آپنے فرمایا کہ عمار کے کہنے سے اوسکو امن ہی لیکن نچاہئے کہ کوئی بن اجازت امیر کے امن دے اور یہہ آیت نازل ہوئی کہ اطاعت کرو امیر لشکر کی امام ثعلبی نے کہا ہی کہ اولوالامر ابوبکر اور عمر رض ہین کہ اقتدا بالذین من بعدی ابوبکر و عمر ان کی شانمین وارد ہی ابوبکر وراق نے کہا ہی کہ خلفائے اربعہ ہین اور بعضون نے سب صحابہ کو کہا ہی اور بعضونے

فقہا اور علما کو کہا ہی اور بعضون نے اولوالامر پانچ لکھے ہین ایک بادشاہ حقین رعیت کے دوسری باپ حق مین بیٹے کے تیسری شوہر حق مین زنکے چوتھی مالک حق مین لونڈی غلام کے پانچوین عالم حق مین جاہلونکے اور صوفیہ کہتے ہین کہ اولوالامر مشایخ طریقت ہین کہ سالکان راہ الٰہی کی تربیت کرتے ہین فرمانبرداری اونکی لازم ہی **بیت** منزل مقصود کو جاہے اگر پہنچے دلا ۱۲ سر خط

فرمان سے مت پیر و مرشد کے پھر فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ پس اگر جھگڑو تم بیچ کسی چیز کے امور دین سے پس پھیردو اوسکو طرف کتاب خدا کے اور طرف رسولؐ کے زندگانی مین اونکے اور طرف سنت رسولؐ کے بعد وفات اونکی کے اگر ہو تم دلکے اخلاص سے ایمان لانیوالے ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے کیونکہ ایمان بخدا اور قیامت بھی چاہتا ہی کہ جس باتین تھین کچھ شبہ ہو اوسے خدا اور رسول کی طرف رجوع کرو ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝ یہہ خدا اور رسول کی طرف رجوع بہتر ہی تمکو اور نیک تر ہی از روئے عاقبت کے لکھا ہی کہ ایک یہودی اور منافق مین جھگڑا تھا یہودی کہتا تھا کہ محکمہ نبوتمین چل منافق کہتا تھا کعب بن اشرف کے پاس چل آخر کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دونون آئے موافق دعا یہودی حکم صادر ہوا جب دونون وہانسے نکلے منافق نے ہاتھ یہود دیکا پکڑ کہا کہ مین حکم پیغمبر پر راضی نہین حضرت عمرؓ کے پاس چل آخر دونون عمرؓ کے پاس آئے حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ کیا معاملہ ہی یہودی نے تمام سرگذشت کہہ سنائی حضرت عمرؓ نے کہا کہ تم دونون کھڑے رہو مین فیصال تمھارا خوب کر دیتا ہون یہہ دونون کھڑے ہوے حضرت عمرؓ گھر مین جاکر شمشیر برہنہ لیکر آئے اور منافق کا اڑا دیا اور کہا کہ جو حکم پر ایسے قاضی کے راضی نہو اوسکی سزا یہی ہی اسیدن حضرت فاروق کہلوایا اور اللہ نے یہہ آیت اتاری اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ آیا نہین دیکھا تو نے طرف اون لوگونکے کہ دعوی کرتے ہین کہ وہ ایمان لائے ساتھ اوس چیز کے کہ اتاری گئی ہی طرف تیرے یعنے قرآن اور ساتھ اوس چیز کے کہ اتاری گئی پہلے تجھ سے یعنے اور پیغمبرونکی کتاب ارادہ کرتے ہین یہہ کہ حکم لیجاوین طرف سرکشونکے یعنے کعب بن اشرف کے کہ بڑا طاغی باغی ہی اور حالانکہ تحقیق امر کئے گئے ہین یہہ کہ کفر کرین ساتھ حکم طاغوت کے وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝ اور ارادہ کرتا ہی شیطان یہہ کہ گمراہ کرے اونکو جو طاغوت کی طرف مایل ہین گمراہی دور کہ ہرگز اس سے سیدھی راہ کو نہ پھرین وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ۝ اور جب کہا جاوے واسطے منافقونکے آؤ تم طرف اس حکم کے کہ اتارا ہی اللہ نے کتاب اپنی سے اور طرف اس حکم کے کہ فرماتا ہی رسول دیکھتا ہی تو منافقونکو کہ عناد سے ہٹ رہتے ہین تجھسے ہٹ رہنا کر فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ پس کیونکر ہوگا جب پہنچیگی اونکو مصیبت ہٹ رہنے کی اور اعراض یا مصیبت قتل کی اس منافق کو حضرت فاروق کے ہاتھ سے بسبب اسکے کہ آگے بھیجا یا ہی ہاتھون اونکے نے یعنے طاغوت کا حکم ماننا ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ پھر آتے ہین تیرے پاس عذر کرتے ہوئے قسین کھاتے ہین ساتھ اللہ کے اور مضمون قسم کا انکے یہہ ہی کہ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا نہین چاہتا تھا ہمنے تمھاری مجلس حکم سے عدول کر کر یا عمرؓ کے پاس جاکر بکر بھلا کرنا اور موافقت کرنا یعنے بین الخصمین الفت موافقت ہو اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ یہہ لوگ منافق اور جھوٹی قسم کھانیوالے وہ ہین کہ جانتا ہی اللہ جو کچھہ بیچ دلون اونکے کے ہی نفاق سے فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًۢا بَلِيْغًا پس منہہ پھیر لے اونسے یعنے عذر اونکا مت قبول کر اور نصیحت کر اونکو کہ جلوت مین نفاق اور دروغ چھوڑین اور کہہ واسطے اونکے خلوت مین بیچ حق نفسون ناپاک اونکے کے بات کہ اثر کرنیوالی ہو اونکے دلونمین اور وہ تہدید بقتل ہی یا اور ایذا پہنچی ہی اگر توبہ نکرین وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ اور نہین بھیجا ہم نے کوئی پیغمبر اپنے بندونپر مگر واسطے اوسکے کہ فرمانبرداری کیا جاوے ساتھ حکم اللہ کے وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا اور اگر یہہ منافق جسوقت کہ ظلم کرتے ہین جانون اپنے کو ساتھ انکار حکم تیرے

یا ساتھ ماننے حکم طاغوت کے آوین تیرے پاس پس بخشش مانگین اللہ سے اور بخشش مانگے واسطے اونکے رسول البتہ پاوینگے اللہ کو توبہ قبول کرنیوالا مہربان معالم مین لکھا ہی کہ زبیر اور حاطب بن ابی بلتعہ مین جھگڑا تھا پانی پر کہ ایک نہر سے دونون اپنے کھیتونکو دیتے تھے حضرت کے پاس یہہ قصہ آیا حضرت نے فرمایا کہ اے زبیر اپنے کھیت کو پانی دے پھر چھوڑ دے ہمسایہ کو حاطب غصے ہوا اور بے ادبی سے ایسا کلام کیا کہ جس سے نکلتا تھا کہ آپ طرفداری کرتے ہین زبیر کی یہہ آیۃ نازل ہوئی فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ پس نہین ہی حقیقت ایمان کی جیسا گمان کرتے ہین یہہ قسم ہی پروردگار تیرے کی نہین ایمان لاوینگے یہہ ایمان حقیقی یہان تک کہ حکم کرین بجھ کو بیچ اوس چیز کے کہ جھگڑا تیرے درمیان اونکے اور تو حکم کرے ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا پھر نہ پاوین بیچ نفسون اپنے کے شک یا دلونمین اپنے تنگی اوس چیز سے کہ حکم کرے تو اگرچہ مخالف طبع کا اونکے ہو اور مان لیوین فرمان تیرے کو مان لینا کر ظاہر باطن مین بے اعراض اور مخالفت کے لکھا ہی کہ زبیر اور حاطب محکمۂ نبوت سے نکلے مقداد رضی اللہ عنہ انسے ملے اور پوچھا کہ کیسے واسطے حکم ہوا حاطب نے کہا اپنے چچے زاد کے واسطے اور مونھپھونکو تاؤ دیا اور تیوری بدلی ایک یہودی وہان حاضر تھا اوسنے کہا مارے اونکو اللہ یہہ عجب لوگ ہین کہ گواہی رسالت کی جسکے دیتے ہین اوسکے حکم کو متہم کرتے ہین قسم خدا کی موسیٰ کیوقت مین بنی اسرائیل نے گناہ کیا تھا اور موسیٰ نے حکم فرمایا تھا کہ توبہ تمھاری قبول نہین جبتک کہ ایکدوسرے کو نمار دا دھونے حکم مانکر ایکدوسرے کے قتل مین مشغول ہوئے تھے یہانتک کہ ستر ہزار آدمی مارے گئے تھے اور اپنے پیغمبر کو متہم نہ کیا تھا ثابت ابن قیس اور عمار یاسر اور ابن مسعود نے جو یہہ بات سنی کہا قسم خدا کی اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرماوین کہ اپنے آپکو مار ڈالو مار ڈالین ہم حقتعالیٰ نے فرمایا وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ أَنِ اقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ أَوِ اخْرُجُوا مِن دِيَارِكُم مَّا فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِّنْهُمْ اور اگر فرض کرتے ہم اوپر اونکے کہ دعویٰ ایمان کا کرتے ہین یہہ کہ مار ڈالو جانون اپنے کو جیسے بنی اسرائیل نے جانین ماریں تھین یا نکلو گھرون اپنے سے جیسے بنی اسرائیل نکلے تھے نہ کرتے یہہ مگر تھوڑے اونمین سے مثل ثابت اور عمار اور ابن مسعود کے رضی اللہ عنہم وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ اور اگر یہہ منافق کرین جو کچھ نصیحت دئے جاتے ہین ساتھہ اوسکے البتہ ہوتا بہتر واسطے اونکے وَأَشَدَّ تَثْبِيتًا اور زیادہ تر ہوتا از روئے تصدیق کے اور ثابت رہنے ایمان اونکے وَإِذًا لَّآتَيْنَاهُم مِّن لَّدُنَّا أَجْرًا عَظِيمًا اور اوسوقت البتہ دیتے ہم اونکو اپنے پاس سے ثواب بڑا کہ نعمتین بہشت کی ہین وَلَهَدَيْنَاهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا اور البتہ دکھاتے ہین ہم اونکو راہ سیدھی کہ اس سے مقصود کو پہنچکر بہشت مین داخل ہوتے کہ ثوبان مولی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایکدن حضرت کے پاس آئے رنگ رمتغیر تھا آپنے پوچھا اے ثوبان ماغیر تونک کس چیز نے تغیر کیا رنگ تیرا کہ چہرہ سرخ تیرا زرد ہوگیا ہی عرض کیا کہ جبتک آپکے جمال باکمال کی زیارت نہین کرتا بیقرار رہتا ہون اب یہہ اندیشہ ہی کہ جو اجل میری آئی اور مرگیا تو آپکو کہان دیکھونگا اگر مین دوزخ مین گیا تو آپ کہان اور مین کہان اور جو بہشت مین گیا تو مرتبہ آپکا بلند میرا پست ہوگا تو بھی دیدار سے محروم رہونگا اور بعضون نے کہا ہی کہ عبداللہ انصاری نے یہہ اکر عرض کی حقتعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی اور شکستہ دلان فراق کو مژدۂ وصال سے سرفراز بخشی وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ کی اور رسول کے احکام اور حدود دین پس یہہ لوگ دن قیامت کے ساتھہ ان لوگونکے ہین کہ انعام کیا ہی اللہ نے اوپر اونکے پیغمبرونسے اور صدیقونسے کہ سب سے پہلے تصدیق انبیا کی ہی اور شہیدونسے کہ براہ خدا جان دی ہی وہ شہداء احد ہین یا عام ہین سب شہید اور صالحون سے اور اچھے ہین یہہ لوگ رفیق لفظ رفیق کا واحد اور جمع پر اطلاق کرتے ہین یا ہر ایک اونسے اچھا رفیق ہی معالم مین ہی کہ مراد نبیین سے ہمارے پیغمبر ہین اور صدیقین سے ابوبکر رض اور شہداء سے عمر اور عثمان اور علی رض اور صالحین سے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین اور حاصل آیت کا یہہ ہی کہ جو کوئی آج کسیکو دوست رکھتا ہی فردائے قیامت وہ اسکے ساتھہ

ہوگا المرء مع من احب نظم جسکو جو چاہے اوسکے وہی ساتھ + دن قیامت کے یعنے بعد ممات + دلمین حب خدا و حب رسول + جسکے ہووے وہ مرد ہی مقبول + رہتا ہی یہان بھی وصل سے مسرور + وہان بھی بعد از وصال ہی پرنور + یا الٰہی محبت اپنی دے + اور محبت رسول کی اپنے + اسی الفت مین مجھکو رکھہ یہان وہان + دین و دنیا مین خورم و شادان + ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ یہہ فضل ہی اللہ کیطرفسے وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا اور کفایت ہی اللہ جاننے والا مقصدون اور نیتونکو يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ اے لوگو جو ایمان لائے ہو پکڑو سلاح اپنے کو یعنے تیار ہو حرب کیواسطے فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا پس نکلو دشمنونکے قتال کو متفرق کئی طرفسے یا نکلو اکٹھے ایکطرفسے وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ اور تحقیق بعضے تمسے وہ شخص ہین کہ دیر کرتے ہین نکلنے مین جہاد کو مراد اس سے ابن ابی اور اصحاب اوسکے ہین کہ روز احد مین تخلف کیا تھا فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ہ پس اگر پہنچے اسی مسلمانونکو مصیبت جیسے قتل اور ہزیمت کہے وہ دیر کرنیوالا منافق تحقیق احسان کیا اللہ نے اوپر میرے جسوقت کہ نہوا مین ساتھہ مسلمانونکے حاضر معرکۂ قتال مین وَلَىِٕنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ اور اگر پہنچے تمکو فضل اللہ کیطرفسے جیسے فتح اور غنیمت البتہ کہتا ہی گویا کہ نتھی درمیان تمھارے اور درمیان اوسکے دوستی یعنے اپنے آپ کو دور ڈالکر گویا تمھین دیکھا ہی نہین اور تمھاری صحبت مین کبھی آیا ہی نہین اور کہتا یہہ ہی يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا اے کاشکے مین ہوتا اس جنگ مین ساتھہ مسلمانونکے پس فیروزی پاتا مین فیروزی بڑی یعنے غنیمت سے بڑا حصہ لیتا مین فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ پس چاہیے کہ لڑین بیچ راہ اللہ کے دشمنان دین سے وہ لوگ کہ بیچتے ہین زندگانی دنیا کو کہ فانی ہی بدلے آخرت کے کہ سراے جاودانی ہی وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا اور جو کوئی لڑے بیچ راہ دین اللہ کے پس مارا جاوے اور درجہ شہادت کا پاوے یا غالب آوے دشمن پر فتح پاوے پس شتاب دینگے ہم اوسکو آخرت مین ثواب بڑا وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ اور کیا ہی تم کو اے اہل اسلام کہ جہاد نہین کرتے بیچ راہ اللہ کے اور واسطے بیچارونکے کہ دست کفار مین گرفتار ہین وہ کتنے شخص تھے کہ مکہ مین اسلام لائے تھے اور اونکے قرابتی انکو ہجرت سے منع کرتے تھے مِنَ الرِّجَالِ مردونسے مثل سلمہ بن ہشام اور ولید بن ابو ولید اور عباس بن ابی اور ربیعہ بن ابی ربیعہ اور ابو جندل بن سہیل وغیرہم کے وَالنِّسَآءِ اور عورتونسے مثل ام شریک وغیرہا کے وَالْوِلْدَانِ اور لڑکونسے ابن عباس نے کہا کہ نسا، اور ولدان مین مین اور میری ماں تھی الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا اور یہہ مستضعفین وہ لوگ ہین جو کہتے ہین بتضرع سے یعنے دعا کرتے ہین اے پروردگار ہمارے نکال ہمکو اس شہر مکہ سے کہ ظالم ہین رہنے والے اوسکے بسبب شرک کے کہ بڑا ظلم ہی ان الشرک لظلم عظیم وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا اور کر واسطے ہمارے نزدیک رہنے سے دوست اور کر واسطے ہمارے نزدیک اپنے سے مددگار کہ دشمنونکا شر ہمسے دفع کرے حق تعالیٰ نے دعا اون کی قبول کی بعضونکو مکے سے نکالا اور بعضے جو وہان رہگئے فتح مکے کے دن اونکی مہمات کا سرانجام ہوا حضرت نے عتاب بن اسید کو حکومت مکے کی دی وہ یار اور مددگار اون بیچارونکا رہا اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جو لوگ کہ ایمان لائے ہین خدا اور رسول پر لڑتے ہین بیچ راہ اللہ کے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ اور جو لوگ کہ کافر ہوئے لڑتے ہین بیچ راہ بتونکے فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ پس لڑو اور مارو اید دوستوحق کے دوستون اور فرمانبردارونکو شیطانکے اور مکر اور فریب اوسکیسے مت ڈرو اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا تحقیق مکر شیطان کا ہی سست بے قوت کہ نہین رکھتا دلیل اور حجت اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ کیا نہین دیکھا تو نے طرف اون لوگونکے کہ کہا گیا اونکو بندرکھو اپنے ہاتھون کو جہاد سے وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ اور قائم رکھو نماز کو اور دو زکوٰۃ مستحقونکو اور عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن وقاص اور مقداد بن اسود وغیرہم رضی اللہ عنہم تھے کہ حضرت سے اجازت چاہتے تھے کہ اہل شرک سے حرب کرین کہ اونکی ایذا سے تنگ آئے ہین

سوا اونکو بحکم الٰہی کہا گیا کہ ابھی جہاد نکرو نماز پڑھو زکوٰۃ دو جب حکم الٰہی آویگا تب جہاد بھی کیجیو فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللَّهِ أَوْ أَشَدَّ خَشْيَةً پس جب مدینے مین آئے اور لکھا گیا اور واجب ہوا اوپر اونکے لڑنا کفار سے ناگہان ایک فرقہ اونمین سے ڈرتا ہی جنگ مشرکون سے جیسا ڈرچاہئے اللہ سے یا زیادہ ڈرنا سمجھ لیجیے کہ یہہ ڈر ضعف بشریت سے نہ کراہیت امر خدا سے وَقَالُوا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ اور کہتے ہین ای پروردگار ہمارے کیون واجب کیا اوپر ہمارے لڑنا کفار کا لَوْلَا أَخَّرْتَنَا إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ کیون نہ ڈھیل دی ہمکو تا اجل کہ نزدیک ہی سب کے سمجھ لیجیے کہ یہہ سوال اگر منافقونسے صادر ہوا ہی تو کچھ عجب نہین اور اگر مومنونسے وقوع مین آیا ہی تو خوف سے کہا ہوگا پھر توبہ کرلی ہوگی اور بعضے کہتے ہین کہ بعضے لوگ بعد نزول آیت قتال کے منافق ہوگئے اور جہاد سے پھر گئے یہہ اونکی شانمین ہی اور اصح یہہ ہی کہ سوال کو تمنائے تخفف تکلیف پر محمول رکھے نہ انکار پر قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ فائدہ لینا دنیا کا تھوڑا ہی **بیت** وابستہ دل متاع سے دنیا کے مت کرو + یہہ جنت آخرت مین نہایت قلیل ہی وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقَىٰ اور آخرت بہتر ہی دنیا سے واسطے اوسکے کہ پرہیزگاری کرتا ہی شرک سے یا سب گناہون سے وَلَا تُظْلَمُونَ فَتِيلًا اور نہ ظلم کئے جاؤگے تم ای مجاہدو یعنے ثواب تمھارے جہاد کا کم نکرینگے مقدار تاگے کے کہ دانہ خرمہ پر ہی پس امیدوار ثواب کے رہو اور موت سے مت ڈرو کہ اس سے کہین چھٹکارا نہین أَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِككُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشَيَّدَةٍ ۲ جہان کہین ہوتم خواہ گھر مین خواہ مدینے مین پالیویگی تمکو موت اور اگرچہ ہوتم بیچ قلعون محکم کے یا محلون بلند کے یا برجون دوازدہ گانہ فلک کے حاصل یہہ ہی کہ کسی حالتمین کسی جگہہ موت سے رہائی نہین **نظم** پڑھکے دل اینما تکونوا کو + مرگ سے غافل ایک آن نہو + پائیگا کب رہائی تو اس سے + گر بروج مشیدہ مین چھپے + بارہفت آسمان دقعر زمین + سب کا سب ایکسان ہی اُسکے تئین + تو جہان ہو وہین یہہ جاویگی + مہلت ایکدم نہ پھر دکھاویگی وَإِن تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِندِ اللَّهِ اور اگر پہنچتی ہی منافقونکو بھلائی جیسی نعمتین یا دشمن پر فتح جیسی جنگ بدر مین ہوئی تھی کہتے ہین یہہ نزدیک اللہ کے سے ہی وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِندِكَ اور اگر پہنچتی ہی اونکو برائی جیسی تنگی اور قحط یا شکست جیسی جنگ احد مین ہوئی کہتے ہین یہہ نزدیک تیرے سبب سے ہی ای محمدؐ اور تدبیر تیرے سے ہی کہ درست نہ پڑی اور انوار مین ہی کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے ہجرت کرکے مدینے مین تشریف لائے اوس سال میوہ کم ہوا اور غلیکی گرانی ہوئی منافق اور یہود کہنے لگے کہ پیغمبرؐ کے قدوم سے یہہ سختی آئی حق تعالیٰ نے اونکو جھٹایا اور یہہ فرمایا کہ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِندِ اللَّهِ کہہ کہ سب قبض اور بسط اور گرانی اور ارزانی اور غنیمت اور ہزیمت نزدیک خدا کے سے ہی اور ارادے اوسکے سے فَمَالِ هَٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ حَدِيثًا پس کیا ہی واسطے اوس قوم منافق اور یہود کے نہین نزدیک کہ سمجھین باتکو کہ مثل ہی اونکی نصیحت پر یا نہین پاتے بات کو بہائم کی طرح کہ سنتے ہین سمجھتے نہین اور نافہمی اونکی سے ہی کہ کہتے ہین مَا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللَّهِ وَمَا أَصَابَكَ مِن سَيِّئَةٍ فَمِن نَّفْسِكَ جو پہنچتا ہی تجھکو غنیمت اور فتح سے پس فضل خدا سے ہی اور جو پہنچتا ہی تجھکو ہزیمت اور قتل اصحاب سے پس نفس تیرے سے ہی اور بعضونے یہہ معنی کہی ہین کہ ای انسان جو پہنچتا ہی تجھکو بھلائی سے وہ کرم خدا سے ہی اور جو پہنچتا ہی تجھکو برائی سے وہ شامت گناہ تیرے سے ہی سمجھ لیجئے تشریح اس معنی کی یہہ ہی کہ حقائق ممکنات کے عدمات ہین اور وجود جو اونمین آیا پرتو ہی اسماء وجود وصفات واجبی جل سلطانہ کا اور عدم کا خاصہ شر اور نقص ہی کیونکہ مقابل وجود کے ہی اور وجود کا خاصہ خیر اور کمال ہی پس جو برائی کہ اس سے صادر ہوتی ہی ناشی ہی عدم سے کہ حقیقت اسکی ہی اور جو بھلائی کہ اس سے سرزد ہوتی ناشی ہی وجود سے کہ ظل اسماء وصفات حق سبحانہ ہی لہٰذا فرمایا ما اصابک من حسنۃ فمن اللہ وما اصابک من سیئۃ فمن نفسک وَأَرْسَلْنَاكَ لِلنَّاسِ رَسُولًا اور بھیجا ہی ہمنے تجھکو واسطے سب آدمیونکے پیغام پہنچانیوالا نہ یہہ کہ اسناد برائی اور بھلائی کی تیرے طرف کرین وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا اور کفایت ہی خدا شاہدی دینے والا تیری رسالت پر **شعر** جب خدا شاہد ہو پھر کسکی شہادت

چاہیئے + پھر نہ برہان چاہیئے اور پھر نہ حجت چاہیئے + مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ جو کوئی کہا مانے رسول کا پس تحقیق کہا مانا اللہ کا رسول طاعت خدا کو فرماتا ہی بامر خدا پس فرمانبرداری اوسکی فرمانبرداری اللہ کی ہوئی بحر الحقائق مین ہی کہ حضرت بوصف فنا فی اللہ اور بقا باللہ موصوف تھے اور جو قائم باللہ ہوا البتہ خلیفۃ اللہ ہو پس خلافت حضرت کو ثابت ہی ہر معاملے مین کہ خلق سے کرتے تھے و ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ اور خلیفہ تھے ہر معاملے مین کہ خلق ساتھ اونکے کرتے تھے ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ پس طاعت اسنے خلیفے کی البتہ طاعت مستخلف کی ہی **بیت** جسنے طاعت انکی کی کی اُسنے طاعت اللہ کی + اِسنے پھر جو تھے پھرا وہ بات یہہ ہی سیدھی راہ کی + وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا اور جو کوئی پھر جاوے فرمان تیرے پس نہین بھیجا ہمنے تجھ کو اوپر اونکے نگہبان کہ اونکو گناہ کرنیسے بچاوے بعضے علما اسکو سات آیت سیف کی منسوخ کہتے ہین وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ اور کہتے ہین منافق تیرے حضور مین کام ہمارا فرمانبرداری ہی فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ پس جب باہر نکلتے ہین تیرے پاس سے مصلحت کرتے ہین شبکو ایک گروہ اونمین سے سوا اوس چیز کے کہ کہتا ہی تو وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ اور اللہ لکھتا ہی لوح محفوظ مین یا کراماً کاتبین لکھتے ہین اللہ کے حکم سے جو جو یہہ مصلحتا اور تدبیر کرتے ہین راتکو فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ پس منہہ پھیر لے عتاب اونکے سے کہ اظہار اسلام کے سبب حکم قتل کا انپر جاری نہین وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اور توکل کر اوپر اللہ کے اور کام اپنا سب خدا پر چھوڑ دے وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا اور کفایت ہی اللہ کام بنانے والا بندونکا اور برلا نیوالا حاجتونکا اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ کیا پس نہین سمجھتے یہہ منافق قرآنکو اور تامل اور تفکر اسمین نہین کرتے تو کہ فصاحت بلاغت اعجاز سے ایجاز دریافت کرین کہ یہہ کلام الہی ہی وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا اور اگر ہوتا قرآن نزدیک غیر اللہ کے سے یعنے مخلوق کا کلام ہوتا جیسے زعم کافرون منافقون کا ہی البتہ پاتے عقل فہم والے بیچ اوسکے اختلاف بہت تناقض مضمون اور تفاوت نظم مین کیونکہ کلام بشر کا خالی خلل سے نہین ہوتا خواہ معنونہین خواہ لفظونمین وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اور جب آتی ہی منافقونکے پاس کوئی بات امن کی مثل فتح اہل لشکر اسلام اَوِ الْخَوْفِ یا ڈر کی مثل شکست سریہ اہل اسلام اَذَاعُوْا بِهٖ افشا کرتے ہین اوسکو قبل تحقیق سے اور اس افشا مین ضرر اور فساد ہی کیونکہ خبر نیک مین فتنہ ہی دشمن قصد جنگ کا اہل اسلام کے کرتے ہین اور خبر بد مین ضعف مسلمانونکا اور موجب پریشانی کا اونکے ہی وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ اور اگر پھیرتے اوس چیز کو طرف پیغمبر کے کہ صلاح مبارک مین اونکی آوے تو ظاہر کرین یا طرف حکم کے مومنونسے جیسے اکابر صحابہ یا امرا سرایا لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ البتہ جان لیتے اوسکو وہ لوگ کہ تحقیق کرتے ہین خبر کو پیغمبر اور اولوالامر مین سے کہ کس خبر کو ظاہر کیا چاہیئے اور کونسی کو چھپایا چاہیئے وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا اور اگر نہوتا فضل اللہ کا اوپر تمھارے ساتھہ پہنچنے رسولونکے اور مہربانی اوسکی ساتھہ نازل کرنے قرآنکے البتہ پیروی کرتے شیطانکی مگر تھوڑے لیسے بچے رہتے وسوسہ شیطانی سے مدد عصمت ربانی سے جیسے ورقہ بن نوفل اور قیس بن ساعدہ اور بحیرا راہب اور زید بن عمرو اور سیف بن ذی یزن اور یوسف بن ذوالنون اور امثال اونکے کہ قبل بعثت نبی آخر الزمان کے اور نزول قرآن کے محض موہبت الہی سے راہ راست پر رہے فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ پس لڑ بیچ راہ رضائے خدا کے لکھا ہی کہ جب جنگ بدر کا آپنے قصد کیا نعیم بن مسعود نے لوگونکو لشکر ابوسفیان سے ڈرایا بعضے صحابہ بددل ہوئے حضرت نے فرمایا کہ جو سب جمع ہون تو ہم چلین یہہ آیت نازل ہوئی کہ اگر اور لوگ تخلف کرین تو تو اکیلے جاکر مقاتلہ کر لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ نہین تکلیف دی جاتی تجھکو جہاد کی مگر جان تیر یکو پس مخالفت سے اور رون کی مت غمناک ہو اور رغبت دلا مسلمانونکو قتل پر مشرکونکے کہ تجھ پہ رغبت دلانا ہی نہ تکلیف عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا نزدیک ہی اللہ یہہ کہ بند کرے سلمانونسے لڑائی اون لوگون کی کہ کافر ہوئے یعنے قریش یا یہہ کہ ترس اونکے دلمین ڈالے جیسے بدر صغری مین واقع ہوا کہ ابوسفیان ڈر کر موضع بدر مین نہ آیا چنانچہ سورۂ

آل عمران مین گذرا واللہ اشد باسا واشد تنکیلا اور اللہ سخت تر ہی ہیبت مین قریش سے اور سخت تر ہی عذابمین اونکی ایذا سے
مَنْ یَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً یَّكُنْ لَّهٗ نَصِیْبٌ مِّنْهَا جو کوئی سفارش کرے سفارش اچھی کہ حق ثابت ہوا اور کسیکو نفع پہنچے اور ضرر دفع ہو ہوگا
واسطے سفارش کرنیوالے کے حصے ثواب اوسکے سے وَمَنْ یَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَیِّئَةً یَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا اور جو کوئی سفارش کرے سفارش
بری کہ حق فوت ہوا اور کسیکو ضرر پہنچے اور نفع سے باز رکھے ہوگا واسطے اوسکے حصہ وبال اوسکیسے وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ مُّقِیْتًا
اور ہی اللہ اوپر ہر چیز کے خبردار وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّةٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اور جب تحیت دیوے جاؤ ساتھ سلام کے پس تحیت کرو تم
ساتھ بہتر کے اس تحیت سے اگر وہ السلام علیکم کہے تو تم اوسکے جواب مین کہو وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ اور جو وہ بھی رحمۃ اللہ کہے تو تم برکاتہ
زیادہ کرو اَوْ رُدُّوْهَا یا پھیر دو اسی تحیت کو یعنے جواب مین السلام علیکم وعلیکم السلام کہو اسقدر فرض ہی اور اوّل جو کہا وہ اولیٰ ہی اور
یہہ مسلمان کے جواب مین ہی اور کافر کے جواب سلام مین علیک ہی اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَسِیْبًا تحقیق اللہ ہی اوپر ہر چیز
کے حساب لینے والا پس تمسے اوپر سلام اور جواب سلام کے حساب کریگا اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اللہ ہی بے شبہہ نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ
لَیَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَا رَیْبَ فِیْهِ البتہ جمع کریگا تمکو طرف دن قیامت کے نہین شک بیچ اوسکے یا بیچ جمع کے وَمَنْ اَصْدَقُ
مِنَ اللّٰهِ حَدِیْثًا اور کون شخص بہت سچا ہی اللہ سے بات مین یعنے کوئی نہین کیونکہ کذب کو وعدے اور قول مین اللہ کے دخل نہین
ع سب سے اصدق ہی رافقا اللہ + کذب کو اسکے قول مین نہین راہ + لکھا ہی کہ بعضے لوگون نے مکے سے ہجرت کی جب کچھ اور
نکلے پشیمان ہوکر پھر گئے اور پیغام اسلام کا اپنے مدینے مین کہلا بھیجا مسلمانونکو اونکے حق مین اختلاف ہوا بعضون نے کہا مومن ہین
بعضونے کہا منافق حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی فَمَا لَكُمْ فِی الْمُنٰفِقِیْنَ فِئَتَیْنِ پس کیا ہی واسطے تمھارے بیچ شان منافقون
کے کہ متفرق ہوئے ہو دو فرقہ اور بعضون نے کہا ہی کہ کتنے مہاجر بہانہ کیے کہ ہوا مدینے کی ہمکو موافق نہین حضرت سے اجازت لی
دیہات کی طرف گئے والے سے مکے گئے مشرکونمین مل گئے صحابہ کو اونکے اسلام مین تردد ہوا یہہ آیت اُتری کہ کیون تم دو فرقہ ہوئے
ہو اونکے کفر پر اتفاق کیون نہین کرتے وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا اور حال یہہ ہی کہ اللہ نے رد کیا اونکو ساتھ حکم کفر اور قتل اور
اسیر کرنیکے بسبب اس چیز کے جو عمل کیا اونھونے کہ مسلمانونسے پھر کر کافرونسے ملے اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ کیا ارادہ
کرتے ہو تم یہہ کہ راہ پر لاؤ اوسکو کہ گمراہ کیا اللہ نے وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِیْلًا اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس ہرگز نہ پاویگا
تو واسطے اوسکے راہ طرف حق کے وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِیَآءَ حَتّٰى یُهَاجِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ
دوست رکھتے ہین یہہ پھرے ہوئے دین سے کاش کہ ہو جاؤ تم کافر جیسے کہ کافر ہوئے وہ پس ہو جاؤ تم برابر ایکدوسریکے گمراہی مین
پس مت پکڑو تم انمین دوست یہانتک کہ ایمان لاوین اور ثابت ہو جاوے ایمان اونکا ساتھ اوسکے کہ ہجرت کرین بیچ راہ خدا کے بن رہا کے
اور بن نفاق کے فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ پس اگر پھر جاوین ایمان اور ہجرت سے پس پکڑو انکو اور قید کرو اور مار
ڈالو اونکو جہان پاؤ تم اوسکو حل ہین اور حرم مین وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا اور مت پکڑو انمین سے اور نہ دوست اور مدد دینیوالا
بلکہ پکڑو اور قتل کرو اِلَّا الَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَهُمْ مِّیْثَاقٌ مگر جو لوگ کہ جا ملین طرف اوس قوم کے کہ درمیان تمھارے
اور درمیان اونکے عہد ہی وہ قبیلہ خزاعہ تھا یا بنی بکر یا بنی اسلم کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اونسے مقرر فرمایا تھا کہ جو تمھارے
جوار مین آوے وہ ہمارے جوار مین ہووے اَوْ جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ یُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ یُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ یا آوین تمھارے پاس
حال آنکہ رک گئے ہین سینے اونکے اوس سے کہ لڑین تم سے یا لڑین قوم اپنی سے کہ کافر ہین وہ بنی مدلج تھے کہ حضرت سے عہد کیا تھا
کہ تم سے نہ لڑینگے اور قریش سے بھی عہد کیا نہ لڑنیکا وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَیْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ اور اگر چاہتا اللہ البتہ مسلط کرتا
اوسکو اوپر تمھارے اور تمھارا خوف اونکے دلسے دور کرتا پس البتہ لڑتے تم سے فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ یُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَیْكُمُ السَّلَمَ

پس اگر ایکطرف ہوجاوین تمسے پس نہ لڑین تمسے اور ڈالین طرف تمھارے صلح اور امر چاہین فما جعل اللہ لکم علیہم سبیلا ۵
پس نہین کیا اللہ نے واسطے تمھارے اوپر انکے راہ مارنے اور لوٹ کا حکم اس آیت کا ساتھ آیت فاذا انسلخ الاشہر الحرم کے منسوخ
ہی ستجدون اٰخرین یریدون ان یامنوکم ویامنوا قومہم شتاب پاؤگے تم اور لوگونکو یعنے بنی غطفان اور بنی اسد کو کہ
مدینے مین آکر اسلام ظاہر کرینگے ارادہ کرینگے کہ امن مین ہون تم سے اور جب مدینے سے جاوینگے کافر ہوجاوینگے اور ارادہ کرینگے کہ
امن مین ہون قوم اپنی سے کلما ردوا الی الفتنۃ ارکسوا فیہا جبکہ پھیرے جاوین طرف کفر کے یا قتال اہل اسلام کے روکے
جاوین بیچ فتنے کے فان لم یعتزلوکم ویلقوا الیکم السلم ویکفوا ایدیہم پس نہ کنارہ پکڑین قتال تمھارے سے اور نہ ڈالین طرف
تمھارے صلح اور طلب امن کو اور نہ بند کرین ہاتھون اپنے کو لڑائی تمھارے سے فخذوہم واقتلوہم حیث ثقفتموہم پس پکڑو انکو اور
مارڈالو انکو جہان پاؤ انکو واولئکم جعلنا لکم علیہم سلطانا مبینا اور یہہ لوگ دیا ہی ہمنے واسطے تمھارے اوپر انکے غلبہ
ظاہر اور حجت روشن کہ کفر اور غدر اور مکر انکا ہی وما کان لمؤمن ان یقتل مؤمنا الا خطاء اور نہین لائق واسطے کسی مسلمان کے
یہہ کہ مارڈالے مسلمان کو بغیر حق کے مگر انجانے سے ومن قتل مؤمنا خطأ فتحریر رقبۃ مؤمنۃ ودیۃ مسلمۃ الی اہلہ الا ان یصدقوا
اور جو کوئی مارڈالے مسلمان کو انجانے سے پس اوپر اوسکے آزاد کرنا ہی ایک گردن مسلمان کا اور خون بہا نے ادا کیا طرف وارثون مقتول
کے کہ بانٹ لین آپسمین مثل میراث کے مگر یہہ کہ خیرات کردین وارث مقتول کے قاتل پر اور معاف کردین خون بہا نزول اس آیت کا عباس
ابن ربیعہ کی شانمین ہی کہ اقرباسے چھپکر اسلام لایا تھا ایکر انکو بھاگکر یکہ سے مدینے کو چلا مان اوسکے فراق مین رونے لگی ابوجہل اور
حارث کہ برادران مادری عباس کے تھے انکار و ناسنکر عباس کے پیچھے گئے اور قریب مدینے سے پکڑ لائے ہاتھ پاؤن باندھکر دھوپمین ڈال دیا حارث بن زید
ایکدن اودھر گذرا کہنے لگا اسی عباس یہہ کیون ایذا اٹھاتا ہی اسلام سے گذر اور خوش رہ اوسنے ایذا کے دفع کیواسطے جو اس سے کہلوایا
کہا پھر دوسرے بار حارث نے اگر ملامت کی کہ اگر اسلام حق تھا تو تو کیون پھرا اور جو باطل تھا تو پہلے کیون اختیار کیا تھا عباس غصے ہوا
اور قسم کھائی کہ جب میرا دسترس ہوگا تجھے قتل کرونگا پھر عباس نے ہجرت کرکے تجدید اسلام کی اور حارث بھی مدینے مین آکر اسلام لایا
عباس اوسکی بیعت اسلام کیوقت حاضر نتھا ایکدن محلۂ قبا مین اکیلا حارث کو جو عباس نے پایا مارڈالا صحابہ نے عباس کو ملامت کی
مسلمانکو ناحق قتل کیا تو نے قیامت کو کیا جواب دیگا عباس پشیمان ہوکر حضرت کی خدمت مین آیا اور سب قصہ عرض کیا اور کہا کہ مین
اوسکے اسلام لانیسے آگاہ نتھا انجانمین مجھ سے یہہ امر واقع ہوا جو اوسکی سزا ہو مین حاضر ہون یہہ آیت اوتری اور حکم قتل خطا کا ظاہر
ہوا فان کان من قوم عدو لکم وہو مؤمن فتحریر رقبۃ مؤمنۃ پس اگر ہووے مقتول اوس قوم سے کہ دشمن ہین واسطے تمھارے
لینے کا فر اور حال یہہ ہی کہ قاتل مسلمان ہی پس اوپر قاتل کے ہی آزاد کرنا ایک گردن مسلمان کا لونڈی ہو یا غلام کہ جوان ہوا اور
مسلمان اور خون بہا اوسکے وارثون کو نہ دے وان کان من قوم بینکم وبینہم میثاق فدیۃ مسلمۃ الی اہلہ وتحریر رقبۃ
مؤمنۃ اور اگر ہووے مقتول اوس قوم سے کہ وہ کافر ہین درمیان تمھارے اور درمیان اونکے عہد ہی یا ذمی حکم اوسکا کفارت اور
دیت مین حکم مسلمان کا ہی پس قاتل پر خون بہا ہی اور کیا گیا طرف اہل اوس مقتول کے آزاد کرنا ایک گردن مسلمان کا فمن لم
یجد فصیام شہرین متتابعین توبۃ من اللہ پس اگر نپاوے مقدور آزاد کرنیکا پس روزی رکھنے ہین دو مہینے کے پی درپی
توبہ اللہ کیطرف سے اور توفیق اوسکے سے وکان اللہ علیما حکیما اور ہی اللہ جاننے والا احوال قاتل اور مقتول کا حکم کرنیوالا دیت اور
کفارت کا سمجھ لیجیے کہ قتل خطا کا خون بہا سو اونٹ ہین پانچ قسم کے بیس ایکسالہ نر بیس ایکسالہ مادہ بیس دوسالہ اور بیس سہ سالہ اور
بیس چہار سالہ اور خون بہا قتل خطا کا زر سے ہزار دینار ہین اور نقرہ سے دس ہزار درم اور خون بہا زنکا آدھا ہی مرد سے اور مسلم اور
ذمی اوسمین برابر ہی اور خون بہا غلام کا قیمت اوسکی دینا ہی اوسکے مالک کو اور دس درم کم دینے اگر دس ہزار درم کو قیمت پہنچ

جاوے یا زیادہ دس ہزار سے اور لونڈی مین بھی دس کم دے اگر پانچ ہزار کو قیمت پہنچ جاوے لکھا ہے کہ مقیس نے اپنے بھائی ہشام کو محلہ بنی النجار مین کشتہ پایا حضرت سے آکر کہا آپنے زہیر فہری کو اوسکے ساتھ کر کہ بنی النجار کے سردارون پاس بھیجا کہ شام کے قاتل کو اگر جانتے ہو تو مقیس کے حوالے کرو والا دیت بموجب شریعت کے دو بنی النجار نے یہہ پیغام سنکر سو اونٹ مقیس کو دئے وہ لیکر مدینے کو چلا راہ مین زہیر کو مار ڈالا اور کہا کہ ایک جان کے قصاص مین ایک جان کو مارا مین نے اور دیت مجھے لفنے مین ملی اور مکہ کو چلا گیا یہہ آیت نازل ہوئی وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا اور جو کوئی مار ڈالے مسلمان کو جانکر اور حلال جانے اوسکا قتل پس سزا اوسکی دوزخ ہے درآنحالیکہ ہمیشہ رہیگا بیچ اوسکے وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا اور غصے ہوا خدا اوپر اوسکے اور لعنت کی اوسکو اور تیار کر رکھا واسطے اوسکے عذاب بڑا بسبب کرنے اس گناہ کے لکھا ہے کہ قوم کفار مین مرداس فدکی نام ایکشخص مسلمان تھا جب لشکر اسلام کا حضرت نے اس قوم پر بھیجا وہ قوم بھاگ گئی وہ جو ایک مسلمان تھا وہ رہگیا اور اپنے مواشی کو لیکر لا الٰہ الا اللہ کہتا ہوا پہاڑ سے اُتر کر مسلمانون کے پاس آملا مسلمانون نے جانا کہ یہہ کافر ہے ڈر کر سلام علیک کی ہی اسامہ بن زید نے اوسے مار ڈالا اور اوسکے مواشی کو لوٹ لیا یہہ خبر حضرت کو پہنچی آپ غمگین ہوئے اور کہا کہ اے اسامہ اوسے مارا تونے کہ جو شرک سے بیزار تھا اور وحدانیت کا اللہ کی اقرار کرتا تھا اسامہ نے بہت پشیمان ہوکر کہا یا رسول اللہ میرے واسطے بخشش مانگو آپنے تین بار فکیف قتلت من قال لا الٰہ الا اللہ اور ایک روایت مین ہی کہ اسامہ نے کہا یا رسول اللہ مرد اس نے کلمہ میری تلوار کے ڈر سے پڑھا تھا آپنے فرمایا تونے دل اوسکا چیر کر دیکھا تھا کہ سچ کہتا تھا یا جھوٹ حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا اے لوگو جو ایمان لائے ہو جسوقت سفر کرو تم بیچ راہ حق کے یعنے جہاد کو جاؤ پس تحقیق کر لو اور مت کہو واسطے اوس شخصکے جو ڈالے طرف تمہارے سلام علیک نہین ہی تو مسلمان بلکہ ڈر سے ہمارے تونے یہہ کلمہ کہا ہی تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا چاہتے ہو تم اسی مجاہد اسباب زندگانی دنیا کا مراد اس سے غنیمت اور مواشی مرد اس کے ہین اور اگر تم غنیمت کے طالب ہو فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ پس نزدیک اللہ کے ہین غنیمتین بہت تمھین دیگا مسلمان کو مال کے واسطے مت مارو كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ اسی طرح تھے تم پہلے اس سے یعنے اوّل کہ اسلام مین داخل ہوئے تھے جان اور مال کے امن کیواسطے کلمہ شہادت کو وسیلہ پکڑا تھا فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا پس احسان کیا اللہ نے اوپر تمہارے کہ استقامت دی تمھین دین مین پس تحقیق کر لو اور قتل مین آدمی کے جلدی مت کرو گمان بد کرکے و بال ہزار کافر کے چھوڑنے کا کمتر ہی ایک مسلمان کے مارنے سے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا تحقیق اللہ ہی ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ نہین برابر ہوتے بیٹھ رہنے والے مسلمانون سے سوا ضرر والونکے کہ اندھے لنگڑے بیمار ہین اور جہاد کرنیوالے یا بیچ راہ اللہ کے ساتھ مالون اپنے کے کہ جہاد کا اسباب بناوین اور مجاہدونکو خرچ دین اور جانون اپنے کے کہ آپ میدان جنگ مین یعنے جو لوگ آرام پکڑ کر گھر مین بیٹھ رہین وہ ان جانبازونکی کب برابری کرتے ہین زید بن ثابت نے کہا کہ یہہ آیت نازل ہوئی اور اوسمین لفظ غیر اولی الضرر کا نہ تھا مکتوم نے کہا یا رسول اللہ میرا حال کیا ہوگا کہ اندھا ہون جہاد کو نہین جاسکتا اسوقت بین من المؤمنین غیر اولی الضرر نازل ہوا فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً بزرگی دی اللہ نے جہاد کرنیوالونکو ساتھ مالون اپنے کے اور جانون اپنے کے اوپر بیٹھنے والونکے بے عذر درجے مین وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى اور ہر ایک کو وعدہ دیا اللہ نے اچھا کہ جنت ہی جو بیٹھے ہین عذر سے اور شوق جہاد کا اونکے دل مین ہی اور جو جہاد کو جاتے ہین اون سبکو جنت کا وعدہ ہی لیکن تفاوت مرتبون مین موافق عمل کے ہوگا وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا اور بزرگی دی اللہ نے جہاد کرنیوالونکو اوپر بیٹھنے والون بے عذر کے ثواب بڑا کہ وہ دَرَجٰتٍ مِّنْهُ درجے بلند ہین

خدا سے آخر تین لکھا ہی کہ ستر درجے فضل ہی ہر درجہ ستر ہزار برس دوڑنے اسپ تیز رو کا ہی وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً اور بخشش ہی اور مہربانی ہی وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا اور ہی اللہ بخشنے والا مہربان اوپر زیادہ کرنیمین درجے اونکے حدیث مین آیا ہی کہ بعضے مسلمان جیسے قیس بن فاکہہ اور قیس بن ولید اور مثل اونکے باوجود قدرت کے مکے سے مدینے کو ہجرت کرکر نہ آئے جب قریش بدر کو آئے وہ بھی ہمراہ کفار کے جنگ گاہ مین حاضر ہوئے اور مسلمانونکی تلوارونسے مارے گئے حق تعالیٰ نے اونکی شان مین یہہ آیت نازل کی اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ تحقیق وہ لوگ کہ قبض کرتے ہین جان اونکی فرشتے درآن حالیکہ وہ ظلم کرنیوالے ہین جانون اپنے کو ساتھ ترک ہجرت کے کہ اوسوقت فرض تھی اور ساتھ موافقت کفار کے کہ ممنوع تھی قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ کہتے ہین فرشتے غصے سے اونکو کس دین مین تھے تم اور کس فریقکے ساتھ تھے مشرکونکے یا موحدونکے قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ کہتے ہین تھے ہم ضعیف اور عاجز بیچ زمین مکے کے اور کفار غالب تھے قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا کہتے ہین فرشتے اونکے جھٹانیکو کیا نہتی زمین اللہ کی کشادہ پس وطن چھوڑ جاتے تم بیچ اوسکے یعنے یہانسے نکلکر اور جگہہ چلے گئے ہوتے جیسے مہاجرون نے حبشہ اور مدینے کے کیا فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ پس یہہ لوگ ترک کرنیوالے ہجرتکے جگہہ انکی ہی دوزخ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا اور بری جگہہ ہی پھر جانیکی اونھونکے دوزخ اور یہہ عذاب ترک کرنیوالونکو ہجرت کے مقرر ہی اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ۝ مگر وہ لوگ کہ واقع مین ضعیف اور عاجز ہین مردونسے اور عورتونسے اور لڑکونسے نہین کرسکتے بہانا اور نہین پاتے راہ باہر نکلنے کی یا نہین پہچانتے راہ مدینے کی فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ پس یہہ لوگ شاید خدا یہہ کہ معاف کرے اونسے لفظ عفو کا ایما کرتا ہی کہ ترک ہجرت امر خطیر تھا یہانتک کہ ضعفا بھی اوس سے ایمن نہین ہوسکے وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا اور ہی اللہ معاف کرنیوالا معذورون کو، بخشنے والا گناہ اونکے وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً اور جو کوئی وطن چھوڑ جاوے بیچ راہ اللہ کے پاوے بیچ زمین کے جگہہ بہت اور کشادگی روزی مین یا فراخ اظہار دین مین اور اعلائے کلمہ مین عمرو بن دینار نے عکرمہ سے، روایت کی ہی کہ مکے مین بہت شخص اسلام لائے تھے اور طاقت ہجرت کی نہین رکھتے تھے جب آیت تہدید کی ترک ہجرت پر نازل، ہوئی اور نوشتہ اوسکا مستضعفان مکہ کو پہنچا جندع بن ہمزہ نے بیٹونکو کہا کہ مین اگرچہ بیمار اور پیر ہون لیکن مستضعفونسے نہین ہون نکل سکتا ہون اور راہ مدینے کی جانتا ہون ڈرتا ہون کہ اگر مرجاؤن تو ترک ہجرت کے سبب ایمان مین خلل نہ آوے مجھے چارپائی پر ڈالے ہوئے لے چلو بیٹے لیچلے جب منزل تنعیم مین اترا آثار موت کے ظاہر ہوئے جندع نے اپنا دست راست دست چپ پر رکھا اور کہا خدایا یہہ ہاتھ تیرا ہی اور یہہ تیرے رسول کا بیعت کرتا ہون تجھ سے جیسی کہ بیعت کی ہی رسول تیرے نے تجھ سے یہہ کہکر مرگیا یہہ خبر مدینہ مین پہنچی بعضے صحابہ نے کہا کہ اگر آن پہنچتا یہان تو اسلام اوسکا کامل تر ہوتا حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ اور جو کوئی نکلے گھر اپنے سے وطن چھوڑکر طرف اللہ اور رسول اسکیے یعنے واسطے اللہ اور رسول کے پھر پالیوے اوسکو موت راہ مین اور بیچ نگاہ تک نہ پہنچنے پائے پس تحقیق ثابت ہوا ثواب اوسکا اوپر اللہ کے وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا اور ہی اللہ بخشنے والا گناہ تاخیر کا کہ ہجرت مین ہوئی مہربان ثواب دینے مین بسبب نیک نیتی کے وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ اور جبوقت سفر کرو تم بیچ زمین کے پس نہین اوپر تمھارے گناہ یہہ کہ کوتاہ کرو تم نماز سے کہ چار رکعت کی دو رکعت پڑہو اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اگر ڈرو تم یہہ کہ مار ڈالین تم کو وہ لوگ جو کافر ہوئے یہہ شرط باعتبار غالب کے ہی کیونکہ اوسوقت مدینہ کے گرد دشمن بہت تھے اور اب بغیر ڈر کے بھی قصر ہی اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا تحقیق کافر ہین واسطے تمھارے دشمن ظاہر وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ

طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ اور جبوقت کہ ہووے تو درمیان اونکے دشمن کے خوف کے وقت پس قائم کرے تو واسطے اونکے نماز لشکر اپنے کو دو قسم کر پس چاہیئے کہ کھڑی ہووے ایک جماعت اونمین سے ساتھ تیرے اور نماز پڑھے اور چاہیئے کہ لیوین ہتھیار اپنے فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ پس جبوقت سجدہ کرلین نماز پڑھنے والے پس چاہیئے کہ ہوجاوین وہ پیچھے تمھارے مقابل دشمن کے یعنے جب یہہ ایک رکعت پڑھولین تو دشمن کے سامنے کھڑے ہوجاوین وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ اور چاہیئے کہ آوے جماعت دوسری کہ اُنھونے نہین نماز پڑھی اور نگہبانی کرتی تھی پس نماز پڑھین ساتھ تیرے ایک رکعت دوسری اور چاہیئے کہ لیوین ساتھہ اپنے آلت بچاؤ کے اپنے دشمن سے جیسی ڈھال اور خود اور زرہ اور ہتھیار اپنے جنگ کے جیسی تلوار نیزہ تیر کمان وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ دوست رکھتے ہین وہ لوگ کہ کافر ہوئے کاش غافل ہوتم ہتیارون اپنے سے اور اسباب اپنے سے فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً پس جھک آوین اوپر تمھارے جھک آنا یکبارگی اور جو پاوین لیجاوین لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ مین تشریف لیگئے تھے وہان مشرک صف باندھے قتال کو کھڑے تھے آپنے بھی حکم فرمایا کہ لشکر اسلام صف باندھکر مقابل ہو وقت نماز پیشین کا آیا اور سوا لشکر کفار کے درمیان سپاہ مومنونکے اور قبلہ کے حایل تھے حضرت نے صحابہ کے ساتھہ نماز جماعت کی پڑھی کفار رکوع سجدہ اونکا دیکھتے رہے جب مسلمان نماز سے فارغ ہوئے کفار نے ارمان کیا کہ نماز مین اوپر کیون نہ جا گرے ایک کافر نے کہا کہ اوز بھی نماز کا وقت اونکی آتا ہی اوسوقت اونپر حملہ کیجیو ابھی وقت عصر کا نہین آیا تھا کہ حق تعالی نے یہہ آیت بھیجکر نماز خوف آپکو تعلیم کردی اور کیفیت اوسکی کتب فقہ مین بتفصیل مذکور ہی وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اور نہین گناہ اوپر تمھارے اگر ہووے تمکو ایذا مینہہ سے کہ بوجھل کردے ہتیارونکو اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى یا ہوتم بیمار اور ناطاقت ہتھیار اٹھانے سے اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ یہہ کہ رکھو ہتیارون اپنے کو وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ اور ہر طرح لے لو آلات بچاؤ اپنے کی تو کہ دشمن تمپر نہ دوڑے اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا تحقیق اللہ نے تیار کیا ہی واسطے کافرونکے عذاب رسوا کرنیوالا فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ پس جبوقت کہ چکو تم نماز خوف کو پس یاد کرو اللہ کو حالت قیام مین کہ تلوار مارو اور حالت قعود مین کہ تیر لگاؤ اور اوپر گردنون اپنے کے جب زخمی ہو کر گرو غرض ہر حال یاد حق سے غافل نہ ہو **بیت** ذکر سے محبوب کے راحت زبانکو شاد کر + کیا کھڑے کیا بیٹھے کیا لیٹے خدا کو یاد کر + بعضون نے کہا ہی کہ ذکر بمعنی خوف ہی یعنے ڈرو اللہ سے قیاما یعنے وقت تصرف کے امور مین وقعودا یعنے وقت کھانے پینے کے اور لوگونمین بیٹھنے کے وعلی جنوبہم یعنے وقت سونیکے **نظم** لاتخافوا مژدہ ہی اس قول کا + جو ڈر خدا سے نڈر سب سے ہوا + ڈر خدا سے راحتا ہر دم ہر آن + جبتلک ہی دم مین دم اور جان مین جان + فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ پس جبوقت آرام پاؤ تم اور خوف سے بیغم ہو پس سیدھی کرو نماز کو + ساتھہ ادا کرنے ارکان اور شرائط کے اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا تحقیق نماز ہی اوپر مومنونکے فرض وقت مقرر کئے ہوئے یعنے وقت اوسکے مقرر کردئے ہین اونسے باہر نکرو وَلَا تَهِنُوْا فِى ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ اور مت سستی کرو بیچ ڈھونڈھنے کافرونکے اور لڑنے اونکے یہہ آیت غزوے حمراء الاسد مین نازل ہوئی ہی بعد جنگ احد کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ ابوسفیانکے پیچھے چلین صحابہ زخمونسے متالم تھے حق تعالی نے فرمایا اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ اگر ہوتم اے مسلمانو دردمند زخمونسے پس تحقیق کافر بھی دردمند ہین زخم خوردہ جیسے کہ دردمند ہوتم وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ اور امید رکھتے ہوتم باوجود الم کے اللہ سے جو کچھہ کہ نہین امید رکھتے وہ ثواب آخرت سے اور نعمت دنیا سے وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا اور ہی اللہ جاننے والا دل کی بات کا تمھارے محکم کار امر اور نہی مین لکھا ہی کہ طعمہ بن ابیرق چھید قتادہ کے گھر لگا کر زرہ اسکے کہ برتن مین آٹے کے رکھے تھے چرا کر اپنے گھر لایا اوس برتن مین سوراخ تھا آٹا گرتا آیا پھر ایک یہودی کے گھر کہ زید بن السمین اسکا نام تھا امانت رکھہ آیا صبح کو قتادہ آئیکی نشان

سے طعمہ کے گھر گیا زرہ مانگنے کو طعمہ منکر ہوا آخر اوس آٹیکے نشانسے یہودی کے گھر چلا گیا اوسے پکڑا کہ زرہ میری دے اوسنے کہا کہ طعمہ مانت سپرد کر گیا ہی اور لوگونے بھی گواہی دی یہہ قصہ حضرتکے پاس پہنچا ہو ظفر کہ قوم طعمہ کی تھی نہین جانتے تھے کہ طعمہ رسوا ہوا اور یہودی سچا ہوا اور مسلمان لڑنیکو مستعد ہوئے اور حضرت کی بھی مرضی تھی کہ یہودی پر خیانت ثابت ہوا اور مسلمان بچے رہین آپنے یہود یکو غصہ کیا اور چاہا کہ ہاتھ کاٹنے کا حکم کرین اوسیوقت یہہ آیت نازل ہوئی اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ۭ تحقیق اوتارا ہمنے طرف تیرے قرآن ساتھ حق کے تو کہ حکم کرینو درمیان لوگونکے ساتھ اوس چیزکے کہ دکھلاتا ہی تجھکو اللہ ساتھ وحی کے وَلَا تَكُنْ لِّلْخَاۗىِٕنِيْنَ خَصِيْمًا اور مت ہو تو واسطے خیانت کرنیوالونکے جھگڑنے والا اور دشمنی کرنیوالا اوس شخص کا کہ بیگناہ ہے وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ اور بخشش مانگ اللہ سے اوس قصد سے کہ یہودی کے غلط کیا تھا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا تحقیق اللہ ہی بخشنے والا اوس شخصکو کہ آمرزش چاہے مہربان اوپر اوسکے وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ اور مت جھگڑ تو اون لوگون کیطرف سے کہ خیانت کرتے ہین جانون اپنے کو یعنے قوم طعمہ کی اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا اس شخصکو کہ ہی خیانت کرنیوالا گنہگار یعنے خیانت مین مصر ہوا اور گناہ مین مستغرق يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ شرم کرتے ہین اور چھپاتے ہین لوگونسے اور نہین شرم کرتے اللہ سے اور حال یہہ ہی کہ خدا ساتھ اونکے ہی اور چھپی باتین سب جانتا ہی پس لایق ہی کہ اوس سے شرم کرین اور نہین کرتے اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ جسوقت مصلحت کرتے ہین اونکو اوس چیزکی کہ نہین پسند کرتا اللہ بات جھوٹی سے بنی ظفر آپسمین مشورت کرتے تھے کہ طعمہ جھوٹی قسم کھالے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم باور کرلینگے کیونکہ مسلمان ہی اور یہودی کی بات کہ کافر ہی نہین مانینے کے وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا اور ہی اللہ ساتھ اس چیزکے کہ کرتے ہین تدبیر سے گھیرنے والا ساتھ علم کے اور کوئی چیز اوسکے احاطۂ علم سے باہر نہین هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خبردار رہو تم وہ لوگ ہو کہ جھگڑتے ہو تم اونکی طرف سے بیچ زندگانی دنیا کے یعنے اے گروہ بنی ظفر جاہلیت کے سبب دفع کرتے ہو خیانت خائن کے ساتھ جدال کے دنیا مین فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا پس جو کوئی جھگڑیگا اللہ سے دفع خیانت مین اونکی طرف سے یا کون شخص ہوگا اوپر اونکے نگہبان کہ عذاب کرنیکو نہ چھوڑے یا حمایت کرنے والا کہ عذاب اونسے دور کرے وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْۗءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا اور جو کوئی عمل کرے برا کہ ضرر اوسکا غیر کو پہنچے یا ظلم کرے اوپر جان اپنے کے پھر بخشش مانگے اللہ سے توبہ کرکر پاویگا اللہ کو بخشنے والا گناہ اوسکے کا مہربان اپنے فضل سے اوسپر اس آیت مین رغبت دلوائی ہی طعمہ اور قوم اوسکے کو ساتھ توبہ اور استغفار کے وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰي نَفْسِهٖ اور جو کوئی کماوے گناہ اور چاہے کہ بیگناہ کو تہمت لگاوے سوا اوسکے نہین ہی کہ کماتا ہی اوس عمل کو اوپر جان اپنے کے کیونکہ ضرر اوس عمل کا اوسکی جان سے دوسرے کیطرف نہین جاتا وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا اور ہی اللہ جاننے والا جور کو زرہ کے حکم کرنے والا عوض مین اوسکے ہاتھ کاٹنے کا وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْۗـــَٔةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْۗـــًٔا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا اور جو کوئی کماوے کچھ گناہ صغیرہ کہ خطاء ہو یا گناہ کبیرہ کہ عمدًا ہو پھر تہمت لگاوے ساتھ اوسکے بیگناہ کو جیسے طعمہ نے زید پر تہمت لگائی تھی پس تحقیق اٹھالیا اوسنے بہتان اور گناہ ظاہر وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ اور اگر نہوتا فضل خدا کا اوپر تیرے اور رحمت اوسکی فضل یہہ تھا کہ وحی بھیجکر حقیقت ظاہر کردی اور رحمت یہہ کہ قصد عذاب زید سے اور تصدیق طعمہ سے پھرا دیا لَهَمَّتْ طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ البتہ قصد کیا ایک جماعت نے بنی ظفر سے یہہ کہ بہکا دین تجھکو حکم راستہ سے وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ اور نہین بہکاوینگے مگر جانون اپنے کو کیونکہ وبال اوسکا اونہین کے طرف پھریگا وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ اور نہین ضرر پہنچاوینگے تجھکو کچھ بلبت کیونکہ تو ہی پناہ مین حق کی + تربیت مین ہی رب مطلق کی وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ اور اتارا اللہ

نے اوپر تیرے قرآن اور احکام حلال و حرام اور سکھا دیا تجھ کو جو کچھ نتھا تو جانتا پچھی چیزین بعضون نے کہا ہی کہ علم عرفان الہی ہی نظم حق تعالی کی ربوبیت دیکھہ + نفس کی اپنے عبودیت دیکھہ + رافتاجان یہی ہی عرفان + کہتے ہین اسکو کمال ایمان ۔ بحر الحقایق مین ہی کہ حق تعالی نے شب اسریٰ مین علم ماکان اور علم مایکون آپ پر کھولدیا چنانچہ حدیث معراج مین ہی کہ زیر عرش تھا مین کہ قطرہ حلق مین میرے ڈالا علم اوایل اور اواخر مجھپر کھل گیا وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا اور ہی فضل اللہ کا اوپر تیرے بڑا کہ نبوت عطا کی اور نبوت سے بڑا کوئی فضل نہین لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوٰىهُمْ نہین بھلائی بیچ بہت مصلحتون اونکے کے کہ قوم طعمہ کے جھٹلانے کے واسطے طعمہ کی کرتے ہین اِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ مگر جو کوئی حکم کرے ساتھہ خیرات دینے کے یا اچھی باتکے امر معروف وہ ہی جو شرع مین نیک ہو بعضون نے کہا ہی کہ مراد امر معروف سے یہان قرض دینا ہی اور بیچارونکی مدد کرنا ہی اَوْ اِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ یا ساتھہ صلاح کردینے کے درمیان لوگون کے وَمَن يَفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا اور جو کوئی کرے یہہ جو مذکور ہوا واسطے ڈھونڈھنے رضامندی اللہ کے پس شتاب دینگے ہم اسکو ثواب بڑا وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ اور جو کوئی برخلاف کرے رسول کے پیچھے اسکے کہ ظاہر ہوئی واسطے اوسکے راہ سیدھی اور پیروی کرے سوا راہ مسلمانونکے اعتقاد اور عمل مین یہہ آیت طعمہ کی شان نہین ہی کہ قطع ید کے خوف سے بھاگ کر مکہ کو گیا اور مرتد ہوگیا وہان ایک شخص کے گھر کو سوراخ دیا دیوار گر پڑی دب گیا دوسرے دن دیوار کے نیچے سے نکالا چاہا کہ مار ڈالین لوگونے کہا کہ یہہ مدینے سے بھاگ کر یہان پناہ پکڑنے کو آیا ہی مارنا مناسب نہین آخر مکے سے نکالدیا بتجار قضاعہ کے ساتھہ شام کو گیا ایک منزل مین جو اترا لوگون کو غافل دیکھکر کچھہ اسباب چرا کر بھاگا آخر پکڑ کر سنگسار کیا مدت تک جو اوپر اوسکے گذرتا تھا ایک پتھر اوسپر مارتا تھا ایک ٹیلہ پتھرونکا اوسکے مدفن پر ہوگیا اور ایک قول یہہ ہی کہ جدیسے دریا مین بیٹھا کیسہ دینار کا کشتی مین چرایا لوگون نے معلوم کرکر دریا مین پھینکدیا یہہ عذاب دنیا کا تھا اور عذاب آخرت کا حق تعالی فرماتا ہی نُوَلِّهِ مَا تَوَلّٰى متوجہ کرینگے ہم اوسکو آخرت مین جدھر متوجہ ہوا ہی وہ دنیا مین یعنے یہان کفر اور ارتداد اختیار کیا تھا وہان بھی کافرون مرتدونمین اوٹھاوینگے وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ اور داخل کرینگے ہم اوسکو دوزخ مین وَسَاءَتْ مَصِيرًا اور بری ہی جگہہ پھر جانے کی دوزخ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ تحقیق اللہ نہین بخشتا یہہ کہ شریک بنایا جاوے ساتھہ اوسکے اور بخشتا ہی جو سوا اسکے ہی واسطے جسکے کہ چاہتا ہی لکھا ہی کہ یہ مرد تھا اوسنے اکر حضرتؐ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ گناہون مین غرق ہون لیکن جب سے اللہ کو پہچانا ہی شریک اوس کا نہین لایا ہون اور گناہونسے شرمندہ ہوکر توبہ کرتا ہوا آپ پاس آیا ہون میرا کیا حال ہوگا اوسکی شان نہین یہہ آیت نازل ہوئی کہ سوا مشرک کے سب گناہونکی بخشش کی ہی وَمَن يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا اور جو کوئی شریک اوس کا لاوے ساتھہ اللہ کے پس تحقیق گمراہ ہوا حق سے دور یعنے نہایت گمراہی پس حال مشرکونکا فرماتا ہی اِن يَدْعُونَ مِن دُونِهِ إِلَّا إِنَاثًا نہین پکارتے یعنے عبادت کرنے سوا اللہ کے مگر عورتون کی سمجھہ لیجئے کہ بتونکو عورتین کہتے تھے نامون کی تانیث کے سبب جیسے لات اور منات اور عزیٰ اور جس قبیلے کا بت ہوتا تھا اوسکو کہتے تھے فلانے کا اثنی اور تفسیر منیر مین ہی کہ عورتونکی شکل بتون کو تراشتے تھے اور یا مراد اناث سے فرشتے ہین کہ انکو پوجتے تھے اور خدا کی بیٹیان کہتے تھے وَإِن يَدْعُونَ إِلَّا شَيْطَانًا مَّرِيدًا لَّعَنَهُ اللّٰهُ اور نہین عبادت کرتے مگر شیطان سرکش کی کہ لعنت کی ہی اوسکو اللہ نے کیونکہ شیطان بہکاتا ہی مشرکونکو کہ ان کی عبادت کرو وَقَالَ لَأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا اور کہا شیطان نے البتہ بندون تیرے لیے ایک حصہ مقرر کیا گیا کہ اوسے بعث النار کہتے ہین حدیث مین ہی کہ ہزار آدمیونمین نو سو ننانوے بعث النار ہونگے وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ اور البتہ گمراہ کرونگا مین اونکو راہ حق سے اور آرزو مین ڈالونگا مین اونکو جھوٹی جیسے طول حیات یا تاخیر توبہ یا انکار قیامت یا انکار دخول

بہشت یا ارتکاب ذنوب وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ اور البتہ حکم کرونگا مین اونکو پس البتہ چیرینگے کان جانورونکے اور جو خدانے حلال کیا ہی اوسے حرام کرینگے یہہ اشارہ بحیرہ اور سائبہ اور وصیلہ وغیرہ پر ہی کہ عرب والے کیا کرتے تھے سورۂ مائدہ مین مذکور ہوگا وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ اور البتہ حکم کرونگا مین اونکو پس پھیڑالین گے پیدایش اللہ کی صورت مین یا صفت مین جیسے خوجہ کرنا اور تیز کرنا دانتون کا اور لواطت اور سحق اور گندوانا رخ اور سب ہاتھ اور پانون کا یا مراد فطرت الٰہی کا تغیر ہی یعنے اسلام کا یا قوی کا اور جوارح کا استعمال بدکا مونین ہی وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا اور جو کوئی پکڑے شیطانکو دوست سوا اللہ کے اور اوسکا کہا مانے پس تحقیق ٹوٹا پایا ظاہر کہ عمر ہاتھ سے گئی اور فائدہ نملا یا ٹوٹا یہہ ہی کہ بہشت ہاتھ سے گئی اور دوزخ ملی يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ وعدہ دیتا ہی اونکو شیطان اوس چیز کا کہ وفا نکرے اور آرزو مین ڈالتا ہی اونکو ایسی چیز کی کہ نچاہے وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا اور نہین وعدہ دیتا اونکو شیطان مگر فریب اور مکر یعنے نفع ظاہر کرتا ہی اوس چیز مین کہ ضرر سے بھری ہی اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ یہہ لوگ کہ بتونکو پوجتے ہین اور شیطان کا کہا مانتے ہین جگہہ اون کی دوزخ ہی وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا اور نہ پاوینگے دوزخسے گریز کی جگہہ کہ جہان بھاگ جاوین وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے شتاب داخل کرینگے ہم اونکو بہشتون مین کہ چلتی ہین نیچے درختون اونکے کے نہرین ہمیشہ رہنے والے ہونگے بیچ اوسکے ہمیشہ بے انقطاع ابدًا تاکید ہی وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا وعدہ کیا اللہ نے سچ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا اور کون بہت سچا ہی اللہ سے بات مین لکھا ہی کہ یہود اور نصاریٰ مسلمانون سے اپنی بڑائی کرنے لگے کہ پیغمبر ہمارا پہلے تمھارے پیغمبر سے ہوا اور کتاب ہماری تمھاری کتاب سے پہلے اوتری اور بہشت مین نہ جاویگا مگر یہودی اور نصرانی مسلمانون نے جواب دیا کہ ہمارا پیغمبر خاتم انبیا ہی اور کتاب ہماری ناسخ کتب تمھارے کی ہی ہم سزاوار تر بہشت کے ہین یہہ آیت اُتری لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ نہین ہی ہوا آرزوؤن تمھارے کی اے مسلمانو اور نہ موافق آرزوؤن اہل کتاب کے کہ کہتے ہین نہین داخل ہوگا بہشت مین مگر وہ شخص کہ ہوگا یہودی یا نصرانی یعنے ثواب ملنا اور بہشت مین جانا آرزوؤن سے نہین حاصل ہوتا اگر اسکی محبت ہی محنت کر اور عمل نیک بجالا **بیت** ریاضت سے ریاض جنت فردوس ملتا ہی + بآب دیدہ و خون جگر یہہ پھول کھلتا ہی + مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ جو کوئی عمل کرے برا جزا دیا جاویگا ساتھ اوسکے جلدی یا دیر مین یہہ حکم عام ہی سب عمل کرنیوالونکو لکھا ہی کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی اصحاب غمگین ہوئے امیرالمؤمنین ابوبکر صدیق رضہ نے کہا یا رسول اللہ صلی علیہ وسلم کیف الفلاح بعد ہذہ الآیۃ کیونکر چھٹکارا ہی بعد نزول اس آیت کے کیونکہ کوئی شخص عمل بد سے خالی نہین پس تحمل اسکی سزا کا کسے ہی حضرتؐ نے فرمایا کہ بیمار نہین ہوتے تم اور مصیبت اور بلا نہین آتی ہی کیا ہان فرمایا یہی سزا ہی تیسیر مین ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بعد اسکے فرمایا کہ اے ابوبکر تجھکو اور اصحاب اور مسلمانون کو سزا ملے گناہ دنیا مین دینگے کہ ملاقی ہو خدا سے بیگناہ اور اوروں کے گناہونکی جزا جمع کرینگے اور قیامت کو دینگے اور حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ عمل سوء شرک ہی اس دلیل سے کہ حقتعالےٰ فرماتا ہی وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا اور نہ پاویگا عامل سوء واسطے نفس اپنے کے سوا اللہ کے دوست کہ مدد اوسے پہنچاوے اور نہ یار کہ عذاب سے چھٹاوے وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا اور جو کوئی بجالاوے بعضے اعمال صالحہ سے کیونکہ سب عمل نیک کرنے کی کسیکو طاقت نہین ہی مرد سے ہو یا عورت سے درانحال کہ وہ ہو ایمان والا پس یہہ لوگ داخل ہونگے بہشت مین یا داخل کئے جاوینگے بہشت مین یدخلون بھی قرأت ہی بصیغۂ مجہول اور نہ ظلم کئے جاوینگے ثواب عمل اپنے مین کھجور کے ناگے کے برابر یعنے کچھہ ثواب اونکا کم نہ ہوگا وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ اور کون شخص بہتر ہی از روئے دین کے اوس شخص سے کہ خالص کرے جان اپنی کو واسطے اللہ کے

یا مطیع کرے منہہ کو واسطے سجود خدا کے اور حالانکہ وُہ ہی نیکی کرنیوالا اور بدی چھوڑانیوالا وَاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا اور پیروی کی دین ابراہیم کی درآنحال کہ ابراہیم یا یہہ پیروی کرنیوالا جھکا ہی سب دینونسے طرف دین اسلام کے وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا اور پکڑا خدا نے ابراہیم کو دُوست لکھا ہی کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السّلام کے وقت مین قحط پڑا لوگ ہمیشہ سے خوان خلیل سے بہرہمند ہوتے تھے شدت جوع سے اور بھی رجوع لائے اونھونے جو تھا سب تصرّف کیا جب غلہ نرا تو مصر مین ایکدوست تھا اونکا معتبر اوسکے پاس کتنے اونٹ بھیجے کہ مصر سے طعام شام کو لاوین اوسنے اونکا پیغام سنکر کہا کہ میری ولایت مین بھی قحط ہی اگر اونکے کھانے کو درکار ہوتا بھیجدیتا وہ فقرا کے بانٹنے کو منگواتے ہین غلہ ندیا اور قیمت پر بھی نہ ملا اونسے اونٹ خالی آگے راہ مین سارباتون نے کہا کہ خالی اونٹ لیجانے سے شرم آتی ہی محتاج راہ دیکھتے ہونگے کہ غلہ آتا ہی ریت شلیتون مین بھر کرلے آئے حضرت ابراہیم یہہ حال دیکھکر مسجد کو چلے گئے بی بی سارہ زوجہ اونکی جو سونپسے اوٹھین شلیتے بھرے دیکھکر خوش ہوئین ایک کا منہہ کھولا تو اوسمین سفید آٹا نکلا گوندھکر پکایا عیال الطفال کو اور درویشونکو کھلایا حضرت ابراہیم گھر مین آئے بوی نان داغ مین پہنچی پوچھا کہ کہان سے یہہ طعام آیا سارہ نے کہا دوست مصری کے پاس سے اونھونے کہا کہ نہین یہہ دوست حقیقی کے پاس سے آیا کہ اللہ ہی اللہ نے اس سبب سے اونکو دوست پکڑا وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہی جو کچھہ بیچ آسمانونکے ہی اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہی پس جسکو چاہیے ساتھہ دوستی کے قبول فرماوے وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا اور اللہ ہی ساتھہ ہر چیز کے احاطہ کرنیوالا ساتھہ علم اور قدرت کے وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ اور فتوی پوچھتے ہین تجھہ سے بیچ حق میراث عورتونکے یعنے بیٹیونکے چنانچہ تفسیر مین رکوع یوصیکم اللہ کے گذرا کہ عتبہ بن حصین کہتا تھا کہ ہم میراث نہ دینگے مگر اوسیکو کہ لڑائی مین جائے اور غنیمت لائے قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ کہہ اللہ فتوی دیتا ہی تمکو اپنے حکم اپنا بیان کرتا ہی بیچ حق اونکے وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اور دوسری فتوی دیتا ہی وہ جو پڑھا جاتا ہی اوپر تمھارے بیچ قرآن کے فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ بیچ شان یتیم عورتون کے وہ عورتین کہ نہین دیتے تم اونکو مَا كُتِبَ لَهُنَّ جو کچھہ فرض کیا گیا ہی واسطے اونکے میراث سے وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اور رغبت کرتے ہو یہہ کہ نکاح کرلو اونکو اگر خوبصورت ہون اور مال اونکا کھالو وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ اور فتوی دیتا ہی قرآن بیچ حق نابالغون کے لوگون سے کہ اونکو میراث نہین دیتے ہو وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ اور حکم کرتا ہی قرآن یہہ کہ قائم رہو تم واسطے یتیمونکے بیچ مہر اور میراث اونکے ساتھہ انصاف کے وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا اور جو کچھہ کروگے تم بھلائی سے بیچ حق یتیمون اور لڑکونکے اور سوا اونکے اور کے پس تحقیق اللہ ہی ساتھہ اوسکے جاننے والا جزا اوسکی دیگا لکھا ہی کہ ایک شخص بہانہ ڈھونڈھتا تھا کہ اپنے زن کو طلاق دے اور زن اوس کی بسبب اولاد کے راضی نہین ہوتی تھی اور کہتی تھی تو جہان چاہیے جا لیکن طلاق مت دے بعضون نے کہا ہی کہ محمد بن مسلمہ کی بیٹی تھی رافع بن خدیج اوسکا خاوند تھا چاہتا تھا کہ طلاق دُون یہہ کہتی تھی کہ مین نے اپنی نوبت بھی تیری اور جورو نکو بخشی لیکن جدا نہ کر حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا اور اگر عورت ڈرے خاوند اپنے سے لڑنے سے یا منہہ پھیرنے سے پس نہین گناہ اوپر اون دونونکے یہہ کہ صلح کرلیوین دونو درمیان اپنے کچھہ صلاح اسطرح سے کہ زن کچھہ مہر اپنا بخشدے یا اپنی نوبت اور جورو اوسکی کو بخشدے اور مرد بھی حقوق خدمت کے نگاہ رکھے اور اپنے سے جدا نہ کرے وَالصُّلْحُ خَيْرٌ اور صلح بہتر ہی خصومت سے اور مفارقت سے لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سودہ بنت زمعہ کو راضی ہوا اوسنے طلاق دیا وہ راہ مین آپکے آبیٹھین جب آپ نکلے اونھونے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم رجوع کرو طرف میرے واللہ مجھے خواہش مرد کی نہین لیکن مین یہہ چاہتی ہون کہ قیامت کو آپکے ازواج مین اٹھون اور دن اپنی نوبت کا دینے عائشہ رضی اللہ عنہا کو بخشا حضرتؐ نے اوسنے رجعت فرمائی اور نوبت کے روز حجرۂ عائشہ مین تشریف

رکھتے تھے یہہ آیت اونکے قصہ مین نازل ہوئی وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ اور حاضر کی گئی ہین جانین بخیلی پر وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا اور اگر احسان کرو تم بیچ زندگانی کے اور پرہیزگار رہو تم بدخوئی سے اور خفگی سے پس تحقیق اللہ ہی ساتھہ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم احسان اور خصومت سے خبردار وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ اور ہرگز نکر سکوگے تم اسی وہ لوگو کہ ایک زن سے زیادہ رکھتے ہو یہہ کہ عدل کرو درمیان عورتونکے اسواسطے کہ عدل وہ ہی کہ ہرگز ایک جانب میل نہ واقع ہو اور وہ مشکل ہی لہذا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باوجودیکہ درمیان ازواج مطہرات کے عدل کمال ملحوظ رکھتے تھے خدایا برابر اس چیز مین مین کرتا ہون کہ جسکا مین مالک ہون جیسی صحبت اور نفقہ اور جسکا تو مالک ہی اوس چیز مین مجھے مواخذہ مت کیجیو کہ میرے اختیار سے باہر ہی جیسے دوستی بعضی بی بی کی چنانچہ عائشہ کی کہ سب ازواج پر غالب تھی وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ اور اگر حرص کرو تم عدل کرنے پر اور قادر رہو اوسپر پس مت جھک جاؤ تمام جھک جانا طرف اوسکے کہ مرغوب ہی صحبت اور نفقہ مین یعنے میل قلب کو ساتھہ میل فعل کے اور اگر ایسا کروگے فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ پس چھوڑ دو اوس دوسریکو جیسی لٹکتی یعنے ایسی عورت نہ مطلقہ ہوگی نہ خاوندوالی وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا اور اگر اصلاح مین لاؤ اوس چیز کو کہ خرابی کی معاملہ مین بی بی ہونیکے زمانہ گذشتہ مین اور پرہیزگاری کرو ایسے کا مولے زمانہ آئندہ مین پس تحقیق اللہ ہی بخشنیوالا گناہان گذشتہ کا اور مہربان ہی اوپر توفیق دینے کے زمانہ آئندہ مین وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ اور اگر جدے ہوجاوینگے دونون غنی کردیگا اللہ ہر ایک کو کشایش اپنی سے وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا اور ہی اللہ کشایش کرنیوالا اور پرہیزدنکے حکمت والا بیچ افعال احکام کے وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہی جو کچھہ بیچ آسمانونکے ہی اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہی وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ اور البتہ تحقیق وصیت کیا ہمنے اور فرمایا اون لوگونکو جو دئے گئے ہین کتاب پہلے تمسے اور تمکو بھی وصیت کرتے ہین ہم اور فرماتے ہین ہم یہہ کہ پرہیزگاری کرو اللہ کی یعنے بچو شرک سے وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ اور اگر کفر کرو پس تحقیق واسطے اللہ کے ہی جو کچھہ کہ بیچ آسمانون کے ہی اور جو کچھہ کہ بیچ زمین کے ہی سب مخلوق اور مملوک اوسکے ہین پس کفر اور معصیت سے تمھارے اوسکو کچھہ ضرر نہین جیسے ایمان اور طاعت سے تمھاری اوسکو کچھہ نفع نہین وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا اور ہی اللہ بےپروا مخلوق سے اگرچہ اوسکا حکم نامین تعریف کیا گیا حمد اوسکی کہین یا نہ کہین ۵ خود وہ محمود ہی حمد اوسکی کہین یا نہ کہین + لایق حمد ہی تعریف کرین یا نہ کرین وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہی جو کچھہ بیچ آسمانونکے ہی اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہی وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا اور کفایت ہی اللہ کارساز نبدونکا اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ اگر چاہے خدا لیجاوے اور فانی کرے تمکو اے لوگو اور لے آوے اور پیدا کرے اور ونکو کہ فرمانبردار تر ہون جب یہہ آیت نازل ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک اپنا پشت سلمان فارسی پر مارا اور فرمایا وہ لوگ اوسکی قوم مین فارس والے وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا اور ہی اللہ اوپر نیست اور ہست کرنے کے قادر مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ جو کوئی چاہتا ہی ثواب دنیا کا اپنے عمل سے مثلاً جہاد کرنیوالا کہ غرض غنیمت لینی ہو پس نزدیک اللہ کے ہی ثواب دنیا کا کہ خسیس ہی اور ثواب آخرت کا کہ شریف ہی پس خسیس کو طلب کرکر شریف کو کیون چھوڑے اور جو کوئی شریف کو چاہیگا تو خسیس تو خود آجاویگا کہ تابع اوسکے ہی مثلاً جو کوئی اللہ کیواسطے جہاد کرے گا ثواب آخرت کا اوسکو اتنا ملیگا کہ دنیا اوسکے آگے کچھہ چیز نہین اور دنیا کی غنیمت بھی اوسکے ہاتھہ آویگی پس اصل کو پکڑیئے فرع خود ملجائیگی وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا اور ہی اللہ سننے والا گفتار کا دیکھنے والا کردار کا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ اے لوگو جو ایمان لائے ہو ہوجاؤ قائم رہنے والے ساتھہ انصاف کے شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ گواہی دینے والی سچی واسطے اللہ کے اور اگرچہ اوپر نفسون تمھارے کیے ہو گواہی اپنے نفس پر یہہ ہی کہ جسکا حق اوسکے ذمے مین ہو بیان کردے لکھا ہی کہ ایک انصاری نے کہا یا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کا حق میرے باپ پر ہی اور مین شاہد ہون اسکا لیکن افلاس کے سبب سے باپکے گواہی نہین دیتا یہہ آیت نازل ہوئی کہ گواہی کو مت چھپاؤ اگر تمھارے نفسونپر ہو اَوِ الْوَالِدَيْنِ یا مان باپ پر تمھارے وَالْاَقْرَبِيْنَ اور قرابت والون پر تمھارے اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا اگر ہو وہ شخص غنی یا فقیر یعنے غنی کا غنا کے سبب احترام مت کرو اور فقیر پر افلاس کے باعث ترحم نہ کرو پس اللہ بہت مہربان ہی ساتھہ اونکے دونون کے اگر وہ جانتا کہ شہادت اونکی حق مین بری ہی حکم نفرماتا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا پس مت پیروی کرو خواہش نفس کی یہہ کہ میل کرو حق سے وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا اور اگر پیچ دو زبانون اپنی کو گواہی راست سے یا اعراض کرو گواہی دینے مین اور چھپاؤ پس تحقیق اللہ ہی ساتھہ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم عدل اور میل سے خبردار اور اوسپر جزا دیگا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اے لوگو جو ایمان لائے ہو خطاب مسلمانونکو ہی یا منافقون کو یا مومنان اہل کتاب کو کہ کہتے تھے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم تمپر ایمان لائے اور قرآن پر اور موسیٰ اور عزیر اور توریت پر اور کسی پیغمبر اور کتاب کو ہم نہین مانتے مسلمانون کو فرمایا کہ دل اور زبان سے تم ایمان لائے اٰمِنُوْا ثابت رہو اوسپر اور منافقون کو کہا کہ ایمان لائے ہو بزبان ایمان لاؤ بدل اور مومنان اہل کتابکو کہا کہ ایمان لائے ہو بعضے کتب اور رسل پر ایمان لاؤ سب پر بعضے کہتے ہین خطاب کافرونکو کہ ایمان لائے ہو لات اور عزیٰ پر ایمان لاؤ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ساتھہ اللہ کے اور رسول اوسکے کہ محمد ہین صلی اللہ علیہ وسلم وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ اور ایمان لاؤ ساتھہ اوس کتاب کے جو نازل کی ہی اوپر پیغمبر اپنے کے یعنے قرآن اور اس کتاب کے جو اتاری ہی پہلے قرآن سے سمجھہ لیجیے کہ معنی اس آیت کی محققون نے یہہ کہے ہین کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو دیکھکر دلیل اور برہان ایمان لاؤ بر سبیل کشف اور عیان یا ایمان لائے ہو از روئے تصدیق ایمان لاؤ بطریق تحقیق حضرت خواجہ خواجگان مرہم دلہائے دردمندان خواجہ بہاؤالدین نقشبندی قدس سرہ سے منقول ہی کہ فرماتے تھے یا ایہا الذین آمنوا آمنوا اشارہ ہی کہ ہر نفی اپنے وجود کی اور اثارت واجب الوجود کی کیا چاہیے **نظم** آیکو نیست کراو سے کرہست + نفی واثبات ہی یہی ای مست + ہوئے خود براہ حق کر سیر + کہ خودی سے ہی اور خدا سے بیر + حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے معنی مین یا ایہا الذین آمنوا آمنوا کے فرمایا یہ کہ اس برسبیل سے ایمان بیچ ایمانکے لایا ہونمین اور نہوز ایمان تازہ کرنمین ہون **نظم** ایکدم بے حق گذرنا ہی گناہ + ہونا مشغول اوسمین ہی کفر راہ + خود پرستی کفر ای رافت سمجھہ + اپنی ہستی کفر ای رافت سمجھہ + چھوڑ ہستی کو کہ ہی ایمان یہی + خود نہ رہ تو حق کا ہی عرفان یہی + بحر بے پایان ہی اللہ کا + ایک یہہ نکتہ ہی بس اس راہ کا وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا اور جو کوئی کفر کرے ساتھہ اللہ کے اور فرشتون اوسکے اور کتابون اوسکے کے اور پیغمبرون اوسکے اور دن قیامت کے پس تحقیق گمراہ ہوا گمراہی نہایت دور مقصود سے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے موسیٰ علیہ السلام پر یعنے یہود ثُمَّ كَفَرُوْا پھر کافر ہوئے بچھڑا پوجکر ثُمَّ اٰمَنُوْا پھر ایمان لائے اور توبہ کی ثُمَّ كَفَرُوْا پھر کافر ہوئے ساتھہ عیسیٰ علیہ السلام کے اور اونکے مارنیکا قصد کیا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا پھر زیادہ ہوئے کفر مین ساتھہ انکار نبی آخر زمان صلے اللہ علیہ وسلم کے ہرگز نہین کہ اللہ بخشے اونکو اونکا اعتبار ہر کام کا خاتمے پر ہی اور اللہ جانتا ہی کہ اونکا خاتمہ کفر پر ہی اور نہ یہہ کہ راہ دکھلاوے اونکو وہ راہ کہ طرف حق کے ہی بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا بشارت دے منافقونکو ساتھہ اوسکے کہ واسطے اونکے ہی عذاب درد دینے والا لفظ بشارت کا بر سبیل تہکم ہی یا خبر کر بجائے بشارت نِ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ منافق وہ لوگ ہین کہ پکڑتے ہین کافرونکو دوست سوا مسلمانونکے اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا آیا چاہتے ہین وہ نزدیک کافرونکے دوستی اونکی سے عزت پس تحقیق عزت واسطے اللہ کے ہی سب اور جسکو عزت بخشی ہی اوسی نے بخشی اور وہ دوستونکو اپنے عزت دیتا ہی وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اور تحقیق خدا نے اتارا اوپر تمھارے اسی سلمانونیچ قرآن کے

سمجھ لیجئے کہ مکہ مین حق تعالیٰ نے آیت نازل کی تھی کہ ساتھ خوض کرنیوالون اور ہنسنے والون قرآنکے نشست و برخاست مت رکھو اور وہ آیت یہہ ہی کہ واذا رایت الذین یخوضون الایۃ سو یہان مدینے مین اوسکا ذکر فرماتا ہی اور یاد دلواتا ہی کہ خدانے قرآن مین اُتارا تھا اَن اِذَا سَمِعْتُمْ اٰیٰتِ اللّٰہِ یُکْفَرُ بِہَا وَیُسْتَہْزَاُ بِہَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَہُمْ حَتّٰی یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِہٖ یہہ کہ جب سنو تم آیتون کو اللہ کے قرآن مجید سے کہ کفر کیا جاتا ہی ساتھ اونکے پس مت بیٹھو ساتھ کافرون ٹھٹھہ کرنیوالونکے یہان تک کہ بحث کرین اور شروع کرین بیچ باتکے سوا ٹھٹھے کے اِنَّکُمْ اِذًا مِّثْلُہُمْ تحقیق تم اسوقت کہ بیٹھوگے اونکے پاس مانند اونکے ہوگے گناہ مین کیونکہ اوٹھہ جانے پر قادر ہو پھر باوجود قدرت کے اون کی صحبت پر راضی ہو اِنَّ اللّٰہَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِیْنَ وَالْکٰفِرِیْنَ فِیْ جَہَنَّمَ جَمِیْعًا تحقیق اللہ جمع کرنیوالا ہی منافقونکو اور کافرونکو بیچ دوزخکے سب کو اَلَّذِیْنَ یَتَرَبَّصُوْنَ بِکُمْ فَاِنْ کَانَ لَکُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰہِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَکُنْ مَّعَکُمْ وہ لوگ کہ انتظار کرتے ہین ساتھ تمھارے خرابی کا پس اگر واقع ہووے واسطے تمھارے فتح اللہ کیطرف سے کہتے ہین منافق تمکو کیا نتھے ہم ساتھ تمھارے ہمین بھی حصہ غنیمت مین سے دو وَاِنْ کَانَ لِلْکٰفِرِیْنَ نَصِیْبٌ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَیْکُمْ وَنَمْنَعْکُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اور اگر ہووے واسطے کافرونکے کچھہ نصیب حرب سے یعنے مسلمانونپر غلبہ کرنا کہتے ہین کافرونکو کیا نہ غالب آئے تھے ہم اوپر تمھارے تھین چاہتے تو مار ڈالتے لیکن نمارا ہمنے اور باز رکھا ہمنے تمکو مسلمانونسے کیونکہ ہمنے سستی کی اور مدد مسلمانون کی نکمی تم بچگئے اب ہمین بھی لوٹ مین شریک کرو فَاللّٰہُ یَحْکُمُ بَیْنَکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ پس اللہ حکم کریگا اسی مسلمانو درمیان تمھارے اور منافقونکے دن قیامت کے کہ سوا اوسکے کسیکو دعوی حکومت کا نہوگا وَلَنْ یَّجْعَلَ اللّٰہُ لِلْکٰفِرِیْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ سَبِیْلًا اور ہرگز نہ کریگا اللہ واسطے کافرونکے اوپر مسلمانونکے دن قیامت کے حجت کہ جس سے مسلمانونکو الزام دیوین یا دنیا مین نکریگا اونکو اوپر مسلمانونکے دسترس اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہَ وَہُوَ خَادِعُہُمْ تحقیق منافق فریب دیتے ہین دوستان خدا کو اسلام ظاہر کرکر اور کفر چھپاکر اور اللہ جزا دینیوالا ہی اونکو فریب اونکیطرح سے کہ قیامت کو بھی نور دیگا جیسے مسلمانونکو دیگا جب صراط پر قدم رکھینگے نور مسلمانونکا باقی رہیگا اور اونکا بجھہ جائیگا اندھیر مین لغزش کھاکھا دوزخ مین گرینگے وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَی الصَّلٰوۃِ قَامُوْا کُسَالٰی اور جسوقت کھڑے ہوتے ہین منافق واسطے نماز کے کھڑے ہوتے ہین کاہلی سے جیسے کوئی کچھہ کام کراہیت سے کرے اور جو کوئی صحابی دیکھتا ہی تو پڑھتے ہین نہین تو ترک کرتے ہین یُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا قَلِیْلًا دکھلاتے ہین لوگونکو تاکہ جانین کہ یہہ بھی مومن ہین اور نہین یاد کرتے خدا کو مگر تھوڑا اور وہ بھی مسلمان لوگونکے سامنے نہ خلوت مین یا ذکر زبانسے کرتے ہین بس اور وہ بہ نسبت ذکر دل کے تھوڑا ہی یا ذکر اونکا تھوڑا اسواسطے کہا کہ غیر خالص ہی طمع دنیا کے ساتھ ملا ہی اور دنیا اور جو دنیا مین ہی اندک ہی اور ذکر اللہ کا سب سے بڑا ہی ولذکر اللہ اکبر اور منافق ذکر اللہ کا کرتے ہین اور ریا کرتے ہین مُّذَبْذَبِیْنَ بَیْنَ ذٰلِکَ دھوکے مین ہین درمیان کفر اور اسلام کے لَآ اِلٰی ہٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰی ہٰٓؤُلَآءِ نہ طرف مسلمانونکے اور نہ طرف کافرونکے وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَلَنْ تَجِدَ لَہٗ سَبِیْلًا اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس ہرگز پاویگا تو واسطے اوسکے راہ طرف حق اور صواب کے یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت پکڑو کافرونکو دوست سوا مسلمانونکے یہہ خدا کے دشمنون کو دوست پکڑنا منافقونکا کام ہی اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰہِ عَلَیْکُمْ سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا آیا چاہتے ہو تم یہہ کہ کرو تم واسطے اللہ کے اوپر عذاب اپنے کے حجت ظاہر اور وہ دوستی کافرون کی ہی کہ موجب عذاب ہی اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ تحقیق منافق بیچ طبقے نیچے کے ہین دوزخ کے مین عذاب اونپر کافرونسے زیادہ ہی اسواسطے کہ یہہ دل سے کافر ہین اور کفر کو بکر و فریب ساتھہ مسلمانونکے جمع کیا ہی کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ جب منافقونکو حکم ہوگا کہ دوزخ مین ڈالو درکۂ اول مین لیجاوینگے وہانکی آگ کہیگی کہ مین انکو نہین جلاتی کیونکہ حکم میرا زبان پر ہی اور یہہ زبان سے کلمہ پڑھتے تھے اگرچہ دلمین انکے نتھا پھر درکۂ دوم مین ملاکر

لیجاوینگے وہان بھی یہی حال ہوگا یہانتک کہ درکۂ ہفتم مین لیجاوینگے وہان کی آگ کہیگی کہ لاؤ حکم میرا دیرہی نہ زبانیرہ وہ دل مین اونکے دیکھیگی تو سوا شرک سے نہ پاویگی پس جلادیگی ایسا کہ ابدالآباد تک صورت مخلصی کی نہ دکھاویگی وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا اور ہرگز نہ پاویگا تو واسطے اونکے مدد دینیوالا کہ اوس درکہ سے نکالے اور سب منافق اوسی عذاب مین ہونگے إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَاعْتَصَمُوا بِاللَّهِ وَأَخْلَصُوا دِينَهُمْ لِلَّهِ وہ لوگ کہ توبہ کی نفاق سے اور اصلاح مین لائے فساد اپنے کو اور چنگل مارا ساتھ دین خدا کے اور سنت پیغمبر کے اور خالص کیا دین اپنے کو واسطے اللہ کے یعنے طاعت عبادت واسطے رضائے الٰہی کے کئی ہی فَأُولَٰئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ پس یہہ لوگ کہ ساتھ توبہ اور اصلاح اور اعتصام اور اخلاص کے موصوف ہین ساتھ مسلمانونکے ہین یہان بھی وہان بھی وَسَوْفَ يُؤْتِ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا اور شتاب دیویگا اللہ مومنونکو ثواب بڑا اور یہہ بھی اونکے شریک ہونگے مَا يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ کیا کریگا اللہ ساتھ عذاب تمھارے کے یعنے تمکو کیون عذاب کریگا إِنْ شَكَرْتُمْ اگر شکر کروگے تم ادسکا ساتھ فرمانبرداری کے وَآمَنْتُمْ اور ایمان لاؤگے تم ساتھ حدانیت اوسکیے یا ایمان لاؤگے تم ساتھ اوسکے کہ نجات تمھاری اوسکے فضل پر ہی نہ شکر پر وَكَانَ اللَّهُ شَاكِرًا عَلِيمًا اور ہی اللہ ثواب دینے والا شکر کرنیوالونکو حقوق شکر کا فظلم شکر پر آن حق کا کرا فت + اِنْ شکرتم کو پڑھکے بھول تومت + شکر ہی دافع عذاب خدا + جبکہ ایمان سے بہم یہہ ہوا + کیونکہ ہی نص مین پڑھکے دیکھہ لو تم + اِنْ شکرتم کے ساتھ آمنتم + شکر ایمان جنمین ہون یہہ دو + کیون نہ دوزخسے ہونجات اونکو + کہ ہی اللہ شاکر او علیم + اجر دیگا اونھین بفضل عمیم + یا الٰہی کروڑ شکر میرے + تیری درگاہ مین ہین سو جانے + بلکہ کرتا ہون شکر مین اتنا + کہ نہ جسکا ہی حد نہ ہی احصا بدلے ہر ایک تیری نعمت کے + جو کہ تو نے عطا کئی ہی مجھے + لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْجَهْرَ بِالسُّوءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَنْ ظُلِمَ نہین دوست رکھتا اللہ پکار کر کہنا بری بات سے مگر جو کوئی ظلم کیا جاوے کیونکہ اوسکو درست ہی کہ ظالم کو برا کہے اور شکایت اوسکی ظاہر کرے لکھا ہے کہ ایک شخص بھوکا ایک قوم پر گذرا طعام مانگا کسینے اوسکو نہ دیا جہان وہ گیا اوسنے اوس قوم کی شکایت کی اور بیموتی کی حکایت کی صحابہ نے منع کیا یہہ آیت نازل ہوئی کہ مظلوم کو شکایت ظالم کی جایز ہی وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا عَلِيمًا اور ہی اللہ سننے والا بات مظلوم کی جاننے والا ظلم ظالم کا إِنْ تُبْدُوا خَيْرًا أَوْ تُخْفُوهُ أَوْ تَعْفُوا عَنْ سُوءٍ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيرًا اگر ظاہر کرو تم بھلائی کو یا چھپاؤ تم اوسکو یا درگذرو برائی سے کہ شکایت اوسکی تمکو روا ہو پس خدا ہی بخشنے والا عاصیونکا باوجود اوسکے کہ قدرت رکھتا ہی بدلا لینے کی قادر ہی اوپر عذاب کرنے ظالمونکے اور ثواب دینے عفو کرنیوالونکے اس آیت مین تحریض مظلومون کی ہی عفو پر تو کہ متخلق باخلاق الٰہی ہون اور باوجود اسکے کہ ظالم کو برا کہنے کی رخصت رکھتے ہین معاف کرین إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ تحقیق وہ لوگ کہ کفر کرتے ہین ساتھ اللہ کے اور پیغمبرون اوسکیے وَيُرِيدُونَ أَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللَّهِ وَرُسُلِهِ اور ارادہ کرتے ہین یہہ کہ جدائی ڈالین درمیان اللہ کے اور رسولون اوسکیے اسطرح کہ ایمان اللہ پر لاوین اور اوسکے پیغمبرونکو نہ مانین وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ اور کہتے ہین ایمان لاتے ہین ہم ساتھ بعضونکے اور کفر کرتے ہین ساتھ بعضونکے مراد اس سے یہود ہین کہ کہتے ہین ایمان لاتے ہین ہم موسیٰ اور عزیر پر اور کافر ہوتے ہین ساتھ عیسےٰ اور محمد کے علیہما الصلوٰۃ والسلام پر وَيُرِيدُونَ أَنْ يَتَّخِذُوا بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا اور چاہتے ہین یہہ کہ پکڑلین درمیان کفر اور ایمانکے راہ حالانکہ ایمان تمام نہین ہوتا ساتھ خدا کے جبتک کہ تصدیق پیغمبرونکی نکرو أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ حَقًّا یہہ لوگ کہ درمیان کفر اور ایمانکے راہ طلب کرتے ہین ہین کافر تحقیق وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا اور تیار کیا ہی ہمنے واسطے کافرونکے عذاب خوار کرنیوالا وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَلَمْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ اور جو لوگ کہ ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور سب رسولون اوسکیے اور نہ جدائی ڈالی درمیان کسیکے اونمین سے یعنے ایمانکے بلکہ سب پر ایمان لائے أُولَٰئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيهِمْ أُجُورَهُمْ یہہ لوگ کہ مومنان حقیقی ہین شتاب دیگا اللہ اونکو ثواب اونکا اور نوتیہم بنون بھی

قرات ہی یعنے دینگے ہم اونکو ثواب اونکا کہ وعدہ کیا ہی وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا اور ہی اللہ بخشنے والا سیئات اونکے مہربان ساتھ دُگنی کرنے حسنات اونکیکے لکھا ہی کہ سردار یہود کے مثل کعب بن اشرف وغیرہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ اگر تم دعوے پیغمبری مین سچے ہو تو یکبارگی کتاب لے آؤ جیسے موسیٰ لائے تھے یہہ آیت اُتری يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ سوال کرتے ہین تجھ سے اہل کتاب یہہ کہ اُتار لاوے اوپر اونکے ایک کتاب آسمان سے ایکبارگی توریت کیطرح یا کتاب بخط سماوی لکھی ہوئی جیسے الواح موسیٰ علیہ السلام یا ایسی کتاب کہ ہم ظاہر اُترتی ہوئی آسمانسے دیکھین یا ہمارے ہر ایک کے نام پر کتاب لاکہ اوسمین لکھا ہو کہ تو پیغمبر خدا ہی یہہ سوال اونکا از روی تعنت کے تھا اسواسطے قبول نہوا حق تعالیٰ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی فرمائی کہ تم آزردہ نہو ایسے ایسے سوال امت والے کیا ہی کرتے ہین پس تحقیق سوال کیا تھا موسیٰ سے بڑا اسسے یعنے بنی اسرائیل وہ قوم ہین کہ موسیٰ سے اس سوال سے بھی بڑا سوال کیا تھا جب کلام اللہ کا سنا فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً پس کہنے لگے دکھلاوے ہمکو اللہ کو ظاہر اور آشکار فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ پس پکڑا اونکو صاعقہ نے یعنے آگ آسمان سے آکر جلا گئی بسبب ظلم اونکیکے کہ سوال محال کیا تھا اللہ کی رویت دنیا مین چاہی تھی ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ پھر پکڑا گوسالہ کو ساتھ خدائی کے پیچھے اس سے کہ آئی تھین اونکے پاس دلیلین یعنے معجزے موسیٰ کے پس معاف کیا ہمنے اونسے یہہ گناہ بسبب توبہ کرنیکے وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا اور دیا ہمنے موسیٰ کو غلبہ ظاہر اُنپر کہ موسیٰ نے فرمایا مار دو گوسالہ پرستونکو اور اونھون نے فرمانبرداری کی وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ اور اوٹھایا ہمنے اوپر اونکے پہاڑ کو واسطے قبول لینے کے اونسے اور اونھون نے قبول کرکر ہمسے توڑا وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا اور کہا ہمنے اونکو ساتھ زبان یوشع علیہ السلام کے داخل ہو دروازہ مین شہر اریحا کے سجدہ کرتے ہوئے اور اونھونے اوس حکم کو نہ مانا وَقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا اور کہا ہمنے واسطے اونکے مت تعدی کرو بیچ سنیچر کے یعنے مچھلیان مت پکڑو اونھونے یہہ بھی امر نہ نگاہ رکھا اور لیا ہمنے اونسے بیچ ہر ایک اس حکم کے قول گاڑھا فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ پس بسبب توڑ ڈالنے اونکیکے قول اپنے کو کیا ہمنے اونکے ساتھ جو کچھ کیا یعنے مسخ اور نظر حطر کے عذابونسے اور دوسرے بسبب کفر کرنے اونکیکے ساتھ توراۃ کے یا قرآن کے اور بسبب مارنے اونکیکے پیغمبرون کو ساتھ ناحق کے اور یہہ بسبب کہنے اونکیکے کہ دل ہماری طرف علم کے ہین یعنے عقل سے پُر ہین محتاج کسیکے علم کے نہین یا دل ہمارے پردہ مین ہین بات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نہین سمجھتے اور ایسا نہین ہی جو یہہ کہتے ہین بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا بلکہ مہر کی ہی اللہ نے اوپر دلون اونکیکے بسبب کفر کرنے اونکیکے پس نہین ایمان لاتے مگر تھوڑے مثل عبداللہ بن سلام اور اصحاب اسکیکے یا ایمان تھوڑا غیر معتبر وَبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا اور بسبب کفر کرنے اونکے ساتھ عیسیٰ کے اور کہنے اونکے اوپر مریم کے بہتان بڑا کہ نسبت زنا کی کرتے تھے وَقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ اور بسبب کہنے اونکیکے کہ تحقیق ہمنے مار ڈالا مسیح عیسے بیٹے مریم کے کو کہ پیغمبر اللہ کا تھا رسول اللہ مقولہ اللہ کا ہی نہ قول یہود کا وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ اور نہ مارا اوسکو اور نہ سولی دی اوسکو اور لیکن شبہ ڈالا گیا ہی واسطے اونکے سمجھ لیجئے کہ اونکے سردار کی شکل مشابہ حضرت عیسے کے ہوگئی تھی اوسکو سولی پر چڑھا دیا چنانچہ سورۂ آل عمران مین گذرا وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ اور تحقیق جن لوگون نے کہ اختلاف کیا بیچ شان عیسے علیہ السلام کے البتہ بیچ شک کے ہین قتل اوسکے سے کیونکہ جب اپنے سردار کو دار پر چڑھا دیا عیسے سمجھکر پھر سردار کو ڈھونڈھنے لگے جب کچھ پتا اوسکا نہ پایا تو متردد ہوئے کہ یہہ عیسے ہی پس سردار ہمارا کہان ہی یا شبہے مین عیسے کے جو مارا تھا پھر صبحکو مقتول کو دیکھنے گئے نگاہ کرکے کہنے لگے الوجہ وجہ عیسیٰ والبدن بدن صاحبنا **بیت**

منہہ ہی عیسےٰ کا بدن اوسکا ہی اپنے یار کا + بعد سولی کے عجب نقشہ ہی اس سردار کا + مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ نہین ہے واسطے یہود کے ساتھہ عیسےٰ کے اور قتل اوسکے کچھہ علم مگر پیروی کرنا گمانکی وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ نہین مارا عیسےٰ بن مریم کو یہ یقین بلکہ اوٹھا لیا اوسکو اللہ نے طرف محل کرامت اپنے کے وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا اور ہی اللہ غالب بیچ رفع عیسےٰ اور انتقام یہود کے حکم کرنیوالا ساتھہ لعن یہود کے یا حکمت والا بایہام عیسیٰ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ اور نہین کوئی اہل کتاب سے مگر البتہ ایمان لاویگا ساتھہ عیسےٰ کے پہلے موت اپنے سے اور وہ وقت نزع کا ہی جسکو ایمان باس کہتے ہین وہ کچھہ فائدہ کا نہین ہی یا ایمان لاوینگے سب اوپر عیسےٰ کے جب وہ آسمان سے اوترکر دجال کو مارینگے تو سب اہل کتاب اونکو جانینگے یہہ پیغمبر ہین اور وہ دین اسلام جاری کرینگے تمام عالم مین کوئی دین نرہیگا سوا اسلام کے چالیس برس زمین پر وہ رہینگے اور حکم شریعت مصطفوی پر کرینگے پھر وفات پاوینگے مسلمان اونکے جنازے کی نماز پڑھینگے اور روضہ مبارک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین دفن کرینگے وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا اور دن قیامت کے ہوگا عیسےٰ اوپر اہل کتاب کے گواہ یعنے گواہی دیگا کہ یہود مجھے جھٹاتے تھے اور نصاریٰ ابن اللہ کہتے تھے فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ پس یہہ بسبب ظلم کے کہ واقع ہوا اون لوگون سے کہ یہودی ہوئے حرام کین ہمنے اوپر اونکے پاکیزہ چیزین جو حلال کی گئی تھین واسطے اونکے پرندون اور تمام حیوانات سے تفصیل اوسکی سورۂ انعام مین آویگی وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا اور یہہ بسبب بند کرنے اونکے راہ اللہ کی سے بہت لوگونکو حکم توریت کا پھرا کر اور نعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی چھپا کر لوگونکو راہ راست سے باز رکھتے ہین یا یون لوگون کو بہکاتے ہین کہ اوپر ایمان نہ لاؤ پیغمبر موعود یہہ نہین ہین وَاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ اور یہہ بسبب لینے اونکے سود کو اور حال آنکہ منع کئے گئے ہین اس سے توریت مین وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ اور بسبب کھانے اونکے مال لوگونکا ساتھہ جھوٹ کے باطل سے رشوت اور غصب اور تمام طرق حرام داخل ہین وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا اور تیار کیا ہمنے واسطے کافرونکے بنی اسرائیل سے عذاب درد دینے والا لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ لیکن مضبوط لوگ بیچ علم کے بنی اسرائیل سے جیسے عبداللہ بن سلام اور اصحاب اونکے وَالْمُؤْمِنُوْنَ اور مسلمان مہاجر اور انصار سے يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ایمان لاتے ہین ساتھہ اوس چیز کے کہ اتاری گئی طرف تیرے یعنے قرآن اور ساتھہ اوس چیز کے کہ نازل کئی پہلے تجھہ سے یعنے اور کتابین اللہ کی وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ اور ایمان لاتے ہین ساتھہ قائم کرنیوالون نماز کے کہ پیغمبر ہین کیونکہ نماز سب کی شریعتون مین مقرر تھی وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور دینے والون زکوٰۃ کے اور ایمان رکھنیوالون ساتھہ خدا کے اور دن جزا کے اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا یہہ لوگ شتاب دینگے ہم اونکو ثواب بڑا کہ دولت رضا اور سعادت لقا ہے اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْ بَعْدِهٖ تحقیق ہمنے وحی بھیجی طرف تیرے جیسی وحی بھیجی طرف نوح کے اور پیغمبرونکے پیچھے نوح سے مثل ہود اور صالح اور شعیب کے علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام سمجھہ لیجئے کہ نوح آدم ثانی اور شیث مرسلین ہین اور اوّل اونھین نے ڈرایا ہی مشرکونکو اور پہلے مشرکونکا اور پہلی امت کو ہلاک اُنہین نے دعا کر کیا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ اہل کتاب کہتے تھے کہ ایکبار کتاب اللہ کیطرف سے لاؤ تو ہم ایمان لاوین یہہ اونکے جواب مین آیا کہ تجھیر اسطرح وحی بھیجی ہمنے جیسے نوح وغیرہ پر وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ اور وحی بھیجی ہم نے طرف ابراہیم کے اور اسمٰعیل کے اور اسحاق کے اور یعقوب کے اور فرزندان یعقوب کے اور عیسیٰ کے اور ایوب کے اور یونس کے اور ہارون کے اور سلیمان کے تخصیص ان پیغمبرونکی باوجودیکہ من بعد نوح مین داخل تھے واسطے تفضیل اور تعظیم کے ہی کہ ابراہیم اول اولوالعزم ہین اور عیسیٰ صاحب شرع ناسخ شرایع سابق اور باقی اشراف انبیا ہین وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا اور عطا کی ہمنے داؤد کو زبور کہ بھری تھی ثنائے الٰہی سے اور خالی تھی اوامر اور نواہی سے اور شریعت توریت کی تھی وَرُسُلًا

قَدْ قَصَصْنَاهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ اور بھیجے ہمنے پیغمبر کہ سچ قرآنکے تحقیق بیان کیا ہمنے اونکو اوپر تیرے پہلے اس سے مثل یوسف
اور زکریا اور یحیی اور الیاس اور الیسع اور عزیر وغیرہم کے وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ اور پیغمبر کہ نہین بیان کیا ہمنے اوپر
تیرے وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَىٰ تَكْلِيمًا اور باتین کہین اللہ نے موسی سے باتین کرنا یہ خاطر اور یہہ نہایت مرتبہ وحی کا ہی سمجھ لیجے کہ
موسی سے کلام کوہ طور پر کیا اور ہمارے پیغمبر سے غرفۂ لور پر بیت فاوحی الی عبدہ پڑھکے جان + پیمبر کی رافت تو قدر اور
شان + اور موسی کے کلام سے سب بنی اسرائیل آگاہ ہوئے اور ہمارے پیغمبر کے کلام سے کسینے اطلاع پائی رُسُلًا مُّبَشِّرِينَ
وَمُنذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ بھیجے ہمنے رسول خوشخبری دینے والے مسلمانون کو اور ڈرانیوالے
کافرون اور منافقونکو تاکہ نہو واسطے لوگونکے اوپر اللہ کے الزام پیچھے پہنچے رسولونکے یعنے نہ کہین کہ ہمپر پیغمبر نہین آیا تھا کہ ہمین
اسلام مین ڈالتا اور کفر سے نکالتا وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا اور ہی اللہ غالب جیسے چاہے ویسے پیغمبر بھیجے حکمت والا کہ امر
نبوت مین رعایت حکمت ہی لکھا ہی کہ کئی سردار قریش کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگے کہ ہمنے اپنے
عالمون سے تمھاری نبوت اور کتاب کا پوچھا اونھونے کہا کہ ہم اونکو نہین جانتے اور نہ ہماری کتابمین اونکا احوال ہی اوسیوقت
کئی یہود آئے حضرتؐ نے فرمایا واللہ تم نہین جانتے کہ مین پیغمبر خدا ہون اونھونے کہا کہ ہم نہین جانتے اور نہ کوئی گواہ رکھتے
ہین یہہ آیت نازل ہوئی کہ یہہ گواہی نہین دیتے لٰكِنِ اللَّهُ يَشْهَدُ بِمَا أَنزَلَ إِلَيْكَ أَنزَلَهُ بِعِلْمِهِ لیکن اللہ شاہدی دیتا ہی
ساتھ اوس چیز کے کہ اُتارا ہی طرف تیرے کہ قرآن ہی اور معجزہ دال نبوت پر تیری اُتارا ہی اوسکو ساتھ علم اپنے کے کہ مثل
اوسکے کوئی اہل بلاغت نہین لاسکتا عاجز ہی عقل عقلا کی وَالْمَلَائِكَةُ يَشْهَدُونَ اور فرشتے شاہدی دیتے ہین اوپر
نبوت تیرے کے وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا اور کفایت ہی اللہ شاہدی دینے والا إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ
قَدْ ضَلُّوا ضَلَالًا بَعِيدًا تحقیق وہ لوگ کہ کافر ہوئے ساتھ نبوت تیری کے یعنے یہود اور باز رہے راہ اللہ کی سے یا باز رکھا
لوگونکو راہ اللہ کی سے نعت پیغمبر کی چھپاکر تحقیق گمراہ ہوئے گمراہی دور کہ خود گمراہ ہوئے اور اور اونکو گمراہ کیا ۵ کیون نہ گمراہی
نہایت ہو پھر اوسکی رافت + جمع جسمین کہ یہہ دونون ہون ضلال و اضلال إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَظَلَمُوا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ
وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقًا تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے یعنے چھپایا حق کو کہ نبوت ہی اور ظلم کیا پیغمبر پر انکار نبوتکا کر یا لوگونپر راہ حق
سے باز رکھکر نہین ہی اللہ کہ بخشے اونکو اور نہ ہدایت کریگا اونکو راہ إِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا مگر راہ دوزخکی اور دوزخ
مین جاکر ہمیشہ رہینگے سچ اوسکے ہمیشہ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا اور ہی یہہ دوزخمین پہنچانا اور ہمیشہ رکھنا اوپر اللہ کے آسان
يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِن رَّبِّكُمْ فَآمِنُوا خَيْرًا لَّكُمْ اے لوگو تحقیق آیا تمھارے پاس پیغمبر ساتھ حق کے کہ کلمہ
شہادت ہی یا قرآن پروردگار تمھارے پس ایمان لاؤ بہتر ہوگا واسطے تمھارے وَإِن تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
اور اگر کفر کروگے پس تحقیق واسطے اللہ کے ہی جو کچھ کہ سچ آسمانونکے ہی اور زمین کے پھر تمھارے کفر سے اوسکو نہ زیان ہی ایسے ہی
تمھارے ایمان سے اوسکو کچھ نفع نہین وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا اور ہی اللہ جاننے والا احوال تمھارا حکم کرنیوالا تمھارے حق مین
يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ اے یہود اور نصاری مت زیادہ گوئی کرو تم سچ دین تمھارے کے
اور مت کہو تم اوپر اللہ کے مگر سچ یہود حضرت عزیر کو ابن اللہ کہتے تھے اور نصاری حضرت عیسے کو سو منع فرمایا کہ اتنا غلو مت کرو
کیونکہ عیسی اور عزیر اللہ کے بیٹے نہین ہین إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ سوا اوسکے نہین کہ مسیح عیسے بیٹا مریم
کا رسول خدا کا ہی اور حکم اوسکا ہی مراد کلمے سے بشارت ہی اونکے پیدا ہونے کی بغیر باپکے أَلْقَاهَا إِلَىٰ مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ ڈال
دیا اوسکو طرف مریم کے یعنے بشارت دی مریم کو اور عیسی روح اللہ کیطرف سے ہی کہ وجود مین آئی بیواسطے اسباب فَآمِنُوا بِاللَّهِ

ورسلہ پس ایمان لاؤ ساتھ خدا کے اور پیغمبرون اوسکے ولا تقولوا ثلاثۃ اور مت کہو کہ خدا تین ہین یہہ نصاری کو ارشاد
فرمایا اونکا اعتقاد تھا کہ خدا تین ہین اللہ اور عیسی اور مریم انتہوا خیرا لکم باز رہو تین کہنے سے بہتر ہوگا واسطے تمھارے انما اللہ
الہ واحد سوا اوسکے نہین کہ اللہ مستحق عبادت کے اکیلا ہی سبحانہ ان یکون لہ ولد پاکی ہی اوسکی اوس سے کہ ہو واسطے
اوسکے اولاد لہ ما فی السموات وما فی الارض واسطے اوسکے ہی جو کچھ بیچ آسمانونکے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہی اور سب مخلوق
اوسکے ہین اور مخلوق مثل خالق کے نہین ہوتا اور فرزند مثل باپ کے ہوتا ہی پس اوسکا زمین اور آسمان مین کوئی فرزند نہین
وکفی باللہ وکیلا اور کفایت ہی اللہ تدبیر کرنیوالا بندونکے کا مونکی سمجھ لیجئے کہ اس آیت مین اللہ کی بے پروائی کا بیان ہی
کہ اوسے کچھ فرزند کی حاجت نہین کیونکہ بیٹا واسطے کفایت مہمات پدر کے چاہیئے اور اللہ تعالی آپ حافظ نگہبان اپنے مخلوق کا
ہی کسی یار مددگار کی اوسے احتیاج نہین حدیث مین وارد ہی کہ نصاری نے کہا کیون عیسے کو عیب لگاتے ہو آپنے فرمایا بندگی
مین عیب نہین یہہ آیت نازل ہوئی لن یستنکف المسیح ان یکون عبدا للہ ہرگز نہ انکار کریگا نہ عیب جانے گا عیسے اس سے کہ ہو
بندہ واسطے اللہ کے ولا الملئکۃ المقربون اور نہ فرشتے مقرب کہ حاملان عرش ہین یا کروبیان کہ حوالی عرش ہین یعنے وہ بھی انکار بندگی
سے نہین کرتے یہہ رد ہی انکا جو فرشتونکو بنات اللہ کہتے ہین ومن یستنکف عن عبادتہ ویستکبر فسیحشرہم الیہ جمیعا
اور جو کوئی انکار کریگا اور ننگ رکھیگا عبادت اوسکیے اور سرکشی کریگا پس شتاب اکٹھا کریگا اونکو طرف اپنے سب کو واسطے جزا دینے
کے فاما الذین امنوا وعملوا الصلحت فیوفیہم اجورہم ویزیدہم من فضلہ پس جو لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے پس
پورا دیگا اونکو ثواب اونکا اور زیادہ کریگا اونکو فضل اپنے سے واما الذین استنکفوا واستکبروا فیعذبہم عذابا الیما
اور جن لوگون نے انکار کیا اور تکبر کیا پس عذاب کریگا اونکو عذاب درد دینے والا ولا یجدون لہم من دون اللہ ولیا ولا نصیرا
اور نہ پاوین گے واسطے اپنے سوا اللہ کے کوئی دوستدار اور نہ مددگار یا ایہا الناس قد جاءکم برہان من ربکم اے لوگو تحقیق
آئی ہی تمھارے پاس دلیل پروردگار تمھارے سے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین یا معجزات یا دین اسلام وانزلنا الیکم نورا مبینا
اور اوتاری ہمنے طرف تمھارے روشنی ظاہر کہ قرآن ہی فاما الذین امنوا باللہ واعتصموا بہ فسیدخلہم فی رحمۃ منہ
وفضل ویہدیہم الیہ صراطا مستقیما پس جو لوگ کہ ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور محکم پکڑا کتاب اوسکی کو یا پناہ پکڑی
ساتھ اوسکے وسوسہ شیطان سے پس شتاب داخل کریگا اونکو بیچ رحمت کے اپنی طرف سے اور فضل کے اور دکھلا دیگا اونکو طرف اپنے
راہ سیدھی کہ اسلام اور طاعت ہی دنیا مین اور انعام اور جنت ہی عقبی مین جابر انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ کہا
مین بیمار ہوا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو تشریف لائے مین نے عرض کیا کہ مین کلالہ ہون یعنے ماں باپ اور اولاد
نہین رکھتا اور میرا مال ہی اور کئی نہین ہین میری کیونکر تقسیم کرون یہہ آیت اتری یستفتونک فتوے پوچھتے ہین تجھ سے
میراث کلالہ مین قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ کہہ اللہ فتوی دیتا ہی تمکو بیچ میراث کلالہ کے ان امرؤ ہلک لیس لہ ولد ولہ
اخت فلہا نصف ما ترک اگر کوئی مرد ہلاک ہوجاوے نہو واسطے اوسکے اولاد بیٹا کیونکہ بیٹی کے ہونے سے بہن میراث سے نہین
نکلتی اور واسطے اوسکے ہو ایک بہن پس واسطے اوسکے آدھا ہی اوس مال کا کہ چھوڑ گیا وہو یرثہا ان لم یکن لہا ولد اور
مرد وارث ہوتا ہی اوس بہن کا اگر نہو واسطے اوسکے اولاد سمجھ لیجئے کہ اگر سب مال کا وارث ہونا مراد ہی تو اولاد عام ہی
بیٹا ہو یا بیٹی اور نہین تو مراد بیٹا ہی فان کانتا اثنتین فلہما الثلثان مما ترک اگر ہوین دو بہنین اوس مرد کی پس
واسطے اوندونکے دو تہائیان ہین اوس مال سے کہ چھوڑ گیا مرد وان کانوا اخوۃ رجالا ونساء فللذکر مثل حظ الانثیین
اور اگر ہوین وہ وارث اوسکے بھائی بہنین مرد اور عورتین پس واسطے مرد کے ہی مال میراث سے برابر حصہ دو عورتونکے یبین

اللہ لکم ان تضلوا بیان کرتا ہی اللہ احکام میراث کے واسطے تمھارے تو کہ ایسا نہو کہ گمراہ ہوجاؤ واللہ بکل شیء علیم اور اللہ ساتھ ہر چیز کے جو بندونکیواسطے زندگی اور موتمین بہتر ہی جاننے والا ہی سمجھ لیجیے کہ میراث کلالہ کے سگے بھائی بہن کو حکم بیٹا بیٹی کا ہی اور سگے نہون تو سوتیلیونکو بھی حکم ہی اور جو اکیلی بہن ہو تو آدھا اور جو دو ہون تو دو تہائی اور جو بھائی بہن ملے جلے ہون تو بھائی کو دو ہرا حصہ اور بہن کو اکہرا اور جو نری بھائی ہون تو وارث ہین کچھ حصہ معین نہین عصبہ ہین اور اگر بیٹی اور بہن ہو تو بیٹی حصہ دار ہی اور بہن عصبہ یعنے جو حصہ دار دینے بچے سو لے

سورۂ مائدہ

مدنی ہی مگر ایک آیت الیوم اکملت لکم دینکم ایک سو بیس آیتین دو ہزار چار کلمے ہین گیارہ ہزار سات سو تیس حروف ہین فواصل اسکے لم ندیر ہین ربط اوسکا ساتھ سورۂ نسا کے یہہ ہی کہ سورۂ نسا مین ذکر تحریم طیبات اوپر ظالمون اور توڑنیوالون عہد کے کیا تھا اس سورۂ مائدہ مین ذکر تحلیل بہایم واسطے وفا کرنے والون عہد کے ارشاد فرمایا اور یہہ بھی ہی کہ اول نسا مین ذکر نفقہ تھا اول مائدہ مین امر بوفائے عہد کیا ہی

سورہ المائدۃ مدنیۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وھی مائۃ وعشرون ایۃ

یا ایھا الذین امنوا اوفوا بالعقود اے لوگو جو ایمان لائے ہو پورا کرو عہدونکے تمین کہ آپسمین کرتے ہو ساتھ عقدونکو مثل عقد نکاح اور عقد شرکت اور عقد بیع کے سمجھ لیجیے کہ جب آدمی ایمان لایا سب احکام قبول کیے سوحق تعالی احکام فرماتا ہی احلت لکم بھیمۃ الانعام حلال کیے گئے واسطے تمھارے چار پائے چرنیوالے نہ پھاڑنیوالے جیسے اونٹ گائے بھیڑ بکری اور جنگلی جانور جیسے ہرن پاڑا نیل گائے گورخر الا ما یتلی علیکم مگر جو پڑھے جاوینگے اوپر تمھارے اسی سورتمین کہ آگے آیت آویگی حرمت علیکم المیتۃ تا آخر وہ حرام ہین غیر محلی الصید وانتم حرم ط نہ حلال جاننے والے ہو شکار کو اور حال آنکہ تم احرام باندھو واسطے حج کے یا عمرے کے یا حلال تمپر سب انعام ہین مگر وحشی جانورون کو شکار کرنا حالت احرام مین حرام ہی ان اللہ یحکم ما یرید تحقیق اللہ حکم کرتا ہی حلال اور حرام مین جو کچھ چاہتا ہی یا ایھا الذین امنوا لا تحلوا شعائر اللہ ولا الشھر الحرام اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت بیحرمتی کرو نشانیون اللہ کی کو یعنے مناسک حج کو کہ نشانہائے دین حق ہین اور نہ مہینے حرام کو یعنے اوسمین حلال مت جانو قتال کو لکھا ہی کہ حطم کندی ایک شخص تھا شریح اوسکا نام تھا عرب مین بیباک مشہور تھا وہ حضرت کی خدمتمین آیا اور کہا کہ آپ امت کو کس چیز کی دعوت کرتے ہو آپنے فرمایا کہ خدا کو ایک جانین اور میری رسالت مانین اور نماز پڑھین اور زکوۃ دین اوسنے کہا کہ اچھی بات ہی یہہ مین اپنے یارونسے مشورت کرلون پھر آکر ایمان لاؤنگا پھر اوٹھ گیا اور اونٹ اور موشی مدینے کے لوٹکر لے گیا اور آپنے اوسکے آنیسے پہلے فرمایا تھا کہ آج ایک شخص کافر آویگا اور غدار جاویگا پھر حضرت جب عمرہ قضا کو تشریف لے گئے تنعیم مین پہنچکر آواز تلبیہ حجاج یمامہ کی سنی دیکھا تو حطم کندی وہی اونٹ جو مدینے سے لوٹکر لے گیا تھا قلادے گردنون مین انکی ڈالے ہوئے ہدیہ کعبے کیواسطے بنائے ہوئے لئے جاتا تھا صحابہ نے چاہا کہ اوس سے چھین لین حضرت نے چاہا کہ قلادے کعبے کیواسطے اوسنے ڈالے ہین تمھین چھیننا لایق نہین یہہ آیت نازل ہوئی کہ بیحرمت متکرو مناسک حج کو اور حلال مت جانو ماہ حرام مین قتال کو ولا الھدی اور نہ ان جانورونکو کہ نامزد کعبے کے ہون ولا القلائد اور نہ پٹے والونکو یعنے جن جانورونکے گلمین پٹہ ڈالکر کعبے کو لیجاوین ولا آمین البیت الحرام اور نہ قصد کرنیوالون گھر حرمت والیکو کہ مکہ معظمہ ہی یبتغون فضلا من ربھم ورضوانا وہ چاہتے ہین قصد کرنیوالے زیارت کعبہ شریفہ کے زیادتی ثواب کی پروردگار اپنے سے یا نفع تجارت کا اور رضامندی اللہ کی یہہ مسلمانون کی احوال ہی اور کافر زیادتی روزی کی اور اصلاح معیشت دنیا کی فقط چاہتے بنیان مین لکھا ہی کہ رضوان حج ہی واذا حللتم فاصطادوا اور جب حلال ہو تم یعنے احرام کھولو پس شکار کرو اگر چاہو سمجھ لیجیے کہ یہہ امر واسطے اباحت کے ہی اور امر بیس قسم ہی واسطے وجوب کے جیسے اقیموا الصلوۃ اور واسطے ندب کے جیسے فکاتبوہم اور واسطے تادیب کے جیسے کل مما یلیک اور واسطے ارشاد کے استشہدوا اور واسطے اباحت کے جیسے یہان فاصطادوا اور واسطے تہدید کے جیسے اعملوا ما شئتم اور واسطے انذار کے جیسے

قل تمتعوا فان مصیرکم الی النار اور واسطے امتنان کے جیسے کلوا مما رزقکم اللہ اور واسطے اکرام کے جیسے ادخلوھا بسلام آمنین اور واسطے تسخیر کے جیسے کونوا قردۃ خاسئین اور واسطے تعجیز کے جیسے فاتوا بسورۃ اور واسطے اہانت کے جیسے کونوا حجارۃ اور واسطے تسویہ کے جیسے اصبروا او لا تصبروا سواء اور واسطے دعا کے جیسے اللھم اغفرلی اور واسطے التماس کے جیسے افعل واسطے مساویکے اور واسطے تمنی کے جیسے الا ایھا الشباب ارجعی اور واسطے ترجی کے جیسے الا ایھا اللیل الا تجلی اور واسطے احتقار کے جیسے بل القوا اور واسطے تکوین کے جیسے کن فیکون اور واسطے تخیر کے جیسے فاضع بماشئت چنانچہ مسلم مین لکھا ہی وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْکُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا اور نہ باعث ہو تمکو دشمنی قوم کفار قریش کی اسواسطے کہ بند کیا تھا تمکو حدیبیہ مین طواف مسجد حرام سے یہہ کہ جسے نکلجاؤ تم اور بدلا اوسکا چاہو سمجھ لیجیے کہ حکم اس آیت کا یہان تک منسوخ ہی مگر شکار کرنا احرام سے نکلکر روا ہی اور کافرونکو ہدی اور قلائد سے امان نہین وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی اور مدد گاری کرو آپسمین اوپر بھلائی کے کہ امر ہی اور پرہیزگاری کے کہ نہی ہی یعنے امر بجالاؤ اور نہی سے بچو وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ اور مت مدد گاری کرو اوپر گناہ کے اور تعدی کے وَاتَّقُوا اللّٰہَ اور ڈرو نافرمانی خدا سے اِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ تحقیق اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہی نافرمانونکو حُرِّمَتْ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَۃُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِیْرِ وَمَا اُھِلَّ لِغَیْرِ اللّٰہِ بِہٖ حرام کیا گیا اوپر تمھارے مردار کہ بن ذبح مرا ہوا اور لہو بہتا اور گوشت سور کا اوسمین سب اجزا اوسکے داخل ہین اور جو کچھہ کہ پکارا جاوے سوا اللہ کے وقت ذبح کے یعنے اور کے نام پر ذبح کرتے ہین تفصیل اوسکی سورۂ بقرہ مین مذکور ہوئی وَالْمُنْخَنِقَۃُ اور حرام کیا گیا اوپر تمھارے گلا گھونٹے ہوئے جانور کا فرگلا گھونٹ کر مارتے تھے اور انکو کھاتے تھے وَالْمَوْقُوْذَۃُ اور لاٹھی پتھر مارے جانور کہ مرگئے ہون وَالْمُتَرَدِّیَۃُ اور اوپر سے گرکر مرے ہوئے یا کوئے مین گرکر مرے ہوئے وَالنَّطِیْحَۃُ اور سینگ مارنیسے جانور مرے ہوئے وَمَا اَکَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَکَّیْتُمْ اور جو کھا گیا درندہ اور مرگیا مگر جو ذبح کرلو تم اونمین سے جیتے کو اتنی زندگی بھی کافی ہی کہ آنکھہ یا دم مین حرکت ہو وَمَا ذُبِحَ عَلَی النُّصُبِ اور جو ذبح کی جاوے اوپر پتھرون منصوب کے کہ گرد بیت اللہ کے تین سو ساٹھہ تھے جاہلیت مین لوگ اونکی تعظیم کرتے تھے بعضون نے کہا ہی کہ نصب سے مراد اصنام ہین اس تقدیر پر علی بمعنی لام ہی یعنے حرام ہین بت کے واسطے ذبح کرنا وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ اور یہہ کہ قسمت معلوم کرو ساتھہ تیرونکے سمجھہ لیجیے کہ تین تیر تھے بے پر و پیکان ایک پر امرنی ربی لکھا تھا ایک پر نہانی ربی ایک بن لکھا تھا مجاور ھبل پاس رہتے تھے جب کچھہ کسیکو کام پڑتا تو مجاور رسیل کے پاس ہدیہ پہنچاتا وہ خریطے مین ہاتھہ ڈالکر ایک تیر نکالتا اگر امرنی ربی والا نکلتا تو وہ کام کرتا اور نہانی ربی والا نکلتا تو اس سال اس کام سے باز رہتا اور خالی نکلتا تو پھر خریطے مین ہاتھہ ڈالکر اور نکالتا اور ان تیرونکو ازلام اور اقداح کہتے تھے اور بعضونے کہا ہی کہ اونٹونکو ذبح کرکر ازلام پر قسمت کرتے تھے اور بہت ازلام تھے ہر چیز کے جدے جدے نکاح کے جدے اختنان کے جدے ایسے ہر کام کے جدے جدے سو حق تعالی نے فرمایا کہ یہہ قسمت بھی حرام ہی مت کرو ذٰلِکُمْ فِسْقٌ یہہ قسمت معلوم کرنا فسق ہی اور دائرہ اسلام سے نکلنا ہی کیونکہ اللہ پر افترا ہی اَلْیَوْمَ یَئِسَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ دِیْنِکُمْ آج کے دن کہ روز جمعہ اور عرفہ ہی ناامید ہوئے وہ لوگ کہ کافر ہوئے جھٹانیمین دین تمھارے پس یا تمھارے رجوع کرنیسے طرف دین اوسکے فَلَا تَخْشَوْھُمْ وَاخْشَوْنِ پس مت ڈرو انسے اور ڈرو مجھسے لکھا ہی کہ حجۃ الوداع مین عرفہ کے دن یہہ آیۃ نازل ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناقہ عضبا پر سوار تھے بعد اوسکے اکاسی روز دنیا مین رہے صحابہ اس آیت کے اترنیسے خوش ہوئے کہ دین تمام ہوا اور امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روئے لوگونے سبب پوچھا اونھونے کہا کہ پیغمبر کا انتقال اس عالم سے قریب ہی کیونکہ جسواسطے عالم دنیا مین تھے وہ کام پورا ہوچکا کہ حق تعالی نے فرمایا اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ آجکے دن پورا کیا مین نے واسطے تمھارے دین تمھارا کہ کوئی حکم اوسکا منسوخ نہوگا وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ اور تمام کی مین نے اوپر تمھارے نعمت اپنی کہ حج کروگے نہم کوئی مشرک تمھارے ساتھہ شریک نہوگا وَرَضِیْتُ لَکُمُ

الربع

الْاِسْلَامَ دِیْنًا اور پسند کیا مین نے واسطے تمھارے اسلام کو دین پاکیزہ سب دینونسے سمجھ لیجئے کہ بعد نزول اس آیت کے کوئی آیت احکام مین سوا آیت کلالہ کے نہین نازل ہوئی فَمَنِ اضْطُرَّ فِیْ مَخْمَصَةٍ غَیْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ پس جو کوئی بے بس ہو بیچ بھوک کے کھانا نہ ملنے کے سبب اور ان حرام چیزونمین سے جو مذکور ہوئین کھالیوے درآنحال کہ نہ جھکنے والا ہو طرف گناہ کے یعنے لذت کے لئے کھاوے اور نہ زیادہ سد رمق سے فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ پس تحقیق اللہ بخشنیوالا ہی یہہ گناہ مہربان ہی اوپر کہ اسقدر کھانے کی رخصت فرمائی لکھا ہی کہ عدی بن حاتم اور زید الخیل طائی نے کہ حضرتؐ سے اوسکا نام زید الخیر رکھا تھا حضرتؐ سے آکر عرض کیا کہ ہم کتون کا اور مرغونکا شکار کھیلتے ہین بعضے جانور جو کتے مارتے ہین تو ہم دوڑکر اونکو زندہ پاکر ذبح کر لیتے ہین اور بعضے ہمسے پہلے ہی کتے تلف کر دیتے ہین اور حقتعالی نے مردار کو حرام کہا ہی پھر ہمین حکم کیا ہی یہہ آیت اُتری یَسْئَلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّیِّبٰتُ سوال کرتے ہین تجھسے کھانونمین سے کیا حلال کیا گیا ہی واسطے اونکے کہہ حلال کئی گئی ہین واسطے تمھارے پاکیزہ چیزین کہ بنام خدا ذبح ہون وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ اور حلال ہی شکار اوس چیز کا کہ سکھلاؤ تم زخم دینے والونکو خواہ سباع مین سے ہو جیسے کتا اور چیتا خواہ طیور مین سے ہو جیسے باز اور شکرہ مُكَلِّبِیْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ اوس حالت مین کہ شکار کرنیوالے سکھلاتے ہو تم اونکو اوس چیز سے کہ سکھلایا ہی تمکو اللہ نے سمجھ لیجئے کہ کتے کی پانچ شرطین ہین اول یہہ کہ آموختہ ہو یعنے کہین پکڑ تو پکڑلے اور کہین چھوڑ تو چھوڑدے دوسری یہہ کہ جہان بھیجے وہانسے پھرے نہین تیسری یہہ کہ شریک نہوئے پکڑنے ایسا جانور کہ شکار کا نہ کھایا جائے چوتھی یہہ کہ زخم سے مارا ہو پانچوین یہہ کہ اس شکار سے آپ نکھاوے ایسا کتا بسم اللہ اللہ اکبر کہکر جو چھوڑدو تو اوسکا شکار کھانا درست ہی اور اونمین سے ایکبات بھی پائی جائے تو درست نہین جیسے کہ فتاوے خلاصہ مین لکھا ہی فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَیْكُمْ پس کھالو پاک اور حلال اوس چیز سے کہ پکڑ رکھا جانور شکاری نے اوپر تمھارے وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهِ اور یاد کرو تم نام اللہ کا اوپر اوسکے یعنے وقت چھوڑنے جانور شکاری کے بسم اللہ اللہ اکبر کہکر شکار پر چھوڑو اور لفظ بسم اللہ بھی کافی ہی سمجھ لیجئے کہ یہہ شرطین مرغان شکاری مین نہین کیونکہ اونکی تعلیم مشکل ہی وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو اللہ سے حرام کھانیمین اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ تحقیق اللہ جلدی لینے والا ہی حساب حلال اور حرام سے پوچھیگا اَلْیَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّیِّبٰتُ وَطَعَامُ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ آجکے دن یعنے بیچ دن نزول اس آیت کے حلال کی گئین واسطے تمھارے پاکیزہ چیزین یعنے جو بنام خدا ذبح ہوئی ہون یہودی نے کی ہون یا نصرانی نے اور جو مجوسی ہو یا اور دین کا ہو وہ نام خدا کا لیکر ذبح کرے تو وہ حلال نہین اور کھانا اون لوگونکا کہ دی گئی ہین کتاب یعنے یہود اور نصاریکا حلال ہی واسطے تمھارے وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ اور کھانا تمھارا حلال ہی واسطے اونکے بیچ دین اونکے کیونکہ تم بنام خدا ذبح کرتے ہو وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ اور حلال ہین واسطے تمھارے عورتین آزاد پاکدامن مسلمانیون سے آزاد واسطے اولویت کے کہا نہین تو لونڈیان مسلمانیان بھی حلال ہین اور پاکدامن سے یہہ غرض ہی کہ جو عورت بدکار تھی اور توبہ کی تو نکاح مین آوے درست ہی اور جو پہلے نکاح مین تھی پھر بدکار ہوگئی تو نکاح نہین ٹوٹا پر جو کوئی بدکار ہوا اور اپنے کسب پر قایم رہے تو نکاح اوسکا درست نہین وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اور پاکدامنین اون لوگونسے کہ دی گئی ہین کتاب پہلے تم سے سمجھ لیجئے کہ امام اعظم کے نزدیک محصنات عفائف ہین حرا ور لونڈی کتابی کے برابر ہین نکاح مین اور امام شافعی کے نزدیک محصنات آزاد ہین پس لونڈی کتابیہ کو حرام کہتے ہین اِذَآ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِیْنَ غَیْرَ مُسٰفِحِیْنَ وَلَا مُتَّخِذِیْٓ اَخْدَانٍ جب دو تم اون کو مہر اونکی درآنحال کہ نکاح مین لانیوالے ہو نہ بدکاری کرنیوالے ہو ظاہر اور نہ پکڑنیوالے ہو چھپی آشنائی سے وَمَنْ یَّكْفُرْ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ اور جو کوئی کفر کرے ساتھ واجبات ایمان اور شرایع اسلام کے کہ حلال و حرام ہی پس تحقیق ناپید ہوگئے عمل اوسکے اور وہ بیچ آخرت کے ٹوٹا

پانیوالونسے ہی سمجھ لیجئے کہ مسلمان کے حق مین زن یہود یہ اور نصرانیہ اگرچہ اپنے مذہب پر ہو نکاح درست ہی اور اور دین والی جبتک ایمان نلاوے نکاح کرنا اوس سے درست نہین یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ اسی لوگوجو ایمان لائے ہو جب کھڑے ہو واسطے نماز کے اور بیوضو ہو پس دھوٗ مونہون اپنے کو حد منہہ کی سر کے بالون سے کہ اکثر لوگون کے ہوتے ہین اسفل ذقن تک طول مین اور نرمہ گوش سے نرمہ گوش دوسرے تک ہی عرض مین وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ اور ہاتھون کو کہنیون تک وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ اور مسح کرو سرون اپنے کو امام مالک کے نزدیک تمام سر کا مسح اور امام اعظم کے نزدیک چوتھائی سر کا جدھر سے چاہو اور امام شافعی کے نزدیک جسپر اطلاق مسح ہو سکے اوسقدر فرض ہی وَاَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ اور دھوپانون اپنے کو ٹخنون تک ارجلکم منصوب ہی اور عطف اوسکا وجوہکم پر ہی اور بعضے قرات مین کہ مجرور واقع ہی جر جوار ہی اور کہنیان اور ٹخنین دھونمین داخل ہین کیونکہ الی واسطے انتہاء غایت کے آتا ہی اور جو غایت جنس مغیا کی ہو تو اس مین داخل ہوتی ہی جیسے یہان اور جو غیر ہوتے نہین داخل ہوتے جیسے فاتموا الصیام الی اللیل مین وَاِنْ کُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّھَّرُوْا اور اگر ہو تم ناپاک پس نہاؤ وَاِنْ کُنْتُمْ مَّرْضٰٓی اَوْ عَلٰی سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً اور ہو تم بیمار اور استعمال پانی کا تمکو ضرر کرے یا ہو تم اوپر سفر کے یا آوے کوئی تم مین سے جائے ضرور سے یا صحبت کرو تم عورتونسے پس نہ پاؤ تم پانی کو اور تکلین پانی پانے کی یہہ ہین **نظم** پانی ہو یک میل دور اور یا مرض بڑھنے کا ڈر + یا ہو شدت کا سردی جانے یا جاوے گا مر + یا یقین زحمت کا ہو یا خوف حیوان وبشر + یا ہو خوف تنگی نفس یا ہو جانور + یا نہو دلو ورسن یا از بہائے مثل آب + ہو کران یا جائے وہ جسکا کہ خلف اسی باصواب + پھر نہو جیسی کہ عیدین اور جنازہ جزولی + سارے ان تکلون مین ہی رخصت تیمم کرنیکی فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا پس قصد کرو تم مٹی پاک کا یعنے جو چیز کہ جنس زمین سے ہو ۵ کہ تیمم اس سے جو جنس زمین سے ہووے چیز + یعنے جو نیسے ہو خاکستر اور نرم ریگ فَامْسَحُوْا بِوُجُوْھِکُمْ وَاَیْدِیْکُمْ مِّنْہُ پس ملو مونہون اپنے کو اور ہاتھون اپنے کو اوس سے ساتھ دو ضرب کے ایک منہہ کے واسطے ایک ہاتھ کیواسطے **نظم** کرکے نیت قصد خاک پاک کی کر رافتا + ضرب دو کر ایک منہہ پر ایک ہاتھ پر پھیرا + دونون اعضا کا کہ استیعاب یہہ شرطین ہین جان + اور بگولے پر بھی جایز ہی تیمم اسکو مان + بلند رفع جنابت کرکے ہر غسل بھی + کراوسی ڈھب سے تیمم طور اوسکا ہی یہی + میل ہی اربع ہزار ذراع اشتر ہر قدم + ڈیڑھ گز کا گز وہی چوبیس انگلی کا نہ کم + وقت سے پہلے تیمم کے ہی مذہب مین روا + اور برائی اکثر از یک فرض بھی جائز ہوا + جو وضو توڑے تیمم کو بھی بس توڑے ہی وہ + اور قدرت آب پر زائد اگر حاجت سے ہو + جسکو ہو امید پانی کی کرے تاخیر وہ + تا بوقت مستحب پاتا کہ آخر وقت ہو + بھولکر پانی تیمم سے اگر پڑھلے نماز + تو بمنزل کرا عادہ کا نہ پھر کھپا اوسکے ساز + ہو گمان تو ڈھونڈھ پانی تا بہ یک پرتاب تیر + کر وضو غسل سے جو مہی ہون اندام کثیر + تو تیمم کر صحیح اکثر ہون تو غسل و وضو + کرکے باقی عضو پر زخمی ہین جو کر مسح تو + ہی وضو مین اختلاف اور غسل مین ہی معتبر + تا بینا اعضا کا لے گنے یہہ رافت یاد کر + ہی تیمم سے روا موجود ہووے گرچہ آب + قرات قرآن اس مسجد مین دخل اسی باصواب + مَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیَجْعَلَ عَلَیْکُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰکِنْ یُّرِیْدُ لِیُطَھِّرَکُمْ نہین ارادہ کرتا اللہ تو کہ کرے اوپر تمھارے کچھہ تنگی اور لیکن ارادہ کرتا ہی تو کہ پاک کرے تمکو پلیدی سے یا گناہ سے وَلِیُتِمَّ نِعْمَتَہٗ عَلَیْکُمْ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ اور تو کہ پوری کرے نعمت اپنی اوپر تمھارے تو کہ تم شکر کرو کہ بڑی نعمت تمھین عنایت کی غسل اور وضو فرض کیا تو کہ پلیدی سے پاک ہو اور حرج کیوقت تیمم کی رخصت دی کیا بڑی آسانی ہے **بیت** الٰہی شکر تیرا ہووے کس زبان سے بیان + دہن مین لال ہی گویا کہ اس بیان سے زبان + بحر الرائق مین کہا ہی کہ معنے آیت بزبان اہل اشارت یہہ ہین کہ جب اوٹھو خواب غفلت سے واسطے نماز کے کہ معراج تمھارا ہی اور رجوع بمقام قرب ہی پس مونہون اپنے کو کہ ساتھا سکے توجہ طرف دنیا کے ہوئی ہو دھوٗ ساتھہ پانی توبہ اور استغفار کے اور ہاتھو کو پاک کرو

پکڑنے علایق دوجہان سے اور تعلق ماسوائے رحمان سے اور مسح کرو گردنکا یعنے سر راہ الہی مین دو اور پاونکو قیام انابت سے دھو
اور اگر تمکو جنابت پہنچی ہو التفات ماسوی اللہ سے پس پاک کرو نفسون اپنے کو معاصی سے اور دلونکو رویہ طاعات سے اور سرونکو
ملاحظہ اغیار سے اور ازواج کو آرام بغیر یاد سے اور سر السر کو لوث وجود سے کہ اس سے زیادہ اور پلیدی نہین **نظم** تو پلیدی ہی
آپکو تو کھو ✦ دور کر اناکو طاہر ہو ✦ راقتا پھر باین طہارت دل ✦ ہو تو شاید نمازی کامل ✦ وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ
وَمِيثَاقَهُ الَّذِي وَاثَقَكُمْ بِهِ اور یاد کرو نعمت اللہ کی کو کہ انعام کی اوپر تمھارے وہ شرایع اسلام اور احکام حلال وحرام
ہین اور یاد کرو عہد اوسکا وہ جو قول لیا تم سے ساتھ اوسکے مراد اُس سے عہد روز الست کا ہی یا وہ میثاق کہ لیلۃ العقبہ مین
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا کہ سمع اور طاعت پر بیعت کی تھی اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا جسوقت کہا تمنے سنا ہمنے قول
تیرا اور مانا ہمنے امر تیرا اور بعضونے کہا ہی کہ مراد اس سے بیعت الرضوان ہی کہ کیکر کے درخت کے نیچے واقع ہوئی تھی حدیبیہ مین
تفصیل ان دونون بیعتون کی اپنے اپنے مقام پر مذکور ہوگی وَاتَّقُوا اللَّهَ اور ڈرو اللہ سے بیچ فراخی نعمت کے اور توڑنے عہد اُسکے
إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ تحقیق اللہ جاننے والا ہی سینے والی چھپی بات کو يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ
بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَى أَلَّا تَعْدِلُوا اے لوگو جو ایمان لائے ہو ہو جاؤ تم قایم رہنے والے ساتھ حق کے واسطے اللہ کے شاہدی
دینیوالے ساتھ انصاف کے اور نہ باعث ہووے تمکو دشمنی کسی قوم کی مشرکونسے اوپر اسبات کے یہہ کہ تم نہ عدل کرو اونکے حق مین اور اونسے
عہد کر توڑو اِعْدِلُوا عدل کرو هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى کہ عدل بہت نزدیک ہی واسطے پرہیزگاری کے سمجھہ لیجئے کہ عدل کفار سے جب اوقت
بمرتبہ تقوٰی ہی تو مومنون سے کیا جانے کہ کیا درجہ رکھتا ہی **بیت** عدل کر راختا کہ عادل کا ✦ مرتبہ ہی جناب حق مین بڑا وَاتَّقُوا اللَّهَ
اور ڈرو اللہ سے ظلم کرنیمین إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ تحقیق اللہ خبردار ہی ساتھہ اوس چیز کے کہ کرتے ہو عدل اور ظلم سے وَعَدَ اللَّهُ
الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ وعدہ کیا اللہ نے اون لوگونکو جو ایمان لائے ہین اور کام کئے اچھے اور وہ
وعدہ یہہ ہی کہ واسطے اونکے بخشش ہی گناہونکی اور ثواب ہی بڑا فضل الہی سے وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ
اور وہ لوگ جو کافر ہوئے اور جھٹلایا نشانیون ہمارے کیو یہہ لوگ رہنے والے دوزخکے ہین لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ ذی قرد یا غطفان
مین حرب بنی ثعلبہ کو گئے تھے وہ اپنے سردار کو کہ غورث نام تھا لیکر پہاڑ پر چڑھگئے اوسدن مینہہ برساتھا حضرت اپنے لشکر سے جدا ایک
درخت کے نیچے کپڑے سکھانیکو بیٹھے تھے غورث نے تلوار کھینچکر آپکے سر پر آیا اور کہا کہ من یمنعک الیوم منی کون ہی کہ حمایت کرے شر سے
میرے آج تمھاری آپنے فرمایا کہ اللہ مانع اور کافی ہی اوسیوقت جبریل نازل ہوئے اور ہاتھہ کو غورث کے سینے پر مارا تلوار اوسکے ہاتھہ
سے گر پڑی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ تلوار اُٹھاکر فرمایا من یمنعک منی پھر غورث نے کہا کوئی نہین منع کرسکتا پس کلمہ شہادت پڑھکر
ایمان لایا اور اپنی قوم مین جاکر سبکو دعوت اسلام کی یہہ آیت نازل ہوئی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ هَمَّ قَوْمٌ
أَنْ يَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ اے لوگو جو ایمان لائے ہو یاد کرو نعمت اللہ کی کو کہ انعام کی اوپر تمھارے جسوقت کہ قصد کیا ایک جماعت
نے یعنے غورث اور تابعدارون نے اوسکے یہہ کہ دراز کرین طرف تمھارے ہاتھہ اپنے واسطے قتل اور ہلاک کے فَكَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ
پس بند کئے اللہ نے ہاتھہ اونکے تم سے اور ضرر اونکے سے تمھین بچایا بعضونے کہا ہی کہ نزول اس آیت کا حرب بنی نضیر مین واقع ہوا
ہی کہ حضرت دیت عامریونکے واسطے وہان گئے سورہ حشر مین اوسکا قصہ آویگا وَاتَّقُوا اللَّهَ اور ڈرو اللہ سے کفران اس نعمت کا متکرو
وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ اور اوپر اللہ کے پس چاہیئے کہ توکل کرین ایمان والے **بیت** کہ اللہ نیکی رساننده ہی ✦ بدی اور شر
سے رہانندہ ہی وَلَقَدْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ اور تحقیق لیا اللہ نے عہد بنی اسرائیل کا موافقت موسٰی مین اور جنگ قوم
جبارین مین وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيبًا اور کھڑے کئے ہمنے اونمین سے بارہ سردار ایک ایک ہر قوم مین کہ احوال اپنے قوم

کا معلوم کرین لکھا ہی کہ جب فرعون غرق ہوا اور مصر بنی اسرائیل کو خالص ہوئی حق تعالیٰ نے حکم کیا کہ ارض مقدسہ کو جاؤ کہ ایلیا یا اریحا یا تمام ولایت شام ہی وان قوم جبارین تھی عمالقہ اونکو کہتے تھے بقیہ قوم عاد سے تھے سب زبردست قد اور اور وہانکے ہزار گانون تھے ہر ایک مین ہزار باغ حضرت موسیٰ نے بارہ ہزار سردار لشکر کے بنائے کہ خبر گیری اپنی اپنی قوم کی رکھین جب نزدیک وہانکے پہنچے سردارونکو احوال عمالقہ کا معلوم کرنیکے واسطے بھیجا اونھونے جاکر جابرونمین ایک سے ملاقات کئی کہ عوج بن عنق تھا تین ہزار تین سو تینتیس گز کا اوسکا قد تھا اور تین ہزار برس کی اُسکی عمر تھی اور اور ونکے بھی قد بڑے بڑے تھے آٹھ سو گز سے اسی گز تک تھے اور باغونمین ایک ایک خوشہ انگور کا اس قدر تھا کہ پانچ آدمی نہ اوٹھا سکین اور انار ایسے تھے کہ آدھے چھلکے مین پانچ آدمی سما جاوین بعضون نے لکھا ہی کہ یہہ جو گئے تو اونھونے گھوڑے سمیت ہر ایک کو اوٹھاکے اپنی نیفہ مین اور بس لیا پھر چھوڑ دیا اونھونے کہا آپسمین کہ انکی بڑائی اور زور کا احوال چلکر اپنے لشکر مین نکہنا کہ لوگ بد دل ہوکر فرمان الہی سے عدول کرکر مصر کو پھر جاوینگے غرض وہانسے یہہ آئے اور موسیٰ اور ہارونکو حقیقت حال سے مخفی خبر کئی دو سردار تو اپنے عہد پر رہے کہ یوشع بن نون اولاد یوسف سے اور کالب بن یوفنا اولاد یہودا سے تھا اور باقی پھر گئے لشکر مین جو احوال دیکھا تھا کہدیا لوگ ہراسان ہوئے کہ ہم اونسے کیونکر لڑینگے وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مَعَكُمْ اور کہا اللہ نے تحقیق مین ساتھ تمھارے ہون فتح دینے مین دشمنونپر لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَیْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ اگر قایم رکھوتم نماز کو ساتھ شرائط اسکے کے اور دو تم زکوٰۃ مستحقونکو اور ایمان لاؤ تم ساتھ پیغمبرون میرے کے اور قوت دو اونکو اور حکم کرو اونکے بجالاؤ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا اور قرض دو تم اللہ کو قرض اچھا یعنے راہ الہی مین مال خرچ کرو لَاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اور البتہ دور کرونگا مین تم سے گناہ تمھارے اور البتہ داخل کرونگا مین تمکو بہشتونمین کہ چلتی ہین نیچے درختون اونکے نہرین فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ پس جو کوئی کافر ہووے پیچھے اس سے تم مین سے پس تحقیق گمراہ ہوا راہ سیدھی سے بنی اسرائیل نے یہہ عہد پورا نہ کیا حق تعالیٰ نے فرمایا فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّیْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ پس بسبب توڑ دینے اونکے کے عہد اپنے کو لعنت کیا ہم نے اونکو یا مسخ کیا ہمنے اونکو ذلت جزیہ کی رکھی ہمنے اوپر وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِیَةً اور کردئے ہمنے دل اونکے سخت کہ ڈرانا و معجزے دیکھنے اثر نہین کرتے یُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ بدل ڈالتے ہین کلمون کو توریت یا لغت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جگہہ اونکے سے یعنے توریت کے حکمونمین فاسد تاویلین کرتے ہین یا صفت اور کی بجائے صفت پیغمبر رکھتے ہین وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ اور بھولگئے حصے اس چیز سے کہ نصیحت کئے گئے تھے ساتھ اوسکے توریت مین متابعت پیغمبر آخر زمان سے وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰی خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ اور ہمیشہ رہیگا تو کہ خبردار ہو تو اوپر خیانت کے یہودونکے سے مگر تھوڑے اونمین سے کہ خیانت نہین کرتے جیسے عبداللہ بن سلام اور اصحاب اوسکے پس معاف کرو اونسے اگر توبہ کرین اور ایمان لاوین اور درگذر کرو ایذا اونکیسے اگر جزیہ دینا لازم پکڑین بعضونے کہا ہی کہ مطلق عفو اور صفح ساتھ آیت سیف کے منسوخ ہی اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ اور تحقیق اللہ دوست رکھتا ہی احسان کرنیوالونکو وَمِنَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓی اَخَذْنَا مِیْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ اور اون لوگونسے کہ کہتے ہین ہم نصاریٰ ہین لیا ہم نے قول اونکا جیسے یہود ونسے لیا تھا پس بھولگئے یہہ بھی حصے اوس چیز سے کہ نصیحت دئے گئے تھے انجیل مین ساتھ اوسکے کہ متابعت فارقلیطا کی کہ احمد مرسل ہین کیجیو فَاَغْرَیْنَا بَیْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ پس اوٹھائی ہمنے درمیان اونکے دشمنی ظاہر اور بغض دلمین روز قیامت تک وہ یہہ ہی کہ نصاریٰ تین فرقے ہین آپسمین ایک ایک کا دشمن اور بعضونے کہا ہی کہ یہود مین اور نصاریٰ مین عداوت ڈالی وَسَوْفَ یُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا یَصْنَعُوْنَ اور شتاب خبردار کریگا اونکو اللہ ساتھ اوس چیز کے کہ تھے وہ کرتے اور وہ خبردار کرنا وقت جزا کے ہوگا یٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا یُبَیِّنُ

لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ اے اہل کتاب کے تحقیق آیا تمہارے پاس رسول ہمارا بیان کرتا ہی واسطے تمہارے بہت اوس چیز سے کہ تھے تم چھپاتے کتاب توریت مین سے جیسے آیت رجم کی اور لغت پیغمبر کی اور کتاب انجیل مین سے جیسی بشارت حضرت عیسےٰ کے ساتھ احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور درگذرتا ہی بہت چھپی باتونسے اور تمھین خبر نہین کرتا اونکی کیونکہ کچھ دین کا کام اوسپر موقوف نہین نقل ہی کہ ایک یہودی نے حضرت سے آکر پوچھا کہ وہ کثیر کونسے ہین کہ عفو کرتے ہو تم آپنے منہہ پھر الیا جب تین بار یہہ معاملہ ہوا اور آپ کچھ غصے ہوئے اور اوسکی غرض یہہ تھی کہ غصہ کرین تا ترک عفو ظاہر ہو تو آپ کی نبوت پر یقین لاکر ایمان لایا قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ تحقیق آیا تمہارے پاس اللہ کیطرف سے نور کہ دور کرنیوالا ضلالت کا ہی اور کتاب روشن کرنیوالی اور خود روشن لکھا ہی کہ نور جناب رسالت ہین صلی اللہ علیہ وسلم اور وجہ اوس نام کی یہہ ہی کہ پہلے سب سے حق تعالیٰ نے نور آپکا پردۂ عدم سے باہر لایا پھر تمام عالم اوس نور سے ظاہر فرمایا اول ما خلق اللہ نوری وخلق الخلق من نوری اسیواسطے حقیقت محمدی حقیقۃ الحقایق ہی **بیت** اونھین سے ہی روشن زمین و زمان + زمین وزمان بلکہ نہ آسمان + نہوتے وہ تو یہان نہ ہوتا کوئی + نہ ہنستا کوئی اور نہ روتا کوئی + عدم سے کوئی دیکھتا کب وجود + اونھین کے سبب سے ہی یہہ سب نمود + اونھونکا ہی نور اول آیا ظہور + ظہور حق کیا اوّل اونکا ہی نور + امیر ہین سرور مرسلین + شہ آخرین مخر اوّلین + جناب محمد علیہ السلام + رسول مجد شفیع انام + امام جہان مقتدای رسل + قیام زمان رہنای سبل يَهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ ہدایت کرتا ہی ساتھ اوس نور کے یا کتاب کے اللہ اوس شخص کو کہ پیروی کرتا ہی رضامندی اوسکی ساتھ طلب کرنے راہون سلامتی کے عذاب سے کہ وہ راہ حق ہی کہ سیدھی جنت کو گئی ہی وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ اور نکالتا ہی اونکو اندھیرونسے کفر کے کہ شک ہی یا جہل طرف روشنی ایمانکے یا یقین کے یا علم کے ساتھ حکم اپنے کے وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اور راہ دکھاتا ہی اونکو طرف راہ سیدھی کے کہ نزدیکتر راہونکی ہی طرف حق کے لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ جو کہتے ہین تحقیق اللہ وہ ہی بیٹا مریم کا یعقوبیہ ایک فرقہ ہی نصاری کا وہ اسکا قایل ہی اور اسی قول سے اوسکا رد ظاہر ہی کہ مان مقدم ولد سے ہوتی ہی پس ولد حادث ہوا اور حادث الوہیت کے لائق نہین اور دوسری مان اکبر ہوتی اور ولد اصغر اصغر اکبر کا آلہ کیونکر ہو قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا کہہ پس کون اختیار رکھتا ہی اور منع کرتا ہی ارادہ اللہ کے سے کسی چیز کا یعنے کوئی نہین منع کرسکتا اگر چاہے اللہ یہہ کہ ہلاک کردے مسیح بیٹے مریم کے کو اور مان اوسکی کو اور اون لوگونکو جو ہیچ زمین کے ہین سارے وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا اور واسطے اللہ کے ہی بادشاہی آسمانونکی اور زمین کی اور جو کچھ درمیان اندونونکے ہی يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ پیدا کرتا ہی جو کچھ چاہتا ہی بڑی قدرت والا ہی بے اصل اور بے مادہ پیدا کرتا ہی جیسے آسمان زمین اور اصل اور مادہ سے بھی پیدا کرتا ہی جیسے درمیان کی چیزین آسمان زمین کے اور ایسے اصل سے بھی پیدا کرتا ہی کہ جنس اوسکی نہین جیسے آدم کو خاک سے اور ایسے اصل سے بھی پیدا کرتا ہی کہ جنس اوسکی ہی جیسے ولد کو والدین سے اور مرد بے زن سے بھی پیدا کرتا ہی جیسے حوّا اور زن بے مرد سے بھی پیدا کرتا ہی جیسے عیسیٰ اللہ اللہ عجب شان ہی مولا کی میرے وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ اور اللہ ہی اوپر ہر چیز کے قادر **بیت** قادر مطلق ہی وہ ہر آن مین + مالک برحق ہی وہ ہر شان مین وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ اور کہا یہود نے اور نصاری نے ہم بیٹے ہین اللہ کے اور پیارے ہین اوسکے سمجھہ لیجیے کہ توریت مین خطاب آیا تھا یا ابناء احباری یہود نے پڑھا یا ابناء ابکاری اور انجیل مین الی ربی وربکم نصاری نے پڑھا الی ابی وابا کم قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ کہہ پھر کیون عذاب کرتا ہی تم کو ساتھ گناہون تمھارے کیے دنیا مین ساتھ قتل اور قید

کے اور آخر تین ساتھ آتش دوزخ کے تمھارے ہی قول پر کہ ایام معدودات ہیں چند روز گنتی کے عذاب ہوگا پس اگر تم بیٹے ہوتے تو باپ بیٹے کو رنج نہیں دیتا اور دوست ہوتے تو دوست بھی دوست کو غم میں نہیں ڈالتا معلوم ہوا کہ تم نہ پسر ہو نہ دوست بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ بلکہ تم آدمی ہو اوس چیز سے کہ پیدا کیا اللہ نے مثل اور آدمیوں کے کہ نیکی بدی کا بدلا لیگا یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ بخشتا ہے اللہ جسے چاہتا ہے اور وہ مسلمان ہیں اور عذاب کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور وہ کافر ہیں وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا اور واسطے اللہ کے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی اور جو کچھ درمیان اونکے ہے وَاِلَیْهِ الْمَصِیْرُ اور طرف اوسکے ہے بازگشت سب کی یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا یُبَیِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْ بَشِیْرٍ وَّلَا نَذِیْرٍ اے یہود اور نصاریٰ تحقیق آیا ہے تمھارے پاس پیغمبر ہمارا بیان کرتا ہے اوسطے تمھارے راہ حق پیچھے موقوف ہوجانے پیغمبروں کے تو کہو نہ تم نہیں آیا ہمارے پاس پیغمبر کوئی خوشخبری دینے والا جنت کی اور نہ ڈرانیوالا عذاب دوزخ سے فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِیْرٌ وَّنَذِیْرٌ پس تحقیق آیا تمھارے پاس خوشخبری دینے والا اور ڈرانیوالا وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور اللہ اوپر ہر شی کے قادر ہے چاہئے پیغمبر پے در پے بھیجے جیسے کہ ایکہزار سات سو برس میں کہ درمیان موسیٰ اور عیسیٰ کے تھے ہزار پیغمبر بھیجے اور چاہے نہ بھیجے جیسے چھ سو برس میں کہ درمیان عیسیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی جمیع الانبیاء کے تھے چار پیغمبر بھیجے تین بنی اسرائیل سے اور ایک خالد بن سان عرب سے اور اس آیت میں حق تعالیٰ نے احسان جتایا اپنا بندوں پر کہ جس زمانہ میں وحی آنا رسول آسمان سے موقوف تھا ہمنے پیغمبر بھیجا بشیر اور نذیر **بیت** جہان تاریک تھا ظلمتکدہ تھا سخت کالا تھا + کہ وہ پردے سے کیا نکلا کہ سب جاگہہ اجالا تھا + وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِیْكُمْ اَنْۢبِیَآءَ اور یاد کر جب کہا موسیٰ علیہ السلام نے واسطے قوم اپنی کے اے قوم میری یاد کرو نعمت اللہ کی کو کہ خالص ہے اوپر تمھارے جو وقت کئے بیچ تمھارے پیغمبر تو کہ تمھیں ہدایت کریں اور کسی امت میں اتنے پیغمبر نہیں ہوئے جتنے تم میں اے بنی اسرائیل وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا اور کیا تمکو بادشاہ کہ فرعونیوں کو غرق کرکے مصر کی حکومت تمھیں ہوئے متخلص یا تمھیں ملک وسیع دیا کہ اوسمیں نہریں جاری ہیں مثل منازل ملوک کے یا تم مملوک فرعونیوں کے تھے تمھارے نفس کا تمھیں مالک کیا وَاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ یُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ اور دیا تمکو جو کچھ نہیں دیا کسیکو عالمونسے کہ من اور سلویٰ تمپر اتارا اور سایہ ابر کا کیا اور دریا کو پھاڑا یٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِیْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ اے قوم میری داخل ہو زمین پاک میں جو لکھی ہے اللہ نے واسطے تمھارے لوح محفوظ میں کہ تمھارے رہنے کی جگہہ ہوگی اس شرط سے کہ قوم جبارین سے جہاد کرو سمجھہ لیجئے کہ ارض مقدسہ ولایت شام ہے یا طور اور گرداگرد اوسکے ہے یا فلسطین ہے یا اور اصح یہہ ہے کہ اریحا اور ایلیا ہے کہ الحال زمین بیت المقدس کی ہے سمجھہ لیجئے کہ بنی اسرائیل نے طایفے کا احوال سنکر بہت دہشت کھائی تھی کہنے لگے کہ اگر ہمارا کوئی سرگروہ ہو تو مصر کو پھر جاویں حضرت موسیٰ نے فرمایا وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِیْنَ اور مت پھر جاؤ اوپر پیٹھ اپنے کے پس پلٹ جاؤ گے ٹوٹا پانیوالے دنیا میں جہاد کے ثواب سے اور آخر تین دیدار حضرت وہاب سے قَالُوْا یٰمُوْسٰۤى اِنَّ فِیْهَا قَوْمًا جَبَّارِیْنَ کہا اونھوں نے اے موسیٰ تحقیق بیچ زمین مقدسہ کے قوم ہے سرکش زبردست اوسکا ہمسے مقابلہ نہ ہوسکیگا وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى یَخْرُجُوْا مِنْهَا اور تحقیق ہم ہرگز نہ جاوینگے اوس زمین میں لڑنے کو یہانتک کہ نکلجاویں وہ وہانسے فَاِنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ پس اگر نکلیں وہ اوس سے پس تحقیق ہم داخل ہونیوالے ہیں اوسمیں قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَیْهِمُ الْبَابَ کہا بنی اسرائیل کو دو مردوں نے اون لوگوں سے کہ ڈرتے تھے خدا سے انعام کیا تھا اللہ نے اوپر اونکے وہ یوشع اور کالب تھے کہ داخل ہو تم اوپر جبارونکے دروازے قریہ کے سے اونکے ناگہان اور اونکو گلیوں میں گھیر لو صحرا میں نہ نکلنے دو فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ پس جب داخل ہوئے تم اسطرح سے کہ ہم نے بتادیا پس تحقیق کہ تمھیں غالب ہو

سر۸ کیونکر

کیونکہ انکے قد بڑے ہین اور دل چھوٹے **بیت** تن چند نامرد و بیدل ہین وہ + بدل ناقص اور قد مین کامل ہین وہ + سمجھ لیجیے
کہ یوشع اور کالب نے الہام الہی سے بنی اسرائیل کو یہہ بات کہی ہوگی یا حضرت موسیٰ سے دریافت کرکر کہا اللہ اعلم وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اور اوپر اللہ کے توکل کرو اس لڑائی مین اگر ہو تم ایمان والے وعدۂ حق پر قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ
اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ کہا اونھونے ایموسیٰ ہم ہرگز نہ داخل ہونگے اس ولایت
مین جبتک کہ رہینگے وہ جبتک اوسکے تو دو آدمیونکی بات مانتا ہی اور ہمارے دس کی نہین مانتا ہی پس جا تو اور پروردگار تیرا پس لڑو
تم دونون تحقیق ہم ہین یہان بیٹھے یا مراد رب سے ہارون ہی کیونکہ رب کے معنے سید کے ہین ہارون حضرت موسیٰ سے عمر مین بڑے تھے
اسواسطے رب کہا اور لفظ قاتلا سے بھی یہی معنی معلوم ہوتی ہین قَالَ رَبِّ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِيْ وَاَخِيْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ
الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ کہا موسیٰ نے ای پروردگار میرے مین نہین مالک ہون مگر جان اپنے کا اور بھائی اپنے کا پس جدائی ڈال ۱۱
درمیان ہمارے اور درمیان اوس قوم فاسقونکے کہ تیرے فرمان سے نکلے ہین قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً
کہا اللہ نے پس تحقیق زمین مقدسہ حرام کی گئی ہی اوپر اونکے کہ اسمین نجاوین اور نہ مالک ہون وہانکے بسبب نافرمانی کے چالیس برس تک
يَتِيْهُوْنَ فِي الْاَرْضِ سرگردان پھرینگے بیچ زمین کے چھ فرسخ کے جنگل مین پس قوم موسیٰ کی چالیس برس اوسی چھ کوس مین سرگردان رہی
صبح کو کوچ کرتے تھے شام کو وہین آاُترتے تھے جہان سے چلتے تھے بعد چالیس برس کے جو بنی اسرائیل باقی رہگئے تھے اونکو لیکر حضرت
موسیٰ نے اریحا فتح کیا پھر وہان رہے لیکن اصح یہہ ہی کہ حضرت موسیٰ اور ہارون نے اوسی جنگل مین وفات پائی اور بہت بنی اسرائیل بھی
وہین موئے اولاد اونکی جوان ہوئی اللہ تعالیٰ نے حضرت یوشع کو پیغمبر کیا سب نے اون سے بیعت کی وہ گئے اور ولایت ایلیا اور اریحا
کی جاکر فتح کی اور جبارونکو مارا حدیث مین ہی کہ حضرت موسیٰ نے اپنی قوم کو بددعا کی حکم ہوا کہ چالیس برس تباہی مین سرگردان رہینگے
حضرت موسیٰ پشیمان ہوئے خطاب آیا فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ پس مت غم کھا اوپر قوم فاسقونکے اور تبیان مین ہی کہ
خطاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی کہ قوم موسیٰ کی سرگردانی پر غم مت کھا کہ بسبب فسق کے ملعون موسیٰ کے تھے وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ
ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ اور پڑھ اوپر اہل کتاب کے خبر دو بیٹونکی کہ اونکے صلب سے تھے ہابیل اور قابیل ساتھ حق کے اور قصہ اوسکا مختصر
یہہ ہی کہ حضرت حوا کے ہر بار بیٹا اور بیٹی توام پیدا ہوتے تھے جب جوان ہوتے تھے تو حضرت آدم ایکبار کا بیٹا دوسرے بار کی بیٹی لیکر
نکاح کرکر دیتے تھے اقلیما قابیل کے ساتھ پیدا ہوئی تھی اور لیوذا ہابیل کے ساتھ حضرت آدم موافق اپنی شریعت کے اقلیما کا ہابیل کے
ساتھ نکاح کرنے لگے اور لیوذا کا قابیل کے ساتھ قابیل نے یہہ حکم نمانا کہ میری بہن جو رحم مین میرے ساتھ رہی وہ بہت خوبصورت ہی
مین ہابیل کو نہین دینے کا وہ میرے ہی پاس رہے تو بہتر ہی حضرت آدم نے فرمایا کہ حکم الہی یون ہی میرا اختیار نہین قابیل
نے کہا کہ تم ہابیل کو بہت چاہتے ہو مجھ سے کہ اوسے خوبصورت دیتے ہو اور مجھے بدشکل حضرت آدم نے کہا کہ اگر میری بات تو باور
نہین رکھتا تو تم دونون قربانی کرو جنکی قربانی مقبول ہو وہ اقلیما کو لے وہ خبر حق تعالیٰ نے دی کہ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا جسوقت نیاز لائے
دونون کچھ نیاز ہابیل نے ایک اچھی گوسفند لاکر پہاڑ پر کھڑے کی اس نیت سے کہ اگر میری قربانی مقبول ہو تو اقلیما کو مین
نکاح مین لاؤن اور قابیل نے دستہ ضعیف کم دانہ گندم کا وہین لاکر دھرا باین نیت کہ میری نیاز قبول ہو اور نہین تو مین اپنی بہن
پھوڑونگا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا پس قبول کی گئی قربانی ایک کی اندونون مین سے کہ ہابیل تھا اسطرح کہ آتش بے دود آسمان
سے اُترکر اوسکے گوسفند کو کھا گئی وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ اور نہ قبول کی گئی دوسرے کی کہ قابیل تھا آگ اُسکے پاس سے گذری اور نکھایا
قابیل نے آتش غضب سے جلکر کہا قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ البتہ مارڈالونگا مین تجھکو کیون تیری قربانی مقبول ہوئی اور میری
مردود قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ کہا ہابیل نے سوا اوسکے نہین کہ قبول کرتا ہی اللہ پرہیزگارونسے کہ قربانی مین نیت

خالص رکھتے ہین لَئِنْ بَسَطْتَّ اِلَیَّ یَدَکَ لِتَقْتُلَنِیْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ یَّدِیَ اِلَیْکَ لِاَقْتُلَکَ اگر دراز کریگا تو طرف میرے ہاتھ اپنا تو کہ مارڈالے مجھکو نہین مین دراز کرنیوالا ہاتھ اپنا طرف تیرے تو کہ مارڈالون مین تجھکو اِنِّیْٓ اَخَافُ اللّٰہَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ تحقیق مین ڈرتا ہون اللہ پروردگار عالمونکے سے باوجود اوسکے کہ ہابیل قوی تھا قابیل سے لیکن اللہ سے ڈرکر قتل ہونے پر راضی ہوگیا اور ہابیل نے کہا اِنِّیْٓ اُرِیْدُ اَنْ تَبُوْٓءَ بِاِثْمِیْ وَاِثْمِکَ فَتَکُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ تحقیق مین ارادہ کرتا ہون یہہ کہ پھر جاوے تو ساتھ عذاب گناہ قتل میرے کے اور ساتھ بدلے گناہ تیرے کے سبب رد قربانی کے ہوا اور یہہ ارادہ ہابیل سے موافق حکم خدا کے تھا پس ہوجاوے تو ان دو گناہونکے سبب رہنے والون دوزخ کے سے وَذٰلِکَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ اور یہی ہے سزا ظالمون کی کہ ناحق قتل کرتے ہین فَطَوَّعَتْ لَہٗ نَفْسُہٗ قَتْلَ اَخِیْہِ پس رغبت دلائی قابیل کو نفس اوسکے نے بیچ مارڈالنے بھائی اپنے کے اور نہین جانتا تھا کہ کیونکر مارون ابلیس آدمی کی شکل بنکر ظاہر ہوا ایک مرغ ہاتھ مین لئے ہوئے پس سر اوس مرغ کا ایک پتھر پر رکھا اور دوسرا پتھر اوپر مارا وہ کچل کر مرگیا قابیل نے دیکھا جب رات ہوئی اور ہابیل سوگیا تو سر اوسکا ایک پتھر پر رکھا فَقَتَلَہٗ پس مارڈالا اوسکو دوسرا پتھر اوسکے سر پر مار کر فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ پس ہوگیا ٹوٹا پانیوالونسے دنیا مین اسطرح کہ جبتک جیا مردود رہا اور آخرت مین ظاہر ہے کہ آدھا عذاب اہل دوزخ کا اکیلے اوسکو ہوگا پھر قابیل حیران تھا کہ کیا کرون چالیسدن اپنی پشت پر لئے پھرا اور ابن عباس نے کہا ہے کہ ایک برس تک اوٹھائے پھرا درندے پرندے غلبہ کرتے تھے ہر وقت لاش کو ہابیل کی گرادیتے تھے پھر یہہ اوٹھا لیتا تھا جب بہت تنگ آیا فَبَعَثَ اللّٰہُ غُرَابًا یَّبْحَثُ فِی الْاَرْضِ لِیُرِیَہٗ کَیْفَ یُوَارِیْ سَوْاَۃَ اَخِیْہِ پس بھیجا اللہ نے ایک کوے کو کہ کریدتا تھا بیچ زمین کے چونچ سے اور پانون سے اور بالونسے تاکہ گڑھا ہوگیا اور وہ کیون کریدتا تھا تو کہ دکھا دیوے قابیل کو کہ کیونکر ڈھانپ دے لاش بھائی اپنے کی لکھا ہے کہ کوے نے گڑھا کیا اور ایک کوے مردہ کو لاکر اوسمین دھر پھر اوپر سے خاک ڈالدی کہ وہ چھپ گیا قَالَ یٰوَیْلَتٰٓی اَعَجَزْتُ اَنْ اَکُوْنَ مِثْلَ ھٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِیَ سَوْاَۃَ اَخِیْ کہا قابیل نے اے وائے ہے مجھکو کیا تھا ہو سکا مجھ سے یہہ کہ ہونمین اس عمل مانند اس کوے کے پس ڈھانپ دون مین لاش بھائی کی گڑھا کھود کر گاڑدی فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِیْنَ پس ہوگیا پشیمانونسے کیونکہ ایک برس اوسکو اوٹھائے لیا پھرا یا اسواسطے کہ پشیمان ہوا کہ مان باپ اوس سے بیزار ہوئے اور تمام بدن اوسکا سیاہ ہوگیا اور آواز غیب سے سنتا تھا کہ کن خائفا ابدًا پھر قابیل جسکو دیکھتا تھا ڈرتا تھا کہ مارنڈالے آخر اپنے اندھے بیٹے کے ہاتھ سے مارا گیا مِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ پس بسبب اوس قتل کے کَتَبْنَا عَلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اَنَّہٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ لکھا ہمنے اور حکم کیا اوپر بنی اسرائیل کے یہہ کہ جو کوئی مارڈالے کسی آدمی کو بغیر بدلے کہ اوسنے کسیکو مارڈالا ہو یا بغیر فساد کے بیچ زمین کے جیسی راہ لوٹنا ہی یا مرتد ہونا ہی یا زنا کرنا ہی بشرطیکہ احصان فَکَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا پس گویا کہ مارڈالا لوگون سب کو کیونکہ قتل ایک کا اور سبکا غضب خدا مین برابر ہے یا اس جہت سے ہے ہتک کی حرمت قتل کی وَمَنْ اَحْیَاھَا فَکَاَنَّمَآ اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا اور جسنے جلایا اوسکو یعنے سبب جلانیکا ہوا کسیکے جیسا قصاص معاف کردیا یا کوئی کسیکو قتل کرتا تھا اوسنے چھڑا دیا پس گویا کہ جلادیا اوسنے لوگون سبکو غرض اس کلام سے ڈرانا ہی کہ قتل سے بچو اور رغبت دلانا ہی کہ حمایت لوگون کی کرو وَلَقَدْ جَآءَتْھُمْ رُسُلُنَا بِالْبَیِّنٰتِ اور تحقیق آئے ہین بنی اسرائیل کے پاس رسول ہمارے ساتھ معجزون روشن کے یا آیتون ظاہر کے ثُمَّ اِنَّ کَثِیْرًا مِّنْھُمْ بَعْدَ ذٰلِکَ فِی الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ پھر تحقیق بہت انہین سے پیچھے پہنچے رسولونکے اور اوتارنے آیتونکے بیچ زمین کے حد سے نکلجانیوالے ہین اور امر اور نواہی الٰہی مین لکھا ہے کہ چھٹے برس ہجرت سے کچھ لوگ مزینہ آکر اسلام لائے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین رہے ہوا مدینہ کی اونکو ناموافق آئی بیمار ہوگئے حضرت نے دودھ اونٹون کا پلوایا وہ اچھے ہوگئے صحکو پندرہ اونٹ حضرت کے لیکر اپنے قبیلے کی طرف چلے یسار حضرت کا غلام تھا کئی آدمی کو لیکر اونکے پیچھے گیا راہ مین ملکر لڑائی ہوئی آخر یسار کو اونھونے پکڑ کر ہاتھ پانون کاٹے چشم

اور زبان مین کانٹے چھبوئے اور شہید کیا حضرت نے سنکر کہ زبن جابر کو بیس سوار ساتھ کرکے بھیجا اُن سبکو وہ پکڑلایا باندھکر یہہ آیت اُتری اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا سوا اوسکے نہین کہ سزا اون لوگونکی کہ لڑتے ہین دوستان خدا سے اور رسول اوسکے سے اور دوڑتے ہین بیچ زمین کے فساد کو کہ لوٹتے ہین اور مارتے ہین اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا یہہ کہ خوب قتل کئے جاوین اگر کسیکو اونھونے قتل کیا ہو اور مال نہ لیا ہو اَوْ یُصَلَّبُوْٓا یا سولی دئے جاوین اگر کسیکو قتل کیا ہو اور مال لیا ہو اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْھِمْ وَاَرْجُلُھُمْ مِّنْ خِلَافٍ یا کاٹے جاوین ہاتھ اونکے اور پانون اونکے مخالف طرف سے یعنے دست راست اور پائے چپ اگر مال لیا ہو اور قتل نہ کیا ہو اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ یا کھولے جاوین زمین سے یعنے قید رکھے جاوین کہ اونسے اور مسلمانون کو ضرر نہ پہنچے اگر قتل اور غارت نہ کیا ہو پس پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کہ دست و پا اونکے قطع کرکے سلائیان آنکھون مین کھینچکر سولی پر چڑھادیا ذٰلِکَ لَھُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا یہہ حدین جو مذکور ہوئین واسطے اونکے رسوائی ہی وَلَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ اور واسطے اونکے بیچ آخرت کے عذاب ہی بڑا کہ گناہ کیا ہی اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَیْھِمْ مگر جن لوگونے کہ توبہ کی پہلے اس سے کہ قدرت پاؤ تم اوپر اونکے اگر لڑنیوالا مشرک ہی اور توبہ کی اسلام لاکر خواہ پہلے قدرت کے خواہ بعد سب حدین جو مذکور ہین اوس سے ساقط ہوگئین نہ اوسے مارینگے اور نہ مال چھینینگے اور اگر مسلمان ہی اور پہلے قدرت پانیسے اوسپر توبہ کی تو مالک بن انس کہتے ہین کہ اوس سے سب حدین ساقط ہوگئین کچھ اوسکو نہ کہینگے مگر کسیکا مال جو بعینہ اوسکے پاس ہوگا تو صاحب مالکو دلوادینگے اور جو کسیکو مارا ہوگا تو وارث مقتول کے خون کا دعوی کرینگے اور امام شافعی کے نزدیک قبل قدرت پانیکے اوپر اوسکے توبہ سے اللہ کے حدود ساقط ہوجاتے ہین اور آدمیونکے حق نہین ساقط ہوتے فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ پس جانو تحقیق اللہ بخشنے والا گناہون کا ہی ساتھ توبہ کے مہربان ہی توبہ کرنیوالونپر یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ اے لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے اور ڈھونڈھو طرف اوسکے وسیلہ کہ جسسے تم مقرب درگاہ الہی ہو سمجھہ لیجئے کہ وسیلہ قرب الہی کا بجالانا اوامر اور نواہی کا ہی لطائف قشیری مین لکھا ہی کہ وسیلہ تجرید اعمال ہی ریا سے اور تفرید احوال ہی عجب سے اور تخلیص انفاس ہی طلب حظوظ سے کشف الاسرار مین ہی کہ وسیلہ عابدونکا ساتھہ فضایل کے اور عالمونکا ساتھہ دلائل کے اور عارفونکا ساتھہ ترک وسایل کے ہی عابد توسل پکڑتا ہی ساتھہ معاملہ کے اور عالم ساتھہ مکاشفے کے اور عارف ساتھہ معائنے کے عابد فکر اس آیت مین کرتا ہی الذین یذکرون اللہ قیاما و قعودا عالم نظر اس آیت پر رکھتا ہی اولم ینظروا فی ملکوت السموات والارض عارف عمل اس آیت پر کرتا ہی قل اللہ ثم ذرہم ندیم بارے خواجہ عبداللہ انصاری نے کہا الہی وسیلہ طرف تیرے بھی توئی ہی **بیت** گر کسینے طلب سے پایا تجھے + پائی مین نے طلب بھی ہی تجھہ سے وَجَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ اور محنت کرو اور جہاد کرو بیچ راہ اوسکے اعدا ظاہر اور باطن سے لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ تو کہ تم چھٹکارا پاؤ بسبب ان اعمال کے **نثر** سوچ اسی رافت کلام کردگار + یعنے فرمائین ہین چیزین اوسنے چار + رستگاری حقیقی انہین ہی + ترک ان چارونسے متکرکوئی شی + اوّل ایمان ہی کہ دیتا ہی نجات + شرک سے اور کفر سے اسی نیکذات + دوسری تقوے جو عصیانسے بچا + مرضی اللہ دیتا ہی دکھا + تیسری ہی جو وسیلے کی طلب + اسمین رکھا اوسنے ہی سر عجب + یعنے کل ناسوت کو کر کر فنا عالم لاہوت مین ہوجئے بقا + چوتھی فرمایا جہاد نفس کو + یعنے تو اپنی انانیت کو کھو + نفی کر اپنے وجود اور ذات کو + حق کو ثابت سوچ تو اسبات کو + جب رہا حق اور نہ تو تب ہی مزا + درمیان سے صاف پردہ اوٹھہ گیا + دیکھکر پھر وا چھڑے دیدار یار + ہوگیا دونون جہان مین رستگار + رایے ومرئی ودویت پھر ہی ایک + جز خدا کوئی نہین ایمر دنیک + اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَھُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَّمِثْلَہٗ مَعَہٗ تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے بتونکی پوجا کرکے اور گوسالہ کی پرستش کرکے اگر ہو واسطے اونکے جو بیچ زمین کے سب مال و متاع اور مانند اوسکے ساتھہ اوسکے یعنے جتنا زمین کے سب مال متاع اور مانند اوسکے ساتھہ اوسکے یعنے جتنا زمین مین ہی

اتنا ہی اور بھی ہو تو فدا دے جس لیفتدوا بہ من عذاب یوم القیمۃ تو کہ بدلا دیوین اپنے نفس کا ساتھ اوسکے عذاب دن قیامت
کے سے ما تقبل منہم نہ قبول کیا جاویگا اونسے ولہم عذاب الیم اور واسطے اونکے ہی قیامت کو عذاب درد دینے والا یریدون ان
یخرجوا من النار وما ہم بخارجین منہا ارادہ کرینگے یہہ کہ نکلجاوین آگ سے اور نہین وہ نکلنے والے اس سے ولہم عذاب مقیم
اور واسطے اونکے ہی عذاب ہمیشہ کہ دور نہوگا والسارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیہما اور چور مرد اور چور عورتین پس کاٹو ہاتھ ان
دونونکے سمجھ لیجئے کہ دس درم کی قدر اگر چرایا ہوا امام اعظم کے نزدیک اور ربع دینار امام شافعی کے نزدیک اور تین درم امام مالک
کے نزدیک اور زیادہ اوس سے جو ہو لیکن اس سے کم پر ہاتھ کاٹنا نہین جزاء بما کسبا سزا ہی بدلے اوسکے کہ جو کمایا اُنہ دونون
نے کہ مال مومن مین ترک حرمت کی نکالا من اللہ عبرت ہی خدا کی طرف سے کہ پھر ایسا کام نہ کرین واللہ عزیز حکیم اور اللہ غالب
ہی اپنے حکم مین حکمت جاننا ہی جسمین کہ حکم کرتا ہی فمن تاب من بعد ظلمہ واصلح پس جو کوئی توبہ کرے پیچھے ظلم اپنے کے یعنے
چوری سے اور صلاح مین لاوے کام اپنے کو جسکا مال لیا ہوا وسے راضی کرے اور آگے کو پھر نہ چھوڑ دے فان اللہ یتوب علیہ
پس تحقیق اللہ قبول کرتا ہی توبہ اوسکی لیکن قطع ید ساقط نہین ہوتا ان اللہ غفور رحیم تحقیق اللہ بخشنے والا اونکے گناہ کا ہی
مہربان ہی اوپر اوسکے کہ قیامت کو رسوا نکریگا الم تعلم ان اللہ لہ ملک السموات والارض کیا نہین جانا تو نے یہہ خطاب
اپنے حضرت کو ہی اور مراد امت ہی یہہ کہ اللہ واسطے اوسکے ہی ملک آسمانونکا اور زمین کا یعذب من یشاء ویغفر لمن یشاء
عذاب کرتا ہی جسے چاہتا ہی جیسے چور کا ہاتھ کاٹنا ہی اور بخشتا ہی جسے چاہتا ہی جیسے چور کو بعد توبہ کے واللہ علی کل شیء
قدیر اور اللہ اوپر ہر چیز کے قادر ہی چاہے عذاب کرے چاہے بخشے یا ایہا الرسول اے رسول یہہ بڑائی کا خطاب ہی کہ یاد
فرمایا اللہ نے ساتھ لقب کے اور انبیاؤنکو ساتھ نام کے ذکر کیا ہی جیسے یا آدم اہبط یا نوح اہبط یا ابراہیم اعرض عن ہذا یا موسے
انی اصطفیتک یا عیسے ابن مریم واذکر نعمتی اور ہمارے پیغمبر کی نوبت جب خطاب کی ہوئی فرمایا یا ایہا النبی اور یا ایہا الرسول
لا یحزنک الذین یسارعون فی الکفر من الذین قالوا امنا بافواہہم ولم تؤمن قلوبہم نہ غمگین کرین تجھ کو وہ لوگ
کہ بسبب عناد کے جلدی کرتے ہین اور ڈالتے ہین اپنے آپ کو بیچ کفر کے اون لوگونمین سے کہ کہتے ہین کہ ایمان لائے ہم اور یہہ کہنا
ہی ساتھ منہون اونکیے اور نہین ایمان لائے دل اونکے مراد اس سے منافق ہین ومن الذین ہادوا سماعون للکذب
اور اون لوگونسے کہ یہودی ہوئے سننے والے ہین قول تیرے کو واسطے جھوٹ کے سمجھ لیجئے کہ یہود کا دستور تھا کہ حضرت کا کلام سنکر باہر
نکلکر کہتے تھے کہ ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ سنا اور حال آنکہ وہ نہ سنا ہوتا تھا جھوٹ کہتے تھے اور وہ یہود مدینے کے تھے
سماعون لقوم آخرین لم یاتوک سننے والے ہین واسطے اوس قوم دوسری کے کہ نہین آئے تیرے پاس مراد اس سے یہود خیبر
کے ہین کہ یہود مدینے کے اونکو خبر پہنچاتے تھے سبب نزول اس آیت کا یہہ ہی کہ خیبر کے اشراف مین ایک مرد اور زن سے زنا ہوا دونو
محصن تھے یعنے مرد بھی بیاہا تھا زن رکھتا تھا اور عورت بھی بیاہی تھی خاوند رکھتی تھی اور حداونکی توریت مین رجم تھا یہود نے وہان
کے کہا کہ کتاب مین اوس شخص کے کہ ثیب مین پیدا ہوا ہی اگر تا زیانے ہون تو قبول کرو اور رجم سے اونکو چھڑاؤ کہ اشراف ہین
آخر کئی یہود اونمدونون کو لیکر مدینے مین آئے مدینے کے یہودونے حضرت سے کہا کہ حد محصن کے زنا کی کیا ہی آپنے فرمایا کہ تم
مانو تو کہون اونھون نے کہا ہمین قبول ہی اسیوقت جبرئیل حکم رجم کا لائے آپنے فرمایا رجم کرو اونھون نے نہ مانا اور کہا توریت
مین چالیس تازیانے سیاہ کرکر مارتے ہین کہ پشت سیاہ ہوجائے اور منہہ سیاہ کرکر اُلٹا گدھے پر سوار کرکر گرد شہر کے پھرانا ہی جبرئیل
نے حضرت کو کہا کہ یہہ جھوٹ کہتے ہین ابن صوریا توریت کا عالم ہی اوسکو بلا کر پوچھ لو رجم ہی حضرت نے فرمایا کہ فدک مین جوان
ہی سادہ روی سفید پوست یک چشم ابن صوریا نام یہود نے کہا ہان ہی وہ بڑا عالم توریت کا ہی آپنے فرمایا اوسے بلاؤ وہ

کہا ہے سو مانو یہود نے کہا اچھا ابن صوریا کو بلایا حضرت نے فرمایا تو ہی ہے ابن صوریا اوسنے کہا ہاں آپنے کہا قسم ہے تجھے
اوس خدا کی کہ جسنے توریت موسیٰ پر نازل کی اور دریا پھاڑا اور تمکو فرعون سے نجات دی اور من وسلویٰ نازل کیا تمھاری کتاب
مین حد زانی محصن کی رجم ہے یا نہین اوسنے کہا کہ مین ڈرتا ہون کہ توریت مجھے نہ جلاوے اگر جھوٹ کہون اور تغیر دون نہین
تو اقرار کرتا مین بھلا تم تو کہو تمھارے یہان کیا ہے آپنے فرمایا رجم اگر چار شخص گواہی دین زنا پر محصن اور محصنہ کے ابن صوریا نے
کہا کہ ہمارے توریت مین بھی یہی حکم ہے لیکن علما ہمارے ملاحظے سے اشراف کے زنا یا نون پر حکم دیتے ہین پھر حضرت نے فرمایا کہ دونو کو
رجم کرو نزدیک مسجد کے دروازے پر رجم کیا اللہ تعالیٰ نے اونکا احوال بیان فرمایا کہ یُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ مِنْ بَعْدِ مَوَاضِعِهِ بدلڈالتے ہین
کلمونکو جنمین رجم ہے پیچھے اوس سے کہ اللہ نے وضع کیا اونکو بیچ جگہہ اونکے اور عوض اوسکے جلد و تجمیم لکھدیتے ہین يَقُولُونَ إِنْ
أُوتِيتُمْ هَٰذَا فَخُذُوهُ وَإِنْ لَمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوا کہتے ہین یہود خیبر کے اگر دئے جاؤ تم یہہ حکم محرف یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو جلد
کا حکم کرین پس لیلو اوسکو اور قبول کرو اور اگر نہ دئے جاؤ تم یہہ حکم اور رجم کا حکم کرین پس نہ پچھو اور قبول مت کرو وَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ فِتْنَتَهُ
فَلَنْ تَمْلِكَ لَهُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا اور جس شخصکا ارادہ کرے اللہ گمراہ کرنا یا فضیحت کرنا یا ہلاک کرنا اوسکا پس ہرگز نہ مالک ہوگا تو
واسطے اوسکے اللہ کیطرف سے کچھ چیز کا کہ دور کرے اوس فتنے کو أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَمْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يُطَهِّرَ قُلُوبَهُمْ یہہ لوگ وہ ہین کہ
بیچ ازل کے نہین ارادہ کیا اللہ نے یہہ کہ پاک کرے کفر سے دلون اونکے کو لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ واسطے اونکے بیچ دنیا کے رسوائی
ہے وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ اور واسطے اونکے بیچ آخرت کے عذاب ہے بڑا کہ ہمیشہ دوزخمین رہینگے سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ
أَكَّالُونَ لِلسُّحْتِ یہود بہت سننے والے ہین جھوٹ کو بہت کھانیوالے ہین حرام کو رشوت کی راہ سے حکم پھرا نہین فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ
بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ پس اگر آوین محکمے مین تیرے پاس پس حکم کر درمیان اونکے یا منہہ پھیر لے اونسے اس آیت مین حقتعالیٰ نے
اختیار دیا حضرت کو حکم کرنے نکرنیمین وَإِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَضُرُّوكَ شَيْئًا اور اگر منہہ پھیرے تو اونسے پس ہرگز نہ ضرر پہنچاوینگے تجکو
کچھہ وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ اور اگر حکم کرے تو پس حکم کر درمیان اونکے ساتھہ انصاف کے إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ
تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے انصاف کرنیوالونکو وَكَيْفَ يُحَكِّمُونَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرَاةُ فِيهَا حُكْمُ اللَّهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ
اور کیونکر حکم کرین تجھکو اور حال یہہ ہے کہ پاس اونکے توریت ہے بیچ اوسکے حکم ہے اللہ کا ساتھہ رجم کے پھر پھر جاتے ہین پیچھے اوس کے
کہ تو حکم کرتا ہے موافق کتاب اونکے وَمَا أُولَٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ اور نہین یہہ لوگ ایمان لانیوالے اپنی کتاب پر یا تیرے حکم پر إِنَّا أَنْزَلْنَا
التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ تحقیق ہمنے اوتاری توریت بیچ اوسکے ہدایت ہے طرف حق کے اور روشنائی ہے کہ شبہ کے اندھیرے کو
دور کرے يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا حکم کرتے تھے ساتھہ اوسکے پیغمبر بنی اسرائیل کے وہ جو مطیع تھے خدا کے لِلَّذِينَ هَادُوا
وَالرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ اور واسطے اون لوگونکے کہ یہودی ہوئے اور حکم کرتے ہین خدا کے لوگ اور عالم
زاہد ساتھہ اوس چیز کے کہ امر کئے گئے تھے محافظت کا کتاب اللہ کے سے کہ توریت ہے یعنے نگاہ رکھنے کا توریت کے تغیر تبدل سے
وَكَانُوا عَلَيْهِ شُهَدَاءَ اور تھے اوپر کتاب کے گواہ کہ بیان اوسکا بیچ کرین جیسے ابن صوریا فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ پس مت
ڈرو لوگونسے حق بات کہنے مین اور ڈرو مجھہ سے حکم حق مت چھپاؤ وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا اور مت مول لو بدلے حکمون
اور آیتون ہمارے کے مول تھوڑا کہ مال رشوت ہے وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ اور جو کوئی نہ حکم کرے ساتھہ اس
چیز کے کہ نازل کی اللہ نے پس یہہ لوگ وہی ہین کافر یہہ یہود کو فرمایا کہ توریت مین کچھہ لکھا ہے حکم کچھہ کرتے ہین وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ
فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ اور لکھا ہمنے اوپر بنی اسرائیل کے بیچ توریت کے یہہ کہ ایک جان مارین بدلے ایک جان کے اور بنی نضیر اللہ
کے حکم کے خلاف عوض ایک تن کے دو تن بنی قریظہ کے مارتے ہین وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ

ع

بالسن والجروح قصاص اور آنکھ بدلے آنکھ کے اور ناک بدلے ناک کے اور کان بدلے کانکے اور دانت بدلے دانت کے اور زخمونکا
بدلا ہی فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ پس جو کوئی خیرات کردے ساتھ قصاص کے یعنے معاف کردے پس وہ کفارت ہی
واسطے گناہون اوسکیے وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ اور جو کوئی نہ حکم کرے ساتھ اوس چیز کے کہ نازل کی
اللہ نے وہ یہود ہین کہ عوض مین ایک کے دو کو مارتے ہین پس یہہ لوگ وہی ہین ظالم وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ اور پیچھے بھیجا ہمنے اوپر نشانیون پیغمبرونکے عیسے ابن مریم کو درانحال کہ سچا کرنیوالا تھا اوس
چیز کو جو اوسکے آگے تھی توریت سے وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ اور دی ہمنے اوسکو انجیل بیچ اوسکے ہدایت طرف توحید
کے اور روشنی راہ حق کی ہی وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ اور سچا کرنیوالی ہی انجیل
اصولِ دین مین اوس چیز کو جو آگے اوسکے تھی توریت سے اور ہدایت اور نصیحت واسطے پرہیزگارونکے وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ
بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ اور چاہیے کہ حکم کرین انجیل والے عالم ساتھ اس چیز کے کہ نازل کی ہی اللہ نے بیچ اوسکے مراد اس سے وہ حکم ہین
کہ اوسمین کہ منسوخ نہین ہوئے تھے وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ اور جو کوئی نہ حکم کرے ساتھ اس چیز کے کہ
نازل کی اللہ نے مانند یہود کے کہ حکم انجیل سے عدول کرتے تھے پس یہہ لوگ وہی ہین فاسق کہ حکم خدا سے یا ایمان سے انکار کرتے ہین
وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ اور نازل کی ہمنے طرف تیرے کتاب یعنی قرآن
ساتھ حق کے درانحال کہ سچا کرنے والی ہی اوس چیز کو کہ آگے اوسکے ہی جنس کتب منزلہ سے اور نگہبان اوپر اوس کتب کے کہ جو کوئی
اون کتابونمین سے تغیر دے قرآن مین معلوم ہوجاتا ہی یا گواہ صحت پر اُنکے فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ پس حکم کر درمیان اہل
کتاب کے ساتھ اوس چیز کے کہ نازل کی اللہ نے رجم اور تسویہ سے بیچ قصاص کے یہہ آیت ناسخ ہی حکم تخییر کو کہ پہلی آیت مین گذرا
وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ اور مت پیروی کر خواہشون اونکی ہرگز اوس چیز سے کہ آئی ہی تیرے پاس حق سے
لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا واسطے ہر ایک فرقے کے کیا ہم نے تم مین سے دین اور راہ کہ نص قرآن اور حدیث نبی آخرالزمان
سے ثابت ہی وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ اور اگر چاہتا اللہ البتہ کرتا تمکو امت ایک اور
لیکن تو کہ آزماوے تمکو بیچ اوس چیز کے کہ آئی ہی تمھارے پاس شریعتون مختلفہ سے مناسب ہر زمانیکے کہ ماننے والا ظاہر ہوجاوے
فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ پس دوڑکر لو بھلائیونسے کہ اتباع شرایع ہی اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ
طرف خدا کے ہی پھر جانا تمھارا سبکا پس خبر دیگا تمکو وقت جزا دینے کے ساتھ اوس چیز کے کہ تھے تم بیچ اوسکے اختلاف کرتے دین کے
کا مومنین وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اور یہہ کہ حکم کر تو درمیان اُنکے ساتھ اوس چیز کے کہ نازل کی اللہ نے سبب نزول اوسکا
یہہ ہی کہ علماے یہود نے آپسمین مشورہ کیا کہ حضرتکو چلکر کچھ فریب دین کہ شاید اپنی راہ سے پھر جاوین پھر آپکے پاس آکر کہا کہ ہم بڑے
اشراف ہین جو ہم ایمان لائے تو اور سب یہودی ایمان لے آوینگے ہم مین اور قوم مین کچھ قصہ خون اور مال کا ہی اگر تم حکم موافق رضا
ہمارے کرو تو ہم رسالت تمھاری مانتے ہین حق تعالی نے حضرت کو اون کی بات قبول کرنیسے منع فرمایا اور کہا کہ حکم کر ساتھ اوس چیز
کے کہ نازل کی اللہ نے وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ اور مت پیروی کر خواہشون
اونکی اور ڈراو اونسے یہہ کہ ٹھکا دیوین تجھ کو بعضے اوس چیز سے کہ نازل کی اللہ نے طرف تیرے فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ
اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ پس اگر پھر جاوین حکم اللہ کے سے پس جان تو یہہ کہ ارادہ کرتا ہی اللہ یہہ کہ پکڑے اونکو ساتھ بعضے
گناہون اونکے کہ دنیا مین اور باقی کے عقبی مین وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ اور تحقیق بہت یہود مین سے البتہ فاسق ہین
بعد نزول اس آیت کے یہودون نے کہا ہم تیرے حکم پر نہین راضی یہہ آیت اُتری کہ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ پس حکم جاہلیت کا چاہتے

ہین حد زنا اور قصاص مین جو حکم پر توریت اور قرآن کے راضی نہین ہوتے وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ اور کون شخص بہتر ہی اللہ سے حکم مین واسطے اوس قوم کے کہ یقین لاتے ہین لکھا ہی کہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ اور ابن ابی حضرت کی حضور مین جھگڑنے لگے عبادہ نے کہا کہ میرے یہود بہت مددگار اور دوست ہین لیکن مین نے دوستی خدا اور رسول مین سکو چھوڑا خدا اور رسول کی دوستی بس ہی عبداللہ بن ابی نے کہا کہ حوادث زمانے سے ڈرتا ہون مین یہود کو نہین چھوڑ سکتا یہہ آیت اُتری يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت پکڑو یہود اور نصاری کو دوست بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ بعض اونکے دوست بعض کے ہین واسطے موافق ہونے اونکے کہ تمھاری مخالفت مین وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ اور جو کوئی دوست پکڑے اونکو تم مین سے پس تحقیق وہ اُن مین سے ہی نظم یہود اور نصاری کو مت دوست کرو کہ ہی دوستی اونکی باہم پس یہہ کیا سخت تہدید واقع ہی جان کہ اونکا محب اونکے ہی درمیان اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ تحقیق اللہ نہین ہدایت کرتا قوم ظالمونکو کہ دشمنونسے دوستی کرکر اپنے پر ظلم کرتے ہین فَتَرَى الَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ پس دیکھا تو نے اون لوگونکو کہ بیچ دلون اونکے آزار ہی نفاق کا جیسے ابن ابی وغیرہ جلدی کرتے ہین بیچ دوستی یہود ونکے کہتے ہین ڈرتے ہین ہم یہہ کہ پہنچ جاوے ہمکو گردش زمانے کی یعنے اسلام مغلوب ہوجاوے اور کفار غالب جستعالی نے اس اندیشے کو اونکے باطل کرکر فرمایا فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِىَ بِالْفَتْحِ پس شتاب ہی کہ اللہ لاوے فتح کو پیغمبر کے اور مومنونکے واسطے مراد اس سے فتح مکہ ہی یا یہود کے مواضع جیسے فدک اور خیبر اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ یا بھیجے حکم اپنے پاس سے یہود کے قتل اور اخراج کا فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَآ اَسَرُّوْا فِىْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ پس ہوجاوین منافق اوپر اوس چیز کے کہ چھپاتے تھے بیچ دلون اپنے کے دوستی یہود سے یا شک بیچ کام پیغمبر خدا صہ مین پشیمان وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ اور کہینگے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین کیا یہی وہ لوگ ہین جو قسم کھاتے تھے ساتھ امر خدا کے سخت قسم اپنی کہ تحقیق یہہ ساتھ تمھارے ہین اور اب پردہ اونکا فاش ہوگیا اور معلوم ہوا کہ جھوٹ کہتے تھے حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ناپید ہوئے عمل اونکے پس ہوگئے ٹوٹا پانیوالے کہ دنیا مین فضیحت ہوئے اور آخرت مین ثواب سے محروم رہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ اے لوگو جو ایمان لائے ہو جو کوئی پھر جاویگا تم مین سے دین اپنے سے اس آیت مین اخبار غیب ہی وقوع اوسکا بعد وفات حضرت کے ہوا کہ تمام عرب مرتد ہوگئے مگر اہل مکہ اور مدینہ اور سوا اونکے جسے اللہ نے چاہا فَسَوْفَ يَاْتِى اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ پس شتاب لاویگا اللہ ایک قوم کو کہ پیار کرتا ہی اُنکو اور وہ پیار کرتے ہین اوسکو اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ نرمی کرنیوالے ہین اوپر مسلمانونکے سختی کرنیوالے ہین اوپر کافرونکے وہ اہل یمن یا اہل فارس تھے یا اشعری کہ بعد نزول اس آیت کے حضرت نے ابوموسیٰ اشعری کی طرف منہ کرکے کہا ہم قوم ہذا اور تیسیر مین ابن عباس اور حسن بصری سے ہی کہ ابوبکر صدیق اور اصحاب اونکے کہ مہاجر اور انصار ہین کہ مرتدونکو مارا اونکے حق مین حق تعالی نے فرمایا يُجَاهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ جہاد کرینگے بیچ راہ اللہ کے اور نڈرینگے ملامت کرنے سے کسی ملامت کرنیوالے کی ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ یہہ فضل اللہ کا ہی دیتا ہی اوسکو جسکو چاہے وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ اور اللہ کشایش والا ہی اور خلق اپنے کے جاننے والا ہی اسکو جو مستحق اسکا ہی لکھا ہی کہ عبداللہ بن سلام اپنے یارونکو لیکر حضرت کے پاس آئے اور عرض کیا کہ بنی قریظہ اور بنی نضیر ہمارے اپنے ہین لیکن بواسطہ اسلام کے اونھونے قسم کھائی ہی کہ ہمسے ایک جگہہ جمع ہنون اور رشتہ داری نہ رکھین اور ہمارا مکان دور ہی آپکے اصحاب کے بھی مجلس سے ہم محروم ہین ہم کیا کرین یہہ آیت نازل ہوئی کہ اگر یہود دشمنی کرتے ہین تو کرنے دو اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا سوا اسکے نہین کہ دوست تمھارا ہی اللہ اور رسول اوسکا اور وہ لوگ جو ایمان

لائے ہین ابن سلام نے جب یہہ آیت سنی کہا رضینا باللہ و برسولہ و بالمؤمنین اولیاء پھر صفت مومنونکی کی کہ الَّذِينَ يُقِيمُونَ
الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ وہ لوگ کہ قایم رکھتے ہین نماز کو اور دیتے ہین زکوۃ کو اور حال آنکہ وہ رکوع کرنیوالے
ہین اکثر تفسیرونمین لکھا ہی کہ یہہ آیت امیرالمومنین علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی شانمین آئی ہی جب یہہ آیت نازل ہوئی حضرتؐ
حجرے باہر نکلے مسجد مین لوگونکو دیکھا بعضے رکوع مین تھے بعضے قیام مین تھے اور مسجد کے دروازے پر ایک سائل کھڑا تھا اس سے
آپنے پوچھا کہ تجھے کچھ چیز کسینے دی ہی اُسنے کہا ہان یہہ انگوٹھی مجھے اُس شخصنے دی ہی اور اشارہ علی مرتضی کیطرف کیا آپنے فرمایا کسوقت اُسنے کہا حالت رکوع
مین آپنے یہہ آیت پکار کر پڑھی اور کہا خوشخبری ہو تجھکو ای علی کہ تیری شان مین حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی وَمَنْ يَتَوَلَّ اللّٰهَ وَ
رَسُولَهٗ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُونَ اور جو کوئی دوست پکڑے اللہ کو اور رسول اوسکے کو اور اون لوگون کو
جو ایمان لائے ہین پس تحقیق گروہ اللہ کے وہی ہین غالب حدیث شریف مین ہی کہ رفاعہ بن زید اور سوید بن حارث یہود ی اظہار
اسلام کرتے تھے آخر منافق ہوگئے بعضے اصحاب سے اور اونسے دوستی تھی حق تعالی نے یہہ آیت اتاری يٰٓاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا
تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِينَ اُوتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ای لوگو جو ایمان لائے
ہو مت پکڑو اون لوگونکو کہ پکڑتے ہین وہ دین تمھارے کو ٹھٹھا اور کھیل اون لوگونمین سے کہ دئے گئے ہین کتاب توریت پہلے تم سے
اور کافرونکو دوست وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ اور ڈرو اللہ سے جو اونسے منع کیا اوس سے باز رہو اگر ہو تم ایمان والے
کیونکہ مقتضائے ایمان حقیقی یہہ ہی کہ دشمنان خدا سے دوستی مت کرو **بیت** دوستی مت کیجئے رافت عدو اللہ سے + کیونکہ وارد ہی
ہی اللہ کی درگاہ سے وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا اور جب پکارتے ہو تم لوگونکو طرف نماز کے پکڑتے ہین
اوسکو ٹھٹھا اور کھیل سمجھ لیجئے کہ جب مسلمان اذان سنکر نماز کو اوٹھتے تھے تو یہود آپسمین بطریق استہزا کہتے تھے قاموا لا قاموا صلوا لا صلو
اور ہنستے تھے معالم التنزیل مین ہی کہ ایک ترسا مدینہ مین تھا جب مؤذن اشہد ان محمدا رسول اللہ کہتا تو وہ ملعون کہتا جل جائیو جھوٹ
کہنے والا یکارات خدمتگار کے ہاتھ سے اوسکے گھر کو آگ لگی وہ مع اہل وعیال جلکر رہگیا **بیت** آتش قہر الہی سے نہ جلجائے وہ کیون
ایسے محبوب خدا سے جو کرے بے ادبی ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُونَ یہہ ٹھٹھا اونکا ساتھ اذان کے واسطے اسکے ہی کہ وہ ایک قوم
ہین کہ نہین سمجھتے اسبا تکو کہ دین کے کام مین ٹھٹھا کرنا کیا عذاب لاتا ہی لکھا ہی کہ ابو یاسر بن اخطب اور رافع بن ابی رافع کئی
یہود ونکو لیئے ہوئے حضرتؐ کے پاس آئے اور پوچھا کہ تم کسپر پیغمبر ونمین سے ایمان رکھتے ہو آپنے فرمایا کہ ایمان رکھتا ہون خدا پر اور جو
مجھپر نازل کیا ہی اور ما انزل الی ابراہیم و اسمعیل و اسحق ساری آیہ پڑھدی جب حضرت عیسے کا نام آیا اونھون نے اونکی نبوت کا انکار کیا اور کہا قسم خدا
کی نہین جانتے ہین تمھارے دین سے بدتر کوئی دین اور تمسے بے نصیب زیادہ کوئی دین والا دونو جہانمین یہہ آیت اُتری قُلْ يٰٓاَهْلَ
الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُونَ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ کہہ ای یہود نہین عیب پکڑتے تم ہم سے مگر یہہ کہ
ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے اور ساتھ اوس چیز کے کہ اتاری گئی طرف ہمارے یعنے قرآن اور ساتھ اوس چیز کے کہ اتاری گئی پہلے اوس سے
مثل توریت اور انجیل اور تمام کتابونکے وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُونَ اور یہہ اسواسطے ہی کہ اکثر تمھارے فاسق ہین قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ
مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوبَةً عِنْدَ اللّٰهِ کہہ کیا خبر دون مین تمکو ساتھ بدتر کے اوس جزا مین نزدیک اللہ کے یعنے تم کہتے ہو کہ تمھارا دین سب
دینونسے بدتر ہی اور تم سب دین والونسے بے نصیب زیادہ ہو اوس سے مین بدتر دین والا جزا مین نزدیک اللہ کے بتا دون مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وہ شخص ہی کہ لعنت کی اوسکو اللہ نے اور غصے ہوا اوپر اوسکے اور وہ یہود ہین کہ اللہ نے اپنی
رحمت سے دور کرکے غضب مین ڈالا ہی وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ اور کئے اونمین سے بندر صورت مسخ کرکے جیسے اصحاب سبت وَ
الْخَنَازِيرَ اور سور جیسے منکر مائدہ عیسے کے وَعَبَدَ الطَّاغُوتَ اور وہ شخص کہ بندگی کی شیطان کی جیسے گوسالہ پرست یا مراد

کعب بن اشرف ہی یا وہ ہی کہ معصیت مین فرمانبردار شیطان کا ہی اُولٰئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ یہہ لوگ بدتر ہین جگہہ مین یعنے قیامت کو بری جگہہ مین ہونگے اور بہت بہکے ہوئے ہین راہ سیدھی سے وَاِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ اور جب آتے ہین تمھارے پاس منافق یہود وغیرہ کہتے ہین ایمان لائے ہم اور تحقیق داخل ہوئے ہین ساتھہ کفر کے اور وہ تحقیق نکلگئے ہین ساتھہ اوسکے یعنے کفر اونکے ساتھہ ہی دخول اور خروج مین وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ اور اللہ خوب جانتا ہی ساتھہ اوس چیز کے کہ ہین وہ چھپاتے کفر اور نفاق سے وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ اور دیکھا تو نے بہت منافقون اور یہود مین سے جلدی کرتے ہین بیچ گناہ کے اور تعدے کیے اور بیچ کھانے اونکے رشوت اور ربا کو لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ البتہ برا ہی جو تھے وہ کرتے لَوْلَا يَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ کیون نہ منع کیا اونکو درویشون نے اور عالمون نے بولنے اونکے جھوٹ کو اور کھانے اونکے رشوت یا ربا کو لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ البتہ برا ہی جو کچھہ کہ وہ کرتے ہین اور نہی اور منع مین اونکے دریغ رکھتے ہین لکھا ہی کہ ہجرت سے پہلے مدینے مین یہود کے پاس مال بہت تھا عیش و عشرت کرتے تھے جب آپ تشریف لائے اونھونے انکار اور عناد کیا حق تعالیٰ نے برکت اونکے مال کی اوٹھالی اسباب معیشت مین نقصان آنے لگا کلام بیہودہ بکنے لگے اونکے احوال کی حق تعالیٰ خبر دیتا ہی وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ اور کہا یہود نے ہاتھہ اللہ کے بند ہین یہہ کنایہ ہی بخل سے یعنے ہمین کچھہ نہین دیتا اور روزی ہمپر تنگ کرتا ہی غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا بند کیے گئے ہین ہاتھہ اونکے خیر سے اور لعنت کیے گئے سبب اوس چیز کے کہ کہا اونھون نے کلام بیہودہ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ بلکہ دونون ہاتھہ اوسکے کشادہ ہین خرچ کرتا ہی جسطرح چاہتا ہی سمجھہ لیجیے کہ یہہ آیت متشابہات سے ہی ایمان ہمارا ہی اسپر اور عقل سے ہماری ورا ہی جیسا اوسکے لایق ہی ویسا اوسکا ہاتھہ ہی اور یہہ کنایہ ہی کمال جود سے دونون ہاتھون سے دیتا ہی یعنے کثیر الاعطا ہی وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا اور البتہ زیادہ کریگا بہت کو یہود مین سے جو کچھہ اتارا گیا طرف تیرے پروردگار تیرے سے نافرمانی اور کفر یہود کا اور زیادہ ہوگا اگرچہ قرآن دافع کفر و طغیان ہی لیکن انکی اندرونون صفتونکو بڑہاویگا جیسا غذائے لطیف صحیح کو قوت دیتی ہی اور مریض کو سبب افزونی مرض ہوتی ہی وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اور ڈالی ہمنے درمیان اونکے یعنے فرقونمین یہود کے جیسے قریظہ اور نضیر عداوت اور بغض روز قیامت تک كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا جسوقت جلاتے ہین آگ واسطے لڑائی کے ساتھہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بجھا دیتا ہی اوسکو اللہ اسطرح کہ آپسمین اونکے پھوٹ پڑجاتی ہی اور دوڑتے ہین بیچ زمین کے فساد کو وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ اور اللہ دوست نہین رکھتا فساد کرنیوالونکو وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ اور اگر تحقیق اہل کتاب ایمان لاتے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر اور پرہیزگاری کرتے گناہونسے یا یہودیت اور نصرانیت سے البتہ دور کرتے ہم اونسے برائیان اونکے اور البتہ داخل کرتے ہم بہشتون نعمت کے مین وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ اور اگر وہ قایم رکھتے احکام توریت کو اور انجیل کو یعنے اوسپر عمل کرتے اور جو کچھہ اتارا گیا ہی طرف اونکے پروردگار اونکے سے کہ قرآن ہی اوسپر عمل کرتے لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ البتہ کھاتے وہ روزی اپنی کو اوپر سر اپنے سے اور نیچے پانون اپنے سے یعنے روزی فراخ ہوتی اوپر سے مینہہ برستا نیچے زمین مین رویدگی ہوتی یا اسقدر میوہ ہوتا کہ درختونسے اوپر سے بھی توڑتے اور نیچے سے زمین پر گرا ہوا بھی چنتے مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ بعضے اون یہود و نمین سے ایک جماعت ہی بیچ راہ کے میانہ رو چلنے والی یعنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ اور بہت اونمین سے برا ہی جو کچھہ کہ کرتے ہین يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ

ربك اے پیغمبر پہنچا تمام خلائق کو جو کچھ اتارا گیا ہے طرف تیرے پروردگار سے تیرے یعنے جو احکام دین کے اترے ہین
وان لم تفعل فما بلغت رسالته اور اگر نہ کرے تو اور تمام احکام کو نہ پہنچاوے پس نہ پہنچایا تو نے پیغام اوسکا کیونکہ بعضے کا چھپانا
ضایع کرنا اوسکو ہے جیسے ایک رکن نماز کا اگر ترک کرے نماز نہین ہوتی واللہ یعصمك من الناس اور اللہ بچاویگا تجھکو لوگون
سے کوئی تجھے نہین مار سکیگا ان اللہ لا یهدی القوم الکافرین تحقیق اللہ نہین ہدایت کرتا قوم کافرونکو انس رض سے منقول ہی
کہ حضرت کی پاسبانی کیا کرتے تھے جب یہہ آیت نازل ہوئی آپنے قبہ ادیم دوختہ سے سر نکالکر فرمایا کہ اے لوگو باز رہو کہ خدا نے
مجھے نگاہ رکھا قل یا اهل الکتب لستم علی شیء حتی تقیموا التورٰة والانجیل وما انزل الیکم من ربکم کہہ اے اہل کتاب
نہین ہو تم اوپر کسی چیز کے دین سے یہانتک کہ قایم کرو تم حکم توریت کو اور انجیل کو کہ ایمان لانے کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر دونون کتابون
مین امر ہے اور قائم کرو احکام اور نواہی اوس کے کو کہ اتارا گیا طرف تمھارے پروردگار تمھارے یعنے قرآن ولیزیدن کثیرا منهم
ما انزل الیك من ربك طغیانا وکفرا اور البتہ زیادہ کریگا بہت کو یہود اور ترسا سے جو کچھ اتارا گیا ہے طرف تیرے پروردگار
تیرے سے یعنے سنا قرآن کا سرکشی اور کفر فلا تاس علی القوم الکفرین پس مت غم کھا اوپر زیادتی سرکشی کے اوپر کفر قوم کافرون
کے ان الذین امنوا والذین هادوا والصابئون والنصاری من امن باللہ والیوم الاخر وعمل صالحا فلا خوف علیهم
ولا هم یحزنون تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے زبان سے اور جو لوگ کہ یہود ہوئے اور بیدین اور ترسا جو کوئی ایمان لائے انمین
سے دل کے اخلاص سے ساتھ اللہ کے جل جلالہ اور دن قیامت کے اور کام کئے اچھے پس نہین ڈر اوپر اونکے عذاب کا اور نہین وہ کہ غم
کھاوین فوت ثواب سے لقد اخذنا میثاق بنی اسرائیل وارسلنا الیهم رسلا تحقیق لیا ہمنے عہد زبانی انبیا کے بنی اسرائیل
کا توحید مین اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے اقرار کرنے مین اور بھیجے ہم نے طرف اونکے پیغمبر اول موسیٰ اور آخر عیسے
علیہما السلام کلما جاءهم رسول بما لا تهوی انفسهم فریقا کذبوا وفریقا یقتلون جو وقت آئے اونکے پاس پیغمبر ساتھ
اوس چیز کے کہ نہ چاہتے تھے جی اونکے تکالیف شرعیہ سے ایک فرقہ کو جھٹلا دیا مانند عیسے اور محمد کے علیہم الصلوٰة والتسلیمات اور
ایک فرقہ کو مار ڈالتے ہین مثل زکریا اور یحیی اور اشعیا کے علیہم السلام وحسبوا الا تکون فتنة فعموا وصموا اور گمان کیا بنی
اسرائیل نے یہہ کہ ہوگا کچھ فتنہ اونکو مارنے اور جھٹلانے پیغمبرونکے سے پس اندھے ہوئے حق دیکھنے سے اور بہرے ہوئے حق بات سننے
سے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ثم تاب اللہ علیهم پھر پھرایا اللہ نے اوپر اونکے توبہ کو حضرت عیسے علیہ السلام کے وقت مین
ثم عموا وصموا پھر اندھے اور بہرے ہوئے کثیر منهم بہت اونمین سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرکے واللہ بصیر
بما یعملون اور اللہ دیکھنے والا ہی ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہین یہہ اور مناسب اوسکے سزا دیگا لقد کفر الذین قالوا ان اللہ
هو المسیح ابن مریم تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ کہ کہتے ہین تحقیق اللہ وہ ہی مسیح بیٹا مریم کا وقال المسیح یا بنی اسرائیل
اعبدوا اللہ ربی وربکم اور کہا مسیح نے اے بنی اسرائیل عبادت کرو اللہ کی کہ پروردگار میرا ہی اور پروردگار تمھارا ہی نظم
اپنا ساجا نو مجھے کو خوب ہون + بندہ ہون مخلوق ہون مربوب ہون + بندگی رب کی کرو اے جاہلو + غافل اتنے بھی نہو اے غافلو
بندگی بندے کی کرنا جہل ہے + جو کرے یہہ سخت وہ نااہل ہے + ہوتا ہی مخلوق بھی خالق کہین + مین ہون مخلوق خدا خالق نہین
میرا اور تم سبکا وہ خالق ہی ایک + ہم ہین سب مرزوق اور رازق ہی ایک + ہی وہی لایق عبادت کے خدا + اور نکوئی معبود ہے
اوسکے سوا + انه من یشرك باللہ فقد حرم اللہ علیه الجنة ومأوٰه النار تحقیق شان یہہ ہے کہ جو کوئی شریک لاوے
ساتھ اللہ کے پس تحقیق حرام کیا اللہ نے واسطے اوسکے بہشت اور جگہہ اوسکی دوزخ ہی وما للظالمین من انصار اور نہین
واسطے ظالمونکے کہ اللہ کو چھوڑکر اورکی عبادت کرتے ہین کوئی مدد دینے والا کہ عذاب اونسے دفع کرے لقد کفر الذین قالوا ان

اللہ ثالث ثلثۃ البتہ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ کہ کہتے ہین اللہ تیسرا ہی تین مین کا سمجھ لیجئے کہ مرقوسیہ ایک فرقہ ہی نصاریٰ
کا اونکا یہہ اعتقاد ہی کہ خدائی تین مین بٹی ہی اللہ اور مریم اور عیسیٰ مین وما من الٰہ الا الٰہ واحد اور حال یہہ ہی کہ نہین کوئی
مستحق عبادت کے مگر اللہ ایک کہ گرد شرکت کی پردہ وحدانیت اوسکی کو نہین پہنچتی وان لم ینتھوا عما یقولون لیمسن الذین
کفروا منھم عذاب الیم اور اگر نہ باز رہینگے یہہ قوم اوس چیز سے کہ کہتے ہین اور اللہ کو ایک نجا ئینگے البتہ لگیگا اون لوگونکو کہ کافر ہون
ترسا ؤنمین سے عذاب درد دینے والا افلا یتوبون الی اللہ ویستغفرونہ کیا پس نہین توبہ کرتے طرف اللہ کے اس قول اپنے
سے کہ کہتے ہین اللہ تیسرا ہی تین مین کا اور نہین بخشش مانگتے اوس سے اللہ کو ایک جانکر یہہ استفہام بمعنی امر ہی یعنے چاہیئے کہ
توبہ کرین اور بخشش مانگین واللہ غفور رحیم اور اللہ بخشنے والا ہی توبہ کرنیوالونکا مہربان ہی بخشش مانگنے والونپر ما المسیح
ابن مریم الا رسول نہین مسیح بن مریم مگر پیغمبر قد خلت من قبلہ الرسل تحقیق گذرے ہین پہلے اوس سے پیغمبر اور اونکو
معجزے دئے تھے جیسے عیسیٰ کو دئے اگر عیسے مردہ جلاتا تھا تو موسیٰ عصا کو اژدہا کرتا تھا کہ اس سے بھی نامدار ہی اور جو عیسے بن باپکے پیدا ہوا تو آدم بن
ماباپکے پیدا ہوا یہہ اس سے عجب تر ہی پس معجزے پیغمبرونکے بندے سے خدا نہین کرتے وامہ صدیقۃ اور مان اوسکی اولیا سے ہی
اور سچا کرنیوالی ہی آیات ربانی کو چنانچہ کہا ہی وصدقت بکلمات ربہا وکتبہ کانا یاکلان الطعام تھے دونون مریم اور عیسیٰ
کھاتے تھے کھانا جیسے اور سب کھاتے ہین پس جو محتاج غذا کا ہو وہ اللہ نہین انظر کیف نبین لھم الآیات ثم انظر انی یؤفکون
دیکھ کیونکر بیان کرتے ہین ہم واسطے اوسکے نشانیان وحدانیت اپنے کی پھر دیکھ احوال اونکا کہانسے پلٹائے جاتے ہین قبول کرنے حق
کے سے قل اتعبدون من دون اللہ ما لا یملک لکم ضرا ولا نفعا کہہ کیا عبادت کرتے ہو تم سوا اللہ کے اوس چیز کی کہ نہین
مالک واسطے تمھارے ضرر مین اور نہ نفع مین یعنے عیسے کو یہہ قدرت نہین کہ خدا کیطرح سے ضرر تم سے دور کرے اور نفع بخشے واللہ
ھو السمیع العلیم اور اللہ وہی ہی سننے والا جھوٹی باتین تمھاری جاننے والا پلید عقیدے تمھارے قل یا اھل الکتاب لا تغلوا
فی دینکم غیر الحق کہہ اے اہل کتاب کے مت زیادتی کرو بیچ دین اپنے کے سوا حقکے یعنے اے یہود مبالغہ مذمت عیسے مین مت کرو
اور اے نصاریٰ افراط مدح مین عیسیٰ کی متکرر ولا تتبعوا اھواء قوم قد ضلوا من قبل واضلوا کثیرا وضلوا عن سواء
السبیل اور مت پیروی کرو خواہشونکی اوس قوم کے کہ گمراہ ہوئے پہلے بعثت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے اور گمراہ کیا بہتونکو اور ثابت
رہے بہکنے پر راہ سیدھی سے بعد بعثت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داود و
عیسی ابن مریم لعنت کئے گئے وہ لوگ جو کافر ہوئے بنی اسرائیل سے یعنے یہود اوپر زبان داؤد علیہ السلام کے کہ اہل ایلیہ کو
اونھونے کہا اللھم العنھم اور اوپر زبان عیسیٰ علیہ السلام کے کہ اونھون نے اصحاب مایدہ کو یہی کہا ذلک بما عصوا وکانوا
یعتدون یہہ لعنت اونکو بسبب اسکے تھی کہ نافرمانی کرتے تھے اور تھے وہ حد سے نکلجاتے کانوا لا یتناھون عن منکر فعلوہ
تھے وہ کہ ایکدوسرے کو منع نہین کرتے تھے برے کام سے کہ کرتے تھے اوسکو لبئس ما کانوا یفعلون البتہ برا ہی جو کچھ تھے کرتے
اس آیت مین تہدید عظیم ہی برے کام سے منع نکرنے پر ترٰی کثیرا منھم یتولون الذین کفروا دیکھتا ہی تو بہت کو اہل
کتاب مین سے کہ مسلمان کے حسد کے سبب سے دوستی کرتے ہین اون لوگونسے کہ کافر ہوئے جیسے کعب بن اشرف کہ بعد غزوہ بدر
کبریٰ کے مکے کو گیا اور مشرکونکو مسلمانونکے جنگ پر حرص دلوائی لبئس ما قدمت لھم انفسھم ان سخط اللہ علیھم وفی العذاب
ھم خالدون البتہ برا ہی جو کچھ کہ آگے بہیجا ہی واسطے اونکے جانون اونکی نے اور وہ کیا چیز ہی یہہ کہ ناخوش ہوا اللہ اوپر اونکے
اور بیچ عذاب کے وہ ہمیشہ رہنے والے ہین ولو کانوا یؤمنون باللہ والنبی وما انزل الیہ ما اتخذوھم اولیاء اور اگر
ہوتے یہود کہ ایمان لاتے ساتھ اللہ کے اور پیغمبر اپنے کے اور اوس چیز کے کہ نازل کی گئی ہی طرف اوس پیغمبر کے نہ پکڑتے

مشرکونکو دوست کیونکہ موسیٰ کا فرمان اور توریت کا حکم یہہ ہی کہ کافرونکو دوست نہ پکڑو یا مراد اس سے منافق ہین کہ اگر یہہ ایمان محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن پر رکھتے اہل کفر سے دوستی نکرتے وَلٰكِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ اور لیکن بہت یہود اور منافقون سے خارج ہین دائرۂ اسلام سے لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا البتہ پاویگا تو سخت تر لوگون سے عداوت مین واسطے اون لوگونکے کہ ایمان لائے ہین یہود کو اور اون لوگون کو کہ شرک لائے ہین یعنے بڑے دشمن مسلمانونکے یہود اور مشرک ہین اسواسطے مخالفت ہین تمھاری موافقت رکھتے ہین وَلَتَجِدَنَّ أَقْرَبَهُم مَّوَدَّةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ اور البتہ پاویگا تو نزدیکتر آدمیونکا دوستی مین واسطے ان لوگونکے کہ ایمان لائے ہین اون لوگونکو کہ کہتے ہین کہ ہم نصارے ہین کیونکہ دل اونکے نرم ہین یہود سے ذَٰلِكَ بِأَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيسِينَ وَرُهْبَانًا وَأَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ یہہ نزدیک دوستی مین اسواسطے ہی کہ بعضے اونمین سے دانایان راستگو ہین اور عبادت کرنیوالے ہین اور یہہ کہ وہ نہین تکبر کرتے حق کے قبول کرنیسے مراد اس سے نجاشی اور اصحاب اوسکے ہین کیونکہ نصاریٰ مسلمانونکے قتل مین اور بلاد اسلام کے خراب کرنیمین یہود سے کم نہین لیکن حبشہ والے نصاریٰ کہ جعفر بن ابی طالب سے قرآن سنکر نرم دل ہوگئے تھے اور نجاشی کے ساتھہ اکثر ایمان لائے تھے اور بعضون نے کہا ہی کہ جب جعفر نے حبشہ سے مراجعت کی نجاشی نے ستر آدمی عالم اپنے خدمت نبوی مین بھیجے جب یہہ آپکے پاس پہنچے آپنے سورۂ یٰس پڑھی یہہ بہت روئے اور احکام اسلام کے قبول کئے اور کہا آپسمین کہ قرآن مشابہت نام رکھتا ہی ساتھہ اوس چیز کے کہ عیسیٰ پر اتری تھی مقصود قائلان انا نصاریٰ سے وہ لوگ ہین واللہ اعلم وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَى الرَّسُولِ اور جب سنتے ہین علما اور عباد حبشہ طیار سے یا نبی مختار صلے اللہ علیہ وسلم سے وہ چیز کہ نازل کی گئی ہی طرف پیغمبر کے یعنے قرآن شریف تَرَىٰ أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ دیکھتا ہی تو اونکی آنکھون اونکے کو کہ نرمی دل کے سبب بہتی ہین آنسوؤنسے اوس چیز سے کہ پہچانا ہی اونھون نے حق سے يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ کہتے ہین اے پروردگار ہمارے ایمان لائے ہم اس کلام اور اس پیغمبر پر پس لکھہ ہمکو شاہدون سے کہ شاہدی دی حقیقت پر قرآن کی اور نبوت پر نبی آخرالزمان کی یا ہمین داخل کر امت مین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ شاہد انبیا کے ہین قیامت کے دن حدیث مین ہی کہ جعفر طیار کے لوگونکو یہود مدینہ نے سرزنش کی کہ کیا جلدی ایمان لائے ہین ہمین مدت ہوئی کہ دعوت کرتے ہین اور ہم ایمان نہین لاتے یا اہل حبشہ کو یا نجاشی کو کہا کہ ایمان لائے تم اوسپر کہ نہین دیکھا تم نے اوسکو حق تعالیٰ خبر دیتا ہی کہ اُنھون نے جواب مین کہا وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا جَاءَنَا مِنَ الْحَقِّ اور کیا ہی ہمکو کہ نہ ایمان لاوین ہم ساتھہ اللہ کے اور ساتھہ اوس چیز کے کہ آئی ہی ہمارے پاس حق سے یعنے کتاب اور پیغمبر وَنَطْمَعُ أَن يُدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصَّالِحِينَ اور حال یہہ ہی کہ طمع رکھتے ہین ہم یہہ کہ داخل کرے ہمکو پروردگار ہمارا ساتھہ قوم صالحونکے کہ امت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین فَأَثَابَهُمُ اللَّهُ بِمَا قَالُوا جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا پس ثواب دیا اونکو اللہ نے بدلے اوسکے جو کہا اونھون نے اخلاص اور اعتقاد سے بہشتین کہ چلتی ہین نیچے درختون اور حویلیون اونکے نہرین ہمیشہ رہنے والے ہین بیچ اوسکے وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ اور یہی ہی بدلا نیکی کرنیوالونکا وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ اور جو لوگ کہ کافر ہوئے اور جھٹلایا نشانیون ہماری کو یہہ لوگ رہنے والے دوزخکے ہین لکھا ہی کہ ایکدن پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم احوال قیامت کا بیان فرماتے تھے دس آدمی کہ اونمین سے ابوبکر اور علی اور ابن مسعود اور مقداد اور ابوذر اور سلمان رضی اللہ عنہم تھے عثمان بن مظعون کے گھر جمع ہوئے اور اتفاق کرکر یہہ بات مقرر کی کہ باقی تمام عمر دنکو صیام رات کو قیام کیجئے اور بچھونے پر نسوئیے اور گوشت اور چربی نہ کھائیے اور صحبت عورتونسے نہ کیجئے کلیم پوش ہوکر بیٹھہ رہئے اور اس عزم کو مؤکد بقسم کیا یہہ خبر حضرت کو پہنچی آپنے اونکو کہا کہ مین مامور اوسکا نہین جو تم نے ٹھہرایا ہی تمپر تمھارے نفس کا حق ہی روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو اور شب کو

سوؤ بھی اور جاگو بھی کہ مین سوتا ہون اور جاگتا ہون روزہ رکھتا ہون اور نہین بھی رکھتا گوشت اور چربی کھاتا ہون عورتونسے صحبت کرتا ہون ممن رغب عن سنتی فلیس منی پس جو شخص کہ پھیرے سنت میری سے پس نہین مجھ سے حق تعالی نے یہہ آیۃ نازل کی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت حرام کرو اوپر اپنے پاکیزہ وہ چیزین کہ حلال کین ہین اللہ نے واسطے تمھارے اور مت نکلجاؤ حد سے اللہ کی کہ حلال کو حرام کرلو اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا حد سے نکلجانیوالونکو وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَیِّبًا اور کھاؤ اوس چیز سے کہ دی ہے تمکو اللہ نے درآنحال کہ حلال پاکیزہ ہو وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ اور ڈرو اللہ سے حرام کرنیمین حلال کے وہ اللہ کہ ہو تم ساتھہ اوسکے ایمان لانے بعد نزول اس آیت کے اون دس شخصون نے کہا ہمنے جو قسم کھائی اوسکا کیا علاج کرین یہہ آیت اتری کہ لَا یُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْٓ اَیْمَانِكُمْ نہین پکڑیگا تمکو اللہ ساتھہ بیقصور کے پیچ قسمون تمھاریکے سمجھہ لیجئے کہ امام اعظم کے نزدیک قسم لغو وہ ہے کہ قسم کھاوے ایک چیز کی اس گمان پر کہ ہے اور وہ نہو اوسپر مواخذہ شرع مین نہین اور امام شافعی کے نزدیک بقید جو زبان سے نکلے جیسے لا واللہ و بلی واللہ وَلٰكِنْ یُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَیْمَانَ اور لیکن پکڑتا ہے تمکو ساتھہ اوس چیز کے کہ گرہ باندھی تمنے قسمونکی اور یمین معقود وہ ہے کہ زبان سے قسم کھائی اور دل سے قصد کرے پھر جو ایسی قسم توڑے فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِیْنَ پس کفارت اوسکی کھلانا دس مسکینونکا ہے بمذہب امام اعظم نصف صاع گیہون یا ایک صاع جو اور خرما ہے کہ دو سیر ہوتا ہے پیتا بس پیسے بھر کے سیر سے اٹھارہ ماشے کے پیسے سے اسقدر ہر مسکین کو طعام دے مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِیْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ درمیان اوس چیز کے کہ کھلاتے ہو تم اہل اپنے کو یعنے بہت اچھا نہ برا یا پہنانا دس مسکینونکا ہے ہر ایک کو ایسی پوشش دے کہ جس سے نماز پڑھی جائے یہہ مذہب امام اعظم کا ہے اور اورون کے نزدیک ستر عورت کے قدر کفایت کرتا ہے اَوْ تَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ یا آزاد کرنا ایک گردنکا ہے یعنے بندہ آزاد کرے سالم بعیب خواہ مومن ہو خواہ کافر یہہ مذہب حنفی ہے اور شافعی کے نزدیک ایمان شرط ہے فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ پس جو کوئی نہ پاوے یہہ کفارے پس روزے رکھے تین دنکے لگاتار اور شافعی کے نزدیک تتابع شرط نہین ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَیْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ یہہ ہے کفارت قسمون تمھاریکی جب قسم کھاؤ تم اور توڑو وَاحْفَظُوْٓا اَیْمَانَكُمْ اور محافظت کیا کرو قسمون اپنے کے کہ کھا کر مت توڑا کرو یا کھایا ہی نکرو كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ جیسا کہ کفارہ قسم کا بیان کیا اسیطرح بیان کرتا ہے اللہ واسطے تمھارے نشانیان اپنے شرع کی تو کہ تم شکر کرو اوس بیان کی نعمت پر سمجھہ لیجئے کہ خمر کے حق مین چار آیتین نازل ہوئی ہین اول آیت کے مین نازل ہوئی ہے ومن ثمرات النخیل والاعناب تتخذون منہ سکرا ورزقا حسنا اور ان لوگون مین حلال تھی دوسری جب عمر فاروق اور معاذ بن جبل نے خمر اور میسر کے حق مین پوچھا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے تو جواب مین یہہ آیت آئی کہ قل فیہما اثم کبیر و منافع للناس بعضون نے نظر کرکے طرف اثم کبیر کے ترک کئے اور بعضونے منافع للناس لحاظ کرکے پیتے رہے تیسری مہمانی عبد الرحمن بن عوف کے نماز شام مین امام قل یا ایہا الکافرون مین چار جگہہ لا بھول گیا آیۃ آئی لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاری اکثر صحابہ نے ترک کی چوتھی عتبان بن مالک کے گھر صحابہ کی ضیافت تھی بعد کھانیکے شراب پی سعد بن وقاص نے حالت مستی مین ہجو انصار مین شعر کہا ایک شخصنے سعد کے سر مین ضرب دی مجلس ساری انہر ہوگئی سعد نے حضرت سے آکر قصہ عرض کیا عمر فاروق نے ہاتھہ اٹھا کر دعا کی کہ الٰہی بیانکر واسطے ہمارے پیچ خمر کے بیان شافی یہہ آیت حرمت خمر کی نازل ہوئی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ اے لوگو جو ایمان لائے ہو سوا اسکے نہین کہ شراب اور جوا اور تھان بتونکی اور تیر فال کے پلید ہین کام شیطانکے سے ہین سمجھہ لیجئے کہ شراب مین سب مسکرات داخل ہین اور جوئے مین نرد اور لعب وغیرہ فَاجْتَنِبُوْهُ

لعلکم تفلحون پس پرہیز کرو اوس سے تو کہ تم چھٹکارا پاؤ ۔ انما یرید الشیطن ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء
فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوۃ سوا اسکے نہین کہ ارادہ کرتا ہی شیطان یہہ کہ ڈالے درمیان تمھارے
عداوت اور بغض بیچ پینے شراب کے اور کھیلنے جوئے کے اور بند کرے تمکو یاد خدا کے سے اور نماز سے فھل انتم منتھون پس کیا ہو
تم باز رہنے والے یہہ استفہام بمعنے امر ہی یعنے باز رہو تم شراب پینے سے اور جوا کھیلنے سے کہ تھین اونکے عیبون پر اطلاع کردی حدیث
مین ہی کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا انتہینا یارب باز رہے ہم اے پروردگار ہمارے سمجھ لیجئے کہ اس
آیت مین دس دلیلین ہین حرمت خمر کی اوّل یہہ کہ خمر کو قمار کے ساتھہ لائے وہ حرام ہی یہہ بھی حرام ہوئی دوسری بت پرستی کے
ساتھہ ملایا کہ سر حرامون کی ہی پس یہہ بھی حرام ہوئی تیسری اسے رجس یعنے پلید کہا اور جو پلید ہی حرام ہی چوتھی عمل شیطان کا کہا
اور جو عمل شیطان کا ہی حرام ہی پانچوین حکم کیا اوس سے دور رہنے کا اور جس سے دور رہنا فرض ہی وہ حرام ہی چھٹی چھٹکارا
بیچ اجتناب اوسکے فرمایا اور جسکے اجتناب مین چھٹکارا ہی وہ حرام ہی ساتوین اوسکو سبب عداوت اور بغض کا کہا اور جو
درمیان مسلمانون کے سبب عداوت ہو وہ حرام ہی آٹھوین یہہ باز رکھنے والی یاد خدا سے ہی اور جو یاد خدا سے باز رکھے حرام
ہی نوین جو سبب منع نماز ہی بیشک حرام ہی دسوین فرمایا کہ باز رہو اسسے اور ترک کرو اور جسکا ترک فرض ہی حرام ہی حدیث
مین ہی کہ مدمن الخمر کعابد وثن یعنے مدمن خمر مثل پرستندۂ بتان ہی پس معاذ اللہ گناہ سخت شرب خمر ہی رافت
خدا اپنے تفضل سے بچاوے ہر مسلمانکو ۔ واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واحذروا اور فرمان برداری کرو اللہ کی بیچ نہ پینے
شراب کے اور فرمانبرداری کرو رسول کی بیچ امر اور نہی اوسکے اور ڈرو مخالفت سے فرمان خدا کے فان تولیتم فاعلموا انما علی
رسولنا البلاغ المبین پس اگر پھر جاؤ تم امر اور نہی سے پس جانو تم یہہ کہ اوپر رسول ہمارے کے پہنچانا ہی ظاہر اور کچھ ضرر اوسکو
نہین ضرر تمکو ہی جو نمانوگے لکھا ہی کہ جب آیت حرمت خمر کی نازل ہوئی بعضے صحابہ نے کہا یارسول اللہ بعضے بھائی ہمارے کہ
شراب پیتے تھے اور اب شربت اجل نوش کرگئے اونکا کیا حال ہوگا یہہ آیت اتری لیس علی الذین امنوا وعملوا الصلحت
جناح فیما طعموا نہین اوپر اون لوگونکے جو ایمان لائے اور عمل کئے اچھے گناہ بیچ اوس چیز کے کہ کیا ہی اوسنے اور اونپر
حرام نہ تھی پھر مرگئے اور زندونپر بھی شراب پینے کا پہلے حرمت سے گناہ نہین اذا ما اتقوا وامنوا وعملوا الصلحت ثم اتقوا وامنوا
ثم اتقوا واحسنوا کہ جب پرہیزگاری کرین شرک سے اور ایمان پر ثابت رہین اور عمل کرین اچھے پھر پرہیز کرین محرمات سے اور ایمان
لاوین اونکی حرمت پر پھر ثابت رہین پرہیزگاری پر اور نیک کام کرین واللہ یحب المحسنین اور اللہ دوست رکھتا ہی نیک
کارونکو فظ ۔ منہہ نہ نیکی سے پھرا یمرد دین ۔ بولکے واللہ یحب المحسنین ۔ مندرج ہی حب حق احسان مین ۔ دوست رکھہ
احسانکو ہر آن مین ۔ رافتا ہر ایک سے احسان کر ۔ صرف احسان اپنا مال وجانکر ۔ لکھا ہی کہ سال حدیبیہ مین شکاری جانورون
نے مسلمانون کے لشکر مین غلبہ کیا اونکے اسباب مین چلے آتے تھے اور یہہ عمرہ کا احرام باندھے تھے شکار کو دیکھکر غمگین ہوتے تھے
یہہ آیت اتری یا ایھا الذین امنوا لیبلونکم اللہ بشیء من الصید اے لوگو جو ایمان لائے ہو البتہ آزمادیگا تم کو اللہ
ساتھہ ایک چیز کے شکار سے وقت احرام تمھارے کے تنالہ ایدیکم ورماحکم کہ پہنچتے ہین ہاتھہ تمھارے مثل چھوٹے شکار کے
اور تیرین تمھارے مانند بڑے شکار کے اور یہہ آزمانا اسواسطے ہی لیعلم اللہ من یخافہ بالغیب تو کہ ظاہر کرے اللہ اس شخصکو
کہ ڈرتا ہی اوس سے بن دیکھے فمن اعتدی بعد ذلک فلہ عذاب الیم پس جو کوئی حد سے نکلے اور شکار کرے پیچھے اوس
آزمایش کے پس واسطے اسکے عذاب ہی درد دینے والا یا ایھا الذین امنوا لا تقتلوا الصید وانتم حرم اے لوگو جو ایمان لائے
ہو مت مارڈالو شکار کو اور حالانکہ تم احرام مین ہو حج کے یا عمرہ کے سمجھہ لیجئے کہ سوا مذہب حنفی کے اور تینون مذہبونمین سگ

گزندہ اور گرگ اور مردار خوار اور کوا اور سانپ اور بچھو شکار مین داخل نہین اونکو مارنا درست ہی وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا
اور جو کوئی مار ڈالے شکار کو تم مین سے جانکر کہ احرام مین ہون اور شکار مجھپر حرام ہی اس سے مراد ابوالیسر رضی اللہ عنہ ہین کہ
سال حدیبیہ مین گورخر نیز جیسے مارا تھا یہہ قصداً قید اوسکے واسطے ہی والا ہر محرم کہ شکار کرے قصد سے یا خطا سے فَجَزَآءٌ
مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ پس اوسپر واجب ہی بدلا مثل اوسکے جو شکار مارا جانکر چارپایون سے جیسے اونٹ اور گائی اور بکری یعنے
اوس شکار کے عوض ان چارپایونمین سے ذبح کرے بٹریکے بدلے بڑا چھوٹیکے عوض چھوٹا يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ حکم کرین ساتھ
اوسکے دو صاحب عدالت تم مین سے یعنے دو مرد دانا کہدین کہ اس شکار کے برابر یہہ چارپایہ ہی قیمت مین هَدْيًۢا بَالِغَ الْكَعْبَةِ
درآنحال کہ وہ قربانی پہنچنے والی کعبے کی ہو یعنے کعبے مین لیجاکے ذبح کرے اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ یا اوپر اوسکے ہی کفارہ
شکار کرنیکا کھلانا مسکینونکا اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ یا برابر اوس کھلانیکے روزی رکھنے مین تو کہ چکھے شکار
کرنیوالا احرام مین وبال کام اپنے کا سمجھہ لیجیے کہ اگر محرم شکار مارے تو مثل اوسکے قربانی کرے پھر امام مالک اور شافعیؒ کہتے ہین
کہ خلقت اور ہیئت مین مثل ہو جیسے شتر مرغ مارا تو اونٹ ذبح کرے اور گورخر مارا تو گائے اور ہرن مارا تو بکرا اور امام اعظمؒ کے
نزدیک یہہ ہی کہ جہان مارا ہی وہان اوسکی قیمت ٹھہرالے اگر اسقدر قیمت ہی کہ قربانی خرید کرسکتا ہی تو خرید کرکے حرم مین پہنچائے
یا اوسکا کھانا خرید کر درویشونکو کھلائے ہر مسکین کو نیم صاع گیہون اور ایک صاع سوا اسکے یا عوض طعام ہر مسکین کے ایک روزہ رکھے
اور نزدیک امام شافعی کے ہر درویش کو ایک مد طعام دے عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ معاف کیا اللہ نے اوس چیز سے کہ گذر گئی یعنے شکار
کرنا ایام جاہلیت کا یا تحریم سے پہلے کا عفو فرمایا وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ اور جو کوئی پھر کریگا یہہ عمل پس بدلا لیویگا اللہ اوسسے
وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ اور اللہ غالب ہی حکم اپنے مین بدلا لینے والا ہی اوس سے جو حکم اوسکا نہ مانے اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ
مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ حلال کیا گیا واسطے تمھارے شکار دریا کا محل ہو یا محرم اور دریا مین چشمہ اور جھیل اور تالاب اور کنوان سب
داخل ہی اور حلال کیا گیا واسطے تمھارے کھانا دریا کا کہ مچھلی پانی کی اچھلکر کنارے پر آرہے اور مرگئی فائدہ ہی واسطے تمھارے
اور مسافرونکے وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا اور حرام کیا گیا اوپر تمھارے شکار جنگل کا جبتک کہ رہو تم احرام مین وَاتَّقُوا
اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ اور ڈرو اللہ سے وہ اللہ کہ طرف اوسکے جمع کئے جاؤگے جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا
لِّلنَّاسِ کیا ہی اللہ نے کعبے کو کہ گھر حرمت والا ہی باعث قایم رہنے کا واسطے لوگونکے دین دنیا مین دین کا قیام یہہ ہی کہ حج
اور مناسک حج وہان ہین اور دنیا کا یہہ ہی کہ وہان ایمنی ہی قتل وغیرہ سے وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ اور مہینے حرمت والیکو کہ تیاریان
حج کی کرین یا مراد اس سے سب مہینے حرام ہین کہ آدمی امن مین قتل اور غارت سے ایمن رہتا ہی وَالْهَدْيَ وَالْقَلَآئِدَ اور قربانیان
اور گلے مین پٹے والیان یعنے یہہ بھی تمھارے باعث قیام امور ہین کہ لٹیرون اور چورونسے مامون ہین ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ
يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ یہہ جو مذکور ہوا اسواسطے ہی تو کہ تم جانو کہ تحقیق اللہ جانتا ہی
جو کچھہ کہ ہی آسمانونکے اور جو کچھہ کہ ہی زمین کے ہی اور یہہ کہ اللہ ساتھہ ہر چیز کے جاننے والا ہی جو کچھہ مقرر کرتا ہی حلال حرام اپنے
علم اور حکمت سے کرتا ہی اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ جانو تم یہہ کہ اللہ سخت عذاب والا ہی واسطے
اوسکے کہ جو محرمات کرتا ہی اور یہہ کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہی اور پر اوس شخصکے کہ محرمات سے بچتا ہی مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلَاغُ
نہین اوپر رسول کے مگر پہنچانا احکام کا مکلفونکو کہ عذر اونکو نرہے وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ اور اللہ جانتا ہی ظاہر
کرتے ہو تم اور جو کہ چھپاتے ہو تم قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہین
برابر ہوتا ہی پلید اور پاک اور اگرچہ خوش لگے تجھہ کو بہتایت پلید کی کیونکہ اعتبار اچھے برے کا ہی تھوڑے نہ بہت کا اور یہہ حکم

عام پلید آدمیونمین ہو یا مالونمین یا اعمالونمین یا اور چیزونمین فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ پس ڈرو اللہ سے حلال جاننے مین حرام کے اے عقل والو تو کہ تم فلاح پاؤ معالم مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہ بعضے لوگ حضرت ؐ سے بطریق استہزا بیہودہ باتین پوچھتے تھے کوئی کہتا تھا کہ باپ اس شخص کا کون ہی کوئی کہتا تھا میرا اونٹ گم گیا ہی کہان ہی یہہ آیت اُتری يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت پوچھا کرو اون چیزون سے کہ اگر ظاہر کیے جاوین واسطے تمہارے جواب اونکے ناخوش لگے تمکو وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ اور اگر سوال کروگے اون چیزونسے پیغمبر سے اوسوقت کہ اُتارا جاتا ہی قرآن ظاہر کیا جاویگا واسطے تمہارے عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا معاف کیا اللہ نے اونسے یعنے مت پوچھو اون چیزونسے کہ اللہ نے معاف کیا اونکو اور بندونکو تکلیف اونکی نہین دی لکھا ہی کہ جب آیت فرضیت حج کی نازل ہوئی سراقہ بن مالک نے کہا کیا ہر سال مین فرض ہوا حضرت ؐ نے فرمایا لا اور اگر کہتے نعم ہر سال واجب ہوجاتا اور تمھین طاقت اوسکے ادا کی نہین پس حضرت نے فرمایا فاترکونی ما ترکتکم اور یہہ آیۃ اتری کہ حق تعالیٰ نے معاف کیا اور اس سوال پر تم سے مواخذہ نکیا وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ اور اللہ بخشنے والا ہی کہ معاف کرتا ہی اور بردبار ہی کہ عذاب کرنمین جلدی نہین کرتا قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ تحقیق پوچھا تھا چیزونسے ایک قوم نے پہلے تمسے جیسے قوم ثمود نے ناقہ طلب کیا تھا اور حواریون نے مائدہ مانگا تھا ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ پھر ہوگئے ساتھ اوسکے کافر یعنے بعد دیکھنے معجزے کے ایمان نہ لائے عذاب الٰہی کے سزاوار ہوئے لکھا ہی کہ عمرو بن تحیے نے عرب کے سات قبیلون بڑونکو دین اسمعیل سے پھیرکر بت پرستی پر لگادیا تھا اونمین سے ایک قبیلہ قریش کا تھا اور اوسنے بت پرستی کیلئے بت بنائے تھے اور بحیرہ اور سایبہ اور وصیلہ و حامی ٹھہرائے تھے جس اونٹ کو بت کی نیاز کرکے کان چیر دیتے تھے اوسنے بحیرہ کہتے تھے اور جس جانور کو بت کے نام پر آزاد کرکے ساند دیتے تھے کہ جہان چاہے پھرے اور کھائے اور اُسکا کھانا حرام گنتے تھے اوسے سایبہ کہتے تھے اور جو شخص مقرر کرتا کہ بچہ کہ ہو تو بتکی نیاز مین ذبح کرون اور مادہ ہو تو مین رکھون پھر جو نر اور مادہ دونون اکٹھے پیدا ہوتے تو بھی نر آپ رکھتا اوسے وصیلہ کہتے تھے اور جس اونٹ کے دس بچے ہوتے لایق سواری کے اور لادنے کے تو اوس اونٹ پر لادنا اور سواری موقوف کرتے تھے اور کسی گھاس اور پانی پر اوسے نہین منع کرتے تھے اوسکو حامی کہتے تھے عمرو بن تحیی کے زمانیسے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کرامت نشان تک سالون قبیلونمین عرب کے یہہ دستور تھا اور جانتے تھے کہ خدا نے یون نہین فرمایا ہی حق تعالیٰ نے اونکی بات رد کی اور یہہ آیت نازل کی مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ نہین مقرر کیا اللہ نے بحیرہ اور نہ سایبہ اور نہ وصیلہ اور نہ حامی ولیکن جو لوگ کافر ہوئے باندھ لیتے ہین اوپر اللہ کے جھوٹ جیسے عمرو بن تحیی اور اوسکے اتباع وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ اور اکثر انکے نہین سمجھتے حلال حرام کو اور تحقیق کرنے مین غور نہین کرتے پہلے گمراہونکے قدم پر قدم رکھتے ہین وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا اور جب کہا جاتا ہی واسطے اونکے اے گمراہو آؤ طرف اوس چیز کے کہ اُتاری ہی اللہ نے حلال اور حرام کے حکم اور آؤ طرف پیغمبر کے کہ بیان کرنیوالا اوس حکم کا ہی کہتے ہین کفایت ہی ہمکو جو کچھہ کہ پایا ہم نے اوپر اوسکے باپون اپنے کو اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ کیا تقلید کرتے ہین اگرچہ تھے باپ اونکے نجانتے کچھہ اور نہ راہ پائے یعنے وہ جاہل اور گمراہ تھے اونکی پیروی مین نفع نہین پس پیروی اوسکی چاہیئے جو عالم اور رہنما ہو نظم پیروی جاہل کی کرنا جہل ہی + کیونکہ وہ خود گمرہ و نااہل ہی + راہ بتلانیکو عالم چاہیئے + حکم پر اللہ کے قایم چاہیئے + سچ کہا ہی مولوی نے رافتا سوچ اس نکتہ کو با فہم رسا + دست بر بینا زنی آئی براہ + دست در کور ی زنی افتی بچاہ + يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ اے لوگو جو ایمان لائے ہو لازم پکڑو اوپر اپنے محافظت جانون اپنے کی یعنے احکام الٰہی پر قایم رہو لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ نہ ضرر کریگی تمکو گمراہی اوس شخصکی کہ گمراہ ہوا جب راہ پاؤگے تم لکھا ہی مسلمان کافرون پر حسرت کھاتے ہین اور اونکے ایمان کی آرزو

کرتے تھے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ تم آپ سنبھلے رہو کافرون کی گمراہی مومنان راہ یافتہ کو خلل نہین پہنچاتی اِلَی اللّٰہِ مَرْجِعُکُمْ جَمِیْعًا فَیُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ طرف اللہ کے ہی بازگشت تمھاری سبکی پس خبر دیگا تمکو ساتھ اوسکے جو تھے تم کرتے لکھا ہی کہ عدی اور تمیم انصاری تجارت کیواسطے شام کو گئے تھے اونکے ساتھ مسلمان بدیل نام عمرو عاص کا غلام گیا تھا وہ وہان بیمار ہوا اور اپنے سب اسباب جنس اور نقد ایک کاغذ پر لکھکر اپنے اسباب مین رکھ لیا جب مرض بہت شدید ہوا تو تمیم اور عدی کو وصیت کی کہ میرے گھر سب اسباب میرا پہنچانا پھر مرگیا اونھونے سب اسباب دیدیے مین اوسکے گھر دیا لیکن ایک کٹورا پانیکا سنہری نقش اوپر بنے تھے وہ اوس اسباب مین سے نکال لیا بدیل کے وارثون نے وہ کاغذ لکھا ہوا دیکھا تو سب چیزین موافق لکھے کے پائین لیکن وہ کٹورہ نہ ملا تمیم اور عدی پر دعوی کیا اور اس قصے کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس لیگئے یہہ آیت نازل ہوئی یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَیْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اے لوگو جو ایمان لائے ہو گواہی کی درمیان تمھارے جب حاضر ہوا ایک کیکو تم مین سے موت کی نشانی حِیْنَ الْوَصِیَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَیْرِكُمْ وقت وصیت کے دو شخص ہون صاحب عدل اور انصاف کے تم مین سے مسلمان یا اور دو سوا تمھارے سے یعنے ذمی اور اب یہہ حکم منسوخ ہی گواہی ذمی کی مسلمانونپر باجماع درست نہین اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِیْبَةُ الْمَوْتِ اگر تم سفر کرو بیچ زمین کے پس پہنچے تم کو مصیبت موتکی یعنے سفر مین اگر علامت موت کی پاؤ تو دو مسلمانونکو وصیت پر گواہ کرلو تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ بندرکھو اندونو کو پیچھے نماز عصر کے کہ وہ وقت برکت والا ہی دعا نیک اور بد اسمین زیادہ قبول ہی فَیُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ پس قسم کھاوین دونون ساتھ اللہ کے اِنِ ارْتَبْتُمْ اگر شک رکھتے ہو تم بیچ اونکے اور مضمون قسم کا یہہ ہو کہ لَا نَشْتَرِیْ بِهٖ ثَمَنًا نہ مول لینگے ہم بدلے اوس قسم کے کچھ مول یعنے دنیا کی طمع کیواسطے جھوٹی قسم نہین کھانے کی وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰی اور اگرچہ ہو صاحب قرابت وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللّٰهِ اور نہ چھپاوینگے ہم گواہی اللہ کی کہ اللہ نے ہمین اقامت پر اوسکے حکم کیا ہی اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِیْنَ تحقیق پس ہم اوسوقت گواہی چھپاوینگے ہم گواہی اللہ کی کہ اللہ نے ہمین اقامت پر اوسکے حکم کیا ہی البتہ ہوجاوینگے گناہگارونسے پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیم اور عدی کو بعد نماز عصر کے منبر کے پاس کھڑا کرکے قسم دی اونھونے قسم کھائی کہ ہم نے بدیل کا مال نہین لیا یہہ قسم ہم سچ کھاتے ہین آپنے چھوڑ دیا پھر وارثون نے بدیل کے وہ کٹورہ ایک سنار کے پاس دیکھا اوس سے پوچھا اوسنے کہا مین نے تمیم اور عدی سے مول لیا ہی پھر تمیم اور عدی سے جھگڑا کیا اونھونے کہا یہہ ہمنے بدیل سے خرید لیا تھا اور ہمارے شاہد نہین تھے اسواسطے ہمنے اقرار نہین کیا کہ پھر حضرت کے پاس قصہ آیا یہہ آیتہ اتری فَاِنْ عُثِرَ عَلٰۤی اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّاۤ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ یَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِیْنَ اسْتَحَقَّ عَلَیْهِمُ الْاَوْلَیٰنِ پس اگر خبر ہووے اوپر اسباتکے کہ اوندونون گواہونے کسب کیا ہی گناہ کا بسبب خیانت کے پس اور دو شخص کھڑے ہووین گواہی کو جگہہ اندونون خائنون کی اون لوگونمین سے جنکا حق دیا ہی اوپر اونکے کہ احق اور اولی ہین شاہدی دینے مین ہ اوندو بیگانون سے کیونکہ اپنے نزدیک ہین فَیُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَاۤ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا پس قسم کھاوین ساتھ اللہ کے اس مضمون سے کہ البتہ گواہی ہمارے سچی ہی گواہی اوندونونکے سے کہ جنھونے پہلے دی ہی وَمَا اعْتَدَیْنَاۤ اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ اور نہین حد سے نکل گئے ہم تحقیق ہم جب ایسا کرینگے البتہ ہوجاوینگے ظالمون سے کہ جھوٹ کو حق کی جگہہ رکھینگے پھر حضرت نے فرمایا تو کہ عمرو عاص اور مطلب بن وداعہ تھے اور قسم کھائی خدا کی بعد نماز عصر کے کہ یہہ کٹورا بدیل کا تھا اور اونھون نے خیانت کی ہی پھر حضرت نے وارثون کو بدیل کے دلوادیا ذٰلِكَ اَدْنٰۤی اَنْ یَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰی وَجْهِهَاۤ اَوْ یَخَافُوْۤا اَنْ تُرَدَّ اَیْمَانٌۢ بَعْدَ اَیْمَانِهِمْ یہہ حکم جو کیا ہمنے نزدیک تر ہی اوسکے کہ لے آوین گواہی اور طرح اوسیکے یا نزدیکتر ہی اوس سے کہ ڈرین یہہ کہ پھیری جاینگی قسمین اوپر مدعیون کے پیچھے قسمون اونکیکے کہ کھائی ہین وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو اللہ سے جھوٹی قسم کھانیسے وَاسْمَعُوْا اور سنو خدا کے

حکم کو اور قبول کرو وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِيْنَ اور اللہ نہین ہدایت کرتا قوم فاسقونکو کہ خیانت کرنیوالے اور گواہی دینے والے جھوٹے ہین يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَا اُجِبْتُمْ یاد کرو جسدن کہ اکٹھا کریگا اللہ پیغمبرونکو پس کہیگا اونکو کیا چیز اجابت کی گئی تھی یعنے تمھاری قوم نے کیا بات مانی تھی تمھاری جب تم اونکو توحید کی دعوت کرتے تھے اور یہہ سوال منکرونکی توبیخ کیواسطے ہوگا یا واسطے ادائے شہادت انبیا کے ہوگا اور مسلمانونکے قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا کہینگے پیغمبر نہین علم ہمکو کسی چیز کا تیرے علم کے آگے اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ تحقیق تو ہی ہے جاننے والا غیبون کا پس تو جانتا ہے جو قوم نے میری مجھ سے ظاہر کیا اور جو دلمین چھپایا اور جس چیز کی اجابت کی اور جسکا انکار کیا اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ یاد کرجسوقت کہیگا اللہ اے عیسے بیٹے مریم کے یاد کر نعمت میری کہ پہنچائی مین نے اوپر تیرے اور اوپر مان تیری کے اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ جس وقت کہ قوت دی تجھکو ساتھ روح پاک کے کہ جبرئیل ہے یا ساتھ کلام کے کہ جس سے مردے جلاتا تھا یا ساتھ انجیل کے تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا باتین کرتا تھا لوگونسے بیچ جھولے کے اور جوانی کے یعنے باتین تیری بچپن مین اور جوانی مین ازروے فصاحت یکسان ہین سمجھ لیجئے کہ اس آیت سے اوترنا حضرت عیسٰے کا آسمان سے نکلتا ہے کیونکہ باتفاق علما قبل اس کھولت سے وہ آسمان پر گئے ہین اور جس عمر مین گئے ہین اوسی مین اُترینگے پھر زمین پر آکر کہولیت کے سن کو پہنچینگے وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ اور یاد کر اے عیسے جسوقت سکھائی ہمنے تجھکو کتاب یعنے کتابت اور خط اور فہم چیزون کا اور معنی توریت کی اور انجیل کی وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ اور یاد کر جسوقت بناتا تھا تو مٹی سے جیسی صورت جانور کی ساتھ حکم میرے کے فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِيْ پس پھونکتا تھا تو بیچ اوسکے پس ہوجاتا تھا پرندہ زندہ ساتھ حکم میرے کے وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ اور چنگا کرتا تھا مادرزاد اندھے کو اور سفید داغ والیکو ساتھ حکم میرے کے وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ اور جسوقت نکالتا تھا تو مردونکو قبرونسے زندہ ساتھ حکم میرے کے وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ اور یاد کر جسوقت بند کیا مین نے بنی اسرائیل کو یعنے یہودونکو تجھسے کہ تیرے قتل کا ارادہ کرتے تھے جب آیا تھا تو اونکے پاس ساتھ معجزون روشن کے کہ مذکور ہوئے فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ پس کہا اون لوگون نے کہ کافر ہوئے بنی اسرائیل مین سے نہین یہہ معجزے جو عیسیٰ دکھاتا ہے مگر جادو ظاہر سب پر وَاِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت امر کیا ہم نے طرف حواریونکے اونکے پیغمبر کی زبانی یہہ کہ ایمان لاؤ ساتھ میرے اور ساتھ پیغمبر میرے کے کہ عیسے ہے کہا اونھونے ایمان لائے ہم اور گواہ ہو تو ساتھ اوسکے کہ ہم مسلمان ہین اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ یاد کر جسوقت کہا حواریون نے اے عیسے بیٹے مریم کے آیا کرسکتا ہے پروردگار تیرا یہہ کہ اوتارے اوپر ہمارے خوان کھانیکا آسمان سے قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ کہا عیسے نے ڈرو اللہ سے اور ایسے سوال مت کرو اگر ہو تم ایمان لانیوالے اوسکی قدرت پر اور میری نبوت پر قَالُوْا کہا اونھون نے عذر لاکر کہ ہم قدرت کاملہ مین اوسکی شک نہین رکھتے لیکن نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ اور ارادہ کرتے ہین ہم یہہ کہ کھاوین ہم اس خوانمین سے اور آرام پکڑین دل ہمارے اور جانین ہم یہہ کہ تحقیق سچ کہا تو نے ہمسے کہ جو تم خدا سے مانگوگے دیگا اور ہووین ہم اوپر اس خوان کے گواہون سے جب تو ہم سے گواہی مانگے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ جب حواریون نے خوان طعام طلب کیا حضرت عیسے نے کہا تیس روز روزے رکھو انھون نے رکھے پھر کہا اے عیسے جسکے واسطے ہم یہہ کام کرتے ہین وہ ہمین طعام دیتا ہے اللہ سے ہمارے واسطے خوان مانگ اور سلمان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب حواریون نے مائدہ کا سوال کیا حضرت عیسے نے کمل اوڑھکر دعا کی چنانچہ حق تعالیٰ نے

فرمایا

فرمایا قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ کہا عیسےٰ بیٹے مریم کے نے یا اللہ سمجھ لیجئے کہ اصل اللھم کی یا اللہ تھی حرف ندا کو حذف کرکے میم آخر مین عوض اوسکے لے آئے اور یہہ کلمہ اللھم بڑا بزرگوار ہی کہ ستر نام اللہ کے نامونسے اوسکے میم مین رکھے ہین بعضونے کہا ہی کہ جسنے اللھم کہا گویا اوسنے سب نامونسے اللہ کو یاد کیا اسواسطے حضرت عیسےٰ نے اوّل دعا کے یہہ کلمہ پڑھا پھر دعا کی رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِنْكَ وَارْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ اے پروردگار ہمارے اُتار ہمپر ہمارے خوان آسمان سے کہ ہووے واسطے ہمارے عید اوّل ہمارے کو اور آخر ہمارے کو یعنے ہمارے زمانے والے اور پیچھے آنیوالے اوس خوان سے بہرہ یاب ہون اور وہ خوان ہو نشانی تیری طرف سے اور پر کمال قدرت تیری کے اور صحت رسالت تیری کے اور روزی دے ہمکو وہ خوان یا توفیق شکر کی اوسکے اور تو بہتر دینے والا ہی قَالَ اللّٰهُ إِنِّي مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ فرمایا اللہ نے تحقیق مین اتارنیوالا ہون خوان کو اوپر تمھارے واسطے قبول کرنے سوال تمھارے کے فَمَنْ يَكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَإِنِّي أُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ پس جو کوئی کفر کریگا پیچھے اُترنے خوان کے تم مین سے پس تحقیق مین عذاب کرونگا اوسکو وہ عذاب کہ نہ عذاب کرونگا اوسیکو عالمونسے پس حقتعالی نے دو ابر کے ٹکڑے بھیجے اوسمین سُرخ دسترخوان تھا حواریون کے سامنے اُترا حضرت عیسےٰ نے دعا کی کہ اللھم اجعلنے من الشاکرین پھر دعا کی کہ الٰہی اس خوانکو رحمت کر نہ عقوبت پھر وضو کیا اور نماز پڑھی اور روئے اور کہکر بسم اللہ خیر الرازقین دسترخوان کھولا اوسمین خوان تھا آراستہ اور مچھلی بھونی بن چمڑے اور کانٹے کی رکھی تھی اور روغن اوسسے ٹپکتا تھا اور اوسکے سر کیطرف نمک اور دُم کیطرف سرکہ اور گرد اوسکے بسری وغیرہ دھرا تھا اور پانچ نان تھے ایک پر زیتون دوسرے پر شہد تیسرے پر روغن چوتھے پر پنیر پانچوین پر قدید تھا ایک شخص تھا شمعون نام اوسنے اوچھلکر کہا یا رُوح اللہ یہہ طعام دنیا کا ہی یا آخرت کا حضرت عیسےٰ نے کہا کہ نہ دنیا کا ہی نہ آخرت کا یہہ کھانا ہی اللہ نے اپنی قدرت سے پیدا کیا کھاؤ تم نے مانگا تھا اور شکر کرو تو کہ نعمت زیادہ ہو کہا یا رُوح اللہ اگر اسپر اور بھی معجزہ دکھاؤ تو اور یقین ہمارا زیادہ ہو حضرت عیسےٰ نے اوس ماہی بریا کو کہا زندہ ہو وہ چلنے لگی فرمایا بحال ہو پھر بریان ہوگئی حوارین ڈر گئے اور اوس خوان مین سے کھایا حضرت عیسےٰ نے درویشونکو اور بیمارونکو بلایا اور فرمایا کہ کھاؤ تمھارے واسطے عطا ہی اونکو بلا ہی ایکہزار تین سو آدمیون نے وُہ کھانا کھایا اور جتنا اوس خوانمین تھا اوس سے کچھ کم نہوا اور جس فقیر نے کھایا تونگر ہوگیا اور جس بیمار نے کھایا شفا پایا پھر وُہ خوان آسمانکو چلا گیا دوسرے دن وقت چاشت کے پھر اُترا غنیا اور فقرا نے کھایا چالیس دن تک اُترا کیا حضرت عیسیٰ کو وحی ہوئی کہ یہہ خوان فقرا کیواسطے ہی نہ اغنیا کے اغنیا یہہ حکم سنکر شک مین پڑے اور جا دو بتانے لگے تین او پر اسّی آدمی اور بقول معالم تین سو تیس شخص مسخ ہو صورت سوّر کی بنگئے اور بعد تین دنکے مر گئے اور بعضے کہتے ہین کہ اترا نہین تہدید سنکر مانگنے والون نے نہ مانگا لیکن پیغمبر کی دعا عبث نہین شاید اس دعا کا اثر یہہ ہو کہ امت عیسےٰ علیہ السلام کی ہمیشہ مالدار رہے اور جو ناشکری کریگا آخر تمین سب سے زیادہ عذاب پاوے اور اس آیت مین عبرت ہی کہ مسلمانونکو چاہیئے اپنا مدعا خرق عادت کی راہ سے نچاہے کیونکہ شکر گذاری اوسکی دشوار ہی وَإِذْ قَالَ اللّٰهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ اور یاد کر جب کہیگا اللہ اے عیسےٰ بیٹے مریم کے بعد لیجانیکے آسمانپر یا روز قیامت کو واسطے توبیخ نصاریٰ کے ءَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلٰهَيْنِ مِنْ دُونِ اللّٰهِ کیا تو نے کہا تھا لوگونکو پکڑو مجھکو اور مان میریکو دو معبود بدون خدا کے کہ مستحق عبادت کے ہی قَالَ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقٍّ کہیگا عیسےٰ پاکی ہی تجھکو نہین ہی واسطے میرے یہہ کہ کہون وہ چیز کہ نہین واسطے میرے لائق إِنْ كُنْتُ قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ اگر مین نے کہا ہوگا یہہ پس تحقیق جانتا ہوگا تو تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ جانتا ہی تو سب کو جو کچھ ہی میرے جی مین اور نہین جانتا مین جو کچھ ہی جی تیرے مین یا جو مین نے چھپایا ہی وہ تو جانتا ہی اور جو تو نے چھپایا ہی وہ مین نہین جانتا إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ تحقیق تو ہی ہی جاننے والا غیبون کا مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَا أَمَرْتَنِي بِهِ نہین کہا مین نے واسطے امت اپنی کے مگر جو کچھ کہ حکم کیا تو نے مجھکو ساتھ اوسکے



توحید سے اور نہین کہا مین نے اونکو مگر آن اعبدوا اللہ ربی وربکم یہہ کہ عبادت کرو اللہ کی کہ پروردگار میرا اور پروردگار تمھارا
ہی پس مین نے اپنے آپکو مربوب اور مخلوق کہا ہی نہ رب اور خالق **بلیث** مین ہون مربوب اور مخلوق خدا + رب وخالق یک
وہی ہی کبریا + وکنت علیہم شہیدا مادمت فیہم اور تھا مین اوپر اقوال اور افعال اونکے کے شاہد یا نگہبان جب تک کہ
رہا مین بیچ اُنکے فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم پس جب اُٹھا لیا تو نے مجھکو آسمانپر تھا تو ہی نگہبان اوپر اونکے وانت
علی کل شیء شہید اور تو اوپر ہر چیز کے گواہ ہی اور نگہبان ان تعذبہم فانہم عبادک اگر عذاب کریگا تو اونکو کفر پر پس تحقیق
وہ بندے ہین تیرے وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم اور اگر بخشدیوے اونکو کہ کفر سے توبہ کرین اور ایمان لاوین پس تحقیق
تو ہی ہی غالب ثواب اور عقاب دینے پر حکمت والا جو کرے عفو اور عذاب سے قال اللہ ہذا یوم ینفع الصدقین صدقہم
کہا اللہ نے مراد یہہ ہی کہ کہیگا اللہ لفظ ماضی کا واسطے تحقیق وقوع کے ہی گویا کہ قیامت قایم ہی اور کہا اللہ نے یہہ دن ہی کہ
فائدہ دیویگا سچونکو سچ اونکا کہ دنیا مین بولے تھے لہم جنت تجری من تحتہا الانہار خلدین فیہا ابدا واسطے سچون کے
بہشتین ہین کہ چلتی ہین نیچے درختون انکے سے نہرین ہمیشہ رہینگے بیچ اوس کے ہمیشہ رہنا تاکید ہی کہ بے نہایت ہی زمانہ اُنکے
رہنے کا رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ راضی ہوا اللہ اونسے ساتھ طاعت کے اور راضی ہوئے وہ خدا سے ساتھ اعطائے کرامت
کے ذلک الفوز العظیم یہہ بہشتون مین جانا اور اللہ کا راضی ہونا مراد پانا ہی بڑا للہ ملک السموات والارض وما فیہن
واسطے اللہ کے ہی بادشاہی آسمانونکی اور زمین کی اور جو کچھہ بیچ اونکے ہی وہو علی کل شیء قدیر اور وہ اوپر ہر چیز کے قادر
ہی **سورۂ انعام** مکی ہی مگر تین آیتین قل تعالوا اور ومن اظلم ممن افتری اور وما قدروا اللہ درمیان مکے اور مدینے کے نازل
ہوئی ہین ایکسو پینسٹھ آیتین ہین اور کلمات ایکہزار بیالیس ہین حروف بارہ ہزار ایکسو تیس ہین فوصل بالترتیب تمرط ہین اور
ربط اس سورۃ کا ساتھ سورۂ مائدہ کے یہہ ہی کہ اسمین ذکر اہل کتاب کا اور گفتگو اونکیکا تھا اسمین رد گفتگوئے ناپسندیدہ
مشرکان فرمایا اور یہہ بھی ہی کہ ختم سورۂ مائدہ کا بذکر ملک السموات والارض تھا آغاز اس سورۃ انعام کا بذکر ملک السموات والارض
ہوا اور یہہ بھی ہی کہ آخر اسمین ذکر تعمیم قدرت ہی کہ وہو علی کل شیء قدیر اول اسمین مذکور سموات اور ارض اور ظلمت اور نور ہی کہ
آثار قدرت ہین کہ تخصیص بعد تعمیم ہی

سورۃ الانعام مکیۃ وھی	بسم اللہ الرحمن الرحیم		مائۃ وخمس وستون آیۃ

الحمد للہ الذی خلق السموات والارض وجعل الظلمت والنور سب تعریف واسطے خدا کے ہی جسنے پیدا کیا آسمانون کو
اور زمین کو اور پیدا کیا اندھیرونکو اور اُجالیکو یہہ رد ہی قول مجوس کا کہتے ہین اللہ خالق نور کا ہی اور شیطان خالق ظلمانکا
ہی سو اللہ نے فرمایا کہ دونوتکو مین نے پیدا کیا ہی یا مراد ظلمت اور نور سے رات دن ہی یا جہل اور علم ہی یا معصیت اور طاعت
ہی یا دوزخ اور بہشت ہی یا ضلالت اور ہدایت ہی اور ظلماتکو جمع لائے اسواسطے کہ ضلالتین بہت ہین اور نور کو مفرد لائے
کیونکہ ہدایت ایک ہی واللہ اعلم بحر الحقایق مین ہی کہ پیدا کیا آسمان دل اور زمین نفس کو اور گردانا ظلمات نفوس کو صفات
بہیمی حیوانی اور اخلاق سبعی شیطانی سے اور ظاہر کیا نور قلب کو اوصاف ملکی روحانی ربانی سے ثم الذین کفروا بربہم
یعدلون پھر باوجود ان دلیلونکے وہ لوگ جو کافر ہوئے ساتھ پروردگار اپنے کے برابر ہی دیتے ہین بتون کو یا عدول کرتے ہین
اوسکی عبادت سے طرف اور کی عبادت کے ہو الذی خلقکم من طین ثم قضی اجلا وہ ہی جسنے پیدا کیا باپ تمھاریکو
کہ آدم ہی مٹی سے پھر مقرر کی اجل واجل مسمی عندہ اور ایک اجل مقرر کی ہوئی نزدیک اوسکے ہی کہ اوسے کوئی نہین
جانتا ہی وہ قیامت ہی ثم انتم تمترون پھر تم شک کرتے ہو بعث مین یعنے بعد ثابت ہونے کے کہ ابتداے خلق اس سے

ہی پھر شک کیون چاہیئے کہ معاد خلق بھی طرف اوسکے ہی وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور وہی ہی اللہ بیچ آسمانونکے مالک اور بیچ زمین کے يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ جانتا ہی پوشیدہ تمھارا اور آشکارا تمھارا یعنے دلکی چھپی بات اور مذہب کا پکارکر کہنا سب اوسکو معلوم ہی اور جانتا ہی جو کچھ کسب کرتے ہو تم نیکی اور بدی سے پھر اوپر جزا دیگا فتوحات مین ہی کہ سر اور جہر نسبت باطنی اور ظاہری ہی بحر الرائق مین ہی کہ مراد سر سے سر خلافت ہی کہ انسانمین امانت رکھا ہی اور جہر صفات حیوانی اور احوال نفسانی ہی اور حقیقت یہہ ہی کہ نظم آدمی کی شکل جسمانی سمجھہ + اور معنی اوسکی روحانی سمجھہ + عالم خلق اوسکا جسم خاک ہی عالم امر اوسکا روح پاک ہی + سر کم سے ہی اشارہ روح کا + جہر کم سے جسم کا رتبہ کہا + نقد النصوص مین ہی کہ انسان آئینہ ہی دو رویہ ایکطرف خصائص ربوبیت کے اوسمین پیدا ہین دوسری جانب نقایص عبودیت کے ہویدا جب خصایص ربوبیت کے دیکھتا ہی تو سب موجودات سے برتر گوارتر ہی اور جب نقایص عبودیت ملاحظہ کرتا ہی تو سب کائنات سے خوار اور بے اعتبار تر نظم جسدم کہ تیرا دلمین اثر پاتا ہون + افلاک سے بھی بلند سر پاتا ہون + اور جبکہ بخود نگاہ کرتا ہون مین تو پھر + مٹی سے بھی جان پست تر پاتا ہون + پس حق تعالی فرماتا ہی کہ مین خصایص تمھارے پردہ غیب مین جانتا ہون اور نقایص تمھارے عالم شہادت مین پہچانتا ہون اور جانتا ہون اعمال تمھارے کہ مسبب ترقیات درجات انسانیہ ہین یا موجب تنزلات درکات حیوانیہ ہین پس آدمی کو لازم ہی کہ وہ کام کرے جو ترقیات درجات انسانیہ ہو نہ وہ عمل کرے کہ موجب تنزلات درکات حیوانیہ ہو نظم خواب وخور مین گذار کر سب عمر + تو بہایم سے بھی نہ بدتر ہو + را فتاوہ صفات کر پیدا + کہ فرشتے سے بھی بری سر ہو + وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ اور نہین آتی کافرونکے پاس نشانی نشانیون پروردگار اونکیسے یعنے قرآن یا معجزے جیسے شق قمر اور تسبیح حجر اور انقلاع شجر مگر ہوتے ہین اس سے مذہب پھیرنیوالے فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ پس تحقیق جھٹایا اونھونے قرآنکو جب آیا اونکے پاس فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ پس البتہ آویگی اونکے پاس خبرین اوس چیزکی کہ تھے وہ ساتھ اوسکے ٹھٹھا کرتے ظہور اون خبرونکا آخرتمین تو کافرونپر ظاہر ہی اور دنیا مین وقت نزول عذاب کے اونپر ہوگا اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ کیا نہین دیکھا اور نہین جانا اونھون نے کتنے ہلاک کئے ہین ہمنے پہلے اونسے قرنون سے یعنے گروہ سے کہ اہل قرن ہین قرن ستر یا اسی برس کا ہوتا ہی کہ اغلب عمر آدمی کی ہی پھر صفت کی اہل قرن کی جنکو ہلاک کیا کہ مَكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ مقدور دیا ہم نے اونکو بیچ زمین کے جو کچھہ کہ نہ مقدور دیا تمکو کہ عمر بڑی مال بہت قوت زیادہ بختی تھی وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا اور بھیجا تھا ہمنے مینہہ آسمان سے اوپر اونکے برسنیوالا وقت احتیاج اونکیلے وَجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمْ اور کیین ہمنے نہرین کہ چلتی ہین نیچے درختون اور محلون اونکیلے فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ پس ہلاک کیا ہمنے اونکو ساتھ گناہون اونکیلے اور فائدہ نہ کیا اونکی قوت اور نعمت نے اور پیدا کیا ہمنے پیچھے ہلاک اونکے سے گروہ دوسرا اس آیت مین کفار قریش کو تہدید کی ساتھ ہلاک کے اخبار مین ہی کہ نضر بن حارث اور نوفل ابن خویلد اور ابن امیہ مخزومی حضرت کے پاس آکر کہنے لگے کہ ہم تمپر ایمان نہین لانے کے جبتک کہ چار فرشتے نامہ لکھا ہوا آسمانسے نلاوین اور گواہی دین کہ یہہ کتاب اللہ کیطرف سے تمھین آئی ہی اور اوسمین یہہ لکھا ہو کہ تم رسول اللہ کے ہو یہہ آیت آئی وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ اور اگر اتارتے ہم اوپر تیرے لکھا ہوا بیچ کاغذ کے پس ٹٹولتے اوسکو ساتھ ہاتھون اپنے کے جب بھی آسمان سے اترنیکا شبہہ رہتا لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ البتہ کہتے وہ لوگ جو کافر ہوئے ہین یہہ کہ تو ہمارے پاس لایا ہی مگر جادو ظاہر سب پر وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ اور کہا کافرون نے کیون نہ اتارا گیا اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فرشتہ کہ ہم سے کہہ دیتا کہ پیغمبر ہین وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ اور اگر اتارتے ہم فرشتے کو البتہ فیصل کیا جاتا کام اونکا اور ہلاک ہوجاتے کیونکہ سنت الہی

ہی پر جاری ہی کہ موافق طلب کے جو فرشتے کو معائنہ کرین تو ہلاکت لازم ہو جاتی ہی ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ پھر نہ ڈھیل کی جاتی بعد نزول فرشتے کے پل بھر اور جب مشرکون نے کہا کہ فرشتہ کیون نہین ہمارے پاس آتا حق تعالیٰ نے ارشاد کیا کہ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا اور اگر کرتے ہم رسول کو فرشتہ البتہ کرتے ہم اوسکو بصورت مرد کے جیسے جبرئیل کو دحیہ کلبی کی شکل پر کر دیتے تھے اور بشر کی صورت پر کر دینا اسواسطے ہی کہ فرشتے کو صورت اصلی پر دیکھنا طاقت بشری سے باہر ہی مگر انبیا قوت قدسی سے مشاہدہ کر سکتے ہین پس ہم فرشتے کو آدمی کی شکل پر اُتارتے وَلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ اور البتہ شبہ ڈالتے ہم اوپر اونکے جو شبہ کرتے ہین اب یعنے اب رسالت بشر کی مسلم نہین رکھتے ایسے ہی تب بھی طعنہ کرتے مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ پس واسطے تسلی خاطر حضرت کے کہ کافرونکے کہنے سے ملال خاطر عاطر پر نلاوین فرمایا وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ اور تحقیق ٹھٹھا کیا گیا تھا ساتھ پیغمبرونکے پہلے تجھ سے پس گھیر لیا اون لوگونکو کہ ٹھٹھا کرتے رسولونسے اوس چیز نے کہ تھے ساتھ اوسکے ٹھٹھا کرتے اور وہ چیز عذاب الہی تھا کہ اونکو احاطہ کر لیا قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ کہہ اگر غاب گذرے لوگونکا باور نہین کرتے تو سیر کرو بیچ زمین کے یمن اور شام کو سفر کرو دیار عاد اور ثمود پر گذر کرو پھر دیکھو عبرت سے کہ کیونکر ہوا آخر کار جھوٹا نے والون کا قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کہہ اسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اونکو واسطے کسکے ہی وہ چیز کہ بیچ آسمانونکے ہی اور زمین کے ہی خلق اور ملک پھر اگر وہ جواب نہ دین تو قُلْ لِّلّٰهِ کہہ تو کہ واسطے اللہ کے ہی كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ لکھی اللہ نے اوپر ذات مبارک اپنی کے محض فضل سے رحمت کہ توبہ قبول کرنا ہی گناہ بخشنا ہی حدیث مین ہی کہ حق تعالیٰ نے کتاب لکھی اور وہ نزدیک اوسکے فوق العرش ہی مضمون اوسکا یہہ ہی کہ ان رحمتی غلبت غضبی تحقیق رحمت میری غالب آئی غضب میرے پر اور ہو سکتا ہی کہ مراد اس سے رحمت ذاتیہ ہو کہ سب چیز کو پہنچی ہی اور وہ دیتا ہی بن مانگے اور بن احتیاج اور بن رابطہ استحقاق کے نظم ہم عدم مین مستحق رافت تھے کب + سر بسر یہہ محض ہی الطاف رب + جان دیکر ہمکو بینا کر دیا + زندہ و دانا تو انا کر دیا + لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ البتہ اللہ جمع کریگا تمکو طرف دن قیامت کے کہ شک نہین ہی بیچ آنے اوس دن کے اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ جنھون نے کہ ٹوٹا دیا جانون اپنے کو یعنے فطرت اصلیہ اور عقل سلیم کو کہ سرمایہ اونکا تھا ضایع کیا پس وہ نہین ایمان لاتے وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اور واسطے اللہ کے ہی جو کچھہ بستا ہی بیچ رات کے اور دن کے کہ مالک ہی مکان اور زمان کا اور جو کچھہ مکان اور زمان مین ہی اوسکا ہی وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اور وہی ہی سننے والا جو کفار کہتے ہین جاننے والا اونکی نیتون کا سبب نزول اس آیت کا یہہ ہی کہ کفار قریش نے کہا اے محمد تمھین حرص مالکی ہی اور ہم سب اشراف قبائل سے لیکر اتنا جمع کر دیتے ہین کہ تم تو سب قوم سے اپنے زیادہ تونگر ہو جاؤ لیکن اس شرط پر کہ اپنے دعوے سے باز آؤ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ جو کچھہ کہ رات اور دن اور پر اونکے اشتمال رکھا ہی خدا سے ہی اگر چاہیگا اپنے پیغمبر کو اسقدر مال دیگا کہ تونگر خلق سے ہو جائیگا قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ کہہ کیا سوا اللہ کے پکڑونین دوست وہ خدا کہ پیدا کرنیوالا آسمانونکا اور زمین کا ہی اور وہ کھلاتا ہی خلق کو اور نہین کھلایا جاتا وہ بے پرواہی خلق سے اور خلق محتاج ہی اوسکی قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ کہہ تحقیق مین حکم کیا گیا ہون یہہ کہ ہون اول وہ شخص جو مسلمان ہوا ہی کیونکہ نبی مین مین پہلے ہوتا ہی امت سے اور ہرگز مت ہو تو شریک لانیوالونسے قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ کہہ تحقیق مین ڈرتا ہون اگر نافرمانی کرون مین پروردگار اپنے کی عذاب دن بڑے کے سے کہ قیامت ہی مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ وہ شخص کہ پھیرا جاوے عذاب اوس سے اور بعضے قرات مین یصرف بصیغہ معلوم ہی یعنے پھیرے اللہ عذاب اوس سے اوسدن پس تحقیق مہربانی کی اوپر اوسکے وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ اور یہہ ہی مہربانی اللہ کی مراد پانا ظاہر وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ

فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ اور اگر لگاوے تجکو ضرر جیسے فقر اور مرض پس نہین کھولنے والا اوسکو مگر وہی وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ
فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور اگر لگاوے تجھکو بھلائی جیسے غنا اور صحت پس وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ
عِبَادِهٖ اور وہی ہے غالب اوپر بندون اپنے کے وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ اور وہ ہی حکمت والا خبردار ہے چھپی باتون کا بندونکے
لکھا ہی کہ جبکو قریش کہنے لگے ای محمد صلعم ہم کسیکو نہین دیکھتے کہ تمھاری تصدیق کرے اور ہمنے علمائے یہود اور نصاریٰ
سے پوچھہ لیا ہی کہ اوس شخصکی صفت کتابون مین لکھی ہی سب نے انکار کیا اب کسیکو لاؤ کہ گواہی دے تمھاری رسالت پر اور
قرآنکی حقیت پر یہہ آیت اُتری قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً کہہ جواب مین اونکے کونسی چیز بڑی ہے گواہی مین قُلِ اللّٰهُ شَهِيْدٌۢ بَيْنِيْ
وَبَيْنَكُمْ کہہ اللہ بڑا ہی شہادتمین گواہ درمیان میرے اور تمھارے یعنے گواہ حقیت پر میرے اور بطلان پر تمھارے وہ ہی
وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ اور وحی کیا گیا ہی طرف میرے یہہ قرآن تاکہ ڈراؤنمین تمکو ساتھہ اوسکے
اور جسکو پہنچے عرب اور عجم مین انسان ہو یا جن ہو سبکو ڈراؤن مین ساتھہ قرآن کے اور اگرچہ قرآنمین بشارتین بھی ہین لیکن یہان
اکتفا احد الضدین پر کیا ہی اور مقاتل رحمۃ اللہ نے کہا ہی کہ قرآن شریف جسکو پہنچا پیغمبر اوسکے نذیر ہین یہین سے ہی محمد کعب قرظی
رحمۃ اللہ کا قول کہ من بلغ القرآن فکانما رای محمد صلی اللہ علیہ وسلم بلیت پہنچا قرآن جسکو اسی رافت + گویا حضرت کی ہوگئی رویت
اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى کیا تم گواہی دیتے ہو یہہ کہ ساتھہ اللہ کے معبود اور ہین بت قُلْ لَّآ اَشْهَدُ کہہ
مین نہین گواہی دیتا قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ کہہ سوا اوسکے نہین کہ وہ مستحق عبادت کے اکیلا ہی اور
مین اوسپر گواہی دیتا ہون اور تحقیق مین بیزار ہون اوس چیز سے کہ شریک لاتے ہو تم بتونکو اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا
يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ وہ لوگ کہ دی ہی ہمنے اونکو کتاب پہچانتے ہین پیغمبر خدا کو ساتھہ اس حلیہ اور صیفت کے کہ توریت مین مذکور
ہی جیسے کہ پہچانتے ہین بیٹون اپنے کو ساتھہ حلیہ اور صفت اونکے کے لکھا ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن سلام سے پوچھا کہ معرفت
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اللہ نے قرآنمین فرمائی ہی کہ مثل معرفت فرزندونکے ہی یہہ کسطرح ہی عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا
کہ ہین پیغمبر کی رسالت پر یقین زیادہ ہی صحت نسب پسر اپنے سے کیونکہ اسکو توریت سے معلوم کیا ہی اور یہہ معلوم نہین کہ
عورتون نے کیا کیا ہی حضرت عمر نے فرمایا کہ خدا توفیق رفیق تیری کرے ای عبد اللہ سچ کہا تو نے اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ
لَا يُؤْمِنُوْنَ جنھون نے ٹوٹا دیا جانون اپنی کو مشرکون اور اہل کتاب مین سے پس وہ نہین ایمان لاتے وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى
عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ اور کون ہی ظالم تر اوس شخص سے کہ باندھے لیوے اوپر اللہ کے جھوٹ کہ فرشتون کو اوسکی
بیٹیان کہے اور بتونکو اوسکی درگاہ مین شفیع جانے یا جھٹا دیتے تھے آیتون اوسکیکو کہ قرآن ہی اور اسے شعر اور سحر اور کہانت
ٹھہرائے اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ تحقیق شان یہہ ہی کہ نہین فلاح پاتے ظالم یعنے کافر وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ
لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ اور یاد کر جسدن کہ اکٹھا کرینگے ہم اون کو عابد اور معبودون سبکو پھر کہینگے
ہم واسطے اون لوگونکے کہ شریک لاتے تھے کہان ہین شریک تمھارے جنکو تھے تم دعوا کرتے کہ یہہ ہماری شفاعت کرینگے ثُمَّ لَمْ تَكُنْ
فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ پھر نہوویگا بہانا اونکا مگر یہہ کہ کہینگے قسم ہی اللہ کی کہ پروردگار ہمارا ہی تھے
ہم شریک لانیوالے جھوٹ کہینگے اور اوسپر جھوٹی قسم کھا دینگے سمجھہ لیجئے کہ قیامت کے دن توحید والون کے بڑے مقام دیکھکر کافر
کہینگے کہ آؤ ہم بھی انکار شرک کا کرین شاید ہم بھی نجات پاوین پس قسم کھا دینگے کہ ہم مشرک تھے حق تعالیٰ اونکے منہہ پر مہر لگاوے گا
اور سب اعضا اونکے کفر پر گواہی دینگے اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ دیکھہ کیونکر جھوٹ بولا
اونھون نے اوپر جانون اپنے کے اور کھویا گیا اونسے جو تھے افترا کرتے کہ خدا کا شریک بناتے تھے لکھا ہی کہ ابو سفیان اور ولید

اور عتبہ اور شیبہ اور ابی بن خلف وغیرہ ایکجگہہ مسجد حرام مین جمع ہوکر حضرت کا قرآن شریف سنتے تھے پھر نضر بن حارث سے کہ قصہ خوان تھا پوچھا کہ کیا ہی جو محمد کہتے ہین اوس لعین نے کہا مین نہین جانتا کیا کہتے ہین مگر سر ہلاتے ہین اور قصہ پہلے لوگونکا بیان کرتے ہین جیسے کہ مین کبھی تمھارے روبرو کہتا ہون یہہ آیت نازل ہوئی وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ اور بعضے اونمین سے وہ ہین کہ کان رکھتے ہین طرف تیرے جب تو قرآن پڑھتا ہی وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا اور ڈالے ہین ہمنے اوپر دلون اونکے پردے اس سے کہ سمجھین اوسکو اور بیچ کانون اونکے بوجھہ تو کہ حق بات نہ سنین وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا اور اگر دیکھین ہر معجزہ کہ تجھہ سے طلب کرین نہ ایمان لاوین ساتھہ اوسکے کہ بڑا عناد رکھتے ہین اور نہایت جھٹلاتے ہین تجھکو حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ یہان تک کہ جب آوین تیرے پاس جھگڑین تجھ سے کہین وہ لوگ جو کافر ہوئے ہین نہین یہہ قرآن مگر کہانیان پہلونکی وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْاَوْنَ عَنْهُ اور کافر منع کرتے ہین لوگون کو ایمان لانیسے پیغمبر پر اور دور رہتے ہین اپنے آپ بھی اس سے یعنے نہ آپ ایمان لاتے ہین نہ اورون کو لانے دیتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ آیت بیچ شان ابیطالب کے ہی اور معنی اسکے یہہ ہین کہ منع کرتے ہین دشمنونکو پیغمبر کے ایذا پہنچانے سے اور آپ دین اونکے سے دور رہتے ہین وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اور نہین ہلاک کرتے مگر جانون اپنی کو اور نہین سمجھتے کہ ضرر اونکا اوپر نہین جاتا وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ اور کاشکے دیکھے تو جسوقت کھڑے کئے جاوینگے وہ اوپر آگ کے اور سختی عذاب سے فریاد کرینگے فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ پس کہینگے اے کاشکے ہم پھر جاوین طرف دنیا کے اور نہ جھٹلاوین آیتون پروردگار اپنے کو اور ہوویں ہم ایمان والونسے بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ظاہر ہوگیا واسطے اونکے جو کچھہ کہ تھے چھپاتے کفر پہلے اس سے دنیا مین آج جو اونکے اعضا شاہدی دینے لگے اونکے کفر اور عصیان کے عذر کرتے ہین اور آرزو پھر دنیا مین جانے کی رکھتے ہین وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ اور اگر پھیرے جاوین طرف دنیا کے البتہ پھر جاوین طرف اوس چیز کے کہ منع کئے گئے تھے اوس سے یعنے شرک اور عصیان سے وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ اور تحقیق وہ البتہ جھوٹے ہین وعدے مین ایمان کے جب یہہ آیتین بیچ وعدۂ ایمان اور وعید قیامت کے کافرونپر پڑھی گئین بعث اور نشور کے منکر ہوئے وَقَالُوْٓا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ اور کہا اونھون نے نہین یہہ مگر زندگانی ہماری دنیا کی اور نہین ہم اوٹھائے جانیوالے قبرون سے وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ اور کاش کہ دیکھے تو جسوقت کھڑے کئے جاوینگے کافر اوپر پروردگار اپنے کے قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ کہیگا اللہ کیا نہین یہہ بعث اور نشر حق قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا کہینگے البتہ ہی بیچ قسم ہی پروردگار ہمارے کی قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ کہیگا اللہ پس چکھو عذاب بدلے اوس چیز کے کہ جو تھے تم کفر کرتے قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ تحقیق ٹوٹا پایا اون لوگون نے کہ جھٹلایا دیکھنے اللہ کے کو یا لقا عذاب اور ثواب کو بعد مرگ کے حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ یہان تک کہ جب آئی اونکے پاس قیامت ناگہان کہینگے ای افسوس ہمکو اوپر اوسکے کہ تقصیر کی ہمنے بیچ زندگانی دنیا کے اور وہ اوٹھاوینگے بوجھہ اپنے گناہونکے اوپر پیٹھون اپنے کے غرض یہہ ہی کہ گناہ اون کے پاس ہوکے جدا اونسے نہین ہوتے معالم مین ہی کہ جب مومن قبر سے نکلیگا ایک خوش شکل خوش چیز اوسکے سامنے آویگی اور کہے گی کہ تو مجھے پہچانتا ہی یہہ کہیگا نہین جانتا مین وہ کہیگی کہ مین عمل صالح ہون تیرا آؤ تو مجھپر سوار ہو کہ مین بہت دنیا مین بیٹھپر سوار ہوا ہون اور آیۃ یوم نحشر المتقین الی الرحمن وفدا اشارہ ساتھہ اسی کے ہی اور جو کافر خاک سے سر اوٹھاویگا اوسکے بھی ایک چیز آویگی نہایت بدشکل بدبو

کہیگی تو مجھے جانتا ہی یہہ کہیگا نہین جانتا مین وہ کہیگی مین عمل ناپاک ہون تیرا تو دنیا مین بہت مجھپر سوار رہا تھا آج مین تجھپر سوار ہوتا ہون اور آیۃ وہم یحملون اوزارہم عبارت اسی سے ہی اَلَا سَآءَ مَا یَزِرُوْنَ خبردار ہو برا بوجھ گناہونکا ہی جو کچھ اٹھاتے ہین وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَھْوٌ اور نہین زندگانی دنیا کی کہ یہہ اسپر مغرور ہین مگر کھیل لڑکونکا اور مشغولی دیوانون کی وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ اور البتہ گھر آخرت کا بہتر ہی واسطے اون لوگونکے کہ پرہیزگاری کرتے ہین سمجھ لیجئے کہ بہتر اس واسطے ہی کہ باقی ہی اور لذتین وانکی بے زوال ہین اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا نہین سمجھتے ہو تم اور یعقلون بھی قرأت ہی یعنے نہین سمجھتے ہین کہ دونون گھرونمین کونسا بہتر ہی لکھا ہی کہ اخنس بن شریف نے ابوجہل سے پوچھا کہ محمد بن عبداللہ کی شانمین کیا کہتا ہی اپنے دعویمین یہہ سچا ہی یا جھوٹا ابوجہل نے کہا کہ سچا ہی جو ہمکو پہنچا تا ہی آسمانی ہی نہ شیطانی لیکن ہم اگر نبوت پر اوس کی اقرار کرینگے تو شرافت ایک تو آل قصی رکھتے ہی ہین کہ سب چیزین مسبی حرام کی اونکے متعلق ہین اگر نبوت بھی اونمین ہوتی تو اور عزت زیادہ ہوگی اور اشراف قریش اور بقیہ آل لوی محروم رہجاوینگے اور بعضون نے کہا ہی کہ ابوجہل نا اہل نے بالمشافہ حضرت سے کہا کہ ای محمد ہمنے کبھی تجھسے دروغ نہین سنا اور تجھے ہم سچا جانتے ہین لیکن اس دعوے نبوتمین تجھے جھٹاتے ہین ہم حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی قَدْ نَعْلَمُ اِنَّہٗ لَیَحْزُنُكَ الَّذِیْ یَقُوْلُوْنَ فَاِنَّھُمْ لَا یُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِیْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ یَجْحَدُوْنَ تحقیق جانتے ہین ہم تحقیق غمگین کرتا ہی تجھکو جو کچھ کہ کہتے ہین وہ سچ جھٹانے تیرے پس تحقیق وہ نہین جھٹاتے تجھکو حقیقت مین اور تجھے سچا جانتے ہین اور لیکن وہ ظالم ہین ساتھ نشانیون اللہ کے کہ انکار کرتے ہین عناد کے سبب پھر واسطے تسلی خاطر عاطر حضرت کے فرمایا وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰی مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰۤی اَتٰىھُمْ نَصْرُنَا اور تحقیق جھٹائے گئے پیغمبر پہلے تجھسے پس صبر کیا اونھون نے اوپر اوسکے کہ جھٹائے گئے اور ایذا دیئے گئے یہانتک کہ آئی اون کے پاس مدد ہماری اور وعدہ کیا ہی ہمنے صابرونکو مدد پہنچانیکا اور حکم کیا ہی مسلمانونکے غلبے کا اوپر کافرونکے وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰہِ اور نہین کوئی بدلنے والا واسطے وعدے اللہ کے اور حکم کے کہ نصرت اہل ایمان مین فرمایا ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین انہم لہم المنصورون وان جندنا لہم الغالبون وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِیْ الْمُرْسَلِیْنَ اور البتہ تحقیق آئی ہین تیرے پاس یعنے خبرین پیغمبرون کی کہ اونکی امتون نے کیا کیا اونکو رنج پہنچایا اور اونھونے صبر کیا پھر آخر غالب ہوئے کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَیْكَ اِعْرَاضُھُمْ اور اگر ہوا ہی گران اوپر تیرے منہ پھرانا اونکا دین قبول کرنیسے لکھا ہی کہ حضرتکو جو کمال خواہش تھی ایمان لانیکی قوم کے تو چاہتے تھے کہ جو معجزہ یہہ چاہین وہ حق تعالی ظاہر کرے اور یہہ کسیطرح ایمان لاوین حق تعالی نے یہہ آیت اتاری کہ اگر تجھپر گران ہی اونکا ایمان سے منہ پھرانا فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِیَ نَفَقًا فِی الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِی السَّمَآءِ فَتَاْتِیَھُمْ بِاٰیَۃٍ پس اگر طاقت رکھتا ہی تو یہہ کہ ڈھونڈھے سرنگ بیچ زمین کے یا سیڑھی بیچ آسمان کے پس لے آوے انکے پاس کوئی نشانی یعنے تو اگر یہہ کرسکتا ہی تو کر دیکھہ وَلَوْ شَآءَ اللّٰہُ لَجَمَعَھُمْ عَلَی الْھُدٰی فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰھِلِیْنَ اور اگر چاہتا اللہ البتہ اکٹھا کرتا اونکو اوپر ہدایت کے اور توفیق ایمان کی دیتا پس ہرگز مت ہو جاہلون سے اس مسئلے مین کہ کفر اور ایمان اپنی توفیق دینے نہ دینے مین ہی یہہ خطاب صورت مین حضرت کو ہی اور معنون امت کو اِنَّمَا یَسْتَجِیْبُ الَّذِیْنَ یَسْمَعُوْنَ سوا اسکے نہین کہ قبول کرتے ہین دعوت تیری کو وہ لوگ کہ سنتے ہین سمع قبول سے لیکن کافر مثل مردونکے ہین وہ کیا سنینگے اور قبول کرینگے وَالْمَوْتٰی یَبْعَثُھُمُ اللّٰہُ ثُمَّ اِلَیْہِ یُرْجَعُوْنَ اور مردے جلاویگا اللہ اسوقت جانینگے اور جاننا فائدہ نکریگا پھر طرف اللہ کے پھیرے جاوینگے سب جزا اور سزا دینے کو وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَیْہِ اٰیَۃٌ مِّنْ رَّبِّہٖ اور کہا راہبون نے قریش کے کیون نہین اتاری جاتی اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نشانی پروردگار اونکے سے یعنے جو ہم طلب کرتے ہین اس سے قُلْ اِنَّ اللّٰہَ قَادِرٌ عَلٰۤی اَنْ

النصف

یُنَزِّلَ اٰیَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ کہہ تحقیق اللہ قادر ہی اوپر اوسکے کہ اُتارے نشانی اور لیکن اکثر اوسکے نہین جانتے کہ اوترنا اوس کا موجب بلا کا ہی کیونکہ حکم الٰہی یون ہی کہ جو معجزہ طلب کرین اور اللہ ظاہر کرے پھر وُہ ایمان نلاوین تو عذاب متصل اوسکے آتا ہی جیسے قوم ثمود اور اصحاب مائدہ کے غارت ہوگئے وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ یَّطِیْرُ بِجَنَاحَیْهِ اور نہین کوئی چلنے والا بیچ زمین کے اور نہ کوئی اُڑنیوالا بیچ ہوا کے اُڑے ساتھ بازوؤن اپنے کے کلمہ بجناحیہ کا تاکید ہی جیسے کہتے ہین بعضی چیز ہمنے آنکھہ سے دیکھی اور بعضی کان سے سنی یا سرعت سیر سے کنایہ ہی اور حاصل کلام کا یہہ ہی کہ کوئی چلنے والا اور اُڑنیوالا نہین اِلَّاۤ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ مگر امتین ہین مانند تمھارے پیدا کیے ہین اور مارے جلانیہین یا اللہ کی ثنا کہتے ہین کہ ان من شئی الا یسبح بحمدہ کوئی چیز نہین مگر تسبیح کہتی ہی ساتھ تعریف اوسکے سب خلق کا تو رب ہی اور شان ہی کیا بڑی مرغان خوش الحانی ثنا خوانی کرتے ہین مَا فَرَّطْنَا فِی الْكِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ نہین کم کی ہمنے بیچ لوح محفوظ کے کوئی شی بلکہ سب اسمین ہی ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ یُحْشَرُوْنَ پھر طرف پروردگار اپنے کے اکٹھے کیے جاوینگے یہہ امتین تو کہ انصاف بعض کا بعض سے لیا جاوے وَالَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِی الظُّلُمٰتِ اور جن لوگون نے جھٹایا نشانیون ہمارے کو بہرے ہین کہ دلیلین ربوبیت کی نہین سنتے اور گونگے ہین کہ اقرار وحدانیت کا نہین کرتے بیچ اندھیرون کفر اور جہل اور عناد اور تقلید کے ہین مَنْ یَّشَاِ اللّٰهُ یُضْلِلْهُ جسے چاہتا ہی اللہ گمراہ کرتا ہی اوسکو یعنے توفیق ہدایت کی نہین دیتا وَمَنْ یَّشَاْ یَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ اور جسے چاہتا ہی کرتا ہی اوسکو ثابت اوپر راہ سیدھی کے قُلْ اَرَءَیْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَیْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ کہہ اونکو کیا دیکھا ہی تمنے اپنے تئین اگر آوے تمھارے پاس عذاب اللہ کا جیسے پہلے زمانیین کافرون پر آیا تھا دنیا مین یا آوے تمکو قیامت اور عذاب آخرت کا کیا غیر اللہ کے کو پکاروگے کہ عذاب سے تمھین بچاوے اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ اگر ہو تم سچے اس باتین کہ تونکو خدا کہتے ہو بَلْ اِیَّاهُ تَدْعُوْنَ فَیَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَیْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ایسا نہین ہی کہ تون کو پکارو بلکہ اللہ کو پکاروگے اور اُسکی جناہین عاجزی کروگے پس کھول دیگا جو کچھہ دنیا مین بلاتے ہو طرف اوسکے اگر چاہے اور بھول جاؤگے جو کچھہ شریک مقرر کرتے ہو ساتھ اوسکے یعنے تونکو اپنے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰۤى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ یَتَضَرَّعُوْنَ اور البتہ تحقیق بھیجا ہمنے رسولونکو طرف امتونکے پہلے تجھہ سے اور وہ کافر ہوگئے پیغمبر کو جھٹانے لگے پس پکڑا ہم نے اونکو ساتھ فقر کے اور مرض کے تاکہ عاجزی کرین اور شرک سے یمین اور توبہ اور استغفار بجالاوین فَلَوْلَاۤ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا پس کیون نہ جبوقت آیا اونکے پاس عذاب ہمارا عاجزی کی اور نیاز ہماری جناب مین لائے کہ ہم بلا دفع کردیتے وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ اور لیکن سخت ہوگئے دل اونکے کہ ترک عاجزی دلکی سختی سے ہی اور زینت دی واسطے اونکے شیطان نے جو کچھہ تھے وہ کرتے یعنے اپنے عملونپر تکبر کرتے تھے اور تکبر ہلاک کرتا ہی سمجھہ لیجئے کہ خود بینی اور تکبر بہت برا ہی نظم مرد مجب صاحب دین کب ہوا ؎ رافتا خود بین خدا بین کب ہوا ؎ خود پرستی بت پرستی ایک ہی ؎ غفلت حق اور مستی ایک ہی فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَیْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَیْءٍ پس جب بھول گئے جو کچھہ کہ نصیحت کیے گئے تھے ساتھ فقر اور مرض کے کھولدئے ہمنے اوپر اونکے دروازے ہر چیز کے نعمت اور راحت سے کہ یہہ بیچ مین تو پند پذیر نہوئے شاید عیش مین ہوئے حَتّٰۤى اِذَا فَرِحُوْا بِمَاۤ اُوْتُوْۤا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ یہانتک کہ جب خوش ہوئے ساتھ اس چیز کے کہ دئے گئے تھے نعمتون سے اور پھر بھی شکر بجا نہ لائے نعمت مین ہوئے شاغل منعم سے رہے غافل اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً پکڑا ہم نے اونکو ناگہان یکبارگی پس ناگہان وُہ عذاب دیکھکر پشیمان اور ناامید تھے فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا پس کاٹی گئی جڑ اوس قوم کی جو ظلم کرتے تھے یعنے دوستونکو اپنے نصرت دی ہمنے اور دشمنونکو ہلاک کیا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور سب حمد واسطے خدا کے ہی کہ پروردگار عالمونکا ہی اوپر

ہلاک کرنے ظالمونکے سمجھ لیجئے کہ ہلاکت ظالمون کی سبب خلاصی کا ہی لوگونکے کہ اونکے ظلم سے چھوٹے اور یہہ بڑی نعمت ہی پس ہلاک کرنیوالا لائق ثنا کے ہوا قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ کہہ کیا دیکھا تمنے اگر لیوے خدا سننا تمھارا اور دیکھنا تمھارا کہ بہرے اندھے ہوجاؤ اور مہر لگاوے اوپر دلون تمھارے کے فہم اور ہوش اسمین نرہے کونسا خدا ہی سوا اللہ کے کہ قدرت اور کرم سے لادیوے تمکو وہ جو اوسے لیا ہی اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ دیکھ کہ کسطرح بیان کرتے ہین ہم آیتونکو ایک نہج سے ساتھ دوسری نہج کے **نظم** گاہ وعدہ گہے وعید ہی + یہان خوف وامید بس پدید ہی + یہان کبھی ترغیب اور کبھی ترہیب + کبھی کہتا ہی قصہ ہائے عجیب + کبھی احکام ہین بیان کرتے + امر اور نہی ہین عیان کرتے + کبھی لاتا ہی ایسی آیاتین + فہم سے بھی وراہین جو باتین + واہ اوسکا ہی کام البیلا + اسلئے ہی کلام البیلا + ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ پھر کافر اعراض کرتے ہین اوس سے اور حکم نہین مانتے قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً کہہ ای کافرو کیا دیکھا تمنے اگر آوے تم کو عذاب خدا کا ناگہان کہ پہلے سے کچھ نشانی معلوم نہو یا آشکارا کہ علامتین جسکی پہلے سے ظاہر ہون یا بغتہ وہ ہی کہ رات کو آوے اور جہرہ وہ ہی کہ دن کو واقع ہو ہر تقدیر پر هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ نہین ہلاک کئے جاوینگے عذاب سے مگر قوم ظالم کہ شریک ٹھہراتے ہین اللہ کا وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ اور نہین بھیجتے ہین ہم پیغمبرونکو مگر بشارت دینے والے ایمان دارونکو بہشت کی اور ڈرانیوالے کافرونکو دوزخ سے فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ پس جو کوئی ایمان لاوے اور اصلاح کرے کام اپنا ساتھ تقوی طہارت کے پس نہین خوف اوپر اونکے ہمیشہ کے عذاب سے اور نہ وہ اندوہ اوٹھاوین نہ ملنے ثواب سے وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ اور جن لوگون نے جھٹایا آیتون ہمارے کو لگیگا اونکو عذاب بسبب اسکے کہ تھے وہ فسق کرتے قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ کہہ نہین کہتا مین تمکو نزدیک میرے خزانے اللہ کے ہین کہ جو تم مانگو دون اور نہین جانتا مین غیب کو جبتک وحی نہ آوے تو کہ جو تم پوچھو بتا دون اور نہین کہتا مین تمسے کہ مین فرشتہ ہون تو کہ تم چاہو قوت ملکی سے کر دون بلکہ مین آدمی ہون اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ نہین پیروی کرتا مین مگر اوس چیز کی کہ وحی کی گئی طرف میرے قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ کہہ تمثیلا کیا برابر ہوتا ہی اندھا اور آنکھون والا یعنے برابر نہین ہوتا گمراہ راہ یافتہ کے اور عالم جاہل کے اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ کیا پس نہین فکر کرتے تم تو کہ حق اور باطل مین تمیز کرو وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ اور ڈرا ساتھ اوس چیز کے کہ بھیجی وحی کی ہی اون لوگونکو کہ ڈرتے ہین اپنے عملونکے سبب اوس سے کہ اکٹھے کئے جاوینگے طرف حضور پروردگار اپنے کے سمجھ لیجئے کہ انذار قرآن عام ہی سب کیواسطے اور یہان تخصیص ڈرنیوالونکی اس جہت سے ہی کہ دل پند پذیر اور گوش نصیحت شنوا انکا ہی لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ نہین واسطے اونکے سوا اللہ کے دوست کہ متولی امور اونکے کا ہو دنیا مین اور نہ شفاعت کرنیوالا کہ عذاب سے چھڑاوے عقبی مین پس اونکو ڈرا تو کہ وہ بچین گناہ سے لکھا ہی کہ سردار قریش کے اکثر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے تھے کہ تمھاری مجلس مین مفلس اور غلام بہت رہتے ہین جیسے ابن مسعود اور بلال اور مقداد اور عمار اور سہیل اور مثل اونکے رضی اللہ عنہم اگر اونکو منع کردو اپنی مجلس سے تو ہم آکر بیٹھین اور قرآن سنا کرین آپنے فرمایا کہ مسلمانون کو اپنی صحبت سے منع نہین کرسکتا اونھون نے کہا کہ ہمین عار آتی ہی کہ انکے پاس بیٹھین جب ہم آوین تب یہہ اوٹھ جایا کرین تو ہم البتہ تمھارا حکم مانین حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ یہہ رؤسا عرب ہین انکا کہا مانو شاید کہ ایمان لے آوین آپنے فرمایا اچھا اونھون نے کہا ہمین اس وغیرہ کو کاغذ پر لکھدو آپنے اسباب لکھنے کا منگوایا اور حضرت مرتضی علی رضی اللہ عنہ کو کتابت کا امر فرمایا یہہ آیت اوتری

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ۱ اور مت ہانک مجلس اپنے سے اون لوگونکو کہ پکارتے ہین پروردگار اپنے کو صبح اور شام یا نماز پڑھتے صبح کی اور شام کی اور عصر کی چاہتے ہین اس دعا اور نماز سے رضا اللہ کی یا منہا اوسکا یعنے دیدار اُسکا ایک بزرگ سے صفت مرید کی پوچھی کہا یا عون ربہم بالغداۃ والعشے یریدون وجہہ سمجھہ لیجئے کہ ارادت تین قسم ہی ایک ارادت محض دنیا کی ہی کہ فرمایا یریدون عرض الدنیا اوسکی نشانیان دو ہین دنیا کی زیادتی پر ساتھ نقصان دین کے راضی ہونا اور مفلس مسلمانون سے اعراض کرنا دوسری ارادت محض آخرت کی ہی کہ فرمایا من اراد الآخرۃ وسعی لہا سعیہا اوسکی بھی دو علامتین ہین دنیا کے نقصان پر واسطے سلامتی دین کے راضی ہونا اور الفت درویشونسے کرنا تیسری ارادت محض حق کی ہی کہ فرمایا یریدون وجہہ اوسکا نشان دونون جہان سے ہاتھہ اوٹھانا اور اپنے سے اور تمام خلق سے آزاد ہونا ہی **بیت** جسکا دیدروئے جانان باعث آرام ہی + اوسکو رنج وعیش سے کونین کے کیا کام ہی + مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ نہین اوپر تیرے حساب اعمال اونکیسے کچھہ اور نہ حساب عمل تیرے سے اوپر اونکے کچھہ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ پس ہانکدے تو اونکو اپنی مجلس سے کیونکہ جو ہانکیگا اونکو پس ہوجاویگا تو ظالمون سے وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا اور جیسکہ یہان تیری مجلس مین ای رسول مقبول آزمایا ہمنے فقرا کو ساتھہ غنیا کے اسطرح آزمایا ہمنے بعضے دولتمندونکو ساتھہ بعضے مفلسونکے دین کے امر مین کہ مفلس ضعیف ایمان لے آئے اور دولتمند قوی رہگئے تو کہین دولتمند قوی کیا نہین ہین کہ نعمت ایمان پر احسان کیا ہی اللہ نے اوپر اونکے ہم مین سے اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ کیا نہین اللہ جاننے والا شکر کرنیوالونکو یعنے جانتا ہی جو شکر نعمت اسلام پر کرتے ہین وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ اور جب آوین تیرے پاس وہ لوگ جو ایمان لاتے ہین ساتھہ نشانیون ہماری کے پس کہہ سلام اوپر تمھارے ہو مراد اس سے وہی فقرا صحابہ ہین کہ جنکے دور کرنیسے نہی فرمائی پھر جب وہ آتے تھے پہلے ان سے حضرت فرماتے تھے سلام علیکم اور بعضے تفسیرونمین ہی کہ ایک جماعت نے آپکی خدمت مین آکر عرض کیا کہ ہمنے بہت گناہ کئے ہین استغفار کسطرح کرین آپنے اُنکو کچھہ جواب نہ دیا وہ ناامید پھرے اوسیوقت یہہ آیت نازل ہوئی کہ جو مسلمان گنہگار کہ میری یگانگی پر اور تیری پیغمبری اور قرآن پر ایمان لائے ہین تیری خدمت مین حاضر ہون تو تو اونسے سلام علیکم کر کہ بشارت سلامتی کی دنیا مین اور رحمت کی عقبی مین ہی اور پھر کہہ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ لکھی ہی پروردگار نے اوپر ذات اپنی کے مہربانی یعنے وعدہ رحمت کا فرمایا ہی اور اوسکا وعدہ خلاف سے پاک ہی اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًا بِجَهَالَةٍ تحقیق جو کوئی کرے تم مین سے عمل بد ساتھہ نادانی کے ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پھر توبہ کرے پیچھے اُسکے اور نیکیان کرے یا یہہ ارادہ رکھے کہ پھر وہ گناہ نکرونگا پس تحقیق اللہ بخشنے والا ہی توبہ کرنے والونکا مہربان اوپر مضمون اس آیت کا بیمار ان گناہ کیواسطے شفا ہی لیکن بشرط پرہیز یعنے توبہ اور استغفار

نظم ہر بیماران عصیان را قنا + کب دوا بہتر ہی استغفار سے + وصل جانان چاہے تو رکھہ دمبدم + کام اپنا نالہائے زار سے

وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ اور جیسکہ تفصیل کی ہمنے اس سورت مین دلایل توحید اور نبوت کی اسیطرح جدا جدا بیان کرتے ہین ہم آیتونکو قرآن کے مطیعون اور عاصیونکے وصف مین حق کے ظاہر ہونیکے واسطے اور تو کہ روشن ہوجاوے راہ گناہگارونکی یعنے حق باطل سے جدا ہوجاوے لکھا ہی کہ قریش جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو طرف دین آبا کے بلانے لگے یہہ آیت اُتری قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ کہہ تحقیق مین نہی کیا گیا ہون یہہ کہ عبادت کرون مین اون کی کہ عبادت کرتے ہو تم سوا اللہ کے یعنے بتون کی قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ کہہ نہین پیروی کرتا مین خواہشون تمھارے کی تحقیق گمراہ ہوجاؤنمین اوسیوقت کہ متابعت تمھارے خواہشون کی

کرون اور نہ ہونہین راہ پانیوالونسے لکھا ہی کہ نضر بن حارث وغیرہ نے حضرتؐ سے کہا کہ کہانتک ہمین عذاب الہی سے ڈراؤگے جو کچھ عذاب ہمپر ہوے آؤ اور پھر مت ڈراؤ یہہ آیت اُتری قُلْ اِنِّیْ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَکَذَّبْتُمْ بِهٖ کہہ تحقیق مین اوپر حجت عقلیہ اور دلیل روشن کے ہون پروردگار اپنے سے کہ قرآن ہی اور وحی اور جھٹھایا تمنے اس دلیل کو مَا عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ نہین میرے پاس وہ جو شتابی کرتے ہو تم ساتھہ اوسکے یعنے عذاب اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰهِ نہین حکم تعجیل اور تاخیر عذاب مین مگر واسطے اللہ کے یَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَیْرُ الْفَاصِلِیْنَ بیان کرتا ہی اللہ حق کو اور وہ اچھا فیصل کرنیوالا ہی قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ کہہ اگر ہو میرے پاس وہ چیز کہ شتاب مانگتے ہو اوسکو یعنے عذاب لَقُضِیَ الْاَمْرُ بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ البتہ فیصل کیا جاتا کام درمیان میرے اور درمیان تمھارے یعنے تمکو جلد ہلاک کرکے چھوٹ جاتا مین وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِیْنَ اور اللہ دانا تر ہی ساتھہ ظالمون کے اور وقت عذاب کرنے اونکے سے وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ اور نزدیک اوسکے ہین کنجیان غیب کے خزانون کی یعنے چھپی چیزین اوسکو معلوم ہین جیسے ثواب عقاب خاتمہ عمل کا پورا نہونا اجل کا نہین جانتا مگر وہ پس جلدی اور دیر عذاب آنیمین اوسکی حکمت سے ہی اور تعلق رکھتا اوسکی مشیت سے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی کہ فرمایا خزانہ غیب کی پانچ چیزین ہین کہ اونھین سوا خدا کے کوئی نہین جانتا پھر یہہ آیت پڑھی ان اللہ عندہ علم الساعۃ تا آخر تفسیر اوسکی سورۂ لقمان مین آویگی وَیَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ اور جانتا ہی اللہ جو کچھہ بیچ جنگل کے ہی درخت اور حیوان اور جو کچھہ بیچ دریا کے ہی جواہر اور جانور یا بر عالم شہادت اور بحر عالم غیب ہی وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَا اور نہین گرتا کوئی پتا درخت سے مگر جانتا ہی اللہ اوسکو کہ زمین پر آتے آتے کتنے بل کھائے اور کتنے پتے درخت سے گرے اور کتنے باقی ہین غرض تمام جزئیات پر اوسکا علم محیط ہی وَلَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ اور نہین گرتا کوئی دانہ اندھیرون مین زمین کے اور نہ تر اور نہ خشک مگر بیچ کتاب بیان کرنیوالیکے ہی یعنے لوح محفوظ مین سب لکھا ہی اور مراد رطب اور یابس سے چیزین ہین جسمانی کیونکہ کوئی جسم رطوبت یا یبوست سے خالی نہین یا رطب عالم روحانی ہی اور یابس عالم جسمانی وَهُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰىکُمْ بِالَّیْلِ اور وہ ہی خدا جو قبض کرتا ہی تمکو بیچ رات کے یعنے سلامت رکھتا ہی یہان توفی استعارہ ہی مرگ سے واسطے خواب کے ۵ راقتا سونا بھی ہونا فوت ہی + اسلئے النوم اخ الموت ہی + وَیَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ اور جانتا ہی جو کماتے ہو تم بیچ دنکے ثُمَّ یَبْعَثُکُمْ فِیْهِ لِیُقْضٰٓى اَجَلٌ مُّسَمًّى پھر اٹھاتا ہی تمکو خواب سے بیچ دنکے جاگنے کو بعث فرمایا یتوفی کی رعایت کیواسطے تو کہ پورا کیا جائے وقت مقرر کیا ہوا یعنے مرگ پہنچے ثُمَّ اِلَیْهِ مَرْجِعُکُمْ ثُمَّ یُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ پھر طرف اوسکے پھر جانا ہی تمھارا بعد مرگ کے پھر خبر دیگا تمکو قیامت مین ساتھہ اوس چیز کے کہ تھے تم کرتے اور خبر کرنا واسطے جزا دینے کے ہوگا وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ۲ وَیُرْسِلُ عَلَیْکُمْ حَفَظَةً اور وہ ہی غالب اوپر بندون اپنے کے اور بھیجتا ہی اوپر تمھارے فرشتے کہ نگہبان ہین تمھارے اعمالونکے یعنے لکھتے ہین عمل تو کہ قیامت کے دن سب کے روبرو پڑھین اور حکمت کرام الکاتبین کے بھیجنے مین یہہ ہی کہ آدمی قیامت کے فضیحت ہونیسے اندیشہ کرے اور گناہ سے بچے نظم راقتا روز قیامت یاد کر بچ گنہ سے ذلت اوسدنکی سے ڈر + جب خطاب اقرا کتاب آویگا + تب نہ کچھہ ذرہ چھپایا جاویگا + نیک و بد سے جو کیا ہوویگا کام + سر نہان فاش ہوویگا تمام + وان کی پھر بے حرمتی ہی سخت بد + بد سے بچ تا ہو نہ حسرت تا ابد + لطف تب ہی جب عملنامے مین ایک + فعل بد ہووے نہ جز اعمال نیک + کام جو ہووے رضائے حق کا ہو + شوق اور دلمین لقائے حق کا ہو + نیت اور اعمال سب ہون بہر حق + دے خدا اعمال کا ایسا ورق + حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ ۷ لَا یُفَرِّطُوْنَ یہان تک کہ جب آتی ہی ایک کو تم مین سے موت قبض کرتے ہین اوسکو فرشتے بھیجے گئے ہمارے کہ ملک الموت اور ساتھی

اونکے ہین سمجھہ لیجئے کہ جو وہ فرشتے ہین سات رحمت کے سات عذاب کے جب ملک الموت روح قبض کرتے ہین مسلمانونکی تو رحمت کے فرشتونکو سپرد کرتے ہین اور کافرون کی عذاب کے فرشتونکو حوالہ کرتے ہین معارج النبوۃ مین ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آسمان چارم پر عزرائیل کو دیکھا مین نے کرسی پر بیٹھے تھے فرشتے نورانی سبز پوش خوشبو خوشخو خوشرو دست راست کو کھڑے تھے اور ملایک ظلمانی روسیاہ لباس سیاہ درشت گو بدخو دست چپ کو کھڑے تھے تسبیح کہتے تھے آگ انکے منہہ سے نکلتی تھی ہاتھونمین حربے آتش کے تھے اور روبرو عزرائیل کے ایک طشت تھا اور ایک جریدہ اور ہاتھہ مین لوح تھی پسندیدہ اوسی پر نگاہ تھی اور ایکدرخت عظیم سامنے کھڑا تھا طشت مین سے دمبدم کچھہ چیز اوٹھا اوٹھا کر گاہے فرشتہائے دست راست کو گاہے ملائکہ دست چپ کو دیتے تھے اونکے مشاہدے سے مجھے ایک ہراس آیا اور لرزہ اندام ہین میرے پڑا جبرئیل سے پوچھا مین نے یہہ کون ہین کہا یہہ عزرائیل ہادم اللذات مفرق الجماعات ہین جبرئیل نے بڑھکر اونھین میرے احوال سے آگاہ کیا کہ ای عزرائیل یہہ محمد ہین پیغمبر آخرالزمان محبوب سبحان عزرائیل تبسم کر کر میری تعظیم بجا لائے اور کہا مرحبا ہو تمکو تم سب پیغمبرونسے نزدیک اللہ کے عزیز تر اور بزرگتر ہو اور امت آپکی سب امتونسے بہتر ہی اور مین تمھاری امت پر والدین سے زیادہ ترحیم ہون مین نے کہا اے عزرائیل خوش کیا تو نے مجھکو اب اس احوال سے آگاہ کر کہا یہہ طشت مثال تمام دنیا ہی اور لوح اجل نامہ اور جریدہ روزنامہ اور درخت نشانی زندگی ہی جانب یمین کے فرشتے رحمت کے ہین جانب یسار کے عذاب کے پتونپر ایکطرف نام بندون کا دوسری طرف شقاوت سعادت لکھی ہی جب کوئی بیمار ہوتا ہی پتا اوسکے نام کا زرد ہوجاتا ہی جب اوسکی اجل آتی ہی پتا لوح پر گرپڑتا ہی اور نام اوسکا مٹجاتا ہی مین اوسے دریافت کر قبض روح کرتا ہون اگر میت نیکبخت ہوتا ہی تو روح قبض کر کر دست راست کے فرشتونکے حوالے کرتا ہون اور جو بدبخت ہوتا ہی تو دست چپ کے ملائکونکو سپرد کرتا ہون مین نے پوچھا کہ یہہ فرشتے کتنے ہین کہا گنتی اونکی مین نہین جانتا مگر ہر بندیکی قبض روح کو چھہ لاکھہ فرشتے رحمت کے چھہ لاکھہ عذاب کے حاضر ہوتے ہین پھر جیسا مردہ ہوتا ہی ویسے ہی فرشتونکو دیتا ہون ہر روح کیواسطے اسیقدر ملائک نئے نئے آتے ہین اور تا قیامت اسیطرح چلے جائینگے دوسرے بار نوبت نہین آنے کی پھر مین نے پوچھا ہر روح تمھین قبض کرتے ہو اور فرشتے کو بھی اسمین دخل ہی کہا جب مجھے یہان بٹھایا ہی مین یہان سے نہین اوٹھا لیکن ستر ہزار فرشتے لشکرکش میرے ہین ہر فرشتے کا ستر ہزار فرشتونکا لشکر تابع ہی اونکو بھیجتا ہون وہ سارے بدن سے روح کو کھینچکر حنجر مین لاتے ہین پھر مین ہاتھہ دراز کر قبض کر لیتا ہون پھر مینے ملک الموت کا ہاتھہ پکڑکر کہا کہ ایکبات میری ہی اگر مانو تو کہون اونھونے کہا جو فرماؤ مجھے قبول ہی مین نے کہا وقت قبض روح کے امت پر میری سہولت کیجو کہ ضعیف و نحیف ہین قابض ارواح نے کہا کہ آپ مطلق اندیشہ نکیجئے قسم ہی اوس معبود کی کہ جسنے خلعت خاتمیت انبیا و رسل تمھارے قامت با استقامت پر چست و درست فرمائی ہی ہر دفعہ ستر ہزار بار حضرت پروردگار واسطے اس امت کے خود خطاب فرماتا ہی کہ ای عزرائیل امت محمدیہ پر آسانی اور سہولت کر ایسواسطے مین اونپر والدین سے زیادہ تر شفیق و رحیم ہون **بیت** بخوف نزع رہین کیون محیط غم مین غریق + خدا رحیم ملک مہربان نبی ہین شفیق + وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ اور فرشتے نہین تقصیر کرتے اور قبض روح مین نہین تاخیر کرتے ثُمَّ رُدُّوا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ پھر پھیرے جاتے ہین لوگ پیچھے مرنے کے وقت حکم اور جزا خدا کے کہ مولا ہی اونکا اور حق ہی اَلَا لَهُ الْحُكْمُ وہی خبردار رہو کہ واسطے اوسکے ہی حکم اوسدن کہ کسی حاکم کو مجال حکم کی نہوگی وَهُوَ أَسْرَعُ الْحَاسِبِينَ اور وہ جلد تر حساب لینے والونکا ہی لکھا ہی کہ مقدار دو بیتے گوسفند کے حساب کل کا کریگا باوجود کثرت عدد جن اور انس کے اور بہت عملون اونکیکے یہہ دلیل کمال قدرت ہی قُلْ مَنْ يُنَجِّيكُمْ مِنْ ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کہہ کون شخص نجات دیتا ہی تمکو اندھیرون جنگل کے سے اور دریا کیسے سمجھہ لیجئے کہ ظلمات جنگل کی اندھیرارات کا اور

بخار کا اور غبار کا ہی اور ظلمات دریا کی اندھیرا شبکا اور سحاب کا اور بخار کا ہی اور مراد اس سے سختی کشتیو کی اور خبگلو کی
ہی تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً پکارتے ہو تم نجات دینے والے اپنے کو عاجزی سے اور چھپکر اور کہتے ہو لَئِنْ اَنْجٰىنَا مِنْ
هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ البتہ اگر نجات دیگا ہمکو اللہ اس آفت سے البتہ ہونگے ہم شکر کرنیوالے اور یہ نعمت نجات کے قُلِ اللّٰهُ
يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ نجات دیگا تمکو اندھیرون جنگل اور دریا کے سے اور
ہر سختی سے پھر تم شرک کرتے ہو اور اپنے قول پر نہین رہتے قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ کہہ کہ
وہ ہی قادر اوپر اوسکے کہ بھیجے تمپر عذاب اوپر تمھارے سے جیسے طوفان قوم نوح پر آیا اور جیسے قوم لوط پر برسے اَوْ مِنْ تَحْتِ
اَرْجُلِكُمْ یا نیچے پاؤن تمھارے جیسے فرعون والے غرق ہوگئے اور قارون زمین مین دھس گیا اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا یا ملادیوے
تم کو باہم گروہ گروہ ہر گروہ کا مدعا خلاف دوسرے کو تاکہ اس مخالفت سے جنگ ہو وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ اور چکھاوے
بعضے تمھارے کو لڑائی بعضے کی اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ دیکھ کسطرح بیان کرتے ہین ہم اور پھراتے ہین آیتونکو
ساتھ وعدے اور وعید کے تاکہ وہ سمجھین وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ اور جھٹایا عذابکو یا قرآنکو قوم تیری نے کہ کفار
قریش ہین اور وہ عذاب یا کتاب حق ہی قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ کہہ نہین ہونمین اوپر تمھارے دارونغہ کہ تمھین تکذیب سے
منع کرون یا تعذیب کرکے جزا دون لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ واسطے ہر خبر کے وقت ہی قرار پکڑنیکا یعنے ہر وعدہ اور وعید اپنے وقت
واقع ہوگا یا ہر عمل کی جزا ملیگی وَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ اور شتاب ہی کہ جان لوگے تم اوسکو وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا
فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ اور جسوقت دیکھے تو اون لوگونکو کہ ساتھ تکذیب اور استہزا کے جھگڑتے ہین ہیچ آیتون
ہماری کے کہ قرآن ہی پس منہہ پھیرلے اونسے یہان تک کہ تکرار کرین ہیچ بات کے سوا قرآن کے وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا
تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ اور اگر بھلاوے تجھکو شیطان منہہ پھرانیکو اونسے یہہ خطاب حضرت کو ہی اور مراد امت ہی
پس مت بیٹھ پیچھے نصیحت کے ساتھ گروہ ظالمون کے کہ جگہہ تصدیق اور تعظیم کی تکذیب اور استہزا کو رکھتے ہین سبب نزول اس آیت
کا یہہ ہی کہ جب مسلمان مشرکونکے پاس بیٹھتے تھے وہ قرآن پر ہنسنے لگتے تھے اور جھٹلانے لگتے تھے حکم ہوا کہ پہلے ہی جو دیکھو کفار
قریش کو کہ قرآن کو جھٹلاتے ہین اونکے پاس سے اوٹھ آؤ اہل اسلام نے کہا یا رسول اللہ ہم طواف بیت اللہ کیا چاہین اور مسجد
حرام مین بیٹھا چاہین اور کافر بھی وان ہمیشہ رہتے ہین اور قرآن اور مسلمان پر ہنستے ہین اور ہم اونکی نہ مجلس چھوڑ سکتے ہین نہ
اونکو خوض سے منع کرسکتے ہین اسبات مین ہم گنہگار ہونگے یا نہین یہہ آیت آئی وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ
شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى اور نہین اوپر اون لوگونکے کہ پرہیزگاری کرتے ہین حساب اونکے سے جو جھگڑتے ہین یعنے گناہ اونکیسے کچھہ اور لیکن
نصیحت دینا ہی جھگڑنے والونکو کہ مت جھگڑو قرآن مین اور اوسکی برائیان بیان کرتے ہین لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ تاکہ وہ بچین اسکام
سے وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا اور چھوڑ دے اون لوگونکو کہ پکڑتے ہین دین اپنے کو کھیل اور تماشا جیسی بتون کی
عبادت کرتے ہین اور بحیرہ اور سائبہ حرام جانتے ہین یا پیغمبر اونکا جس دین پر بلاتا ہی اوسپر ہنستے ہین وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اور
فریب دیا ہی اونکو زندگانی دنیا کے نے اس سبب سے حشر اور بعث کا انکار کرتے ہین وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ اور
نصیحت کر ساتھ قرآن کے تاکہ نہ سونپا جاوے ساتھ ہلاکت کے یا نہ رسوا ہووے یا نہ پکڑا جاوے جی ہر کافر کا بسبب اوس چیز کے کہ کمایا
ہی برائیون سے لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ نہین واسطے اوس جی کے سوا اللہ کے دوست مددگار اور نہ شفاعت کرنیوالا
کہ چھڑاوے عذاب نار سے وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا اور اگر بدلا لیوے وہ جی ہر بدلا کہ ہو تاکہ عذاب سے چھٹے نہ لیا
جاویگا اوس سے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا یہی لوگ ہین کہ سونپے گئے ہین فرشتونکو عذاب کے بسبب اوسکے جو کمائے ہین

برے فعل لهم شراب من حميم وعذاب اليم بما كانوا يكفرون واسطے اونکے ہی بیچ دوزخ کے پینا گرم پانی کہ اندر بدن اونکا جلاوے اور عذاب ہی درد دینے والا بسبب اوسکے کہ تھے وہ کفر کرتے قل اندعوا من دون الله ما لا ينفعنا ولا يضرنا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا عبادت کرین ہم سوا اللہ کے اوس چیز کی کہ نہ نفع دے ہمکو اور نہ ضرر دے ونرد على اعقابنا بعد اذ هدانا الله اور کیا پھیرے جاوین ہم اوپر ایڑیون اپنی کے یعنے مرتد ہو جاوین اور شرک کرنے لگین بیچھے اوسوقت کے کہ ہدایت کیا ہمکو اللہ نے ساتھہ اسلام کے اور جوڈین حق سے پھر جاوینگے ہم تو ہو جاوینگے كالذي استهوته الشياطين في الارض حيران مانند اوس شخصکے کہ ڈال دیا ہی اسکو شیطان نے بیچ زمین کے سیدھی راہ سے دوسرا سیمہ پریشان له اصحاب يدعونه الى الهدى ائتنا واسطے اوسکے یارہین کہ شفقت سے پکارتے ہین اوسکو طرف ہدایت کے کہ چلا آ ہمارے پاس اور شیطان اپنی طرف بلاتا ہی اور وہ متردد ہی کہ کدھر جاؤن اگر شیطانکا کہا مانیگا ہلاک ہوگا اور جاونکا کہنا سنیگا نجات پائیگا وجہ تمثیل کی یہہ ہی کہ جو مرتد ہوا وہ اسطرح ہی جیسے کسی شخصکو غول بیابانی کاروان سے اوٹھا لیجاوین اور جنگل خطرناک مین بٹھاوین رفیق اوسکے مسلمان راہ شریعت پر اوسے بلاتے ہین اور بھوت اوسکو بیابان ضلالت کی طرف کھینچتے ہین اگر اوسنے اپنے آپ کو کاروانمین پہنچایا مسلمانونمین داخل ہوا اور بھوتون پاس رہگیا کفر مین ہوا قل ان هدى الله هو الهدى کہہ تحقیق دین اللہ کا کہ اسلام ہی وہ ہی دین سچا اور سیدھا وامرنا لنسلم لرب العالمين اور حکم کئے گئے ہین ہم کہ مطیع ہوین واسطے پروردگار عالمونکے وان اقيموا الصلوة واتقوه اور یہہ کہ قایم رکھو نماز کو اور ڈرو اللہ سے اوسکے ترک کرنمین وهو الذي اليه تحشرون اور اللہ وہ ہی جو طرف اوسکے اکٹھے کئے جاؤگے دن قیامت کے وهو الذي خلق السموات والارض بالحق اور اللہ وہ ہی کہ جسنے پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو واسطے ظاہر کرنے حق کے **بلبث** کیونکہ مصنوعات ہی رافت دلیل قدرت اللہ کی بے قال وقيل ويوم يقول كن فيكون اور یاد کرو اوسدنکو کہ کہیگا اللہ جس چیز کا ہونا چاہیگا پس ہو جاویگی سمجھہ لیجیے کہ وہ دن قیامت کا ہی اوسدن حکم فرمائیگا مردونکو کہ زندہ ہوا اور اکٹھے ہو وہ ہو جاوینگے قوله الحق بات اوسکی سچ ہی وله الملك يوم ينفخ في الصور اور واسطے اوسکے ہی بادشاہی اوسدن کی کہ پھونکا جاویگا بیچ صور کے عالم الغيب والشهادة جاننے والا ہی غیب کا کہ عالم ملکوت ہی اور حاضر کا کہ عالم ناسوت ہی وهو الحكيم الخبير اور وہ ہی حکمت والا بیچ اوٹھانے اور جمع کرنے خلق کے خبردار طریق بعث اور حشر کا واذ قال ابراهيم لابيه ازر اتتخذ اصناما الهة اور یاد کرو واسطے اہل مکے کے قصہ ابراہیم علیہ السلام کا کہ یہہ دعوی فرزندی اسیکا کرتے ہین پس اولی یہہ ہی کہ اوسکی اقتدا کرین توحید مین اور قصہ یہہ ہی کہ جسوقت کہا ابراہیم نے واسطے باپ اپنے کے ازر کو کیا پکڑتا ہی تو بتون کو جو آپ تراشے ہین معبود انی اراك وقومك في ضلل مبين تحقیق مین دیکھتا ہون تجھکو اور قوم تیری کو بیچ گمراہی ظاہر کے وكذلك نرى ابراهيم ملكوت السموات والارض اور جیسے کہ ابراہیم کو گمراہی قوم کی دکھائی اسیطرح دکھائی ہمنے ابراہیم کو بادشاہی آسمانونکی اور زمین کی یعنے عجائب غرائب اونکے لکھا ہی کہ ملکوت آسمانونکے چاند سورج ہین اور زمین کے درخت اور پتھر حق تعالی نے ایک سل پر اونکو کھڑا کرکے عرش سے تحت الثری تک سب دکھا دیا تو کہ دلیل پکڑین اوپر قدرت کاملہ حق کے وليكون من الموقنين اور تو کہ ہووین یقین لانیوالون سے علم استدلال مین معلوم مین ہی کہ نمرود بن کنعان روئے زمین کا بادشاہ تھا بابل مین رہتا تھا ایکرات اوسنے خواب دیکھا کہ ستارہ روشن اس شہر کے افق سے نکلا چاند سورجکی روشنی اوسکے سامنے نابود ہوگئی حکما سے اوسکی تعبیر پوچھی اونھون نے کہا کہ امسال ولایت بابل مین ایک لڑکا نیک طالع پیدا ہوگا تو اور لشکر تیرا اوسکے ہاتھہ سے ہلاک ہوگا اور ابھی وہ مولود خجستہ حمل مین نہین آیا نمرود نے کہا کہ کوئی مرد اپنی جورو سے خلوت نہ کرے اور ایک نگہبان ہر ایک کیواسطے مقرر کیا اور بڑا مقرب نمرود کا تھا اوسنے نگہبان سے چھپکر اپنے اہل خانہ سے خلوت کی وہ حاملہ ہوگئی کاہنون نے کہا نمرود سے کہ امشب وہ لڑکا رحم مین آیا نمرود غصے ہوا اور ہر حاملہ کا ایک نگہبان مقرر کیا کہ

جب وقت ولادت کے لڑکا ہو تو مار ڈالین اور لڑکی ہو تو چھوڑ دین ابراہیم علیہ السلام کی مان پر کچھ اثر حمل کا نہ تھا وقت وضع حمل کا پہنچا وہ ڈرین کہ اگر بیٹا ہوا تو نمرود کو خبر ہوگی مار ڈالیگا بہانیسے شہر سے نکلکر ایک غار مین جاکر لیٹی وہان ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے پھر ایک کپڑے مین اونکو لپیٹ کر وہین غار مین رکھکر غار کا منہہ بند کر کر یہہ شہر مین آئی اور آذر سے کہا کہ شہر کے باہر مین گئی تھی لڑکا پیدا ہوا اور مر گیا مین دفن کر کر چلی آئی آزر نے سچ جانا پھر دوسرے روز یہہ غار کو گئی دیکھا کہ ابراہیم اپنی انگلیان چوستے ہین ایک سے دودھ ایک سے شہد نکلتا ہی خوش ہوئی پھر شہر کو آئی اور ابراہیم وہان اللہ کی عنایت سے پلتے تھے ایک مہینے مین اسقدر بڑھتے تھے کہ اور کوئی برس مین جب پندرہ مہینے کے ہوئے مقابل جوان پانزدہ سالہ کے ہوئے اور غار سے نکلے اور بعضون نے کہا ہی کہ سات برس غار مین رہے بعضونے کہا ہی تیرہ برس بعضون نے کہا ہی سترہ برس بہر تقدیر جب ابراہیم بزرگ ہوئے اونھونے آذر سے کہا کہ خبر ہوت کی مین نے تیرے بیٹے کی جھوٹ کہی تھی وہ چل دیکھہ جوان ہوا ہی پس آزر غار مین آیا اور ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا حسن وجمال اونکے سے بہت خوش ہوا اور ادنی سے کہا کہ اسکو غار سے باہر نکال کہ نمرود پاس لیجاؤنگا ادنی نے اونکو غار سے نکالا نماز شام کا وقت تھا اونٹ اور گھوڑے اور بکریان جمع تھین ابراہیم نے مانسے پوچھا یہہ کیا ہین اوسنے بتایا آپنے کہا انکا پروردگار ہوگا جسنے پیدا کیا اور رزق دیتا ہی پھر مان سے کہا کوئی مخلوق بن خالق کے نہین ہی اور خالق کے تربیت سے مخلوق پرورش پاتی ہی بتا میرا پروردگار کون ہی مان نے کہا مین کہا تیرا پروردگار کون ہی کہا باپ تیرا کہا خدا اسکا کون ہی کہا نمرود کہا نمرود کا خدا کون ہی کہا مان نے چپ یہہ مت کہہ اسمین بڑا خطرہ ہی اور نمرود کے زمانہ مین بعضے ستارون کو اور آفتاب اور ماہتاب کو پوجتے تھے اور بعضے بتونکو اور بعضے نمرود کو ابراہیم علیہ السلام مانکے ساتھہ شہر کیطرف چلے فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا پس جب ڈھانپ لیا اوپر اوسکے رات نے یعنے رات ہوئی اور اندھیرا ہوا دیکھا ایک تاریکو روشن کہ زہرہ یا مشتری تھا نزدیک کنارے مغرب کے پس بعضے ستارہ پرستون نے اودھر منہہ کر کر سجدہ کیا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ کہا ابراہیم نے کیا یہی ہے پروردگار میرا بطور استفہام یا اوس قوم کے زعم پر فَلَمَّا اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ پس جسوقت کہ وہ ستارہ چھپ گیا کہا نہین دوست رکھتا مین چھپ جانیوالونکو کیونکہ پروردگار عالم کو زوال نہین پھر آگے چلے چودھوین رات تھی کنارے پر آسمانکے چاند نمود ہوا فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا پس جب دیکھا چاند کو خشندہ اور بعضے قمرپرستونکو طرف اوسکے سجدہ مین پڑے ہوئے قَالَ هٰذَا رَبِّيْ کہا کیا یہی ہے پروردگار میرا یعنے یہہ نہین فَلَمَّا اَفَلَ پس جب چھپ گیا قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ کہا ابراہیم نے اگر نہ ہدایت کریگا مجھکو پروردگار میرا البتہ ہوجاؤنگا مین قوم گمراہونسے پھر وہانسے چلکر نزدیک شہر کے پہنچے آفتاب طلوع ہونے لگا بعضے لوگ اوسکی طرف سجدہ کرنے لگے فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ پس جب دیکھا سورجکو روشن کہا کیا یہہ ہے پروردگار میرا یعنے یہہ نہین سب ستارونسے بڑا ہی جرم مین اور روشنی مین یہہ ہی کہ کہتے ہین آفتاب پرست کہ یہہ پروردگار میرا ہی یہہ سب سے بڑا فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ پس جب چھپ گیا کہا اے قوم میری تحقیق مین بیزار ہون اوس چیز سے کہ شرک کرتے ہو اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ تحقیق مین نے متوجہ کیا منہہ اپنے کو واسطے اوس شخصکے کہ محض قدرت اپنی سے پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو درآنحال کہ مائل ہونہین سب دینونسے طرف دین توحید کے اور نہین مین شرک لانیوالونسے لکھا ہی کہ جب حضرت ابراہیم شہر مین آئے آزر اونکو نمرود پاس لیگئے نمرود مرد بدشکل تھا اور غلام و کنیزک خوششکل اوسکے تخت کے گرد دست بستہ کھڑے تھے اونھون نے پوچھا کہ یہہ کون ہی کہا خدا اسکا کہا یہہ گرد تخت کے کون کھڑے ہین کہا یہہ بندے اوسکے ابراہیم نے ہنسکر کہا اے پدر یہہ کیسا خدا ہی کہ اپنے سے اور اونکو خوبصورت پیدا کیا ہی چاہئے کہ سب سے آپ خوششکل ہوتا پھر ابراہیم ہمیشہ بتونکی مذمت کیا کرتے تھے اور اونکے پوجنے والون کو گالیان دیتے تھے اونکی قوم اونسے جھگڑنے لگی

چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہی وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ اور جھگڑا کیا اوس سے قوم اوسکی نے بیچ توحید کے قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کیا جھگڑتے ہو تم ہم سے بیچ وحدانیت خدا کے اور چاہتے ہو کہ مجھپر غلبہ کرو اور حال یہہ ہی کہ تحقیق اللہ نے راہ دکھائی ہی مجھکو توحید کی پھر اونھون نے ڈرایا کہ ہمارے معبود پر تو ہنستا ہی وہ تجھپر آفت لاوینگے حضرت ابراہیم نے کہا وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اور نہین ڈرتا ہون مین اوس چیز سے کہ شریک لاتے ہو ساتھہ اوسکے یعنے تمھارے مین خوف نہین کرتا کہ وہ کسیکو ضرر نہین دے سکتے اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ رَبِّيْ شَيْـًٔا مگر یہہ کہ چاہے پروردگار میرا کچھہ آفت پہنچانا مجھپر اونکے سبب سے وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا سمایا ہی پروردگار میرے نے سب چیز کو علم کی جہت سے اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ کیا پس نہین نصیحت پکڑتے تم اور درمیان عاجز کے اور قادر کے اور عالم اور جاہل کے تمیز نہین کرتے تم وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا اور کیونکر ڈرون مین اوس چیز سے کہ شریک لاتے ہو تم اور نہین ڈرتے ہو تم یہہ کہ شریک مقرر کیا ہی تم نے ساتھہ اللہ کے اوس چیز کو کہ نہین اُتاری اللہ نے ساتھہ اوسکے اوپر تمھارے کتاب اور دلیل فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ پس کونسا دونون فرقون موحدون اور مشرکون سے لایق تر ہی ساتھہ امن کے بتاؤ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اگر ہو تم جانتے حضرت ابراہیم کو اس سوال کا جواب اللہ تعالیٰ دیتا ہی کہ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ وہ لوگ جو ایمان لائے ہین اور نہین ملایا اونھونے ایمان اپنے کو ساتھہ شرک کے یہہ لوگ واسطے اونکے ہی امن دوزخ مین ہمیشہ اپنے سے اور وہ ہین راہ پانیوالے وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ اور یہہ استدلال ابراہیم کا کواکب کے چھپنے پر وہانسے یہان تک دلیل ہماری ہی کہ دی ہمنے وہ ابراہیم کو تو کہ حجت پکڑے ساتھہ اوسکے اوپر قوم اپنے کے نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ بلند کرتے ہین ہم درجہ مین علم اور حکمت کے جسکو کہ چاہتے ہین اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ تحقیق پروردگار تیرا حکمت والا ہی اپنی صنعت مین علم والا ہی اپنی خلقت مین وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اور دیا ہمنے واسطے ابراہیم کے بیٹا اوسکا اسحٰق کہ باپ پیغمبرون بنی اسرائیل کا ہی اور پوتا اوسکا یعقوب کہ اسرائیل ہی كُلًّا هَدَيْنَا ہر ایک کو اُنمدونمین سے ہدایت کی ہمنے وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ اور نوح کو ہدایت کی تھی پہلے ابراہیم سے وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ اور ہدایت کی ہمنے اولاد نوح کے مین سے یا ابراہیم کے مین سے لیکن اوّل اصح ہی کیونکہ یونس اور لوط اس آیت مین مذکور ہین اور وہ ذریتہ نوح سے بھی ہین کہ ابراہیم بھی ذریتہ نوح سے ہی داؤد کو کہ اولاد یہودا سے ہی اور سلیمان کو کہ پسر داؤد ہی اور ایوب کو کہ پسر اموص ہی اولاد عیص بن اسحٰق سے اور یوسف کو کہ پسر یعقوب ہی اور موسیٰ اور ہارون کو کہ دونون بیٹے عمران کے ہین اولاد لاوی بن یعقوب کے وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ اور جیسے ابراہیم کو جزا دی ہمنے ساتھہ رفع درجات کے اسیطرح جزا دیتے ہین ہم احسان کرنیوالونکو موافق استعداد ہر ایک کے وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ اور ہدایت کی ہمنے زکریا کو کہ اولاد سلیمان سے ہی اور یحییٰ کو کہ پسر زکریا ہی اور عیسیٰ کو کہ پسر مریم ہی اور الیاس کو کہ اولاد ہارون سے ہی اور جو لوگ کہتے ہین کہ مراد الیاس سے ادریس ہی وہ نہین بنتا کیونکہ ادریس نوح کے آباسے ہی نہ اولاد سے اور یہان سے معلوم ہوتا ہی کہ نسبت مان کی طرف کی بھی سند ہی کیونکہ عیسے کو ذریت نوح یا ابراہیم مین گنتا حال آنکہ نسبت مادری ہی نہ پدری پس نسبت سادات کی صحیح جناب پیغمبر سے كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ہر ایک اون پیغمبرونمین سے صالحون سے تھے وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا اور ہدایت کی ہمنے اسمٰعیل کو کہ پسر ابراہیم ہی اور یسع کو کہ پسر اخطوب ہی اور یونس کو کہ اولاد یہود ابن یعقوب سے ہی اور لوط کو کہ پسر ہارون بن آذر ہی برادر زادہ حضرت ابراہیم کا وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ اور ہر ایک کو بزرگی دی ہمنے ساتھہ نبوت کے اوپر عالمون کے کہ عالم ملائکہ اور عالم انس اور عالم جن ہی وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ اور ہدایت کی ہمنے بعضونکو باپون اونکیسے اور بعضون کو اولاد اونکیسے اور بعضون کو بھائیون اونکے سے وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ

اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ اور کھینچ لیا ہمنے اون پیغمبرونکو اور ہدایت کی ہمنے اونکو طرف راہ سیدھی کے یعنے ثابت رکھا ہمنے راہ راست پر
ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ یَهْدِیْ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ یہہ دین کہ انبیا جسپر تھے ہدایت اللہ کی ہی راہ دکھاتا ہی ساتھ اس
دین کے فضل اپنے سے جسے چاہے بندون اپنے سے وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ اور اگر یہہ پیغمبر شریک کرتے ساتھ اللہ
کے باوجود اس فضل اور کمال کے البتہ کھویا جاتا اونسے جو کچھ تھے عمل کرتے کیونکہ کفر اعمال کو کھوتا اور نیست کرتا ہی یہہ آیت بڑے
تہدید کی ہی مشرکونکے واسطے اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ یہہ گروہ انبیا وہ ہین جو دی ہمنے اونکو کتاب
اور حکم اور پیغمبری فَاِنْ یَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّیْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِیْنَ پس اگر کفر کرین ساتھہ کتاب اور حکم اور
نبوت کے یہہ کفار قریش پس تحقیق مقرر کیا ہمنے ساتھہ اوسکے وہ گروہ کہ صدق دل سے نہین ہین ساتھہ اون چیزونکے کفر کرتے مراد اُسے
پیغمبر اور پیروا اونکی ہین یا انصار اور اہل مدینہ ہین اور وقت نزول اس آیت کے وہ ایمان نہین لائے تھے یہہ بشارت ہی ساتھہ ایمان
افکیکے اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ یہہ گروہ انبیا وہ لوگ ہین جنکو ہدایت کی اللہ نے پس ساتھہ ہدایت انکیکے
پیروی کر تو مراد اس سے وہ چیزین ہین جنمین متفق ہین توحید اور اصول دین سے نہ فروع مختلف فیہ سمجھہ لیجئے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو حکم ہوا کہ اقتدا انبیا کی کرین اور حال آنکہ آپکو کسی پیغمبر کی اقتدا نچاہیئے نہ فروع نہ اصول دین مین کیونکہ شریعت آپکی ناسخ
ادیان ہی پس یہہ حکم اونکے احوال کی پیروی کا ہی اور یہمین اشارہ ہی کہ صفات سنیہ اور خصال رضیہ اور محاسن اخلاق اور مکارم
اوصاف سب پیغمبرونکے اکیلے آپکو عنایت فرمائے لہذا افضل انبیا ہوئے ۵ سب رسولونکے صفات نیک اور خلق حسن + کردے
ہین خلق خالق نے اکیلے آپ مین + قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کافرون سے نہین چاہتا مین تم سے
اوپر اس پیغام حق پہنچانیکے بدلا جیسے پہلے مجھہ سے کسی پیغمبر نے امت سے اجر دعوت کا نہین چاہا اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِیْنَ
نہین یہہ پیغام پہنچانا میرا مگر نصیحت واسطے عالمونکے وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اور نہ تعظیم کی یہود نے اللہ کی موافق تعظیم اسکیکے
کشف الاسرار مین ہی کہ نہ پہچانا اللہ کو جیسا کہ پہچاننا اوسکا ہی ان قدیم کو حادث سے کیا نسبت اور خاک و آب کو رب الارباب
سے کیا مناسبت ایک بزرگ سے معرفت الہی سے پوچھا کہا کل ما خطر ببالک فہو علی خلاف ذلک نظم دیکھین اوسے ہی وہ اُس لقا
سے بھی ورا + ہو جلوہ نما ہی اس ادا سے بھی ورا + جو دید مین وہم ہین گمان مین آوے + وہ اوسسے ورا ہی بل ورا سے بھی ورا +
بعضون نے کہا ہی کہ معنی اس آیت کی یہہ ہی کہ ما وضعوا اللہ حق وضعہ لکھا ہی کہ مالک بن ضیف کہ سرحلقۂ احبار یہود تھا حضرت
کے پاس آیا آپنے فرمایا کہ بخدا قسم دیتا ہون مین اوس خدا کی جسنے توریت موسی پر نازل کی ہی توریت مین دیکھا ہی تونے کہ خدا دانشمند
فربہ کو دشمن رکھتا ہی اوسنے کہا ان یہہ خبر توریت مین ہی آپنے فرمایا وہ فربہ تن پرور خود پرست تو ہی ہی وہ غصے ہوا اور کہا خدا نے
کوئی کتاب کسی پر نازل نہین کی آیت آئی کہ نہین وصف کیا اونھون نے اللہ کا جیسا کہ وصف اوسکا چاہیئے اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ
اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَیْءٍ جسوقت کہا نہین اُتارا اللہ نے اوپر کسی بشر کے کوئی چیز احکام شرع سے اور اسیطرح صفت انزال کتب
اور ارسال رسل کا انکار کیا قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِیْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِیْسَ تُبْدُوْنَهَا
وَتُخْفُوْنَ كَثِیْرًا کہہ کسنے اوتارا ہی کتابکو وہ جو آیا تھا ساتھہ اوسکے موسی در آنحال کہ ہی وہ کتاب روشن کرنیوالی اور راہ دکھانیوالی
واسطے لوگون کے کرتے ہو تم اوسکو ورق ورق پراگندہ ظاہر کرتے ہو تم اوسکو موافق خواہش کے اور چھپاتے ہو تم بہت کو اوسمین
سے جیسی نعت اور صفت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آیت رجم کی اور سوا اوسکے وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ اور
سکھائے گئے ہو تم اسی اہل اسلام زبان پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے جو کچھہ کہ نہ جانتے تھے تم اور نہ باپ تمھارے امر اور نہی اور
حلال اور حرام قُلِ اللّٰهُ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ خدا نے نازل کی ہی یہہ جواب اوسکا ہی کہ توریت کسنے اُتاری ثُمَّ ذَرْهُمْ

پھر چھوڑ دے یہود یان کو تو کہ ہمیشہ فِیْ خَوْضِهِمْ یَلْعَبُوْنَ ہیچ باطل اور خرافات اپنے کے کھیلین شیخ ابو سعید ابو الخیر قدس سرہ نے کلمہ قل اللہ ثم ذرہم مین کہا اللہ بس ماسوی ہوس وانقطع النفس شیخ الاسلام نے کہا کلمہ قل اللہ ثم ذرہم مین امید طرف اوسکے رکھتا ہون اور غیر اوسکیکو ترک کرتا ہون نظم اللہ ہی کی مین جستجو رکھتا ہون + دو جگہین یہہ آرزو رکھتا ہون + مطلب ہی تو یہہ ہی ماسوا اسکے اور + رافت نہ طلب نہ تک و پو رکھتا ہون + شیخ شبلی نے بعضے اصحاب اپنے سے کہا علیک باللہ ودع ماسوی نظم رافت تو تعلقات ماسوی کو چھوڑ + سررشتۂ حُبِّ ماسوی دل سے توڑ + ہین تفرقۂ دلی کے باعث یہہ سب + دل ایک سے بس لگا کے سب سے منہ موڑ + وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی وَمَنْ حَوْلَهَا اور یہہ قرآن ایک کتاب ہی کہ اُتارا ہی ہمنے اوسکو بہت فائدے اور برکت والی سچی کرنیوالی اوسی چیز کو جو آگے اوسکے ہی کتابون سے اور تو کہ ڈراوے تو کمی کرنیوالونکو اور اونکو جو گرداوسکے ہین اور بندر ساتھ یے کے بھی ہی یعنے تو کہ ڈراوے یہہ کتاب وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ اور جو لوگ کہ ایمان لائے ہین ساتھ آخرت کے ایمان لاتے ہین ساتھ اوسکے یعنے پیغمبر کے یا کتاب کے کیونکہ ایمان جب آخرت پر لایا تو ڈرے وہانکے عذاب سے اور سمجھہ لیجئے کہ جھٹکارا سوا متابعت پیغمبر اور قرآن کے میسر نہین پس ایمان لاتے ہین اوپر اونکے وَهُمْ عَلٰی صَلَاتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ اور وہ کہ نبی اور کتاب پر ایمان لاتے ہین اوپر نماز اپنے کے محافظت کرتے ہین کیونکہ نماز ایمان کی نشانی ہی اور دین کا ستون ہی لکھا ہی کہ مسیلمۂ کذاب اور اسود عنسی نے دعوی نبوت کا کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر عاطر پر زنگ ملال اس دعوی دروغ سے ہوا حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِیَ اِلَیَّ وَلَمْ یُوْحَ اِلَیْهِ شَیْءٌ اور کون ہی ظالم تر اس شخص سے کہ باندہ لیا ہی اوپر اللہ کے جھوٹ اور کہتا ہی کہ مین پیغمبر اوسکا ہون یا کہتا ہی وحی کی گئی طرف میرے اور نہین وحی کی گئی طرف اوسکے سمجھہ لیجئے کہ مسیلمہ جھوٹھی باتین جوڑ کر کہتا تھا کہ یہہ مجھپر وحی اوتری اور اسود عنسی کہتا تھا کہ ایک شخص حمار پر سوار میرے پاس آتا ہی اور باتین القا کرتا ہی وَمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ اور کون ہی ظالم تر اوس سے جو کہتا ہی کہ اب نازل کرونگا مین بھی مثل اوس چیز کے کہ نازل کی ہی اللہ نے سمجھہ لیجئے کہ یہہ بات کہنے والا عبد اللہ بن سعد ہی کہ کاتب وحی تھا ایکدن آیت ولقد خلقنا الانسان من سلالۃ لکھتا تھا ملاحظۂ قدرت الہی کرکر کہ کسطرح علقہ سے مضغہ اور مضغہ سے عظم عظم سے لحم بناتا ہی بعد سننے کلمات ثم انشاناہ خلقا آخر کے بے اختیار تعجب سے اوسکی زبان پر جاری ہوا فتبارک اللہ احسن الخالقین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لکھہ یہی نازل ہوا ہی وہ شک مین پڑکر مرتد ہوگیا اور کہنے لگا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم صادق ہین مجھپر بھی وحی آتی ہی جیسی اونپر اور جو کاذب ہین تو مین مثل اونکے وَلَوْ تَرٰۤی اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْۤا اَیْدِیْهِمْ اور کاش کہ دیکھے تو جب ہون ظالم یعنے کافر ہیچ شدتون موت کے اور فرشتے عذاب کے کھولین ہاتھہ اپنے اونکی روح قبض کرنیکو یا اونکے عذاب کرنیکو اور گرز آتشین اونکو مارتے ہون اور کہتے ہون اَخْرِجُوْۤا اَنْفُسَكُمْ نکالو جانون اپنی کو تنون اپنے سے جیسے کوتوال کا پیادہ کسی سے غصے سے چیز طلب کرے یا کہتے ہون فرشتے کہ نکالو انفسون اپنے کو عذاب سے اگر نکال سکتے ہو اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ غَیْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰیٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ آجکے دن کہ وقت مرنے تمھارے کا ہی ابد الآباد تک جزا دیئے جاؤگے ساتھہ عذاب رسوائی کے بسبب اوسکے کہ تھے تم کہتے اوپر اللہ کے سوا حق کے اور تھے تم آیتون اوسکی سے تکبر کرتے و تعظیم نہین کرتے تھے وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰی كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ اور البتہ تحقیق آئے تم ہمارے پاس واسطے حساب اور جزا کے اکیلے بلیت لی مال نہ فرزند نہ مونس نہ مددگار + خادم ہی نہ حشمت ہی نہ ہمدم ہی نہ ہی یار + جیسا کہ پیدا کیا تھا ہمنے تم کو رحم مادر مین سرو پا برہنہ پہلے بار وَتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ اور چھوڑ دیا تم نے جو دیا تھا ہمنے تم کو دنیا مین اور اوسپر تم ناز

کرتے تھے پیچھے بیٹھے اپنے کے نہ آگے بھیجا نہ ساتھ لائے وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا اور نہیں دیکھتے ہم ساتھ تمھارے شفاعت کرنیوالوں تمھارے کو جنکو دعوی کرتے تھے تم یہہ کہ وہ بیچ تربیت تمھارے کے شریک ہیں اللہ کے لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ تحقیق کٹ گیا علاقہ تمھارا وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ اور کھو یا گیا تم سے جو کچھ تھے تم دعوی کرتے اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى تحقیق اللہ پھاڑنیوالا ہی دانیکا تو کہ اناج پیدا ہوا اور گٹھلیکا تو کہ درخت اوگے يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ نکالتا ہی زندیکو یعنے نبات کو کہ نشو نما حیات کی رکھتی ہی مردیسے کہ دانہ اور گٹھلی ہی یا نکالتا ہی آدمیکو نطفے سے مرغکو بیضے سے مومن کو کافر سے عاقل کو جاہل سے وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ اور نکالنے والا ہی مردیکو کہ تخم یا نطفہ یا بیضہ ہی زندیسے کہ نبات یا آدمی یا مرغ ہی ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ یہہ زندہ کرنیوالا اور مارنیوالا ہی اللہ پس کہانسے پھیرے جاتے ہو اوس سے فَالِقُ الْاِصْبَاحِ پھاڑنیوالا ہی صبح کا ظلمت شب سے یعنے اندھیرا دور کرکر روشنی کردیتا ہی وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا اور کیا رات کو آرام گاہ تو کہ بے آرامی سے حرکت کے آرام پکڑیں اور کیا سورج اور چاند کو گردو پھرنیوالے تو کہ جنسے معلوم ہون ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ یہہ جو مذکور ہوا اندازہ ہی عزت والے علم والیکا وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ اور وہی ہی ایسا اللہ جسنے اپنی بڑی قدرت اور حکمت سے پیدا کیا واسطے تمھارے ستارونکو تو کہ راہ پاؤ تم ساتھ اوسکے بیچ اندھیرون بیابان کے اور دریا کے سمجھ لیجئے کہ منافع ستارونکے سوا اوسکے اور بہت ہین لیکن یہان بھی منفعت ذکر کی کہ دلیل قدرت کی اسمین بڑی ظاہر ہی کہ آسمانکے ستارے باوجود اس بعد و مسافت کے میان زمین و آسمان رہنما ہون زمین کے تمھارے قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ تحقیق بیان کین ہمنے نشانیان اپنی قدرت کی واسطے اوس گروہ کے کہ جانتے ہین اور استدلال پکڑتے ہین وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ اور وہ ہی اللہ جسنے پیدا کیا تمکو جان ایک سے کہ آدم ہی پس واسطے تمھارے جگہہ رہنے کی اور جگہہ سونپنے کی کہ رحم مادر اور صلب پدر ہی یا مستقر آخرت ہی اور مستودع دنیا اور حقیقت یہہ ہی کہ جہان آدمی قرار نہ پکڑے وہ مستودع ہی اور قرارگاہ مستقر ہی پس صلب اور رحم اور دنیا اور گور سب مستودع ہین اور بہشت اور دوزخ مستقر قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ تحقیق بیان کین ہمنے علامتین وحدانیت اپنے کی واسطے اوس قوم کے کہ سمجھتے ہین وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً اور وہ ہی اللہ کہ جسنے اتارا برسے یا جانب آسمانسے پانی فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ پس نکالین ہمنے ساتھ پانی کے بوٹیان سب چیز کی یہان التفات غیبت سے طرف کلام کے ہی اور مجمل ذکر فرماکر اب مفصل ارشاد فرماتا ہی فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا پس نکالی ہمنے پانی سے سبزی کہ بیچ سے اوگکر بیچ ورشاخ پیدا کرتی ہی نکالتے ہین ہم اوس سبزی سے دانے ایک پر ایک چھڑے یعنے خوشے وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ اور نکالتے ہین ہم کھجور مین سے گابھے اوسکے سے خوشے جھکے ہوے وَجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ اور نکالتے ہین ہم باغ انگورونکے اور درخت زیتون کے اور انار کے یکسان آپسمین بیچ پتون کے اور غیر یکسان بیچ مزے کے کہ بعضے شیرین بعضے ترش بعضے کھٹ میٹھے اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ دیکھو طرف پھل ہر درخت کے جب پھل آوے کہ چھوٹا اور بیمزہ ہوتا ہی اور دیکھو طرف پکنے اوسکے کہ جب پختگی کو پہنچتا ہی کیا خوش شکل اور مزہ دار ہو جاتا ہی اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ تحقیق بیچ اوسکے کہ مذکور ہوا نشانیان ہین اوپر وجود قادر حکیم کے واسطے اوس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ اور مقرر کرتے ہین کافر مجوس زعم مین اپنے واسطے اللہ کے شریک جنون کو یعنے کہتے ہین کہ خالق خیر کا اللہ یزدان اور شر کا شیطان اہرمن ہی وَخَلَقَهُمْ اور حال یہہ ہی کہ اللہ نے پیدا کیا ہی اون گبرونکو نہ شیطان نے بلکہ شیطان کو بھی اوسی نے پیدا کیا ہی اور یہہ احمق مخلوق کو شریک خالق کا ٹھہراتے ہین وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ اور باندھ لیتے ہین بعضے کافر واسطے اللہ کے بیٹے یعنے عزیر اور عیسی اور بیٹیان یعنے فرشتے بغیر علم کے کہ اپنے کہنے کی بھی حقیقت نہین جانتے سُبْحَانَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ پاک ہی وہ اور بلند ہی اوس

چیز سے کہ وصف کرتے ہین اوسکو شریک اور فرزند سے بَدِيعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنیوالا ہی وہ آسمانون کا اور زمین کا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ کیونکر ہو واسطے اوسکے اولاد اور حال آنکہ نہین ہی واسطے اوسکے جورو اور اولاد جورو اور خاوند کے ہم ہونیسے ہوتی ہی اور کیونکر اوسکی جورو ہو کہ اوسے جنسیت چاہئے اور اوسکا کوئی جنس ہی نہین وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ اور پیدا کیا ہر چیز کو اور خالق کا مانند نہین وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ اور وہ ساتھ ہر شی کے جاننے والا ہی اور سوا اوسکے کسیکو یہہ دانائی نہین پس اوسکا مثل نہین اور جس کسی کا مثل اور مانند نہو اوسکا ولد اور زوجہ ٹھہرانا ناحق گمان ہی کیونکہ محال ہی ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ یہی ہی کہ ان صفتون کے ساتھہ موصوف ہی اللہ پروردگار تمھارا لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہین مستحق عبادت کے مگر وہ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ پیدا کرنیوالا ہر چیز کا پس عبادت کرو اوسکی وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ اور وہ اوپر ہر چیز کے کارساز ہی لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ نہین پاتی اوسکو نظرین اور وہ پاتا ہی نظرونکو سمجھہ لیجئے کہ ادراک کہنہ شی کے دریافت کرنیکو کہتے ہین سوا اللہ کے کہنہ ذات کو کوئی نہین پا سکتا اور جو ادراک کے معنے رویت کے لیجئے تو تقدیر کلام کی یہہ ہی کہ نہین دیکھہ سکتی اوسکو نظرین دنیا مین کیونکہ رویت عقبے النص قرآن اور حدیث سے ثابت ہی وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ اور وہ ہی باریک بین خبردار باسرار **نظم** وہی باریک بین ہی اور نہان دان + اُسے یکسان ہی سب پیدا و نہان + نہ دیکھے کوئی جو وہ دیکھتا ہی + وہ جانے سب کی دانست سے سوا ہی + قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ تحقیق آئی ہین تمھارے پاس نشانیان روشن پروردگار تمھارے سے فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ پس جسنے دیکھہ لیا نفع اوسکا واسطے جان اُسکے کے ہی وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا اور جو اندھا ہوا پس ضرر اوسکا اوپر جان اوسیکے ہی وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ اور نہین مین اوپر تمھارے نگہبان کہ محافظت تمھارے اعمال کی کرون اور اوپر بھی نہین جزا دون سمجھہ رہی ہی کہ نہچا دون حکم الہی اور پس حکم اس آیت کا منسوخ ہی ساتھہ آیت سیف کے وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ اور اسیطرح جیسے آیات گذشتہ مین کیا پھیرتے ہین ہم آیات قرآن کو خوف سے طرف رجا کے اور وعدے سے طرف وعید کے تو کہ سننے والے خبردار ہون اور تو کہ نکہین کہنے والے پڑھا ہی اور تعلیم لیا ہی تو نے اور سے کفار قریش کے زعم مین تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبر اور یسار سے کہ دونون غلام تھے رُوم کے بدیمین آنے سیکھا کرتے ہین کہ وحی خدا نے مجھہ پر بھیجی سو حق تعالی فرماتا ہی کہ مین آیتونکو اپنی پھیرتا ہون تا بیان کرین ہم قرآن واسطے اوس قوم کے کہ جانتے ہین کہ یہہ کلام اللہ کا ہی تو کہ سمجھہ لو کہ یہہ کلام مقدور بشر سے باہر ہی وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ اور پھیرتے ہین ہم آیتون اپنی کو تو کہ بیان کرین ہم قرآن واسطے اوس قوم کے کہ جانتے ہین کہ یہہ کلام اللہ کا ہی لکھا ہی کہ جہان کفار عرب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو طرف دین آبا اپنے کے دعوت کرتے تھے وہان یہہ آیت اُتری اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ پیروی کر اوس چیز کی کہ وحی کی گئی طرف تیرے پروردگار تیرے یعنے راہ توحید کی اور بیان کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ اور منہ پھیر لے شریک کرنیوالون سے اور اونکے کہنے پر التفات مت کر وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا اور اگر چاہتا اللہ کہ یہہ موحد ہون ہرگز نہ شریک کرتے وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا اور نہین کیا ہمنے تجھکو اوپر کافرونکے نگہبان وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ اور نہین تو اوپر اونکے داروغہ لکھا ہی کہ جب آیۃ انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم نازل ہوئی کفار قریش کہنے لگے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم ہمارے بتون کو بُرا نکہو اور نہین تو ہم تمھارے خدا کو کہینگے یہہ آیت نازل ہوئی پھر حکم اس آیت کا منسوخ ہوا ساتھہ آیت سیف کے وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ اور مت بُرا کہو اون لوگونکو کہ عبادت کرتے ہین سوا خدا کے پس وہ مقابلے مین بُرا کہنے لگینگے اللہ کو از روئے ظلم کے نادانی سے سمجھہ لیجئے کہ حق تعالی نے نہی کی دشنام سے اوس شخصکو کہ مستحق دشنام ہی اس واسطے کہ مقابلے مین دشنام تو واقع ہوا اوسکو جو کہ لایق دشنام نہین كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ اور جیسا کہ آراستہ کیا اعمال کفار کو اسیطرح زینت دی ہم نے واسطے ہر ایک فرقے کے عمل اونکیکو نیک ہون یا بد كل حزب بما لديهم فرحون ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ

مرجعهم فينبئهم بما كانوا يعملون پھر طرف پروردگار اونکے ہی بازگشت اونکی پس خبر دیگا اونکو وقت جزا کے ساتھ اوس چیز
کے کہ تھے وہ عمل کرتے لکھا ہی کہ اکابر قریش پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگے کہ تم کہتے ہو موسیٰ نے عصا پتھر پر مارا بارہ چشمے
جاری ہوئے اور عیسیٰ نے مردے جلایا تم بھی ایسا معجزہ کوئی ہمکو دکھاؤ تو ہم ایمان لاوین حضرت نے فرمایا کہ کیا چاہتے ہو کہا کہ کوہ
صفا سونیکا ہوجاوے آپنے کہا کہ اگر ہوگیا تو تم ایمان لاؤگے اونھوننے کہا لاوینگے اور سخت قسمین اسبات پر کھائین معالم مین ہی
کہ آپ دعا کرنے لگے جبرئیل آئے اور اللہ کا پیغام لائے کہ مین تیری دعا سے اس پہاڑ کو سونیکا کردونگا لیکن یہہ قاعدہ ہی میرا کہ جو
امت اپنے پیغمبر سے معجزہ طلب کرتی ہی اور وہ معجزہ ظاہر ہوتا ہی پھر وہ ایمان لائی تو خیر اور جو منکر ہوئی تو عذاب متصل لاتا ہون
اگر تو چاہے یہہ معجزہ ظاہر کرون لیکن عذاب بھی بعد اوسکے آئیگا اور اگر چاہے چھوڑ دے اونکو تو کہ توبہ کرین حضرت نے شق دوسری
اختیار کی یہہ آیت آئی وَاَقْسَمُوا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا اور قسم کھائی تھی اونھون نے ساتھ اللہ
کے سخت تر قسمون اپنے سے کہ البتہ اگر آویگی اونکے پاس وہ نشانی جو طلب کی ہی البتہ ایمان لاوینگے وہ ساتھ اوسکے قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ
عِنْدَ اللّٰهِ کہہ کہ سوا اوسکے نہین کہ نشانیان نبوت کی کہ معجزے ہین نزدیک اللہ کے ہین اور وہ قادر ہی جو کچھ اونمین سے ظاہر کرے
وَمَا يُشْعِرُكُمْ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ اور کیا چیز معلوم کروائی ہی تم کو اسی مسلمانو ساتھ اوسکے کہ کافرونسے صادر ہو تحقیق معجزے
جب آوینگے اونکو اور وہ دیکھینگے نہ ایمان لاوینگے وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ اور پھیر دینگے ہم دلون اونکے اور نگاہون اونکی کو تصدیق سے اور نظرون
اونکو حق دیکھنے سے پس نہین ایمان لاوینگے آخر مین كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ جیسا کہ نہ ایمان لاتے تھے ساتھ اون معجزون کے جو
ظاہر ہوئے تھے پہلے بار جیسے شق قمر وغیرہ وَنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ اور چھوڑ دینگے ہم اونکو بیچ سرکشی اونکے بھٹکتے **بیت**
پھر اجو معجزہ حضرت رسول سے ہی + وہ دور دور بھٹکتا رہ قبول سے ہی + وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى اور اگر ہم اتارتے
طرف کافرونکے فرشتے جیسے کہ کہتے ہین وہ لولا انزل علینا الملائکۃ اور اگر باتین کرتے اونسے مردے جیسے کہ حکم جلاتے ہین کہ فاتوا بآبائنا
وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا اور اگر جمع کرتے ہم اوپر اونکے ہر چیز کو کہ دنیا مین ہی مقابل گروہ گروہ تو کہ گواہی دیتے اوپر وحدانیت
قادر مطلق کے اور نبوت رسول برحق کے مَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ نہوتا کہ وہ ایمان لاوین مگر یہہ کہ
وہ چاہے اللہ اور لیکن اکثر کافرونکے جاہل ہین اگر معجزے دکھائے بھی جاوینگے تو بھی ایمان نہین لاوینگے وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ
عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ اور جیسا کہ تیرے ای دوست میرے دشمن ہین اسیطرح سے کئے ہمنے واسطے ہر ایک پیغمبر کے دشمن شیطان
آدمیونکے اور جنونکے شیاطین الانس کافر ہین کہ ابلیس کیطرح اللہ کی رحمت سے دور ہین يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ جمین ڈالتے ہین
وسوسے بعضے شیطان جنکے طرف بعضے شیطان انس کے یا وسوسے ڈالتے ہین بعضے جن جن کو اور بعض انس انس کو زُخْرُفَ الْقَوْلِ
غُرُوْرًا ملمع کی ہوئی بات جھوٹی فریب دینے کو وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ اور اگر چاہتا پروردگار تیرا ایمان
اونکے کو نکرتے وہ دشمنی پیغمبرونسے پس چھوڑ دے اونکو اور اون جھوٹی چیزونکو کہ باندھتے ہین وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا
يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ اور تو کہ جھکین طرف اوسکے دل اون لوگونکے کہ نہین ایمان لائے ساتھ آخرت کے
اور تو کہ پسند کرین اوسکو اور تو کہ کسب کرین گناہونسے جو کچھ کہ وہ کسب کرنیوالے ہین اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ
اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا پس غیر اللہ کے چاہونگا مین حکم کرنیوالا درمیان اپنے اور تمھارے اور وہ ہی
جسنے اتاری طرف تمھارے کتاب مفصل یعنی قرآن کہ اسمین حق اور باطل تفصیل وار ہی وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ
مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ اور جو لوگ کہ دی ہمنے اونکو کتاب جیسے علمائے یہود اور نصاریٰ جانتے ہین کہ قرآن اتارا ہوا پروردگار تیرے کا
ہی ساتھ حق کے فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ پس مت ہو تو شک لانیوالون سے مخاطب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور مراد امت ہی

الجزء ۷

وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا اور پوری ہوئی بات پروردگار تیرے کی راستی مین بیچ اخبار کے اور انصاف مین بیچ احکام کے
لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهٖ نہین کوئی بدلنے والا واسطے اخبار اور احکام اوسکے جیسے توریت کو بدل دیا اسطرح قرآن شریف کو کوئی
نہین بدل سکیگا کہ اللہ خود نگہبان ہی اسکا کہ فرمایا ہی وانا لہ لحافظون تحقیق ہم واسطے قرآن کے البتہ محافظت کرنیوالے ہین وَهُوَ
السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اور وہ ہی سننے والا سب کی گفتار جاننے والا اوسکے اسرار وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ اور اگر کہا مانیگا تو اکثر ان
لوگون کا کہ بیچ زمین کے ہین کافر اور جاہل یا مراد زمین مکے کی ہی کہ اکثر اہل مکے کا اگر کہا مانیگا تو يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ گمراہ کردینگے
تجھکو راہ اللہ کی سے اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ نہین پیروی کرتی وہ گروہ مگر گمانکی اور گمان اونکا یہہ تھا کہ اُنکے
باپ حق پر تھے اور نہین وہ مگر جھوٹ کہتے ہین اللہ پر کہ اللہ نے حلال کیا ہی بحیرہ وغیرہ اور یہہ حرام بتاتے ہین اور وُہ پاک اور منزّہ
ہی یہہ شریک اوسکا عبادت مین ٹھہراتے ہین اور اوسکا فرزند بناتے ہین اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ تحقیق پروردگار
تیرا وہی خوب جانتا ہی اوس شخصکو کہ گمراہ ہوا ہی راہ اوسکی سے وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ اور وہ ہی خوب جانتا ہی راہ پانیوالون کو
فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ پس کھاؤ اوس چیز سے کہ یاد کیا گیا ہی نام اللہ کا اوپر اوسکے دم ذبح
اگر ہو تم ساتھ آیتون اللہ کے کہ حلال اور حرام مین واقع ہین ایمان لانیوالے وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ
فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ اور کیا ہی تمھارے یہہ کہ نہ کھاؤ اوس چیز سے کہ یاد کیا گیا ہی نام اللہ کا اوپر
اوسکے وقت ذبح کے اور تحقیق مفصل بیان کردیا ہی واسطے تمھارے جو کہ حرام کیا ہی اللہ نے اوپر تمھارے آیتہ حرمت علیکم المیتۃ
مین اور حرم بصیغۂ مجہول بھی قرأت ہی مگر جو لاچار ہو تم طرف اوسکے یعنے اون محرمات کے تو ضرورت کیوقت وہ حلال ہین وَاِنَّ
كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ اور تحقیق بہت لوگ البتہ گمراہ کرتے ہین خلق کو حرام بتاکر حلال کو اور حلال بتاکر حرام کو ساتھہ
خواہشون اپنی کے بغیر علم اور دلیل کے اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ تحقیق پروردگار تیرا وُہ ہی خوب جانتا ہی حد سے نکلجانیوالونکو
وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ اور چھوڑ دو ظاہر گناہ کو یعنے گناہ ظاہر اور باطن سنے بچو یا گناہ ظاہر نکاح محارم ہی اور گناہ باطن زنا
یا گناہ ظاہر جوارح کا فعل بد اور باطن دل کا وسوسہ ہی یا گناہ طلب نعمت دنیا ہی اور گناہ باطن رغبت نعمت عقبےٰ ہی کیون کہ
دونون غفلت دینے والین یاد حضرت کبریا سے ہین یا ظاہر حظوظ نفس ہی اور باطن حظوظ قلب یا ظاہر میل ہی طرف مشتہیات
نفس کے ساتھہ جوارح کے اور باطن آرزوے نفس ہی ساتھہ دل کے یا ظاہر وُہ ہی جو خلق جانے اور باطن وہ ہی جو حفظ خدا
پہچانے یا جرم ظاہر وُہ ہی کہ اعضا سے ہو اور جرم باطن عقائد فاسدہ اور ارادۂ باطلہ ہین بحر الحقائق مین ہی کہ جیسے آدمی کا ظاہر
ہی بدن جسمانی اور باطن ہی دل روحانی ایسا ہی گناہ کا بھی ظاہر ہی قول اور فعل موافق طبع کے اور مخالف شرع کے اور باطن ہی
صفات حیوانی اور اوصاف سبعی اور شیطانی پس فرمایا کہ ترک کرو افعال طبع کو ساتھہ استعمال اعمال شرع کے اور چھوڑو اخلاق ذمیمہ
نفسانی کو ساتھہ پیدا کرنے اخلاق ملکی ربانی کے امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ حق تعالیٰ نے جو نعمت ظاہر و باطن عنایت کی
کہ واسبغ علیکم نعمہ ظاہرۃ و باطنہ یہان فرمایا کہ وذروا ظاہر الاثم و باطنہ یعنے شکر نعمت ظاہر و باطن ترک گناہ ظاہر و باطن ہی
ترک گناہ ظاہر مین نجات نفسانی ہی عذاب نیران سے اور ترک گناہ باطن مین خلاصی قلوب ہی عقوبت حرمان سے ظاہر و باطن گند
سے بچ کہ تا صورت و معنی تیری پاکیزہ ہون اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ تحقیق وہ لوگ کماتے ہین گناہ
ظاہر اور باطن البتہ جزا دیے جاوینگے ساتھہ اوس چیز کے کہ تھے کسب کرتے لکھا ہی کہ مشرکان عرب جو مردار کو حلال جانتے تھے کہنے لگے
اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم گوسفند جو مرتی ہی اوسکا مارنیوالا کون ہی حضرت نے فرمایا پیدا کرنیوالا اوسکا کہنے لگے واعجبا جس چیز کو
کہ تمھارے یار مارین اور کتے اور باز پھاڑ دین وہ حلال اور جسکو خدا مارے وہ حرام اور ناپاک اسبات سے وسوسہ ضعفائے اہل اسلام کے

دل مین پڑا یہہ حکم آیا وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ۱ اور مت کھاؤ اوس چیز سے کہ نہین یاد کیا گیا نام اللہ کا اوپر اوسکے وقت ذبح کے اور تحقیق کھانا اوسکا فسق ہی امام احمد کے نزدیک لحم متروک التسمیہ خواہ عمداً ہو خواہ سہواً حرام ہی اور مالک اور شافعی کے نزدیک خلاف اوسکے ہی کہ ذبیحہ مسلمان حلال ہی گو تسمیہ نہ کہے اور امام اعظم کے نزدیک اگر عمداً ترک تسمیہ کیا تو حرام اور جو سہو کیا تو حلال وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓـئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ اور تحقیق شیطان وسوسے ڈالتے ہین طرف دوستون اپنے کے کہ کافر ہین تو کہ جھگڑین تم سے اے مسلمانو کہ جو آپ مارتے ہو کھاتے ہو اور جسے خدا مارتا ہی حرام ٹھہراتے ہو وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ اور اگر اے مسلمانو کہا مانو تم اونکا حلال جاننے مین حرام کے تحقیق تم بھی مشرک ہو کیونکہ اللہ کا حکم نہ ماننا غیر کے منع کرنے سے شرک ہی اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِى النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِى الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا کیا جو شخص تھا مردہ بسبب کفر کے یا جہل کے یا ضلالت کے پس جلایا ہمنے اوسکو ساتھہ اسلام کے یا علم کے یا ہدایت کے اور کی ہمنے واسطے اوسکے روشنی دلیلون کی تو کہ حق اور باطل دیکھے چلتا ہی ساتھہ اوس روشنی کے درمیان لوگونکے راہ راست پر پس ایسا شخص ہی یعنے نہین ہی مانند اوس شخصکے کہ صفت اوسکی یہہ ہی کہ ہیچ اندھیرونکے ہی کفر اور جہالت اور ضلالت کے نہین ہی نکلنے والا اس سے كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ جسطرح مومنونکے دلمین ایمان کو آراستہ کیا اسطرح سے زینت دی گئی واسطے کافرون کے جو کچھہ کہ تھے وہ کرتے عبادت بتون کی یہہ آیت حضرت حمزہ اور ابوجہل کی شانمین اوتری ہی ابوجہل نے جہل سے حضرت کی جناب مین بے ادبی کی تھی حضرت حمزہ شکار مین تھے وہان سے آکر یہہ بات سنکر قہرناک اوس ناپاک کے پاس گئے اور کمان اوسکے سر پر ماری اور کلمہ شہادت پڑھا پس زندہ نور اسلام سے حمزہ ہین اور ظلمات کفر مین گرفتار ابوجہل نااہل ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ یہہ آیت حضرت عمر اور ابوجہل کے حق مین نازل ہوئی ہی دونون نے ایذا پیغمبر کی چاہی تھی حضرت نے دعا کی کہ یارب ایک کو ان دونو نمین سے مشرف باسلام فرما حضرت کی دعا عمر فاروق کے حق مین قبول ہوئی پس صاحب نور عمر ہین اور مقید ظلمت ابوجہل **بیت** کسیکو نور ایمان سے منور وہ بناتا ہی + کسیکو ظلمت کفر و معاصی مین پھنساتا ہی + محققون نے کہا ہی کہ موت خواہش نفس ہی اور حیات محبت حق ہی یا موت نکارت ہی اور حیات معرفت **بیت** مردہ ہی وہ مجھ سے جو انجان ہی + زندگی پیارے تیری پہچان ہی + کشف الاسرار مین ہی کہ حیات معرفت اور ہی اور حیات سر بشریت اور لوگ حیات بشریت سے زندہ ہین اور دوست جیوۃ معرفت سے ایکدن ہوگا کہ حیات بشریت منقطع ہوگی کل نفس ذائقۃ الموت اور ہرگز حیات معرفت منقطع نہوگی فلنحیینہ حیوۃ طیبۃ یہی معنی ہین کہ المومن حی فی الدارین **بیت** دم عرفان تیرا جو کوئی ایجان بھرتا ہی + نہ کاٹیسے وہ کٹتا ہی نہ وہ مارے سے مرتا ہی + شاہ کرمانی قدس سرہ نے یہہ آیت پڑھی اومن کان میتا فاحییناہ اور کہا کہ نشانیان اس حیات کی تین ہین خلق سے عزلت اور بحق خلوت اور دوام ذکر زبان و دل سے **نظم** مخلوق سے رافتا کنارہ جو ہو + ہر شے پھر کے دل بحق یکسو ہو + رکھہ دھیان اسیکا جی مین اور لب پر نام + تا زندہ جاوید دو جگمین تو ہو + وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِىْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا اور جیسے کہ کیا مین بڑے لوگ گنہگار مین اسیطرح پیدا کئے ہمنے بیچ ہر بستی کے بڑے گنہگار اوس بستی کے تو کہ مکر کرین بیچ اوسکے اور آدمیونکو ایمان سے پھیرا مین جبکہ رئیس مکے کے راہونمین جا بیٹھتے تھے جو کوئی آنیوالا احوال حضرت کا پوچھتا کہتے تھے کہ ساحر اور شاعر اور کاہن ہین وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اور نہین مکر کرتے کافر مگر ساتھہ جانون اپنی کے کیونکہ وبال اوسکا اونہین پر ہی اور نہین سمجھتے کہ برائی مکر کی صاحب مکر کو پہنچتی ہی ولا یحیق المکر السیئ الا باہلہ لکھا ہی کہ ابوجہل نااہل نے اور اتباع اوسکے نے کہا کہ بنی عبد مناف جو شرافت رکھتے ہین وہ ہم بھی رکھتے ہین اب یہہ کہتے ہین کہ ہم مین پیغمبر ہے کہ اوسپر

وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا اور مقرر کیا اونھونے واسطے اللہ کے اوس چیز سے کہ پیدا کیا ہی کھیتون سے ایک حصہ اور ایک حصہ بتونکے
واسطے پس کہا اونھون نے یہہ حصہ واسطے اللہ کے ہی ساتھہ گمان اپنے کے اور یہہ حصہ واسطے شریکون ہمارے کی ہی کہ واسطے خدا
کے پیدا کئے ہین ہمنے فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ إِلَى اللّٰهِ پس جو حصہ کہ ہو واسطے شریکون اونکے گمان مین پس نہین پہنچتا طرف
اللہ کے وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ إِلَىٰ شُرَكَآئِهِمْ سَآءَ مَا يَحْكُمُونَ اور جو حصہ کہ ہی واسطے اللہ کے پس وہ پہنچتا ہی طرف بتون اونکے
یعنے بہتر حصے کو اللہ کے بتونکو دیتے ہین برا ہی جو کچھہ کہ یہہ حکم کرتے ہین وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ قَتْلَ أَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ
اور جسطرح شیطان نے آرایش دی ہی اس بانٹنے مین اسی طرح زینت دی ہی واسطے بہتون کے مشرکونسے مار ڈالنا اولاد اونکیکا
شریکون اونکے نے یعنے شیطانون نے یا خادمون نے بتخانیکے اولاد کا مارنا مشرکون کی آنکھونمین بھلا دیا ہی لِيُرْدُوهُمْ وَلِيَلْبِسُوا
عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ تو کہ ہلاک کرین اونکو یعنے گمراہ کرین اور تو کہ ملا دیوین اور چھپا دیوین اوپر اونکے دین اونکا کہ کیش اسمٰعیل ہی
وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ اور اگر چاہتا اللہ نکرتے مشرک یہہ باتین پس چھوڑ دے اونکو اور جو کچھہ افترا کرتے
ہین وَقَالُوا هٰذِهٖٓ أَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ لَّا يَطْعَمُهَآ إِلَّا مَن نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ اور کہا اونھونے یہہ حصہ بتونکا ہمارے جانور اور کھیتی
ہین اچھوتے نہین کھاتا اوسکو مگر جسکو چاہین ہم جیسے بتخانیکے ساتھہ گمان اپنے کے بے دلیل وَأَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُورُهَا اور کہا اونھون
نے جانور ہین کہ حرام کی گئی ہی پشت اونکی لادنے اور سواری سے یعنے بحایرا اور سوائب اور حوامی وَأَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُونَ اسْمَ
اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ اور جانور ہین بتونکی قربانی کے نہین یاد کرتے نام اللہ کا اوپر اونکے بلکہ بتونکے نام پر ذبح کرتے ہین
جھوٹ باندھکر اوپر اللہ کے کہ اللہ نے فرمایا ہی سَيَجْزِيهِم بِمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ شتاب جزا دیگا اللہ اونکو بدلے اوس چیز کے کہ
تھے باندھہ لیتے وَقَالُوا مَا فِي بُطُونِ هٰذِهِ الْأَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُورِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلَىٰٓ أَزْوَاجِنَا اور کہا اونھون نے جو کچھہ پیٹ
شکمون ان چارپایونکے ہی یعنے بحیرہ اور سائبہ کے حلال ہی اوپر مردون ہمارے کے اور حرام ہی اوپر جورؤن ہمارے کے اگر زندہ
پیدا ہو وَإِن يَكُن مَّيْتَةً فَهُمْ فِيهِ شُرَكَآءُ اور اگر ہووے مردار یعنے مرا ہوا پیدا ہو پس وہ پیٹ اوسکے شریک ہین یعنے زن اور
مرد اوسکے کھانیمین شریک ہون سَيَجْزِيهِمْ وَصْفَهُمْ إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ تحقیق اللہ حکمت والا ہی حلال اور حرام کرنیمین جاننے والا مصلحت بندونکی حل اور حرمت مین قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوٓا
أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ تحقیق ٹوٹا پایا اون لوگون نے کہ مار ڈالا اولاد اپنی کو بیوقوفی سے بغیر علم کے معالم مین ہی کہ ربیعہ
اور مضر اور بعضے اور عرب بیٹیونکو زندہ گاڑ دیتے تھے اس ڈر سے کہ بچپن مین کسیکے قید مین نہ پڑین کیونکہ قید اور لوٹ عرب
مین عام تھی یا اس خوف سے کہ اگر یہہ پڑین ہوئین تو اونکے بیاہ مین مال خرچ کرنا پڑیگا سو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ یہہ اولاد کو جہل
سے مارتے ہین وَحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ اور حرام کیا اوس چیز کو کہ دی تھی اونکو اللہ نے یعنے بحیرہ وغیرہ جھوٹھہ
باندھکر اوپر اللہ کے قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ تحقیق گمراہ ہوئے اور نہین ہین راہ پانیوالے طرف حق کے وَهُوَ الَّذِيٓ
أَنشَأَ جَنَّاتٍ مَّعْرُوشَاتٍ وَغَيْرَ مَعْرُوشَاتٍ اور وہ ہی اللہ جسنے پیدا کئے باغ انگور کے ٹٹیون پر چڑھے ہوئے اور بغیر چڑھے
ہوئے بعضون نے کہا ہی کہ معروشات وہ ہین جو لوگون کے بوئے ہوئے ہون اور غیر معروشات وہ ہین جو آپ اُوگے ہون
جنگل مین وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا أُكُلُهُ اور پیدا کئے درخت کھجور کے اور کھیتیان درانحال کہ مختلف ہین میوے ہر ایک کے رنگ
مین اور مزہ مین وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ اور پیدا کیا زیتونکو اور انار کو درانحال کہ یکسان ہین پتے اوسکے
اور غیر یکسان ہین مزہ مین کہ بعضے ترش ہین بعضے شیرین بعضے کھٹ میٹھے كُلُوا مِن ثَمَرِهٖٓ إِذَآ أَثْمَرَ وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ کھاؤ
پھل ہر ایک کے سے جب پھلین اگرچہ خام ہو اور دو حق اوسکا دن کاٹنے اوسکے یعنے اللہ کی راہ پر صدقہ دو جب کھیتی کاٹو اور باغکا

میوہ توڑو یہہ مبالغہ فرمایا تو کہ صدقہ دینے مین دیر نکرو اور مراد اس سے صدقۂ مندوبہ ہی نہ زکوٰۃ مفروضہ کیونکہ زکوٰۃ مدینہ مین فرض ہوئی ہی اور یہہ آیۃ مکی ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد زکوٰۃ مفروضہ ہی اور یہہ آیۃ مدنی ہی لکھا ہی کہ ثابت بن قیس کی کھجورین قریب پانچسو کے تھین اونھون نے اون سبکے پھل اللہ کی راہ پر تصدق کر دئے یہانتک کہ ایک نہ رہا یہہ آیۃ آئی وَلَا تُسْرِفُوْا اور مت حد سے گذرو صدقہ دینے مین بعضے جو ہی سب یکبار مت تصدق کرو معالم مین ہی کہ مت منع کرو صدقے کو یعنے حد سے مت گذرو بخل اور امساک مین امام قشیری نے کہا کہ جو اپنے نفس کیواسطے خرچ کرے وہ اسراف ہی اگرچہ تل کا دانہ ہو اور جو اللہ کیواسطے دے اسراف نہین اگرچہ ہزار خانہ ہو اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا بیجا خرچ کرنیوالونکو وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا اور پیدا کئے جانور دبلے بوجھ اوٹھانیوالے جیسے اونٹ اور گائی اور زمین سے لگے ہوئے جیسے بکری اور بینڈھے یعنے بڑے جانور اور چھوٹے كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ کھاؤ اوس چیز سے کہ رزق دی تمکو اور حلال کیا اللہ نے اور مت پیروی کرو قدمون شیطان کی یعنے اوسکی راہ پر مت چلو اور حلال کو حرام مت کرو اوسکے کہنے سے اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ تحقیق وہ واسطے تمھارے ہی دشمن ظاہر ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ اور چار پایونمین سے پیدا کئے آٹھ زوج سمجھ لیجئے کہ یہان فرد کو زوج فرمایا ہی کیونکہ زوج اوسے کہتے ہین جو اپنی جنس سے مزاوجہ کرے یعنے ملے پس ذکر زوج انثی کا ہی اور انثی زوج ذکر کی پس آٹھ زوج آٹھ فرد ہین مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ بھیڑ مین سے دو زوج اور بکری مین سے دو ایک ایک نر اور ایک ایک مادہ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ کہہ کیا دو نرونکو حرام کیا ہی اللہ نے یا دو مادونکو یا اسکو جو مشتمل ہین اوپر اوسکے بچہ دان اندونون مادونکے پھر خواہ وہ نر ہو خواہ مادہ نَبِّئُوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ خبر دو مجھکو ساتھ امر معلوم کے جو دلالت کرے اوسپر کہ اللہ نے کونسا حرام کیا ہی اگر ہو تم سچے اوس کہنے مین کہ اللہ کیطرف سے تحریم ہی وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ اور اونٹ سے دو زوج ایک نر ایک مادہ اور گائی سے دو زوج ایک نر ایک مادہ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ کہہ کیا دو نرونکو حرام کیا ہی اونٹ اور گائی کے یا دو مادونکو یا جسکو کہ گھیر لیا ہی بچیدان اندو مادونکے نے اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا کیا تھے تم حاضر اور مشاہدہ کرنیوالے جسوقت کہ حکم کیا تمکو اللہ نے ساتھ اس تحریم کے سبب نزول اس آیۃ کا یہہ ہی کہ عوف بن مالک نے حضرتکے پاس آکر کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم حلال کیا آپنے اول چیز ونکو کہ ہمارے باپون نے حرام کی تھین آپنے فرمایا کہ تمھارے باپون کے حرام کرنے سے کوئی چیز حرام نہین ہوتی عوف نے کہا اللہ نے حرام کی ہین یہہ آیۃ نازل ہوئی پھر آپنے فرمایا کہ خدا نے ازواج ثمانیہ واسطے کھانے اور نفع لینے کے پیدا کئے ہین پس تم جو بحیرہ اور سائبہ اور وصیلہ اور حام کو حرام کہتے ہو یہہ تحریم نر کیطرف سے ہی یا مادہ کی عوف چپ ہوا اگر کہتا کہ بسبب نر کے ہی تو سب نر حرام ہوتے اور اگر باعتبار مادہ کے کہتا تو سب مادہ حرمت مین داخل ہوتے اور اگر اشتمال رحم کیواسطے کہتا تو سب نر اور مادہ حرام ہوتے کیونکہ رحم مین یا نر ہوتا ہی یا مادہ پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ اسی ابن مالک جو اپنے نہین دیتا اوسنے کہا کہ تمھین کچھ بات کہو کہ مین سنون حضرتنے یہہ آیت پڑھی فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ پس کون شخص ہی ظالم تر اس سے جو باندھ لیوے اوپر اللہ کے جھوٹ تو کہ گواہ کرے لوگون کو بغیر علم کے مراد اس سے بڑے اونکے ہین جو یہہ باتین مقرر کر گئے ہین یا عمرو بن لحی ہی کہ بانی اس قاعدے کا تھا حضرتنے فرمایا کہ مین نے اوسکو دوزخ مین دیکھا دوزخی بدبو اوسکے سے رنج مین تھے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ تحقیق اللہ نہین راہ دکھاتا قوم ظالمونکو کہ دین جاہلیت پر محکم ہین مشرکون نے جب یہہ آیت سنی کہا کہ جانور سب حلال ہوئے حرام کونسا رہا یہہ آیت اتری قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہین پاتا مین بیچ اوس چیز کے کہ وحی کی گئی ہی طرف میری حرام کیا گیا اوپر کسی

کھانیوالونکے کہ کھاوے اوسکو مگر یہہ کہ ہووے مردار اَوْ دَمًا مَّسْفُوحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ یا لہو ڈالا ہوا رگونمین یا گوشت سوّر کا پس تحقیق وہ پلید ہی یا مارا گیا ہوا ساتھ فسق کے کہ نام لیا گیا ہو واسطے غیر اللہ کے وقت مارنے اوسکیے یعنے بنام غیر خدا ذبح کیا ہوا اور اوسکو فسق اسواسطے کہا کہ اس عمل سے شخص فاسق ہوتا ہی فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پس جو کوئی بے بس ہو نہ چھیننے والا ہو لوگونکا مال اور نہ حد سے گذرنیوالا ہو کھانے مین زیادہ ضرورت سے پس تحقیق پروردگار تیرا بخشنیوالا ہی اوسکا جو ضرورت کیوقت ان حرام چیزونسے کھاوے مہربان ہی بے بسون پر کہ اونکو اُن محرمات کی رخصت دی وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ اور اوپر اون لوگونکے کہ یہودی ہوگئے حرام کیا ہمنے ہر جانور ناخن والا جیسے شیر اور باز بعضون نے کہا کہ جسکی منقار اور سم ہی وہ ہمین داخل ہی اور معالم مین ہی کہ مراد شتر اور شترمرغ اور بط ہی کہ یہود پر حرام تھی وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَا اور گائے اور بکری سے حرام کین ہمنے اوپر اونکے چربیان انکی اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَا مگر جو اوٹھا رہی ہون پیٹھین اونکی اَوِ الْحَوَايَا اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ یا انتڑیان اونکی جو لپٹ رہے چربی ساتھ ہڈی کے ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ یہہ تحریم ان چیزونکی بدلا دیا ہمنے اونکو سبب سرکشی اونکے کے اور تحقیق ہم البتہ سچے ہین خبر دیتے ہین ہر چیز کی فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ پس اگر جھٹلاوین وہ تجھکو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیچ خبر کے کہ مینے تجھپر وحی بھیجی ہی پس کہہ پروردگار تمھارا صاحب رحمت کشادہ کا ہی کہ تمھین چھوڑ رکھا ہی اور ان باتون پر عذاب جلد نہین لاتا وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ اور نہین پھیرا جاتا عذاب اوسکا قوم گنہگار ونسے کہ جھٹلانیوالے ہین حاصل کلام یہہ ہی کہ مہلت عذاب سے ہے جھٹلنا عذاب سے نہین **بیت** دیکھ ای رافت پیشہ قوم مجرمین کا حال ہی + رنج سے اونکو نہین اہمال گوارا ہی + سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ عنقریب کہینگے وہ لوگ کہ شریک لاتے ہین اس آیت مین ظاہر اعجاز قرآن ہی کہ پہلے خبر دی پیچھے نزول آیت کے مشرکون نے کہا اگر چاہتا اللہ نہ شریک کرتے ہم اور نہ باپ ہمارے یہہ بات سچ ہی کہ سب چیز اللہ کے ارادے سے ہی لیکن اونکا اعتقاد یہہ تھا کہ اسکے کہنے سے ہم شریک لائے ہین اگر وہ نہ فرماتا نہ شریک لاتے ہم اور نہ حرام کرتے ہم کچھ شی بحیرہ اور سائبہ سے غرض یہہ ہی کہ اوسی کے فرمانے سے کیا كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا ایسے کہ تیری تکذیب کرتے ہین اسیطرح جھٹلایا اون لوگون نے کہ پہلے اونسے تھے یہان تک کہ چکھا عذاب ہمارا قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا کہہ کیا ہی تمھارے پاس کچھ علم کہ اس سے اپنی بات تو نپر دلیل لاؤ پس نکالو اور ظاہر کرو تم اوسکو واسطے ہمارے اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ نہین پیروی کرتے تم اپنی بات مین مگر گمان کی اور نہین تم مگر جھوٹ بولتے قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ اگر تمھارے پاس کچھ دلیل نہین آئی ہی تو کی پس واسطے اللہ کے ہی دلیل پہنچی ہوئی کمال صحت کو فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ پس اگر چاہتا اللہ ہدایت کرتا تمھین سبکو قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا کہہ لے آؤ گواہون اپنے کو وہ جو گواہی دیتے ہین کہ اللہ نے حرام کیے ہین یہہ محرمات تمھارے کہ جانور اور کھیتی وغیرہ ہین فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ پس اگر گواہی دیوین واسطے اپنے پس مت گواہی دے تو ساتھ اونکے یعنے اونکی تصدیق تو اسمین مت کر وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ اور مت پیروی کر خواہشون اونکی کہ جھٹلایا آیتون ہمارے کو حلال اور حرام مین اور مت پیروی کر اونکی کہ نہین ایمان لاتے ساتھ آخرت کے اور وہ ساتھ پروردگار اپنے کے شریک لاتے ہین تو نکو قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ کہہ آؤ ای لوگو اور سنو پڑھونمین اوپر تمھارے جو حرام کیا پروردگار تمھارے نے سمجھ لیجئے کہ یہہ آیت اور دو آیتین اسکے آخر کی محکمات کتاب سے ہین دس حکم ہین انمین امر اور نہی وہ کسی شریعت مین منسوخ نتھے اور اونمین سے ہی اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ

شیئاً یہہ کہ نہ شریک لاؤ تم ساتھہ خدا کے کچھہ وبالوالدین احساناً اور ساتھہ ماں باپکے احسان کرنا سمجھہ لیجئے کہ گویہ توحید اور مرجان
احسان والدین کو ایک رشتہ مین پرویا اسواسطے کہ مظہر آثار انوار صفت ایجاد حق اور اطوار صفت ربوبیت مطلق وجود والدین ہی
ولا تقتلوا اولادکم من املاق اور مت مار ڈالو اولاد اپنی کو ڈر افلاس کیسے نحن نرزقکم وایاھم ہم روزی دیتے ہین
تمکو اور اونکو جب ہم رزق دینے والے ہین تمھاری اولاد کے پھر تم کیون ناحق قتل کرتے ہو ولا تقربوا الفواحش ما ظھر منھا
وما بطن اور مت نزدیک جاؤ بیحیائیونکے جو کچھہ ظاہر ہی اسمین سے اور جو کچھہ چھپا لکھا ہی کہ فواحش زنا ہی عرب والے
لوگونسے پنہان زنا کرتے تھے اور بعضے اوباش بیباک ظاہر کرتے تھے اوسے منع فرمایا اور بعضون نے کہا ہی کہ ظاہر خمر ہی
اور باطن زنا یا ظاہر فعل ہی باطن نیت ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق اور مت مار ڈالو تم جیکو حرام کیا ہی اللہ
نے مگر ساتھہ حق کے کہ قصاص ہی یا قتل مرتد ہی یا رجم زانی محصن ہی ذلکم وصکم بہ لعلکم تعقلون یہہ چار نہی اور ایک
امر جو مذکور ہوئے نصیحت کرتا ہی تمکو اللہ ساتھہ اسکے تو کہ سمجھو تم کہ راہ سیدھی یہہ ہی ولا تقربوا مال الیتیم الا بالتی ھی
احسن حتی یبلغ اشدہ اور مت نزدیک جاؤ تم مال یتیم کے اور مت تصرف کرو اوسمین مگر ساتھہ اسطرحکے کہ وہ بہت اچھی
ہی جیسی تجارت کرو کہ مال زیادہ ہو اور آپ مت کھاؤ اور نہ کسیکو دو یہانتک کہ پہنچین وہ یتیم جوانی اپنی کو واوفوا الکیل
والمیزان بالقسط اور پورا کرو ناپکو اور تول کو ساتھہ انصاف کے نہ کم دو نہ زیادہ لو نزول اس آیت کا یہہ ہی کہ صحابہ نے
کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم قادر نہین ہین کہ پلہ ترازو کا بال برابر نہ جھکے یہہ آیت نازل ہوئی لا نکلف نفسا الا
وسعھا نہین تکلیف دیتے ہم کسی جی کو مگر موافق طاقت اوسکے یعنے اگر ماپنے تولنے مین بے قصد تمھارے کچھہ قصور واقع ہو اور
تمھارے حسبمین منظور انصاف ہو تو اوسکو معاف کرینگے ہم واذا قلتم فاعدلوا ولو کان ذا قربی اور جب کہو تم حکم کرنیمین یا
گواہی دینے مین پس انصاف کرو تم اور اگرچہ ہو محکوم لہ یا محکوم علیہ یا مشہود لہ یا مشہود علیہ صاحب قرابت تمھارا وبعھد
اللہ اوفوا اور ساتھہ عہد اللہ کے وفا کرو تم یعنے احکام شرع پر چلو اور جو نذر مانو ادا کرو ذلکم وصکم بہ لعلکم تذکرون
یہہ ہین امر اور ایک تہی بیان کئی نصیحت کرتا ہی خدا تمکو ساتھہ اوسکے تو کہ نصیحت پکڑو تم وان ھذا اور یہہ کہ بیان کرتے ہین
ہم حکم تمھارے اور وہ یہہ ہی جو مذکور ہوئے دلائل توحید اور اثبات نبوت اور احکام شریعت سے اس سورہ مین صراطی
مستقیما راہ میری ہی سیدھی بہشت کو گئی فاتبعوہ پس متابعت کرو اسکی ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ
اور مت پیروی کرو راہون پراگندہ کی اور دینون مختلفہ کی پس دور پھینکدینگے وہ تمکو راہ حق سے ذلکم وصکم بہ لعلکم
تتقون یہہ متابعت کرنا فرماتا ہی اللہ تمکو ساتھہ محافظت اوسکیکے تو کہ تم بچو گمراہی سے عبد اللہ ابن مسعودؓ سے منقول ہی کہ پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے میرے ایک خط کھینچا پس فرمایا کہ یہہ راہ سیدھی راہ اللہ کی ہی پھر اور خط چپ و راست اوسکے کھینچے
اور فرمایا کہ یہہ راہین ہین شیطانونکی کہ ہر راہ پر شیطان لوگونکو بلاتا ہی پھر یہہ آیت پڑھی وان ہذا صراطی مستقیما آہ اور صورت
اوسکی یہہ ہی راہ سیدھی راہ شریعت ہی چلو اسپر اور چپ و راست کی راہین شیطان کی ہین بچو انسے ہر ایک پر شیطان
کھڑا بلاتا ہی کہ ادھر آؤ یہہ راہ سیدھی ہی دیکھو اسکا کہا نمانیو اعجاز البیان مین ہی کہ احاطہ اللہ کا ساتھہ سب اشیاکے ثابت
ہی واللہ بکل شئ محیط اور وہ احاطہ وجودی یا علمی باختلاف اقوال منتہا ہر راہ اور غایت ہر سالک ہی چنانچہ فرمایا ہی
صراط اللہ الذی لہ ما فی السموات وما فی الارض الا الی اللہ تصیر الامور نظم جسجا کہ قدم دھرا تیرا ہی کوتھا ۔ جس گوشہ کو دیکھا تیرا ہی ہو
ہوتھا ۔ کہتے ہین کہ رافت جو جانب غیر رہی ہی ۔ مین نے تو جدھر نظر اوٹھائی تو تھا ثم اتینا موسی الکتاب تماما علی
الذی احسن وتفصیلا لکل شئ وھدی ورحمۃ لعلھم بلقاء ربھم یؤمنون پھر پڑھا اوپر اونکے کہ دی

ہمنے موسیٰ کو کتاب تورات واسطے تمام کرنے نعمت اور کرامت کے اوپر اوس شخصکے کہ اچھا قائم ہوتا ہی اوسکے احکام پر اور واسطے
بیان کرنے ہر چیز کے کہ دین مین کام آوے اور ہدایت اور رحمت تو کہ بنی اسرائیل ساتھ ملاقات جزا پروردگار اپنے کے ایمان لاوین
وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ اور یہہ قرآن کتاب ہی کہ اُتاری ہمنے اوسکو برکت والی پس پیروی
کرو اوسکی اور بچو مخالفت اوسکی سے تو کہ تم رحم کئے جاؤ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا اتارا ہی ہمنے
قرآن کو اسواسطے تو کہ نہ کہو تم اے عرب والو کہ سوا اسکے نہین کہ اُتاری گئی تھی کتاب اوپر دو جماعت کے پہلے ہمسے یعنے یہود اور
نصاریٰ وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ اور تحقیق تھے ہم پڑھنے اونکے سے غافل یعنے یہود اور نصاریٰ جو اپنی کتاب
پڑھتے تھے تو ہم نہین سمجھتے تھے کیونکہ زبان ہماری مین نہ تھی اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ اور قرآن
اسواسطے نازل کیا تو کہ نکہو تم کہ اگر اُتاری جاتی اوپر ہمارے کتاب جیسے یہود اور نصاریٰ پر اوتری ہی البتہ ہوتے ہم راہ پانیوالے
زیادہ اونسے فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ پس تحقیق آئی تمھارے پاس دلیل روشن پروردگار تمھارے سے
یعنے قرآن کہ تمھاری زبان مین اُترا اور ہدایت کہ جسنے متابعت اوسکی کی مقصود کو پہنچا اور رحمت واسطے مومنونکے یہہ تینون صفتین قرآنکی
ہین اور بعضونے کہا ہی نبی آخرالزمانؐ کی ہین اور بینہ بمعنے گواہ ہی یعنے حضرتؐ گواہ امت ہین اور ہدایت رحمت ہین واسطے
جہانونکے فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ پس کون ہی ظالم تر اوسشخص سے کہ جھٹلاوے آیتون اللہ کی کو وَصَدَفَ عَنْهَا
سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ اور پھر رہے اونسے البتہ جزا دینگے ہم اون
لوگون کو کہ پھر رہتے ہین آیتون ہماری سے برا عذاب باشدت عذاب بسبب اوسکے کہ تھے پھر رہتے قرآن سے هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ
اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ نہین انتظار کرتے مکے والے بعد تکذیب قرآن اور پیغمبرؐ کے مگر یہہ کہ آوین اونکے پاس فرشتے روح قبض
کرنیکو اُنکی عذاب دینے کو اونکے اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ یا آوے عذاب پروردگار تیرا یکایا آوین سب آیتین اوسکی مراد اُن نشانیونسے
علامتین قیامت کی ہین جیسے نکلنا دجال اور دابۃ الارض کا اور اترنا عیسےٰ کا اور ظہور حضرت مہدیؑ کا اور ظاہر ہونا یاجوج اور
ماجوج کا اور طلوع آفتاب کا مغرب سے اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ یا آوین بعضی نشانیان پروردگار تیرے یعنے کہ واسطے قیامت
کے مقرر کہین ہین يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا جس دن آوینگی بعضی نشانیان پروردگار تیرے کی نہ نفع کریگا
کسی نفس کو ایمان اوسکا کہ لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا نتھا ایمان لایا پہلے پس اسدنسے یا نہ کمائے تھے
بیچ ایمان اپنے کے بھلائی سمجھ لیجئے کہ اکثر مفسرین نے اس بعضے آیت کو طلوع شمس کہا ہی جو جانب مغرب سے ہوگا اور رات
اوسدنکی بڑی ہوگی لوگ وظیفہ خوان معلوم کرینگے کہ وظیفہ اور ورد اپنا پڑھ چکینگے اور رات نہین ٹلیگی توبہ اور استغفار کرینگے
اور سمجھینگے کہ کار عظیم خلوتخانۂ غیب سے عالم شہادت پر ظہور کیا چاہتا ہی پھر آفتاب جنوب سے نکلیگا اور اوسمین روشنی نہ ہوگی
سب لوگ دیکھینگے بیچ آسمانکے آکر پھر مغرب کیطرف مراجعت کرکے غروب ہوجائیگا اوسدن نہ کافر کا ایمان مقبول ہی نہ اوس
شخص کا کہ ایمان نہیں پہلی نہین کمائی اور یہہ دلیل ہی اوس شخص کی کہ عمل کو ایمان مین داخل جانتا ہی جو عمل کو ایمان نہین داخل کرتا ہی
وہ تخصیص اس حکم کی کرتا ہی اوسدن مین اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد نیکی سے اخلاص ہی یعنے جیسے کافر کا ایمان نفع نہین کرتا
ویسا ہی اوسدن عمل منافق کا کہ بے اخلاص ہی حضرت حسن بصریؒ نے کہا ہی کہ جو کوئی پہلے اس سے کہ طلوع شمس ہو مغرب سے
ایمان رکھتا ہو لیکن اوامر ترک کئے ہون اور نیکیان چھوڑی ہون جب یہہ نشانیان دیکھے تب نیکیان کرنے لگے اوسکی نیکیان
مقبول نہین اور معالم مین ہی کہ اوسدن ایمان کافر کا اور توبہ فاسق کی مقبول نہین چنانچہ حدیث مین ہی کہ توبہ منقطع نہین
ہوتی ہی یہان تک کہ آفتاب مغرب سے طلوع کرے قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم منتظر رہو نشانیونکے

ہم بھی منتظر ہین جب ظاہر ہوئین وے ہی اوپر حال تمھارے کے اور وے ہی اوپر احوال ہمارے کے اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ تحقیق جن لوگون نے ٹکڑے ٹکڑے کیا دین اپنے کو کہ بعضے پیغمبرون اور بعضی کتابون پر ایمان لائے اور بعضون سے کافر ہوئے وَكَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِیْ شَیْءٍ اور ہوگئے گروہ گروہ جیسے یہود اکہتر فرقے اور نصاریٰ بہتر فرقے ہوگئے نہین تو قتال اونکے سے بیچ کسی چیز کے یعنے وقت جنگ کا اونکے نہین ہی حکم اس آیت کا منسوخ ہی ساتھ آیت سیف کے یا مراد اس قول سے بدعت والے ہین اور معنے اس آیت کے یہہ ہین کہ نہین ہی تو انہین سے بیچ کسی چیز کے کہ تو اونسے بیزار ہی اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ یُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ سوا اوسکے نہین کہ حکم اونکا طرف اللہ کے ہی چاہے عذاب کرے چاہے توفیق توبہ کی دے پھر خبر دیگا اونکو دن قیامت کے ساتھ اوس چیز کے کہ تھے کرتے دنیا مین مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا جو کوئی آوے ساتھ بھلائی کے پس واسطے اوسکے دس برابر اوسکے ہین امام ماتریدی نے کہا ہی کہ مراد تعین عدد نہین بلکہ اظہار تفضل ہی ساتھ زیادتی عنایت کے اور بحر الحقایق مین ہی کہ جس سے ایک حسنہ ہوا وسکے واسطے ہین دس حسنہ پہلے اس سے جب وہ اوس ایک حسنہ کو پہنچتا ہی ایک حسنہ یہہ کہ اوسکو عدم سے وجود مین لائے دوسری خلعت احسن تقویم کی پہنائی تیسری تربیت کی چوتھی رزق دیا پانچوین پیغمبر بھیجے چھٹی کتاب اوتاری ساتوین نیکی بدی بیان کردی آٹھوین توفیق نیکی کی دی نوین اخلاص عنایت کیا دسوین قبول حسنہ فرمایا جب یہہ دس حسنہ وجود مین آئے تب بندے سے ایک حسنہ صادر ہوا اگر یہہ دس نہوتے تو نہوتا وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ اور جو کوئی آوے ساتھ برائی کے پس نہین بدلا دیا جاویگا مگر مانند اوسکے یعنے ایک کا ایک اور وہ نیکی بدی کرنیوالے نہ ظلم کئے جاوینگے ساتھ نقصان ثواب اور زیادتی عقاب کے قُلْ اِنَّنِیْ هَدٰىنِیْ رَبِّیْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ کہہ اس قوم کو اپنی کہ دین کو ٹکڑے ٹکڑے کیا ہی تحقیق مین ہدایت کی مجھکو پروردگار میرے نے طرف راہ سیدھی کے دِیْنًا قِیَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا دین استوار کہ وہ ملت ابراہیم علیہ السلام کی ہی درانحال کہ ابراہیم سب دینونسے مائل تھے طرف دین توحید کے وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ اور نتھا ابراہیم شرک لانیوالون سے قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ کہہ تحقیق نماز میری وَنُسُكِیْ اور قربانی یا حج میرا وَمَحْیَایَ اور زندگی میری یعنے وہ عمل کہ مین زندگی مین اوسپر ہون وَمَمَاتِیْ اور موت میری یعنے وہ چیز کہ جسپر مرتا ہونگا مین ایمان اور اطاعت سے لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْكَ لَهٗ واسطے اللہ کے ہی کہ پروردگار عالمونکا ہی نہین شریک واسطے اوسکے یعنے مین عبادتمین کسیکو اوسکا شریک نہین کرتا جیسے بت پرست کرتے ہین اور قربانی اوسکے نام پر کرتا ہون نہ غیر اوسکے اور حج مین تلبیہ اوسکے واسطے کرتا ہون غیر کو اوسکے ساتھ نہین یاد کرتا بیت صلوٰۃ ونسک اور حیات وممات + خدا کیلئے سب ہی اچھی نیکذات + وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ اور ساتھ اوسکے حکم کیا گیا ہونمین اور مین اوّل مسلمانونکا ہون کیونکہ پیغمبر مقدم ہوتا ہی اسلام مین امت سے لکھا ہی کہ جب کفار نے بہت کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ہمارے دین کی طرف رجوع کرو یہہ آیت نازل ہوئی قُلْ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَبْغِیْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَیْءٍ کہہ کیا سوا اللہ کے ڈھونڈھونمین پروردگار اور حالانکہ وہ پروردگار ہر چیز کا ہی پس ماسوی سب مربوب اور مخلوق اوسکے ہوئے اور مربوب ربوبیت کے لایق نہین ہوتا وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَیْهَا اور نہین کماتا کوئی جی کچھ برائی مگر وبال اوسکا اوپر اوسکے ہی ولید بن مغیرہ کہتا تھا کہ ای سردار دوعرکے میری متابعت کرو گناہ تمھارے میری گردن پر ہین حق تعالیٰ نے فرمایا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى اور نہین بوجھ اٹھاتا کوئی بوجھ اوٹھانیوالا بوجھ دوسرے کا یعنے ہر ایک اپنے گناہ کا آپ عذاب کھینچیگا ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ پھر طرف پروردگار تمھارے کے ہی بازگشت تمھاری پس خبر دیگا تمکو دن قیامت کے ساتھ اوس چیز کے کہ تھے تم بیچ اوسکے اختلاف کرتے دنیا مین دین

کے کا مومنین اور سچ جھوٹ اونکا ظاہر ہوجاویگا وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ اور اللہ وہ ہی جسنے کیا تمکو اے آدمیو خلیفہ زمین کا بعد قوم جنون کے یا تمھین اے امت محمدیہ کیا خلیفہ گذری ہوئی امتونکا وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ اور بلند کیا بعضے تمھارے کو اوپر بعضونکے درجونمین تو کہ آزماوے تمکو بیچ اوس چیز کے کہ دی ہی تمکو مال اور جاہ سے تاکہ شکر اغنیا ظاہر ہو اور صبر فقرا اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق پروردگار تیرا جلد عذاب کرنیوالا ہی بے شکر ونکو اور تحقیق وہ بخشنے والا مہربان ہی شکر کرنیوالونکو **سورۂ اعراف** مکی ہی دو سو چھہ یا پانچ آیتین ہین تین ہزار تین سو پچیس کلمہ ہین چودہ ہزار تین سو پندرہ حروف ہین فواصل اسکی مثل ہین اور نظم اور تطبیق اسکی ساتھہ سورہ انعام کے یہہ ہی کہ اسمین ذکر حجت کا ساتھہ کافرونکے اور الزام اونکے کا تھا اور وعدہ مومنون کا اور وعید کافرونکی اس سورت مین نجات مومنون کی اور تعذیب کافرون کی بیان کی اور یہہ بھی ہی کہ آخر سورہ انعام مین ذکر عقاب کا کافرونکے اور غفران اور رحمت کا مومنونکے حق مین تھا اول اس سورہ اعراف مین ذکر ڈرانے کا کافرون کے اور پند دینے کا مومنونکے ارشاد کیا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

المص یہہ قرآن کا نام ہی یا اس سورہ کا یا ہر حرف اسکا اللہ کے اسمون کیطرف اشارہ ہی کہ الٰہ اور لطیف اور ملک اور صبور ہین یا ہر حرف اسکا طرف صفات اللہ کے کنایت ہی کہ اکرام اور لطف اور مجد اور صدق ہین یا ایما ہی طرف الصبور کے یا بعضے حرف اسکے دال طرف اسما کے اور بعضے طرف افعال کے ہین اور تقدیر یہہ ہی کہ انا اللہ اعلم و افصل ہین اللہ ہون کہ جانتا ہون اور بیان کرتا ہون یا دانا ترسب سے ہون اور حق کو باطل سے جدا کرتا ہون یا الف اشارہ بذات احدیت اور لام عبارت ذات یا صفت علم سے ہی اور میم کنایت جامعیت سے ہی کہ حقیقت محمدی ہی اور صاد صورت محمدی ہی علیہ الصلوٰۃ والسلام یا الف ازل کا ہی اور لام ابدی اور میم مابین ازل اور ابد اور صاد اشارت باتصال ہر متصل اور انفصال ہر منفصل ہی اور فی الحقیقت یہان نہ اتصال کی گنجایش ہی نہ انفصال کی نمایش **نظم** یہہ برون ہی راہ فصل وصل سے + کام باہر ہی یہہ فرع واصل سے + نی ہی معنی نی عبارت اسجگہہ + نی کنایت نی اشارت اسجگہہ + نی نہان ہی نی عیان ہی نی بیان + نے ہی شک نی وہم ہی نی یہان گمان + بات یہہ برتر ہی عقل و وہم سے + کیونکہ ہو دریافت فکر و فہم سے + نی تکلم ہی نظارہ یہان + جز خموشی کے نہین چارا یہان راقما چپ ہو کہ اولی ہی سکوت + سمجھے کیا تو رمز حی لایموت **كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ** یہہ کتاب ہی کہ اتاری گئی طرف تیرے پس چاہیئے کہ نہووے بیچ سینہ تیرے تنگی اس سے یعنے اسکے پہنچانے مین دل تنگ نہ ہو اور جھٹلانے سے قوم کے غم نہ کر کہ یہہ کتاب تجھپر اتری ہی **لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ** تو کہ ڈراوے تو کافرونکو ساتھہ اوسکے اور نصیحت دے واسطے مومنون کے **اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ** پیروی کرو اسی مکلفو اوس چیز کی کہ اتاری گئی ہی طرف تمھارے پروردگار تمھارے یعنے متابعت قرآن کی کرو اور اوسکے احکامون پر چلو **وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ** اور مت پیروی کرو سوا کتاب خدا کے دوستونکی مراد ہین کہ کفار اونکو دوست پکڑتے تھے یا شیاطین الس و جن ہین کہ خلق کو گمراہی مین ڈالتے ہین **قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ** تھوڑی سی نصیحت پکڑتے ہین جبکہ متابعت غیر حق کی کرتے ہین **وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْهُمْ قَآئِلُوْنَ** اور بہت اہل بستیونکے ہین کفار اور فجار سے کہ حکم ہلاک کا کیا ہم نے اونکے پس آیا اونکے پاس عذاب ہمارا رات کو سوتے جیسے قوم لوط علیہ السلام کی یا وہ دوپہر کو سوتے تھے جیسے

قوم شعیب علیہ السلام کی سمجھ لیجئے کہ تخصیص ان دو وقت کی اسواسطے ہی کہ وقت آرام کے ہین توقع عذاب کی اونمین نہین پس بلاے ناگہانی بری ہوتی ہی **بیت** خبر نہووے اور آجاوے آفت ای راقت + خدا بچاوے ہر ایک جیکو ایسی آفت سے + فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ پس نتھا پکارنا اونکا جب آیا اونکے پاس عذاب ہمارا مگر یہہ کہنے لگے تحقیق ہمین تھے ظالم اوپر نفس اپنے کے کہ رسولونکو جھٹلاتے تھے سمجھ لیجئے کہ گناہ کا اقرار کرینگے اور اونکے گمان مین یہہ ہوگا کہ خلاصی عذاب سے اقرار کرنیکے سبب ہوجاویگی اور حالانکہ وقت نزول عذاب توبہ اور استغفار فائدہ نہین دیتا مگر قوم یونس اس حکم سے باہر ہی چنانچہ احوال اوسکا آویگا انشاء اللہ تعالی فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ پس البتہ سوال کرینگے ہم قیامت کو اون لوگونسے کہ بھیجا گیا ہی طرف اونکے پیغمبر اور یہہ سوال قبول رسالت کا ہوگا وَلَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ اور البتہ سوال کرینگے ہم بھیجے گیون سے یعنے پیغمبرونسے اور یہہ سوال ادائے رسالت کا ہوگا **بیت** وہ سوال عنف اور تعذیب ہی + یہہ سوال شرف اور تقریب ہی + بعضون نے کہا ہی کہ امتون کو فرمانبرداری انبیا سے پوچھینگے اور انبیا کو مہربانی امم سے سوال کرینگے فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ پس البتہ بیان کرینگے ہم اوپر پیغمبرون اور امتون اون کی کے اقوال اور افعال اونکے ساتھ علم اپنے کے کہ جان لیا ہی تمکو ہمنے کہ ہر ایک نے کیا کیا ہی اور کیا آپسمین کہا ہی اور نہ تھے ہم غائب اور بیخبر گفتار اور کردار اونکیسے وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ِۨالْحَقُّ اور تولنا اعمال کا ہر شخص کے اوسدن حق ہی لکھا ہی نامۂ اعمال کو تولینگے ترازو مین اوسے ایک ڈنڈی اور دو پلے ہونگے سب لوگ دیکھینگے اور یہہ واسطے اظہار معدلت ہی تبیان مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ درازی ڈنڈی کی پچاس ہزار سالہ راہ ہی اور پلہ اوسکا ایک نور کا ایک ظلمت کا ہی نیکیان پلہ نور مین اور برائیان ظلمت مین تولینگے فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ پس اوس کیکی کہ بھاری ہوئی تول اوسکی پس یہہ لوگ وہی ہین فلاح پانیوالے سمجھ لیجئے کہ موازین کو اگر جمع موزون کی کہئے تو یہہ معنے ہوئے کہ عمل تلے ہوئے اوسکے بھاری ہوئے اور جو جمع میزان کی کہئے تو تعدد وزن اور اختلاف موزونات پر نظر کیجئے اور ہر طرح گرانی ترازو کی ساتھ طاعت کے ہی اور سبکی ساتھ معصیت کے وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ اور جو کوئی کہ ہلکے ہوئے تول اوسکے پس یہہ لوگ وہ ہین جھونٹنے ٹوٹا دیا جان اپنے کو سبب اوسکے کہ تھے ساتھ آیتون ہماری کے ظلم کرتے کہ سچا نے کی جگہہ جھٹلاتے تھے وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِى الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ اور تحقیق قدرت دی ہمنے تم کو اسی آدمیونہیچ زمین کے کہ رہو اور کھیتی کرو یا خطاب قریش کو ہی یعنے قدرت دی ہمنے تمکو اسی قریشو ہیچ زمین کے تو کہ سیر کرو شام اور یمن کو جاڑے گرمی مین اور پیدا کیا ہمنے واسطے تمھارے ہیچ زمین کے اسباب معیشتونکا کہ کسب کرو تجارت کرو قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ تھوڑا شکر کرتے ہین باوجود تخصیص ان نعمتون کے یا تھوڑے ہین تم مین کہ شکر کرین **بیت** بہت نعمت ہی اور شاکر ہین اندک سپاس حق کرے سو سو مین ہی ایک وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ اور تحقیق پیدا کیا ہمنے تمکو پشتون مین باپونکے پھر صورتین بنائین تمھاری رحمونمین ماؤن کے یا پیدا کیا ہمنے باپ تمھارے آدم کو پھر صورتین بنائین تمھاری اوسکی پشت مین ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ پھر کہا ہمنے واسطے فرشتونکے سجدۂ تعظیم کرو آدم کو پس سجدہ کیا فرشتون نے حکم ہمارے سے مگر ابلیس نے کہ راہ تکبر سے لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ نہوا سجدہ کرنیوالونسے آدم کو قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ کہا اللہ نے ابلیس کو کس چیز نے منع کیا تجھ کو یہہ کہ نہ سجدہ کیا تو نے آدم کو جب حکم کیا مین نے تجھے سجدہ کیا اسکے کو قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ کہا ابلیس نے مین بہتر ہون آدم سے خَلَقْتَنِىْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ پیدا کیا ہی تو نے مجھکو آگ سے کہ جوہر لطیف علوی نورانی ہی اور پیدا کیا ہی تو نے آدم کو کیچڑ سے کہ جسم کثیف سفلی ظلمانی ہی ابلیس نے اس صورت مین غلطی کی کہ فضیلت باعتبار

صورت کے جانی کہ عنصر سے بنی ہی اگر باعتبار فاعل کے کہ لما خلقت بیدی عبارت اس سے ہی اور باعتبار حقیقت کے کہ ونفخت فیہ من روحی اشارت اس سے ہی ملاحظہ کرنا دیکھتا کہ بہتری آدم کو ہی اور قیاس بھی چاہتا ہی کہ خاک بہتر ہو نار سے کیونکہ آتش خائن ہی کہ جو اوسے دو نیست کر دیتی ہی اور خاک امین ہی جو سپرد کرو نگاہ رکھتی ہی پس امین بہتر ہی خائن سے اور آتش متکبر ہی اور خاک متواضع تواضع بہتر ہی تکبر سے اور خاک نقش قبول کرتی ہی چنانچہ نقش معرفت قبول کیا کتب فی قلوبہم الایمان اور آگ نقش جلاتی ہی چنانچہ نقش معرفت ابلیس نے جلایا ففسق عن امر ربہ **بیت** خاک کا رتبہ عجب ہی ارجمند ۔ پست ہی ظاہر مین باطن مین بلند قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُونُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ کہا اللہ نے ابلیس کو اتر آسمان سے یا بہشت سے یا مرتبۂ بلند سے کہ طاعت کے سبب تھا اوپر منزل پست کے بواسطۂ معصیت کے کہ تجھہ سے ہوئی نہین لایق واسطے تیرے یہہ کہ تکبر کرے تو بیچ آسمان کے کہ وہ جگہہ فرشتو کی ہی جو در نیوالے اطاعت کرنیوالے ہین یا بیچ بہشت کے کہ مکان طاعت کرنیوالونکا ہی پس نکل آسمان سے یا بہشت سے تحقیق تو ہی ذلیلون سے نیا بیچ ہین ہی کہ نکل صورت ملکی سے اور مت رہ ملائکہ ہین پس حق تعالی نے بُری شکل کر دی اوسکی قَالَ اَنْظِرْنِيْ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ کہا ابلیس نے جب مسخ ہوگیا اور ناامید ہوا رحمت سے ڈھیل دے مجھکو اوسدن تک کہ قبرونسے اٹھائے جاوین آدمی قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ کہا اللہ نے تحقیق تو ڈھیل دیگیونسے ہی سمجھہ لیجئے کہ ابلیس نے چاہا تھا کہ مین زندہ رہون قیامت تک سو حق تعالی نے اوسکی درخواست نہ قبول کی اور نفخۂ اولی تک اوسکو مہلت دی چنانچہ اور جگہہ فرمایا ہی الی یوم الوقت المعلوم اسی نفخۃ الاولی حاصل آیۃ کا یہہ ہی کہ تیرا ارادہ گمراہ کرنیکا ہی لوگونکے پس نفخۂ اولی تک کہ بنی آدم زندہ ہین مجھے ڈھیل دی قَالَ فَبِمَا اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ کہا ابلیس نے پس قسم ہی اوسکی کہ گمراہ کیا تونے مجھکو البتہ بیٹھونگا مین واسطے آدمیونکے اوپر راہ تیری کے کہ سیدھی ہی یعنے دین اسلام کی اور اونکو اوس راہ سے پھراونگا ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ پھر البتہ آؤنگا مین اونکے پاس آگے اونکیسے یعنے امر آخرت سے اور کہونگا اونکو کہ بعث اور حشر اور بہشت اور دوزخ نہین ہین اور پیچھے اونکیسے یعنے کار دنیا سے اور اونکی نظر نہین اوسکو زینت دونگا وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ اور آؤنگا مین سیدھے اونکے سے یعنے طرف حسنات اونکی سے اور اونکو عجب مین ڈالونگا بائین اونکے سے یعنے جہت سیئات اونکی سے اور انکو دلو نہین اونکے شیرین کرونگا مین سمجھہ لیجئے کہ شیطان نے کہا ہر طرف سے منع کرونگا مین لوگونکو اللہ کی راہ سے کہا ابن عباس رض نے اور نہین طاقت یہہ کہ آوے فوق اونکے سے تو کہ نہ حایل ہو درمیان بندے کے اور اللہ کی رحمت کے وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ اور نہ پاویگا تو کہ خدا ہی اکثر بنی آدم کو شکر کرنیوالے یعنے کافر ہونگے کہ منعم کو نہین پہچانین گے قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا کہا اللہ نے ابلیس کو نکل بہشت سے یا آسمان سے برے حال سے راندہ ہوا رحمت سے لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَاَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ البتہ جو کوئی پیروی کریگا تیری بنی آدم سے البتہ بھرونگا دوزخ کو تم مین سے سب سے یعنے تجھہ سے اور تیری متابعت کرنیوالون سے وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا اور کہا مین نے بعد نکالنے ابلیس کے بہشت سے اے آدم رہ تو اور جورو تیری کہ حوا ہی بہشت مین پس کھاؤ میوون سے بہشت کے جہان سے کہ چاہو یا جو کچھہ کہ چاہو وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ اور مت نزدیک جاؤ جنس اس درخت کے کہ گندم ہی یا انگور اور مت کھاؤ اگر کھاؤگے پس ہو جاؤگے ظالمون سے اور پر جان اپنی کے فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا پس وسوسہ کیا واسطے حوا اور آدم کے شیطان نے تو کہ ظاہر کر دیوے واسطے اونکے جو کچھہ کہ چھپایا تھا اونسے شرم گاہون اونکی سے سمجھہ لیجئے کہ اہل بہشت کی عورت چھپائی تھی

ابلیس نے سمجھا کہ نافرمانی سے یہہ لباس اونکا دور ہوجائیگا پس چاہا کہ اونکو معصیت مین ڈالے تاکہ لباس دور ہوکر فرشتون مین رسوا ہون مارا اور طاؤس کی مدد سے بہشت مین آکر اونکو ورغلایا چنانچہ قصہ اوسکا سورۂ بقر مین مسطور ہوا ہی وَقَالَ مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ اور کہا شیطان نے آدم اور حوّا کو نہین منع کیا تمکو پروردگار تمھارے نہ کھانے اوس درخت کے سے مگر اس خطر سے کہ ہوجاؤ تم دونون فرشتے یا ہوجاؤ تم ہمیشہ رہنے والے بہشت کے یا ایسے زندے کہ مرو ہی نہین حضرت آدمؑ نے باوجود اس وسوسے کے کھا نہین اوسکے تامل کیا ابلیس پر تلبیس نے اور تدبیر کی وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ اور قسم کھائی ابلیس نے آدم اور حوّا کے آگے کہ البتہ مین واسطے تمھارے خیرخواہ ہون سے ہون اور شفقت سے کہتا ہون کہ یہہ کھالو تو کہ نہ مرو آدم علیہ السّلام نے گمان کیا کہ کوئی اللہ کی قسم جھوٹھ پر نہین کھاتا اس قسم سے فریفتہ ہوئے فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ پس ابلیس نے کھینچ لیا اوندو لونکو یعنے مرتبۂ بلند سے گرادیا ساتھ فریب کے اور وسوسے کے فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا پس جب چکھا اوندو لونے میوہ اوس درخت کیسے کہ جس سے منع کیا تھا ظاہر ہوگئین واسطے اونکے شرمگاہین اونکی کہ لباس تن سے گر پڑا نگے رہگئے اخبار مین ہی کہ سوا آپس کے اور کسینے اونکو نگا نہین دیکھا اور آپس مین ایکدوسرےکو دیکھکر شرمندہ ہوئے وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ اور شروع کیا اوندو لون نے کہ ٹانکتے تھے اوپر اپنے اپنے درخت بہشت کیسے اور وہ درخت انجیر کا تھا بقول اشہر اس کے پتون سے اپنا ستر عورت کر کر ادھر اودھر بھاگتے تھے وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ اور پکارا اونکو پروردگار اونکے نے کیا نہ منع کیا تھا مین نے تم دونو کو کھانے اوس درخت کیسے وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ اور نہ کہا تھا مین نے تم کو کہ تحقیق شیطان ہی واسطے تمھارے دشمن ظاہر اور دشمنی اوسکی وقت نہ کرنے سجدے کے ظاہر سب فرشتون پر روشن ہوگئی تھی لکھا ہی کہ وقت بھاگنے کے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے آدم مجھ سے بھاگتا ہی تو اُنھون نے کہا نہین بلکہ بھاگتا میرا بسبب حیا کے ہی تجھ سے پھر اپنے گناہ کا اقرار کیا اور حضرت عالی سے کمال عجز اور نیاز سے قَالَا کہا دونون نے رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ اے پروردگار ہمارے ظلم کیا ہمنے اوپر جانون اپنی کے یہہ نافرمانی کر کے اور اگر نہ بخشیگا تو ہمکو اور نہ رحم کریگا تو ہمپر البتہ ہوجاوینگے ہم ٹوٹا پانیوالون سے قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ کہا حق تعالیٰ نے آدم اور حوا کو اور سانپ اور طاؤس اور ابلیس کو اُترو تم زمین مین بعضے تمھارے واسطے بعضونکے دشمن ہین، آدمی اور شیطان اور مار اور طاؤس سب آپسمین ایکدوسرے دشمن ہین وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ اور واسطے تمھارے بیچ زمین کے جائے قرار ہی اور فائدہ ہی ایک مدت تک حضرت آدم علیہ السّلام غمگین ہوئے یہہ جانکر کہ پھر بہشت مین نہین آنیکے قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ فرمایا حق تعالیٰ نے بیچ زمین کے جیوگے تم اور بیچ زمین کے مروگے تم اور زمین سے نکالے جاؤگے تم واسطے جزا کے مضمون اس خطاب کیسے حضرت آدم کی تسلی ہوئی کہ پھر بھی بہشت مین آوینگے يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا یہہ خطاب عام ہی اے بیٹو آدم کے تحقیق اُتارا ہم نے اوپر تمھارے پہناوا پھر اوسکا فائدہ ارشاد فرمایا کہ يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ڈھانکتا ہی شرمگاہ تمھاری اور دوسری اُتارا پہناوا زینت کا اور جاڑے کا سمجھ لیجئے کہ جو شرمگاہ ڈھانکے وہ لباس ہی اور ماورا اوسکے ریش ہی تفسیر امام ہادی مین ہی کہ لباس روئی کا کپڑا ہی اور ریش ریشم اور کتان اور پشم کا ہی اور بعضونے کہا ہی کہ ریش متاع خانہ ہی واللہ اعلم وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ اور پہناوا پرہیزگاری کا یہہ بہتر ہی یعنے جامہاے حرب جیسی زرہ اور حلیہ کہ اثر تیغ اور تیر کا نہ پہنچے یا موٹا کپڑا بہتر ہی مہین سے کہ شکست اور تواضع نکلتی ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ردا بلند اور ازار دنیز پہنی

ہی رسالہ انواع اللباس مین بیان اوسکا بتفصیل لکھدیا ہی مین نے جس کیسکو شوق ہوا وسمین دیکھ لے سمجھ لیجیے کہ محققونکے نزدیک لباس تقوی اللہ کی یاد ہی کہ اوس سبب سے عیب آدمیکا چھپتا ہی **مصرعہ** طاعت حق ساتر ہر عیب ہی + یا لباس تقوی عفت ہی یا حیا یا ترس الہی یا التزام طریقۂ نیک اور بحر الحقایق مین ہی کہ لباس دو قسم ہی لباس فتوی اور لباس تقوی لباس فتوی مفوض بامر شریعت ہی اور لباس تقوی متعلق بحکم حقیقت لباس فتوی سے بدن فائدہ اٹھاتا ہی کہ شرمگاہ اوسکی چھپاتا ہی اور لباس تقوی سے ہر ایک دل اور روح اور سر اور خفی بہرہ پاتا ہی اور ساتھ ہر ایک کے ایک ایک چیز چھپاتا ہی بہرۂ دل لباس تقوی سے صدق ہی بطلب مولی اور اس سے پوشیدہ ہوتی ہی سوآت دنیا و مافیہا اور حظ روح لباس تقوی سے محبت خدا ہی اور اوس سے مستور ہوتی ہی سورت تعلق بغیر مولی اور نصیب سر لباس تقوی سے شہود انوار لقا ہی اور اس سے چھپتی ہی رویت ماسوی اور حصہ خفی لباس تقوی سے بقا اوسکی ہی بہوتیت حق اور اوس سے پنہان ہوتی ہی سوآت ہویت خلق یعنے سب تعینات مضمحل اور متلاشی ہوجاتے ہین اور پردۂ پندار چہرہ وجود متکبر سے دور ہوجاتا ہی اور مشاہدہ لمن الملک الیوم غرفۂ وحدت اور قہاری سے جلوہ دکھاتا ہی **نظم** کل شئی ہالک الا خدا + فانی و معدوم ہی سب ماسوا + کون ہی اوسکے سوا کونین مین ہی + دین مین دنیا مین اور آخرت مین ہی احد کہہ تو یگانہ لاشریک + کوئی ہی نہی تھا نہوا اوسکا شریک + ہی وہی اول وہی آخر دلا + ہی وہی باطن وہی ظاہر دلا + ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ یہہ لباس بھیجنا نشانیون رحمت اور فضل اللہ کیسے ہی کہ شرمگاہ آدمیونکی پوشیدہ ہوا اور درختون کے پتے باندھنے سے چھوٹے مین لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ تو کہ وہ نصیحت پکڑین اور قدر اس نعمت کی پہچانین يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ اے بیٹو آدم کے ڈرتے رہو کہ نہ بہکاوے تمکو شیطان كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ جیسے کہ نکالدیا ماں باپ کو تمھارے بہشت سے يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا اوتار لیا تھا اونسے لباس اونکا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا تو کہ دکھلاوین اونکو شرمگاہ اونکی یعنے سبب یہہ تھا کہ ننگے ہوکر بہشت سے گرے پڑین پس تم بھی حذر کرو اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ تحقیق ابلیس دیکھتا ہی تمکو وہ اور کنبا اوسکا اسطرح سے کہ نہین دیکھتے تم اونکو اونکے بدن لطیف ہین تمھین نہین نظر آتے اور تمھارے جسم کثیف ہین وہ تمھین دیکھتے ہین پس ایسے دشمنونسے ڈرنا لازم ہی اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ تحقیق کیا ہی ہم نے شیطانون کو دوست واسطے ان لوگون کے کہ نہین ایمان لاتے یعنے واسطے جنسیت اور مناسبت کے شیطانون کو دوست کافرونکا کیا ہی وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اور جسوقت کرتے ہین کافر عمل بد جیسے بت پرستی اور تحریم بحیرہ وغیرہ کی اور اگر کوئی اونکو منع کرے قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا کہتے ہین پایا ہمنے اوپر اوسکے باپون اپنے کو اور اللہ نے حکم کیا ہمکو ساتھ اوس کے غرض یہہ ہی کہ ہم اپنے باپونکی تقلید کرتے ہین اور حکم اللہ کا بھی اسیطرح ہی قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق اللہ نہین حکم فرماتا ساتھ بیحیائی کے قول اور فعل مین کیونکہ اللہ نیک باتین فرماتا ہی اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ کیا کہتے ہو تم اوپر خدا کے جو کچھہ نہین جانتے کہ اوسنے فرمایا ہی قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ کہہ حکم کرتا ہی پروردگار میرا ساتھہ انصاف کے یا ساتھہ توحید کے کہ سراسر انصاف ہی وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ اور سیدھا کرو منہون اپنے کو طرف قبلے کے نزدیک ہر نماز کے مسجد بمعنی زمان سجود یا مکان سجود ہی اور مراد اس سے صلوۃ ہی یا یہہ معنی ہی کہ توجہ کرو ساتھہ عبادت خدا کے جب وقت نماز کا آوے نزدیک ہر مسجد کے کہ ہو دیر کرو اس جہت سے کہ اپنی مسجد مین چل پڑھینگے وَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ اور عبادت کرو اللہ کی درآنحال کہ خالص کرنیوالے ہو واسطے اوسکے دین اور طاعت كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ جیسے کہ پہلے پیدا کیا تمکو پھر آؤگے تم طرف اوسکے پیچھے تو کہ جزا دیگا تم کو اوپر اعمال تمھارے کے یا جیسا کہ تمکو خاک سے پیدا کیا ویسا ہی

خاک مین پھر لیجاوینگا فریقا هدی و فریقا حق علیهم الضلالة ایک فرقے کو ہدایت کی اور ایک گروہ کو ایسا کیا کہ ثابت ہوئی
اوپر اونکے گمراہی انهم اتخذوا الشیاطین اولیاء من دون الله ویحسبون انهم مهتدون تحقیق اون گمراہون نے پکڑا
شیطانونکو دوست سوا اللہ کے اور گمان کرتے ہین کہ وہ راہ پانیوالے ہین اور حقیقت مین ایسا نہین یا بنی آدم اے بیٹو آدم کے
بعضے کہتے ہین یہہ خطاب عام ہی اور اکثر مفسرین کہتے ہین کہ خاص ہی مسلمانونکو کیونکہ بنی ثقیف اور بعضے اور مشرکان عرب مرد و
زن برہنہ طواف کرتے تھے اور اپنے گناہونکی بخشش اوسمین جانتے تھے اور بنی عامر ایام احرام مین حیوان کا کھانا ترک کرتے تھے
اور طعام اندک پر قناعت کرتے تھے اور اوسمین تعظیم کعبے کی سمجھتے تھے اہل اسلام نے کہا کہ اس تعظیم کے سزاوار تر ہم ہین حقتعالے نے
اونکو منع کیا اور فرمایا اے مسلمانو خذوا زینتکم عند کل مسجد لو زینت اپنے نزدیک ہر مسجد کی کہ طواف اوسکا کرتے ہو یا نماز مین
پڑھتے ہو مراد زینت سے لباس بہتر اور پوشاک پاکیزہ تر ہی کہ واسطے نماز کے پہنے بعضونے کہا ہی زینت کنگھی کرنا ہی ڈاڑھی مین
امام قشیری نے کہا ہی کہ مراد زینت سر ہی نہ آرایش ظاہر اور حقیقت یہہ ہی کہ ظاہر ستر عورت چاہیئے واسطے نماز کے اور باطن دل
درکار ہی واسطے نیاز کے **بیت** وہ سجدہ کیا جو باجسام آب و گل ہووے + نماز وہ ہی کہ جسمین نیاز دل ہووے وکلوا واشربوا
ولا تسرفوا اور کھاؤ ایام احرام مین گوشت اور چربی اور سب کھانے کی چیزین اور پیو دودھ اور سب پینے کی چیزین اور مت حد سے
نکلجاؤ کہ حلال کو حرام ٹھہراؤ یا زیادہ بھوک سے کھاؤ **بیت** رأفت اللہ نے ارشاد کیا ہی کہ کلو + پر یہہ کب ہمکو کہا ہی کہ کلو تا بکلو
انه لا یحب المسرفین تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا ہی حد سے نکلجانیوالونکو کہ زیادہ بیری سے کھاتے ہین قوت القلوب مین
ہی کہ ایکدن مین دو بار کھانا بھی اسراف ہی عبداللہ انصاری نے کہا کہ اگر تمام دنیا کو ایک لقمہ کرکر درویش مین ڈالدین اسراف
نہین ہی اسراف وہ ہی کہ برضاے حق نہو **بیت** راقم گر کوئی کہے اسراف مین نیکی نہین + درجواب اوسکے تو کہہ چھوڑنا اسراف
ہی قل من حرم زینة الله التی اخرج لعباده والطیبات من الرزق کہدے کس نے حرام کی ہی زینت کہ اللہ نے مقرر فرمائی
ہی یعنے طرح طرح کے پہناوے جو نکالے ہین محض قدرت اپنی سے واسطے بندون اپنے کے نباتات مین سے جیسے روئی اور کتان اور
حیوانات مین سے جیسے پشم اور ریشم اور معادن مین سے جیسے زرہ اور خود اور کس حرام کین ہین پاکیزہ چیزین رزق سے جیسے مکلف
کھانے پینے گوشت گھی پلاؤ نان دودھ دہی یا حلال چیزین مانند بحیرہ و سائبہ کے قل هی للذین امنوا فی الحیوة الدنیا کہہ یہہ
زینت اور طیبات یعنے مکلف پوشاکین اور پاکیزہ کھانے واسطے اون لوگونکے ہین کہ ایمان لائے ہیچ زندگانی دنیا کے اور کافر اور
فاجر اونکی تبعیت سے شریک اونکے ہین دنیا مین لیکن نعیم جاودانی مسلمانونکو ہوگی خالصة یوم القیمة پاکیزہ اور بیشریک دن قیامت
کے کذلک نفصل الایت لقوم یعلمون جیسے کہ بیان کیے ہمنے یہہ حکم اسیطرح مفصل بیان کرتے ہین ہم نشانیان اور احکامونکو واسطے
اوس قوم کے کہ جانتے ہین قل انما حرم ربی الفواحش کہدے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سوا اسکے نہین کہ حرام کیا پروردگار میرے نے
گناہان کبیرہ کو کہ موجب بڑے عذاب کے ہین ما ظهر منها وما بطن جو ظاہر ہین اونمین جیسے کفر اور چھپے مین جیسے نفاق والاثم
والبغی بغیر الحق اور حرام کیا ہی گناہ صغیرہ کو جسپر حد مقرر نہین اور ظلم کو یا سرکشی کو ساتھ ناحق کے یہہ تاکید ہی کیونکہ ظلم اور کبیرہ
ساتھ حق کے نہین ہوتا وان تشرکوا بالله ما لم ینزل به سلطانا اور حرام کیا ہی یہہ کہ شریک لاؤ ساتھ اللہ کے وہ چیز کہ نہین
اتاری اللہ نے واسطے اوسکے دلیل وان تقولوا علی الله ما لا تعلمون اور یہہ کہ کہو ساتھ جھوٹھ کے اوپر اللہ کے جو کچھہ کہ نہین
جانتے جیسے کھیتی اور جانور ونکا حرام ٹھہرانا ہی اور برہنہ بیت الحرام کا طواف بجالانا ہی ولکل امة اجل اور واسطے ہر امت
کے ایک وقت ہی مقرر اونکی زندگانی کا یا ہر امت کیواسطے سوا مومنونکے ایک وقت ہی مقرر عذاب کا فاذا جاء اجلهم
لا یستاخرون ساعة ولا یستقدمون پس جب آتا ہی وقت اونکا نہ پیچھے رہجاتے ہین اوس سے ایکساعت اور نہ آگے چلے

جاتے ہین ساعت سے مراد آن ہی **بیت** پیش و پس پھر نہین ہوتا جو اجل آتی ہے + را قتابس اسیدم جان نکل جاتی ہی
یَا بَنِیْٓ اٰدَمَ اِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ اے بیٹو آدم کے اگر آوین تمھارے پاس پیغمبر تم مین سے بعضے کہتے ہین یہہ خطاب خاص
ہی مشرکان عرب کو اور اصح یہہ ہی کہ عام ہی یَقُصُّوْنَ عَلَیْکُمْ اٰیَاتِیْ بیان کرین اوپر تمھارے آیتین کتاب میری یا احکام
شریعت کے فَمَنِ اتَّقٰی وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ پس جو کوئی پرہیز کرے شرک سے اور جھٹا نیسے اور نیکی کرے
پس نہین ڈر اوپر اونکے اور نہ وہ غمگین ہونگے وَالَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَاسْتَکْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ اور جن
لوگون نے جھٹایا نشانیون ہمارے کو اور تکبر کیا اونسے اور ایمان نہ لائے پس یہہ لوگ رہنے والے آگ کے ہین هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ
وہ بیچ اوسکے ہمیشہ رہنے والے ہین فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ کَذِبًا اَوْ کَذَّبَ بِاٰیٰتِهٖ پس کون شخص ہی ظالم تر اوس
شخص سے کہ باندھے بیوے اوپر اللہ کے جھوٹھ کہ زن اور فرزند اور شریک اوسکا ٹھہراوے یا جھٹاوے آیتون اوسکی کو کہ اتاری
ہین اسنے اور اونمین منجملہ اونکا نبوت کا بھی ہی اُولٰٓئِکَ یَنَالُهُمْ نَصِیْبُهُمْ مِّنَ الْکِتٰبِ یہہ لوگ جھوٹھ باندھنے والے اور جھٹانیوالے
پہنچیگا اونکو حصہ اونکا لوح محفوظ سے یعنے جو اونکی تقدیر مین لکھا ہی عذاب اور رنج وہ پہنچیگا یا جزا پاوینگے جو کچھ کہ لکھا نامۂ اعمال
مین اونکے ہی حَتّٰٓی اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا یَتَوَفَّوْنَهُمْ یہانتک کہ جب آوینگے اونکے پاس بھیجے ہوے ہمارے کہ ملک الموت اور
لشکر اونکا ہی قبض کرتے ہونگے روحون اونکی کو قَالُوْٓا اَیْنَ مَا کُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ کہینگے فرشتے اونکو غصے سے
کہان ہین بت تمھارے کہ تھے تم پوجتے اونکو سوا اللہ کے اب آوین اور اللہ کا عذاب تمسے دفع کرین قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا
عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ کَانُوْا کٰفِرِیْنَ کہینگے کافر کھوئے گئے ہمسے اور گواہی دینگے اوپر جانون اپنی کے یہہ کہ تھے وہ کافر قَالَ
ادْخُلُوْا فِیْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِکُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِی النَّارِ فرماویگا اللہ داخل ہو بیچ اون امتون کے کہ گذرے ہین
پہلے تم سے اور پردین آئین تمھاریکے جنون سے اور آدمیونسے اونمین ملکر آوینگے بیچ آتش دوزخکے کُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا
جب داخل ہوگی ایک جماعت لعنت کرینگے ہین اپنی کو یعنے جماعت دوسری کو کہ ہم دین اسکی ہی اور ایک ملت پر مری ہی جیسے
یہود یہود کو لعنت کرینگے ترسا ترسا کو گبر گبر کو حَتّٰٓی اِذَا ادَّارَکُوْا فِیْهَا جَمِیْعًا قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ یہانتک کہ جب ملجاوینگے
بیچ دوزخکے سب کہینگے پچھلے اونکے واسطے پہلون اونکیکے رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ اے پروردگار
ہمارے اونھون نے گمراہ کیا تھا ہمکو دے اونکو عذاب دوگنا ہمسے آتش دوزخ سے ایک اونکی گمراہی کا ایکدوسریکے گمراہ کرنے کا
قَالَ لِکُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ فرماویگا اللہ تعالیٰ واسطے ہر ایک کے عذاب دوگنا ہی پہلونکو واسطے گمراہ ہونے اور
گمراہ کرنیکے اور پچھلونکو واسطے گمراہ ہونے اور پیروی کرنے کے اور لیکن نہین جانتے تم اور ایکدوسریکے عذاب سے خبر نہین رکھتے
تم اور یعلمون ساتھہ صیغۂ غائب کے بھی قرأت ہی یعنے نہین جانتے وہ وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا کَانَ لَکُمْ عَلَیْنَا مِنْ
فَضْلٍ اور کہینگے اگلے اونکے واسطے پچھلونکے پس نہووے واسطے تمھارے اوپر ہمارے کچھ زیادتی عذاب کی فَذُوْقُوا
الْعَذَابَ بِمَا کُنْتُمْ تَکْسِبُوْنَ پس چکھو عذاب کو بسبب اوسکے کہ تھے تم کماتے کفر سے اِنَّ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَاسْتَکْبَرُوْا
عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ تحقیق جن لوگون نے جھٹایا آیتون ہماری کو کہ قرآن ہی اور سرکشی کی اونسے اور فرمانبرداری
اونکی سے نہ کھولے جاوینگے واسطے اونکے دروازے آسمانکے کہ اعمال اونکے اور روحین اونکی جاوین بلکہ سجین مین لیجاوینگے
کہ نیچے زمین ہفتم کے ہی اور واسطے اعمال اور ارواح مومنون کے دروازے آسمان کے کھولدیوینگے اور انہین علیین کو پہنچاوینگے
کہ بالاے آسمان ہفتم ہی وَلَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ اور نہین داخل ہونگے یہہ جھٹانیوالے اور تکبر کرنیوالے
بہشت مین یہانتک کہ داخل ہوجاوے اونٹ بیچ ناکے سوئی کے اور یہہ صورت ہونیوالی نہین پس کافر بھی بہشت مین جانیوالے

نہین وکذلک نجزی المجرمین اور اسیطرح جزا دیتے ہین ہم گنہگارونکو یعنے کافرونکو لھم من جھنم مھاد ومن فوقھم
غواش واسطے اونکے ہی دوزخ سے بچھونا کہ اوسپر بیٹھینگے اور اوپر اونکیسے بالاپوش ہین آگ کے کہ اوڑھینگے زیر زبر
کفار کو دوزخ سے چھٹکارا نہین ہی آتش کی توشک ہی کبھی آتش کا بالاپوش ہی وکذلک نجزی الظالمین اور اسطرح جزا
دیتے ہین ہم کافرونکو والذین آمنوا وعملوا الصالحات لا نکلف نفسا الا وسعھا اور جو لوگ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے
مانند تصدیق رسل کے اور فرمانبرداری کتاب کی اور جو اعمال صالحہ بہت تھے سبکا بجالانا طاقت بشری سے باہر تھا اس
واسطے فرمایا نہین تکلیف دیتے ہم کیسکو مگر طاقت اوسکی پر کہ جتنا اوس سے ہوسکے یہہ جملہ لا تکلف نفسا الا وسعھا درمیانہین ابتدار
اور خبر کے معترضہ ہی ابتداء والذین آمنوا وعملوا الصالحات ہی اور خبر اولئک اصحاب الجنۃ یہہ لوگ رہنے والے بہشت کے ہین
ھم فیھا خالدون وہ سبح اوسکے ہمیشہ رہنے والے ہین ونزعنا ما فی صدورھم من غل تجری من تحتھم الانھار اور کھینچ لیا
ہمنے جو کچھہ کہ تھا بیچ سینون اونکیکے کینے اور حسد سے جلتی ہین نیچے مکانون اونکیکے نہرین واسطے زیادتی لذت اور سرور اونکے
وقالوا اور کہینگے بہشتی اپنے مقام دیکھکر الحمد للہ الذی ھدانا لھذا سب تعریف واسطے اللہ کے ہی جسنے کمال فضل اپنے سے
راہ دکھائی ہمکو طرف اوسکے یعنے اوس مقام کے یا طرف اوس عمل کے کہ جسکے سبب سے یہہ مقام ملا وما کنا لنھتدی لو لا ان ھدانا
اللہ اور نتھی ہم کہ راہ پاوین اپنی قوت سے اگر نہ راہ دکھاتا ہمکو اللہ یہہ شکر نعمت ہدایت کا ہی کہ بہشتی ادا کرینگے کیونکہ بدون توفیق
الہی کوئی منزل مقصود کو نہین پہنچتا نظم گر بدرقۂ لطف تیرا رہ نہ دکھائے + تو تیری طرف گیے کہین کوئی نہ جائے + کسکو یارا ہی
یہان قدم دھرنے کا + ہان چاہے جسے تو کہ وہی تجھکو پائے لقد جاءت رسل ربنا بالحق بہشتی کہینگے تحقیق آئے تھے پیغمبر پروردگار
ہمارے کے ساتھہ حق کے اونکے ارشاد سے ہمنے راہ توحید کی پائی تھی ونودوا ان تلکم الجنۃ اورثتموھا بما کنتم تعملون اور پکارے
جاوینگے بہشتی کہ یہہ ہی بہشت جسکا وعدہ تمھین دیا تھا دنیا مین وارث کئے گئے ہو تم اوسکے سبب اون عملونکے کہ تھے تم کرتے ونادی اصحاب
الجنۃ اصحاب النار ان قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا فھل وجدتم ما وعد ربکم حقا پکاریگے رہنے والے بہشت کے رہنے
والونکو دوزخکے یہہ کہ تحقیق پایا ہمنے جو کچھہ وعدہ دیا تھا ہمکو پروردگار ہمارنے سچ پس کیا پایا تمنے جو کچھہ وعدہ دیا تھا تمکو پروردگار
تمھارنے سچ یعنے ہین وعدہ ثواب کافر یا تھا سو ہمنے پایا اور تمھین وعید عذاب کا تھا سو تمنے پایا قالوا نعم کہینگے ان پایا ہمنے
جو کچھہ اللہ نے کہا تھا فاذن مؤذن بینھم ان لعنۃ اللہ علی الظالمین پس پکاریگا پکارنیوالا یعنے اسرافیل درمیان بہشتیون
اور دوزخیون کے یہہ کہ لعنت ہی خدا کی اوپر کافرونکے کہ عبادت کی ہی غیر محل مین الذین یصدون عن سبیل اللہ ویبغونھا
عوجا جو لوگ بند کرتے ہین لوگون کو راہ اللہ کی سے اور چاہتے ہین واسطے راہ حق کے کجی وھم بالاخرۃ کافرون اور وہ ساتھہ آخرت
کے کافر ہین وبینھما حجاب اور درمیان بہشت اور دوزخکے ایک پردہ ہوگا یا اہل بہشت اور دوزخکے درمیان فصیل ہوگی جیسی
شہر پناہ کہ دوزخی بہشت مین نہ جاسکین چنانچہ اور جگہہ فرمایا ہی فضرب بینھم بسور لہ باب اس حجاب کو اعراف کہتے ہین امام زاہد
نے کہا ہی کہ اعراف سفید مشک کا ٹیلہ ہی وعلی الاعراف رجال یعرفون کلا بسیماھم اور اوپر اعراف کے مرد ہونگے پہچانینگے وہ
ہر ایک بہشتی اور دوزخی کو ساتھہ چہرے اونکے کے کہ بہشتیونکے چہرے سفید ہونگے دوزخیونکے سیاہ اور اس مقام کو اسی واسطے اعراف
کہتے ہین کہ وہانکے رہنے والے عارف ہونگے احوال فریقین سے اور وہ انبیا اور شہدا اور کبرائے مومنان ہونگے اور اعراف مین رہنا
دلیل اونکے کرامت اور فضل کی ہی کہ وہانسے اپنے مقام بہشت مین دیکھکر خوش ہونگے اور عذاب دوزخ دیکھکر اوسکی رہائی سے سرور
اٹھائینگے یا ملائکہ بصورت رجال ہونگے واللہ اعلم تفسیر امام ثعلبی مین منقول ہی کہ ابن عباس رضی نے کہا اعراف موضع بلند ہی صراط سے
اور حمزہ اور جعفر طیار رضی اللہ عنہم وہان بیٹھینگے اور اپنے دوستونکو پہچانینگے ساتھہ نازگی اور سفید روئی کے اور دشمنونکو ساتھہ تیرگی

الثلثۃ

اور سیاہ روئی کے بعضون نے کہا ہی اعراف پر وہ لوگ ہونگے جن کے حسنات اور سیئات برابر ہین یا ابوین مین سے ایک راضی ہی ایک ناخوش یا موحد مقصر عمل ہین اس تقدیر پر اعراف مین اونکا رہنا بہت نقص ثواب ہوگا بہشت مین نہ جانیسے واللہ اعلم وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ اور پکاریگے اعراف والے رہنے والے بہشت کے کو یعنے جب بہشت کی طرف نظر کرینگے تو بہشتیونکو کہینگے سلام علیکم یعنے سلامتی ہی اوپر تمھارے یا تحیت اللہ کی ہو جیوا وپر تمھارے یا خوش ہی حال تمھارا کہ بسلامت دار السلام کو پہنچے لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ اعراف والے ابھی نہین گئے ہونگے بہشت مین اور وہ امید رکھتے ہین کہ داخل ہون ایک قول یہہ ہی کہ آخراون لوگون کے کہ بہشت مین جاوینگے یہی ہونگے فتوحات مکی مین ہی کہ میزان حسنات اور سیئات اہل عرفان کے مساوی ہونگے یہہ بہشت کو بھی دیکھینگے اور دوزخکو بھی دیکھینگے واسطے دخول کے کسی ایک مین ترجیح نہوگی جب خلق کو حکم سجدیکا ہوگا کہ آخری تکلیف ہی دن قیامت کے تو اہل اعراف بھی سجدہ کرینگے میزان حسنات اونکی راجح ہوجاویگی بہشت مین داخل ہوجاوینگے وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ اور جب پھیری جائینگین نظرین اونکی تفسیر زاہدی مین ہی کہ حقتعالی فرشتے کو فرماویگا کہ منہہ اونکے پھراوے تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ طرف دوزخیونکے قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ کہینگے اے پروردگار ہمارے مت کر ہمکو ساتھہ قوم ظالمون کے یعنے ہین اور اونکو جمع مت کر دوزخمین وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ اور پکاریگے رہنے والے اعراف کے مردونکو کہ پہچانتے ہین اونکو ساتھہ چہرون اونکے کہ سیاہ روکیری آنکھین ہونگی وہ کافر ہونگے جیسے ولید بن مغیرہ اور ابوجہل نا اہل اور عاص بن وایل اور امثال اونکے کہ دنیا مین کہتے تھے خدا ایسے کنگالونکو مثل بلال اور عمار اور صہیب کے بہشت مین لیجاوے اور ہمین دوزخمین یہہ کبھی نہین ہونیکا اور قسم کھاتے تھے کہ اللہ تعالی غلامون اور چرواہونکو ہمپر فضل نہ دیگا قَالُوْا مَآ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ کہینگے اونکو اعراف والے کہ تم عذاب مین ہو نہ کفایت کیا تم سے جمع مال تمھارے نے یا کثرت مددگار تمھارے اور یہہ کہ تھے تم تکبر کرتے یعنے اون چیزون نے تمھارا عذاب دفع نہ کیا پھر اعراف والے اشارت طرف بلال اور عمار اور صہیب کے کرکر کافرونکو کہینگے اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ آیا یہہ لوگ وہ ہین جن پر دنیا مین قسم کھاتے تھے تم کہ نہ پہنچاویگا اونکو اللہ رحمت اور اب بسبب رحمت حق کے بہشت مین ہین اور جب اہل اعراف یہہ باتین کرچکینگے تو حق تعالی اونکو اپنے کرم سے فرماویگا اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ داخل ہو بہشت مین نہین ڈر اوپر تمھارے اور نہ تم اندوہگین ہوگے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جب اعراف والونکو بہشت مین لیجاوینگے دوزخیون کو طلب الفرج بعد الیاس پیدا ہوگی کہینگے الہی ہمارے سگے بہشت مین ہین ہمین اجازت دے کہ اونسے باتین کرین حق تعالی حکم فرماویگا تاکہ بہشتی طرف دوزخیونکے دیکھینگے اور اپنے قرابتوالونکو نہ پہچانینگے کہ خلقت اونکی متغیر ہوگئی ہوگی لیکن دوزخی اون کو پہچانینگے اور نام لے لے پکارینگے اور کھانا پینا واون کا مانگینگے چنانچہ فرماتا ہی وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ اور پکارینگے رہنے والے آگ کے بہشت والونکو یہہ کہ ڈالو اوپر ہمارے پانی سے یا اوس چیز سے کہ روزی دی ہی تمکو اللہ نے قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ کہینگے بہشتی جواب مین اونکے تحقیق اللہ نے حرام کیا کھانے پینے کو بہشت کے اوپر کافرونکے الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا جنھون نے پکڑا دین اپنے کو تماشا اور کھیل کیونکہ یہہ اپنے عید کے دن گرد کعبہ کے آتے تھے اور تالیان بجاتے تھے اور کھیلتے تھے وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اور فریب دیا اونکو زندگانی دنیا کی نے **نظم** دنیا ہی بلا بچ اس سے رافت + لاتی ہی یہہ سر بہ لاکھہ آفت + شیرین ہی بذوق اثر مین سم ہی + ظاہر ہی خوشی بمعنی غم ہی + مانند حباب ہی نمودار + کچھہ اسکو نہین ثبات اسی یار + مت اسکے فریب مین تو آنا گر حق کو بچھے ہی منہہ دکھانا + فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ پس آج بھولجاوینگے

ہم اونکو بیچ آگ کے جیسا بھوگنے تھے وہ ملاقات اسدن اپنے کی اور جیسے تھے ساتھ نشانیون ہمارے کے انکار کرتے وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ
بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ اور البتہ تحقیق لائے ہم اونکو پاس کتاب کے کہ مفصل بیان کیا ہی
ہمنے اوسکو اوپر علم کے واسطے ہدایت کے اور رحمت کے واسطے اوس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ نہین انتظار
کرتے کافر مگر ظاہر ہونے حقیقت اوسکی وعدے اور وعید سے یعنے منتظر ہین کہ جو وعدہ وعید اللہ نے اس کتاب مین کیا ہی وہ
سچ ہوتا ہی یا نہین يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ جسدن آویگی حقیقت اوسکی یعنے ظاہر ہوجاوینگے وعدے
اور وعید کے آثار اور وہ دن قیامت کا ہی کہینگے وہ لوگ جو بھول گئے تھے اوسکو پہلے اس سے دنیا مین قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ
رَبِّنَا بِالْحَقِّ تحقیق آئے تھے رسول پروردگار ہمارے کے ساتھ حق کے اور ہمنے جھٹھایا تھا اونکو فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا
لَنَآ پس آیا ہین واسطے ہمارے سفارش کرنیوالے آجکے دن اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ یا پھیرے جاوین ہم دنیا مین
پس عمل کرین ہم سوا اسکے کہ تھے عمل کرتے یعنے تصدیق کرین نہ تکذیب اور وحدت کے قایل ہون نہ شرک کے پس نہ اونکی کوئی شفاعت
کریگا نہ دنیا مین پھر بھیجے جاوینگے قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ تحقیق لوٹا دیا اونھون نے جانون اپنی کو کہ تبون کے پوجنے مین عمر کھودی وَضَلَّ
عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ اور کھویا گیا اونسے جو کچھ تھے باندھتے جھوٹھ کہ بت ہماری شفاعت کرینگے درگاہ خدا مین اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ تحقیق پروردگار تمھارا اللہ ہی جسنے پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو بیچ مقدار چھ دنرات دنیا کے
کیونکہ قبل آسمان زمین کے دن کی مدت کہ طلوع شمس سے غروب تک معین ہی نتھی اور تبیان مین ہی کہ چھ دن ایام آخرت کے ہین
کہ ہر روز برابر ہزار سال دنیا کے ہی لیکن قول اوّل اصح اور اشہر ہی اور پیدا کرنین اشیا کو ساتھ تدریج کے باوجود قدرت کے
کہ بکلمہ کن موجود کردیتا دلیل اختیار قادر مختار ہی اور اشارہ ہی کہ صبر بیچ امور کے درکار ہی جلدی کار شیطان تبہ کار ہی العجلۃ من
الشیطان والتانی من الرحمان **نظم** کار شیطان کا ہی تعجیل اور شتاب + خوئے رحمان صبر ہی اور احتساب + خلق چھے دنین کئے ہفت
آسمان + باوجود قدرت ایجاد آن + یہہ پئے تعلیم سب تاخیر ہی + تجھکو سکھلائی اُنے تدبیر ہی + یعنے عجلت سے بگڑتا کام ہی
صبر فرما صبر نیک انجام ہی + ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ پھر قرار پکڑا اوپر عرش کے یہہ متشابہات قرآنی سے ہی ایمان ہمارا ہی
اسپر اور حقیقت اوسکی اللہ ہی جانتا ہی جیسا وہ بے کیف ہی ویسا ہی استوا اوسکا عرش پر بلا کیف ہی **بیت** ادراک سے ورا
ہی افہام سے ہی برتر + دریافت سے سوا ہی اوہام سے ہی برتر + بعضون نے کہا ہی کہ استوا بمعنی قصد ہی یعنے پھر قصد کیا اوپر
پیدا کرنے عرش کے واللہ اعلم يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ڈانکدیتا ہی اللہ رات کو بیچ دن کے واسطے اکتفائے احد الضدین
کے عکس اوسکا فرمایا والا ڈانکدیتا ہی ایسے ہی دنکو بیچ رات کے ڈھونڈھتی ہی رات دنکو شتاب شتاب یعنے جلد جلد اوسکے پیچھے آتی
ہی وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ اور پیدا کیا ہی سورجکو اور چاندکو اور ستارے مسخر کئے گئے ساتھ حکم اوسکے کے
اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ خبردار رہو واسطے اوسکے ہی پیدا کرنا اور حکم کرنا یعنے جو کچھ ہی اوسی نے بنایا ہی اور وہی تصرف کررہا ہی
تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ بہت برکت والا ہی اللہ پروردگار عالمونکا اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً پکارو پروردگار اپنے کو عاجزی
سے اور چھپاکر عاجزی نشانی احتیاج کی ہی اور چھپاکر دعا کرنی دلیل اخلاص کی اور محتاج مخلص کو امیدواری ہی **بیت** ناامیدی
نہین امید ہی یہان + کہ ہین محتاج مخلص ای یاران + سمجھ لیجئے کہ اس آیۃ مین صریح امر بذکر خفیہ ہی تفسیر امام نجم الدین مین بمعنی
مین اس آیت کی لکھا ہی کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہی کہ صحابہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر مین
تھے جب بلندی پر چڑھتے تھے تکبیر تہلیل باواز بلند کہتے تھے حضرت نے فرمایا یا ایھا الناس اربعوا علی انفسکم لستم تدعون اصما
ولا غائبا انکم تدعون سمیعا قریبا یعنے ای لوگو نگاہ رکھو جانون اپنی کو یعنے نعرہ مت کرو دلمین اپنے اللہ کو یاد کرو نہین ہو تم

بلاتے بہرے اور غائب کو تحقیق تم بلاتے ہو سننے والیکو کہ نزدیک تم سے ساتھ علم قدیم اپنے کے ہی اور آیۃ واذکر ربك فی نفسك تضرعا وخیفة ودون الجهر من القول بالغدو والاصال ولا تكن من الغافلین مین بھی صریح امر بذکر خفیہ ہی اور سوا اسکے جابجا آیات اور احادیث مین بذکر خفیہ آیا ہی اور کہین امر بذکر جہر صریح نہین آیا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل وحی جو غار حرا مین خلوت کی تھی بقول صحیح ذکر قلبی کرتے تھے نہ ذکر لسانی واللہ اعلم اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا حد سے نکلجانیوالونکو کہ دعا مین آواز بلند کرتے ہین اور فریاد کرتے ہین یا دعا ریا سے ملاتے ہین یا دعاے بد حق مین غیر مستحق کے کرتے ہین یا اللہ سے وہ مانگتے ہین کہ جسکے لایق نہین ہین جیسے رتبۂ انبیا اور صعود سما وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا اور مت فساد کرو بیچ زمین کے ساتھ کفر کے یا ظلم کے پیچھے درستی اوسکیے ساتھ ایمان کے یا عدل کے اور پکارو اللہ کو ڈر سے عذاب کے اور طمع سے ثواب کے اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ تحقیق رحمت اللہ کی نزدیک ہی نیکی کرنیوالون سے سمجھ لیجئے کہ نیک کار اور بدکار سب امیدوار رحمت الٰہی کے ہین اور محسنین اگرچہ بمعنی مطیعین ہی لیکن سب مؤمنین اسمین داخل ہین **بیت** مین اگرچہ پر خطا ہون کہ جو کام ہی جفا ہی + ہون امیدوار رحمت کہ وہ منبع وفا ہی + تذکیر قریب کی کہ بیان رحمت ہی واسطے اللہ کے ہی وَهُوَ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ بُشْرًۢا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ اور اللہ وہ ہی جو کہ بھیجتا ہی باونکو خوشخبری دینے والین آگے آنے باران رحمت اوسکے کے حَتّٰۤی اِذَاۤ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ یہان تک کہ جب اٹھاتی ہین باوین بادل بھاری کو انکو لیجاتے ہین ہم اوس بادل کو واسطے زندہ کرنے شہر مردے کے پس نازل کرتے ہین ہم پانی کو سمجھ لیجئے کہ باد صبا بادل زمین سے اوٹھاتی ہی اور باد شمال سبکو جمع کرتی ہی اور باد جنوب برسانے لگتی ہی اور باد دبور بعد تھمنے مینہہ کے سبکو متفرق کردیتی ہی واللہ اعلم فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ پس نکالتے ہین ہم ساتھ اوس پانی کے ہر طرح کے میوے كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰی لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ جیسے زمین مردہ کو روئیدگی سے زندہ کرتے ہین ہم ایسے ہی نکالینگے ہم مردونکو قبرونسے اور احیائے زمین کہ مثل احیائے اموات ہی بیان کی تو کہ تم نصیحت پکڑو اور قیامت پر ایمان لاؤ وَالْبَلَدُ الطَّیِّبُ یَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ اور زمین پاک پتھر اور ریت سے کہ لایق زراعت کے ہو نکلتی ہی کھیتی اوسکی ساتھ حکم پروردگار اوسکیے وَالَّذِیْ خَبُثَ لَا یَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا اور جو زمین کہ ناپاک اور شورناک ہی نہین نکلتی کھیتی اوسکی مگر تھوڑی کہ اوسمین منفعت کچھ نہین یہہ مثال مومن اور کافر کی ہی دل مومن کا زمین طیب ہی اور دل کافر کا مانند خبیث پس جب باران مواعظ کلام الٰہی دل مومن پر برستا ہی اشجار طاعات اور عبادات اوس سے روئیدہ ہوتے ہین اور جب کافر استماع سخن حق کرتا ہی زمین دل اوسکی تخم نصیحت قبول نہین کرتی اور کوئی درخت بار ور اوس سے نہین اوگتا **بیت** بارض شور عبث تخم کاری گل ہی + کہ خار خشک نظر آئے جائے سنبل ہی كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّشْكُرُوْنَ اسیطرح بیان کرتے ہین ہم نشانیان واسطے اوس قوم کے کہ شکر کرتے ہین نعمت فہم اور ادراک پر اور بہرہ اعتبار اوٹھاتے ہین ان مثالون مین فکر کرکر لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ تحقیق بھیجا ہمنے نوح کو کہ تحقیق پچاس برس کے تھے طرف قوم اوسکی کے کہ اکثر اولاد قابیل کی تھی بت پوجتے تھے پس کہا نوح نے اے قوم میری عبادت کرو اللہ کی نہین واسطے تمھارے کوئی معبود سوا اوسکے پس اوسکا حکم مانو اور عبادت مین اوسکی کسیکو شریک نہ کرو اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ تحقیق مین ڈرتا ہون اوپر تمھارے عذاب دن بڑیکے سے کہ روز طوفان یا روز قیامت ہی قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ کہا سردارون نے قوم اوسکی سے تحقیق دیکھتے ہین ہم تجھکو اے نوح بیچ گمراہی ظاہر کے کہ بہکواتے خداؤن کی عبادت سے پھر اکر ایک خدا کی عبادت پر لاتا ہی قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہا نوح نے اے قوم میری نہین مجھکو گمراہی ولیکن مین بھیجا ہوا ہون پروردگار عالمون کی طرف سے اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

پہنچاتا ہون تمکو پیغام پروردگار اپنے کی طرف سے اور خیرخواہی کرتا ہون تمھاری اور جانتا ہون وحی اللہ کی سے کہ مجھپر آئی ہی جو کچھ
تم نہین جانتے قوم نوح نے عذاب قوم کا جو تکذیب پیغمبر کی کرتے ہین نہین سنا تھا اور نہین جانتے ہین جب نام پیغام اور وحی کا سنا تعجب
ہوئے نوح علیہ السلام نے کہا اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ کیا تعجب کرتے ہو تم یہہ کہ آوے
تمھارے پاس نصیحت پروردگار تمھارے کیطرف سے اوپر زبان ایکمرد کے تم ہین سے تو کہ ڈراوے تمکو مآل کفر اور عصیان سے
وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ اور تو کہ بچو تم غضب خدا سے اور تو کہ رحمت کیے جاؤ شرک سے بچنے کے سبب سے فَكَذَّبُوْهُ پس جھٹلایا قوم
نوح نے نوح کو اور نوح علیہ السلام نے ہلاک قوم کی دعا کی حق تعالیٰ نے حکم کیا تو کہ کشتی بنا کر مومنون کو لیکر سوار ہو گئے پھر طوفان
آیا اور سب کافر ہلاک ہو گئے اور نوح علیہ السلام اور جو اونکے ساتھ کشتی مین تھے سلامت رہے فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ پس
نجات دی ہمنے نوح کو غرق ہونیسے اور اون لوگون کو کہ ساتھ اوسکے تھے بیچ کشتی کے وہ سب تھے چالیس مرد اور چالیس زن وَاَغْرَقْنَا
الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا اور ڈبو دیا ہمنے طوفان مین اون لوگونکو کہ جھٹلاتے تھے نشانیون ہمارے کو کہ وحدانیت کی تھین یا معجزون کو
اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ تحقیق وہ تھے قوم اندھے کہ نشانیان ہماری نہین دیکھتے تھے وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا اور بھیجا ہمنے طرف
عاد کے بھائی اونکے ہود کو سمجھ لیجیے کہ عاد جسکی طرف قبیلہ منسوب ہی وہ پدر جہارم ہود ہی اور وہ عاد بن عوص بن ارم بن سام بن
نوح ہی اور نزدیک ارباب سیر کے نام ہود کا عابر بن صالح بن ارفخشد بن سام بن نوح ہی اس قول پر ہود ابن عم قبیلہ عاد
ہی اور قبیلہ کے لوگ بڑے بڑے قد والے تھے تمام روئے زمین مین مثل اونکے قبیلہ عظیم نتھا اور مال بہت رکھتے تھے اور بتون کو
پوجتے تھے حق تعالیٰ نے ہود کو اونپر بھیجا پس ہود علیہ السلام نے اگر طرف حق کے دعوت کی قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ
غَيْرُهٗ کہا اے قوم میری عبادت کرو اللہ کی اور اوسکی یگانگی کے قایل ہو نہین واسطے تمھارے کوئی معبود سوا اوسکے اور بت لایق
عبادت کے نہین ہین اَفَلَا تَتَّقُوْنَ کیا پس نہین ڈرتے ہو عذاب خدا سے قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ
سَفَاهَةٍ کہا سردارون نے جو کافر ہوئے تھے قوم اوسکی مین سے کیونکہ بعضے قوم اشراف اسکی مین سے مسلمان بھی تھے جیسے مرثد بن
سعد اور تابعین اوسکے لیکن کافرون نے کہا تحقیق ہم دیکھتے ہین تجھکو بیچ بیوقوفی کے کہ دین قدیم کو چھوڑ کر دین نیا اختیار کرتا ہی
وَاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ اور تحقیق ہم البتہ گمان کرتے ہین تجھکو جھوٹے سے قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ
الْعٰلَمِيْنَ کہا ہود نے اے قوم میری نہین مجھکو بیوقوفی ولیکن مین رسول ہون پروردگار عالمونکی طرف سے اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ
رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ پہنچاتا ہون مین تمکو پیغام پروردگار اپنے کیطرف سے اور مین واسطے تمھارے خیرخواہ ہون امانت دار اَوَعَجِبْتُمْ
اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ کیا تعجب کیا تم نے یہہ کہ آئی تمھارے پاس نصیحت پروردگار تمھارے
کی طرف سے اوپر زبان ایکمرد کے تم مین سے تو کہ ڈراوے تمکو عذاب الٰہی سے وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِي
الْخَلْقِ بَصْۜطَةً اور یاد کرو نعمت خدا کو جسوقت کہ کیا تمکو جانشین بیچھے ہلاک قوم نوح کے اور زیادہ کیا تمکو بیچ پیدایش کے پھیلاؤ دینے قد
تمھارے لمبے کیے لکھا ہی کہ چھوٹے قد والا اونکا ساٹھ گز کا تھا اور بڑے قد والا سو گز کا فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ
پس یاد کرو نعمتون اللہ کی کو کہ تم فلاح پاؤ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا کہا اونھون نے
ہود علیہ السلام کو کیا آیا ہی تو ہمارے پاس اسواسطے کہ عبادت کرین ہم اللہ اکیلے کی اور چھوڑ دیوین جو کچھ کہ عبادت کرتے تھے
باپ ہمارے بتون کی ہم کسیطرح بتون کی عبادت نہین چھوڑنے کے اور تو جو ہمین عذاب سے ڈراتا ہی فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ
مِنَ الصّٰدِقِيْنَ پس لے آ ہمارے پاس جو کچھ کہ تو وعدہ دیتا ہی ہمکو اگر ہی تو سچون سے بیچ عذاب آنیکے قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ
رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ کہا ہود علیہ السلام نے کہ تحقیق واقع ہوا اوپر تمھارے پروردگار تمھارے سیے عذاب اور غصہ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْ

اسمآءٍ کیا جھگڑا کرتے ہو تم مجھ سے بیج کا مون اون نامونکے کہ ہر ایک کا نام رکھ لیا تھا کسیکو ساقیہ کہتے تھے اس گمان سے کہ مینہہ ہی برساتا ہی کسیکو حافظہ کہتے تھے اس ظن سے کہ سفر مین نگہبانی کرتا ہی ایسے رازقہ اور سالہ اور ابرہہ سم ہی تھے فقط بے مسمی کیونکہ بت پتھر تھے قدرت کچھہ نہین رکھتے تھے پس ہود علیہ السلام نے کہا کہ تم جھگڑتے ہو مجھہ سے ان چیزون مین کہ جہل کے سبب سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَا نَزَّلَ اللَّهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ رکھہ لئے ہین وہ نام تمنے اور باپون تمھارے نے اُتاری نہین اللہ نے ساتھہ جائز ہونے عبادت اونکی کے کچھہ دلیل اور جبکہ حق ظاہر ہوگیا اور تم نہین مانتے فَانْتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ پس منتظر رہو نزول عذاب کے تحقیق مین بھی ساتھہ تمھارے منتظر رہنے والونسے ہون لکھا ہی کہ تین برس مینہہ نہ برسا قحط پڑا اور اوس زمانے مین دستور تھا کہ جب کچھہ بلا نازل ہوتی تھی تو متوجہ اس مقام کی طرف ہوتے تھے جہان اب کعبہ شریفہ ہی اور وہان تھل ریگ سرخ کا تھا وہین مسلم اور مشرک سب جاتے تھے اور دعا کرتے تھے مطلب اونکا حاصل ہوتا تھا پس قوم عاد سفر کو تیار ہوئی قبیل ابن عنز اور مرثد بن سعد ستر آدمی اس قبیلے کے ساتھہ لیکر مکے کو گئے معاویہ بن بکر کے پاس کہ اولاد عملیق سے تھا اور وہ اُن دنون مکے کا حاکم تھا جا اُترے مہمانی کھائی اور اجازت چاہی کہ موضع معین مین جاکر دعا کرین مرثد کہ رؤسائے عاد سے تھا اور ہود علیہ السلام پر ایمان رکھتا تھا کہنے لگا کہ انکی دعا سے مینہہ نہین برسنیکا جب تک ہود علیہ السلام کی اطاعت نکرینگے سب نے معاویہ سے کہا کہ مرثد کو بند کر کہ یہین رکھو موضع دعا مین نجانے دو اور قبیل ابن عنز قوم کو لئے ہوئے وہان گیا اور دعا کرنے لگا کہ الٰہی قوم عاد پر مینہہ برسا جیسا یہہ چاہتے ہین اوسوقت تین ٹکڑے بادل کے ایک سُرخ ایک سفید ایک سیاہ نمود ہوئے اور آواز آئی کہ اے قبیل ان تینو مین سے جو ٹکڑا چاہے اپنی قوم کیواسطے اختیار کرلے اُسنے ابر سیاہ لیا کہ بہت برستا ہی اور مکے سے نکلکر اپنے شہر کو چلا جب وہان پہنچا سب عادی خوش ہوئے اور اپنے گھر ونسے نکلے عذاب الٰہی اونپر نازل ہوا آٹھہ دنرات بادصرصر چلی سب ہلاک ہوگئے ہود علیہ السلام اور جو اونپر ایمان لائے تھے سلامت رہے فَأَنْجَيْنَاهُ وَالَّذِينَ مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِنَّا پس نجات دی ہمنے ہود کو اور اون لوگون کو جو ساتھہ اوسکے تھے یعنے اوسپر ایمان لائے ساتھہ مہربانی کے اپنی طرف وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَمَا كَانُوا مُؤْمِنِينَ اور کاٹ ڈالی ہمنے جڑ اون لوگون کی کہ جھٹلاتے تھے نشانیون ہماری کو اور نتھے ایمان والون سے وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا اور بھیجا ہمنے طرف قبیلہ ثمود کے بھائی اونکے صالح کو سمجھہ لیجئے کہ یہہ ایک قبیلہ عرب مین تھا کہ منسوب ساتھہ ثمود بن عاد بن عواص بن ارم بن سام بن نوح کے تھا بت پرستی کرتا تھا اور درمیان ولایت حجاز اور شام کے حجر ایک جگہہ تھی وہان رہتا تھا اور حضرت صالح بھی ثمود کی اولاد سے تھے سات واسطون سے قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ کہا صالح نے اے قوم میری عبادت کرو اللہ لاشریک لہ کی نہین واسطے تمھارے کوئی معبود مستحق عبادت کے سوا اسکے قوم ثمود نے کہ بہت تھے اور مال بہت رکھتے تھے اور قوت والے تھے حضرت صالح کو جھٹلایا اور کہا کہ کچھہ معجزہ دکھاؤ تو ایمان لاوین اونھونے کہا کیا معجزہ چاہتے ہو کہا کل ہماری عید ہی ہم بھی اپنے بتونکو آراستہ کرینگے اور تم بھی نکلکر صحرا کو چلیو ہم اپنے بتونسے دعا کرینگے تم اپنے خدا سے کیجیو جسکی دعا قبول ہوئے اوسکی دوسرے متابعت کرینگے دوسرے دن یونہین کیا اونھون نے بہتیرے بتون سے دعا کی کچھہ نہوا شرمندہ اور رسوا ہوئے جندہ بن عمرو نے کہ اشراف قبیلۂ ثمود سے تھا اشارہ طرف ایک پتھر کے کرکے کہ صحرا مین اکیلا پڑا تھا کہا کہ اے صالح اس پتھر سے واسطے ہمارے ناقہ برابر شتر بچے کے نکالدے صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر اللہ میرا اپنی قدرت کاملہ سے ایسا ہی ناقہ اس پتھر سے پیدا کرے تو تم کیا کرو کہا ہم ایمان لاوین اور عبادت تیرے خدا کی کرین اس شرط پر قسم کھائی صالح علیہ السلام نے دو رکعت نماز پڑھکر دعا کی وہین پتھر حرکت مین آیا جیسی اونٹنی وقت جننے کے نالہ کرتی ہی اسی طرح آواز کر کر پھٹ گیا اور ناقہ کلان موافق مدعائے قوم کے نکل آیا اور اُسیوقت اُسے ایک بچہ پیدا ہوا اوسیکے مثل سبنے دیکھا جندہ ایمان لایا اور باقی اشراف قوم ثمود

کے انکار کرنے لگے اور گمراہی مین پھنسے رہے پھر وہ ناقہ درمیان قوم کے رہا پھرتا چرتا تھا اور پانی کنوؤنکا ایکدن درمیان بیتا تھا بعد ظہور اس معجزے کے صالح علیہ السلام نے کہا اے قوم میری قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ تحقیق آئی تمھارے پاس دلیل روشن پروردگار تمھارے سے کمال قدرت اوسکی پر اور صحت نبوت میری پر هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ یہہ ہی اونٹنی اللہ کی اضافت واسطے تخصیص کے کی کہ مخصوص اسکی قدرت سے صخرہ کا شبہ سے نکلی لوگہ ہو لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ واسطے تمھارے نشانی اور پیغمبری میری کے پس چھوڑ دو اوسکو کہ کھاوے گیاہ بیچ زمین خدا کے اور مت ہاتھ لگاؤ اوسکو ساتھ برائی کے پس پکڑیگا تمکو عذاب درد دینے والا سمجھہ لیجیے کہ استحقاق عذاب بواسطہ ضرر ناقہ نہین بلکہ رہنے اونکیے کفر پر کہ بعد شہود معجزے کے انکار کیا اور کوچین مارنے ناقے کے دلیل کفر اونکیی ہی وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ اور یاد کرو نعمتو نکو خدا کی جسوقت کیا ہمنے جانشین تمکو بیچ زمین کے پیچھے ہلاک کرنے قوم عاد کے وَبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا اور جگہہ دی تمکو بیچ زمین حجر کے بنا لیتے ہو اور نرم اوسکی سے محل گرمیونکے واسطے اور تراش لیتے ہو پہاڑ کو گھر واسطے جاڑونکے فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ پس یاد کرو نعمتین اللہ کی کہ متمکن کیا زمین پر اور کوہ تراشنے کی قوت دی اور مت پھرو بیچ زمین حجر کے فساد کرتے ہوئے اٹھونے صالح علیہ السلام کے جواب سے اعراض کیا اور مومنونسے کہنے لگے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہی قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ کہا سردارون نے جو تکبر کرتے تھے قوم صالح علیہ السلام سے واسطے اون لوگون کے جو ناتوان کئے گئے تھے واسطے اونکے جو ایمان لائے تھے کیا تمھین یقین ہی یہہ کہ صالح بھیجا ہوا ہی پروردگار اپنے کی طرف سے اور یہہ بات ٹھٹھے بازی سے کہتے تھے قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ کہا اون ناتوانون نے تحقیق ہم ساتھ اس دین کے کہ بھیجا گیا ہی صالح ایمان لانیوالے ہین قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ کہا اون لوگون نے کہ تکبر کیا تھا ایمان لانیسے خدا و پیغمبر پر تحقیق ہم ساتھ اوس چیز کے کہ ایمان لائے ہو تم ساتھ اوسکے کفر کرنیوالے ہین لکھا ہی کہ تمام لوگ قوم کے ناقے سے تنگ آئے کہ اپنی نوبت کے دن تمام پانی کنوؤنکا پی جاتا تھا اونکے جانور پیاسے رہتے تھے دوسرے تابستانین یہہ ظہر وادی کو جاتا تھا چارپائے تمام قوم کے ڈر کر بطن وادی کو نکلجاتے تھے اور زمستان مین یہہ بطن وادی کو جاتا تھا چارپائے خوف کھاکر ظہر وادی کو بھاگجاتے تھے ان باتونسے سب قوم کو ضرر پہنچا تھا آخر عنیزہ اور صدوقہ دو عورتین تھین مواشی اونکے بہت تھے اٹھونے قدار بن سالف اور مصدع بن دہر کو کھڑا کیا کہ ناقیکے پاؤن کاٹ ڈالین قصہ اوسکا بہ تفصیل آگے آویگا انشاء اللہ تعالیٰ پس ناقے کا مارنا بسبب نزول عذاب کا ہوا اوپر چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہی فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ پس پاؤن کاٹے اونٹنی کے اور سرکشی کی حکم پروردگار اپنے سے وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اور کہا کھلی سے اے صالح لا ہمارے پاس جو وعدہ دیتا ہی تو ہمکو عذاب کا اگر ہی تو پیغمبرونسے فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ پس پکڑا اونکو بسبب مارنے ناقیکے زلزلے بعد سننے آواز ہولناک کے پس صبح اٹھے بیچ گھرون اپنے کے اوندھے منہہ مرے ہوئے فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ پس منہہ پھیرا یا صالح علیہ السلام نے اونسے جب اونھون نے ناقے کو مارا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مین قوم ثمود کو ساتھ صیحہ جبرئیل کے زلزلے مین ہلاک کرونگا وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ اور کہا حسرت سے اے قوم میری تحقیق پہنچا دیا تمکو مین نے پیغام پروردگار اپنے کا اور خیر خواہی کی تھی مین نے واسطے تمھارے وقت دعوت کے ولیکن نہین تم دوست رکھتے خیر خواہی کرنیوالونکو کہ تمھین مہربانی سے ایمان کی طرف بلاوین اور متابعت کرین نفس اور شیطان کی سے منع کرین وَلُوْطًا اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوط علیہ السلام بن ہاران بن آزر بن ناخور کو کہ برادرزادہ ابراہیم علیہ السلام کا تھا لکھا ہی کہ جب

ابراہیم علیہ السلام شام کو گئے لوط علیہ السلام بھی اونکے ساتھ تھے حق تعالیٰ نے اونکو پیغمبری دی اور موتفکات کو بھیجا کہ پانچ شہر تھے سدوما اور عامورا اور دادوما اور صابورا اور سعودا ہر شہر مین چار ہزار آدمی تھے لوط علیہ السلام سدوما مین آئے وہ بڑا شہر تھا اور انتیس برس وان رہے اور لوگونکو دعوت طرف حق کے کرتے رہے نیکیون کا امر کرتے تھے فواحش سے منع کرتے تھے ایک اونکی فواحش سے لواطت تھی کہ حق تعالیٰ نے اس امت کو مآل کار اونکیسے خبر دی اور فرمایا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم یاد کر قصہ لوط علیہ السلام کا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ جسوقت کہا اونسے واسطے قوم اپنی کے کہ شہر سدوما مین رہتے تھے اور لوط علیہ السلام درمیان اونہین کے تھے کیا کرتے ہو تم بیحیائی یعنے لواطت کہ نہین پہلی کیا تمسے اسکو کسی نے عالمونمین سے اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ تحقیق تم آتے ہو تم مردونکے پاس شہوت سے سوا عورتون کے کہ مباح کین ہین تمپر پس تم راہ حق پر نہین ہو بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ بلکہ تم قوم ہو حد سے نکلجانیوالے وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ اور تھا جواب قوم لوط کا مگر یہہ کہ کہتے تھے بعضے سدوما کے لوگ بعضونکو نکالدو لوط کو اور بیٹیون اوسکے کو اور اون لوگون کو جو اوسپر ایمان لائے ہین بستی اپنی سے یعنے سدوما سے اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ تحقیق وہ ایک لوگ ہین بہت پاک رکھتے ہین آپکو بیحیائیون سے یعنے اس عمل لواطت مین ساتھ ہمارے متفق نہین حقتعالیٰ نے جواب اونکا نہ پسند کیا اور عذاب اونپر اوتارا چنانچہ تفصیل اوسکی آویگی اور جو عذاب آیا فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ پس نجات دی ہمنے لوط کو اور لوگون اوسکے کو اِلَّا امْرَاَتَهٗ مگر عورت اوسکی کو کہ داہلہ نام تھا ظاہر اسلام رکھتی تھی اور دلمین کفر اور کافرونکو انکار پر لوط علیہ السلام کے رغبت دلاتی تھی كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ تھی پیچھے رہجانیوالی گھر مین اپنے یعنے لوط علیہ السلام جو اہلسے نکلے وہ ساتھ نہ گئی وین ہی اور سب قوم کے ساتھ ہلاک ہوئی وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا اور برسایا ہمنے اوپر کفار قوم لوط کے مینہہ پتھرونکا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ پس دیکھ کیونکر ہوا آخر کام گنہگارونکا وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا اور بھیجا ہمنے طرف اولاد مدین کے کہ پسر ابراہیم خلیل اللہ کا تھا بھائی اونکے شعیب کو کہ بیٹا ملیک بن یشخر بن نضر بن مدین کا تھا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ کہا شعیب نے ای قوم میری عبادت کرو اللہ کی نہین واسطے تمھارے کوئی لایق عبادت کے سوا اسکے قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ تحقیق آئی تمھارے پاس دلیل روشن پروردگار تمھارے سے سمجھ لیجیے کہ معجزہ شعیب علیہ السلام کا قرآن شریف مین کہین مذکور نہین اور نہ ظاہر حدیث مین ہی مگر آیات باہرات مین کہ معجزات انبیا کے بیان کئے ہین لکھا ہی کہ حضرت شعیب علیہ السلام جب چاہتے تھے کہ کوہ بلند پر چڑھین کوہ پست ہوجاتا تھا آپ بآسانی چڑھ جاتے تھے پھر وہ بلند ہوجاتا تھا اور قوم والے شعیب علیہ السلام کے دو پیمانے رکھتے تھے ایک کم ایک زیادہ کم سے دیتے تھے زیادہ سے لیتے تھے باوجود کفر کے خیانت کیل اور وزن مین بھی کرتے تھے حضرت شعیبؑ نے اونکو کہا مین تمکو طرف خدا کے بلاتا ہون اور معجزہ دکھاتا ہون فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ پس پورا کرو پیمانہ کو اور تول کو اور مت کم کرو لوگونکو چیزین اونکی یعنے خرید و فروخت مین خیانت نکرو وَلَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا اور مت فساد کرو بیچ زمین کے ساتھ کفر اور خیانت کے پیچھے درستی اوسکیکے کہ انبیا کے آنیسے اور کتابون کے اترنیسے ہوئی ہی ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ یہہ جو مین تمکو کہتا ہون بہتر ہی واسطے تمھارے اگر ہو تم ایمان لانیوالے اور قوم شعیب تول ناپ مین خیانت تو کرتے ہی تھے راہ بھی لوٹتے تھے سو اس سے بھی منع فرمایا وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ اور مت بیٹھا کرو ہر راہ مین واسطے لوٹنے کے کہ ڈراتے ہو لوگونکو لکھا ہی کہ وہ سر راہ بیٹھتے تھے جو شعیب علیہ السلام کے پاس جاتا تھا اوسے ڈراتے تھے اور منع کرتے تھے سو حضرت شعیب نے فرمایا کہ راہونمین مت بیٹھو کہ طالبان حق کو ڈراتے ہو وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا اور بند کرتے ہو راہ حق کی سے اوسکو جو ایمان لاوے ساتھ

اللہ کے اور چاہتے ہو واسطے اوسکے کجی وَاذْكُرُوٓا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيلًا فَكَثَّرَكُمْ اور یاد کرو نعمت خدا کی جسوقت تھے تم تھوڑے پس بہت کیا تمکو اللہ نے کہ برکت دی تمھارے مال مین اور اولاد مین لکھا ہی کہ مدین بن ابراہیم علیہ السلام نے لوط علیہ السلام کی بیٹی سے نکاح کیا تھا اوس سے اولاد بہت ہوئی اور تونگر ہوئے سو شعیب ع نے اس نعمت کو یاد دلوایا اور کہا وَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ اور دیکھو کیونکر ہوا آخر کام فساد کرنیوالونکا پہلی امتونمین سے کہ قوم نوح اور عاد اور ثمود اور ہود اور قوم لوط تھے پس شعیب علیہ السلام نے مومنونکو کہا وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِيْٓ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا اور اگر ہی ایک جماعت تم مین سے ایمان لائی ساتھ اوس چیز کے کہ بھیجا گیا ہون مین ساتھ اوسکے اور ایک جماعت نہین ایمان لائی سمجھ لیجیے کہ قوم مدین سے بعضے ایمان لائے تھے اور بعضے نہین ایمان لائے تھے اور کہتے تھے کہ قوت اور ثروت ہمین ہی نہ مومنونکو پس حق ہماری طرف ہی اگر حق مومنونکی طرف ہوتا تو چاہیئے تونگر وہی ہوتے پس شعیب علیہ السلام نے کہا تم دو گروہ ہوئے ہو فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا پس صبر کرو یہانتک کہ حکم کرے اللہ درمیان دو گروہ کے وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ اور اللہ ہی بہتر حکم کرنیوالا ہی مصرعہ حکم مین اوس کے رفاقتمیل و مداہنہ نہین قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا کہا سردارون اونکے نے جو تکبر کرتے تھے اللہ کی عبادت سے قوم شعیب علیہ السلام کی سے البتہ نکالدینگے ہم تجھکو ای شعیب اور اون لوگونکو جو ایمان لائے ہین ساتھ تیرے بستی اپنی سے یا پھر آؤگے تم بیچ دین ہمارے کہ کفر ہی قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ کہا شعیب نے ہمین کفر کیطرف پھراتے ہو اور اگرچہ ہووین ہم ناخوش سمجھ لیجیے کہ حضرت شعیب کافر نتھے کہ عود کرنیکو طرف کفر کے اونکو کہا مگر یہہ کہ مومنونکے ساتھ ملکر بسبیل تغلیب کہا چنانچہ کشاف والے نے لکھا ہی اسیواسطے حضرت شعیب نے جواب بھی اوسی وتیرے پر دیا کہ ہم کیونکر تمھارے دین مین پھر آوین کہ ہم ناخوش ہین اوس سے پس اگر پھر آوین ہم تمھاری ملت مین اور خدا کے شریک پیدا کرین اور واقع مین نہین ہی قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا بتحقیق باندھ لیا ہی ہمنے اوپر اللہ کے جھوٹھ لکھا ہی کہ قوم شعیب والے جانتے تھے کہ اللہ نے امر کیا کہ اس طریق پر رہو اسیواسطے ملت کہتے تھے سو شعیب علیہ السلام نے کہا کہ عود تمھاری ملت پر کرنا اور اعتقاد کرنا اسپر رہنے کو اللہ نے کہا افترا ہی اللہ پر اِنْ عُدْنَا فِيْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا اگر پھر آوین ہم یعنے قوم والے ہمارے جو ایمان لائے ہین بیچ دین تمھارے کے پیچھے اوسکے کہ نجات دی اللہ نے ملت تمھاری سے پس جھوٹھ باندھنے والے ہون اللہ پر وَمَا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا اور نہین لایق ہمکو یہہ کہ پھر آوین ہم بیچ ملت کفر کے مگر جو چاہے اللہ پروردگار ہمارا وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا سما لیا ہی پروردگار ہمارے نے ہر چیز کو علم مین یعنے اوسکے علم نے احاطہ کر لیا ہی سب چیز کو وہ جانتا ہی آخر کام ہر کسیکا ایمان اور کفر اور ارتداد اور نفاق سے اور تمھارے ڈرانیسے کہ مومنونکو نکالدینگے ہم نہین ڈرتے عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا اوپر اللہ کے توکل کیا ہمنے اور اپنا سب کام اوسیکو سونپا پھر شعیب علیہ السلام نے اونسے منہہ پھیرکر جناب الٰہی مین دعا کی کہ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ ای پروردگار ہمارے حکم کر درمیان ہمارے اور درمیان قوم ہمارے کیساتھ حق کے اور تو بہتر حکم کرنیوالا ہی وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ اور کہا سردارون نے جو کافر ہوئے قوم شعیب علیہ السلام کی سے اور لوگون سے اپنے جو ایمان لائے تھے اگر پیروی کروگے تم شعیب کی بیچ دین اوسکے اور اپنی ملت کو چھوڑ دو تحقیق تم اسوقت ٹوٹا پانیوالے ہوگے کہ آئین قدیم ترک کر دین جدید مین آؤ اور اپنے باپ دادی کی روش سے منہہ پھیر آؤ اور سردار کافرون نے قوم کفار اپنے سے بھی کہا کہ جو دین اپنا ترک کروگے زیان مین پڑوگے کیونکہ نفع ہمارا کم بیچنے مین ہی اور اُس سے شعیب منع کرتے ہین پس اونکا کہا نمانا اور کفر اور خیانت سے باز نہ ہونا فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ پس پکڑا اونکو زلزلے نے سورہ ہود مین مذکور ہی کہ اہل مدین صیحہ سے ہلاک ہوئے سو اسکی تطبیق یہہ ہی کہ آواز آئی زلزلہ پیدا ہوا کیونکہ زلزلہ بغیر صیاح اور ریاح کے نہین ہوتا

حدیث مین آیا ہی کہ جبرئیل علیہ السلام نے فریاد کی زلزلہ شہر مین پڑا سب زلزلہ مین آئے فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ پس صبح اٹھے بیچ گھرون اپنے کے اوندھے منہ مرے ہوئے اَلَّذِیْنَ كَذَّبُوْا شُعَیْبًا كَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا فِیْهَا الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا شُعَیْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِیْنَ جنھون نے جھٹھایا شعیب کو ہلاک ہوئے گویا کہ نہ بسے تھے بیچ اوس شہر کے جنھون نے جھٹھایا شعیب کو ہوئے وہی ٹوٹا پانیوالے دنیا اور عقبیٰ مین لکھا ہی کہ شعیب علیہ السلام عذاب آتے دیکھکر اوس شہر سے نکلنے لگے فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ یٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ پس منہ پھیرا کافرونسے اور کہا ای قوم میری تحقیق پہنچایا مین نے تمکو پیغام پروردگار اپنے کا اور خیرخواہی کی واسطے تمھارے مہربانی سے بعضون نے کہا ہی یہہ خطاب بعد ہلاک ہونے اونکے تھا جیسے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد قتل کے کفار بدر کو خطاب فرمایا اور شعیب علیہ السلام نے بعد اظہار حسرت اور افسوس کے اپنی قوم کی تسلی کرکر کہا فَكَیْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِیْنَ پس کیونکر غم کھاؤن مین اوپر قوم کافرونکے کہ میری تصدیق نکری سمجھہ لیجئے کہ حق تعالیٰ بعد قصے پہلی امتونکے اور ہلاک ہونے اونکے سبب جھٹھانے پیغمبرونکے کفار قریش کو تہدید کرتا ہی اور فرماتا ہی وَمَاۤ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّبِیٍّ اِلَّاۤ اَخَذْنَاۤ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ یَضَّرَّعُوْنَ اور نہین بھیجا ہمنے کسی بیچ بستی کے کوئی نبی کہ اوسکو جھٹھلایا مگر پکڑا ہمنے لوگون اوس بستی کے کو ساتھہ فقر کے اور مرض کے تو کہ وہ عاجزی کرین اور نصیحت قبول کرکر ایمان اپنے پیغمبر پر لاوین تو کہ بلا دفع ہو اور جب سختی اور زحمت سے وہ راہ پر نہ آئے تو غنا اور راحت مین مبتلا کیا ہمنے ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّیِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا بدلی ہمنے جگہہ برائی کے بھلائی یہان تک کہ زیادہ ہوئے مال مین اور رجال مین پھر بھی کفران کرنے لگے وَقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ اور کہنے لگے کہ یہہ راحت اور نعمت جگہہ زحمت اور نقمت کی عادت دہر اور طبیعت زمانہ سے ہی تحقیق لگی تھی باپون ہمارے کو شدت اور راحت یعنے زمانہ گذشتہ مین قحط تھا کبھی فراخی کبھی صحت تھی کبھی بیماری کبھی غم تھا کبھی شادی کچھہ کفر اور ایمانپر یہہ باتین نہین ہین پس ہم جس طریق پر چلے آئے ہین اوسی پر رہینگے جب ناشکری پر قایم ہوگئے فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ پس پکڑا ہمنے اونکو ناگہان اور وہ نہ جانتے تھے کہ عذاب اونپر نازل ہوگا اور یہہ بڑی حسرت ہی اس سے کہ مقدمات عذاب کے دیکھین اور سمجھہ لین کہ عذاب اترتا ہی وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَیْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اور اگر لوگ ان بستیون کے جنپر عذاب آیا یا کے والے اور گرد اوسکے کے ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے شرک اور مخالفت پیغمبر سے البتہ کھولتے ہم اوپر اونکے برکتین آسمانون سے اور زمین سے کہ آسمان سے مینہہ برساتے اور زمین سے نبات اگاتے یا آسمانونسے ساتھہ قبول کرنے دعوات کے اور زمین سے ساتھہ برلانے حاجات کے وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ولیکن جھٹھایا اونھون نے پیغمبرون ہمارے کو پس پکڑا ہمنے اونکو ساتھہ اوس چیز کے کہ تھے وہ کسب کرتے کفر اور عصیان سے حقایق سلمی مین ہی کہ اگر بندے ایمان لاتے وعدونپر میرے اور ڈرتے خلاف کرنے امر میرے پس دلونکو اونکے ساتھہ نور مشاہدے اپنے کے روشن کرتا مین کہ برکت اوسکی عبارت اوس سے ہی اور جوارح اور اعضا کو انکی اپنی خدمت سے آراستہ کرتا کہ برکت زمین کی اشارت اوسسے ہی **بیت** جب ساجدہ حق مین جو تو دم بھر ہوتا ۔ بدن آراستہ اور قلب منور ہوتا ۔ اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاْسُنَا بَیَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ پس نڈر ہوگئے ہین رہنے والے اور گرد اوسکے بعد اوسکے کہ کافرونکا عذاب بیان کیا ہمنے یہہ کہ آوے اونکے پاس عذاب ہمارا رات کو اور حالانکہ وہ سوتے ہون یعنے وقت غفلت اونکی کے اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ یَلْعَبُوْنَ اور کیا نڈر ہوگئے ہین رہنے والے بستیونکے یہہ کہ آوے اونکے پاس عذاب ہمارا دن چڑھے اور حالانکہ وہ کھیلتے ہون یعنے دنیا کے کامون مین ہون کہ کھیل غافلونکا ہی حاصل یہہ ہی کہ پیغمبرونکے تئین جھٹھا کر عذاب الٰہی سے نڈر نہ رہو دن نہ رات اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ پس کیا نڈر ہوگئے جھٹھانیوالے پکڑنے اللہ کے سے ناگہان مگر استعارہ ہی پکڑنیسے اسطرح کہ نہ جانے بندہ فَلَا یَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ پس نہین نڈر ہوتے

ع ۱۲

مگر اللہ کی سے مگر قوم ٹوٹا پانیوالے کہ بسبب کفر اور نفاق کے زیان زدۂ دو جہان ہین اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِينَ يَرِثُونَ الْأَرْضَ مِنْ
بَعْدِ أَهْلِهَا کیا نہین راہ دکھائی اللہ نے واسطے اون لوگونکے کہ وارث ہوتے ہین زمین کے یعنے رہتے ہین اوسمین پیچھے ہلاک
ہونے اہل اوسکے مراد اوس سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کفار ہین کہ پہلی امتونکی بستیونمین رہتے ہین اور اللہ نے بیان کردیا ہے
أَنْ لَوْ نَشَاءُ أَصَبْنَاهُمْ بِذُنُوبِهِمْ یہہ کہ اگر چاہین ہم پکڑین اونکو ساتھ جزا گناہون اونکی کے یعنے اونپر بھی عذاب اتارین جیسا
پہلون پر اتارا تھا وَنَطْبَعُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ اور مہر رکھین ہم اوپر دلون اونکے پس وہ نہین سنتے کیونکہ دل پر مہر ہے
جو دل کھلا ہو تو سنکر سمجھین **بیت** استماع قول حق کو گوش دل درکار ہے ✽ گوش آب وگل یہان رافت بدنپر بار ہے ✽ پس
واسطے تسلی خاطر عاطر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا تِلْكَ الْقُرَىٰ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَائِهَا یہہ بستیان پہلے امتون کی جیسے احقاف
اور حجر اور موتفکات اور نینوا انکے بیان کرتے ہین ہم اوپر تیرے بعضی چیزین اونکی وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ اور تحقیق آتے تھے
اونکے پاس پیغمبر اونکے جیسے ہود اور صالح اور لوط علی نبینا وعلیہم السلام ساتھ معجزون روشن کے یا دلیلون واضح کے فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا
بِمَا كَذَّبُوا مِنْ قَبْلُ پس نتھے کہ ایمان لاوین بعد آنے رسولون کے ساتھ اوس چیز کے کہ جھٹلایا تھا پہلے آنے رسولونکے سے یعنے ہمیشہ تکذیب
پر تھے اور صلاحیت قبول ایمان کی نہین رکھتے تھے سبب اسکے کہ کفر مین پھنسے تھے اور دلونپر انکے مہرین لگین تھین كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ
قُلُوبِ الْكَافِرِينَ جیسے مہر کفار گذشتہ کے دلون پر تھی اسیطرح مہر رکھتا ہی خدا اوپر دلون کافرونکے مراد اس سے کفار قریش ہین کہ اللہ
جانتا ہی کہ ایمان نہین لاوینگے وَمَا وَجَدْنَا لِأَكْثَرِهِمْ مِنْ عَهْدٍ اور نہ پایا ہمنے واسطے بہتونکے اممِ مذکورہ مین سے قایم رہنا اوپر
عہد کے کہ روز میثاق مین کیا تھا یا عہد جو وقت ڈرانے اور مضرت کے کرتے تھے کہ اگر نجات پاوین تو ایمان لاوین وَإِنْ وَجَدْنَا
أَكْثَرَهُمْ لَفَاسِقِينَ اور تحقیق پایا ہمنے اکثر اونکے کو البتہ فاسق عہدشکن ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ پھر بھیجا
ہمنے پیچھے ان سب پیغمبرونکے موسیٰ بن عمران کو ساتھ معجزونکے جو عطا کئے تھے ہمنے طرف فرعون کے کہ نام اوسکا قابوس تھا یا ولید بن مصعب
بن ریان فرعون لقب ہی مصر کے بادشاہونکا جیسے کسریٰ فارس کے بادشاہونکا اور قیصر روم کے سلطانونکا اور خاقان چین کے ملوک کا
اور تبع یمن کے شاہونکا وَمَلَئِهِ فَظَلَمُوا بِهَا اور سردارون قوم اوسکے پس ظلم کیا یعنے کاہنون سے ساتھ اون معجزون کے کہ رکھا کفر کو
بجائے ایمان فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ پس دیکھ کیونکر ہوا آخر کام مفسدونکا کہ ڈوب گئے حضرت موسیٰ علیہ السلام جو مصر
سے نکلکر مدین مین شعیب علیہ السلام کی خدمت مین پہنچے اور صفورا اونکی بیٹی نکاح مین لائے پھر مصر کو آئے راہ مین وادی ایمن مین
خلعت پیغمبری سے مشرف ہوئے اور معجزے عصا اور ید بیضا ہاتھ لگے اور حکم الہی ہوا کہ مصر کو جا اور فرعون کو طرف حق کے بلا اور نکبر اور
سرکشی اور دعوا خدائی سے منع فرما موسیٰ آئے اور بعد مدت کے کہ فرعون سے ملاقات ہوئی دعوت آغاز کی وَقَالَ مُوسَىٰ يَا فِرْعَوْنُ إِنِّي
رَسُولٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ اور کہا موسیٰ نے اے فرعون تحقیق مین رسول ہون پروردگار عالمون کی طرف سے تجھپر اور تیری قوم
پر یا حَقِيقٌ عَلَىٰ أَنْ لَا أَقُولَ عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ ثابت ہون اوپر اسبات کے کہ نہین کہتا مین اوپر اللہ کے مگر سچ رہت قَدْ جِئْتُكُمْ
بِبَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ فَأَرْسِلْ مَعِيَ بَنِي إِسْرَائِيلَ تحقیق آیا ہون مین پاس تمھارے ساتھ دلیلونکے پروردگار تمھارے سے یا ساتھ معجزون
کے کہ میری صدق رسالت پر گواہ ہین پس بھیجدے ساتھ میرے اولاد یعقوب کو اور اونسے خدمت مت لے تو کہ زمین مقدس مین کہ اُنکے
آبا کا وطن ہی چلے جاوین لکھا ہی کہ فرعون بنی اسرائیل کو غلام اپنا جانتا تھا اور سبب یہہ تھا کہ جب حضرت یعقوب علیہ السلام اپنی
اولاد سمیت مصر کو آئے تھے تو وہین رہے نسل بہت ہوئی پھر جو حضرت یعقوبؑ اور حضرت یوسفؑ اور بھائی اونکے اس جہانسے
انتقال کرگئے اور ملک ریان بھی کہ حضرت یوسفؑ کے زمانیکا فرعون تھا مرگیا بیٹا اوسکا ملک مصعب بنی اسرائیل کی بہت حرمت
کرتا تھا جب وہ بھی مرگیا ولید تخت پر بیٹھا کہ فرعون زمانہ موسیٰ کا تھا کہنے لگا انا ربکم الاعلیٰ بنی اسرائیل نے اوسکا دعوی قبول نہ کیا

اونسے کہا باپ تمھارا میرے دادا کا غلام زرخریدہ تھا تم سب غلام زادے ہو میرے پس اونکو غلامی مین لے لیا یہانتک کہ حضرت موسیٰ مبعوث ہوے اور اونھون نے کہا اسی فرعون بنی اسرائیل سے ہا تھہ اوٹھا قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ کہا فرعون نے اگر ہی تو آیا ساتھہ معجزے اور حجت کے لے آؤ اوسکو اگر ہی تو سچون سے فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ پس ڈالدیا موسیٰ نے عصا اپنا پس ناگہان وہ اژدہا تھا ظاہر کہ کیکو شک نتھا روایت ہی کہ عصا اژدہا ہوگیا منہہ کھولے ایسا بڑا کہ درمیان دونون لب کے اسی گز کا فرق تھا نیچے قالب زمین پر اور اوپر کا کنگرہ پر فرعون کے محل کے اور منہہ تخت کے طرف کئے تھا سب دربار والے فرعون کے بھاگ گئے اور فرعون بھی تخت سے اُتر کر چھپ گیا اژدہا حام مخلوق کا یہان تک ہوا کہ پچیس ہزار آدمی ہلاک ہوگئے فرعون نے کہا اے موسیٰ تجھے قسم ہی اوس خدا کی کہ جسکا رسول ہی تو عصا کو اپنے ہاتھہ مین لے مین تجھپر ایمان لاتا ہون اور بنی اسرائیل کو تیرے حوالے کرتا ہون حضرت موسیٰ نے گردن اژدہے کی پکڑ کر اٹھالیا عصا ہوگیا فرعون پھر تخت پر آ بیٹھا اور کہا اور بھی معجزہ کچھہ رکھتا ہی تو موسیٰ نے کہا ہان پس ہاتھہ اپنے گریبان مین زیر بغل ڈالا وَنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ اور نکال لیا ہاتھہ اپنا پس ناگہان وہ سفید تھا واسطے دیکھنے والونکے لکھا ہی کہ موسیٰ علیہ السلام سانولے تھے جب ہاتھہ گریبان مین ڈالکر نکالا اسقدر روشن تھا کہ شعاع اوسکی نور آفتاب پر غالب تھی مدارک مین ہی کہ موسیٰ علیہ السلام نے ہاتھہ اپنا فرعون کو دکھایا پھر گریبان مین ڈالکر نکالا اس قدر نورانی ہوگیا کہ درمیان زمین و آسمان کے نور ہوگیا پھر گریبان مین ڈالکر باہر لائے جیسا اول تھا ویسا ہی ہوگیا فرعون نے یہہ معجزے دیکھکر اپنی قوم کے امیرونکو بلایا اور موسیٰ علیہ السلام کے معاملہ مین مشورت کی قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ کہا سردارون نے قوم فرعون کیسے تحقیق یہہ موسیٰ جادوگر ہی بڑا دانا اوستاد فن سحر کا کہ چوب کا اژدہا کردکھاتا ہی اور دست گندم گون کو نورانی بناتا ہی يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ ارادہ کرتا ہی یہہ ساحر یہہ کہ نکالدے تمکو زمین تمھاری سے کہ ولایت مصر ہی اور یہان کی حکومت بنی اسرائیل کو دے فرعون نے یہہ بات سنکر کہا فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ پس کیا حکم کرتے ہو مجھہ کو تدبیر اسکی کیا کرون قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ کہا اونھون نے قید کرا اسکو اور بھائی اسکے ہارون کو یا ڈھیل دے اونکے کام مین شتابی مت کر اور بھیج بیچ شہرونکے اکٹھا کرنیوالے کہ وہ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ لے آوین تیرے پاس ہر جادوگر دانا کو لکھا ہی کہ جتنے جادوگر حضرت موسیٰ کے قرن مین تھے اتنے کسی قرن مین نتھے غرض فرعون نے لوگونکو بھیجا جادوگرون کے لینے کو ایک مقام پر دو بھائی تھے بڑے اوستاد اس فن مین جب اونکو فرعون کا پیغام پہنچا تو وہ اپنے باپکی قبر پر گئے اور پکارا جواب آیا کہ کیا کہتے ہو بیٹون نے کہا مصر کے بادشاہ نے ہمین بلایا ہی وہان دو شخص آئے ہین اونھونے بغیر لشکر اور سلاح کے بادشاہ کو عاجز کردیا ہی عصا کو ہاتھہ سے ڈالدیتے ہین اژدہا بن جاتا ہی جو سامنے آتا ہی کھالیتا ہی اونکے مقابلے کیواسطے ہمین طلب کیا ہی قبر سے آواز ہوئی کہ مصر مین تم پہنچکر معلوم کیجیو کہ جب وہ سوتے ہین تب بھی عصا اژدہا بنا رہتا ہی یا نہین اگر رہتا ہی تو وہ جادوگر نہین ہی کیونکہ ساحر کا سحر خواب مین نہین چلتا اس سے مقابلہ مت کیجیو کہ کوئی اوس سے عالم مین برنہین آنیکا القصہ وہ دونون بھائی اپنے شاگردونکو لیکر بارہ ہزار آدمیون سے بعضون نے کہا ہی ستر ہزار آدمی لیکر مصر کو آئے اور بارگاہ فرعون مین جمع ہوئے وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ اور آئے جادوگر فرعون کے پاس بعد طلب اوسکے اور جب فرعون نے اونکو دیکھا قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ کہا اونھون نے تحقیق واسطے ہمارے کچھہ بدلا ہی اگر ہووین ہم غالب موسیٰ پر قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ کہا فرعون نے ہان ہی بدلا اور تحقیق تم البتہ مقربون سے ہوگے جب چاہوگے میرے پاس چلے آوگے لکھا ہی کہ سرداراون سب جادوگرونکے چار تھے دو وہ دونون بھائی تھے جو باپ کی قبر سے رخصت ہوکے آئے تھے ایک کا نام سابور تھا دوسرے کا عادور اور دو مخطط اور مصفی تھے اور لباب مین ہی کہ ان چارونکا بھی ایک مہتر تھا سمعون اوسکا نام تھا جب مصر مین آئے تو سابور اور عادور نے

موسیٰ علیہ السلام کا احوال دریافت کیا کہ جب یہہ سوتے ہین تو عصا ان کا اژدہا ہوکر جو کی دیتا ہی دونونکے دلمین دغدغہ پیدا ہوا لیکن
اس خوف کو ظاہر نہ کیا یہان تک کہ فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کو بلایا کہ جادوگرون سے مقابلہ کرین رسیان اور سونٹے لیکر ستر
ہزار جادوگر ایک طرف صف باندھکر کھڑے ہوئے اور ایکطرف حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون اور فرعون تخت پر خوش بیٹھا
اور تمام مصر کے لوگ تماشے کو آئے قَالُوا يَا مُوسَىٰ إِمَّا أَن تُلْقِيَ وَإِمَّا أَن نَّكُونَ نَحْنُ الْمُلْقِينَ کہا جادوگرون نے ایموسیٰ یا تو
ڈال لے عصا اپنی اور یا ہو ویسے ہم ڈالنے والے رسیان اور سونٹے اپنے قَالَ أَلْقُوا کہا موسیٰ علیہ السلام نے کرم سے کہ خلق انبیا
ہی تمھین ڈالو فَلَمَّا أَلْقَوْا سَحَرُوا أَعْيُنَ النَّاسِ پس جب ڈالا اون جادوگرون نے جادو کردیا آنکھون پر لوگونکی کہ حقیقت مین کچھ
نتھا اور نظر آگیا وَاسْتَرْهَبُوهُمْ وَجَاءُوا بِسِحْرٍ عَظِيمٍ اور ڈرا دیا لوگون کو اور لائے جادو بڑا لکھا ہی کہ رسیان بڑی بڑی بٹ کر
کالا رنگ لگاکر اور لاٹھیان لمبی لمبی درمیان سے خالی کرکر پارہ اونمین بھرکر ڈالدی تھین گرمی آفتاب کی جو اونکو پہنچی سانپونکی
طرح بل کھانے لگین اور تفسیر عین المعانی مین ہی کہ زمین تلے سے خالی کرآگ بھر دی تھی جب گرمی آگ کی نیچے سے اور حرارت
آفتاب کی اوپر سے لگی وہ ہلنے لگین لوگونکو معلوم ہوا کہ سب میدان سانپون سے بھرا ہی وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ
اور وحی کی ہمنے طرف موسیٰ کے یہہ کہ ڈالدے عصا اپنا پس موسیٰ علیہ السلام نے عصا ڈالدیا اژدہا بنگیا منہہ کھولے فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ
مَا يَأْفِكُونَ پس ناگہان وہ نگل جاتا تھا جو کچھہ کہ باندھ لیتے تھے اور فریب کرتے تھے اور وہ جالیس خروار رسیان اور لاٹھیان
تھین سبکو عصا نگل گیا پھر نظارے والون کیطرف منہہ کیا سب بھاگ گئے بہت لوگ انمین ہلاک ہوگئے پس موسیٰ علیہ السلام
نے عصا ہاتھہ مین اٹھالیا حق تعالیٰ نے باطل کو نیست کردیا فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ پس ثابت ہوا حق موسیٰ علیہ السلام
کا اور زایل ہوا جو کچھہ کہ تھے کرتے جادوگر جادو سے پھر آپسمین ساحرون نے کہا کہ اگر یہہ سحر ہوتا تو ہمارے سحر کو نہ گھاسکتا فَغُلِبُوا
هُنَالِكَ پس مغلوب ہوگئے جادوگر اور فرعون اور قوم اوسکی اوسجگہہ کہ موسیٰ علیہ السلام غالب ہوئے وَانقَلَبُوا صَاغِرِينَ اور پھر گئے
اوس مقام سے ذلیل اور ناامید وَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِينَ اور ڈالے گئے جادوگر سجدہ مین اللہ کے قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ کہا
اونھونے ایمان لائے ہم ساتھہ پروردگار عالمونکے فرعون نے کہا کہ مجھے پروردگار کہتے ہو اونھونے کہا تو کون ہی ربّ العالمین کو
کہتے ہین رَبِّ مُوسَىٰ وَهَارُونَ کہ پروردگار موسیٰ اور ہارون کا ہی قَالَ فِرْعَوْنُ آمَنتُم بِهِ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ کہا فرعون
نے جادوگرونکو ایمان لائے تم ساتھہ موسیٰ کے پہلے اس سے کہ حکم کرون مین تمکو إِنَّ هَٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوهُ فِي الْمَدِينَةِ تحقیق یہہ
عمل کچھہ مکر ہی کہ مکر کیا تمنے وہ مکر بیچ شہر مصر کے پہلے آنیسے وعدہ گاہ مین یعنے تمنے موسیٰ سے کچھہ خفیہ سازش کرلی ہی لِتُخْرِجُوا مِنْهَا
أَهْلَهَا تاکہ نکالدو اس شہر مصر سے لوگون اوسکے کو کہ قبطی ہین اور یہہ ملک تمکو اور بنی اسرائیل کو ملجاوے فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ پس
البتہ جانوگے تم نتیجہ اس قضیے کا کہ تمنے ترتیب دیا ہی یہہ اونکو محمل ڈرایا پھر تفصیل کی اور کہا لَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُم مِّنْ
خِلَافٍ ثُمَّ لَأُصَلِّبَنَّكُمْ أَجْمَعِينَ البتہ کاٹونگا مین ہاتھہ تمھارے اور پانون تمھارے مخالف طرف سے پھر سولی پر دونگا تم سبکو کہ تم
فضیحت ہو اور اونکو عبرت ہو قَالُوا کہا جادوگرون نے کہ مرنیسے ہمین کیا ڈراتا ہی تو ہم تو آپے مشتاق ہین موت کے کہ سبب مرگ کے
إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا مُنقَلِبُونَ تحقیق ہم طرف پروردگار ہمارے کے پھر جانیوالے ہین **بیت** کیونکہ نہ جاہین موت کو موت مین تو وصال ہی
عشق کا رافتا یہی مرتبہ کمال ہی ✦ وَمَا تَنقِمُ مِنَّا إِلَّا أَنْ آمَنَّا بِآيَاتِ رَبِّنَا لَمَّا جَاءَتْنَا اور نہین عیب پکڑتا تو ہمی فرعون ہم سے
مگر یہہ کہ ایمان لائے ہم ساتھہ نشانیون قدرت پروردگار اپنے کے جب آئین ہمارے پاس موسیٰ کے ہاتھہ پھر فرعون سے منہہ پھیرا کر
اونھونے اللہ کیطرف متوجہ ہوکر کہا رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ ای پروردگار ہمارے ڈال اوپر ہمارے صبر کہ اس
بلا مین زیادہ کرین ہم اور مار ہمکو مسلمان ثابت ایمان پر وَقَالَ الْمَلَأُ مِن قَوْمِ فِرْعَوْنَ أَتَذَرُ مُوسَىٰ وَقَوْمَهُ لِيُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ

وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ اور کہا سردارون نے قوم فرعون کے سے کیا چھوڑ دیتا ہی تو موسیٰ کو اور قوم اوسکی کو تو کہ فساد کرین بیچ زمین مصر کے
اور چھوڑ دین پرستش تیری کو اور معبودون تیرے کو لکھا ہی کہ فرعون لوگون کو اپنی عبادت کا حکم کرتا تھا اور آپ ستارونکو پوجتا تھا اور اصح
یہہ ہی کہ اپنی صورت کے بت تراش کر لوگونکو دیتا تھا کہ انکو پوجو تو قرب میرا پاؤ اسی سبب انا ربکم الاعلیٰ کہتا تھا کہ یہہ چھوٹے خدا ہین
مین بڑا ہون القصہ اوسکے امیرون نے کہا کہ موسیٰ کو اور قوم اوسکی کو مار ڈالو فرعون نے سمجھہ کر کہ اونکے قتل کی مجھے قدرت نہین قَالَ
سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ کہا البتہ قتل کرینگے ہم بیٹون اونکے کو جیسے پہلے مارتے تھے تو کہ نسل اونکی منقطع ہو جاوے وَنَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ
اور زندہ رکھینگے ہم بی بیان اونکی کو تو کہ خدمت ہماری کرین وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ اور تحقیق ہم اوپر اونکے غالب ہین اور یہہ مغلوب حکم کے
ہین ہمارے بنی اسرائیل نے جو یہہ ڈر سنا غمزدہ ہو کر بطریق استغاثہ منہہ طرف موسیٰ کے کیا قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ
وَاصْبِرُوْا کہا موسیٰ نے واسطے قوم اپنی کے مدد چاہو اللہ سے اور صبر کرو جو تم کرین اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ
تحقیق زمین واسطے اللہ کے ہی وارث اوسکا کرتا ہی جسکو چاہے بندون اپنے سے اس کلام مین وعدہ ہی ہلاک ہونیکا قبطیونکے
اور بنی اسرائیل کے تصرف مین اس ولایت کے آنیکا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ اور عاقبت نیک یا فتح یا بہشت واسطے متقیونکے ہی بنی اسرائیل
نے اس اشارت پر بشارت کو نہ سمجھا یہہ شکایت شروع کی قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا کہا اونھون نے
ایذا دیے گئے ہم قبطیونکے ہاتھہ سے پہلے اوس سے کہ آوے تو ہمارے پاس مدین سے کہ آدھے دن اپنی خدمت مین رکھتے تھے ہمکو اور
آدھے دن آزاد کرتے تھے اور پیچھے اوس سے کہ آیا تو ہمارے پاس کہ تمام دن اپنے ہی کام مین رکھتے تھے یا پہلے ایذا یہہ تھی کہ قتل
ابنا کرتے تھے اور پھر اوسی پر تیار ہین قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ کہا موسیٰ نے شتاب ہی پروردگار تمھارا یہہ کہ ہلاک کرے
دشمن تمھارے کو کہ فرعون اور قوم اوسکی ہی وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْاَرْضِ اور خلیفہ کرے تمکو بعد ہلاک اونکے بیچ زمین مصر کے یا ارض
مقدسہ کے فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ پس دیکھے کیونکر عمل کرتے ہو تم کفر کرتے ہو یا شکر طاعت کرتے ہو یا معصیت جو کروگے اوسکی جزا پاؤگے
حق تعالیٰ بعد وعدے ہلاک دشمنونکے مقدمات اوسکے بیان فرماتا ہی وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ
لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ اور تحقیق پکڑا ہم نے قوم فرعون کو ساتھہ قحط کے اور کمی میوونکے سے تو کہ وہ نصیحت پکڑین اور کفر سے پھرین وہ
نہ پھرے فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ پس جب آئی اونکو نیکی کہ فراخی اور ارزانی ہوئی کہا واسطے ہمارے ہی یہہ کہ ہم
اسکے مستحق ہین وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ اور اگر پہنچتی اونکو برائی کہ بلا اور گرانی آتی فال بد پکڑتے ساتھہ موسیٰ
کے اور جو ساتھہ اوسکے تھے مومنون سے اور کہتے کہ یہہ رنج اور مصیبت انکی شامت سے ہم پر آئی اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ
اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ خبردار ہو سوا اوسکے نہین کہ سبب نیکی اور برائی اونکے کا نزدیک اللہ کے تھا کہ اعمال بد اونکے کرامًا کاتبین نے لکھکر بارگاہ
مقدس کبریا مین پہنچائے تھے اونکی شامت سے وہ اندوہ اونپر آئی تھی اور لیکن اکثر اونمیں نہ جانا کہ یہہ رنج ہماری شامت اعمال نے
ہمکو دکھائے وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ اور کہا فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کو جو کچھہ لاویگا تو
ہمارے پاس اوسکو نشانیون سے کہ تیرے زعم مین ہین وہ معجزہ تیرا ہوگا مثل قحط اور مرض اور بلا کے تو کہ جادو کرے ہمکو ساتھہ اوسکے
پس نہین ہم واسطے تیرے مان نے والے جب قبطیون نے انکار حد سے زیادہ کیا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ پس بھیجا ہمنے اوپر اونکے
طوفان اور وہ یہہ ہی کہ طواف کرے مکانون کا اور ان سبکو گھیرے جیسے مینہہ اور سیل وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ
اور بھیجین ہمنے ٹڈیان اور چیچڑیان یا جوین یا گھن اور مینڈک اور لوہو در آنحال کہ نشانیان قدرت ہماری کی ہین جدی جدی مہینے مہینے
کے فاصلے سے ہر ایک نشانی آتی تھی اور سات دن ہر ایک رہتی تھی وَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ پس تکبر کیا اونھون نے
ہمارے حکم ماننے سے اور تھے قوم گنہگار کفر مین گرفتار کہ باوجود ایسی نشانیان ظاہر دیکھکر ایمان نہ لائے وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ

قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ اور جب اُترتا اوپر اونکے عذاب کہ مذکور ہوا کہتے عجز سے ایموسیٰ دعا کر واسطے ہمارے
پروردگار اپنے سے ساتھ اوس چیز کے جو قرار کیا ہی نزدیک تیرے یعنے خدا نے وعدہ کیا ہی کہ جب دعا کریگا تو قبول کرونگا لَئِنْ
كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اگر کھولدیوگا اور دور کریگا ہمسے عذاب البتہ ایمان لاوینگے ہم
واسطے تیرے اور بھیجدیوینگے ہم ساتھ تیرے بنی اسرائیل کو کہ جہان چاہے تو لیجاوے فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى اَجَلٍ هُمْ بَالِغُوْهُ اِذَا هُمْ
يَنْكُثُوْنَ پس جب کھولدیتے اور دفع کرتے ہم اونسے عذاب ایک مدت تک کہ وہ پہنچنے والے تھے اوسکو ناگہان وہ توڑ ڈالتے تھے عہد کو
لکھا ہی کہ مصر مین سات دنرات مینہہ برسا اور اندھیرا گھٹا چھایا رہا اور قبطیونکے گھرین پانی بھر گیا مرد و زن کھڑے رہے لڑکون کو
بلندی پر بٹھایا جو قبطی گھر مین بیٹھتا تھا وہ ڈوبتا تھا اور بنی اسرائیل کے مکان بھی آسپاس اونکے تھے اونمین ایک بوند نہ پڑی قبطیون
نے تنگ آکر فرعون سے کہا اوس سے کچھہ علاج نہو سکا تو نا امید ہوکر حضرت موسیٰؑ کیطرف رجوع کی کہ اپنے خدا سے دعا کرو کہ یہہ عذاب
دفع ہو تو ہم ایمان لاتے ہین حضرت موسیٰؑ نے دعا کی وہ مینہہ موقوف ہوا پانی نکل گیا کھیتیان کھل گیئن اور اسقدر اناج ہوا کہ کبھی نہ دیکھا
تھا پھر کفران نعمت کیا اور ایمان نہ لائے حق تعالیٰ نے ٹڈیان اُتارین اکثر کھیتیان اون کی کھا گیئن پھر موسیٰ علیہ السلام سے التجا کی اور
قسم کھائی کہ اگر یہہ بلا دفع ہووے تو تمھارے خدا پر ایمان لاوین ہم حضرت موسیٰ صحرا کو گئے اور عصا سے اشارہ کیا مشرق اور مغرب کی
طرف سب ٹڈیان اوندو سمتونکو اُڑ گیئن اونھونے دیکھا کہ کچھہ اناج کھیتونمین باقی رہا ہی کہا کفایت کرتا ہی اور تصدیق نہ کی حق تعالیٰ
نے قملین بھیجین جو باقی رہا تھا اناج وہ کھا گیئن پھر اونھونے طرف موسیٰ علیہ السلام کے رجوع کی اور عاجزی کرنے لگے حضرت موسیٰ نے بشرط
ایمان لانے اونکے دعا کی وہ عذاب بھی دور ہوا پھر کہنے لگے ایموسیٰ ہمین متحقق ہو گیا کہ تو فن سحر مین اُستاد ہی پھر حق تعالیٰ نے مینڈکین
پیدا کین کہ اونکے کپڑونمین اور کھانونمین گرتی تھین اونسے عاجز آکر موسیٰ علیہ السلام سے پھر التجا کی اور ایمان لانا قبول کیا حضرت موسیٰؑ کی
دعا سے وہ بھی دفع ہوئین تو پھر اپنے قول سے پھر گئے حق تعالیٰ نے آب نیل کو اونکے حق مین خون کر دیا کہ جب قبطی پانی لیتا تھا لوہو
ہوتا تھا اور جب بطی لیتا تھا آب صاف ہوتا تھا پھر حضرت موسیٰؑ نے اگر عہد کیا اور دعا چاہی جب وہ بلا بھی دور ہوئی عہد شکنی کی اور
متابعت موسیٰ علیہ السلام سے پھر گئے فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ پس بدلا لیا ہمنے اونسے پس ڈبو دیا ہمنے اونکو بیچ دریاے
قلزم کے کہ مصر سے طرف شام کے جانب مغرب کے ہی بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ بسبب اوسکے کہ وہ جھٹلاتے تھے
نشانیون قدرت ہمارے کو اور تھے وہ اونسے غافل وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ اور وارث کیا ہم نے اوس
قوم کو کہ تھے ناتوان یعنے بنی اسرائیل کہ قبطیونکے ہاتھ سے عاجز آئے تھے بعد ہلاک فرعونیونکے وارث کیا ہمنے اونکو مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ
مَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا طرف مشرقون زمین شام کے اور جہات مغربون اوسکیکا وہ زمین جو برکت رکھی ہمنے بیچ اوسکے ازانی
غلات سے اور کثرت محصولات سے یا سبب اقدام انبیاء کرام علی نبینا وعلیہم السلام کے وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
اور تمام ہوئے وعدے پروردگار تیرے کے وعدے نیک اوپر بنی اسرائیل کے کہ وہ فتح دشمنونپر تھی اور تصرف اونکے ملک پر بِمَا صَبَرُوْا
بسبب اسکے کہ صبر کیا تھا اونھونے اوپر شدت اور محنت کے وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ اور
خراب کیا ہمنے جو کچھہ کہ تھے بناتے فرعون اور قوم اوسکی بناؤن سے اور جو کچھہ تھے چڑھاتے اور بلند کرتے عمارتون سے وَجٰوَزْنَا
بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ اور پار اتار دیا ہمنے بنی اسرائیل کو دریا سے سلامت پس آئے اوپر
ایک قوم کے کہ بیٹھے رہتے تھے اوپر پوجون اپنے کے جب بنی اسرائیل نے مجاور ونکو اوس تہکدیکے دیکھا قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ
لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ کہنے لگے ای موسیٰ بنا دے واسطے ہمارے معبود جیسے واسطے اونکے معبود ہین قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ کہا
موسیٰ نے تحقیق تم ایک قوم ہو جاہل کہ اللہ کے سوا اور کی عبادت جایز جانتے ہو اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

تحقیق یہہ لوگ بت پرست باطل ہین جو دین کہ وہ ہیچ اوسکے ہین اللہ ہلاک کردیگا اونکے دین کو اور اونکے بت ہم توڑینگے اور باطل ہی
جو کچھہ کہ ہین یہہ کرتے عبادت بتونکی قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ کہا موسیٰ نے کیا سوا خدا کے چاہون
واسطے تمھارے معبود اور حال آنکہ اوسنے بزرگی دی تمکو اوپر عالمون زمانے تمھارے کے اور طرح طرح کی نعمتونسے مخصوص فرمایا وَاِذْ
اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ اور یاد کرو جب نجات دی ہمنے
تمکو لوگون فرعون کے سے کہ پہنچاتے تھے تمکو بڑا عذاب مار ڈالتے تھے بیٹون تمھارے کو واسطے انقطاع نسل تمھاری کے اور جیتا چھوڑ
دیتے تھے بیٹیون تمھاری کو واسطے خدمتگاری کے وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ اور ہیچ اوسکے آزمایش تھی پروردگار تمھارے
کی طرف سے بڑی لکھا ہی کہ موسیٰ علیہ السلام نے وعدہ کیا تھا بنی اسرائیل کو کہ بعد ہلاک ہونے فرعون کے کتاب اللہ کیطرف سے تمھارے
پاس لاؤنگا جو تمھین چاہیئے وہ اسمین سب لکھا ہوگا جب فرعون غرق ہوا اور بنی اسرائیل دریا سے سلامت اُتر آئے وہ کتاب مانگی موسیٰ
علیہ السلام نے حق تعالیٰ سے عرض کی حکم ہوا کہ تیس تک ہر روز روزہ رکھو پھر طور پر آؤ وہان کلام ہوگا موسیٰ علیہ السلام نے تیس روزے
رکھے اور اکتیسوین دن طور پر گئے اور اونھونے مکروہ سمجھا کہ کلام اللہ تعالیٰ سے ہوا اور منہہ سے بوئے روزہ آوے مسواک کی فرشتون
نے کہا بوئے مشک تمھارے دہن سے آتی تھی مسواک کرکے تمنے دور کی حق تعالیٰ نے فرمایا اسکا جرمانہ یہہ ہی کہ دس روزے
اور رکھو چنانچہ فرماتا ہی وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً اور وعدہ دیا تھا ہمنے موسیٰ کو کتاب دینے کا تیس رات کا ذیقعدہ کے
مہینے کی سمجھہ لیجئے کہ حساب عرب مین رویت ہلال پر ہی اور چاند راتکو نظر آتا ہی اسواسطے رات کو حساب فرمایا کہ دن اسمین داخل ہی
وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ اور تمام کیا ہمنے اوتیس کو ساتھہ دسدن ذی الحجہ کے فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً پس پورا ہوا وعدہ
پروردگار اوسکا چالیس راتین وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ اور
کہا موسیٰ علیہ السلام نے واسطے بھائی اپنے ہارونؑ کے کہ مین کتاب لینے کو طور سینا پر جاتا ہون تو خلیفہ ہو تو میرا بیچ قوم میری کے
اور سنوار یو تو کام کو اور مت پیروی کیجیو راہ مفسدونکی وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ اور جب آیا موسیٰ واسطے وعدے
ہمارے کے اور کلام کیا اوس سے پروردگار اوسکے نے بیواسطہ تبیان مین ہی کہ جب حق تعالیٰ نے چاہا کہ موسیٰ سے کلام کرے سات فرسخ
گرداگرد کوہ طور کے ظلمت چھاگئی موسیٰؑ نے قدم ظلمت مین رکھا شیطان اوسیکو اوس سے بھگا دیا اور کرامات کا تین کو اونسے جدا کردیا
آسمان نظر آنے لگا فرشتونکو ہوا پر کھڑے دیکھا عرش عظیم ظاہر ہوگیا پھر حق تعالیٰ نے اونسے کلام کیا بیع مین ہی کہ چوبیس ہزار
کلمے سنائے اور ایک روایت مین سات لاکھہ اور اصح یہہ ہی کہ چوراسی ہزار کلمے سنائے اور کشاف مین ہی کہ حق تعالیٰ نے چہل شبانہ
روز موسیٰ سے کلام کیا موسیٰ نے جو باتین اللہ کی سنین بادہ محبت سے مست ہوگئے دنیا مین ہونا اپنا بھول گئے سمجھے کہ بہشت مین
ہون اور بہشت مقام دیدار ہی قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ کہا اے پروردگار میرے دکھا دے تو مجھکو دیدار اپنا تو کہ اس
جسم کی آنکھونسے نظر کرون تیرے طرف تیرے قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ فرمایا حق تعالیٰ نے ہرگز نہ دیکھہ سکیگا تو مجھہ کو دنیا مین کیونکہ حکم ارنی یون
ہی کہ جو بشر دنیا مین میری طرف نظر کریگا مرجاویگا مدارک مین ہی کہ چشم فانی سے مجھے نہ دیکھہ سکیگا بلکہ جمال باقی دیدۂ باقی سے دیکھنا
چاہیئے اور وہ جنت مین ہوگا سمجھہ لیجئے کہ موسیٰ علیہ السلام کی طلب رویت دلیل جواز رویت ہی کہ کیونکہ اگر رویت محال ہوتی
موسیٰ طلب نکرتے کہ طلب محال انبیاءؑ سے روا نہین صاحب کشف الاسرار نے لکھا ہی کہ مقام موسیٰ علیہ السلام کا وقت خطاب لن
ترانی کے عالی تر تھا اوس دم سے کہ ارنی کہا تھا کیونکہ ارنی کے وقت قید مراد اپنے مین تھے اور لن ترانی کیوقت صرف مراد حق
مین **بیت** مراد یار ای رافت مراد اپنے سے برتر ہی ✦ خذف ہی خواہش اپنی خواہش دلدار گو ہر ہی ✦ سمجھہ لیجئے کہ زخم
لن ترانی لگاکر مرہم راحت دیا کہ بسبب ضعف بشریت کے طاقت دیدار نہ رکھیگا تو اسواسطے لن ترانی کہا وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ

فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ اور لیکن نظر کر طرف کوہ زبیر کے کہ ولایت مدین کے سب پہاڑونسے بڑا ہی اور قوت تحمل کی اسکو زیادہ ہی پس اگر قایم رہے جگہہ اپنی پر وقت تجلی میرے کے کہ اوسپر ہو پس البتہ دیکھہ سکیگا تو مجھکو اور جو اوس پہاڑ کو طاقت دیدار پر نہو تو تو بھی اس تمنا سے دنیا مین ہاتھہ اوٹھا فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا پس جب تجلی کی پروردگار موسیٰ کیلئے یعنے ظاہر کیا نور اپنا یا نور عرش کا سوئی کے ناکے کے برابر واسطے پہاڑ کے بعد اسکے کہ حیات اور علم اور رویت اوسمین پیدا کردے تو کہ نور حق کو دیکھا کیا اللہ نے اوسکو ریزہ ریزہ اور گر پڑے موسیٰ بیہوش اس دہشت سے کہ کوہ کو پارہ پارہ دیکھا عشیۂ پنجشنبہ روز عرفہ سے تا عشیۂ روز جمعہ بیہوش پڑے رہے عین المعانی مین سہل ساعدی سے نقل کیا ہی کہ حق تعالیٰ نے نور اپنا ستر ہزار پردونمین سے مقدار درہم کے ظاہر کیا اوسوقت جو روئے زمین پر دیوانہ تھا ہشیار ہوگیا اور جو بیمار تھا شفا پائی تمام زمین سرسبز ہوگئی آب شور شیرین ہوگیا تمام اصنام زمین پر گر پڑے آگ آتش پرست مجوس کی بجھہ گئی تبیان مین ہی کہ پہاڑ باوجود اس عظمت کے پارہ پارہ ہوگیا اور چھہ پہاڑ اوس سے جدا ہوئے تین پہاڑ احد اور ورقان اور رضوی مدینہ مین اپڑے اور تین پہاڑ ثور اور ثبیر اور حرا مکے مین آرہے فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ پس جب ہوش مین آیا موسیٰ کہا پاکی ہی تجھکو اُسسے کہ دنیا مین تجھے دیکھین تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ توبہ کی مین نے طرف تیرے اس سوال سے کہ بغیر اذن تیرے کرون اور مین اول ایمان لانیوالونکا ہون ساتھہ عظمت اور جلال تیرے یا اسبات پر کہ دنیا مین کسیکو طاقت دیدار تیری نہین **بیت** بھلا کسطرح ممکن ہو بشر کو اوسکا نظارہ + درون پردہ جسکے نور سے ہو کوہ صد پارہ + سمجھہ لیجئے کہ تحمل رویت حق دار دنیا مین بدیدۂ سر طاقت بشری سے باہر ہی لیکن واقع ہوئے تجلی اخص خواص کے دلپر ہی سبحان اللہ عجب اسرار ہی کہ کوہ باآن عظمت محروم دیدار ہی اور دل انسان کامل تحکم ولکن بنظر الی قلوبکم مورد انظار کردگار ہی اور نکتہ اوسمین یہہ ہی کہ کوہ پر نظر ہیبت فرمائی اور دلپر نظر رحمت لہٰذا وہ ویران ہوا یہہ آباد اور وہ غمگین اور یہہ شاد **نظم** آسمان وجبل کی کیا طاقت + کہ اوٹھاوے یہہ بار امی راقت + دل انسان مین ہی یہہ استعداد + کہ باین موہبت ہوا ہی شاد + پس حق تعالیٰ نے واسطے تسلی دل موسیٰ کے اور دفع غم کے نایافت مقصود سے ہوا تھا قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِيْ وَبِكَلَامِيْ فرمایا اے موسیٰ تحقیق مین نے برگزیدہ کیا تجھکو اوپر بنی اسرائیل کے یا سب لوگونکے کہ زمانمین تیرے موجود ہین ساتھہ پیغامون اپنے کے کہ خلق کو پہنچاوے اور ساتھہ کلام اپنے کے کہ بواسطے تجھسے باتین کرین فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ پس پکڑ جو کچھہ دیا ہمنے تجھکو امر اور نہی سے اور اوسپر عمل کر اور ہو شکر کرنیوالونسے اوپر نعمت اس عطا کے وَكَتَبْنَا لَهٗ فِى الْاَلْوَاحِ اور لکھا ہمنے یعنے قلم کو حکم کیا اوسنے لکھا یا جبریل نے قلم ذکر اور سیاہی نور سے لکھا واسطے موسیٰ علیہ السلام کے بیچ تختونکے کہ سات یا نو یا دس تھے اور زاد المسیر مین ہی کہ بارہ تختے تھے یہہ موافق قول اہل کتاب کے ہی اور طول ہر لوح کا بارہ یا دس گز کا تھا اور وہ تختے یاقوت سرخ کے یا سدرۂ بہشت کے یا زمرد سبز کے تھے اور اوپر لکھا تھا مین كُلِّ شَىْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَىْءٍ ہر چیز سے کہ دین مین احتیاج پڑے نصیحت اور تفصیل ہر چیز کی امر اور نہی سے فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا پس کہا مین نے موسیٰ کو پکڑ اُن تختونکو ساتھہ قوت کے اور حکم کر قوم اپنی کو کہ عمل کرین ساتھہ بہتر اوسکے احسن بمعنی حسن ہی کہ الواح مین جو لکھا تھا سب حسن تھا اور بعضون نے کہا ہی کہ احسن عزایم ہین اور حسن رخصتین یعنے عزیمت پر عمل کرین نہ رخصت پر زاد المسیر مین ہی کہ احسن جمع کرنا ہی درمیان فرض ونفل کے سَاُوْرِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ شتاب دکھاؤنگا مین تمکو ای بنی اسرائیل گھر فاسقونکا کہ دوزخ ہی یا تھین ولایت شام مین یعنی اگر گھر پہلے لوگونکے کہ دائرہ فرمانسے باہر نکلے تھے دکھاؤنگا یا مکانات فرعون اور قبطیونکے مصر مین دکھاؤنگا کہ خراب اور ویران پڑے ہین مالکون سے خالی تو کہ تم عبرت پکڑو **نظم** چشم عبرت سے دیکھہ اسی راقت + ہی حیات جہان حباب مثال + کہان فرعون اور کہان شداد + کہان اونکے وہ دعوائے کمال + نہ وہ حشمت ہی

اور نہ شوکت ہی + نہ وہ ہی جاہ اور نہ وہ جلال + ہوگئے خاک سر سے پاؤن تک + کچھ نشان بھی نہین ہی اونکا بحال + مرگئے چھوڑکر تمام اپنے + قصر و بستان و ملک و مال و منال + پس جدا سب سے ہوکے دلکو لگا + اوس سے جسکو فنا وں ہی زوال + خالق و باسط و کریم ہی وہ + دافع کرب و مالک و متعال سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ الْبتہ پھیر دونگا مین قبول کرنے آیتون اپنی سے کہ قرآن ہی اون لوگونکو کہ تکبر کرتے ہین بیچ زمین کے سوا حق کے یعنے مہر لگا دونگا اونکے دلو پر تو کہ سخن حق نسمجھین ذوالنون مصری سے منقول ہی کہ خدا نہین چاہتا ہی کہ مدعیان باطل حکمت اور اسرار قرآنی دریافت کرین لہذا قابلیت قبول اونکے دلونسے سلب کرلی وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا اور اگر دیکھین یہہ متکبر سب نشانیان صدق نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ ایمان لاوین ساتھہ اوسکے عناد کے سبب وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا اور اگر دیکھین راہ بھلائی کی نہ پکڑین اوسکو راہ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا اور اگر دیکھین راہ گمراہی کی پکڑین اسکو راہ اور پیروی کرین اوسکی ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ یہہ پھیرنا دلونکا اونکے فہم آیات سے بسبب اوسکے ہی کہ اونھون نے جھٹھایا آیتون ہمارے کو اور تھے اونسے غافل کہا ہی کہ مراد غفلت سے عناد اور اعراض ہی نہ غفلت سہو و جہل یعنے جانتے تھے اور تصدیق نہین کرتے تھے وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ اور جنھون نے جھٹھایا آیتون ہمارے کو کہ قرآن ہی یا نشانیون قدرت ہمارے کو اور ملاقات آخرت کی کو ناپید ہوئے عمل اونکے کہ اس جہانمین کئے هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ نہ جزا دیے جاوینگے مگر جو کچھہ کہ تھے دنیا مین کرتے وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ اور پکڑا قوم موسیٰ نے یعنے بنایا سامری اور پیرو اوسکے نے پیچھے جانے موسیٰ کے طور پر گہنے اونکے سے کہ قبطیونکی لوٹ مین ہاتھہ لگا تھا بچھڑا گائے کا کہ بدن بیروح تھا واسطے اوسکے آواز تھی گائے کے سی لکھا ہی کہ بنی اسرائیل مصر سے نکلے اسواسطے کہ قوم فرعون کو خبر نہو بہانہ عروسی کا کیا اور بعضے فرعونیون سے جو آشنا تھے اونسے زیور عاریت مانگ لیا بعد عبور دریا کے اور غرق فرعون کے اور قبطیونکے وہ گہنا اونکے پاس رہگیا جب موسیٰ علیہ السلام طور کو گئے سامری نے ہارون علیہ السلام کے پاس آکر کہا وہ گہنا جو بنی اسرائیل کے پاس ہی اوسے خرید فروخت کرتے ہین اور تصرف اوسمین حرام ہی کیونکہ اوسوقت مال غنائم حلال نتھا مومنون پر ہارون علیہ السلام نے کہا کہ سب وہ مال جمع کرین اور سامری کے سپرد کیا کہ امانت رکھہ سامری زرگری جانتا تھا سونا چاندی اوسکا گلاکر ایک گوسالہ کی شکل ڈھالا اور اوسمین حکمت عملی کی کہ آواز گائے کی سی نکلنے لگی لکھا ہی کہ سامری نے وقت غرق ہونے فرعون کے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا تھا گھوڑے پر سوار اونکے گھوڑی کے سم کے نیچے کی خاک اٹھالی تھی وہ اوس گوسالہ کے دہن مین ڈالدی اللہ تعالیٰ نے اوسکو زندہ کردیا آواز کرنے لگا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہی کہ جو آواز گوسالے کی بنی اسرائیل نے سنی سجدہ مین گرپڑے اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا کیا ندیکھا اونھونے کہ وہ گوسالہ نہ بولتا ہی اونسے اور نہ دکھاتا ہی اونکو راہ اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِيْنَ پکڑلیا اوسکو ساتھہ خدا کے اور تھے وہ ظالم کہ وضع عبادت غیر موضع کی وَلَمَّا سُقِطَ فِيْٓ اَيْدِيْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا اور جب ڈالی گئی پشیمانی بیچ انھون انکے یعنے پائی پشیمانی جیسے کوئی چیز ہاتھہ مین پائے اور یہہ لفظ عرب مین کنایت ہی پشیمانی سے حاصل یہہ ہی کہ جب پشیمان ہوئے عبادت گوسالہ سے اور دیکھا اونھون نے یہہ کہ وہ تحقیق گمراہ ہوئے قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ کہا اونھون نے ندامت سے اگر نہین رحم کریگا ہمکو پروردگار ہمارا ساتھہ قبول توبہ کے اور نہ بخشیگا ہمکو البتہ ہوجاوینگے ہم ٹوٹا پانیوالونسے وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا اور جب پھر آیا موسیٰ طور سے طرف قوم اپنی کے غصے سے پچتاتا ہوا لکھا ہی کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو طور پر خبر کردی تھی قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ مِنْۢ بَعْدِيْ کہا موسیٰ نے بری ہی جو کچھہ جانشینی کی تمنے میرے پیچھے میری اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ کیا شتابی کی تمنے حکم پروردگار اپنے سے اور عبادت گوسالے کی کرنے لگے اتنا صبر نکیا کہ مین آؤن اور حکم خدا تمکو پہنچاؤن وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ

اور ڈالدئے موسیٰ علیہ السّلام نے تختے جنپر توریت لکھی تھی اور یہہ غصہ بھی اللہ ہی کیواسطے کیا یناہیع مین لکھا ہی کہ الواح پھینکے نہین رکھدئے ہاتھ سے اور جھہورا وسپر ہین کہ تختی پھینکدی اور ٹوٹ گئی چھے حصے اور جو اونمین مکتوب تھا آسمان پر لیگئے اور ایک حصہ سالتوان رہگیا کہ ہدایت اور رحمت تھی پس حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے غصے سے تختی ڈالدی وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗۤ اِلَيْهِ اور پکڑا سر بھائی اپنے کا کہ ہارون علیہ السلام تھے کھینچتا تھا اوسکو طرف اپنے غصے سے نہ اہانت سے کیونکہ گمان موسیٰ علیہ السّلام کا یہہ تھا کہ ہارون علیہ السّلام نے گوسالہ پرستی سے قوم کو منع نہین کیا قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِيْ وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ کہا ہارون نے اے بیٹے ماں میریکے اگرچہ سگے بھائی ایک مانباپ کے تھے لیکن واسطے نرم کرنے دل موسیٰ علیہ السّلام کے مانکو یاد کیا اور کہا کہ مین نے تقصیر نہین کی تحقیق قوم نے ناتوان سمجھا مجھکو اور نزدیک تھے کہ مار ڈالتے مجھکو میرے بہت منع کرنیکے سبب سے " فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْاَعْدَآءَ وَلَا تَجْعَلْنِيْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ پس نہ خوش کر ساتھ میرے دشمنونکو کہ اہانت میری سے اونکی مراد حاصل ہو اور شکر مجھکو ساتھ قوم ظالمونکے یعنے مجھے گوسالہ پرستونمین مت شمار کر قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ وَاَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ کہا موسیٰ علیہ السّلام نے ہارونؑ کی یہہ باتین سنکر اے پروردگار میرے بخش مجھکو اس عمل مین کہ بڑے بھائی سے بے ادبی کی یا یہہ کہ رحمین پھینک دین اور بخش بھائی میرکو اگر تقصیر اسنے کی ہو منع مین گوسالہ پرستی کے اور داخل کر ہمکو بیچ رحمت اپنی کے **بیت** رکھہ بدنیا پناہ عصمت مین + اور یعنے ریاض جنت مین + وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ اور تو بہت رحمت کرنیوالا ہی سب رحمت کرنیوالونسے **فرد** نم رحمت ہی ظاہر جسجگہہ جس سے کہ ای رافت + یم رحمت نے اوسکے کردیا سیراب ہی اسکو + اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا تحقیق جنھونے کہ جہالت سے پکڑا بچھڑے کو ساتھہ خدائی کے البتہ پہنچیگا اونکو غصہ پروردگار اونکے سے اور ذلت بیچ زندگانی دنیا کے غصہ یہہ تھا کہ حکم فرمایا کہ ایکدوسرے کو قتل کرو اور ذلت جزیہ ہی وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ اور جیسی سزا دی گوسالہ پرستونکو اسیطرح جزا دیتے ہین ہم جھوٹھہ باندھنے والونکو وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْۤا اور جنھونے عمل کئے بدصغیرہ اور کبیرہ سے یا شرک لائے پھر توبہ کی پیچھے اوسکے اور ایمان لائے سمجھہ لیجئے کہ اگر سیئات سے مراد گناہ ہین سوا شرک کے تو آمنوا کے معنے یہہ ہین کہ تصدیق کی اوسکی کہ اللہ تعالیٰ توبہ گنہگارونکی قبول فرماتا ہی اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق پروردگار تیرا پیچھے توبہ کے البتہ بخشنیوالا ہی گناہ اونکے مہربان ہی اوپر ساتھہ قبول کرنے توبہ کے وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ اور جب چپکا ہوا موسیٰ سے غصہ سکون کو یہان تعبیر ساتھہ سکوت کے فرمایا حاصل یہہ ہی کہ جب غصہ ہوا ٹھنڈا اَخَذَ الْاَلْوَاحَ لین باقی تختیان جوڈالدی تھین وَفِيْ نُسْخَتِهَا هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ اور بیچ لکھے اونکے ہدایت گمراہی سے تھی اور رحمت تھی یعنے پاک ہونا گناہ ہونسے واسطے اون لوگونکے جو وہ عقاب پروردگار اپنے سے ڈرتے ہین لکھا ہی کہ موسیٰ علیہ السلام کو اللہ کیطرف سے خطاب ہوا کہ بعضے سردارونکو بنی اسرائیل کے واسطے عذر کرنے عبادت گوسالہ کے طور پر لا موسیٰ علیہ السلام نے قوم سے کہا قوم نے قبول کیا وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا اور چن لئے موسیٰ نے قوم اپنی مین سے ستر مرد واسطے وعدے ہمارے کے اور ایک قول یہہ ہی کہ ایک گروہ بنی اسرائیل نے کہا کہ اللہ نے موسیٰ سے کلام نہین کیا جو تختیونپر لکھا ہی موسیٰ کا کلام ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ بنی اسرائیل کے سردارونمین سے ایک جماعت کو اپنے ساتھہ کوہ طور پر لا تاکہ کلام میرا سنین اور اوسپر گواہ ہون حضرت موسیٰ ستر آدمی ہمراہ اپنے لیکر طور پر گئے جب وہان پہنچے ابر نمود ہوکر درمیان موسیٰ کے اور اونکے حائل ہوگیا موسیٰ پردہ ابر مین در آئے سردار قوم سجدہ مین گرے حق تعالیٰ نے موسیٰ سے کلام کیا امر اور نہی اور وعدہ اور وعید فرمایا جب ابر کھل گیا موسیٰ نکلے اور قوم سے کہا کہ کلام الٰہی سنا اونھونے کہا سنا لیکن متکلم معلوم نہوا ہم ایمان جب لاوینگے کہ خدا کو آشکارا دیکھینگے یہہ کہتے ہی تھے کہ صاعقہ نے آکر اون کو جلا دیا موسیٰ علیہ السّلام مضطرب ہوکر نیاز مندی کرنے لگے فَلَمَّاۤ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ پس جب پکڑا اون ستر آدمیونکو صاعقہ نے اور

سبکو جلا دیا یا آواز مہیب آنی سنتے ہی دہشت سے سب مرگئے یا لرزہ اندام ہین اونکے پڑا ایسا کہ بند بند اونکا جدا ہونے لگا موسیٰ علیہ السلام ڈرے کہ یہہ مرجاوینگے تو مجھے بنی اسرائیل کہینگے کہ سردارونکو ہمارے تو لیجاکر مارا قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ کہا موسیٰ نے اسی پروردگار میرے اگر چاہتا تو ہلاک کرنا اونکو پہلے اس سے اور مجھکو بھی عین المعانی مین ہی کہ اونھین ہلاک کرنا بسبب گوسالہ پرستی کے اور مجھے باعث قتل قبطی کے اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا کیا ہلاک کرتا ہی تو ہمکو بسبب اس چیز کے کہ کیا بیوقوفونے ہم مین سے یعنے قوم ہمارے مین سے کہ گوسالیکو پوجا یا رویت طلب کی اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ نہین یہہ مگر آزمایش تیرے بندونسے کہ اپنی باتین سنائین تو اونکو طمع رویت ہوئی اور گوسالیسے آواز نکالی تو اونکو اوسکے پرستش کی رغبت ہوئی سمجھہ لیجئے کہ ان ہی الا فتنتک کہنا کمال جرات ہی جناب کبریا مین مگر یہہ کہ گستاخی محب ترک ادب نہین بلکہ عین ادب ہی نظم گستاخی عاشقان نہین ترک ادب + کیون جوش و خروش عشق ہی اسکا سبب ++ رافت تھا مقام بسیط موسیٰ کا نہین + کب کہتے فتنتک بدرگاہ رب + اور یہہ بھی اسی مقام بسیط سے ہی کہ موسیٰ نے کہا تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ وَتَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ گمراہ کرتا ہی تو ساتھہ اس فتنے کے جسے چاہے اور راہ دکھاتا ہی جسے چاہے اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ تو ہی دوست اور مددگار ہمارا پس بخش ہمکو اور رحم کر ہمپر اور تو بہتر بخشنیوالا ہی وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اور لکھہ واسطے ہمارے بیچ اس دنیا کے نیکی کہ قبول توبہ ہی یا توفیق طاعت یا روزی حلال اور بیچ آخرت کے نیکی کہ مغفرت ہی یا جنت یا سعادت رویت اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ تحقیق ہمنے توبہ کی طرف تیرے قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ کہا اللہ نے عذاب میرا پہنچاتا ہون اوسکو جسے چاہون یعنے کفار کو وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ اور رحمت میری نے سمالیا ہر چیز کو دنیا مین مومن اور کافر کو ساتھہ جان ڈالنے اور روزی دینے کے اور یہہ بھی ظہور رحمت الٰہی ہی خلق پر کہ آپسمین ایکدوسرے پر مہربانی کرتے ہین یا رحمت توبہ کی ہی کہ علی العموم فایز ہی اور محققون نے کہا ہی کہ رحمت دو ہین ایک رحمت ذاتیہ ہی کہ اوسے رحمت مطلقہ کہتے ہین وہ دنیا ہی بے سوال اور بے ثبوت استحقاق معطی لہ کے جیسے وجود دین لانا اور چشم اور گوش اور عقل و ہوش عنایت فرمانا دوسری رحمت وجوبیہ ہی کہ اوسے مقیدہ بھی کہتے ہین وہ بھی نتیجہ اوسی رحمت مطلقہ کا ہی جیسے بعد وجود دینے کے استعداد استفادیکا اور قابلیت استفاضے کی عطا کرتا ہی نظم ایک رحمت تھی تیری وہ ایجاد + نیستی سے تونے ہستی کی عطا + مرحمت فرمائے پھر ادراک و ہوش + بینی و دندان دلب اور چشم و گوش + بے سوال و بے لیاقت سب دیا + فضل سے تونے کیا جو کچھ کیا + دوسری رحمت تیری بعد از وجود + خلق استعداد ہی رب ودود + جس سے پائی ہمنے ہی راہ ہدیٰ + ورنہ گمراہی مین پڑتے ایجدا + تو ہی راہ دین پر لایا ہمین + اپنا رستہ تونے دکھلایا ہمین + تیری ہی رحمت کا ہی یہہ سب ظہور + اے میرے مولیٰ میرے رب غفور + اور رحمت وجوبیہ کو مقیدہ اسواسطے کہتے ہین کہ مقید ساتھہ کئی شرطون سے ساتھہ اقوال اور افعال کے ہی چنانچہ فرمایا فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ پس البتہ لکھونگا وہ رحمت واسطے اون لوگونکے کہ بچینگے شرک سے اور دیوینگے زکوٰۃ فرض اور وہ لوگ وہ ہین کہ ساتھہ آیتون ہماری کے ایمان لاتے ہین قتادہ رح نے کہا کہ یہود اور نصاریٰ نے آرزو اس رحمت کی کر کر کہا کہ ہم بھی آیتون پر ایمان رکھتے ہین اور زکوٰۃ مال ادا کرتے ہین ہمارے واسطے بھی یہہ رحمت ثابت ہوئے حق تعالیٰ نے اونکا رشتہ امید قطع کر کر اس رحمت کو مخصوص کیا ساتھہ اسی امت کے اور فرمایا کہ مومنان پرہیزگار کہ جنکے واسطے یہہ رحمت ہی اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ وہ لوگ ہین کہ اخلاص دل سے پیروی کرتے ہین پیغمبر کی جو نبی ہی نا نویسندہ اور ناخواندہ اور یہہ کمال تعریف آپ کی ہی کہ بن لکھے پڑھے عالم امور ظاہر و باطن تھے اور یہہ معجزات آپکے سے ہی بیت میرا محبوب بن پڑھنے کے سب علمون سے ماہر ہی + وہ اُمّی ہی و لے علم دو عالم اوسپہ ظاہر ہی + بحر الحقایق مین ہی کہ عرب اصل اور نشاء کو اُم کہتے ہین جیسے مکہ کو ام القریٰ کہتے ہین کہ سب شہرونکا مبداء اور منشا ہی اور لوح محفوظ کو ام الکتاب کہتے ہین کہ اصل سب کتابون کی ہی ایسے ہی حضرت بھی اُمّی ہین یعنے اصل موجودات ہین کہ آپہی کے نور سے سبکا

ظہور ہی لولاہ لما اظہرت الربوبیۃ مؤید اس معنی کا اور لولاک لما خلقت الافلاک شاہد اس دعوی کا ہی **بیت** اصل سب کے آپ ہین جو اور ہی سو فرع ہی + ناسخ ادیان اونکا دین اور اونکی شرع ہی + اَلَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ وہ پیغمبر جو پاتے ہین نام اور تعریف اوسکی لکھی ہوئی نزدیک اونکے بیچ توریت کے لکھا ہی احمد المضحوک القتال یرکب البعیر ویلبس الشملۃ تا آخر اور انجیل مین قول عیسی علیہ السلام ہی انی ذاهب الی ربی وربکم والفارقلیطا جاء تا آخر یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ حکم کرتا ہی وہ نبی امی اونکو جو اوسکی پیروی کرتے ہین ساتھ بھلائی کے کہ توحید ہی اور منع کرتا ہی انکو نامعقول سے کہ شرک ہی یا معروف اخلاق نیک ہین یا صلہ رحمی ہی یا انصاف ہی اور منکر اخلاق بد ہی یا قطع رحم ہی یا بے انصافی ہی وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ اور حلال کرتا ہی واسطے اونکے پاکیزہ چیزین جیسے بحیرہ اور سائبہ یا چیزین کہ یہود پر حرام تھی اور حرام کرتا ہی اوپر اونکے ناپاک چیزین جیسے مردار اور لوہو اور سور یا مال پلید سود کا اور رشوت کا وَیَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ اور اتار رکھتا ہی اونسے بوجھ اونکے یعنے تخفیف کرتا ہی اپنی امت سے ثقیل چیزونکو جیسے شریعت موسی مین تھا کہ جس عضو سے گناہ ہو قطع کرتے اور جسقدر جامہ نجاست سے آلودہ ہوتا کاٹ ڈالتے وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ اور طوق جو تھی اوپر اونکے موسی کے زمانے مین کہ قتل نفس تھا توبہ مین اور قصاص تھا بے عفو اور دیت کے اور مال غنیمت جلایا جاتا تھا فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ پس جو لوگ کہ ایمان لائے ساتھ اس نبی امی کے بنی اسرائیل مین سے اور تعظیم کی اوسکی اور مدد کی اوسکی دشمنونپر اور پیروی کی اوسی نور کی کہ اتارا گیا ہی ساتھ اوسکے مراد نور سے قرآن ہی کہ کمال روشن ہی کیونکہ دین دنیا کے امور اوس سے ظاہر ہین سمجھ لیجئے کہ لفظ معہ کا دلالت کرتا ہی بقائے قرآن پر کہ نازل کیا ہی اور ساتھ اوسکے باقی رہیگا بخلاف الواح موسی کے کہ اکثر آسمانکو چلی گئین اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ یہہ لوگ کہ ایمان لائے اور تعظیم اور نصرت اور متابعت کی وہ ہین چھٹکارا پانیوالے عذاب سے اور ملنے والے رحمت اور ثواب سے قُلْ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بر سبیل عموم کہ اے لوگو تحقیق مین پیغمبر ہون اللہ کا طرف تمھارے سبکے وہ اللہ کہ واسطے اوسکے ہی بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ کہ جلاتا ہی اور مارتا ہی فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ پس ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور پیغمبر اوسکے کے جو نبی ہی ان پڑھا لکھا وہ پیغمبر جو ایمان لاتا ہی ساتھ اللہ کے اور باتون اوسکی کے جو انبیا پر اتاری ہین اور پیروی کرو اوس پیغمبر کی تو کہ تم راہ راست پاؤ وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى اُمَّةٌ یَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ یَعْدِلُوْنَ اور قوم موسی کی سے ایک جماعت ہی کہ راہ دکھاتی ہی خلق کو ساتھ حق کے اور حق اور راستی کے عدل کرتے ہین درمیان خلق کے بعضون نے کہا ہی کہ مراد اس سے عبد اللہ بن سلام اور اصحاب اوسکے ہین رضی اللہ عنہم اور اشہر یہہ ہی کہ بعد وفات موسی علیہ السلام کے اور خلیفے اونکے حضرت یوشع علیہ السلام کے بنی اسرائیل گمراہ ہو گئے کفر اور عصیان اختیار کیا قتل انبیا پر کمر باندھی بعضے اونمین راہ راست پر رہے اور اللہ سے دعا کی کہ درمیان ہمارے اور قوم کے جدائی ڈال اللہ تعالی نے زیر زمین اونکے واسطے راہ کشادہ کردی اوس راہ سے وہ چین کے ملک سے پرے نکلگئے وہان اپنے گھر بنا کر رہنے لگے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا شب معراج مین اوسطرف گذر ہوا آپنے دس سورتین قرآن کی اونپر پڑھین وہ سب ایمان لائے آپ پر اب سب مسلمان ہین نماز پڑھتے ہین زکوۃ دیتے ہین جمعہ ادا کرتے ہین یہہ آیت اونکی شانمین نازل ہوئی ہی پھر حق تعالی اخبار قوم موسی کی اخبار فرماتا ہی وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَیْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا اور کاٹے ہمنے قوم موسی مین سے بارہ قبیلے جماعتین سبط ولد ولد کو کہتے ہین مراد اولاد یعقوب علیہ السلام ہی اسباط بدل ہی اثنی عشرہ سے اور امم بدل ہی اسباط سے وَاَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰٓى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ اور وحی کی ہمنے طرف موسی کے جب پانی مانگا اوس سے قوم اوسکی نے یہہ کہ مار ساتھ عصا اپنے کے پتھر کو سمجھ لیجئے کہ بنی اسرائیل وادیہین

سرگردان تھے گرمی آفتاب کی لگی پیاس نے غلبہ کیا حضرت موسیٰ سے پانی مانگا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ پر وحی کی کہ ساتھ عصا اپنے کے پتھر کو مار اور وہ پتھر اونکو جنگل مین مل گیا تھا اوسنے آواز کی تھی کہ ایموسیٰ مجھے اٹھالے مین تیرے کام آؤنگا پس موسیٰ نے عصا پتھر پر مارا فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا پس پھٹ نکلے اوس پتھر مین سے بارہ چشمے موافق عدد اسباط کے قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ تحقیق جان لیا ہر شخص نے گھاٹ اپنا وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ اور سائبان کیا ہمنے اوپر اُنکے بادل کا کہ دھوپ سے ایذا نہ پاوین وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى اور اتارا ہمنے اوپر اونکے من اور سلوی كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ کھاؤ پاکیزہ اوس چیز کی سے کہ دی ہمنے تمکو اور ذخیرہ نہ کرو اونھونے خلاف کہنے کے ذخیرہ کیا من وسلوی اترنا موقوف ہوگیا وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ اور نہ ظلم کیا اونھون نے ہمکو ذخیرہ کرنیمین ولیکن تھے نافرمانی سے جانون اپنی کو ظلم کرتے وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ اور یاد کر جب کہا واسطے بنی اسرائیل کے بعد جنگ قوم جبارونکے اور فتح اونیکے رہو تم اوس بستی مین کہ اریحا یا ایلیا ہی اور کھاؤ اوسمین سے میوے اور اناج جہان چاہو وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ اور کہو دور گناہ ہمارے ہمسے اور داخل ہو دروازہ مین اوس بستی کے سجدہ کرتے ہوئے یا عاجزی سے جھکتے ہوئے بخشدینگے تمکو خطائین تمھاری سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ البتہ زیادہ دینگے ہم ثواب اور درجے احسان کرنیوالون کو فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ پس بدل ڈالا جنھون نے ظلم کیا تھا اپنے پروئین سے باتکو سوا اوسکے جو کہی گئی تھی واسطے اونکے یعنے حطہ کی جگہہ حنطہ کہا اور مسخرا پن سے اناج مانگا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ پس بھیجا ہمنے اوپر اونکے عذاب آسمانسے کہ صاعقہ تھا یا وبا بسبب اوسکے کہ تھے ظلم کرتے کہ نطق کو غیر موضع اوسکے مین رکھا وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ اور سوال کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہود کو بستی سے جو تھی اوپر کنارے دریاے شور کے طرف ملک شام کے اور اوس بستی کا نام ایلیہ تھا مدین اور طور کے درمیان تھی یا مقنا نام تھا درمیان مدین اور عینونا کے تھی اور شریعت توریت پر وہان عمل تھا تعریف سنیچر کی اونپر لازم تھی شکار مچھلی کا اوسدن کرنا اور دنیا کے کام مین مشغول ہونا منع تھا اونھونے خلاف امر کا کیا زبان داؤد علیہ السلام سے ملعون ہوکر مسخ ہوگئے اونکا احوال ظاہر کرنیکو حق تعالیٰ نے خطاب ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا کہ یہود سے خبر اوس بستی والونکی پوچھ اِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ لَا تَاْتِيْهِمْ جب لنگھی کرتے تھے بیچ ہفتے کے کہ مچھلی کا شکار منع تھا اور کرتے تھے جب آتی تھین اونکے پاس مچھلیان جسدن ہفتہ کرتے تھے ظاہر اور جسدن نہ ہفتہ کرتے نہ آتین اونکے پاس یہہ آزمایش تھی اللہ کی کہ ہفتے کے دن جو شکار منع تھا مچھلیان پانی پر تیرتی پھرتی تھین اور سوا ہفتے کے اور دن کوئی مچھلی نظر نہ آتی تھی كَذٰلِكَ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ اسیطرح آزمایش کرتے تھے ہم اونکی بسبب اوسکے کہ تھے فسق کرتے سمجھ لیجئے کہ شہر ایلیہ والے ہفتے کے دن مچھلیان بہت دیکھکر للچاتے تھے کہ کیطرح پکڑین لیکن اوسدن شکار جو منع تھا دست انداز نہوتے تھے آخر حیلہ کیا کہ حوض کھودی اور نالے دریا سے حوضون تک لے آئے پھر ہفتے کے دن جو مچھلیان دریا پر تیرتین اونکو گھیر کر اون نالونکی راہ سے حوضونمین لاکر راہ نالون کی بند کردیتے تھے اور اتوار کے دن پکڑ لیتے تھے کئی بار جو یہہ عمل کیا اور عذاب کا اثر ظاہر نہوا دلیر ہوگئے تعظیم سبت کی موقوف کی اور وہ شہر والے تین گروہ ہوئے ایک گروہ یہہ فعل کرتی تھی اور ایک منع کرتی تھی اور ایک نہ منع کرتی تھی نہ یہہ فعل کرتی تھی اور منع کرنیوالونکو ملامت کرتی تھی چنانچہ حق تعالیٰ خبر دیتا ہی وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمًا ِۨاللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا اور پوچھ اہل کتاب سے خبر اونکی جب کہا ایک جماعت نے اوس شہر والونمین سے جو نہ فعل کرتی تھی نہ منع کرتی تھی اونکو جو منع کرتی تھی کیون نصیحت کرتے ہو تم اوس قوم کو کہ اللہ ہلاک کرنیوالا ہی اونکو دنیا مین بسبب نافرمانی اور ترک تعظیم ہفتے کے یا عذاب کرنیوالا ہی اونکو آخرت مین دوزخ کا عذاب سخت قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ کہا منع کرنے والون نے کہ یہہ نصیحت کرنی ہماری واسطے عذر کرنیکے ہی طرف پروردگار تمھارے یعنے ہمپر امر معروف واجب ہی اسواسطے ہم اونکو نصیحت کرتے ہین کہ عند اللہ ہم معذور رہون وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اور شاید کہ وہ بچین اس گناہ سے فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا

بِهٖ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ پس جب بھولگئی گروہ شکار کرنیوالی جو کچھ کہ نصیحت کی گئی تھی ساتھ اوسکے نجات دی ہمنے اون لوگونکو
کہ منع کرتے تھے برائی سے اور نافرمانی سے وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۢ بَئِيْسٍۢ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ اور پکڑا ہمنے اون لوگونکو کہ
ظلم کرتے تھے ساتھ شکار کے کہ منع تھا ساتھ عذاب سخت کے سبب اوسکے کہ تھے فسق کرتے اور گروہ متوقعہ ہین کہ نہ فعل کرتے تھے
نہ منع اختلاف ہی کہ نجات پائی یا ہلاک ہوئی توقف اونکے امر ہین اولی ہی پس عذاب اوس گروہ کیسے ارشاد فرماتا ہی فَلَمَّا عَتَوْا
عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ پس جب سرکشی کی اوس چیز سے کہ منع کی گئی تھی اوس سے کہ شکار مچھلی کا تھا قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ کہا
ہمنے اونکو ہوجاؤ بندر ذلیل لکھا ہی کہ منع کرنیوالے جب ناامید ہوئے نصیحت قبول کرنے اونکیسے تو دا اپنے اور اونکے درمیان یوار
کھینچ لیئے نہ وہ ادھر آوین نہ یہہ ادھر جاوین ملاقات آپسمین نہوا یکدن اپنے اپنے محلے سے نکلکر دیکھا تو محلہ فاسقان سے آواز نہین
آتا تلاش کی تو سبکو بندر پایا ہر بندر گرد اپنے قرابت والیکے روتا ہوا پھرنے لگا اور منہہ اونکے جانیسے ملتا تھا تین روز زندہ رہے چوتھے
دن سبکے سب مرگئے وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ اور یاد کرای محمد صلی اللہ علیہ وسلم
جب پکار دیا پروردگار تیرے البتہ بھیجیگا اوپر یہود کے تا روز قیامت وہ شخص کہ پہنچاوے اونکو برا عذاب مانند قتل اور اجلا و ضرب اور جزیہ
کے کہا ہی کہ بخت نصر بابلی نے پہلے قتل اور قید اونکو کیا پھر فارس کے بادشاہ کرتے رہے اور تاج و تخت چھینتے رہے یہانتک کہ پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے آپنے فرمایا کہ مقاتلہ کرواونسے کہ اسلام لاوین یا جزیہ قبول کرین یہہ حکم تا قیامت باقی ہی کافرون کے
حق مین اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ تحقیق پروردگار تیرا جلد عذاب کرنیوالا ہی وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور تحقیق وہ البتہ بخشنے والا ہی توبہ کرنیوالون کو
اور مغفرت چاہنے والونکو مہربان ہی کہ بعد توبہ کے ساتھ گناہ کے نہین پکڑتا وَقَطَّعْنٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اُمَمًا اور ٹکڑے کردیا ہمنے بنی اسرائیل
کو بیچ زمین کے جماعتین بڑی کوئی ولایت نہین ہی کہ جسمین یہودی نہون مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ بعضے اونمین سے نیکوکار ہین دین موسوی
پر ثابت یا مراد اس سے وہ ہین جو ہمارے پیغمبر پر ایمان لائے ہین یا وہ لوگ ہین کہ شب معراج مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان
لائے وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ اور بعضے اونمین سے سوا اوسکے بدکار ہین یعنے کافر اور فاسق وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ
يَرْجِعُوْنَ اور آزمایا ہمنے اونکو ساتھ بھلائیونکے مانند عیش اور غنا اور صحت کے اور برائیونکے مثل شدت اور فقر اور مصیبت نفس کے
اور مال کے شاید کہ وہ پھرآوین طرف خدا کے اور معصیت سے طرف طاعت کے اُنھون نے نعمت مین بجائے شکر کفر ظاہر کیا کہ کہنے
لگے ان اللہ فقیر ونحن اغنیاء یعنے اللہ فقیر ہی ہم غنی ہین اور محنت مین صبر کی جا آغاز نالائق کلام کہا کہ یداللہ مغلولۃ یعنے حقتعالی
کا ہاتھ بستہ ہی یعنے دیتا نہین کیسکو شی فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَيَقُوْلُوْنَ
سَيُغْفَرُ لَنَا پھر جگہہ پر بیٹھے اونکے پیچھے اونسے بُرے جانشین کہ وارث ہوئے کتاب توریت کے یعنے سیکھا علم توریت کا آباسے لیتے ہین
اسباب اس جہانکا جو ناقص ہی یعنے حرام رشوت ہی بیچ حکم کے اور کہتے ہین البتہ بخشا جاویگا واسطے ہمارے اونکے زعم مین یہہ تھا کہ گناہ دن
کے راتکو اور راتکے دنکو بخشے جاتے ہین اور وہ رشوت لینے کو گناہ نہین جانتے تھے وَاِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ اور اگر آوے اونکے پاس اسباب مانند
اوسکے لے لیوین اسکو حاصل یہہ ہی کہ امید مغفرت کی رکھتے ہین اور رشوت لینے مین اور حرام کھانے مین اس قدر سرگرم ہین اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ
مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ کیا نہین لیا گیا اوپر اونکے عہد توریت مین یہہ کہ نہ بولین اوپر اللہ کے مگر سچ اونھون نے جھوٹھ
اللہ پر باندھا کہ گناہ دن کے راتکو اور راتکے دنکو بخشتا ہی اور جانتے ہین کہ جھوٹھ باندھتے ہین کیونکہ توریت اونکے پاس ہی وَدَرَسُوْا مَا
فِيْهِ اور پڑھا ہی اونھونے جو کچھ کہ سچ اوسکے ہی اور یہہ حکم اوسمین نہین ہی وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ اور فلاح گھر آخرت کی
بہتر ہی اسباب دنیا سے واسطے اون لوگونکے کہ پرہیز کرتے ہین حلال جاننے سے کسی حرام کے اور جھوٹھ بولنے سے اور ہر ملک علام کے
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ پس نہین سمجھتے تم کہ نعمت عقبیٰ بہتر ہی مال دنیا سے اور یعقلون ساتھ یائے تحتانیہ کے بھی قرأت ہی وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ

بالکتاب واقاموا الصلوٰۃ اور جو لوگ محکم پکڑتے ہین قرآن کو اور قائم رکھتے ہین نماز کو تخصیص نماز کی باوجود اسکے کہ تمسک بکتاب مشتمل ہی
اوپر اقامت جمیع عبادات کے اسواسطے ہی کہ نماز ستون دین ہی دین کا قائم رکھنا نماز کے قائم رکھنے سے ہی انا لا نضیع اجر المصلحین
تحقیق ہم نہین ضایع کرتے ثواب نیکی کرنیوالون کا واذ نتقنا الجبل فوقھم کانہ ظلۃ وظنوا انہ واقع بھم اور یاد کرجب اوٹھایا ہمنے
پہاڑ اوپر انکے گویا کہ وہ سائبان ہی اور جانا اونھون نے کہ وہ گر پڑیگا اُنپر اگر حکم توریت کا نہ قبول کرینگے کیونکہ خدا نے اوس سے خبر دی تھی کہ
خذوا ما اٰتینٰکم بقوۃ واذکروا ما فیہ لعلکم تتقون لو جو کچھ کہ دیا ہمنے تمکو احکام سے ساتھہ قوت کے اور یاد کرو ہمیشہ جو کچھہ ہی اُسکے
ہی امر اور نہی تاکہ تم پرہیزگار ہو واذ اخذ ربک من بنی اٰدم من ظھورھم ذریتھم واشھدھم علی انفسھم اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
جب لیا پروردگار تیرے نے فرزندان آدم سے پیٹھون اونکی سے اولاد اونکی کو اور گواہ کیا اونکو اوپر جانون اونکی کے اس اقرار پر جو کیا انھون نے
یا بعضونکو اوپر بعضونکے گواہ کیا اور کہا الست بربکم قالوا بلیٰ کیا نہین ہونمین پروردگار تمھارا کہا بلکہ البتہ تو ہی پروردگار ہمارا حق تعالیٰ
نے اولاد آدم کو نکالا بعضونکو پیٹھون بعضونکی سے اور یہان ذکر آدم علیہ السلام کا نفرمایا کہ سبکو معلوم ہی کہ وہ کل بشر کے باپ ہین ابو عبد اللہ
اپنے صحیح مین روایت کی ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے عہد لیا اولاد آدم سے وادی
نعمان مین کہ نزدیک عرفات کے ہی لیا اوسے نعمان سحاب کہتے ہین یا بطن نعمان اور لباب مین ہی کہ دہیا زمین ہی ولایت ہند مین
وہان عہد لیا اور حضرت آدمؑ کے نکلنے کے بعد بہشت سے یہہ واقع ہوا اور عارک مین ہی کہ جمہور مفسرین اسپر ہین کہ بعد خلق آدم کے
اور بعضون نے کہا ہی قبل دخول بہشت کے میدان مین دروازہ بہشت کے کہ عرض اسجگہہ کی تیس ہزار سال راہ تھی اللہ تعالیٰ نے اولاد آدم
کی صلب آدم سے نکالی مثل چیونٹیونکے اور اُنمین عقل اور گویائی پیدا کی اور پوچھا کہ مین ہون پروردگار تمھارا اونھونے اقرار کیا اور کہا شہدنا
شاہد ہوئے ہم اپنے اقرار پر اور بعضونے کہا ہی ذریت آدم نے اقرار کیا اللہ تعالیٰ نے فرشتونکو کہا کہ گواہ رہو اونھونے کہا گواہ ہوئے ہم یا
خود جناب الٰہی فرماتا ہی کہ اقرار ذریت پر گواہ ہوئے ہم ان تقولوا یوم القیمۃ انا کنا عن ھذا غافلین ایسا نہو کہ کہو تم دن قیامت
کے تحقیق تھے ہم اس اقرار سے غافل او تقولوا انما اشرک اٰبآؤنا من قبل وکنا ذریۃ من بعدھم افتھلکنا بما فعل المبطلون
یا کہو تم سوا اسکے نہین کہ شریک کیا اللہ کا باپون ہمارنے پہلے ہمسے اور تھے ہم اولاد پیچھے اونکے اونکی پیروی کی ہمنے کیا پس ہلاک کرتا ہی اور
عذاب دیتا ہی ہمکو ساتھہ اوس چیز کے کہ کیا جھوٹھونے یعنے باپون ہمارنے سمجھہ لیجئے کہ یہہ بات مشرکونکی مسموع نہوگی کیونکہ عہد توحید کا
ہر شخص سے لیا ہی تقلید دوسرے کی شرک مین عذر نہین سمجھہ لیجئے کہ عہد الست کا بیخبر بھول گئے ہین اور بیدار دلونکے کانون تا حال وہی ندا
ہی **بیت** روز ازل سے یہہ دل دیوانہ مست ہی + کانون مین اب تلک وہی بانگ الست ہی + علی سہل اصفہانی قدس سرہ سے پوچھا
کہ روز بلیٰ یاد ہی کہا ہان کل تھا عبد اللہ انصاری رح نے کہا کہ یہہ بھی سخن نقصان ہی کل کیا آج ہی اوسدنکی بھی رات نہین آئی صوفی
کو وہی دن ہی **بیت** آج کل صوفی کا احوال ایک ہی + ماضی و مستقبل و حال ایک ہی + منصور حلاج رح نے کہا کہ مخاطب اور
مجیب وہی تھا **بیت** خود الست و خود بلےٰ اوسنے کہا + غیر کب تھا جو کہا اوسنے کہا + وکذلک نفصل الاٰیات ولعلھم یرجعون
اور جسطرح میثاق بیان کیا ہمنے اسیطرح مفصل بیان کرتے ہین ہم نشانیون کو اپنی قدرت کی تو کہ وہ پھرآوین تقلید سے طرف تحقیق کے
واتل علیھم نبا الذی اٰتینٰہ اٰیاتنا اور پڑھہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوپر قوم اپنی کے یا اوپر یہود کے قصہ اس شخص کا کہ دیا ہمنے
اوسکو علم آیتون اپنی کا یعنے کتابون کا جو اتاری تھین ہمنے وہ امیہ بن ابی صلب تھا عرب والا اوسنے کتب سماویہ پڑھکر معلوم کیا تھا
کہ یہہ زمانہ پیغمبر کے مبعوث ہونیکا ہی وہ جانتا تھا کہ مین ہی پیغمبر ہونگا جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے حسد سے آپ پر
ایمان نہ لایا فانسلخ منھا پس نکل گیا ان آیتون سے بواسطہ کفر اور عناد کے جیسے سانپ کینچلی سے نکل آتا ہی فاتبعہ الشیطٰن
فکان من الغاوین پس پیچھے لگالیا اوسکو شیطان نے پس ہوگیا گمراہون سے بعضون نے کہا ہی کہ وہ ابو عامر راہب تھا کہ حضرت

صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکا فاسق لقب رکھا تھا مسجد ضرار کی بنا کا ساعی وہی تھا حضرت کی صفت اوسنے کتب الہیہ مین دیکھی تھی اور اونکو پہچانتا تھا اور ایمان آپ پر لایا تھا آخر کار انکار کیا اور کافر ہوا اور اشہر یہہ ہی کہ وہ شخص بلعم ابن باعور تھا کنعانیون اور جباریون مین سے صحیفے ابراہیم علیہ السلام کے پڑھے تھے دعوت اسمامین کامل تھا اسم اعظم جانتا تھا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قصد لڑائی کا قوم جباریں سے کیا اوسنے اپنی جورو کے کہنے سے رشوت قوم سے لیکر بد دعا حضرت موسیٰ کو کی حق تعالیٰ نے اسم اعظم بھلا دیا ایمان اوسکا لیا ملعون ہوا وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ بِهَا اور اگر چاہتے ہم البتہ بلند کرتے ہم اوسکو بسبب ان آیات صحف کے یا ان کلمات کے کہ مشتمل تھے اوپر اسم اعظم کے درجونمین وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ اولیکن وہ دلو ہمتی سے لگ گیا طرف زمین کے یعنے پست ہوا اور پیروی آرزو اپنے کی کہ رشوت لی اور جورو کی بات مانی فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ پس مثال اوسکی خست مین مانند مثال کتے کے ہی اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ اگر بوجھ رکھے یا حملہ کرے تو اوپر اوسکے زبان لٹکا دے یا چھوڑ دے اوسکو زبان لٹکا دے غرض یہہ ہی کہ کتے کا ہانپنا اور نہ ہانپنا یکسان ہی وہ اپنی صفت نہین چھوڑتا بلعم سگ صفت کا بھی یہی حال ہی کہ دنارت اور خست اپنی سے نہ باز رہا خواب مین اوسنے دیکھا کہ بنی اسرائیل کو دعا بد منکر اوسنے نمانا پھر جب لشکر موسیٰ علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوا کہ اونپر نفرین کرے گدھے نے اوسکی سواری کے کہا کہ دیکھہ اسبات سے باز آتا بھی اوسنے کچھ خیال نہ کیا سچ ہی کہ با تقدیر کیا کیا بوالعجبی دکھاتی ہی اگر جانب فضل سے چلتی ہی تو مثل بہرام گبر کے ہزارونکو راہ دین کا عشقبازی کرتی ہی اور جو جانب عدل سے چلتی ہی مانند بلعم کے سیکڑونکو اسم توحید سے پھرا کر ساتھ سگ خبیس کے دمسازکرتی ہی **بیت** کیکو عشق صمدوہ دے ہی صنم پرستی سے دل پھرا کر + بٹھائے تنجا نمین کیکو حرم سے جی صاف بس اٹھا کر + ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا یہہ مثل کہی گئی مثل ہی اوس گروہ کی کہ بسبب تکبر اور انکار کے جھونے جھٹھایا آیتون ہمارے کو کہ قرآن ہی اور یہہ گروہ کفار یکے کے ہین فَاقْصُصِ الْقَصَصَ پس بیان کر قصے کو لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ تو کہ وہ فکر کرین اور سمجھکر نصیحت قبول کرین بعضے کہتے ہین کہ مراد اس گروہ سے یہود ہین کہ توریت کی آیتین جھٹھاتے تھے کیونکہ نعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو چھپاتے تھے فرمایا کہ قصہ بلعم باعور کا اونکو سنایا شاید کہ وہ پند پذیر ہون سَآءَ مَثَلًا نِ الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ بری ہی مثال اوس قوم کی جھونے جھٹھایا آیتون ہمارے کو جان بوجھکر اور جانون اپنے کو تھے ظلم کرتے تقدیم مفعول کی دلالت کرتی ہی کہ وبال ظلم کا اونکے سوا اونکے اور کو نہین پہنچتا مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ جسکو راہ دکھاوے اللہ پس وہ ہی راہ پانیوالا وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ اور جسکو گمراہ کرے پس یہہ لوگ وہی ہین ٹوٹا پانیوالے دونون جہانمین وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اور تحقیق پیدا کئے ہمنے واسطے دوزخکے بہت جنون سے اور آدمیون سے کہ حکم ازلی اونکی شقاوت پر صادر ہوا اور علم قدیم ہمارے مین اونکا کفر پر رہنا اور شرک پر مرجانا چھپا نہین ہی لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا واسطے اونکے دل ہین کہ مطلقا نہین سمجھتے ساتھ اونکے **بیت** زنگار سے انکار کے آئینہ دل ہی کدر + کرتے نہین صیقل اوسے مقصد کا منہہ کیا دیکھین پھر دکھم اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا اور واسطے اونکے آنکھین ہین کہ کسی وجہ سے روئے حق نہین دیکھتے ساتھ اونکے **بیت** نہ کبھی آنکھ اوٹھا بصنع خدا + نظر اعتبار سے دیکھا + وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا اور واسطے اونکے کان ہین کہ کسیطرحسے سخن حق نہین سنتے ساتھ اونکے **بیت** وعظ و قرآن سن لسمع قبول + ورنہ کیا فائدہ کیا جو عدول + اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ یہہ لوگ مانند چارپایونکے ہین بلکہ زیادہ تر گمراہ ہین کیونکہ چارپایون پر تکلیف شرع نہین اور یہہ باوجود تکلیف شرع کے خواب و خور مین دنیائے فانی کے عمر صرف کرتے ہین اور قدم راہ آخرت مین کہ نعمتین وہان کی باقی اور لذتین دائمی ہین نہین دھرتے اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ یہہ لوگ وہی ہین غافل اور غفلت مین اپنے کامل **نظم** آدمی مین عقل و شہوت ہی بھری + روح ہی اور جسم ہی ایمولوی + عقل گر شہوت پہ غالب اوسکی آئے + تو فرشتے سے بھی بالا رتبہ پائے + اور جو شہوت غالب آئی عقل پر + تو بہایم سے بھی ہی گمراہ تر + جو کہ شہوت سے نہین آتے نکل + وہ ہی کالانعام ہین بلہم اضل + لکھا ہی کہ ایک شخص نماز پڑھتا تھا اوسنے حق تعالیٰ

کوساتھ نام اللہ کے یاد کیا پھر رحمن کے ابوجہل نے کہا کہ پیغمبر اور اصحاب اونکے کہتے ہین کہ ہمارا ایک خدا ہی اسکی عبادت کرتے ہین ہم یہہ شخص دو خدا ؤنکو یاد کرتا ہی یہہ آیت نازل ہوئی وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا اور واسطے اللہ کے ہین نام اچھے پس پکارو اوسکو ساتھ اون کے مراد اوس سے نود و نہ نام ہین کہ جسکے حق مین حدیث مین آیا ہی من احصاہ دخل الجنۃ جسنے گھیرا اونکو یعنے یاد کیا اون نامونکو داخل ہوا بہشت مین وہ یہہ ہین ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم الملک القدوس السلام المؤمن المھیمن العزیز الجبار المتکبر الخالق البارئ المصور الغفار القھار الوھاب الرزاق الفتاح العلیم القابض الباسط الخافض الرافع المعز المذل السمیع البصیر الحکم العدل اللطیف الخبیر الحلیم العظیم الغفور الشکور العلی الکبیر الحفیظ المقیت الحسیب الجلیل الکریم الرقیب المجیب الواسع الحکیم الودود المجید الباعث الشہید الحق الوکیل القوی المتین الولی الحمید المحصی المبدئ المعید المحیی الممیت الحی القیوم الواجد الماجد الواحد الفرد الصمد القادر المقتدر المقدم المؤخر الاول الاخر الظاہر الباطن الوالی المتعالی البر التواب المنتقم العفو الرؤف مالک الملک ذو الجلال والاکرام المقسط الجامع الغنی المغنی المانع المعطی الضار النافع النور الھادی البدیع الباقی الوارث الرشید الصبور صاحب کشاف نے کہا ہی کہ واسطے اللہ کے صفات نیک ہین مانند عدل اور احسان اور جزا اور رحمت کے پس اوسکی تعریف ساتھ ان صفات کے کرو اور کہا ہی بعضون نے کہ متخلق ہو ساتھ اخلاق ربانی کے اور متصف ہو ساتھ صفات حقانی کے وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ اور چھوڑ دو متابعت اونکی جو کجراہی کرتے ہین بیچ نامون اوسکے جہل سے یعنے جو نام کہ شریعت مین نہین اون نامون سے اللہ کو پکارتے ہین جیسے اعراب یا یا المکارم اور یا ابیض الوجہ اور نصاریٰ یا یا المسیح اور حکماء الاولی کہتے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ الحاد اشتقاق اسماء اصنام ہی اسماء الٰہی سے جیسے لات اللہ سے اور عزیٰ عزیز سے اور منات منان سے سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ البتہ جزا دئے جاوینگے ملحد جو کچھ کہ تھے کرتے سمجھ لیجئے کہ ذکر اون لوگون کا کہ واسطے دوزخ کے پیدا کئے ہین مذکور کر کر ذکر اہل بہشت کا فرماتا ہی وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ اور اون لوگون سے کہ پیدا کیا ہمنے واسطے بہشت کے کہ ایک جماعت ہی کہ وہ راہ دکھاتے ہین ساتھ حق کے اور ساتھ حق کے عدل کرتے ہین اپنے حکمونمین اور وہ جماعت مہاجر اور انصار اور پیرو اونکے کی ہی رضوان اللہ علیہم اجمعین وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ اور جنھون نے جھٹھایا آیتون ہمارے کو یعنے کفار مکہ البتہ درجہ بدرجہ کھینچینگے اونکو ہلاکت کی طرف اسطرح سے کہ نہ جانین وہ یعنے جب گناہ کرتے ہین تو نعمت اونکو زیادہ دیتے ہین تاکہ طغیان اور سرکشی مین زیادتی کرین امام فشیری نے کہا ہی کہ استدراج عطائی برہی اور نسیان شکر یعنے نعمت عطا کرتا ہی اور دلسے شکر بھلاتا ہی یہانتک کہ مستحق عذاب کے ہوتا ہی وَاُمْلِيْ لَهُمْ اور ڈھیل دونگا مین اونکو مدت تک پھر مواخذہ کرونگا مین اونسے اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ تحقیق مکر میرا یعنے گرفت میری مضبوط ہی سمجھ لیجئے کہ کید چھپا فریب ہی اسیواسطے استدراج کو کہ ظاہر مین احسان باطن مین خذلان ہی کید کہا لکھا ہی کہ ایکرات حضرت سرور کائنات علیہ افضل التحیات کوہ صفا پر چڑھکے ایک ایک قریش کو عذاب الٰہی سے ڈراتے تھے ایک سردار نے قریش کے کہا کہ آج تم دیوانے ہوئے ہو کہ تمام شب چلاتے ہو یہہ آیت اُتری اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ کیا نہین فکر کرتے یہہ معاند کہ نہین ہی واسطے صاحب اونکے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین جنون یہہ وہی عاقل ہی کہ پہلے اظہار دعوت کے کہ جسے ہمین کہتے تھے تم اب بعد دعوت کے کیون دیوانہ کہتے ہو اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ نہین وہ مگر ڈرانیوالا عذاب خدا سے ظاہر اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کیا نہین نظر کرتے بیچ بادشاہی آسمانونکے اور زمین کے بعضون نے کہا ہی کہ ملکوت آسمان نجوم ہین اور شمس اور قمر اور ملکوت زمین دریا ہین اور جبل اور شجر وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ اور جو کچھ پیدا کیا اللہ نے ہر چیز سے کہ کمال قدرت صانع اور جمال وحدت خالق اوپر کھلجائے وَاَنْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ اور یہہ کہ شتاب ہی یہہ کہ نزدیک

ہووے اجل اونکے یعنے کیون نہین نظر کرتے اسبات پر کہ شاید اجل اونکی نزدیک پہنچی ہوا ور پہلے موتکے کام وہ کرین کہ موجب نجاح دوسرا اور باعث فلاح دین و دنیا ہووے **بیت** پیغام اجل سے پہلے رکھہ زین + برتو سن فکر درہ دین فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ پس ساتھہ کونسی باتکے بعد قرآنکے ایمان لاوینگے یہہ مشرک جو قرآن پر ایمان نہین لاتے کہ یہہ **بیت** حقایق کا دو عالم کے ہی جامع + ہی یمن کل شئی اس سے لامع مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ جسکو گمراہ کرے اللہ اور قرآنپر ایمان نلاوے پس نہین کوئی راہ دکھانیوالا واسطے اوسکے کہ راہ سیدھی پر لاوے وَیَذَرُهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ اور چھوڑا تا ہی اونکو بیچ سرکشی اونکے سرگردان لکھا ہی کہ قریش نے یا یہود نے کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم بتاؤ کہ قیامت کب آویگی اگر تم پیغمبر ہوا ور یہہ سوال واسطے امتحانکے تھا وہ جانتے تھے کہ سوا اللہ کے کوئی نہین جانتا یہہ آیت اُتری یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ مُرْسٰهَا سوال کرتے ہین تجھکو قیامت سے کب ہی وقت قائم ہونے اوسکیا سمجھہ لیجئے کہ قیامت کو ساعت اسواسطے کہا کہ ساعت بساعت قائم ہوگی یا حساب سب خلایق کا اوسمین کم ساعت سے ہوجاویگا یا باوجود اس درازی کے اللہ کے نزدیک ایکساعت ہی قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ کہہ سوا اوسکے نہین کہ علم اوسکا نزدیک پروردگار میرے ہی کسی فرشتہ مقرب کو اور پیغمبر مرسل کو اوس سے مطلع نہین کیا لَا یُجَلِّیْهَا لِوَقْتِهَاۤ اِلَّا هُوَ نہ ظاہر کریگا قیامت کو وقت اوسکے پر مگر وہی ثَقُلَتْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بھاری ہی جانتا اوسکا بیچ آسمانونکے اور زمین کے یعنے اہل آسمان اور زمین پر بسبب ہیبت اسکے کے اور گویا حکمت اوسکے اخفا کی یہی ہی لَا تَاْتِیْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً نہ آویگی تمپر قیامت مگر ناگہان یَسْئَلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِیٌّ عَنْهَا سوال کرتے ہین تجھسے آنیکا اوسکے اور وقت کا اوسکے اسیطرح کہ گویا تو مہربان ہی اور دوست رکھتا ہی سوال اس سے اور حالانکہ تجھے کچھہ کام نہین اس سوال سے کیونکہ سوا اللہ کے کسیکو علم اسکا نہین ہی قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ کہہ دوسرے بار تاکید اور مبالغے سے سوا اسکے نہین ہی کہ علم قیامت کا نزدیک اللہ کے ہی وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ اور لیکن اکثر لوگ نہین جانتے اوسکو سوا خدا کے کوئی نہین جانتا وسیط مین ہی کہ مکے والونے کہا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تمھارا تمکو کیون نہین خبر کردیتا کہ نرخ غلے کا گران یا ارزان ہوگا کہ تم ارزانی مین لے رکھو اور گرانیمین بیچ الو تاکہ تمکو نفع ہو یہہ آیت اُتری قُلْ لَّاۤ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ کہہ نہین اختیار رکھتا مین واسطے جان اپنی کے نفع کا اور نہ ضرر کا مگر جو چاہے اللہ اور مجھے بتاوے وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ اور اگر ہوتا مین کہ بن بتائے اللہ کے جانتا غیب کو البتہ بہت لیتا بھلائی سے کہ مال اور منفعت اور فتح اور غنیمت ہی وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ اور نہ لگتی مجھکو برائی کہ فقر اور مرض اور رنج اور ہزیمت ہی اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ وَّبَشِیْرٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ نہین ہون نہین مگر ڈرانیوالا منکرونکو اور خوشخبری دینے والا واسطے اوس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین مجھپر اور جو مین لایا ہون اوسپر هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِیَسْكُنَ اِلَیْهَا اللہ وہ ہی جسنے پیدا کیا تمکو جان ایک سے کہ آدم علیہ السلام ہین اور پیدا کیا اوس سے جوڑا اوسکا کہ حوا ہین تاکہ آرام پکڑین حضرت آدم طرف حوا کے اور اُلفت کرین اونسے فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِیْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ پس جب ڈھانکا آدم علیہ السلام نے حوا کو یعنے خلوت کی اوس سے بوجھہ اوٹھایا حوا نے بوجھہ ہلکا یعنے حاملہ ہوئی نطفہ آدم اوسکے رحم مین در آیا پس چلی گئی ساتھہ اوس بوجھکے یعنے آتی جاتی تھی فَلَمَّاۤ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَىِٕنْ اٰتَیْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِیْنَ پس جب بوجھل ہوئی حوا یعنے حمل بڑھگیا دعا مانگی آدم اور حوا نے اللہ پروردگار اپنے سے کہ اگر ایچا اگر دیگا ہمکو فرزند تندرست خلقت مین چست صورت مین درست البتہ ہونگے ہم شکر کرنیوالونسے اس نعمت پر ایک قول یہہ ہی کہ جب حوا حاملہ ہوئین شیطان انجان شکل بنکر آیا اور پوچھنے لگا کہ تمھارے پیٹ مین کیا ہی حوا نے کہا مجھے معلوم نہین کہا کوئی درندہ یا اور چارپایہ ہوگا پھر پوچھا کہ کہانسے نکلیگا حوا نے کہا مین نہین جانتی کہا نہہ سے یا کان سے یا ناک سے نکلیگا یا پیٹ تمھارا پھاڑکر نکلیگا حوا ڈرین اور یہہ احوال حضرت آدم سے کہا وہ بھی اندیشہ ناک ہوئے پھر ابلیس دوسرے بار اور شکل بنا کر آیا اور اونسے سبب غم کا پوچھا اونھونے یہہ سب احوال کہا ابلیس بولا کہ کچھہ غم نہ کھاؤ مجھے اسم

اعظم یا دہی اور مستجاب الدعوات ہون اللہ سے دعا کرونگا کہ اس حمل کو مثل تمھارے بشر درست خلقت پیدا کرے اور آسانی سے باہر نکالے لیکن اس شرط پر کہ عبد الحارث اوسکا نام رکھو اور حارث نام ابلیس کا تھا فرشتو نہین جوانے اوس ملعون کے فریب مین آکر قبول کیا فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا پس جب دیا اللہ نے اونکو فرزند درست خلقت کیا دونون نے واسطے اللہ کے شریک بیچ اوس چیز کے کہ دیا تھا اونکو اور شریک کیا بیچ نام کے نہ بیچ عبادت کے کہ عبد اللہ کی جگہہ عبد الحارث نام رکھا صاحب کشاف نے اور قاضی بیضاوی نے کہا ہی کہ نفس واحد قصی ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اجداد مین ہی حق تعالی نے اوسکو زوجہ اوسکی جنس سے عربی قریشی دی اوندونون زن اور شوہر نے شرط کی کہ اگر خدا فرزند شایستہ عطا کریگا تو شکر اوسکا کرینگے اللہ نے چار فرزند دئے اونھونے نامونمین شریک اللہ کے پیدا کئے کہ عبد مناف اور عبد العزی اور عبد قصی اور عبد الدار نام رکھا فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ پس بلند ہی اللہ اوس چیز سے کہ شریک لاتے ہین قصی اور اولاد اوسکی اور قول اول پر ضمیر یشرکون کی شامل ہی سب مشرکون کو اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ کیا شریک لاتے ہین اللہ کی عبادتمین اوس چیز کو کہ نہین پیدا کرتے کچھہ اور قدرت بھی نہین رکھتے پیدا کرنیکی اور وہ پیدا کئے جاتے ہین یعنے اللہ کے مخلوق ہین اور مخلوق خالق نہین ہوتا وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ اور نہین کرسکتے بت واسطے پوجنے والون اپنے کے مدد کہ نفع پہنچاوین یا ضرر دفع کرین اور نہ اپنی جانونکو مدد کرتے ہین کہ کوئی انکو توڑے یا نجاست لگاوے تو مانع ہون وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ اور اگر بلاؤ تم اے مسلمانو مشرکونکو طرف ہدایت کے نہ پیروی کرین تمھاری سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ برابر ہی اوپر تمھارے پکارو تم انکو طرف دین حق کے یا تم چپکے رہو سمجھہ لیجئے کہ یہہ آیت خاص ایک قوم کفار کے حق مین ہی جیسے ابوجہل اور پیرو اوسکے کہ ہرگز ایمان نہ لائے اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ تحقیق کہ جنکو پکارتے ہو تم اے مشرکو سوا خدا کے اور الہ جانتے ہو بندے ہین مثل تمھارے مملوک اور مسخر فرمان الہی کے پس پکارو تم اونکو پس چاہئے کہ جواب دین تمکو اگر ہو تم سچے اسمین کہ یہہ الہ ہین کیونکہ الہ وہ ہی کہ اپنے عابدونکی دعا اجابت کرے اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ کیا واسطے اونکے پانون ہین کہ اپنے کام کو چلتے ہین ساتھہ اونکے جیسے تم چلتے ہو اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ یا واسطے اونکے ہاتھہ ہین کہ چیزونکو پکڑتے ہین ساتھہ اونکے جیسے تم پکڑتے ہو اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ یا واسطے اونکے آنکھین ہین کہ دنیا مین دیکھتے ہین ساتھہ اونکے جیسے تم دیکھتے ہو اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا یا واسطے اونکے کان ہین کہ عالم مین سنتے ہین ساتھہ اونکے جیسے تم سنتے ہو اور تم آپ قائل ہو کہ اونکے نہ پانون ہین چلنے والے نہ ہاتھہ ہین پکڑنے والے نہ آنکھین ہین دیکھنے والی نہ کان ہین سننے والے پس تم اونسے فاضل تر ہوئے اور نہایت جہل ہی کہ فاضل مفضول کو پوجے سمجھہ لیجئے کہ یہہ آیت جہل کفار مین نازل ہوئی ہی بعد الزام کھانے کے کافرون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ ہمارے خداؤنکی برائی منکرو مبادا تم کسی آفت مین پھنسو حق تعالی نے فرمایا قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ بلاؤ تم شریکون اپنے کو کہ اللہ کے پیدا کئے ہین اور میری دشمنی رکھتے ہو جاؤ پھر مکر کرو مجھسے جتنا تم سے ہوسکے پس مت دو ڈھیل مجھکو مین قایم ہون اللہ کی حمایت پر تمھارے مکر سے نہین ڈرتا **بیت** دو عالم کی عداوت سے ہی کیا ڈر ۔ نگہبان ہی میرا اللہ اکبر ۔ اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ تحقیق دوست میرا اللہ ہی جسنے اتارا ہی قرآن اور وہی دوستی کرتا ہی صالحونکی وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ اور جن لوگونکو کہ پکارتے ہو تم اور عبادت کرتے ہو تم سوا اللہ کے نہین کرسکتے مدد تمھاری اور نہ جانون اپنی کو مدد دیتے ہین وقت توڑنے بگاڑنے کے وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا اور اگر بلاؤ تم اے مسلمانو کافرونکو طرف دین راست کے نہ سنینگے سمع قبول سے وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ اور دیکھتا ہی تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اونکو کہ ظاہر مین آنکھین کرے ہین طرف تیرے اور حال یہہ ہی کہ وہ نہین دیکھتے تجھہ کو نظر بصیرت سے بصورت دیکھتے ہین اور بمعنی تجھہ سے غافل ہین **مصراع**

حقیقت مین تیرے عرفان سے یہہ سخت جاہل ہین + سلطان محمود غازی نے حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی قدس سرّہٗ سے پوچھا کہ سر اسبابمین کیا ہی کہ سلطان العارفین قدس سرّہ نے فرمایا کہ جسنے بایزید کو دیکھا آتش دوزخ اوسپر حرام ہوئی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ بات نہین فرمائی اور کفار اور یہود اور منافق آپکو دیکھتے تھے حضرت شیخ نے کہا کہ اس دیکھنے کو رویت ظاہری پر حمل منکر معلوم ہی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اوس زمانہمین چند شخصونے کہ خاصان صحابہ سے تھے دیکھا ہوگا اور وقت بایزید مین بھی تھوڑے لوگ جمال بایزید سے بینا ہوئے ہونگے **بیت** تاب نظارہ کہان دیدۂ بیمار یکو + چاہیے اور ہی دیدہ تیرے نظار یکو

خُذِ الْعَفْوَ پکڑ درگذر اس آیت کو جامع اخلاق نیک سے فرمایا ہی اختیار کر عفو کو یعنے لوگونسے آسانی چاہ مشکل پکڑنیسے ہوجاونگے تباہ یا صفت عفو اختیار کر اور گناہ سے گناہگارونکے درگذر وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ اور حکم کر اور دنکو ساتھ بہتر اقوال وافعال کے اور منہہ پھیر لے جاہلون سے اور اونسے مت جھگڑ بعضون نے کہا ہی عرف وہ خصلت ہی جسے عقل پسند کرے اور شرع قبول فرمائے ابوحمزہ بغدادی نے کہا کہ نفس بڑا جاہل ہی لائق تر ہی اس سے اعراض کرنا کشاف مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے پوچھا کہ حقیقت اس سخن کی کیا ہی جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ پروردگار تیرا فرماتا ہی کہ پیوند کر اوس سے جو تجھسے قطع کرے اور عطا کر اوسکو جو تجھے محروم رکھے اور عفو کر اس سے جو تجھپر ستم کرے **بیت** جو تجھے زہر دے اوسے دے قند +

جو کرے قطع اوسے کر پیوند + سمجھہ لیجیے کہ حقیقت مین اصول مکارم اخلاق یہی ہین کہ اوس حکیم مطلق جلشانہ نے فرمائے وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ اور اگر وسوسہ کرے تجھکو شیطانی طرف سے وسوسہ ڈالنے والا پس پناہ پکڑ ساتھ اللہ کے شر اسکیسے مازائدہ ہی بعد ان شرطیہ کے اور نزغ بمعنی نازغ ہی إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ تحقیق وہ سننے والا ہی جو تو کہے جاننے والا ہی جو تو دل مین رکھے إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُم مُّبْصِرُونَ تحقیق جو لوگ کہ ڈرتے ہین اللہ سے یا پرہیز کرتے ہین شرک سے اور معاصی سے جب مس کرتا ہی اونکو وسوسہ شیطان یاد کر لیتے ہین خدا کو اور اوسکے وعید سے اندیشہ کرتے ہین پس ناگہان وہ دیکھنے لگتے ہین راہ صواب کو اور خطرۂ شیطانی کو دفع کر کر طریق رحمانی پر چلنے لگتے ہین وَإِخْوَانُهُمْ يَمُدُّونَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُونَ اور بھائی کافرونکے کہ شیاطین ہین کھینچتے ہین کافرونکو بیچ گمراہی کے پھر نہین تھمتے گمراہ کئے جاتے ہین وَإِذَا لَمْ تَأْتِهِم بِآيَةٍ قَالُوا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا اور جب نہین لاتا تو پاس اونکے آیت قرآن کی وقت خواہش اونکے کہتے ہین کیون نہین کھینچ لاتا اوسکو کہ والے جب آیت طلب کرتے اور نزول مین اوسکے تاخیر ہوتی تو کہتے بطریق استہزا کیون نہین بناتا آیت جیسی اور آیتین بنائی ہین حق تعالی نے فرمایا کہ قُلْ إِنَّمَا أَتَّبِعُ مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ مِن رَّبِّي کہہ سوا اسکے نہین کہ مین پیروی کرتا ہون اوس چیز کی کہ وحی کی جاتی ہی طرف میرے پروردگار میرے اور تصنیف کرنیوالا قرآن کا نہین ہون نہین هَٰذَا بَصَائِرُ مِن رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ یہہ قرآن دلیلین ہین کہ جنسے حق ظاہر ہوجاتا ہی نازل ہوا پروردگار تمھارے سے اور راہ دکھانیوالا ہی اور رحمت ہی واسطے اوس گروہ کے کہ ایمان لاتے ہین خدا اور رسول پر اسباب نزول مین ہی کہ ایک جوان انصاری حضرت کے پیچھے نماز پڑھتا تھا اور جو حضرت پڑھتے تھے سو وہ بھی ساتھہ پڑھتا جاتا تھا یہہ آیت اتری وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ اور جب پڑھا جاوے قرآن نماز مین پس سنو اوسکو اور چپکے ہو رہو امام کے ساتھہ مت پڑھتے جاؤ تو کہ تم رحم کئے جاؤ ظاہر اس آیت سے یہہ نکلتا ہی کہ سکوت لازم ہی جہان قرآن پڑھا جاوے لیکن عامۂ علما خارج نماز کے مستحب کہتے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد سکوت ہی وقت خطبہ جمعہ کے اور خطبہ مشتمل ہوتا ہی آیات قرآنی کو وَاذْكُر رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً اور یاد کر اسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پروردگار اپنے کو بیچ جی اپنے کے عاجزی سے اور ڈر سے **بیت** امید فضل پہ تیرے سب اپنی زاری ہی + بخوف عدل سدا جیکو ترسکاری ہی + وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُن مِّنَ الْغَافِلِينَ اور کم جہر بات سے صبح کو اور شام کو اور مت ہو غافلونمین سے ذکر خدا کے



یہہ خطاب حضرت کو ہی اور مراد امت سے اور صبح و شام ذکر کرنے سے غرض دوام ذکر ہی اور یہہ وقت افضل اوقات شبانروزی ہین اسواسطے اونکو ذکر فرمایا لکھا ہی کہ کفار مکہ سجدے جناب الٰہی کے نفرت کرتے تھے لما تامرنا وزادھم نفورا سو حق تعالیٰ نے فرمایا ایجیب میرے اگر کافر سجدے میرے لیے سرکشی کرتے ہین اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَیُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ تحقیق وہ لوگ کہ نزدیک پروردگار تیرے ہین نہین تکبر کرتے عبادت اللہ کی سے اور تسبیح کرتے ہین اسکی اور اوسیکو سجدہ کرتے ہین یہہ آیت تعریض مشرکان اور تنبیہ مومنان ہی اسواسطے بعد تلاوت اوسیکے سجدہ کیا چاہیئے اور سجدے تلاوت کے چودہ جگہہ قرآن مین ہین اور دو مقام پر اختلاف ہی ایک سورۂ حج کے آخر مین کہ بمذہب امام شافعی اور امام احمد سجدہ ہی اور نزدیک امام اعظم کے اور باقی ائمہ کے نہین دوسری سورہ صاد مین بمذہب امام اعظم سجدہ ہی اور بمذہب باقی ائمہ نہین اور نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ کے سجدہ تلاوت پڑھنے والے اور سننے والے پر خواہ نمازمین ہو یا غیر نمازمین واجب ہی فی الحال اور اگر فوت ہوجاوے تو قضا اوسکی لازم ہی اور نزدیک دوسرے اماموں کے سنت ہی پس اونکے مذہب کے موافق اگر فوت ہوجاوے تو قضا لازم نہین اور محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے فتوحات مکیہ مین اس سجدہ کو سجدۂ ملائکہ کہا ہی پس ساجد کو چاہیئے کہ خصایص ملکی حاصل کرے تو کہ حقیقت کو اوس سجدہ کی پہنچے نکتہ اقرب مایکون العبد من ربہ وھو ساجد یہان کھلتا ہی اور سر فاغنی علی نفسك بکثرۃ السجود یہان ظاہر ہوتا ہی شیخ الاسلام نے کہا جو سر کہ سجود مین نہین سفیہ ہی اور جس کف مین جود نہین کثیہ ہی **بیت** یہان فضل جود سے ہی نہ رگی سجود سے + یہہ دونون توبہ ہی نہونا وجود سے + **سورۃ انفال** مدنی ہی پچھتر آیتین ہین ایکہزار دوسو چوراسی کلمے ہین پانچہزار دوسو چورانوے حرف ہین فواصل اوسکے مذم قطرب ہین اور نظم اور تطبیق اس سورہ کی ساتھہ سورۂ اعراف کے یہہ ہی کہ اعراف مین احوال جزا کا کافرونکے کہ بیچ آخرت کے ہوگی تھا اور اسمین بیان ذلت کے اور قتل اور قید کا دنیا مین ہی

سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ مَدَنِیَّة	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝	وَهِیَ خَمْسٌ وَسَبْعُوْنَ آیَة

یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ سوال کرتے ہین تجھہ سے اسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوٹونسے کفار کے کہ اس امت پر حلال ہین یا نہین بعضون نے لکھا ہی کہ اہل بدر لوٹمین کفار کی اختلاف کرتے تھے جوان کہتے تھے کہ ہم لڑے ہین ہمارا حق ہی اور بوڑھے کہتے تھے کہ ہم بھی مددگار تمھارے تھے ہمارا حصہ بھی ہی آخر حضرت کے پاس آکر پوچھا حق تعالیٰ نے یہہ آیت اونکے جواب مین اتاری قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ کہہ کہ حکم لوٹونکا واسطے اللہ کے ہی اور رسول کے ہی کہ حکم الٰہی سے جسکو چاہے بانٹے فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِكُمْ پس ڈرو اللہ سے اور جھگڑا مٹکرو اور درست کرو معاملے آپس کے عبادہ بن صامت نے کہا کہ اہل بدر کے حق مین یہہ آیت آئی ہمنے اختلاف کرکر راہ عدل سے انحراف کیا تھا حقتعالیٰ نے حکم تقسیم کا اپنے رسول کو فرمایا اور ہمنے معاملات کو درست کیا وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول اوسیکی بیچ تقسیم غنایم کے اگر ہو تم ایمان والے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ سوا اوسکے نہین کہ مومنان کامل وہ لوگ ہین کہ جب یاد کیا جاوے اللہ ڈرجاتے ہین دل اونکے **قطعہ** ہیبت سے جلال کبریائی کی + عظمت سے کمال کبریائی کی + ہوجاتا ہی رنگ فق اوڑھونکا + دہشت سے سوال کبریائی کی + یا اوسکے انعام اور افضال پر نگاہ کرکر اور اپنی تقصیر اعمال پر ترسان ہوتے ہین وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا اور جب پڑھی جاتی ہین اوپر اونکے آیتین اسکی یعنے قرآن زیادہ کرتی ہین وہ آیتین اونکا ایمان یعنے جو آیت نازل ہوتی ہی اور وہ سنتے ہین تصدیق اور یقین اونکا اور زیادہ ہوتا ہی حقایق سلمی مین ہی کہ برکت تلاوت سے نور یقین باطن مین اونکے پیدا ہوتا ہی اور زیادتی طاعت کی اوپر ظاہر اونکے ہویدا ہوتی ہی بحر الحقایق مین ہی کہ ایمان حقیقی ایک نور ہی کہ بقدر وسعت روزنۂ دل کے باطن مین چمکتا ہی پس جب اہل دل آیات قرآنی سنتے ہین روزنۂ دل اونکا برکت اوسکی سے کشادہ تر ہوجاتا ہی اور نور ایمان اوسمین سے زیادہ تر آتا ہی پس نور جمال مین مستغرق ہوجاتے ہین **بیت**

غرق نور شہود ہین یہہ لوگ + صاحب فضل وجود ہین یہہ لوگ + وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ اور اوپر پروردگار اپنے کے توکل کرتے ہین نہ دنیا اور اہل دنیا پر کیونکہ جو غلبۂ نور الٰہی سے مضمحل اور فانی ہوا پروای ماسوا اوسکو کیا رہی بلکہ مشاہدۂ ماسوا دیدۂ شہود اوسکیسے اوٹھ گیا **نظم** غرق دریا مین جو کوئی ہوگیا + اوسکو جز دریا کے کیا سوجھے بھلا + جسطرف نظر ین اوٹھاوے آب ہی + آب ہی مین اوسکو خورد و خواب ہی + اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ مومنان کامل وہ ہین کہ اخلاص سے قایم رکھتے ہین نماز کو ساتھ شرایط اور آداب اوسکیکے اور اوس چیز سے کہ دی ہی ہمنے اونکو خرچ کرتے ہین راہ الٰہی مین اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا یہہ لوگ کہ اعمال باطنی کو کہ دہشت اور توکل ہی ساتھہ اعمال ظاہری کے کہ صلوٰة اور زکوٰة ہی جمع کرتے ہین وہ ہین ایمان والے ساتھہ تحقیق کے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو منافق نہو وہ مومن حق ہی لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِیْمٌ واسطے اونکے درجے ہین نزدیک پروردگار اونیکے اور بخشش ہی گناہون کی اور رزق ہی باکرامت صاف کدورت اکتساب سے اور خالی خوف حساب سے امام قشیری نے کہا ہی کہ رزق کریم وہ ہی کہ مرزوق کو شہود رازق سے باز نرکھے **نظم** رزق مین رزاق کے غافل نہو + چھوڑدے اسباب کو اسی نیکخو + معطی ہر خیر و شر اللہ ہی + بے سبب سوئے مسبب راہ ہی + رکھنا پھر تیری نگہ سوئے سبب + سو عجب ہی سو عجب ہی سو عجب + اصل دیکھیگا تو اکمل ہوگا تو + فرع دیکھیگا تو احول ہوگا تو + لکھا ہی کہ قافلہ قریش کا اسباب مال لیکر شام سے پھرا تھا ابوسفیان اوسمین سردار تھا جبرئیل نے آکر حضرتؐ کو خبر کی آپنے مسلمانون سے احوال کہا سب نے کثرت مال اور قلت رجال معلوم کر کر قصد لوٹنے کا کیا اور مدینے سے باہر نکلے ابوسفیان نے سنکر ضمضم غفاریکو طرف مکے کے روانہ کیا کہ جلد قریش سے مدد لاوے ابوجہل بہت لوگونکو ساتھہ لے مدد قافلے کو بدر کیطرف چلا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم وادی ذفران مین تھے کہ جبرئیل علیہ السلام نے آکر لشکر کفار کے آنیکی خبر کی مدارک مین ہی کہ حضرتؐ نے صحابہؓ کو کہا کہ قافلہ لوٹنے پر خوش ہوا کہ حرب کفار پر بعضون نے کہا کہ حرب کی ہم مین کہان طاقت ہی اگر قافلہ ہاتھہ لگے تو مناسب ہی حضرتؐ اسبات سے ناخوش ہوئے اور اکابر صحابہ نے حرب اختیار کیا اور حضرتؐ نے فرمایا کہ مین گویا جنگ گاہ دیکھہ رہا ہون یہان ابوجہل مرا پڑا ہوگا اور یہان امیہ بن خلف اور یہان فلانا اور یہان فلانا اور جو آپنے فرمایا تھا وہی ہوا ایک قدم کسیکا مقتل سے نہ ہلا سو حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ تجھکو بدر مین کہ نہر میت گاہ کفار ہی اللہ سبحانہ لیجاویگا كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَیْتِكَ بِالْحَقِّ جسطرح سے نکالا تجھہ کو پروردگار تیرے نیے گھر تیرے کہ مدینہ ہی ساتھہ حق کے وَاِنَّ فَرِیْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَكٰرِهُوْنَ اور تحقیق ایک گروہ مسلمانون مین سے البتہ ناخوش رکھتے ہین بدر کے جانے کو بے اسباب اور رنج سفر کے سبب نہ بطریق مخالفت امر رب یُجَادِلُوْنَكَ فِی الْحَقِّ بَعْدَمَا تَبَیَّنَ جھگڑا کرتے ہین تجھہ سے بیچ اختیار حق کے کہ جہاد ہی پیچھے اسکے کہ ظاہر ہوا اونپر کہ جہاد واجب ہی یا بعد اوسکے کہ معلوم کیا اونھون نے تیرے بتانیسے کہ اعدا پر فتحیاب ہونگے اور با وجود اسکے لیے جاتے ہین كَاَنَّمَا یُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ یَنْظُرُوْنَ گویا کہ اونکے جاتے ہین طرف موت کے اور گویا کہ وہ دیکھتے ہین اسباب اور علامات موت کی اور یہہ صورت بسبب قلت عدد اور عدد کے اور کمی زاد اور استعداد اونکے کے تھی کیونکہ تمام لشکر تین سو یا نیچ آدمیونکا تھا اور ستر اونٹ تھے اور دو گھوڑے اور چھہ زرہ اور آٹھہ تلوارین وَاِذْ یَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَیْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَیْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ اور یاد کرو جب وعدہ کرتا تھا تم کو اللہ ایک دو جماعتونمین سے کہ قافلہ اور لشکر کفار ہی یہہ کہ وہ واسطے تمھارے ہی اور دوست رکھتے تھے تم یہہ کہ بن شوکت والا ہووے یعنے قافلہ واسطے تمھارے کیونکہ سن لیا تھا تمنے کہ قافلے مین چالیس سوار سے زیادہ نہین اور لشکر نو سو پچاس مرد ونکا ہی پس تم سہل کیطرف مائل تھے وَیُرِیْدُ اللّٰهُ اَنْ یُّحِقَّ الْحَقِّ بِكَلِمٰتِهٖ اور ارادہ کرتا ہی اللہ یہہ کہ ثابت کرے حقکو ساتھہ آیتون اپنی کے کہ ذات الشوکت کی لڑائی کے حق مین نازل کی ہی یا ساتھہ وعدون فتح کے کہ پیغمبر اپنے سے کیے یا ساتھہ کلمات ازلی کے کہ قتل اور قید مین کفار کے لوح محفوظ پر لکھے وَیَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِیْنَ اور کاٹے جڑ کافرونکی لِیُحِقَّ الْحَقَّ وَیُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ تو کہ ثابت اور ظاہر

کرے دین اسلام کو کہ حق ہی اور جھٹلاوے اور گماوے کفر کو کہ باطل ہی اور اگرچہ بیجا ہین اور ناخوش رکھین اسباتکو کافر اِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اور یاد کرو جسوقت فریاد کرتے تھے تم پروردگار اپنے سے اور کہتے تھے اغثنا یا غیاث المستغثین رب انصرنا علی عدوك اور بعضون نے کہا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تھی کہ الہی اگر اس گروہ مومنونکو ہلاک کریگا تو اور کوئی نہوگا کہ تیری عبادت کرے پس قبول کی اللہ نے دعا واسطے تمھارے اَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ یہہ کہ مدد دونگا تمکو ساتھ ہزار فرشتونکے پیچھے سے اور لانے والے یہہ ہزار مقدمہ لشکر ملائکہ ہین اور پیچھے فوج ہی اونکے اور تفسیر ثعلبی مین مجاہد سے منقول ہی کہ روز بدر سوا ان ہزار کے اور نے قتل نہین کیا اور آل عمران مین کہ ثلاثہ اور خمسہ گذرا جہت بشارت تھا اور بعضون نے کہا ہی کہ ہزار تھے پیچھے اونکے پھر ہزار تھے اسیطرح پانچہزار فوج تھی وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِ قُلُوبُكُمْ اور نہین کیا اوس امداد کو اللہ نے مگر خوشخبری واسطے تمھارے فتح کی اور تو کہ آرام پکڑین ساتھ اوسکے دل تمھارے اور ہیبت دہشت قلت ذلت کی تم سے دور ہو وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ اور نہین مدد مگر نزدیک سے اللہ کے اور نہ نزدیک سے فرشتونکے اور اور کسیکے إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ تحقیق اللہ غالب ہی دوستونکو اپنے فتحیاب کرتا ہی حکمت والا ہی دشمنونکو اپنے خراب کرتا ہی إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ اور یاد کرو جسوقت کہ ڈھانکتا تھا تمکو اونگھنے سے اَمَنَةً مِنْهُ امن اوسکی طرف سے سمجھ لیجئے کہ اس رات کہ جسکے اگلے مقابلہ کفار سے منظور تھا صحابہ کرام کے دلمین دغدغہ عظیم تھا اس سبب سے کہ منزل اونکی ریگستان تھی پانون ریت مین گڑے جاتے تھے اور پیاسے تھے اور پانی تھا حق تعالی نے اونکو سلا دیا اکثر صحابہ کو احتلام ہوگیا صبحکو شیطان نے وسوسہ ڈالا کہ تمھین نماز پڑھنی ہی اور بعضے محتلم ہین اور بعضے محدث اور پانی نہین ہی اور پانون ریت مین دھسے جاتے ہین اور کافر زمین سخت پر ہین اور پانی پر قادر ہین اور تم کہتے ہو ہم دوستان خدا ہین اور پیغمبر ہم مین ہین یہہ کیونکر ہو حق تعالی نے مینہہ برسایا چنانچہ فرمایا وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَكُمْ بِهِ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ اور اُتارا تھا اوپر تمھارے آسمان سے یا ابر سے پانی تو کہ پاک کرے تم کو حدث سے ساتھ اوسکے اور دور کرے تمسے وسوسہ شیطان کا کہ کہتا تھا نصرت اور جنابت آپسمین جمع نہین ہوتین لکھا ہی کہ مینہہ ایسا برسا کہ نالے بہہ نکلے صحابہ کرام نے غسل کیا اور وضو کیا اور جانورونکو پانی پلایا اور ریت جو درمیان اونکے اور کفار کے تھی مینہہ سے دب گئی اور خطرہ شیطانی دفع ہوا وَلِيَرْبِطَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ اور تو کہ باندھ لیوے اوپر دلون تمھارے کے صبر اور استقلال اور ثابت رکھے بسبب اوسکے قدمون تمھارے کو معرکہ جنگ مین یا بسبب باران کے زمین ریت کی ہین کہ جب مینہہ برسا ریت دب گئی پانون مسلمانونکے مستحکم ہوئے اور کفار کی منزل مین کیچڑ ہوگیا قدم اونکے پھسلنے لگے إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا یاد کرا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت وحی بھیجتا تھا پروردگار تیرا طرف فرشتونکے جو مدد کو مسلمانونکی آئے تھے اور مضمون وحی کا یہہ تھا کہ مین ساتھ تمھارے ہون ساتھ امداد اور اعانت کے یا مددگار اور نگاہدار تمھارا ہون شر اعدا سے پس ثابت رکھو یعنے دل بڑھاؤ اون لوگونکے کہ ایمان لائے ہین بڑے بڑے ثواب محاربہ کفار کے بیان کرکے یا بشارت فتح کی دے کر مدارک مین ہی کہ فرشتے آدمیون کی شکل صف مومنونکے آگے جاتے تھے کہ بشارت ہو تم غالب ہو اور خدا تمھارے ساتھ ہی مردانہ رہو دشمن تھوڑے ہین فتح تمھاری ہی پس یہہ معنی ہوئی کہ ای فرشتو تم بشارت دو کہ مین سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ البتہ ڈالونگا بیچ دلون اون لوگونکے کہ کافر ہوئے رعب پس مارو ای فرشتو کافرونکو اوپر گردنون کے سمجھ لیجئے کہ فرشتون کو جو حکم قتال کا کیا ہوا تو یہہ نہین سمجھتے تھے کہ کس عضو پر ضرب کی چاہیئے ارشاد ہوا کہ مارو سر پر وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ اور مارو ان مین سے ہر پوری پر مراد اس سے ہر بند اعضا ہی یا تمام دست و پا ہی ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ یہہ ضرب اوپر اسواسطے ہی کہ اونھونے خلاف کیا اللہ کا اور رسول اوسکے کا وَمَنْ يُشَاقِقِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ

العقاب اور جو کوئی خلاف کرے اللہ کا اور رسول اوسکیا پس تحقیق اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہی مخالفونپر دنیا مین ساتھ گرفتاری
کے اور آخرتمین ساتھ خواری کے ذٰلِكُمْ فَذُوقُوهُ وَأَنَّ لِلْكٰفِرِينَ عَذَابَ النَّارِ یہہی عقوبت اسی کا فروں کیواسکو اور تحقیق
واسطے کافرونکے ہی عذاب آگ کا یٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوٓا إِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوهُمُ الْأَدْبَارَ اے لوگو جو ایمان
لائے ہو جسوقت کہ ملاقات کرو تم اون لوگونسے کہ کافر ہوئے لشکر باندھکر واسطے حرب تمھارے پس مت پھراؤ اونسے پیٹھونکو یہہ حکم
اول اسلام مین تھا کہ ایک مسلمان دس کافرسے نہ بھاگے پھر آیت الآن خفف اللہ عنکم سے منسوخ ہوگیا چنانچہ عنقریب آوے گا
وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَىٰ فِئَةٍ اور جوکوئی پھیردے اونسے اوسدن پیٹھ اپنی مگر حرفت کرنیوالا
واسطے لڑائی کے کہ پھیکے ہٹکر دشمن کو فریب دے تاکہ وہ غافل ہوا ور پھر پھرکر مارلے یا جگہہ پکڑنیوالا طرف مسلمانون کے یعنے ادھر کے
غول سے اودھر کے غول مین جاوے اور جوکوئی ہو غیران دو وجہ کی پیٹھ پھیرے اعداسے فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ وَمَأْوٰهُ
جَهَنَّمُ پس تحقیق پھر آیا ساتھ غصّے کے اللہ کیطرف سے اور جگہہ رہنے کی اوسکے دوزخ ہی وَبِئْسَ الْمَصِيرُ اور بری جگہہ پھر جانے کی ہی
دوزخ لکھا ہی کہ جب دونون لشکر مقابل ہوئے مسلمانون نے حملہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ الٰہی جو وعدہ کیا ہی وفا
کر جبرئیل آئے اور کہا کہ مٹھی مٹی کی اوٹھاکر کافرونکی طرف پھینکو آپنے شاہت الوجوہ کہکر پھینکی آنکھونمین کافرونکے پڑگئی وہ آنکھین ملنے لگے
فرشتون نے مارنا شروع کیا اور مومنون نے ہتیار لگائے ستر سردار عرب کے مارے گئے اور ستر کو گرفتار کرلے آئے بعد اوسکے اہل
بدر فخر کرنے لگے ایک کہتا تھا مینے مارا دوسرا کہتا تھا مینے اسیر کیا حق تعالیٰ نے آیت اتاری کہ فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلٰكِنَّ اللَّهَ قَتَلَهُمْ
پس نہین مارا تمنے اونکو اپنی قدرت سے اور لیکن اللہ نے مارا اونکو کہ تمھین قوت دی اور غالب کیا وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ
اللَّهَ رَمٰى اور نہین پھینکا تونے اسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم مشت خاک کو روئے اعدا پر جسوقت پھینکا تونے اور پھینکنا تیرا ایسا
نتھا کہ تمام لشکر کی آنکھونمین پڑجاوے لیکن اللہ نے پھینکا تھا اوسکو کہ ہر ایک کی آنکھ مین پہنچ گیا اضافت فعل ساتھ عبد کے کسب کی
راہ سے اور خلق کی راہ سے اللہ کیطرف صاحب تاویلات نے کہا ہی کہ حق تعالیٰ نے راہ دکھائی صحابہ کرام کو ساتھ فنا رافعال کے
کہ اُنسے سلب فعل کرکر اثبات طرف اپنے فرمایا کہ فلم تقتلوهم ولكن الله قتلهم لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مقام بقا باللہ کے تھے سلب
کیا فعل اونسے کہ ومارمیت اور نسبت دی فعل کی طرف اونکے اذ رمیت اور اثبات اپنے سے کہ ولکن اللہ رمی تا افادہ معنی تفصیل
کرے جمع مین فیکون الوامی محمد رسول اللہ ص باللہ لا بنفسہ **نظم** مارمیت اذ رمیت پڑھکے جان + رتبہ پیغمبر آخر زمان +
جو وہ کرتے تھے خدا سے تھا ظہور + نفس کا اونکے نہ تھا اوسپر عبور + یہہین سے مرتبہ آپکا اور اور پیغمبرونکا دریافت کرو کہ داؤد کے فعل
کی نسبت طرف داؤد کے کی کہ وقتل داؤد جالوت اور حضرت کے فعل کی نسبت طرف اپنے فرمائی کہ ما رمیت اذ رمیت و
لکن اللہ رمی بڑا فرق ہی کہ بندیکے فعل کی اضافت طرف اپنے فرمائی کہ وہ قدیم اور منزہ آفات اور حوادث سے ہی **بیت**
ایک باخدا ہی یک مین خودی کا نشان ہی + اسمین اور اوسمین فرق زمین آسمان ہی وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا اور یہہ جو کچھ
حق تعالیٰ نے کیا اسواسطے ہی تاکہ آزمایش کرے مومنونکو ساتھ نعمت کے اپنی طرف سے آزمایش نیک امام جعفر صادق نے کہا ہی کہ بلاحسن
یہہ ہی کہ اونکو نفوس اونکیسے فانی کرکر ساتھ ہویت اپنی کے باقی فرمائی امام قشیری نے کہا کہ بلائے حسن یہہ ہی کہ مبتلا رمشاہدہ
کرے کہ مبتلا کو عین بلا مین مشاہدہ ہی **نظم** جب اوسکی طرف سے رنج و غم جان لیا + یعنے کہ جو دکھ ہی سو اُسینے ہی دیا + رافت
رحمت کو ہمنے رحمت سمجھا + جو در دل آیا راحت جان لیا + إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ تحقیق اللہ سننے والا ہی فریاد اور دعا
تمھاری جاننے والا ہی نیتین تمھاری اسیواسطے دعا قبول فرمائی ذٰلِكُمْ یہہ ہی بات کہ وکبھی وَأَنَّ اللَّهَ مُوهِنُ كَيْدِ
الْكٰفِرِينَ اور یہہ بھی ہی کہ اللہ سست کرنیوالا ہی مکر کافرونکا لکھا ہی کہ کافرون نے مکے سے نکلتے ہوئے کعبہ شریف مین جاکر دعا کی

تھی کہ الہی فتح دے اندونون لشکرونمین سے اوس لشکر کو جو راہ یافتہ تر ہی اور دین اوسکا فاضلتر ہی اور ساتھ تیرے دوست تر ہی اور ابوجہل نا اہل نے بھی وقت جنگ کے دعا کی تھی کہ اللھم انصر احب الفئتین الیك سو اللہ سبحانہ فرماتا ہی مکے والون کو خطاب کرکر کہ اِنْ تَسْتَفْتِحُوا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ اگر فتح چاہتے ہو تم پس تحقیق آئی تمھارے پاس فتح اوس دین کی جو دوست تر ہے نزدیک میرے وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرًا لَّكُمْ اور اگر باز رہتے ہو اسی کافر و جو باقی رہے ہو جنگ بدر سے عناد پیغمبر سے پس وہ بہتر ہی واسطے تمھارے قتل دنیا اور عذاب آخرت سے وَاِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ اور اگر پھر و تم ساتھ لڑائی مسلمانونکے پھر آوینگے ہم ساتھ فتح اونکے کے وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَّلَوْ كَثُرَتْ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور ہرگز نہ کفایت کریگی تمسے اسی کافر جماعت تمھاری کچھ اگرچہ بہت ہو یعنے کچھ بلا دفع نہ کرسکے گی اور تحقیق اللہ ساتھ ایمان والونکے ہی یاری اور مددگاری ہین يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ اے لوگو جو ایمان لائے ہو فرمانبرداری کرو اللہ کی اور پیغمبر اوسکے کی اور مت منہہ پھیرو اوسسے مراد آیت سے امر باطاعت پیغمبر ہی اور نہی مخالفت اونکی سے اور ذکر طاعت حق کا اسواسطے ہی کہ ناآگاہ ہون کہ طاعت حق باطاعت رسول ہی **بیت** جسنے طاعت اونکی کی طاعت خدا کی اوسنے کی ٭ ماننا حکم اونکا ہی بس عین حکم ایزدی ٭ پس حکم رسول سے مت عدول کرو وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ اور حال آنکہ تم سنتے ہو کہ مین کہتا ہون وہ پیغمبر ہی ہی یا سنتے ہو مواعظ قرآن کو وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ اور مت ہو مانند اون لوگونکے کہ کہتے ہین سنا ہمنے اور حال آنکہ وہ نہین سنتے جیسے اہل کتاب یا کافر یا منافق کہ سنتے ہین اور عمل نہین کرتے گویا کہ نہین سنتے **بیت** سنکے جو مانے نہین سنتا ہی وہ کس کام کا ٭ فی الحقیقت کہی رکھتا کان گردہ نام کا ٭ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ تحقیق بدتر چلنے والے زمین پر کے نزدیک اللہ کے بہرے گونگے ہین حق باتکے سننے کہنے سے وہ جو نہین سمجھتے حق کو سمجھ لیجئے کہ بدتر جانورونسے انکو اسواسطے فرمایا کہ عقل سے اونھون نے جو سبب فضل ہی سب حیوانات پر منہہ پھرایا اور نفس خسیس کو اپنا حاکم ٹھہرایا تبیان مین ہی کہ مراد اس سے ایک جماعت ہی عبد الدار کی کہ اسمین سے سوا دو شخص کے کوئی ایمان نہین لایا مصعب بن عمیر اور ابن حرملہ رضی اللہ عنہما وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ اور اگر جانتا اللہ بیچ اونکے بھلائی فائدہ اُٹھانے کی آیات قرآنی سے البتہ سناتا اونکو یعنے توفیق سننے نافع کی دیتا وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ اور اگر اب سناوے انکو البتہ پھر جاوین ایمان سے طرف کفر اور نفاق کے اور وہ منہہ پھیرنیوالے ہین قول حق سے اور ایک قول ہی کہ کفار مکہ نے کہا کہ اسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم قصی بن کلاب کو جلاؤ کہ وہ مرد مبارک تھا اگر وہ تصدیق کریگا تمھی اور ایمان تمپر لاویگا تو ہم بھی لاوینگے حق تعالی نے فرمایا کہ اگر خدا اونکو سناوے کلام قصی کا تو بھی ایمان نہین لاوینگے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ اے لوگو جو ایمان لائے ہو پکارنا قبول کرو واسطے اللہ کے اور واسطے رسول کے جب پکارے تمکو رسول واسطے اس چیز کے کہ زندہ کرے تمکو وہ علم دین ہی کہ حیات دل اس سے ہی یا عقائد صحیحہ اور اعمال فاضلہ ہین کہ موجب حیات ابدیہ ہین بہشت مین یا جہاد ہی کہ سبب بقا تمھاری کا ہی کہ اگر ترک کروگے دشمن غلبہ کرکر تمکو ہلاک کرڈالینگے یا شہادت ہی کہ حیات ہی اللہ کے نزدیک یا قرآن ہی کہ زندہ کرنیوالا دل مسلمانون کا ہی وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ اور جانو یہہ کہ اللہ حایل ہوتا ہی درمیان آدمی کے اور دل اوسکے یہہ تمثیل ہی نہایت قرب حق کی ساتھ بندہ کے اور تنبیہ ہی اوسپر کہ حق تعالی مطلع ہی ہر بندے کے اسرار پر یا یہہ معنی ہین کہ مقلب القلوب ہی تصرف کا دلمین جسطرح کہ چاہتا ہی کشف الاسرار مین ہی کہ علما دلکو پاتے ہین ولمن کان قلب عبارت اس سے ہی اور عرفا دلکو گم کرتے ہین یحول بین المرء وقلبہ اشارت اس سے ہی ہدایت مین دل سے کار ہی اور نہایت مین دل حجاب دیدار ہی **بیت** مدتون تک دل مین ہمنے اوسکا نظارا کیا اب جو دل پردہ ہوا تو اوسکو صدپارا کیا وَاَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ اور یہہ بھی جانو کہ تم طرف اوسکے اکٹھے کئے جاؤگے اور جزا اعمال

کی پاؤگے واتقوا فتنة لا تصیبن الذین ظلموا منکم خاصة اور ڈرو اوس فتنے سے کہ وبال اوسکا نہ پہنچے ان لوگون کو کہ ظلم کرتے ہین تم مین سے خاص کر بلکہ عام ہو ظالم کو اور غیر ظالم کو اثر اوسکا پہنچے وہ آخر زمانہ مین ہوگا کہ بدعت بہت شایع ہوگی امر معروف اور نہی منکر مین رعایت کرینگے جہاد مین سستی لاوینگے واعلموا ان اللہ شدید العقاب اور جانو یہہ کہ اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہی اوسپر کہ ضرر ظلم کا اوسکے اور ونکو پہنچے واذکروا اذ انتم قلیل مستضعفون فی الارض تخافون ان یتخطفکم الناس اور یاد کرو ای مہاجرو جسوقت کہ تھے تم تھوڑے ناتوان گنے جاتے تھے بیچ زمین مکے کے پہلے ہجرت سے ڈرتے تھے یہہ کہ اوچک لیجاوین تمکو کفار قریش یا خوف رکھتے تھے یہہ کہ جو مکے سے نکلینگے مشرکان عرب تاراج کرینگے فاوٰکم وایدکم بنصرہ پس جگہہ دی تمکو اللہ نے مدینے مین اور قوت دی تمکو ساتھہ مدد اپنی کے یا انصار کو مددگار کیا تمھارا یا فرشتونکو معین کیا بدر مین ورزقکم من الطیبات لعلکم تشکرون اور روزی دی تمکو پاکیزہ تو مین کفار کی کہ پہلی امتو پر حرام تھین تو کہ تم شکر کرو اس نعمت پر امام ثعلبی نے کہا ہی کہ بعضے صحابہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی باتین اوروں سے کہتے تھے منافق سنکر مشرکونکو خبر کردیتے تھے یہہ آیت آئی یا ایها الذین امنوا لا تخونوا اللہ والرسول ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت خیانت کرو اللہ کی اور رسول کی ظاہر کرنے مین باتکے اور ایک قول ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ابولبابہ رضی اللہ عنہ کو حصار نی قریظہ پر بھیجا یہود نے مشورتاً پوچھا کہ حضرت ہم سے کیا کرینگے ابولبابہ نے کہا اشارت سے کہ گردنین تمھاری مارینگے پھر سمجھا کہ مین نے خیانت کی وانسے مسجد نبوی مین آکر ستون مسجد سے اپنے آپکو باندھا یہانتک کہ توبہ اونکی قبول ہوئی اور یہہ آیت اُتری اور بعضون نے کہا ہی خیانت منکر و خدا کی ترک فرائض مین اور رسول کی ترک سنت مین وتخونوا امانتکم وانتم تعلمون اور مت خیانت کرو امانتون اپنی مین کہ آپسمین رکھتے ہو اور تم جانتے ہو کہ وبال بہت ہی خیانت کا اور واجب ہی ضبط رکھنا امانت کا واعلموا انما اموالکم واولادکم فتنة اور جانو تم کہ مال تمھارے اور اولاد تمھاری فتنہ ہی کہ ساتھہ اوسکے اللہ تعالی تمھین آزماتا ہی پس چاہئے کہ دوستی مال کی اور الفت فرزند کی تمکو گناہ مین نڈالے **بیت** مال وولد فتنہ ہین فتنے سے رہ دور دور + وای ہی اوسپر کہ جو فتنے کا چاہے ہی وان اللہ عنده اجر عظیم اور جانو یہہ کہ اللہ نزدیک اوسکے اجر بڑا ہی پس طلب ثواب مین کوشش کرو کرو اور جمع مال اور حب اولاد سے باز رہو یا ایها الذین امنوا ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقانا ای لوگو جو ایمان لائے ہو اگر پرہیزگاری کروگے اللہ کی کریگا واسطے تمھارے فتح کہ جس سے مبطل اور محق مین امتیاز ہوجاویگا بحر المعانی مین ہی کہ حق تعالی بسبب تقوے کے افاضہ کریگا تمپر اسرار جلال اور القا کریگا انوار جمال اپنے تو کہ فرق کرو تم درمیان حدوث اور قدم کے اور پہچانو تم اسرار وجود اور عدم کے اور صوفیہ وجودیہ کہتے ہین متقی وہ ہی کہ فعل اوسکے افعال الہی مین فانی ہوئے ہون اور صفات اوس کی صفات حق مین گم گئے ہون اور ذات اوسکی ذات مولی مین نیست اور نابود ہوگئی ہو **نظم** رافت تو نہ پوچھہ ہم سے اسرار وجود + آتے ہی نظر نہین ہین اطوار وجود + جو نیست ہوگیا ہو خبر وہ ہستی کی بتائے + یہان ہی نہ وجود اور نہ آثار وجود ویکفر عنکم سیاتکم ویغفر لکم واللہ ذو الفضل العظیم اور دور کریگا تمسے برائیان تمھاری اور بخشیگا واسطے تمھارے اور اللہ صاحب فضل بڑا ہی لکھا ہی کہ جو اجازت ہجرت کی ہوئی اور صحابہ مدینے کو گئے سوا ابوبکر اور علی رضی اللہ عنہما کے کوئی حضرت کی خدمت مین نہ رہا قریش دار الندوہ مین جمع ہوئے ابلیس شیخ نجدی کی شکل بنکر آیا وان مشورہ کر رہے تھے سب ایک نے کہا پیغمبر کو محبوس کرو اور آپ وان مت دو آپ مرجاوینگے ابلیس نے یہہ بات نہ پسند کی اور کہنے لگا کہ اکثر اہل مدینہ ایمان لائے ہین یارانکے اکثر وہانگئے ہین اور بنی ہاشم اس شہر مین بہت ہین سب اتفاق کرکر تم سے لڑینگے اور اونکو چھڑا لینگے دوسرے نے کہا کہ اونکو اس ولایت سے نکالدو جہان چاہین چلے جاوین ابلیس نے کہا جہان جاوینگے لوگ جمع کرکر تم سے مقابلہ کرینگے ابوجہل نے کہا کہ میری رائے مین تو یہہ

آتا ہی کہ ہر قوم مین سے ایک ایک شخص جمع کر کر اونکو مار ڈالین خون اونکا تمام قبائل مین منتشر ہو جاوے بنی ہاشم سب سے نہین لڑ سکینگے بالضرور دیت پر راضی ہو جاوینگے ابلیس نے یہہ بات پسند کی ابوجہل نے ہر قبیلے سے ایک ایک شخص بلا کر مقرر کیا کہ شب کو قتل کرین جبرئیل نے آکر حضرت کو اس مشورے کی خبر کی حضرت نے علی مرتضیٰ کو اپنے بچھونے پر سلایا اور صدیق اکبرؓ کو ہمراہ لے غار کو گئے حق تعالیٰ وہ نعمت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد دلواتا ہی وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْکَ اَوْ یَقْتُلُوْکَ اَوْ یُخْرِجُوْکَ اور یاد کرو اوسکو کہ جسوقت مکر کرتے تھے ساتھ تیرے وہ لوگ جو کافر ہوئے تو کہ بند کر رکھین تجھکو یا مار ڈالین تجھ کو ساتھ تلوارون مختلف کے یا نکالدین تجھکو مکے سے وَیَمْکُرُوْنَ وَیَمْکُرُ اللّٰہُ اور مکر کرتے تھے وہ اور جزا دیتا تھا اونکو اوپر مکر اونکے اللہ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ اور اللہ بہتر جزا دینے والا ہی مکار ونکا اور جزا مکر کی یہہ ہی کہ اونکا مکر اونہین کی طرف رد کرتا ہی اور وہ کنوان اور کے گڑیکو کھودتے ہین اللہ اونہین کو اوسمین گراتا ہی **بیت** اور کے گڑیکو جو کھودے ہی چاہ + کیون نہ وہ خود گر پڑے اوسمین تباہ + لکھا ہی کہ نضر بن حارث ملعون تجارت کیواسطے فارس کو گیا تھا وہان سے قصہ رستم اور اسفندیار کا خرید کر کر لایا اور کہنے لگا کہ لو یہہ افسانہ شیرین تر لایا ہو نہین کہا نیو نہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سے جو ہمارے سامنے پڑھتے ہین حقتعالیٰ اوسکے عناد کی خبر دیتا ہی کہ وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْہِمْ اٰیَاتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ ھٰذَآ اور جسوقت پڑھی جاتی ہین اوپر نضر اور متابعت والون اوسکے آیتین قرآن ہمارے کی کہتے ہین تحقیق سنا ہمنے اس کلام کو اگر چاہین ہم البتہ کہہ لیوین مانند اوسکے اور یہہ سب لاف زنی تھی کیونکہ جب حق تعالیٰ نے فرمایا تھا عرب والونکو فاتوا بسورۃ من مثلہ تو عاجز آئے تھے اس کہنے سے کہ ہم مثل اوسکے بنا لینگے یہہ عناد اور جھگڑا تھا اور دوسرے نے کہا اِنْ ھٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ نہین مگر یہہ کہانیان پہلون کی اور ہم بھی ایسی کہانیان بہت جانتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ بات سنکر فرمایا کہ وائے تجھ پر یہہ کلام اللہ کا اللہ کیطرف سے نازل ہوا ہی نضر نے مقابلہ مین اس سخن کے دعا کی چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہی وَاِذْ قَالُوا اللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ ھٰذَا ھُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِکَ فَاَمْطِرْ عَلَیْنَا حِجَارَۃً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ اور یاد کرا اوسکو کہ جب کہا نضر نے اور اوسکے ساتھیون نے یا اللہ اگر ہی یہہ قرآن حق نازل نزدیک تیرے پس برسا اوپر ہمارے پتھر آسمان سے جیسے اصحاب فیل پر برسائے تھے یا لے آ ہمپر عذاب درد دینے والا غرض اس دعا سے اظہار یقین کا اپنے تھا بطلان قرآن پر وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَاَنْتَ فِیْھِمْ اور نہین تھا اللہ کہ عذاب کرتا اونکو اگرچہ وہ بد دعا کرتے تھے اور حالانکہ تو بیچ اونکے تھا جس قوم مین کہ پیغمبر ہوتا ہی عذاب نہین اترتا خصوصا کہ تو رحمت عالمین کی ہی وَمَا کَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَھُمْ وَھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ اور نہین ہی اللہ عذاب کرنیوالا اونکو اور حالانکہ وہ بخشش مانگتے ہین یعنے درمیان اونکے استغفار کرنے والے ہین یا بالفرض وہی استغفار کرین اور استغفار اونکا ایمان ہی حضرت مرتضیٰ علی سے منقول ہی کہ زمین مین دو امان تھین ایک جو گذر گئی اور وہ پیغمبر ہمارے تھے اور ایک باقی ہی وہ استغفار ہی **فرد** مستغفر جرائم دنرات رہ تو رافت + توبہ گنہ سے کرنا موجب نجات کا ہی وَمَا لَھُمْ اَلَّا یُعَذِّبَھُمُ اللّٰہُ وَھُمْ یَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا کَانُوْٓا اَوْلِیَآءَہٗ اور کیا ہی واسطے اونکے یہہ کہ نہ عذاب کرے اونکو اللہ اور حالانکہ وہ منع کرتے ہین طواف مسجد حرام سے پیغمبر کو اور مسلمانونکو اور نہین وہ لائق والی ہونے اسکے یہہ رد ہی قول کفار کا کہ کہتے تھے نحن ولاۃ مسجد الحرام ہم پیشکار اور صاحب اختیار حرم کے ہین حق تعالیٰ نے فرمایا کہ یہہ باوجود شرک کے ولایت حرم کے لایق نہین اِنْ اَوْلِیَآؤُہٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ نہین لایق والی ہونے اوسکے مگر بچنے والے شرک سے اور لیکن اکثر اونکے نہین جانتے کہ ولایت حرم کی حق اونکا نہین اور بعضے جانتے ہین اور عناد رکھتے ہین وَمَا کَانَ صَلَاتُھُمْ عِنْدَ الْبَیْتِ اِلَّا مُکَآءً وَّتَصْدِیَۃً اور نہین ہی دعا مشرکون کی نزدیک کعبے کے مگر سیٹیان بجانا اور تالیان عادت بعضے کفار کی تھی کہ مرد و زن برہنہ طواف کرتے تھے اور سیٹیان

تا ایمان بجاتے جاتے تھے اور ایک قول یہہ ہی کہ جب حضرت نماز پڑھتے تھے تو وہ بھلا نیکو یہہ عمل کرتے تھے اس تقدیر پر مراد صلوٰۃ سے نماز ہی فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ پس چکھو اسی کافر و عذاب کو کہ قتل اور قید ہی روز بدر مین اور جلنا آگ کا ہی روز حشر مین بسبب اوسکے کہ تھے تم کفر کرتے اعتقاد مین اور عمل مین لکھا ہی کہ بعد جنگ بدر کے بارہ سرداروں نے عرب کے مقرر کیا کہ ایک ایک شخص ہر روز لشکر کفار کو طعام دے پس ہر روز ہر ایک شخص دس یا نو اونٹ ذبح کر کر کھلاتا تھا سو اللہ سبحانہ فرماتا ہی إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے خرچ کرتے ہین مال اپنے اور اونٹونکو خرید کر ذبح کر کے کفار کو کھلاتے ہین تو کہ بند کرین لوگونکو راہ اللہ کی سے کہ متابعت اللہ و رسول کی ہی بعضون نے کہا ہی کہ ابوسفیان نے بعد جنگ بدر کے دو ہزار عرب واسطے حرب احد کے سوا اپنے لوگونکے رکھے اور پچاس ہزار مثقال طلا تھا وہ خرچ لشکر کا کیا اور حرب احد کو گئے یہہ آیت اُتری کہ مال اپنے کو خرچ کرتے ہین فَسَيُنفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ پس البتہ خرچ کرینگے مال اپنے کو پھر ہوگا وہ خرچ کرنا اوپر اونکے افسوس اور پشیمانی کیونکہ مال گیا ہوا ہاتھ نہ لگیگا اور مقصود نہ ملیگا پھر مغلوب ہونگے آخر کار یعنے فتح مکے کے دن اور یہہ معجزہ قرآن کا ہی کہ خبر آئندہ کی دی وَالَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ اور وہ لوگ جو کافر ہوئے طرف دوزخ کے اکھٹے کیے جائینگے اور یہہ مغلوب ہونا کافرونکا اسواسطے ہی لِيَمِيزَ اللَّهُ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ تو کہ جدا کردے خدا ناپاک کو کہ کافر ہی پاک سے کہ مومن ہی وَيَجْعَلَ الْخَبِيثَ بَعْضَهُ عَلَىٰ بَعْضٍ فَيَرْكُمَهُ جَمِيعًا فَيَجْعَلَهُ فِي جَهَنَّمَ اور کرے ناپاک کافرونکو بعض اوسکا اوپر بعض کے پس تو کہ وہ کرے اوسکو اکھٹا پس کرے اوسکو بیچ جہنم کے أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ یہہ لوگ پلید وہ ہین ٹوٹا پانیوالے احوال اور اموال اپنے مین قُل لِّلَّذِينَ كَفَرُوا إِن يَنتَهُوا يُغْفَرْ لَهُم مَّا قَدْ سَلَفَ کہہ واسطے ان کے لوگونکے جو کافر ہوئے ہین جیسے ابوسفیان اور اصحاب اوسکے اگر باز آئین کفر سے اور عداوت پیغمبر سے بخشا جاوے واسطے انکے جو کچھ گذرا گناہون انکیسے وَإِن يَعُودُوا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ اور اگر پھر کرین عداوت اور مقاتلہ پیغمبر کا پس تحقیق گذری ہی عادت پہلون کی کہ پیغمبرونپر لشکر چڑھا لاتے تھے وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ اور لڑو اسی مومنو اہل کفر سے یہان تک کہ نہ رہے فتنہ یعنے شرک اور ہووے دین تمام خالص کہ توحید ہی یا عبادت واسطے اللہ کے فَإِنِ انتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ پس اگر باز رہین کفر سے ساتھ ایمانکے یا جنگ سے ساتھ قبول جزیے کے پس تحقیق اللہ ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہین یہہ دیکھتا ہی مناسب اوسکے سزا دیگا وَإِن تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَوْلَاكُمْ اور اگر پھر جاوین قبول حق سے اور باز نہ رہین لڑائی سے پس جانو یہہ کہ اللہ دوست ہی تمھارا نِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ اچھا دوست اور یار ہی کہ دوستونکو اپنے ضایع نہین چھوڑتا اور اچھا مددگار ہی کہ مومنونکو مشرکونپر غالب کرتا ہی وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُم مِّن شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ اور جانو تم اے مومنو یہہ کہ جو کچھ لوٹ لو کافرون سے ساتھ قہر کے کسی سے پس تحقیق واسطے اللہ کے ہی پانچوان حصہ اوسکا اور واسطے رسول کے اور واسطے قرابت والون رسول کے کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب ہین اور واسطے یتیمونکے کہ مسلمان محتاج ہون اور واسطے فقیرونکے کہ مسلمان ہون اور واسطے مسافرون مومنونکے سمجھہ لیجئے کہ جمہور علما کہتے ہین کہ ذکر اللہ کا یہان واسطے تعظیم اور برکت کے ہی اور غنیمت مین سے چار حصے مقاتلون کے ہین اور پانچوان حصہ پانچ جگہہ منقسم تھا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ذی القربی اور یتامی اور مساکین اور ابن السبیل مین حصہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اب مسلمانونکے کام مین لاوے یا امام کو دیوے اُن چار حصون مین جو باقی ہین ملا دوا اور امام اعظم کے نزدیک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے حصہ آپکا اور ذی القربے کا ساقط ہی سارا خمس باقی تین حصون مین صرف کیا چاہئے اور امام مالک کے نزدیک امام کی رائے پر موقوف ہی جہان ضرور ہو وہان صرف کرین اور ابو العالیہ اور ربیع منفرد ہین اس قول مین کہ خمس موافق آیت

کے چھہ قسم کرین ایک اللہ کے واسطے دو کعبے کی عمارت اور زینت پر صرف کرین اور باقی پانچون جگہہ جو مذکور ہین بانٹین اور مسائل تقسیم غنائم کے کتب فقہ مین مذکور ہین پس اسی مقام تو خمس غنیمت کو موافق فرمانیکے تقسیم کرو اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ اگر ہو تم حقیقت مین ایمان لائے ساتھہ اللہ کے اور ساتھہ اوس چیز کے کہ نازل کی ہمنے اوپر بندے اپنے کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین دن فیصلے کے یعنے دن بدر کے جسدن کہ ملی تھین دو جماعتین مسلمانون کی اور کافرونکی وہ تاریخ سترھوین رمضان کی دن جمعہ کا دوسرا برس ہجرت کا تھا وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور اللہ اوپر ہر چیز کے قادر ہی تھوڑے مومنون کو دن بدر کے اوپر بڑے لشکر کفار کے غالب کردیا اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ اور یاد کرو جسوقت کہ تھے تم کنارے وادی پر مدینہ کیطرف ریت مین پانون گڑتے تھے پانی تھا اور وہ دشمن تمھارے کنارے پر مدینہ سے زمین محکم مین اور پانی پر قادر تھے اور سوار کاروان کے ابوسفیان وغیرہ پیچھے تھے تم سے تین فرسخ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ اور اگر وعدہ قتال کا مقرر کرتے تم دشمنونسے جو پرے کنارے پر تھے اور اونکے فوج کی کثرت اور تمہارونکی زیادتی سے لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيْعٰدِ البتہ اختلاف کرتے بیچ وعدے اپنے کے خوف سے کہ تم کم تھے اور بے سلاح اور وہ بہت تھے اور ہتھیار بند وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ولیکن اللہ نے کیا درمیان تمھارے اور اونکے بغیر وعدہ کیے تو کہ تمام کرے اللہ اوسکام کو کہ تھا کرنا علم مین اوسکے وہ فتح دوستونکی تھی اور شکست دشمنون کی لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ تو کہ ہلاک ہوجاوے وہ شخص جو ہلاک ہوتا ہی دلیل سے اور جیتا رہے جو شخص کہ جیتا ہی دلیل سے یعنے واقعہ بدر کا آیات عظیم سے جسنے دیکھا مرا یا جیا اونکو حجت اور عذر نہین یا مراد من ہلک سے اہل کفر ہین اور من حی سے اہل اسلام یعنے صدور کفر اور اسلام اونسے اوپر حجت واضحہ کے ہی جو کافر ہوا بطلان اوسکا ظاہر ہی اور جو اسلام پر ثابت رہا حقیقت اوسکی روشن ہی وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اور تحقیق اللہ البتہ سننے والا ہی اقوال مومن اور کافر کے جاننے والا ہی احوال اُنکے نقل ہی کہ اس شب کہ صبحکو جسکی جنگ بدر واقع ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین دیکھا لشکر قریش کا نہایت قلیل دلیل تعبیر فرمائی کہ دوست غالب ہونگے اور دشمن مغلوب مسلمان یہہ خواب اور یہہ تعبیر سنکر خوش ہوئے سو اس نعمت کا اللہ تعالی مذکور فرماتا ہی کہ یاد کرو اسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا جسوقت کہ دکھلاتا تھا تجھکو اللہ بیچ خواب تیرے کیے تھوڑے تو کہ تو نے اصحاب کو کہا وہ دلیر ہوئے اور فتح پائی وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ اور اگر دکھلاتا تجھہ کو اونکو بہت اور تو کہتا صحابہ سے البتہ سستی کرتے تم اسی اصحابو اور البتہ جھگڑتے تم بیچ کام لڑائی کے کہ لڑے یا بھاگے ولیکن اللہ نے سلامت رکھا تمکو سستی سے اور جھگڑنیسے یا ضرر اعداسے اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ تحقیق وہ جاننے والا ہی بیچ بات کو مرانگی اور نامردی سے وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا اور یاد کرو اسی اصحابو جسوقت دکھاتا تھا اللہ تمکو وہ کافر جب ملے تم اونسے بیچ آنکھون تمھاری کے تھوڑے تو کہ دل تمھارا قوی ہوا اونکے مارنے پر اور خواب پیغمبر کا سچ ہو لکھا ہی کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے دیکھکر کہا کہ دشمن ستر ہونگے اونکے پاس والینے کہا کہ قریب سو آدمی کے ہونگے اور حالانکہ وہ نو سو پچاس تھے وَيُقَلِّلُكُمْ فِيْٓ اَعْيُنِهِمْ اور تھوڑا دکھلاتا تھا تمھین بھی بیچ آنکھون اونکیے تو کہ دلیرانہ حملہ کرین اور خوب مسلح ہوکر نہ آوین نقل ہی کہ ابوجہل نا اہل نے کہا اونسے کہ ہتھیار کیا کروگے رسیون سے باندھہ لو پھر جب جنگ شروع ہوا حق تعالی نے مومنونکو نظر مین مشرکونکی دوگنا اونسے کردیا يَرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ اسواسطے دل شکستہ ہوکر شکست کھاگئے یہہ بڑی نشانی قدرت کاملہ الٰہی کی ہی کہ قریب ہزار آدمی کے جو کافر تھے سو کر مومنون کو دکھایا اور مومنونکو کہ قریب تین سو کے تھے ایکہزار سو کر کافرونکی نظر مین جلوہ گر فرمایا اور یہہ معاملہ اسواسطے کیا لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا تو کہ تمام کرے اللہ وہ کام کہ تھا کرنا اُسکا علم

ع

ہین اوسکے وَاِلَی اللّٰہِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ اور طرف اللہ کے پھیرے جاتے ہین سب کام یَآاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَۃً فَاثْبُتُوْا وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ اے لوگو جو ایمان لائے ہو جسوقت ملاقات کرو اوس گروہ کفار سے کہ تم سے لڑے پس ثابت رہو قدم میدان جنگ سے مت اٹھاؤ اور یاد کرو اللہ کو بہت دل اور زبان سے تو کہ تم فتح پاؤ اعادا پر لکھا ہی کہ مراد ذکر تکبیر ہی وقت تلوار مارنیکے یا بد دعا کرنی کافرونکی کہ اللھم اخذلھم واقطع دابرھم سمجھ لیجئے کہ اس آیۃ مین تنبیہ ہی کہ بندیکو کوئی شغل ذکر الٰہی سے باز نرکھے **بیت** ذکر سے غافل نرہ تو یک نفس + ذکر دو جگ کی فلاحیت ہی بس وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول اوسکیکی جہاد مین اور ثابت قدم رہو معرکۂ قتال مین وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْھَبَ رِیْحُکُمْ اور مت جھگڑو آپسمین پس سست ہوجاؤگے اور جاتی رہیگی ہوا تمھاری یعنے دولت اور قوت یا باد فتح تمھاری کہ حق تعالیٰ فتح کیوقت باد چلاتا ہی اوسے ریح النصرۃ کہتے ہین حدیث مین ہی النصرۃ بالصبا و اہلکت عاد بالدبور **بیت** نفس و شیطان پر ابھی پاوین ظفر + باد فضل حق مدد فرمائے گر وَاصْبِرُوْا اور صبر کرو بیچ لڑائی کے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ تحقیق اللہ ساتھ صبر کرنیوالونکے ہی مددگار وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ اور مت ہو مانند اون لوگونکے کہ نکلے گھرون اپنے سے اترا کر اور دکھانیکو لوگونکے مراد اس سے اہل مکہ ہین کہ قافلے کی حمایت کو مکے سے چلے ہین راہ مین خبر پائی کہ قافلہ بدر سے سلامت گذر گیا راہ سے پھرنے لگا ابوجہل نے کہا چلو بدر کو چلین شراب پئین تا آوازہ دبدبے کا ہمارے عرب مین منتشر ہو سو حقتعالیٰ مومنونکو فرماتا ہی کہ تم اونکی طرح گھر و نسے مت نکلو کہ وہ تکبر اور ریا کرتے تھے وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اور بند کرتے تھے لوگونکو راہ اللہ کی سے وَاللّٰہُ بِمَا یَعْمَلُوْنَ مُحِیْطٌ اور اللہ ساتھ اوسکے کہ یہہ کرتے ہین عالم ہی اور اون کامونپر خرابی دیگا لکھا ہی کہ قریش جب مکے سے نکلکر پاس منزل کنانہ کے پہنچے ڈرنے لگے کہ انمین اونمین قدیم سے کینہ تھا چاہا کہ پھر چلین ابلیس نے سراقہ بن مالک کی شکل بنکر کہ سردار کنانہ کا تھا اونسے آکر ملاقات کی اور کہا کہ تم اچھی حمایت کو چلے ہو مین ضامن ہون کچھ تمھین ضرر بنی کنانہ سے نہین پہنچیگا اور مین بھی تمھارا رفیق ہون پھر ابلیس کئی شیطان اپنے ساتھ لے اونکے ہمراہ بدر کو چلا اوس قصہ کی حق تعالیٰ خبر دیتا ہی وَاِذْ زَیَّنَ لَھُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَھُمْ اور یاد کرو جسوقت زینت دی واسطے اونکے شیطان نے عمل اونکے کو بیچ عداوت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وَقَالَ لَا غَالِبَ لَکُمُ الْیَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّیْ جَارٌ لَّکُمْ اور کہا ابلیس نے نہین غالب تمپر آجکے دن کوئی لوگونسے کہ لشکر تمھارا بڑا ہی اور آراستہ ہی اور مین حمایت کرنیوالا ہون تمھارا قوم کنانہ سے فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَکَصَ عَلٰی عَقِبَیْہِ پس جسوقت نمودار ہوئے مین دونون جماعتین پھر گیا شیطان اوپر دونون ایڑیون اپنے کے یعنے مکر اور حیلہ کر کر بھاگ گیا لکھا ہی کہ دن بدر کے فرشتے اترتے تھے شیطان اونکو دیکھکر بھاگنے لگا اوس وقت حارث بن ہشام کے ہاتھ مین اوسکا ہاتھ تھا حارث نے کہا اے سراقہ اس حالت مین ہمکو چھوڑتا ہی شیطان نے ہاتھ اوسکے سینے پر مارا وَقَالَ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّنْکُمْ اور کہا مین بیزار ہون تمسے اِنِّیْٓ اَرٰی مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّیْٓ اَخَافُ اللّٰہَ تحقیق مین دیکھتا ہون جو کچھ کہ نہین دیکھتے تم یعنے فرشتونکو کہ مسلمانونکی مدد کو آئے ہین تحقیق مین ڈرتا ہون اللہ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ جھوٹھا کہا اوس دشمن خدا نے اگر خدا سے ڈرتا کام اوسکا یہانتک کیون پہنچتا وَاللّٰہُ شَدِیْدُ الْعِقَابِ اور اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہی اوسکو جو اوس سے نہین ڈرتا نقل ہی کہ کفار بدر شکست کھا کر جبکے کو آئے سراقہ کو پیغام بھیجا کہ ہمارے لشکر کو تو نے شکست دلوائی سراقہ نے قسم کھائی کہ مجھے تمھاری شکست سے تمھارے جانیکی خبر معلوم ہوئی پس سب نے جانا کہ وہ شیطان تھا کہ سراقہ کی شکل بنکر آیا تھا اِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ اور یاد کرو جسوقت کہ کہتے تھے منافق مدینے کے اور وہ لوگ کہ بیچ دلون انکے کے بیماری ہی شک کی اور نفاق کی یعنے منافق مکے کے یا مشرک اور اصح یہہ ہی کہ ایک گروہ قریش نے اسلام ظاہر کیا اور باوجود

قدرت کے ہجرت سے محروم رہی اور جب قریش جنگ بدر کو گئے وہ اونکے ساتھ ہوئے یہہ نیت کرکے جو لشکر بڑا ہوگا اوسطرف ہوجاوینگے وبال ترک ہجرت کا بدر مین انکو لایا اور مسلمانونکو کم دیکھکر کہنے لگے غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِيْنُهُمْ فریب دیا ہی اوس گروہ مسلمانون کو دین اُنکے نے کہ باوجود قلت کے اور عدم قدرت کے مقابلہ ایسے لشکر کا کرتے ہین اللہ تعالی نے اونکا جواب فرمایا وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ اور جو کوئی توکل کرے اوپر اللہ کے پس تحقیق اللہ غالب ہی حکمت والا متوکل کی مدد فرماتا ہی وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ اور کاشکے دیکھے تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت قبض کرتے ہین روحونکو ان لوگونکی جو کافر ہوئے فرشتے منافق مکے کے جنگ بدر مین مرے تھے اونکے حق مین کہا يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ مارتے ہین فرشتے گرز آگ کے موہون اُنکے پر اور پیٹھون اونکی پر وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ اور کہتے ہین کہ چکھو عذاب جلنے کا کہ مقدمہ عذاب دوزخ ہی اور یہہ بھی کہتے ہین فرشتے ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ یہہ مار دھاڑ بسبب ان عملونکے ہی کہ آگے بھیجے ہاتھون تمھارے گناہونے اور ترک ہجرت سے اور بسبب اوسکے ہی کہ اللہ نہین ظلم کرنیوالا واسطے بندونکے کہ بے گناہ مواخذہ کرے اور عذاب کرنا کافرونپر عین عدل ہی اللہ تعالی پھر واسطے تسلی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرماتا ہی کہ عادت مشرکان قریش کی ساتھ تیرے كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مانند عادت قوم فرعون کے ساتھ موسیٰ کے ہی اور اون لوگون کے جو آگے اونسے تھے یعنے عاد اور ثمود ساتھ پیغمبرون اونکے اور وہ عادت یہہ تھی کہ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ کافر ہوئے ساتھ نشانیون اللہ کے یعنے وحدانیت خدا کے یا معجزات انبیا کے پس پکڑا انکو اللہ نے ساتھ گناہون اونکے اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ تحقیق اللہ زور آور ہی عذاب سخت کرنیوالا منکرونپر اور جھٹلانیوالونپر ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ یہہ گرفت اور عذاب پہلون کا بسبب اوسکے ہی کہ اللہ نہین تھا بدلنے والا نعمت کو کہ انعام کی تھی اوپر کسی قوم کے یہانتک کہ بدل ڈالے وہ قوم جو کچھ کہ بیچ نفسون انکے ہی ساتھ بدتر اوسکے سمجھہ لیجئے کہ یہہ تہدید قریش کی ہی کہ اونھونے اپنے حالکو کہ بت پرستی اور مردار خواری تھا ساتھ عناد پیغمبر کے اور تکذیب قرآن کے اور ایذا مومنونکے بدتر کیا وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اور تحقیق اللہ سننے والا ہی کلام مشرکون کا جاننے والا ہی عقائد باطلہ اونکا پھر دوسرے بار فرماتا ہی کہ عادت کفار قریش کی تیرے جھٹلانے مین كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مثل عادت قوم فرعون کے ہی اور اون لوگون کے جو پہلے اونسے تھے كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ جھٹلایا نشانیون پروردگار اپنے کو فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ پس ہلاک کیا ہم نے انکو ساتھ گناہون اونکے یا قریش تکذیب قرآن کی کرتے تھے بدر مین اونکو قتل مین مبتلا کیا وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ اور ڈبو دیا ہمنے قوم فرعون کو وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ اور سب تھے ظالم اوپر نفسون اپنے کے ساتھ کفر اور عصیان کے اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تحقیق بدتر چلنے والونکے بیچ زمین کے نزدیک اللہ کے وہ شخص ہین کہ کافر ہوئے مراد اس سے معاندان قریش ہین جیسے ابوجہل اور عتبہ اور مثل اونکے یا مکابران یہود ہین جیسے کعب بن اشرف اور حیی بن اخطب اور مانند اونکے فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ پس وہ نہین ایمان لاتے اور دوسرے بدترین دواب الَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وہ لوگ ہین کہ عہد باندھا تمنے اونسے وہ بنی قریظہ تھے کہ حضرت نے ساتھ اونکے عہد کیا تھا پھر توڑ ڈالتے ہین عہد اپنا بیان مین لکھا ہی کہ بنی قریظہ نے عہد کیا تھا کہ اعدائے پیغمبر کی مدد نکرینگے پھر روز بدر مشرکونکو ہتھیار وسلاح دئے پھر کہنے لگے ہم بھول گئے دوسرے بار پھر عہد کیا حرب خندق کے دن ابوسفیان سے ملکر عہد توڑا وَهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ اور وہ نہین بچتے عہد شکنی سے یا نہین ڈرتے عقوبت عذر سے فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ پس اگر پاوے اونکو بیچ لڑائی کے پس بھگا دے بسبب قتل کرنے اونکے اون لوگونکو جو پیچھے اونکے ہین تمن تیرے لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ تو کہ وہ نصیحت پکڑین وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ

سر ۱۰۶ اور

اور اگر ڈرے تو اوس قوم سے کہ تجھ سے عہد کیا ہی یعنے خیانت سے اور عہد شکنی سے اونکی یعنے قرائن اور علامات سے تجھکو معلوم ہو کہ یہہ نقض عہد کرینگے پس پھینکدے طرف اونکے عہد اونکا یعنے پہلے قتال کے اونسے کہدے کہ مین نے عہد تمھارا توڑا تاکہ تو اور وہ ہون برابر علم مین ساتھہ عہد شکنی کے اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا خیانت کرنیوالون کو وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا اور نہ گمان کرین وہ لوگ جو کافر ہوئے کہ وہ آگے نکلگئے عذاب ہمارے سے اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ تحقیق وہ نہین عاجز کرینگے ہمکو عذاب اپنے سے یعنے کافر یہہ نہ سمجھین کہ ہم اونکے عذاب دینے سے عاجز ہین مراد اُس سے گرفتگان بدر یا شکنندگان عہد ہین اور تحسبن ساتھہ تاء فوقانی کے بھی قرأت ہی یعنے مت گمان کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اون لوگونکو جو کافر ہوئے کہ آگے نکل گئے تحقیق وہ نہین عاجز کرینگے ہمکو عذاب اپنے سے وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ اور تیار کرو ای مومنو واسطے گرفتگان بدر اور شکنندگان عہد کے جو کچھہ کرسکو تم قوت سے یعنے اسباب اور آلات حرب سے کہ لشکر اوس سے قوت پائے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منبر پر فرماتے تھے الا ان القوۃ الرمی بعضے علمانے کہا کہ تحقیق رمی کی ساتھہ ذکر کے دلیل ہی کہ تیر و کمان قوی ترین سلاح ہی شیخ الاسلام نصر آبادی رح نے کہا ہی کہ اس آیت مین قوت رمی فرمائی ہی ہان سچ ہی لیکن رمی تین قسم ہی رمی ظاہر بہ تیر و کمان ہی اور رمی باطن بہ تیر آہ سحرگاہ ہی کہ کمان خضوع سے نکلے اور رمی حقیقی سہام خطرات کو قوس دل سے پھینکنا ہی اور توجہ بحق رکھنی اور انقطاع ماسوی سے کر یا شیخ ابو علی رودباری نے کہا کہ قوت اعتقاد ہی اور حمایت کبریا کے اور واثق ہونا ہی اوپر عنایت مولی کے

فرد بھروسا تجھکو اگر ہی سلاح و لشکر پر ✦ کرم پہ اپنے خدا کے ہی اعتماد مجھے ✦ بعضون نے کہا ہی مراد قوت سے حصار ہی یعنے قلعہ تیار کرو واسطے دفع کفار کے وَمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ اور باندھنے گھوڑونکے سے یعنے اور تیاری کرو ربط کرنے سواری گھوڑونکی سے تو کہ ڈراؤ تم ساتھہ اس استعداد کے دشمن خدا کو اور دشمنون اپنے کو کہ کفار مکہ ہین اور اور کافرونکو سوا کفار مکہ کے لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ نہین جانتے تم اونکو اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ اللہ جانتا ہی اونکو مراد اس سے یہود ہین یا منافق یا مجوس اور مدارک مین ہی کہ کفرہ جن ہین کہ گھوڑونکی دوڑ سے ڈرتے ہین وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ اور جو خرچ کرو کسی چیز سے بیچ راہ اللہ کے سلاح مجاہدونکے واسطے بناؤ یا نفقہ دو پورا پہنچایا جاویگا طرف تمھارے ثواب اوسکا اور تم نہین ظلم کئے جاؤگے ساتھہ نقصان ثواب کے وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اور اگر چاہین مشرک واسطے صلح کے پس چاہ تو بھی واسطے اونکے یعنے وہ صلح کرین تو تم بھی صلح کرو اور توکل کر اوپر اللہ کے یعنے مت ڈر کہ مکر اور حیلہ کیواسطے صلح کی ہی اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ تحقیق وہ ہی سننے والا اقوال لوگونکے جاننے والا جھوٹھ اور سچ اونکا اگر کرینگے تجھے نگاہ رکھیگا اور وبال مکر اونکا انہین پر ڈالیگا چنانچہ فرماتا ہی وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ اور اگر ارادہ کرین یہہ کہ فریب دین تجھکو ساتھہ صلح کے جنگ سے پس تحقیق کفایت کرنیوالا تیرا اللہ ہی هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وہ ہی جسنے قوت دی تجھکو ساتھہ مدد اپنی کے ساتھہ بھیجنے فرشتونکے اور ساتھہ سب مسلمانونکے یا ساتھہ انصار کے اور الفت ڈالی درمیان دلون اونکے یعنے اوس اور خزرج کے کہ ایکسو بیس برس سے عداوت تھی اور مدام اپسمین لوٹ مار رکھتے تھے تیری برکت سے اللہ نے اونکے دلونمین الفت دی لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ اگر خرچ کرتا تو جو کچھہ زمین کے ہی سارا مال و متاع نہ الفت ڈالتا درمیان دلون اونکے لیکن اللہ نے الفت ڈالی درمیان دلون اونکے اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ تحقیق اللہ غالب ہی جو چاہے کرے حکمت والا ہی جو کرتا ہے حکمت سے کرتا ہی لکھا ہی کہ انتالیس آدمی تیس مرد اور چھہ زن پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم پر ایمان لائے تھے جب حضرت عمر ایمان لائے پورے چالیس ہوئے یہہ آیت نازل ہوئی يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ای پیغمبر کفایت ہی تجھکو اللہ اور جنھون نے پیروی کی ہی تیری مسلمانونمین سے ابن عباس رضؓ نے بھی کہا ہی کہ سبب نزول اس آیت کا اسلام عمر ہی اس تقدیر پر یہہ آیت مکی ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ غزوۂ بدر مین قبل قتال سے واسطے تقویت خاطر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اور صحابہ کے یہہ آیت نازل ہوئی یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ای پیغمبر رغبت دے مومنونکو اوپر لڑائی کفار کے اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ اگر ہووین تم مین بیس صبر کرنیوالے میدان جنگ مین غالب آوین دوسی مشرکونپر یہان شرط بمعنی امر ہی یعنے چاہیئے کہ ایک مسلمان تم مین سے دس کافرونسے لڑائی مین نہ بھاگے وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ اگر ہووین تم مین سے سو غالب آوین اللہ کی مدد سے ہزار پر ان لوگون سے جو کافر ہوئے اور یہہ غالب آنا تمھارا اوپر سبب اسکے ہی کہ وہ قوم ہین کہ نہین سمجھتے خدا کو اور روز قیامت کو پس نجات اور درجات سے غافل ہوکر دم جنگ مسلمانونکے سامنے نہین ٹھہر سکتے بعد نزول اس آیت کے مسلمانونپر ایک کا مقابلہ ساتھہ دس کے گران آیا حق تعالے نے اس آیت کو منسوخ کرکر فرمایا اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا اب کہ یہہ حکم تمپر بھاری ہوا ہلکا کیا اللہ نے تمسے اور جانا یہہ کہ ہیچ تمھارے ضعف بدن ہی فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ پس اگر ہووین تم مین سے سو صبر کرنیوالے غالب آوینگے دوسو پر یہہ شرط بھی بمعنی امر ہی یعنے ایک مسلمان دو کافرونسے نہ بھاگے وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ اور اگر ہووین تم مین سے ہزار غالب آوینگے دو ہزار پر ساتھہ حکم اللہ کے وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ اور اللہ ساتھہ صبر کرنیوالون کے ہی بیاری اور مددگاری پس جو صبر کریگا ظفر پائیگا **نظم** صبر ہی موجب رضائے خدا ہوگا صابر تو فتح پاویگا صابرون کے ہی ساتھہ اعانت حق صبر کرتا کہ ہو حمایت حق لکھا ہی کہ ستر سردار کفار کے جنگ بدر مین مسلمان پکڑ لائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے مشورت کی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہہ سب آپکے کنبے قبیلے کے ہین فدیہ لیکر انکو چھوڑ دو اللہ ہدایت کریگا تو پھر ایمان لے آوینگے عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہہ امام کافرونکے ہین حکم کرو کہ ہم سبکی گردنین ماریں اور الحمد للہ کہ آپ فدیے سے مستغنی ہین اور گروہ انصار مین سے عبداللہ بن رواحہ نے اور اصح یہہ ہی کہ سعد بن معاذ نے کہا کہ جیسے عمر نے کہا تھا حضرت کو قول صدیق اکبر پسند آیا فدیہ لینا مقرر کیا مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ نہ لائق تھا واسطے نبی کے یہہ کہ ہووین واسطے اسکے بندیوان اور اونھین فدیہ لیکر چھوڑ دے یہانتک کہ بہت مارے انھین سے ہیچ زمین کے کیونکہ قتل کرنا سبب قلت اور ذلت کفار کا ہی اور موجب عزت اسلام اور ظہور شوکت ابرار تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ارادہ کرتے تھے تم اسباب دنیا کا کہ سریع الزوال ہی وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ اور اللہ چاہتا ہی واسطے تمھارے ثواب آخرت کا کہ بہشت اور نعمت بیزوال ہی وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ اور اللہ غالب ہی دوستونکو دشمنون پر غلبہ دیتا ہی حکمت والا ہی جو بندونکے ساتھہ کرتا ہی حکمت سے کرتا ہی لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ اگر نہ ہوتا لکھا ہوا اللہ کیطرف سے کہ پہلے گذرا ہی یعنے لوح محفوظ مین مکتوب ہوا ہی کہ بے نہی صریح عذاب نکرے یا ناتوانی پر مواخذہ نہ کرے یا اہل بدر کو عذاب نکرے یا لوٹ کفار کی تمپر حلال کرے البتہ لگتا تم کو اور پہنچتا ہیچ اوس چیز کے کہ لیا تھا تم نے فدیے سے عذاب بڑا حدیث مین ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر عذاب اترتا تو سوا عمر اور معاذ کے کوئی نہ بچتا کیونکہ یہہ دونون قتل کفار پر راضی تھے نہ فدیے پر اور صحابہ نے بعد نزول اس آیت کے غنائم بدر سے ہاتھہ کھینچے یہہ آیت آئی کہ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا پس کھاؤ اوس چیز سے کہ غنیمت لی ہی تمنے حلال پاکیزہ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو اللہ سے مخالفت احکام مین اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا ہی گناہ تمھارے مہربان ہی کہ مال غنیمت کا تمپر حلال کیا اور امتون پر حرام تھا اسباب نزول مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس کو کہ اسیر ہوئے تھے کہا کہ اپنی ذات کا فدیہ اور دونون بھانجونکا کہ عقیل بن ابی طالب اور نوفل بن حارث ہین اور اپنے حلیفہ

کا کہ عتبہ بن مجدم ہی دو عباس نے کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم روا رکھتے ہو کہ تمھارا چچا لوگونکے آگے ہاتھ پھیلا کر مال جمع کرکرے
حضرت نے فرمایا کہ وہ بدرے زر کے کہ مکے سے نکلتے ہوئے ام فضل کو دئے تھے اور یہہ کہا تھا او نہین سے دو عباس نے کہا
تجھکو کسنے خبر کی مین نے چھپا کر یہہ بات کی تھی حضرت نے کہا کہ مجھکو میرے پروردگار نے پیغام بھیجا عباس نے کہا کہ شاہد
ہو کہ وحدانیت حق پر اور تمھاری رسالت پر مین گواہی دیتا ہون پھر فدیہ اپنا اور تینون کا دیا اللہ تعالی نے یہہ آیت نازل
کی یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّمَنْ فِیْ اَیْدِیْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰۤی اِنْ یَّعْلَمِ اللّٰهُ فِیْ قُلُوْبِكُمْ خَیْرًا یُّؤْتِكُمْ خَیْرًا مِّمَّاۤ اُخِذَ مِنْكُمْ وَ
یَغْفِرْ لَكُمْ اے پیغمبر کہہ واسطے ان لوگونکے کہ ہیچ ہاتھون تمھارے ہین بندیوانونسے اگر جانیگا اللہ کہ ہیچ دلون تمھارے بھلائی
ہی ایمان اخلاص سے دیویگا تمکو بہتر اس سے کہ لیا گیا تمسے یعنے مال جو فدیومین دیا تمنے اور بخشیگا تمکو وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اور
اللہ بخشنیوالا گناہ کا ہی جو حالت شرک مین واقع ہوا مہربان ہی کہ تمکو توفیق اسلام کی دی لکھا ہی کہ عباس رض نے کہا کہ اللہ نے مجھسے
دو وعدے کئے ایک یہہ کہ جو مال مجھسے لیا اس سے بہتر اونکا سودیا کہ اب میرے پاس بیس غلام ہین ہر ایک بیس ہزار درم کی میرے
واسطے تجارت کرتا ہی اور سقایۂ زمزم بھی مجھے دیا ہی کہ تمام اموال عرب سے دوست تر رکھتا ہون مین دوسرا وعدہ مغفرت کا ہی امید
ہی کہ وہ وفا کرے اور مجھے بخشے اور وعدۂ کریم مین خلاف کو راہ نہین **بیت** ہوتی نہین ہی وعدہ خلافی کریم سے ۔ اگر نقض
عہد ہووے تو ہووے لئیم سے وَاِنْ یُّرِیْدُوْا خِیَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ اور اگر ارادہ کرین بندیوان
کہ مسلمان ہوئے خیانت تیرے ساتھ عہد شکنی کے یا دین سے پھرنے کی پھر تحقیق خیانت کی تھی اللہ کی پہلے اسسے ساتھ کفر کے پس قادر کیا اللہ نے
تمکو اونپر تا کہ روز بدر تیرے ہاتھ مین گرفتار ہوئے بعد اوسکے بھی ممکن ہی کہ تجھے اونپر قادر کرے وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ اور اللہ جاننے
والا ہی مآل بندونکا حکم کرنیوالا ہی اونپر احوال اونکے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ
تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے اور وطن چھوڑا خدا اور رسول کی محبت مین اور جہاد کیا ساتھ مالون اپنے کے کہ سلاح اور نفقہ غازیون مین
صرف کیا ہیچ راہ اللہ کے اور یہہ قوم مہاجر ہین وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْۤا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ اور جن لوگونے جگہہ دی
مہاجرونکو اور مدد کی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد اس سے گروہ انصار ہین یہہ لوگ بعضے اونکے دوست بعضے کے ہین اور میراث مین
متولی ہین سمجھہ لیجئے کہ پہلے حکم تھا مہاجر اور انصار بسبب ہجرت اور نصرت کے آپسمین ایکدوسرے سے میراث مین وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یُهَاجِرُوْا
مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَایَتِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ حَتّٰی یُهَاجِرُوْا اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور نہ وطن چھوڑا نہین واسطے تمھارے کارسازی انکے سے
کچھہ یہان تک کہ وطن چھوڑین وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِی الدِّیْنِ فَعَلَیْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰی قَوْمٍ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَهُمْ مِّیْثَاقٌ اور اگر مومنان غیر
مہاجر مدد چاہین تم سے ہیچ دین کے یعنے اونمین اور کفار مین لڑائی ہو اور تم سے مدد طلب کرین پس اوپر تمھارے واجب ہی مدد کرنا
اونکا مگر اوپر اوس قوم مشرکون کے کہ درمیان تمھارے اور درمیان اونکے عہد ہی وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ اور اللہ ساتھہ اوس چیز کے
کہ کرتے ہو تم وفا اور نقض عہد سے دیکھتا ہی وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ اور جو لوگ کہ کافر ہوئے بعض اونکے دوست
بعضے کے ہین یاری اور مددگاری مین اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِی الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِیْرٌ اگر نہ کرو تم جو کہا ہمنے دوستی آپسمین حاصل
ہوگا فتنہ ہیچ زمین کے اور فساد بڑا یعنے جو مومن آپسمین پیار نہ رکھین اور ایکدوسرے یار اور مددگار نہون ہم اونکی بسر آئی اہل کفر
ظہور کرین بڑا فساد برپا ہو سمجھہ لیجئے کہ تعاون اور توارث اور مہاجر اور انصار بیان کرکر اور ترک اوسکے پر تہدید فرما کر پھر جزائے ہجرت
اور نصرت اونکے کی خبر دیتا ہی کہ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْۤا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ
حَقًّا اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور وطن چھوڑا اور جہاد کیا ہیچ راہ اللہ کے اور جن لوگون نے تصدیق اور تسلیم کی جگہہ دی مہاجرونکو اور
مدد کی پیغمبر کی جنگ مشرکون مین یہہ لوگ وہ ہین ایمان والے ساتھہ تحقیق کے لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِیْمٌ واسطے اونکے بخشش ہی اللہ کیطرف

سے اور رزق ہی باکرامت بے رنج اور بے منت وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ اور جو لوگ کہ ایمان لائے پیچھے صلح حدیبیہ کے اور وطن چھوڑا مانند ابو بصیر اور ابو جندل کے اور جہاد کیا کفار سے ساتھ تمھارے ملکر پس یہہ گروہ تم مین سے ہی یعنے لاحق باسابق ایک ہی ایمان اور ہجرت اور جہاد مین وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اور قرابت والے بعضے اونکے سزاوار تر ہین ساتھ بعض کے میراث لینے مین بیچ حکم خدا کے یا لوح محفوظ کے یہہ آیت ناسخ ہی توارث کی اوس جماعت کی کہ سبب ہجرت اور نصرت میراث لیتے تھے اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ تحقیق اللہ ساتھ ہر چیز کے مواریث سے داناہی یا حکمت جاننے والا ہی اسکی کہ پہلے میراث لینے مین ہجرت اور نصرت معتبر رکھے پھر رحم اور قرابت کا اعتبار کیا کسیکو اوسکے کام مین اور احکام مین دم مارنیکی جگہہ نہین **نظم** جو چاہے سو کرے سلطان ہی وہ + نمانے اوسکو جو شیطان ہی وہ + ہمارے حق مین جو ہوتا ہی بہتر + وہی کرتا ہی وہ رحمان ہی وہ +

سورۃ التوبہ

مدنی ہی ایکسو انتیس آیتین ہین دو ہزار چار سو نوے کلمے ہین ایکہزار آٹھ سو اور ستاسی حرف ہین اور فوصل اسکے نرہین اور اس سورۃ کو برأت اور فاضحہ اور فخریہ کہتے ہین کہ اسمین بیزاری کفار سے ہی اور فضیحت کرنیوالی اہل نفاق کو اور رسوا کرنیوالی منافقون کو ہی اور سورۂ عذاب بھی اسکا نام ہی اور ترک بسم اللہ اسواسطے ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے یونہی امر فرمایا ہی چنانچہ حاکم نے روایت کی ہی اور علی مرتضیٰؓ سے ہی کہ بسم اللہ سبب امان ہی اور یہہ سورۃ دفع امان کیواسطے نازل ہوئی ہی ساتھ تلوار کے اور حذیفہ سے ہی کہ تم اوسکا نام رکھتے ہو توبہ اور حالانکہ یہہ سورۃ عذاب ہی اور روایت کی بخاری نے یہہ آخر سورۃ ہی جو نازل ہوئی اور لکھا ہی مفسرین نے کہ صحابہ مین اختلاف ہی کہ انفال اور توبہ ایک سورۃ ہی یا دو پس فرجہ درمیان چھوڑا اور بسم اللہ نہین لکھی اور اندونون سورتون کو قرینتین کہتے ہین عثمانؓ ذی النورین سے روایت ہی کہ کاتب خاتمۂ یسئلونک عن الانفال اور فاتحہ براۃ من اللہ کا مین تھا حضرتؐ نے چالیس یا تینتیس آیتین اوائل سورۃ براۃ کی لکھوا کر ابو بکر صدیقؓ کو دین اور امیر حاج کر کرکے کو روانہ کیا کہ وہان لوگونکے روبرو پڑھین کئی دنکے بعد علی مرتضیٰؓ کو بلا کر ناقۂ غضبا پر سوار کر کر ابو بکرؓ کے پیچھے بھیجا اور امر کیا کہ آیتین اوس سے لیکر آپ پڑھیو جو سبب اوسکا پوچھا آپنے فرمایا کہ جبرئیل نے آکر کہا کہ ادا اس پیغام کو نکرے کوئی مگر تو یا وہ جو تجھہ سے ہو پس علی مرتضیٰؓ ابو بکر صدیقؓ سے جا ملے اور آیتین لیکر دن عید نحر کے نزدیک جمرہ عقبہ کے لوگون کے سامنے پڑھین کہ بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ بیزاری ہی خدا کی طرف سے اور رسول اوسکے کی طرف ان لوگون کے کہ عہد باندھا تھا تمنے مشرکونسے لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے مشرکان عرب سے عہد لیا تھا سب نے عہد شکنی کی سوا بنی ضمرہ اور بنی کنانہ کے حق تعالیٰ نے یہہ آیت اتاری کہ مضمون اوسکا بیزاری ہی مشرکون سے بسبب عہد توڑنے کے حاصل یہہ ہی کہ جیسے اونھونے عہد خدا اور رسول کا توڑا رسول نے بھی بفرمان خدا نقض عہد اونکا کیا اور ارشاد ہوا پیغمبر کو کہ اونکو کہہ فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ پس سیر کرو بیچ زمین کے یعنے آؤ جاؤ مسلمان تم سے کچھہ تعرض نہین کرینگے چار مہینے روز نحر سے کہ روز تبلیغ ہی دہم ربیع الآخر تک اور ایک قول یہہ ہی کہ آیۃ اوائل شوال مین نازل ہوئی ہی پس مدت اواخر محرم تک ہی امام ثعلبی نے لکھا ہی کہ مدت بعضے معاہدون کی کہ عہد توڑا چار مہینے سے کم تھی اونکو مہلت چار مہینے کی دی تا کہ اپنی درستی کرین اور بعضون کی چار مہینے سے زیادہ تھی اونکو بھی چار ماہ پر اقتصار کیا تا تدبیر اپنی کرلین اور جنھونے عہد اپنا نہین توڑا اونکا انقضاء مدت تک امان دی اور شکنندگان عہد کو کہا وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ اور جانو یہہ کہ تم نہین عاجز کرنیوالے ہو اللہ کو اپنے عذاب سے ہر چند تمکو مہلت دی اور یہہ کہ اللہ رسوا کرنیوالا ہی کافرونکو ساتھ قتل کے دنیا مین اور ساتھ جلانیکے عقبیٰ مین **بیت** حرق وقتل دین ودنیا را قتا للمشرکین + نص سے ثابت ہی کہ ان اللہ مخزی الکافرین + وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اور پکارنا ہی اللہ کیطرف سے اور رسول اوسکیطرف سے لوگونکو دن بڑے حج کے

یعنے عید نحر کے حج اکبر اسواسطے کہا کہ معظم افعال حج کے اسی دنمین ہین جیسے طواف اور نحر اور حلق اور رمی یا اکبر اس اعتبار سے کہا کہ عید دن اہل کتاب کے موافق پڑا تھا وہ دن یا یہہ کہ عزت مسلمانون کی اور ذلت کافرونکی ظاہر ہوئی تھی پھر تقریر مضمون یکار نیکا یہہ ہی کہ اَنَّ اللّٰهَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ وَرَسُوْلُهٗ تحقیق اللہ بیزار ہی مشرکونسے اور عہد اونکیسے اور رسول اوسکا بھی بیزار فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ پس اگر توبہ کرو تم کفر اور غدر سے پس وہ بہتر ہی واسطے تمھارے وَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَیْرُ مُعْجِزِی اللّٰهِ اور اگر پھر جاؤ تم توبہ سے اور ترک کفر سے پس جانو یہہ کہ تم نہین عاجز کرنیوالے اللہ کو یعنے اوس سے نہ بھاگ سکوگے وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ اور بجائے بشارت ڈرا اون لوگونکو جو کافر ہوئے ساتھہ عذاب درد دینے والیکے آخرت مین سمجھہ لیجئے کہ حکم عہد شکنونکا بیان کرکر بنی نضر اور کنانہ کے حق مین کہ حدیبیہ مین عہد کیا تھا اور ثابت رہے عہد پر فرماتا ہی اِلَّا الَّذِیْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ ثُمَّ لَمْ یَنْقُصُوْكُمْ شَیْـًٔا مگر وہ لوگ کہ عہد باندھا تھا تم نے مشرکونسے پھر نہ کم کیا اونھونے تم سے کچھہ عہد تمھارا یعنے نہ توڑا وَّلَمْ یُظَاهِرُوْا عَلَیْكُمْ اَحَدًا اور نہ مدد کی اوپر قتال تمھارے کیسیکو اعدا تمھارے فَاَتِمُّوْٓا اِلَیْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰی مُدَّتِهِمْ پس پورا کرو طرف اونکے عہد اونکی تک اوسکی مدت عہد شکنونکے چار مہینے کی مہلت مت دو اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ تحقیق اللہ دوست رکھتا ہی پرہیزگارونکو اور ایفائے عہد بھی تقوی سے ہی شیخ نصر آبادی نے کہا ہی کہ متقی کی چار نشانیان ہین حفظ الحدود وبذل الجهود والوفاء بالعهود والقناعت بالموجود **نظم** متقی کی نشانیان ہین چار + حفظ احکام شرع ہی اسی یار + دوسری جسقدر کہ تجھہ سے ہو + مال واسباب دے فقیرونکو + تیسری عہد توڑنیسے ڈر + چوتھی موجود پر قناعت کر سمجھہ لیجئے کہ حقتعالی نے حکم معاہدان مشرک کا بیان کرکر مشرکان غیر معاہد کے حق مین فرمایا ہی فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِیْنَ حَیْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ پس جب تمام ہوجاوین مہینے امن کے کہ بیسدن ذی الحجہ کے ہین اور تمام ماہ محرم کا پس مارو مشرکونکو جہان پاؤ اونکو حل اور حرم مین اور ایک قول یہہ ہی کہ یہہ آیت معاہدونکی شانمین آئی ہی اور اشہر حرم چار مہینے ہین رجب اور ذیقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم اور حرم باعتبار تغلیب کے کہا کہ ذی الحجہ اور محرم اسمین ہین اور اس قول پر کہ زمانہ نزول سورۃ کا لیعنی وقت تبلیغ پورا ہونا مدت کا بعد تمام ہونے مہینونکے حرام کی ہی کہ ذیقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم ہین ہی غرض بعد گذرنے ان مہینونکے قتل کرو مشرکونکو کہ عہد نہین کیا اونسے یا جنھونے عہد تمھارا توڑا ہی جہان پاؤ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ اور پکڑو اونکو قید مین اور باز رکھو اونکو طواف مسجد حرام سے اور بیٹھو واسطے اونکے ہر گھات کی جگہہ پر تو کہ ادھر ادھر سے نکلکر شہرونمین اور گانونمین نہ پھیل جاوین فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِیْلَهُمْ پس اگر توبہ کرین شرک سے اور قایم رکھین نماز کو اور دیوین زکوۃ کو پس چھوڑدو راہ اونکی جہان چاہین جاوین اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا گناہون گذشتہ انکے کا ہی مہربان ہی ساتھہ دینے ثواب بیحساب کے وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰی یَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ اور اگر کوئی مشرکونمین سے بعد گذرنے مہینون حرام کے پناہ مانگے تجھہ سے پس پناہ اور امن دے اوسکو یہانتک کہ سنے کلام اللہ کا کہ قرآن ہی پھر اگر اسلام نہ لاوے پہنچا دے اوسکو جگہہ امن اوسکی یعنی کہ گھر اوسکا ہی پھر اس سے مقاتلہ کر ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَعْلَمُوْنَ یہہ امان دینا اسواسطے ہی کہ وہ ایک قوم ہی کہ نہین جانتی خدا کو اور قرآن نہین سنا ہی پس امان دے کہ قرآن سنین اور تدبر اور تفکر کرین كَیْفَ یَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِیْنَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖٓ کیونکر ہو یہہ استفہام بمعنی انکار ہی یعنے نہین ہی واسطے مشرکونکے عہد نزدیک اللہ کے اور نزدیک رسول اوسکیے بعد ظہور اسلام کے اور امتیاز کے درمیان حق اور باطل کے اِلَّا الَّذِیْنَ عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ مگر جن لوگونسے عہد کیا تھا تمنے نزدیک مسجد حرام کے یعنے حدیبیہ مین کہ نزدیک مکہ معظمہ کے ہی اور وہ بنی ضمرہ اور بنی کنانہ تھے کہ حضرت نے عہد کیا تھا اونسے فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِیْمُوْا لَهُمْ پس جبتک سیدھے رہین واسطے

تمھارے سیدھے رہو تم واسطے اونکے یعنے وہ عہد نہ توڑین تو تم بھی مت توڑو اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے پرہیزگارونکو کہ عہد پر اپنے استقامت رکھتے ہین کَیْفَ وَاِنْ یَّظْهَرُوْا عَلَیْكُمْ لَا یَرْقُبُوْا فِیْكُمْ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً کیونکر عہد پر رہے مشرکونکے اور نہ مارے اونکو اور حال یہہ ہے کہ اگر غالب اور فتح پاوین وہ اوپر تمھارے نہ رعایت کرین بیچ تمھارے قرابت کی اور نہ وفائے عہد کی یُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ خوش کرتے ہین تمکو ساتھ موہون اپنے کے ایمان اور اطاعت کے وعدے کرکے باکلام شیرین کرکے اور انکار کرتے ہین دل اونکے اِسسے جو زبانسے کہتے ہین یعنے دل اور زبان اونکی ایک نہین **بیت** دلمین بدی ہے اور ہین کہتے زبانسے قول نیک ؎ اوسکا ہو رافتا غلام جسکے زبان و دل ہون ایک ؎ وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ اور اکثر اونکے باہر ہین دائرۂ فرمان سے اور سرگشتہ ہین قول ایمان سے اور تھوڑے بدنامی کے سبب عہد شکنی سے پرہیز کرتے ہین اِشْتَرَوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِیْلًا مول لیتے ہین بدلے آیتون اللہ کے مول تھوڑا متاع دنیا سے ابوسفیان نے بعضے مشرکونکو طمع دنیا کی دیکر مسلمانون کے قتل کیواسطے جمع کیا اوھونے تکذیب قرآن کی اور لالچ مین پڑکر اہل اسلام کی لڑائی کو آئے فَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِهٖ پس باز رکھتے ہین لوگونکو راہ حج خانۂ خدا سے یا طاعت خدا سے اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ تحقیق وہ مشرک برا ہی کام جو کچھہ کہ ہین کرتے بعضون نے کہا ہی کہ مراد اس سے یہود ہین کہ عہد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو توڑتے تھے اور آیات توریت کو تھوڑے مول پر بیچکر یونکہ متابعت دین اسلام سے باز رکھتے تھے لَا یَرْقُبُوْنَ فِیْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً نہین رعایت کرتے یہود یا ناقصان عہد بیچ کسی مسلمان کے قرابت کے اور نہ وفائی کے عہد کے وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ اور یہہ لوگ وہ ہین حد سے نکلجانیوالے شرارت اور سرکشی مین فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِی الدِّیْنِ پس اگر توبہ کرین کفر سے اور قائم رکھین نماز کو اور دیوین زکوٰۃ کو پس بھائی تمھارے ہین بیچ دین کے **بیت** تم پہ جو ہی عنایت مولی ؎ اونکے حق مین بھی ہوگی وہ اعطا وَنُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ اور مفصل بیان کرتے ہین ہم آیتونکو واسطے اوس قوم کے کہ جانتے ہین وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَیْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِیْ دِیْنِكُمْ اور اگر توڑین مشرک قسمین اپنی پیچھے عہد باندھنے اپنے کے ساتھ تمھارے اور طعن کرین بیچ دین تمھارے کے اور عیب نکالین احکام اسلام مین فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَآ اَیْمَانَ لَهُمْ پس لڑو سردارون کفر کیسے تحقیق وہ لوگ نہین قسمین واسطے اونکے حقیقت مین کیونکہ سچی قسمین ہوتین تو نہ توڑتے پس مقاتلہ کرو اونسے لَعَلَّهُمْ یَنْتَهُوْنَ تو کہ وہ باز رہین شرک سے یا طعنہ زنی سے اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَیْمَانَهُمْ کیا نہ لڑوگے تم اوس قوم سے کہ توڑا اوھونے قسمون اپنی کو کہ تم سے کھائین تھین حدیبیہ مین سمجھہ لیجئے کہ قول و قرار جو درمیان حضرتکے اور قریش کے تھے اونمین سے ایک یہہ بھی تھا کہ خلقا ایکدوسریکو نہ ستاوین اور قتال پر اونکے ساتھہ ایکدوسریکے مدد نکرین سو یہہ عہد توڑا کہ بنی بکر کو کہ خلفا اونکے تھے سلاح سے اور جوانونسے مدد دی تا بنی خزاعہ سے کہ خلفا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے جنگ کیا یا مراد عہد شکنونسے بنی قریظہ ہین کہ احزاب کے دن ابوسفیان کی مدد کی وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ اور قصد کیا مشرکون نے نکالدینے کا پیغمبر کے مکے سے اور دارالندوہ مین مشورہ کیا چنانچہ پیچھے مذکور ہوا لباب مین ہی کہ قریش نے حدیبیہ مین قصد کیا کہ حضرتکو ادائے عمریکے واسطے مکہ مین آنے دین پھر جب قواعد اوسکے پورے کرلین تو خفیف کرنکال دین یا مراد اس سے یہود ہین کہ مدینے سے نکالنے کا حضرتکے قصد کیا تھا وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ اور حال یہہ ہی کہ اوھونے ابتدا کی نقض عہد کی تمسے پہلے بار اَتَخْشَوْنَهُمْ کیا ڈرتے ہو تم لڑائی انکیسے فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ پس اللہ سزاوار تر ہی یہہ کہ ڈرو تم عقاب اوسکیسے ترک قتال کفار مین پس لڑو تم کافرونسے اگر ہو تم ایمان لانیوالے ساتھہ عذاب الہی کے بیچ ترک کرنے حکم اسکے کے قَاتِلُوْهُمْ یُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَیْدِیْكُمْ وَیُخْزِهِمْ وَیَنْصُرْكُمْ عَلَیْهِمْ لڑو اونسے کہ عذاب کرے اونکو اللہ ساتھہ ہاتھون تمھارے کے کہ تمھاری تلوارونکے تلے مرے پڑے ہون اور رسوا

کرے اونکو مقہور مغلوب کرکے اور نصرت دے تمکو اوپر اونکے وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ اور شفا دے سینون قوم ایمان
والونکو یعنے بنی خزاعہ یا وہ جماعت کہ یمن سے آکر مکے مین ایمان لائی تھی اور مشرکونکے ہاتھ سے بہت ایذا پائی تھی شکایت اوس کی
حضرتؐ سے کی آپنے فرمایا ابشروا فان الفرج قریب وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوبِهِمْ اور دور کرے اللہ بسبب فتح پانے تمہارے
کفار پر غصہ دلون اونکیکہ بواسطے آزار کفار کے غمناک تھے وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ اور توبہ دیتا ہی اللہ اور پھر آتا ہی
ساتھ فضل اپنے کے اوپر جسکے کہ چاہتا ہی اس آیت مین اللہ تعالی نے بعضے کفار کے توبہ کی خبر دی سو وقوع مین آئی کہ ابو
سفیان اور عکرمہ بن ابی جہل اور سہیل بن عمرو اور سوا اونکے ایمان سے مشرف ہوئے وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ اور اللہ جاننے والا
ساتھ توبہ بعضونکے حکم کرنیوالا ہی ساتھ قبول توبہ کے أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تُتْرَكُوا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنكُمْ کیا
گمان کرتے ہو تم ایمو منو کہ قتال کفار سے کارہ ہو بعضونے کہا ہی خطاب منافقونکو ہی یہہ کہ چھوڑے جاؤ تم جسیرکہ ہوا اور حال آنکہ
ابھی نہین جانا یعنے نہین ظاہر کیا اللہ نے اون لوگون کو کہ جہاد کرتے ہین تم مین سے بیچ راہ اوسکیکے وَلَمْ يَتَّخِذُوا مِن دُونِ اللَّهِ
وَلَا رَسُولِهِ وَلَا الْمُؤْمِنِينَ وَلِيجَةً اور نہین پکڑتے سوا اللہ کے اور بغیر رسول اوسکیکے اور بدون ایمان والون کے دوست
دلی کہ اوس سے بھید کہین یعنے مجرد دعوی ایمانسے تمہارے ہاتھ تم سے نہ اوٹھاوینگے اور اللہ نے تم سے جہاد اور عدم الفت
مشرکان نہین جانی وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ اور اللہ خبردار ہی ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم لکھا ہی کہ جب عباس رضی اللہ
عنہ اسیر ہوئے مسلمانونے اونکو شرک اور قطع رحم پر سرزنش کی اونھونے کہا کہ میری نیکیان نہین بیان کرتے علی مرتضی رضی اللہ عنہ
نے کہا کہ تمہاری کیا نیکی ہی کہا کہ مین ساتھ عمارت مسجد حرام کے قیام کرتا ہون اور خانہ کعبہ کی تعظیم کرتا ہون اور حاجیون کو
شربت دیتا ہون اور قیدیون کو قید سے چھڑاتا ہون یہہ آیت اُتری مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَن يَعْمُرُوا مَسَاجِدَ اللَّهِ نہین
لائق واسطے مشرکونکے یہہ کہ آباد کرین مسجدون اللہ کی کو مسجد حرام کو بلفظ جمع ذکر کیا واسطے تعظیم کے کہ قبلہ مساجد ہی اور مشرکونکو
آباد کرنا مسجد حرام کا روا نہین شَاهِدِينَ عَلَىٰ أَنفُسِهِم بِالْكُفْرِ درآنحال کہ گواہی دیتے ہین اوپر جانون اپنی کے ساتھ کفر کے
کہ سجود اصنام ہی یا تکذیب سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی یعنے جمع کرنا دو چیزون مخالف کا کہ عمارت بیت اللہ اور عبادت
غیر اللہ ہی درست نہین أُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ یہہ لوگ مشرک ناپید ہوئے عمل اونکے بسبب شرک کے وَفِي النَّارِ هُمْ خَالِدُونَ
اور بیچ آگ کے وہ ہمیشہ رہنے والے ہین کفر کی جہت سے إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ
وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللَّهَ سوا اوسکے نہین کہ آباد کرتے ہین مسجدون اللہ کی کو وہ لوگ جو ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور
دن قیامت کے اور قائم رکھتے ہین نماز کو اور دیتے ہین زکوٰۃ کو اور نہین ڈرتے دین کے کامو نہین مگر اللہ سے فَعَسَىٰ أُولَٰئِكَ أَن
يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ پس نزدیک ہی یہہ لوگ کہ ہوون راہ نجات پانیوالون سمجھہ لیجئے کہ ایمان نجات تام نہین ہوتا مگر ساتھ ایمان
رسولؐ کے اسواسطے ایمان باللہ پر اختصار کیا اور نجات کو بصیغہ توقع واسطے قطع طمع مشرکونکے لائے یعنے ابتدا اوس گروہ کی
کہ جامع الکمالات علمیہ اور عملیہ کے ہین دائر درمیان لعل اور عسی کے ہی پس حال اونکا کہ سبطرحسے ناقص ہین ظاہر ہی کہ کیا
ہوگا **بیت** یشان منعرکہ کو جسجا عتاب ہووے ٭ روہا سیر تونکو وہان کیونکہ تاب ہووے ٭ اور دوسرا نکتہ یہہ ہی کہ
اعتماد اعمال پر نہ کیا چاہیئے کہ جو اپنے عمل پر مغرور ہی فیض ازلی سے مہجور ہی **بیت** اپنے اعمالونپہ جو مغرور ہی ٭ شکل
شیطان قرب حق سے دور ہی ٭ لکھا ہی کہ جس والے ایام جاہلیت مین حاجیونکو شہد اور ستو پلاتے تھے حضرتؐ کے زمانہ مین یہہ
منصب حضرت عباس کو ملا تھا اور عمارت مسجد حرام شیبہ بن طلحہ کے متعلق تھی بعد ہجرت کے عباس اور شیبہ اپنی بڑائی حضرت مرتضی
علیؓ سے کرنے لگے عباس نے کہا کہ مین ساقی حجاج ہون شیبہ نے کہا مین متصدی عمارت مسجد حرام ہون حضرت علیؓ نے ساتھ

اسلام اور جہاد کے اپنا فخر کیا حقتعالی نے تصدیق علی مین یہہ آیت اُتاری اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ کیا کیا ہی تمنے پانی پلانیوالون کو حاجیونکے اور خدمت کرنیوالونکو مسجد حرام کے مانند اوس شخصکے کہ ایمان لایا ہی ساتھہ اللہ کے اور دن آخرت کے اور جہاد کیا ہی بیچ راہ اللہ کے لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ نہین برابر ہونے یہہ دونون گروہ نزدیک اللہ کے وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ اور اللہ نہین ہدایت کرتا ہی گروہ مشرکونکو کہ ساتھہ شرک کے اپنے نفس پر ظلم کرتے ہین اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ جو لوگ کہ ایمان لائے اون چیزونپر جو اللہ کی طرفسے آئین اور ہجرت کئی دیار اپنے سے اور جہاد کیا مشرکون سے بیچ راہ اللہ کے ساتھہ مالون اپنے کے اور جانون اپنی کے بڑے ہین درجونمین نزدیک اللہ کے اون لوگونسے کہ پانی پلاتے ہین حاجیونکو اور خدمت کرتے ہین مسجد حرام کی اور یہہ باتین نہین رکھتے وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ اور یہہ لوگ اون کمالات والے وہ ہین مراد پانیوالے دونون عالم مین يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ بشارت دیتا ہی انکو پروردگار اونکا ساتھہ مہربانی کے اپنی طرفسے اور ساتھہ رضامندی کے اور ساتھہ بہشتونکے کہ واسطے اونکے بیچ اُن بہشتونکے نعمت ہی پائدار خَالِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۔ درآنحال کہ یہہ گروہ ہمیشہ رہینگے بیچ ان بہشتون کے ہمیشہ کہ نکلنے کے ہی نہین اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ تحقیق اللہ نزدیک اُسیکے ہی ثواب بڑا کہ جسکے آگے ناچیز ہی تمام نعم دنیا کشف الاسرار مین کہا ہی کہ رحمت واسطے عاصیونکے ہی اور رضوان واسطے مطیعونکے اور جنت واسطے کافہ مومنین کے رحمت کو اسواسطے مقدم کیا کہ اہل عصیان ناامید نہون کہ ہر چند گناہ عظیم ہو لیکن رحمت حق اوس سے عظیم تر ہی **قطعہ** اگرچہ حد سے زیادہ گناہگار ہین ہم + خطا و جرم سے ازبسکہ شرمسار ہین ہم + ولے فزون ہی گناہونسے اپنے رحمت حق + اوسیکے رافت عاصی امیدوار ہین ہم + لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مامور بہجرت ہوئے بعضے صحابہ امر خدا کو محبت زن و فرزند پر ترجیح دیکر ترک خانمان کرکر مدینے کو گئے اور بعضونکو الفت مال اور ولد اور زن وغیرہ کی مانع ہجرت کی ہوئی یہہ آیت اُتری يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت پکڑو باپون اپنے کو اور بھائیون اپنے کو دوست اگر دوست رکھین کفر کو اوپر ایمان کے اور تمکو ہجرت سے باز رکھین وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ اور جو کوئی دوستی کرے اونکی پس یہہ لوگ دوست رکھنے والے وہ ہین ظالم کہ دوستی کو غیر محل مین وضع کرتے ہین کیونکہ دوستی مسلمانون سے چاہئے نہ مشرکونسے بعد اس آیت کے اُترنے کے وہ لوگ جو ہجرت سے باز رہے تھے کہنے لگے کہ اب ہم اپنے اقربا وُ نہین ہین اور تجارت کرتے ہین جو ہجرت کرینگے سب قرابت والونکو اور مال واسباب کو چھوڑنا پڑیگا بیکس اور بے مال ہوجاوینگے ہم یہہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہوویں باپ تمھارے اور فرزند تمھارے اور بھائی تمھارے اور جورو ین تمھاری اور کنبا تمھارا اور مال جو کمائے ہین تمنے اور سوداگری جو ڈرتے ہو بے فائدہ مند ہوجانے اوسکیسے اور گھر کہ پسند کرتے ہو اونکو دوستر طرف تمھارے اللہ سے اور رسول اوسکیسے وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ اور جہاد سے بیچ راہ اللہ کی کے پس انتظاری کرو یہانتک کہ لاوے اللہ حکم اپنا یا عذاب اپنا وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ اور اللہ نہین راہ دکھاتا گروہ فاسقونکو سمجھہ لیجئے کہ اس آیت مین تہدید عظیم ہی کیونکہ کم لوگ ہین کہ مال اور فرزند سے دین کو دوستر رکھتے ہین اور حظوظ دنیا سے لذات عقبیٰ کو زیادہ تر چاہتے ہین آدمی کو چاہئے کہ مردانہ ہوکر ابراہیم کی شکل اُٹھا کر متوجہ بخدا ہووے اور صفحہ دل سے محبت غیر حق دھووے اور جستجوئے مولی مین زن و فرزند کیا اور مال و منال کیا اپنے آپ کو بھی کھووے **نظم**

تیرا طالب خانمانکو کیا کرے + خانمان کیا اپنی جانکو کیا کرے + چاہتا ہی تجھ کو وہ تو اوس سے مل + بن تیرے دونون جہانکو کیا کرے + مشکوٰۃ مین ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا یومن احدکم حتی اکون احبّ الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین نقل ہی کہ احمد بن یحیی دمشقی رح ایکدن اپنے والدین کے پاس بیٹھے تھے قرآنمین قصہ قربانی کا اسمعیل علیہ السّلام کے پڑھا والدین نے کہا ای احمد اٹھ ہمنے تمھین براہ خدا چھوڑا یہہ وانسے اوٹھکر کعبے کو گئے مدت وہان رہے پھر دمشق مین آکر حلقہ دریا یا مان نے پوچھا کون ہی دروازے پر کہا مین احمد ہون مان نے کہا ایک بیٹا اپنا تھا احمد اوسے براہ خدا دیا ہمنے اپ احمد ومحمود سے ہمین کیا کام ہی **بیت** جو کچھ تھا سو فدا کر دیا براہِ دوست + نہین اب اپنی تمنا بجز نگاہ دوست لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ تحقیق یاری اور مددگاری کی تمھاری اللہ نے ایمونیچ مقامون بہت کے مثل حرب بدر اور بنی نضیر اور بنی قریظہ اور احزاب اور صلح حدیبیہ اور جنگ خیبر اور فتح مکہ کے اور دن حنین کے حنین مقام ہی درمیان مکے اور طائف کے وہان لشکر ہوازن اور ثقیف سے محاربہ واقع ہوا بیان اوسکا بطور اجمال یہہ ہی کہ بعد فتح مکے کے یہہ دونون قبیلے متفق ہوکر مسلمانونسے لڑائی کو تیار ہوئے یہہ خبر حضرت کو پہنچی بارہ ہزار یا سولہ ہزار مردونکو لیکر چلے اور وہ چوبیس ہزار تھے ایک صحابہ نے کہا لن نغلب الیوم من قلۃ نہین مغلوب ہونگے ہم آجکے دن قلت لشکر کے سبب یہہ بات حضرت نے سنکر ناپسند کی اور اوسی عجب کے باعث پہلے لشکر اسلام نے شکست پائی حق تعالی وہ قصہ مسلمانونکو یاد دلواتا ہی کہ مدد دی تمکو دن حنین کے اِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ جسوقت خوش لگی تمکو بہتایت تمھاری فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُدْبِرِينَ پس نہ کفایت کیا تمسے کچھ یعنے نہ دفع کیا تمھاری کثرت نے کچھ ضرر دشمن کا اور تنگ ہوگئی اوپر تمھارے زمین اس وادی کی ساتھ اوسکے کہ کشادہ تھی پھر پھر گئے تم جنگ دشمن سے پیٹھ پھیر کر لکھا ہی کہ تمام لشکر اسلام شکست کھا گیا حضرت چار آدمیون سے کھیت مین کھڑے رہے کہ علی اور عباس اور ابوسفیان بن حارث اور عبداللہ ابن مسعودؓ تھے حضرت اوسدن اُشتر پر سوار تھے اور باواز بلند کہتے تھے انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب اور حملہ کرنیکو دشمن پر تیار ہوتے تھے عباس اور ابوسفیان رکاب اور لگام پکڑے تھے نہین چھوڑتے تھے اور کمال شجاعت پر آپ کی استدلال کرتے تھے کہ تنہا ایسے بڑے لشکر پر جاتے ہین اور نسب اپنی بیان فرماتے ہین القصہ جب حضرت کو حملہ کرنیکو نہ چھوڑا آپنے فرمایا پکارو اصحاب کو عباس رضی اللہ عنہ نے کہ بلند آواز تھے پکارا اصحاب کچھ کم سو جمع ہوگئے حضرت نے دعائے موسیٰ علیہ السّلام کہ روز فلق بحر پڑھے تھے پڑھی کہ اللھم لک الحمد والیک المشتکی وانت المستعان پھر بالہام الٰہی اشتر سے اُتر کر مشت خاک اٹھا کر شاہت الوجوہ کہکر طرف لشکر کفار کے پھینکی اللہ کی قدرت سے کوئی کافر نہ بچا کہ جسکی آنکھ مین نہ پڑی ہو سب آنکھین ملنے لگے اور شکست کھا گئے مسلمانونکے دلونمین آرام آیا چنانچہ حق تعالی نے فرمایا ثُمَّ أَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ پھر اُتاری اللہ نے تسکین اپنی یعنے رحمت اپنی کہ سبب سکون اور آرام قلوب ہی اوپر رسول اپنے کے اور اوپر مسلمانون کے جو عباس رضی اللہ عنہ کے بلانیسے آئے تھے وَأَنْزَلَ جُنُودًا لَّمْ تَرَوْهَا اور اُتارا لشکر کہ اپنی آنکھون سے نہ دیکھا تمنے اونکو لیکن کفار دیکھتے تھے وہ فرشتے تھے سفید لباس پہنے سرخ عمامہ باندھے شملہ چھٹا ہوا پشت پر ابلق گھوڑونکی سوار پانچہزار یا آٹھ ہزار یا سولہ ہزار تھے وَعَذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُوا اور عذاب کیا اللہ نے اون لوگونکو جو کافر ہوئے کہ بہت مارے گئے اور چھ ہزار اولاد اور اہالی اونکے پکڑے آئے اور چوبیس ہزار اونٹ اور چار ہزار اوقیہ نقرہ اور زیادہ چالیس ہزار سے گوسفند غنیمت مسلمانونکے ہاتھ لگی وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ اور یہہ جو واقع ہوئی جزا ہی کافرون کی ثُمَّ يَتُوبُ اللّٰهُ مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ پھر توبہ دیگا اللہ کفر سے پیچھے اوس لڑائی کے اوپر جسکے کہ چاہے اور وہ وقوع مین آیا کہ بعد جنگ حنین کے بعضے ہوازن اور ثقیف والونمین سے حضور مین حضرت سیّد

الثقلین کے حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور اللہ بخشنے والا ہی گناہ توبہ کرنیوالونکا مہربان ہی اوپر کہ بعد توبہ کے مواخذہ نہین کرتا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ اے لوگو جو ایمان لائے ہو سوا اوسکے نہین کہ مشرک پلید ہین بسبب خبث باطن اور ناپاک عقیدے کے یا اس باعث سے کہ نجاسات سے پرہیز نہین کرتے یا جنابت سے غسل نہین کرتے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نجس العین ہین کتے کیطرح فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا پس نہ نزدیک آوین مسجد حرام کے بیچھے برس انکیکے جو یہہ ہی وہ نو ان برس تھا ہجرت سے یا سال حجۃ الوداع کہ دسوان برس تھا امام اعظمؒ نے کہا کہ مراد منع کفار حج اور عمرہ سے ہی نہ مسجد مین آنیسے مسجد حرام ہو یا اور مسجدین اور امام مالک کے نزدیک خاص دخول مسجد حرام سے نہی ہی وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً اگر ڈرو تم اہل مکہ فقر سے بسبب نہ آنے انکیکے کہ وہ موسم حج مین آکر لباس اور طعام خرید و فروخت کرتے ہین اونکی تجارت موقوف ہونیسے تمھاری معاش مین خلل آویگا فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَآءَ پس البتہ دولتمند کریگا تمکو اللہ فضل اپنے سے اگر چاہیگا سو یہ ہین کیا کہ بلاد یمن مین سے دو بلدے مسلمان ہوئے وہ ہر برس مکے مین آتے تھے اور طرح طرح کے اطعمہ لاتے تھے اور سوا اونکے اور ہر طرف سے لوگ آنے لگے اور انواع تجارات سے منافع دکھانے لگے اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ تحقیق اللہ جاننے والا ہی احوال بندونکا حکمت والا ہی ایک در بند کرتا ہی تو دوسرا کھولتا ہی **نظم** مانع رزق خلایق رازق مطلق نہین + بے سبب دیتا وہ روزی اور بے اسباب ہی + ایک در کو را فتا گر رزق کے کرتا ہی بند + کھولتا ہی دوسرا وہ فاتح الابواب ہی + سمجھ لیجیے کہ حق تعالیٰ بعد مقاتلے بت پرستونکے ساتھ محاربے کتابی کے حکم فرماتا ہی قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ مارو اے مسلمانو اور لڑائی کرو اون لوگونسے جو نہین ایمان لاتے ساتھ خدا کے یعنے یہود کہ تثنیہ کے قایل ہین اور نصاریٰ تثلیث کے اور نہ ساتھ دن قیامت کے کہ یہود کہتے ہین بہشت مین اکل و شرب نہین اور نصاری معاد روحانی ثابت کرتے ہین پس یہہ دونو فرقے ایمان آخرت پر بھی جیسا کہ چاہیئے نہین رکھتے وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اور نہین حرام جانتے اوس چیز کو کہ حرام کیا ہی اللہ نے اور رسول اوسکے نے یعنے جسکی حرمت کتاب اور سنت سے ثابت ہی وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اور نہین قبول کرتے دین سچا کہ اسلام ہی اون لوگونسے کہ دئے گئے ہین کتاب توریت اور انجیل یہہ بیان الذین لا یؤمنون کا ہی پس لڑائی کرو اونسے اے مسلمانو حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ یہانتک کہ دیوین جزیہ یعنے خراج جو جوان سے مقرر ہوا ہاتھ اپنے سے اور وہ ذلیل ہون یعنے جزیہ آپ لاکر کھڑے ہوا و جبتک نہ قبول ہو نہ بیٹھین ظاہر اس آیۃ سے تخصیص جزیے کی ساتھ اہل کتاب کے نکلتی ہی اور مجوس ملحق ہین اونھین مین کہ مشابہ اون سے ہین اب سمجھ لیجیے کہ یہان ائمہ کا اختلاف ہی اور ہر ایک کیطرف دلیلین ہین کہ اپنے اپنے مقام پر مسطور ہین امام اعظم کہتے ہین کہ جزیہ سب مشرکونسے لیا چاہیئے سوا مشرکان عرب کے کہ حکم اونکا ساتھ شمشیر کے ہی یا اسلام کے اور امام شافعیؒ کہتے ہین کہ جزیہ سوا کتابی کے اور سے نہین اور امام مالکؒ کہتے ہین سب کفار سے جزیہ ہی مگر مرتد سے نہین کہ اوسکو حکم قتل ہی ہی وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ِۨابْنُ اللّٰهِ اور کہا یہود نے عزیر بیٹا اللہ کا ہی **مصرعہ** پاک ہی اللہ اوس سے جو یہہ کہتے ہین پلید + سمجھ لیجیے کہ عزیر علیہ السلام شرخیا کے بیٹے لیعقوب علیہ السلام کی نسل لاوی کی اولاد سے ہین چودہ واسطون سے ہارون بن عمران کو پہنچتے ہین جب بخت نصر پیدا ہوا توریت جلادی اور بیت المقدس کو ڈبا دیا اور علماء توریت کو قتل کیا اور جو باقی رہے تھے اونکو پکڑ لے گیا اونمین عزیر بھی تھے اگرچہ حافظ توریت تھے لیکن خورد سالی کے سبب اونکو حساب مین نہ لایا جب یہہ اوسکے قید سے بعد مدت کے چھوٹے بیت المقدس کو چلے راہ مین اللہ تعالیٰ نے ایک قریے مین اونکو مارا بعد سو برس کے پھر جلایا چنانچہ یہہ قصہ سورۂ بقر مین مفصل گذرا ہی پھر جب اپنی قوم مین یہہ پہنچے ہزار طرح سے کہتے تھے مین عزیر ہون کوئی نہین مانتا تھا آخر امتحان لکھنے پڑھنے پر توریت کے کیا

تفسیر امام ثعلبی مین ہی کہ پانچ قلمین دست راست کی انگلیون مین باندھہ دین پانچون سے یہہ توریت یاد لکھتے تھے جب تمام کی لوگون نے کہا کہ ہم کیا جانین کہ یہی توراۃ ہی ہمنے نہ کبھی سنی نہ پڑھی ایک شخص نے کہا کہ مین نے اپنے باپ سے سنا ہی اور اُسنے اپنے باپ سے سنا تھا کہ واقعہ بخت نصر ہین توریت ایک ظرف مین مضبوط کرکے فلانے پہاڑ کے شگاف مین رکھدی ہی مین نے اور اور لوگونسے جو وہان جاکے دیکھا مقرر رکھی تھی لے آئے اور حضرت عزیر نے جو لکھی تھی اس سے مقابلہ کیا ایک حرف کا فرق نتھا حیران ہوئے اور کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے بعد سو برس کے عزیر کے دلمین توریت القا کی یہہ اوسکا بیٹا ہی معاذ اللہ پس پہلے یہود اسبات کے قائل ہوئے اور بعضے یہود مدینہ کے بھی یہی بات کہتے تھے وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ اور کہا نصاریٰ نے عیسےٰ بیٹا اللہ کا ہی سمجھ لیجئے کہ حمایت کے سبب قدرت حق کو بھولگئے وجود فرزند کا بن باپ کے محال سمجھا یا معجزات اونکے مثل احیائے موتی اور ابرائے اکمہ اور ابرص دیکھکر یہ سخن یہود بکنے لگے ذَٰلِكَ قَوْلُهُم بِأَفْوَاهِهِمْ یہہ جو مذکور ہوا سخن اونکا ساتھہ موہنون اونکے ہی جھوٹھہ یہود مہمل بے حقیقت يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَبْلُ مشابہ ہوتے ہین بات سے اون لوگونکے کہ کافر ہوئے پہلے انسے یعنے بنی مدلج کہ کہتے تھے فرشتے بیٹیان اللہ کی ہین اور بعضے کفار عرب کہ اللہ سبحانہ کو ابو اللات اور ابو العزیٰ کہتے تھے قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ مار یاوانکو اللہ یا لعنت کیجیو اپر اللہ کہانسے پلٹائے جاتے ہین راہ حق سے طرف باطل کے یہہ استفہام بطریق تعجب ہی اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ پکڑا یہود اور نصاریٰ نے عالمون اپنے کو اور درویشون اپنے کو پروردگار سوا اللہ کے کہ اونکے حلال حرام پر چلتے ہین یا اونکو سجدہ کرتے ہین اور مسیح بیٹے مریم کو یعنے اسکو بھی خدا کہتے ہین وَمَا أُمِرُوا اور حالانکہ نہین حکم کئے گئے عیسےٰ اور احبار اور رہبان کی پرستش کا کسی کتاب مین إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَٰهًا وَاحِدًا مگر یہہ کہ بندگی کرین معبود ایک کی کہ اوسکی وحدانیت مین لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ پاک ہی اوسے جو شریک کرتے ہین **بیت** کل عالم کا مالک ہی اور سبکا معبود ایک ہی + ہم ہین بد اور ہم سے بدی ہی نیکی ہی اوس سے نیک ہی + **بیت** وہ حق ہی نہین کوئی جسکا شریک + کہ اللہ ہی وحدہ لاشریک + يُرِيدُونَ أَن يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ چاہتے ہین یہود اور نصاریٰ یہہ کہ بجھادین روشنی اللہ کی کہ قرآن ہی یا نبوت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی یا معجزات ہین اور دلائل روشن ہین اوپر تنزیہ اور تقدیس حق تعالیٰ کے زن و فرزند سے ساتھہ موہنون اپنے کے کہ یہود بکنے لگتے ہین وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَن يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ اور نہین قبول رکھتا اللہ مگر یہہ کہ پورا کرے روشنی اپنی کو کہ دین اسلام اور اعلام توحید ہی اور اگرچہ ناخوش رکھین کافر هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ وہ ہی جسنے بھیجا رسول اپنے کو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین ساتھہ قرآن کے محض ہدایت ہی اور ساتھہ دین حق کے کہ اسلام ہی اور اواسطے بھیجا تو کہ غالب کرے دین اپنے کو اوپر دین سارے کے یعنے سب دینونکے احکام منسوخ کردے اور اگرچہ ناخوش رکھین مشرک اسبانکو سمجھہ لیجئے کہ صورت بعد نزول عیسےٰ علیہ السلام کے وقوع مین آویگی کہ سوا دین اسلام کے کوئی دین روئے زمین پر نہ رہیگا **بیت** اٹھاکر منہہ سے برقعہ چشم دکھلا دے کہ تا پیارے + نہ کوئی پوجنے والا رہے گنگا و جمنا کا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ اے لوگو جو ایمان لائے ہو تحقیق بہت عالمونسے اور درویشونمین سے یہود اور نصاریٰ کے البتہ کھاجاتے ہین مال لوگون کے ساتھہ رشوت کے بیچ حکم کے اور بند کرتے ہین خلق کو دین اللہ کے سے کہ اسلام ہی وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اور جو لوگ کہ حرص اور بخل کے سبب جمع کر رکھتے ہین سونا اور چاندی اور نہین خرچ کرتے اوسکو بیچ راہ اللہ کے یعنے زکوٰۃ نہین دیتے سمجھہ لیجئے کہ حدیث مین ہی مَا أُدِّيَ زَكَوٰتُهُ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ جسکی زکوٰۃ دی گئی ہی وہ کنز نہین یعنے کنز وہ ہی جسپر وعید مرتب

ہی اور وعید یہہ ہی کہ فرمایا فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ پس بشارت دے اون جمع کرنیوالون زکوٰۃ نہ دینے والون کو ساتھہ عذاب دردناک کے يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ جسدن کہ گرم کیا جاویگا یعنے آگ لگائی جاویگی اوپر خزانونکے بیچ آتش دوزخکے پس داغ دئے جاوینگے ساتھہ اوس درہم و دینار سوزانکے ماتھے اونکے کہ فقرا کو دیکھکر چین بجبین ہوتے تھے اور کروٹین اونکی کہ درویشونسے پہلوتہی کرتے تھے اور پیٹھین اون کی کہ مسکینونسے پھراتے تھے سمجھہ لیجئے کہ اشرف اعضائے ظاہرہ یہی تین ہین کہ شامل ہین تینون اعضائے رئیسہ کو کہ دماغ اور دل اور جگر ہین پس یہہ تینون اوسدن معذب داغ ہونگے اور کہینگے فرشتے هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ یہہ ہی جو جمع کیا تھا تمنے واسطے منفعت اپنے کے دنیا مین اور زکوٰۃ اوسکی نہین دیتے تھے اور آج سبب مضرت تمھارے ہوا اور تمھاری جانپر بلا لایا پس چکھو تم وبال اوسکا کہ تھے تم جمع کرتے سمجھہ لیجئے کہ ذخیرہ جسپر وبال نہ مترتب ہو اعمال صالحہ ہی اگر کوئی خزینہ مال کرے تو ذخیرۂ اعمال کر اگر اور کنوز اعراض فانیہ کی جستجو کرین تو رموز اسرار باقیہ کی آرزو کر **بیت** ایکدانہ فقیر کو دینا + جمع سے خرمنونکے بہتر ہی + سمجھہ لیجئے کہ سال شمسی تین سو پینسٹھہ دنکا ہی تقریبًا پانچ مہینے اکتیس اکتیس دنکے ایک تیس کا چار تیس کے دو انتیس کے چنانچہ ایک بیت مین مذکور ہین **بیت** لا ولالب لا ولا لاشش مہ ست + لل کط وکطالل شہور کوتہ ست + اور سال قمری تین سو چوسٹھہ دنکا کم و بیش تخمینا و مترصدان اہل کتاب حساب اپنے اعیاد کا ماہ قمری اور سال شمسی پر رکھتے ہین تیسرے برس سال اونکا تیرہ مہینے کا ہوتا ہی اور حکم الہی مین بارہ مہینے کا ہر سال ہی سو بنا اعمال اہل اسلام کے شہور قمری پر رکھکر احکام صوم اور حج زکوٰۃ کے اوسپر مرتب کر عدد اوسکا فرمایا کہ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ تحقیق گنتی مہینون کی کہ پسندیدہ ہی نزدیک اللہ کے بارہ مہینے ہین بیچ لوح محفوظ کے یا بیچ حکم اوسکے اور لکھا ہی اللہ نے اس حکم کو يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ جسدن کہ پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو اون بارہ مہینون مین سے چار حرام ہین تین متصل ہین ذی القعدہ اور ذی الحجہ اور محرم اور ایک علیحدہ ہی رجب ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ یہہ ہی حساب درست مہینونکے شمار کا فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ پس مت ستم کرو بیچ ان چار مہینونکے آپسمین لڑکر اور بیحرمتی اندنونکی کر جمہور علما کہتے ہین کہ حرمت مقاتلے کی ان مہینونمین منسوخ ہی اور مراد ظلم سے گناہ ہی اور اگرچہ ترک گناہ سب مہینون مین لازم ہی لیکن تخصیص ان چار مہینون کی شرافت کے سبب ہی کہ ان مہینونمین گناہ کرنا ایسا ہی جیسا حرم مین یا حال احرام مین کیا وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً اور لڑو مشرکونسے اکٹھے ماہہاے حرام مین اور غیر اونکے مین جیسے کہ لڑتے ہین یہہ تم سے اکٹھے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ اور جانو یہہ کہ اللہ ساتھہ پرہیزگارونکے ہی ساتھہ مددگاری اور حفظ کے لکھا ہی کہ ایام جاہلیت مین لوگ جو قتل اور غارت پر عادی تھے تین مہینے متصل تحمل نہین کر سکتے تھے ایک شخص قلمس کنانی نے موسم حج مین پکار کر کہا کہ ای معاشر عرب اس سال مین اللہ نے محرم تمپر حلال کیا اوسکے بدلے صفر کی حرمت کی سب سنکر خوش ہوئے دوسرے سال کہا اب محرم حرام ہی صفر حلال اسیطرح کبھی کوئی مہینا حرام کر دیا کبھی کوئی جس ماہ حرام مین قتال منظور ہوتا اوسکی حرمت اور مہینے پر ڈال دیتا پھر اختصاص اشہر حرم کا نرہتا بحر عدد باقی رہتے کہ سال مین چار مہینے گنتی کی ہی حرام ہین اور اس عمل کو نسئ کہتے تھے یہہ آیت اتری کہ اِنَّمَا النَّسِيْٓءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ سوا اسکے نہین کہ نسئ یعنے آگے پیچھے کر لینا مہینونکا زیادت ہی بیچ کفر کے کیونکہ حلال جاننا اوسکا کہ حرام کیا اللہ نے اور حرام سمجھنا اوسکا کہ حلال کیا اللہ نے کفر دوسرا ہی کہ اونکے کفر مین مل گیا يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا گمراہ کئے جاتے ہین یا گمراہ کرتا ہی اونکو اللہ ساتھہ اس عمل کے وہ لوگ جو کافر ہوئے گمراہی زیادہ سے زیادہ حلال کرتے ہین نسئ کو اشہر حرم سے ایک برس اور اوسکی جا دوسرے کو حرام کرتے ہین

۱۰۹ اور حرام

اور حرام کرتے ہین اوسکو ایک برس اوسکے بدلے دوسرے حلال کرتے ہین اور جس ماہ حرام کو ایک برس حرام کیا اوسکو دوسرے برس
حلال ٹھہرا لیتے اور جسکو حلال کیا تھا حرام ٹھہرا دیتے ہین لِيُوَاطِـُٔوا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَيُحِلُّوا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ تو کہ موافق کرین اور
تمام کرین گنتی کو اوس چیز کی کہ حرام کی اللہ نے کہ وہ اشہر حرم چار مہینے جانتے تھے پس حلال کرتے واسطے موافقت عدد کے اوسکو کہ
حرام کیا اللہ نے بے رعایت وقت کے زُيِّنَ لَهُمْ سُوٓءُ اَعْمَالِهِمْ زینت دئے گئے ہین واسطے اونکے بُرے عمل اونکے شیطان کی طرف
سے وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ اور اللہ نہین راہ دکھاتا قوم کافرونکو نظم جاہلان عرب مہینے چار + نہین دیتے تھے خلق کو
آزار + اے مسلمانو چاہیئے تمکو + کہ کسی مہین دکھ کسیکو نہ دو + رنج کے جز نہین ہی ثمرہ رنج + پاؤگے کب بھی نہ تخم ترنج + نقل ہے
کہ تیسرے برس ہجرت سے حضرتؐ نے غزوۂ تبوک کا قصد کیا ہوا گرم تھی اور خشک سالی کے سبب مدینے والے بدحال تھے جب امر جہاد
کا ہوا تو بُعد مسافت اور کثرت اعدا اور قلت زاد اور گرمی ہوا دیکھکر باعث کراہت طبعی کے سستی کرنے لگے یہہ آیت اُتری يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ اے لوگو جو ایمان لائے ہو کیا ہی واسطے تم
تمھارے کہ اعلائے کلمۂ دین کے لئے جسوقت کہ کہا جاتا ہی واسطے تمھارے نکلو بیچ راہ اللہ کے اور جہاد کرو بوجھل ہو جاتے ہو
طرف زمین کے کاہلی اور سستی سے یا اپنے کھیتونکو دیکھنے لگتے ہو اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ کیا راضی ہو تم ساتھ
زندگانی دنیا کے ثواب آخرت سے فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ پس نہین فائدہ زندگانی دنیا کا مقابل آخرت
کے اور نعمت اوسکے مگر تھوڑا اور کوئی عاقل بڑی نعمت چھوڑکر چھوٹی کی طرف نہین مایل ہوتا نظم چھوڑکر باقی کو فانی کو نہ لے
شیر کے بدلے تو پانی کو نہ لے + یعنے وہانکی نعمتونکے بدلے تو + یہانکے عیش زندگانی کو نہ لے + اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا
اگر نہ نکلوگے حرب کفار کو کہ مامور ہوئے ہو عذاب کریگا تمکو اللہ عذاب دردناک کہ غلبۂ دشمن ہی یا اور کسی سبب سے تمھین کردے گا
ہلاک وَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَيْـًٔا اور بدل کریگا تمکو ساتھ قوم غیر تمھارے کہ فرمانبردار رہون جیسے یمن اور فارس
والے اور نہ ضرر کرسکوگے اللہ کو کچھ کہ بے نیاز ہی یا رسول اوسکیکو کہ پناہ عصمت مین اللہ کے ہی وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
اور اللہ اوپر ہر چیز کے تغیر اور تبدیل سے قادر ہی اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي
الْغَارِ اگر نہ مدد دوگے پیغمبر اوسکیکو پس تحقیق مدد دی ہی اوسکو اللہ نے اور مستقبل مین بھی اوسکو بن مدد نہ چھوڑیگا جیسا کہ ماضی مین نہ
چھوڑا تھا جسوقت کہ قصد نکالنے کا اوسکے کیا تھا کافرون نے مکے سے اللہ نے حکم نکلنے کا دیا تھا در آنحال کہ دوسرا دو تن کا تھا اور مدد
دی تھی اوسکو جسوقت کہ وہ دونون تھے بیچ غار ثور کے کہ وہ غار پہاڑ کے اوپر جانب یمن مکے کے ہی شب پنجشنبہ غرۂ ماہ ربیع الاول کو
حضرت گھر مین ابوبکرؓ کے آ اونکو ساتھ لے وہان راتکو رہے تھے رات ہی راتمین اللہ نے سر غار پر درخت ببولان اگایا اور کبوترون
سے گھونسلا بنواکر انڈا دلوایا اور در غار پر مکڑی سے جالا تنوایا صبحکو کفار ڈھونڈھتے ہوئے جو در غار پر پہنچے ابوبکر صدیقؓ نے کہا
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر یہہ زیر قدم نگاہ کرینگے ہمکو دیکھ لینگے آپنے فرمایا ما ظنك باثنين الله ثالثهما وہ احوال اللہ تعالیٰ
بیان فرماتا ہی اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا جسوقت کہ کہا پیغمبر نے واسطے رفیق اپنے کے مت غم کھا تحقیق اللہ ساتھ
ہمارے ہی مددگار فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ پس اتاری اللہ نے رحمت اپنی کہ سبب تسکین ہی اوپر رسول اپنے کے اور اشہر یہہ ہے
کہ اوپر صدیق کے کہ بجہت محبت کے اوپر حال حضرتؐ کے نہایت مضطرب تھے فرد ثانی اثنین اذهما فی الغار + یعنے صدیق فخر صحب
کبار + بیت جن پہ نازل سکینۂ حق ہی + دل اونھونکا خزینۂ حق ہی + وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا اور قوت دی اللہ نے پیغمبر
اپنے کو ساتھ لشکر فرشتونکے کہ نہین دیکھا تمنے اونکو یعنے اون فرشتون کو کہ غار مین حفاظت کرتے تھے یا مراد اس سے ملائکہ ہین کہ بدر اور
احزاب اور حنین مین اُترے تھے وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى اور کی بات اون لوگون کی جو کافر ہوئے نیچے وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ

العلیا اور بات اللہ کی وہ ہی اونچی اور کافرونکی بات جو سبب دعوت کفر ہی پس وہ خوار اور ذلیل کی اور اللہ کی بات جو دعوت اسلام یا توحید یا کلمہ شہادت ہی وہ مرتبے اور قدر مین رفیع اور جلیل کی وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ اور اللہ غالب ہی عزیز کرتا ہی ۱۲ موحدونکو حکمت والا ہی ذلیل کرتا ہی مشرکونکو سمجھ لیجئے کہ مقصود لانے قصہ غار سے اُثنائے امر غزوۂ تبوک مین یہہ ہی کہ اگر تم اسی کارہان جہاد پیغمبر کی مدد نہ کروگے تو مین کرونگا جیسے غار مین مین نے مدد کی تھی اور اتنے دشمنون مین سے سلامت نکالا تھا پس نصرت میرے ہاتھ مین ہی وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ بیت چاہ تو مجھ سے مدد ایمد دوزن + پائیگا نصرت وہی مین جسکو دون + فتح مجھ سے چاہ لی لشکر سے تو + آپ مجھ سے مانگ لی ہر شئی سے تو + جسکی کی مین نے مدد بہتر ہوا + جسکو چھوڑا مین نے وہ ابتر ہوا + اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا نکلو واسطے غزوۂ تبوک کے ہلکے اور بھاری یعنے سوار اور پیدل یا تندرست اور بیمار یا جوان اور پیر یا درویش اور تونگر یا بے سلاح اور مسلح یا کوارے اور بیاہے یا دبلے اور موٹے یا میان اور خدمتگار سلمی نے کہا ہلکے طاعت کرنیوالے ہین اور بھاری مخالفت کرنیوالے امام قشیری نے کہا خفاف وہ ہین کہ بند شہود ماسوائے سے آزاد ہین اور ثقال وہ ہین کہ بقید تعلقات مقید ہین بحر الحقایق مین ہی کہ خفاف مجذوب ہین جو کشش عنایت حق سے براہ سلوک آئے ہین اور ثقال سالک ہین جو پرورش ہدایت سے متوجہ بجذبۂ حقانی ہوئے ہین یہہ دونون گروہ راہ پر ہین لیکن ایک بال کشش پرواز کرتا ہی اور ایک بپائے کوشش راہ چلتا ہی جو پانون سے چلتا ہی وہ ایک قدم مین عالم کو زیر کرتا ہی اور جو بال اقبال سے اُڑتا ہی ایکدم مین بساط مشاہدۂ ماسوی کو طی کرتا ہی بیت عارف حق جز شادی عالم اور نہ کچھ غم دیکھے ہی + کون و مکان کو دم مین طی کر اور ہی عالم دیکھے ہی + جب بعضے لوگ غزوۂ تبوک کے جانیسے کچھ کچھ بہانے کرنے لگے فرمان ہوا کہ عذر غیر مقبول ہی غزوہ تبوک کو جاؤ وَجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور جہاد کرو ساتھہ مالون اپنے کے اور جانون اپنی کے بیچ راہ اللہ کے ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ یہہ نکلنا اور حرب کرنا بہتر ہی واسطے تمھارے نہ نکلنے سے اور نہ ٹرنیسے اگر ہو تم جانتے ثواب جہاد کا اور عقاب تخلف کا لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب لوگونکو غزوہ تبوک کا حکم کیا تین فرقے ہوگئے ایک نے خوشی سے قبول کیا وہ اکابر انصار اور مہاجر تھے دوسرے نے حکم خدا اور رسول کو مانا اگرچہ نفس پر اونکے گران تھا وہ ضعفائے مومنین تھے تیسرے نے اجازت رہنے کی چاہی وہ منافق تھے اون کی شانمین یہہ آیت آئی کہ لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ اگر ہوتا اسباب دنیا نزدیک ملنے کے اور سفر میانہ آسان البتہ چلتے تیرے ساتھہ واسطے طمع مال دنیا کے وَلٰكِنْ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ اور لیکن دور کی اوپر اونکے راہ دراز کہ مشقت سے قطع ہوسکیگی وَسَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ اور البتہ قسم کھاوینگے ساتھہ اللہ کے یہہ معجزہ قرآن کا ہی کہ احوال آیندہ کا بیان کردیا کہ جب تم غزوہ تبوک سے آؤگے تو مختلف بطریق اعتذار تمھارے پاس آکر کہینگے کہ قسم ہی اللہ کی اگر طاقت سفر کرنے کی رکھتے ہم البتہ نکلتے ہم ساتھہ تمھارے يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ہلاک کرتے ہین جانون اپنی کو جھوٹی قسم کھاکر یعنے مستحق عذاب کا اپنے آپکو کرتے ہین وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ اور اللہ جانتا ہی کہ وہ البتہ جھوٹے ہین عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ معاف کرے اللہ تجھسے یہہ دعا ہی اللہ کیطرف سے پیغمبر کو درود ہو جیوانبیرا اور سلام اور یہہ عادت ہی لوگون کی کہ دعا عفو اور رحمت کی بیوقوع خطا کرتے ہین جیسے پانی پلانیوالیکو کہتے ہین غفر اللہ لک اور جواب عاطس مین حامد کہتا ہی یرحمک اللہ اور بعضے کہتے ہین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے اذن چاہنے والون کو اجازت تخلف کی دی تھی حق تعالی نے اوسے عفو فرمایا اس تقدیر پر یہہ خبر ہی اور معنے یہہ ہین کہ معاف کیا اللہ نے تجھسے لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ کیون پروانگی دی تو نے اونکو رہنے کی اور بہانے اونکے مانے تجھے چاہتا تھا کہ پروانگی مین جلدی نکرتا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ یہان تک کہ ظاہر ہوجاتے واسطے تیرے وہ لوگ جو سچ بولنے والے ہین بہانیوالونمین اور جان لیتا تو جھوٹونکو لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

الآخر ان یجاھدوا باموالھم وانفسھم نہین پروانگی مانگتے تجھسے وہ لوگ کہ تحقیق بہ یقین ایمان لائے ہین ساتھ اللہ کے اور دن
آخرت کے بیچ اوسکے کہ جہاد کرین ساتھ مالون اپنے کے اور جانون اپنے کے واللہ علیم بالمتقین اور اللہ جانتا ہی پرہیزگارونکو انما
یستاذنک الذین لا یؤمنون باللہ والیوم الآخر وارتابت قلوبھم فھم فی ریبھم یترددون سوا اوسکے نہین کہ پروانگی
مانگتے ہین تجھسے بیچ تخلف کے وہ لوگ کہ نہین ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے اور شک مین ہین دل اونکے کہ اسلام حق
ہی یا نہین پس وہ بیچ شک اپنے کے متردد ہین ولو ارادوا الخروج لاعدوا لہ عدۃ ولکن کرہ اللہ انبعاثھم فثبطھم
اور اگر ارادہ کرتے نکلنے کا منافق واسطے غزوہ بتوک کے البتہ تیار کرتے واسطے اوسکے سامان سفر کا ولیکن ناخوش رکھا اللہ نے اٹھنا
اونکا پس باز رکھا اونکو اور دہشت اور کاہلی دی وقیل اقعدوا مع القاعدین اور کہا اونکو بیٹھے رہو گھرونمین ساتھ بیٹھنے والون
کے یعنے ساتھ عورتون اور لڑکون اور بیمارون اور لنگڑون لولونکے یہہ بات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی یا اونھونمین سے بعضون
نے بعضونکو کہا الکھا ہی کہ جب شکر اسلام غزوۂ بتوک کو چلا عبداللہ بن ابی بھی نکلا دوسرے کو یمین رہگیا اور تخلف کرکر اپنے لوگونکو لیکر
پھر آیا حضرت نے سنکر فرمایا کہ اگر اسمین خیر ہوتی ہمارے ساتھ آتا احسان مانو کہ شر اشرار سے چھوٹے تعقعالی نے موافق قول حضرت کے
آیت نازل کی کہ لو خرجوا فیکم ما زادوکم الا خبالا اگر نکلتے ابن ابی وغیرہ درمیان تمھارے نہ زیادتی کرتے تمکو مگر فساد اور تباہی
ولا وضعوا خلالکم یبغونکم الفتنۃ اور البتہ گھوڑے دوڑاتے درمیان تمھارے ساتھ غمازی اور فساد بازی کے چاہتے واسطے
تمھارے فتنہ یعنے مخالفت درمیان تمھارے ڈالتے یا جنگ آدمیونسے تمکو ڈراتے وفیکم سماعون لھم اور بیچ تمھارے جاسوس
ہین واسطے اونکے کہ تمھاری خبرین اونکو پہنچاتے ہین واللہ علیم بالظالمین اور اللہ جانتا ہی ظالمونکو یعنے منافقونکو لقد ابتغوا
الفتنۃ من قبل تحقیق چاہا تھا اونھونے فتنہ پہلے اُسسے غزوۂ احدمین کہ تجھسے پھر گئے تھے یا حرب خندق مین کہ کہتے تھے یا اہل یثرب لا مقام لکم وقلبوا
لک الامور حتی جاء الحق اور الٹ پلٹ کیا واسطے تیرے کامونکو یہانتک کہ آئی مدد الہی وظھر امر اللہ وھم کارھون اور ظاہر
ہوا حکم خدا کا اور وہ ناخوش رکھنے والے تھے دولت اور نصرت تیری کو لیکن جب خدا چاہتا ہی کراہت کسیکی تاثیر نہین کرتی **بیت** پروانگی
بھجو اگر شہ جسکو بلا لیوے ✦ کیا ڈراوے حاجب کا کیا خوف ہی دربان کا ✦ لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جندب بن قیس کو کہا
کہ کیون نہین میل کرتا تو طرف قتال اہل روم کے کہ وہانسے کنیزین اور لونڈیان خوبصورت لے جندب بن قیس نے کہا کہ انصار جانتے ہین کہ
مین مشغول بہ نسا رہون ڈرتا ہون کہ زنان بنی اصفر کو دیکھکر صبر نکرسکونگا فتنے مین پڑجاونگا یہہ آیت اُتری ومنھم من یقول ائذن
لی ولا تفتنی اور بعضا اونمین سے وہ شخص ہی کہ کہتا ہی پروانگی دو واسطے میرے بیچ تخلف اوس غزوے کے اور مت فتنے مین ڈالو
مجھکو الا فی الفتنۃ سقطوا خبردار رہو وہ بیچ فتنے کے گرپڑے کہ اونکا نفاق ظاہر ہوگیا وان جھنم لمحیطۃ بالکافرین اور تحقیق
دوزخ گھیرے ہی کافرونکو ان تصبک حسنۃ تسؤھم اگر پہنچے تجھکو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھلائی اندوہگین کرتی ہی اونکو بسبب
حسد کے کہ رکھتے ہین وان تصبک مصیبۃ یقولوا قد اخذنا امرنا من قبل ویتولوا وھم فرحون اور اگر پہنچے تجھکو مصیبت
جنگ مین جراحت اور شدت جیسی احد مین ہوئی کہتے ہین تحقیق پکڑلی تھی ہمنے احتیاط کام اپنے کی پہلے اس سے کہ دور اندیشی کرکے
لڑائی کو نہین گئے تھے اور پھر جاتے ہین اور وہ خوش ہوتے ہین قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا کہہ ای پیغمبر ہرگز نہ پہنچیگا ہم کو
مگر جو کچھ کہ لکھا اللہ نے واسطے ہمارے لوح محفوظ مین غنیمت سے اور ہر نعمت سے دولت سے اور نکبت سے عشرت سے ھو مولانا وہی
کارساز ہمارا ہی وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون اور اوپر اللہ کے چاہیے کہ توکل کرین ایمان والے **نظم** توکل کر واسپہ بی اور پیر ✦ کہ
تم نخل مقصد کا پاؤ ثمر ✦ نتیجہ توکل کا ای دوستو ✦ حصول مرادات ہی جان لو ✦ قل ھل تربصون بنا الا احدی الحسنیین
کہہ ای پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اونکو کہ تم نہین منتظر ہو واسطے ہمارے مگر ایک کے دو بھلائیون سے کہ نصرت ہی اگر مارینگے ہم اور شہادت

ہی اگر مارے جاوینگے ہم وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖٓ اَوْ بِاَيْدِيْنَا اور ہم منتظر ہین واسطے تمھارے یہہ کہ پہنچاوے تمکو اللہ عذاب اپنے پاس سے یا ہمارے ہاتھونسے فَتَرَبَّصُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ پس منتظر رہو اوس چیز کے کہ واسطے ہمارے چاہتے ہو سمجھہ لیجئے کہ منافق جیسے انتظار کرتے تھے دو مین سے ایک کا واسطے مومنان صادق کے ایسے ہی سچے مسلمانونکو ارشاد ہوا کہ کہو ہم بھی منتظر ہین کہ تمکو ان دونون مین سے ایک ہو یا اللہ تعالیٰ ہلاک کرے تمکو عذاب نازل کرکے جیسے پہلے مخالفون کو کیا تھا یا ہمارے ہاتھونسے تعین قتل کرکر جہنم کو پہنچاوے لکھا ہی کہ جندب بن قیس نے حضرت سے کہا کہ مین پردانگی رہنے کی چاہتا ہون میرا جانا حرب بنی الاصفر کو مثل ہی لیکن مال سے اپنے مددگاری آپکے لشکر کی کرونگا یہہ آیت اتری کہ قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ کہدے اے پیغمبر جو ہین اوسکے خرچ کرو خوشی سے اور رغبت سے یا ناخوشی سے اور نفرت سے ہرگز نہ قبول کیا ہاویگا تمسے انفقوا امر ہی بمعنی خبر اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ تحقیق تم ہو قوم نکلے ہوئے دائرۂ اسلام سے اور نفقہ کافر کا مقبول نہین وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ اور نہین منع کیا اونکو اسبات سے کہ قبول کیے جاوین اونسے نفقے اونکے مگر یہہ کہ اُنھونے کفر کیا ساتھہ اللہ کے اور ساتھہ رسول اوسکے وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى اور نہین آتے نماز کو جماعت پیغمبر مین مگر وہ کاہلی کرتے ہین یعنے کسالت اور کراہت سے آتے ہین نہ صدق اور ارادت سے وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ اور نہین خرچ کرتے براہ خدا مگر وہ ناخوش رکھتے ہین کیونکہ دینے مین نہ امید ثواب رکھتے ہین اور نہ دینے مین خوف عقاب فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ پس نہ خوش لگے تجھہ کو مال منافقونکا اور نہ اولادونکی کیونکہ کثرت اموال اور اولاد وبال ہی اُنکو یہہ خطاب حضرت کو ہی اور مراد امت ہی اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا سوا اسکے نہین کہ ارادہ کرتا ہی اللہ تو کہ عذاب کرے اونکو ساتھہ ان چیزونکے بیچ زندگانی دنیا کے کہ مال کے جمع اور نگہبانی مین رنج اوٹھاوین اور اولاد کے درد دکھہ مین مبتلا ہون وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ اور نکلجاوین جانین اونکی غم کھاتے کھاتے اور الم اُٹھاتے اُٹھاتے اور وہ کافر ہون یعنے کفر پر مرین نہ مال اونکا ہاتھہ یکڑے نہ اولاد فریاد کو پہنچے **بیت** اجل کا جب ایدل پیام آتے ہی ✦ نہ مال اور نہ اولاد کام آتے ہی ✦ وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ اور قسم کھاتے ہین ساتھہ اللہ کے یہہ کہ وہ تم مین سے ہین یعنے اہل اسلام سے ہین وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ اور نہین وہ تم مین سے ولیکن وہ ایک قوم ہین کہ ڈرتے ہین تم سے کہ اونکو قتل اور اسیر نکرو پس ساتھہ تقیے کے اظہار اسلام کرتے ہین لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْٓا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ اگر پاوین وہ جگہہ پناہ کی جیسے قلعہ اور جزیرہ یا غار پہاڑ کی یا سوراخ گھسنے کے البتہ پھر جاوین طرف اوسکے تمھارے ڈر سے اور وہ ڈرتے ہون کہ کیسے منع کرنیسے باز نہین جیسے گھوڑا سرکش منہہ زور کہ روکیسے نہ رُکے لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مال غنیمت تقسیم فرماتے تھے ابوالجواظ منافق نے کہا کہ دیکھتے ہو اپنے صاحب کو کہ صدقات تمھارے رودارونکو دیتے ہین اور گمان کرتے ہین کہ ہم عدل کرتے ہین یہہ آیت اتری وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِى الصَّدَقٰتِ اور بعضے منافقون مین وہ ہین کہ عیب کرتے ہین تجھکو بیچ باٹنے خیرات کے بعضونے کہا ہی کہ یہہ آیت بیچ شان ابن ابوالخویصرہ یعنے جرقوس بن زہیر کے کہ سرخوارج تھا آئی ہی کہ وقت قسمت کرنے غنائم حنین کے حضرت نے واسطے تالیف قلوب نومسلمانونکے اونکو مال بہت دیا تھا اوسپر اونسے طعن کیا تھا یا خلاے غیر خالص کہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بھیجا تھا اور حضرت نے وہ سب چار شخصونکو اشراف عرب سے دیا اونسے کہا عدل کر یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ دلیری ہی تجھپر اگر مین عدل نکرونگا تو کون کریگا حضرت نے اونکا اور اوسکے قوم کا مارقین لقب رکھا اور بعضونے کہا ہی کہ معتب بن قشیر نے حضرت کی تقسیم پر عیب کیا تھا ملعون ہوا اور غرض اوسکی اپنا نفع تھا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہی فَاِنْ اُعْطَوْا مِنْهَا رَضُوْا پس اگر دئے جاوین خیرات مین سے جیسا وہ چاہتے ہین خوش ہون وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَآ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ اور اگر نہ دئے جاوین خیرات مین سے موافق خواہش اونکی کے ناگاہ وہ غصہ کرتے ہین اور ناخوش ہوتے ہین وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ

اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ اور اگر وہ راضی ہوتے اوس چیز سے کہ دی ہی اونکو اللہ نے اور رسول اوسکے نے غنیمت اور صدقہ سے اور کہتے کفایت ہی ہمکو اللہ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗٓ شتاب ہے کہ دیگا ہمکو اللہ فضل اپنے سے اور غنیمت اور رسول اوسکا دیگا زیادہ اس سے کہ اب دیا ہی اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ تحقیق ہم طرف اللہ کے رغبت کرنیوالے ہین البتہ بہتر ہوتا اونکے حق مین کیونکہ رضا بقسمت موجب بہجت ہی اور جزع کرنا اوسمین باعث محنت ابراہیم ادہم نے کہا جو تقادیر پر راضی ہوا غم وملال سے چھوٹا **بیت** تقدیر پہ راضی ہو تدبیر سے کیا حاصل + تدبیر کا کیا نکیہ تقدیر کارہ قائل ++ سمجھ لیجئے کہ حقتعالی اب مصارف صدقات کے بیان فرماتا ہی کہ لوگ نادان سمجھ لین کہ جو حضرت نے تقسیم فرمائی عین صواب تھی اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ سوا اوسکے نہین کہ زکوٰۃ واسطے فقیرونکے اور مسکینونکے ہی امام اعظمؒ کے نزدیک فقیر وہ ہی کہ غنی نہو کچھ رکھتا ہو اور مسکین وہ ہی کہ کچھ نہ رکھتا ہو اور شافعیؒ کے نزدیک برعکس اوسکے ہی وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا اور واسطے عمل کرنیوالون کے اوپر اوسکے یعنے جو لوگ تحصیل کرین مال زکوٰۃ کو وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ اور اُن لوگونکے کہ الفت دلائے جاتے ہین دل اونکے یعنے اسلام لائے ہین اور ابھی نیتین اونکی خالص نہین ہین اور مؤلفۃ القلوب اشراف عرب تھے جیسے ابوسفیان اور عتبہ بن حصین اور اقراع بن حابس اور سوا اونکے حضرتؐ نے غنائم حنین مین سے اونکو حصہ کامل دیا تھا اور بعد ظہور اسلام اور غلبہ مسلمانونکے ایسے لوگونکا حصہ باجماع صحابہ ساقط ہی کیونکہ وہ جس غرض کیواسطے تھا وہ پوری ہوگئی وَفِي الرِّقَابِ اور بیچ آزاد کرنے گردنونکے یعنے جو غلام کہ اپنے مالک کو لکھدے کہ اتنا مال جو دون تو آزاد ہون اوسقدر مال اوسکو دیکر آزاد کراوے اور ایسے جو کافرونکی قید مین پڑے اوسکو دیکر چھڑاوے یہہ مذہب امام اعظم کا ہی اور امام مالک اور امام احمد کہتے ہین کہ مال زکوٰۃ مین سے غلام خرید کر آزاد کردے وَالْغٰرِمِيْنَ اور واسطے قرضدارونکے کہ قرض لیکر بیجا صرف نہین کیا اور گناہ مین نہین دیا وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور بیچ راہ اللہ کے یعنے واسطے مجاہدونکے اور حاجیون کے اور طالب علمونکے وَابْنِ السَّبِيْلِ اور واسطے مسافرونکے کہ مال اپنے سے دور ہوئے ہین اون گرو ہونکو دینا زکوٰۃ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ فرض ہی طرف سے اللہ کے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ اور اللہ جاننے والا ہی مستحقونکو زکوٰۃ کے حکم کرنیوالا ہی ساتھ حکمت کے جیسی کہ چاہیے سمجھ لیجئے کہ مصرف زکوٰۃ کے آٹھ فرمائے اونمین سے ایک مؤلفۃ القلوب نکلگئے باقی سات رہے سو اونکو نظم مین کرکر لکھتا ہون تا ہر ایک یاد بآسانی کرے **نظم** کل فقیر وعامل ومسکین ومہجور غزا + قرضدار اور جو غریب از مال خود ہووے جدا + اور مکاتب بھی کہ ہو آزاد ہین جائے زکوٰۃ دے زکوٰۃ اُن سبکو تو اے فی بحیات + نا روا ہی زوج کو اولاد کو آبا کو مان + اور غلام اپنے کو گر آزاد ہو بعض اوسکا جان + اور مدبر اور مکاتب اپنے کو جائز نہین + ایسے ہی ام الولد کو اور غنی کو کر یقین + بندہ زاد یکو نہ دے ذمی کو لی گر ہو فقیر + لی کفن لی قرض مردہ مین تو کر خرچ اے امیر + لی بنا مسجد نہ پل لی لے غلام آزاد کر + ہاشمی کو لی موالی اونکے کو اے باخبر + لکھا ہی کہ جلاس اور اصحاب اسکے جیسے رفاعہ اور سماک اور منافق کہ ظاہر مین ایمان لائے تھے اور سینہ اونکا حضرتؐ کے کینے سے بھرا تھا آپکی شانین اپنی مجلسونمین بیٹھکر سخنان بیہودہ کہتے تھے اور جو کوئی کہتا کہ چپ رہو اگر حضرت سینگے تو تم رسوا ہوگے تو کہتے کہ حضرتؐ گوش شنوا رکھتے ہین ہم قسم کھالینگے تو وہ اعتبار کرجاوینگے یا تعلبہ بن حارث ہمیشہ حضرت کو برا کہتا تھا جب اوسے منع کیا تو کہنے لگا کہ پیغمبر مرد سخن شنوا ہین ہم جو کہتے ہین وہ سنکر قبول کرلیتے ہین یہہ آیت اتری وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ اور بعضے اُنمین سے وہ ہین کہ ایذا دیتے ہین پیغمبرؐ کو اور کہتے ہین کہ وہ مرد خوش شنوا ہی یعنے جو اوسے کہو سنکر مان لیتے ہین قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ کہا اونکو کہ سننے والا بھلائی کا ہی واسطے تمھارے یعنے جو تم خدمت کی راہ سے کہتے ہو وہ نہین بلکہ قبول کرنیوالا نیکی کا ہی يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ایمان لاتا ہی ساتھ اللہ کے اور باور کرنیوالا ہی واسطے مسلمانونکے اور قبول کرنیوالا ہی باتین اُنکی واسطے خلوص نیت اُنکی کے اور رحمت ہی واسطے اون لوگونکے جو ایمان ظاہر کرتے ہین تم مین سے یعنے یہہ نہین ہی کہ پیغمبرؐ صدق اور

کذب تمھارا نہین جانتا بلکہ پردہ پوشی تمھاری کرتا ہی اور اپنی رحمت سے مہربانی فرماتا ہی وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ اور جو لوگ کہ ایذا دیتے ہین پیغمبر خدا کو واسطے اونکے عذاب ہی دردینے والا آخر تمین يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ
قسمین کھاتے ہین ساتھہ اللہ کے واسطے تمھارے اسی مسلمانو کہ ہم منافق نہین تو کہ راضی کرین تمکو اپنے سے وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ
اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ اور اللہ اور رسول اوسکا سزاوار تر ہین اوسکے کہ راضی کرین اونکو منافق اگر ہین ایمان والے سمجھہ
لیجئے کہ واحد لانا ضمیر کا دلالت اوپر ہر ایک ہونے دونون رضاؤنکے کرتا ہی یعنے رضامندی اللہ کی وابستہ برضامندی رسول ہی
اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا کیا نہین جانا اونھون نے یہہ کہ جو کوئی خلاف کرے اللہ
کا اور رسول اوسکیا پس سزاوار تر ہی اوسکے کہ ہو واسطے اوسکے آگ دوزخکی درآنحال کہ ہمیشہ ہو رہنے والا بیچ اوسکے ذٰلِكَ الْخِزْيُ
الْعَظِيْمُ یہہ ہمیشہ رہنا دوزخ مین رسوائی بڑی ہی منقول ہی مجاہد سے کہ منافق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سخن آزما اور متردد رائے
کہتے تھے اور آپ کی باتون کو باستہزا ادا کرتے تھے بعضے اونمین سے تمسخر کرتے تھے کہ کیا ہوتا کہ ہمین سو کوڑے مارتے اور آسمان سے
آیت نہ آتی کہ سبب فضیحت ہمارے کا ہوتی ہی یہہ آیت اتری يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ڈرتے ہین
منافق یہہ کہ اتاری جاوے اوپر مومنونکے ایک سورۃ قرآن سے کہ خبر دیوے اونکو ساتھہ اوس چیز کے کہ بیچ دلون منافقونکے ہی کفر اور
نفاق سے قُلِ اسْتَهْزِءُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اونکو کہ ٹھٹھا کرو یہہ امر واسطے تہدید کے ہی یعنے مت
ہنسو کہ جزا پاؤگے اور جزا یہہ ہی کہ تم فضیحت ہوگے تحقیق اللہ نکالنے والا ہی اور ظاہر کرنیوالا ہی اوس چیز کا کہ ڈرتے ہو ظاہر کرنے اوسکے
سے یعنے بد اخلاقی اور بدطینتی جو تمھاری ہی لکھا ہی کہ غزوۂ تبوک مین ودیعت بن ثابت ساتھہ جماعت منافقون کے آگے آگے حضرت
کے جاتا تھا اور کہتا تھا کہ دیکھو اس مرد کو یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ چاہتے ہین قلعہ شام کو لین اور قصور ملوک مین رہین یہہ بات آپنے
کشف باطن سے معلوم کرکر عمار یاسر کو کہا کہ پوچھو اوس سے کیا کہتا ہی اگر انکار کرے تو بتا دیجو کہ یہہ یہہ باتین کہتا ہی تو عمار نے جاکر
کہا وہ عذر کرنیکو حضرت کے پاس آیا کہ مین بطریق ہزل اور کھیل کے جیسے دو رہگذریون کا ہی کہتا تھا یہہ آیت نازل ہوئی وَلَئِنْ
سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ اور اگر پوچھے تو اسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اونسے کہ کیا کہتے تھے البتہ کہینگے سوا اسکے نہین کہ
ہم مثل مسافرونکے بحث کرتے ہین ہر نوع کی باتونمین اور کھیلتے ہین قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ کہہ اونکو بطریق توبیخ
کیا ساتھہ اللہ کے اور آیتون اوسکی کے اور رسول اوسکے کے تھے تم ٹھٹھا کرتے اور اونسے ٹھٹھا کرنا گمراہی ہی لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ
اِيْمَانِكُمْ مت عذر کرو کہ عذر تمھارا دروغ محض ہی تحقیق کافر ہوئے تم بیغمبر پر طعن کرنیسے پیچھے ظاہر کرنے ایمان اپنے کے اِنْ نَّعْفُ
عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ اگر معاف کرین ہم ایک گروہ کو تم مین سے کہ توبہ کرے سمجھہ لیجئے کہ وہ مخشی بن ضمیر تھا کہ اوسنے توبہ کی اور دعا
جناب الہی مین کہ شہادت پاؤن سو شہید ہوا حرب یمامہ مین نُعَذِّبْ طَآئِفَةً بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ عذاب کرینگے ہم گروہ دوسرے کو
بسبب اوسکے کہ تھے وہ گنہگار مصر اوپر نفاق کے اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ منافق مرد کہ تین سو تھے اور منافق
عورتین کہ ایکسو ستر تھین بعض اونکے بعضونسے ہین مشابہ نفاق مین يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ
حکم کرتے ہین ساتھہ نامعقول کے کہ کفر ہی یا معصیت یا تکذیب پیغمبر اور منع کرتے ہین ایمان سے کہ ایمان ہی یا طاعت یا متابعت
پیغمبر اور بند کرتے ہین ہاتھون اپنے کو خیرات اور صدقات سے یا اٹھانیسے واسطے دعا کے یا مددگاری سے حاجتمندونکے نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ
بھولگئے اللہ کو کہ اوسکا کہنا نہ مانا پس بھول گیا اونکو کہ فضل اپنا اٹھا لیا اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ تحقیق منافق زن و مرد وہ
ہین فاسق کہ دایرۂ ایمان سے خارج ہین وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِيْنَ فِيْهَا وعدہ کیا ہی
اللہ نے منافق مردونکو اور منافق عورتون کو اور کافرونکو مردہون یا زن آتش دوزخ کا ہمیشہ رہنے والے ہین بیچ اوسکے ہی

حَسْبُهُمْ وہ آگ کفایت ہی اونکو واسطے عذابکے وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ اور دور کیا ہی رحمت دینی سے اونکو اللہ نے وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيمٌ
اور واسطے اونکے آخرتمین عذاب ہی دائم قائم كَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ كَانُوا أَشَدَّ مِنكُمْ قُوَّةً وَأَكْثَرَ أَمْوَالًا وَأَوْلَادًا اے
منافقو ہوتم مانند اون لوگونکے کہ تھے پہلے تم سے امم ماضیہ مین تھے سخت ترتم سے قوت مین اور زیادہ مال مین اور اولاد مین
فَاسْتَمْتَعُوا بِخَلَاقِهِمْ پس فائدہ اٹھایا اونھون نے ساتھ حصہ اپنے کے آرزوؤن فانی سے فَاسْتَمْتَعْتُم بِخَلَاقِكُمْ كَمَا
اسْتَمْتَعَ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُم بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِي خَاضُوا پس فائدہ اٹھایا تمنے بھی ساتھ حصے اپنے کے لذتون فانی
سے جیسا فائدہ اٹھایا تھا اون لوگون نے کہ پہلے تھے تمسے ساتھ حصے اپنے کے اور بحث کی تمنے جیسے بحث کی تھی اونھونے أُولَٰئِكَ
حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ یہہ لوگ کھوئے گئے عمل اونکے بیچ دنیا کے کہ مال اور اولاد نے اونسے دفانکی اور
آخرت کے کہ ثواب اونکا نابود ہوگیا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ اور یہہ وہین ٹوٹا پانیوالے دوجہانمین أَلَمْ يَأْتِهِمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِن
قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ کیا نہین آئی منافقونکو کہ لذات دنیائے فانیہ مین مغرور ہین اور حاصل کرنے مزے نعمات باقیہ
کیسے مہجور ہین خبر عذاب کی اون لوگونکے کہ پہلے اُنسے تھے قوم نوح کے جو طوفان سے ڈوبگئی اور گروہ عاد کی کہ بادصرصر سے ہلاک ہوئی
اور جماعت ثمود کی کہ آواز سخت سے مرگئی وَقَوْمِ إِبْرَاهِيمَ وَأَصْحَابِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكَاتِ اور قوم ابراہیم کی کہ انواع عذاب مین
مبتلا ہوئی نمرود مردود کو پشہ لنگ نے ہلاک کیا اور رہنے والون مدین کے کہ قوم شعیب تھی اونمین سے جو برادرہین سے انکے قبلے
مین رہتے تھے وہ زلزلے سے مرے اور بیمارونکی طرح جو جنگل مین رہتے تھے انپر آگ برسی سب جلگئے اور رہنے والے بستیونکے
یعنے قوم لوط کے کہ زیروزبر ہوکر ہلاک ہوئے أَتَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ آئے اونکے پاس پیغمبر اونکے ساتھ دلیلونکے فَمَا كَانَ اللّٰهُ
لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ پس نتھا اللہ کہ ظلم کرے اونکو ولیکن تھے وہ جانون اپنی کو ظلم کرتے ساتھ کفر اور تکذیب
کے تاکہ مستحق عذاب کے ہوئے وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتین بعضے
اونکے دوست بعضونکے ہین مدد اور معاونت مین يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ
الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ حکم کرتے ہین ساتھ بھلائی کے کہ ایمان اور طاعت ہی اور منع کرتے ہین برائیونسے کہ کفر اور
معصیت ہی اور قائم رکھتے ہین نماز کو اور دیتے ہین زکوٰۃ کو اور فرمانبرداری کرتے ہین اللہ کی اور پیغمبر اوسکے کی جمیع امور مین
أُولَٰئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ یہہ لوگ شتاب رحمت کریگا اونپر اللہ إِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ تحقیق اللہ غالب ہی جو چاہے کرے حکمت والا
ہی ہر شی کو اپنے موضع موقع پر رکھتا ہی وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ
فِيهَا وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ وعدہ کیا ہی اللہ نے ایمان والونکو اور ایمان والیونکو جنتونکا کہ چلتے ہین نیچے درخت
اونکے نہرین ہمیشہ رہنے والے ہونگے بیچ اوسکے اور گھرون پاکیزہ کا بیچ بہشتون پایندہ کے جنات عدن نام ایک شہر کا ہی
بہشت مین کہ حشیمہ تسنیم اوسمین ہی یا اعلیٰ درجون بہشت کا ہی امام ثعلبی نے کہا ہی کہ نہر ہی جنت مین کہ دونون کنارون پر
اوسکے باغ ہین وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ أَكْبَرُ اور رضامندی ہی طرف سے اللہ کے بہت بڑی بہشت سے اور نعمت وہانکی سے

نظم ہر ایک نعمت تیری ہی یون تو بہتر + ولے تیری رضا ہی سب سے اکبر + رضا ہی منشا جملہ کرامات + رضا ہی مبداء احسان
وخیرات + رضا تیری ہی بس مطلوب میری + نہین کچھ اور شی مرغوب میری + احادیث صحیحہ مین وارد ہی کہ حق تعالیٰ پکاریگا یا اہل
جنت وہ کہینگے لبیک ربنا وسعدیک والخیر فی یدیک پس فرماویگا کہ خوش ہوئے تم کہینگے کیا ہی واسطے ہمارے کہ خوش نہون
ہم اور حالانکہ دیا ہی ہمکو تونے وہ کچھ کہ کسیکو خلق سے عطا نہین کیا حقتعالیٰ فرماویگا کیا دونگا تمکو فاضلتر ان عطاؤنسے
سے کہینگے وہ کیا چیز ہی کہ اُنسے فاضلتر ہو خطاب ہوگا کہ اُتارونگا تمپر رضامندی اپنی اور ہرگز تمپر خشمگین نہونگا یہان سے معلوم

ہوا کہ رضوان الہی سے فاضلتر کوئی نعمت نہین **بیت** سوا تیری رضا کے کچھ نہین درکار یار حمان + مجھے دے روضۂ رضوان کہ ہی وہ موضع رضوان + ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ یہہ خوشنودی اللہ کی ہی مرد پانا بڑا کہ تمام نعمات دنیا سے بہتر بلکہ نعیم جنت سے فاضلتر ہی يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ اے پیغمبر جہاد کر کافرونسے ساتھ تلوار کے اور منافقونسے ساتھ الزام حجت کے اور اقامت حدود کے اونپر اور سختی کر اوپر اونکے وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ اور جگہہ رہنے اونکی دوزخ ہی وَبِئْسَ الْمَصِيرُ اور بری ہی جگہہ پھر جانیکی دوزخ لکھا ہی کہ وقت تیاری کرنے غزوۂ تبوک کے جلاس بن سوید گدھے پر سوار قبا کیطرف سے مدینے کو آتا تھا لوگون کو اوس سفر سے نفرت دلانیکو کہنے لگا کہ اگر جو کچھہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہین حق ہو تو اوس گدھے سے کہ سوار ہون اوسپر بدتر ہون مصعب نے کہ اوسکا ربیبہ تھا یہہ بات حضرت سے کہی آپنے جلاس کو بلا کر مصعب کے روبرو پوچھا وہ قسم کھا گیا کہ مین نے نہین کہا مصعب نے دعا کی کہ الہی اپنے پیغمبر پر آیت نازل کر کہ صدق سخن معلوم ہو یہہ آیت اتری يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ مَا قَالُوا قسم کھاتے ہین ساتھہ اللہ کے کہ مطلق نہین کہا اسبات کو وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ اور تحقیق کہا اونہنے کلمہ کفر کا کہ طعن کرنے لگے دین مین اور شک لانے لگے کلام سید المرسلین مین وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوا بِمَا لَمْ يَنَالُوا اور کافر ہوے بعد اسلام اپنے کے اور قصد کیا اوس چیز کا کہ نہ پہنچے اوسکو سمجھہ لیجئے کہ مقصود انکا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور مہاجرونکا مدینے سے نکالدینا تھا یا ابن ابی کے سر پر تاج سلطنت رکھکر بادشاہ بنانا تھا وَمَا نَقَمُوا إِلَّا أَنْ أَغْنَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ اور نہین عیب کیا اور کینہ رکھا ساتھہ پیغمبر کے اور مسلمانونکے مگر اسبات کا کہ دولتمند کیا اونکو اللہ نے اور رسول اوسکے نے فضل اپنے سے کہ اہل مدینہ مفلس تھے حضرت کے قدم کی برکت سے غنائم بہت ہاتھہ لگین غنی ہو گئے موجب عداوت کا نہین مگر تونگر ہو جانا انکا بعضے کہتے ہین مولائے جلاس مارا گیا تھا حضرت نے بارہ ہزار درم دلوادئے تونگر ہو گیا اور دو ہزار درم زیادہ دیت سے اپنے فضل سے دلوائے تھے سو تعریضا فرمایا کہ سبب کینے کا نہین مگر وہ غنا فَإِنْ يَتُوبُوا يَكُ خَيْرًا لَهُمْ پس اگر توبہ کرین نفاق سے ہوگا بہتر واسطے اونکے وَإِنْ يَتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ عَذَابًا أَلِيمًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اور اگر پھر جاوین توبہ سے اور نفاق پر رہین عذاب کریگا اونکو اللہ عذاب دردناک بیچ دنیا کے ساتھہ قتل ہونیکے اور آخرت کے ساتھہ جلنے کے وَمَا لَهُمْ فِي الْأَرْضِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ اور نہین واسطے اونکے بیچ زمین کے کوئی دوست کہ دستگیری کرے اور نہ یار اور مددگار کہ عذاب اونسے دور کرے منقول ہی کہ جلاس نے بعد نزول آیت کے توبہ کی مخلصان امت مین سے ہوا لکھا ہی کہ ثعلبہ انصاری زاہد صحابہ سے تھا حضرت سے ایکدن کہنے لگا کہ دعا کرو کہ مین تونگر ہو جاؤن آپنے بہت سمجھایا نہ مانا آخر آپنے دعا کی گوسفندان مین اسکے اسقدر برکت ہوئی کہ حوالی مدینے مین جگہہ رہنے کی نرہی جنگل کو گیا وہان اقامت کی نماز جماعت سے محروم ہوا نماز جمعہ کو مدینے مین آتا تھا پھر وہ بھی چھوٹ گیا جب حضرت نے عامل صدقات کو زکوٰۃ لینے کو اوسکے پاس بھیجا مال کی محبت دلمین یہہ سمائی کہ زکوٰۃ نہ دینے سکا کہنے لگا کہ پیغمبر کہ ہم سے طلب کرتے ہین جزیہ ہی یہہ آیت اتری وَمِنْهُمْ مَنْ عَاهَدَ اللَّهَ لَئِنْ آتَانَا مِنْ فَضْلِهِ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُونَنَّ مِنَ الصَّالِحِينَ اور بعض منافقون مین سے وہ شخص ہی کہ عہد کیا ہی اللہ سے اگر دیگا اللہ ہمکو فضل اپنے سے مال البتہ خیرات دیونگے ہم اور زکوٰۃ نکالینگے اور البتہ ہونگے ہم صالحون سے فَلَمَّا آتَاهُمْ مِنْ فَضْلِهِ بَخِلُوا بِهِ وَتَوَلَّوْا وَهُمْ مُعْرِضُونَ فَأَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِي قُلُوبِهِمْ إِلَىٰ يَوْمِ يَلْقَوْنَهُ پس اتر دیگیا وہ بخل اور منع زکوٰۃ اونکو نفاق کا کہ اونکے دلمین سما گیا ہی زائل نہین ہو سکا اوسدن تک کہ ملاقات کرینگے عمل اپنے سے یعنے جزا اوسکیسے ملینگے اور وہ دن قیامت کا ہوگا بِمَا أَخْلَفُوا اللَّهَ مَا وَعَدُوهُ وَبِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ بسبب اوسکے کہ خلاف کیا تھا اللہ سے جو وعدہ کیا تھا اوس سے اور بسبب اوسکے کہ تھے جھوٹ بولتے أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ وَأَنَّ اللَّهَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ کیا نہین جانتے وہ خلاف کرنیوالے وعدے کیے یہہ کہ اللہ جانتا ہی

بھید اونکا جو نفاق اور عہد شکنی دلمین اونکے بھری ہی اور مصلحت اونکی کہ کہتے ہین آپسمین کہ یہہ زکوٰۃ جزیہ ہی اور یہہ کہ اللہ جاننے والا ہی چھپی چیزونکا اس آیت مین تہدید عظیم ہی **نظم** جانتا رافت ہی تو یہہ بات خوب + یعنے ہی اللہ علام الغیوب + ظاہر و باطن گنہ سے کر خبر + بچ معاصی سے جو ہی اللہ کا ڈر + سر و نجوی آشکارا و سپہ ہی + تیرا اخفا سب ہویدا اسپہ ہی + لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو واسطے مدد گاری خرچ لشکر تبوک کے ارشاد کیا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سب مال و اسباب دنیوی جو رکھتے تھے لے آئے اور حضرت عمرؓ آدھا مال لائے اور حضرت عثمانؓ تین سو اونٹ تیار اور ہزار مثقال سونا لائے اور عبد الرحمن بن عوف چالیس اوقیے طلا اور چار ہزار درم لائے اور عباس اور طلحہ اور سعد اور محمد سلمہ رضہ بھی مال لائے سب نے حضرتؐ کے روبرو ڈھیر لگا دیا آخر کو عاصم بن عدی سو وسق خرما کہ دو ہزار چار سو من ہوتا ہی لایا پھر ابو عقیل انصاری ایک صاع خرما لایا اور کہا کہ امشب صبح تک مزدوری پر پانی کھینچا مین نے دو صاع خرمے ملے ایک صاع واسطے عیال کے چھوڑ آیا ہون اور ایک یہان لایا ہون حضرتؐ نے فرمایا اوسکو سب صدقات کے اوپر رکھو منافق بطریق عیب کہنے لگے کہ عبد الرحمن اور عاصم نے مال اپنا برباد کیا اور خدا اور رسول ابو عقیل کے ایک صاع کی پروا نہین رکھتے وہ لالچ کے واسطے لایا ہی کہ اس صدقات مین سے کچھ ہاتھ لگے یہہ آیت نازل ہوئی اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وہ لوگ کہ عیب کرتے ہین رغبت کرنیوالونکو اور زیادہ دینے والونکو مسلمانونمین سے بیچ خیرات ونکے یعنے عبد الرحمن اور عاصم کو کہ ریا کی نسبت کرتے ہین وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ اور اون لوگونکو بھی عیب کرتے ہین جو نہین پاتے مگر محنت اپنی یعنے ابو عقیل کو کہ کہتے ہین خدا اور رسول صاع خرما اوسکے سے بے پروا ہی فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ پس ٹھٹھا کرتے ہین اونسے سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ٹھٹھا کرتا ہی اللہ اونسے یعنے جزا اونکے ہنسی کی دیتا ہی وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اور واسطے اونکے عذاب ہی دردناک اس ٹھٹھے بازی کے بدلے انوار مین ہی کہ عبد اللہ بن ابی کا بیٹا کہ عبد اللہ اوسکا بھی نام تھا خالص مسلمان تھا باپکے مرض مین حضرتؐ کے حضور آکر عرض کرنے لگا کہ حضرتؐ استغفار کرین میرے باپکے واسطے آپنے استغفار کیا یہہ آیت اُتری اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ بخشش مانگ واسطے اونکے کہ منافق ہین یا نہ بخشش مانگ واسطے اونکے مراد یہہ ہی کہ دونون امر عدم افادہ مین مساوی ہین اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ اگر بخشش مانگیتو اونکی ستر بار پس ہرگز نہ بخشیگا اللہ واسطے اونکے لکھا ہی کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اگر ستر سے زیادہ طلب بخشش کرون آیت آئی کہ سواء علیہم استغفرت لھم ام لم تستغفر لھم لن یغفر اللہ لھم پھر بعد نزول اس آیۃ کے منافقون کیواسطے حضرتؐ نے استغفار نہ کیا یہانسے معلوم ہوتا ہی کہ مراد ستر سے کثرت ہی نہ عدد معین ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ یہہ قبول نہونا استغفار کا اسواسطے ہی کہ وہ کافر ہوے ساتھ اللہ کے اور رسول اسکے وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ اور اللہ نہین ہدایت کرتا قوم فاسقونکو فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خوش ہوئے پیچھے رہے ہوئے کے غزوہ سے ساتھ بیٹھے رہنے اپنے کے برخلاف رسولؐ کے اور ناخوش رکھا یہہ کہ جہاد کرین ساتھ مالون اپنے کے اور جانون اپنی کے بیچ راہ خدا کے وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ اور کہا اونھونے مسلمانونکو مت نکلو بیچ گرمی کے ایک تو نہ گئے دوسرے مسلمانونکو منع کرتے تھے غزا مین جانیسے قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا کہہ اونکو کہ آگ دوزخکی سخت تر ہی گرمی مین یہہ نسبت اوس آگ کی اور اونھونے جو مخالفت کی مستحق جلنے کے دوزخمین ہوئے لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ اگر ہوتے وہ سمجھتے کہ آخر اس آگ مین جلینگے فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا پس چاہیے کہ ہنسین تھوڑا اور چاہیے کہ روویں بہت یہہ خبر ہی کہ بصیغہ امر وارد ہوئی تو کہ دلالت کرے اوسپر کہ قیامت کو لازم ہی کہ ہنسنا اونکا تھوڑا اور رونا اونکا بہت ہوگا اور ہوسکتا ہی کہ خندہ اور گریہ فرح اور غم سے ہو اور قلت کو حمل عدم پر کرین یعنے اونکو آخرت مین غم ہوگا بے فرح اور اندوہ بے سرور جَزَآءً بِمَا كَانُوْا

یکسبون بدلے اوس چیزکے کہ تھے کماتے نفاق سے اور بداخلاق سے فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ
لِلْخُرُوْجِ پس اگر پھر پہنچاوے تجھکو اللہ تعالیٰ مدینے مین طرف ایک گروہ کے منافقان متخلف مین سے پس اذن مانگے تجھسے واسطے
نکلنے کے اور غزوہ کے بعد غزوۂ تبوک کے فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِیَ اَبَدًا وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِیَ عَدُوًّا پس کہہ ہرگز نہ نکلوتم ساتھ میرے
کبھی اور ہرگز نہ لڑو میرے ساتھ ہوکر کسی دشمن سے یہہ خبر بمعنی نہی ہے اِنَّكُمْ رَضِیْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِیْنَ
تحقیق کہ تم راضی ہوئے ساتھ بیٹھے رہنے کے پہلے بار غزوۂ تبوک مین پس بیٹھ رہو پچھلون کے ساتھ بیچھے رہنے والونکے کہ لڑائی کی قابلیت نہین
رکھتے جیسی عورتین اور لڑکے جہاد کام مردان دلاور اور بہادران نڈر کا ہے **بیت** نامرد کیا لڑیگا یہہ کام مرد کا ہے + یہان
چاہئے بہادر میدان نبرد کا ہے + لکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ابن ابی کی عیادت کو تشریف لے گئے اوسنے عرض کیا کہ اپنا
پیراہن مجھے کفن کیواسطے عنایت ہو اور دفن مین میرے آپ قدم رنجہ فرماوین اور نماز جنازے پر میرے آپ پڑھین اور بخشش طلب
کرین حضرت نے پیراہن مبارک اپنا عطا کیا اور جنازہ پر جاکر چاہا کہ نماز پڑھین امیر المومنین عمر رضی نے اوسکی برائیان اور نفاق یاد
دلوایا اور چاہا کہ نماز نہ پڑھین حضرت نماز پڑھنے ہی لگے یہہ آیت نازل ہوئی بعضے کہتے ہین کہ بعد نماز پڑھنے کے نازل ہوئی کہ وَلَا
تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا اور مت نماز پڑھ اوپر کسی کے منافقون سے کہ مرجائے کبھی ابدًا ظرف لاتصل کا ہے یعنے کبھی نماز
مت پڑھ یا ظرف مات کا ہے یعنے کوئی کفر پر مرے وَلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ اور مت کھڑا ہو اوپر قبر اوسکی کے دفن کیواسطے یا دعا کے یا
زیارت کے اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ تحقیق منافق کافر ہوئے ساتھ اللہ کے کہ شرک لائے اور ساتھ رسول کے
اوسکیکہ حکم نمانا اور مرگئے اور حالانکہ وہ طریق ایمان سے باہر نکلے تھے وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ اور نہ خوش لگے تجھکو کثرت
مال منافقون کی اور قوت اولاد اونکی یہہ خطاب حضرت کو ہے اور مراد امت ہے یعنے متعجب مت ہو مال منافقون پر اگرچہ بہت ہے
اور کثرت اولاد اونکے پر اگرچہ اقربا ہین اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ اَنْ یُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِی الدُّنْیَا سوا اسکے نہین کہ ارادہ کرتا ہے اللہ یہہ
کہ عذاب کرے اونکو ساتھ مال اور اولاد کے دنیا کے کہ جمع کرنیمین اور نگہبانی کرنیمین مال کے ہمیشہ رنج کھینچین اور درستی اسباب
معاش اولاد مین مدام محنت زدہ رہین وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ اور نکلجاوین جانین اونکی بحسرت تمام اور وہ کافر ہون
یعنے کفر پر رہین ایک درویش نے کہا کہ اغنیا اشقی الاشقیا ہین مال جمع کرتے ہین انواع انواع کی پریشانی اور زحمت سے اور نگاہ
رکھتے ہین اقسام اقسام کی محنت اور مشقت سے پھر آخر مرجاتے ہین اور چھوڑ جاتے ہین لاکھ حسرت سے **نظم** کرنا ایدل جستجوئے جمع مال
کیونکہ ہے ازلسکہ بداسکا مآل + کام آتا کچھ نہین یہہ مائدہ + ان لٹانے مین ہی اسکے فائدہ + دم کا یہہ ساتھی ہے جب نکلے ہی دم
چھوٹ جاتا ہے بصد افسوس وغم + وَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ
مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِیْنَ اور جسوقت کہ اتاری جاتی ہے سورۃ قرآن کی تمام یا بعض یہہ کہ ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے
اور جہاد کرو ہمراہ پیغمبر اوسکیکہ پروانگی مانگتے ہین بجھتہ سے گھر بیٹھنے کی دولت اور طاقت والے منافقون مین سے اور کہتے ہین کہ چھوڑ
ہمکو تو کہ ہون ہم ساتھ بیٹھنے والونکے گھر ونمین رَضُوْا بِاَنْ یَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا یَفْقَهُوْنَ راضی ہوئے
ساتھ اوسکے کہ ہووین ساتھ بیچھے رہنے والونکے اور مہر لگائی گئی اوپر دلون اونکے نفاق کی پس وہ نہین سمجھتے جہاد کی سعادتکو
اور تخلف کی شقاوت کو لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ لیکن پیغمبر اور جو لوگ کہ ایمان لائے
ہین ساتھ اوسکے جہاد کیا اونھون نے ساتھ مالون اپنے کے اور جانون اپنی کے وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَیْرٰتُ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ
اور یہہ لوگ واسطے اونھونکے ہین نیکیان دو جہان کی اور یہہ لوگ وہ ہین چھٹکارا پانیوالے عذاب سے اور ملنے والے درجات
ثواب سے اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا تیار کیین ہین اللہ نے واسطے اونکے بہشتین چلتی ہین

نیچے مکانون انکیلئے نہین ہمیشہ رہنے والے ہین بیچ اوسکے ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ یہہ ہی مراد پانا بڑا وَجَاءَ الْمُعَذِّرُونَ مِنَ
الْأَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِينَ كَذَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ اور آئے عذر کرنیوالے گنوار ونسے جسدم غزوۂ تبوک
کو چلنے لگے اور کہنے لگے کہ مال کم عیال بہت رکھتے ہین ہم وہ بنی اسد اور غطفان تھے اور عذر اسواسطے لائے تو کہ اذن دیا جاوے
واسطے اونکے رہنے کا اور بیٹھے رہے وہ لوگ جو جھوٹھ بول گئے اللہ سے اور رسول اوسکیسے بیچ ادعا ایمانکے مراد منافق ہین کہ نہ
آئے نہ عذر کیا سَيُصِيبُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ شتاب پہنچیگا ان لوگونکو جو کافر ہوئے اعراب مین سے عذاب درد
ناک ساتھہ قتل کے دنیا مین یا جلنے کے آخرت مین لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضَىٰ وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا
يُنْفِقُونَ حَرَجٌ إِذَا نَصَحُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ نہین ہی اوپر ناتوانونکے نہ اوپر بیمارونکے اور نہ اوپر اون لوگونکے کہ نہین پاتے وہ
چیز کہ خرچ کرین اپنے اسباب راہ بنانے پر جیسے قوم جہینہ اور بنو عذرہ اور مزینہ یعنے ان تینون فرقون پر نہین گناہ جب خیرخواہی
اور فرمانبرداری کرین واسطے اللہ کے اور رسول اوسکیے سمجھہ لیجئے کہ نصح اصلاح فعل ہی باخلاص نیت مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِنْ
سَبِيلٍ نہین اوپر احسان کرنیوالونکے کہ خیرخواہ ہین کچھہ راہ عتاب کی وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ اور اللہ بخشنے والا ہی اوسکا کہ بسبب
عذر کے غزا سے محروم رہا مہربان ہی معذور ونپر کہ رخصت رہنے کی فرمائی وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا أَجِدُ
مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ اور نہین گناہ اوپر ان لوگونکے کہ جسوقت درماندگی سے آئے تیرے پاس تو کہ سواری دیتو اونکو کہا تو نے اسوقتمین
نہین پاتا مین وہ چیز کہ سوار کرونین تمکو اوپر اوسکے تَوَلَّوْا وَأَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا أَلَّا يَجِدُوا مَا يُنْفِقُونَ پھر گئے
اور آنکھین اونکی بہتی تھین آنسوؤنسے بسبب غم کے کہ نہین پاتے وہ چیز کہ خرچ کرین اس سفر مین سمجھہ لیجئے کہ اس قوم کو بکائین کہتے
ہین وہ سات آدمی تھے بعضونے کہا ہی کہ لشیر نام ایکشخص تھا وہ اپنے سات بیٹونکو لیکر حضور نبوی مین حاضر ہوکر عرض کرنے لگا
کہ پیادہ ہین ہم اور ارادہ جہاد کا ہی اگر سواری عنایت ہو تو رکاب مبارک مین چلین حضرت نے فرمایا تو سواری حاضر نہین ہی وہ
روتے ہوئے مجلس شریف سے اوٹھکر چلے کہ اگر ہمارے پاس سواری ہوتی تو کیون اس نعمت سے محروم رہتے حضرت عثمان رض
وغیرہ نے اونکو خرچ اور سواری دیکر ہمراہ لے لیا پس حق تعالی فرماتا ہی کہ اسطرح اگر لوگ تخلف کرین تو کچھہ حرج اور عتاب
نہین إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ وَهُمْ أَغْنِيَاءُ سوا اوسکے نہین کہ راہ عتاب کی اوپر اون لوگونکے ہی اور اذن مانگتے
ہین تجھہ سے اور حال آنکہ وہ دولتمند ہین اور خرچ سواری اونکی تیار ہی رَضُوا بِأَنْ يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ
فَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ راضی ہوئے ساتھہ اسباتکے کہ ہووین ساتھہ پیچھے رہنے والونکے اور مہر لگائی اللہ نے اوپر دلون اونکے پس وہ
نہین جانتے مآل کار اپنا جو اس نافرمانی پر مترتب ہی يَعْتَذِرُونَ إِلَيْكُمْ إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَيْهِمْ عذر لاوینگے منافق طرف تمھارے
اپنے تخلف کا جب پھر جاؤگے تم تبوک سے طرف اونکے اور مدینے مین داخل ہوگے قُلْ لَا تَعْتَذِرُوا لَنْ نُؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّأَنَا
اللَّهُ مِنْ أَخْبَارِكُمْ کہہ اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مت عذر لاؤ جھوٹھے ہرگز نہ باور کرینگے ہم واسطے تمھارے کیونکہ تحقیق بتلادین ہمکو اللہ نے بعضی خبرین تمھاری کہ کیون نہین ساتھہ چلے تم غزا مین اور ارادہ تمھارا کیا تھا وَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ ثُمَّ تُرَدُّونَ
إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ اور اب دیکھیگا اللہ عمل تمھارے اور رسول اوسکا کہ نفاق سے توبہ کرتے
ہو یا اسپر ثابت رہتے ہو پھر پھیرے جاؤگے تم قیامت مین طرف جاننے والے باطن اور ظاہر کے پس خبر دیگا تمکو ساتھہ اوس چیز کے
کہ تھے تم کرتے چھپاتے نفاق کے اور ظاہر کرتے وفاق کے سے اور وہ خبر دینا غصے اور عتاب سے ہوگا سَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ
إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوا عَنْهُمْ شتاب قسمین کھاوینگے اللہ کیواسطے تمھارے جسوقت پھر جاؤگے تم سفر سے طرف اونکے تو کہ منہہ پھیرو تم
عتاب اور سرزنش اونکی سے سمجھہ لیجئے کہ یہہ اعجاز قرآن سے ہی کہ پہلے ہی خبر دی قسم کھانیکی بعضے منافقونکے اور یہہ یونہی ہوا کہ

جندب بن قیس وغیرہ نے جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک سے مدینے مین آئے مسجد مین آکر قسم کھائی کہ نکلنے پر قادر نہ تھے سو حق تعالیٰ نے اونکا جھوٹھ ظاہر کردیا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ پس منہہ پھیر لو اونسے اِنَّهُمْ رِجْسٌ تحقیق وہ پلید ہین اور غصہ اور ملامت کہ سبب میل طرف توبہ کے ہی ہیچ حق اونکیلیے بے فائدہ ہی کیونکہ خباثت اونکی لایق طہارت کے نہین وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ اور جگہہ رہنے اونکی دوزخ ہی جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ بدلے اوس چیز کے کہ تھے کرتے کفر اور نفاق سے يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ قسمین کھاوینگے منافق واسطے تمھارے تو کہ راضی ہو تم اونسے ابن ابی نے بعد آنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوے تبوک سے قسم کھائی کہ پھر کسی سفر مین آپسے تخلف نہ کرونگا اور عبداللہ ابن ابی سرح نے حضرت عمر فاروق کے روبرو اسی طرح قسم کھائی حقتعالیٰ فرماتا ہی کہ قسم اونکی تمھاری رضامندی کیواسطے ہی نہ واسطے رضائے خدا کے فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ پس اگر راضی ہوگئے تم اسی مسلمانو منافقون جھوٹونسے پس تحقیق اللہ نہین راضی ہوتا گروہ فاسقونسے یعنے رضا تمھاری باوجود غضب الہٰی کے فائدہ نہین رکھتی سمجھ لیجئے کہ مراد آیت سے نہی مومنونکو ہی کہ اونسے راضی نہون اور جھوٹھے عذر اونکے نمانے اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ اعْرَابْ گنوار حوالے مدینہ منورہ کے اور بنو تمیم اور بنو اسد اور غطفان سخت تر ہین کفر مین اور نفاق مین کیونکہ گانون مین رہے اور عالمون کی صحبت نہ پائی یا اسواسطے کہ سخت دل اور متوحش ہین اور سزاوار تر ہین کہ نہ جانین حدین اوس چیز کی کہ نازل کین ہین اللہ نے اوپر پیغمبر اپنے کے فرائض اور سنن شرع سے سمجھ لیجئے کہ اعراب جو مذکور ہوئے وہی مراد ہین یہہ جمع خاص ہی نہ عام کہ سب گنوار ونکو شامل ہو وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ اور اللہ جاننے والا ہی احوال اونکا حکمت والا ہی کہ اونکو چھوڑ رکھا ہی وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ اور بعضے گنوار ونسے جو منافق ہین وہ شخص ہین کہ پکڑتے ہین اوس چیز کو جو خرچ کرتے ہین نفقے اور صدقے مین ڈانڈ اور تاوان کیونکہ اوسپر امید ثواب کی نہین رکھتے اور انتظار کرتے ہین ساتھہ تمھارے گردشونکا زمانیکے کہ تم اسی مسلمانو تباہ ہوجاؤ تو وہ نفاق سے چھوٹین عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ اوپر انہین کے ہو گردش برائی کی وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اور اللہ سننیوالا ہی جو وہ زبان سے کہتے ہین جاننے والا ہی جو دلمین رکھتے ہین وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور بعضے گنوار ونمین سے وہ شخص ہین کہ ایمان لاتے ہین ساتھہ اللہ کے اور دن قیامت کے جیسا جہینہ اور مزینہ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ اور پکڑتے ہین جو کہ خرچ کرتے ہین ہیچ راہ اللہ کے جہاد مین اور صدقات مین اسباب قربت کا نزدیک اللہ کے اور وسیلہ ساتھہ دعاؤن پیغمبر کے اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ خبردار ہو تحقیق وہ نفقہ کرنا اونکا یا دعائین پیغمبر کی سبب نزدیکی کا ہی واسطے اونکے بارگاہ الہٰی مین سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ شتاب داخل کریگا اونکو اللہ ہیچ بہشت اپنی کے کہ محل نزول رحمت ہی اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا ہی اون لوگونکا جو اوسکی راہ مین خرچ کرتے ہین مہربان ہی اونپر جو اوسکا قرب ڈھونڈھتے ہین وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ اور پیشی پکڑنیوالے پہلے یعنے وہ لوگ جو ایمان مین سبقت رکھتے ہین اوپر عام مومنونکے ہجرت کرنیوالونسے مکے سے طرف مدینے کے وہ اہل بدر ہین یا جو قبل ہجرت کے اسلام لائے ہین یا جنھون نے طرف دو قبلون کے نماز پڑھی ہی یا اہل بیعت رضوان مین اور مدینے کے مدد دینے والون سے وہ بیعت عقبہ اولی والے ہین یا عقبہ ثانیہ والے کہ ستر تھے یا جو مصعب بن عمیر کے ہاتھہ پر ایمان لائے تھے قبل بیعت عقبہ ثانیہ کے وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ اور وہ لوگ جو پیروی کرتے ہین اونکی ساتھہ ایمان کے اور طاعت کے وہ سب صحابہ ہین مہاجر اور انصار کہ متابعت سابقون کی کرتے ہین بلکہ سب مسلمان قیامت تک کہ پیروی پہلون کی کرتے ہین رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ راضی ہوا اللہ اونسے ساتھہ قبول طاعت انکے کے اس رضامین سابق لاحق سب داخل ہین اور راضی ہوئے وہ

اللہ سے ساتھ اون نعمتون کے کہ دین اور دنیا مین اونکو عنایت فرمائین وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خَالِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا اور تیار کین ہین اللہ نے واسطے اونکے بہشتین کہ چلتی ہین نیچے درختون اونکے نہرین ہمیشہ رہینگے بیچ اوسکے ہمیشہ یہہ تاکید خلود کی ہی ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ یہہ ہی مراد پانا بڑا وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ اور اون لوگونسے جو گرد تمھارے ہین منافقونسے منافق ہین جیسے اسلم اور اشجع اور غفار اور ایک قوم جہنیہ اور مزینہ سے کہ کلمہ شہادت پڑھتے ہین نماز روزہ کرتے ہین وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ اور بعضے لوگ مدینے کے بھی سرکشی کرتے ہین اوپر نفاق کے لَا تَعْلَمُهُمْ نہین جانتا تو اسی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اونکو کہ دلمین چھپائے کہتے ہین ظاہر مین سب آثار ایمان کے اونمین پائے جاتے ہین نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ہم جانتے ہین اونکو کہ دانائے غیب ہین سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ شتاب عذاب کرین ہم اونکو دوبار ایک عذاب دنیا مین ایک قبر مین یا دونو دنیا ہی مین ایک اخذ زکوٰۃ کا ایک تکلیف جہاد کا ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ پھر پھیرے جاوینگے طرف عذاب بڑے کہ آتش دوزخ کا ہی قیامت مین اور حقیقت مین عذاب عظیم دوری اونکی ہی اللہ کی درگاہ سے اور مہجوری ہی رویت لقائی اللہ سے **بیت** گر وصل ہو تو رنج نہین کوئی شاق ہی ✦ سب سے بڑا عذاب عذاب فراق ہی ✦ لکھا ہی کہ دس سچے مسلمان بھی غزوۂ تبوک سے رہگئے تھے جب تہدید اللہ کیطرف سے متخلفونکے حق مین نازل ہوئین تو سنکر اونمین سے سات آدمیون نے اپنے آپکو ستون مسجد سے باندھ دیا اور سبکو قسم دلوادی کہ کوئی نہ کھولے جبتک اللہ کا حکم نہ آوے جب حضرت تبوک سے مدینے مین آئے موافق عادت کے مسجد کو گئے دیکھا اور حال معلوم کیا فرمایا کہ مین بھی قسم کھاتا ہون کہ جبتک امر الہی نہ آویگا نہ کھولونگا یہہ آیت اتری وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا اور اور لوگ ہین غیر منافقونسے کہ حضور نبوی مین اقرار کرتے ہین ساتھ گناہون اپنے کے ملا دیتے تھے عمل نیک کو کہ غزوہ مین حضرت کے ساتھ گئے تھے اور عمل بد کو کہ غزوۂ تبوک سے رہگئے تھے عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ شتاب ہی اللہ یہہ کہ توبہ قبول فرمائے اونکی اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا ہی توبہ کرنیوالونکا مہربان ہی اون پر سمجھ لیجیے کہ اقرار کرنا ساتھ گناہ کے اور پشیمان ہونا اوسپر روشنی دل ہی بنور ایمان کہ قباحت اوسکی مشہور ہوئی ہی والا ظلمت غفلت سے کوئی گناہ اسسے بڑا نظر نہ آتا بلکہ بسبب مناسبت کے عمل زشت نیک معلوم ہوتا اور تخم عذاب ابدی اپنے واسطے بوتا **بیت** پشیمان ہوکے باز آنا گناہونسے سعادت ہی ✦ برائی کو بھلائی جاننا رأفت شقاوت ہی ✦ غرض بعد نزول اس آیت کے حضرت نے اونکو کہلوایا وہ شکر انہین اس نعمت الہی کے مال اپنا آپکے پاس لائے اور عرض کیا کہ اسی نے آپکی دولت خدمت سے باز رکھا تھا یہہ لیکر اللہ کی راہ پر تصدق کردو آپنے فرمایا کہ مال لینے کا مجھے حکم الہی نہین یہہ آیت اتری کہ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ لے مالون اونکے مین سے زکوٰۃ فریضہ تاکہ پاک کرتیو اونکو گناہونسے یا حب مال سے کہ موجب عصیان ہی یا نجاست بخل سے اور پاکیزہ کرتیو اونکو کدورات باطنی سے یا زیادہ کرتیو حسنات اونکے ساتھ اوس زکوٰۃ کے اور دعا خیر بھیجو اوپر اونکے اور بخشش مانگ واسطے اونکے اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ تحقیق دعا تیری تسکین ہی واسطے دلون اونکے وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اور اللہ سننے والا ہی دعا تیری جاننے والا ہی مستحقون کو دعا کے اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ کیا نہین جانتے توبہ کرنیوالے یا وہ لوگ جو توبہ نہین کرتے یہہ کہ اللہ وہ ہی کہ قبول کرتا ہی توبہ کو بندون اپنے سے اور قبول کرتا ہی صدقے اون کے وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ اور یہہ کہ اللہ وہ ہی توبہ قبول کرنیوالا مہربان توبہ کرنیوالونپر وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اور کہہ کہ عمل کرو اب توبہ کرنیوالو یعنے بعد قبول توبہ کے استقامت کرو اوسپر یا کہہ اون لوگونکو کہ توبہ نہین کرتے کرو جو چاہو یہہ امر تہدید کا ہی پس البتہ دیکھیگا اللہ عمل تمھارے اچھے اور برے اور رسول اوسکا اور ایمان والے وَسَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اور البتہ پھیرے جاؤگے تم ساتھ موت کے طرف دانائے نہان و آشکار کے

پس آگاہ کریگا تمکو ساتھ اوس چیز کے کہ تھے تم کرتے اور اونکی جزا دیگا سمجھ لیجئے کہ اون دس مسلمانونمین جو غزوۂ تبوک کو نہین گئے تھے سات نے اپنے آپکو ستون مسجد سے باندھا تھا باقی کے تین کہ کعب بن مالک اور ہلال بن امیہ اور مرارۃ بن ربیعہ تھے حضرتؐ کے پاس آئے اور اپنی خطا پر قائل ہوئے حضرتؐ نے حکم کیا کہ کوئی اُنسے ہم مجلس اور ہمکلام نہو اونکی شانمین یہہ آیت اُتری وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ اور دوسرے کئی شخص ہین کہ ڈھیل کئے ہین واسطے حکم اللہ کے یا عذاب کریگا اونکو اگر گناہ پر قایم رہے یا توبہ دیگا اونکو اگر پشیمان اپنے گناہ پر ہوئے سمجھ لیجئے کہ تردید بندونکے واسطے ہی والا عند اللہ تردید نہین ہی وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہی لکھا ہی کہ بارہ منافقون نے کہ ثعلب بن حاطب و بتل بن حارث اور ودیعہ بن ثابت اور گروہ اونکے تھے ابو عامر راہب کے کہنے سے مسجد بنائی تھی قصہ مختصر اسکا یہہ ہی کہ ابو عامر راہب اشراف قبیلہ خزرج سے تھا علم توریت اور انجیل کا رکھتا تھا حضرتؐ کی نعت بیان کرکے مدینے مین اوسنے لوگونکو مشتاق آپکا کیا تھا جب حضرتؐ مدینے مین تشریف لائے لوگ حضرتؐ کے پاس آنے لگے اوسکے پاس جانا موقوف کیا اوسے حسد آیا حضرتؐ سے دشمنی کرنے لگا اور بعد غزوۂ بدر کے مدینے سے بھاگ کر مکے مین کفار سے جا ملا اور حرب احد مین اونکے ساتھ ہوکر آیا اول تیر لشکر اسلام پر اوسنے لگایا حضرتؐ نے اوسکا لقب فاسق رکھا پھر حرب حنین مین آیا وہان سے بھاگ کر ہرقل بادشاہ روم کے پاس گیا کہ لشکر جمع کرکر مسلمانونپر لاوے وہانسے نامہ منافقون کو لکھا کہ مسجد قبا کے مقابل ایک مسجد بناؤ تومین مدینے مین آکر اوسمین درس علم کا کہونگا اونھونے مسجد بنائی حضرتؐ جب غزوۂ تبوک کو جانے لگے وہ بنانیوالے مسجد کے آئے اور آپسے عرض کیا کہ ہمنے ضعیفون بیچارون کیواسطے مسجد بنائی ہی غرض رکھتے ہین کہ آپ اُسمین نماز پڑھین تاکہ آرزو ہماری بر آوے حضرتؐ نے فرمایا کہ ابتو مین غزا کو چلا ہون وہان سے آکر دیکھونگا جب حضرتؐ پھرے اوس غزا سے اور نزدیک مکہ کے آئے تو پھر وہ آکر عرض کرنے لگے کہ چاہیے جبرئیل آئے اور یہہ آیت لائی وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ اور جن لوگون نے کہ بکڑی ہی اور بنائی ہی مسجد واسطے ضرر پہنچانے مومنون کے اور تقویت کفر کے اور جدائی ڈالنے مسلمانونکے کہ مسجد قبا مین جمع ہوتے ہین اور گھات لانیکو واسطے اوس شخص کے کہ لڑا ہی اللہ سے اور رسول اوسکے سے پہلے اس مسجد بنانیسے مراد اس سے ابو عامر راہب ہی کہ حرب احد اور حنین مین لڑنیکو آیا تھا وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى اور البتہ قسمین کھاوینگے جو کوئی پوچھیگا کہ یہہ مسجد کیون بنائی کہینگے کہ نہین ارادہ کیا ہمنے اس مسجد کے بنانیمین مگر بھلائیگا کہ نماز ہی اور ذکر اور توسیع ضعفا پر وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ اور اللہ گواہی دیتا ہی کہ البتہ وہ جھوٹے ہین اپنی قسمونمین لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا امت کھڑا رہ تو واسطے نماز کے بیچ اوسکے کبھی ہرگز لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ البتہ وہ مسجد کہ بنیاد رکھی گئی ہی اوپر پرہیزگاری کے پہلے دن سے مراد اس سے مسجد نبوی ہی یا مسجد قبا ہی کہ حضرتؐ اول جو والی مدینہ مین تشریف لائے محلہ بنی عمرو بن عوف مین چودہ دن رہے وہان مسجد قبا بنائی پہلے مسجد مدینے مین وہی بنی ہی ابن عمر سے منقول ہی کہ جب حضرت کسی غزو یکو جاتے تھے وہان دو رکعت نماز پڑھتے تھے اور روایت ہی کہ دوگانہ مسجد قبا مین اجر عمرے کا رکھتا ہی حق تعالی نے فرمایا کہ وہ مسجد بنا اوسکی تقوی پر ہی اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ سزاوار تر ہی یہہ کہ کھڑا ہو تو بیچ اوسکے واسطے نماز کے فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا بیچ اوسکے مرد ہین پاکیزہ طینت دوست رکھتے ہین یہہ کہ پاکی کرین سب پلید یونسے یعنے ہمیشہ طہارت پر رہین بعضون نے کہا ہی کہ ناپاک نہ سوو مین منقول ہی کہ بعد نزول اس آیت کے حضرتؐ نے اہل قبا سے پوچھا کہ کونسا طہر ہی کہ اللہ نے تمھاری تعریف کی اونھون نے کہا کہ استنجا احجار سے کرکے پانی سے پاک کرتے ہین ہم اور بعضونکے نزدیک طہارت گناہ سے اور بری خصلتونسے ہی وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ اور اللہ دوست رکھتا ہی پاکی کرنیوالونکو اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ آیا جو شخص کہ بنیاد رکھے عمارت

دین اپنے کی اوپر پرہیزگاری کے اور ترسگاری کے خدا سے اور طلب رضامندی اوسکی بہتر ہی یا جو شخص کہ بنیاد رکھے اپنے امور
دین اپنے کی اوپر کنارہ دریا کے کہ کڑا ڑا پانی کی جھلک سے بہتا ہو نزدیک گرنیکے پس وہ زمین گر پڑے ساتھ اس عمارت کے
یا اوس بنا نیوالیکے بیچ آگ دوزخ کے سمجھ لیجئے کہ یہہ مثل اون لوگونکے واسطے ہی کہ بنیاد دین کی اپنے امور باطلہ پر رکھتے
ہین انجام کار اونکا جہنم ہی وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِينَ اور اللہ نہین راہ دکھاتا طرف مقصود کے قوم ظالمون کو
لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِي بَنَوْا رِيبَةً فِي قُلُوبِهِمْ ہمیشہ رہیگی عمارت اونکی جو بنائی اونھون نے اوپر اغراض فاسدہ کے
بسبب شک اور نفاق کے کہ بیچ دلون اونکے ہی زائدا و پر شک اور نفاق کے کہ رکھتے ہین کہا ہی کہ مراد تخریب بنا اونکے کا
ہی کہ بعد رجوع تبوک کے اونھونے چاہا کہ حضرتؐ اونکی مسجد مین آوین اور نماز پڑھین آیت آئی لا تقم فیہ ابدا حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اوس مسجد کو توڑ کر جلا دو اور وہان نہ دینے کا گھورا ڈالو تعالیٰ فرماتا ہی کہ ہمیشہ ہوگی جزا بنا اونکی
واسطے زائد شک اور نفاق اونکے یعنے مدام غم اور حسرت اسکی خرابی کا کھاتے رہینگے اِلَّا اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوبُهُمْ مگر یہہ کہ ٹکڑے
ٹکڑے کٹجاوین دل اونکے اس حیثیت سے کہ قابلیت ادراک کی اونمین نرہے یا ساتھ قتل کے دل اونکے پارہ پارہ ہون یا ساتھ
مرگ کے یا قبر مین یا دوزخ مین اور ایک جماعت کا قول یہہ ہی کہ ساتھ توبہ اور استغفار اور ندامت کے وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ اور
اللہ جاننے والا ہی کہ اونھونے کس نیت پر مسجد بنائی ہی حکم کرنیوالا ہی خرابی اوسکیا ساتھ حکمت کے لکھا ہی کہ جب لیلۃ العقبہ
مین ستر یا پچھتر آدمیونے مدینے کے حضرتؐ سے بیعت کی عباس رضؓ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شرط کرو کچھ اللہ تعالیٰ
کی اور اپنے واسطے آپنے فرمایا شرط اللہ کیواسطے یہہ ہی کہ اوسکی عبادت کرو اور کسیکو اوسکا شریک نہ ٹھہراؤ اور میرے واسطے یہہ ہی
کہ مجھے نگاہ رکھو جیسے اپنے مال اور جانونکو نگاہ رکھتے ہو اونھونے کہا کہ ہم اسپر قائم ہونگے تو جزا ہمکو کیا ملیگی فرمایا کہ بہشت انصار
نے کہا خرید و فروخت سودمند ہی ہمنے اس بیع مین فائدہ اوٹھایا ہرگز اقالہ نکرینگے حق تعالیٰ اس بیع و شری سے خبر دیتا ہی اِنَّ
اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ تحقیق اللہ نے مول لیا ہی ایمان والون سے جانین اونکی اور
مال اونکے کہ جہاد مین جاتے ہین اور خرچ کرتے ہین بدلے اوسکے کہ واسطے اونکے جنت ہی سمجھ لیجئے کہ یہہ تمثیل واسطے حقیقت مول لینے
کے نہین بلکہ یہہ مراد ہی کہ جان اور مال اپنے جو مسلمان براہ خدا صرف کرتے ہین اوسکے عوض مین اللہ تعالیٰ اونکو بہشت مین ثواب
عنایت فرماویگا کیونکہ بیع و شری وہان ہوتا ہی جہان دو شخصون کی ملک ہو یہان تو جان اور مال اللہ ہی کا ہی العبد والمال
لمولاہ پس یہہ شوق دلانا جہاد کا ہی کہ اے بندے تو جان و مال میری راہ مین دے مین بہشت دونگا کہ نفس مایۂ شر اور شر اور
مال سبب طغیان و غرور ہی اندونون ناقصون عیب والونکو فدا کر کر بہشت باقی بے عیب کو لے **نظم** سنگ دیگر گہر کو لے
ایدل ✦ خاک کے بدلے زر کو لے ایدل ✦ خانہ دو چار دنکا کر ترک ✦ پھر ہمیشہ کے گھر کو لے ایدل ✦ کشاف اور عین المعانی
مین منقول ہی کہ ایک اعرابی مسجد کے دروازے سے گذرتا تھا حضرتؐ نے جو یہہ آیت پڑھی انوار کلام الٰہی کے اوسکے دل پر چمک گئے
کہنے لگا یہہ کلام کسکا ہی کہا اللہ کا پوچھا کہ خرید فروخت کب ہوئی تھی کہ میثاق کے دن جب ذرات ذریات کو خطاب الست بربکم سنایا
تھا کہا واللہ بیع بہت سودمند ہی ہرگز اقالہ نکرونگا جب نفوس معیوب اور اموال فانی ہمارے کے عوض بہشت باقی مرغوب
دیتا ہی ہرگز اس بیع کو نچھوڑونگا بلکہ جان و مال اپنے اوسکی راہ مین دونگا **بیت** میثاقی مین ٹھہری ہی جو تجھسے کہ پیارے
اوس بیع مین ہرگز مین اقالہ نکرونگا ✦ ایک عزیز نے کہا کہ جو کوئی غلام خریدے اور عیب پر اوسکے دانا ہووے وہ رد نہین کر سکتا
اللہ تعالیٰ نے ہمین خریدا اور ہمارے عیبونپر مطلع تھا امید ہی کہ درگاہ اپنی سے رد نفرماوے **نظم** رد نفرمائیگا اسی رافت وہ
فضل سے اوسکے بھروسا ہی مجھے ✦ دیکھ کر عیب میرے سرتاپا ✦ لطف نے اوسکے خریدا ہی مجھے ✦ بعد بیان خرید کے جسکے واسطے

خریداہی اوسکا بیان فرماتا ہی کہ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ لڑتے ہین یہہ مسلمان جنکی جانین خریدی ہین بیچ راہ اللہ کے اور طلب رضا اوسکی کے پس کبھی مارتے ہین دشمنونکو اور کبھی مارے جاتے ہین اونکے ہاتھہ سے وَعْدًا عَلَيْهِ وعدہ دیا ہی اللہ نے اونکو اوپر اس خرید و فروخت کے وعدہ دینا کر حَقًّا سچا ثابت اور باقی کہ خلاف اوسمین نہین ہی فِي التَّوْرٰىةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْاٰنِ بیچ تورات کے اور انجیل کے اور قرآن کے یہہ آیت دلیل ہی کہ یہود اور نصاریٰ بھی مامور تھے ساتھہ قتال کے وَمَنْ أَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللهِ اور کون شخص ہی بہت پورا کرنے والا قول اپنے کو خدا سے کہ کریم خلاف وعدہ نہین کرتا ہی فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهٖ پس خوشوقت ہو تم ساتھہ سودے اپنے کے جو سوداگری کی ہی تمنے ساتھہ اوسکے وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ اور یہہ وہ ہی مراد پانا بڑا مدارک مین ہی منقول امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے کہ ایمو منو قیمت تمھاری نہین ہی بہشت پس مت بیچو اپنے آپکو مگر ساتھہ اوسکے یعنے عوض متاع غرور دنیائے فانی کے اپنے آپکو مت دو کہ قیمت تمھاری نعیم باقی جاودانی ہی **بیت** بدنیا نہ اپنا شرف دیجئے ✦ گہر کے عوض مت خذف لیجئے ✦ اَلتَّائِبُونَ الْعَابِدُونَ الْحَامِدُونَ یہہ توبہ کرنیوالے ہین گناہون سے یا رجوع کرنیوالے ہین طرف اللہ کے عبادت کرنیوالے ہین ساتھہ اخلاص نیت کے یا قائم ساتھہ شرائط خدمت کے تعریف کرنیوالے ہین خدا کی یا بہت جاننے والے ہین ہر لحظے اور لمحے نعمتین کبریا کی السَّائِحُونَ روزہ رکھنے والے ہین یا سیر کرنیوالے طلب علم مین یا آپسے جانیوالے ہین شوق لقائے جانفزائے مولی مین **بیت** چھوڑے جو خودی خدا کو پاوے ✦ اس سر کو نہ سمجھے تا نہ سر جاوے الرَّاكِعُونَ رکوع کرنیوالے ہین نماز مین یا عجز اور نیاز کرنیوالے درگاہ بے نیاز مین السَّاجِدُونَ سجدے کرنیوالے ہین خلوت مین یا قرب طلب کرنیوالے ہین درگاہ رب العزت مین الْآمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ حکم کرنیوالے ہین ساتھہ بھلائی کے کہ ایمان اور طاعت اور سنت جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ہی وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ اور منع کرنیوالے ہین نامعقول سے کہ کفر اور معصیت اور ارتکاب بدعت ہی سمجھ لیجئے کہ یہان واو ثمانیہ ہی یا واسطے انتضاد کے درمیان امر اور نہی کے جیسے مثبات واکثر یا بہت اتحاد امر اور نہی کے کہ گویا شی واحد ہین ایکدوسرے مین ضم ہوئے ہون وَالْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللهِ اور نگاہ رکھنے والے ہین احکام الٰہی کو یا نگاہ رکھنے والے ہین اوامر حق کو ساتھہ جوارح کے اور اسرار حق کو ساتھہ قلوب کے وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ اور بشارت دے مومنونکو جنمین یہہ صفتین ہین وضع مظہر موضع مضمر مین دلیل ہی کہ ایمان اس صفات کو پہنچاتا ہی اور حذف بشر یہہ اشارت ہی طرف تعظیم اور تکثیر اوسکے کی لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض موت مین ابوطالب کے بعد ناامید ہونے ایمان اوسکے سے وعدہ کیا تھا کہ تیرے واسطے مغفرت طلب کرونگا جبتک کہ مجھے نہی نہ آویگی سو بعد وفات اوسکے استغفار کرتے تھے صحابہ نے یہہ بات معلوم کر کر کہا کہ ہم کیون نہ اپنے آبا اور اقربا کیواسطے استغفار کرین کہ ابراہیم علیہ السلام نے واسطے پدر اپنے کے کیا ہی اور پیغمبر ہمارے ابی طالب کیواسطے کرتے ہین یہہ آیت نازل ہوئی مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا اَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا اُولِي قُرْبٰى نہین لایق واسطے پیغمبر کے اور واسطے اون لوگون کے جو ایمان لائے ہین کہ بہ بخشش مانگین واسطے مشرکون کے اور اگرچہ ہوون صاحب قرابت کے مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيمِ پیچھے اوسکے کہ روشن ہو واسطے اونکے یہہ کہ شرک لانیوالے رہنے والے دوزخ کے ہین وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيمَ لِاَبِيهِ عَنْ مَوْعِدَةٍ وَعَدَهَا اِيَّاهُ اور نہ تھا بخشش مانگنا ابراہیم کا واسطے چچا یا باپ اپنے کے مگر واسطے وفا کرنے وعدے اپنے کے کہ وقت مناظرہ کیے وعدہ کیا تھا باپ اپنے سے کہ کہا تھا سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّي بیچ مین ہی کہ باپ نے حضرت ابراہیم کے وعدہ کیا تھا کہ مین ایمان لاونگا اور ابراہیم نے وعدہ کیا تھا کہ مین استغفار کرونگا تیرے واسطے جو تو ایمان لاویگا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ پس جب ظاہر ہوا واسطے ابراہیم کے یہہ کہ باپ اوسکا دشمن ہی واسطے خدا کے یعنے کفر پر مرا توفیق ایمان کی نپائی یا وحی سے معلوم ہوا کہ آذر ایمان نہین لاویگا بیزار ہوا اس سے

اور استغفار موقوف کیا اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ تحقیق ابراہیم بہت آہین بھرنیوالا بردبار تھا یعنے نرم دل اور متحمل تھا سمجھ لیجیے کہ حلم حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام کا یہان تک تھا کہ آذر اونکو کہتا تھا لارجمنک اور وہ جواب دیتے تھے ساستغفر لک سمجھ لیجیے کہ اس آیت مین عذر پیغمبر کا اور مسلمانون کا بیان فرمایا ہی کہ اھونے قبل منع سے جو استغفار کیا اوسپر مواخذہ نہوگا وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ اور نہین ہی شان اللہ تعالی کی کہ گمراہ ٹھہراوے کسی قوم کو پیچھے اوسکے کہ راہ دکھائی ہی اونکو ساتھ اسلام کے یہان تک کہ بیان کرے واسطے اونکے کہ کس چیز سے بچین بعضون نے کہا ہی کہ یہہ آیت اون لوگونکی شان مین ہی کہ پہلے تحویل کعبے سے موئے تھے یا پہلے تحریم خمر سے شربت اجل پیا تھا کہ اُنپر مواخذہ اون فعلونکا نہین اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے احوال اول اور آخر اونکے سے دانا ہی اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ تحقیق اللہ واسطے اوسیکے ہی بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی جو چاہے سو کرے کوئی اوسکا مانع مزاحم نہین يُحْيٖ وَيُمِيْتُ زندہ کرتا ہی مُردونکو اور مارتا ہی زندونکو وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ اور نہین واسطے تمھارے سوا اللہ کے کوئی یار اور نہ مددگار ہوسکتا ہی کہ یہہ خطاب کفار کو ہو کہ اللہ ہی کی عبادت کرو کہ بغیر اوسکے تمھارا نہ کوئی یار ہی کہ عقاب اوسکے سے بچاوے اور نہ مددگار ہی کہ عذاب اوسکے سے چھڑاوے لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ تحقیق ساتھ رحمت کے یا ساتھ قبول کرنے توبہ کے پھر آیا اللہ اوپر نبی اپنے کے کہ منافقونکو اذن تخلف کا دیا تھا یا تنزیہہ بیان کرتا ہی اللہ پیغمبر کے گناہونسے لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر مین یا ترغیب توبہ پر دلاتا ہی کہ محتاج توبہ کے سب ہین یہانتک کہ پیغمبر اور اصحاب اسکے کیونکہ ہر ایک کا ایک مقام ہی کہ مادون اوسکا بہ نسبت اوسکے ناقص ہوگا پس توجہ کرنا ساتھ مادون کے کہ توبہ اس سے توبہ لازم ہی اور بعضے کہتے ہین کہ دانی لاستغفر اللہ کل یوم سبعین مرۃ اشارت اوسی طرف ہی اور محققونکے نزدیک یہہ معنے مناسب مرتبے پیغمبر کے نہین کیونکہ توجہ اونکی بغیر حق غیر متصور ہی سلمی نے کہا ہی کہ ذکر توبہ کا پیغمبر کے اسواسطے ہی تو کہ مقدمہ امت کی توبہ کا ہو اور توبہ تابع کے مقدمہ تصحیح قبول کرے بہر تقدیر توبہ قبول کی اللہ نے پیغمبر سے وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ اور وطن چھوڑنیوالون اور مدد دینے والونسے مدینے کے جنھونے پیروی کی پیغمبر کی بیچ وقت سختی کے سمجھ لیجیے کہ لشکر تبوک کو جیش العسرۃ کہتے ہین کہ بڑی اوسمین تنگی اور سختی تھی سواریون کی یہہ قلت تھی کہ دس شخصونمین ایک اونٹ تھا اور کھانے کی یہہ تنگی تھی کہ دو آدمی ایک کھجور پر گذران کرتے تھے اور پانی کی یہہ سختی تھی کہ باوجود کم ہونے سواریونکے اونٹ کو ذبح کرکے آلایش پیٹ کی اور انتڑیون کی سے اپنے دہن کو تر کرتے تھے اور ہوا نہایت گرم تھی پس اللہ تعالی صفت اونکی فرماتا ہی کہ اس سختی مین متابعت پیغمبر کی کرتے ہین مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ پیچھے اوسکے کہ نزدیک تھا سختی سے کہ کج ہوجاوین دل ایک گروہ کے اونمین سے پھر پھر آیا اوپر اونکے یعنے ثابت رکھا اللہ نے ایمان اونکا اور توبہ قبول کی اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ تحقیق اللہ ساتھ اونکے شفقت کرنیوالا ہی جو توبہ کی اُنھونے مہربان ہی ساتھ تفضیل کے اونپر وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا اور توبہ دی اور بخشش کی اوپر اُن تین شخصونکے کہ پیچھے چھوڑ دیگئے تھے غزوہ سے اور اونکا معاملہ موقوف تھا حکم الہی پر چنانچہ پیچھے گذرا ہی کہ اونسے کوئی ہم مجلس ہمکلام نہوا وہ کعب بن مالک اور ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیعہ تھے اونکے بعد چالیس دنکے فرمایا کہ اپنی عورتونسے دور رہون اور زن ہلال کی بیچ خدمت اپنے شوہر کے کہ نامزد ہوا تھا گئی اور بشرط عدم مباشرت وہ بہت تنگ آئے حَتّٰٓى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ یہان تک کہ جب تنگ ہوئی اوپر اونکے زمین ساتھ اوسکے کہ کشادہ تھی یہہ کنایت کمال پریشانی پر ہی وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ اور تنگ ہوگئی اوپر اونکے جانین اُنکی شدت غم سے وَظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ اور جانا اھونے یہہ کہ نہین پناہ غضب الہی سے مگر طرف اوسکے اور بخشش مانگی کرم اوسکیسے ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا پھر

توفیق توبہ کی دی اللہ نے اونکو توکہ توبہ کی اونھون نے اور حق کی طرف پھرے سچ ہی کہ جب تک توفیق توبہ وہ عنایت نکرے شرف قبولیت نہ پاوے اور ہرگز توبہ درست نہ پڑے **بیت** گر نہووے تیری توفیق رفیق ✤ بحر عصیان کے نکلین نہ غریق ✤ القصہ بعد پچاس دنکے یہہ آیت آئی اور توبہ اونکی قبول ہوئی اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ تحقیق اللہ وہی توبہ قبول کرنیوالا ہی مہربان ہی توبہ کرنیوالونپر يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ اے لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے مخالفت اوسکے امر مین مت کرو اور رہو تم ساتھ سچون کے سچ اقوال کے جیسے اون تینون نے کہ کعب بن مالک اور ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیعہ تھے سچ کہدیا اور غدر جھوٹے نہ لائے اور بسبب راستی کے کہ من صدق نجا ہی دوست نجات پائے **نظم** صدق ہی موجب نجات اسی دل صدق سے دیکھہ رہ نہ تو غافل ✤ راستگو کو ہمیشہ راحت ہی ✤ اور جھوٹیکو رنج و زحمت ہی ✤ بعضون نے کہا ہی کہ یہہ خطاب یہود اور نصاری کو ہی کہ اے ایمان لانیوالو موسیٰ اور عیسیٰ پر ڈرو اللہ سے مخالفت پیغمبر خدا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم مین اور رہو ساتھہ صادقونکے کہ اصحاب اخیار اور امت بزرگوار حضرت سید الابرار ہین مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ نہین روا واسطے مدینے والون کے اور اون لوگونکے جو گرداونکے ہین گنوار و نہین سے یہہ کہ پیچھے رہجاوین حکم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے یہہ نہی ہی بصیغۂ نفی اور تخصیص اعراب کی واسطے قرب کے ہی اور جان نے اونکے کہ ہی خروج پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو طرف غزوہ تبوک کے وَلَا يَرْغَبُوا بِأَنْفُسِهِمْ عَنْ نَفْسِهِ اور نہ یہہ کہ رغبت کرین بیچ آرام جانون اپنی کے چھوڑکر جان اوسکی کو یعنے نہین لایق کہ حضرت رنج سفر کھینچین اور یہہ آرام کرین اپنے گھرونمین بیٹھے لکھا ہی ابو خیثمہ انصاری مدینہ مین رہگیا تھا کئی دنکے بعد اپنے گھر مین جوگیا دیکھا کہ دونون جورون اوسکی تختونپر بیٹھی ہین اور سرد پانی گرم کھانا اوسکے واسطے تیار کیا ہی اوسکو حضرت یاد آئے کہا اوسنے کہ پیغمبر ہوائے گرم مین صعوبت سفر اوٹھاوین اور مین بیٹھا یہہ عیش کرون قسم خدا کی یہہ کھانا پینا نہ کھاؤن پیونگا جبتک کہ حضرت کی زیارت سے مشرف نہونگا پس تھوڑا سا خرچ راہ لیکر چلا منزل تبوک مین آپسے جا ملا ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ لَا يُصِيبُهُمْ ظَمَأٌ وَلَا نَصَبٌ وَلَا مَخْمَصَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ یہہ عیش اور آرام چھوڑکر پیغمبر کے پاس جانا اسواسطے ہی کہ وہ جو ساتھہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہون نہین پہنچتی اونکو پیاس اور نہ محنت اور نہ بھوک بیچ راہ اللہ کے وَلَا يَطَئُونَ مَوْطِئًا يَغِيظُ الْكُفَّارَ اور نہین چلتے کسی مکان مین مکانون کفار کے سے ساتھہ سم اسپ کے یا کف شتر کے یا پاؤن اپنے کے چلنا ایسا کہ غصے مین لاوے کافرونکو وَلَا يَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ نَيْلًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ اور نہین لیتے دشمنون سے کچھہ لینا یعنے کیطرحکی آفت کہ مارے جاوین یا اسیر ہون یا شکست کھائین یا زخمی ہون مگر لکھا جاتا ہی واسطے اونکے سبب اوسکے عمل نیک یعنے کچھہ اون چیزونمین سے جو کفار کیطرف سے اونکو پہنچے مستحق ثواب کے ہوتے ہین ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو ترس دشمن سے دل مین اونکے آوے ستر حسنہ نامۂ اعمال مین اونکے لکھتے ہین اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ تحقیق اللہ نہین ضایع کرتا ثواب نیکی کرنیوالون کا یعنے مجاہدونکا وَلَا يُنْفِقُونَ نَفَقَةً صَغِيرَةً اور نہین خرچ کرتے خرچ کرنا چھوٹا جیسے ایک صاع کھجور ابو عقیل کی وَلَا كَبِيرَةً اور نہ بڑا جیسے حضرت عثمان اور عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما نے مال بہت دیا تھا وَلَا يَقْطَعُونَ وَادِيًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ اور نہین کاٹتے کسی جنگل کو مگر لکھا جاتا ہی واسطے اونکے ثواب اوسکا اور وہ لکھنا واسطے حق کے ہی لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ أَحْسَنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ تو کہ جزا دیوے اونکو اللہ بہتر اوس چیز سے کہ جو راہ حق مین تھے کرتے اور جو احسن جزا دیگا تو جزائے حسن بھی دیگا واسطے تو قیر اور تکثیر ثواب کے نیابیع مین ہی کہ اگر مثلاً غازی کی ہزار طاعت ہی اور ایک تکبیر ہی اللہ تعالیٰ اسکا ثواب بڑہا دیگا اور نوسو نوے اور نو جو باقی ہین اوس ایک کے طفیل اونہین بھی قبول کریگا اور ہر ایک کا ثواب اوسکے برابر عنایت فرماویگا تو کہ مرتبہ مجاہدونکا سب پر ظاہر ہو **بیت** ثواب واجر دنیا غازیونکو ہی وہ جو رافت ✤ تفضل ہو تو ایسا ہو عنایت ہو

تو ایسی ہو + لکھا ہی کہ طرحطرح کے ڈراوے جو متخلفونکے حق مین اُترے اور آیات تہدیدات کی نازل ہوئین مسلمانون نے دلمین ٹھان لیا کہ جب آوازہ جہاد کا ہوگا سبکے سب ہم تیار حرب کیواسطے ہوویگے یہہ آیت نازل ہوئی وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا كَافَّةً اونہین ہی روا مسلمانونکو کہ نکلجاوین سارے جہاد کو کیونکہ معیشت کی کامونمین خلل پڑجاویگا فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ پس کیون نہ نکلے ہر فرقیسے ایک جماعت جہاد کو اور باقی رہین تو کہ سمجھ سکین بیچ دین کے اور فقہ پیدا کرین اور عبد الرزاق ابن ہمام سے مروی ہی کہ مراد اصحاب حدیث ہین وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ اور تو کہ ڈراوین فقہا قوم اپنی کو جب پھر جاوین غزو یسے طرف اونکے شاید کہ وہ بچین اس چیز سے کہ جس سے وہ ڈرائے جاوین يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُم مِّنَ الْكُفَّارِ اے لوگو جو ایمان لائے ہو لڑو اون لوگونسے جو پاس تمھارے ہین کافرونمین سے جیسے یہود کہ گرد مدینے کے ہین یا اہل روم کہ ولایت شام مین ہین اور شام مدینے کے نزدیک ہی وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً اور چاہئیے کہ پاوین کافر بیچ تمھارے سختی بہ نسبت اپنے یعنے گفتگو مین پہلے قتال سے یا صبر مقاتلے پر یا شجاعت وقت محاربے کے وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ اور جانو یہہ کہ اللہ ساتھہ پرہیزگارون کے ہی حفظ اور اعانت اور نصرت مین فتوحات مکیہ مین ہی کہ حق تعالی بقتال کفار اقرب فرماتا ہی اور کوئی دشمن نفس امارہ کافر سے بدتر نہین اور نزدیکترین دشمنان ہی ساتھہ تیرے کہ اعدی عدوك نفسك التی بین پس قتال مین اوس کے کہ جہاد اکبر ہی مشغول ہونا اولی اور انسب ہی **نظم** دشمنان برونکو قتل کیا + دشمن اندرونکو کیون چھوڑا + اسکا بھی کیجئے کام ++ استیصال + لازم و فرض عین ہی یہہ قتال + قدرجعنا من الجہاد صغیر + راقتاب الی جہاد کبیر + صف شکن ہی بہادر دانا ؛ خودشکن جو ہی سو ہی مردانا + مرد مردان ہو کہ تا ہو فرد + آپسے جو گیا وہی ہی مرد + نفس کو جسنے خوار رکھا ہی + خوار کیا بلکہ مار رکھا ہی + پائی اوسنے ہی زندگانی ہی + زندگی وہ کہ جاودانی ہی + طالب حق ہی تو عمل تو کر + مُوتوا اوقبل ان تموتوا پر + موت سے پہلے جو کوئی ہی مُوا + وہی شادان حال حق سے ہوا وَإِذَا مَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ فَمِنْهُم مَّن يَقُولُ أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَٰذِهِ إِيمَانًا اور جب اُتاری جاتی ہی کوئی سورت قرآن سے پس بعضے منافقین مین سے وہ ہین کہ کہتے ہین کسکو تم مین سے زیادہ کیا اوسکو اس سورت نے ایمان یعنے منافق انکار اور استہزا سے دوسرے منافقونسے کہتے ہین یا ضعفائے مومنین سے کہتے ہین وہ شخص کون ہی کہ اس سورت نے اوسکا ایمان زیادہ کیا فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ پس جو لوگ کہ ایمان لائے ہین صدق دل سے پس زیادہ کیا اس سورت نے اونکا یقین اور ثبات بامردین اور وہ خوش ہوتے ہین اونکے نزول پر وَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا إِلَىٰ رِجْسِهِمْ اور جو لوگ کہ بیچ دلون اونکے ہی بیماری ہی شک اور نفاق اور بغض اسلام کی پس زیادہ کی اس سورت نے اونکو نجاست ساتھہ نجاست اونکے یعنے شک ساتھہ شک کے کہ پہلی سورتونمین شک رکھتے تھے اسمین بھی شک لائے اور کفر اوپر کفر کے زیادہ کیا وَمَاتُوا وَهُمْ كَافِرُونَ اور مرگئے اور وہ کافر تھے یعنے دم مرگ تک کافر رہے اور کافر موئے أَوَلَا يَرَوْنَ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِي كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوبُونَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُونَ کیا نہین دیکھتے یہہ منافق یہہ کہ وہ بلاؤن مین ڈالے جاتے ہین قحط اور مرض وغیرہ سے یا نفاق اور جھوٹھ اونکا مسلمانونپر ظاہر ہوجاتا ہی بیچ ہر برس کے ایکبار یا دوبار پھر نہین توبہ کرتے اور نہ وہ نصیحت پکڑتے ہین وَإِذَا مَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ اور جسوقت نازل کی جاتی ہی کوئی سورت قرآن کی کہ جسمین انکا عیب ہوتا ہی نظر کرتے ہین بعض اونکے طرف بعض کے یعنے آنکھونسے اشارے کرتے ہین اُسمین انکار اور تمسخر پر اس سورتکے یا غصے کی راہ سے اپنے عیب سنکر اور باہم کہتے ہین هَلْ يَرَاكُم مِّنْ أَحَدٍ ثُمَّ انصَرَفُوا کیا دیکھتا ہی کوئی ایک مسلمانونتے تمکو پس اگر کوئی دیکھے تو بیٹھہ جاتے ہین نہین تو اوٹھہ کھڑے ہوتے ہین پھر پھر جاتے ہین مجلس

مبارک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سے صَرَفَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ پھیر دیا اللہ نے دلون اونکیکو فہم قرآن سے یا قبول ایمان سے یا سبب نیکیون سے کہ یہہ کلام خبر ہی کہ احتمال دعا کا رکھتا ہی یعنے پھیر دے اللہ دلون اونکیکو سب نیکیون سے بِاَنَّھُمْ قَوْمٌ لَّا یَفْقَھُوْنَ بسبب اسکے کہ وہ ایک قوم ہین کہ نہین سمجھتے حقکو لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ تحقیق آیا ہی اسی آدمیو تمھارے پاس پیغمبر ساتھہ حکم الٰہی کے جنس تمھارے مین سے یعنے بشر تو کہ بسبب جنسیت کے مخالطت کرو اور فائدہ اوٹھاؤ یا آیا ہی اسی اعرابو تمھارے پاس پیغمبر متکلم تمھاری لغت پر یا قبیلے تمھارے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کوئی قبیلہ نہ تھا عرب مین مگر حضرتؐ کی قرابت اُسمے تھی اور قرات شاذہ مِنْ اَنْفُسِکُمْ زبر سے بھی ہی یعنے نفیس تر اور شریف تر تم مین سے حسب اور نسب مین عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ شاق ہی اوپر اوسکے یہہ کہ رنج مین پڑو تم بسبب اوسکے اور بعضے عزیز پر وقف کرتے ہین اور صفت پیغمبر کی ٹھہراتے ہین اور علیہ ما عنتم کی یہہ معنی کہتے ہین کہ اوپر اوسکے ہی وہ کہ کرتے ہو تم گناہ سے یعنے تارک اوسکا دین قیامت کے دہی کریگے ساتھہ شفاعت کے بیت گناہ ہین بحساب رافت اگرچہ اپنے پہ شکر یہہ ہی + کہ کردئے ہین خدا نے ایسے شفیع روز حساب پیدا حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ حرص کرنیوالا ہی پیغمبر اوپر اسلام تمھارے کے ساتھہ مسلمانون کے شفقت کرنیوالا مہربان ہی سمجھہ لیجیے کہ ایک وجہ فضل کی پیغمبر ہمارے کے اوپر تمام انبیاء کے یہہ بھی ہی کہ حقتعالیٰ نے کسی نبی کو ساتھہ دو ناموں اپنے کے مختص نہین فرمایا مگر آپکو کہ اپنی شانین ارشاد کیا ان اللہ بالناس لرؤف رحیم اور حضرت کی شان مین فرمایا بالمؤمنین رؤف رحیم فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ پس اگر پھر جاوین منافق یاری اور مددگاری سے اور تخلف کرین فرمانبرداری سے پس کہہ کفایت ہی مجھکو اللہ تمھارے شر سے بچاوے گا اور تمپر مجھکو غالب فرماویگا لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اوپر اُسکے توکل کیا مین نے اور وہی ہی پروردگار عرش بڑیکا عرش کے معنے تخت کے ہین اور مراد اس سے ملک وسیع ہی یا وہی عرش عظیم کہ قبلۂ دعا اور مطاف ملائکہ ہی اور اسمین اشارہ ساتھہ کمال قدرت اور ضبط الٰہی کے ہی کہ وہ اللہ جو عرش کو باوجود اس عظمت کے کہ آٹھہ ہزار رکن رکھتا ہی اور روایت ہی کہ تیس لاکھہ قاعدے ہین ہر قاعدے سے دوسرے تک تیس لاکھہ برسکی راہ ہی قدرت کاملہ اپنی سے نگاہ رکھتا ہی مجھے شر منافقون سے کیون نہ نگاہ رکھیگا کہ حافظ بندگان اور ناصر سرافگندگان وہی ہی **نظم**

یاری اوس سے چاہ یاری دہ ہی وہ + التجا کراوسے سب سے بہ ہی وہ + جسکی اسی رافت مدد پردہ ہوا + رنج و آفت سے دو جگ کے وہ چھٹا

سورۂ یونس

مکی ہی مگر ایک آیت ومنہم من یؤمن بہ ومنہم من لا یؤمن تا آخر ایکسو نو آیتین ہین کلمات ایکہزار آٹھہ سو تیس ہین حروف پانچہزار پانچسو ستائیس ہین فواصل لمن ہین اور تطبیق اسکی ساتھہ سورۂ توبہ کے یہہ ہی کہ سورۂ توبہ مذمت مین کافرونکے اور منافقون کے تھی یہہ سورہ یونس ذکر توحید مین اور رد مقالہ کافرونمین اور حال ہلاک اونکے مین ہی یا یہہ کہ آخر سورت توبہ مین آیہ لقد جاءکم رسول ذکر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مین تھی اول اس سورہ مین کو وحی کا آپکی ہی واللہ اعلم بحقائق الامور

سُوْرَۃُ یُوْنُسَ مَکِّیَّۃٌ | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وَھِیَ مِائَۃٌ وَّتِسْعُ اٰیَاتٍ

الٓرٰ یہہ حروف مقطعہ اسرار قرآن ہین معانی اونکی پنہان ہین مگر جیسے کہ اللہ کھولے بعضون نے کہا ہی کہ الف انا کا لام اللہ کا رے رحمٰن کی ہی یعنے انا اللہ ارحمن مین اللہ ہون بخشنے والا یا الٓرٰ نام اس سورت کا ہی اور خبر مبتدا محذوف کی ہی ای ہذہ السورۃ الٓرٰ یا یہہ حروف مقسم بہ ہین اور حرف قسم محذوف ہی اور اشارہ جناب الٰہی سے طرف حبیب اپنے کے ہی کہ قسم ہی الف کی یعنے آلائے میرے کی کہ تجھپر ہین ازل سے اور قسم ہی لام کی یعنے لطف میرے کی کہ ساتھہ تیرے ہی ہیچ وجود کے اور قسم ہی رے کی یعنے رافت میرے کی کہ تجھپر ہی ابد تک اور جواب قسم کا محذوف ہی کہ ان ہذا الکتاب حق یا جواب قسم کا ان ربکم اللہ الذی خلق السموات ہی اور درمیانمین جملہ معترضہ واقع ہی یا جواب قسم کا ساتھہ ترک لام کے بطریق شاذ یہہ ہی تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ الْحَکِیْمِ

یہہ سورت آیتین ہین قرآن حکمت والے کی یا محکم کی کہ اوسمین اختلاف اور تناقض نہین یا کوئی نسخ نکر سکیگا یا تغیر پرا وسکے کوئی
قدرت پاویگا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جب حضرت پر نبوت آئی سردارون نے قریش کے انکار کیا اور کہنے لگے کہ عجب
ہی کہ اللہ تعالیٰ تمام عالم پر آدمیونمین سے پیغمبر بھیجے اور اونمین سے بھی یتیم کو ابو طالب کے اس شرافت سے مشرف کرے اللہ
تعالیٰ نے فرمایا اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ کیا ہوا واسطے لوگون کے تعجب یہہ کہ وحی
بھیجی ہمنے طرف ایکمرد کے جنس اونکی مین سے اوپر قبیلے اونکے ڈرا لوگونکو عذاب خدا سے سبب یتیم کا یہہ ہی کہ کوئی شخص ایسا
نہین کہ جسمین کچھ برائی نہو الا ماشاء اللہ پس ڈرانا سب کیواسطے ہی پھر تخصیص کی بشارت ساتھ مومنونکے کیونکہ کفارمین کوئی
صفت ایسی نہین کہ موجب بشارت ہو اور فرمایا وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ اور خوشخبری دے اُن
لوگون کو جو ایمان لائے ہین یہہ کہ واسطے اونکے ہی قدم راستی کا نزدیک پروردگار اونکے کے یعنے ایمان اور طاعت یا سابقہ ازلی
کہ اللہ نے وعدہ راست کیا نجات مومنونکا یا مقام صدق ہی کہ اوسمین زوال اور ملال نہین یا ایمان صادق ہی یا رضوان الٰہی
ہی یا دعائے ملائکہ ہی حق مومنین مین یا اعمال نیک ہین کہ پہلے بھیجے یا سلف صدق کہ برکت اونکی خلف کو پہنچتی ہی یا ولد صالح
ہی کہ پہلے موا یا تقدیم اس امت کی ہی کہ حق تعالیٰ نے کرامت کی ہی چنانچہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نحن الآخرون السابقون
یا شفیع صدق کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہین عین المعانی مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قدم صدق سے پوچھا فرمایا کہ ہی شفاعتی
توسلون الی ربکم سیج ہی کہ واسطے ہم گنہگارون تبہ کارونکے کوئی وسیلہ آمرزش کا برابر شفاعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے نہین بیت نرفتا
دلمین کرتو خطرہ کنہ بڑے ہین تیرے تو کیا ہی + یقین پیمبر یہہ کر کہ ہوگا شفیع وہان تجھسے پر خطا کا قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ
کہا کافرون نے بعد آنے پیغمبر کے اور دیکھنے معجزات اونکے تحقیق یہہ مرد البتہ جادوگر ہی ظاہر اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ تحقیق پروردگار تمھارا اللہ ہی جسنے پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو کہ
بزرگترین اجسام عالم ہین ساتھ قدرت بیقصور اور حکمت بے فتور کے بیچ چھہ دنکے ایام دنیا سے پھر قرار پکڑا جیسا کہ اوسکے لائق ہی اور ہمارے فہم
اور ادراک سے فائق ہی اوپر عرس کے کہ اعظم مخلوقات ہی تدبیر کرتا ہی کام کی تمام عالم کے موافق حکمت اپنی کے مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْۢ
بَعْدِ اِذْنِهٖ نہین کوئی شفاعت کرنیوالا دن قیامت کے مگر پیچھے اذن دینے اوسکے یعنے جسکو وہ اذن دیگا شفاعت کا جسکے حق مین
اوسکی وہ شفاعت کریگا یہہ کلام رد ہی شفاعت آلہ باطلہ کا ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ یہہ کہ اللہ موصوف بصفت خلق اور
تدبیر اور استوا سی پروردگار تمھارا ہی پس عبادت کرو اوسکی اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ کیا پس نہین نصیحت پکڑتے تم یا نہین تفکر کرتے تم کہ مستحق
عبادت کے وہی ہی نہ بت اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا طرف اوسکے ہی بازگشت تمھاری سبکی ساتھ مرنے اور پھر اٹھنے کے نہ طرف اور کے
پس تیار رہو واسطے جواب سوال اوسکے وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا وعدہ کیا ہی اللہ نے سچا اِنَّهٗ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ تحقیق وہی پہلے
بار کرتا ہی پیدائش پھر دوبار کریگا اوسکو کہ مار کر جلاویگا لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ تو کہ جزا دیوے ان لوگونکو
کہ ایمان لائے اور عمل کئے نیک ساتھ انصاف اونکے کے یا بدلا دے اونکو ساتھ عدل اونکے کے یعنے رعایت عدل کی جو کی ہی اونھون
نے امور دین مین بایمان کیونکہ یہہ عدل قوی ہی اور اسکے مقابل مین شرک ہی کہ ظلم عظیم ہی اور یہہ معنے اخیر کے اگلی آیت سے خوب
چسپان ہین کہ مقابلے مین واقع ہی وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ اور وہ لوگ کہ کافر
ہوئے واسطے اونکے پینا ہی آب گرم دوزخ سے کہ دل و گردہ اونکا جلاوے اور عذاب ہی دردناک بسبب اوسکے کہ تھے وہ کفر
کرتے ساتھ خدا اور رسول کے هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وہ ہی اللہ جسنے کیا سورج کو روشن اور چاند کو اُجالا سمجھے بھید
کہ اگر روشن بالذات ہو تو ضیا ہی اور جو بالعرض ہو تو نور انوار مین ہی کہ حق تعالیٰ نے اس آیت مین تنبیہ فرمائی کہ آفتاب خود روشن

ہی اور ماہتاب کی روشنی عارضی ہی جتنا مقابل شمس کے ہوتا ہی اتنا چمکتا ہی وَقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ اور مقرر کین واسطے ہر ایک کے چاند اور سورج سے منزلین اوپر آسمانکے مقدار سیر اونکیکے اور اسمہر یہہ ہی کہ مقرر کین واسطے چاند کے منزلین لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ تو کہ جانو تم گنتی برسونکی ذکر مہینونکا اسواسطے نہ کیا کہ سال مین آگئے اور تو کہ جانو حساب وقتونکا معاملات مین مہینون سے اور دنون سے مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ نہین پیدا کیا اللہ نے اونکو جو مذکور ہوئے مگر ساتھ حق کے نہ واسطے کھیل کے یا بمعنی لام ہی یعنے واسطے بیان حق کے يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ مفصل بیان کرتا ہی اللہ اور بصیغہ متکلم مع الغیر بھی قرات ہی یعنے مفصل بیان کرتے ہین ہم نشانیونکو اپنی قدرت کی واسطے اس قوم کے کہ جانتے ہین یعنے اندیشہ انمین کرتے ہین اور فائدہ اوٹھاتے ہین اِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ تحقیق بیچ آنے جانے رات کے اور دنکے یا اختلاف مین نور اور ظلمت اونکیکے اور بیچ اس چیز کے کہ پیدا کی اللہ نے آسمانونمین اور زمین مین البتہ نشانیان ہین اوپر وجود صانع کے اور وحدت اوسکیکے اور علم اور قدرت اوسکیکے واسطے اوس قوم کے کہ ڈرتے ہین کہ کیا پیش آوے اور قیامت مین کیا ہو کیونکہ ڈر اور دہشت باعث ہوتا ہی اونکو تفکر اور تدبر پر اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا تحقیق جو لوگ کہ نہین امید رکھتے دیدار ہمارکی یعنے منکر ہین آخرت کے کہ محل لقای ہی اور راضی ہوئے ساتھ زندگانی دنیا کے اور آرام پکڑا ساتھ اوسکے یعنے دنیائے فانی کی لذتون مین خوش رہے نعیم جنانی اور لذائذ جاودانی بھولگئے یا دنیا مین رہے اسطرح کہ گویا ہرگز یہان سے جاوینگے نہین اور یہہ نہ جانا کہ اجل ہر دم نقارہ کوچ کا بجا رہی ہی **نظم** یہہ اسکا سنتے ہی کوس رحلت + ہوئی ہی غم سے یہہ اپنی نوبت + کہ عقل ہی نے رہی ہی رافت + نہ ہوش اپنا بجا رہا ہی وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ہ اور جو لوگ کہ وہ نشانیون ہماری سے غافل ہین اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ یہہ لوگ جگہہ انکی آگ ہی دوزخکی بسبب اوسکے کہ تھے کماتے کفر اور شرک اور نفاق سے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے اور کام کئے نیک راہ دکھاویگا انکو پروردگار اونکا آخرت مین ساتھ نور ایمان اونکیکے بہشت کی تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ چلتی ہین نیچے مکانون اونکیکے نہرین بیچ جنتون یا نعمت کے دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ پکارنا بہشتیونکا حق تعالی کو بیچ بہشت کے وقت طلب کرنے آرزو اونکی کے یہہ ہی کہینگے پاکی ہی تجھکو یا اللہ اور یہہ ذکر بہت تلذذ ہوگا نہ واسطے عبادت کے اور جب یہہ کلمہ کہینگے جو اونکی خواہش ہوگی وہ ملیگی وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ اور دعا اونکی اوپر ایک دوسرے کے بیچ بہشت کے یا درود حق کی یا تحیت ملائکہ کی سلام ہی وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور آخر پکارنا اونکا یہہ ہی کہ سب تعریف واسطے اللہ کے ہی کہ پروردگار عالمونکا ہی لکھا ہی کہ جب مومن بہشت مین داخل ہوکر انوار عظمت الٰہی مشاہدہ کرینگے حمد اور ثنا اوسکی بجالاوینگے اور فرشتے اونکو سلام کرکر جناب الٰہی کی طرف سے ساتھ طرح طرح کے کرامات اور علو مقامات کی بشارتین دینگے اور وہ اللہ تعالی کی تعریف کرکر ختم کلام اوپر کرینگے کہ الحمد للہ رب العالمین اور لذت تسبیح تحمید کی اونکو سب لذتون سے بہشت کے خوشتر لگیگی **نظم** ذکر نام اوسکا کرے جیکو نہ کیونکر ملتذ + دھیان مین جسکے کہ ہو رونگٹا ہر ہر ملتذ + ذوق تسبیح کا اوسکے ہی اوٹھایا جسنے + داخل کیا ہو وہ بقندا ور ہو بشکر ملتذ + عین المعانی مین ہی کہ ایک نے حرم محترم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے قیدی کو کھول دیا وہ بھاگ گیا آپنے سنکر کھولنے والے پر نفرین کی یہہ آیت آئی وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ اور اگر شتاب دیوے اللہ واسطے لوگونکے برائی دعائے بد سے جیسا کہ جلدی مانگتے ہین یہہ بھلائی کو دعائے نیک سے پوری کیجاوے طرف انکے اجل انکی اور ہلاک ہوجاوین یعنے جیسی دعائے خیر قبول ہوتی ہی ایسی دعائے بد بھی اگر قبول ہو تو جلد ہلاک ہوجاوین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ الٰہی مین تجھسے عہد کرتا ہون اسمین اختلاف نکیجیو

کہ مین بھی بشر ہون اگر کسی مسلمانکو ایذا دون یا لعنت کرون یا مارون یا گالی دون تو وہ اوسکے حق مین دعائے خیر کیجیو اور سبب پاک ہونے گناہونکا فرمایا اور وسیلہ قرب اپنے کا دن قیامت کے اوسکے کیجیو بعضے مفسرین نے لکھا ہی کہ کفار نزول عذاب مین استعجال کرتے تھے یہہ آیت اُتری کہ ہم عذاب مین جو یہہ مانگتے ہین جلدی نہین کرتے فَنَذَرُ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ پس چھوڑ دیتے ہین ہم اون لوگون کو کہ نہین امید رکھتے ملاقات ہمارے کی یعنے حشر پر ایمان نہین لاتے یا نہین ڈرتے ہمسے نشر کے دن بیچ سرکشی اُنکے تو کہ ضلالت مین سرگردان ہوتے ہین وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنبِهِ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا اور جب سختی ہی آدمیکو برائی یعنے کافر کو رنج اور سختی یا ولید بن مغیرہ کو یا عتبہ بن ربیعہ کو پکارتا ہی ہمکو اوپر کروٹ اپنی کے یعنے تکیے کے پہلو پر یا بیٹھے یا کھڑے فائدہ تردید کا تعمیم دعا ہی سب احوال مین یا واسطے قسمون اور صنفون رنج کے ہی فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّ كَأَن لَّمْ يَدْعُنَا إِلَىٰ ضُرٍّ مَّسَّهُ پس جب کھولدیتے ہین ہم اُس سے رنج اُسکا یعنے دور کرتے ہین بسبب اخلاص دعا اوسکی کے چلا جاتا ہی اوسی راہ کفر پر کہ تھا دعا کے مقام سے گذر جاتا ہی پھر دعا نہین کرتا گویا کہ نہین پکارا تھا ہمکو طرف دفع کرنے رنج کے کہ لگا تھا اوسکو كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ اسیطرح زینت دیا گیا ہی واسطے حد سے نکلجانیوالونکے جو کچھ کہ تھے وہ خلاف امر اور نہی کے کرتے وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ مِن قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوا اور تحقیق ہلاک کیا ہمنے اہل قرونکے کو پہلے تمسے اسلئے کہ والوجب ظلم کیا اونھونے ساتھ جھٹلانے پیغمبرونکے وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ وَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا اور حالانکہ آئے تھے پاس اونکے پیغمبر اونکے ساتھ دلیلون روشن کے اور معجزون ظاہر کے اور نہ تھے وہ کہ ایمان لاوین اگر نہ مرتے اور زندہ رہتے فساد استعداد کے سبب كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ اسی طرح جیسی کہ جزا دی ہمنے اون کو ساتھ ہلاک کرنے اونکے بسبب جھٹلانے پیغمبرونکے جزا دینگے ہم گروہ مشرکونکو اہل مکہ سے کہ پیغمبر ہمارے کو جھٹلاتے ہین ثُمَّ جَعَلْنَاكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ مِن بَعْدِهِمْ لِنَنظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ پھر کیا ہمنے تمکو اے مشرکو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم مین مبعوث ہین جانشین پہلونکا بیچ زمین کے پیچھے اہل قرونکے کہ ہلاک ہوئے تو کہ دیکھین ہم عالم شہادت مین بعد اوسکے کہ جانا ہی ہمنے عالم غیب مین کہ تم کیونکر عمل کرتے ہو اچھے اور بُرے تو کہ اونکے موافق جزا دین تمکو نیک کی نیک اور بد کی بد نظم جزا آئینہ تیرے فعل کا ہی + جو تو کرتا ہی اوسمین ہی ہویدا + جو کام اچھے کئے تو ہین وُہ ظاہر + جو فعل بد کئے تو ہین وُہ پیدا + حدیث مین ہی کہ بعض کفار قریش نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ایسی آیت لاؤ کہ جو سادات عرب کو عبادات لات اور عزیٰ کی سے منع کرے اور مذمت بتونکی جسمین ہو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا ائْتِ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هَٰذَا أَوْ بَدِّلْهُ اور جب پڑھی جاتی ہین اوپر مشرکان مکہ کے آیتین ہماری یعنے قرآن در آنحال کہ واضح ہین کہتے ہین وہ لوگ کہ نہین امید رکھتے ملاقات ہماری کی یا نہین ڈرتے وعید ہمارے سے پیغمبر کو لے آ قرآن سوا اسکے کہ ہمپر پڑھتا ہی تو یعنے وہ کتاب کہ جسمین ذکر بعث اور حشر اور ثواب اور عقاب کا اور عیبونکا ہمارے بتونکے نہو یا بدل ڈال قرآن کو یعنے آیت عذاب کی جگہہ آیت رحمت بنا اور غرض اونکی اوسسے یہہ تھی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم متابعت اونکے خواہشونکی کرین اور وہ پھر آیکو الزام دین اللہ تعالیٰ نے فرمایا قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِن تِلْقَاءِ نَفْسِي کہہ انکو کہ نہین لائق اور روا واسطے میرے یہہ کہ بدلڈالونین قرآنکو طرف جی اپنے کیسے یا نہین ممکن اور در قدرت مجھکو کہ تغیر دون قرآنکو اپنی طرف سے اور زیادہ اور کم کرڈالون اِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ نہین پیروی کرتا ہون مگر اوس چیز کی کہ وحی کی گئی طرف میرے حقتعالیٰ سے بن بڑھانے گھٹانیکے إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ تحقیق ہین ڈرتا ہون اگر یافرمانی کرون پروردگار اپنے کی تبدیل قرآن مین عذاب دن بڑیکے سے کہ قیامت ہی قُل لَّوْ شَاءَ اللَّهُ مَا تَلَوْتُهُ عَلَيْكُمْ وَلَا أَدْرَاكُم بِهِ کہو اگر چاہتا اللہ نہ پڑھتا مین اوسکو جو مجھپر نازل ہوا ہی اوپر تمھارے اور نہ جتاتا تم کو ساتھ اوسکے یا نہ دانا کرتا تمکو اللہ ساتھ قرآنکے پس یہہ فضل اور رحمت اوسکا ہی کہ مجھکو حکم کیا ساتھ پڑھنے کے اور تمکو دانا کیا ساتھ سمجھنے اوسکے فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ پس تحقیق

رہا تھا مین بیچ تمھارے ایک عمر کہ مقدار اوسکی چالیس برس تھی پہلے نزول قرآن سے یعنے اس مدت مین کہ مین مبعوث نتھا مین قرآن پڑھتا تھا نہ تم ساتھ اوسکے دانا تھے اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا پس نہین سمجھتے اور نہین عقل کرتے کہ جو کوئی چالیس برس تم مین رہا اور نہ کسی عالم کی صحبت کی اور نہ کچھہ علم سیکھا ایسا کلام پڑھے کہ فصحاء عرب بلاغت اوسکی سے حیران اور بلغاء ناظم ادب فصاحت اوسکی سے سرگردان ہون البتہ استدلال کیا جاسکتا ہے کہ ایسے شخص سے ایسا کلام سرزد ہونا خرق عادت ہے پس قرآن شریف معجزۂ رسالت ہے اور وسیلۂ دلالت اور قرآن کلام الہی ہے کہ مجھیز نازل ہوا کسی بشر کی طاقت نہین کہ مثل اسکے بنا سکے اور مین تغیر و تبدیل اوسمین نہین کرسکتا محض افترا تمھارا ہے کہ کلام میرا جانتے ہو فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ پس کون شخص ہے ظالم تر اوس کسی سے کہ باندھ لیوے اوپر اللہ کے جھوٹھ یا جھٹلاوے آیتون اوسکیکو اور اونسے کفر کرے اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ تحقیق ثابت یہہ ہے کہ نہین نجات پاوینگے گنہگار یعنے کفار وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ اور عبادت کرتے ہین سوا اللہ کے اوس چیز کی کہ نہین ضرر دیتی اونکو اگر نہ عبادت کرین اوسکی اور نہ نفع دیتی اونکو اگر تمام عمر اوسکی عبادت مین صرف کرین کیونکہ معبود اونکے پتھر ہین وہ کیا نفع ضرر دے سکین اور حالانکہ معبود وہ چاہیے کہ ثواب عقاب پر قادر ہو تو کہ بندے بامید نفع اور دفع ضرر اوسکی عبادت کرین وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ اور کہتے ہین وہ بت پرست یہہ بت شفاعت کرنیوالے ہین ہماری نزدیک اللہ کے یعنے دنیا مین جو ہمپر مشکل آتی ہے یہہ اللہ سے کہکر آسان کرواتے ہین اور اگر فرضا بعث اور حشر ہو جیسے مسلمانون کا اعتقاد ہے تو خدا سے سفارش کرکر عذاب سے چھڑا دینگے قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ کہہ کیا خبر دیتے ہو اللہ کو ساتھہ اوس چیز کے یعنے اوسکے شریک کی کہ نہین جانتا بیچ آسمانونکے اور نہ بیچ زمین کے انتفا علم کا واسطے انتفا معلوم کے ہے یعنے زمین و آسمان مین اوسکا شریک ہی نہین سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ پاکی ہے اوسکو اور بلندی اوس چیز سے کہ شریک ٹھہراتے ہین وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً اور نہ تھے لوگ مگر جماعت ایک متفق دین اسلام پر زمانۂ آدم علیہ السلام مین یا بعد طوفان نوح کے کہ کشتی والے ہی رہگئے تھے یا متفق کفر پر زمان بعث ابراہیم علیہ السلام مین فَاخْتَلَفُوْا پس اختلاف کیا پیغمبرونکے آنے کے سبب کہ بعضے ایمان لائے اور بعضے کفر پر رہے یا عرب سب دین اسماعیلی پر تھے پھر عمر بن لحی نے احکام جاہلیت کے اختراع کئے مختلف ہوگئے وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اور اگر نہوتی ایکبات کہ پہلے ہوگئی پروردگار تیرے یعنے حکم ازلی واقع ہے تاخیر مین اوس عذاب کے کہ جھوٹے سچے مین فرق کردے جو یہہ نہوتا لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ البتہ حکم کیا جاتا درمیان اونکے بیچ اوس چیز کے کہ بیچ اوسکے اختلاف کرتے تھے یعنے عذاب آتا مبطل کو ہلاک کرتا اور محق کو بچاتا وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ اور کہتے ہین مشرکان مکہ کیون نہین اُتاری گئی اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نشانی یعنے معجزہ پروردگار اوسکے اون معجزونمین سے جو ہم طلب کرتے ہین کہ مکے مین نہرین بہنے لگین یا باغات ہوجاوین یا آسمان ٹوٹ پڑے یا فرشتے ظاہر گواہی رسالت پر آوین یا خانۂ زرین مین تو بیٹھے یا آسمانپر چڑھجاوے سمجھہ لیجیے کہ یہہ سب سورۂ بنی اسرائیل مین مذکور ہے ویقولون لن نؤمن لک حتی تفجر لنا من الارض ینبوعا الخ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا پس کہہ جواب مین اونکے کہ سوا اوسکے نہین کہ علم غیب واسطے اللہ کے ہے شاید کہ تمھارے طلب کے موافق معجزے آنہین کچھہ فساد ہو کہ باز رکھے آیات کو نزول سے پس تم منتظر رہو اپنی خواہش کے موافق معجزہ اُترنیکے اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ تحقیق مین بھی ساتھ تمھارے انتظار کرنیوالون سے ہون تو کہ دیکھون کہ عذاب پہلے آتا ہے یا معجزہ مطلوب تمھارا ظاہر ہوتا ہے وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِيْٓ اٰيَاتِنَا اور جسوقت چکھاتے ہین ہم لوگون کو یعنے مکے والونکو رحمت یعنے صحت پیچھے بیماری کے کہ لگی ہو اونکو یا فراخی بعد تنگی اور قحط کے ناگہان اونکو مکر ہوتا ہے بیچ نشانیون ہمارے یعنے اونپر طعن کرتے ہین اور پیغمبر کے حق مین مکر کرتے ہین لکھا ہے کہ مکے والے سات برس بلائے

محط مین مبتلا رہے جب رحمت الہی نے دفع اوسکا کیا کلام حق کو جھٹلانے لگے پیغمبر پر مکر لانے لگے جناب الہی سے حکم ہوا کہ قُلِ اللّٰہُ
اَسْرَعُ مَکْرًا کہدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ اللہ تعالی ہی جلد تر دینے والا جزا مکر کی تمھارے تمکو اِنَّ رُسُلَنَا یَکْتُبُوْنَ مَا تَمْکُرُوْنَ
تحقیق بھیجے گئے ہمارے یعنے ملائکہ حفظہ لکھتے ہین جو کچھ مکر کرتے ہو تم جب فرشتونسے ہمارے تمھاری تدبیر خفی مخفی نہین تو ہم سے کب
ہوگی ھُوَ الَّذِیْ یُسَیِّرُکُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وہی اللہ جو چلاتا ہی تمکو بیچ خشکی کے جانور و نیز اور بیچ تری کے کشتیو پر حَتّٰٓی اِذَا
کُنْتُمْ فِی الْفُلْکِ یہانتک کہ جب ہوتے ہو تم بیچ کشتی کے وَجَرَیْنَ بِہِمْ بِرِیْحٍ طَیِّبَۃٍ اور چلتی ہین کشتیان ساتھ اون لوگون کے جو
اونمین بیٹھے ہین ساتھ باد اچھی موافق کے وَفَرِحُوْا بِہَا جَآءَتْہَا رِیْحٌ عَاصِفٌ وَّجَآءَہُمُ الْمَوْجُ مِنْ کُلِّ مَکَانٍ اور خوش
ہوتے ہین وہ ساتھ اس باد کے ناگاہ آجاتی ہی اون کشتیونمین باد تند اور آجاتی ہی اونپر موج دریا کی ہر مکان سے یعنے آگے
پیچھے ادھر اودھر سے وَظَنُّوْٓا اَنَّہُمْ اُحِیْطَ بِہِمْ دَعَوُا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ اور تحقیق جانتے ہین یہہ کہ اوسنے گھیرا کیا اون کو
چار و نظر فسے یکبارگی ہین اللہ کو واسطے دفع ہونے اس بلا کے درآنحال کہ خالص کرنیوالے ہین واسطے خدا کے عبادت اور کہتے ہین
لَئِنْ اَنْجَیْتَنَا مِنْ ھٰذِہٖ لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الشّٰکِرِیْنَ اگر نجات دیگا تو ہمکو اس بلا سے البتہ ہونگے ہم شکر کرنیوالونسے نعمت نجات پر فَلَمَّآ
اَنْجٰىہُمْ اِذَا ہُمْ یَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ پس جب نجات دی اونکو اس بلا سے کہ ڈرتے تھے جس سے ناگہان وہ سرکشی کرتے ہین
بیچ زمین کے اور وہی کام کرتے ہین جو پہلے کرتے تھے شرک اور فساد بغیر حق کے یہہ تاکید ہی یٰٓاَیُّہَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْیُکُمْ عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ
مَّتَاعَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا اے لوگو سوا اوسکے نہین کہ سرکشی تمھاری اوپر جانون تمھاری کے ہی یعنے وبال اوسکا تمھین پر پڑتا ہی لے لو
فائدہ لینا کر زندگانی دنیا کا متاع منصوب ہی اور مصدر فعل محذوف کا ہی چنانچہ قرات حفص کی ہی اور مرفوع بھی قرات آئی
ہی کہ بغیکم علی انفسکم مبتدا ہی اور متاع الحیوۃ الدنیا خبر یعنے سرکشی تمھاری برخورداری زندگانی دنیا ہی کہ کئی دن کی
منفعت ناپائدار ہی لذت اوسکی جلد جاویگی اور عقوبت اوسکی باقی رہیگی **نظم** دنیائے بے ثبات سے راغت خدر کرو + اپنے پیمت
ستم کرو اللہ کا ڈر کرو + ایکشب کا چاؤ جو چلا ہی پھر نہ یہہ نہ تم + دیکھو تم اس سرائے مین مت اپنا گھر کرو + ثُمَّ اِلَیْنَا مَرْجِعُکُمْ
فَنُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ پھر طرف ہمارے ہی بازگشت تمھاری قیامت کو پس خبر دینگے ہم تمکو ساتھ اوس چیز کے کہ تھے تم کرتے اور
مناسب اوسکے جزا دینگے اِنَّمَا مَثَلُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا کَمَآءٍ اَنْزَلْنٰہُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِہٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا یَاْکُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ
سوا اسکے نہین کہ مثال زندگانی دنیا کی جلد جانیمین مانند پانی کے ہی کہ اُتارا ہمنے اوسکو آسمان سے یا ابر سے پس ملگئی ساتھ اوسکے
روئیدگی زمین کی اوس چیز سے کہ کھاتے ہین لوگ جیسے اناج اور میوے اور چارپائے جیسے گھاس اور بیلین حَتّٰٓی اِذَآ اَخَذَتِ
الْاَرْضُ زُخْرُفَہَا وَازَّیَّنَتْ وَظَنَّ اَہْلُہَآ اَنَّہُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَیْہَآ یہانتک کہ جب پکڑتی ہی زمین بناؤ اپنا یعنے سرسبز ہوتی ہی +
اور زینت پکڑتی ہی گوناگون بوٹونسے اور رنگارنگ پھولونسے اور جانتے ہین اہل اس زمین کے یہہ کہ قادر ہین اوپر کاٹنے اور توڑنے
اوسکے اَتٰىہَآ اَمْرُنَا لَیْلًا اَوْ نَہَارًا فَجَعَلْنٰہَا حَصِیْدًا کَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ناگہان آتا ہی اوس زمین پر حکم ہمارا ساتھ خزابی
کے رات کو یا دن کو پس کر دیتے ہین ہم اوسکو کٹی ہوئی گویا کہ نہ بسی تھی کل کو کَذٰلِکَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ جیسی اس تمثیل مین
تفصیل کی اسیطرح مفصل بیان کرتے ہین ہم نشانیان قدرت اپنے کی واسطے اوس قوم کے کہ دھیان کرتے ہین سمجھ لیجئے کہ پانی روح
ہی کہ آسمان سے اُترے اور بدلی مین ملکر قوت پکڑے پھر کام کئے انسانی اور حیوانی جب ہر نہر پورا بہا اور اوسکے متعلقو نکو اوپر بھروسا
ہوا یکایک حکم ہمارا پہنچا کہ مرگ ہی جیسی کھیتی پک کر زرد ہو کر کٹے یا کوئی فوج کچی کو آکر کاٹ لے ایسی ہی موت ناگہان آتی ہی اور کیا
کیا حسرت دکھاتی ہی **بیت** نکرا فت غرور زندگانی + کہ دم بھر کی ہی کل دنیائے فانی + بعضون نے کہا ہی کہ یہہ مثال دنیائے
ناپائدار کی ہی کہ پہلے اقبال پیچھے ادبار رکھتی ہی جیسی کھیتی پہلے تر و تازہ ہوتی ہی پھر خشک بے رونق ایسی ہی ابتدا دنیا کی دولت

اور نعمت ہی اور انتہا حسرت اور ندامت **نظم** چھوڑ دنیا کو کہ ہی یہہ جون سراب + ہی نمایش ظاہری باطن خراب + گرچہ خوش آتا ہی بھلوا وسکا مال + لیک بچ اس سے کہ ہی یہہ بد مآل + خوب ہی اوّل یہہ اور آخر ہی زشت + بعد سبزی زرد ہو جاتی ہی کشت + تازہ و تر پہلے پھر خشکِ زبون + جون زراعت ہی دلا دنیائے دون + بعضون نے کہا ہی کہ تمثیل آب باران کے ساتھ مال جہان کی ہی کہ تدبیر سے لوگون کی نہین برستا بلکہ امر الٰہی سے آتا ہی ایسے ہی مال کوشش سے نہین ہاتھ لگتا جو پاتا ہی اوسکو حکم ربانی اور تقدیر یزدانی سے پاتا ہی **بیت** رافت بتجھے ملتا نہین زر تیرے ہنر سے + کب چرخ سے باران تیری تدبیر سے برسے + اور آب باران جبتک جاری ہی پاک ہی لیکن جو ایک جگہہ ٹھہر جائے اور اوصاف ثلثہ اوسکے متغیر ہو جاوین پلید ہی ایسے ہی مال دنیا مین جبتک خیرات ہو جاری ہی مقبول ہی جسدم بند ہو گیا صدقات سے مردود ہی **نظم** مال دنیا جیسے ہی آبِ روان + فیض پاتے اوس سے ہین اہل جہان + بند جسدم ہو گیا پھر گندہ ہی + بند میت کر مالکو گرندہ ہی + اور آب باران جو بقدر حاجت برسے تو سبب آبادی کا ہی اور جو زیادہ ہوا موجب خرابی کا ہی ایسے مال جو مقدار احتیاج ملے تو فائدہ قدر ہی اور جو زیادہ ملا کہ خزانے جمع ہو گئے باعث ارتکاب معاصی کا اور تفاخر کا ہوتا ہی ان الانسان لیطغی ان راہ استغنیٰ **بیت** کثرتِ مال ہی خرابیِ دین + وہ نرکھہ جسکی احتیاج نہین + اور آب باران اگر درخت گل کو پہنچے طراوت اور لطافت اوسکی زیادہ کرے اور جو نخل خار کو لگے حدت اور شوکت اوسکی بڑھاوے ایسے ہی مال دنیا بھی جو مرد صالح کو ملے صلاحیت بڑھاوے اور اگر مفسد کے ہاتھہ لگے فساد زیادہ کرے **نظم** محک امتحان ہی یہہ مال + نیک و بد کھولدیتا ہی فی الحال + جو کرے خرچ ہی بجائے نیک + ہی وہ نیک اور ہی اوسکی رائے بھی نیک + اور کھوتا مقام بدمین ہی جو + فہم بد اوسکا اور بد ہی وہ + اور آب باران جو زمین پر برستا ہی تو ایک جا نہین ٹھہرتا ادھر اودھر بہنے لگتا ہی ایسے ہی مال دنیا بھی ایک کے ہاتھہ مین نہین رہتا کبھی کسیکے پاس کبھی کسیکے جاتا ہی **بیت** گل دنیا کہ ای آفت وفا کی بو سے خالی ہی + نہین کچھہ کام آنیکا مثال نقش قالی ہی + سمجھہ لیجئے کہ اللہ تعالیٰ دنیی بندونکو طرف دنیا کے کہ محل آفات ہی نہین بلاتا بلکہ طرف منزل سلامتی کے دعوت کرتا ہی وَاللّٰہُ یَدْعُوْٓا اِلٰی دَارِ السَّلٰمِ اور اللہ بلاتا ہی بندون اپنے کو طرف گھر سلامتی کے کہ بہشت ہی جنہونے ایسے اعمال کئے کہ موجب دخول بہشت ہین اور بہشت کو دار السّلام اسواسطے کہا کہ وہان فرشتے بہشتیونکو یا بہشتی آپسمین ایکدوسریکو سلام کرینگے یا سلام نام اللہ کا ہی اور اضافت بہشت کی طرف اوسکے واسطے تعظیم کے ہی جیسے ان طہر ابیتی مین فصول مین ہی کہ اللہ تعالیٰ بندونکو بلاتا ہی اوس گھر سے کہ جسکا اول بکا اوسط غنا آخر فنا ہی طرف اوس گھر کے جسکا مبدا عطا اور میانہ رضا اور منتہیٰ لقا ہی اور بلاتا سبکو ہی طرف جنت کے وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ اور راہ دکھاتا ہی جسے چاہے طرف راہ سیدھی کے کہ دار السّلام کو گئی ہی اور وہ اسلام ہی یا طریق سنت سمجھہ لیجئے کہ دعوت عام ہی بدلالت حضرت رسالت پناہی اور ہدایت خاص ہی وابستہ بتوفیق الٰہی **بیت** رافت بلائے سبکو ہی وہ دیکھئے ولے + وہان مسند قبول پہ ٹھہلائے کسکو ہی لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰی وَزِیَادَةٌ واسطے ان لوگونکے کہ نیکی کرتے ہین یعنے ایمان لائے ہین جزائے نیک ہی یعنے بہشت اور زیادتی جزا سے ساتھہ فضل کے لکھا ہی کہ جسے جزائے حسنہ ہی ایک کے عوض ایک اور زیادتی ایک کی دس یا زیادہ جیسے مغفرت ہی اور زیادہ رضائے رب العزت مدارک مین ہی کہ زیادت محبت ہی کہ دلونمین بندونکے دی ہی یا جو کچھہ دنیا مین عطا کئی اور آخرت مین اوسکا حساب نہ لے اور بعضے کہتے ہین کہ زیادت سحاب ہی کہ ملائکہ بہشتیونکے سر پر آئینگے اور موافق خواہش اونکے ہر چیز برسائینگے اور جمہور محققونکے نزدیک زیادت لقائے مولی ہی کہ سب سے اولی ہی اہل بہشت کو بمحض کرم اس سے مشرف فرمائیگا سچ ہی **بیت** نعمت نہین لقائے دلدار سے زیادہ + دار البقا مین کیا ہی دیدار سے زیادہ وَلَا یَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ اور نہ ڈھانکینگے منہ بہشتیونکے کو سیاہی اور نہ ذلت یعنے اونکے چہرونپر اثر مذلت اور خواریکا

نہ ہوگا اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ یہہ لوگ نیک کار رہنے والے بہشت کے ہین هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ وہ بیچ بہشت کے ہمیشہ رہنے والے ہین بیت نہ نعمت یہہ آویگا اونکی زوال + نہ دولت کو ہوویگا وہان انتقال + بخلاف اس دنیا کے متاع وغرور کے کہ زوال اور فنا ضرور ہی وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ اور جن لوگون نے کہ کمائین برائیان مانند شرک اور کفر اور نفاق کے بدلا برائیکا مانند برائی کے ہی کہ کسب کی ہی نہ زیادہ اوسپر اور ڈھانکیگی اونکو ذلت یعنے آثار مذلت کے اونپر ظاہر ہونگے مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ نہین واسطے اونکے عذاب خدا سے کوئی بچانیوالا كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا گویا کہ اوڑھائے گئے ہین منہہ اونکے ٹکڑے رات اندھیری کے یعنے غم اور اندوہ سے مانند شب تیرہ منہہ اون کے ہوئے کالے اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ یہہ لوگ رہنے والے آگ کے ہین هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ وہ بیچ اوسکے ہمیشہ رہنے والے ہین بیت چھوٹینگے اور نہ نکلینگے ہرگز عذاب سے + دوزخ مین وہ مدام جلینگے کباب سے + وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَشُرَكَآؤُكُمْ اور جسدن کہ اکٹھا کرینگے ہم اون سبکو پھر کہینگے ہم واسطے اون لوگون کے کہ شریک لاتے تھے کھڑے رہو جگہہ اپنی پر تم اور شریک تمھارے جو تمنے سوا میرے پوجے ہین بت تو لو دیکھو کہ ہم کیا کرتے ہین تم سے فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ پس جدا کرینگے ہم درمیان کافرون اور بتون اونکے اور پوچھینگے ہم کافرونسے کہ کیون بتونکی عبادت کرتے تھے وہ کہینگے کہ اوھون نے ہمکو اپنی عبادت کا امر کیا تھا وَقَالَ شُرَكَآؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ اور کہینگے شریک اونکے یعنے بت ہمارے حکم سے گویا ہو کر تھے تم ہمکو عبادت کرتے بلکہ اپنے ہوا کی پرستش کرتے تھے افرایت من اتخذ الٰھہ ھواہ کافر کہینگے غلط ہی تھین نے ہمکو اپنی پرستش کا حکم کیا تھا بت کہینگے فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِيْنَ پس کفایت ہی اللہ شاہد درمیان ہمارے اور درمیان تمھارے بتحقیق تھے ہم پرستش تمھاری سے غافل کیونکہ نہ دیکھتے تھے ہم نہ سنتے تھے نہ عقل اور فہم رکھتے تھے هُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَّآ اَسْلَفَتْ وَرُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ اس مقام پر آویگا ہر ایک جی کو بدلا اوس عمل کا جو پہلے کیا تھا یعنے نفع اور ضرر اپنے اعمال کا دیکھینگے اور پھیرے جاوینگے سب جی طرف اللہ کے یعنے طرف ثواب اور عقاب خدا کے کہ مولیٰ اونکا برحق ہی اور کھویا جاویگا اونسے جو کچھ کہ تھے باندھہ لیتے شفاعت بتون کی سے اور حالانکہ بت اونسے بیزار ہونگے قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ کہہ کہ کون شخص رزق دیتا ہی تمکو آسمان سے اور زمین سے مینہہ برساکر اور گیاہ اگاکر اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ یا کون شخص ہی کہ مالک ہی کانون کا اور آنکھونکا یعنے کسکو قدرت ہی کہ کان آنکھہ بناوے اور آفتونسے بچاوے وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ اور کون نکالتا ہی زندہ کو کہ حیوانات اور نباتات ہین مردیسے کہ نطفہ اور دانہ ہی اور کون نکالتا ہی مردیکو کہ نطفہ اور دانہ ہی زندیسے کہ حیوانات اور نباتات ہین وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ اور کون تدبیر کرتا ہی کام کی تمام عالم کے یہہ تعمیم بعد تخصیص ہی اور جو یہہ سوال کریگا تو تو کافر بحجت کمال وضوح اور ظہور کے عناد اور مکابرہ نہین کرسکینگے فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ پس البتہ کہینگے جوابین کہ یہہ سب کچھ کرتا ہی اللہ اور جو یہہ اقرار بڑی حجت ہی واسطے باطل کرنے طریق اونکیکے کہ بتونکو پوجتے ہین فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ پس کہہ اے حبیب میرے اونکو کہ بعد اس اقرار کے آیا پس نہین ڈرتے عذاب سے ایسے خدا کے کیون بتون کو شریک کرتے ہو فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ پس یہی ہین جسمین کہ ایسی صفتین ہین اللہ پروردگار تمھارا بے شک برحق ہی فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ پس کیا ہی بیچھے حق کے مگر گمراہی فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ پس کہان سے پھیرے جاتے ہو حق سے طرف باطل کے اور توحید سے طرف شرک کے كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ اسیطرح جبکہ ربوبیت حق کو سزاوار ہی ثابت ہوا حکم پروردگار تیرا یعنے عذاب خدا کا اوپر اون لوگون کے کہ فاسق ہوئے یعنے دائرہ اسلام سے نکلکر کفر پر قائم ہوے کہ وہ نہین ایمان لاوینگے قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ

یُعِیْدُہٗ کہہ کیا ہی شریکون تمھارین سے یعنے تو نہین سے کہ اللہ کا شریک ٹھہراکر پوجتے ہو وہ شخص کہ پہلے بار کرے پیدایش پھر دوبارا
کرے اوسکو یعنے جلاوے بعد موت کے اور جو کفار کہ پہلے بار کے پیدا کرنیکا اقرار کرتے تھے اور اعادیکا انکار حقتعالی نے فرمایا قُلِ
اللّٰہُ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُہٗ فَاَنّٰی تُؤْفَکُوْنَ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ اللہ ہی پہلے بار کرتا پیدایش پھر دوبارا کرتا ہی
اوسکو پس کہان سے پلٹائے جاتے ہو راہ سیدھی سے قُلْ ھَلْ مِنْ شُرَکَآئِکُمْ مَّنْ یَّھْدِیْٓ اِلَی الْحَقِّ کہہ کیا ہی شریکون تمھارین
سے وہ شخص کہ راہ دکھاوے پیغمبر اور کتابین بھیجکر اور دلایل قدرت اپنے کے قایم کرکر طرف حق کے کہ دین اسلام ہی قُلِ اللّٰہُ
یَھْدِیْ لِلْحَقِّ کہہ اللہ راہ دکھاتا ہی طرف حق کے اَفَمَنْ یَّھْدِیْٓ اِلَی الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ یُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا یَھِدِّیْٓ اِلَّآ اَنْ یُّھْدٰی
کیا پس وہ شخص کہ راہ دکھاتا ہی طرف حق کے سزاوار تر ہی اسبات کا کہ پیروی کیا جاوے یا وہ شخص کہ آپہی راہ نہین پاتا مگر یہہ کہ
راہ بتایا جاوے تفسیر زاہدی مین ہی کہ بت پرست بتونکو چار پایونپر باندھکر جابجا پھراتے تھے پس حقتعالی نے فرمایا کہ برابر ہی وہ کہ تم کو
راہ دکھاوے یا تم اوسکو راہ دکھاو ∴ فَمَا لَکُمْ کَیْفَ تَحْکُمُوْنَ پس کیا ہی تمکو کہ کیونکر حکم کرتے ہو کہ برابر کرتے ہو اوس شخصکو کہ طرف اسکے
محتاج ہو ساتھ اوس شخصکے کہ وہ محتاج ہی اور قادر اور عاجز کو یکسان جانتے ہو نظم عزو قدرت کہ دونون ہین ضد ین
دیکھہ یکسان نہ اونکو نور العین + یہہ کہان وہ کہان بڑا ہی فرق + اسمین اوسمین ہی بُعد غرب و شرق + عز مخلوق سے ہی وابستا
اور قدرت بخالق دوسرا + خلق عاجز ہی اور وہ قادر ہی + شبہ کیا ہی یہہ بات ظاہر ہی وَمَا یَتَّبِعُ اَکْثَرُھُمْ اِلَّا ظَنًّا اور نہین پیروی
کرتے اکثر کافرونکے معتقدات اپنے مین مگر گمان سے کہ خیالات واہیہ مین اپنے ٹھہرا رکھا ہی جیسے قیاس غائب کا مشاہد پر اور مخلوق کا
خالق پر اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا تحقیق گمان نہین کفایت کرتا علم اور اعتقاد حق مین کچھہ یعنے گمان قائم مقام یقین کے نہین
ہوسکتا لکھا ہی کہ کافرونکا گمان تھا کہ بتاونکی شفاعت کرینگے سو حقتعالی نے فرمایا کہ گمان اونکا سود کریگا اور باز نہ رکھیگا عذاب
حق سے کچھہ ذرا اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ بِمَا یَفْعَلُوْنَ تحقیق اللہ جانتا ہی ساتھہ اوس چیز کے کہ وہ کرتے ہین متابعت گمان سے اور اعراض حجت
اور برہان سے وَمَا کَانَ ھٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ یُّفْتَرٰی مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اور نہین ہی یہہ قرآن باوجود دلائل اعجاز کے یہہ کہ بانده
لیا جاوے اور کہا جاوے کسی سے سوا خدا کے یعنے کسی بشر کی طاقت نہین ہی کہ قرآن بنالے وَلٰکِنْ تَصْدِیْقَ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْہِ
ولیکن خدا نے بھیجا ہی اوسکو واسطے سچا کرنے اوس چیز کے کہ پہلے اوس سے ہی کتب منزلہ سے یعنے باوجود اعجاز کے گواہ پہلی کتابونکا
بھی ہی وَتَفْصِیْلَ الْکِتٰبِ لَا رَیْبَ فِیْہِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور واسطے بیان کرنے اوس چیز کے کہ لکھی گئی ہی امر اور نہی
سے نہین کچھہ شک بیچ اوسکے کیونکہ اترا ہی پروردگار عالمون کی طرف سے لیکن کافر اوسپر ایمان نہین لاتے اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىہُ بلکہ
کہتے ہین کہ بانده لیا ہی اس کلام کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَۃٍ مِّثْلِہٖ کہہ کہ اگر مجھہ سے ایسا کلام بن سکتا ہی
تو پس لے آو تم بنا کر ایک سورت مانند اسکے فصاحت بلاغت مین کیونکہ تم نظم بلیغ اور نثر فصیح مین مشہور زمانہ ہو اور جو تمسے نہ بن سکے
تو مدد چاہو وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ اور پکارو جسکو پکار سکو تم سوا اللہ کے اگر ہو تم سچے کہ محمد
صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے بنا لیا ہی اور اوسے بنوا بَلْ کَذَّبُوْا بِمَا لَمْ یُحِیْطُوْا بِعِلْمِہٖ وَلَمَّا یَاْتِھِمْ تَاْوِیْلُہٗ کافر جھوٹے
ایک سورت نہ بنا سکے بلکہ جھٹھایا اوس چیز کو کہ نہین گھیرا علم اوسکو یعنے خوبی آیتونکی سمجھی نہین اور انکار کرنے لگے اور نہین آئی اونکے
پاس تحقیق اوسکی یعنے نہین کھلی اونپر معنی اور حقیقت قرآن کی یا تکذیب کی اوس چیز کی کہ نہین جانتے تھے سچ قرآن کے ذکر نعمت اور
جزا اور وعید اور عقوبت کیسے اور نہین آئی اونکے پاس وہ چیز کہ عذاب سے وعدہ کیا تھا اور مقرر آویگی اور پھر ندامت کچھہ کارگر نہوگی
بیت جبکہ ہوجائیگا جو ہونا ہی + پھر ندامت نہ کام آویگی کَذٰلِکَ کَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ فَانْظُرْ کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الظّٰلِمِیْنَ
جیسے کہ جھٹلاتے ہین تیرے زمانیکے کافر اسیطرح جھٹھایا تھا اپنے پیغمبرونکو اون لوگون نے کہ پہلے تھے اون سے پس دیکھہ کیونکر

ہوا انتہا کار ستمگارون مکذبون کا اور یہہ بھی اونہین کیطرح عذاب دئے جاوینگے اس آیت مین تسلی حضرتؐ کی ہی اور تہدید اہل ضلالت
کی وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ اور بعضے اونمین سے کہ جھٹلاتے ہین وہ شخص ہین کہ ایمان لائے ہین ساتھہ قرآن کے دلمین کہ حق ہی لیکن عناد
سے ظاہر نہین کرتے وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ اور بعضے اونمین سے وہ ہین کہ نہین ایمان لائے ساتھہ قرآن کے جہل اور نادانی سے وَ
رَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ اور پروردگار تیرا خوب جانتا ہی مفسدونکو اور معاندونکو اور بعضونے یہہ معنے کہے ہین کہ بعضے قوم مین سے
تیرے ایمان لاوینگے ساتھہ قرآنکے اور بعضے اونمین سے نہین ایمان لاوینگے ساتھہ قرآنکے اور کفر پر مرینگے وَاِنْ كَذَّبُوْكَ اور اگر جھٹلاوین
تجھکو یہانتک کہ تو ناامید ہوجاوے اُنکے ایمان لانیسے تو غم مت کھا فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ کہدے مرا عمل میرے کی ہی اور واسطے میرے جزا عمل میرکی ہی اور واسطے تمھارے
سزا کام تمھاری اَنْتُمْ بَرِيْٓـُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ تم بے تعلق ہو اوس چیز سے کہ کرتا ہون مین اور مین بے تعلق ہون اس چیز سے کہ کرتے ہو تم نہ
تھین میرے عمل پر مواخذہ ہوگا نہ مجھے تمھارے عمل پر پکڑینگے بعضے کہتے ہین کہ یہہ آیت منسوخ ہی ساتھہ آیت سیف کے وَمِنْهُمْ مَّنْ
يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ اور بعضے کفار سے یا یہود سے وہ ہین کہ کان رکھتے ہین طرف تیرے جب قرآن پڑھتا ہی تو اور امت کو احکام شرع
کے سکھاتا ہی سننے کیواسطے اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ کیا پس تو سناتا ہی بہرونکو استفہام بمعنی نفی ہی یعنے اون کے
سنانے پر تو قدرت نہین رکھتا اور اگرچہ ہین کہ باوجود بہرے ہونیکے نہین سمجھتے یعنے بہرا پنے کے ساتھہ انکے بیعقلی بھی ملی ہی حاصل یہہ ہی کہ جو
بہرا ہوا اور کچھہ عقل رکھے تو وہ بکثین صورت سے بفراست بوجھہ بھی لے اور جو سمع اور عقل دونون نہون تو وہ کیونکر دریافت کرے **بیت** واے
اوس شخص پر افت جسمین نہ سماعت نہ فراست ہووے وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ اور بعضے اونمین سے وہ ہین کہ دیکھتے ہین طرف تیرے اور
دلائل نبوت مشاہدہ کرتے ہین اور کمال عناد سے ایسے انجان ہوجاتے ہین کہ گویا کچھہ دیکھا ہی نہین اَفَاَنْتَ تَهْدِى الْعُمْىَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ
کیا پس تو راہ دکھاتا ہی اندھونکو یعنے قدرت نہین رکھتا تو ہدایت پر اونکی اور اگرچہ ہین کہ باوجود اندھے ہونیکے نہین دیکھتے دیدۂ بصیرت سے
یعنے بصارت تو نہین بصیرت سے بھی محروم ہین غرض یہہ ہی کہ جو اندھا ہوشیار ہو وہ بن دیکھے بھی کچھہ چیز دریافت کرلے اور جو نابینا بیوقوف
ہو وہ کیا سمجھے خاک **بیت** خاک مقصود وہ دیکھے جسمین + نہ بصارت نہ بصیرت ہووے + اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـًٔا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ
اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ تحقیق اللہ نہین ظلم کرتا لوگونکو ساتھہ کسی چیز کے کہ اونسے حواس اور عقل لیلے لیکن لوگ جانون اپنی کو ظلم کرتے ہین کہ
حواس اور عقل کو کہ اللہ کی دلائل قدرت کے ادراک کیواسطے ہین واہیات مین خرچ کرتے ہین اور منافع اور فوائد اونکے سے محروم
رہتے ہین **بیت** دیکھنے سننے کو تیرے ہین فقط یہہ کان آنکھہ + ورنہ کیا ہی سمع درکار اور بصر کیا چاہئے وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ اور یاد
کرو اوسدنکو کہ اکٹھا کریگا اللہ کافرونکو اور بخشر ہم ساتھہ نون کے بھی قرأت ہی یعنے اکٹھا کرینگے ہم اور رہول سے اوسدنکے دنیا مین
بسنے کی مدت اور قبر مین رہنے کی درازی معلوم ہوگی كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ گویا کہ نہ رہے تھے مگر ایکساعت دنسے
امام زاہدی نے لکھا ہی کہ معتزلہ اسی آیت سے استدلال نفی عذاب قبر کے کرتے ہین کہ اگر کافر قبر مین معذب ہوتے تو مدت دراز قبر کو
ساعت کیون کہتے جواب اونکا وہی ہی جو پہلے لکھہ آئے ہم کہ اوسدن دہشت ہیبت ایسی معلوم ہوگی کہ مدت عذاب قبر جسکے مقابلے مین
ایکساعت نظر آئیگی اور جب قبرونسے اُٹھینگے يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ ایکدوسرکو پہچانینگے آپسمین گویا کہ زمانہ جدائی کا کم ہوا ہی سمجھہ لیجئے کہ
یہہ احوال اول بعث مین ہوگا پھر جب متواتر ہیبت قیامت کی آئیگی تو آشنائی اور پہچان آپس کی سب بھلائیگی قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ
كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ تحقیق زیان پایا اون لوگون نے کہ جھٹلایا ملاقات اللہ کی کو یعنے بعث اور جزا کو اور رہوئے
راہ پانیوالے ساتھہ ایمان کے وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اور اگر دکھاوین ہم تجھکو بعضی چیز جو وعدہ دیتے ہین ہم کافرون کو
عذاب سے سمجھہ لیجئے کہ وہ ہلاکت جماعت کفار کی بھی روز بدر مین اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ یا قبض کرلیوین تجھکو قبل اس معاملے سے تو جان
کہ حق ہی وہ ہوگا مقرر اگر دنیا مین ہوا اور تو نے نہ دیکھا فَاِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ پس طرف ہمارے ہی بازگشت اونکی آخرت مین دکھاوینگے

عذاب اونکا ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ پھر اللہ بعد اس معاملے کے یا بعد قبض کرنے تیرے کے گواہ اور آگاہ ہی اوپر اوس چیز کے کہ وہ کرتے ہین اور موافق عملون اونکے جزا دیگا وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ اور واسطے ہر امت کے امم ماضیہ سے پیغمبر ہی کہ اونکو حق کیطرف دعوت فرماتا ہی فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ پس جب آتا ہی پیغمبر اونکا اونکے پاس اللہ کیطرف سے اور وہ جھٹلاتے ہین اوسکو فیصل کیا جاتا ہی درمیان پیغمبر اور جھٹلانیوالونکے ساتھ انصاف کے کہ رسول نجات پاتا ہی اور وہ ہلاک ہوتے ہین اور پیغمبر کہ وہ نہین ظلم کئے جاتے یعنے ثواب پیغمبر کا نہین کم ہوتا اور عذاب جھٹلانیوالونکا زیادہ نہین ہوتا استحقاق سے لکھا ہی کہ بعد نزول آیت وانا نریک کے کفار مکہ عذاب موعود مین استعجال کرنے لگے یہہ آیت اُتری وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اور کہتے ہین کافر استہزا اور استہزا کی راہ سے کب ہی یہہ وعدہ اگر ہو تم سچے وعید مین سمجھ لیجئے کہ مخاطب پیغمبر اور مسلمان ہین کہ مشرکونکو ڈراتے تھے قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ کہہ نہین اختیار رکھتا مین واسطے جان اپنی کے ضرر کا اور نہ فائدہ کا مگر جو چاہے اللہ لیس مین کیونکر شتاب عذاب لاؤن تمپر لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ واسطے ہر ایک امت کے وقت مقرر ہی ہلاکت کا اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ جب آتا ہی وقت عذاب اونکیلئے پس نہین پیچھے رہتے ایکساعت اور نہ آگے بڑھتے ہین نظم اجل جب آئے ہی ہوتی نہین ہی پھر پس وپیش + ہزار طرح مدد پر کھڑے ہون یار اور خویش + نہ کام آئیگی فریاد کی تیری کچھ فریاد + جو آج کرنا ہی کرلے اگر ہی دور اندیش + قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا دیکھا تمنے یعنے بتاؤ مجھ کو اگر آوے تمکو عذاب اللہ کا کہ جسکے نازل ہونیکی جلدی کرتے ہو اتکو وقت خواب تمھارے کے یا دنکو وقت طلب معاش تمھارے کیلئے البتہ پشیمان ہوگے اپنی جلدی سے پس جو معاملہ اسطرح کا ہی مَاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ کس چیز کی جلدی کرتے ہین عذاب سے یعنے کس نوع کا عذاب چاہتے ہین گناہگار یعنے کفار اور حالانکہ سب قسم عذاب برا ہی کہ لکھا ہی جب یہہ آیت نازل ہوئی کفار نے کہا کہ ہمین باور نہین عذاب کا اگر آتا ہی تو شتاب آوے کہ ہم ایمان لاوین یہہ آیت اُتری کہ اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ کیا پیچھے استعجال سے جسوقت واقع ہوگا عذاب اور دیکھ لوگے ایمان لاؤگے تم ساتھ اوسکے پس کہا اونکو اٰلْـٰٔنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ کیا اب ایمان لائے اور تحقیق تھے تم تکذیب اور استہزا کی راہ سے ساتھ نزول عذاب کے جلدی کرتے ثُمَّ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ پھر کہا جاویگا بعد اُترنے عذاب کے واسطے اون لوگونکے کہ ظلم کرتے تھے اوپر اپنے ساتھ شرک اور تکذیب کے کہ ایمان یاس کا مقبول نہین ہی چکھو عذاب ہمیشہ کا کہ الم اوسکا دائمی ہی هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ نہین جزا دیئے جاؤگے مگر ساتھ اوس چیز کے کہ تھے تم عمر بھر کسب کرتے کفر اور عصیان سے لکھا ہی کہ حی بن اخطب یہودی مدنی ہجرت سے پہلے مکے مین تجارت کو آیا تھا حضرت کا شور نبوت سنکر مجلس شریف مین حاضر ہوکر قرآن سنکر کہنے لگا کہ جو دعوی تم کرتے ہو اور جو کلام پڑھتے ہو یہہ سچ ہی یا نہ یہہ آیت اُتری وَيَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ اور خبر پوچھتے ہین تجھسے قرآن کی اور دعوے نبوت کی کیا سچ ہی وہ بعضون نے کہا ہی وعید کو یا بعث کو پوچھتے تھے کہ حق ہی یا نہین جواب آیا قُلْ اِيْ وَرَبِّيْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ کہہ ہان قسم ہی پروردگار میرے کی تحقیق دعوے نبوت میرا یا قرآن یا بعث یا عذاب موعود البتہ حق ہی وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ اور نہین تم عاجز کرنیوالے اللہ کو عذاب کرنیسے وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ اور اگر ہو واسطے ہر جی کے جس نے ظلم کیا ہی اپنے اوپر ساتھ کفر کے یعنے واسطے ہر کافر کے جو کچھ تخم زمین کے ہی مال اور اسباب البتہ بدلا دیوے ساتھ اوسکے تو کہ اپنی جانکو عذاب سے چھڑاوے وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ اور چھپاوینگے پشیمانی اپنی کو جو تونکی پرستش سے حاصل ہوئی ہی کہ مبادا اونسے ملامت سنین یا مبہوت ہوجاوینگے دہشت سے عذاب کی اور قدرت تکلم کی نہین رکھینگے یا دینگے آلام حسرت اور ندامت کو اپنے اندر یا اسرار بمعنی اظہار ہی اور یہہ لغات متضادہ سے ہی یعنے مشرک اظہار ندامت اعمال اپنے کا کرینگے لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ جسدم کہ دیکھینگے عذاب وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ اور فیصل کیا

درمیان مومنون اور کافرونکے یا رئیسون اور تابعدارونکے یا ظالمون اور مظلومونکے ساتھ انصاف کے اور وہ نہ ظلم کئے جاوینگے ساتھ نقصان ثواب اور زیادتی عقاب کے اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ خبردار ہو تحقیق واسطے اللہ کے ہی جو کچھ ہیچ آسمانون کے ہی اور زمین کے ہی پس فدیے کی کافرونکے احتیاج نہین رکھتا اور ثواب اور عذاب پہنچانے پر قادر ہی اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ خبردار ہو تحقیق وعدہ اللہ کا ہیچ ثواب اور عقاب کے سچ ہی اسمین اختلاف محال ہی اور لیکن اکثر کافر ظالم نہین جانتے کیونکہ دنیا مین مغرور ہین اور عقبیٰ کے پہچاننے سے دور هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ وہی جلاتا ہی اور مارتا ہی اور طرف اسکے پھیرے جاؤگے تم مرکر کویا بعد مرگ اوٹھکر يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ اے لوگو تحقیق آئی ہی تمکو نصیحت پروردگار تمھارے سے اور شفا اور دوا اوس چیزکی کہ ہیچ سینون کے ہی امراض جہالت سے وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ اور ہدایت اور رحمت ہی واسطے مسلمانون کے یعنے قرآن شریف کہ نازل ہوا ہی لوگو نیہ کتاب جامع ہی پند اور شفا اور ہدایت اور رحمت کو کہ بیان ترغیب اعمال نیک اور قبایح افعال بد اسمین ہی یہی نصیحت ہی اور بیماری شک اور شبہ کی اور عقائد فاسدہ کی کھوتا ہی یہی شفا ہی پھر جب یہہ دونون باتین اوسمین ہوئین تو عین ہدایت اور محض رحمت ہوا یا قرآن مواعظ نفوس اور شفائے صدور اور ہدایت ارواح اور رحمت اسرار ہی یا موعظت ہی واسطے عوام کے اور شفا واسطے خواص کے اور ہدیٰ واسطے اخص خواص کے اور رحمت واسطے سب کے ہی **بیت** رحمتِ عام ہی کلام خدا + ہی عجب ہی کلام نام خدا + قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ کہہ شادی کرو ساتھ فضل اللہ کے اور رحمت اوسیکے فضل قرآن ہی اور رحمت دین اسلام یا فضل قرآن ہی اور رحمت یہہ کہ ہمکو اہل اسکا کیا یا فضل قرآن ہی اور رحمت ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم یا فضل توفیق ہی اور رحمت عصمت یا فضل معرفت ہی اور رحمت توفیق دریافت اوسیکی یا فضل نعم ظاہری ہین اور رحمت نعم باطنی یا فضل دخول جنت ہی اور رحمت نجات دوزخ یا فضل پردہ اٹھنا ہی اور رحمت دیدار دیکھنا یا اشارہ فرمایا کہ بندے میرے فضل اور رحمت میری پر اعتماد کرین اور اپنی طاعت عبادت پر گھمنڈ نہ کرین کہ کسی پر بھروسا نہین سوا فضل میرے کے اور کسی پر اعتماد نہین سوا رحمت میرے کے ہر ایک جا سرمایہ ہی اور سرمایہ مومنونکا فضل میرا ہی اور ہر ایک کا خزانہ ہی اور خزانہ مسلمانونکا رحمت میری ہی بعضونے کہا ہی کہ معنے آیت کے یہہ ہین کہ ساتھ فضل اور رحمت میرے کے اوتری موعظہ اور شفا فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا پس ساتھ اوسکے کہ اتری چاہیئے کہ خوش ہون اسواسطے کہ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ وہ بہتر ہی اوس چیز سے کہ اکٹھا کرتے ہین دولت دنیا سے کہ ناپائدار ہی قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا کہہ مشرکان عرب سے کیا دیکھا تمنے یعنے خبر دو مجھکو جو کچھ کہ اتارا ہی اللہ نے واسطے تمھارے رزق سے یعنے چارپائے جنکا کھانا حلال ہی پس کیا تم نے اسمین سے حرام اور حلال یعنے بعضون کو کہا کہ حلال ہی اور بعضونکو حکم کیا کہ حرام ہی جیسے بحیرہ اور سائبہ اور بعضونکو کہا کہ یہہ کسی پر حرام کسی پر حلال ہی ما فی بطون هذه الانعام خالصة لذكورنا ومحرم على ازواجنا قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ کہہ کیا اللہ نے اذن دیا ہی واسطے تمھارے حرام اور حلال ٹھہرانیمین یا اوپر اللہ کے افترا کرتے ہو وَاللّٰهُ امرنا بها یعنے **بیت** حکم اللہ نے کیا ہی ہمین + حلت وحرمت مواشی ہین وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور کیا ہی گمان اون لوگون کا کہ باندھ لیتے ہین اوپر خدا کے جھوٹھ تحلیل حرام اور تحریم حلال مین کہ خدا اونسے کیا کریگا دن قیامت کے روز جزا ہی اس ابہام مین بڑی تہدید اور سخت وعید ہی اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ تحقیق اللہ البتہ صاحب فضل کا ہی اوپر لوگون کے کہ کتابین اتارین اور رسول بھیجے ولیکن اکثر اونکے نہین شکر کرتے اس نعمت عظمیٰ پر وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ اور نہین ہوتا تو اوی جیبے میرے ہیچ کسی حال کے اور نہین پڑھتا تو اللہ کیطرف سے کچھ قرآن وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ اور نہین کرتے تم اے آدمیو کچھ کام مگر ہوتے ہین اوپر تمھارے حاضر جسوقت تم شروع کرتے

ہو بیچ اس کام کے وَلَا یَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ اور نہین پوشیدہ علم پروردگار تیرے سے کچھ چیز برابر رہنگے بیچ زمین کے اور نہ بیچ آسمان کے اور نہ کچھ چھوٹی اوس ذرہ سے اور نہ بڑی اوسسے مگر لکھی ہی بیچ کتاب روشن کے کہ لوح محفوظ ہی حاصل یہہ ہی کہ کوئی قول و فعل اوسسے چھپا نہین جزا ہر ایک کی موافق اوسکے دیگا اسی آیت سے وعدہ کا ثواب مومنون کو اور وعید کا عذاب کافرونکو نکلتا ہی اور ثواب اہل ایمان سے جسر دیکر فرماتا ہی کہ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ خبردار ہو بیشک دوست اللہ کے نہین ڈر اوپر اونکے مصیبت اور رنج پہنچنے کا اور نہ وہ غمگین ہونگے مطلب فوت ہونیسے عین المعانی مین ہی کہ اولیا وہ لوگ ہین کہ جسکے دیکھے سے اللہ یاد آتا ہی بحر الحقایق مین ہی کہ اولیا سے وہ ہین جو خلاف نفس کرتے ہین کشف الاسرار مین ہی کہ اولیا عنوان شریعت اور برہان حقیقت ہین ظاہر اونکا احکام شریعت سے آراستہ اور باطن اونکا انوار حقیقت سے روشن ہی بعضون نے کہا ہی کہ اولیا وہ ہین جو آپسمین دوستی برائے خدا کرتے ہین اون کو نہین خوف موقف عظام مین اور نہ وہ اندوہگین ہونگے ہول قیامت سے اور بعضے کہتے ہین کہ اولیا مسلمان پرہیزگار ہین کیونکہ اونکی صفت مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ اولیا وہ لوگ ہین جو ایمان لائے ہین اوس چیز پر کہ حقتعالیٰ کیطرف سے آئی ہی اور ہین پرہیزگاری کرتے اس چیز سے کہ حرام کی ہی اللہ نے لَهُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ واسطے اون کے ہی خوشخبری بیچ زندگانی دنیا کے اور بیچ آخرت کے سمجھ لیجئے کہ دنیا مین بشارت وہ ہی جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے حق مین فرمایا رویائے صالحہ ہین کہ مسلمان اپنے حق مین دیکھتے ہین یا دوسرے مسلمانونکے حق مین دیکھتے ہین یا بشارت فرشتونکی ہی کہ وقت نزع کے مسلمانونکو دیتے ہین مدارک مین ہی کہ بشارت دنیا مین ہی کہ محبت لوگونکی ہی ساتھ مومنونکے اور نام نیک اونکا ہی تبیان مین ہی کہ بشری دنیا مین یہہ ہی کہ مسلمان اپنی جگہہ پہلے مرگ سے جنت مین دیکھ لے اور بشارت آخرت مین سلام فرشتونکا ہی مومنونپر سلمی نے کہا بشارت دنیا وعدہ لقا ہی اور مژدہ آخرت تحقق اس وعدہ کا شیخ الاسلام نے کہا کہ ولی کو دو بشارتین ہین دنیا مین شناخت کی اور عقبیٰ مین نواخت کی یہان سرور مجاہدہ اور وہان نور مشاہدہ یہان صفا و وفا اور وہان رضا و لقا **بیت** وہ مرد حق ہین جو رکھتے ہین یہان وفائے عہد اور صفائے باطن + بیسر اونکو وہان ہی رافت رضائے مولیٰ لقائے مولیٰ + لَا تَبْدِیْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ نہین بدلنا کلام خدا کے کو یعنے وعدہ الہی مین خلاف نہین ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ یہہ خوشخبریان جنکا وعدہ کیا ہی یہی مراد پانا بڑا کہ نہ کسی کے فہم مین آتا ہی نہ عقل مین سماتا ہی وَلَا یَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ اور نہ چاہیئے کہ تجھکو اندوہگین کرے تجھکو اے حبیب میرے بات کافرونکی کہ میرا شریک ٹھہراتے ہین اور تیری نبوت کو جھٹلاتے ہین اور تیرے قتل کی تدبیر لگاتے ہین یا کلام بے ادبانہ تیری شانمین کہتے ہین اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا تحقیق عزت واسطے اللہ کے ہی ساری تیرے دین کو عزیز فرماویگا اور تجھے غلبہ دیگا هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وہ ہی سننے والا بیہودہ باتین اونکی جاننے والا ارادہ اور نیتین اونکی اور مناسب اوسکے سزا کو پہنچاویگا اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ خبردار ہو تحقیق واسطے اللہ کے ہی جو کچھہ بیچ آسمانونکے ہی عالم ملائکہ اور جو کچھہ کہ بیچ زمین کے ہی عالم جن اور انس مین اور جب یہہ کہ اشرف سب سے ہین اوسکے بندے پیدا کئے ہوئے ہین تو اور کون ایسا ہی جو دعویٰ خدائیکا کرے ذوی العقول کو صلاحیت شرکت کی اوسکی ربوبیت مین نہین ہی پھر جمادات کو شریک ٹھہرانا کمال ضلالت اور نہایت جہالت ہی **نظم** جہل اس سے سوا ہی کیا کہ کوئی + پتھرونکو شریک حق ٹھہرائے + اپنے ہاتھونسے جو تراشے ہین + تف ہی معبودان بتونکو بنائے وَمَا یَتَّبِعُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ اور کس چیز کی پیروی کرتے ہین وہ لوگ جو عبادت کرتے ہین سوا اللہ کے شریکونکی کہ شرکت ربوبیت مین محال ہی اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا یَخْرُصُوْنَ نہین پیروی کرتے مگر گمان کی کہ اپنے گمان مین بتونکو شریک حق کا جانتے ہین اور نہین وہ مگر جھوٹھہ کہتے نسبت شرکت مین سمجھہ لیجئے کہ بعد نفی شرکت کے کمال قدرت اپنی بیان فرماتا ہی تو کہ استدلال وحدانیت پر

اوسکے گر جانین کہ مستحق عبادت کے وہی ہی نہ غیر کہ هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الَّیْلَ لِتَسْکُنُوْا فِیْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا وہ ہی اللہ جسنے پیدا کیا کمال قدرت اپنی سے واسطے تمھارے رات اندھیری کو تو کہ آرام پکڑو بیچ اوسکے اور دن کو دکھانیوالا روشن تو کہ اپنے کارو بار اوسمین بجالاؤ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ تحقیق بیچ پیدا کرنے رات دنکے اور نور اور ظلمت اونکیکے البتہ نشانیان ہین اوپر توحید صانع حکیم کے واسطے اوس قوم کے کہ سنتے ہین قرآن کو گوش ہوش سے اور اوسکی معانی مین فکر کرتے ہین قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ کہتے ہین ایک گروہ بنی مدلج سے کہ پکڑی ہی اللہ نے اولاد کہ فرشتے ہین پاک ہی اللہ اولاد پکڑنے سے هُوَ الْغَنِیُّ وہ ہی بے احتیاج اولاد سے کیونکہ ضعیف ہو تو اوس سے قوت پکڑے یا فقیر ہو تو اوس سے امیر ہو یا ذلیل ہو تو اوسے عزیز ہو یا حقیر گم نام ہو تو اوس سے نام پیدا کرے یہہ سب علامتین احتیاج کی ہین اور وہ تو آپ زبردست بادشاہ غالب نامور ہی اوسکو کیا احتیاج ہی **بیت** نیاز اوسکو نہین وہ غنی مطلق ہی + اوسیکی رکھتے ہین سب احتیاج وہ حق ہی + یا یہہ کہ ولد جزو والد کا ہوتا ہی اور یہہ صورت ترکیب کی ہی اور جو مرکب ہی ممکن ہی اور جو ممکن ہی غیر کا محتاج ہی اور واجب الوجود غنی مطلق ہی پس وہ کسیکا محتاج نہین **بیت** غنا صفات الٰہی سے جان اسی رافت + غنی ہی ایک وہی اور جو ہی سو محتاج لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ واسطے اوسکے ہی جو کچھ بیچ آسمانونکے ہی اور جو کچھ بیچ زمین کے ہی اِنْ عِنْدَکُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ بِهٰذَا نہین ہی تمھارے پاس اسی شرک کو کوئی دلیل ساتھہ اوسکے کہ خدائے پاک کا فرزند ٹھہراتے ہو اَتَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ کیا کہتے ہو اوپر اللہ کے دروغ اور افترا جو کچھہ نہین جانتے قُلْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰهِ الْکَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق وہ لوگ کہ باندھہ لیتے ہین اوپر اللہ کے جھوٹھ اولاد بناتے ہین اور شریک ٹھہراتے ہین نہین چھٹکارا پانیوالے **بیت** یعنے دوزخسے نہ نکلینگے نہ دیکھینگے بہشت + کیونکہ ایسے ہی کئے کام اوھونتے ہین زشت + مَتَاعٌ فِی الدُّنْیَا ثُمَّ اِلَیْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِیْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِیْدَ بِمَا کَانُوْا یَکْفُرُوْنَ اونکو فائدہ اندک ہی بیچ دنیا کے کہ چند روز کی مہلت ہی پھر طرف ہمارے ہی بازگشت اونکی پھر چکھاوینگے ہم اونکو عذاب سخت دائمی بسبب اوسکے کہ تھے قرآن اور پیغمبر پر کفر کرتے وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ اور پڑھہ اوپر قوم اپنی کے جو مکے والے ہین خبر نوح علیہ السلام کی اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ اِنْ کَانَ کَبُرَ عَلَیْکُمْ مَّقَامِیْ جس وقت کہا واسطے قوم اپنی کے جو مشرک تھے اے قوم میری اگر ہی دشوار اوپر تمھارے رہنا میرا سمجھہ لیجیے کہ ساڑے نو سو برس حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو دعوت طرف اللہ کے کئی اور حمائن اونکی سہین جب بہت تنگ آئے تب فرمایا کہ اگر تمپر شاق ہی رہنا میرا وَتَذْکِیْرِیْ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ اور نصیحتکرنا میری ساتھہ نشانیون وحدانیت خدا کے اور تم تصدیق نہین کرتے اور مجھکو ایذا پہنچاتے ہو فَعَلَی اللّٰهِ تَوَکَّلْتُ پس اوپر اللہ کے توکل کی مین نے فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَکُمْ پس مقرر کرو تم کام اپنے کو یا جمع کرو خداوندان امر کو یعنے رؤسائے قوم کو وَشُرَکَآءَکُمْ اور ملاؤ شریکون اپنے کو یعنے جو تم نے اپنے زعم مین شریک اللہ کے ٹھہرا رکھے ہین حاصل یہہ ہی کہ تم سب اتفاق کرو میرے قصد مین ثُمَّ لَا یَکُنْ اَمْرُکُمْ عَلَیْکُمْ غُمَّةً پھر چاہیئے کہ نہووے کام تمھارا میرے قصد مین اوپر تمھارے چھپا یعنے ظاہر متوجہ میری طرف ہو ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَیَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ پھر تمام کرلو طرف میرے جو چاہتے ہو اور پورا کرلو جو ارادہ رکھتے ہو اور مت ڈھیل دو مجھہ کو تو کہ چھوٹ جاؤ ملامت اقامت اور مشقت نصیحت میری سے فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَمَا سَاَلْتُکُمْ مِّنْ اَجْرٍ پس اگر پھر جاؤ تم اور میرا کہنا نمانو پس نہین مانگتا مین تم سے اوپر ادائے رسالت اپنی کے مزدوری کہ تمھارے نماننے سے وہ جاتی رہے اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ نہین مزدوری میری مگر اوپر خدا کے کہ وہ مجھے اوسپر ثواب دیگا تم ایمان لاؤ یا نہ لاؤ وَاُمِرْتُ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اور حکم کیا گیا ہون نہین یہہ کہ ہونگا مین فرمانبرداری سے اللہ کے پس خلاف حکم اوسکیکے نکرونگا مین اور اجر پیغامبری اپنے کا غیر اوسکے سے نہ چاہونگا مین سمجھہ لیجیے کہ یہہ آیت دلیل ہی اوپر کمال توکل توسع اسلام کے فَکَذَّبُوْهُ پس جھٹلایا قوم نے

نوح علیہ السلام کو اور اوسپر قائم رہے فَنَجَّيْنَاهُ وَمَنْ مَّعَهُ فِي الْفُلْكِ پس بچا دیا ہمنے نوح علیہ السلام کو غرق ہونیسے اور اونکو جو ساتھ اسکے تھے بیچ کشتی کے اور وہ بقول اصح اسّی زن و مرد تھے وَجَعَلْنَاهُمْ خَلٰٓئِفَ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا اور کیا ہمنے کشتی والونکو جانشین بیچ زمین کے بعد ہلاک ہونے عالم کے اور غرق کیا ہمنے اون لوگونکو کہ جھٹلاتے تھے نشانیون ہماری کو کہ نوح کو دین تھین یعنے معجزے فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ پس دیکھ نگاہ عبرت سے اسکو دیکھنے والے کہ کیونکہ ہوا انجام کار ڈرائے گیون کا یعنے مشرکون قوم نوح علیہ السلام کا اس آیت مین بھی تسلی حضرت کی ہی اور تہدید اہل کفر اور ضلالت کی ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ پھر بھیجے ہمنے بعد نوح علیہ السلام کے پیغمبر طرف قوم اونکی سے یعنے ہر پیغمبر کو ایک قوم پر بھیجا ہود علیہ السلام کو قوم عاد پر اور صالح علیہ السلام کو قوم ثمود پر اور ابراہیم علیہ السلام کو قوم بابل پر اور شعیب علیہ السلام کو قوم ایکہ اور اہل مدین پر فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ پس آئے پیغمبر ہمارے ان امتون کے پاس ساتھ دلیلون روشن کے پس نتھے وہ امتون والے کہ ایمان لاوین اون پیغمبرونپر بسبب اوس چیز کے کہ جھٹلاتے تھے ساتھ اوسکے پہلے پہنچنے سے رسولونکے یعنے قبل بعثت کے جھٹلانے کے اونکی عادت تھی بعد بعثت کے بھی اسی طریقے پر رہے یا ایمان نہ لائے ساتھ اوس چیز کے کہ جھٹلایا تھا جسکو پہلے اُسنے روز میثاق مین كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ جیسی مہر لگائی تھی دلونپر جھٹلانیوالون پہلی امتون کے ایسے ہی مہر لگاتے ہین ہم اوپر دلون حد سے گذرنیوالون کے بیچ تکذیب کے کہ قریش وغیرہ سے ہین اس امت مین ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَهٰرُوْنَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ بِاٰيٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ پھر بھیجا ہمنے پیچھے اون پیغمبرونکے موسیٰ اور ہارون کو طرف ولید بن مصعب کے یا قابوس کے کہ فرعون اوس زمانیکا تھا اور سردارون اوسکے ساتھ معجزون روشن ہمارے کیسے عصا اور ید بیضا پس تکبر کیا اونھون نے اور نمانا اور تھے قوم گنہگار فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْٓا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ پس جب آیا اونکے پاس حق نزدیک ہمارے یعنے موسیٰ علیہ السلام اور تورات اور معجزات لائے کہا اُنھون نے عناد اور فساد سے تحقیق یہہ البتہ جادو ہی ظاہر قَالَ مُوْسٰٓى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ کہا موسیٰ نے اون لوگون کو جو جادو بتاتے تھے کیا کہتے ہو تم واسطے سخن راست اور معجزہ روشن کے اوسوقت کہ آیا تمھارے پاس کہ یہہ جادو ہی اَسِحْرٌ هٰذَا کیا جادو ہی یہہ جو مین نے تمھین دکھایا استفہام انکاری ہی یعنے جادو نہین ہی یہہ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ اور نہین چھٹکارا پاتے جادوگر اور نہین پہنچتے مراد کو قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا کہا سردارون نے قوم فرعون کے حضرت موسیٰ کو کیا آیا ہی تو ہمارے پاس تو کہ پھیر دیوے ہمکو اوس چیز سے کہ پایا ہی ہمنے اوپر اوسکے باپون اپنے کو یعنے آبا ہمارے عبادت فرعون کی کرتے آئے ہین تو اوس سے ہمین پھیرتا ہی وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِي الْاَرْضِ اور ہووے واسطے تم دونون بھائیونکے کہ موسیٰ اور ہارون ہو بڑائی اور بادشاہی بیچ زمین مصر کے وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ اور نہین ہم واسطے تم دونون کے تصدیق کرنیوالے وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِيْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ اور کہا فرعون نے اپنے مصاحبون سے لے آؤ میرے پاس ہر ایک جادوگر دانا اپنے حق مین موسیٰ کے مقابلے کیواسطے پھر ساحر جمع ہوئے اسیطرح جو سورہ اعراف مین گذرا ہی فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ پس جب آئے جادوگر مقابلے مین موسیٰ علیہ السلام کے کہا واسطے اونکے حضرت موسیٰ نے ڈالو جو کچھ ہو تم ڈالنے والے رسیان اور لاٹھیان فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ پس جب ڈالین جادوگرون نے رسیان اور لاٹھیان اپنی اور حرکت مین حرارت ہوا سے آکر سانپ سے نظر آنے لگے کہا موسیٰ نے جو کچھ لائے ہو تم وہ جادو ہی نہ وہ جو مین لایا ہون اور اہل فرعون اوسکو جادو کہتے ہین اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ تحقیق اللہ شتاب باطل کرتا ہی جادو تمھارے کو اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ تحقیق اللہ نہین سنوارتا کام مفسدونکا وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ اور ثابت کریگا اللہ حق کو جو مین لایا ہون

ساتھہ باتون اپنی کے یعنے حکم اور قضا اپنی کے یا ساتھہ وعدے نصرت اور غلبہ کے کہ مجھسے کیا ہی اور اگرچہ ناخوش رکھین گنہگار کفار اور اُنپر آوے دشوار فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ پس نہ ایمان لائے واسطے موسیٰ کے ابتدا بعثت مین مگر اولاد قوم اسکیکے کہ جب موسیٰ علیہ السلام مدین سے مصر کو آئے بنی اسرائیل کو طرف اللہ کے دعوت کی بڑے بوڑھون نے قبول نہ کیا اور بعضے جو ایمان لائے عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهِمْ اوپر ڈر کے فرعون سے اور سردارون اونکیسے حاصل یہہ ہی کہ بعضے بنی اسرائیل ایمان لائے موسیٰ پر باوجود اسکے کہ ڈرتے تھے فرعون سے اور اپنے باپون اور سردارونسے اَنْ يَّفْتِنَهُمْ اوس سے کہ عذاب کرے اونکو فرعون یا آباواونکے اونکو فرعون کے پاس لیجاوین اور وہ پھر کفر مین ڈالے وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِى الْاَرْضِ اور تحقیق فرعون غالب ہی بیچ زمین مصر کے وَاِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ اور تحقیق وہ البتہ حد سے گزرنیوالونسے ہی تکبر اور سرکشی مین یہانتک کہ دعوی خدائیکا کرتا ہی اور بنی اسرائیل کو اپنی بندگی پر لاتا ہی وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ اور کہا موسیٰ نے مومنون کو جو ڈرتے تھے اے قوم میری اگر ہو تم ایمان لائے ساتھہ اللہ کے اور جانا ہی تمنے کہ نفع اور ضرر پہنچانا اوسی کے اختیار مین ہی پس اوپر اوسیکے توکل کرو اگر ہو تم فرمانبردار سمجھہ لیجئے کہ توکل اسقاط خوف اور رجا کا ہی ماسوی اللہ سے بلکہ باہر آنا ہی رویت اسباب سے اور بحال اوسکا توجہ الی اللہ اور نسیان ماسوی ہی **نظم** جو کوئی غرق توکل مین ہوا ✦ عشق کی مست وہی مُل مین ہوا ✦ باغ گیتی کا اوسے ہوش ہی کیا ✦ محو وہ اور ہی ہی گُل مین ہوا ✦ جب حضرت موسیٰ نے اونکو کہا کہ توکل کرو فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا پس کہا اونھونے اوپر اللہ کے توکل کی ہم نے اور دعا متوکلون کی جو باجابت مقرون ہی پس زبان نیاز سے دعا آغاز کی کہ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ اے پروردگار ہمارے متکر ہمکو محل عذاب کا واسطے قوم ظالمونکے یعنے اونکو ہمپر مسلط متکر تو کہ عذاب پاوین ہم اونکے ہاتھون سے وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ اور نجات دے ہمکو ساتھہ مہربانی اور بخشش اپنی کے قوم کافرونسے یعنے اونکے قہر اور مکر سے یا اونکی ملاقات سے لکھا ہی کہ جب موسیٰ علیہ السلام پر یہہ لوگ ایمان لائے فرعون نے کہا کہ مساجد اور معابد اونکے جو بازارون اور محلونمین ہین خراب کردو اور نماز سے منع کیا حق تعالی نے موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا کہ گھرونمین اپنے عبادت خانے مقرر کرو تو کہ کافر مطلع نہون چنانچہ فرماتا ہی وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا اور وحی بھیجی ہمنے طرف موسیٰ اور بھائی اوسکے یہہ کہ جگہہ دو واسطے قوم اپنی کے بیچ شہر مصر کے گھرونمین کہ وہان عبادت حق کیا کرین تثنیہ لانا ضمیر کا اشارہ ہی کہ تخصیص معابد اور تعیین قبلہ متعلق ہی ساتھہ امامون قوم کے سو موسیٰ اور ہارون علیہما السلام تھے وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اور کرو گھرون اپنے کو مسجدین قبلہ رو یعنے کعبہ معظمہ کیطرف اور موسیٰ علیہ السلام کعبہ کی جانب نماز پڑھتے تھے اور قائم رکھو نماز کو وہین ضمیر جمع کی اسواسطے ہی کہ مساجد بنائین اور نماز پڑھنی سب سے تعلق رکھتی ہی وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اور بشارت دے ایموسیٰ مومنونکو ساتھہ بھلائی کے دنیا اور عقبی کی ضمیر واحد لانا اسواسطے ہی کہ بشارت کام صاحب شریعت کا ہی اور وہ موسیٰ علیہ السلام تھے وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اور کہا موسیٰ نے دعا اپنی مین اے پروردگار ہمارے تحقیق تو نے دیا ہی فرعون کو اور سردارون اوسیکو اسباب آرایش کا اور مال بیچ حیات زندگانی دنیا کے ابن عباس رض نے کہا کہ مصر سے حبشہ تک تمام پہاڑ معادن ذہب اور فضہ اور زبرجد کے فرعون کے تصرف مین تھے اس سبب سے تمام قبطی مالدار تھے سو وہی سبب ضلالت اور اضلال اونکا ہوا موسیٰ علیہ السلام نے دعا مین وہ بیان کیا اور پھر واسطے عجز کے تکرار کیا کہ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ اے پروردگار ہمارے اونکو یہہ کچھہ دیا اسباب مال دنیا کا تو کہ گمراہ کرین بندون تیرے کو راہ عبادت تیری سے اور فرعونکی عبادت کی طرف بلاوین رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ اے پروردگار ہمارے

بیٹ ڈال اوپر مالون اونکیکے کہ صورت اونکی محو ہوکر اور ہی کچھہ بنجاوے تو کہ شرکت اون کی خاک مین ملجاوے سو ویسا ہی ہوا چنانچہ قتادہ رضہ نے کہا کہ دینار اور درہم اونکے پتھر ہوگئے اوسی ہیئت اور نقش پر کہ تھے اور اسدی نے کہا کہ اموال اونکا نقد اور اطعمہ اور اشجار اور اثمار پتھر ہوگیا اون نو معجزون مین سے حضرت موسیٰ کے یہہ بھی ایک معجزہ تھا پھر حضرت موسیٰ نے دعا کی کہ وَاشْدُدْ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا اور سختی ڈال اوپر دلون اونکیکے یعنے مہر لگا دے پس نہ ایمان لاوین موسیٰ علیہ السلام نے وحی سے معلوم کیا تھا کہ وہ ایمان نہین لانیکے اسواسطے یہہ دعا کی کہ دل اونکے سخت کردے تو کہ ایمان سے نہ کھلین حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ یہانتک کہ دیکھین عذاب دردناک کہ وہ غرق ہونا ہی دریائے قلزم مین قَالَ قَدْ أُجِيبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فرمایا اللہ نے کہ تحقیق قبول کی گئی دعا تمھاری دونون بھائیونکی لکھا ہی کہ موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی تھی اور ہارون علیہ السلام نے آمین کہا تھا اور آمین کہنے والا بھی دعا مین شریک ہوتا ہی اسواسطے کہا کہ دونون کی دعا قبول ہوئی فَاسْتَقِيمَا پس مستقیم رہو تم دونون دعوت مین اور الزام حجت مین اور جلدی مت کرو کہ جو تم چاہتے ہو اپنے وقت پر وہی ہوگا لکھا ہی کہ بعد چالیس برس کے اثر اس دعا کا ظاہر ہوا وَلَا تَتَّبِعَانِّ سَبِيلَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ اور ہرگز مت پیروی کیجیو جلدی کرنیمین راہ ان لوگونکی کہ جہالت سے نہین جانتے کہ وعدہ اللہ کا سچا ہی اپنے وقت پر ظہور کریگا **مصرعہ** وقت پر موقوف ہر ایک کام ہی جب وقت عذاب کا آیا حضرت موسیٰ کو وحی ہوئی کہ اپنی قوم کو لیکر مصر سے نکلجاؤ کہ وقت عذاب کا قبطیونپر آن پہنچا حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو لیکر طرف شام کے چلے جب دریا کے کنارے پہنچے فرعون اپنے لشکر سمیت پیچھے آیا دریا پھٹ گیا بنی اسرائیل پار اُتر گئے وہ ڈوب گیا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہی وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ بَغْيًا وَعَدْوًا اور اُتار لیگئے ہم بنی اسرائیل کو دریا سے سلامت پس پیچھا کیا اونکا فرعون اور لشکر اوسکینے سرکشی سے اور تعدی سے جب کنارے دریا کے پہنچے گھوڑا فرعون کا بوسے جبرئیل کی گھوڑی کی کہ سوار ہوکر آئے تھے دریا مین در آیا تمام لشکر اوسکی متابعت سے دریا مین کود حَتَّىٰ إِذَا أَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ آمَنتُ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا الَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ یہانتک کہ جب پالیا اوسکو ڈوبنے نے اور اوسنے جانا کہ ہلاک ہوجاؤنگا کہا ایمان لایا مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مستحق عبادت کے مگر وہ خدا کہ دعوت موسیٰ سے ایمان لائے ہین ساتھہ اوسکے بنی اسرائیل اور مین فرمانبردارون سے ہون مدارک مین ہی کہ فرعون نے ایک معنی کو تین بار تین عبارت مین تکرار کیا کہ کسیطرح قبول ہو لیکن فوت وقت کے سبب مقبول نہوا پھر حقتعالیٰ نے یا جبرئیل نے اوسکے جواب مین کہا آلْآنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنتَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ کیا اب ایمان لاتا ہی تو کہ اختیار نرہا اور حالانکہ نافرمانی کرچکا تو پہلے اس سے اور کہا میرے پیغمبر کا نہ مانا اور تھا تو مفسدون سے کہ آپ گمراہ تھا اور دونکو گمراہ کرتا تھا مفسرین نے لکھا ہی کہ ایکدن جبرئیل علیہ السلام نے آکر فرعون سے کہا کہ ایک امیر نے اپنے بندیکو مال اور نعمت اپنے سے پرورش کیا اور اپنے ملک پر اختیار دیا وہ کفران نعمت کرے اور حکم مولی سے پھرے اور دعوی خواجگی کا کرے اوسکا کیا حال ہی اسکا فتوی لکھدو فرعون نے لکھا کہ کہتا ہی ابو العباس ولید بن مصعب کہ جو بندہ کہ خدمت سید اپنے کے سے باہر آوے اور کفران نعمت کرے حکم اوسکا یہہ ہی کہ دریا مین اوسکو غرق کرین جبرئیل نے جب فرعون غرق ہونے لگا تو وہی خط اوسکو دکھایا اور کہا کہ تیرے ہی فتوے پر عمل ساتھہ تیرے کیا ہی فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ پس آج نجات دینگے ہم تجھکو ساتھہ بدن تیرے کے پانی سے یعنے لشکر تیرا سب ڈوب جاویگا اور تیرے بدنکو ہم پانی پر اچھال دینگے لکھا ہی کہ جب فرعون معہ لشکر غرق ہوگیا بنی اسرائیل کو ایک دغدغہ پیدا ہوا کہ فرعون ڈوبا نہین کشتیان تیار کرکر ہمارا پیچھا کرے اللہ تعالیٰ نے بدن فرعون کا پانی پر تیرا دیا اوسکے بدن بے روح کو دیکھکر بنی اسرائیل کی تسلی ہوئی اور بعضے علمانے بدن کو بمعنی زرہ کہا ہی اور لوہیکا تیرنا پانی پر شانی ہی قدرت الٰہی کی اور زاد المسیر مین ہی کہ جو باقی رہی تھی قوم فرعون کی مصر مین وہ

کہنے لگے کہ فرعون غرق نہین ہوا جبرئیل دیکھین دریا کے شکار ماہی مین مشغول ہی حق تعالی نے دریا کو حکم کیا اوسنے بدن فرعون کا
کنارے پر پھینکدیا تو کہ سب مصر والے دیکھ لین اور معنے بنجیک کے بلقیک علی نحوہ من الارض کہے ہین بہر تقدیر حق تعالی نے فرمایا کہ بدن
تیرے کو دریا سے باہر لاوینگے لِنَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ آيَةً تا تو کہ ہو تو واسطے ان لوگونکے جو پیچھے تیرے ہین نشانی کہ ساتھ تیرے
عبرت پکڑین اور جانین کہ جو بندہ ہو کر دعوی خدائیکا کرے اوسکا یہی حال ہی وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ آيَاتِنَا لَغَافِلُونَ
اور تحقیق بہت لوگونمین سے نشانیون قدرت ہماری سے البتہ غافل ہین نہ اونمین فکر کرتے ہین نہ اونسے عبرت پکڑتے ہین وَلَقَدْ
بَوَّأْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مُبَوَّأَ صِدْقٍ اور تحقیق جگہہ دی ہمنے بنی اسرائیل کو بعد ہلاک فرعون کے اور قوم اوسکیے جگہہ دینا راستی
کا یعنے جو صدق وعدے ہمارے کیے لائق تھا اور وہ ولایت شام کی تھی پھر مصر و دمشق اور فلسطین کی تھی وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ اور روزی دی انکو ہمنے پاکیزہ
چیزونسے بعضے کہتے ہین یہان مراد بنی اسرائیل سے یہود زمانہ پیغمبر کے ہین کہ اونکو یثرب مین جگہہ دی اور کھجورین ترا ور خشک
عنایت کین فَمَا اخْتَلَفُوا حَتَّىٰ جَاءَهُمُ الْعِلْمُ پس اختلاف کیا اونھونے امر دین مین اپنی یا شان مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
یہان تک کہ آیا اونکے پاس علم توریت کا اور احکام اوسکیکا اور اسمین اختلاف کیا ساتھہ تاویل کے اوسوقت تک کہ عالم ہوئے
صفات اور نعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اسمین تحریف اور تغیر کرنے لگے اور بعضونے کہا ہی کہ وہ علم قرآن کا ہی کہ اترا اور
سبب اختلاف یہود کا ہوا إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ تحقیق پروردگار تیرا فیصل کریگا
درمیان اونکے دن قیامت کے بیچ اوس چیز کے کہ تھے بیچ اوسکے عناد سے یا جہل سے اختلاف کرتے حکم توریت سے یا امر
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فَإِن كُنتَ فِي شَكٍّ مِّمَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ فَاسْأَلِ الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْكِتَابَ مِن قَبْلِكَ
پس اگر ہو تو بیچ شک کے اوس چیز سے کہ نازل کی ہی ہمنے طرف تیرے قصص اور احکام سے پس پوچھہ اون لوگون سے کہ پڑھتے
ہین کتاب پہلی تجھسے یعنے اہل کتاب کیونکہ جو تجھپر نازل ہی وہ ثابت ہی اونکے نزدیک کتابونمین مراد کتاب سے یہان
جنس کتب ہی اور مخاطب یہان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور مراد امت ہی اور زاد المسیر مین ہی کہ ان بمعنی ما نافیہ ہی یعنے پس
نہین تو بیچ شک کے لیکن اہل کتاب سے سوال کر واسطے زیادتی بصیرت کے لَقَدْ جَاءَكَ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ
تحقیق آیا ہی تیرے پاس کلام سچا پروردگار تیرے لیے پس مت ہو تو شک لانیوالون سے سمجھہ لیجئے کہ اسطرح کے جہان خطاب آئے ہین
ظاہر مین مخاطب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہین لیکن بقول اصح خطاب اور ہی کو ہی کیونکہ حضرت معلوم اور محفوظ ہین شک اور شبہہ سے
بیچ اوس چیز کے کہ نازل ہوئی ہی آپ پر اور اسی قسم سے یہہ خطاب بھی ہی وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ فَتَكُونَ مِنَ
الْخَاسِرِينَ اور مت ہو تو اون لوگونسے کہ جھٹلاتے ہین آیتون اللہ کی کو کہ قرآن ہی پس ہو جاویگا تو اگر جھٹلاویگا تو زیان کارون سے
إِنَّ الَّذِينَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ تحقیق وہ لوگ کہ ثابت ہوئی اوپر اونکے بات پروردگار تیرے کی جو لوح محفوظ
مین لکھی ہی کہ وہ کفر پر مرینگے اور فرشتونکو اوسکی خبر کر دی ہی نہ ایمان لاوینگے کیونکہ اللہ کی بات جھوٹی نہین بعضونے کہا ہی کہ
مراد کلمہ سے لاملان جہنم ہی یا ہو لا ذی النار ولا ابالی ہی وَلَوْ جَاءَتْهُمْ كُلُّ آيَةٍ حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ اور اگرچہ آوین
اونکے پاس سب نشانیان یہان تک کہ دیکھین عذاب دردناک جو اونکے واسطے مقرر ہوا اور بعد نزول عذاب کے ایمان اون کو
فائدہ نکرے جیسے قوم فرعون کو اور امتون پہلیونکو نفع نہ دیا فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ بیان مین ہی کہ اکثر نحوی کہتے ہین کہ لولا یہان
بمعنی ما نافیہ کے ہی یعنے تھا کوئی قریہ یعنے رہنے والے اوسکے کہ عذاب نازل ہونیکے وقت آمَنَتْ فَنَفَعَهَا إِيمَانُهَا إِلَّا قَوْمَ
یُونُسَ ایمان لایا ہو پس نفع دیا ہو ایمان اوسکے نے اوسوقت مگر قوم یونس علیہ السلام کو کہ وہ لَمَّا آمَنُوا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ
الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ جب ایمان لائے اٹھا لیا ہمنے اونسے عذاب رسوائی کا بیچ زندگانی دنیا

کے اور فائدہ دیا ہمنے اونکو وقت پہنچنے اجلون اونکی تک سمجھہ لیجئے کہ موافق اس ترجمے کے کہ لکھا گیا استثنا الا قوم یونس کا متصل ہی اور نفع ایمان یاس کا مخصوص ساتھہ اس قوم کے ہی اور حکم سے آیت فلم یك ینفعهم ایمانهم لما راوا باسنا کے یہہ قوم مستثنا ہی اور ایک جماعت مفسرین نے آیت کے یہہ معنے کہے ہین کہ پس کیون نہ ہوئی کوئی بستی کہ ایمان لائے ہوتے قبل معائنہ عذاب سے اور شتابی کی ہوتی پہلے حلول اوسکیسے تا نفع کرتا اوسکو ایمان اوسکا لیکن قوم یونس کی کہ علامات عذاب کے دیکھتے ہی ایمان لے آئی وقت حلول تک دیر نہ کی اس تقدیر پر استثنا منقطع ہی اور قصہ یونس علیہ السلام کا مختصر یہہ ہی کہ وہ اولاد یہودا بن یعقوب علیہ السلام کے تھے بعد سلیمان علیہ السلام کے حق تعالی نے اونکو نبوت عطا کر طرف اہل نینوا کے زمین موصل مین کہ لاکھہ آدمی تھے بلکہ بیس ہزار اوپر بھیجا چالیس برس اوھونے الی کیطرف دعوت کی لوگون نے نمانا اور ایذائین پہنچائین آخر بہ تنگ آکر اوھونے بد دعا کی اللہ نے قبول کر کر فرمایا کہ کہدے اپنی قوم کو کہ تین دن یا چالیسہ نکے بعد عذاب آویگا یونس علیہ السلام نے قوم سے کہکر پہاڑ کی راہ لی ایک کھوہ مین جا چھپے جب وقت عذاب کا آیا اللہ تعالی نے مالک کو فرمایا کہ ایک جوبرا بر سموم دوزخ اوس قوم پر بھیج وہ حکم بجالایا ابر سیاہ دھوان دار پر شرار نمودار ہوکر گرد شہر کے گھر گیا لوگون نے جانا کہ یونس علیہ السلام سچ کہتے تھے جمع ہوکر بادشاہ کے پاس آئے وہ مرد عاقل تھا کہنے لگا کہ یونس علیہ السلام کو ڈھونڈھو بہتیرا تلاش کیا نہ پایا بادشاہ نے کہا کہ یونس گئے تو خدا اسکی طرف ہمین بلاتے تھے وہ تو باقی ہی اور دانا ہی اور شنوا ہی اب کچھہ علاج اور نہین مگر یہی کہ عاجزی اوس کی درگاہ مین کرین ہم پس بادشاہ گروسروپا برہنہ ٹاٹ پہنکر رعیت کو ہمراہ لے صحرا کو گیا مرد جدے عورتین جدی بچے جدے زاری جناب باری مین کرنے لگے اور پکارے کہ امنا بما جاء یونس علیہ السلام اول ذی الحجہ سے دسوین محرم تک اسیطرح روتے رہے چالیس تک نالہ وفغان سے نہ تھمے عاجزی اور بیچارگی اپنی بیان کرتے تھے نظم چارہ سازی کر کہ ہم بیچارہ ہین + دشت مین آفات کے آوارہ ہین + بن تیرے رکھتے نہین ہین اور ہم + تو ہی فرما کس سے جاہین عور ہم + اپنے در سے تو نے گر ہانکا ہمین پھر بھروسا کسکے ہی در کا ہمین + جانکر تجھکو خدا آئے ہین ہم + زاری وعجز وفغان لائے ہین ہم + کون ہی تیرے سوا مشکلکشا + کھولدے مشکل ہماری یا خدا + بعضے کہتے تھے الہی یونس علیہ السلام نے ہمکو کہا تھا کہ خدا نے میرے فرمایا ہی بندے خرید وار آزاد کرو ہم بندے تیرے آئے ہین ہمین اپنے کرم سے عذاب سے آزاد کر بعضے کہتے تھے کہ خدایا ہمین یونس علیہ السلام نے خبر دی تھی کہ میرے مالک نے فرمایا ہی کہ بیچارون اور دردمندون کی دستگیری کر ہم بیچارے درماندے ہین اپنے فضل سے ہمارا ہاتھہ پکڑ بعضے کہتے تھے کہ ای پروردگار ہمارے یونس علیہ السلام تیرا فرمایا کہتے تھے کہ جو کوئی تم پر ستم کرے اوس سے درگذر و ہم گنہگار اوپر اپنے ستم کرے آئے ہین ہمسے خطائین عفو کر بعضے کہتے تھے کہ الہا یونس علیہ السلام ہمین کہتے تھے کہ پروردگار میرے نے کہا ہی کہ سایل کو رد مت کرو ہم سایل تیری درگاہ مین آئے ہین ہمین رد مت فرما نظم ہاتھہ پھیلا تیرے در پر آئے ہین + مت ڈرا امید کر کر آئے ہین + ہمکو نا امید مت چھوڑ ای کریم + رحم زاری پر ہماری کر رحیم + قاضی الحاجات ہی تو ای خدا + حاجتین برلا تو ہی حاجت روا + بن تیرے کہہ کسکے در پر جائین ہم + اپنی یہہ بیچارگی دکھلائین ہم + تو ہی بیچارون کا ہی یک چارہ ساز + سب کا تیرے در پہ ہی روئے نیاز + القصہ چالیسوین دن کہ عاشورہ محرم اور جمعہ تھا اثر مناجات کا ظاہر ہوا کہ سحاب ظلمت ابر رحمت سے بدل گیا اور انپر برسنے لگا یونس علیہ السلام بعد چالیس دنکے نینوا کی طرف آئے کہ قوم کی خبر لون کیا حال ہی جب نزدیک شہر کے پہنچے رحمت حق دیکھکر ڈرے کہ مین نے عذاب سے ڈرایا تھا سو یہان رحمت اتری اگر مین شہر مین جاؤنگا تو مجھکو جھٹلاوین گے یہہ سوچکر پھر صحرا کو چلے باقی قصہ اونکے جانیکا اور دریا مین مچھلی کے نگلنے کا سورۂ انبیا اور صافات مین آویگا وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَآمَنَ مَنْ فِي الْأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعًا اور اگر چاہتا پروردگار تیرا البتہ ایمان لاتے جو کوئی بیچ زمین کے ہین سبکے سب لکھا ہی کہ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایمان لانے پر قوم کے بہت حریص تھے جب ایمان نہ لائے دل آپکا غبار ملال سے مکدر ہوا تعالی نے یہہ
آیت نازل کی کہ ایمان لانا میرے ارادہ پر موقوف ہی اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ کیا تو زبردستی کرتا ہی لوگونکو
یہانتک کہ ہوجاوین ایمان لانیوالے بغیر ارادے میرے کے سمجھ لیجئے کہ یہہ آیت منسوخ ہی ساتھہ آیت قتال کے وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ
تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ اور نہین ممکن کسیکو یہہ کہ ایمان لاوے مگر ساتھہ حکم اللہ کے اور توفیق اور قضا اوسکے وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ
عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ اور کردیتا ہی اللہ پلیدی یعنے عذاب کرتا ہی اللہ اوپر اون لوگونکے کہ نہین سمجھتے نشانیان قدرت اوسکے کی
اور نجعل ساتھہ نون کے بھی قرأت ہی یعنے کرتے ہین عذاب یا غصہ کرتے ہین ہم یا مسلط کرتے ہین ہم شیطان کو قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا
فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم مشرکونکو جو نشانیان قدرت حق کی طلب کرتے ہین کہ دیکھو کیا کچھہ ہیچ آسمانون
کے ہی اور زمین کے ہی عجایب عجایب پیدایش اللہ کی تو کہ قدرت حق تمپر ظاہر ہو وَمَا تُغْنِى الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ
اور نہین دفع کرتا دیکھنا نشانیونکا اور سنا کلام ڈرانیوالونکا یعنے رسولونکا عذاب الہی کو اوس قوم سے کہ نہین ایمان لاتے یا اوس گروہ
سے کہ ہیچ علم اور حکمت میرے کے واقع ہی کہ ایمان نہین لاوینگے فَهَلْ يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ پس نہین
انتظار کرتے یہہ مشرک مگر دنونکا یعنے واقعونکا مانند واقعون اون لوگونکے کہ گذرے ہین پہلے اونسے جیسے قوم عاد اور ثمود اور اصحاب
ایکہ اور اہل موتفکہ اور مراد واقعون سے نزول عذاب ہی قُلْ فَانْتَظِرُوْا اِنِّىْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ کہہ پس منتظر رہو عذاب کے کہ میں
نازل ہوگا تحقیق مین بھی ساتھہ تمھارے انتظار کرنیوالون سے ہون ہلاک ہونے تمھاریکا ثُمَّ نُنَجِّىْ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا پھر نجات
دی ہمنے پیغمبرون اپنے کو جب عذاب جھٹھانیوالونپر اُترا اور نجات دی اون لوگونکو جو ایمان لائے اونپر كَذٰلِكَ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ
اسیطرح ثابت ہوا اوپر ہمارے وقت ہلاک ہونے مشرکونکے نجات دینا ایمان والون کا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور اصحاب اونکے رضی
اللہ عنہم قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِىْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِىْ فَلَآ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ
الَّذِىْ يَتَوَفّٰىكُمْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اے لوگو اگر ہو تم ہیچ شک کے صحت دین میرے پس اوہین نہین تمھین بتا دون دین اپنا پس
نہین عبادت کرتا مین اون لوگونکو کہ عبادت کرتے ہو تم سوا اللہ کے بتونسے اور فرشتونسے ولیکن عبادت کرتا ہون مین اللہ کو وہ جو قبض
کرتا ہی یعنے مارتا ہی تمکو سمجھہ لیجئے کہ تخصیص وفات کی تہدید ہی کیونکہ مشرکونکا بعد موت کے وقت عذاب کا ہی وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور حکم کیا گیا ہون مین یہہ کہ ہون مین ایمان والونسے ساتھہ احکام الہی کے اور اخبار انبیا کے وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ
حَنِيْفًا اور امر کیا گیا ہون یہہ کہ سیدھا کرمنہہ اپنے کو یعنے خالص کر عمل اپنے کو واسطے دین میرے کے درآنحال کہ مایل ہو تو سب دینون
سے طرف اسلام کے وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور مت ہو مشرک لانیوالونسے یہہ خطاب متوجہ بغیر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی وَلَا تَدْعُ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ اور مت عبادت کر سوا اللہ کے اوس چیز کو کہ نہ نفع دے تجھکو اگر تو عبادت کرے اوسکی اور نہ ضرر دے تجھکو اگر نہ عبادت
کرے اوسکی فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ پس اگر کرے تو نے ایسونکی عبادت پس تحقیق تو اوسوقت ظالمونسے ہی کہ وضع عبادت اور دعا غیر موضع میں کی
وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ اگر لگا دے تجھکو اللہ کچھہ مرض یا شدت یا فقر پس نہین کھولنے والا اوسکے
سوا وہ کہ اللہ ہی وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ اور اگر ارادہ کرے ساتھہ تیرے صحت اور راحت اور غنا کا پس نہین کوئی پھیرنیوالا
فضل اوسیکو سمجھہ لیجئے کہ یہان فضل موضع ضمیر مین واقع ہی سو دلیل ہی اوسپر کہ اللہ تعالی فضل کرنیوالا ہی نیکیان پہنچاتا ہی
بندونکو بغیر استحقاق اونکے يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ پہنچاتا ہی فضل اپنے کو ساتھہ اوس شخصکے کہ جسکو چاہتا ہی بندون
اپنے سے وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ اور وہ ہی بخشنے والا پس اوسکی مغفرت سے بسبب اپنی معصیت کے ناامید مت ہو مہربان ہی
پس ساتھہ طاعت اوسیکے امید رحمت کی رکھو قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ کہہ ای لوگو تحقیق آیا ہی تمھارے

پاس کلام سچا یا پیغمبر صادق پروردگار تمھارے اور کچھ عذر نہین رہا تمکو فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ پس جسنے راہ پائی ساتھ ایمان اور متابعت نبی آخر الزمان کے پس سوا اوسکے نہین کہ راہ پاتا ہی واسطے جان اپنی کے کہ اوسکا نفع اوسیکو ملتا ہی وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا اور جو کوئی گمراہ ہوا ساتھ انکار اور جھٹلانیکے پس سوا اوسکے نہین کہ گمراہ ہوتا ہی اوپر نفس اپنے کے کہ وبال گمراہی کا اوسیکی طرف پھرتا ہی وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ اور نہین ہین اوپر تمھارے داروغہ کہ تمھارے کام میرے سپرد ہون بعضونے لکھا ہی کہ یہہ آیت منسوخ ہی ساتھ آیت سیف کے وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ اور پیروی کر اوس چیز کی کہ وحی کی جاتی ہی طرف تیرے ساتھ عمل کرنے اور پہچاننے کے اور صبر کر ایذا پر جو پہنچے تجھکو یہانتک کہ حکم کرے اللہ ساتھ نصرت تیری کے یا امر کرے ساتھ قتال بت پرستونکے اور جزیہ لینے کتابی کے وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ اور وہ بہتر ہی سب حکم کرنیوالونسے کیونکہ حکم ہین اوسکے مطلق خطا اور جور نہین یا جاننے والا ہی چھپی چیزون کا اوسے احتیاج شاہد ونکی نہین **بیت** ذرہ ذرہ کا اوسے ہی علم کچھہ اخفا نہین ۔ سب ہین محکوم اوسکے رأفت وہ ہی خیر الحاکمین ۔

سورہ ہود

مکی ہی ایکسو تینیس آیتین ہین اور ایکہزار سات سو پندرہ کلمے ہین اور سات ہزار پانچسو سینتیس حرف ہین فواصل اسکے دق ظلم بطن ضرور ہین اور تطبیق اسکی ساتھ سورۂ یونس کے یہہ ہی کہ ختم سورہ یونس کا ساتھ ذکر نزول قرآن کے اور اتباع وحی کے تھا شروع سورۂ ہود کا ساتھ ذکر احکام آیات قرآنی کے ہوا اور تناسب لفظی بھی ظاہر ہی کہ مقطع اوسکا ہو خیر الحاکمین ہی اور مطلع اوسکا احکمت آیاتہ

سورہ ہود مکیۃ وھی مائۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم ہ		وثلث وعشرون اٰیۃ

الٓرٰ یہہ حروف مقطعہ قرآنی ہین بہ نسبت اصطلاح وضعی اور عرفی مراد اونکی سمجھہ سے باہر ہی یہہ اللہ کا بھید ہی کہ وہی جانے یا جسے وہ جتادے وہ سمجھے شعبی سے کسیسے معانی مقطعات کی پوچھی کہا کہ سر الٰہی ہی مت پوچھو بعضونے کہا ہی کہ معنی الر کی انا اللہ اری ہین یعنے مین اللہ ہون کہ دیکھتا ہون طاعت مطیعونکی اور معصیت عاصیونکی اور ہر ایک کو موافق عمل اوسکیے جزا اور سزا دونگا پس یہہ کلمہ وعدہ اور وعید دونکو شامل ہی **نظم** سورج رأفت کہ یہہ کلام مجید ۔ مشتمل ہی بوعدہ اور بوعید ۔ مومنونپر تو فرح لاتا ہی ۔ کافرونکو بہت ڈراتا ہی کِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ یہہ ایک کتاب ہی کہ محکم کی گئی ہین آیتین اوسکی ساتھ عجوبون اور دلیلونکے یا منتظم ہوئی ہین ساتھ نظم محکم کے کہ کچھہ خلل اور نقصانکا اونمین دخل نہین ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ پھر جدا جدا کی گئین ہین سورتین اور آیتین یا تفصیل کی گئی ہین ساتھ اون چیزونکے کہ جنکی بندونکو احتیاج ہی نزدیک حکمت والے یا حکم کرنیوالے خبردار کیسے اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ یہہ کہ مت عبادت کرو مگر اللہ کو اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ تحقیق مین واسطے تمھارے اوسکی طرف سے ڈرانیوالا ساتھ عذاب کے شرک اور طغیان پر اور خوشخبری دینے والا ساتھ ثواب کے توحید اور ایمان پر ہون وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى اور یہہ کہ بخشش مانگو پروردگار اپنے سے واسطے گناہان گذشتہ اپنے کے پھر توبہ کرو طرف اوسکے گناہون سے زمان آئندہ مین تو کہ فائدہ دے تمکو فائدہ اچھا یعنے عمر تمھاری بڑی کرے تو کہ لوگ تمسے نفع لین یا بیغمی اور تندرستی سے رکھے ایکوقت مقرر تک کہ آخر عمر مقدر ہی محققون نے کہا ہی کہ متاع حسن رضا ہی اوس چیز پر جو ہاتھ لگی نعمت سے اور صبر ہی اوس شی پر جو پیش آوے محنت سے لطائف امام قشیری مین ہی کہ برخورداری نیک وہ ہی کہ حاجت لوگون کی تیرے ہاتھ سے برآوے **بیت** خلق کو نفع رافتا پہنچا کہ متاع حسن یہی ہی بس ۔ وَيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ اور دیویگا ہر بڑائی والیکو ثواب بڑائی اوسکے کا دنیا اور دین مین ۔ ابن مسعود سے مروی ہی کہ ذو فضل وہ شخص ہی کہ حسنات جسکے فاضل ہون سیئات اوسکیسے اور جرجانی رح نے کہا کہ صاحب فضل وہ ہی کہ دیوان ازل مین جسکے نام پر فضل لکھا ہو کہ وہ البتہ بعد وجود مین آنیکے مشرف اوس سے ہوگا **بیت** ازل مین جسکو لکھا ہی سعید ابی رأفت ۔ ابد تلک وہ سخاوت سے بہرہ ور ہوگا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ اور اگر پھر جاؤ تم اسی کافرو

اسلام سے اور متابعت میری سے پس تحقیق ڈرتا ہون میں اوپر تمھارے عذاب دن بڑے کے سے کہ قیامت ہی یا دن بدر کا ہی یا روز شدت اور مشقت کا کہ کفار مخطمین مبتلا ہوئے تھے یہانتک کہ مردار کھاتے تھے اِلَی اللّٰہِ مَرْجِعُکُمْ طرف اللہ کے ہی بازگشت تمھاری وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہی پھرانا اور ثواب دینا اور عذاب کرنا اوسکے اختیار مین ہی لکھا ہی کہ بعضے مشرک کہ عداوت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رکھتے تھے اوسے مصلحت زمانہ سے ظاہر نہین کرتے تھے ایکدن آپس مین ملکر کہنے لگے کہ جب پردے چھوڑے اور اپنے آپکو کپڑون مین چھپاوین ہم اور دلونمین دشمنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رکھین ہم تو کوئی کسطرح آگاہ ہو حقتعالی نے یہہ آیت نازل کی اَلَآ اِنَّھُمْ یَثْنُوْنَ صُدُوْرَھُمْ لِیَسْتَخْفُوْا مِنْہُ خبردار ہو کہ کافر پیٹتے ہین سینے اپنے عداوت حبیب میرے مین یعنے دلونمین دشمنی رکھتے ہین تو کہ چھپ جاوین اللہ سے اَلَا حِیْنَ یَسْتَغْشُوْنَ ثِیَابَھُمْ یَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ خبردار ہو جسوقت لپیٹتے ہین وہ کپڑے اپنے بچھونے پر لپٹتے ہوئے جانتا ہی اللہ جو کچھ چھپاتے ہین سینونمین اپنے اور جو ظاہر کرتے ہین زبانون سے اپنی **بیت** علم حق مین ظاہر و اخفا ہی ایک + تیرا پنہان اور تیرا پیدا ہی ایک اِنَّہٗ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ تحقیق وہ جانتا ہی سینے والی بات کو یا ذات الصدور دل ہین کہ اسکے مضمرات اوسپر ظاہر ہین **بیت** خطرۂ دل سے خدا آگاہ ہی + سر سینے کا علیم اللہ ہی + اسباب نزول مین ہی کہ یہہ آیہ اخنس بن شریف کی شانمین نازل ہوئی ہی وہ بڑا خوش تقریر تھا حضرت کی خدمت مین آکر اپنی خیرخواہی اور دوستی کو تقریر دلچسپ مین بیان کرتا تھا لیکن ظاہر اوسکا خلاف باطن تھا **بیت** اندرون اوسکا بھر ظلمت سے تھا + اور برون دیکھو تو پُر طلعت سے تھا + حق تعالی نے اوسکو یہہ آیت بھیجکر ظاہر کردیا تا کوئی صفائی ظاہری اوسکی دیکھکر ظلمت باطنی اوسکی سے غافل نہو **نظم** روشنی پر ظاہری رافت نہ جا + دیکھ باطن کو جو ہی اہل صفا + مار ہی ظاہر مین پر نقش و نگار + لیک باطن مین بڑا ہی زہردار + ایسے ہی حال منافق جانتو + صورت و معنی یہہ مین پہچانتو نیک صورتین ہین اور معنی مین زشت + جسطرح سے ہووے زر اندود خشت + صورت ظاہر کا کیا ہی اعتبار + چاہئے باطن مصفا بیغبار جسکا باطن صاف ہی آئینہ وار + دیکھتا ہی جلوۂ روئے نگار + اور زنگ آلودہ باطن جسکا ہی + جلوہ کہہ وُہ پر کدورت کسکا ہی + وَمَا مِنْ دَآبَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا اور نہین کوئی چلنے والا بیچ زمین کے مگر اوپر اللہ کے ہی رزق اوسکا یعنے سب حیوانات کو رزق دیتا ہی لفظ علی کا بسبب کمال فضل و رحمت کے لایا والا اوسپر لازم کچھ چیز نہین بعضونے کہا ہی کہ علی بمعنی من ہی یعنے روزی سبکی اللہ سے ہی یا علی بمعنی الی ہی یعنے رزق سبکا مفوض بحق تعالی ہی چاہے کشادہ کرے چاہے تنگ کرے **ے** ہی رزق الی اللہ سبکا رافت سمجھ علی اللہ رزقنا کو + ستم ہی منسوب اپنی جانب اگر کرین روزی خدا کو + وَیَعْلَمُ مُسْتَقَرَّھَا وَمُسْتَوْدَعَھَا اور جانتا ہی اللہ جگہہ قرار حیوانات کی حالت حیات مین اور آرام گاہ کی اونکے بعد وفات کے صاحب کشاف نے لکھا ہی کہ مستقر مسکن حیوانات ہی زمین اور آب اور ہوا مین اور مستودع جائے قرار اونکی ہی پہلے اس استقرار کے جیسے صلب و رحم اور بعضے **ے** عالم مستقر و مستودع + ہی خدا ہی کو اور سبکو وع + کُلٌّ فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ہر ایک جو بیان کیا دواب اور ارزاق اور مستقر اور مستودع سے بیچ کتاب روشن اور بیان کرنیوالی کے ہی کہ لوح محفوظ ہی وَھُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ وَّکَانَ عَرْشُہٗ عَلَی الْمَآءِ اور اللہ وہ ہی جسنے پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو بیچ چھہ دنکے ایام دنیا سے کہ اوّل اتوار آخر جمعہ تھا اور تھا پہلے پیدا کرنے آسمان و زمین کے عرش اوسکا اوپر پانی کے بعضے تفسیرونمین لکھا ہی کہ پہلے حق تعالی نے یاقوت سبز پیدا کیا پھر اوسنے نظر ہیبت سے دیکھا وہ پانی ہوگیا پھر باد کو پیدا کرکے پانی کو اوسپر رکھا اور عرش کو پانی پر قرار دیا اور عرش کا پانی پر رکھنا اور پانی کا ہوا پر عجائب قدرت الٰہی ہی اور حقتعالی نے پیدا کیا آسمان اور زمین اور عرش اور پانی اور ہوا کو لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا تو کہ آزماوے تمکو یعنے معاملہ آزمانیوالونکا کرے تو کہ ظاہر ہو جاوے کون تم مین سے بہتر ہے عمل مین یعنے شکر مین اوس نعمت پر یا تصدیق مین عرش کے ٹھہرنے پر اوپر پانی کے اور پانیکی قرار پر اوپر باؤ کے وَلَئِنْ قُلْتَ اِنَّکُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ لَیَقُوْلَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِنْ ھٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ اور اگر کہے تو اسی محمد صلی اللہ

علیہ وسلم قوم اپنی کو البتہ تم اوٹھائے جاؤگے بعد موت کے البتہ کہینگے وہ لوگ کہ کافر ہوئے نہین یہہ بات جو بعث کی کہتے ہو مگر جادو ظاہر
ہیچ فریب کے یا بطلان کے وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ اور اگر ڈھیل دیوین ہم اونسے عذابکو
کہ وعدہ کیا ہی ہمنے طرف ایک مدت گنی ہوئی تک یعنے وقت معلوم تک البتہ کہینگے کھلی سے کس چیزنے بند رکھا ہی عذاب کو اَلَا يَوْمَ
يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ خبردار ہو جسدن آویگا اونکے پاس عذاب وہ دن بدر کا ہی نہ پھیرا جاویگا اونسے کسی وجہ سے یا عذاب قتل
جبرئیل کا ہی مستہزئین کو چنانچہ انا کفیناک المستہزئین سے نکلتا ہی کہ سورۂ حجر مین آویگا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ اور
گھیر لیویگی اونکو وہ چیز کہ تھے ساتھہ اوسکے جہل سے ٹھٹھا کرتے اور جلدی مانگتے تھے اوسکو حاق فعل ماضی یہان موضع مستقبل مین واسطے
تحقیق وقوع کے واقع ہی گویا کہ گھیر لیا ہی اونکو عذاب نے وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ اور اگر چکھاوین ہم آدمی
کو اپنی طرف سے رحمت یا نعمت کہ لذت اوسکی معلوم کرے پھر کھینچ لیوین ہم اوسسے اِنَّهٗ لَيَـُٔوْسٌ كَفُوْرٌ تحقیق وہ البتہ ناامید ہی بسبب بیصبری
کے اور نہ رکھے اعتماد اوپر کرم ہمارے کے ناشکرا ہی ہیچ نعمت گذشتہ کے وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ
عَنِّيْ اور اگر چکھاوین ہم اوسکو نعمت مثل غنا اور صحت کے بعد سختی کے کہ لکھی تھی اوسکو جیسے فقر اور بیماری البتہ کہیگا گئین برائیان مجھسے
یعنے مصیبتین جو مجھسے نہین دور ہووین اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ تحقیق آدمی البتہ خوشیان کرنیوالا اور مغرور نعمت پر شیخی خور ہی اور فرح اور
فخر نے اوسکو شکر نعمت سے غافل کیا ہی اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ مگر جن لوگون نے کہ صبر
کیا محنت اور بلا پر اور عمل کئے نیک یعنے شکر ادا کیا نعمت اور عطا پر یہہ لوگ صابر شاکر واسطے اونکے بخشش ہی گناہونکی اور ثواب ہی بڑا
کہ اقل اوسکا جنت ہی سمجھہ لیجئے کہ اجر کبیر نعمت مشاہدہ حق ہی کہ تمام نعمتین بہشت کی اوسکے مقابلے مین محقر ہین **بیت** تیرے لقا کیلئے
مانگتے ہین جنت ہم + یہہ سب نعم سے بڑی جانتے ہین نعمت ہم + لکھا ہی کہ کفار عرب عناد حضرتؐ سے رکھتے تھے اور ٹھٹھے سے کہا کرتے
تھے کہ اللہ نے کیون نہ خزانہ تمکو دیا یا فرشتہ تمھاری تصدیق کو اتارا آپ اونکے استہزا سے تنگدل ہوئے اللہ تعالیٰ نے واسطے خوشی حضرت
کے کہ ادائے رسالت کئی جاوے اور رد اور انکار کفار سے تنگدل نہون یہہ آیت نازل کی کہ فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ پس
شاید کہ تو چھوڑ دینے والا ہی امام ماتریدی نے کہا ہی کہ یہان تارک بمعنے نہی ہی یعنے مت چھوڑ بعضے وہ چیز کہ وحی کی جاتی ہی طرف
تیرے مخالف رائے مشرکونکے وَضَآئِقٌ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ اور تنگ ہو جاتا ہی ساتھہ
اظہار اوسکے سینہ تیرا اوس خوف سے کہینگے کیون نہ اتارا گیا اوپر اوسکے خزانہ کہ لوگونکو بانٹتا سب تابع رہتے یا کیون نہ آیا ساتھہ اوسکے
فرشتہ کہ گواہی نبوت پر دیتا سو تو اس گفتگو سے انکی ادائے رسالت سے مت ہٹ اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِيْرٌ سوا اسکے نہین کہ تو ڈرانیوالا ہی
ڈرا دینا تیرا کام ہی پس تو اسمین قصور مت کر اور رد اور انکار سے کسیکے دلتنگ مت ہو وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ اور اللہ اوپر ہر چیز کے
کارساز ہی **نظم** غیر حق سے اپنے منہہ کو موڑ تو + کام اپنے سب خدا پر چھوڑ تو + کر توکل اوسپہ وہ ہی کارساز + اوسکی ہی درگہ مین لا
روئے نیاز + حاسدونکے کہنے سے مت ہو ملول + ہی وکیل اللہ تیرا ای رسول اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ بلکہ کہتے ہین کافر محمد صلی اللہ علیہ
وسلم نے باندھہ لیا ہی قرآن کو یعنے اپنی طرف سے بنا لیا ہی اللہ کا کلام نہین قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ پس کہدے آؤ دس سورتین
مثل قرآن کے فصاحت بلاغت مین باندھہ لئے ہوئے اپنی طرف سے حاصل یہہ ہی کہ تمھارے گمان مین یہہ ہی کہ قرآن مین نے بنا لیا ہی تو
تم بھی بنا لاؤ کہ فصحائے عرب ہو مجھسے زیادہ قدرت رکھتے ہو کہ عالم قصص اور اخبار اور مشاق انشا و اشعار ہو وَادْعُوْا مَنِ
اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اور پکارو یاری اور مددگاری کیواسطے جسکو پکار سکو تم سوا اللہ کے اگر ہو تم سچے اسمین
کہ یہہ کلام بنایا ہوا ہی اور جو وہ دس سورہ بنانیمین عاجز ہوئے تو آیت آئی کہ فاتوا بسورۃ من مثلہ پھر عجز اونکا ایک سورت بھی بنانے
مین سب پر کھل گیا فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ پس اگر نہ قبول کرین واسطے تمھارے سورتین بنا لانا جو اونسے کہا ہی مخاطب پیغمبر ہین ضمیر

جمع کی واسطے تعظیم کے ہی یا مومنین ہین کہ وہ بھی حضرتکی حمایت کررکہا کرتے تھے کہ پیغمبر کو جو تم مفتری کہتے ہو تمھین بنالاؤ مثل قرآنکے پس اللہ تعالی فرماتا ہی کہ وہ اگر جواب نہ دے سکین فاعلموا انما انزل بعلم اللہ پس جانو تم یہہ کہ وہ اتارا گیا ہی ساتھہ علم خداکے کہ خاصہ اسکا ہی اور وہ علم ہی کہ معاش اور معاد مین کام آوے عباد کے جلالین مین لکھا ہی کہ فاعلم خطاب واسطے مشرکون کے ہی وان لا الہ الا ھو اور جانو یہہ کہ نہین مستحق عبادت مگر وہ کہ عالم ہی اوس چیز کا جو غیر اوسکا نہین جانتا اور قادر ہی اوپر جو سوا اوسکے کوئی نہین کرسکتا فھل انتم مسلمون پس آیا ہو تم فرمانبرداری کرنیوالے اور استفہام بمعنی امر بھی ہوسکتا ہی یعنے ثابت رہو اسلام پر جو اعجاز قرآن کا تمپر محقق ہوا اور جو خطاب مشرکون کیطرف کیے جیسے جلالین مین ہی تو بھی استفہام بمعنی امر ہی یعنے اسلام لاؤ بعد اس حجت قاطعہ کے کہ قرآن ہی کلام الہی کوئی مثل اوسکے نہین بنا سکتا من کان یرید الحیوۃ الدنیا وزینتہا جو کوئی ہی پستی ہمت سے ارادہ کرتا ہی زندگانی دنیا کا اور آرایش اوسکے کا عوض عمل نیک اپنے کے مراد اس سے منافق ہین یا اہل ریا یا یہود اور نصاری اور زاد المسیر مین ہی کہ عام ہی سب لوگونکو کہ جو کوئی بدلے اعمال حسنہ کے دنیا مانگے نوف الیہم اعمالہم فیہا وہم فیہا لا یبخسون پورا دینگے ہم طرف اونکے جزا عملون اونکی بیچ دنیا کے صحت اور دولت سے اور مال اور اولاد کی کثرت سے اور وہ بیچ دنیا کے نہ کم کیے جاوینگے یعنے اونکی جزا کچھہ کم نہ کرینگے اولئک الذین لیس لہم فی الاخرۃ الا النار یہی ہین وہ لوگ کہ نہین واسطے اونکے بیچ گھر آخرت کے مگر آگ دوزخکی کیونکہ صورت اعمال کا اجرا ونکو دنیا مین دیا اور نیت فاسدہ کا عذاب باقی رہا سو آخرت کے واسطے آمادہ کیا وحبط ما صنعوا فیہا اور کھویا گیا جو کچھہ کیا تھا بیچ دنیا کے کیونکہ ثواب آخرت کا متفرع نیت اخلاص پر ہی سو انکی نیتین اعمال مین خالص نتھین وباطل ما کانوا یعملون اور جھوٹھا ہوا حقیقت مین جو کچھہ کہ تھے وہ عمل کرتے ریا اور سمعہ اور غیر اونکیسے افمن کان علی بینۃ من ربہ ویتلوہ شاہد منہ آیا پس جو شخص کہ ہو اوپر دلیل کے پروردگار اپنے سے اور پیچھے آتا ہی اوسکے ایک شاہد اللہ کیطرف سے کہ قرآن ہی برابر ہوگا اوس شخص سے کہ نیت دنیا مانگی اور اعمال بوجہ ثواب نکرے بعضون نے کہا ہی کہ دلیل والے مومنین اہل کتاب ہین یا ہر مومن مخلص ہی اور شاہد پیغمبر ہین یا صاحب بینہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور تابع اونکے شاہد ہین کہ جبرئیل علیہ السلام ہین یا وہ فرشتہ ہی جو حافظ اور نگہبان آپکا تھا یا امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہین یا صورت مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کہ جسنے دیدۂ انصاف سے ادھر دیکھا انوار حق اور آثار صدق چہرۂ شریف مین مشاہدہ کئے **بیت** جسنے دیکھا وہ چہرہ والا + کہا سبحان بی الاعلی + اور بعضے کہتے ہین کہ بینہ قرآن ہی اور یتلوہ بمعنی قرأت ہی اور شاہد جبرئیل علیہ السلام یا لسان حضرت سید الانام علیہ الصلوۃ والسلام یا اعجاز اور نظم قرآن ہی اور اگر یتلوہ بمعنی بینہ ہو تو شاہد انجیل ہی اور زاد المسیر مین ہی کہ انجیل تابع قرآن کے ہی تصدیق اور بشارت مین اگرچہ پہلے نازل ہوئی ہی ومن قبلہ کتاب موسی اور پہلے انجیل سے یا قرآن سے تابع اوسکے تھی کتاب موسی کی یعنے توریت کیونکہ وہ بھی تصدیق مین نبی امی کے اور بشارت مین وجود باجود اونکے تابع ہی اور موافق ہی قرآن کے امامًا ورحمۃ در آنحال کہ توریت پیشوا تھی دینداروں کی اور رحمت تھی اونکی جنپر نازل ہوئی تھی اولئک یؤمنون بہ یہہ لوگ صاحب بینہ ہین ایمان لاتے ہین ساتھہ قرآن کے ومن یکفر بہ من الاحزاب فالنار موعدہ اور جو کوئی کفر کرے ساتھہ قرآن کے گروہونمین سے کہ عداوت کرتے ہین پس آگ دوزخکی ہی جگہہ وعدے اوسکی ضرور وہان جاویگا فلا تک فی مریۃ منہ پس مت ہو بیچ شک کے اوس وعدہ گاہ سے انہ الحق من ربک ولکن اکثر الناس لا یؤمنون تحقیق وہ وعدہ حق ہی پروردگار تیرے سے ولیکن اکثر لوگ نہین ایمان لاتے ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا اور کون شخص ہی ظالم تر یعنے کافر تر اوس شخص سے کہ باندھ لیتا ہی اوپر اللہ کے جھوٹھہ یعنے نفی وحی کی اوسکے کرتا ہی یا اثبات شریک کا واسطے اوسکے کرتا ہی اولئک یعرضون علی ربہم ویقول الاشہاد ہؤلاء الذین کذبوا علی ربہم اور یہہ لوگ مفتری رو برو لائے جاوینگے اوپر پروردگار اپنے کے اور کہینگے گواہ یعنے گرامی کاتبین یا پیغمبر واسطے ہر امت کے یا اعضا اور جوارح اونکے گواہی دینگے کہ یہہ لوگ وہ ہین جو عناد سے جھوٹھہ بولتے تھے اوپر پروردگار اپنے کے ساتھہ پکڑنے اولاد اور شریک کے الا لعنۃ اللہ علی الظالمین خبردار ہو لعنت ہی اللہ کی

اوپر ظالمونکے یعنے کافرونکے اَلَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا اور وہ کافر کہ بند کرتے ہین لوگونکو راہ اللہ کی سے اور چاہتے ہین ساتھ اوسکے کجی یعنے بیان کرتے ہین اللہ کی راہ کو کہ دین ہی ساتھ کجی کے رستی سے وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ اور وہ ساتھ آخرتکے وہ کافر ہین تکرار ضمیر کا واسطے تاکید کفراونکے ہی ساتھ قیامت کے اُولٰٓئِكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ یہہ لوگ کافر نہ تھے عاجز کرنیوالے اللہ کو عذاب اپنے سے بیچ زمین کے یعنے بیچ دنیا کے اور نتھا واسطے اونکے سوا اللہ کے کوئی دوست کہ عذاب اللہ کا اونسے اوٹھا دیتا بلکہ يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ دوگنا کیا جاویگا واسطے اونکے عذاب یعنے دوبار معذب ہونگے اسواسطے کہ خود گمراہ ہین اور اونکو گمراہ کرتے ہین مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ نہ تھے کہ دنیا مین طاقت رکھتے سننے کی حق باتکے کیونکہ اسکے سننے سے بہرے تھے اور نتھے دیکھتے آیات قدرت کو کیونکہ اوسکے دیکھنے سے اندھے تھے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ یہی لوگ ہین جنھون نے ٹوٹا دیا جانون اپنی کو یعنے اوسکا زیان اونھین پر پڑا اور کھویا گیا اونسے جو کچھ کہ تھے باندھہ لیتے ہتو نکی شفاعت سے اور فرشتونکی سفارش سے لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ نہین شک اور شبہ یہہ کہ وہ بیچ گھر آخرتکے وہ ہین ٹوٹا پانیوالے بڑے سب ٹوٹا پانیوالونسے کیونکہ عبادت ہتونکی بدلے عبادت خدا کے اختیار کی ہی اور متاع دنیائے فانی عوض نعیم عقبیٰ باقی کی ہی اور اس سودہین ٹوٹا ظاہر ہی نظم دیکھے دین رافتا نہ تو دنیا + کہ یہان رنج وہان ہی آسایش + بدلے باقی کے لونہ فانی کو + کہ باین بیع غبن ہی فاحش + اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے اخلاص سے اور عمل کئے اچھے اور عاجزی کی طرف پروردگار اپنے کے یا آرام پکڑا ساتھہ ذکر رب اپنے کے یا واسطے پروردگار اپنے کے ماسوی اللہ سے منقطع ہوئے یہہ لوگ بہنے والے جنت کے ہین هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ وہ بیچ جنت پر نعمت کے قائم دائم ہین مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ مثال دونون فرقون کی کہ مومن اور کافر ہین مانند اندھے اور بہرے کے اور مانند دیکھنے والیکے اور سننے والیکے ہی هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا کیا برابر ہوتے ہین یہہ دونون فرقے یعنے برابر نہین اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ کیا پس نہین نصیحت پکڑتے ہو تم اس مثال مین اور تامل نہین کرتے ہو تم اس تشبیہ مین سمجھہ لیجئے کہ کافرونکو اندھے اور بہرے سے تشبیہ دی کہ آیات قدرت حق کو اور کلام قادر مطلق کو دیکھتے سنتے نہین اور تشبیہ مومن کو بینا اور شنوا سے دی کہ وہ بخلاف کافر مشاہدہ کرنیوالے قدرت حق کے اور سننے والے کلام قادر مطلق کے ہین بحر الحقایق مین ہی کہ اندھا وہ ہی جو حق کو باطل اور باطل کو حق دیکھے اور بہرا وہ ہی جو حق کو باطل اور باطل کو حق سنے اور بینا وہ ہی کہ حق کو حق دیکھے اور متابعت کرے اور باطل کو باطل دیکھے اور اُسسے بچے اور شنوا وہ ہی کہ حق کو حق سُنے اور اوسپر عمل کرے اور باطل کو باطل سُنے اور اُسسے حذر کرے اور حقیقت مین بصیر وہ ہی کہ دیدۂ بصیرت اوسکے نے ساتھہ کحل بے بصر کے جلا پائی ہوا اور سمیع وہ ہی کہ گوش ہمت اوسکینے ساتھہ گوشوارہ بے سمع کے گردن اُٹھائی ہو جو ساتھہ حق کے دیکھیگا اور جو ساتھہ حق کے سنے گا سوا حق کے نہ سنے گا نظم جو گوش کہ رافتا بحق ہووے وا + وہ بات کسی کی کب سُنے غیر خدا + جو دیدہ کہ حق بین ہی وہ کب دیکھے ہی + کونین مین موجود کوئی حق کے سوا وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اور تحقیق بھیجا ہمنے نوح کو طرف قوم اوسکی کے پس کہا نوح علیہ السلام نے انکو اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ تحقیق مین واسطے تمھارے ڈرانیوالا ہون ظاہر یہہ کہ نہ عبادت کرو مگر اللہ کی اگر تم اوسکی عبادت نہ کروگے اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ اَلِيْمٍ تحقیق مین ڈرتا ہون اوپر تمھارے عذاب دن درد دینے والے کیسے دنکی صفت ساتھہ الیم کے قبیل اسناد مجازی کے ہی واسطے وقوع الم کے بیچ اوسکے فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا پس کہا سرداروں نے جو لوگ کہ کافر ہوئے تھے قوم نوح علیہ السلام سے نہین دیکھتے ہم تجھکو مگر آدمی مانند اپنے یعنے ایسا مرتبہ تیرا نہین دیکھتے ہم کہ سبب تخصیص تیرے بیکا ہو ساتھہ نبوت کے عجب بیوقوف تھے کہ صورت انبیا کی اپنی ہمشکل دیکھکر ہمسری کرنے لگے حقیقت اوسکی دریافت نہ کی نظم ہمسری کرنے لگے با انبیا + بولے جو کچھہ ہم ہین سو ہین اولیا + آدمی ہم ہین سو یہہ ہین آدمی + اونھین کیا بیشی ہی کیا ہم مین کمی + جو ہمین ہی خواب وخور سو اونکو ہی + اور جو حاجت ہی ہمین وہ انکو ہی + یہہ نہ کی دریافت اندھے پن سے تھی + +

یہان زمین و آسمان کا فرق ہی + گو کہ صورتمین ہین یکسان سب بشر + پر بمعنی فرق ہی کر تو نظر + حسن اور خس کی ہی صورت گرچہ ایک
ایک معنومین یہہ گھاس اور وہ ہی نیک + ایسے ہی یہہ اور وہ ہمشکل ہین + ظاہرا پابند شرب و اکل ہین + پر بمعنی یہہ کہان اور وہ
کہان + ہی بڑا فرق زمین و آسمان + انبیا و اولیا ہین پاک فہم + یہہ کدورت مین بھرے پابند وہم + وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا
الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ اور نہین دیکھتے ہم کہ پیروی کی ہو تیری مگر اون لوگون نے کہ وہ رذالی ہمارے ہین ظاہر سمجھہ مین یعنے
تیرا ایمان لائے ہین بے فکر و بے تامل یا بے پیرو تمھارے ارازل ہین بادی الرای مین یعنے جو اوپر نظر کرتا ہی رذال پن ادنمین دیکھتا
ہی وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ اور نہین دیکھتے ہم واسطے تمھارے یعنے تمکو اور پیرو تمھارونکو اوپر
ہمارے کچھہ بڑائی جسکے سبب سے ہمپر متابعت تمھاری لازم ہو بلکہ گمان کرتے ہین ہم تمکو جھوٹھ بولنے والے یعنے تمکو دعوے نبوت مین اور
پیروی کرنیوالونکو تمھارے علم مین ساتھہ تصدیق تمھارے کی قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰنِيْ رَحْمَةً مِّنْ
عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ کہا نوح علیہ السلام نے ای قوم میری کیا دیکھا تمنے یعنے خبر دو مجھکو اگر ہونمین اوپر دلیل روشن کے پروردگار
اپنے سے اور دی ہو اللہ نے مجھکو رحمت نزدیک اپنے سے کہ نبوت ہی پس چھپائی گئی وہ دلیل اوپر تمھارے عمیت بضم عین اور تشدید
میم بمعنی اخفیت کہ لکھی گئی قرات حمزہ اور کسائی اور حفص کی ہی اور باقی قاری عمیت پڑھتے ہین یعنے چھپی رہی اوپر تمھارے اَنُلْزِمُكُمُوْهَا
وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ کیا لگا دینگے ہم تمکو وہ رحمت یا لازم کر دینگے ہم تمکو قبول اوسکا یہان بعضونے استفہام بمعنی اثبات کہا ہی یعنے لازم
کر دینگے ہم تمکو ماننا اونکا اور بعضون نے بمعنی نفی کہا یعنے نہین لازم کر دینگے ہم تمکو ماننا اوسکا اور حالانکہ تم اوسکو ناخوش رکھنے والے ہو قتادہ
نے کہا کہ اگر نوح علیہ السلام طاقت رکھتے لازم کر دیتے اونپر قبول نبوت لیکن یہہ ہدایت اختیار مین پروردگار ہی کے ہی بیت چاہے
گمراہ کرے چاہے ہدایت فرمائے + اوسکے مملوک ہین سب جسکو جو چاہے وہ دکھائے وَيٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا اور ای قوم میری نہین
مانگتا مین تمسے اوپر تبلیغ رسالت کے کچھہ مال جو تمپر گران ہو اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ نہین بدلا میرا مگر اوپر اللہ کے لکھا ہی کہ سردارون
نے قوم کے کہا ای نوح رذالونکو اپنی مجلس سے نکال دے تاکہ ہم ساتھہ تیرے ہم جلیس ہون نوح علیہ السلام نے جواب مین کہا وَمَآ اَنَا
بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور نہین ہون مین ہانکنے والا اون کو جو ایمان لائے ہین اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ تحقیق وہ ملنے والے ہین جزا پروردگار اپنے
سے اور دولت قرب سے مشرف ہونگے پس مین کیونکر اونکو اپنی مجلس سے نکالون وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ولیکن مین دیکھتا ہون تم کو
ایک قوم کہ نہین جانتی قدر اونکی وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ اور ای قوم میری کون شخص مدد دے مجھہ کو اور باز رکھے
عذاب خدا سے اگر ہانکدونمین اونکو اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ آیا پس نہین نصیحت پکڑتے تم قوم نے کہا ای نوح تو وصف اونکے بیان کرتا ہی اور
یہہ ظاہر مین تجھہ سے موافقت رکھتے ہین اور باطن مین مخالفت نوح علیہ السلام نے کہا وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ
اور نہین کہتا مین تمسے کہ نزدیک میرے خزائن اللہ کے علم کے ہین اور نہین جانتا مین غیب کو تو کہ باطن سے لوگون کو خبر دون وَلَآ اَقُوْلُ
اِنِّيْ مَلَكٌ اور نہین کہتا مین کہ تحقیق مین فرشتہ ہون تو کہ تم کہو وما انت الا بشر مثلنا نہین تو مگر آدمی مانند ہمارے وَلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ
تَزْدَرِيْٓ اَعْيُنُكُمْ اور نہین کہتا مین واسطے اون لوگونکے کہ حقیر دیکھتی ہین آنکھین تمھاری اوجہت فقر اونکے تم اونکو رذالے کہتے ہو
لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا کہہ ہرگز نہ دیگا اونکو اللہ بھلائی کیونکہ اللہ تعالی نے اونکیلئے واسطے بہتر چیز تیار کی ہی اوس سے کہ تمکو دنیا مین دی
ہی اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ اللہ دانا تر ہی اوس چیز سے کہ مبنی نفسون اونکے ہی صدق اور اخلاص سے اور اگر مین حکم اونکے اسلام
کے ظاہر کرون اِنِّيْٓ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ تحقیق مین اوسوقت ہو جاؤن ظالمون سے کیونکہ انبیا کو حکم کرنا ظاہر پر چاہئے قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ
جَادَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ کہنے لگے ای نوح تحقیق جھگڑا کیا تو نے ہمسے پس بہت کیا
تو نے جھگڑا ہمسے پس لے آ ہمارے پاس جو کچھہ کہ وعدہ دیتا ہی تو ہمکو عذاب سے اگر ہی تو سچون سے وعید اپنے مین قَالَ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهٖ

اللہ ان شاء وما انتم بمعجزین کہا نوح علیہ السلام نے سوا اسکے نہین کہ لے آویگا تمھارے پاس عذاب کو اللہ اگر چاہیگا جلد یا دیر مین
اور نہین تم عاجز کرنیوالے اللہ کو تعذیب اپنے سے ولا ینفعکم نصحی ان اردت ان انصح لکم ان کان اللہ یرید ان یغویکم
اور نہ فائدہ دیگی تمکو نصیحت میری اگر چاہون مین بہ کہ نصیحت کرون نہین تمکو اگر ہو اللہ ارادہ کرتا ہے کہ گمراہ کرے تمکو ھو ربکم وہ
پروردگار تمھارا ہی اور تصرف کرنیوالا تم مین موافق ارادے اپنے کے والیہ ترجعون اور طرف اوسی کے پھیرے جاؤگے تم اور جزا
اپنے کئے کی پاؤگے ام یقولون افتریہ بلکہ کہتے ہین باندھ لیا ہی نوح نے وحی کو اپنی طرف سے حق تعالی فرماتا ہی کہ ہمنے نوح کو
کہا کہ قل ان افتریتہ فعلی اجرامی وانا بری مما تجرمون کہہ اگر باندھ لیا ہی مین نے اوسکو پس اوپر میرے ہی وبال گناہ
کرنے میرے کا اور مین بے تعلق ہون اوس سے کہ گناہ کرتے ہو تم کہ افترائے وحی کی نسبت میری طرف کرتے ہو واوحی الی نوح انہ لن
یؤمن من قومک الا من قد امن فلا تبتئس بما کانوا یفعلون ہ اور وحی کی گئی طرف نوح کے یہہ کہ وہ ہرگز نہ ایمان لاوینگے
قوم تیری سے مگر جو ایمان لاچکے پس مت غم کھا ساتھہ اوس چیز کے کہ ہین کرتے جھٹلانے اور ایذا پہنچانے سے اور جو فائدہ دعوت کا منقطع
ہوا عذاب آنیسے حکم ہوا کہ ای نوح کوشش کر واصنع الفلک باعیننا ووحینا اور بنا کشتی کو ساتھہ نگاہداشت ہمارے کے یا ساتھہ آنکھون ملائکہ کے کہ مددگار اور موکل
تیرے ہین اور ساتھہ وحی ہمارے کے کہ جھلکو کی ہی اوسکے بنا بیان ابن عباس رض نے کہا ہی کہ نوح علیہ السلام نہین جانتے تھے کہ کشتی کس طرح بناوین وحی آئی
کہ بنا مثل سینہ مرغ کے ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا انہم مغرقون اور مت گفتگو کر ساتھہ میرے بیچ حق اون لوگونکے کہ ظلم
کرتے ہین یعنے اونکا دفع عذاب مجھہ سے مت چاہ تحقیق وہ ڈوبائے جاوینگے حدیث مین ہی کہ نوح علیہ السلام نے جب کشتی مانگی حکم ہوا
تا درخت کی شاخ لگائی بیس برس مین وہ درخت تیار ہوا اس مدت مین کوئی فرزند متولد نہوا اور اطفال بالغ ہوگئے اوھونے
بھی متابعت آبا کی اور دعوت نوح علیہ السلام سے آبا کی کشتی بنانیمین مشغول ہوئے ویصنع الفلک اور بناتا تھا نوح کشتی
کو وکلما مر علیہ ملا من قومہ سخروا منہ اور جب گذرتے تھے اوپر اوسکے سردار قوم اوسکی سے ٹھٹھا کرتے تھے اس سے کیونکہ بیابان
مین پانی سے دور کشتی بناتے تھے بعضے کہتے تھے کہ کشتی بناتے ہو پانی کہان ہی اور بعضے کہتے تھے کہ اول نبی تھی اور آخر بڑھئی ہوے
قال ان تسخروا منا فانا نسخر منکم کما تسخرون کہا نوح علیہ السلام اگر ٹھٹھا کرتے ہو تم ہم سے پس ہم بھی ٹھٹھا کرینگے تم سے جیسے
ٹھٹھا کرتے ہو تم فسوف تعلمون من یاتیہ عذاب یخزیہ ویحل علیہ عذاب مقیم پس البتہ جانوگے تم کون شخص ہی کہ
آویگا اوسکے پاس عذاب کہ رسوا کریگا اوسکو دنیا مین کہ وہ غرق ہی اور اتر آویگا اوپر اوسکے عذاب ہمیشہ رہنے والا آخرت مین کہ وہ حرق ہی
پس نوح علیہ السلام نے کشتی بنائی دو برس مین تین سو گز لمبی پچاس گز چوڑی یا بارہ سو گز طول مین اور تین سو گز عرض مین اور تیس گز بلند
یا تینتیس گز اور اوسمین تین طبقے بنائے اور ہر جاندار کے جوڑے حکم الہی سے جمع کئے طیور کو اوپر کے طبقے مین رکھنا مقرر کیا اور سباع اور بہایم کو بیچے کے
درجہ مین اور آدمیونکو درمیانکے گھر مین ساتھہ اسباب ضروری کھانے پینے کی جگہہ ٹھہرائی حتی اذا جاء امرنا وفار التنور یہانتک کہ جب
آیا حکم ہمارا ساتھہ عذاب کے اور جوش مارا پانی نے تنور سے کہ پتھر کا تھا حوا علیہ السلام اوسمین روٹیان پکاتی تھین وہ میراث مین نوح علیہ السلام
کو پہنچا تھا اور نشانی عذاب کی اوسمین سے پانی نکلنا تھا جب یہہ ظاہر ہوا قلنا احمل فیہا من کل زوجین اثنین کہا ہمنے نوح کو کہ
چڑھالے بیچ کشتی کے ہر قسم سے جوڑا دو عدد نر اور مادہ واھلک الا من سبق علیہ القول ومن امن اور اہل اپنی کو بھی کشتی مین
چڑھا مگر جن پر کہ چل چکا پہلے سے اوپر اونکے حکم ہمارا ساتھہ ہلاکت کے مراد اوس سے کنعان اور واعلہ ہین کہ پسر اور زن نوح علیہ السلام
کے تھے اور چڑھا اون لوگونکو جو ایمان لائے ہین وما آمن معہ الا قلیل اور نہین ایمان لائے تھے ساتھہ نوح علیہ السلام کے مگر تھوڑے
لوگ کہ زوجہ مسلمہ اونکی تھین اور تین بیٹے حام اور سام اور یافث اور جوروین اونکی اور بہتر مرد اور زن سوا اونکے کہ سب ملکر حضرت نوح
سمیت اسی آدمی تھے پس نوح علیہ السلام نے سبکو کشتی کے پاس بلاکر کھڑا کیا اور سرپوش کشتی پر ڈھانکا پھر اوپر زمین سے پانی نے جوش

مارا اور ادھر آسمان سے آب بلا اترا وقال ارکبوا فیها بسم الله مجرٖیها ومرسٰها اور کہا حضرت نوح نے اونکو سوار ہو بیچ کشتی کے ساتھ نام اللہ کے یعنے بسم اللہ کہو وقت چلانے کشتی کے اور تھامنے اوسکے پھر تسمیہ تعلیم کر کر کہا ان ربی لغفور رحیم تحقیق پروردگار میرا بخشنے والا مومنون کا ہی مہربان ہی اونپر کہ بلائے طوفان سے نجات دیتا ہی سمجھ لیجیے کہ مجریہا مین امالہ ہی نزدیک حفص کے اور امالہ کبری میل دینا فتح کا ہی طرف یے کے اور امالہ صغری میل دینا الف کا ہی طرف یے کے وهی تجری بهم فی موج کالجبال اور کشتی چلتی تھی ساتھ اونکے درمیان موجونکے کہ بڑائی مین مانند پہاڑونکے ونادی نوح ابنه وکان فی معزل اور پکارا نوح نے بیٹے کنعان اپنے کو اور حالانکہ تھا وہ کنارہ مین اور نوح علیہ السلام اوسکو مسلمان جانتے تھے اور وہ منافق تھا اونسے ظاہر اسلام کرتا تھا اور باطن مین ساتھ کفار کے دین مین موافق تھا غرض نوح علیہ السلام نے کمال شفقت سے کہا یا بنی ارکب معنا ولا تکن مع الکافرین اے بچے میرے سوار ہو کشتی مین ساتھ ہمارے اور مت ہو ساتھ کافرونکے کہ غرق ہو جاویگا قال ساوی الی جبل یعصمنی من الماء کہا کنعان نے بعضے کہتے ہین نام اوسکا یام تھا شتاب جگہہ پکڑ لیتا ہون مین طرف پہاڑ کے کہ کمال بلندی سے بچا لیگا مجھ کو ڈوبنے پانی کے سے قال لا عاصم الیوم من امر الله الا من رحم کہا نوح علیہ السلام نے کہ نہین بچانیوالا کوئی آجکے دن عذاب خدا سے مگر جسکو رحم کرے اللہ بعضے کہتے ہین کہ عاصم بمعنی معصوم ہی اور فاعل بمعنی مفعول آتا ہی جیسے ماء دافق اور عیشہ راضیہ یعنے نہین کوئی بچایا گیا عذاب خدا سے مگر جسکو بخشے اللہ یہہ باتین کرتے ہی تھے کہ موج طوفانی نے شدت پکڑی وحال بینهما الموج فکان من المغرقین اور حائل ہو گئی درمیان باپ بیٹے کے موج پس ہو گیا غرق ہونیوالون سے سمجھ لیجیے کہ نوح علیہ السلام کو فیصے یا نہد سے یا اور کسی مقام سے دسوین تاریخ رجب کی کشتی مین سوار ہوئے اور کشتی تمام روئے زمین پر پھری جب واقعہ طوفان کا نہایت کو پہنچا اور کفار سب ڈوب گئے حکم الہی آیا وقیل یا ارض ابلعی ماءک ویا سماء اقلعی وغیض الماء وقضی الامر واستوت علی الجودی اور کہا گیا یعنے فرمایا اے زمین نگلجا پانی اپنا جو نکالا ہی اور اے آسمان تھم جا اور کھینچلے پانی جو برسایا ہی اور خشک کیا گیا پانی روئے زمین کا اور تمام کیا گیا کام جسپر امر الہی ہوا تھا کہ کافر ڈوبجاوین اور مومن بچ جاوین اور ٹھہری کشتی اوپر کوہ جودی کے زمین موصل مین یا شام مین دسوین تاریخ محرم کی عاشورے کے دن اور طوفان چھے مہینے رہا وقیل بعدا للقوم الظالمین اور کہا گیا دوری ہی رحمت حق سے اور ہلاکت ہو جو واسطے قوم ظالمون کے اور جو نوح علیہ السلام ساتھ قوم کے کشتی سے اترے واسطے ادائے شکر کے روزہ رکھا صوم عاشورہ سنت ہوا ونادی نوح ربه فقال رب ان ابنی من اهلی وان وعدک الحق وانت احکم الحاکمین اور پکارا نوح علیہ السلام نے پروردگار اپنے کو پس کہا اے پروردگار میرے تحقیق بیٹا میرا کنعان اہل میرے سے تھا اور تو نے فرمایا تھا کہ اہل تیری کو نجات دونگا اور وہ ہلاک ہو گیا اور تحقیق وعدہ تیرا سچ ہی اور تو بہتر حکم کرنیوالا حکم کرنیوالون سے ہی کیا حکمت ہی اسمین امام ماتریدی نے تاویلات مین کہا ہی کہ نوح علیہ السلام کفر سے اوسکے آگاہ نہ تھے اگر آگاہ ہوتے یہہ سوال نکرتے کیونکہ حق تعالی نے فرمایا تھا ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا اور جو یہہ سوال کیا قال یا نوح انه لیس من اهلک کہا حق تعالی نے اے نوح تحقیق وہ نہین ہی اہل دین تیرے انه عمل غیر صالح تحقیق اوسکا عمل ہی ناشایستہ فلا تسئلن ما لیس لک به علم پس مت سوال کر مجھ سے اس چیز کا کہ نہین ہی تجھکو ساتھ اوسکے علم یعنے جسکے پوچھنے کا جواز معلوم نہو تجھے وہ مت پوچھ یا جسکا علم نہو تجھ کو جیسے کفر کا اپنے بیٹے کے وہ مت پوچھ انی اعظک ان تکون من الجاهلین تحقیق مین نصیحت کرتا ہون تجھکو اس سے کہ ہو جاوے تو جاہلون سے ساتھ سوال غیر جائز کے قال رب انی اعوذ بک ان اسئلک ما لیس لی به علم کہا نوح علیہ السلام نے اے پروردگار میرے تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیرے بعد اوسکے یہہ کہ سوال کرون مین تجھ سے وہ چیز کہ نہین مجھ کو واسطے اوسکے علم والا تغفر لی وترحمنی اکن من الخاسرین اور اگر نہ بخشیگا تو مجھکو اور نہ رحم کریگا مجھپر ہو جاونگا مین زیان کاروں سے قیل یا نوح اهبط بسلام منا وبرکات علیک کہا گیا اے نوح اتر کشتی سے ساتھ سلامتی کے کہ حاصل ہی ہمارے طرف سے یا ساتھ سلام اور تحیت کے کہ ہماری طرف سے ہی تجھپر اور برکتون

کے اوپر تیرے یعنے تیری نسل چلی جائیگی تو آدم ثانی ہوگا ایک قوم ہی کہ کشتی والونمین سے سوا اولاد نوح کے اور کسیکی نہین ہی نسب تمام عالم مین تینون بیٹونکی اونکے ہی عرب اور فرس اولاد سام ہین ترک اولاد یافث ہین ہنود اولاد حام ہین وَعَلٰٓی اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ اور سلام اور برکت اوپر جماعتون کے اون لوگونمین سے جو ساتھ تیرے ہین یا وہ لوگ کہ نکلینگے اُن جماعتونکے سے جو ساتھ تیرے ہین یعنے مومنین وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ اور رہینگی ناشی تیرے ساتھ والونسے کہ البتہ فائدہ دینگے ہم اونکو دنیا مین ساتھ فراخی عیش اور کشادگی رزق کے پھر لگیگا اونکو ہمارے طرف سے عذاب دردناک آخر تمین مراد اس سے کافر ہین لکھا ہی کہ کوئی مسلمان مرد اور عورت نہین قیامت تک مگر داخل ہی اس اسلام اور برکت مین اور کوئی کافر نہین مگر داخل ہی اس تمتع اور عذاب مین تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ یہہ قصہ کہ مذکور ہوا خبرون غیب کی سے ہی کہ ہمنے بواسطے جبرئیل کے وحی کی ہی اوسکو طرف تیرے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا نہ تھا تو کہ جانتا اُنکو تو اور نہ قوم تیری کہ قریش ہین پہلے اِسسے فَاصْبِرْ پس صبر کر ایذائے قوم پر اور رنج تبلیغ احکام پر جیسے نوح نے صبر کیا اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ تحقیق عاقبت نیک واسطے پرہیزگارونکے ہی دنیا مین ساتھ فتح پانیکے اوپر اعداکے اور آخرتمین ساتھ درجون اعلاکے صبر کلید در مقصود ہی + درد و جہان باعث بہبود ہی + چاہے مراد اپنی تو رہ باشکیب + ہی وہی بے بہرہ جو ہی ناشکیب + وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا اور بھیجا ہمنے طرف قوم عاد کے بھائی اونکے ہود کو ذکر برادر یکا واسطے اظہار نسبت کے ہی چنانچہ سورہ اعراف مین گذرا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ کہا ہود نے اے قوم میری عبادت کرو اللہ کی ساتھ یگانگی کے نہین واسطے تمھارے کوئی معبود برحق سوا اوسکے اور تم اوسکے شریک بتونکو ٹھہراتے ہو اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ نہین تم مگر جھوٹھ باندھنے والے اوپر خدا کے شریک ٹھہرانیمین يٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اے قوم میری نہین سوال کرتا مین تمسے اوپر تبلیغ رسالت کے مزدوریکا سمجھ لیجیے کہ سب پیغمبرون نے اپنی قوم سے طمع اپنی ظاہر کی ہی کیونکہ نصیحت جب فائدہ مند ہوتی ہی کہ بے لگاؤ ہو نظم طمع کی بو جسمین نہ ہووے وہ نید + ہوتی ہی رافت بجہان سود مند + وعظ بھر طمع کا ہی رایگان + نفع کچھ اسکا ہی نہ یہان اور نہ وان اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى الَّذِيْ فَطَرَنِيْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ نہین مزدوری میری مگر اوپر اوس شخصکے کہ محض قدرت اپنے سے پیدا کیا مجھکو کیا پس نہین سمجھتے تم تو کہ سچے کو جھوٹھے سے اور سچ کو جھوٹھ سے امتیاز کرو لکھا ہی کہ عادیون نے دعوت ہود علیہ السلام کی قبول نہ کی حق تعالٰی نے اوسکی شامت سے تین سال مینہہ نہ برسایا اور عورتون اونکیکو بانجھ کر دیا اور وہ کھیتیان بوتے تھے اور دشمنی رکھتے ہین واسطے زراعت کے طرف پانی کے اور واسطے دفع اعدا کے طرف اولاد کے محتاج ہوئے ہود علیہ السلام نے کہا وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ اور اے قوم میری بخشش مانگو پروردگار اپنے سے پھر پھرآؤ عبادت غیر اوسکے سے طرف اوسکے يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا بھیجیو یگا آسمان کو اوپر تمھارے برسنے والا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ اور زیادہ دیگا تم کو زور طرف زور تمھارے یعنے فرزند دیگا تمکو تو کہ اونکی مدد سے دفع دشمنا نپر قادر ہوگے پس میرا کہا مانو وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ اور مت پھر جاؤ مجھ سے اور حکم الٰہی سے درآنحال کہ مصر ہوگنا ہونپر قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ کہا اونھونے اے ہود نہین لایا تو ہمارے پاس کچھ دلیل ظاہر اور صحت نبوت اپنی کے اور حالانکہ ہود علیہ السلام نے معجزے اونکو دکھائے تھے اونھونے اونکو حساب مین نہ لاکر کہا وَمَا نَحْنُ بِتَارِكِيْٓ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ اور نہین ہم چھوڑنیوالے معبودون اپنے کو کہنے تیرے سے کہ تو کہتا ہی ایک اللہ کی عبادت کرو اور سبکو ترک کرو وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ اور نہین ہم واسطے تیرے ایمان لانیوالے اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ نہین کہتے ہم تیری شان مین مگر یہہ کہ آسیب پہنچایا ہی تجھکو بعضے معبودون ہمارے نے ساتھ برائی کے سمجھ لیجیے کہ عادی کہتے تھے ہود علیہ السلام کو کہ تو جو دشنام ہمارے اصنام کو دیتا ہی تجھے اونھونے دیوانہ کر دیا ہی کہ جو خلاف عقل باتین تجھ سے سنے مین آتی ہین قَالَ اِنِّيْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَاشْهَدُوْٓا اَنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ کہا ہود علیہ السلام نے تحقیق مین شاہد کرتا ہون اللہ کو اور تم بھی شاہد رہو تحقیق مین بیزار ہون اوس چیز سے کہ شریک لاتے ہو تم مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ سوا خدا کے یعنے عبادت اوسکی مین غیر کو شریک کرتے ہو پس مکر کرو تم مجھ سے سب تم اور تمھارے بت پھر مت ڈھیل دو تم مجھ کو ہلاک کرنیمین یہہ بھی معجزہ ہود علیہ السلام

کا تھا کہ تن تنہا مقابل جمع کثیر کے زور آورون مالدارونکے ہوئے اور اسقدر مبالغہ کیا کہ تم سب جمع ہو اور اتفاق کرکر میرے ہلاک مین سعی کرو اور وہ
باوجود اس اقتدار کے اور اختیار کے کچھ ضرر ہود علیہ السلام کو نہ پہنچا سکے **بیت** راقتا اللہ کا جو ہوا سے خطر اسی کیا ۔ حامی جب ہو وے خدا پھر خوف
اعدا کا ہی کیا ۔ اور ہود علیہ السلام نے جو بکرم حقتعالی اعتماد رکھتے تھے کہا اِنِّیْ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ رَبِّیْ وَرَبِّکُمْ تحقیق مینے توکل کی اوپر اللہ کے
کہ پروردگار میرا اور پروردگار تمھارا ہی اور اپنی فہم اوسپر چھوڑدی مَا مِنْ دَآبَّۃٍ اِلَّا ھُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا نہین کوئی چلنے والا مگر اللہ پکڑ رہا ہی
پیشانی اوسکی یعنے مالک اوسکا ہی اور قادر اور غالب اوسپر پیشانی پکڑنا تمثیل مالکیت اور قدرت اور تصرف اوسکیلی ہی اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ
مُّسْتَقِیْمٍ تحقیق پروردگار میرا اوپر راہ سیدھی کے ہی کہ حق اور عدل ہی جو اوسپر توکل کریگا اوسکو ضایع نچھوڑیگا بحر الحقایق مین ہی کہ صراط مستقیم
وہ ہی کہ حق پر تمام ہو نہ ساتھ غیر اوسکے فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُکُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِہٖٓ اِلَیْکُمْ پس اگر پھر جاؤ تم مجھسے اور ثابت رہو پھرنے پر پس تحقیق پہنچا دی
ہی مین نے تمکو وہ چیز کہ بھیجا گیا تھا مین ساتھ اوسکے طرف تمھارے ہلاک کریگا تمکو اللہ وَیَسْتَخْلِفُ رَبِّیْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ اور جانشین کر ڈالیگا تمھارا
پروردگار میرا کسی قوم کو سوا تمھارے وَلَا تَضُرُّوْنَہٗ شَیْئًا اور نہ ضرر کروگے اللہ کو کچھ پھر جانیسے اور دعوت حق ماننے سے اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ
حَفِیْظٌ تحقیق پروردگار میرا اوپر ہر چیز کے نگہبان ہی ۵ قول وفعل وحال بندونکا نگہبان ہی خدا ۔ نیک و بد جیسیکہ ہونگے ویسی ہی دیگا
جزا ۔ جب کفار قوم ہود کے علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ان باتونسے پند پذیر نہوئے حکم الٰہی اونکے عذاب پر آیا وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّیْنَا ھُوْدًا
وَّالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ بِرَحْمَۃٍ مِّنَّا اور جب آیا حکم ہمارا ساتھ اوسکے اور وہ چار ہزار آدمی تھے کہ اسیکو ساتھ ہود کے بچا دیا ہمنے عذاب سے ساتھ
رحمت کے اپنی طرف سے وَنَجَّیْنٰھُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِیْظٍ اور نجات دی ہمنے اونکو عذاب گاڑھیسے اور وہ ہوائے گرم دوزخکی تھی کہ اونکے نتھنون
سے گھسکر شرمگاہ سے نکل گئی تمام اندامونکو اونکے ٹکڑے ٹکڑے کرگئی وَتِلْکَ عَادٌ جَحَدُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّھِمْ اور یہہ تھے عاد یعنے آثار جو یارا حقاف مین
دیکھنے ہو قوم عاد کا ہی کہ انکار کیا اونھونے ساتھ نشانیون پروردگار اپنے کے وَعَصَوْا رُسُلَہٗ اور نافرمانی کی پیغمبرون اوسکے یعنے کہ ایک پیغمبر
کا حکم ماننا سب پیغمبرونکا خلاف امر کرنا ہی وَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ ۵ اور پیروی کی حکم ہر سرکش عناد کرنیوالے کی یعنے نافرمانی
کی اوسکی کہ اونکو طرف اللہ کے بلاتا تھا اور فرمانبرداری کی اسکی جو اونکو طرف کفر کے راہ دکھاتا تھا وَاُتْبِعُوْا فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا لَعْنَۃً وَّیَوْمَ
الْقِیٰمَۃِ اور پیچھے بھیجے گئے ہیچ اس دنیا کے لعنت اور دن قیامت کے اَلَآ اِنَّ عَادًا کَفَرُوْا رَبَّھُمْ خبردار ہو تحقیق قوم عاد نے کفر کیا
تھا ساتھ پروردگار اپنے کے اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ ھُوْدٍ ۵ خبردار ہو لعنت ہی واسطے قوم عاد کے کہ قوم ہود تھے بعد کی معنی دوری
رحمت کی ہین اور بعضونے ہلاکت کی لکھی ہین یعنے ہلاکت ہو جو قوم عاد کو اور دعا ہلاکت کی بعد ہلاکت کے دلیل استحقاق عذاب ہی اور
یہہ عاد اولی تھی کہ حضرت ہود علیہ السلام جنپر مبعوث تھے نہ عاد ارم کہ وہ عاد ثانیہ تھے وہ قوم ثمود کے ساتھ ہلاک ہوئے وَاِلٰی
ثَمُوْدَ اَخَاھُمْ صٰلِحًا اور بھیجا ہمنے طرف قبیلہ ثمود کے بھائی اونکے صالح کو مراد اسسے اخوت نسبی ہی قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمْ
مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ کہا صالح نے اے قوم میری عبادت کرو اللہ کی نہین کوئی واسطے تمھارے کوئی مستحق عبادت سوا اسکے ھُوَ اَنْشَاَکُمْ
مِّنَ الْاَرْضِ اوسنے پیدا کیا تمکو زمین سے یعنے آدم کو کہ پدر تمھارا ہی خاک سے پیدا کیا اور تم سب اوسکے نطفے سے ہوئے وَاسْتَعْمَرَکُمْ
فِیْھَا اور زندگانی اور بقا دی تمکو بیچ زمین کے مدارک مین ہی کہ عمر ہر ایک کی قوم ثمود سے تین سو برس سے ہزار برس تک کی تھی یا تمھین
قدرت دی اوپر عمارت زمین کے تو کہ محل تمنے بنائے اور نہرین کھودین اور درخت لگائے فَاسْتَغْفِرُوْہُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْہِ بخشش مانگو اوسسے
یعنے ایمان لاؤ تو کہ تمکو بخشے پھر رجوع کرو طرف عبادت اوسکی کے عبادت غیر اوسکی سے اِنَّ رَبِّیْ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ تحقیق پروردگار میرا نزدیک ہی
دعا قبول کرنیوالا قَالُوْا یٰصٰلِحُ قَدْ کُنْتَ فِیْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ ھٰذَآ کہا اونھون نے اے صالح تحقیق تھا تو بیچ ہمارے امید رکھا گیا
پہلے اسسے کہ دعوی نبوت کا کرتا ہی تو یعنے ہم چاہتے تھے کہ تجھے بادشاہ اپنا کرین یا مشیر کار اپنا ٹھہراوین یا امید رکھتے تھے ہم کہ
ہمارے دین مین تو متدین ہوگا اب جو تو یہہ باتین کرتا ہی وہ امید قطع ہوئی ہماری اَتَنْھٰنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِیْ شَکٍّ

مِمَّا تَدْعُونَنَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ کیا منع کرتا ہی تو ہمکو یہہ کہ عبادت کرین ہم اوس چیز کو کہ عبادت کرتے تھے باپ ہمارے اور تحقیق ہم البتہ بیچ شک کے ہین اوس چیز سے کہ پکارتا ہی تو ہمکو طرف اوسکے کہ توحید اور ترک عبادت اصنام ہی شک قلق مین ڈالنے والا اور گمان عقل کھوانے والا قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كُنْتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّي وَآتَانِي مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَنْصُرُنِي مِنَ اللَّهِ إِنْ عَصَيْتُهُ کہا صالح علیہ السلام نے ایقوم میری کیا دیکھا تمنے یعنے خبر دو مجھکو اگر ہونگا مین اوپر دلیل روشن کے پروردگار اپنے سے اور دی اوسنے مجھ کو اپنی طرف سے رسالت کہ رحمت ہی پس کون مدد دیویگا مجھکو اور چھڑاویگا عذاب خدا سے اگر نافرمانی کرونگا مین اوسکی تبلیغ رسالت مین پس مین تمکو طرف اللہ کے پکارتا ہون اور تم مجھکو طرف دین اپنے کے بلاتے ہو اور مجھسے جھگڑتے ہو فَمَا تَزِيدُونَنِي غَيْرَ تَخْسِيرٍ پس نہین زیادہ کروگے تم مجھکو سوا زیانکاری کے لکھا ہی کہ قوم ثمود نے بعد جھگڑنیکے معجزہ طلب کیا چنانچہ سورہ اعراف مین گذرا دعا سے صالح علیہ السلام کے پتھر سے ناقہ نکلا پھر صالح علیہ السلام نے یہہ معجزہ دکھاکر ناقہ کے حقمین وصیت شروع کی وَيَا قَوْمِ هَٰذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ آيَةً فَذَرُوهَا تَأْكُلْ فِي أَرْضِ اللَّهِ اور کہا ایقوم میری یہہ ہی اونٹنی خدا کی واسطے تمھارے نشانی اوپر کمال قدرت اوسکے پس چھوڑدو اوسکو کہ کھاتی پھرے بیچ زمین خدا کے یعنے رزق اوسکا تمپر نہین اور نفع اوسکا واسطے تمھارے ہی وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيبٌ اور مت ہاتھ لگاؤ اوسکو ساتھ برائی کے پس پکڑ لیگا تمکو عذاب نزدیک یعنے اوسیوقت عذاب آویگا مہلت نہ دیگا فَعَقَرُوهَا پس پاؤن کاٹ ڈالے اوسکے اور تفصیل اسکی سورۂ قمر مین آویگی پھر بیچ اوسکینے پہاڑ پر چڑھکر تین آواز کے صالح علیہ السلام اوسوقت قوم مین نہ تھے جب تشریف لائے لوگون نے احوال اوسکا بیان کیا فَقَالَ تَمَتَّعُوا فِي دَارِكُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ پس کہا صالح علیہ السلام نے کہ فائدہ اٹھاؤ زندگانی سے بیچ گھر اپنے کے تین دن بدہ جمعرات جمعہ اور ہفتہ کو تم پر عذاب آویگا ذَٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوبٍ یہہ وعدہ ہی کہ نہین جھوٹھ کیا گیا لکھا ہی کہ بدہ کے دن منہہ اونکے زرد ہوگئے جمعرات کے دن سرخ ہوئے جمعہ کو سیاہ پھر ہفتے کے دن عذاب آیا فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا صَالِحًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِنَّا پس جب آیا حکم ہمارا ساتھ عذاب اوسکے نجات دی ہمنے صالح کو اور اون لوگونکو جو ایمان لائے تھے ساتھ اوسکے ساتھ فضل اور بخشش کے ہماری طرف سے ساتھ عمل اونکے وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ اور رسوائی سے اوسدنکی اور ہوسکتا ہی کہ مراد دن قیامت کا ہو إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ تحقیق پروردگار تیرا وہی زور آور نجات مومنین پر ہی غالب ہلاک اعدا پر ہی وَأَخَذَ الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ اور پکڑا ان لوگونکو کہ ظلم کرتے تھے اوپر اپنے ساتھ کفر کے آواز تندنے کہ جبرئیل علیہ السلام کی تھی زاد المسیر مین ہی کہ تین دن جو وعدہ حیات رکھتے تھے گھرونمین بیٹھکر قبرین کھودین اور عذاب کے منتظر رہے جب چوتھے دن آفتاب طلوع ہوا اور عذاب نہ آیا گھرونسے نکلکر ایکدوسرے کو پکارنے لگے کہ ناگاہ جبرئیل علیہ السلام صورت اصلی پر اپنے ظاہر ہوئے پانون زمین پر سر آسمان پر کھولے ہوئے مشرق سے مغرب تک زرد قدم سبز بال سفید دندان پیشانی نورانی رخسارے چمکتے ہوئے بال سرخ برنگ مرجان افق چھپ گیا ثمودی یہہ حال دیکھتے ہی گھرونمین جا قبرونمین در آئے جبرئیل علیہ السلام نے نعرہ مارا کہ موتوا علیکم لعنۃ اللہ ایکبارگی سب مرگئے گھرونمین اونکے زلزلہ پڑا چھتین گر پڑین فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جَاثِمِينَ پس صبح اٹھے یعنے ہوگئے بیچ گھرون اپنے کے مردے زانو پر گرے ہوئے كَأَنْ لَمْ يَغْنَوْا فِيهَا گویا کہ نہ بستی تھی بیچ گھرونکے وسیط مین ہی کہ حقتعالی نے اوس آواز سے جہانتک قوم ثمود تھی مشرق اور مغرب اور جنگل اور پہاڑ مین سبکو ہلاک کردیا مگر ایک ابوزعال کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ابوزعال کون تھا فرمایا کہ قبیلۂ ثقیف کا باپ أَلَا إِنَّ ثَمُودَ كَفَرُوا رَبَّهُمْ خبردار ہو تحقیق قوم ثمود نے کفر کیا تھا ساتھ پروردگار اپنے کے أَلَا بُعْدًا لِثَمُودَ خبردار ہو لعنت ہووے واسطے قوم ثمود کے وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَىٰ اور تحقیق آئے بھیجے ہوئے ہمارے فرشتے کہ گیارہ یا بارہ یا سات یا آٹھ تھے بعضے کہتے ہین تین تھے جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اوپر صورت جوانون سادہ روئے صاحب جمال کے ابراہیم علیہ السلام کے پاس ساتھ خوشخبری بیٹے کے یا ہلاک قوم لوط کے یا دوام خلت کے یا ظہور سید انبیا کے کہ خاتم پیغمبرونکے ہوئے ایسے باپکو ایسا بیٹا چاہئے نظم پدر ہو تو ایسا ہو پسر ہو تو ایسا ہو ۔ صدف ہو تو ایسا ہو گہر ہو تو ایسا ہو ۔ منور کردیا سارا جہان مشرق سے تا

ع ۴

مغرب

مغرب + اگرچہ رسالت پر قمر ہو ویسا ہو + سمجھ لیجئے کہ جو کہتے ہین تین فرشتے آئے تھے وہ تفصیل اوسکی یون بیان کرتے ہین کہ ہلاکت قوم لوط علیہ السلام کیواسطے جبرئیل آئے تھے اور مژدہ ولادت ابراہیم علیہ السلام کو اسرافیل لائے تھے اور محافظت کیواسطے لوط علیہ السلام اور اہل انکیلئے اور مکان سے انکے موتفکات مین میکائیل آئے تھے غرض جب یہہ فرشتے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے قَالُوا سَلَامًا کہنے لگے کہ سلام بھیجتے ہین ہم تمپر سلام بھیجکر قَالَ سَلَامٌ ٹہرا ابراہیم علیہ السلام نے اُنکے جواب مین سلام ہے میرا بھی تمپر اور یہہ نہ پہچانا کہ فرشتے ہین مہمان سمجھکر مہمانخانہ مین بٹھادیا فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ پس دیر کی کہ لے آیا گائی کا بچہ تلا ہوا اور دسترخوان بچھاکر کہا کھاؤ اور کھونے لگا ہاتھہ ڈالا فَلَمَّا رَاٰۤ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً پس جب دیکھے ابراہیم علیہ السلام نے کہ ہاتھہ اونکے کہ مطلق نہین پہنچتے طرف کھانیکے انجان ہوئے اونسے اور جیمین چھپایا اونسے خوف کیونکہ اس زمانہ مین جو کوئی کسی سے قصد بد رکھتا تھا اوسکا کھانا نہین کھاتا تھا پس اونکی نگہبانی سے ڈرے کہ چور ہونگے اور ایذا مجھہ مجھے دینگے پھر جب فرشتون نے ابراہیم علیہ السلام کو ترسناک دیکھا قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ کہا اٹھونے اے ابراہیم مت ڈر تحقیق ہم فرشتے ہین بھیجے گئے طرف قوم لوط کے تو کہ عذاب کرین وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ اور بی بی ابراہیم علیہ السلام کی سارہ بنت ہارون کھڑی تھی پردیکے پیچھے فرشتونکی باتین سنتی تھی یا واسطے خدمت کے مہمانونکے سر پر کھڑی تھی کیونکہ بوڑھی تھی فَضَحِكَتْ پس ہنسی واسطے خوشی کے کہ ابراہیم علیہ السلام کا ڈر گیا یا ہلاک اہل فساد کیواسطے بعضے کہتے ہین کہ ہنسا اوسکا تعجب کا تھا قوم لوط کی غفلت پر باوجود قرب عذاب کے یا تعجب یہہ تھا کہ فرشتے انسان بن آئے یا تعجب اوسکا تھا کہ ابراہیم علیہ السلام تین شخصون سے ڈر گئے باوجود اتنی حشمت اور خادمونکے غرض ہر طرح جب بی بی سارہ ہنسی فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ پس بشارت دی ہمنے اوسکو ساتھہ بیٹے کے کہ اسحاق نام ہے اور پیچھے اسحاق کے یعقوب وجہ تخصیص بشارت کی بی بی سارہ کو یہہ ہے کہ عورتونکو فرزند کی بہت خوشی ہوتی ہے اور دوسری ابراہیم علیہ السلام کا بی بی ہاجرہ سے اسمٰعیل نام فرزند تھا اور بی بی سارہ سے کچھہ ولادت نہ تھی پس جب مژدہ فرزند کا سنا قَالَتْ يٰوَيْلَتٰۤى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِيْ شَيْخًا کہا اے عجب ہے مجھکو کیا جنونگی مین اور حالانکہ مین بڈھیا ہون کہ ایک کم سو برس کی عمر تھی اور یہہ خاوند میرا در آنحال کہ بوڑھا ہے کہ ایکسو بیس برس کی یا ایکسو بارہ برس کی عمر تھی اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيْبٌ تحقیق یہہ بات جو کہتے ہو تعجب کی ہے سمجھہ لیجئے کہ تعجب عادت کی راہ سے کیا نہ قدرت کی راہ سے قَالُوْۤا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ کہا فرشتون نے بی بی سارہ کو کیا تعجب کرتی ہے تو حکم اللہ کے سے بیت وہ قادر ہے برحق جو چاہے کرے + عجب کیا ہے بوڑھونکو فرزند دے رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ رحمت ہے اللہ کی اور برکتین اوسکی اوپر تمھارے اے گھر والو سمجھہ لیجئے کہ برکات یہہ ہین کہ تمام انبیائے بنی اسرائیل ابراہیم علیہ السلام سے اور بی بی سارہ ہی سے ہوئے اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ تحقیق اللہ تعریف کیا گیا بزرگ ہے فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِيْ قَوْمِ لُوْطٍ پس جب گیا ابراہیم سے ڈر اور آئی اسکو خوشخبری ولادت کی جھگڑنے لگا فرشتون سے ہمارے سچ شان قوم لوط علیہ السلام کے لکھا ہے کہ فرشتونکو کہا کہ تم ہلاک کروگے اوس قریے کو جسمین سو مومن ہون کہا نہین کہا اگر نو ہون کہا نہین اسیطرح دس دس کم کرکر دس تک پہنچے پھر پانچ پھر ایک کا پوچھا فرشتون نے کہا کہ جسمین ایک بھی مومن ہوگا اوسکے ہلاک کا ہمین حکم نہین ہے ابراہیم علیہ السلام نے کہا اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا تحقیق اس گانو مین لوط اور بیٹیان اوسکی ہین فرشتون نے کہا کہ ہم لوط اور اہل اوسکے کو وہان سے نکال لیونگے اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ تحقیق ابراہیم تحمل والا تھا شتابی بدکارونسے بدلے کی نہین کرتا تھا آہین بھرنیوالا تھا اور تاسف کرنیوالا آدمیونپر رجوع کرنیوالا طرف جناب الٰہی کے تھا سمجھہ لیجئے کہ مذکور ان صفات کا دلالت کرتا ہے اوسپر کہ ابراہیم علیہ السلام کا فرشتون سے جھگڑنا بسبب نرمی دل اور ترحم کے تھا اور امید رکھتے تھے کہ عذاب ابھی نہ آوے تو شاید وہ توبہ کرین فرشتون نے کہا يٰۤاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا اے ابراہیم منہہ پھیر لے اس جھگڑے سے اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ تحقیق اب آیا ہے حکم پروردگار تیرے کا ساتھہ عذاب اوسکے وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ اور تحقیق وہ آنیوالا ہے اونکو عذاب نہ پھیرا جاویگا ساتھہ جھگڑنے کے اور دعا کے فرشتون نے ابراہیم

علیہ السلام کو رخصت کرکے موتفکات کی راہ لی وہ چار بستیان تھین ہر ایک مین لاکھ مرد شمشیرزن تھے جب سدوم کے قریب پہنچے لوط علیہ السلام وہان تھے اونکو سلام کیا وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا اور جب آئے فرشتے ہمارے لوط کے پاس ناخوش ہوا ساتھ انکے اور تنگ ہوا ساتھ انکے دلمین سمجھہ لیجئے کہ کراہت مہمانداری کی نہ تھی بلکہ اونکی اچھی شکلین دیکھکر بدی قوم کی سے اندیشہ ناک ہوئے وَقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ اور کہا یہہ دن ہے سخت مجھپر لکھا ہی کہ حقتعالی نے فرشتونکو کہدیا تھا کہ جبتک لوط چار بار بدی پر قوم کی گواہی نہ دے ہلاک نکیجیو لوط علیہ السلام نے مہمانونکو دیکھکر کہا کہ تمھین خبر بدکاری اس شہر والونکے نہین پہنچی تھی کہا کیا کہا شرم آتی ہے مجھکو لیکن کہتا ہونہین کہ بدترین عالم یہہ قوم ہین جبرئیل نے میکائیل کیطرف اشارت کی کہ یہہ ایک گواہی ہوئی پھر لوط علیہ السلام انکو لیکر شہر کو چلے دروازہ مین پہنچکر وہی بات پھر کہی شہرمین آکر پھر کہی گھر مین پہنچکر پھر اوسیکا اعادہ کیا چار گواہیان ہوچکین بعضون نے مہمانونکو لوط علیہ السلام کے دیکھا اور اونکو خبر کردی یا زن نے لوط علیہ السلام کی اکابر قوم کو کہدیا وہ دروازہ پر لوط علیہ السلام کے آئے وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ اور آئی لوط علیہ السلام کے پاس قوم اوسکی ڈرتی ہوئی طرف اوسکے وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اور پہلے اس سے کیا کرتے تھے برائیان لواطت اور کبوتربازی اور صغیرزنی محلونمین اور سرراہ بیٹھنا استہزا کیواسطے جب قوم نے دروازہ پر لوط علیہ السلام کے آکر مہمانونکو طلب کیا قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ کہا لوط علیہ السلام نے اے قوم میری یہہ ہین بیٹیان میری اونکو نہ مانگو وہ بہت پاکیزہ ہین واسطے تمھاری نروبیچ ساتھ انکے بشرط ایمان ہوگی ایمان لاؤ اور انسے نکاح کرو یا شریعت مین انکی نروبیچ مومنونکے ساتھ کفار کی ہوسکتی ہوگی حضرت لوط علیہ السلام نے کمال فتوت اور کرم اور حمیت سے بیٹیونکو فدا مہمانونکا کیا بعضونے کہا ہی کہ مراد بنات سے اُنہین کی عورتین ہین کیونکہ ہر پیغمبر بدرامت کا ہی تربیت اور شفقت کی راہ سے یعنے اپنی بیٹیونکو چاہو کہ تمپر حلال ہین فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ پس ڈرو اللہ سے اور نچوگناہ سے اور مت رسوا کرو مجھکو بیچ مہمانون میرے اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ کیا نہین تم مین سے کوئی مرد راہ یافتہ کہ تمھین پند دے اور بدکاری سے باز رکھے قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِيْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ کہا اونھونے اے لوط تحقیق جانتا ہی تو کہ نہین واسطے ہمارے بیچ بیٹیون تیرے کچھ حاجت وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ اور تحقیق تو جانتا ہی جو کچھہ ارادہ کرتے ہین ہم اونسے فاحشہ قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْٓ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ کہا لوط نے جوابمین اونکے کاش ہوتی واسطے میرے ساتھہ قطع تمھاری قوت کہ دفع کرتا مین تمکو یا جگہہ پکڑتا مین طرف قلعہ محکم کے لکھا ہی کہ لوط علیہ السلام نے دروازہ بند کرلیا تھا دیوار کی آڑ مین مجادلہ کرتے تھے اونھونے دیوار مین شگاف کرکر چاہا کہ اندر آوین لوط علیہ السلام مضطرب اور اندوہگین ہوئے فرشتون نے جو اونکا یہہ حال دیکھا قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ کہا اے لوط تحقیق ہم بھیجے گئے پروردگار تیرے ہین اور اونکے عذاب کو نازل ہوئے ہین دل قوی رکھہ کہ یہہ ہرگز نہ پہنچ سکینگے طرف تیرے واسطے ضرر اور ایذا کے یعنے کچھہ تجھہ کو ضرر نہ دے سکینگے تو یہانسے باہر نکل اور ہمین ساتھ اونکے چھوڑ دے جبرئیل نے پھر آگے بڑھکر اپنے اونکے منہونے ملے سب اندھے ہوگئے اور لوط علیہ السلام کے گھر سے بھاگے اور کہتے تھے حذر کرو مہمانان لوط سے جادوگر ہین پھر جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ پس لے چل لوگون اپنے کو ایک ٹکڑے رات کیسے یعنے تھوڑی رات گئی اور چاہیے کہ نہ التفات کرے اور نہ منہ موڑے تم مین سے کوئی یعنے سب اہل اپنے کو لیجا کر بی بی اپنی کو کہ وہ کافرہ ہی اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ تحقیق وہ پہنچنے والا ہی بی بی تیرے کو جو کچھہ پہنچیگا اُنکو یعنے وہ بھی مثل باقی کفار کے ہلاک ہوگی لوط علیہ السلام نے نہایت تنگدلی سے کہا کب ہلاک ہونگے جبرئیل علیہ السلام نے کہا اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ تحقیق وقت وعدہ عذاب اونکیا صبح ہی لوط نے کہا ابھی صبح ہی اور ہے جبرئیل علیہ السلام نے کہا اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ کیا نہین ہی صبح نزدیک یعنے نزدیک ہے فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا پس جب آیا حکم ہمارا ساتھہ عذاب اونکیکے جبرئیل کو کہا اوسنے اپنے پر و نیچا اس شہر کو اُٹھالیا یہانتک کہ آواز سگ اور خروس مرغ اونکیکی اہل آسمان نے سنی پھر حکم کیا ہمنے اوسنے گرادیا اور ہمنے ساتھہ قدرت کاملہ کے

جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا کیا ہمنے اوپر اس شہر کا نیچے اوسکے یعنے الٹ دیا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ اور برسائی ہم نے بارش اوپر اوس شہر کے الٹنے کے بعد پتھر کنکری یا سجیل نام پہاڑ کا ہی کہ آسمانپر ہی یا نام آسمان دنیا کا ہی یا سجین ہی کہ نام دوزخ کا ہی یعنے وہ پتھر آسمانی تھے یا جہنمی اور وہ تھے مَّنْضُوْدٍ مُّسَوَّمَةً تہ بتہ نشان کئے ہوئے ساتھ لکیرون سیاہ اور سفید کے یا نام اوسکے جسکی ہلاک کے واسطے مقرر تھا اور وہ تیار ہوئے تھے عِنْدَ رَبِّكَ نزدیک پروردگار تیرے کے واسطے عذاب اونکیے زاہدی مین ہی کہ بڑا انکا مثلیکے برابر تھا اور چھوٹا سبوکے اور ایک قول یہہ ہی کہ پتھر واسطے اوس جماعت کے برسے جو اس دیار مین نتھے جہان کوئی اس قوم کا تھا وہان اوسکے نام کا پتھر سر پر اوسکے گرا اور ہلاک کیا لکھا ہی کہ ایکشخص اُس قوم کا حرم مین تھا چالیس دن اوسکے نام کا پتھر ہوا مین معلق رہا جب وہ وہانسے نکلا سر پر گرا اوسکو ہلاک کر ڈالا وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ اور نہین وہ پتھر عذاب کا ظالمونسے دور کیونکہ وہ مستحق اوسکے ہین کہ پتھراو نہ سر پر سہین **بیت** کیا عجب ظالمونپہ برسین سنگ + کہ اوسکے ہین لایق اونکے ڈھنگ وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا اور بھیجا ہمنے طرف اولاد مدین کے یا طرف اہل بلدہ مدین کے بھائی اونکے شعیب علیہ السلام کو قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ کہا اے قوم میری عبادت کرو اللہ کی ساتھ یگانگی کے نہین واسطے تمھارے کوئی مستحق عبادت کے سوا اوسکے وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اور مت کم کردیا پکوا ور تولکو اِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ تحقیق مین دیکھتا ہون تمکو بیچ نوکری اور نعمت کے یعنے تم کچھ محتاج نہین کہ خیانت کرو بلکہ دولتمند ہو تمھین چاہیئے کہ اپنے مال مین سے لوگونکو دو نہ کہ اورونکا حق رکھو وَاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ۝ اور تحقیق مین ڈرتا ہون اوپر تمھارے بسبب اوس خیانت کے عذاب دن گھیر نیوالیکے سے سمجھ لیجئے کہ وصف اونکا ساتھ احاطہ کے کہ صفت عذاب ہی واسطے وقوع اوسکیے ہی بیچ دن کے یعنے اوسدن عذاب تمھین گھیر لیگا پھر کسیطرف چھوٹکر نجا سکوگے اور وہ دن قیامت کا ہی یا دن عذاب و ہلاکت اونکے کا اور بعد نہی نقصان کیل اور وزنکے امر کیا ساتھ پورا کرنے اونکیے اور یہہ نہایت مبالغہ ہی وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ اور اے قوم میری پورا کرو ناپ اور تول کو ساتھ انصاف کے اور وہ قوم سوا اوس تول ناپکے خیانت سے اور یہہ کرتے تھے کہ جو مول لیتے اوسکی قیمت مین سے بھی رکھ لیتے تھے اور درہم اور دینار کے کنارونمین سے کاٹ لیتے تھے سو فرمایا وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ اور مت کم کرکے دو لوگونکو چیزین یعنے قیمت مین سے مت رکھو اور درہم اور دینار مین سے مت کاٹو وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ اور مت پھرو بیچ زمین کے فساد کرتے بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ باقی رکھا ہوا خدا کا حلال بعد ترک حرام کے سے بہتر ہی واسطے تمھارے اگر ہو تم ایمان والے وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ۝ اور نہین مین اوپر تمھارے نگہبان کہ قبایح سے بچاؤن یا عذاب سے چھڑاون بلکہ مین رسول ہون ناصح اور پیغام رسا مجھپر پیغام پہنچا دینا ہی فقط **بیت** تم سے کرے جو جو روک کسکا دل و دماغ ہی + مین ہون رسول کبریا کا کام میرا ابلاغ ہی + لکھا ہی کہ انبیا علیہم السلام دو قسم تھے بعضونکو حرب کفار کا حکم تھا جیسے موسیٰ اور داؤد اور سلیمان علیہم السلام اور بعضونکو نتھا شعیب علیہ السلام اونمین سے تھے کہ رخصت جنگ نہین رکھتے تھے تمام دن قوم کو نصیحت کرتے تھے تمام شب نماز پڑھتے تھے قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا کہا قوم نے اے شعیب کیا نماز تیری حکم کرتی ہی تجھکو یہہ کہ چھوڑ دین ہم اوس چیز کو کہ عبادت کرتے تھے باپ ہمارے تو نسے یا یہہ کہ ترک کرین ہم جو کچھ کہ کرتے ہین ہم بیچ مالون اپنے کے جو کچھ کہ چاہین نہی ہی کم ناپنے یا کم تولنے یا قیمت رکھہ لینے یا درہم یا دینار کا کنارہ کاٹنے سے اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ ۝ تحقیق تو البتہ تحمل والا بھلا آدمی راہ یافتہ ہی اپنے زعم مین یا یہہ بات الٹ کر کہتے تھے مراد اوسکی ضد لیتے تھے قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَرَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا کہا شعیب نے اے قوم میری کیا دیکھا تمنے اگر ہو مین اوپر دلیل ظاہر کے پروردگار اپنے سے اور دیا ہی اوسنے مجھکو اپنی طرف سے رزق نیک یعنے نبوت اور رسالت یا مال حلال بے خیانت یا مجھے دولت کمال اور تکمیل اوسنے دی اور سعادت روحانی عطا کی روا ہی کہ مین اوسکی وحی مین خیانت کرون

وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَآ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ اور نہین ارادہ کرتا مین یہہ کہ مخالفت کرون تمھاری طرف اوس چیز کے کہ منع کرتا ہون تمکو
تمکو اوس سے یعنے جس سے تمھین منع کرونگا اوس سے آپ بھی باز رہونگا یہہ نہین کہ تمکو منع کرون اور آپ کرنے لگون اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ
مَا اسْتَطَعْتُ نہین ارادہ کرتا مین مگر کام سنوارنیکا تمھارے جبتک کہ طاقت رکھون مین وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ اور نہین توفیق میری
مگر بیچ کام سنوارنیکے یا بیچ پہنچنے منزل مقصود کے مگر ساتھہ مدد اور ہدایت اللہ کے عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ اوپر اوسکے توکل کی مینے
کہ وہ سب چیز پر قادر ہی اور غیر اوسکے سب عاجز ہین اور طرف اوسی کے رجوع کرتا ہون مین جس چیز مین کہ نیت کرتا ہون مین وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ
شِقَاقِيْٓ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ اور اے قوم میری نہ باعث ہو تمکو مخالفت میری یہہ کہ
پہنچ جاوے تمکو مانند اوس چیز کے کہ پہنچگئی تھی قوم نوح علیہ السلام کو طوفان سے اور قوم ہود علیہ السلام کو باد صرصر سے اور قوم صالح کو
آواز تند سے وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ اور نہین قوم لوط کی تم سے دور یعنے مکان اور زمان مین تم سے نزدیک ہین اگر امم گذشتہ
سے عبرت نہین پکڑتے تم تو اونسے عبرت پکڑو وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ اور بخشش مانگو پروردگار اپنے سے ساتھہ ایمانکے
پھر رجوع کرو طرف عبادت اوسکے پرستش غیر اوسکی سے اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ تحقیق پروردگار میرا بخشنے والا ہی استغفار کرنے
والونکا دوست رکھنے والا ہی توبہ کرنیوالونکو ودود بمعنے فاعل اور مفعول دونون آیا ہی یعنے وہ دوست رکھنے والا ہی بندونکا
اور دوست رکھا گیا ہی کہ بندے اوسے دوست رکھتے ہین حضرت مولانا یعقوب چرخی قدس سرہ نے شرح اسماء اللہ مین معنے ودود
کے یہہ لکھے ہین کہ دوست رکھنے والا نیکی کا سب خلق کے اور دوست رکھا گیا دلونکا جو بحق ہین یعنے وہ نیکونکو دوست رکھتا ہی نیک اسے
دوست رکھتے ہین اور حقیقت مین محبت اونکی فرع محبت حق ہی کیونکہ اصل حسن اور احسان کہ موجب وداد ہی سوا اسکے ثابت نہین
نظم عشق بیوجہ نہین ہی رافت + حسن جانان سبب الفت ہی + اوسکا بکھڑا ہی جو وہ رشک پری + ہم دیوانونکے لئے آفت ہی
قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ کہا اونھونے اے شعیب نہین سمجھتے ہم بہت جو کچھہ کہ کہتا ہی تو کہ اللہ ہی کی عبادت کرو اور
کسیکے مال مین خیانت نکرو اور یہہ واسطے قصور عقل اور عدم تفکر اوسکے تھا یا عناد کی راہ سے کہتے تھے والا حضرت شعیب خطیب الانبیا
تھے اونکی بات کسیطرح نہین سمجھتے تھے اور کہا اونھونے وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا اور ہم دیکھتے ہین تجھکو درمیان اپنے ضعیف بصر یا کم
زور وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ اور اگر نہوتی قوم اور برادری تیری کہ ہمارے دین مین ہین اور ہم اونکو عزیز رکھتے ہین البتہ سنگسار
کرڈالتے ہم تجھکو وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ اور نہین تو اوپر ہمارے قدر اور مرتبے والا ایسا کہ عزت تیری مانع رجم کی یا موجب رحم کے ہو
قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ کہا شعیب علیہ السلام نے اے قوم میری کیا برادری میری عزیز تر ہے اوپر تمھارے اور دوست تر ہے اللہ سے وَاتَّخَذْتُمُوْهُ
وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا اور پکڑا تمنے امر الٰہی کو پیچھے پیٹھہ اپنی کے ڈالا ہوا یعنے میری برادری کا لحاظ کیا اور اللہ کے حکم کو پس پشت ڈالا اِنَّ
رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ تحقیق پروردگار میرا ساتھہ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم گھیرنیوالا ہی یعنے آگاہ ہی اس سے کچھہ چھپا نہین جزا موافق
اوسکے دیگا وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ اور اے قوم میری عمل کرو اوپر جگہہ اپنے کے یا حال اپنے کے کہ رکھتے ہو شرک اور
بخس سے مین بھی عمل کرنیوالا ہون اور اپنے کام مین قائم سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ اللہ جانوگے
تم کون شخص ہی کہ آویگا اوسکو عذاب کہ رسوا کرے یا بفضیحت تمام ہلاک کرے اور کون ہی کہ وہ جھوٹھا ہی یعنے شتاب تم جانوگے کہ مین حق پر
ہون یا تم وَارْتَقِبُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ اور منتظر رہو اوسکے جو مین کہتا ہون تحقیق مین بھی ساتھہ تمھارے منتظر ہون وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا
نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا اور جب آیا عذاب ہمارا نجات دی ہمنے شعیب کو اور اون لوگونکو کہ ایمان لائے تھے
ساتھہ اوسکے ساتھہ رحمت کے ہماری طرف سے وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ اور پکڑا ان لوگونکو
کہ ظلم کیا تھا آواز تند نے کہ جبرئیل علیہ السلام کی تھی اونھونے کہا مرو تو اجمیعًا یعنے مرجاؤ سب پس صبح اٹھے بیچ گھرون اپنے کے موئے زانو

پر گرے کَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا فِیْهَا گویا کہ نہ بسے تھے بیچ اوسکے اَلَا بُعْدًا لِّمَدْیَنَ کَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ خبردار ہو ہلاکت اور لعنت ہی قوم مدین کو جیسی کہ ہلاکت اور لعنت ہوئی قوم ثمود کو اہل مدین کو قوم ثمود سے تشبیہ اسواسطے فرمائی کہ ہلاکت دونوکی ایکطرحکے عذاب سے تھی کہ صیحۃ جبرئیل علیہ السلام تھا تیسیر مین ہی کہ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نہین ہلاک ہوئین دو امتین ایک عذاب سے مگر قوم شعیب اور صالح علیہما السلام لیکن قوم ثمود کو آواز تند جبرئیل نے کہ تحت سے ہوا تھا اور قوم مدین کو فوق سے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی بِاٰیٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاتَّبَعُوْۤا اَمْرَ فِرْعَوْنَ اور بھیجا ہمنے موسیٰ کو ساتھ نشانیونکے اور معجزے ظاہر کے کہ عصا اور ید بیضا تھا طرف فرعون کے اور سردارون اوسکے پیروی کی اونھونے حکم فرعون کی بیچ نمانے موسیٰ علیہ السلام کے وَمَاۤ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِیْدٍ اور نتھا حکم فرعون کا درست اور صواب اور جو یہان متابعت فرعون کی کئی تو وہان قیامت مین بھی اسکے تابع ہونگے یَقْدُمُ قَوْمَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ آگے چلیگا فرعون قوم اپنی کے بیچ دن قیامت کے پس جا کھڑا کریگا اونکو آگ پر وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ اور برا ہی گھاٹ لا کھڑا کیا گیا یعنے بری جگہہ پر کھڑا کریگا وَاُتْبِعُوْا فِیْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّیَوْمَ الْقِیٰمَةِ اور تحقیق پیچھے کی گئی فرعون اور قوم اوسکی کو بیچ اس دنیا کے لعنت اور دن قیامت کے بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ بری ہی بخشش دی گئی اونکو یعنے لعنت دنیا اور آخرت کی ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰی نَقُصُّهٗ عَلَیْكَ مِنْهَا قَآىِٕمٌ وَّحَصِیْدٌ یہہ ہین بعضی چیزین بستیونکی بیان کرتے ہین ہم اوپر تیرے اونمین سے بعضے قائم ہی اور بعضی جڑ سے کٹگئی قائم وہ ہی کہ آثار اوسکے باقی ہین جیسے دیار عاد اور ثمود اور جڑ سے کٹے وہ ہین کہ کچھہ آثار اوسکے نہین رہے جیسے دیار قوم نوح علیہ السلام وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ اور نہین ظلم کیا تھا ہمنے ان بستی والون پر ساتھہ ہلاک کرنے اونکے اور لیکن ظلم کیا اونھونے جانون اپنی پر ساتھہ ایسے عمل کرنے کے کہ موجب عذاب کے تھے فَمَاۤ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِیْ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ پس نفع کیا یا نہ دفع کیا اونسے معبودون اونکے نے جو عبادت کرتے تھے سوا اللہ کے کچھہ جب آیا حکم پروردگار تیرا کا ساتھہ عذاب اونکے کے وَمَا زَادُوْهُمْ غَیْرَ تَتْبِیْبٍ اور نہ زیادہ کیا اونکو سوا زیان اور ہلاک کرنیکے وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ الْقُرٰی وَهِیَ ظَالِمَةٌ اور اسیطرح پکڑنا ہی پروردگار تیرا کا جسوقت کہ پکڑتا ہی اہل بستیونکو اور حالانکہ ظالم ہون اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ تحقیق پکڑنا اوس کا دردناک ہی سخت اوس پکڑسے کسیکو راہ رہائی کی نہین اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ تحقیق بیچ اوسکے کہ ذکر کیے ہمنے قصے البتہ عبرت ہی واسطے اوس شخصکے کہ ڈرتا ہی عذاب آخرت سے ذٰلِكَ یَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ یَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ یہہ دن قیامت کا ایک دن ہی کہ جمع کئے جاوینگے واسطے اوسکے لوگ اور وہ ایک دن ہی حاضر کیا گیا کہ اہل آسمان و زمین اوسمین حاضر ہونگے وَمَا نُؤَخِّرُهٗۤ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ اور نہین ڈھیل کرتے ہم اوسکو مگر واسطے ایکوقت گنے ہوئے کے یعنے جبتک کہ وہ وقت نہین آیا قیامت قائم نہوگی یَوْمَ یَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ جبکہ کہ آویگا وہ روز قیامت نہ بولیگا کوئی جی بات فائدے کی مگر ساتھہ حکم اللہ کے سمجھہ لیجئے کہ یہہ ایک موقف خاص مین ہوگا اور ایک موقف مین کوئی بولیگا نہین هٰذَا یَوْمُ لَا یَنْطِقُوْنَ وَلَا یُؤْذَنُ لَهُمْ فَیَعْتَذِرُوْنَ فَمِنْهُمْ شَقِیٌّ وَّسَعِیْدٌ پس بعضے اونمین سے بدبخت ہین دوزخی اور بعضے نیکبخت جنتی شقیق بلخی قدس سرہ نے کہا کہ علامت سعادت کی پانچ ہین نرمی دل اور کثرت گریہ اور نفرت دنیا اور کوتاہی امل اور شرمندگی اور نشانیان شقاوت کی بھی پانچ ہین سختی دل اور خشکی دیدہ اور رغبت دنیا اور طول امل اور بیحیائی شیخ ابوسعید خراز رح نے کہا کہ حق تعالےٰ نے اس سورہ مین دو کار عظیم بیان فرمائے ایک سیاست جباری اور سطوت قہاری کہ کفار کی بیخ و بنیاد اکھیڑی دوسری حکم ازلی کہ سعادت اور شقاوت مین خلق کے مقرر ہوا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیبت اس خبر کے سے اور دہشت اس حکم کے سے فرمایا کہ بوڑھا کیا مجھکو سورۂ ہود نے فَاَمَّا الَّذِیْنَ شَقُوْا فَفِی النَّارِ لَهُمْ فِیْهَا زَفِیْرٌ وَّشَهِیْقٌ پس جو لوگ کہ بدبخت ہوئے پس بیچ آگ کے ہین واسطے اونکے بیچ اوسکے چلانا ہی آواز سخت سے اور آواز ضعیف سے زفیر آواز شدید کو کہتے ہین اور استعمال اسکا

ابتدا رہین ساتھہ گدھے کی آواز کے ہی اور شہیق کا آخر ہین فرد فریاد اشقیا کو سنتا ہی کون رافت + دوزخ کے رنج سے گر چلائے ہین گدھے سے + اور وہ اوسی وادیلا مین خٰلِدِیْنَ فِیْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ہمیشہ رہنے والے ہین بیچ آگ کے جب تلک رہینگے آسمان اور زمین یہہ کلمہ عرف عرب مین ہمیشگی کے واسطے آتا ہی یہہ نہین کہ جبتک آسمان زمین ہین جب ہی تک یہہ آگ مین رہینگے پھر نہین رہینگے کیونکہ نص سے دوام اہل نار اور انقطاع دوام ارض وسما ثابت ہی پس یہہ معنے ہین کہ اشقیا ہمیشہ دوزخ مین رہینگے اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ مگر جو چاہے پروردگار تیرا کہ اونکو عذاب نار سے عذاب زمہریر مین گرفتار کرے یا اور طرح کے عذاب دے کہ دوزخ مین طرح طرح کے عذاب ہین ایک یہہ بھی ہی کہ آگ سے جلاوے پس استثنا خلود سے عذاب نار کے ہی نہ خلود سے دوزخ کے اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝ تحقیق پروردگار تیرا کرنیوالا ہی جو کچھہ کہ چاہے انواع عذاب اور تعذیب سے وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِى الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اور جو لوگ کہ نیکبخت کئے گئے پس بیچ بہشت کے ہین ہمیشہ رہنے والے بیچ اوسکے جبتک کہ رہین آسمان اور زمین آخرت کے کہ موافق آیت یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات کے بدلے اس آسمان وزمین کے ہونگے فتوحات مکیہ مین ہی کہ دوام آسمان وزمین باعتبار جوہر انکے کے مراد ہی نہ باعتبار صورت کے اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد فوق اور تحت ہی کیونکہ عرب والے جو بالائے سر ہی اوسے آسمان کہتے ہین اور جو زیر قدم ہی اوسے ارض کہتے ہین پس جبتک تحت اور فوق ہون نیکبخت جنت مین رہینگے اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ مگر جو چاہے پروردگار تیرا کہ اونکو نعیم جنان سے زیادہ تر مرتبہ دے کہ رویت اور رضوان ہی یا اور ایسی نعمت دے کہ اوسکی ماہیت نہ جانے کوئی مگر وہی کہ عالم تمام معلومات کا ہی اور نکتہ فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین مؤید اس قول کا ہی کچھہ شرح اوسکی بیچ سورۂ توبہ کے آیت ورضوان من اللہ اکبر مین مذکور ہوئی ہی سمجھہ لیجئے کہ اس استثنا مین مفسرین کے بہت اقوال ہین ذکر اونکا موجب طوالت ہی معالم مین ہی کہ اللہ اس استثنا کا دانا تر ہی عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ بخشش ہی غیر کاٹی گئی یعنے کہین نہین تھمین بے نہایت چلی گئی ہی فَلَا تَكُ فِىْ مِرْيَةٍ تو مت ہو بیچ شک کے اوس چیز سے کہ عبادت کرتے ہین یہہ گروہ مشرک کہ گمراہی ہی آخر ہلاک کردیگی جیسے کہ فرقہ پہلی امتون کا موجب عذاب کا اونکے ہوا سمجھہ لیجئے کہ یہہ خطاب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی اور مراد امت ہی مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ نہین عبادت کرتے مشرک بتون کی مگر جیسی عبادت کرتے تھے باپ اونکے پہلے اونسے یعنے ساتھہ باطل کے وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ تحقیق ہم پورا دینے والے ہین اونکو حصہ اونکا عذاب سے دران حال کہ وہ حصہ نہ کم کیا گیا ہو وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ اور البتہ تحقیق دی ہمنے موسیٰ کو توریت پس اختلاف کیا گیا بیچ اوسکے یعنے قوم نے اختلاف کیا بعضے اوسپر ایمان لائے اور بعضے کافر ہوئے جیسے تیری قوم نے اختلاف کیا قرآن مین وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِىَ بَيْنَهُمْ اور اگر نہوتی ایک بات کہ پہلے گذری پروردگار تیرے سے ساتھہ تاخیر عذاب اونکے کے البتہ فیصل کیا جاتا درمیان قوم موسیٰ علیہ السلام کے تو کہ مبطل ہلاک ہوجاتا اور محق نجات پاتا وَاِنَّهُمْ لَفِىْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ اور تحقیق کفار قوم تیرے البتہ بیچ شک کے ہین قرآن سے شک کہ گھیرا دینے والا ہی یعنے وہ گمان کہ نفس کو مضطرب کرے اور دل کو قلق مین ڈالے اور عقل کو پراگندہ کرے وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ اور تحقیق ہر ایک مختلفون مین سے جب جاویگا روبرو اوسکے البتہ پورا دیگا اونکو پروردگار تیرا جزائے عمل اونکے کی کشاف مین ہی کہ لام لما کا توطیہ قسم ہی اور تنوین عوض مضاف الیہ اور ما زائدہ ہی اور تقدیر اوسکی یہہ ہی وان کلہم لیوفینہم اور بعضون نے کہا ہی کہ ان نافیہ ہی اور لما بمعنی لا ہی یعنے نہین کوئی مگر تمام دیگا پروردگار جزا عمل اونکی اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ تحقیق وہ ساتھہ اوس چیز کے کہ کرتے ہین خبردار ہی بیت جزا دیگا جیسا تیرا کار ہی + کہ سب کار سے وہ خبردار ہی فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ

وَمَنْ تَابَ مَعَكَ پس سیدھا رہ جسطرح سے کہ حکم کیا گیا ہی تو اور جنھون نے کہ توبہ کی کفر سے اور ایمان لائے ساتھ تیرے استقامت وہ ہی کہ مستقیم ہوا مر اور نہی پر امام قشیری نے کہا کہ مستقیم وہ ہی کہ راہ حق سے نہ پھرے جبتک کہ منزل وصل کو نہ پہنچے جرجانی نے کہا کہ طالب کرامت مت ہو طالب استقامت ہو **بیت** طلب کر تو رافت سدا استقامت ۔ سمجھ استقامت کو فوق کرامت ۔ محمد بن فضل نے کہا وہ چیز کہ ہوتے اوسکے سے سب نیکیان نیک ہووین اور نہوتے اوسکے سے سب بدیان بدہون استقامت ہی شیخ الاسلام نے یہہ بات سنکر کہا کہ اوسنے بہت نیک کہا دلیل اُسکی فاستقم کما امرت ہی ایک بزرگ سے پوچھا کہ کونسا عمل افضل ہی کہا استقامت نظام الدین اولیا سے اونکے پیر شیخ فرید الدین گنج شکر نے پوچھا کہ تیرے واسطے کیا دعا کرون کہا استقامت ابو علی نسوی نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو واقعہ مین دیکھا مین نے پوچھا کہ سبب شیب کا آپکے سورہ ہود مین کیا چیز ہی فرمایا فاستقم کما امرت سچ ہی کہ **نظم** استقامت کمال مشکل ہی جیسے ہی امر کسکو حاصل ہی ۔ ہان رسول خدا نبی ورا ۔ ہین امام اس مقام کے بجذا ۔ اور جسپر کہ ہووے فضل حق ۔ پار کردے بٹھا بہ این ذورق ۔ جسکو حق نے دیا نہین یہہ مقام ۔ اوسکا بے فائدہ ہی رنج تمام ۔ ابو علی دقاق نے کہا کہ استقامت وہ ہی کہ سر اپنے کو ماسوی اللہ سے محفوظ رکھے **نظم** خطرۂ ماسوا نہ دلمین سمائے ۔ اور سر مین خیال غیر نہ آئے ۔ جی مین رافت بند ہا اوسیکا ہو دھیان ۔۔۔ کچھ نہو یک بسا اوسیکا ہو دھیان ۔ یہی پس استقامت ایجان ہی ۔ یہی فوق کرامت ایجان ہی ۔ وَلَا تَطْغَوْا اور مت حد سے گذرو اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ تحقیق اللہ ساتھہ سچیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ہی وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اور نجھکو طرف اون لوگون کے کہ ظلم کرتے ہین یعنے اونسے دوستی مکرو اور اونکا کہا نمانو اور اونکے مددگار نہو ظلم مین سفیان ثوری نے کہا کہ جو کوئی قلم واسطے ظالمونکے تراشے یا سیاہی اونکی دوات مین ڈالے یا کاغذ اونکے ہاتھہ مین دے لکھنے کو وہ بھی ظلم مین اونکا شریک ہی ایک نے پوچھا کہ اگر ظالم جنگل مین پیاسا مرجاوے پانی دین کہا نہ کہا جو مرجاوے کہا مرجاینو **مصرعہ** ایسے جینے سے موت ہی بہتر ۔ پس حقتعالی الکمال رحمت اپنی سے فرماتا ہی کہ میل طرف ظالمون کے مت کرو فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ پس لگیگی تمکو آگ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ اور نہین واسطے تمھارے سوا اللہ کے کوئی دوست کہ عذاب تم سے دفع کرے پھر نہ مدد کئے جاؤگے وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اور قائم کر نماز کو دو نو طرف دنکے اور کتنی ساعتین رات کی سمجھ لیجئے کہ دن طرف اعلی مین نماز صبح ہی اور طرف اسفل مین نماز ظہر اور عصر ہی اور ساعات شب مین نماز مغرب اور عشا ہی لکھا ہی کہ عمر بن عذبہ نے خرمے بیچتا تھا ایک زن صاحب جمال خرمے خریدنیکو آئی کہا خرمے اچھے گھر مین ہین وہ گھر مین گئی اوسکو بوسہ لیا پھر اوسیوقت پشیمان ہوکر حضور نبوی مین روتا ہوا آیا اور احوال اپنا عرض کیا آیت اتری کہ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ تحقیق نیکیان یعنے نمازین پانچوقت کی لیجاتی ہین اور محو کرتی ہین برائیونکو کہ سو کبیرون کے ہون حضرت نے پوچھا کہ نماز عصر کی تو نے میرے ساتھہ پڑھی تھی اوسنے کہا پڑھی تھی فرمایا یہہ کفارہ اوس گناہ تیرا ہی لوگون نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہہ خاص اوسیکے واسطے ہی فرمایا نہین عام سب لوگونکے واسطے ہی جیسا کہ صحیحین مین ابن مسعودؓ سے مروی ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ نام اوس شخصکا ابولیس تھا قبیلہ انصار سے چنانچہ شرح مشکوٰۃ مین اور مؤید اس حدیث کے ہے حدیث ابوہریرہ کی کہ کہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوٰۃ الخمس والجمعۃ الی الجمعۃ ورمضان الی رمضان مکفرات لما بینھن اذا اجتنب الکبائر رواہ مسلم یعنے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازین پانچون اور نماز جمعہ تا نماز جمعہ دیگر اور روزے رمضان کے تا روزۂ ماہ رمضان دیگر دور کرنیوالے ہین گناہونکے کہ درمیانمین واقع ہوئے ہین جسوقت پرہیز کئے جاوین گناہ کبیرہ سے کہ وہ نہین بخشے جانیکے مگر ساتھہ توبہ کے روایت کیا ہی اسکو مسلم نے اور جو کوئی کہے کہ جو صغائر نماز پنجگانہ سے بخشے گئے تو جمعہ کیواسطے کیا رہے اور جو جمعہ سے معاف ہو تو رمضان کسکا کفارہ ہوگا کہتے ہین ہم کہ یہہ اعمال سب مکفر ہین اگر ایک نہ ہوا دوسرا ہوجاتا ہی مثلاً اگر ایک نے نماز مین قصور کیا جمعہ مکفر ہوگا اور اگر جمعہ مین یا دونون مین تقصیر کی رمضان مکفر ہوگا اور جب سبکو خوب ادا کیا تو زیادہ ہی

مثل اوس شخصکے بہت چراغ روشن کئے کہ ہر ایک روشنی خانیکے واسطے کافی ہی **بیت** نور طاعات سیچ ہی اسی رأفت + ماحی ظلمت و معاصی ہی + بحر الخلائق مین ہی کہ انوار ذکر اور مراقبہ کے بیچ دونون طرف دنکے اور ساعات شبکی ظلمات کو ان اوقات کے کہ حوائج نفسانی مین صرف ہوے ہین دفع کرتے ہین بعضونے کہا ہی کہ حسنات کہنا ان اربع کلمات کا ہی کہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ یہہ فرمان اور یہہ وعدہ نصیحت ہی واسطے ذکر کرنیوالون کے وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ اور صبر کر بجا لانے پر امر کے اور بچنے پر نہی سے پس تحقیق اللہ نہین ضایع کرتا اجر اور ثواب نیکی کرنیوالونکا سمجھہ لیجئے کہ **بیت** مظہر بجائے مضمر لانے مین ہی اشارت + یعنے ہی صبر احسان احسان سے گذرمت فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ پس کیون ہوئے ان قرون مین سے کہ پہلے تمسے تھے صاحب عقل اور شعور کے يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِى الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ کہ منع کرتے تھے مفسدونکو فساد سے بیچ زمین کے لوکہ عذاب نہ اترے لیکن تھوڑے تھے ان لوگونمین سے کہ نجات دی ہمنے اونکو عذاب سے گذرے ہوؤن مین سے کہ وہ منع کرتے تھے وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ اور پیرو ہوے اُن لوگون نے کہ کافر تھے اوس چیز کی کہ دولت دی گئی تھی بیچ اوسکے یعنے اپنی آرزؤن کی متابعت کی وہ ہین گنہگار کفار وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ اور نہ تھا پروردگار تیرا کہ ہلاک کرے بستیونکو ساتھ شرک کے اور حالانکہ اہل اوسکے صلاح مین لانیوالے ہون درمیان ایکدوسریکے کامون کو یعنے فقط شرک سے ہلاک نہین کرتا جبتک کہ فساد اور ظلم ساتھہ اوسکے نہ ملے یہین سے کہتے ہین کہ الملک یبقی بالعدل مع الکفر ولا یبقی بالظلم مع الاسلام **نظم** عدل سے جان ہی بقائے ملک + ظلم ہو ویتو کیون نہ جائے ملک + رہتا ہی ملک کافر عادل + اور نہ باظلم مسلم عامل + وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً اور اگر چاہتا پروردگار تیرا البتہ کرتا لوگون کو امت ایک دین واحد پر وَلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ اور ہمیشہ زمین کے اختلاف کرنیوالے حق اور باطل ہین جیسے یہود اور نصاریٰ اور مجوس مگر جنکو مہربانی کریگا پروردگار تیرا اور راہ ایمان کی دکھاویگا جیسے مکے والے جو مسلمان ہین یا یہہ کہ مختلف زمین کے روزی مین کوئی تونگر کوئی درویش ہوگا مگر جسپر کہ رحم کرے رب تیرا اور راہ قناعت کی دکھاوے وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ اور اسیواسطے پیدا کیا ہی اونکو اور واسطے رحمت کے پیدا کیا ہی راہ پانیوالون کو وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ اور پوری ہوئی بات پروردگار تیرے کی جو فرشتون سے کہی تھی کہ البتہ مین بھرونگا دوزخکو گنہگار جنون سے اور آدمیون سے اکٹھے وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ اور ہر ایک بیان کرتے ہم اوپر تیرے خبرونسے پیغمبرونکی وہ چیز کہ ثابت کرتے ہین ہم ساتھہ اوسکے دل تیرے کو یعنے فائدہ اخبار رسل سے یہہ ہی کہ دلکو تیرے آرام دیتے ہین ہم اور یقین تیرا زیادہ کرتے ہین ہم اوپر ادائے رسالت کے ثابت رہ اور ایذاے کفار پر صبر کر وَجَآءَكَ فِىْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ اور آیا ہی تیرے پاس بیچ اس سورہ کے حق اور نصیحت اور یاد دلانا واسطے ایمان والون کے معالم مین ہی کہ تخصیص اس سورہ کی واسطے تشریف کے ہی والا حق سب سورتون مین قرآن کے ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ ہذا اشارت طرف اخبار مذکورہ کے ہی اس سورتمین وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنَّا عٰمِلُوْنَ اور کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم واسطے ان لوگونکے کہ نہین ایمان لاتے ہین عمل کرو اوپر جگہہ اپنی کے یعنے اس حالت پر کہ ہو تحقیق ہم بھی عمل کرنیوالے ہین اوپر اس حال کے کہ رکھتے ہین وَانْتَظِرُوْا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ اور منتظر رہو ہمارے زمانے بدلنے کے تحقیق ہم بھی منتظر ہین تمھارے عذاب کے وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہی علم پوشیدہ چیزونکا آسمانون کے اور زمین کے وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ اور طرف اوسکے پھیرا جاتا ہی کام سارا یا پھرتا ہی یرجع ساتھہ صیغۂ مجہول کے فوات حفص کی ہی اور بصیغۂ معلوم اورون کی فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ پس عبادت کر اوسکی کہ مرجع سبکا وہی ہی اور توکل کر اوپر اوسی کے تقدیم عبادت کی اوپر توکل کے اشارہ ہی کہ نفع توکل کا عابدون کو پہنچتا ہی اور توکل بجرد گفتار بے اعتبار ہی **بیت** ساتھہ توکل کے عبادت بھی کر + ورنہ توکل نہین کچھہ کارگر +

وما ربک بغافل عما تعملون اور نہین پروردگار تیرا بے خبر اوس چیز سے کہ کرتے ہو تم تعملون ساتھ فوقانیہ کے قرأت حفص کی ہی اور یعملون ساتھ تحتانی کے بھی اور ونکی قرأت آئی ہی یعنے نہین پروردگار تیرا غافل اوس چیز سے کہ کرتے ہین بندے تفسیر مین کعب احبار سے نقل کیا ہی کہ فاتحہ توریت آیت اول سورۂ انعام ہی اور خاتمہ اسکا آیت آخر سورۂ ہود ہی **سورۂ یوسف** علیہ السلام مکی ہی ایکسو گیارہ آیتین ہین ایکہزار سات سو ستر اور چھے کلمے ہین سات ہزار ایکسو چھہ حرف ہین فواصل لم تو نہین اور ربط اسکا ساتھ سورہ ہود کے یہہ ہی کہ اسمین قصے انبیاؤنکے تھے اسمین بھی ایک نبی کا قصہ ہی کہ احسن قصص ہی

سورۃ یوسف مکیۃ وھی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | مائۃ واحدی عشرۃ ایۃ

الٓرٰ یہہ حروف متشابہات قرآنی ہین لا یعلم تاویلہ الا اللہ کذا فی کشف الاسرار بعضون نے کہا ہی کہ ان حروف سے مراد اسمار الٰہی ہین الف سے اللہ لام سے لطیف رے سے رؤف یا صفات ہین الف سے انفراد لام سے لطف رے سے رحمت گویا قسم کھائی ہی انکی حرف قسم محذوف کر کہ قسم ہی انفراد میرکی ساتھ ربوبیت کے اور لطف میرکے ساتھ عارفان لطائف احدیت کے اور رحمت میرکے ساتھ کافۂ خلقت کے اور جواب قسم کا محذوف ہی کہ انا انزلناہ الیک من الآیات حق یا الف انا کا ہی اور لام اللہ کا اور رے ارسی کی یعنے انا اللہ ارسے ما جری علی یوسف من البلوی من الجب والسجن والشکوی ثم جعلناہ ملک الدنیا یا یہہ حروف مقسم بہ ہین اور جواب قسم کا بغیر ایراد ان وغیرہ کے بطریق شاذ یہہ ہی کہ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ یہہ آیتین کتاب بیان کرنیوالے کی ہین بحر مواج مین ہی کہ الٓرٰ مبتدا ہی پہلا اور تلک مبتدا ہی دوسرا اور آیات الکتاب المبین خبر مبتدا دوم کی ہی اور یہہ جملہ مبتدا اوّل ہی اور ایراد تلک کا کہ واسطے بعید کے ہی اور یہان مشار الیہ قریب ہی واسطے تعظیم کے ہی تم کلامہ اور کتاب مبین یہہ سورہ ہی کہ ظاہر ہی اعجاز اسکا یا ہویدا ہین معنے اسکے نازل کرنیوالونپر یا روشن کرنیوالی ہی یہہ سورت قصے کو کہ یہود نے سوال کیا چنانچہ روایت ہی کہ علماء یہود نے بعضے اشراف قریش عرب سے کہا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کرو کہ سبب انتقال آل یعقوبؑ کا شام سے طرف مصر کے کیا تھا یہہ سورت نازل ہوئی بحر مواج مین ہی کہ ایک یہودی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قصہ یوسف علیہ السلام کا پوچھا یہہ سورت نازل ہوئی حضرتؐ نے اوسکے اوپر پڑھی اوسنے جو موافق توریت کے بے کم وزیادہ پایا پوچھا کہ من علمک حضرتؐ نے فرمایا علمنی ربی صدق حضرتؐ کا اوسپر ظاہر ہوا اسلام لایا اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا تحقیق اوتارا ہمنے اس سورت کو پڑھنا عربی زبان مین لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ تو تم سمجھو اور حجت تم پر لازم ہو کیونکہ اگر اور زبان مین بھیجتے ہم نہ سمجھتے نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ ہم بیان کرتے ہین اوپر تیرے بہترین قصہ کہ پڑھا جاوے معالم مین ہی کہ بہتر واسطے شامل ہونے اوسکے ہی عجائب اور غرائب اور حکمتون اور عبرتون پر عین المعانی مین ہی کہ یہہ قصہ سب قصونسے احسن القصص ہی اور وجہ اسکی یہہ ہی صاحب اوسکا بھی سب آدمیون سے احسن الوجہ تھا بحر مواج مین ہی کہ احسن القصص اسواسطے ہی کہ اور قصے دشمنون مین ہوتے ہین یہہ درمیان دوستونکے واقع ہی یا اور قصے یا دوستی کے سبب سے ہوتے ہین یا دشمنی کے اسمین بعضون کی دوستی بعضون کی دشمنی کا بیان ہی یا یہہ صرف قصہ ہی امر اور نہی اسمین نہین بخلاف اور قصون کے کہ متضمن اوامر اور نواہی ہین یا یہہ قصہ تمام ایک صورت مین ہی بخلاف اور قصص کے کہ کچھ کہین ہین کچھ کہین یا اس قصے مین بعد ذکر ایذا کے بیان عفو یوسف ہی بخلاف اورون کے بعد ایذا ذکر وقوع انتقام ہی یا اس قصے مین صبر ہی بلا پر اور شکر ہی نعما پر اور احسان ہی ایذا پر کہ احسن اخلاق کرتا ہی یا اس قصے مین ذکر ابرار ہی بے ذکر کفار یا یہہ قصہ متضمن بہت حکایتون کو ہی طرح طرح کے کہین خواب کے کہین چاہ کے کہین بکنے کے کہین حشمت کے یوسف کے کہین محبت زلیخا کی کہین وصال یعقوبؑ کی یا یہہ قصہ نجات پانیکا اور مطلوب کو پہنچنے کا ہی اسواسطے احسن القصص ہی بحر الحقائق مین ہی کہ احسن اسواسطے ہی کہ مشابہت تمام ساتھ احوال انسان کے رکھتا ہی اگر تاویل کرین یوسف کو ساتھ دل کے اور یعقوب کو ساتھ روح کے اور جبل کو ساتھ نفس کے اور قوی اور حواس کو ساتھ برادران یوسف کے لکھا ہی کہ بعضے صحابہ نے حضرت سے یہہ قصہ پوچھا

آیت نازل ہوئی کہ ہم خبر دیتے ہین نیک تر خبر وںکی بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ساتھ اسطرحکے کہ وحی کی ہمنے طرف تیرے یہہ سورۃ مفرد وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ اور تحقیق تھا تو پہلے نزول اس سورت سے غافلونسے یعنے یہہ قصہ نہین جانتا تھا اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ یاد کرا وسوقت کو کہ کہا یوسف علیہ السلام نے واسطے باپ اپنے کے کہ یعقوب علیہ السلام تھے لکھا ہی کہ یوسف بارہ برس کے تھے کہ شب جمعہ کنار پدر مین خواب راحت مین مشغول تھے ناگاہ سراسیمہ ہوکر بیدار ہوئے یعقوب علیہ السلام نے کہا اے بیٹے کیا ہوا تجھے کہا يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اے باپ میرے تحقیق دیکھا مین نے خواب مین گیارہ ستارے اور سورج اور چاند اور مین کوہ بلند پر چڑھا تھا گرداوسکے نہر بن جاری اور درخت سبز تھے کہ آسمان سے یہہ ستارے اور آفتاب اور ماہتاب اترے اور مین اون کو دیکھتا تھا رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ دیکھا مین نے اونکو واسطے میرے سجدہ کرتے ہوئے **بیت** مہ و مہر گیارہ ستارونکے ساتھ مجھے سجدہ کرتے تھے سب آج رات + سمجھ لیجئے کہ ضمیر ہم کی اور ساجدین کی واسطے ذوی العقول کے مخصوص ہی اور یہان کواکب اور شمس و قمر کے باعتبار معنی تغیری کہ گیارہ بھائی اور خالہ اور باپ یوسف علیہ السلام کے ہین یہہ خواب سنکر یعقوب علیہ السلام نے جانا کہ یوسف کو مرتبہ رفیع ملیگا گیارہ ستارے گیارہ بھائی ہین اوسکے اور مہر و ماہ مین اور بی بی میری ہم سب اوسکی تعظیم بجالاوینگے پھر سوچے کہ اگر بھائی یہہ خواب سینگے تعبیر سمجھ کر قصد جان کا اوسکے کرینگے اس سبب سے قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا کہا اے بچے میرے لفظ تصغیر کا واسطے محبت کے کہا مت بیان کیجیو خواب اپنے کو اوپر بھائیون اپنے کے پس مکر کرینگے واسطے ہلاکت تیرے کے مکر کرنا کسبب وسوسہ شیطان کے اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ تحقیق شیطان واسطے آدمی کے دشمن ہی ظاہر وَكَذٰلِكَ اور جسطرح سے تجھے برگزیدہ کیا ساتھ اوس خواب کے کہ دلیل شرف اور نشانہ تفوق تیرے کا ہی اوپر بھائیونکے اسی طرح يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ برگزیدہ کریگا تجھکو پروردگار تیرا ساتھ بادشاہی اور فرمان روائی کے وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ اور سکھاویگا تجھکو تعبیر بتانا خوابونکی یا تاویل باتون مشکل کی جو کتب منزلہ مین ہین وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ اور پوری کریگا نعمت اپنی کہ نبوت ہی اوپر تیرے اور اوپر اولاد یعقوب کے یعنے تیرے بھائیونکے یہہ معنے اونکے قول پر ہین جو یوسف علیہ السلام کے بھائیونکو پیغمبر کہتے ہین یا اور نسل یعقوبؑ کی کہ انبیا اونمین پیدا کریگا یہہ تعبیر خواب کی یعقوب علیہ السلام نے فرمائی سجدہ کرنیکو تعبیر ساتھ پادشاہت کے کیا کہ اوسوقت سلاطین کو سجدہ کرتے تھے اور تعظیم کو سر جھکاتے تھے بعضے کہتے ہین کہ تعبیر خواب کی احادیث تک ہی اور وتم سے جملہ علیحدہ ہی معطوف کذلک پر اور ہوسکتا ہی کہ داخل تعبیر مین ہو اور متعلق ہو کذلک کا اور انقیاد اجرام نیر کو تعبیر ساتھ حصول علم تاویل احادیث کے کیا کیونکہ علم بھی نور ہی اور ستارے بعد موت اونکے باقی رہینگے یہہ دال ہی کہ یوسف علیہ السلام کی عظمت اور رفعت بعد مرگ رہے اور آخرت کی بھی مملکت ملے اور گیارہ ستارے گیارہ بھائی ہین اور یہہ اونکے حق مین بھی بشارت ہی اتمام نعمت کی کہ کوکب رخشندہ ہین اسواسطے آل یعقوب کو اوپر تم نعمت کے معطوف کیا اس طریق پر یہہ سب داخل ہی تعبیر خواب مین اسواسطے کہا ہی کہ بیٹے یعقوب علیہ السلام کے سب پیغمبر ہین اور بعضے کبائر جو اونسے ہوئے ہین جیسا کہ عقوق پدر اور ایذا برادر اور دروغ فاکلہ الذئب اور قطعیت رحم حالانکہ انبیا کبائر سے معصوم ہین جواب اوسکا یہہ ہی کہ یہہ احوال اونسے قبل بلوغ یا بعد بلوغ قبل نبوت ہوئے ہین اور جائز ہی کہ نبی سے کبیرہ قبل وحی سے بسبیل ندرت واقع ہو اور معتزلہ انبیا کو قبل وحی اور بعد وحی + معصوم کہتے ہین اور اونکے اعمال قبل بلوغ ٹھہراتے ہین لیکن یہہ خلاف اہل تواریخ ہی کیونکہ اہل تواریخ نے اسوقت مین اون کو کبار لکھا ہی اور ظاہر ہی کہ باپ نے جو یوسف علیہ السلام کو اونکے سپرد کیا تھا تو بڑے ہی ہونگے صغار کے کیا حوالے کرتے اور انھونے خود کہا ہی انا کنا خاطئین قبل بلوغ کے گناہ کہان ہی اور یعقوب علیہ السلام نے وعدہ استغفار کا کیا ہی کہ سوف استغفر لکم ربی یہہ بھی دال ہی کہ وقت عصیانکے کبار تھے کیونکہ صغار پر گناہ کہان ہی جو محتاج استغفار کا ہو سوال ہوسکتا ہی کہ بچپن مین

کچھ خطا ہوا اور بعد بلوغ وہ برا معلوم ہوا اور گناہ سمجھکر استغفار کرے جیسے ابراہیم علیہ السلام نے کئی باتین خلاف واقع کے کہی تھین اور تاویل درست تھین پھر کہا اطمع ان یغفرلی خطیئتی جواب ابراہیم نے بیچ حالت بزرگی اور پیمبری کے کہا تھا اور مقام کمال مین ترک اولیٰ بھی ذلت ہی اسواسطے مانگی مغفرت ہی واللہ اعلم بحقایق الامور کلہا پس یعقوب علیہ السلام نے فرمایا ای یوسف تمام کریگا اللہ نعمت اپنی اوپر تیرے اور بھائیون تیرے کے کما اتمہا علی ابویک من قبل ابراہیم واسحٰق جیسا کہ پورا کیا تھا نعمت کو اوپر دو دادا تیرے کے پہلے اسوقت سے یا پہلے تجھ سے ابراہیم کے اور اسحاق کے ان ربک علیم حکیم تحقیق پروردگار تیرا جاننے والا حکمت والا ہی جو لایق ہی وہی کرتا ہی لقد کان فی یوسف واخوتہ ایٰت للسائلین تحقیق ہین بیچ قصے یوسف علیہ السلام کے اور بھائیون اُنکے کے نشانیان قدرت کی اور دلیلین حکمت کی واسطے پوچھنے والون کے اور غیراونکے اگرچہ یہہ قصہ ایک معجزہ ہی لیکن سمین حکایات ہین ہر حکایت آیت ہی اسواسطے آیات کہا سمجھ لیجیے کہ یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹے تھے یوسف اور بنیامین دونون یہہ ایک مان سے تھے اور چھے یہہ ایک مان سے یہودا اور روبیل اور شمعون اور لاوی اور زیالون اور یشجر اور یہہ بائین دونون آپسمین بہنین تھین اور چار دوسرے دو لونڈیون سے تھے دان اور نفتالی اور جاد اور اشر جب یوسف علیہ السلام نے یہہ خواب باپ سے کہا باپ نے وصیت اوسکے اخفا کی اور مژدہ اجتبا اور اتمام نعمت دیا بعضے بی بیان یوسف علیہ السلام کے بھائیونکی یہہ بات سنتی تھین شام کیوقت جو بھائی اونکے گھر مین آئے اونھون سے یہہ حال بیان کیا اونکو حسد آیا اور تدبیر دفع یوسف مین مشغول ہوئے اذ قالوا لیوسف واخوہ احب الی ابینا منا ونحن عصبۃ یاد کرا اوسکو جسوقت کہا بھائیون نے یوسف کے آپسمین البتہ یوسف اور بھائی اُسکا بنیامین پیارے ہین طرف باپ ہمارے کے ہمسے اور حالانکہ ہم ہین جماعت زبردست اور وہ کم زور کم سال پس لائق تھا کہ ہمین دوستر رکھتا اور جو اُن دو ضعیفونکو ہم دس اقویا سے زیادہ چاہتا ہی ان ابانا لفی ضلل مبین تحقیق باپ ہمارا البتہ بیچ غلطی ظاہر کے ہی راہ صواب سے یعنے اس معاملے مین رائے اوسکی خطا پر ہی **بیت** رکھے اونسے الفت ہی ہمسے نہین ۔ پدر ہی بڑا فی ضلال مبین ۔ تفسیر مین ہی کہ شیطان نے جو یہہ بات سنی پیر مرد بنکر اونکے پاس آیا اور کہا یوسف تم سبکو غلام کریگا کہا پھر تدبیر کیا ہی کہا اقتلوا یوسف او اطرحوہ ارضا یخل لکم وجہ ابیکم وتکونوا من بعدہ قوما صلحین مار ڈالو یوسف کو یا ڈالدو اوسکو کسی زمین مین تا خالی ہو واسطے تمھارے منہہ باپ تمھارے کا کہ وہ نہوگا تو تمھین کو چاہیگا اور رہو جاؤ تم پیچھے گمانے یوسف کے سے قوم صلاحیت والے یعنے توبہ کرنیوالے بعضے کہتے ہین کہ یہہ بات دان نے کہی قال قائل منہم لا تقتلوا یوسف والقوہ فی غیبت الجب یلتقطہ بعض السیارۃ ان کنتم فعلین کہا ایک کہنے والے نے اونمین سے کہ یہودا تھا یا روبیل مت مارو یوسف کو کہ بہت سخت ہی کشتن بیگناہ اور ڈالدو اوسکو بیچ گہرے کوئے کے تا اٹھالیوے اوسکو کوئی راہ گیر اور کسی اور ملک کو لیجاوے غرض تمھاری اوسکا گمانا ہی سو یون کرو اگر ہو تم کام کرنیوالے ساتھہ مشورت میری کے **نظم** کہین دشت مین ہوا ایک ایسا کنوا ۔ کہ وہان کاروانکے ہو منزل کی جا ۔ اسے اوس کنوئین گرا آیئے ۔ دکھانا ہی جو کچھہ دکھا آیئے ۔ کہ تا پانی بھرنے لئے وہان جوآئے ۔ تو اسکو نکال اپنے لے ساتھہ جائے ۔ غلام اپنا کرکر اسے پال لے ۔ یہان ہم ہون خوش وہان یہہ جیتا رہے ۔ اسی بات کو سب نے کر پسند ۔ کہا بس یہہ تدبیر ہی ارجمند ۔ اسی پر غرض کرکے سب اتفاق پدر کے گئے پاس باصد وفاق ۔ کہ حیلے سے یوسف کو لیجائیے ۔ جو ٹھانا ہی دلمین سو کر آیئے ۔ حاصل قصے کا یہہ ہی **نظم** کہ اخوان یوسف پدر پاس آ ۔ لگے عرض کرنے یہی رافتا ۔ کہ کچھہ اندنون جی رہے ہا اوداس ۔ کرین سیر سبزہ تو آوین حواس ۔ اجازت اگر ہو تو یوسف کو بھی ۔ لئے جائین اوسکا بھی خوش ہوئے جی ۔ ہی سبزہ وہان لہلہاتا ہوا ۔ بہار آئی ہی گل ہی پھولا ہوا ۔ یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ مین اوسکے ہجر مین گرفتار ہونگا بھائی مایوس ہوکر یوسف علیہ السلام کے پاس گئے اور تماشے اور سبزہ کا اونکو شوق دلایا وہ بھائیونکو لیکر حضرت یعقوب علیہ السلام کی خدمت مین آئے اور اجازت چاہی یعقوب علیہ السلام فکر مین ڈوبے قالوا یا

ابانا مالک لا تامنا علی یوسف وانا له لناصحون کہا برادران یوسف علیہ السلام نے اسی باپ ہمارے کیا ہی واسطے تیرے کہ نہین
امین جانتا تو ہمکو اوپر یوسف کے اور حالانکہ ہم واسطے اوسکے خیرخواہ ہین اور نہایت مہربان ارسله معنا غدا یرتع ویلعب وانا
له لحافظون ۵ بھیجدے اوسکو ساتھ ہمارے کل صحرا کو کہ پیٹ بھر کھاوے میوے وانکے اور کھیلے تیر چلاکر اور رشتردوڑاکر اور ہم واسطے
اوسکے محافظت کرنیوالے ہین **نظم** یہہ لڑکا ہی کھیلیگا کھاویگا وہان + ہین ہم نیک خواہ اوسکے اور مہربان + تامل نکیجے نہین کچھہ زبون +
کہ ڈر کیا ہی انالہ حافظون + قال انی لیحزننی ان تذهبوا به واخاف ان یاکله الذئب وانتم عنه غافلون کہا یعقوب
علیہ السلام نے تحقیق مین غمگین کرتا ہی مجھے یہہ کہ لیجاؤ تم یوسف کو میرے پاس سے کیونکہ اوسکی جدائی مجھپر شاق ہی اور مین دیکھے اوسکے
صبر نہین آسکتا ہی اور ڈرتا ہون یہہ کہ کھاجاوے اوسکو بھیڑیا کیونکہ جہان تم چلے ہو وہان اونکی کثرت ہی اور تم یوسف سے غافل رہو
نظم کہا سنکے یعقوب نے بس وہین + کہ ہوتا ہی دل میرا اندوہگین + نہین چاہتا اوسکو لیجاؤ تم + جدائی کا غم اوسکی دکھلاؤ تم +
کرو غفلت اور سخت دھڑکا ہی یہہ + نکھادے کہین گرگ لڑکا ہی یہہ + قالوا لئن اکله الذئب ونحن عصبة انا اذا لخسرون
کہا برادران یوسف علیہ السلام نے کہ اگر کھاجاوے اسکو بھیڑیا اور حالانکہ ہم جماعت زبردست ہین ہر ایک ہم مین سے دس شیرونکے مقابلے
کی قوت رکھتا ہی تحقیق ہم اوسوقت زیانکار ونسے ہون جب یعقوب علیہ السلام نے مبالغہ بیٹونکا سنا اور یوسف کا دل بھی طرف گشت
دشت کے مائل دیکھا چارناچار کوہ مفارقت دلپر دھرا اور رضا بقضا دیکر یوسف کو بہلاکر شانیسے موئے عنبرین سلجھا کر پھر پوشاک نفیس پہناکر
تا شجرۂ الوداع کہ دروازۂ کنعان پر تھا ساتھ آئے اور روتے تھے اسطرح **نظم** کہ سنکر تڑپتا تھا ہر ایک کا دل + تھے لیجانیوالونکے
دل سخت سل + قمیص خلیلی کہ جنت کا تھا + بھرا کیا کہون سو کرامت کا تھا + جب آتش مین ڈالا تھا اونکے تئین + تو بھیجا تھا اسنے بس وہین +
اوسی سے ہوئی نارگلزار تھی + کہ بردًا سلامًا ہوئی نار تھی + وہ بازو پہ باندھا اوسکے تعویذوار + کیا رخصت اوسکو بصد اضطرار + یوسف
علیہ السلام نے جب باپکو گریان دیکھا ایسے روئے کہ مروارید خوشاب اشک الماس مژہ مین پروئے اور کہا ای پدر بسبب اسقدر اضطراب کا
آپکے کیا ہی یعقوب علیہ السلام نے فرمایا **بیت** دل ترے جانیسے گھبراتا ہی آہ + تو نہین جاتا ہی جی جاتا ہی آہ + ای یوسف تو مجھے
فراموش مت کیجیو مین تجھے نہین بھولنے کا **مصرعہ** یاد تیری مین رہونگا جبتلک ہی دم مین دم + اور بیٹونکو نگہبانی یوسف مین مبالغہ تمام
فرمایا اودھونسے یوسف علیہ السلام کو اپنے کاندھے پر چڑھایا اور لیچلے **نظم** بظاہر دم مہر بھرتے ہوئے + محبت بصد رنگ کرتے ہوئے
کبھی چومتے سر کبھی دست وپا + چلے گود مین لے بہر دولا + جو نہان ہوئے چشم یعقوب سے + تو دلکے نکالے حسد خوب سے + حضرت یعقوب
علیہ السلام کو جبتک یہہ نظر آتے رہے دیکھہ دیکھہ زار زار روتے رہے جب مدّ نگاہ سے آگے بڑھے آپ واویلا کرتے اپنے گھر آئے فلما
ذهبوا به پس جب لیگئے بھائی یوسف علیہ السلام کو تو پھر **نظم** جفا پر جفا اور غضب پر غضب + لگے کرنے اوس نازنین پر وہ سب +
کہ صحرائے پرخار مین جا اتار + دیا گود سے اپنے بس ایکبار + چلے لیکے کاندھے پہ گھرسے چڑھا + سلوک آگے جنگل مین پھر یون کیا + چلایا پیادہ
اوسے مار مار + رلایا بدشت ستم زار زار + وہ نازک قدم جسپہ گل بار تھا + جراحت رسان اوسکو ہر خار تھا + کف پا وہ گلبرگ سے کیا
کہون + ہوئے خار صحرا سے جون لالہ خون + چبھے کیون نہ پھر دل مین خار الم + کہ اوس گل کو یہہ رنج ہو اور ستم + اور نصیحت باپکی بھلا کر
بجائے رحم رحم کو تیار ہوئے اور رحمت کی جا زحمت انواع انواع کی دینے لگے اور طعن وتشنیع کرنے لگے کہ ای جھوٹے خواب والے کہان
ہین وہ ستارے جو سجدہ کیا تھا کو کرتے تھے کہ آج ہمارے ہاتھ سے چھوڑا دین یوسف علیہ السلام نے کہا ای بھائیو میرے ڈرکپر رحم کرو اور
اسقدر ایذا دو کچھہ التفات نکیا اور طمانچہ رخسارہ رشک گل پر لگایا اور خاک خواری پر گرسنہ وتشنہ گھسیٹتے لے چلے یہان تک کہ قریب ہلاکت
پہنچے یہودا نے یہہ حال دیکھکر کہا کہ اسقدر ستم مت کرو تمنے عہد کیا ہی پھر قصد قتل کا کیون کرتے ہو غصہ سبکا دبا واجمعوا ان یجعلوه فی غیابت
الجب اور مقرر کیا یہہ کہ گراوین اوسکو بیچ گہرے کنوے کے اور وہ کنوان تین فرسخ پر کنعان سے تھا حوالی بیت المقدس مین یا زمین اردن مین ہے

اوسکا تنگ اور نیچے سے کشادہ ستر گز کا بلکہ زیادہ گہرا تھا **نظم** کنوان تنگ و تاریک ایسا تھا وہ + کہ ظالم کی جسطرح سے گور ہو + دہن اوسکا جون اژدہا کا دہن + بلا سے وہ کا فوڈراتے تھے من + پس یوسف کو وہان لیجاکر ہاتھ باندھے اور کمر مین رسن باندھکر کنوین مین لٹکایا دامن پیراہن جو سنگ سرچاہ سے الجھا پیراہن گلے سے اُتارا **بیت** جو آدھے کنوئین تک یہہ پہنچے تو پھر + رسن کو دیا کاٹ تا جائے گر + خطاب الٰہی جبرئیل علیہ السلام کو ہوا کہ ادرک عبدی یوسف علیہ السلام زمین تک نہین پہنچے تھے کہ جبرئیل نے اگر اپنے پر پر بٹھا سل پر کہ کنوئین مین پڑی تھی بٹھادیا اور پیراہن خلیلی جو اونکے بازو سے بندھا تھا کھولکر پہنایا بحر مواج مین ہی کہ یوسف علیہ السلام کنوئین مین روئے آواز گریہ کا جو بھائیونے سنا جانا کہ زندہ ہی سرچاہ پر آکر پتھر مارنے لگے یہودا نے منع کیا اور پانی اوس کنوئین کا شور تھا اونکے گرتے ہی شیرین ہوگیا اور جانور موذی اونکو پہنچیر جانکر اپنے سوراخونسے نہ نکلے مگر بھیجنے قصد حملے کا کیا جبرئیل نے آواز کی وہ کور ہوگیا نسل اوسکی کور رہیگی اور یہہ دعا تعلیم کی اللّٰھم یا کاشف کل کربۃ و یا مجیب کل دعوۃ و یا جابر کل کسیر و یا عیسر کل عسیر و یا صاحب کل غربۃ و یا مونس کل وحشۃ یا الٰہ الا انت سبحانک و اسئلک ان تجعل لی فرجا و مخرجا و ان تقذف حبک فی قلبی حتی لا یکون لی ھم و لا اذکر غیرک و ان تحفظنی و ترحمنی یا ارحم الراحمین جب آفتاب غروب ہوا یہودا رحم کھاکر کنوئین پر آیا اور پکارا کہ ای یوسف کیا حال ہی زندہ ہی یا مردہ یوسف نے کہا تو کون ہی کہا مین یہودا کیا حال اوس بیکا کہ ماں مرگئی ہو باپ سے جدا ہو بھائیون نے جفا کی ہو وطن سے دور بلا مین گرفتار بھوکا پیاسا ہو نہ زمین پر مثل زندونکے نہ زیر زمین مانند مردونکے ہو کیا ہو یہودا کے دلمین آیا رونے لگا بھائی اوسکی آواز سنکر دوڑے اور ملامت کی اور ایک سل لاکر سرچاہ پر رکھدی کنوان اندھیرا ہوگیا آسمان نظر آتا تھا سو بھی موقوف ہوا یوسف علیہ السلام روئے زمین و آسمان اونکے نالے سے نالان ہوئے فرشتون نے دعا کی حق تعالیٰ نے طعام و شراب بہشت جبرئیل کے ہاتھ پہنچوایا اور رحمت اور لطف فرمایا اور چاہ تاریک کو روشن کیا اور بشارت درجات کی دی جراحت کو راحت کی کہ غربت کربت کو انس و محبت سے بدلا اور وحی حالت طفلی مین مثل عیسےٰ اور یحییٰ کے قبل بعثت کے نازل کی اور جبرئیل کو حکم کیا کہ وہان مونس اور رفیق اونکے رہین لکھا ہی کہ یوسف علیہ السلام سترہ برس کے تھے یا سولہ برس کے کہ دولت وحی سے مشرف ہوئے اور یہہ مدت اوس زمانہ مین بچپن کی تھی تیس سال یا چالیس سال مین آدمی سالا بلوغت کو پہنچتا تھا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اور وحی بھیجی طرف یوسف کے بواسطہ جبرئیل **نظم** کہ ای میرے مقبول مت ہو اداس + مین ان سبکو پہنچاؤنگا تیرے پاس + اور اس چاہ سے سندھاہ پر + بٹھاؤنگا تجھکو نہو چشم تر + دکھایا تجھے ہی اونھون نے جو غم + زیادہ اونھین اوس سے دونگا الم + برای تیرے سامنے لاؤنگا + تجھے اونکے سو عجز دکھلاؤنگا + لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ البتہ تو خبر دیگا اونکو ساتھ اسکام انیکے کہ تجھ سے کیا ہی اور اس رنج سے کہ تجھکو پہنچایا ہی اور حالانکہ وہ نہ سمجھتے ہونگے کہ تو وہی ہی بجہت علو شان تیری کے اور یہہ معاملہ تھوڑی مدت مین ظہور مین آیا چنانچہ یہہ قصہ آگے آتا ہی پھر برادران یوسف نے ایک بکری کو ذبح کر کے پیراہن یوسف علیہ السلام کو اوسکے خون مین آلودہ کیا وَجَآءُوْٓ اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ اور آئے باپ اپنے کے پاس عشا کیوقت روتے حضرت یعقوب علیہ السلام نے جو آواز رونیکا بیٹونکے سنا سراسیمہ ہوکر گھر سے باہر نکل آئے اور کہا ای بیٹو کیا ہوا تھین اور میرا یوسف کہان ہی کہ تم مین نہین نظر آتا بحر مواج مین روایت ہی کہ یعقوب علیہ السلام یوسف کے آنیکے وقت صغرا کنیز کو اپنے ساتھ لیکر استقبال یوسف کو شہر کے باہر گئے اور بلندی پر کھڑے ہوکر دیکھنے لگے جب آفتاب غروب ہوا صغرا کو کہا کہ پکارا دسنے آواز کی کہ ای اولاد یعقوب ہذا ابوکم ینظرکم وہ جنگل مین تھے آواز صغرا کی سنکر اپنے کپڑے پھاڑ نالہ و فغان برلائے کہ یا یوسفاہ یعقوب علیہ السلام نے صغرا سے پوچھا کہ کیسی آواز غمناک ہی اوسنے کہا کہ کلہ غم یوسف کا کہتے ہین آپ مارے غم کے بیہوش ہوگئے جب یہہ آئے دیکھا کہ باپ بیہوش ہین آپسمین کہا کیا کیا بھائی کو وہان ضایع کیا باپ کو یہان ہلاک کیا آخر آپ کو اوٹھاکر گھر لائے وقت صبح کے جو ہوش آیا پوچھا کہ یوسف کہان ہی اور تمھارے

ساتھ کیون نہین آیا قَالُوْا یٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا یُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ کہا اونھون نے ای باپ ہمارے ہم گئے تھے صحرا کو آگے نکلے تھے ہم دوڑنے مین اور چھوڑ گئے تھے یوسف کو تنہا نزدیک اسباب اپنے کے پس کھا گیا اوسکو بھیڑیا وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِیْنَ اور نہین تم ہرگز یقین کرنیوالے واسطے قول ہمارے کے اور اگرچہ ہون ہم سچے لیکن بدگمانی کے سبب آپ جھوٹا جانینگے اور دلیل دوسری بھیڑیے کے کھانیکی یوسف کو ہمارے پاس پیراہن اوسکا ہی وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِیْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ اور لے آئے اوپر کرتے اوسکے لوہو جھوٹھا یعقوب علیہ السلام نے جو کرتا یوسف علیہ السلام کا لوہو سے بھرا دیکھا **بیت** غم سے بیدم ہو لگ گئے رونے + اشک خونی سے منہہ لگے دھونے + بحر مواج مین روایت ہی کہ یعقوبؑ جب ہوش مین آئے اور بھائی یوسف کے گرگ کے کھانیکا عذر لائے آپنے پوچھا وہ گرگ کہان ہی ایک بھیڑیا پکڑ لائے تھے کہا یہہ ہی یعقوب علیہ السلام نے اوس سے کہا کہ تو ہی یوسف کا کھانیوالا ہی وہ گویا ہوکر بولا کہ مین اونکے گوسفندونکے گرد نہین جاتا تمھارے بیٹے کو کسطرح کھایا آپنے بیٹون کو کہا سن لو یہہ کیا کہتا ہی اور تم کیا کہتے ہو پس بحمال اندوہ سے آبادی سے نکلکر وادی مین آئے اور پکارتے پھرتے تھے کہ یا قرۃ عینی و یا ثمرۃ فؤادی فی ای وادٍ طرحوك وفی ای بحرٍ غرقوك وبای سیفٍ قتلوك **نظم** ای قرۃ عین و ثمرۂ دل + تجھین مجھے زندگی ہی مشکل + کس دشت مین آہ تجھکو چھوڑا + کس بحر مین ہی تجھے ڈبویا + کس سیف سے جان تجھکو مارا + کیون تیرا نہین ہی یہان گذارا + جاتی تیرے غم مین میری جان ہی + کس جا ہی کدھر ہی تو کہان ہی + اسطرحکے کلمات کہکر روتے تھے فرشتونکو اونکے رونے پر رونا آتا تھا لکھا ہی کہ اگرچہ یعقوبؑ کے دلمین دغدغہ ہلاکت یوسفؑ کا سما گیا لیکن اطراف پیرہن درست دیکھکر نادرستی سخن پر اُن کے خیال آگیا کہ عجب بھیڑیا تھا کہ یوسف کو کھا گیا اور اوسکے کرتے کو کچھہ تعرض نہ کیا **بیت** بدن پھاڑا نہ کرتے کو کیا چاک + عجب تھا دشمن جان گرگ ناپاک + لکھا ہی کہ یعقوب علیہ السلام کو اگر تردد اس واقعہ ہائلہ کا نہوتا تو اغلب ہی کہ خبر فوت یوسف سنکر مرجاتے اور سیدم اپنی جان سے گذر جاتے **بیت** کسکو طاقت ہی جئے اوسکی سنانی سنکر + جی رہے کیا سفر دوست جانی سنکر + بحر مواج مین ہی کہ پیراہن یوسف علیہ السلام نے تین اثر دکھائے اور تین عقدے مشکلات کے کھولے اول پیراہن خون آلودہ یوسفؑ نے کہ درست تھا خبر دیدگی یوسف کو نادرست کیا دوم اوس پیراہن نے کہ زلیخا نے پھاڑا تھا خبر پاکی یوسف کو ظاہر کیا سیوم اوس پیراہن نے کہ بشیر لایا بوے حیات یوسف سنگھائی اور چشم یعقوبؑ کھلنے لگے تہی اوسے بینائی پائی القصہ یعقوب علیہ السلام نے غصے ہوکر کہا قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ای بیٹو یہہ بات نہین ہی جو تم کہتے ہو بلکہ بنالیا ہی واسطے تمھارے نفسون تمھارے نے ایک کام بڑا ہلاکت یوسف سے فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ پس صبر بہتر ہی صابر رہون اور شکایت اس حکایت کی سوا خدا کے نکرون وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ اور اللہ سے مانگی گئی ہی مدد یعنے اوسی سے مدد چاہتا ہون مین اوپر اوس چیز کے کہ بیان کرتے ہو تم ہلاکت یوسفؑ سے **بیت** مدد چاہتا ہون بر رب جلیل + شکایت نہین یہہ فصبر جمیل + یہان کا قصہ تو یہان رہا اب وہان کا احوال سنئے کہ بھائی یوسف علیہ السلام کو جو کوے مین ڈال آئے تو چوتھے دن مژدہ نجات اونکو بھیجا وَجَآءَتْ سَیَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ اور آیا قافلہ نزدیک کنوئین کے کہ مدین سے مصر کو جاتا تھا پس بھیجا اونھون نے وارد اپنے کو یعنے بہشتی کو طرف اس کنوئین کے وارد اوسے کہتے ہین جو قافلہ کا پانی بھرے اوس قافلہ کا بہشتی مالک بن زغر الخزاعی تھا مدین کا رہنے والا جب وہ کنوئین پر آیا فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ پس لٹکایا اوسنے کنوئین مین ڈول اپنا وحی یوسف علیہ السلام کو آئی کہ ای یوسف ڈول مین بیٹھہ معلوم مین ہی کہ دیوار ہین اوس چاہ کی فراق یوسف مین روتی تھین اور مالک ڈول کھینچنے مین حیران ہوا **نظم** جو مالک نے کھینچا کنوئین سے وہ ڈول + تو پانی سے پانی گران اوسکی تول + کہا ڈول کا ڈول کچھہ اور ہی + خدا جانے آج اوسکا کیا طور ہی + پھر کنوئین مین جھک کر دیکھا اور اوس ماہ کو مشاہدہ کیا قَالَ یٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ کہا کہ ای خوشوقتی ہی کہ یہہ لڑکا ہی بعضونے کہا ہی کہ بشری نام صاحب اسکیکا تھا اوسکو اپنی مدد کیواسطے بلایا یعنے ای بشری آؤ یہہ لڑکا ہی مین اور تو دونون ملکر اوسے کھینچین پس دونون نے ملکر حضرت یوسف کو کنوئین سے

نکالا مصرعہ دُرِ بے بہا پایا پانی کے مول + وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً اور چھپا رکھا اوسکو قافلے والونسے یونہی کرکہ مصر مین چلکر بیچینگے بعضے کہتے ہین کہ ضمیر اسروہ کی راجع ہی طرف بھائیونکے یعنے بھائیون نے احوال اوسکا چھپا رکھا اور قافلے والونسے اگر کہا یہہ غلام ہمارا ہی بھاگا ہوا وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہی جو کچھہ کہ کرتے ہین بیٹے یعقوب کے ساتھہ باپکے یا بھائی کے یا قافلے والیکے ساتھہ پوشیدہ کرنے احوال یوسف علیہ السّلام کے لکھا ہی کہ جب بھائیون نے یوسف علیہ السّلام کو دیکھا زبان عبری مین کہا کہ جو ہم کہین اوسکے خلاف اگر تو بولا تو مار ڈالینگے یوسف علیہ السلام چپکے کھڑے ہوئے اھون نے مالک کو کہا کہ یہہ غلام ہمارا بھگوڑا نافرمان کم خدمت ہی اوسکو تم خرید کر کسی شہر کو لیجاؤ کہ اوسکی پھر خبر ہم نہ سنین مالک نے کہا کہ مبلغ جو ہمارے پاس تھے اوسکی اشیا خرید لی اب چند درم کھوٹے رہے ہین بھائیون نے کہا تم جانتے ہو کہ قیمت اسکی بہت ہی لیکن تم کو ہم دیتے ہین جو ہو تمھارے پاس وہ دو پس یوسف علیہ السّلام کو ہاتھہ پکڑکر مالک کے ہاتھہ مین دیا وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ اور بیچا اوسکو بھائیون نے ساتھہ قیمت ناقص کے کہ درہم تھے گنے گنائے ہوئے سمجھہ لیجئے کہ عادت اوسوقت یہہ تھی کہ چالیس سے کم درہم گنتے تھے اور زیادہ ہوتے تھے تو تولتے تھے مالک نے اپنے درہم گنے سترہ تھے یا بیس ہر ایک بھائی نے دو دو درم اٹھا لئے وسیط مین ہی کہ یہودا نے کچھہ نہ لیا غرض مالک نے یوسف کو خریدا نظم جو مالک تھا خود حسن کے مصر کا + وہ یون مفت مملوک مالک ہوا + کہون کیا ہی یہان سخت جائے بکا + کہ وہ بے بہا اس بہا پر بکا + عوض چند درہم کے وہ مہ لقا + کہ جس سے نے کل مصر روشن کیا + بہا جسکے ایک لب کی ہی مصر تام + رخ وزلف کا مول ہی روم شام + وہ ناقدر دانون کے ہاتھو نمین آ + باین قیمت سست ہی وہ بکا + عجب کھیل ہین ایزد پاک کے + کہ گوہر دیا مول مین خاک کے + بحر مواج مین روایت ہی کہ ایکدن یوسف نے اپنا حسن وجمال آئینے مین دیکھکر عجب اور تعجب سے کہا تھا کہ ایسا اگر کسیکا غلام ہو تو کیا اوسکی قیمت ہو جب یہہ اوس ثمن مذکور پر بکے گئے جبرئیل علیہ السّلام نے آکر کہا اطلع علی قیمتك حتے تطلع علی حرمتك حسن پر اتنا یہہ احسان جتا کر مت کر کہ تکبر ہی ہر اپس بھائیون نے قیمت مذکور پر بیچکر بیع نامہ لکھوایا اور کہا ہوشیاری سے رکھیو کہ گریز پا ہی اور عہد لیا کہ سوا کمل کے نہ پہناوے اور قوت سے زیادہ نکھلاوے اور بغیر اونٹ کے نہ سوار کرے اور مصر مین پہنچکر بند پا کھولے نظم بھائیون نے جو کیا یوسف کے ساتھہ + کیا کہون پھٹتا ہی دل سنکر وہ بات + لیکن اللہ نے کیا سلطان مصر + کر دئے بندے سب اشراف ان مصر + + وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ اور تھے بھائی بیچ شان یوسف علیہ السلام کے بے رغبتون سے یعنے نہین چاہتے تھے کہ وہ اونکے ساتھہ رہین یا قافلے والے خریدنیمین اونکے بے رغبت تھے کیونکہ سن لیا تھا بھاگنا اور نافرمانی کرنا انکا پس مالک یوسف علیہ السّلام کو مصر مین لایا اوقت مین بادشاہ وہان کاریان بن ولید عملیقی تھا اور مختار کار فوطے دار تھا عزیز اوسکو کہتے تھے اوسکے ہر کارون نے جو جمال یوسف پر نظر کی حیران رہگئے اور خبر جاکر عزیز کو پہنچائی نظم کہ عبرانی آیا ہی ایسا غلام + جمال حسن سے جسکے ماہ تمام + نہ آنکھونسے دیکھا ہی ایسا جمال + سنا ہی نہ کانون سے ایسا کمال + پری ہی نہ غلمان ہی حور ہی + سراپا مگر شعلۂ نور ہی + نزاکت وہ اسمین کہ گل ہو خجل + لطافت وہ اوسمین کہ جو لیوے دل + وہ چہرہ کہ عالم کہ عالم ہو غش + یہ یک جلوہ ہر جن وآدم ہو غش + وہ قامت قیامت وہ آفت خرام + وہ گات اک غضب اور ستم وہ کلام سراپا غرض عقل سے ہی برون + بیان سے سوا حسن حد سے فزون + اور عزیز کی زن تھی راعیل نام یا فکارا اور زلیخا اوسے کہتے تھے ساتھہ ضم زا اور فتح لام کے غرض عزیز نے مالک کو پیغام بھیجا کہ اپنے غلام کو نخاس مین لا دوسرے دن مالک یوسف علیہ السلام کو آراستہ کر بازار مین لایا اور کہا ای یوسف نظم الٹ برقعہ رخسے دکھا تک جھلک + کہ بھر جائے نور ارض سے تا فلک + کیا دور یوسف نے رخسے نقاب کہا سب نے ہیگا ہی آفتاب + کھڑا سر پہ ہر قیامت ہی + قیامت کی روشن علامت ہی یہہ + خریدار ونکا اژدہام ہوا نظم ہوا شور ایک چاندنی چوک مین + ہر اک چاہتا تھا کہ اوس مہ کو لین + رکھے جو کوئی جتنی تھا دسترس + وہ دینے کی رکھتا تھا سو سو ہوس + انھین مین تھی اک عورت چرخہ زن + معاش اوسکی باصد محن تھا یہہ فن + خرابی سے کانتا جو کچھہ سوت تھا + اگرچہ وہی اوسکا بس قوت تھا + ولے بے بصد

شوق حاضر ہوئی + خریداروں کی صف مین ظاہر ہوئی + ندا کی منادی نے پھر ایکبار + کہ ای لوگو ہوجاؤ ٹک ہوشیار + خریدار تم مین سے ہی کونسا
وہ قیمت کرے آکے باصد بکا + مہ چرخ خوبی ہی میرا غلام + غلام اوسکو کہنا ہی ننگ تمام + عجب بخت ہین اوسکے جو اوسکو لے + بہت کم ہی
قیمت اگر جان دے + اٹھا بدرہ سونیکا یک شخص نے + کہا لے اور اس بدر خوبی کو دے + ہزار اشرفی ہی زر سرخ کی + جو سودا کرے ہی
تو کرلے ابھی + لگا دینے سو بدرے پھر دوسرا + خریدار یوسف بصد جان ہوا + کہا تیس نے کہ اس سے فزون + مین ہمو زن یوسف کے آ
مشک دون + لگا کہنے پھر شخص چوتھا یہہ بات + کہ بیس بھی مین دیتا ہون اور اوسکے ساتھ + در و لعل ہموزن یوسف کے لے + خوشی سے نہ
ساتھ ایک تاسف کے لے + غرض لینے والونکا پھر ماجرا + کہون کیا کہ تھا کچھ بیان سے سوا + جو آیا سو قیمت بڑھاتا ہوا + فزون مال و دولت
لگاتا ہوا + زلیخا نے سنکر اس احوال کو + مضاعف کیا قیمت حال کو + لکھا ہی کہ زلیخا سلطان مغرب کی بیٹی تھی کمال حسین اور نہایت
نازنین ایکرات اوسکو **نظم** خیال الم تھا نہ کچھ وہم و غم + عجب خواب راحت سے تھی پس بہم + کہ ناگاہ یکدر سے آیا جوان + وہ کیسا جوان جو
سدا پاتھا جان + اٹھا پردہ اور چٹ سے سنکھ ہوا + زلیخا کا جی دیکھتے ہی گیا + وہ مکھڑا کہ آفت کا ٹکڑا تھا جو + تجلی حق تھی نہ مکھڑا تھا
وہ + زلیخا کی پڑتے ہی اوسپر نگاہ + ہوئی اسقدر آہ حالت تباہ + کہ نازک وہ تن اور گل سا بدن + تڑپھنے لگا خاک مین باحزن + صبح کو
بیدار ہوکر رونے پیٹنے لگی لیکن کسی سے یہہ احوال خواب نہ کہا اور تنہا بیٹھکر اوسکا تصور باندھکر مضمون ان ابیات کا بیان کرتی تھی **نظم**
کہ ایجان تو گل ہی کس باغ کا + جو باعث ہوا ہی میرے داغ کا + تو کس چرخکا ماہ ہی سچ بتا + کہ عالم کیا مجھپہ ظلمت کدا + گھر ہی تو کس
کان کا میری جان + کہ تجھ بن مین گھر مین ہون گو ہر فشان + میرا دل لیا بن بتائے پتا + کہان تجھکو ڈھونڈھو مین ای دلربا + تیرا نام کیا ہی
مکان ہی کہان + جہان تو ہوا ڑکر مین پہنچون وہان + اسیطرح دیوانہ وار پکارتی تھی اور نالہائے زاری کرکر بکا کرتی تھی پھر ایک شب
خواب مین یوسف کو دیکھا **نظم** وہ قد دیکھتے ہی یہہ بیقرار + اٹھی سروقد ہوکے بے اختیار + سراونکے قدم پر دھرا اور کہا + کہ میرے پیارے
میرے دلربا + لب لعل کوٹک شکر ریز کر + سخن سے دہن کو گہر ریز کر + مین ہون بندگی مین تیری مبتلا + چھوڑا مجھکو اپنا بتا کر پتا + میرا دل لیا
تو نے ایجان جان + اور اپنا بتایا نہ نام و نشان + فرشتہ ہی تو یا پریزاد ہی + کہ یون دلربائی مین استاد ہی + تیرا حسن ہی یا ہی نور
خدا + یہہ چھپکا یہہ جلوہ ہی کیا + لب یوسفی پھر تو گویا ہوئے + تبسم مین آکر یہہ کہنے لگے + کہ مین ایک اولاد آدم سے ہون ؛؛
اسی خاک اور آب آدم سے ہون + فرشتہ ہون مین نی پریزاد ہون + نہ مین دلربائیمین استاد ہون + ولیکن ہون آئینہ حسن غیب
نہین اسمین البتہ کچھ شک و ریب + ہوا ہی وہی مجھ مین پرتو فگن اوسی نور سے میرا جھلکے ہی تن + اگر دعوے عاشقی ہی تجھے حقیقت
مین تو جانکر یون مجھے + تصور مین میرے ہی تو رہ سدا + کسی آن دلسے نہ مجھکو بھلا + جو بیوند ہونا تو ہونا میرے + جو دلبند ہونا تو
ہونا میرے + میرے عشقکا تیرے دلپہ داغ + تیرے غم مین مجھکو نہین ہی فراغ + زلیخا نے جو یہہ کلام محبت التیام یوسف علیہ السلام
کا سنا اور بھی زیادہ مبتلا ہوئی اور خواب سے اٹھی دھومین نالہ و فغان سے مچاتی ہوئی اور آنکھونسے دریائے سرشک بہاتی ہوئی ؛
بیت گریبان کیا ٹکڑے دامان تک + کیا پارہ دامان گریبان تک + کبھی دم سرد بھرتی تھی کبھی نالہ پُر درد کرتی تھی خواصون نے
اوسکا یہہ حال مشاہدہ کرکر بادشاہ کو خبر کی لیکن کچھ کارگر نہوئی تدبیر پدر نے ہر چند علاج کیا کچھ فائدہ نہوا آخر کو سب نے بادشاہ
سے عرض کیا کہ **نظم** دوا ایسے سودا کی زنجیر ہی + یہی ہی اگر کچھ بھی تدبیر ہی + وہین زر کا ایک مار پیچان بنا + در و لعل کے اسمین
مُہرے لگا + دیا پائے نازک مین فی الحال ڈال + ہوا آکے باہم جمال و جلال + کیا قید مین سرو آزاد کو + ہوا عشق قمر کا طوق گلو + وہ
پانون تھی زنجیر پر خشم مین + کہ جون مرد مک حلقہ چشم مین + القصہ جب زنجیر اوسکے قدمبوس ہوئی تو رو رو کر یہہ کہتی تھی کہ **نظم** عبث
میرے پانو نہین زنجیر کی + کہ مین بن پھنسائے ہی ہونگی پھنسی + وہ زنجیر ہی میرے سودا کی جو + تو موج غبار دریا رہو + اور اس
گرفتاری مین وہ رات کاٹتی تھی آہ و زاری مین جو ایک شب تڑپھ تڑپھکر آنکھ لگ گئی پھر بار تیسرے جمال یوسف علیہ السلام سے خواب مین

مژف

مشرف ہوئی بے اختیار کمال اضطرار سے اونکے پانوں پر گری اور نام ونشان پوچھنے لگی یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ میرا شہر مصر ہی اور وہان کا مین عزیز ہون **بیت** سنا جبکہ یہہ مژدہ راحت رسان + زلیخا کے بس آگئی جان مین جان + اور اٹھتے ہی خواب سے خواصان تخت کو بلا کر کہا کہ میرے باپکو خبر کرو کہ سودا میرا دفع ہوا باپ سنتے ہی آیا اور زنجیر پانوں سے کاٹ کر بڑی خوشی کی پھر طرف سے پیغام بادشاہونکے واسطے شادی کے آنے لگے جسکا ایلچی آتا باپ اوسکو خبر کرتا یہہ نہ قبول کرتی تھی دلمین اوسکے یہہ تھا کہ عزیز مصر کا پیغام آوے تو قبول کرون اور عزیز مصر کا یہہ مرتبہ تھا کہ پیغام بھیجتا آخر اوسنے ایکدن اپنی ہمجولیون سے کہا کہ سوا عزیز مصر کے کسی کا پیغام مجھکو قبول نہین اوسکے باپ نے یہہ احوال سنکر سب رسولونکو سلاطینونکے رخصت کیا اور کہا کہ دختر یہہ جو اختر خوب ہی مہ مصر سے کب کی منسوب ہی اور ایک نامہ عزیز کو لکھا کہ حسن دختر نیک اختر کا میرے کہ مہر سپہر عصمت ہی روم اور شام مین شہرت ہی تمام بادشاہونکے پیغام آتے ہین لیکن یہہ کسیکو قبول نہین کرتی مگر تیری طرف مائل ہی اور عقد نکاح سے تیرے اوسکی توجہ دل ہی خدا جانے کہ اس سے کیا حاصل ہی جب یہہ پیغام عزیز کو پہنچا فخر اور شرف اپنا سمجھ کر نہایت جان سے قبول کیا زلیخا یہہ سنکر گمان یوسف مین خوش ہوئی القصہ باپنے بڑا مال واسباب دے زمین مصر کو روانہ کیا بڑی دھوم سے شادی عقد نکاح ہوئی بعد نکاح کے جو معلوم کیا کہ جسکو مین نے خواب مین دیکھا تھا وہ نہین ہی رونے تڑپنے لگی اور آسمان کی طرف منہہ کر کر **نظم** لگی کہنے ایکرخ یہہ کیا کیا + مجھے بیوطن کر کے رسوا کیا + دکھایا کسے اور پھنسایا کہان + مین آئی کہان اور تو لایا کہان + مین جسکی دیوانی ہون وہ یہہ نہین + ہی فرق اسمین اوس مین کہین کا کہین + کرون اب بتا کیا کدھر جاؤنمین + نہ دیکھون یہہ غم کاش مرجاؤنمین + وہان اقربا مجھ سے میرے چھٹے + یہان کام مجھ کو پڑا دیو سے + مین دھوکے مین آئی پریوش کے یہان + سونکا یہہ بھوت الامان الامان + دیا ہاتف غیب نے یون جواب + کہ سن اے زلیخا نہ کھا پیچ وتاب + پھنسایا تجھے تو نکالینگے ہم + تیرے سر سے اس جنکو ٹالینگے ہم + تجھے اسلئے لائے ہین ہم یہان + کہ آتا نہین ہی وہ ۷ محبوب جان + نہ دیونگے تجھپر سے دست رس + چلیگا نہ بس تجھ پہ کچھ اوسکا بس + پھنساتے تجھے گرنہ اس دام مین + تو تعطیل ہوتی تیرے کام مین + زلیخا نے جسدم یہہ مژدہ سنا + تو سو سجدہ شکر لائی بجا + کری وائے ویلا وہ موقوف کل + کہ مقصود کا تا شگفتہ ہو گل + پھر زلیخا عزیز کے یہان رہنے لگی لیکن اللہ تعالی نے عزیز کو اوسپر قادر نہین کیا جب یوسف بازار مصر مین آئے زلیخا نے دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہہ وہی ہی کہ جسکے واسطے مین ملک چھوڑ کر یہان آئی ہون عزیز کو کہا کہ کیون نہین اس غلام کو کہ شہرہ حسن اوسکا تمام شہر مین پڑا ہی خریدتا **نظم** عزیز اس سے کہنے لگا میری جان + خزانہ بھلا اسقدر ہی کہان + یہہ مشک اور یہہ گوہر یہہ لعل اور یہہ دُر + کہ صندوق مین میرے سب جنسے پُر + سوا اوسکے میرا خزینہ ہی جو + دھرا ہی جو ظاہر دفینہ ہی جو + اگر سبکا سب دیجئے تول تول + تو دونا بھی ہوتا نہوا اوسکا مول + زلیخا نے سنکر پھر اُسسے کہا + گہر سے ہر اک درج میرا بھرا + ہر اک گوہر اوسکا کہ بے بہا + بقیمت ہی اس سلطنت سے سوا وہ سب مول مین دیکے جلد اوسکو لے + یہہ سو درجے بہتر ہی اوس درج سے + عزیز نے کہا کہ بادشاہ اوسکو خریدا چاہتا ہی کہا بادشاہ سے جاکر عرض کر کہ ہمارے فرزند نہین ہی اگر حکم ہو تو ہم خرید لین عزیز نے بادشاہ سے عرض کیا اور اجازت لیکر زلیخا کو مژدہ دیا زلیخا نے تمام مال اپنا دیکر خرید وایا عزیز خرید کر یوسف علیہ السلام کو مکان زلیخا مین لایا وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِن مِّصْرَ لِامْرَأَتِهِ أَكْرِمِي مَثْوَاهُ اور کہا اوس شخصنے کہ مول لیا تھا یوسف کو اہل مصر سے یعنے عزیز نے واسطے زن اپنی کے یعنے زلیخا کے باحرمت کر جگہہ اوسکی یعنے اوسکو اچھی طرح رکھہ عَسَىٰ أَن يَنفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا اشاید کہ نفع دے ہمکو کہ ہمارا کاروبار اوٹھالے یا پکڑین ہم اوسکو فرزند لکھا ہی کہ عزیز عقیم تھا اوسنے کہا کہ بیٹا کر اسکو پالینگے کیونکہ آثار دولت اور وجاہت کے اوسکے چہرے سے ظاہر ہین بحر مواج مین ہی کہ بعضے کہتے ہین یوسف علیہ السلام وقت بکنے کے ناخوش ہوئے اور مالک سے کہا کہ یہہ جواہر اور زر میری قیمت مین کیون لیتا ہی مین تو حر ہون تو نہین جانتا مین کون ہون مین یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم ہون مالک نے کہا اسوقت کہ مین خریدتا تھا تمنے کیون نہ کہا کہا مقتضائے وقت نتھا پس مالک نے عزیز سے کہا

کہ مین نے اسکو بیس درم دیکر لیا ہی زیادہ مین مجھ سے نہین لیتا اتنے ہی دے اور سایۂ لطف مین اپنے اسکی پرورش کر پھر مالک نے یوسف علیہ السلام سے کہا کہ مین نے اسقدر مال اپنا چھوڑا اور تمھارا کہنا مانا اب تم میرے حقمین دعا کرو کہ اللہ تعالی مجھے فرزند اور مال دے یوسف علیہ السلام منتظر وحی کے ہوئے جبرئیل آئے اور کہا کہہ یا من یعز ویذل یا من یصنع ویرفع یا من یعطی ویمنع یا من ھو علی کل شئ قدیر ادزق ھذا الشیخ اولادا ذکورا اور بعضے کہتے ہین کہا کہ اکثر اللہ لک من المال والاولاد فی غیر فتنۃ ونقل الغز والمنع الیک مالک اپنے گھر گیا زن اوسکی حاملہ ہوئی دو پسر لائی اسیطرح بارہ بارہ مین چوبیس بیٹے ہوئے یا اوسکی بارہ حرمین تھین ہر حرم کے دو دو بیٹے ہوئے تو امان لکھا ہی کہ تین شخصون نے فراست سے تین شخصونکو نافع جانا اور ایسا ہی ظہور مین آیا اول یوسف علیہ السلام کو عزیز نے دوم آسیہ زن فرعون نے موسی علیہ السلام کو سیوم ابو بکر صدیق نے عمر بن خطاب کو باوجود اپنے بیٹونکے خلیفہ اونکو کیا پس جیسا ان تینون نے سمجھا تھا ویسے ہی یہہ تینون نفع رسان نکلے وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ اور جیسی کہ یوسف کی محبت عزیز کے دلمین ڈالی ہمنے اسیطرح قدرت دی ہمنے یوسف کو بیچ زمین مصر کے تاکہ تصرف کرے اوسمین وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ اور تو کہ سکھلاوین ہم اوسکو تعبیر خوابونکی یا معانی کتب الہی کی وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ اور اللہ غالب ہی اوپر کام اپنے کے کوئی اوس سے کچھ خبر نہین نکال سکتا اور کوئی اوسکے حکم کو نہین ٹال سکتا یا غالب ہی امر یوسف مین کہ بھائیون نے کیا چاہا تھا اور اُسنے کیا کیا اونھون نے تباہی چاہی اُسنے بادشاہی دی **بیت** نہین ہوتا کسیکی کچھہ بدی سے + وہی ہوتا ہی جو حق چاہتا ہی وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ اور لیکن اکثر لوگ نہین جانتے کہ اوسکے ارادہ مین سارے ہین کام وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗٓ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا اور جب پہنچا یوسف قوت جوانی اپنے کو اٹھارہ برسکی عمر مین یا بیس برسکی بعضون نے کہا ہی کہ درمیان تیس اور چالیس برسکے دیا ہمنے اوسکو حکم کہ نبوت ہی یا حکمت کہ علم یا عمل ہی اور دانش بیچ دین کے وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ اور اسیطرح بدلا دیتے ہین ہم نیک کارونکو لکھا ہی کہ یوسف علیہ السلام جب عزیز کے گھر آئے زلیخا کا عشق زیادہ تر ہوا اور یوسف علیہ السلام سے احوال کہا وَرَاوَدَتْهُ الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ اور چاہا یوسف کو اوس عورت نے کہ یوسف بیچ گھر اُسکے کے تھا جان اوسکی سے یعنے زلیخا نے اوس سے اپنی مراد چاہی اور اوس محل مین کہ ہفت خانہ تھا لے گئی وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ اور بند کئے دروازے اور کہا آؤ جلدی کر کہ مین واسطے تیرے ہون یوسف علیہ السلام نے جو یہہ حال دیکھا قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّيْٓ اَحْسَنَ مَثْوَايَ کہا پناہ پکڑتا ہون مین اللہ کی تحقیق وُہ پروردگار نیوا میرا ہی نیک کی اوسنے منزل میری بارگاہ قرب مین یا عزیز سردار بڑا ہی اوسنے اچھی طرح رکھا ہی مجھے اور تجھکو واسطے نیک رکھنے میرے کے حکم کیا ہی پس مین حرمت اور حق نعمت اوسکا بھلا کر دست خیانت حرم مین اوسکے کیونکر دراز کرون اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ تحقیق نہین فلاح پاتے ظالم کہ حق نہین پہنچانتے اور نیکی کے بدلے بدی کرتے ہین یا زناکار کہ زنا بدتر سب ظلمونکا ہی لکھا ہی کہ یوسف علیہ السلام نے زلیخا سے یہہ مضمون بیان کیا کہ **نظم** خدا ہی محیط زمین و زمان + اوسے سب ہی معلوم سرنہان + کوئی کام اس سے نہین ہی چھپا + وہ سب دیکھتا ہی برا اور بھلا + بھلا اسکے پھر سامنے اسطرح + مین ڈرتا ہون عصیان کرون کسطرح + قیامت مین شرمندہ مجھکو کرے + سزا میرے اعمال کی مجھکو دے + وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ اور البتہ تحقیق قصد کیا زلیخا نے مخالطت کا ساتھ یوسف کے اور قصد کیا یوسف نے ساتھہ دفع اوسکے کے اگر نہوتا یہہ کہ دیکھی اوسنے دلیل پروردگار اپنے کی البتہ قصد مخالطت کا اوسکے کرتا یعنے صورت حضرت یعقوب کی دانتونکے تلے انگلی دبائے نظر آئی یا نور عصمت الہی اور لمعۂ نبوت یوسفی تھا کہ حایل ہوگیا درمیان یوسف کے اور اس چیز کے کہ موجب غضب الہی تھی یا سقف خانہ پر لا تقربوا الزنا لکھا دیکھا یا دیوار پر جو برابر کے دیکھتے تھے دیکھا تو لکھا تھا لا تقربوا الزنا دوسری دیوار پر جو نظر کی وان علیکم لحافظین لکھا پایا تیسری دیوار پر جو ناگاہ کئی واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ مسطور تھا چوتھی دیوار پر جو نظر پڑی یعلم خائنۃ الاعین وما تخفی الصدور لکھا دیکھا جو سر اٹھایا اندمعکما اسمع واری لکھا پایا چھت پر جو آنکھہ پڑی صورت یعقوب یا صورت عزیز دیکھی کہ اشارت بھاگنے کو کرتے تھے بعضے کہتے ہین کہ زلیخا نے

اپنے بت پر چادر ڈالدی یوسف علیہ السلام نے کہا کہ جو معبود کہ اندھا بہرا ہی اوس سے تو شرم کرتی ہی پس جو کوئی معبود بینا شنوا رکھتا ہی وہ کیون نہ شرم کرے بعضے کہتے ہین کہ یعقوب علیہ السلام کی آواز آئی کہ اسمك مکتوب فی الانبیآء وانت تعمل عمل السفہاء بعضے کہتے ہین کہ ایکشخص کو دیکھا کہ کہتا ہی اے یوسف اگر تو نے یہہ کام کیا مرتبۂ نبوت سے گر پڑیگا پس یوسف علیہ السلام اس سے بچگئے كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ اسیطرح کیا ہمنے تو کہ پھیر دین ہم اُسسے بُرائی کہ خیانت حرم عزیز مین ہی اور بیحیائی کہ زنا ہی اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ تحقیق وہ بندون ہمارے خالص کئے گیونسے تھا لکھا ہی کہ یوسف علیہ السلام جو زلیخا سے بھاگے نظم پہر در کہ پہنچے وہ در کھل گیا + مقفل وہ کو قفل آہن سے تھا + زلیخا بھی پس دیکھتے ہی شتاب پکڑنیکو دوڑی بلا اضطراب + وَاسْتَبَقَا الْبَابَ اور دوڑے دونون در دازیکو ساتوین دروازیپر زلیخا نے دامن یوسف علیہ السلام کا پکڑ لیا اور کھینچا یوسف علیہ السلام نکل گئے وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ اور پھاڑا زلیخا نے کھینچکر کرتا یوسف کا پیچھے سے نظم پکڑ جانب پشت سے دامن آہ + جو کھینچا گیا پھٹ وہ پیرہن آہ + ولے روکنے سے نہ مطلق رُکے + ادھر اسنے کھینچا وہ اودھر جھکے + غرض در سے باہر ہوئے جب نکل + زلیخا کھڑی رہگئی ہاتھ مل + تڑپنے لگی بیقراری کے ساتھ + زبان پر تھا جاری یہہ زاری کے ساتھ + کہ ہی ہی میرا طائر مدعا + میرے دام مین پھنسکے جاتا رہا وَاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ اور پایا اون دونون نے شوہر زلیخا کے کہ عزیز تھا نزدیک دروازے کے عزیز نے یوسف اور زلیخا کو مضطرب دیکھکر جانا کہ کچھہ ایسی صورت واقع ہوئی ہی کہ یہہ دونون پریشان ہین پہلے اس سے کہ وہ احوال پوچھے زلیخا نے دلیرانہ قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءً کہا کیا سزا ہی اوس شخص کی کہ ارادہ کرے ساتھہ تیری اہل کے بدی کا مراد اُسنے اپنی جان لی اور اس کلام سے غرض یہہ تھی کہ آپ صاف نکل جائے خطا یوسف علیہ السلام پر ٹھہرانے پھرنے لگی کہ جو حرم تیریکا قصد کرے سزا اوسکی کیا ہو اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ مگر یہہ کہ قید کیا جاوے یا عذاب دردینے والا یعنے کوڑے لگائے جاوین یوسف نے جو یہہ بات سنی قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ کہا اسنے چاہا تھا مجھہ کو جان میری سے اور مین نے تن نہ دی نکی اور بھاگا مین عزیز نے کہا ہم کیونکر سچ جانین کوئی اور بھی اس ماجریسے خبردار ہی یوسف علیہ السلام نے کہا کہ لڑکا چار مہینے کا جھولیمین تھا وہ شاہد میرا ہی اور وہ زلیخا کی خالہ کا بیٹا تھا عزیز نے کہا چار مہینے کا بچہ کیا بولیگا یوسف نے فرمایا کہ اللہ میرا قادر ہی گویا کرے پر اوسکے عزیز نے اوس بچے سے پوچھا قدرت الٰہی سے وہ گویا ہوا کہ یوسف سادق وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَآ اور گواہی دی گواہ نے اہل زلیخا سے لکھا ہی کہ وہ پسر عم زلیخا تھا کہ اوسنے حکمت سے کہا اگر یہ اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ اگر ہی کرتا یوسف کا پھٹا ہوا آگے سے پس سچی ہی زلیخا اور یوسف ہی جھوٹے کیونکہ یہہ صورت دلیل اوسکی ہی کہ زلیخا دفع کرتی تھی یوسف کو کہ کرتا آگے سے پھٹا وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ اور اگر ہی کرتا پھٹا اوسکا پیچھے پس جھوٹی ہی زلیخا اور وہ سچے ہی کیونکہ یہہ دلالت کرتا ہی کہ یوسف اوسسے بھاگا اور وہ پیچھے دوڑی اور اپنی طرف اوسکو کھینچا کہ پیرہن اوسکا پیچھے سے پھٹا فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ پس جب دیکھا عزیز نے کرتا یوسف کا پھٹا ہوا پیچھے سے منہہ طرف زلیخا کے کر کر غصے سے کہا تحقیق یہہ کام مکر تمھارے سے ہی یعنے تم عورتونکی سے اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ تحقیق مکر تمھارا بڑا ہی جلد دلمین گذرتا ہی اور جی مین اثر کرتا ہی نظم یہہ سچ ہی کہ رافت ہی مکر زنان + خرابی کن عزت مردمان + بھروس مکر سے کیون نہ دل ہو دونیم + لکھا جسکو قرآنمین ہی عظیم + پھر عزیز نے یوسف علیہ السلام کیطرف متوجہ ہوکر بطریق اعتذار کہا يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا اے یوسف منہہ پھیر لے اسبات سے اور چھپا اسکو نظم زلیخا ہی جھوٹی تو سچا ہی لیک + ترے لے اوسکے حق مین یہی بس ہی نیک + کہ اس راز کو تو نہ افشا کرے + اسے نامقدور اخفا رکھے + ہی قول بزرگان فی عقل ہوش + کہ باشد براز پردہ در پردہ پوش اور زلیخا کو کہا وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ اور بخشش مانگ اے زلیخا واسطے گناہ اپنی کے تقصیر زاہدی مین ہی کہ عذر چاہ یوسف سے کہ غریب ہی اور تو نے اوسکو آزردہ کیا ہی اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِئِيْنَ تحقیق تو ہی تھی خطاکارون سے یہان تذکیر واسطے تغلیب کے ہی لکھا ہی کہ اگرچہ عزیز نے اسکو چھپایا لیکن یہہ عشق ایسی بلا ہی کہ کوئی چھپتا ہی بیت چھپائیسے کوئی چھپتا ہی عشق و مشک اے رافت + چھپاؤ لاکھہ رنگ و بو سے عالم جان جاتا ہی + القصہ بیت زلیخا کا جب عشق ظاہر ہوا

زبان ملامت کی سب نے وا + وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ اور کہا کتنی بی بیون نے بیچ شہر مصر کے اس مقام مین کہ جسکو عین الشمس کہتے تھے اور وہ پانچ تھین عورتین خواصونکی یعنے حاجب اور ساقی اور خبازاور زندان بان اور صاحب دوابکی اور مضمون کلام یہہ تھا کہ امْرَأَةُ الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ فَتَاهَا عَنْ نَّفْسِهِ عورت عزیز کی زلیخا طلب کرتی ہی غلام اپنے کو نفس اسکے سے یعنے چاہتی ہی کہ کام اوسکا برلائے نظم ہوئین طعنہ زن عورتین مصر کی + کہ بندیکی اپنے یہہ بندی ہوئی + لیا جسکو مول اوسکو لودل دیا + بجھا شمع غیرت دے یہہ کیا کیا خریدا کیسے اوسپہ شیدا ہوئی + زلیخا کی عقل و خرد کیا ہوئی + عجب پر عجب اور ہی یہہ سنو + کہ خواہان یہہ ہی اور گریزان ہی وہ + اسے الفت اور اوسکو نفرت ہی واہ + یہہ ہی عزت دختر بادشاہ + یہہ نزدیک جاوے وہ بھاگے ہی دور + یہہ کرتی ہی عجز اوسکو ہی سو غرور + قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا تحقیق پھٹ گیا ہی غلاف دل زلیخا کا جہت محبت سے یعنے عشق یوسف کا اوسکے دلمین سما گیا ہے اِنَّا لَنَرَاهَا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ تحقیق ہم دیکھتے ہین زلیخا کو بیچ گمراہی ظاہر کے کہ باوجود اسکے کہ عزیز سا شوہر رکھتی ہی فرنفیہ غلام زرخرید ہوئی ہی فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِنَّ پس جب سنا زلیخا نے مکر اونکا یعنے باتین جھوٹھی اونکی بھیجا آدمی طرف اونکے اور استدعا کی کہ دعوت مین حاضر ہون لکھا ہی کہ چالیس عورتون کو بلایا وہ پانچون طعنہ زن بھی اونمین تھین جب وہ آئین عزت کی اونکی وَأَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَأً اور تیار کین واسطے اونکے مسندین یا مہیا کیا واسطے اونکے طعام پاکیزہ یا سنوارا مجلس طعام کو کیونکہ حدیث مین ہی کہ وہ تکیہ لگا کر کھاتین تھین پس واسطے اونکے نظم مہیا کی بزم عشرت وہ دبس + کہ جز ناز و نعمت نتھا ہم نفس + کرآراستہ جشن شاہونکی شکل + ہر اک قسم کا جسمین تھا شرب و اکل + ترنج اور چھری پھر دی ہر ایک کو + کہ کاٹو اسے تا مزید رہو + چنانچہ تعالی فرماتا ہی وَآتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّينًا اور دی ہر ایک کو اونمین سے چھری تو کہ ترنج تراش کر طعام پر چھڑک کر کھاوین یا چھری سے گوشت کاٹ کر تناول کرین اور زلیخا نے اون عورتونسے نظم کہا پھر کہ یوسف کو بلاؤ نمین + جو خواہش تمھین ہو تو دکھلاؤ نمین + کہا سب نے لو ہمکو تو آرزو + یہی ہی کہ دیکھین وہ روئے نکو + اوسے دیکھکر کھائین اپنا ترنج + تراشینگے پھر سو خوشی سے ترنج + زلیخا نے یہہ سنکر نزدیک یوسف کے آجامہ مرصع پہنایا اور تاج مکلل بسر سر سجا وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ اور کہا نکل یوسف اوپر ان عورتونکے یوسف علیہ السلام نے ابا کی زلیخا نے بہت مبالغہ کیا یہانتک کہ یوسف علیہ السلام کو باہر جلوہ فرما کیا فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ پس جب دیکھا اون عورتون نے یوسف علیہ السلام کو بزرگ پایا اونکو حسن و جمال مین ایکبار آشفتہ دیدار ہوکر بیخود ہوگئین وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ اور کاٹ ڈالے ہاتھ اپنے اور کچھ درد معلوم نہوا نظم کہانکا ترنج اور کہان کی چھری + رہا تھا کسیکا نہ بس جی مین جی + گئی عقل تو ہاتھ سے یکقلم + ہر اک نے کئے ہاتھ اپنے قلم + بجائے ترنج اپنے ہاتھون کو کاٹ + کئے خون سے سارے دامن کے پاٹ + حقایق سلمی مین ہی کہ حق تعالی ساتھ اس آیت کے مدعیان محبت کو سرزنش کرتا ہی کہ مخلوق رویت مخلوق مین اس مرتبے کو پہنچے کہ قطع ید کا الم کچھ محسوس نہوا تمکو چاہیے کہ شہود پر تو جمال خالق مین ایسے محو ہو کہ کچھ بلا و عنا سے متالم نہو بیت چاہیے رافت محو ہو ایسا دیکھکے اوسکا ایک ہی جھمکا + دھیان نہووے دلکو اصلا رنج و بلا سے عالم کا + القصہ عورتین مصر کی جو بیخودی سے بخود آئین زبان آفرین مین کشادہ کی وَقُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا هَٰذَا بَشَرًا اور کہا پاکی ہی واسطے اللہ کے صفت عجز سے بیچ پیدا کرنے ایسے محبوب کے نہین ہی یہہ آدمی کہ یہہ حسن اور جمال آدمی نے کہان پایا إِنْ هَٰذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ نہین یہہ مگر فرشتہ بزرگ ہے یہہ انسان نہین ہی فرشتہ ہی یہہ + بنوآدم سرشتہ ہی یہہ + صاحب وسیط نے جابر رض سے نقل کیا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل مجھپر آئے اور کہا کہ اللہ نے تجھے سلام کہا ہی اور فرمایا ہی کہ اے حبیب میرے حسن روئے یوسف کو نور کرسی سے کسوت دی مین نے اور کسوت حسن روتیرے کی نور عرش سے مقرر کی مین نے وما خلقت خلقا احسن منک یعنے نہین پیدا کیا مین نے کسی مخلوق کو نیکتر تجھ سے سچ ہی کہ یوسف کا جمال تھا اور حضرت کا کمال نظارہ جمال یوسفی مین ہاتھ کٹے اور ظہور کمال محمدی مین زنار ٹوٹے نظم حسن یوسف پہ کٹے گر ہاتھ رافت کیا عجب + پائے جانان پر میرے کٹتے ہین لاکھون کے گلے + الغرض زلیخا نے جو حیرانی اور آشفتگی عورتون کی دیکھی قَالَتْ فَذَٰلِكُنَّ الَّذِي

لُمْتُنَّنِي فِيهِ کہا پس یہی ہی وہ شخص جو ملامت کرتی ہو تم مجھکو بیچ دوستی اوسکیکے اب جانا تمنے کہ حق میری جانب ہی سب نے کہا **نظم** بجا ہی جو اوسپر تیرا دل گیا + کہ یہہ دلربا یونکا ہی دلربا + جو کھولے یہہ رخ برقعہ پاک سے + تو جھانکین مہ و خور بھی افلاک سے + بھلے طعنہ کرنا ہی بس نا سزا + کہ تیری نہین اسمین مطلق خطا + اِسے جو کہ دیکھیگا مر جائیگا + سراپا قیامت ہی یہہ دلربا + زلیخا نے سنکر کہا مجھکو آہ + اسی نے کیا ہی خراب اور تباہ + اسی کی مین الفت مین آوارہ ہُون + اسی کی محبت مین بیچارہ ہون + ملامت مجھے ہی اسی کے سبب + ہی رسوائیان اسکے باعث سے سب + وَلَقَدْ رَاوَدْتُهُ عَنْ نَفْسِهِ فَاسْتَعْصَمَ اور البتہ تحقیق چاہا مین نے اوسکو جان اوسکی سے اور طلب کی آرزو اپنی اوس سے پس نگاہ رکھا اوسنے اپنے آپ کو اور مجھ سے نہ کھل کھیلا **نظم** کسی رنج سے اونکا للچانہ دل براجانکے مجھپہ آتا نہ دل وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَآ آمُرُهُ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُونًا مِّنَ الصَّاغِرِينَ اور اگر نہ کریگا جو کچھ کہتی ہون مین اسکو البتہ قید کیا جاویگا اور البتہ ہوویگا ذلیلون سے کیونکہ **نظم** ہوئی اب مین عاجز ہون تدبیر سے + ہوا آخر ہی جاؤنگی تا خیر سے + سو مین نے مقرر ہی اب یہہ کیا + کہ زندان مین دون اوسکو رہنے کی جا + کہ شاید دل سخت نرم اوسکا ہو + کرے پھر خود وہ میری آرزو + یہہ سن عورتین جو کہ تھین اہل بزم + نصیحت کی جانب ہوئین رہ بعزم + لگین کہنے یوسف کو ای مہ لقا + جہانمین کیسکو نہین ہی بقا + یہہ جو نیک ہی یادگار زمان + برآور دِن حاجتِ بیدلان + خدا نے کیا تمکو سلطانِ حسن + دیا سب تجھے جو ہی سامانِ حسن + زلیخا تیرے عشق مین ہی خراب + اوسے کر مئے وصل سے کامیاب + تڑپتی ہی یہہ اسپہ کچھ ترس کھا + نہ بے ترس ہو اسقدر دلربا + نیاز اوسکا دیکھ اسقدر کر نہ ناز + تکبر نہین خوب ای سرفراز + کہین عاجز آ انتقام اوسکا لے + بہ تنگ آکے وہ تجھکو ایذا دے + بٹھاوے نہ زندانمین تجھکو وُہ + کہ ہی سخت جائے بدا سی نیکخو + تو اپنے پہ اور اسپہ ٹک رحم کر + نہ اوسکو رُلا اور نہو نوحہ گر + نہ غم مین اوسے تو گرفتار کر + نہ قید اختیار آپ ای یار کر + اگر تیرا دل سیر سیطر سے + نہین دل تو مل ہمسے سو فرح سے + کہ ہر ایک ہم مین سے ہی شاہ حسن + تو ہی مہر حسن اور ہم ماہ حسن + یوسف علیہ السلام نے جب اون عورتو کی یہہ باتین سنین کہ فقط زلیخا ہی کیطرف سے نہین سمجھاتی تھین بلکہ اپنی ہی طرف بھی رغبت دلاتی تھین تنگ اگر قَالَ رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ کہا ای پروردگار میرے قید دوست تر ہی طرف میرے اوس چیز سے کہ پکارتی ہین یہہ عورتین مجھکو طرف اوسکے **نظم** مجھے اُنکی صحبت سے زندان ہی خوش + مقید اگر تن ہی تو جان ہی خوش + ولے روئے نامحرمان پر نظر + نہ میری پڑے ایمیرے دادگر + وَإِلَّا تَصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُنَّ أَصْبُ إِلَيْهِنَّ وَأَكُن مِّنَ الْجَاهِلِينَ اور اگر نہ پھیریگا مجھ سے مکر اور فریب اونکا اور مجھکو نہ بچاویگا جھک جاؤنگا طرف اونکے اور ہو جاؤنگا جاہلون سے ساتھ کرنے اوس کام کے جو نہ کیا چاہیے فَاسْتَجَابَ لَهُ رَبُّهُ پس اجابت کی واسطے دعا اوسکیکے پروردگار اوسکینے **نظم** جو یوسف نے زندانکی کی التجا + قبول اونکی حق نے کئی وہ دعا + اگر چاہتے اس سے محض رہا + تو بے قید چھٹتے بفضل خدا + فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ پس پھیر دیا اوس سے مکر اون عورتونکا إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ تحقیق وہ سننے والا ہی دعا اوسکی جو اوسکی طرف پناہ پکڑتا ہی جاننے والا ہی حال اوس کا جو غیر اوسکے سے گریز کرتا ہی لکھا ہی کہ جب وُہ عورتین حضرت یوسف سے ناامید ہوئین زلیخا سے کہا کہ صلاح یہہ ہی کہ دو تین دن اسکو قیدمین ڈالدے شاید وہ ان کی تکلیف دیکھکر سر تسلیم تیرے خط فرمانپر رکھے زلیخا نے یہہ بات قبول کی اور عزیز کے پاس جاکر کہا **بیت** ہوئی ہین تو بدنام اس شہر مین + نہ اس شہر مین بلکہ کل دہر مین + **نظم** ہوا ایک عالم مین شہرا ہی یہہ + کہ یوسف پہ سو جانسے شیدا ہی یہہ + کرے اسکی تدبیر جو غور سے + تو ہی دفع تشہیر اسطور سے + کہ زندان مین اسکو کرونمین اسیر + سمجھ جائینگے تا سب صغیر و کبیر کہ یوسف کا عشق اسکو مطلق نہین + سخن محض بہتان ہی یہہ حق نہین + اگر عشق کا کچھہ بھی ہوتا اثر + بٹھاتی نہ معشوق کو قید کر + عزیز کو یہہ بات پسند آئی اور حکم کیا کہ زندان مین لیجاؤ ثُمَّ بَدَا لَهُم مِّن بَعْدِ مَا رَأَوُا الْآيَاتِ لَيَسْجُنُنَّهُ حَتَّىٰ حِينٍ پھر ظاہر ہوا واسطے اونکے اور دلمین آیا پیچھے اوسکے کہ دیکھین اونھونے نشانیان عصمت اور بیگناہی یوسف کی مانند گواہی کودک اور چاک

پیراہن اور قطع ایدی یعنے باوجود مشاہدہ ان دلائل کے رائے مین اونکے بھی ٹھہرا کہ واسطے صلاح کے البتہ قید کرین یوسف کو ایک مدت تک
پس یوسف کو زندان مین لائے زندان اونکے سرو قامت اور گلرخسار سے گلستان بنا اور قیدی خندان ہوئے **بیت** جو زندان مین تھے
پابزنجیر لوگ ۔ ہوا انکے مقدم سے دوراونکا سوگ ۔ وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانِ اور داخل ہوئے ساتھ یوسف علیہ السلام کے بیچ قید
کے دو جوان ایک ملک ریانکا ساقی تھا اور ایک طباخ بادشاہ کو گمان ہوا کہ یہہ مجھکو زہر دیتے ہین سو ان دونون کو بھی اوسیدن قید کیا
یوسف زندان مین احوال قیدیون کا پوچھا کرتے تھے اور اونکے خوابونکی تعبیر فرمایا کرتے تھے اون دونون نے خواب دیکھا یا فقط ساقی
نے دیکھا یا نہ طباخ نے دیکھا یوسف سے بن خواب دیکھے آزمایش کی قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّيٓ اَرٰىنِيٓ اَعْصِرُ خَمْرًا کہا ایک نے ان
دونونمین سے یعنے ساقی نے تحقیق مین دیکھتا ہون اپنے تئین خواب مین کہ ایک باغ ہی وان درخت تاک کا ہی تین خوشے انگور کے
پختہ لٹکتے ہین اور کاسہ بادشاہ کا میرے ہاتھ مین ہی نچوڑتا ہون اوسمین انگور کو بسمیہ انگور کا ساتھ شراب کے باعتبار مایول کے
ہی وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّيٓ اَرٰىنِيٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ اور کہا دوسرے نے یعنے طباخ نے تحقیق مین دیکھتا ہون
اپنے تئین کہ مطبخ بادشاہی مین اٹھا رہا ہون اوپر سر اپنے کے روٹیان کہ کھاتے ہین جانور اوسمین سے اور اوڑا لیجاتے ہین نَبِّئْنَا
بِتَاْوِيْلِهٖ خبر دے ہمکو ساتھ تعبیر اوسکے کے یعنے ان دونون خوابونکی تعبیر بتا اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ تحقیق ہم دیکھتے ہین تجھکو احسان
کرنیوالون سے ساتھ قیدیون کے پس ہمپر بھی احسان کر تعبیر اس خواب کی بتا یوسف نے بچا ہا کہ تعبیر خواب کی جلد کہون کیونکہ ایک کی
تعبیر مین مصیبت متوجہ تھی خواب اونکے سے اعراض کر کر قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ
اَنْ يَّاْتِيَكُمَا کہا یوسف علیہ السلام نے نہ آویگا تمھارے پاس کھانا کہ دئے جاؤ گے تم وہ مگر مین خبر دونگا تمکو ساتھ تاویل
اوسکے کے یعنے بتا دونگا رنگ اور مزہ اوسکا پہلے اس سے کہ آوے تمھارے پاس یعنے غیب کی خبر تمکو دونگا اونھون نے کہا
نجومیون اور کاہنون سے ایسی باتین ہم نے سنی ہین یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ یہہ معجزہ میرا ہی نہ ستارہ شناسی اور
کہانت ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ یہہ اوس چیز سے ہی کہ سکھائی ہی مجھکو پروردگار میرے نے ساتھ الہام اور وحی کے اسواسطے
کہ اِنِّيْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ تحقیق مین نے چھوڑ دیا ہی دین اس
قوم کا کہ نہین ایمان لاتے ساتھ اللہ کے اور وہ ساتھ آخرت کے وہی کافر ہین تکرار ضمیر کا واسطے تاکید
کفراون کے کے ہی ساتھ آخرت کے وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اور پیروی کی
مین نے دین باپون اپنے ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کی مَا كَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ
نہین روا واسطے ہمارے یہہ کہ شریک لاوین ساتھ اللہ کے کوئی چیز بلکہ اوسی کی عبادت کرتے ہین
ہم ساتھ یگانگی کے ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝
یہہ توحید فضل اللہ کے سے ہی اوپر ہمارے کہ ساتھ وحی کے آگاہی دی اور اوپر سب لوگونکے کہ انبیاؤنکو
اون کی ہدایت کے واسطے بھیجا اور لیکن اکثر لوگ کہ پیغمبر اون کے پاس آئے نہین شکر کرتے اوس
فضل اور بخشش کا یٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ اے
دو یار و زندان کے کیا خاوند پراگندہ کہ تم رکھتے ہو سونے کے چاندی کے لوہے کے لکڑی کے
پتھر کے یا اعلیٰ اور اوسط اور ادنیٰ بہتر ہی یا اللہ بہتر ہی اکیلا ذات اور صفات مین غالب سب پر مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ
دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ نہین عبادت کرتے تم سوا خدا کے مگر نامونکی یعنے کتنی چیزونکی
باعتبار نامونکے کہ بے دلیل نام کہہ لیا ہی تمنے اونکا اور باپون تمھارے نے نہین اتاری اللہ نے واسطے عبادت اونکے کوئی دلیل کہ دلالت

کرے اوپر تحقیق ذانون اُن کی کے پس تم نہین پوجتے مگر اسماء بے مسمی کو اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ نہین حکم ساتھ عبادت کے مگر واسطے اللہ کے
کہ مستحق عبادت کا وہی ہی اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ حکم کیا ہی خلق کو پیغمبرونکی زبانی یہہ کہ نہ عبادت کرو مگر اوسیکو ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ یہہ ہی دین سیدھا قائم ولیکن اکثر لوگ نہین جانتے راہ سیدھی کو جنگلو نہین جہالت کے بھٹکتے پھرتے ہین
يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا اے دو یار قید خانے کے جو ہی ایک تم مین کا کہ ساقی بادشاہ کا ہی تین دن
بعد قید سے چھوٹیگا پس پلاویگا خاوند اپنے کو شراب جیسی پہلے پلاتا تھا وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ اور جو
ہی دوسرا کہ طباخ ہی پس سولی دیا جاویگا اور مدت تک وہین چھوڑ دینگے تو کہ مضمحل ہو جاویگا پس کھاویگے مرغان شکاری مغز سر
اوسکے سے یہہ تعبیر ین سنکر ایک نے اوندونمین سے کہا ہمنے جھوٹھ کہا ہی کچھ خواب نہین دیکھا یوسف علیہ السلام نے فرمایا قُضِيَ الْاَمْرُ
الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ مقرر کیا گیا وہ کام جو تھے تم بیچ اوسکے طلب تاویل کی کرتے اب جو مین نے کہا اوسکے خلاف نہوگا وَقَالَ لِلَّذِيْ
ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ اور کہا یوسف علیہ السلام نے واسطے اُس شخصکے کہ گمان کیا کہ وہ نجات پاویگا اوندونون مین
سے یعنے ساقی کہ کہا یاد کیجیو مجھکو نزدیک خاوند اپنے کے یعنے احوال میری بیگناہی کا عرض کیجیو اپنے بادشاہ سے نظم یہہ کہنا کہ زندانمین ہی یک
غریب + عدالت سے سلطانکی ہی بے نصیب + وہ بیجرم محبوس ہی اوسپہ شاہ + تفضل سے فرمائین یکدم نگاہ + لکھا ہی کہ تیسرے دن جو یوسف
نے فرمایا تھا وہی ہوا کہ بادشاہ نے طباخ کو کہ خیانت اوسکی ثابت ہوئی سولی پر کھینچا اور ساقی کو کہ امانت اسکی دریافت ہوئی وہی منصب
پہلا عنایت کیا لیکن جب وہ قرب سلطانی مین پہنچا مست بادہ دولت ہوا مصرعہ گیا بھول یوسف کی بات اپنا خواب فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ
ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ پس بھلا دیا اوسکو شیطان نے یاد کرنا یوسف کا نزدیک مربی اپنے کے پس رہے یوسف بیچ قید کے کئی برس سمجھ
لیجیے کہ بضع عدد مبہم ہی درمیان تین سے نو تک کے کہتے ہین کہ سات برس واقع کے زندانمین رہے اور مشہور یہہ ہے کہ اول سے آخر تک بارہ
برس زندانمین رہے ہین معالم التنزیل مین ہی حسن بصری رض سے منقول کہ ایکدن جبرئیل ع زندان مین آئے یوسف نے اونکو پہچانکر
کہا یا خیر المرسلین کیا ہی کہ دیکھتا ہو نہین تم کو منزل مین گنہگارونکی جبرئیل نے کہا یا ظاہر الظاہرین حضرت رب العالمین نے تمکو سلام پہنچایا
ہی اور فرماتا ہی کہ شرم نہین رکھتا تو کہ آدمی کو سبب خلاصی کا اپنے جانتا ہی اور اس سے سفارش چاہتا ہی قسم ہی عزت اور جلال
اپنے کی کہ کئی برس تجھکو قید مین رکھونگا یوسف علیہ السلام نے کہا کہ اس حالت مین مجھ سے راضی ہی یا نہین جبرئیل نے کہا ان خوش ہی
یوسف علیہ السلام نے کہا بیت خوش ہی وہ دوست تو ما تم کیا ہی + قید خانے مین مجھے غم کیا ہی + پھر جو مدت محنت کی پوری
ہوئی یوسف علیہ السلام نے جناب الٰہی مین عرض احوال کیا ظہور اجابت اوسیدم ہوا کہ بادشاہ نے خواب مہیب دیکھا صبح کو حکما اور
ندماکو بلایا وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْٓ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ اور کہا ملک ریان نے تحقیق خواب مین دیکھتا ہون
سات بیل موٹے کھا جاتے ہین اون کو سات بیل دبلے اور اون کا پیٹ بھولتا نہین وَسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ
اور دیکھتا ہون سات خوشے سبز تر و تازہ دانے بھرے ہوئے اور سات دوسرے خشک کئے ہوئے پس یہہ خوشے خشک اون
خوشون سبز پر لپٹ گئے اور خاک کے تلے گر کر چھپا دیا يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ اے سردار و
اور معبر فتوی دو یعنے جواب دو مجھکو بیچ تعبیر خواب میرے کے اگر ہو تم واسطے خواب کے تعبیر کرتے قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ
کہا اونہونے یہہ پریشان خواب ہی وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ اور نہین ہم ساتھ تعبیر اون خوابونکے جاننے والے کیونکہ ہم سچے خوابون
کی تعبیر جانتے ہین اور یہہ کچھ جھوٹی سی ہی بادشاہ اونکے جواب سے تہی ہوا اور فکر مین پڑ دوبا کہ یہہ مشکل کس سے کھلے ساقی نے جو بادشاہ کو متفکر دیکھا
یوسف علیہ السلام کا حال یاد آیا کو قَالَ الَّذِيْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ اور کہا اوس شخصنے کہ نجات
پائی تھی اوندونمین سے اور یاد کیا کہنا یوسف علیہ السلام کا کہ اذکرنی عند ربک تھا بعد مدت کے مین خبر دونگا تمکو ساتھ تعبیر اسکے پس بھیجو مجھکو

زندانمین کہ وہان ایک شخص ہی وہ بڑا کامل ہی علم تعبیرمین بادشاہ نے خوش ہوکر کہا کہ جلد خبر لاساقی سوار ہوکر زندانمین آیا اور کہا یُوسُفُ
اَیُّهَا الصِّدِّیْقُ اَفْتِنَا فِیْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ یٰبِسٰتٍ ای یوسف اے سچے
سچے جواب دے ہمکو سات بیل موٹے کہ کھاتے ہین اونکو سات بیل دبلے اور سات خوشے سبز اور سات خشک کہ سب حکما حیران ہین
تو اس خوابکی تعبیر تا لَعَلِّیْۤ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَعْلَمُوْنَ تو کہ پھر جاؤن مین طرف لوگون اور بادشاہ اور مصاحبون اوسکے شاید کہ وہ
برکت تیری سے تعبیر اس خواب کی جانین یا شرف اور فضل تیرا معلوم کرین قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِیْنَ دَاَبًا کہا یوسف علیہ السلام نے
کھیتی کروگے تم سات برس محنت سے بیل موٹے اشارت اسی سے ہی فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِیْ سُنْۢبُلِهٖۤ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ پس جو کچھ کہ
کاٹو تم غلو نسے پس چھوڑ دو تم اوسکو بیچ خوشون اوسکے مگر تھوڑا اسمین سے جو کھاؤ تم یعنے سب اناج بالون مین رہنے دو کہ خراب نہو کھانیکے قدر
صاف کرو تم ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ یَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ پھر آوینگے پیچھے اُن برسون کے سات برس سخت
بیل دبلے کہ عبارت اسی سے ہی کھا جاوینگے جو کچھ پہلے رکھا تھا تمنے ذخیرہ واسطے اون برسونکے مگر تھوڑا سا جو بچا رکھو تم واسطے بیج کھیتونکے ثُمَّ
یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِیْهِ یُغَاثُ النَّاسُ وَفِیْهِ یَعْصِرُوْنَ پھر آویگا پیچھے اون برسون قحط کے ایک برس بیچ اوسکے مینہہ برسائے جاوینگے لوگ
یا فریاد کو پہنچائے جاوینگے لوگ اور بیچ اس برسکے نچوڑینگے نچوڑنیکی چیزین جیسے انگور اور تل اور زیت اور یہہ کنایہ کثرت میوجات سے ہی یا اشارہ
دودھہ دوہنے سے ہی پستان گاؤ اور گوسفند کے سے اور یہہ عبارت فراخی سال سے ہی اور جب حضرت یوسف علیہ السلام نے تعبیر فرمادی ساقی
نے حضور ملک مین آکر سنادی بادشاہ کو بہت پسند آئی یوسف علیہ السلام کو بلوایا کہ اونکی زبان سے مین خود سنون وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِیْ بِهٖ
اور کہا بادشاہ نے کہ لے آؤ میرے پاس اوسکو فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْـَٔلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِیْ قَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ
بس جب آیا اوسکے پاس ایلچی کہا یوسف نے پھر جا طرف خاوند اپنے کے پس پوچھ اس سے یعنے اوسسے عرض کر کہ وہ پوچھے اور کھوج کرے کہ کیا حال
ہی اون عورتونکا جنون نے کہ مجلس زلیخا مین کاٹے تھے ہاتھ اپنے اِنَّ رَبِّیْ بِكَیْدِهِنَّ عَلِیْمٌ تحقیق پروردگار میرا ساتھہ مکر اور فریب انکیکے دانا
ہی یوسف علیہ السلام نے چاہا کہ بیگناہی اونکی بادشاہ پر ظاہر ہوجاوے یہہ بات بادشاہ کو کہلا بھیجی جب ایلچی آیا اور پیغام یوسف ؑ کا
بادشاہ کو سنایا بادشاہ نے فرمایا کہ ان عورتونکو جمع کرو اور زلیخا کو بھی لاؤ سب حاضر ہوئین پھر واسطے تحقیق کرنے اس امر کے قَالَ مَا
خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ یُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ کہا بادشاہ نے کیا حال تھا تمھارا جسوقت طلب کیا تمنے یوسف کو جان اوسکی سے یعنے اُسسے
مراد دلی چاہی قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَیْهِ مِنْ سُوْٓءٍ کہا ان عورتون نے پاکی ہی واسطے اللہ کے نہین جانتی ہم اوپر یوسف کے کچھہ برائی
نہ تھوڑی نہ بہت جب زلیخا نے دیکھا کہ اب سوا سچ کے کام نہین آتا اوسنے بھی بیگناہی یوسف پر اقرار کیا قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِیْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ
الْحَقُّ کہا عورت عزیز کی نے یعنے زلیخا نے اب کھل گیا حق اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ مین نے طلب کیا تھا
یوسف کو جان اوسکی سے اور آرزو اوسکے وصل کی کی تھی اور تحقیق وہ البتہ سچون سے ہی نظم گہنہ اپنے جانب بتانے لگی + صد حصحص
الحق کی آنے لگی + لگی کہنے یوسف تو ہی بیگناہ + مین ہون اوسکی الفت مین گم کردہ راہ + طلب وصل پہلے کیا مین نے تھا + نا ناجو پھر
اوسنے میرا کہا + تو زندانمین مین نے بٹھایا اوسے + میرے غم نے غم مین پھنسایا اوسے + جو احسان کہ اُسنے کرین بادشاہ + سزاوار ہی اوسکے
وہ رشک ماہ + ہوا سنکے خوش بادشاہ یہہ کلام + کہا لاؤ اوسکو بغرض تمام + وہ لایق ہی بستان کے سرو جمال + نہ زندان کے قابل مہ خوش خصال +
غرض بادشاہ نے یوسف علیہ السلام کو فرمایا کہ غرض میری سزا دلوانی نہین ہی ذٰلِكَ لِیَعْلَمَ اَنِّیْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَیْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ كَیْدَ
الْخَآئِنِیْنَ یہہ تحقیقات اس واسطے کی مین نے تو کہ جانے عزیز یہہ کہ مینے نہین خیانت کی اسکی غائبانہ اور تحقیق اللہ نہین مطلب کو پہنچاتا مکر کو خیانت
کرنیوالونکے پس یوسف علیہ السلام نے چاہا کہ آگاہ کرون بادشاہ پر کہ یہہ مینے اپنی طہارت جتانیکے واسطے یا ساتھہ اپنے عمل کے تکبر لانیکے واسطے نہین کہا بلکہ شکر کیا ہی مینے
اوپر نعمت اس عصمت کے اور اوپر توفیق الٰہی کے بیچ ترک معصیت کے بیت نفس غدار سے کیا کام برآوے وراف + اگر نہ حامی مدد حضرت ربانی ہو + اسواسطے یہہ تقریر کی کہ

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ اور نہین پاک کرتا مین نفس اپنے کو یعنے نہین کہتا مین کہ نفس میرا خواہش اور آرزو دل سے میرا ہی اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ
بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ تحقیق نفس حکم کرنیوالا ہی ساتھہ برائی کے مگر جو رحم کرے پروردگار میرا **نظم** نفس جو امارہ بالسوء ہی ٭ حکم کرتا ہی بدیکا
پی بہ پی ٭ معصیت سے بچنا پھر مشکل ہی کار ٭ ہان مگر ہو رحمت پروردگار ٭ اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق پروردگار میرا بخشنے والا ہی اُس
قصد کا جو فعل مین نہ آوے مہربان ہی ساتھہ عصمت کے حمایت فرماوے لکھا ہی کہ بادشاہ سے جو باتین یوسف کی پھر کہین اور زیادہ تر مشتاق دیدار
کا ہوا وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖٓ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِيْ اور کہا بادشاہ نے لے آؤ یوسف کو میرے پاس تاکہ چھوڑ دون مین اسکے واسطے اپنے اور تمام
کام اپنے سپرد کرون اسکے تیسیر مین ہی کہ بادشاہ نے ستر چوبدارون کو ستر مرکب آراستہ کر کر تاج اور خلعت شاہانہ دیکر زندان کو بھیجا بڑی اہتمام سے
یوسف علیہ السلام کو بلوایا اور آپ استقبال کو آیا اور بغلگیر ہو کر لیجا کر پاس اپنے تخت پر بٹھایا **بیت** بٹھایا قرین اپنے بالائے تخت ٭ عجب شاہ
نے واہ کچھہ پائے بخت ٭ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ پس جب باتین کین بادشاہ نے حضرت یوسف سے اور تعبیر خواب کی
پوچھی اور جواب دلپذیر سنا کہا تحقیق تو ای یوسف آج نزدیک ہمارے مرتبے والا امانت والا ہی جو منصب چاہے مانگ اور جو آرزو ہو کہہ قَالَ اجْعَلْنِيْ
عَلٰي خَزَآئِنِ الْاَرْضِ کہا یوسف علیہ السلام نے مقرر کر مجھہ کو اوپر خزانون زمین مصر کے یعنے میرے سپرد کر حاصل ولایت مصر کا نقد اور جنس سب اِنِّيْ
حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ تحقیق مین نگہبانی کرنیوالا ہون کچھہ چیز ضایع نکرونگا خوب جاننے والا ہون کام ملک کے جو بہتر ہوگا وہی کرونگا یا نگاہ رکھنے والا حساب
کا ہون مین اور دانا لغتون کا جو کوئی کہے گا سمجھہ جاؤن گا لکھا ہی کہ یوسف علیہ السلام بہتر زبان جانتے تھے سمجھہ لیجئے کہ یہہ آیت دلیل ہی اسکی کہ مرد
اپنی وقت حاجت کے رواہی اور مذمت نفس اپنے کی اسوقت خطا ہی چنانچہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی انا سید ولد آدم ولا فخر
اور فرمایا ہی کنت نبیا وآدم بین الماء والطین اور اسیطرح عالم اگر اپنے علم کی بڑائی کرے اس نیت سے کہ لوگ اگر پڑھین اور فایدہ لین دست
ہی اور یہہ بھی اسی آیت سے نکلتا ہی کہ جو کوئی امانت دیانت رکھتا ہو اور مستعد اور اوسکو کسی کام کا ہو وہ بادشاہ سے طلب کرے اور وہ کام اہل کے
واسطے چھوڑے کیونکہ یوسف نے مانگا ہی کہ اجعلنی علی خزائن الارض اور اپنی تعریف کی ہی کہ انی حفیظ علیم لکھا ہی کہ بعد ایک برس کے بادشاہ
نے منصب محافظت خزائن کا یوسف کو دیا اور تخت زرین پر بٹھایا یا مرصع بانواع جواہر تھا اور تاج مکلل سر پر دھرا اور اختیار تمام مملکت کا سونپا
حدیث مین ہی کہ اگر یوسف علیہ السلام یہہ منصب نہ مانگتے اسی وقت ہوتا انکے مانگنے سے ایک سال کا وقفہ ہوا اور عزیز کا منصب بھی بادشاہ نے
اونکو سپرد کیا بعد تھوڑی مدت کے عزیز مر گیا **نظم** ہوئے جب یہہ مختار باصد تمیز ٭ لواس رشک کا داغ کھا کر عزیز ٭ ملا تختۂ خاک سے تا ملا ٭ یہہ مسند بہ تخت
اور وہ جگ سے اُٹھا ٭ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ اور جب کہ بادشاہ کو مہربان کیا ایسی ہی جگہہ دی ہمنے یوسف کو بیچ زمین مصر کے
یعنے حاکم کیا يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَآءُ جگہہ پکڑتا تھا اسمین سے جہان چاہتا تھا لکھا ہی کہ وہ زمین ہر طرف سے چالیس فرسخ تھی نُصِيْبُ
بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ وَلَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ پہنچا دیتے ہین ہم رحمت اونمت اپنی دین اور دنیا کی جسکو چاہین اور نہین ضایع کرتے ہم ثواب
احسان کرنیوالونکا وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ اور البتہ ثواب آخرت کا بہتر ہی واسطے ان لوگون کے کہ ایمان لائے اور
تھے پرہیزگاری کرتے فواحش سے جیسے یوسف علیہ السلام کہ بسبب تقوی کے قعر چاہ سے مرتبہ جاہ کو پہنچے اور تمام ملک پر مصر کے حاکم ہوئے **نظم** کیا حکم
پھر مصر کے ملک مین ٭ کہ سب اشتغال زراعت کرین ٭ کئی عالی انبار خانے بنا ٭ برس سات تک جمع غلہ کیا ٭ کسی کو نہ کرتے تھے خوشہ معاف ٭ مگر آپ
دیتے تھے قدر کفاف ٭ فراخی کے گذرے جو وہ سات سال ٭ تو تنگی پھر آئی بڑا سخت کال ٭ ہوئے مردم مصر حاضر تمام ٭ بدرگاہ یوسف علیہ السلام ٭ دیا
سال اول تو غلہ اونھین ٭ عوض نقد اموال کے بیچ مین ٭ دویم سال زیور لیا بس تمام ٭ سیوم سال لین سب کنیز وغلام ٭ مواشی لئے انکے چوتھے برس ٭
لئے سال پنجم عقار انکے بس ٭ ششم سال فرزندانکے لئے ٭ برس ساتوین خود وہ بندے ہوئے ٭ کیا شہ نے اظہار پھر سب یہہ حال ٭ کہا شہ نے
تیرا ہی سب ملک ومال ٭ عجب قدرت حق کے راز ہین کھیل ٭ محبون پہ فضل اسکا ہی ریل پیل ٭ ذرا سوچ تو اسمین نکتہ ہی کیا ٭ کہ سب مصر کو انکا بندہ
کیا ٭ بکے تھے جو یوسف وہان مصر مین ٭ تو مردم سبک دیکھتے تھے انھین ٭ خدا نے کیا سب کو انکا غلام ٭ بنی پر ہمارے اوسپر سلام ٭ سمجھہ لیجئے کہ بعد

مرے عزیز کے عشق یوسف علیہ السلام مین زلیخا کا مال اسباب لٹانا اور مکانات شہر چھوڑکر جنگل مین جھونپڑی بنانا اور نہ پینا نہ کھانا و نرات رونا اور آنکھونکا کھونا پھر دعاے یوسف علیہ السلام سے جوان ہوکر ہم آغوش مقصود ہونا اور یوسف علیہ السلام کے عقد نکاح مین آنا اور دو بیٹونکا تولد پانا تا آخر وفات تمام قصہ مفصل مثنوی مین کہ مسمّی بموج عشق ہی لکھا گیا ہی چنانچہ اسکی اشعار یہان بھی جابجا مسطور ہوے ہین لہذا عنان کمیت قلم اس میدان بیان سے معطوف کرکر یعنے تحریر اس تمام قصے کی بجہت طوالت کے خصوص عدم منصوص کے موقوف کرکر مقصد اصلی کہ صاف صاف ترجمہ قرآن اور مایلازم یہان ہی بیان ہوتا ہی کہ جب اثر قحط کا زمین کنعان مین پہنچا اولاد یعقوب علیہ السلام پر تنگی رزق کی ہوئی باپ سے عرض کیا کہ مصر مین بادشاہ ہی تمام قحط مارون کی وہ پرورش کرتا ہی فرماؤ تو وہان جاکر ہم بھی طعام گرسنگان کنعان کے واسطے لاوین یعقوب علیہ السلام نے اجازت دی اور بنیامین کو اپنی خدمت مین رکھا اور دسون بیٹون کو مع یونجی اور شتر دیکر رخصت کیا اور ایک اونٹ یونجی سمیت بنیامین کے حصے کا بھی ہمراہ کردیا وہ رخصت ہوکر مصر کو چلے وَجَآءَ اِخْوَةُ یُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَیْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ اور آئے بھائی یوسف کے کنعان سے ملازمت یوسف علیہ السلام مین پس داخل ہوے اوپر اون کے اداب خدمت بجالائے پس پہچانا یوسف علیہ السلام نے اون کو اول نظر مین اور وہ واسطے یوسف علیہ السلام کے ناشناس تھے کیونکہ بہت مدت گذری تھی بقول اصح چالیس برس کے بعد ملے تھے یوسف علیہ السلام چلون کے اندر بیٹھے تھے اسواسطے انکو نہ پہچانا پھر یوسف علیہ السلام نے انسے پوچھا کہ تم کون ہو جاسوس سے معلوم ہوتے ہو انھون نے کہا معاذ اللہ ہم سب بیٹے یعقوب نبی اللہ کے ہین کہا تمھارے باپ کے کئی بیٹے ہین کہا بارہ تھے ایک کو صغر سن مین بھیڑیا کھا گیا اور ایک باپ کی خدمت مین ہی اور ہم دس آپ کی ملازمت مین حاضر ہوے ہین یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ یہان کوئی ایسا ہی کہ تمھین پہچانے انھون نے کہا نہین لوگ مصر کے ہمکو نہین جانتے یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ تم مین سے ایک یہان رہے اور تم جاؤ اور اس بھائی کو بھی ساتھ لے آؤ تا کہ احوال تمھارا محقق ہوجاوے انھون نے قرعہ ڈالا بنام شمعون پڑا پس وہ کھڑا ہوا یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ اسنے قیمت لو اور گندم دو وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ اور جب تیار کیا یوسف علیہ السلام نے واسطے انکے سامان انکا اور ہر ایک کو ایک ایک اونٹ گندم کا بھر دیا انھون نے کہا کہ ایک اونٹ بھی ہی ہمارے بھائی کا جو باپ کے خدمت مین رہ گیا ہی وہ بھی بھر دو یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم آدمیون کے شمار سے دیتے ہین نہ اونٹون کے انھون نے بہت مبالغہ کیا قَالَ ائْتُوْنِیْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِیْكُمْ کہا یوسف علیہ السلام نے کہ لے آؤ میرے پاس بھائی اپنا جو باپ تمھارے سے ہی سگا اور مان سے سوتیلا اَلَا تَرَوْنَ اَنِّیْۤ اُوْفِی الْكَیْلَ وَاَنَا خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ کیا نہین دیکھتے تم کہ مین پورا دیتا ہون ماپ اور تول کسیکا نہین رکھتا اور مین بہتر مہمانی کرنیوالا ہون **بیت** بخل او دست کی باتین مطلقاً مجھ مین نہین ۞ کرتا ہون احسان بمہمان ہون مین خیر المنزلین ۞ فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِیْ بِهٖ فَلَا كَیْلَ لَكُمْ عِنْدِیْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ پس اگر نہ لاؤگے تم اوسکو میرے پاس پس نہین ناپ یعنے طعام واسطے تمھارے نزدیک میرے اور نہ پاس آئیو میرے اور نہ ولایت یمن مین میرے قدم دھریو قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ کہا انھون نے شتاب طلب کرینگے ہم اوسکو باپ اسکے سے اور کوشش کرینگے ہم اسمین اور ہم البتہ کرنیوالے ہین اس چیز کو کہ کہتے ہین وَقَالَ لِفِتْیٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِیْ رِحَالِهِمْ اور کہا یوسف علیہ السلام نے واسطے جوانون اپنے کے یعنے خدمتگارون اپنے کے جن کے سپرد غلے کا ماپ تھا رکھدو یونجی انکی بیچ شلیتون انکے کے جو قیمت گندم مین لی ہی لکھا ہی کہ وہ چمڑا اور چندیا اونٹین تھین انکو دیانت دار جان کر رکھوا دینا کہ اپنے مکان پر جاکر جو دیکھینگے تو پھر دینے کو آوین گے اسی واسطے کہا لَعَلَّهُمْ یَعْرِفُوْنَهَاۤ اِذَا انْقَلَبُوْۤا اِلٰۤى اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ شاید وہ پہچانین یونجی اپنی کو جب پھر جاوین طرف لوگون اپنے کے اور اونٹون کے شلیتے کھولین شاید کہ وہ پھر آوین اور میرے بھائی کو لاوین فَلَمَّا رَجَعُوْۤا اِلٰۤى اَبِیْهِمْ قَالُوْا یٰۤاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَیْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَاۤ اَخَانَا نَكْتَلْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ پس جب پھر آئے بیٹے یعقوب علیہ السلام کے طرف باپ اپنے کے کہا انھون نے ای باپ ہمارے منع کیا گیا ہمسے ماپ گندم کا یعنے بادشاہ مصر نے حکم کیا کہ بنیامین کو لاؤ تا کہ حصہ اسکا پاؤ پس بھیج ساتھ ہمارے بھائی ہمارے کو تا ماپ کو لاوین اپنے واسطے اور اسکے واسطے غلہ اور تحقیق ہم واسطے اسکے البتہ نگہبان ہین آفات سے قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَیْهِ اِلَّا كَمَاۤ اَمِنْتُكُمْ عَلٰۤى اَخِیْهِ مِنْ قَبْلُ کہا یعقوب علیہ السلام نے ای فرزندو نہین امانت دار جانتا مین تمکو اوپر بنیامین کے مگر جیسا امانت دار

جانتا تھا تمکو اوپر بھائی اسکے کے پہلے اس سے کہ کہا تھا تمنے انا لہ لحافظون اور مین تمہاری محافظت پر بھروسا نہین رکھتا فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا
پس اللہ بہتر ہی دارالحال کہ حفاظت کرنیوالا ہی یہہ قرات حفص کی ہی حفظا بھی اور دونکی قرات ہی یعنے اللہ بہتر ہی از روئے حفاظت کے وَهُوَ
اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ اور وہ بہت رحم کرنیوالا ہی سب رحم کرنیوالون سے شاید کہ ساتھہ محافظت اسکی کے مجھہ پر رحم کرے اور غم دو فرزندون کا نہ دکھاوے
وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ اور جب کھولا انھون نے اسباب اپنا پایا پونجی اپنی جو پادشاہ کو دی تھی بیچ شلیتون
اپنے کے کہ حکم یوسف علیہ السلام سے بھرے گئے تھے طرف انکے قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا نَبْغِيْ کہا انھون نے ای باپ ہمارے کیا چیز چاہین ہم احسان
اسکے سے دیا اسکے کہ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا یہہ ہی پونجی ہماری کہ ہمنے دیکر غلہ خریدا تھا پھیری گئی طرف ہمارے پس اس عطا اور بخشش
پر پھر جاوینگے ہم خدمت پادشاہ مین وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ اور لاوینگے ہم واسطے لوگون اپنے کے اور محافظت
کرینگے ہم بھائی اپنے کی جانے آنے مین اور زیادہ لاوین گے ہم باب ایک اونٹ کا حصہ بھائی کا ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ یہہ باب ہی آسان اوندک
پادشاہ ہمین دینے مین دریغ نکریگا قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ کہا یعقوب علیہ السلام نے ہرگز نہ بھیجونگا مین بنیامین
کو ساتھہ تمہارے یہان تک کہ دو تم مجھکو عہد موکد ساتھہ ذکر خدا کے تبیان مین ہی کہ فرمایا یہان تک کہ قسم کھاؤ مرتبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین سید المرسلین
کی لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ کہ البتہ لے آؤ تم میرے پاس اسکو مگر یہہ کہ گرد لایا جاوے عذاب ساتھہ تمہارے اور تم سب ہلاک ہو جاؤ انھون نے قبول کیا
اور قسم کھائی مرتبہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ مبنیامین کے حق مین برائی نکرینگے فَلَمَّآ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ پس جب دیا
انھون نے باپ کو عہد اپنا کہا یعقوب علیہ السلام نے کہ اللہ اوپر اس چیز کے کہ کہتے ہین ہم عہد اور پیمان سے کارساز اور نگہبان اور گواہ اور آگاہ ہی
وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ اور کہا یعقوب علیہ السلام نے شفقت سے ای بیٹو میرے مت داخل ہو جیو
شہر مصر مین دروازے ایک سے اور داخل ہو جیو دروازے متفرق سے کیونکہ تمہارا جمال اور شان اور شوکت دیکھہ کر کسی کی نظر نہ لگ جاوے اور اس شہر کے
چار دروازے تھے سمجھہ لیجئے کہ یعقوب علیہ السلام نے اول مہر پدری ظاہر کی اور آخر عجز بندگی آشکار کیا کہا کہا وَمَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ
اور نہین دفع کرتا مین تم سے ساتھہ نصیحت مذکورہ کے قضائے الٰہی سے کچھہ چیز بیت دفع نہین ہوتی خدا سے قدر ✦ کرنا عبث کیون ہی قدر سے حذر ✦
اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ نہین حکم مگر واسطے اللہ کے بیچ ہر چیز کے عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ اوپر اسکے پس چاہئے کہ توکل کرین توکل کرنیوالے
نہ اوپر غیر اسکے کہ عاجزون کا برآنا اور بلاؤن کا ٹل جانا توکل کا پھل پانا ہی بیت باغ جہانمین جو گل ہی ✦ ثمرہ دار توکل ہی ✦ ومن یتوکل علی اللہ فھو
حسبہ وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ اور جب داخل ہوئے بیٹے یعقوب علیہ السلام کے اسیطرح سے کہ حکم کیا تھا انکو باپ انکے نے کہ دروازون متفرق سے جائیو
مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ نہ تھا کہ دفع کرے اُنسے تدبیر یعقوب کی قضاء خدا سے کہ انکے حق مین واقع ہوتی کچھہ چیز بلکہ تہمت چوری کی مبنیامین پر لگی اور بھائی اندیشمین
ہوے اور مصیبت یعقوب پر دوگنی ہوئی پس کچھہ فائدہ نہ ہوئی تدبیر یعقوب علیہ السلام کی اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا مگر ایک خطرہ تھا بیچ دل یعقوب کے یعنے شفقت
اوپر اولاد کے تھی کہ اُسوقت کر دالا اوسکو اور وصیت ساتھہ اسکے کر دی وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ اور تحقیق یعقوب علیہ السلام صاحب علم تھا واسطے
اسچیز کے کہ سکھائی تھی ہمنے اسکو وحی سے اور اسی سبب اُسنے کہا تھا وما اغنی عنکم اور لیکن اکثر لوگ نہین جانتے اسر قضا و قدر کو یا نہین سمجھتے کہ تدبیر اوپر تقدیر کے غلبہ نہین کر سکتی بیت
تدبیر سے کیا حاصل تقدیر پہ رہ ایدل ✦ تقدیر سے کیا حاصل ✦ وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اور جب داخل ہوئے بیٹے یعقوب کے یوسف تخت پر جلیون کے اندر بیٹھے تھے پوچھا کہ کون ہو تم
انھون نے کہا ہم کنعانی ہین آپنے فرمایا تھا کہ اپنے بھائی کو لے آؤ سو باپ سے عہد و پیمان کر کر لائے ہین ہم یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ معلوم ہوا بھیجو وہ کنار مسند کے بیٹھے حکم ہوا کہ خوان طعام کا آراستہ کر لاوین
کھانا حاضر ہوا یوسف نے فرمایا کہ ایک ایک خوان پر دو دو بھائی سگے بیٹھکر کھاؤ وہ کھانے لگے مبنیامین اکیلا رہگیا روتے روتے بیہوش ہو گیا کلاب اسپر چھڑکا کر ہوش مین لا کر پوچھا کہ ای جوان
کنعانی موجب رونیکا کیا ہی مبنیامین نے کہا کہ ای بادشاہ آپنے فرمایا کہ دو دو بھائی سگے باہم کھاوین مجھے اپنا یوسف بھائی یاد آیا کہ اگر وہ ہوتا تو اکیلا کیون رہتا تیسرا ساتھہ وہ کھاتا اس غمسے مین
رو رو کر بیخود ہو گیا یوسف نے فرمایا کہ وہ کہان گیا کہا کہ بھیڑیے نے کھا لیا یوسف نے پوچھا کہ تیرے رو برو کھایا کہا مین نہین گیا تھا بھائیون خبر دی بھائیون سے پوچھا انھون نے کہا ہمارے سامنے وقوعہ ہوا
یوسف نے کہا کہ سچ سچ کہو کہ ایک تم مین ایسا زور آور ہے کہ شیر کو پکڑ کر پھاڑ ڈالتا ہے کہا نہین ہے شمعون نے کہا ایکدخت جرات سے کھیہ تا ہی کہا ہان ہے روبیل نے کہا ایک نعرہ شہ مین کرتا ہی تو ہر حاملہ کا حمل

گر پڑتا ہی کہا ہان یہہ یہودا ہی پھر یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ تم ایسے قوی سب موجود تھے پھر کیون کر بھیڑیے نے کھایا سب خجالت سے سرنگون ہوئے پھر بنیامین کی جو محبت کمال دیکھی فرمایا کہ آؤ تاکہ مین بھائی تیرا ہون اور تیرے ہمراہ کھاؤن پس خوان اسکے حصہ کا ان چلون کے اندر منگوایا اور اسکو بھی بلوایا اور اس بھائی سے اٰوٰی اِلَیۡہِ اَخَاہُ جگہہ دی طرف اپنے بھائی اپنے کو اور یوسف علیہ السلام نے نقاب ڈالے ہاتھہ طرف طعام کے دراز کیا بنیامین دیکھتے ہی رویا یوسف علیہ السلام نے پوچھا کہ اب کیون روتا ہی کہا ای بادشاہ ہاتھہ آیکا ہو بہو میرے بھائی کا ہاتھہ ہی یہہ سنتے ہی یوسف علیہ السلام بے طاقت ہوگئے اور تحمل نکر سکے نقاب پھر ویسے اُلٹ دی اور بنیامین کو قَالَ اِنِّیۡۤ اَنَاۤ اَخُوۡکَ فَلَا تَبۡتَئِسۡ بِمَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ کہا تحقیق مین ہون بھائی تیرا پس غمگین مت ہو ساتھہ اس چیز کے کہ تھے کرتے بھائی بیچ حق میرے کے بنیامین نے جو منہہ یوسف علیہ السلام کا دیکھا اور یہہ کلام سنا پھر بیہوش ہوگیا جب ہوش آیا ہاتھہ گردن مین یوسف علیہ السلام کے ڈالا اور تعجب سے بزبان حال کہا **بیت** کہ یارب یہہ بیداری ہی یا ہی خواب ؛ کہ مطلوب ہی روبرو بے حجاب ؛ پھر دامن یوسف علیہ السلام کا پکڑ کر کہا کہ اب مین جداتم سے نہ ہونگا یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ ای برادر محبت پدر بہت تجھپر ہی اگر بے بہا نہ رکھہ لونگا غم اپنہ اور زیادہ ہوگا اگر تیری صلاح ہو تو ایک نالایق کام کی تہمت سے **مصرعہ** پر جداہون کسی طرح تیری خدمت سے ؛ پس یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ بارے بھائیون کے پاس جا اور اس امر کو مخفی رکھہ بنیامین پردیسے باہر نکلا اور یوسف نے حکم کیا کہ کنعانیون کی تیاری کرو فَلَمَّا جَہَّزَہُمۡ بِجَہَازِہِمۡ جَعَلَ السِّقَایَۃَ فِیۡ رَحۡلِ اَخِیۡہِ پس جب تیار کیا واسطے انکے سامان اسکا رکھہ دیا ایک نوکر محرم راز نے بامر یوسف علیہ السلام کے اسکو پیالہ پانی پینے کا پادشاہ کے جو سونیکا یا زبرجد کا مرصع بجواہر تھا اور واسطے عزت اور نفاست طعام کے اسکو پیمانہ کرلیا تھا بیچ شلیتے بھائی یوسف علیہ السلام کے اور سب بھائیون کے شلیتے بھر کر لاد کر اجازت دی کہ جاؤ سب کے سب چلے جب شہر سے باہر نکلے ملازمان یوسف پیچھے انکے گئے ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَیَّتُہَا الۡعِیۡرُ اِنَّکُمۡ لَسٰرِقُوۡنَ پھر پکارا ایک پکارنیوالے نے ای قافلے والو تحقیق تم چور ہو دلمین یہہ معنے ٹھہرا کر یوسف کو تمنے باپ سے چورایا تھا یا پکارنیوالے نے یہہ بات آپ سے کہی یوسف نے نہین فرمایا تھا غرض جب یہہ آواز یعقوب کے بیٹون کے کان تک پہنچی قَالُوۡا وَ اَقۡبَلُوۡا عَلَیۡہِمۡ مَّاذَا تَفۡقِدُوۡنَ کہا انھون نے اور منہہ پھیر کھڑے ہوئے اوپر اون کے کہ کیا چیز کھوئی گئی تمھاری جیسے ڈھونڈتے ہو قَالُوۡا نَفۡقِدُ صُوَاعَ الۡمَلِکِ وَ لِمَنۡ جَآءَ بِہٖ حِمۡلُ بَعِیۡرٍ وَّ اَنَا بِہٖ زَعِیۡمٌ کہا انھون نے کھو یا گیا پیالہ پادشاہ کا کہ پیمانہ غلے کا کیا تھا اور واسطے اس شخص کے کہ لے آوے اسکو بوجھہ اونٹ کا غلہ مقرر ہی اور مین کہ پکارنیوالا ہون ساتھہ اسکے ضامن ہون قَالُوۡا تَاللّٰہِ لَقَدۡ عَلِمۡتُمۡ مَّا جِئۡنَا لِنُفۡسِدَ فِی الۡاَرۡضِ وَ مَا کُنَّا سٰرِقِیۡنَ کہا انھون نے قسم ہی اللہ کی تحقیق جانتے ہو تم کہ ہم مردم امین ہین پہلے تمنے ہماری پونجی ہمارے شلیتون مین رکھہ دی تھی سو پھیر لائے ہم اور تم دیکھتے ہو کہ ہمنے اونٹون کے منہہ باندھہ دئے ہین تاکہ کسی کی کھیتی نہ کھاوین نہین آئے ہم کنعان سے تو کہ فساد کرین بیچ زمین مصر کے اور لوگونکا مال ناحق تصرف مین لاوین اور نہین چور ہم اور چوری ہمارا کام نہین ہی قَالُوۡا فَمَا جَزَآؤُہٗۤ اِنۡ کُنۡتُمۡ کٰذِبِیۡنَ کہا انھون نے کیا ہی سزا اسکی اگر ہوتم جھوٹے قَالُوۡا جَزَآؤُہٗ مَنۡ وُّجِدَ فِیۡ رَحۡلِہٖ فَہُوَ جَزَآؤُہٗ کہا برادران یوسف علیہ السلام نے سزا اسکی یہہ ہی جسشخص کہ پایا جاوے چور یکا مال بیچ شلیتے اسکیکے پس وہ ہی بدلا اسکا ہینے اسکو غلام کرلین یہہ ہمارے باپ کے دین مین ہی کَذٰلِکَ نَجۡزِی الظّٰلِمِیۡنَ اسی طرح سزا دیتے ہین ہم چورون کو پس اونکو پھر کر مصر مین لائے اور درگاہ یوسف علیہ السلام مین اونٹ بٹھائے فَبَدَاَ بِاَوۡعِیَتِہِمۡ قَبۡلَ وِعَآءِ اَخِیۡہِ ثُمَّ اسۡتَخۡرَجَہَا مِنۡ وِّعَآءِ اَخِیۡہِ پس شروع کیا موذن نے یا یوسف نے ساتھہ شلیتون انکے کے یعنے بھائیون کے پہلے شلیتے بھائی اپنے کے سے واسطے نہ آنے تہمت کے کھولے پھر نکال لیا اس پیالے کو شلیتے بھائی اپنے کے سے کَذٰلِکَ کِدۡنَا لِیُوۡسُفَ اسیطرح تعلیم کیا ہمنے واسطے یوسف کے ساتھہ الہام کے پس بھائی یوسف کے شرمندہ ہوئے اور بنیامین کو طعن کرنے لگے مَا کَانَ لِیَاۡخُذَ اَخَاہُ فِیۡ دِیۡنِ الۡمَلِکِ اِلَّاۤ اَنۡ یَّشَآءَ اللّٰہُ نہ تھا یوسف کہ لے بھائی اپنے کو بیچ دین پادشاہ کے کیونکہ حکم بادشاہ کا چور کے مارنے اور تعزیر دینے کا تھا نہ غلام کرنیکا پس یوسف علیہ السلام نے نہ پکڑا اپنے بھائی کو مگر ساتھہ چاہنے اللہ کے اور حکم اسکے کے نَرۡفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنۡ نَّشَآءُ بلند کرتے ہین ہم درجون مین علم اور حکمت کے جسے چاہین وَ فَوۡقَ کُلِّ ذِیۡ عِلۡمٍ عَلِیۡمٌ اور اوپر ہر جاننے والے کے جاننے والا ہی درجہ اسکا بلند تر ہی پھر یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ تمنے کیا کیا تم تو کہتے تھے ہم پیغمبر زادے ہین

قَالُوْٓا اِنْ یَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ کہا انھون نے اگر چوراوے یہہ کیا تعجب ہی پس تحقیق چرایا تھا بھائی اسکے نے پہلے اس سے
یعنے یوسف نے مدارک مین ہی کہ یعقوب علیہ السلام کے گھر مرغ تھا ایک سائل نے دروازے پر سوال کیا اسوقت کچھہ حاضر نتھا یوسف علیہ السلام نے وہی
سائل کے حوالہ کیا بھائیون نے تہمت چوری کی لگائی بحر مواج مین ہی کہ انڈا تھا یا بچہ ہرن کا تھا کہ سائل کو دیا تھا بعضے کہتے ہین کہ بت طلائی تھا
جد مادری کے گھر سے خفیہ لاکر اُسے زمین مین جہان مرد ار پڑے تھے گاڑ دیا تھا اور سوا اسکے بھی اقوال ہین فَاَسَرَّهَا یُوْسُفُ فِیْ نَفْسِهٖ وَلَمْ
یُبْدِهَا لَهُمْ پس چھپایا اس بات کو یوسف نے بیچ جی اپنے کے اور نہ ظاہر کیا اوسکو واسطے انکے قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا کہا ساتھہ اپنے کہ
تم بُرے ہو از روے منزلت دزدی کے کہ بیٹے کو باپ سے چرا کر جدا کر دیا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ اور اللہ دانا تر ہی ساتھہ اس چیز کے کہ بیان کرتے ہو تم
پس یوسف نے بنیامین کو اپنے علاقے والون کے سپرد کر دیا بھائیون نے بہتیرا جانا نہ چھوڑا روبیل غضب ناک ہوا بال تن کے کھڑے ہو گئے یہانتک کہ
کپڑون سے باہر نکل آئے اور کہنے لگا ای بادشاہ بھائی کو میرے چھوڑ دے نہین تو ایسی فریاد کرونگا کہ شہر مین ہر زن حاملہ کا حمل گر پڑیگا یوسف نے
جو روبیل کو غضبناک دیکھا چھوٹے بیٹے سے کہا کہ اسکی پیٹھہ کو چھو کر چلا آ اسکے چھوتے ہی غصّہ بجھہ گیا بھائیون کیطرف دیکھہ کر کہنے لگا
کہ تم مین سے کسی نے مجھے چھوا کہا نہین کہا بخدا یہان کوئی نسل یعقوب سے ہی کیونکہ جب کسی ایک کو انمین غصّہ آتا تھا اور دوسرا کوئی نسل یعقوب سے مس
کرتا تو غصّہ بجھہ جاتا تھا معالم مین ہی کہ دوسرے بار پھر غضبناک ہو کر قصد تخت کا یوسف علیہ السلام کے کیا یوسف نقاب ڈالے ہوئے تخت سے اُتر آئے
اور اُسے پکڑ لیا اور ہاتھہ سر پر لا کر زمین پر گرا دیا اور کہا ای کنعانیو تم اپنے زور پر گھمنڈ کرتے ہو اور جانتے ہو کہ تمپر کوئی غالب نہین ہو سکتا نظم خدا نے بلند
اور کیا پست ہی ہر زبردست پر ایک زبردست ہی + انھون نے دیکھا کہ زور سے کام نہین نکلتا زاری شروع کی قَالُوْا یٰٓاَیُّهَا الْعَزِیْزُ اِنَّ لَهٗ
اَبًا شَیْخًا كَبِیْرًا کہا ای عزیز تحقیق واسطے اسکے باپ ہی بوڑھا بزرگ یوسف کے ہلاک ہونے کے بعد اس سے محبت رکھتا ہی فَخُذْ اَحَدَنَا
مَكَانَهٗ پس لے لے ایک کو ہم مین سے غلامی مین جگہہ اسکے اور بنیامین کو چھوڑ دے اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ تحقیق ہم دیکھتے ہین تجھکو احسان
کرنیوالون سے اپنے حق مین پس احسان اپنا ہمپر تمام کر قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗٓ اِنَّآ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ کہا
یوسف نے پناہ ہی اللہ کی یہہ کہ لے لیوین ہم سوا اس شخص کے کہ پائی ہی چیز اپنی نزدیک اسکے اور اگر اور کو پکڑ لین ہم اسوقت ظالمون سے ہون تمہارے
مذہب مین فَلَمَّا اسْتَیْـَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِیًّا پس جب ناامید ہوئے وہ یوسف سے اور جانا کہ بنیامین کو نہین دیتا اکیلے بیٹھے مصلحت کرتے ہوئے
اور طرح طرح کی تدبیرین کرنے لگے قَالَ كَبِیْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَیْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ کہا بڑے بھائی انکے نے عمر مین کہ
روبیل تھا یا عقل مین کہ یہود اتھا کیا نہین جانتے تم یہہ کہ باپ تمہارے نے تحقیق لیا تھا اوپر تمہارے عہد خدا کا حفاظت مین بنیامین کے حق مین برائی
نکرینگے اور اب یہہ ماجرا پیش آیا وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِیْ یُوْسُفَ اور پہلے اس سے کیا تقصیر کی تھی بیچ شان یوسف کے فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ
حَتّٰى یَاْذَنَ لِیْٓ اَبِیْٓ اَوْ یَحْكُمَ اللّٰهُ لِیْ پس ہرگز نہ ٹلونگا مین اس زمین مصر سے یعنے اس شہر سے باہر نہین نکلنے کا یہان تک کہ پروانگی دے آنے کی
واسطے میرے باپ میرا یا حکم کرے اللہ واسطے میرے باپ کے پاس جائیگا یا بھائی کے رہائی کا وَهُوَ خَیْرُ الْحٰكِمِیْنَ اور وہ بہتر حکم کرنیوالا ہی کہ سچ حکم کرتا
ہی کسیکی رعایت اسکے حکم مین نہین اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَبِیْكُمْ فَقُوْلُوْا یٰٓاَبَانَآ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ پھر جاؤ طرف باپ اپنے کے پس کہو ای باپ ہمارے تحقیق
بیٹے تیرے بنیامین نے چوری کی وَمَا شَهِدْنَآ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَیْبِ حٰفِظِیْنَ اور نہین گواہی دیتے ہم مگر ساتھہ اس چیز کے کہ جانتے ہین ہم کہ
پیالہ بادشاہ کا اسکے شلیتے مین سے نکلا اور نہین ہین ہم واسطے غیب کے نگہبان یعنے ظاہر چوری اسکی دیکھی ہمنے اور باطن کی خبر نہین رکھتے ہم کہ واقع
مین اسپر تہمت کی اور پیالہ اسکے شلیتے مین رکھہ دیا یا اُسنے آپ چرا لیا وَاسْـَٔلِ الْقَرْیَةَ الَّتِیْ كُنَّا فِیْهَا وَالْعِیْرَ الَّتِیْٓ اَقْبَلْنَا فِیْهَا اور پوچھہ لو اس
بستی والون سے کہ تھے ہم بیچ اسکے یعنے مصر مین کسیکو بھیجکر خبر منگوا لو اور پوچھہ لو اس قافلے سے کہ منہ لائے ہم بیچ اسکے وہ ہمسایہ یعقوب علیہ السلام
کے تھے وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ اور تحقیق ہم البتہ سچے ہین بیٹے یعقوب کے روبیل کے حکم سے یا یہود ا کے کنعان کو گئے اور جو کچھہ بھائی نے کہا تھا عرض کیا
قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا کہا یعقوب علیہ السلام نے بلکہ بنا لی واسطے تمہارے نفسون تمہارے نے ایکبات کہ چاہی ہی تمنے اور آپسمین

صلاح کی ہی اور نہین تو بادشاہ مصر کا کیا جاتا ہی کہ سزا چوری کی غلام کرنا ہی فَصَبْرٌ جَمِيلٌ پس صبر بہتر ہی **بیت** صبر کرتا ہون مین کہ صبر جمیل + اجر دیویگا مجھکو رب جلیل + عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا شتاب ہی کہ اللہ لے آوے میرے پاس اُن سب کو یعنے یوسف اور بنیامین اور اسکو جو مصر مین رہگیا ہی اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ تحقیق اللہ وہی ہی جاننے والا احوال میرا حکمت والا سبحے اس چیز کے کہ کرتا ہی پس یعقوب علیہ السلام کو نہین جانچے وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰۤاَسَفٰى عَلٰى يُوْسُفَ اور منہ پھیرا بیٹون سے اور کہا ای افسوس اوپر فراق یوسف کے کشاف مین ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے پوچھا کہ یعقوب کو کتنا غم تھا فراق یوسف کا کہا برابر ستر ماؤنکے کہ جنکے فرزند مرگئے ہون فرمایا اجر انکو سقدر ملا کہا برابر سو شہید ونکے سچ ہی کہ کوئی شغل مفارقت سے مثل یعقوب کے نہین جلا چاہیں برس یا ہی برس وقت فراق سے تا زمانہ وصال آنکھین یعقوب علیہ السلام کی رونیسے نہین تھمی اور بار فراق سے پشت دوتا ہوگئی وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ اور سفید ہوگئین آنکھین انکی غم سے پس وہ بھرا ہوا تھا سچ غصے کے یعنی دل انکا اولاد کے غصے مین بھرا تھا اور ظاہر نہین کرتے تھے **بیت** درد ایک ہی کہ چھپا رکھا ہی + اور دلمین میرے کیا رکھا ہی + بیٹون نے جو افسوس اور بیتابی باپکی دیکھی قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ کہا قسم ہی خدا کی ہمیشہ رہیگا تو ساتھہ نالہ وزاری کے یاد کرتا یوسف کو یہانتک کہ ہوجاویگا تو مضمحل یا ہوجاویگا تو ہلاک ہوجانیوالون سے قَالَ اِنَّمَاۤ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْۤ اِلَى اللّٰهِ کہا ای بیٹو سوا اسکے نہین کہ شکایت کرتا ہون مین غم اپنے کی اور اندوہ اپنے کی طرف اللہ کے نہ طرف تمہارے اور غیر تمہارے کے کیونکہ چارہ ساز بیچارون کا اور حاجت روا درماندون کا وہی ہی **نظم** چارہ سازی کر میری بیچارہ ہون ای میرے مولی بہت آوارہ ہون + دیدۂ غم دیدہ کو دیدار دے + جلوہ دکھلا طالب نظارہ ہون + بحر موج مین ہی کہ ہمسایہ نے یعقوب علیہ السلام سے کہا کہ اسقدر ضعیف نحیف تم ابھی سے کیون ہوگئے اپنے باپ کی عمر کو تو پہنچے ہی نہین کہا کہ فراق یوسف مین کہ اللہ تعالی نے مبتلا کیا وحی ہوئی کہ میرا گلہ خلق سے کرتا ہی یہہ نادم ہوئے اور استغفار کیا بعد اسکے جو پوچھتا تھا چپ رہتے تھے اور انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ کہتے تھے سمجھہ لیجئے کہ یعقوب علیہ السلام انبیائے عظام سے تھے یہہ بلا فرقت کے اور الم کے مہاجرت کا اپنے کس سبب سے آیا بعضے کہتے ہین کہ اوپر وحی ہوئی کہ اس بلا مین تجھے مبتلا نہین کیا ہمنے مگر اس باعث کہ ایکدن تو نے گوسفند ذبح کیا تھا ایک سایل مسکین آیا اسپر تو نے التفات نہ کیا وہ غمگین ناخوش ہوکر چلا گیا اسکی آزردگی سے تو اس بلا مین پڑا **نظم** دل آزردہ سایل کو مت کر تو رافت + کہ آزردگی اسکی لاتی بلا ہی + جو کچھہ پاس ہووے خوشی سے اسے دے + کہ ٹالے بلاؤن کو دار و عطا ہی + بعضے کہتے ہین کہ ایک کنیزک کے فرزند کو جدا کر کے بیچ ڈالا تھا وہ اسکے فراق مین باقی عمر بھر روتی رہی حق تعالی نے انکو فراق یوسف مین اتنی ہی مدت مبتلا رکھا بعضے کہتے ہین کہ انھون نے ایک گوسفند ذبح کیا تھا اسکا جوڑا اسکے فراق مین تڑپتا رہا اسکے عوض اللہ نے ہجر یوسف مین تڑپایا **بیت** کسی کی جدائی کسی سے نچاہ + کہ لگتا رگ جان مین ہی تیر آہ + لکھا ہی کہ جب یعقوب علیہ السلام نے انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ کہا اللہ تعالی نے وحی بھیجی کہ ای یعقوب قسم ہی مجھہ کو اپنی عزت اور جلال کی اگر یوسف اور بنیامین مردہ ہوتے تو بھی تیرے اس نالہ وزاری کے سبب جلا کر تیرے پاس پہنچاتا یہی مژدہ تھا کہ یعقوب علیہ السلام نے سنکر کہا وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ اور جانتا ہون مین اللہ کیطرف سے جو کچھہ کہ تم نہین جانتے حیات یوسف سے اور مرنے اسکے سے میرے پاس کہتے ہین کہ ملک الموت ایکدن انکی زیارت کو آئے تھے یعقوب نے فرمایا قسم ہی تمکو روح یوسف کی تمنے قبض کی ہی کہا نہین اس امید پر یعقوب علیہ السلام نے کہا يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ای بیٹو میرے جاؤ پس خبر لو یوسف کی اور بھائی اسکے کی اور مت ناامید ہو رحمت اللہ کی سے اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ تحقیق نہین ناامید ہوتا رحمت اللہ کی سے مگر قوم کافرونکا پس یعقوب علیہ السلام نے نامہ لکھا اس مضمون کا کہ یعقوب اسرائیل اللہ بن اسحاق ذبیح اللہ بن ابراہیم خلیل اللہ سے طرف بادشاہ مصر کے معلوم ہو کہ ہم وہ اہل بیت ہین بلا کو ہمیشہ موکل کیا ہی دادا میرا ابراہیم کو باندھہ پاؤن باندھہ کر آتش نمرود مین ڈالدیا اللہ تعالی نے انکو نجات دی باپ میرے اسحاق کی چھری حلق پر دھری خدا نے واسطے انکے فدیہ بھیجا میرا ایک بیٹا تھا کہ اسکو سب بیٹون مین سے زیادہ چاہتا تھا بھائی اسکو صحرا کو لیگئے اور پیراہن اسکا خون آلودہ میرے پاس لائے اور کہنے لگے کہ بھیڑیا اسکو کھا گیا مین اسکے فراق مین اسقدر رویا ہون کہ آنکھین میری سفید ہوگئین ہین اسکا کہ برادر اعیانی تھا اس سے تسلی رکھتا تھا مین تو نے

اسکو چور ٹھہرا کر تجار کہا ہی اور ہم اس خاندان کے نہین ہین کہ چوری کرین یا ہم کسیکی چیز چراوین اگر اس فرزند کو بھیجدے تو فبہا والا اوپر تیرے دعا کرونگا کہ اثر اوسکا فرزند ہفتمین تیرے کو پہنچیگا والسلام پس یہہ نامہ بیٹون کو دیا اور کچھہ اسباب پشم اور روغن وغیرہ سے تیار کر کر حوالے کیا اور مصر کو بھیجا جب وہ مصر مین پہنچے وہان جو بھائی رہگیا تھا اُس سے ملے اور متفق ہو کر بارگاہ یوسف کو چلے فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ مَسَّنَا وَأَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُزْجَاةٍ فَأَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا پس جب داخل ہوئے اوپر یوسف کے کہا ای عزیز لگی ہمکو اور اہل ہمارے کو سختی اور بے نوائی اور لائے ہم پونجی حقیر تھوڑی بے اعتبار پس پورا دے واسطے ہمارے ناپ اور خیرات کر اوپر ہمارے قیمت سے زیادہ دیکر یا ہماری پونجی قبول کر کر إِنَّ اللَّهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ تحقیق اللہ ثواب دیتا ہی صدقہ دینے والون کو پھر نامہ یعقوب علیہ السلام کا دیا یوسف علیہ السلام نے جو وہ نامہ پڑھا روتے روتے اختیار سے نکل گئے قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَا فَعَلْتُمْ بِيُوسُفَ وَأَخِيهِ کہا ای بھائیو آیا جانتے ہو تم کہ کیا کیا تھا تمنے ساتھہ یوسف کے اور بھائی اسکے یہہ مجمل کہا تفصیل نکی اور یوسف سے جو کیا وہ تو ظاہر ہی اور بنیامین سے یہہ کرتے تھے کہ اسکو ذلیل اور خوار رکھتے تھے پس یوسف نے فرمایا کہ کیا قباحت اسکی تمنے جانی اور کیا توبہ اُس سے کی إِذْ أَنْتُمْ جَاهِلُونَ جو اسوقت تم جاہل تھے یعنے کم عمر اور شوخ تھے یا جاہل تھے حقوق برادر اور قطع رحم اور موافقت ہوائے نفس سے یہہ بات نصیحت سے کہی نہ غصے سے پھر نقاب الٹ دی اور تاج اوتار ڈالا بھائیون نے جو صورت دیکھہ لی قَالُوا أَإِنَّكَ لَأَنْتَ يُوسُفُ کہا تحقیق تو ہی ہی یوسف یہان استفہام تقریری ہی قَالَ أَنَا يُوسُفُ وَهَذَا أَخِي کہا مین یوسف ہون اور یہہ بھائی میرا آپنیا مین قَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا تحقیق احسان کیا اللہ نے اوپر ہمارے ساتھہ سلامت اور کرامت کے إِنَّهُ مَنْ يَتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ تحقیق جو کوئی پرہیزگاری کرے اور اللہ سے ڈرے اور صبر کرے اوپر طاعت کے یا معصیت سے پس تحقیق اللہ نہین ضایع کرتا ثواب احسان کرنیوالون کا سمجھہ لیجئے کہ وضع مظہر موضع مضمر مین واسطے آگاہی کے کہ صابر پرہیزگار نیک کار ہی جب بھائیون نے یوسف کو پہچانا تخت کی طرف سر جھکا کر چاہا کہ پاؤن چومین یوسف علیہ السلام تخت سے اتر کر اُنسے ملے قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ آثَرَكَ اللَّهُ عَلَيْنَا وَإِنْ كُنَّا لَخَاطِئِينَ کہا بھائیون نے قسم ہی اللہ کی کہ حسن صورت اور کمال سیرت مین تحقیق پسند کیا تجھہ کو اللہ نے اوپر ہمارے اور تحقیق ہم تھے خطاوار ان کامون مین جو کئے ہمنے قَالَ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ کہا یوسف علیہ السلام نے جواب مین انکے نہین کچھہ سرزنش اوپر تمہارے آج کے دن اور مین پھر بار دگر سرگرزنا تمہارا تمہارے منہہ پر نہ لاؤنگا بحر مواج مین روایت ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکے کے دن دروازے پر کعبے کے کھڑے ہو کر کہا ای قریش تم کیا گمان کرتے ہو مین تم سے کیا معاملہ کرونگا انھون نے کہا احسان کروگے بزرگ اور بزرگ زادے اور کریم ہو فرمایا کہ مین وہ کہتا ہون جو اخی یوسف نے اپنے بھائیون کو کہا تھا کہ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ایک روایت ہی کہ ابوسفیان نے پیغمبر کو کلام یوسف یاد دلوایا آپ نے فرمایا غفر اللہ لک ولمن علمک القصہ یوسف علیہ السلام نے بھائیون کو کہا يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ بخشیگا اللہ واسطے تمہارے کہ اقرار تمنے اپنی گناہ پر کیا وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ اور وہ بہت رحم کرنیوالا ہی رحم کرنیوالون سے **بیت** بخشے ایکبات مین ہی لاکھہ گناہ ۔ ارحم الراحمین ہی اللہ ۔ پس یوسف علیہ السلام نے بھائیون کے دل خوش کر کر واسطے تسلی پدر بزرگوار دل افگار کے کہا اذْهَبُوا بِقَمِيصِي هَذَا فَأَلْقُوهُ عَلَىٰ وَجْهِ أَبِي يَأْتِ بَصِيرًا یہ جاؤ کرتا میرا یہہ اور وہ پیراہن خلیلی تھا کہ جبرئیل علیہ السلام نے کوے مین انکو پہنایا تھا اور وحی یوسف علیہ السلام کو ہوئی تھی کہ اسکو کنعان کو بھیجو پس انھون نے کہا کہ لیجاؤ فَأَلْقُوهُ عَلَىٰ وَجْهِ أَبِي يَأْتِ بَصِيرًا پس ڈالدو اوسکو اوپر منہہ باپ میرے کے تا پھر آوے بینائی اور آنکھین انکی پہلی حالت پر آوین وَأْتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ اور لے آؤ میرے پاس اہل اپنی سب کو لکھا ہی کہ یہودا نے کہا ای یوسف کرتا خون آلودہ باپ کے پاس مین لے گیا تھا یہہ کرتا مجھے دو مین لیجاون شاید کہ خوشی اس کرنے کی تدارک خون کا اس پیراہن کے کرے یوسف علیہ السلام نے کرتا حوالہ کیا اور اسباب راہ کا واسطے باپ کے اور تمام متعلقون کے تیار کر کر بھائیون کو دیا یہودا سب کو لیکر کنعان کو چلا وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ اور جب جدا ہوا قافلہ یعنے شہر مصر سے نکل کر صحرا مین پہنچا باد صبا نے حضرت الٰہی سے حکم مانگ کر بوئے پیراہن یوسف کو مشام یعقوب مین پہنچایا قَالَ أَبُوهُمْ إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ لَوْلَا أَنْ تُفَنِّدُونِ کہا باپ انکے نے اپنے پوتون سے جو حاضر تھے تحقیق مین پاتا ہون بو یوسف کی اگر نہ بہکا ہوا کہو تم مجھکو یعنے یہہ نہ کہو کہ بڑھاپے کے سبب عقل جاتی رہی ہی

قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ کہا انھون نے قسم ہی اللہ کی تحقیق تو اب تک البتہ بیچ وہم اپنے قدیم کے ہی افراط محبت یوسف مین کہ اُسیکا ذکر کیا کرتا ہی اور توقع اسکی ملاقات کی بعد چالیس برس کے یا اسی برس کے رکھتا ہی فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا پس جب آیا خوشخبری لانیوالا یعنے یہودا سامتھہ نو بھائیون کے سردار یہ دیکھا کہ یہودا لکھا ہی کہ یہودا سامتھہ نو بھائیون کے سردار یہ دیکھا

اور مخالفت والدی درمیان میرے اور درمیان بھائیون میرے کے اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَآءُ وتحقیق پروردگار میرا لطف کرنیوالا اور نیکی پہنچانیوالا ہی واسطے جس چیز کے کہ چاہے اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ وتحقیق وہی جاننے والا تدبیر کا محکم کار تقدیر کا بحر مواج مین ہی کہ چوبیس برس بعد اس واقعہ کے یعقوب علیہ السلام نے اس عالم سے انتقال فرمایا اور بموجب وصیت کے یوسف نے زمین شام مین لیجاکر نزدیک مزار اسحاق کے کہ باپ انکے تھے دفن کیا پھر تیس برس پیچھے یوسف نے باپکو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین ای یوسف مین مشتاق ہون تیرے دیدار کا شتاب تین دن مین میرے پاس آئیو یوسف نے بیدار ہوکر بھائیون کو بلایا اور وصیت کی اور یہود اکو ولی عہد کیا اور بیٹون کو اسکے سپرد کرکر جناب الٰہی مین دعا کی کہ رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِیْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ ای پروردگار میرے تحقیق دی تو نے مجھکو بادشاہی اور سکھائی تو نے مجھکو تعبیر خوابون کی اور تاویل کتابون کی فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ای پیدا کرنیوالے آسمانون کے اور زمین کے اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ توہی دوست اور کارساز میرا ہیچ دنیا کے اور آخرت کے تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ مار مجھکو درانحال کہ مطیع تیرا ہون اور ملا مجھکو ساتھ صالحون کے سوال انبیا معصوم ہین یقین ہی کہ دین اسلام پر مرین یہہ دعا کسواسطے کی جواب یہہ دعا جواز قدرت پر ہی نہ حکمت اور عصمت پر اور دوسری یہہ ہی کہ تعلیم کے واسطے ہی نہ بجہت شک کے بیچ عصمت کے لکھا ہی کہ مراد صالحون سے پیغمبر ہمارے ہین صلی اللہ علیہ وعلی جمیع الانبیاء وسلم تسلیما لکھا ہی کہ یوسف نے یہہ خواب اپنی زلیخا سے بیان کرکر کہا **نظم** مجھے آرزو وہان کے جانے کی ہی + تمنا وفات اپنی پانیکی ہی + یہہ عالم ہوا مجھپہ اب تنگ ہی + وہ عالم مین دیکھون یہہ آہنگ ہی + یہان کیا کرونگا مین لے تاج وتخت + ملون وہان جو ماباپ سے تب ہین بخت + یہہ کہکر اٹھا ہاتھہ پھیری دعا + کہ ای میرے مالک میرے کبریا + خوش آتا نہین دارفانی مجھے + تو دے خانہ جاودانی مجھے + یہہ ملک اور یہہ مال یہہ تخت وتاج + یہہ شوکت یہہ حشمت یہہ ثروت یہہ راج + نہین مجھکو درکار میرے خدا + مجھے دولت قرب کا خط عطا + زلیخا نے جسدم سنی یہہ دعا + تڑپ کر تو بس اشک خونی بہا + لگی کہنے ہی یہہ دعا پر اثر + سو کاش اس سے پہلے ہی مین جاؤن مر + اکیلی بکنج الم بیٹھہ کر + لگی پیٹنے سر کو سو آہ بھر + تڑپنے لگی خاک پر پھر وہ آہ + لگی بھرنے سو نالہ جانکاہ + کیا ٹکڑے ٹکڑے وہ گل سا بدن + ملا خاک مین زیور اور بانک پن + کہان کے تھے کپڑے کہان کا لباس + کرین دھجیان سب کے ہوے بے حواس + نہ سدھ پانون کی اور نہ سر کی خبر + نہ باہر کا ہوش اور نہ گھر کی خبر + دیوانی غرض ہو بہو بن گئی + یہہ وحشت سے کچھہ دلمین بس ٹھن گئی + لگی کرنے آخر کو پھر یہہ دعا + جناب خدا مین بصد التجا + کہ ای مرہم سینہ چاکان عشق دوائے دل دردناکان عشق + میرا سینہ شق ہجر یوسف سے تھا + سو وہان مرہم وصل تو نے دھرا + نہ اس وصل مین فصل کرای آلہ + جدائی سے ایسے مجھے دے پناہ + نہ دکھلاوہ دن جن دنون وو نہو + بن اسکے میری زندگی ہو نہو + وہ جگ مین نہو اور ہون مین حیات + نکیجو نکیجو یہہ بات + الٰہی رہون مین جو جانان کے بن + نہ دکھلا نہ دکھلا وہ دن + میری جان ہمراہ جانان کے جائے + جو موت آئے تو یون ہم موت آئے + خرامان وہ جب نخلد بریں + رکاب اسکے مین جاؤن مین بھی وہین + بین اس زندگانی کو صدقے کرون + کہ وہ جان جان جائے اور مین رہون + یہی کرتی اللہ سے تھی دعا + وہ شیدائے محبوب بس ہاتھہ اٹھا + لکھا ہی کہ بعد تین دن کے اس خواب سے جبرئیل نے سبب جنت کا لاکر یوسف علیہ السلام کو سنگھایا اور سونگھتے ہی آپ نے باغ اس جہان سے طرف روضہ رضوان کے انتقال فرمایا **نظم** گئی روح یوسف نخلد بریں + پڑا تہلکہ ایک بروئے زمین + فغان کا گیا شور وغل تا فلک + تڑپنے لگے انس وجن وملک + زلیخا نے سنکر کہا کیا ہی شور + یہہ نالون کی قوت یہہ آہون کا زور + زمین وزمان نوحہ گر کیون ہی آج + کسی نے کہا سر پر تخت وتاج + گیا تختہ گور مین جھوڑ تخت + الم اسکا جانون پہ ہی سب کے سخت + یہہ سنتے ہی کھینچ آہ بیخود ہوئی + گری خاک پر یون کہ گویا موئی + ہوا تیسرے روز جو اسکو ہوش + صدا پھر اسی غم کی پہنچی بگوش + گری پھر یہہ غش کھاکے یک آہ بھر + کہا سب نے شاید گئی اب یہہ مر + رہی تین دن تک پڑی غشین او + بروز چہارم بخود آئی جو + تو پوچھا کہ احوال یوسف ہی کیا + مفصل کہو مجھسے یہہ ماجرا + کہا سب نے وہ تو یہان سے گئے + بسوئے جنان اس جہان سے گئے + انھین دفن بھی کر دیا زیر خاک + کنارے پہ دریا کے ہی قبر پاک + معطر کرے قبر انکی خدا + صلوٰة اور سلام اپنی بھیجے سدا + یہہ سنکر زلیخا یہ وہ غم ہوا + کہ جس غم سے عالم یہ

ماتم ہوا ✤ اکیٹرا اپنے سر کی لٹین ایکبار ✤ دو تھپڑ وہ رخسار پر اپنے مار ✤ گریبان کو پھاڑا اور مل منہ سے خاک ✤ جگر نشتہ غم سے کر چاک چاک ✤ نکل گھر سے
باہر ہوئی بیحواس ✤ سر پیہ ماتم زدہ سخت اُداس ✤ گئی قبر یوسف پہ نعرہ زنان ✤ لگی کہنے ای نازنین دلستان ✤ نظر سے میرے تو جو پوشیدہ ہی ✤ تو
کس کام کا پھر میرا دیدہ ہی ✤ یہہ کہتے ہی آنکھوں کو اپنے نکال ✤ دیا خاک مین قبر یوسف کے ڈال ✤ کہا پھر یہہ بھر نالہ جانکاہ ✤ کہ ای میرے پیارے
میرے باوشاہ ✤ تن نازنین تیرا ہو زیر خاک ✤ مین اوپر زمین کے رہون سینہ چاک ✤ کسی طرح مجھکو یہہ بھاتا نہین ✤ مجھے اپنا جینا خوش آتا نہین ✤
یہہ کہتے ہی ایک آہ بھر مر گئی ✤ جو کچھہ عشق کا کام تھا کر گئی ✤ گری گور یوسف پہ بیجان ہو ✤ ملی خاک مرقد سے وہ خاک ہو ✤ اٹھا کر وہین کر دیا دفن
بھی ✤ ہم قبر یوسف کے قبر اسکی کی ✤ گئی خاک مین خاک ہو یہان تو مل ✤ ہوئی روح سے روح وان متصل ✤ محبت کا بھی کچھہ عجب کام ہی ✤ کہ آغاز
بد نیک انجام ہی ✤ دکھاتی ہی پہلے تو درد فراق ✤ ملاتی ہی پھر یہہ پس از اشتیاق ✤ پیے شربت مرگ معشوق گر ✤ تو رہتی ہی عاشق کو بھی مار کر ✤
بس ای رافت اس عشق کی داستان ✤ کہیگا تو کیا تیری کیا ہی زبان ✤ خموشی ہی اولی یہان ہوش ✤ خموشی نہین جوش مین بیخودی کھانہ جوش ✤ دعا پر تو کر ختم
یہہ داستان ✤ کہ پورا ہوا قصہ راستان ✤ الٰہی مجھے بھی دے الفت کا جام ✤ بحق محمد علیہ السلام ✤ محبت پہ وہ جو ہو تیر بطرف ✤ ذرع عشق کا تیرے دل ہو
صدف ✤ مذے عشق مخلوق مین اضطراب ✤ تو اپنے محبت کا دے پیچ و تاب ✤ مین ہر حال تیرے رہون عشق مین ✤ جیون اور مرون اور اٹھون عشق مین ✤
جہان مین رہون تیرا شیدا رہون ✤ محبت مین تیرے وہ دانا رہون ✤ مقاصد جو ہین میرے بر لا تمام ✤ بحق نبی و بآل کرام ✤ بحر مواج مین ہی کہ ایک سو بیس
برس کی عمر تھی یوسف علیہ السلام کی کہ اس عالم سے انتقال کیا اہل مصر نے دفن مین آپ کے اختلاف کیا ہر ایک چاہتا تھا کہ یہہ برکت میرے محلے سے بجاوے
آخر سب نے مشورہ کر کر صندوق سنگ مرمر کا بنا کر عین دریائے نیل مین دفن کیا تاکہ برکت سب پر برابر پہنچے اور فضل کسیکا کسی پر نہ آوے ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ
الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ یہہ جو مذکور ہوا قصہ یوسف علیہ السلام کا خبرون غیب کی سے ہی کہ ہم واسطے ظاہر کرنے معجزے تیرے کی وحی کرتے ہین ہم اسکو
طرف تیرے وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ اور نہ تھا تو نزدیک بھائیون یوسف کے جسوقت مقرر کیا انھون نے کام اپنا
یعنے جمع کین عقلین اپنی اوپر ڈالنے کے یوسف کو کوے مین اور وہ مکر کرتے تھے ساتھہ یعقوب اور یوسف علیہما السلام کے اور جھٹلانیوالے بھی یہہ
بات جانتے ہین کہ تو نہ وہان تھا نہ کسی سے تو نے احوال سنا اور تو نے قصہ سارا جیسا تھا ویسا بیان کیا ہی پس ظاہر دلیل ہی کہ وحی سے تو نے
معلوم کیا وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ اور نہین اکثر لوگ اور اگر یہہ حرص کرے تو انکے ایمان لانے پر ایمان لانیوالے بسبب عناد
کے اور دلون مین رچ جانے کفر اور فساد کے وَمَا تَسْـَٔلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اور نہین مانگتا تو انسے اوپر پہنچانے احکام ربانی کے یا اوپر پڑھنے
قصص قرآنی کے کچھہ بدلا مثل اور قصہ خوانون کے اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ نہین قرآن مگر نصیحت اللہ کیطرف سے واسطے عالمون کے اور شرک
مکے کے فقط تیرے ہی معجزہ سے منہ نہین پھیرتے وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ اور کتنی نشانیان
ہین قدرت کی اور دلیلین ہین اوپر وجود صانع کے بیچ آسمانون کے اور زمین کے کہ عنا در کھنے والے گذرتے ہین اوپر انکے اور وہ انسے منہ پھیرنے والے
ہین مصرع نہ انمین فکر کرتے ہین نہ عبرت انسے لیتے ہین ✤ وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ اور نہین ایمان لاتے اکثر انکے
ساتھہ اللہ کے مگر وہ شرک لانیوالے ہین مراد انسے کفار مکہ ہین کہ کہتے تھے رب ہمارا اللہ ہی اور پھر کہتے ہین فرشتے بیٹیان اللہ کی ہین یا یہود کہ عزیر کو
ابن اللہ کہتے تھے یا نصارا ہین کہ مسیح کو ابن اللہ کہتے تھے اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً
وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ کیا نڈر ہوئے اسبات سے کہ آوے انکے پاس عقوبت ڈھانکنے والی عذاب خدا کے سے یا آوے انکے پاس قیامت ناگہان اور وہ نہ
جانتے ہون آنا اسکا اور کارسازی اسکی نکی ہو قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہہ دعوت کرنا طرف توحید کے راہ
میری ہی اور اسپر ثابت ہون بلاتا ہون خلق کو طرف خدا کے عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ اوپر بینائی ظاہر اور حجت روشن کے مین اور جسنے
متابعت کی میری سمجھہ لیجیے کہ انا تاکید ضمیر مستتر ہی جو اوعوا مین ہی وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور پاکی بیان کرتا ہون واسطے
اللہ کے اور نہین مین شریک لانیوالون سے امام زاہد نے لکھا ہی کہ کافرون نے کہا کہ اللہ تعالی کے فرشتے ہین آدمیون کو رسالت پر کیون بھیجا وہ

چاہتا تو فرشتون کو اتار تا حق تعالیٰ نے فرمایا وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى اور نہین بھیجا ہمنے پہلے تجھ سے ساتھہ رسالت کے مگر مردون کو کہ وحی بھیجی تھی ہمنے طرف انکے رہنے والے بستیون کے سے نوحی نون سے حفص کی قرات ہی اور یوحی ساتھہ یے کے بھی قرأت آئی ہی یعنے وحی بھیجی گئی طرف انکے حسن بصری سے منقول ہی کہ اہل بادیہ اور عورت اور جن سے کوئی پیغمبر نہین ہوا اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ کیا پس نہین سیر کرتے کافر زمین شام اور یمن اور دیار عاد اور ثمود کے پس دیکھین نگاہ عبرت سے کہ کیونکر ہوا آخر کام ان منکرون اور مکذبون کا کہ پہلے انسے تھے پس اقرار پیغمبر کرین اور تکذیب قرآن سے حذر کرین وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا اور البتہ گھر آخرت کا یعنے جنت اور نعمت وہان کی بہتر ہی لذات فانیہ دنیا سے واسطے ان لوگون کے کہ پرہیزگاری کرتے ہین شرک اور نافرمانی سے اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا پس نہین سمجھتے کہ وہ بہتر ہی **بیت** کہان دنیا کہان عقبیٰ یہہ ارغم وہ مامن ہی ✦ یہہ گلخن ہی وہ گلشن ہی وہ کلشن ہی یہہ گلخن ہی ✦ پس چاہئے کہ معاند تیرے زمانیکے اپنی دولت اور زندگانی پر گھمنڈ نکرین کہ پہلی امتون کو بھی ہمنے مہلت دی تھی حَتّٰٓى اِذَا اسْتَيْـَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا یہان تک کہ جب ناامید ہوئے پیغمبر ایمان انکے سے اور گمان کیا پیغمبرون نے یہہ کہ ون سے لوگون نے جھوٹھہ بولا یعنے کافرون نے وعدہ ایمان کا جھوٹھا کیا یا کافرون نے گمان کیا کہ ان سے پیغمبرون نے دروغ کہا وعدے اور وعید مین جَآءَهُمْ نَصْرُنَا آئی پیغمبرون کے پاس مدد ہماری یعنے عذاب اس قوم پر اترا فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَآءُ پس نجات دیا گیا جو شخص کہ چاہتے تھے ہم یعنے پیغمبر اور پیرانکے وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ اور نہین پھیرا جاتا عذاب ہمارا قوم کافرون سے جسوقت اتر آوے لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ تحقیق ہی ہیچ قصون انبیاؤن کے اور امتون انکی کے یا ہیچ قصے یوسف اور بھائیون انکے کے نصیحت واسطے صاحب عقل کے امام جعفر صادق سے منقول ہی کہ مراد اولی الالباب صاحب اسرار ہین پس پند پذیران قصون سے صاحب اسرار ہوتے ہین اور حقایق کلام الٰہی کے آئینہ دل بے غل انکے مین جلوہ دکھاتی ہین **بیت** دل صاف ہو تو صورت محبوب در آوے ✦ آئینہ مکدر ہو تو پھر کیا نظر آوے ✦ مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ نہین قرآن بات کہ باندھہ لیجاوے ولیکن سچا کرنیوالا ہی اسچیز کو کہ آگے اسکے ہی کتب الٰہیہ سے وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ اور تفصیل واسطے ہر چیز کے ہی کہ دین اور دنیا مین احتیاج پڑے اور راہ دکھانیوالا ہی سالکون کو اور رحمت ہی واسطے اس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین ساتھہ توحید خدا کے اور نبوت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے سمجھہ لیجئے کہ اس سورہ مین ذکر سرگذشت یوسف کا بعد مضرت کے اور وصل یعقوب علیہ السلام کا ساتھہ یوسف کے بعد فرقت کے ہی اور بیان پہنچنے یوسف کا بعد عبودیت کے ساتھہ سلطنت کے اور بعد مملوکیت ساتھہ مالکیت کے اور مراد پانیکا زلیخا کے ہی پس یہہ سورت متضمن انواع انواع کے مطالب کی اور طرح طرح کے مآرب کی ہی اور مقطع اسکا کہ یھدی ورحمۃ للعالمین ہی اس مرتبے مین کہ ہی اس سے بالاتر کوئی مرتبہ متصور نہین **بیت** عجب مطالب عجب مآرب عجب حکایات نادرہ ہین ✦ نہ کیونکہ احسن قصص کا کہئے کہ اسمین آیات ظاہرہ ہین سورۃ رعد مکی ہی مگر دو آیتین ایک ولا یزال الذین کفروا دوسری قل کفی باللہ شہیدا تینتالیس آیتین ہین اور سات سو پچپن کلمے ہین اور تین ہزار پانچ سو چھہ حرف ہین اور فواصل اسکے نقر و عیل ہین اور ربط اور تطبیق اسکی ساتھہ سورت یوسف کے یہہ ہی کہ خاتمہ سورہ یوسف کا ساتھہ ذکر عبرت اولوالالباب کے ہی اور اس سورہ مین مدح انکی ساتھہ ہر باب کے

سورۃ الرعد مکیۃ وھی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | ثلث واربعون ایۃ

الٓمّٓرٰ تاویل ان حروف کی وہی ہی جو پیچھے مذکور ہوئی کہ الف اللہ کا اور لام لطیف کا اور میم ملک کی اور رے رافت کی حضرت حق کے ہی یا الف انا کا اور لام اللہ کا اور میم اعلم اور رے ارے کی جیسے انا اللہ اعلم واری من العرش الی الثری اور بعضے کہتے ہین کہ اشارہ طرف انا اللہ الملک الرحمن کے ہی اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ مجموع نام ہی اس سورت کا واللہ اعلم بمرادہ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ یہہ ہین آیتین قرآن کی وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ اور وہ چیز کہ اتاری گئی طرف تیرے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم پروردگار تیرے سے سچ ہی پکڑا اسکو اور عمل کر اسپر وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ

النّاس لا یؤمنون اور لیکن اکثر لوگ مکے والون مین سے نہین ایمان لاتے اسپر بسبب نہ فکر کرنیکے معانی اسکے مین اللہ الذی رفع السموات بغیر عمد ترونها خدا وہ ہی جسنے اٹھایا یعنے پیدا کیا اٹھا ہوا آسمانون کو بغیر ستونون کے کہ اسپر قایم ہون دیکھتے ہو تم کہ آسمانون کو ستون نہین بعضے کہتے ہین کہ اٹھایا آسمانون کو بغیر ان ستونون کے کہ تم دیکھو پس لازم آتا ہی کہ ستون ہین لیکن نظر نہین آتے فوایدالسلوک مین ہی کہ اللہ تعالی نے چھتین بلند آسمانون کی ان قایمون سے قایم کین کہ اوراک سے باہر ہین اور وہ عدل ہی کہ بالعدل قامت السموات **بیت** عدل سے قایم ہی رافت کل جہان عدل سے بریا زمین و آسمان + ثم استوی علی العرش پھر قصد کیا ساتھہ پیدا کرنے عرش کے یا قرار پکڑا اوپر عرش کے بے کیف کہ اوراک سے ہمارے باہر ہی وسخر الشمس والقمر اور مسخر کیا سورج اور چاند کو واسطے مصالح عبادکے جو کچھہ چاہا انکی حرکتون سے اوپر جدھین کے کل یجری لاجل مسمی ہر ایک چاند اور سورج چلتا ہی واسطے وعدے مقرر کیے گیے کہ دور اپنا تمام کرے یا جب تک چلتا ہی کہ سیر اسکی منقطع ہو یا قیامت تک یدبر الامر تدبیر کرتا ہی اللہ کام ملک اپنے کی **بیت** کسی کو عزت کسی کو ذلت جہان مین رافت وہ دے رہا ہی + حیات و موت اسنے کسین ہین پیدا نہین ہی خالق مگر خدا ہی + یفصل الآیات لعلکم بلقاء ربکم توقنون تفصیل سے بیان کرتا ہی آیتون کو قرآن کی یا نشانیون کو قدرت کی کہ تم ساتھہ ملاقات پروردگار اپنے کے یا ساتھہ یاد اپنی کے یا ساتھہ جزا اپنی کے کہ قیامت کو دیکھا یقین کرو اور جانو کہ جو قادر خلق اشیا پر ہی قدرت رکھتا ہی اعادۂ احیا پر وھو الذی مد الارض وجعل فیها رواسی وانهارا اور اللہ وہ ہی جسنے کھینچا زمین کو پانی پر واسطے رہنے حیوانات کے اور پیدا کیے بیچ اسکے پہاڑ محکم میخین بیچ اسکے اور نہرین جاری ومن کل الثمرات جعل فیها زوجین اثنین اور ہر ایک میوون سے پیدا کیے بیچ زمین کے جوڑے دو قسم مثلاً سیاہ اور سفید اور خوردا اور بزرگ اور ترش اور شیرین اور گرم اور سرد اور جنگلی اور باغی اور مثل انکے سمجھہ لیجئے کہ اثنین تاکید زوجین کی ہی اور ایسا کلام عرب مین بہت آتا ہی یغشی اللیل النهار ڈھانک دیتا ہے بیچ رات کے دن کو کہ روشنی سے اندھیرا ہو جاتا ہی ان فی ذلک لآیات لقوم یتفکرون تحقیق بیچ ان نشانیون قدرت کے کہ مذکور ہوئین البتہ آیتین روشن ہین واسطے اس قوم کے کہ فکر کرتے ہین **نظم** شب و روز کر فکر رافت کہ حکمین + مصفا کوئی ہی مکدر کوئی ہی + ان اضداد کو دیکھہ کر جان بیشک + کہ صانع بھی انکا مقرر کوئی ہی + وفی الارض قطع متجاورات وجنات من اعناب وزرع ونخیل صنوان وغیر صنوان یسقی بماء واحد اور بیچ زمین کے قطعے ہین ملے ہوئے ساتھہ ایکدوسرے کے بعضے قابل زراعت کے اور بعضے شورہ زار اور بعضے ریگستان اور باغ ہین انگور سے اور کھیتیان ہین اور کھجورین ہین کہ بعضے شاخین ایک جڑ سے اوگتی ہین اور بعضے ایسے نہین بلکہ متفرق الاصول ہین یعنے ہر ایک شاخ ایک ایک بیخ سے اوگی ہی پلائے جاتے ہین یہہ سب پانی ایک سے ونفضل بعضها علی بعض فی الاکل اور بزرگی دیتے ہین ہم بعضونکو انمین سے اوپر بعض دوسرونکے بیچ میوون کے رنگ روپ مزے بو مین ان فی ذلک لآیات لقوم یعقلون تحقیق بیچ اسکے کہ ذکر کیا گیا البتہ نشانیان روشن ہین واسطے اس قوم کے کہ سمجھتے ہین اور تامل کرتے ہین کہ میوونکا رنگ ہونا درختون پر باوجودیکہ ایک پانی سے پرورش پاتے ہین نہین ہو سکتا مگر ساتھہ ارادہ قادر مطلق کے تبیان مین ہی کہ یہہ مثل ہی بنی آدم کی کہ کوئی گورا ہی کوئی کالا کوئی خوش آواز ہی کوئی بدصوت کوئی نیک اخلاق ہی کوئی بداخلاق باوجودیکہ باپ سبکا ایک ہی مدارک مین ہی کہ یہہ مثل اختلاف قلوب ہی بیچ آثار اور انوار اور اسرار ہر دل کے ایک صفت ہی اور ہر صفت کا ایک نتیجہ ہی بعضا دل ہی کہ موصوف ساتھہ انکار اور استکبار کے ہی کہ قلوبهم منکرة وهم مستکبرون اور بعضا دل آرام پکڑنیوالا ساتھہ ذکر خدا کے ہی کہ وتطمئن قلوبهم بذکر الله **بیت** منکرین مطمئن مین تفاوت نہ سمجھو کم + فرق اسمین اور اسمین زمین آسمان کا ہی + وان تعجب فعجب قولهم ءاذا کنا ترابا ءانا لفی خلق جدید اور اگر تعجب کرے تو کافرون کے نہ ایمان لانے پر ساتھہ دلایل وحدت کے پس عجب یہی ہی بات انکی کہ کہتے ہین کیا جسوقت کہ ہو جاوین گے ہم مٹی کیا ہم البتہ بیچ پیدایش نئی کے ہونگے یعنے پھر ہمکو زندہ کرینگے **نظم** محل تعجب ہی یہہ انکی بات + کہ وہ جان کر خالق کائنات + نہین فکر کرتے کہ جسنے کیا + عدم سے وجود زمین و سما + اعادہ اُسے پھر ہی دشوار کیا + وہ قادر ہی سب پر یہہ ہی کار کیا

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ یہہ لوگ وہ ہین جو کافر ہوے ساتھہ پروردگار اپنے کے واسطے کافر ہونیکے ساتھہ قدرت اسکی کے اوپر حشر اور نشر کے
وَاُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ یہہ لوگ ہین کہ طوق ہین بیچ گردنون انکی کے گمراہی کے اور انکو امید رہائی کی نہین یا قیامت کے دن طوق آہنین
انکے گردنون مین پڑینگے اور علامت کفار کی دوزخ مین یہی ہوگی وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ اور یہہ لوگ رہنے والے آتش دوزخ کے ہین هُمْ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ وہ بیچ دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے ہین حدیث مین ہی کہ نضر ابن حارث وغیرہ ٹھٹھے بازی سے جلدی عذاب مانگتے تھے حق تعالی نے
فرمایا وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ اور شتابی کرتے ہین تجھہ سے ساتھہ عقوبت کے پہلے عافیت سے اور حق تعالی نے عذاب
ہلاکت کا اس امت کے اور تعذیب مکذبان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تاخیر تا قیامت فرمائی ہی وہ تاخیر حسنہ ہی اور عذاب ہلاکت سیئہ اور کافر
شتابی عذاب طلب کرتے ہین پہلے احسان الہی سے کہ اسپر ساتھہ تاخیر عذاب کی ہی اور تعجب ہی انسے کہ عذاب مانگتے ہین وَقَدْ خَلَتْ مِنْ
قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ اور تحقیق گذری ہین پہلے اُنسے عقوبتین اور مکذبون کے بعضے زمین مین دھس گئے ہین بعضون کی شکلین بدل گئی ہین
اور یہہ جانتے ہین پس کیون نہین عبرت پکڑتے اور اپنے واسطے مثل اسکے کیون مانگتے ہین وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ
اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ صاحب بخشش کا ہی واسطے لوگون کے کہ کافر ہین اگر ایمان لاوین اوپر ظلم اونکے کے کہ شرک اور کفر کرتے ہین کیونکہ
ایمان دور کرنیوالا ہی گناہ کو زمان کفر کے وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ سخت عذاب کرنیوالا ہی کافرونپر
اگر کفر ہی پر رہین اور مرین بعضون نے کہا ہی کہ صاحب مغفرت کا مومنون پر ہی بسبب توبہ اور استغفار کے اور سخت عذاب کرنیوالا کافرون پر
ہی بجہت انکار اور استکبار کے سمجھہ لیجئے کہ محققین کہتے ہین کہ اس آیت مین خوف اور رجا دونون ہین فرمایا کہ بخشنے والا ہی تا کہ رحمت اسکی سے
نا امید نہ ہون اور سخت عذاب کرنیوالا ہی تا کہ ہیبت اسکی سے نڈر نہون اور حدیث مین ہی کہ اگر عفو الہی نہ ہوتا تو عیش کسی ایک کو گوارا نہ ہوتا اور اگر
وعید حق نہ ہوتا سب لوگ عفو پر اسکے تکیہ کر کر عمل سے باز رہتے **بیت** امید عفو ہی تو ہی خوف عذاب بھی ٭ ذو مغفرت ہی تو ہی شدید العقاب
بھی ٭ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ اور کہتے ہین وہ جو کافر ہوے کیون نہین اُتارے گئے اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
نشانی پروردگار اسکے سے یعنے معجزہ جو ہم طلب کرتے ہین مانند عصاے موسی اور احیاے عیسی کے اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ سوا اسکے نہین کہ تو ڈرانیوالا ہی
یعنے تجھے واسطے ڈرانے ہی کے بھیجا ہی اظہار معجزات مین تجھے کیا اختیار ہی وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ اور واسطے ہر قوم کے ہدایت کرنیوالا ہی یعنے ایک
پیغمبر ہی کہ معجزہ اسکا موافق اس زمانیکے مخصوص ہی جیسے زمانہ موسی مین سحر کا چرچا تھا انکو عصا عنایت ہوا اور عہد عیسی مین طب کا رواج تھا انکو
احیاے موتی کا معجزہ دیا اور تیرے وقت مین فصاحت کا شہرہ ہی سو قوی ترین معجزات تر ہے قرآن بھیجا کہ مثل ایک ٹکڑے جسکے کے تمام فصحا
اور شعرا سے نہ بن سکا اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى اللہ جانتا ہی کہ جو کچھہ کہ اٹھاتی ہی ہر عورت پیٹ مین اپنے نر اور مادہ اور گورا اور کالا
اور اچھا اور برا اور بڑا اور چھوٹا وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ اور جو کچھہ کہ کم کرتی ہین رحم اور جو کچھہ کہ بڑھاتی ہین یعنے بعضے کے جسم مین کچھہ
نقصان ہو جاتا ہی بعضے کا عضو کوئی زائد ہو جاتا ہی بعضون نے کہا ہی کہ مراد زیادہ اور کم سے عدد اولاد ہی کیونکہ رحم مین ایک فرزند سے
چار تک ہوتے ہین نزدیک امام اعظم کے اور انواع مین امام شافعی سے منقول ہی کہ یمن مین ایک عورت پانچ بار جنی اور ہر بار پانچ پانچ فرزند
لائی یا مراد مدت حمل ہی کہ اقل اسکی باتفاق چھے مہینے ہین اور اکثر امام اعظم کے نزدیک دو برس اور امام شافعی کے نزدیک چار برس اور امام مالک
کے نزدیک پانچ برس ہین وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ اور ہر چیز نزدیک اسکے اندازے پر ہی کہ اس سے کم اور زیادہ نہین ہوتی عٰلِمُ
الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ جاننے والا ہی پوشیدہ کا اور ظاہر کا بڑا برتر ہے سب سے سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ
وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۢ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ برابر ہی تم مین سے علم حق مین جو شخص کہ چھپاوے بات کو اپنے جی مین اور جو کوئی پکار کر اسکو کہے
ساتھہ دوسرے کے اور جو شخص کہ وہ چھپانیوالا ہی یعنے عمل اپنے چھپاتا ہی ساتھہ رات کے اور راہ چلنے والا ہی یعنے ظاہر کرنیوالا ہی عمل اپنے
ساتھہ دن کے حاصل یہہ ہی کہ کوئی چیز کسی طرح اُس سے پوشیدہ نہین کہ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ واسطے اسکے چوکیدار ہین فرشتے کہ ایک کے پیچھے ایک

آنیوالے ہین یا واسطے اس شخص کے کہ چھپاتا ہی اور ظاہر کرتا ہی قول وفعل اپنے کو فرشتے ہین جو کیدار دنرات مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ آگے اسکے سے اور پیچھے اسکے سے محافظت کرتے ہین اسکو حکم خدا کے سے اور جو کچھ اس سے صادر ہوتا ہی لکھ لیتے ہین اور انکو کرام کاتبین کہتے ہین بنیان مین ہی کہ وہ دس فرشتے دن کے ہین اور دس رات کے اور اصح اور اشہر یہہ ہی کہ دو فرشتے ہین دن کے اور دو رات کے لکھا ہی کہ حق تعالی نے ملایک واسطے محافظت آدمیون کے پیدا کئے ہین کہ ذلت مضرت سے انکی نگہبانی کرین کعب احبار سے منقول ہی کہ اگر خدا فرشتون کو نگہبان آدمیون کا نہ کرتا جن انکو رمین مین سے اٹھا لیجاتے بعضون نے کہا ہی کہ ضمیر یحفظونہ کی عاید طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی یعنے حق تعالی کے فرشتے ہین کہ محافظت کرتے ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ضرر اعدا سے چنانچہ عامر ابن طفیل سے اور اربد بن ربیعہ سے آپکو محفوظ رکھا اور قصہ اسکا عنقریب آتا ہی إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ تحقیق اللہ نہین بدلتا اس معاملہ کو کہ ساتھ ایک قوم کے ہو عافیت اور نعمت سے یہان تک کہ بدل ڈالین وہ جو کچھ کہ بیچ جی اُنکے کے ہی یعنے اوصاف جمیلہ اپنے بدل ڈالین ساتھ اخلاق رزیلہ کے یا تغیر دین زبانکو ذکر سے اور بدل ڈالین دلکو دھیان اسکے سے کہ جبتک دل غافل نہین فیض الہی متصل چلا آتا ہی **بیت** زبان پر نام اسکا اور دلمین دھیان اسکا ہی ۔ عجب برکت ہی وارد اور عجب فیضان اسکا ہی ۔ وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ سُوءًا فَلَا مَرَدَّ لَهُ اور جسوقت ارادہ کرتا ہی اللہ ساتھ کسی قوم کے عذاب اور ہلاک کا پس نہین پھیرتا واسطے اُسکے یعنے کوئی نہین پھیر سکتا اپنے سے اور دوسرے وَمَا لَهُمْ مِنْ دُونِهِ مِنْ وَالٍ اور نہین واسطے اس قوم کے سوا اللہ کے کارساز دفع عذاب مین هُوَ الَّذِي يُرِيكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ وہی ہی جو دکھاتا ہی تمکو بجلی کہ لمعہ آتشی ہی سریع الزوال بادل سے ظاہر ہوئی ہی باران کی نشانی ہی واسطے ڈر مسافر کے اور اس کی کے کہ مینہ اُسکو ضرر کرتا ہی اور واسطے طمع مقیم کے اور اُس گروہ کے کہ باران کے محتاج ہین اور پیدا کرتا ہی ہوا مین بادل بھاری پانی بھرا وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ اور تسبیح کہتا ہی رعد ساتھ تعریف اسکے یعنے تسبیح اور تحمید ملاتا ہی سبحان اللہ وبحمدہ اور رعد فرشتہ ہی کہ بادلون کو چلاتا ہی اور برق تازیانہ ہی اُسکا حقایق سلمی مین ابن ریحانہ رحمۃ اللہ سے منقول ہی کہ رعد آواز فرشتون کی ہی اور برق اور سوز اور باران رونا انکا ہی وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ اور تسبیح کہتے ہین سب فرشتے یا وہ جو مدد گار رعد کے ہین ڈر اللہ کی سے وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيبُ بِهَا مَنْ يَشَاءُ اور بھیجتا ہی کڑک نے والی بجلی پس پہنچا دیتا ہی اسکو جسے چاہے کہ ساتھ اسکے ہلاک کرے مانند اربد بن ربیعہ کے لکھا ہی کہ نوین برس ہجرت سے عامر ابن طفیل نے اربد بن ربیعہ یا اربد ابن فیض لقیس کو کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے کو چلتے ہین ہم جب ہم انکو باتون مین مشغول کرین تو پیچھے سے آکے تلوار گردن مین مار یو پھر مجلس شریف مین آئے عامر نے آپکو باتون مین لگایا بہت دیر تک پھر کہا کہ مین جاتا ہون لشکر بڑا جرار سوار و پیادہ کا تمپر لاؤنگا اربد کو لیکر اُٹھا حضرت نے فرمایا اللّٰھم اکفنیھما بما شئت باہر نکل کر اربد کو کہا کہ وہ وصیت کیا ہوئی اُسنے کہا کہ جسوقت مین نے چاہا کہ تلوار مارون تو درمیان میرے اور انکے حایل ہوگیا القصہ جب مدینے سے باہر نکلے صاعقہ نے اربد کو جلا دیا اور عامر بھی برے حالون سے موا بعضے کہتے ہین کہ ایک یہود نے حضرت کی جناب مین آکر کہا کہ یا ابا القاسم بتا مجھکو کہ اللہ کس چیز کا ہی سرو اربد کا یا یاقوت کا یا سونیکا اسیوقت سحاب غضب الہی سے صاعقہ ظاہر ہوا اور اسکو جلا دیا اور یہہ آیت اُتری کہ صاعقہ بھیجتا ہی وہ جسپر چاہتا ہی کافرون سے وَهُمْ يُجَادِلُونَ فِي اللَّهِ اور وہ جھگڑتے ہین بیچ شان اللہ کے کہ کس چیز کا ہی یا جدال انکا تکذیب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی صفات حق مین کہ واحد لاشریک عالم برحق اور قادر مطلق ہی وَهُوَ شَدِيدُ الْمِحَالِ اور اللہ سخت عذاب والا ہی اوپر جھگڑنیوالونکے لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ واسطے اللہ کے ہی پکارنا سچا کہ کلمہ لا الہ الا اللہ ہی یا اسیکو سزاوار ہی کہ پکارے ساتھ عبادت کے یا واسطے اسیکے پکارنا ہی قبول کیا گیا کہ جب اُسے پکارین اجابت فرماتا ہی وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُمْ بِشَيْءٍ إِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَاءِ اور وہ لوگ کہ پکارتے ہین سوا اللہ کے تو کو نہین جواب دیتے انکو ساتھ کسی چیز کے مراد ون انکی سے مگر مثل اجابت واسطے اس کیسکے ہی کہ کھولنے والا ہو دونون ہتھیلیون اپنی کو طرف پانی کے یعنے پیاسا کنوئے پر پہنچکر کہ ڈول اور رسی نہ رکھتا ہو دونون ہاتھ کھولکر فریاد اور زاری سے پانی مانگے لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهِ تو کہ پہنچے منہ اسکے کو اور نہین پانی پہنچنے والا منہ اسکے کو کیونکہ پانی جماد ہی نہ

السجدة

طلب کرنیوالے کو جاتا ہی نہ جواب کی قدرت رکھتا ہی نہ خلاف طبع اپنے مرکز سے حرکت کر سکتا ہی اور ایسے ہی بت وَمَا دُعَاءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ اور نہین پکارنا کافرون کا بتونکو مگر بیچ گمراہی کے اور نا امیدی کے وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا اور واسطے اللہ کے سجدہ کرتا ہی جو کوئی ہی بیچ آسمانون کے اور زمین کے ہی از روئے خوشی کے جیسے مسلمان کہ آسانی اور دشواری مین فرمان الٰہی قبول کرتے ہین اور سجدہ کرتے ہین وَكَرْهًا اور از روی ناخوشی کے جیسے کافر کہ وقت شدت اور محنت کے بضرورت سجدہ کرتے ہین وَظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ اور سجدہ کرتے ہین سائے اہل آسمانون کے اور اہل زمین کے اللہ کو صبح کے وقت طرف مغرب کے اور شام کیوقت طرف مشرق کے تخصیص دو وقت کی اسواسطے ہی کہ سایہ دراز ہوتا ہی سمجھ لیجئے کہ یہہ دوسرا سجدہ ہی محی الدین ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی کہ یہہ سجود ظلال اور سجود عام ہی بندے کو چاہئے کہ تصدیق ان چیزون پر کرکے سجدہ بجالائے اور لکھا ہی کہ اسرار اس عالم کے سے ایک یہہ ہی کہ کوئی حادث نہین ہی مگر اسکا سایہ ہی اور وہ سایہ ساجد بجناب الٰہی ہی اور قایم بعبادت حق بہرحال خواہ وہ حادث مطیع ہو خواہ عاصی اگر مطیع اور مومن ہی تو اپنے سائے کے ساتھہ آپ سے سجدہ مین ہی اور اگر کافر ہی تو سایہ اسکا اس طاعت مین نائب مناب اسکے ہی اور حقیقت یہہ ہی کہ طوع اور رغبت صفت ان لوگون کی ہی کہ لطف ازلی نے نہال ایمان چمنستان دل مین اُنکے لگایا ہی اور نفرت اور کراہت خاصہ اُنکا ہی کہ قہر لم یزلی نے تخم خذلان نہ زرعۂ دل مین انکے ڈالا ہی **بیت**

کہین لطف سے کی ہی بندہ نوازی ✤ کہین قہر سے کی ہی بس بے نیازی ✤

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ کون ہی پروردگار اور آفریدگار آسمانون کا اور زمین کا یعنے کافرون سے پوچھہ پھر جواب مین انکی طرف سے قُلِ اللّٰهُ کہہ کہ اللہ ہی کیونکہ انکو سوا اسکے جواب ہی نہین ہی اور جب جواب بھی ہی تو الزام دے انکو قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ کہہ کہ کیا پکڑا ہی تمنے سوا اسکے معبودون کو کہ دوست رکھتے ہو انکو یعنے جانتے ہو تم کہ آفرینندۂ زمین و آسمان وہی ہی پھر غیر اسکے کو کیون پوجتے ہو اور دوست اور کارساز اپنا سمجھتے ہو کہ وہ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا نہین مالک واسطے جانون اپنی کے نفع کے اور نہ ضرر کے یعنے نہ اپنے آپکو نفع پہنچا سکتے ہین اور نہ ضرر دفع کر سکتے ہین پس دوسرے کو کیونکر نفع دینگے اور ضرر دفع کرینگے قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ کہہ کیا برابر ہوتا ہی اندھا کہ بت پوجتا ہی اور دیکھنے والا کہ عبادت خدا کرتا ہی یا کیا برابر ہوتی ہی اندھیری شرک اور انکار کی اور روشنی توحید اور معرفت کی اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ کیا مقرر کیا ہی کافرون نے واسطے خدا کے شریکونکو کہ پیدا کیا انھون نے مانند پیدایش خدا کے پس مل گئی پیدایش اوپر اُنکے اور بجا نا کہ خدا نے کون سا پیدا کیا ہی اور شریکون نے کونسا پیدا کیا ہی حاصل یہہ ہی کہ کافر ایسے شریک اللہ کے ٹھہراوین جو مانند اسکے پیدا بھی کرین تب مستحق عبادت کے ہون جیسے اللہ ہی سوا ایسے کہان ہین پس ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ کہہ اللہ ہی ہی پیدا کرنیوالا ہر چیز کا اور شریک نہین رکھتا بیچ خلقت کے تاکہ شریک ہو اسکا بیچ عبادت کے وَهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ اور وہی ہی اکیلا الوہیت مین غالب سب چیز پر اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا اتارا اُسنے جانب آسمان سے یا ابر سے پانی پس بہے نالے ساتھہ اندازے اپنے کے چھوٹے بڑے تنگ فراخ یا ساتھہ اس اندازے کے کہ اللہ نے مقرر کیا کہ نفع پہنچاوین ضرر ندین فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا پس اٹھا لئے آب روان نے جھاگ چڑھے ہوئے وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ اور اسی چیز سے کہ سلگاتے ہین لوگ یہہ قرات حفص کی ہی اور تو قدون ساتھہ تا فوقانیہ کے بھی قرات ہی یعنے دھونکتے ہو عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ اوپر اسکے بیچ آگ کے جیسے سونا چاندی تانبا لوہا اور سوا انکے واسطے چاہنے گہنے کے یا اسباب کے مثل تھیارون اور برتنون کے جھاگ ہین مانند اس جھاگ کے پانی پر ہی كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ جیسے کہ مذکور ہوا اسیطرح بیان کرتا ہی اللہ حق اور باطل مشابہت دیتا ہی سخن حق کو افادے اور ثواب مین ساتھہ اس پانے کے کہ واسطے منافع خلق کے آسمان سے برسے اور ساتھہ اس دھات کے کہ زیور اور اسباب بنے اور جھوٹی بات کو قلت نفع اور سرعت زوال مین ساتھہ اس جھاگ کے کہ پانی پر اور دھات پر ہو فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً پس جو کہ جھاگ ہی پانی پر کا اور میل دھات پر کا پس جاتا رہتا ہی درآنحال کہ ناکارہ ہی وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ اور جو کہ

وہ چیز ہی کہ نفع دیتی ہی لوگون کو جیسے پانی صاف اور دھات گلائی ہوئی بن میل کی پس رہتی ہی بیچ زمین کے تو کہ اس سے لوگ فائدہ اٹھاوین
كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ اسیطرح بیان کرتا ہی اللہ مثالین واسطے سمجھانے لوگون کے اہل تاویل نے لکھا ہی کہ مراد باران سے قرآن ہی کہ حیات
قلوب اہل ایمان ہی اور نالے دل ہین کہ موافق استعداد اپنی کے اس سے فیض اٹھاتے ہین اور جھاگ نفسانی خطرے ہین لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ
الْحُسْنٰى واسطے اُن لوگون کے کہ اجابت کی واسطے پروردگار اپنے کے نیکی ہی یا بہشت ہی وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ
جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ اور جن لوگون نے کہ نہ اجابت کی واسطے اللہ کے اگر ہو واسطے اُنکے جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہی سارا نقد اور جنس اور مانند اسکے
ساتھ اسکے یعنے جسقدر کارخانہ دنیا کا ہی اتنا ہی اور جو کافرون کے تصرف مین دن قیامت کے ہو لَافْتَدَوْا بِهٖ البتہ بدلا دیوین ساتھ اسکے تاکہ
عذاب سے چھوٹین مردود ہی ہرگز عذاب سے نہ چھوٹینگے اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ یہہ لوگ واسطے انکے بُرا حساب ہی کہ نیکیان اُنکی قبول
نہین کی جاوینگی اور برائیان اُنکی نہین بخشی جاوینگی وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ اور جگہہ رہنے انکے کی دوزخ ہی وَبِئْسَ الْمِهَادُ اور بُرا ہی بچھونا کہ
آگ کا ہی اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى کیا پس جو شخص کہ جانتا ہی یہہ کہ جو کچھ اتارا گیا ہی طرف تیرے
پروردگار تیرے ایسے ہی یعنے حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ مانند اسکے کہ وہ اندھا ہی دل سے اور انکار قرآن کا کرتا ہی یعنے ابو جہل نا اہل اِنَّمَا
يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ سوا اسکے نہین کہ نصیحت پکڑتے ہین صاحب عقل کے قرآن مجید سے الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ
الْمِيْثَاقَ وہ لوگ کہ پورا کرتے ہین عہد خدا کے کو کہ دن میثاق کے کیا ہی اور نہین توڑتے عہد کو وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ
وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ اور وہ لوگ کہ ملاتے ہین اسچیز کو کہ حکم کیا ہی اللہ نے ساتھ اسکے یہہ کہ ملائے جاوے یعنے صلہ رحمی
کرتے ہین یا ایمان سب کتابون اور رسولون پر لاتے ہین جدائی انمین نہین ڈالتے اور ڈرتے ہین عذاب پروردگار اپنے سے اور خوف کرتے ہین سختی حساب
کے سے وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ اور وہ کہ صبر کرتے ہین نفس کی مخالفت پر یا جہاد پر واسطے چاہنے رضامندی پروردگار اپنے کی
وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اور قایم رکھتے ہین نماز فرض کو اور خرچ کرتے ہین
اس چیز سے کہ دی ہی ہمنے انکو پوشیدہ اور ظاہر اور دفع کرتے ہین ساتھ نیکی کے بدی کو یعنے بدلے برائی کے بھلائی کرتے ہین جو کوئی اُنپر ظلم کرتا ہی عفو
کرتے ہین جو محروم رکھتا ہی اُسے دیتے ہین جو روٹھتا ہی اس سے ملتے ہین اور مناتے ہین **نظم** را قامت درخت سے ہو کم ✦ سنگ زن اپنے کو
ثمر دے تو ✦ نکتہ حلم کو صدف سے سیکھہ ✦ سر جو کاٹے اُسے گہر دے تو ✦ بعضے کہتے ہین کہ مراد حسنہ سے حلم ہی اور سیئہ سے سفاہت ہی یعنے دفع
کرتے ہین ساتھ حلم کے سفاہت کو یا ساتھ اسلام کے فحش کو یا ساتھ معروف کے منکر کو یا ساتھ توبہ کے گناہ کو یا ساتھ طاعت کے معصیت کو چنانچہ
حدیث مین ہی کہ من اتبع السیئۃ الحسنۃ یمحیھا **بیت** بعد ہر سیئہ کے کر حسنہ ✦ تا کہ وہ سیئہ ہو محو دلا ✦ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ
یہہ لوگ کہ موصوف ساتھ ان صفتون کے ہین واسطے انکے ہی سرانجام نیک یعنے جزا عمل کی انکے اور وہ آخرت مین جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا
وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ بہشت مین کہ ہمیشہ رہینگے کہ داخل ہونگے اُنمین وہ اور جو کوئی لایق ہی باپون اُنکے سے
اور بی بیون اُنکی سے اور اولاد انکی سے وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ اور فرشتے داخل ہونگے اوپر اُن کے ہر دروازے سے
اُنکے گھرون کے عین المعانی مین ہی کہ مقدار دن رات اس دنیا کے مین تین بار اُنکے پاس آوینگے اور کہینگے سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ سلام ہی
اوپر تمہارے یعنے مژدہ دوام سلامتی ہی تمکو بسبب اسکے کہ صبر کیا تمنے قوت القلوب مین ہی کہ صبر کیا فقیر پر دنیا مین اور صبر دوست تر صفت ہی اللہ
کے نزدیک چنانچہ حدیث مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو فرمایا کہ ایسا کر کہ فقیر ہو کہ فقیر خدا کو پہنچتا ہی نہ غنی **نظم** فقر ہی صیقل جلاے دل ✦
فقر ہی موجب صفاے دل ✦ خلعت رحمت خدا ہی فقر ✦ عزت و دولت رسا ہی فقر ✦ فقر ہی آفتاب چرخ یقین ✦ روشن اس سے ہوے ہین ملت و دین ✦
اس سے بندہ خدا کو ملتا ہی ✦ سوچیے تو یہہ فقر کیسا ہے ✦ سبب انجذاب دلہا ہی ✦ یہی جب غور کی تو ہوتا ہی ✦ باعث قرب و وصل با محبوب ✦
موجب ربط طالب و مطلوب ✦ سمجھے گا فقیر کو نہ حقیر ✦ ہی جہان مین فقیر شیخ کبیر ✦ لیک ہوتا فقیر ہی وہ بشر ✦ جس مین ہوتے یہہ چار ہین جوہر ✦

دال ہین جسپہ اسکے چارون حرف + ایک ایک حرف مین ہی وصف نگرف + فا ہی فاقہ کشی کی اسمین عیان + یائے یا دخدا ہی ای یاران +
قاف ہی اسمین پھر قناعت کا + حرف را اسمین ہی ریاضت کا + جسمین چارون یہہ وصف پیدا ہین + اسکے حق مین یہہ حرف پھر کیا ہین + فائے
فضل اور قاف قربت ہی + یائے یسر اور رائے رویت ہی + ورنہ فائے فضیحت اسکو ہی + قاف قہر خدا ہی پی در پی + حرف یا یاس رحمت
اسکو ہی + رائے رسوائی رافت اسکو ہی + معارج النبوۃ مین نقل ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معراج کی رات بہشت مین ایک محل
دیکھا مین نے یاقوت سرخ کا اسکا دروازہ کھولکر اندر گیا مین اسمین ایکخانہ تھا اسکے بھی کواڑ کھول اندر گیا مین وہان ایک صندوق تھا
جبرئیل سے پوچھا مین نے اسمین کیا ہی اسنے کہا اسمین سر ہی اسرار الٰہی سے مین نے حق تعالیٰ سے درخواست کی وہ صندوق کھل گیا دیکھا مین نے
ایک گدڑی تھی حلون مین پیچیدہ خطاب ہوا کہ یہہ مرقعہ فقر ہی مین نے کہا الٰہی یہہ مجھے عنایت ہو فرمایا ای محمد یہہ تیرے اور تیری امت کیواسطے
ہی نہین دنیا مین یہہ کسیکو مگر جسکو کہ بہت دوست رکھون اسکے برابر مجھے کوئی چیز عزیز نہین **بیت** گلیم فقر کے دہیم سلطان کب برابر ہی +
یہہ بہتر ہی وہ بدتر ہے وہ بدتر ہے یہہ بہتر ہی + نِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ پس اچھی ہی پچھاڑی گھر کی یعنے سرانجام اس سرائے کا کہ انھون نے پایا وَالَّذِينَ
يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ اور جو لوگ کہ توڑتے ہین
اس چیز کو کہ حکم کیا خدا نے ساتھ اسکے یہہ کہ ملائے جاوین یعنے صلہ رحمی کرین یا ایمان لاوین سب پیغمبرون پر اور سب کتابون پر اور فساد کرتے
ہین بیچ زمین کے ساتھ کفر کے یا ظلم کے یا معصیت کے یا فتنہ انگیزی کے أُولَٰئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ یہہ لوگ واسطے
اُنکے ہی لعنت اور واسطے اُنکے ہی برائی گھر کی دنیا و آخرت مین اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ اللہ کشادہ کرتا ہی روزی کو
واسطے جسکے چاہے اور تنگ کرتا ہی واسطے جسکے چاہے وَفَرِحُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا اور خوش ہوئے مکے والے ساتھ زندگانی دنیا کے اور
اس چیز کے اسباب دنیا سے کہ اسکو دیا وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مَتَاعٌ اور نہین زندگانی دنیا کی بیچ مقابل آخرت کے مگر اسباب
تھوڑا ناپائدار وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ اور کہتے ہین وہ لوگ کہ کافر ہوئے کیون نہین اتاری گئی اوپر
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نشانی پروردگار اسکے سے اسطرح کی کہ ہم چاہتے ہین قُلْ إِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ أَنَابَ
کہہ تحقیق اللہ گمراہ کرتا ہی جسے چاہتا ہی مراد اس سے وہ لوگ ہین کہ بعد ظہور معجزون کے انکار کرتے ہین یا باوجود شہود ہزار معجزون کے گمراہ
کرتا ہی جسے چاہتا ہی اور راہ دکھاتا ہی طرف اپنے اس معجزہ دکھائے اس شخص کو کہ رجوع کرتا ہی طرف اسکے اور وہ کون ہین الَّذِينَ آمَنُوا
وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ وہ لوگ ہین کہ ایمان لائے اور آرام پکڑتے ہین دل اُنکے ساتھ ذکر اللہ کے یعنے جب اللہ کا ذکر سنتے ہین
آرام آجاتا ہی انکے دل کو یا دل انکے ساتھ توحید کے آرام پکڑتے ہین یا ساتھ ذکر رحمت اسکیکے یا کلام اسکے کہ قوی ترین معجزات کا ہی فصول
مین ابن عینیہ سے منقول ہی کہ مراد ذکر سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین کہ دل مومنون کے ساتھ اُنکے آرام پاتے ہین أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ
الْقُلُوبُ خبردار ہو ساتھ یاد اللہ کے آرام پکڑتے ہین دل مومنون کے مجاہد نے کہا کہ مراد اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین حقائق سلمی
مین ہی کہ آرام دل عوام ساتھ تسبیح اور ثنا کے ہی اور اطمینان دل خواص ساتھ صفات اعلیٰ کے ہی اور قرار دل علمای ربانی ساتھ حقایق
اسماء حسنی کے ہی لیکن موحد آرام نہین پاتے مگر بلقا کہ وہی ہی مقصد اقصیٰ **بیت** زندگانی ہجر مین ای یار کچھ بھاتی نہین + بین تیرے
دیکھے ہوئے دیدار کل آتی نہین + الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ طُوبَىٰ لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے
خوشحالی ہی واسطے اُنکے اور اچھی بازگشت ہی طوبیٰ بشارت شادی کی اور راحت و فرح اور نعمت کی ہی بانام بہشت کا ہی لغت حبشہ مین
اور اشہر یہہ ہی کہ طوبیٰ درخت ہی بہشت عدن مین کہ خبر اسکی منزل مقدس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین ہی اور شاخین اسکی ہر قصر جنت مین
گئی ہین اور چشمہ سلسبیل کا اور کافور کا اسکے تلے سے بہتا ہی كَذَٰلِكَ أَرْسَلْنَاكَ فِي أُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَا أُمَمٌ لِتَتْلُوَ عَلَيْهِمُ
الَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُونَ بِالرَّحْمَٰنِ جیسے کہ پہلے تجھ سے پیغمبر بھیجے تھے اسیطرح بھیجا ہمنے تجھکو بیچ امت کے کہ گذر گئے ہین

پہلے اس سے امتین تو کہ پڑھے تو اوپر اُن کے وہ چیز کہ وحی کی ہمنے طرف تیرے یعنے قرآن اور حال یہہ ہی کہ وہ کفر کرتے ہین ساتھہ اللہ کے کہ رحمٰن نام اسکا ہی مراد اس سے مشرکان مکہ ہین کہ جب انکو کہا سجدہ کرو رحمٰن کو قالوا وما الرحمٰن کہنے لگے کون ہی رحمٰن اور صلح حدیبیہ مین بھی جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو کہا کہ لکھہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سہیل بن عمرو نے کہا نہین جانتا مین رحمٰن کو قُلْ هُوَ رَبِّي لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ کہہ رحمٰن ہی پروردگار میرا نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ مَتَابِ اوپر اسیکے توکل کیا مین نے مدد دینے مین اور تمپر غالب کرنے مین اور طرف اسیکے توبہ کرنا اور پھر نامیرا ہی لکھا ہی کہ بعضے قریشیون نے کہا ای محمد اگر چاہتے ہو تم کہ ہم متابعت تمھاری کرین تو قرآن سے پہاڑ گرد مکہ کے دور کرو تاکہ زمین ہمپر کشادہ ہوجاوے اور زمین کو شگافتہ کرو تو کہ نہرین جاری ہون اور ہم زراعت کرین اور قصی بن کلاب کو ہمارے باپون سمیت زندہ کردو تو کہ وہ تمھاری رسالت کی گواہی دین یہہ آیت اُتری وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ أَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْأَرْضُ أَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتَىٰ اور اگر کوئی کتاب ہوتی کہ اس عالم مین چلائے جاتے ساتھہ پڑھنے اسکے پہاڑ یا کاٹی جاتی ساتھہ تلاوت اسکی کے زمین یا بلائے جاتے ساتھہ برکت اسکی کے مردے البتہ یہی قرآن ہوتا کہ متضمن کمال اعجاز اور نہایت تذکیر واتذار ہی نہین ہی ایسا جیسا کہ کافر کہتے ہین کہ قرآن سے یہہ باتین واقع ہون بَل لِّلَّهِ الْأَمْرُ جَمِيعًا بلکہ واسطے اللہ کے ہین کام سب یعنے قدرت اسکی اوپر سب چیز کے ہی جسوقت چاہے یہہ آیتین ظاہر کرے یا یہہ ترجمہ ہی اور اگر کوئی قرآن ہوتا کہ چلائے جاتے ساتھہ اسکے پہاڑ یا کاٹی جاتی ساتھہ اسکے زمین یا بلائے جاتے ساتھہ اسکے مردے تو بھی ایمان نہ لاتے بلکہ واسطے اللہ کے ہی کام سارا یعنے عذاب اور ثواب ہدایت اور ضلالت أَفَلَمْ يَايْأَسِ الَّذِينَ آمَنُوا أَن لَّوْ يَشَاءُ اللَّهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيعًا کیا پس نہین نا امید ہوئے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین باوجود اسکے کہ جانا ہی یہہ کہ اگر چاہتا اللہ البتہ ہدایت کرتا لوگون سبکو صاحب کشاف نے کہا ہی کہ یاس بیچ لغت نخع کے بمعنی عام ہی یعنے کیا نہین جانا مومنون نے کہ ہدایت اسیکی اختیار مین ہی وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا تُصِيبُهُم بِمَا صَنَعُوا قَارِعَةٌ أَوْ تَحُلُّ قَرِيبًا مِّن دَارِهِمْ اور ہمیشہ وہ لوگ جو کافر ہوئے ہین پہنچیگی انکو بسبب اسکے کہ کرتے ہین تکذیب اور عناد سے مصیبت ٹھونکنے والے اور بیخ وبنیاد سے اکھیڑنیوالے یا اُتریگا تو کہ محمد ہی صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک گھرون انکے سے یعنے موضع حدیبیہ مین مراد کفار مکے کے ہین کہ حضرت کے تکذیب کے وبال سے مدام بلا مین رہتے تھے اور لشکر اسلام گرداگرد انکے جاکر اموال اور مواشی انکے لوٹتا تھا سو اللہ نے فرمایا کہ ہمیشہ بلا اونکو پہنچتی رہیگی حَتَّىٰ يَأْتِيَ وَعْدُ اللَّهِ یہان تک کہ آوے وعدہ اللہ کا کہ موت ہی یا قیامت یا فتح مکہ إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ تحقیق اللہ نہین خلاف کرتا وعدہ پس واسطے تسلی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَأَمْلَيْتُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ اور تحقیق ٹھٹھا کیا گیا ساتھہ پیغمبرون کے پہلے تجھہ سے جیسے کہ یہہ لوگ کرتے ہین ساتھہ تیرے پس ڈھیل دی مین نے واسطے ان لوگون کے کہ کافر ہوئے اور عیش اور آرام مین نے چھوڑا پھر پکڑ لیا مین نے انکو ساتھہ عقوبت کے فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ پس کیونکر تھا عذاب میرا انکو یہہ بات بسبیل تہدید ہی أَفَمَنْ هُوَ قَائِمٌ عَلَىٰ كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَجَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ کیا پس جو شخص کہ وہ کھڑا ہی اوپر ہر حال کے یعنے خبردار ہی یا نگہبان یا بدلا دینے والا ہی ساتھہ اس چیز کے کہ کماتا ہی وہ نفس نیکی اور بدی سے برابر ہی ساتھہ اس شخص کے کہ ایسا نہو یعنے خدا کارساز اور نگہبان بندونکا ہی برابر نہین ہی عاجز اور ضعیف کے کہ بت ہین اور مقرر کرتے ہین کافر واسطے اللہ کے شریک یعنے بت کہ انکو پوجتے ہین قُلْ سَمُّوهُمْ کہہ کہ نام رکھو انکے اور وصف کرو یعنے جو اللہ کے شریک تمنے ٹھہرائے ہین انکے نام اور اوصاف کہ لایق انکے ہون بتاؤ اور دیکھو کہ لایق شرکت کے اور مستحق عبادت کے ہین یا نہین مراد یہہ ہی کہ اللہ کو حی اور قادر اور خالق اور رازاق اور سمیع اور بصیر اور علیم اور حکیم کہتے ہین اور ان نامون مین سے ایک کا بھی اطلاق بتون پر نہین ہوسکتا أَمْ تُنَبِّئُونَهُ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ کیا خبردار کرتے ہو خدا کو ساتھہ اس چیز کے کہ نہین جانتا بیچ زمین کے یعنے شریک اپنے کو الوہیت مین اور یہہ نجانتا اسواسطے ہی کہ نہین شریک اسکا لقی علم یہان واسطے انتفا معلوم کے ہی أَم بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ یا نام رکھتے ہو بتون کے شرکا ساتھہ ظاہر کے بات سے یعنے فقط نام رکھہ لیتے ہو بغیر اعتبار معنی کہ جیسے زنگی کہتے ہین کافور اور بزرگ اسکو جو ہو

عقل سے دور بل زین للذین کفروا مکرھم وصدوا عن السبیل بلکہ زینت دیا گیا ہی واسطے ان لوگون کے کہ کافر ہوے مکر اور جھوٹھ انکا اور بند کئے گئے وہ راہ راست اور دین درست سے ومن یضلل اللہ فما لہ من ھاد اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس نہین واسطے اسکے کوئی راہ دکھانیوالا لھم عذاب فی الحیوۃ الدنیا ولعذاب الاخرۃ اشق واسطے کافرون کے ہی عذاب بیچ زندگانی دنیا کے قتل اور قید اور رنج اور مصیبتون کا اور البتہ عذاب آخرت کا سخت تر اور دشوار تر ہی اسپر وما لھم من اللہ من واق اور نہین واسطے انکے عذاب خدا سے کوئی بچانیوالا مثل الجنۃ التی وعد المتقون صفت اس بہشت کی کہ وعدہ کئے گئے ہین پرہیزگار اسمین جانیکا تجری من تحتھا الانھار چلتے ہین نیچے درختون یا مکانون اسکے کے نہرین اکلھا دائم وظلھا میوہ اسکا ہمیشہ رہیگا کبھی منقطع نہوگا بخلاف میوون دنیا کے اور ایسے ہی سایہ اسکا کوتاہ نہوگا مثل سایون دنیا کے بلکہ دراز رہیگا امام قشیری نے کہا ہی کہ ایمان والے آج ظل عنایت مین ہین اور کل سایہ حمایت مین ہونگے اور عارف دنیا اور عقبی ظل عنایت مین ہین کہ ہمیشہ ظلیل ہی بیت تیرا گر سایہ عنایت ہی + دوجہان مین ہمین کفایت ہی تلک عقبی الذین اتقوا یہہ بہشت آخر کام اُن لوگون کا ہی جو پرہیزگار ہین وعقبی الکفرین النار اور انتہاے کار کافرونکا آگ ہی دوزخ کی والذین اتینا ھم الکتاب یفرحون بما انزل الیک اور جولوگ کہ دی ہمنے انکو کتاب جیسے یہود مین سے عبداللہ بن سلام اور یارانکے اور نصاری مین سے چالیس بحرانی اور آٹھہ یمنی اور تیس حبشی خوش ہوتے ہین ساتھہ اس چیز کے کہ نازل کی ہی طرف تیرے قرآن سے ومن الاحزاب من ینکر بعضہ اور بعضے جماعتون سے کہ کتابی کافر ہین جیسے یہود مین سے حی بن اخطب اور کنانہ بن الربیع وغیرہ اور نصاری مین سے ایہا اور عاقب وغیرہ وہ شخص ہی کہ انکار کرتا ہی بعضے اسکے کو کہ مخالف شریعت انکی کے ہی قل انما امرت ان اعبد اللہ ولا اشرک بہ کہہ انکو کہ سوا اسکے نہین کہ حکم کیا گیا ہون مین یہہ کہ عبادت کرون مین اللہ کو ایک جان کر اور نہ شریک لاؤن مین ساتھہ اسکے مانند تمہارے کہ عزیر اور مسیح کو خدا کہتے ہو الیہ ادعو والیہ مآب طرف اسیکے بلاتا ہون مین لوگون کو اور طرف اسیکے ہی بازگشت میری وکذلک انزلناہ حکما عربیا اور جیسے کہ کتابین نازل کین ہمنے پہلے پیغمبرون پر موافق زبان امتون انکی کے ایسے ہی اُتارا ہی ہمنے قرآن کو کہ محکم ہی نسخ اور تغییر کا اسمین دخل نہین یا حکم کرنیوالا ہی درمیان حق اور باطل کے مترجم زبان عربی مین تاکہ فہم اور حفظ مین انکو سہل ہو ولئن اتبعت اھواءھم اور اگر پیروی کریگا تو خواہشون مشرکون کی کہ تجھے اپنے آبا کے دین کے طرف بلاتے ہین یا آرزوون یہودون کے کہ رجوع تیری اپنے قبلہ کیطرف کہ بیت المقدس ہی چاہتے ہین بعد ما جاءک من العلم پیچھے اس چیز کے کہ آوے تیرے پاس علم سے یعنے بت پرستون کے دین کا جھوٹھ ہونا جان لیا تونے یا نسخ حکم نماز طرف قبلہ یہود کے پہچان لیا تونے پھر اب جو پیروی کریگا انکی تو مالک من اللہ من ولی ولا واق نہین واسطے تیرے عذاب خدا سے کوئی دوست اور نہ بچانیوالا لکھا ہی کہ یہود طعن کرتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نکاح کی طرف بہت مصروف ہین اور ہمیشہ عورتون سے صحبت رکھتے ہین اگر پیغمبر ہوتے تو یہہ بات نہ ہوتی یہہ آیت اُتری ولقد ارسلنا رسلا من قبلک وجعلنا لھم ازواجا وذریۃ اور البتہ تحقیق بھیجے ہمنے پیغمبر پہلے تجھہ سے اور کرین ہمنے واسطے انکے بی بیان اور اولاد وما کان لرسول ان یاتی بایۃ الا باذن اللہ اور نہ تھا واسطے کسی پیغمبر کے یہہ کہ لے آوے کوئی معجزہ مگر ساتھہ حکم اللہ کے یہہ جواب ہی مشرکون کا کہ کہتے تھے حکومت سے فلانا معجزہ ظاہر کرو سو حق تعالی نے فرمایا کہ کوئی نبی اپنے آپ سے معجزہ نہین کرسکتا مگر اللہ اپنی قدرت سے جسوقت مناسب جانتا ہی ظاہر کرتا ہی لکل اجل کتاب واسطے ہر وعدہ کے ایک لکھت ہی جب اُسکا وقت پہنچا ظہور مین آیا یا واسطے ہر وقت کے ایک حکم ہی لکھا گیا کہ نہین ٹلتا یا واسطے ہر موت کے موقوف بندون کے سے ایک کتابت ہی نزدیک اللہ کے کہ اسکو سوا اللہ کے کوئی نہین جانتا یمحوا اللہ ما یشاء ویثبت مٹاتا ہی خدا جو چاہتا ہی ساتھہ حکمت کے اور ثابت رکھتا ہی جو چاہتا ہی ساتھہ حکمت کے وعندہ ام الکتاب اور نزدیک اسکے اصل کتاب ہی کہ لوح محفوظ ہی کوئی کتاب نہین مگر اسمین لکھی ہی سمجھہ لیجئے کہ تفسیر مین محو اور اثبات کے بہت اقوال ہین بعضے کہتے ہین کہ حفظہ جو اعمال اقوال بندے کے لکھتے ہین اور اس دفتر کو بارگاہ کبریا مین لیجاتے ہین محو کرتا ہی اسمین سے جو چاہتا ہی اور ثابت رکھتا ہی جو چاہتا ہی بعضے کہتے ہین کہ احکام شرایع کے

موافق زمانے کے اور مصلحت خلق کے نسخ کرتا ہی اور حکم دوسرے اثبات کرتا ہی یا محو کرتا ہی جوان کو اور اثبات کرتا ہی بڑے کو علمائے دین کہتے ہین کہ
محو کرتا ہی جو چاہے مگر چھ چیزین قایم رکھتا ہی سعادت اور شقاوت موت اور حیات رزق اور اجل یہہ اُن مٹ ہین زاد المسیر مین ہی کہ نزدیک اللہ کے
دو کتابین ہین سو ام الکتاب کے مٹانا اور ثابت رکھنا اُسے تعلق رکھتا ہی لوح محفوظ ان مٹ ہی ابو الدرداے پیغمبر خدا سے نقل کیا ہی کہ جب تین
ساعت رات باقی رہتی ہی حق تعالی نظر کرتا ہی بیچ اس کتاب کے کہ سوا اسکے کوئی اُسپر نظر نہین کرتا اور جو چاہتا ہی اسمین سے مٹاتا ہی اور جو چاہتا ہی
لکھتا ہی فصول مین ہی کہ محو کرتا ہی رقم انکار قلوب ابرار سے اور اثبات کرتا ہی اسکی جگہہ رموز اسرار سلمی نے محمد رازی سے نقل کی ہی کہ شبلی سے
سنا مین نے کہ مٹاتا ہی شہود عبودیت اور لوازم اسکے سے جو چاہتا ہی اور ثابت کرتا ہی شہود ربوبیت اور لوامع اسکے سے جو چاہتا ہی کشف الاسرار
مین ہی کہ دل خایف سے ریا لیجاتا ہی اور اخلاص رکھتا ہی شک دور کرتا ہی یقین ثابت کرتا ہی بخل محو کرتا ہی سخاوت اثبات کرتا ہی حرص اٹھاتا ہی
قناعت رکھتا ہی حسد دفع کرتا ہی شفقت قایم کرتا ہی اور دل راجی سے اختیار لیجاتا ہی اور تسلیم رکھتا ہی تفرقہ محو کرتا ہی جمع اثبات کرتا ہی اور دل محب
سے رسوم انسانیہ دور کرتا ہی اور نعوت ربانیہ رکھتا ہی امام قشیری نے کہا ہی کہ محو کرتا ہی خطوظ نفسانی کو اور اثبات کرتا ہی حقوق ربانی کو یا شہود
خلق مٹاتا ہی اور شہود حق ثابت کرتا ہی یا آثار بشریت محو کرتا ہی اور انوار احدیت ثابت کرتا ہی اوسپر سے گھٹاتا ہی اور ادھر سے بڑھاتا ہی جیسا کہ
اول آپ تھا آخر بھی آپ ہی رہتا ہی شیخ الاسلام نے فرمایا کہ الٰہی جلال عزت تیرے نے جاے اشارت نہین چھوڑی اور محو اور اثبات تیرے نے
رسی اضافت کی توڑی مجھے گھٹایا مجھے بڑھایا یہانتک کہ آخر مین وہی رہگیا جو اول مین تھا **بیت** پہلے وہ تھا مین نہ تھا جب
مین ہوا وہ گم گیا ۔ اب یہہ گم جانا میرا اثبات کا اسکا دلا ۔ وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ
وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ اور اگر دکھاوین ہم تجھکو بعضے وہ چیز کہ وعدہ دیتے ہین ہم کافرون کو عذاب سے یا قبض کرلیوین ہم تجھکو پہلے اس سے پس سوا
اسکے نہین کہ اوپر تیرے پہنچا دینا ہی پیغام کا اور بتا دینا ہی احکام کا فقط اور اوپر ہمارے حساب لینا ہی اُنکا اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ
نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا اور کیا نہین دیکھا اہل مکہ نے کہ ہم چلے آتے ہین یعنے حکم ہمارا چلا آتا ہی زمین کفار کو گھٹاتے ہین ہم اسکو کنارون
اسکے سے یعنے انکے قبضے سے نکالکر مسلمانون کے تصرف مین لاتے ہین یا یہہ بات یہود کو فرمائی ہی کہ زمین اور ملک اور قلعے انسے لیکر مسلمانون
کو دیتے ہین وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ اور اللہ حکم کرتا ہی ساتھہ نقصان زمین یہود کے اور اوپر انکے کے اور ساتھہ زیادتی بلاد اسلام کی اور
اقبال انکے کے نہین کوئی رد کرنیوالا اور پیچھے ہٹانیوالا واسطے حکم اسکے کے وَهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ اور وہ جلدی لینے والا ہی حساب بعد
عذاب دنیا کے کہ قتل اور اجلا ہی اُنسے جلد حساب کریگا آخرت مین وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اور تحقیق مکر کیا ان لوگون نے یعنے یہودون
نے یا مشرکون نے کہ پہلے تھے ان یہود یا کفار سے کہ زمانے تیرے مین ہین ساتھہ پیغمبرون اپنے کے فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا پس واسطے اللہ کے
جزا سب مکرون انکے کی يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ جانتا ہی جو کچھہ کماتا ہی ہر نفس نیکی اور بدی سے اور جزا اسکی تیار کرتا ہی وَ
سَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ اور شتاب جان لیوینگے کافر یہود اور بت پرست کہ قیامت کو واسطے کس کے ہی عاقبت نیک
اس گھر کی وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا اور کہتے ہین وہ لوگ جو کافر ہوے مشرکان مکہ سے یا رؤسا یہود سے کہ نہین تو ای محمد
صلی اللہ علیہ وسلم بھیجا ہوا اللہ کا ساتھہ نبوت اور دعوت کے قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ کہہ کفایت
ہی اللہ گواہی دینے والا درمیان میرے اور درمیان تمہارے ساتھہ اسکے کہ مین رسول اللہ ہون اور دوسرا وہ شخص ہی کہ پاس اسکے ہی
علم کتاب کا یعنے لوح محفوظ کا اور وہ جبرئیل علیہ السلام ہی کہ وحی لوح محفوظ سے لاتا ہی یا علم قرآن کا ہی اور وہ مومنین ہین یا علم توریت کا
ہی اور عبد اللہ بن سلام اور اصحاب اسکے ہین رضی اللہ عنہم چنانچہ علی مرتضی رض سے زاد المسیر مین مروی ہی واللہ اعلم بالصواب **سورۃ**
ابراہیم علیہ السلام مکی ہی باون آیتین ہین سات سو اکتیس کلمے ہین تین ہزار چار سو چون تیس حرف ہین فواصل اسکے آدم نظر صلب ل ہین اور
ربط اور تطبیق اس سورہ کی ساتھہ سورہ رعد کے یہہ ہی کہ سورہ رعد مین بیان توحید و معاد اور اوصاف خدا اور قرآن اور اولوالالباب اور

ذکر کفر اور زشتی افعال اور قبیح اعمال کفار تھا اس سورہ ابراہیم مین تسلی دل پیغمبر اور ذکر اوصاف اور مدح سرور اور احوال انبیا اور جفا کشی اور جبر اور تحمل انکا ایذائے قوم پر اور ہلاک ہونا امتون کا بیان فرمایا ؛

سورة ابراهيم مكية وهي | بسم الله الرحمن الرحيم | اثنتان وخمسون اية

الر ابو منصور ماتریدی نے شرح تاویلات مین لکھا ہی کہ حروف مقطعہ زمالیتی ہین واسطے تصدیق مومن اور تکذیب کافر کے اور اللہ بندون کو ساتھہ جس چیز کے چاہے آزماوے بعضے کہتے ہین الف انا کا اور لام اللہ کا اور را رے کی ہی یعنے انا اللہ اری یا یہہ حروف نام قرآن کے ہین الر یعنے قرآن كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ ایک کتاب ہی کہ اتاری ہمنے اسکو طرف تیرے یا الر نام اس سورہ کا ہی مبتدا اور کتاب بطریق اسم جنس خبر اے ہذہ السورة کتاب اور بتاویل انا اللہ اری تقدیر کلام کی ہذا کتاب ہی اور تنکیر کتاب کی واسطے تعظیم کے ہی یعنے ہذا کتاب عظیم انزلناہ الیک لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ تو کہ نکالے تو لوگون کو بسبب دعوت کرنیکے ساتھہ مضمون اسکے کے اندھیرون سے کفر اور نفاق اور شک اور بدعت کے طرف روشنی ایمان اور اخلاص اور یقین اور سنت کے بِإِذْنِ رَبِّهِمْ ساتھہ حکم پروردگار انکے کے یا ساتھہ توفیق اسکے کے امام قشیری نے کہا کہ تا کہ نکالے تو ظلمت تدبیر سے طرف نور شہود تقدیر کے بحر الخلائق مین ہی کہ ظلمات حقیقت عبودیت سے طرف نور تجلی صفت ربوبیت کے صاحب تاویلات نے کہا کہ ظلمات کثرت سے طرف نور وحدت کے یا ظلمات حجب افعال سے اور اسماء اور صفات سے طرف نور وحدت ذات کے اور حقیقت یہہ ہی کہ کوئی ظلمت برابر نیدار ہستی کے نہین جو یہہ زنگار آئینہ دل سے ساتھہ صیقل لا الہ کے بنفی خواطر دور ہو اور اثبات الا اللہ جلوہ دکھاوے اور لمعان تجلیات الہیہ مرآت باطن مین پرتو فگن ہو کر سالک کو اس سے اور غیر اسکے سے چھڑا دے حتی کہ اسکو اپنا شعور رہے نہ شعور عدم شعور یہ مرتبہ فناء اتم کا ہی کہ سالک نہ آپ رہتا ہی نہ اسکی صفات بعد اسکے صفات بعد اسکے قیام اسکا ساتھہ اسکے ہی اگر کہتا ہی اس سے کہتا ہی اگر سنتا ہی اس سے سنتا ہی بلکہ آپ درمیان سے اٹھہ ہی جاتا ہی کہنے سننے والا اور ہی ہوتا ہی یہہ مرتبہ بقائے اکمل کا ہی **نظم** نہ رہتا ہی سالک نہ اوسکا وجود ؛ نہ اوسکی صفات اور نہ اسکا شہود ؛ خدا ہی خدا ایک رہجائے ہی ؛ بن اسکے نظر کچھہ نہین آئے ہی ؛ لکھا ہی کہ انواع اضلال ظلمات مین داخل ہین اور اقسام ہدایت کو نور شامل ہی یعنے ساتھہ دعوت قرآن کے لوگون کو گمراہی سے براہ راست پہنچاوے چنانچہ فرماتا ہی إِلَى صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ تو کہ نکالے تو لوگون کو ظلمات سے طرف نور کے یعنے طرف راہ عزت والی تعریف کی گئی کے اور وہ راہ دین اسلام کی ہی پس ہیچ صفت عزیز حمید کے فرماتا ہی اللَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ معبود بحق وہ کہ واسطے اسیکے ہی جو کچھہ کہ ہیچ آسمانون کے ہی اور جو کچھہ ہیچ زمین کے ہی وَوَيْلٌ لِّلْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيدٍ اور وای ہی واسطے کفر کرنیوالون قرآن کے عذاب سخت سے کہ انکو پہنچیگا الَّذِينَ يَسْتَحِبُّونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا وہ کافر جو دوست رکھتے ہین زندگانی دنیا کو اوپر آخرت کے اور بند کرتے ہین لوگون کو راہ اللہ کے سے یعنے منع کرتے ہین ایمان لانے سے پیغمبر اور قرآن پر اور چاہتے ہین واسطے راہ حق کے کجی یعنے کہتے ہین کہ یہہ راہ کج ہی منزل مقصود کو نہین پہنچتی أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ یہہ لوگ ہیچ گمراہی کے ہین دور حق سے بعد حقیقت مین ضلال کے ہی اور وصف ضلال ساتھہ اسکے قبیل اسناد مجازی کے ہی زاد المسیر مین ہی کہ قریش کہتے تھے کیا حال ہی کہ سب کتابین زبان عجمی نازل ہوئے ہین اور کتاب کہ اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آتی ہی عربی ہی یہہ آیت اتری کہ وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ اور نہین بھیجا ہمنے کوئی پیغمبر مگر ساتھہ زبان قوم اسکے کے تو کہ بیان کرے واسطے انکے اوامر اور نواہی اور وہ سمجھین اور عذر نکرین کہ ہم زبان اس نبی کی نہین سمجھتے پس جس قوم پر پیغمبر آیا ہی اسی قوم سے ہوا ہی اور اسمین پیدا ہوا اور مبعوث ہوا ہی کیونکہ ہر پیغمبر کو پہلے دعوت اپنے نزدیکون کی کرنی چاہئے بعضون نے کہا ہی کہ ضمیر قومہ کی راجع طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی یعنے سب کتابین لغت عرب پر نازل ہوئے ہین اور جبرئیل علیہ السلام نے ترجمہ اسکا جدی جدی زبانون مین موافق قوم ہر نبی کے کیا ہی لباب مین ہی کہ نہین بھیجا ہمنے کوئی پیغمبر مگر ساتھہ زبان ایک قوم کے کہ جسپر مبعوث ہوا اور تجھے

بھیجا ہمنے ساتھہ زبان قوم تیرکے اوپر سب لوگون کے سمجھہ لیجئے کہ بعضے مفسرین نے جو یہہ خدشہ کیا ہی کہ جو پیغمبر کہ مبعوث امم مختلفہ پر ہو چاہئے کہ اسپر کتب متعددہ اوپر زبانون انکے کے اترین جواب اسکا یہہ ہی کہ اختلاف السنہ مؤدی باختلاف کلمہ ہی اور اضاعت فضل اجتہاد و تعلم الفاظ و معانی ہر لغت مین کہ ساتھہ زبان انکے کے ہی اور حرمان علوم سے جو منشعبہ ہین اُنسے پس نزول اسکا ساتھہ ایک لغت کے محض فضل اور عین حکمت ہی فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ پس گمراہ کرتا ہی اللہ جسے چاہے اور راہ دکھاتا ہی جسے چاہے وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اور وہی ہی عزت والا غالب اپنے حکم مین حکمت والا گمراہ کرنا اور راہ دکھانا اسکا بوجہ حکمت ہی وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ اور تحقیق بھیجا ہمنے موسیٰ کو ساتھہ نشانیون قدرت اپنی کے یا ساتھہ معجزات روشن کے مانند عصا اور ید بیضا کے اور کہا ہمنے یہہ کہ نکال قوم اپنی کو اندھیرون سے جہالت اور شبہ کے طرف روشنی علم اور یقین کے یا باہر لا قوم قبطیون کو کہ اپنہ مبعوث ہی تو اندھیرون کفر کے سے طرف روشنائی ایمان کے وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ اور نصیحت دے انکو ساتھہ دنون خدا کے یعنے ساتھہ ان دنون کے کہ عذاب کیا تھا اللہ نے کافرون کو جنمین یاد دلوا بنی اسرائیل کو وہ دن کہ جن دنون فرعونیون کے ہاتھہ مین گرفتار تھے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ تحقیق بیچ اسکے کہ مذکور ہوا البتہ نشانیان ہین قدرت الٰہی کی واسطے ہر صبر کرنیوالے کے بلا پر شکر کرنیوالے کے عطا پر وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ اور یاد کر جب کہا موسیٰ نے واسطے قوم اپنے کے یعنے بنی اسرائیل کے ای قوم میری یاد کرو نعمت اللہ کی کہ دی تھی اوپر تمہارے جسوقت کہ نجات دی تمکو لوگون فرعون کے سے کہ چکھاتے تھے تمکو بڑا عذاب کہ تمکو بندگی مین اپنے پکڑکر سخت کام بتاتے تھے وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ اور ذبح کرتے تھے بیٹون تمہارے کو کہ نجومیون نے کہا تھا بنی اسرائیل مین لڑکا پیدا ہوگا کہ فرعون کے ہلاک کا سبب ہوگا اور زندہ رکھتے تھے بیٹیون تمہارے کو واسطے خدمت بی بیون اپنی کے وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ اور بیچ اس بخشش کے آزمایش تھی پروردگار تمہارے کیطرف سے بڑی یا بیچ اس نجات کے نعمت تھی وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ اور یاد کرو ای بنی اسرائیل جب آگاہ کیا تمکو پروردگار تمہارے نے اگر شکر کروگے تم اوپر نعمت میرے البتہ زیادہ دونگا مین تمکو نعمت وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ اور اگر کفر کروگے تم اور ناشکری اوپر نعمت میرے تحقیق عذاب میرا البتہ سخت ہی اوپر ناشکرون کے سمجھہ لیجئے کہ شدت عذاب دنیا مین نعمت لے لینا ہی اور آخرت مین عذاب دینا شیخ ابو عبد الرحمن سلمی نے ابو علی جوزجانی سے نقل کیا ہی کہ اگر شکر کروگے نعمت اسلام پر زیادہ کرونگا مین اسکو ساتھہ ایمان کے اور اگر شکر کروگے ایمان پر زیادہ کرونگا مین اسکو ساتھہ احسان کے اور اگر شکر کروگے احسان پر زیادہ کرونگا مین اسکو ساتھہ معرفت کے اور اگر شکر کروگے معرفت پر زیادہ کرونگا مین اسکو ساتھہ تقام وصلت کے اور اگر شکر کروگے وصلت پر زیادہ کرونگا درجہ قربت کا اور اگر شکر کروگے قربت پر زیادہ کرونگا اسپر انس اور مشاہدت اس کلام سے معلوم ہوتا ہی کہ شکر ترقی بخشنے والا مدارج اعلیٰ کا اور چڑھانیوالا معارج کا ہی **بیت** موجب افزونی نعمت ہی شکر ۔ شکر کر رافت عجب دولت ہی شکر ۔ وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ اور کہا موسیٰ نے ای گروہ میری اگر کفر کروگے تم اور ناشکری اور جو کوئی بیچ زمین کے ہین سارے جن اور آدمی پس تحقیق اللہ بے پرواہ ہی عبادت اور شکر تمہارے سے تعریف کیا گیا ہی بغیر تعریف کرنے خلق کے سے اور ہر ذرہ مخلوقات کا شکر نعمت اسکی مین گویا ہی اور زبانین تمام اشیا کی تسبیح اور حمد مین اسکے ناطق **بیت** دو جگ مین فیض نعمت معمور ہی اسکا ۔ ہر ذرہ کی زبان پر مذکور ہی اسکا اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ کیا نہین پہنچی تمکو خبر ان لوگون کی کہ پہلے تم سے تھے قوم نوح کی اور عاد کی اور ثمود کی یہہ تتمہ کلام موسیٰ کا ہی یا ابتدا سخن ہی حضرت حق فرماتا ہی زمانے والون کو ہمارے پیغمبر کے وَالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ اور اُن لوگون کے کہ پیچھے انکے تھے لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ نہین جانتا گنتی انکی بسبب کثرت کے مگر اللہ تبیان مین ہی کہ اللہ تعالیٰ نے بہت سی امتون کو عرب عجم مین ہلاک کیا ہی اور نشان انکا نہین چھوڑا کہ سوا اللہ کے کوئی اُنسے آگاہ نہین معالم مین ابن عباس سے نقل ہی کہ درمیان عدنان اور ابراہیم علیہ السلام کے تیس قرن گذرے

انکے لوگون کی کسیکو سوا اللہ کے خبر نہین جاءتہم رسلہم بالبینات فردوا ایدیہم فی افواہہم آئے تھے انکے پاس پیغمبر انکے ساتھہ دلیلون ظاہر کے کہ اللہ کی کتابین ہین یا انکے معجزے تھے پس پھیر لیے ہاتھہ اپنے بیچ منہہ اپنے کے یعنے امتون نے ہاتھہ اپنے دانتون مین پکڑے خشم رسل سے یا ہاتھہ منہہ پر رکھے تعجب سے یا انگلیان منہہ مین پکڑین کہ چپ ہو بعضون نے کہا ہی کہ ہاتھہ اپنے منہہ پر پیغمبرون کے رکھے کہ مت بولو وقالوا انا کفرنا بما ارسلتم بہ اور کہا انھون نے تحقیق ہمنے کفر کیا ساتھہ اسکے کہ اپنے زعم مین ساتھہ اوسکے بھیجے گئے ہو تم ساتھہ اوسکے وانا لفی شک مما تدعوننا الیہ مریب اور تحقیق ہم البتہ بیچ شک کے ہین اس چیز سے کہ پکارتے ہو تم ہمکو طرف اسکے کہ توحید اور ایمان ہی شک قلبی مین ڈالنے والیکے یا تہمت مین ڈالنے والیکے یعنے باوجود شک کے پیغمبرون کو تہمت اغراض فاسدہ کی دیتے تھے قالت رسلہم افی اللہ شک کہا پیغمبرون انکے نے کہ ہم تمکو اللہ کیطرف بلاتے ہین کیا بیچ وجود اللہ کے شک ہی اور حال یہہ ہی کہ اتنی دلیلین اوپر وجود اسکے کے قائم ہین کہ کچھہ شک رہا ہی نہین فاطر السموات والارض پیدا کرنیوالا ہی آسمانون کا اور زمین کا یدعوکم لیغفر لکم من ذنوبکم ویؤخرکم الی اجل مسمی پکارتا ہی تمکو طرف ایمان کے تو کہ بخشے واسطے تمہارے جب ایمان لاؤ تم بعضے گناہ تمہارے یعنے جو قبل ایمان سے کئے ہین اور تو کہ ڈھیل دیوے تمکو عذاب دینے مین ایکوقت مقرر تک کہ موت ہی قالوا ان انتم الا بشر مثلنا کہا انھون نے جواب مین پیغمبرون کے نہین ہو تم مگر آدمی مثل ہمارے شکل صورت مین کچھہ فضل تمکو ظاہر مین ہمپر نہین پھر تم کیون مخصوص نبوت پر ہو کر ہمین کہتے ہو کہ ایمان لاؤ تریدون ان تصدونا عما کان یعبد اباؤنا فاتونا بسلطان مبین ارادہ کرتے ہو تم یہہ کہ بند کردو ہمکو ساتھہ دعوی پیغمبری کے اس چیز سے کہ تھے عبادت کرتے باپ ہمارے بتون کی پس لے آؤ ہمارے پاس دلیل روشن اوپر صحت دعوے اپنے کے یا اوپر استحقاق اپنے کے ساتھہ فضیلت نبوت کے گو ملکہ وہ جو معجزہ دیکھتے تھے اعتبار نہین کرتے تھے اور عناد کے سبب اور معجزہ طلب کرتے تھے جیسے کہ مانند ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے قالت لہم رسلہم ان نحن الا بشر مثلکم ولکن اللہ یمن علی من یشاء من عبادہ کہا واسطے انکے پیغمبرون انکے نے نہین ہم مگر آدمی مثل تمہارے یعنے شرکت جنسیت مین مقرر رکھتے ہین ہم ولیکن اللہ تعالی احسان کرتا ہی اوپر جس کسیکے کہ چاہے نعمت نبوت کی بندون اپنے سے وما کان لنا ان نأتیکم بسلطان الا باذن اللہ اور نہین ہی واسطے ہمارے یہہ کہ لے آوین تمہارے پاس کوئی دلیل یعنے جو معجزہ کہ تم چاہتے ہو مگر ساتھہ حکم اللہ کے یعنے ہم اپنی طرف سے بغیر اللہ کے چاہنے کے کچھہ نہین کرسکتے وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون اور اوپر اللہ کے پس چاہیے کہ توکل کرین ایمان والے وما لنا الا نتوکل علی اللہ وقد ہدانا سبلنا اور کیا ہی واسطے ہمارے یہہ کہ نہ توکل کرین اوپر اللہ کے اور حالانکہ تحقیق دکھائین اسنے ہمکو راہین ہماری کہ اُنسے پہچانے اسکو اور جانین کہ سب کام اسیکے اختیار مین ہی ولنصبرن علی ما اذیتمونا اور البتہ صبر کرینگے ہم اوپر اسکے کہ ایذا دیتے ہو تم ہمکو ساتھہ جھٹلانے کے اور مخالفت کرنیکے وعلی اللہ فلیتوکل المتوکلون اور اوپر اللہ کے پس چاہیے کہ توکل کرین توکل کرنیوالے یعنے ثابت رہین وقال الذین کفروا لرسلہم لنخرجنکم من ارضنا او لتعودن فی ملتنا اور کہا ان لوگون نے کہ کافر ہوئے واسطے پیغمبرون اپنے کے البتہ نکال دینگے ہم تمکو زمین دیار اپنے سے یا البتہ پھر آوگے تم بیچ دین ہمارے یا مراد پھر آنے سے وہ لوگ ہین جو انکی قوم سے ایمان لائے تھے فاوحی الیہم ربہم لنہلکن الظالمین پس وحی بھیجی طرف پیغمبرون کے پروردگار انکے نے اور قسم کھائی کہ البتہ ہلاک کرینگے ہم کافرون کو ولنسکننکم الارض من بعدہم اور البتہ بسادینگے ہم تمکو زمین مین انکے پیچھے ہلاکت انکے کے ذلک لمن خاف مقامی وخاف وعید یہہ وعدہ سچا ہی واسطے اس شخص کے کہ ڈرتا ہی کھڑے ہونے سے مقام حکم میرے مین دن قیامت کے اور ڈرتا ہی ڈرانے میرے سے ساتھہ عذاب کے واستفتحوا وخاب کل جبار عنید اور فتح مانگی پیغمبرون نے اوپر ہلاکت دشمنون کے یا حکم طلب کیا پیغمبرون نے اوامتون نے یعنے کہا کہ ہم مین سے جو جھوٹا ہو عذاب اوسپر آوے اللہ نے حکم فرمایا پیغمبر اور ایمان لانے والے بچگئے اور نامراد ہوا اور نا امید رہا خلاصی عذاب سے ہر ایک سرکش دشمنی کرنیوالا ساتھہ حق کے یا منہہ پھیرانیوالا طالب خدا سے من ورائہ جہنم ویسقی من ماء صدید آگے اسکے دوزخ ہی یعنے حشر کے دن اسکو دوزخ مین ڈالینگے اور پلایا جاویگا پانی سے کہ وہ پیپ ہی دوزخیون کے بدن سے بہتے ہوئے

پانی جو شل پیپ کے ہی یتجرعہ ولا یکاد یسیغہ ویاتیہ الموت من کل مکان وما ہو بمیت ایک ایک گھونٹ پیگا اسکو اور نہ نزدیک ہوگا کہ گلے سے اُتار سکے اسکو تلخی اور گندگی کے سبب اور آویگی اسکو شدت اور سختی موت کی ہر جگہہ سے یا ہر جانب سے اعضاؤن اسکے سے یہانتک کہ ہر جڑ بال کے سے اور جڑ انگلیون کے سے اور نہین وہ مرنیوالا تو کہ چھوٹ جاوے عذاب سے عین المعانی مین ہی کہ روح اسکی گلے مین اٹک رہیگی نہ باہر نکلیگی کہ مرجاوے نہ اندر بدن مین جاویگی کہ زندہ ہو بلکہ موافق حکم لا یموت فیہا ولا یحیی کے درمیان مرنے جینے کے چھوڑ دینگے ومن ورائہ عذاب غلیظ اور آگے اسکے باوجود اس شدت کے عذاب ہی گاڑھا یعنے اس سے بھی بدتر کہ ہمیشگی ہی دوزخ مین مثل الذین کفروا بربہم اعمالہم کرماد اشتدت بہ الریح فی یوم عاصف صفت ان لوگون کی کہ کافر ہوئے ساتھہ پروردگار اپنے کے یہہ ہی کہ عمل انکے مانند راکھہ کے ہین کہ شدت کے ساتھہ اسکے باؤ نے بیچ دن آندھی والیکے حاصل یہہ ہی کہ کافر صورۃً جو عمل اچھے کرتے ہین جیسے صلہ رحمی اور بردہ آزاد کرنا اور مہمانون کو کھلانا یا اور مثل انکے مانند راکھہ کے ہین کہ آندھی اوڑا لیجاوے پھر کوئی اس راکھہ کو جمع کرسکے اور نفع ملے ایسے ہی قیامت کے دن لا یقدرون مما کسبوا علی شیء نہ قدرت پاوینگے کافر اسمین سے کہ کمایا ہی دنیا مین اوپر کسی چیز کے کیونکہ وہ سب ناچیز ہوگیا ہوگا مطلق اثر ثواب اسکیکا نہ ملیگا ذلک ہو الضلال البعید یہہ سمجھہ اُنکی کہ ہمنے نیکی کی ہی وہی گمراہی ہی دور راہ حق سے الم تر ان اللہ خلق السموات والارض بالحق کیا نہین دیکھا تونے ای دیکھنے والے یا نہین جانا تونے یہہ کہ اللہ نے پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو ساتھہ اسطرح کے کہ حق تھا پیدا کرنے کا ان یشا یذہبکم ویات بخلق جدید اگر چاہے لیجاوے تمکو ای مکے والو اور معدوم کردے اور لے آوے خلقت نئی جگہہ تمہارے کہ کفر اور تکذیب مین تمہاری طرح نہون وما ذلک علی اللہ بعزیز اور نہین یہہ معدوم کرنا اور موجود کرنا اوپر اللہ کے دشوار کیونکہ وہ قادر بالذات ہی اور قدرت اسکی اختصاص نہین رکھتی کہ یہہ کرے وہ نکرسکے بلکہ سب اسکو یکسان ہی **بیت** کام دشوار ہووے یا آسان ہو اسکی قدرت کے آگے ہی یکسان ہے وبرزوا للہ جمیعا اور ظاہر ہونگے اور نکلینگے قبرون سے واسطے حکم اللہ کے اور محاسبے اسکیکے سب مردے کافر اور مسلمان سمجھہ لیجیے کہ صیغہ ماضی کا واسطے تحقیق وقوع کے واقع ہی فقال الضعفاء للذین استکبروا انا کنا لکم تبعا فہل انتم مغنون عنا من عذاب اللہ من شیء پس کہینگے ناتوان کافر یعنے کمینے واسطے ان کافرون کے کہ تکبر کرتے تھے یعنے اشراف قوم کے جنکے دنیا مین وہ کمینے تابع تھے تحقیق تھے ہم واسطے تمہارے تابع جھٹلانے مین پیغمبرون کے اور کہا نہ ماننے مین رسولون کے پس کیا ہو تم دفع کرنیوالے ہم سے عذاب خدا کے کو کچھہ یعنے اس عالم مین تمہارے تابع تھے اب اس عالم مین کچھہ عذاب اللہ کا ہم سے دفع کرو قالوا لو ہدانا اللہ لہدیناکم کہینگے وہ متکبر عذر لاکر کہ ای قوم اگر ہدایت کرتا ہمکو اللہ البتہ ہدایت کرتے ہم تمکو یعنے وہ اگر راہ نجات کی عذاب سے دکھاتا ہمکو تو تمکو بھی ہم دکھا دیتے لیکن طریقہ چھٹکارہ کا مسدود ہی اور ہماری شفاعت تمہارے حق مین درگاہ کبریا مین مردود ہی پھر ناامید ہوکر کہینگے کہ آؤ جمع ہوکر گریہ وزاری جناب باری مین کرین شاید کہ قبول ہو اور عذاب سے چھوٹین پس پانچ سو برس اور روئین تڑپینگے اور مژدہ نجات نہ پہنچیگا کہینگے سواء علینا اجزعنا ام صبرنا ما لنا من محیص برابر ہی اوپر ہمارے تڑپنا مین ہم یا صبر کرین ہم یعنے فائدہ ہمین کسی ایک سے نہین پہنچتا نہین واسطے ہمارے جگہہ بھاگ جانیکی عذاب دوزخ سے وقال الشیطان لما قضی الامر اور کہیگا شیطان جسوقت فیصل کیا جاویگا کام یعنے جب اللہ تعالی حکم فرماویگا کہ بہشتی بہشت مین جاوین اور دوزخی دوزخ مین سب دوزخی جمع ہوکر شیطان کو ملامت کرینگے وہ دوزخی نکل کر منبر آتشین پر کہیگا ای بدبختو ملامت کرنیوالو ان اللہ وعدکم وعد الحق تحقیق اللہ نے وعدہ کیا تھا تمکو وعدہ سچا کہ حشر اور جزا ہوگی ووعدتکم فاخلفتکم اور وعدہ دیا تھا مین نے تم کو جھوٹھا کہ نہ قیامت ہوگی نہ حساب اور اگر فرضا ہوگا بھی تو بت شفاعت کرینگے پس خلاف کیا تھا مین نے تم سے سو آج ظاہر ہوگیا وما کان لی علیکم من سلطان اور نہ تھا واسطے میرے اوپر تمہارے کچھہ غلبہ کہ زبردستی تمکو کافر اور عاصی کرتا یا نہ تھی واسطے میرے اوپر صحت قول میرے کچھہ دلیل الا ان دعوتکم فاستجبتم لی مگر یہہ کہ پکارا تھا مین نے تمکو ساتھہ وسوسہ اور فریب کے بے حجت اور دلیل پس قبول کیا تمنے واسطے میرے جلدی اور غور نکی تمنے اپنے مآل کار مین فلا تلومونی ولوموا انفسکم پس مت ملامت کرو تم مجھہ کو فقط وسوسہ ڈالنے کے کیونکہ مین دشمن تھا

تمھارا اور دشمن بڑے بڑے کام دشمن کے حق مین چاہتا ہی اور ملامت کرو اپنی جانون کو کہ میرا کہا مان لیا اور اللہ نے جو فرمایا کہ یقنکم الشیطان وہ نہ سنا
مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ نہ مین ہون چھڑانیوالا اور فریاد رس تمھارا عذاب سے اور نہ تم ہو چھڑانیوالے اور فریاد رس میرے اِنِّي كَفَرْتُ بِمَآ
اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ تحقیق مین نے کفر کیا آج ساتھ اس چیز کے کہ شریک کیا تھا تمنے مجھ کو ساتھ خدا کے فرمانبرداری مین پہلے اس سے دنیا مین
یعنے شرک تمھارے سے بیزار ہوا مین اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ تحقیق ظالم یعنے مشرک واسطے اونکے ہی عذاب دردناک دایم قایم
وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اور داخل کیے جاوینگے وہ لوگ
کہ ایمان لائے اور کام کیے نیک بہشتون مین کہ چلتے ہین نیچے درختون انکے کے نہرین داخل کہ ہمیشہ رہنے والے ہونگے بیچ اسکے ساتھ حکم پروردگار اپنے
کے سمجھہ لیجیے کہ حق تعالیٰ ملایک کو حکم فرماویگا وہ انکو عزاز اکرام سے ریاض دارالسلام مین داخل کرینگے تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ دعا ملاقات انکے کی
بیچ بہشت دارالسلام کے سلام ہوگی کہ دال اوپر سلامتی آفات کے ہی یعنے فرشتے انکو سلام کرینگے یا وہ آپسمین ایکدوسرے کو سلام کرینگے اَلَمْ تَرَ
كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً کیا نہین دیکھا تو نے اور نہین جانا ہی بندۂ بینا اور دانا نے خطاب ہر ایک کو ہی جو مستحق خطاب
کے ہو کہ واسطے سمجھانے تمھارے کیونکہ بیان کی اللہ نے مثال کلمہ پاکیزہ کی کہ کلمہ توحید ہی یا دعوت اسلام كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا
فِي السَّمَآءِ مانند درخت پاکیزہ کے ہی کہ نخل خرمہ ہی یا نہال بہشتی جڑ اسکی محکم زمین مین اور شاخین اسکی بیچ آسمان کے تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ
بِاِذْنِ رَبِّهَا دیتا ہی میوہ اپنا ہر وقت ساتھ حکم پروردگار اپنے کے سمجھہ لیجیے کہ درخت خرمے کے تقدیر ہر حین چھ مہینے ہین کہ انمین شگوفہ لگ کر پک
لقمہ کھانیکا پہنچتا ہی وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ اور بیان کرتا ہی اللہ مثالین واسطے لوگون کے تو کہ وہ نصیحت
پکڑین وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ ِ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ اور مثال کلمہ ناپاک کی کہ کلمہ کفر ہی یا دعوت
عبادت اصنام مانند درخت ناپاک کے جیسے حنظل کہ کڑوا اور بدبودار ہی اور باوجود اس خباثت کراہت کے جسم پکڑ گیا ہی اوپر سے زمین کے نہین واسطے
اسکے قرار اور استحکام یعنے نہ جڑ اسکی زمین مین ہی نہ ڈالیان اسکی ہوا پر نظم نہ جڑ زمین مین ہی اسکی کہ ہو ثبات و قرار * نہ شاخ نکلی ہوئی جسمین ہوے
برگ و بار * فتادہ خاک پہ ایک بیل سے ہی کانٹون دار * کہ نفع کچھہ بھی نہین اور رنج ہی بسیار * سمجھہ لیجیے کہ حق تعالیٰ نے تشبیہ دی نہال ایمان کو
کہ جڑ اوسکی دل مومن مین ثابت ہی اور اعمال اسکے طرف اعلیٰ علیین کے بلند اور ثواب انکے سے ہر وقت بہرہ مند ہی ساتھہ درخت خرمے کے کہ بیخ
اسکی مضبوط اور شاخین اسکی مرتفع اور ہر وقت نافع خلق ہی اور مثال دی کلمہ کفر کو اور عبادت اصنام کو کہ دل کافرین پیدا ہی اور بسبب عدم
حجت کے استحکام نہین اور عمل بھی جو مقصد قبول کو پہنچے اس سے صادر نہین ہوتا ساتھہ درخت حنظل کے کہ نہ اصل کو اسکے قرار ہی نہ فرع کو
اسکے اعتبار نظم ایمان کا بھی عجب شجر سایہ دار ہی * نافع ہی ہر روش کہ پیرا زبرگ و بار ہی * اور کفر کے شجر مین نہ میوہ نہ سایہ ہی * غیر از
ضرر نہ نفع ہی آسمین نہ مایہ ہی * يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثابت رکھتا ہی اللہ ان لوگون کو کہ جو ایمان
لائے ساتھہ بات محکم کے کہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی بیچ زندگانی دنیا کے کہ کچھہ ہلا آوے وہ اُس سے نہین پھرتے جیسے زکریا اور یحییٰ
اور جرجیس اور شمعون اور مانند انکے پیغمبرون مین سے علیہم السلام یا ثابت رکھتا ہی مومنون کو بیچ دنیا کے یعنے دم مرگ تا کہ خاتمہ انکا اوپر اسی کلمہ کے
ہوتا ہی وَفِي الْاٰخِرَةِ اور بیچ آخرت کے یعنے قبر مین کہ پہلی منزل ہی آخرت کی منزلون مین تو کہ جواب منکر نکیر کا بوجہ ثواب دیتا ہی یا دنیا سے
مراد قبر ہی اور آخرت سے موقف سوال وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ اور گمراہ کرتا ہی اللہ ظالمون کو کہ کلمہ توحید کے طرف نہ دنیا مین راہ پاتے
ہین اور نہ وقت سوال قبر کے وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ اور اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہی یعنے جسکو چاہتا ہی ثابت رکھتا ہی کلمہ توحید پر جسکو
چاہتا ہی گمراہ کرتا ہی اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا کیا نہین دیکھا تو نے طرف اُن لوگون کے کہ بدل ڈالا انھون نے نعمت کو
اللہ کے کفر سے یعنے شکر نعمت کو ساتھہ کفران نعمت کے یا نفس نعمت کو ساتھہ کفر کے پس وہ نعمت اللہ نے انسے لے لی مراد اس سے کے والے ہین کہ
اللہ تعالیٰ نے اپنے حرم مین انکو بسایا اور کشایش رزق کی کی اور نعمت وجود با جود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف فرمایا اور انھون نے ناشکری کی

سات برس قحط مین مبتلا رکھا اور بعضون کو انمین سے جرب بدر مین مقتول اور مغلوب کیا حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ مراد اس قوم سے دو قبیلے ہین بنی امیہ اور بنی مغیرہ کہ نعمت حق کو تغیر دیا وَاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ جَهَنَّمَ اور اتارا قوم اپنی کو گھر ہلاک کے یعنی کہ جہنم ہی جہنم عطف بیان دار البوار کا ہی یَصْلَوْنَهَا داخل ہونگے بیچ اسکے وَبِئْسَ الْقَرَارُ اور بری ہی جگہہ قرار کی دوزخ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا اور مقرر کئے واسطے اللہ کے شریک بیچ عبادت کے کہ انکو پوجتے ہین یا بیچ نام کے کہ انکو الٰہ کہتے ہین لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ تا کہ گمراہ کرین اوگونکو راہ اللہ کی سے کہ طریق توحید ہی قُلْ تَمَتَّعُوْا کہہ کہ فایدہ اٹھاؤ دنیا مین ساتھہ آرزؤن اپنی کے یعنے چھوڑ دو کہ عمر اپنی بتون کی عبادت مین گماؤ بیچ امر واسطے تہدید کے ہی یعنے دو چار روز اسی طرح گذارو فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ پس تحقیق بازگشت تمہاری طرف آگ دوزخ کے ہی قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنے امر کرو واسطے بندون میرے کہ جو ایمان لائے ہین کہ قایم رکھین نماز کو اور خرچ کرین اس چیز سے کہ روزی ہی یعنے انکو پوشیدہ اور ظاہر یعنے خیرات چھپا کر دین کہ نفل اخفا بہتر ہی اور زکوٰۃ ظاہر دین کہ فرض مین اظہار اولی ہی اور یہہ چیزین کرین مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ پہلے اس سے کہ آوے وہ دن کہ نہ بیچنا ہی بیچ اسکے اور نہ دوستی یعنے دن قیامت کا کہ اسمین نہ خرید وفروخت ہی کہ تدارک اپنے تقصیر کا کرے اور نہ دوست کہ یکا کوئی ہی کہ اس سے نفع لے بلکہ اغلب دوست دشمن ہوجاوینگے الاخلاء یومئذ بعضهم لبعض عدو اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ اللہ وہ ہی جسنے پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو اور اتارا آسمان سے پانی پس نکالا بسبب اس پانی کے میوون سے رزق واسطے تمہارے وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ اور مسخر کیا واسطے تمہارے کشتی کو تو کہ چلتی ہی بیچ دریا کے ساتھہ حکم اسکے کے جس جگہہ کہ چاہتے ہو تم وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ اور مسخر کیا واسطے تمہارے نہرون کو یعنے تیار کیا واسطے نفع اور مصرف تمہارے کے وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ اور مسخر کیا واسطے نفع اور روشنی تمہارے کے سورج کو اور چاند کو درانحال کہ ہمیشہ پھرنیوالے ہین وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اور مسخر کیا واسطے تمہارے رات اور دن کو کہ آگے پیچھے چلے آتے ہین ایک سونے اور راحت کیواسطے دوسرا کسب معیشت کے لئے وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ اور دی تمکو بعضے ہر چیز سے کہ سوال کرتے ہو تم اسکو اور نہین سوال کرتے ہو تم اسکو یعنے جسکی تمھین احتیاج ہی وہ خواستہ اور ناخواستہ تمھین دی وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا اور اگر گنو تم نعمتین اللہ کی کہ اپنے فضل اور کرم سے تمھین دین ہین نہ گن سکوگے انکو سلسلے کہا ہی کہ مراد اس نعمت سے پیغمبر ہمارے ہین اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ تحقیق انسان البتہ ظلم کرنیوالا ناشکر ہی ظلم کرتا ہی کہ شکر نعمت سے غافل ہی اور کفران کرتا ہی کہ حقیقت منعم سے جاہل ہی یا ظلوم ہی کہ محنت مین جزع اور شکایت کرتا ہی اور کفار ہی کہ نعمت مین بخل کرتا ہی اور کسی کو نہین دیتا وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ اور یاد کر جب کہا ابراہیم نے بیچ مناجات اپنی کے ای پروردگار میرے کر اس شہر کے کو امن والا اور الگ طرف کر مجھہ کو اور بیٹون میرے کو اس سے کہ عبادت کرین ہم بتون کی رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ای پروردگار میرے تحقیق بتون نے گمراہ کئے بہت لوگون مین سے یعنے یہہ سبب گمراہی کا بہتون کے ہوئے فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ پس جو کوئی پیروی کرے میری دین میرے مین پس تحقیق وہ مجھہ سے ہی یعنے میری ملت مین ہی وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور جسنے نافرمانی کی میری سو اشرک کے پس تحقیق تو بخشنے والا مہربان ہی یا قادر ہی کہ بخشے انکو اور رحمت کرے اپنے ساتھہ توفیق توبہ کے یا بعد توبہ کے رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ ای پروردگار ہمارے تحقیق مین نے بسائی ہی یعنے اولاد اپنی مراد اس سے اسمٰعیل علیہ السلام ہین کہ جب بی بی ہاجرہ سے یہہ پیدا ہوئے زمین شام مین بی بی سارہ نے کہا کہ مجھے رشک آتا ہی ہاجرہ اور بیٹے اسکے کو لیجا کر ایسی جگہہ بسا کہ پانی اور اباد انی نہ ہو حضرت ابراہیم نے تامل کیا وحی نازل ہوئی کہ جو سارہ کہتی ہی وہی کر پس ابراہیم براق پر بیٹھے اور ہاجرہ اور اسمعیل کو اپنے ساتھہ سوار کر کر تھوڑی دیر مین شام سے زمین حرم مین آکر وادی مکہ مین چھوڑ گئے اور دعا کی کہ الٰہی مین نے انکو بیا بان غیر ذی زرع عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ بیچ میدان بن کھیتی کے یعنے پانی نہین جو کھیتی کی جاوے نزدیک گھر تیرے باحرمت کے کہ زمانہ

آدم علیہ السلام مین تھا اور نہین تو دعا کے وقت ابراہیم علیہ السلام کے کہان تھا رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ
ای پروردگار ہمارے بسایا ہی مین نے انکو تو کہ قایم رکھین نماز کو اور تیری عبادت کرین پس کردلون کو بعضے لوگون کے کہ جذب محبت سے جھکتے ہون
طرف اونکے دعا ابراہیم علیہ السلام کی قبول ہوئی بعد جانے انکے کے زمانہ اندک مین چشمہ زمزم کا قدم جبرئیل یا اسمٰعیل سے ظاہر ہوا لوگون نے ارادہ اقامت
کا وہان کیا اور دن بدن شوق آدمیون کا اسطرف زیادہ ہی سمجھ لیجئے کہ اگر من تبعیضیہ من الناس مین نہ ہو تو فارسی اور رومی اور ہندی اور ترکی اور یہودی
اور نصرانی حرم مین اژدحام کرتے اور پروانہ وار شعلہ جمال اسکے پر گرتے پھر ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی کہ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ
اور رزق دے اس بلدے والون کو میوون سے تو کہ وہ شکر کرین تیری نعمتون کا یہہ دعا بھی قبول ہوئی باوجود اسکے کہ مکہ بن کھیتی کا ہی طرح طرح کے میوون
سے بھرا ہی تفسیر انوار مین ہی کہ سب فصلون کے میوے وہان ہر فصل مین موجود ہین اور جو تکرار دعا کا دلیل تضرع اور نیاز کی ہی پھر دعا کی کہ رَبَّنَآ
اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ای پروردگار ہمارے تحقیق تو جانتا ہی جو چھپاتے ہین ہم اور جو ظاہر کرتے ہین مصرع بنائے نہان و آشکارا
تو ہی وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ اور نہین چھپا اوپر اللہ کے کچھہ ہیچ زمین کے اور نہ ہیچ آسمان کے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ
وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ سب تعریف واسطے خدا کے ہو جسنے محض فضل اپنے سے بخشا مجھہ کو اوپر بڑھاپے کے اسمٰعیل چوسٹھہ برس
کی عمر مین یا ننانوین سن مین اور اسحٰق نو دبرس کی عمر مین یا ایک سو بارہ برس کی سن مین اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ تحقیق پروردگار میرا البتہ سننے والا
ہی دعا اور قبول کرنیوالا ہی کہ دعا واسطے فرزندون کے کی تھی سو مقبول ہوئی رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ای پروردگار میرے کر مجھکو
قایم رکھنے والا نماز کا اور اولاد میر یکو بھی قایم رکھ اسپر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہی کہ ہمیشہ اولاد ابراہیم مین سے لوگ اوپر فطرت اسلام کے
ہوئے ہین اور ہونگے قیامت تک رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ای پروردگار میرے کرم کر اور قبول کر دعا میری رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ
يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ای پروردگار میرے بخش مجھکو اور مان باپ میر یکو جو ایمان لاوین اور سب ایمان والون کو جسدن قایم ہووے حساب خالق کا
سمجھہ لیجئے کہ دعاے ایمان والدین قبل نہی سے تھی اور نہ ہوئی یا اس لئے ایمان سے نہوئی تھی یا مراد آدم اور حوا ہین اور ابن عباسؓ نے کہا کہ مراد
مومنون سے امت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ ہی وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ اور ہرگز مت گمان کر ای محمد صلی اللہ علیہ
وسلم تو کہ غافل ہی اس چیز سے کہ کرتے ہین ظالم یہہ خطاب ظاہر مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی لیکن مراد غیر آپ کے ہی اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ
تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ سوا اسکے نہین کہ ڈھیل دیتا ہی عذاب انکے کو واسطے اسدن کے کہ خیرہ ہو جاوینگے ہیچ اسکے نظرین ہول اور دہشت دیکھکر
یا چڑھ جاوینگے نظرین مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ دران حال کہ صاحب نظرون کے دوڑتے ہونگے طرف اسرافیل علیہ السلام کے کہ انکو عرصہ محشر مین
بلاوین گے اونچا کئے ہوئے سرون اپنے کو لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ نہ پھر آوینگی طرف انکے نظرین انکی کہ اپنے آپ کو دیکھین وَاَفْئِدَتُهُمْ هَوَآءٌ
اور دل انکے گرے ہوے ہونگے یا خالی ہونگے فہم اور خرد سے بسبب غلبہ دہشت اور حیرت کے وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ اور ڈرا لوگون کو
یعنے مکے والون کو اسدن سے کہ آویگا انکو عذاب اور وہ دن موت کا ہی یا قیامت کا فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ نُّجِبْ
دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ پس کہینگے وہ لوگ کہ ظلم کرتے تھے ساتھہ شرک اور تکذیب کے ای پروردگار ہمارے ڈھیل دے ہمکو یعنے ہمین دنیا مین
بھیج اور عذاب ہمارے کو مہلت دے ایکوقت نزدیک تک تاکہ قبول کرین ہم پکارے تیرے کو یعنے اس شخص کے کہ توحید کیطرف بلاوے
اور پیروی کرین ہم رسولون کی اَوَلَمْ تَكُوْٓنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ جواب مین انکے فرشتے کہینگے کیا نہ تھے تم کہ قسم کھاتے تھے
پہلے اس سے دنیا مین کہ نہین واسطے تمہارے زوال مراد یہہ ہی کہ کہتے تھے ہم دنیا ہی مین رہینگے آخرت کو نہین جاوینگے وَسَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ
ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ اور رہتے تھے تم بیچ گھرون اُن لوگون کے کہ ظلم کیا تھا انھون نے جانون اپنی پر بہات کفر کے مثل فرعون اور عاد اور ثمود کے
وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ اور ظاہر ہوا تھا واسطے تمہارے کیونکر کیا ہمنے ساتھہ انکے یعنے آثار نزول عذاب کے انکے مکانون مین دیکھہ لیتے تھے
تمنے وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ اور بیان کین ہمنے واسطے تمہارے مثالین احوال انکے سے وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ اور تحقیق

مکر کیا تھا ان لوگون نے مکر اپنا اور نزدیک اللہ کے ہی جزا مکر انکے کی وان کان مکرھم لترول منہ الجبال اور تھا مکر انکا کہ ٹل جاوین اس سے پہاڑ شریعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو مشابہت بہت پہاڑ کی دی یعنے کافرون نے حیلے اٹھائے کہ شریعت کو جو ثبات اور استحکام مین مثل کوہ ہی زایل کرین سو کیا، مجال ہی کہ یہہ امر محال ہی **بیت** کوہ کو جاسے لے اٹھا کاہ کی کب مجال ہی ہو دین خدا کو مردودون کم کرے یہہ مجال ہی + یا یہہ معنی ہین کہ تحقیق تھا مکر انکا سختی اور ہول مین ساختہ و پرداختہ تا کہ جگہہ سے ٹل جاوے اس مکر سے پہاڑ معالم مین علی مرتضیٰ سے منقول ہی کہ یہہ آیت نمرود کی شان مین ہی کہ جب ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا کہ آتش سے سلامت نکل آئے کہنے لگا کہ ابراہیم بڑا خدا رکھتا ہی کہ آگ سے بچا دیا آسمان پر جا کے مین دیکھون اسکو میرون نے کہا کہ آسمان بہت بلند ہی اسپر چڑھنا محال ہی نمرود نے نہ سنا اور ایک باٹ بنوائی اونچی تین برس مین تیار ہوئی اسپر چڑھ کر جو دیکھا تو آسمان ویسا ہی اونچا نظر آیا دوسرے دن وہ باٹ گر پڑی قصہ اسکا سورہ نحل مین آویگا پھر جب وہ گری اور لوگ بہت ہلاک ہوے نمرود مردود نے غصے ہو کر کہا کہ آسمان پر جا کر خدا ابراہیم سے کہ منارا میرا گرایا ہی جنگ کرونگا پھر چار کرگسون کو خوب طرح سے پال کر موٹا اور قوت ور کیا اور ایک صندوق بنوایا اسکو دو کھڑکیان رکھین ایک تلے ایک اوپر اور چارون کونون پر چار نیزے لگائے محکم پھر نیزے پر ایک ایک مردار لٹکا دیا اور چارون طرف صندوق کے چارون کرگسون کو باندھ لیا اور نمرود مردود ایک رفیق کو ساتھہ لے اس صندوق مین بیٹھا کرگسون نے جو مردار اوپر دیکھا اڑے صندوق کو لئے ہوئے بعد ایکدن اور ایک رات کے اوپر کی کھڑکی کھولکر جو دیکھا آسمان ویسا ہی بلند تھا نیچے کی کھڑکی کھولی رفیق سے کہا دیکھہ تو سہی دیکھہ کر کہا کہ پانی ہی پانی نظر آتا ہی پھر بند کر کے ایکدن اور ایک رات اور اوڑنے دیا پھر اوپر کی کھڑکی کھولکر دیکھا تو وہی حال آسمان کا تھا نیچے کھڑکی کھول کر دیکھا تو دھوان اور اندھیرا تھا اور کچھہ نہ سوجھتا تھا ڈرا اور نیزون کو جھکا دیا مردار نیچے لٹک گئے کرگسون نے تلے اترنے کا ارادہ کیا اترتے اترتے زمین پر آگئے اور وقت اترنے کے کرگسون کے پرون کی آواز ایسی ہیبت ناک تھی کہ پہاڑ مقامون اپنے سے زایل ہو جاوین فلا تحسبن اللہ مخلف وعدہ رسلہ پس ہرگز مت گمان کر اللہ کو خلاف کرنیوالا وعدے اپنے کا پیغمبرون اپنے سے یعنے وعدہ فتح کا جو فرمایا ہی کہ انا لننصر رسلنا اور ولاغلبن انا ورسلی اسمین خلاف نکیا ہی نہ کریگا اور تجھے اعدا پر فتح یاب کریگا ان اللہ عزیز ذو انتقام تحقیق اللہ غالب ہی بدلا لینے والا اولیا کا اعدا سے یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات اسدن کہ بدلے جاوینگی زمین دوسری زمین سے اور بدلے جاوینگے آسمان دوسرے آسمان سے تیسیر مین ہی کہ بدلنا زمین کا برابر کر دینا پہاڑ اور درخت اور دریا کا ہی اور بدلنا آسمانون کا سیاہ کر دینا سورج اور تارونکا ہی اور معالم مین ایک قول ہی کہ آسمانون کو بہشت کرینگے اور زمینون کو دوزخ اور علی مرتضیٰ سے منقول ہی کہ زمین کو بدلینگے چاندی کی زمین سے اور آسمان سونیکے آسمان سے اور ابن عباس کا قول بھی موید اسی کا ہی کہ کہا دن قیامت کے زمین نقرہ پاک کی ہوگی کہ اسپر کبھی گناہ نکیا وبرزوا للہ الواحد القہار اور ظاہر ہونگے سب لوگ قبرون اپنی سے واسطے محاسبے اللہ اکیلے غالب کے وترى المجرمين يومئذ مقرنين في الاصفاد اور دیکھیگا تو گنہگارون مشرکون کو اسدن جکڑے ہوے باہم بیچ زنجیرون کے بواسطہ شرکت کے عقاید اور اعمال مین باہم قرین کیا ہوا ہر ایک کو ساتھہ اس شیطان کے کہ وسوسہ ڈالنے والا اسکا تھا بیچ طوقونکے سرابیلهم من قطران کرتے انکے گندھک کے ہونگے کہ آتش تیز اور بوے سخت اسکی سے معذب ہونگے لکھا ہی کہ گندھک دوزخیون اور یہان کے مین فرق ایسا ہی جیسا آتش دوزخ اور آتش دنیا مین وتغشى وجوههم النار اور ڈھانک لیگی مونہون انکے کو آگ لیجزي الله كل نفس ما كسبت یہہ متعلق برزوا کا ہی یعنے قبرون سے نکلینگے تو کہ جزا دیوے اللہ ہر جی کو جو کچھہ کیا ہی ان اللہ سریع الحساب تحقیق اللہ جلد لینے والا ہی حساب بندونکا ھذا بلاغ للناس ولينذروا به وليعلموا انما هو اله واحد وليذكر اولوا الالباب یہہ قرآن یا جو نصیحت اس سورہ مین پہنچا دینا ہی واسطے لوگون کے یا کفایت ہی واسطے اون کے تو کہ پہنچا دے جاوین ساتھہ اسکے اور تو کہ ڈرائے جاوین ساتھہ اسکے اور تو کہ جانین تامل کر کر بیچ دلایل قدرت کے کہ اسمین مذکور ہین یہہ بات کہ سوا اسکے نہین کہ وہی معبود اکیلا اور تو کہ نصیحت پکڑین صاحب عقل کے ادبا زہین منا ہی سے اور نہ پھرین اوامر الٰہی سے **نظم** سراسر ہی قرآن وعظ اور پند ہا اسے گوش دل سے سن نامی ہو مند +

اوامر جو اسمین ہین سو لا یجا + نواہی سے جان اپنی حرافت بچا + لگا دیا پنے نہ بھیان کا داغ + اشارہ اسی پر ہی ہذا ابلاغ + سورہ حجر مکی ہی ننانوے آیتین اور چھے سو چون کلمے ہین دو ہزار سات سو اکہتر حرف ہین فواصل اسکے لمن ہین اور ربط اسکا ساتھہ سورہ ابراہیم کے یہہ ہی کہ ختم اسکا ساتھہ ذکر وحی اور تبلیغ کے تھا

ابتدا اس سورہ حجر کی ساتھہ ذکر کتاب حمید اور قرآن مجید کے فرمائی +

سُوْرَةُ الْحِجْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً

الٓرٰ حروف مقطعہ مین قول علما کے بہت ہین بعضے کہتے ہین کہ انکی معانی مین گفتگو کرنی حرام ہی ینابیع مین ہی کہ امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے معنی ان حروف کے پوچھے فرمایا کہ اگر مین انکین کلام کرونگا متکلف ہونگا اور اللہ تعالی نے پیغمبر اپنے کو ارشاد کیا ہی کہ کہہ ما انا من المتکلفین اور بعضے کہتے ہین کہ ہر حرف اشارہ طرف ایک نام کے ہی چنانچہ یہان الر مین الف طرف اسم اللہ کے اور لام طرف اسم جبرئیل کے اور ے طرف اسم رسول کے ہی یعنے کلام اللہ بواسطہ جبرئیل بجانب رسول نازل ہوا تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ یہہ آیت کہ اترتی ہین آینین سورت کی اور قرآن روشن کی یا بیان کرنیوالے حق اور باطل کی بعضون نے کہا ہی کہ کتاب اور قرآن ایک ہی لیکن دو نام لائے تاکہ ہر نام دلالت اوپر معنے کے کرے اور تنکیر قرآن کی واسطے تعظیم کے ہی رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ بہت وقت دوست رکھینگے وہ لوگ جو کافر ہوئے کہ کاشکے ہوتے مسلمان اور یہہ آرزو اونکی دنیا مین ہوگی وقت فتح پانے مسلمانون کے یا دم مرگ ہوگی یا قبر مین یا دن قیامت کے یا وقت حساب کے یا اسوقت کہ گنہگار موحدان کو دوزخ سے نکالینگے اور مشرکون پر دروازے دوزخ کے بند کر دینگے پھر وہ سمجھینگے کہ اب خلاصی ہماری آتش دوزخ سے نہ ہوگی آرزو کرینگے کہ کاشکے ہم بھی اہل اسلام سے ہوتے نقل ہی کہ خواجہ یوسف ہمدانی قدس سرہ کے پاس غوث الاعظم اور ابن سقہ چلے راہ مین ایک شخص نے پوچھا کہان جاتے ہو کہا فلان غوث الوقت کی زیارت کو کہا کہ مین بھی چلتا ہون اگر صاحب کشف ہونگے خطرہ میرے دل کا معلوم کر لینگے جب تینون انکی خدمت مین پہنچے حضرت غوث الاعظم کو بشارت دی انھون نے کہا شتاب ہی کہ منبر پر کھڑے ہو کر کہے تو کہ قدمی علی رقبۃ کل ولی اللہ اور ابن سقہ کو کہا ختم تیرا دین اسلام پر ہوگا اور اس شخص ثالث کو کہا کہ تا زمہ گوش غرق دنیا مین ہوگا پس جو انھون نے فرمایا تھا وہی ہوا کہ غوث الاعظم کو وہی رتبہ ملا اور ابن سقہ بھی بدین اسلام مرا اور وہ شخص ثالث زن نصاری پر مبتلا ہو کر غرقہ لجہ دنیا ہوا وقت نزع کے اُس سے پوچھا کہ تو مسلمان تھا اور علم رکھتا تھا کچھہ اسلام سے اسدن یاد رکھتا ہی کہا کہ قرآن حفظ تھا سب بھول گیا مگر ایک آیت یاد ہی رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ معاذ اللہ امتحان اولیا کا ایسا ہوتا ہی ربما تخفیف با قراءت نافع اور عاصم کی ہی اور باقی بہ تشدید پڑھتے ہین ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ چھوڑ دے انکو یہہ امر اہانت اور حقارت کا ہی یعنے کافرون سے ہاتھہ اُٹھا تو کہ دنیا مین کھاوین اور فایدہ اٹھاوین اور غافل کرے انکو امید لمبی یعنے بہت جینے کا پھر وسا کر کر معاد اور مآل سے بیفکر رہین پس البتہ جانینگے آخر کار کردار اور گفتار اپنے کو وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا وَلَهَا كِتٰبٌ مَّعْلُوْمٌ اور نہین ہلاک کیے ہمنے کوئی بستی والے مگر واسطے انکے لکھا ہوا ہی معلوم لوح محفوظ پر کہ کب تک سلامت رہینگے اور کب ہلاک ہونگے مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ نہین آگے نکل جاتی کوئی جماعت وقت ہلاک اپنی سے اور نہ پیچھے رہ جاتی ہی اس سے **بیت** اجل سے نہین پیش و پس یک نفس ؛ نہ یک نفس بھی اجل پیش و پس + وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ اور کہا کافرون نے عرب کے اے وہ شخص کہ اتارا گیا ہی اوپر اوسکے قرآن تحقیق تو دیوانہ ہی کہ ہمکو نقد سے طرف نسیہ کے بلاتا ہی سمجھہ لیجئے کہ یہہ بات ٹھٹھے ہنسی سے کہتے تھے کیونکہ تعدد نزول کا فرونکی کرین اور دیوانہ ٹھہراوین یہہ کہان ہو سکتا ہی لَوْ مَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ اور دوسری کہا کیون نہین لے آتا ہمارے پاس فرشتون کو گواہی پر اپنی رسالت کے اگر ہی تو سچون سے دعوی پیغمبری مین پس حق تعالی جواب مین انکے فرماتا ہی کہ مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ نہین اتارتے ہم فرشتون کو مگر ساتھہ وحی کے یا عذاب کے کہ فرشتہ بصورت اصلی وقت عذاب کے نازل ہوتا ہی جیسے قوم ثمود نے جبرئیل علیہ السلام کو وقت صیحہ کے دیکھا تھا یا وقت مرگ کے کہ ہر ایک دیکھتا ہی نُنَزِّلُ بصیغہ متکلم اور نصب ملائکۃ قراءت حفص کی ہی اور حمزہ اور کسائی کی اور ساتھہ تا کے بصیغہ مجہول قرأت ابوبکر کی ہی برفع ملائکۃ وَمَا كَانُوْٓا اِذًا مُّنْظَرِيْنَ اور نہین اسدن کہ فرشتے کو صورت اصلی پر بھیجونگا مین ڈھیل دیئے گئے یعنے اسیوقت معذب

ہونگے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ تحقیق ہمنے اُتارا ہی قرآن کو کہ یاد کرمومنان ہی اور ذکر بمعنی شرف بھی آتا ہی یعنے کتاب کہ موجب شرف خواندگان ہی اور ہم واسطے اسکے نگہبان ہین تحریف سے یعنے شیطان نہ کلام باطل اسمین زیادہ کرسکیگا نہ حق مین سے کم کرسکیگا یا نگہبان ہین ہم یا رکھینگے خلل سے یا نگاہ رکھنے والے ہین ہم اسکو دلمین جسکے کہ چاہین اور بعضے کہتے ہین کہ ضمیر لہ کی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھرتی ہی یعنے نگہبان اسکے ہین ہم ضرر پہنچانے سے دشمنون کے نظم عداوت سے دوجگ کے کچھ ڈر نہین ہی + اگر دوست میرا نگہبان میرا ہو + نہ شادی سے عالم مین پھر غم سماؤن + جو غمخوار میرا وہ جانان میرا ہو + وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ اور تحقیق بھیجے تھے ہمنے پیغمبر پہلے تجھسے بیچ امتون پہلی کے + وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ اور نہین آتا تھا اُنکے پاس کوئی پیغمبر سے مگر تھے ساتھ اسکے ٹھٹھا کرتے جیسا کہ یہہ ماندتجھسے کرتے ہین مراد اس سے تسلی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی فقط آپ ہی کو قوم نے ایذا نہین دی تمام انبیا اسی بلا مین مبتلا تھے كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ جیسا کہ ٹھٹھا اور انکار کرنا انبیا سے پہلی امتون کے دلون مین ڈالا تھا اسیطرح دوڑاتے ہین ہم اس انکار اور استہزا کو بیچ دلون کافرون زمانے تیرے کے لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ نہین ایمان لاتے ساتھ قرآن کے اور تحقیق گذر گئی ہی عادت اللہ کی بیچ ہلاک پہلون کے یعنے جو کوئی انمین سے ہلاک ہوا ہی بسبب نہ قبول کرنے حق کے اور جھٹلانے پیغمبر کے ہوا ہی سمجھہ لیجیے کہ یہہ وعید اہل مکہ کے حق مین ہی کہ تکذیب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی کی اور معجزات دیکھہ کر اور اور معجزے نئے نئے مانگنے لگے اور فرشتون کا اترنا گواہی رسالت دینے کو چاہنے لگے حق تعالی نے فرمایا وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ اگر کھولدیوین ہم اوپر اُنکے دروازے آسمان کے پس ہوجاوین فرشتے انکی نظر دلمین بیچ اس دروازے کے چڑھتے اور اترتے لَقَالُوْٓا اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا البتہ عناد اور رشک کے سبب کہینگے سوا اسکے نہین کہ مست ہوگئین ہین آنکھین ہماری یا باندھ دی ہی نگاہ ہماری کہ کچھ کا کچھ سوجھتا ہی یا اگر دروازہ آسمان کا کھول دین اور کافر اسپر جاکر عجائبات مشاہدہ کرین کہین کہ چشم بندی ہوئی کردی ہی یہہ جو ہم دیکھتے ہین خارج مین وجود نہین رکھتا سکرت کو ابن کثیر نے بتخفیف کاف پڑہا ہی اور باقی سب قرا بتشدید پڑھتے ہین بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ بلکہ ہم ایک قوم ہین جادو کئے ہوئے یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمپر جادو کیا ہی جیسے اور معجزے دیکھہ کر کہتے تھے ہذا سحر مستمر وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ اور تحقیق پیدا کئے ہمنے بیچ آسمانون کے بارہ برج صورت صفت خواص مین ایکدو سرے کے مخالف اور زینت دی ہمنے اُنکو یعنے اُن برجون کو یا آسمان کو ساتھہ ستارون کے واسطے دیکھنے والون کے سمجھہ لیجیے کہ آسمان کی مثل مانند خربوزے کے بارہ پھانکین ہین انھین برج کہتے ہین آفتاب ہر سال سب طی کرتا ہی موسم گرمی سردی سے بدلتا ہی اور گرمی سے مینہہ آتا ہی مینہہ سے آبادی مخلوق کی ہوتی ہی پس تعجب فرماتا ہی کہ آسمان مین ہمنے برج پیدا کئے اور رونق دی انکو واسطے ناظرین کے کہ نگاہ عبرت سے دیکھین اور قدرت کاملہ پر اس پیدا کرنیوالے کے دلیل پکڑین وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ اور نگاہ رکھا ہی ہمنے آسمان کو ہر ایک شیطان راندے گئے سے کہ اسپر چڑھے اور احوال اخبار وہان کی معلوم کرے اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ مگر جس نے کہ چرا لیا سننے کو یعنے فرشتون کی بات جاکر چوری سے سن لی پس پیچھے لگتا ہی اسکے شعلہ روشن ابن عباس سے منقول ہی کہ آدم علیہ السلام کے زمانے سے عیسیٰ کے وقت تک شیطان آسمانون پر جاتے تھے اور فرشتون سے جو اخبار لوح محفوظ پر تھی سب سنکر زمین پر آکر کاہنون سے کہتے تھے تب عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام پیدا ہوئے تین آسمانون پر جانا شیطانون کا بند ہوا جب ولادت باسعادت ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوئی سب آسمانون سے منع کیا جانا انکا اور واسطے رجم اپنے کے ستارے روشن مقرر ہوئے اور کہانت کا دروازہ بند ہوگیا بیت نہ کیون ممنوع ہو جانا فلک پر اب شیاطین کا + کہ تیرے دور مین کیا اوج ہو ملعون بے دین کا + وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ اور زمین بچھائی ہمنے پانی پر خانہ کعبہ کے نیچے سے اور ڈالے ہمنے بیچ زمین کے پہاڑ اور اُگائی ہمنے بیچ زمین کے ہر ایک چیز کو تولی ہوئی ترازوئے حکمت مین یعنے اندازہ کی ہوئی ساتھہ اندازہ معین کے جسطرح کہ ہمارے ارادے مین آیا وہ چیز کہ تولین اور ناپین یا موزون کی معنی مستحسن کی یعنے کہ ہمنے زمین مین چیزین اچھی فائدہ مند درخت اور کھیتیان وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ اور کئے ہمنے واسطے تمہارے +

بیچ زمین کے اسباب معیشتون کے لباس اور طعام سے اور کیا ہمنے واسطے تمہارے اسکو کہ نہین تم واسطے اسکے رزق دینے والے یعنے خادم اور غلام یا سواریان اور انعام وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ اور نہین کوئی چیز کہ آدمی طرف اسکے محتاج ہو مگر ہین ہمارے پاس خزانے اسکے یعنے نیچے حکم ہمارے کے ہی اور ہم قادر ہین اسکے پیدا کرنے پر بے تکلیف وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ اور نہین اتارتے ہم اسکو مگر ساتھ اندازہ معلوم کے کہ نہ کم اس سے چاہیے نہ زیادہ وَاَرْسَلْنَا الرِّیٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَیْنٰكُمُوْهُ اور بھیجا ہمنے باؤ کو بوجھل کرنیوالی یعنے پانی ڈالنے والی ابر مین اور دانہ ڈالنے والی کھیت مین پس اُتارا ہمنے آسمان سے پانی پس پلایا ہمنے تمکو وہ پانی اور اختیار دیا تمکو اوسپر وَمَآ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِیْنَ اور نہین تم اس پانی کو ذخیرہ کرنیوالے کوے یا حوض مین یعنے نگاہ رکھنے والے مگر ہم حافظ نگہبان اسکے ہین امام ماتریدی نے تاویلات مین کہا ہی کہ نہین ہو تم اللہ کے خزانہ رکھنے والے یعنے خزانے اسکے تمہارے ہاتھہ مین نہین اور جو تمہارے ہاتھہ مین خزانے ہین وہ بھی اسکے ہین وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْیٖ وَنُمِیْتُ اور تحقیق ہم جلاتے ہین اور مارتے ہین لطایف فقیری مین ہی کہ زندہ کرتے ہین ہم دلون کو بانوار مشاہدہ اور مارتے ہین نفسون کو بنار مجاہدہ یا زندہ کرتے ہین موافقت طاعات مین اور مردہ کرتے ہین متابعت شہوات مین بحر الحقایق مین ہی کہ احیاے قلوب اولیا ہم ساتھہ انوار لمعات جمال کے اور اماتت نفوس انکے کرتے ہین ہم ساتھہ سطوات نظرات جلال کے یا موت اور حیات دیتے ہین ساتھہ روح نکالنے اور ڈالنے کے وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ اور ہم وارث ہین یعنے باقی بعد فنا سب خلق کے کیونکہ میراث اسکو کہتے ہین جو ایک کے مرنے کے بعد دوسرے کو پہنچے پس سب فنا ہونیوالے ہین اور حق تعالی ہی کو بقا ہی وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِیْنَ اور تحقیق ہم جانتے ہین آگے پھرنیوالون کو تم مین سے اور تحقیق ہم جانتے ہین پیچھے رہنے والون کو یا ہم جانتے ہین پہلون اور پچھلون کو جو موے ہین آدم علیہ السلام کیوقت سے تا اسدم اور جنکین گے تا قیامت یا جو پیدا ہو چکے ہین اور جو پیدا ہون گے یا جانتے ہین ہم پہلے قرنون کو اور قرن امت محمدیہ کو یا جانتے ہین انکو جو مقدم ہین صف جہاد مین یا طاعت مین اور انکو جو مؤخر ہین انمین اسباب نزول مین ہی کہ ایک عورت سینہ حضرت کے پیچھے صف عورات مین نماز پڑھتی تھی یعنے لوگ پیچھے کھڑے ہوتے تھے اسکو دیکھنے کو یعنے آگے کھڑے ہوتے تھے کہ رکوع مین زیر بغل سے جھانکین حق تعالی نے فرمایا کہ مقدم اور مؤخر صف والون کو جانتے ہین ہم اور ہمپر کچھہ چھپا نہین وَاِنَّ رَبَّكَ هُوَ یَحْشُرُهُمْ اور تحقیق پروردگار تیرا وہی اکٹھا کریگا انکو کہ مقدم اور مؤخر ہین اور جزا ہر ایک کی دیگا اِنَّهٗ حَكِیْمٌ عَلِیْمٌ تحقیق وہ حکمت والا جاننے والا ہے اور ظاہر کا ہی وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ اور تحقیق پیدا کیا ہمنے آدم کو خشک مٹی سے کہ ٹھیکرا سا بجے جو بنی تھی کیچڑ سڑے ہوے سے تبیان مین ہی کہ اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کو خاک سے پیدا کیا اسطرح کہ خاک پر مینہہ برسایا وہ گل گئی مدت تک اُسے چھوڑ دیا تا کہ حما ہوئی یعنے کیچڑ ہو گئی پھر پتلا بنایا اور مسنون بمعنی مصور ہی پھر چھوڑ دیا تو کہ خشک ہوے اور مرتبہ صلصال کو پہنچے کہ ٹھیکرا سا بجنے لگے وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ اور جن کو کہ باپ پریون کا ہی پیدا کیا ہمنے اسکو پہلے آدم سے آتش بے دود سے کہ اوسی ابن مسعود سے مروی ہی کہ سموم دنیا کا ایک جزو ہی ستر اجزاے سے اس سموم کے کہ جس سے جن پیدا ہوا وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ اور یاد کر جب کہا پروردگار تیرے نے واسطے فرشتون کے کہ تحقیق واسطے خلافت زمین کے مین پیدا کرنیوالا ہون بشر کو بجنے والے مٹی سے جو بنی ہو کیچڑ سڑے ہوے سے فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ پس جب درست کرون مین صورت اور ہیئت اسکی اور پھونک دون مین بیچ اسکے روح آفریدہ اپنی سے کہ وہ ساتھہ اسکے زندہ ہو جاویگا پس گر پڑیو واسطے اسکے سجدہ کرتے ہوے فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ اِلَّآ اِبْلِیْسَ پس سجدہ کیا فرشتون نے سب سارون نے مگر ابلیس نے کہ تکبر کی راہ سے اَبٰٓى اَنْ یَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِیْنَ نما یہہ کہ ہو ساتھہ سجدہ کرنیوالون کے آدم کو قَالَ یٰٓاِبْلِیْسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِیْنَ فرمایا اللہ تعالی نے ای ابلیس کیا ہی واسطے تیرے اور کیا غرض تھی تیری یہہ کہ نہوا تو ساتھہ سجدہ کرنیوالون کے قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ کہا ابلیس نے کہ نہین مین لایق اسبات کے کہ سجدہ کرون مین واسطے بشر کے کہ پیدا کیا تو نے اوسکو مٹی بجنے والی سے جو بنی ہوے سڑے ہوے کیچڑ سے یعنے اوسکو تو نے برے عنصر سے پیدا کیا کہ خاک ہی سڑی بدبو اور مجھے

اچھے عنصر سے بنایا کہ آگ ہی پس روحانی لطیف کیونکر جسمانی کثیف کے آگے سر جھکاوے **بیت** صورت آدم پہ کی اُسنے نظر ٭ معنی آدم سے تھا وہ بیخبر ٭ دیکھ کر ویرانہ ظاہر پھر کیا ٭ یہہ سمجھا گنج مخفی ہی بھرا ٭ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ فرمایا حق تعالیٰ نے ابلیس کو پس نکل آسمان سے یا بہشت سے یا گروہ ملائکہ سے یا صورت ملکی سے یا مرتبے سے کہ رکھتا ہی پس تحقیق تو راندہ ہوا ہی بھلائی اور برائی سے وَإِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ تحقیق اوپر تیرے لعنت ہی دن قیامت تک لباب میں ہی کہ قیامت تک اوپر تیرے لعنت کرینگے پھر عذاب تجھے ہوگا کہ لعنت بھول جاویگا قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ کہا ابلیس نے ای پروردگار میرے پس مہلت دے مجھکو اُسدن تک کہ اٹھائے جاوینگے لوگ غرض اسکی یہہ تھی نہ مروں کیونکہ جانتا تھا کہ بعد بعث کے موت نہیں حقتعالیٰ نے قبول کرکر قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ فرمایا پس تحقیق تو ڈھیل دئے گیوں سے ہی دن وقت معلوم تک کے یعنے زمانہ فنا خلق تک ساتھ نفخہ اولیٰ کے کیونکہ مذہب جمہور بھی ہی کہ نفخہ اولیٰ نفخ موت ہی اور نفخہ ثانیہ نفخہ احیا اور درمیان ان دونون نفخون کے بقول اشہر چالیس برس ہین پس ابلیس چالیس برس مردہ رہیگا پھر اٹھایا جاویگا قَالَ رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ کہا ابلیس نے ای پروردگار میرے بسبب اسکے کہ گمراہ کیا تونے مجھکو یا قسم ہی اسکی کہ گمراہ کیا تونے مجھ کو البتہ زینت دونگا میں واسطے آدمیون کے گناہونکو میں زمین دنیا کے کہ گھر غرور کا ہی مدارک ہین ہی کہ ابلیس نے دوبار قسم کھائی ہی گمراہ کرنے پر آدمیون کے ایکبار ساتھ صفت ذات کے کہ فبعزتك لاغوينهم اور ایکبار ساتھ صفت فعل کے کہ بما اغويتني اور فقہا نے فرق کیا ہی درمیان دونون کے اہل عراق کہتے ہین کہ قسم کھانا ساتھ صفات ذاتیہ کے مثل قدرت اور عظمت اور عزت کے یمین ہی اور ساتھ صفات فعلیہ کے جیسے رحمت اور غضب ہی یمین نہین اور اصح یہہ ہی قسم عرف پر ہی اسکو محاورے مین لوگون کے قسم کہتے ہین وہ قسم ہی اور نہین تو نہین اور بعضے کہتے کہ بما اغويتني مین بے سببیہ ہی چنانچہ پہلے ترجمہ لکھا گیا وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ اور گمراہ کرونگا مین انکو سب کو مگر بندے تیرے انمین سے جو خالص کئے گئے ہین شرک جلی اور خفی سے مکر اور فریب میرا انمین اثر نکریگا قَالَ هَٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہہ اخلاص ایمان مین راہ ہی کہ حق ہی اوپر میرے رعایت اسکی سیدھی کہ کجی نہین رکھتے اور جلد مقصود کو پہنچاتی ہی یا علی بمعنی الی ہی یعنے اخلاص راہ ہی طرف میرے سیدھی إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغَاوِينَ تحقیق بندے میرے اخلاص والے نہین واسطے تیرے اوپر انکے قوت اور غلبہ مگر جسنے پیروی کی تیری مگر انہون سے ہی اور اسپر تجھے غلبہ ہی وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ اور تحقیق دوزخ جگہہ وعدے انکے کی ہی سب کے لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ واسطے دوزخ کے سات دروازے ہین لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُومٌ واسطے ہر ایک دروازے کے گمراہون مین سے ایک حصہ ہی قسمت کیا ہوا سمجھہ لیجئے کہ مراد دروازون سے طبقے ہین اور واسطے ہر طبقے کے ایک قوم مقرر معین ہی جہنم جائے گنہگاران اہل توحید ہی لفظی مقام ترسالیون کا ہی حطمہ مکان یہودونکا سعیر جگہہ صابئون کی کہ بیدین ہین سقر مقر گبرونکا جحیم محل مشرکون کا ہاویہ کہ سب سے تلے کا درکہ ہی موضع منافقون کا ہی امام ابو منصور ماتریدی نے تاویلات مین کہا ہی کہ مراد ابواب سے طبقات ہین اور جو مؤمن دوزخ مین ہمیشہ نہین رہنے کے انکے واسطے کوئی طبقہ نہین ہی پہلا طبقہ دہریون کا ہی دوسرا ثنویون اور مشرکون عرب کا تیسرا براہمہ کا کہ مطلقا منکر رسالت ہین چوتھا یہود کا پانچوان نصاری کا چھٹا مجوس کا ساتوان منافقون کا بحر الحقایق مین ہی کہ دوزخ کے موافق خصائل رذایل کے سات در ہین حرص شرحقد حسد غضب شہوت کبر بعضون نے کہا ہی کہ دوزخ کے سات دروازے اسواسطے ہین کہ ساتون اعضا آدمی کے کہ چشم اور گوش اور زبان اور بطن اور فرج اور دست اور پا ہین اگر نافرمانی کرین ایک ایک کو ایک ایک دروازے سے دوزخ مین داخل کرین **نظم** ساتون اعضاؤن کو اپنے رافتا ٭ جب تلک ہو جرم وعصیان سے بچا ٭ ہفت در دوزخ کے تا ہو جائین بند ٭ واسطے تیرے یہہ سن لے وعظ و پند ٭ تجھہ مین ہی دوزخ کے یہہ ساتون ہین در ٭ ہو کے نافرمان نکہو اللہ سے ڈر ٭ بند رکھہ انکو کہ تا ہون بند وہ ٭ کھل ہی وہ جاوینگے کھولا انکو جو ٭ معصیت سے فتح اور طاعت سے بند ٭ ہوتے ہین یہہ یاد رکھہ ای ہوشمند ٭ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ تحقیق بچنے والے پیروی ابلیس کے ہے بیچ بہشتون کے اور چشمون کے ہین یعنے ایسے جنتون مین ہین کہ وہان نہرین شراب کی اور دودھ کی

اور شہد کی اور آب شیرین کی جاری ہین اُدْخُلُوهَا بِسَلَامٍ اٰمِنِينَ کہینگے فرشتے انکو کہ داخل ہو بہشتون مین ساتھہ سلامتی کے سب آفتون سے یا ساتھہ سلام کے دران حال کہ امن مین ہو زوال سے وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِينَ اور نکالدینگے جو کچھہ بیچ سینون انکے کے تھا ناخوشی سے دنیا مین حضرت امیر سے منقول ہی کہ امید رکھتا ہون کہ مین اور طلحہ اور زبیر ہون یا حسد سے وہان کے درجے ایکدوسرے کے دیکھہ کر رشک کھائین در انحال کہ بھائی ہوجائینگے آپسمین مہربانی اور دوستی مین اور پرتختون طلائی مرصع بجواہر کے امنے سامنے بیٹھے ہوے لکھا ہی کہ بہشتی پشت ایکدوسرے کی نہین دیکھینگے کیونکہ جہان یہہ جاوینگے اور جدھر منہہ کرینگے تخت بھی انکے اسطرف پھر جاوینگے پس بہرحال منہہ ہی ایکدوسرے کا دیکھینگے لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَّمَا هُم مِّنْهَا بِمُخْرَجِينَ نہ لگے گی انکو بہشت مین سختی اور محنت کیونکہ وہ گھر نعم اور راحت کا ہی اور نہ وہ بہشت سے نکالے گئے ہونگے یعنے ہمیشہ بہشت مین رہینگے لکھا ہی کہ ایکدن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم باب بنی شیبہ سے مسجد حرام مین آئے صحابہ کو ہنستے دیکھہ کر کہا کہ کیا ہی کہ تمکو خندان دیکھتا ہون مین صحابہ اسبات سے عتاب آمیز سمجھے آپ وہان سے گئے اور حجرہ شریفہ تک نہین پہنچے تھے کہ پھر آئے اور فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام نے آکر مجھے پیغام پہنچایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کیون میرے بندون کو نا امید کرتا ہی نَبِّئْ عِبَادِي اَنِّي اَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ خبر دے بندون میرے کو یہہ کہ مین ہون بخشنے والا اس کیواسطے کہ بخشش چاہے مہربان اوپر اوسکے کہ توبہ کرے وَاَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيمُ اور یہہ کہ عذاب میرا عاصی پر کہ توبہ اور استغفار سے پھرا ہی وہی عذاب دردناک **نظم** غفران و رحمت اپنی دونون بیان کرکے تنبیہ کا یہہ ہنر کا ارشاد کردیا ہی ؎ رافت یہہ وعدۂ لطف تاکید عفو کے ساتھہ ؎ سابق غضب سے لاکر دل شاد کردیا ہی ؎ وَنَبِّئْهُمْ عَن ضَيْفِ اِبْرٰهِيمَ اور خبر دے بندون میرے کو مہمانون ابراہیم علیہ السلام کے سے کہ تین فرشتے تھے یا آٹھہ یا بارہ بشارت دینے کو انھین اور ہلاک کرنے کو قوم لوط علیہ السلام کے آئے تھے اِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا جسوقت داخل ہوے اوپر اسکے کہا سلام کرتے ہین ہم اوپر تیرے سلام کرنا کر قَالَ اِنَّا مِنكُمْ وَجِلُونَ کہا ابراہیم علیہ السلام نے تحقیق ہم تمسے ڈرتے ہین سمجھہ لیجیے کہ وجہ دہشت کی یہہ تھی کہ بے اذن اور بیوقت آئے تھے یا کھانا انکا نہین کھایا تھا پس فرشتون نے قَالُوا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ عَلِيمٍ کہا مت ڈر تحقیق ہم خوشخبری دیتے ہین تجھہ کو ساتھہ لڑکے کے علم والے کے یعنے اسحٰق کے کہ جب بلوغ کو پہنچیگا علم نبوت اسکو حاصل ہوگا قَالَ اَبَشَّرْتُمُونِي عَلٰى اَن مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُونَ کہا ابراہیم نے کیا بشارت دیتے ہو تم مجھہ کو اوپر اوسکے کہ لگا ہی مجھہ کو بڑھاپا یعنے بڑھاپے مین بیٹا ہوگا پھر جوان ہوجاوینگا پس ساتھہ کس چیز کے خوشخبری دیتے ہو تبشرون کو نافع بکسرنون ساتھہ تخفیف اسکے کے پڑھتا ہی اور باقی ساتھہ فتح اور تخفیف کے قَالُوا بَشَّرْنَاكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُن مِّنَ الْقَانِطِينَ کہا فرشتون نے خوشخبری دیتے ہین ہم تجھکو ساتھہ راستی اور درستی کے بیشک و شبہہ پس مت ہو تو نا امیدون سے کہ جو قادر ہن ماں باپ کے پیدا کرنے پر ہی اسکو بڑھاپے مین اولاد دینا کیا مشکل ہی قَالَ وَمَن يَقْنَطُ مِن رَّحْمَةِ رَبِّهِ اِلَّا الضَّالُّونَ کہا ابراہیم علیہ السلام نے مین رحمت پروردگار اپنے سے نا امید نہین اور کون ہی کہ نا امید ہو رحمت رب اپنے کی سے مگر گمراہ **بیت** جسنے اوسکی وسعت رحمت کو پہچانا نہین ہ اسنے راہ معرفت کو رانتا جانا نہین ؎ یقنط کو ابو عمرو اور کسائی بکسر نون پڑھتا ہی اور ایسے ہی یقنطون کو سورۂ روم مین اور لا تقنطوا کو سورہ زمر مین اور باقی سب ساتھہ فتح کے تینون جگہہ جب ابراہیم علیہ السلام نے کئی فرشتون کو دیکھا تامل کیا کہ یہہ سب ایک بشارت کیواسطے نہین آئے کچھہ اور بھی فہم ہوگی قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ کہا پس کیا ہی مہم تمہارے ای بھیجے ہوئے اللہ کے قَالُوا اِنَّا اُرْسِلْنَا اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِينَ اِلَّا اٰلَ لُوطٍ کہا انھون نے تحقیق ہم بھیجے گئے ہین طرف قوم گنہگارون کے یعنے کافرون کے کہ قوم لوط علیہ السلام کی ہی تا انکو ہلاک کرین مگر کنبا لوط کا اِنَّا لَمُنَجُّوهُمْ اَجْمَعِينَ اِلَّا امْرَاَتَهُ قَدَّرْنَا اِنَّهَا لَمِنَ الْغَابِرِينَ تحقیق ہم نجات دینے والے ہین انکو سب کو مگر جورو اوسکے کو مقرر کررکھا ہی ہمنے یہہ کہ وہ پیچھے رہنے والون سے ہی شہر مین واسطے عذاب کے لمنجوھم کو حمزہ اور کسائی بسکون نون اور تخفیف جیم پڑھتے ہین اور ایسے ہی لتبیتنہ کو سورہ عنکبوت مین اور باقی رفع نون اور تشدید جیم دونون جگہہ پڑھتے ہین لیکن انا منجوك کو ابن کثیر اور ابو بکر اور حمزہ اور کسائی بسکون نون اور تخفیف جیم اور باقی بفتح نون اور تشدید جیم اور قدرنا کو ابو بکر بتخفیف دال یہان اور سورۂ نمل مین اور باقی بتشدید دونون جگہہ پڑھتے ہین سمجھہ لیجیے کہ نسبت تقدیر کی فرشتون نے

اپنے طرف کی واسطے قرب اور اختصاص کے والافعل الٰہی ہی فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ نِ الْمُرْسَلُوْنَ پس جب آئے لوگون لوط کے پاس بھیجے ہوئے
فرشتے قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ کہا لوط علیہ السلام نے تحقیق تم ہو قوم ناپہچان قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ کہا فرشتون نے
ہم ناپہچان نہین بلکہ آئے ہین تیرے پاس ساتھ اسچیز کے کہ تھی قوم تیری جہل اور عناد سے بیچ اسکے شک کرتی یعنے ہم عذاب کرنیکو انکے آئے ہین
کہ تو نے وعدہ کیا تھا اور وہ شک جانتے تھے وَاٰتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ اور آئے ہین ہم تیرے پاس ساتھ حق کے یعنے عذاب انکا
حق ہی اور تحقیق ہم سچے ہین اس خبر مین فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ پس لیچل اس شہر سے راتمین اہل اپنی کو بیچ ایک ٹکڑے کے
رات سے گذرے اور پیروی کر تو پچھاڑے انکے کے اور دورا نا لیچل وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّامْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ اور نہ پھر کر دیکھے تم مین سے کوئی
شخص تو کہ وہشت عذاب کی نہ دیکھے اور چلے جاؤ جہان حکم کیے جاتے ہو یعنے شام کو یا مصر کو وہان کے لوگ ہلاک نہ ہونگے وَقَضَيْنَآ اِلَيْهِ ذٰلِكَ
الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِيْنَ اور مقرر کر دیا ہمنے طرف اسکے یعنے حکم کیا یا وحی بھیجی اس بات کی کہ تحقیق جڑ اس گروہ کی کاٹی جاویگی
صبح ہوتے یعنے درانحال کہ صبح کرینگے سب مرے ہونگے کوئی باقی نرہیگا حدیث مین ہی کہ جو روئے لوط علیہ السلام کے مہمانون کو جو خوبصورت دیکھا قوم کو
خبر کردی وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ اور آئے شہر سدوم والے خوشیان کرتے ہوئے اور آپسمین ایکدوسریکو مژدہ دیتے ہوئے بدفعلی کا خوبصورت
لڑکون سے قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ کہا لوط علیہ السلام نے تحقیق یہہ ہین مہمان میرے پس مت فضیحت کرو مجھکو مہمانون کو چھیڑ کر
وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ اور ڈرو اللہ سے بدفعلی مین اور مت رسوا کرو مجھ کو مہمانون کے سامنے قَالُوْٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ کہا
انھون نے کیا نہین منع کیا ہمنے تجھکو حمایت سے عالم کے لوگون کے یعنے غریبون کے کیونکہ بدفعلی انکی مخصوص غربا کے ساتھ تھی قَالَ هٰٓؤُلَآءِ
بَنٰتِيْٓ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ کہا لوط علیہ السلام نے یہہ ہین بیٹیان میری یعنے لڑکیان امت میری کہ ہر نبی اپنی امت کا بمنزلہ باپ کے ہی اگر ہو تم
کرنیوالے میرے کہے کو تو انسے نکاح کرو لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ قسم ہی زندگی تیرے کی ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق قوم لوط کی
بیچ مستی گمراہی اپنی کے سرگردان تھی یا مستی غفلت اپنے مین گمراہ تھے ابن عباس سے تبیان مین منقول ہی کہ اللہ تعالیٰ نے بزرگتر جناب پیغمبر ہمارے
سے کسیکو پیدا نہین کیا اور کسیکے حیات کی قسم نہین کھائی سوا حیات آپ کی کے نظم نہ ایسا ہوا ہی نہ ہوگا کوئی کرے انکی تعریف پھر کیا کوئی
قسم آپکے عمر کی کھائی ہی ٭ جو آیتہ لعمرک یہہ بھجوائی ہی ٭ تاویلات ماتریدی مین ہی کہ حقتعالیٰ اپنے مخلوق مین سے جسکی چاہے قسم کھاوے اور
مخلوق کو کسیکی قسم سوا اللہ کے نہ کھانا چاہئے لکھا ہی کہ لوط علیہ السلام اہل اپنے کو شہر سے نکال لے گئے اور جبرئیل علیہ السلام نے صبح دم آواز کی
فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ پس پکڑا اس قوم کو آواز تند نے سورج نکلتے ہوئے اور اٹھا لیا جبرئیل نے انکے شہرون کو اور نزدیک آسمان کے
لیجا کر الٹ دیے فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ پس کیا ہمنے اوپر اسکا نیچے اسکے یعنے زیر و زبر کر دیا ان شہرونکو
اور برسایا ہمنے اوپر انکے جو اس قوم مین سے اور شہرونمین گئے تھے پتھرون کو کنکر سے یا پتھرون کو جو مسجل تھے یعنے نام ہر ایک کا لکھا تھا جسکی
ہلاکت جس پتھر سے ہوئی انکا نام اس پتھر پر لکھا تھا سمجھہ لیجئے کہ سجیل مٹی کے ملے ہوئے پتھر کو کہتے یا اسم آسمان دنیا کا ہی یا نام دوزخ کا ہی
اصل مین سجین تھا نون کو لام سے قرب مخرج کے سبب بدل ڈالا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ تحقیق بیچ ہلاک کرنے قوم لوط کے البتہ
نشانیان ہین واسطے چہرا پہچاننے والون کے کہ فراست سے صورت دیکھکر حقیقت دریافت کر لیتے ہین وہ کون ہین مسلمان ہین کہ حدیث مین
ہی اتقوا فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ لکھا ہی کہ مقبول ربانی خواجہ عبدالخالق غجدوانی قدس سرہ ایکدن معرفت مین کلام کرتے تھے ایک
جوان آیا صورت زاہدانہ بنائے خرقہ پہنے مصلی کاندھے پر ڈالے ایک گوشے مین آکر بیٹھ گیا بعد ساعت کے اٹھا اور کہا کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اتقوا فراسۃ المؤمن الخ سر اس حدیث کا کیا ہی خواجہ نے فرمایا کہ سر اسکا یہی ہی کہ تو زنار اپنا توڑ اور ایمان لا کہا نعوذ
باللہ کہ مین زنار رکھون خواجہ نے خادم کو اشارہ کیا خادم نے خرقہ کھینچا زنار ظاہر ہو گیا وہ جوان اسیوقت زنار توڑا ایمان لایا پھر خواجہ نے
کہا ای یارو آؤ تو کہ موافقت اس نو عہد کے لین کہ زنار ظاہری توڑا ہی زنار باطنی اپنی قطع کرین خروش مجلس سے اٹھا سب قدم پر خواجہ کے

گرسے اور تجدید بیعت کی نظم ظاہری زنار تارسوت توڑ ۴ اور باطن مین توکل ناسوت چھوڑ ۴ یعنے زنار خودی سے باہر آ ۴ کفر راہ حق ہی اطلاق انا ۴ عام کی توبہ ہی منہیات سے ۴ خاص کی توبہ ہی اپنی ذات سے ۴ رافت اسلام حقیقی ہی یہی ۴ کرنا اثبات خدا نفی خودی ۴ وَاِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ اور تحقیق وہ شہر موتفکہ جسمین قوم لوط علیہ السلام کی تھی البتہ بیچ راہ چلنے کے ہی کہ قافلے والے ادھر سے آتے جاتے ہین اور آثار انکے دیکھتے ہین اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ تحقیق بیچ اسکے کہ مذکور ہوا البتہ نشانیان ہین قدرت حق کی واسطے ایمان والون کے وَاِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ اور تحقیق تھے رہنے والے ایکہ کے یعنے قوم شعیب علیہ السلام کی البتہ ظالم ایکہ گھٹے ہوئے درختون کو کہتے ہین انکے شہر مین درخت اور سبزا بہت تھا اسواسطے کہتے ہین اور وہ شہر درمیان مکہ اور شام کے تھا شعیب علیہ السلام اہل مدین اور اہل ایکہ پر مبعوث تھے مدین والون نے انکو نما صیحہ سے ہلاک ہوئے سورہ ہود مین قصہ انکا گذرا اور اہل ایکہ نے بھی نافرمانی کی فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ پس بدلا لیا ہمنے انسے ساتھہ عذاب یوم الظلہ کے کہ سورہ شعرا مین آویگا وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ اور تحقیق وہ دونون ایکہ اور مدین یا سدوم اور ایکہ اوپر رستے ظاہر کے ہین کہ لوگ ادھر سے گذرتے ہین اور دیکھتے ہین وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ اور تحقیق جھٹا یا رہنے والون حجر کے نے قوم ثمود کی تھی پیغمبرون کو یعنے صالح علیہ السلام کو اور تکذیب ایک پیغمبر کی تکذیب سب پیغمبرون کی ہی وَاٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا اور دین ہمنے قوم ثمود کو آیتین اپنی سمجھہ لیجیے کہ صالح علیہ السلام پر کتاب اترنا معلوم نہین اسواسطے اکثر مفسرین نے آیات کو بمعنی معجزات کہا ہی اور ناقہ کا پتھر سے نکلنا عجب معجزہ ہی انکا مشتمل امور نادرہ مانند بزرگی خلقت کے کہ کوئی شتر اس عظمت کا نہ تھا اور چلنے اسکے کی کہ نکلتے ہی پتھر سے واقع ہوا اور دودھہ دینے اسکے کے کہ تمام قوم ثمود کو کفایت کرتا تھا اور پانی پینے اسکے کے کہ روز نوبت اپنی مین تمام آب یکبارگی پی جاتے تھے غرض یہہ سب نشانیان قوم ثمود کو دکھائین ہمنے فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ پس تھے اُن نشانیون سے منہ پھیرنے والے وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ اور تھے تراشتے پہاڑون سے گھر در انحال کہ امن چاہنے والے تھے انمین عذاب سے یا امین تھے ڈہنیے انکے سے اور کوہل لگانے سے امین چورون کے فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ پس پکڑا انکو عذاب آواز تند کی نے درانحال کہ صبح کرنیوالے تھے یعنے صبح ہوتے اتوار کے دن آواز تند جبرئیل سے ہلاک ہوگئے چنانچہ سورہ ہود مین قصہ گذرا فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ پس نہ دفع کیا انسے عذاب اس چیز نے کہ تھے کماتے مال اور زر سے اور تھے بناتے مکان اور گھر سے وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ پس نہین پیدا کیا ہمنے آسمانون کو اور زمین کو اور اس چیز کو کہ درمیان انکے ہی ملائک اور جن اور انس وغیرہ سے مگر ساتھہ حکمت کے یا بسبب ظہور حق کے یا واسطے بیان حق کے وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ اور تحقیق قیامت البتہ آنیوالی ہی اور اللہ بدلا تیرا جھٹانے والون سے لیگا پس درگذر کر درگذر نا نیک ہی بیت عفو کر حق نفس کو اپنے ۴ کہ ہی عفو اور صفح نیک و جمیل ۴ بعضے کہتے ہین کہ حکم اس آیت کا منسوخ ہی ساتھہ آیت سیف کے اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيْمُ تحقیق پروردگار تیرا وہ ہی پیدا کرنیوالا نفس اور آفاق کا ہے جاننے والا اہل وفاق اور نفاق کا اسباب نزول مین ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سات کاروان بنی قریظہ اور بنی نضیر کے دیکھے بھرے ہوئے انواع طیب اور جواہر اور اسباب اور لباس نفیس سے اور تسہیر مین ہی کہ سات کاروان قریش کے ایکدن مکے مین آئے اناج اور کپڑا بھرے ہوئے بہر تقدیر بعضے صحابہ نے کہا کہ اگر یہہ مال ہمارے ہاتھہ مین ہوتا تو براہ خدا خرچ کرتے اور صاحب تیسیر نے کہا ہی کہ حضرت کی خاطر مبارک مین گذرا کہ مسلمان ہوکے تنگی سے گذران کرتے ہین اور مشرک یہہ مال اسباب رکھتے ہین آیت اُتری کہ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ اور تحقیق دی ہمنے تجھہ کو سات آیتین مثانی سے کہ قرآن ہی اور یہہ ہفت آیت بہتر ہین اُن سات کاروان سے سمجھہ لیجیے کہ مراد ان سات آیتون سے سورہ فاتحہ ہی یا ساتون سورتین اول قرآن کی ہین جنھین سبع طوال کہتے ہین یا ساتون حامیمن ہین کہ عرائس قرآن ہین اور قرآن کو مثانی اسواسطے کہا کہ احکام اور قصے مکرر مکرر آتے ہین یا مراد مثانی سے لکھنا ہی یعنے الحمد کہ سات آیتین ہین اور نماز مین مکرر پڑھی جاتی ہین یا دوبار نازل ہوئی یا متضمن ثنا الٰہی ہی وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ اور یا دیا ہمنے تجھہ کو قرآن عظیم کہ نزدیک ہمارے

قدر اسکی بڑی اور ثواب قرات اسکے کا بہت ہی عطف قرآن کا سبع المثانی پر کہ فاتحہ ہی یا سبع طوال یا حوامیم ہین قبیل عطف عام کے ہی اوپر خاص کے لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ مت لمبی کر دونون آنکھین اپنی طرف اس چیز کے کہ فائدہ دیا ہمنے ساتھہ اسکے کتی قسمون کو کافرون مین سے سمجھہ لیجئے کہ کچھ رغبت سے ہی نہ نظر سے یعنے اقسام کفرہ کو کہ یہود اور نصاری اور مجوس اور بت پرست ہین جو دنیا مین دولت دی ہی اسپر مایل نہو کہ قلیل اور خوار اور ذلیل اور بے اعتبار ہی بہ نسبت ان فضایل اور کمالات کے کہ تجھے عنایت فرمائے ہین **بیت** کیا قدر کسیکی ہو تیرے ذات کے آگے ٭ ذرہ ہی یہان تیرے کمالات کے آگے ٭ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ اور مت غم کھا اوپر اصحابون اپنے کے مفلسی اور درویشی کا کہ کارساز حقیقی مین ہون وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ اور نیچا کر بازو اپنا واسطے ایمان والونکے یعنے تواضع اور نرمی کر انسے کشف الاسرار مین ہی کہ پست کرنا بازو کا حکایت خوش خلقی سے ہی **بیت** ہی کریم الخلق ذات پاک محبوب کریم ٭ چست ہی بالا پہ انکے خلعت خلق عظیم وَقُلْ إِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْمُبِينُ ٥ اور کہہ تحقیق مین ڈرانیوالا ہون ظاہر بدلایل کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ اگر تم ایمان نہ لاؤگے عذاب اتاریگے ہم تمپر كَمَا أَنزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِينَ الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ جسطرح عذاب اتارا ہمنے اوپر بانٹ لینے والون کے جنھون نے کیا قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے اور طرح طرح کی نسبت کرنے لگے کہ شعر ہی اور سحر ہی اور کہانت ہی اور مفتری اور اساطیر الاولین عین المعانی مین ہی کہ ایک کہتا تھا سورہ بقر میرے واسطے ہی دوسرا کہتا تھا سورہ نمل میری ہی کوی عنکبوت کو اپنی طرف مخصوص کرتا تھا اور یہہ سب باتین ٹھٹھے بازی کی تھین لکھا ہی کہ حصے کرنیوالے بارہ آدمی تھے کہ ولید بن مغیرہ نے موسم حج مین عقبات مکے پر بھیجدیے تھے کہ جو قافلہ آوے اسکو حضرت کی طرف سے پھیراوین اور کہدین کہ یہہ شاعر ہی ساحر ہی اور قرآن کو بصفات مذکورہ بیان کرین فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ پس قسم ہی پروردگار تیرے کی البتہ سوال کرینگے ہم ان سب سے اس چیز سے کہ تھے عمل کرتے بانٹنے کا یا جھٹلانے کا نقل ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جو نبوت آئی تین برس تک لوگون کو دعوت اسلام مخفی فرمائی پھر جبرئیل آئے اور یہہ آیت لائی فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ پس آشکارا کر اس چیز کو کہ حکم کیا جاتا ہی تو اوامر اور نواہی سے اور منہ پھیر مشرکون سے لکھا ہی کہ پانچ شخص اشراف قریش سے حضرت پر بہت ہنستے تھے اور درپے ایذا دینیکے تھے ایکدن آپ جبرئیل کے ساتھہ مسجد حرام مین بیٹھے تھے کہ وہ آئے اور آپ پر ہنسکر طواف کرنے لگے جبرئیل نے کہا کہ مین شر انکا دفع کرتا ہون آپ سے پھر اشارہ کیا طرف ساق ولید بن مغیرہ کے اور کف پائے عاص بن وایل کے اور بنی حارث بن قیس کے اور روے اسود بن یغوث کے اور چشم اسود بن مطلب کے وہ پانچون زمانہ اندک مین ہلاک ہوگئے ولید تیر تراش کی دوکان کیطرف نکلا پیکان تیر دامن سے اوسکے الجھہ گیا اسنے تکبر سے سر جھکا کر دامن سے نہ چھڑایا پنڈلی پر اسکے زخم آیا اور رگ شریانی کٹ گئی واصل بجہنم ہوا اور عاص کے کف پا مین کانٹا لگا پاؤن سوجکر مر گیا اور حارث کے ناک سے پیپ لہو جاری ہوا یہان تک کہ مرا اور اسود بن عبد یغوث منہ اپنا خاک و خاشاک پر مار مار کر ہلاک ہوا اور اسود بن مطلب اندھا ہوکر غضب سے سر زمین پر مار مار کر مرا اور یہہ آیت اتری کہ إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ الَّذِينَ يَجْعَلُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ تحقیق ہمنے کفایت کیا ہی تجھہ کو شر ٹھٹھا کرنیوالون کے سے وہ جو مقرر کرتے ہین اور شریک ٹھہراتے ہین ساتھہ اللہ کے معبود اور جھوٹا فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ پس شتاب جانینگے مآل کار اور سزا دیے کردار اپنے کو وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ اور تحقیق جانتے ہین ہم یہہ کہ تنگ ہوتا ہی سینہ تیرا ساتھہ اسچیز کے کہ کہتے ہین کافر اللہ کے شرکت کی بات اور قرآن کے طعن کی اور استہزا کی ساتھہ تیرے **بیت** سخن ناسزاے کفاران ٭ خاطر پاک پر ہی تیرے گران فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُن مِّنَ السَّاجِدِينَ پس پاکی بیان کر ساتھہ تعریف پروردگار اپنے کے یعنے کہہ سبحان اللہ وبحمدہ اور ہو سجدہ کرنیوالون سے صاحب کشف الاسرار نے کہا کہ حقتعالی نے فرمایا کہ تنگ دلی تیرے سے آگاہ ہون مین اور غصے بیگانون کے سے خبر رکھتا ہون مین تو حضور دل سے نماز مین آ کہ میدان مشاہدہ ہی اور ساتھہ مشاہدہ دوست کے بار بلا اٹھانا سہل ہی **بیت** سر دارپہ رکھہ دیجئے دیدار اگر ہو ٭ کیا خوف بلا سامنے وہ یار اگر ہو ٭ ایک بزرگ نے کہا کہ بازار بغداد مین دیکھا مین نے کہ ایک شخص کو سو کوڑے لگائے اور اسنے آہ نکی پوچھا اُس سے کہ ای جوانمرد اسقدر زخم کھائے تو نے اُف

نہ کیا ہاں شیخا معذور رکھہ مجھکو کہ محبوب میرا میرے سامھنے تھا اور دیکھتا تھا کہ میرے واسطے اسکو تازیانے لگتے ہین اسکے نظارے مین درد زخم کا مجھکو کچھہ معلوم نہوا **بیت** شکل گل سینہ میرا خندہ زنی سے پھٹ جاوے ٭ تیرے گردن مین ہو ہاتھہ اور جو گردن کٹ جاوے ٭ **وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ** ۝ اور عبادت کر پروردگار اپنے کی یہان تک کہ آوے تجھہ کو موت مراد یقین سے موقن ہی کیونکہ موت پر مخلوق کی تیقن ہی یعنے جبتک زندہ ہی عبادت اوسکی مت چھوڑ اور پرستش اسکی سے منہہ نہ موڑ **نظم** رافتا جب تلک ہی دم مین دم ٭ خط طاعت سے مت نکال قدم ٭ دم اسیکا ہر اکیدم بھر تو ٭ یاد اسکی بھلا نہ دم بھر تو ٭ ثمر زندگی عبادت ہی ٭ بار نخل وجود طاعت ہی ٭ سورہ نحل مکی ہی مگر چار آیتین مدنی ہین ان عاقبتم الخ اور والذین ھاجروا الخ اور والذین صبروا الخ اور وما صبرك الخ ایک سو اٹھائیس آیتین ہین ایکہزار تین سو اکتالیس ۱۳۴۱ کلمے ہین سات ہزار سات سو حرف ہین فواصل اسکے نمر ہین اور ربط اسکا ساتھہ سورہ حجر کے یہہ ہی کہ اسمین وعید کافرون کا مذکور تھا اسمین اغلب وعدہ صحابہ کے حق مین اور تمام مومنون کے مسطور ہی اور اختتام سورہ حجر کا ساتھہ ذکر موت کے تھا افتتاح اس سورہ نحل کا ساتھہ ذکر قیامت کے ہوا اور موت اور قیامت مین بے شک مناسبت ہی

سُوْرَةُ النَّحْلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | مِائَةٌ وَّثَمَانٍ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

اَتٰۤى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ آیا حکم اللہ کا یعنے نزدیک پہنچا فرمان الہی بقیام قیامت یا بعذاب کفار پس مت جلد کرو اسکو سمجھہ لیجئے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے قایم ہونیکی یا عذاب دنیا مین آنیکی وعید فرماتے تھے معاندون نے کہا جلد دکھاو ہمین جو کہتے ہو حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ شتابی مت کرو انھون نے کہا کہ تمھارا کہنا اگر واقع ہوگا تو شریک حق کے ہماری مدد کرکے جھٹا دینگے جناب الہی نے ارشاد کیا **سُبْحَانَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ** پاک ہی اللہ اور برتر اس چیز سے کہ وہ شریک لاتے ہین **نظم** نہ اسکا ہوا ہی نہو گا شریک ٭ کہ ذات اسکی ہی وحدہ لاشریک ٭ عذاب اوسکا آتا ہی جبر کہین ٭ وہ ٹالے سے دم بھر ٹلتا نہین **يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ** اتارتا ہی فرشتون کو ساتھہ وحی کے یا قرآن کو یا روح کو یعنے سات اس علم کے کہ زندہ کرتا ہی دلکو تبیان مین ہی کہ کوئی فرشتہ نہین اترتا مگر ساتھہ اسکے روح ہوتی ہی نگہبان اسکی جیسے آدمیونکے نگہبان حفظہ ہین اور اتارتا ہی **مِنْ اَمْرِهٖ** حکم اپنے سے **عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ** اوپر جسکے چاہتا ہی بندون اپنے سے کہ لیاقت نبوت کی رکھتے ہین اوپر زمین کے ملایکہ سے انبیا کو کہتا ہی **اَنْ اَنْذِرُوْۤا اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاتَّقُوْنِ** یہہ کہ ڈر سناو ساتھہ اسبات کے اور آگاہ کرو خلق کو یہہ کہ نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر مین کہ خالق اور رازق سبکا ہون پس ڈرو مجھہ سے اور سوا میرے کسیکو مت پوجو **بیت** بندگی میری کر دمین ہون خدا ٭ دوسرا مین اور نہین ہی دوسرا **خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ** پیدا کیا ہی آسمانون کو اور زمین کو ساتھہ حکمہ درست کے **تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ** برتر ہی خدا اس سے کہ شریک لاتے ہین **خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ** پیدا کیا انسان کو نطفے سے کہ جماد بے حس ہی اور شکل صورت دیکر فہم عقل عنایت کیا پس ناگہان وہ جھگڑنیوالا ہی ظاہر یعنے جھگڑتا ہی اور چاہتا ہی کہ اپنی بات دلیل سے ثابت کرے مراد اس سے ابی بن خلف ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین استخوان کہنہ آدمی کی لاکر کہنے لگا کہ من یحیی العظام وھی رمیم حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ وہ پہلے جاد محض تھا ہمنے اسکو حس اور نطق دیا اب ہم سے مجادلہ کرتا ہی نہین سمجھتا کہ جو اول بار پیدا کرنے پر قادر ہی اعادہ کرنا اسکو کیا دشوار ہی **وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا** اور چارپایون کو پیدا کیا **لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ** واسطے تمھارے بیچ اسکے پوشش ہی گرم کرنیوالی یعنے لباس پشمین دافع سردی اور فائدے ہین دودھہ اور کرائے اور سواری اور تجارت کے اور اسمین سے کھاتے ہو وہی دودھہ گھی مکھن یا گوشت اور چربی اور کھانا سوا چارپایون کے جیسے پرندون کا اور شکار بحری اور بری کا گو یا غیر معتد بہ ہی **وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ** اور واسطے تمھارے بیچ ان چارپایون کے زیب و زینت ہی گھر کی جسوقت کہ شام کو چرا کر لاتے ہو اور جب صبح کو چرانے کو نکالتے ہو سمجھہ لیجئے کہ لانے کو مقدم کیا اوپر لیجانیکے حالانکہ لیجانا پہلے ہی لانے سے اسواسطے کہ وقت لانیکے جمال زیادہ تر ہی کہ آب و گیاہ سے سیر ہوکر خوش آتے ہین اور جانیکے وقت بھوکے پیاسے

جاتے ہین اور غم جدائی کا بچون کے کھاتے ہین وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ اور اٹھا لیجاتے ہین بوجھ تمھارے اسباب کے یا بدنون کے طرف کسی شہر کے کہ نتھے تم پہنچنے والے اسکے وہ اسباب لیکر یا پیادہ مگر ساتھ آدھی جانون کے یعنے ساتھ بڑے رنج اور سختی کے مرمر کے وہان پہنچتے ہو یہہ مکے والون کو کہا کہ تجارت کے واسطے مال اسباب لیکر کسی شہر کو شام اور یمن کے نہ پہنچتے تم مگر ساتھ بڑی مشقت کے پس اللہ تعالی نے نعمت انعام کی تمکو انعام کی اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ تحقیق پروردگار تمھارا شفقت کرنیوالا ہی کہ نعمت دی بے خدمت مہربان ہی کہ چارپاے پیدا کر کر مشکل کام تمہر آسان کردے وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً اور پیدا کئے گھوڑے اور خچر اور گدھے تو کہ جو تو اونپر اور آرایش کرو اپنی ساتھ انکے آرایش کرنا کر وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ اور پیدا کرتا ہی جیسے انھین پیدا کیا اس چیز کو کہ نہین جانتے تم حشرات اور ہوام اور طیور اور جانوران آبی سے بعضون نے کہا ہی کہ مراد بہشت کی نعمتین ہین یا ملائکہ حافات اور صفات ہین یا مخلوقات ماورای کوہ قاف لباب مین ہی کہ سکوت اسکی تفسیر سے کہ اللہ فرماتا ہی مالا تعلمون اولی ہی وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ اور اوپر اللہ کے پہنچتی ہی سیدھی راہ یا اوپر اوسکے ہی بیان راہ راست کا کہ موصل بحق ہی یا اسپر ہی اقامت راہ مستقیم کی نہ بطریق وجوب بلکہ براہ فضل اور رحمت یا اوسی کو ہی راہ حق یعنے دین اسلام وَمِنْهَا جَآئِرٌ اور بعضے ان مین سے کج ہین کہ مقصود کو نہین پہنچتی یعنے مال کافرون کی اہل ہوا اور بدعتون کی سمجھ لیجیے کہ راہ نیک کی اضافت طرف اللہ کے کی اور راہ بدکی نکی واسطے شرایط ادب کے جیسے خالق خنازیر کہنا ادب سے دور ہی اگرچہ سب اسیکی پیدایش ہین وَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ط اور اگر چاہتا اللہ البتہ ہدایت کرتا تمکو سب کو اور توفیق رفیق کر کر بقصد سبیل کہ دین اسلام ہی پہنچاتا هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وہ ہی جسنے اتارا آسمان سے پانی یا بادل سے یا آسمان سے یا بادل پر یا بادل سے زمین پر واسطے تمھارے اسمین سے پیناہی وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ اور اسمین سے درخت ہین یعنے گھاس کہ بیچ اسکے چراتے ہو چارپایون اپنے کو يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ اگاتا ہی واسطے تمھارے ساتھ آب باران کے کھیتی اور زیتون اور کھجورین اور انگور اور بعضے سب میوون سے کہ دنیا مین ممکن نہین کیونکہ سب میوے نہین مگر بہشت مین اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ تحقیق ہی بیچ اس اگانے گھاس اور دانے کے البتہ نشانی روشن اوپر قدرت اور حکمت حق کے واسطے اس قوم کے کہ فکر کرتے ہین اور سوچتے ہین کہ دانہ زمین مین پڑتا ہی اور پانی مین بھیگنے سے گل کر نیچے اور اوپر پھٹ نکلتا ہی تلے جڑین اور اوپر شاخین پھیلتی ہین پھر پھول اور پھل لاتا ہی ہر پھول کا رنگ اور بو علیحدہ اور ہر پھل کا لون اور طعم جدا ہوتا ہی اور یہہ اختلاف نہین مگر فعل اسی فاعل مختار حضرت آفریدگار کا ہی بیت دیکھہ گوناگون متاع دہر گل اور بار تو ہ رافتا کردید فعل فاعل مختار تو ہ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ اور مسخر کیا واسطے نفع تمھارے کے رات کو بجہت آسایش اور دن کو برای آرایش کہ اسمین آرام کرو اور اسمین بہشت کا سر انجام کرو اور آفتاب کو واسطے میوون اور کھیتون کے کہ اسکی تابش سے روز بروز پختہ ہون اور تم کھاؤ اور بیچو اور ماہتاب کو کہ مہینے اور برس معلوم کرو اور کاروبار دنیا اور دین بجا لاؤ اور ستارے بھی مسخر ہین واسطے پہچاننے راہون کے ساتھ حکم اللہ کے کہ پروردگار سب کا ہی سمجھ لیجئے کہ یہہ ترجمہ موافق قرارت حفص کے ہی کہ چار لفظون کو منصوب ساتھ مفعولیت کے پڑھا ہی اور قمر پر وقف کیا ہی اور والنجوم کو مرفوع پڑھا ہی مبتدا ٹھہرا کر اور مسخرات کو خبر اور بعضے قاریون نے قمر پر وقف نہین کیا اور سب پانچون الفاظ کو مفعول سخر کا ٹھہرا کر منصوب پڑھا ہی اور مسخرات کو مصدر یا حال کہا ہی اور بعضون نے دو لفظون کو یعنے لیل و نہار کو منصوب ساتھ مفعولیت مسخر کے پڑھا ہی اور وقف کر کر باقی شمس اور قمر اور نجوم کو مبتدا اور مسخرات کو خبر کیا ہی اور تینون کو مرفوع پڑھا ہی اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ تحقیق بیچ اسکے البتہ نشانیان ہین وحدانیت حق کی واسطے اس قوم کے کہ سمجھتے ہین وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِى الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ اور دوسرے مسخر کیا اس چیز کو کہ پیدا کیا ہی واسطے نفع تمھارے کے بیچ زمین کے مطاعم اور مشارب اور ملابس اور مراکب اور مناکح سے درحال کہ مختلف ہین رنگتین اور شکلین اور قسمین انکی اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ تحقیق بیچ اسکے البتہ نشانی ہی

اوپر وحدانیت صانع حکیم کے واسطے اس قوم کے کہ نصیحت پکڑتے ہین وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا اور اللہ وہی جسنے مسخر کیا دریا کو تو کہ کھاؤ اسمین سے گوشت تازہ شکار مارکر اور نکالو اسمین سے گہنا یعنے وہ چیز کہ جسے گہنا بنتا ہی جیسے موتی اور مونگا کہ پہنتے ہو اسکو سمجھہ لیجئے کہ زیور واسطے نسا کے ہی اور جو زینت نسا کی واسطے رجال کے ہی اسواسطے زیور پہننے کی نسبت طرف انکے کی وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ اور دیکھتا ہی تو کشتیون کو پانی پھاڑنیوالی بیچ دریا کے اور مسخر کیا دریا واسطے تمہارے اسواسطے تو کہ کشتیون مین سوار ہو کر سوا اسکے سے کہ سبب کشایش رزق کا ہی اور تو کہ تم شکر کرو اللہ کا اوپر نعمت تسخیر دریا کے اور ترتیب کشتی کے کیونکہ بڑی نعمت ہی کہ ممالک کو سبب منافع کیا کشف الاسرار مین ہی کہ حقتعالی نے ظاہر مین بیچ زمین کے دریا پیدا کئے جیسے قلزم اور عمان اور محیط اور سوا انکے اور واسطے عبور کرنیکے اوپر اونکے کشتیان مقرر فرمائین اور باطن مین بیچ نفس آدمی کے دریائے جیسے دریائے شغل اور غم اور حرص اور غفلت اور تفرقہ اور واسطے عبور کے اوپر کشتیان تعین کین جو کوئی کشتی توکل مین بیٹھا دریائے شغل سے ساحل فراغت کو پہنچا اور جو کوئی کشتی رضا مین سوار ہوا بحر غم سے ساحل فرح پر جا لگا اور جو کوئی کشتی قناعت مین در آیا بحر حرص سے ساحل زہد پر جا اترا اور جو کوئی کشتی ذکر مین چڑہا عمان غفلت سے ساحل آگاہی پر جا ٹھہرا اور جو کوئی کشتی توحید مین متمکن ہوا فلزم تفرقہ سے ساحل جمعیت پر اتر آیا **نظم** تفرقہ کثرت ہی اور وحدت ہی جمع ٭ محفل دلمین تو کر روشن یہہ شمع ٭ لا سے پہلے دو جہان کو نیست کر ٭ بزم الا اللہ مین تا ہو گذر ٭ کر کے ترک اپنی خودی کو رافتا ٭ باخدا ہو با خدا ہو با خدا ٭ وَأَلْقَى فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِكُمْ اور پیدا کئے اور ڈالے بیچ زمین کے پہاڑ بڑے تا نہ ہل جاوے ساتھہ تمہارے حدیث مین ہی کہ جب اللہ تعالی نے زمین پیدا کی پانی پر جنبش مین تھی فرشتون نے کہا کہ یہہ قرارگاہ کسیکی نہ ہوسکیگی حق سبحانہ نے پہاڑ پیدا کئے تا قرار پکڑے تیسیر مین ہی کہ صاعد بائیل فرشتے کو پیدا کر کے کہا کہ پاؤن زمین پر رکھہ اسکی گرانی پاسے قرار پکڑ گئی پھر پہاڑون کو بیچ زمین کا کیا وَأَنْهَارًا وَسُبُلًا لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ اور پیدا کین بیچ زمین کے نہرین مثل سیحون اور جیحون اور دجلا اور فرات کے اور رستے ایک مکان سے دوسرے مکان کو تو کہ تم راہ پاؤ طرف منازل اور مقاصد اپنے کے وَعَلَامَاتٍ اور پیدا کین نشانیان رستون کی واسطے چلنے والون کے ٹیلون اور پہاڑون سے وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ اور ساتھہ ستارون کے جیسے ثریا اور بنات النعش اور فرقدین ہین وہ یعنے قریش خشکی اور تری مین راہ پاتے ہین اگرچہ سب مسافر تارون سے رستہ معلوم کرتے ہین لیکن یہہ مشہور تھے گرمی سردی کے سفر کرنے مین بہ نسبت اورون کے ستارہ شناسی مین زیادہ یہی تھے أَفَمَنْ يَخْلُقُ كَمَنْ لَا يَخْلُقُ آیا پس جو شخص کہ پیدا کرتا ہی، اُن سب مخلوق کو کہ مذکور ہوئے مانند اسکے ہی کہ نہین پیدا کرتا یہہ انکو ارشاد ہوا ہی جو عزیر اور عیسی اور ملائکہ اور اصنام کو پوجتے ہین خالق ساتھہ مخلوق کے کچھہ مشابہت نہین رکھتا پھر عاجز کو ساتھہ قادر کے شریک کرنا نہایت جہل اور کمال عناد ہی أَفَلَا تَذَكَّرُونَ پس نہین نصیحت پکڑتے تو کہ باز رہین فساد اعتقاد اپنے سے وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا اور اگر گنو تم نعمتین اللہ کی کہ تمھین دین مین نہ پورا گن سکو انکو **بیت** گنون تو کیونکہ گنون مین حصار سے باہر ٭ کہ نعمتین ہین خدا کی شمار سے باہر ٭ اور جو گننے سے نعمتون کے عاجز ہو پس کسطرح شکر انکا بجا لاؤگے **بیت** جو احصاے نعمت سے عاجز ہو تم ٭ تو شکر اسکا کیونکر بجا لاؤگے إِنَّ اللَّهَ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ تحقیق اللہ البتہ بخشنے والا ہی اگر ادائے شکر مین تقصیر واقع ہو مہربان ہی کہ تقصیر شکر سے نعمت بند نہین کرتا وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ اور اللہ جانتا ہی جو کچھہ چھپاتے ہو تم عقاید سے اور جو کچھہ ظاہر کرتے ہو تم اعمال سے وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ اور وہ الہ باطلہ جنکو پکارتے اور عبادت کرتے ہین کفار مکے کے سو اخدا کے نہین پیدا کرتے کسی چیز کو یعنے نہین پیدا کر سکتے اور کیونکر پیدا کرین اور حال یہہ ہی کہ وہ پیدا کئے جاتے ہین اور جو کوئی مخلوق ہی محتاج ہی وجود مین دوسرے کا اور محتاج ممکن ہی اور خالق واجب الوجود پس لایق شرکت حق کے نہین أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ وہ باوجود مخلوقیت کے مردے ہین نہین زندے پتھر ہین نہ سنتے ہین نہ دیکھتے ہین وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ اور نہین جانتے کہ کب اٹھائے جاوینگے وہ یا پوجنے والے انکے پس جب وقت بعث اپنے کا اور غیر کا نہین جانتے تو جزا کیونکر دے سکینگے اپنے

پجاریون کو اور معبود کو چاہیے کہ اپنے بندون کا حشر جانے اور جزا دینے کی طاقت رکھے لکھا ہی کہ دن قیامت کے بتون مین جان ڈالکر اٹھاوین گے تو کہ اپنے پجاریون سے کہین اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ معبود تمہارا معبود ایکہ اور یگانہ ہی فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ پس جو لوگ کہ نہین ایمان لاتے ساتھہ آخرت کے یعنے تصدیق بعث کی نہین کرتے دل اونکے منکر ہین اور وہ سرکشی تکبر کرنیوالے ہین قبول ایمان سے یا متابعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ یہہ کہ اللہ جانتا ہی جو کچھہ کہ چھپاتے ہین کینہ پیغمبر سے اور جو کچھہ ظاہر کرتے ہین دشمنی اور لڑائی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ تحقیق وہ نہین دوست رکھتا تکبر کرنیوالون کو کہ توحید خدا اور تصدیق پیغمبر سے سرکش ہین وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ مَّاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ اور جب کہا جاتا ہی واسطے متکبرون کے کیا چیز اتاری ہی پروردگار تمہارے نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ کہتے ہین کہانیان ہین پہلون کی اور بہتان سے لوگون کو گمراہ کرتے ہین سو حقتعالی نے فرمایا کہ یہہ عمل انکا اسواسطے ہی لِيَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ تو کہ اٹھاوین بوجھہ اپنے گناہون کے پورے دن قیامت کے اور بعضے گناہون ان لوگون کی سے کہ گمراہ کرتے ہین انکو بغیر علم کے یعنے عذاب اپنے کفر کا پورا اٹھاوین اور عذاب اس قوم کا کہ جہل اور نادانی سے جنکو گمراہ کیا ہی موافق اضلال کے یعنی اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ خبردار ہو برائی ہی جو بوجھہ کہ وہ اٹھاتے ہین قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ تحقیق مکر کیا اُن لوگون نے کہ پہلے مکے والون سے تھے ساتھہ قصد اور تکذیب انبیا کے پس آیا فرمان اللہ کا خرابی عمارت انکے کو چھتونکے یا ستون کے طرف سے پس گر پڑے چھت اوپر انکے سے یعنے پہلے چھت گرے پھر دیوارین بعضے کہتے ہین کہ مراد اس سے تاٹ نمرود مردود کی ہی کہ بابل مین پانچ ہزار گز کی لمبی دو فرسخ کی چوڑی آسمان پر چڑھنے کو بنائی تھی جب تیار ہوئی باد کو حکم ہوا اسنے بیخ و بنیاد سے اکھیڑ دیا سر اسکا دریا مین جا رہا اور گھرون پر نمرودیون کے گر پڑی اور ایک آواز مہیب ہوئی زبانین برہم ہوگئین سخن مختلف بولنے لگے لکھا ہی کہ ہر قوم جدی زبان مین بات کرتے تھے کہ دوسری قوم والے نہین سمجھتے تھے پہلے زمان نمرود مین سب کی زبان سریانی تھی پھر بہتہر زبانین مختلف عالم مین رواج پاگئین پس حقتعالی خبر دیتا ہی کہ مکر کیا تھا نمرود اور اتباع اسکے نے پہلے اہل مکہ سے اور حکم کیا ہمنے خرابی عمارت انکے کا وَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ اور آیا انکے پاس عذاب اس جگہہ سے کہ نہین جانتے تھے یا ایسے مقام سے کہ توقع نہین رکھتے تھے مراد اس عذاب سے مسلط ہونا مچھر وسکا ہی لشکر نمرود پر لکھا ہی کہ ایک مچھر لنگڑا سوراخ بینی سے دماغ نمرود مین جاکر چار برس رہا ہمیشہ مطرقہ سر پر اسکے لگاتے تھے فی الجملہ اُس سے آرام آتا تھا بیت رافت ایں ہی زبردست ہی وہ قادر پاک ۔ پشہ لنگ سے نمرود کو کرتا ہی ہلاک ۔ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ پھر دن قیامت کے رسوا کریگا انکو یا عذاب کریگا ساتھہ آتش کے جیسا کہ دنیا مین معذب کیا لاٹ گرا کر اور مچھرون کو مسلط کرکر وَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ اور فرماویگا اللہ تعالی اسدن کہان ہین شریک میرے جو کہ تھے تم جھگڑتے پیغمبر اور مؤمنون سے بیچ شان انکی کے قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ کہینگے وہ لوگ کہ دئے گئے تھے علم یعنے پیغمبر اور فرشتے یا دانا کہ خلق کو طرف توحید کے بلاتے تھے تحقیق رسوائی آج کے دن اور برائی اوپر کافرون کے ہی اَلَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وہ کافر جو قبض کرتے تھے روحون انکی کو فرشتے اس حالت مین کہ وہ ظلم کرتے تھے جانون اپنی کو ساتھہ کفر کے اور جب مونکا معائنہ کرلیا فَاَلْقَوُا السَّلَمَ پس ڈالی انھون نے صلح اور اقرار کیا ربوبیت اور وحدانیت حق پر یا گردن رکھی اور کہا مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ اور نہین کرتے ہم کچھہ برائی کفر اور ظلم سے یعنے شرکت اور معصیت کے منکر ہونگے پس حقتعالی فرماویگا بَلٰٓى یونہین ہی یعنے کافر تھے اور معصیت کرتے تھے اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ تحقیق اللہ جانتا ہی ساتھہ اسپیر کے کہ ہو تم کرتے اور اسکا بدلا دیگا اور بدلا یہی ہی کہ کہیگا فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا پس داخل ہو دروازون دوزخ کے ہین درانحال کہ ہمیشہ رہنے والے ہو بیچ اسکے فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ پس البتہ بری ہی جگہہ تکبر کرنیوالون کی دوزخ لکھا ہی کہ احبار عرب نے موسم حج مین کچھہ لوگ مکے کو بھیجے تو کہ خبر حضرت کی تحقیق کرکر لاوین انھون نے آکر کفار سے پوچھا کہ محمد صلی اللہ

علیہ وسلم پر کیا چیز اتری ہی کفار نے کہا کہ قصے ہین پہلون کے وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا مَاذَا أَنْزَلَ رَبُّكُمْ اور کہا کیا واسطے ان لوگون کے کہ بچتے ہین شرک سے یعنے مومنون سے پوچھا کیا چیز اتاری ہی پروردگار تیرے نے قَالُوا خَيْرًا انھون نے کہا کہ نیکی یعنے قرآن کہ جامع نیکیون کا اور خوبیون کا ہی دنیا اور دین کے لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ واسطے ان لوگون کے کہ نیکی کرتے ہین قول فعل مین یا پڑھتے ہین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بیچ اس سرای دنیا کے بدلا بھلائی ہی کہ قتل اور لوٹنے سے بچتے ہین عزت اور حرمت پاتے ہین فتح یاب ہوتے ہین وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ اور البتہ ثواب انکو سرای آخرت مین بہتر ہی اس سے وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِينَ اور البتہ اچھا ہی گھر پرہیزگارونکا بہشت لکھا ہی کہ نیک سرای ہی وہ دنیا کہ جسمین تیاری آخرت کی کرین نظم تن کلم نادرہ وفاخرہ + دنیا ہی پس منزعۃ الآخرہ آج تو کھیت اپنے کو جوت اور بو + تاکہ نہ فردا تجھے ارمان ہو + بویا نہ ہوگا تو کاٹیگا کیا + غیر تخسر نہ کچھ ہاتھ آئیگا + جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ گھر پرہیزگارون کا بہشتین ہمیشکی ہین کہ قیامت کو داخل ہون گے ان مین چلتے ہین نیچے منازل انکے کے نہرین واسطے انکے ہی ہیچ بہشتون کے جو چاہین اگر کوئی سوال کرے کہ شاید بہشتی درجے انبیا کے اور منازل اولیا کے اور مراتب شہدا چاہین تو جواب انکا یہہ ہی کہ بہشت مین غیظہ اور حسد نہین کہ موجب اس تمنا کا ہو بلکہ ہر ایک بہشتی جس مقام مین کہ ہی راضی ہی كَذَٰلِكَ يَجْزِي اللَّهُ الْمُتَّقِينَ الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ طَيِّبِينَ يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ اسی طرح جزا دیتا ہی اللہ پرہیزگارون کو جو لوگ کہ قبض کرتے ہین روحون انکی کو فرشتے اس حالت مین کہ پاکیزہ ہین شرک اور عصیان سے یا خوشوقت ہین ساتھ اسکے کہ خوشخبری دیتے ہین فرشتے اور تعظیم کہتے ہین سلامتی ہی اوپر تمھارے یا سلام خدا کا ہو تمپر یا فرشتے سلام کرتے ہین اور بعد سلام کے کہتے ہین کل کہ مبعوث ہو داخل ہو بہشت مین بسبب اسکے کہ تھے تم کرتے نیکیان اور بھلائیان هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ أَمْرُ رَبِّكَ نہین انتظار کرتے کافر مکہ یہہ کہ آوین انکے پاس فرشتے روح قبض کرنیوالے یا آوے حکم پروردگار تیرے کا ساتھ عذاب ہلاکت انکی کے كَذَٰلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ جیسے کہ یہہ شرک اور تکذیب کرتے ہین اسیطرح کیا تھا ان لوگون نے کہ پہلے انسے تھے اور انکو پہنچا جو کچھہ کہ پہنچا وَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَلَٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ اور نہین ظلم کیا انکو اللہ نے ساتھہ ہلاک ہونے انکے کے ولیکن تھے وہ ساتھہ کفر اور معصیت کے جانون اپنی پر ظلم کرتے فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ پس پہنچی انکو بحکم عدل سزائین برائیونکی کہ کمائین ہین انھون نے اور گھیر لیا انکو اس چیز نے کہ تھے ساتھہ اسکے ٹھٹھا کرتے یعنے عذاب موعود سے وَقَالَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ نَحْنُ وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ اور کہا ان لوگون نے جو شریک لاتے ہین اگر چاہتا اللہ نہ عبادت کرتے ہم سوا اسکے کسی چیز کی ہم اور نہ باپ ہمارے اور نہ حرام کرتے ہم بن حکم اسکے کسی چیز کو بحیرہ اور سایبہ وغیرہما سے سمجھہ لیجیے کہ یہہ بات کفار ٹھٹھے سے کہتے تھے نہ صفای باطن اور خلوص عقیدت سے حسین بن فضل نے کہا کہ اگر کفار تعظیم اور اجلال معرفت حق سے یہہ کلام کرتے حق تعالی عیب انکا نفرماتا كَذَٰلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ جیسے کفار مکہ کرتے ہین اسیطرح کیا تھا ان لوگون نے کہ پہلے انسے تھے شرک اور تکذیب اور تحریم حلال کی اور تحلیل حرام کی فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ پس نہین ہی اوپر پیغمبرون کے مگر پہنچا دینا ظاہر وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ اور البتہ تحقیق بھیجا ہی ہمنے بیچ ہر ایک امت کے ایک پیغمبر جیسے تجھہ کو اس امت پر بھیجا اور فرمایا ہی ہمنے سب کو کہ قوم اپنی کو کہین یہہ کہ عبادت کرو اللہ کی اور ایک کنارے رہو اور بچو پرستش اصنام سے سمجھہ لیجیے کہ سوا خدا کے جسکو پوجو وہی طاغوت ہی فَمِنْهُمْ مَنْ هَدَى اللَّهُ وَمِنْهُمْ مَنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ پس بعضے انمین سے وہ تھے کہ راہ دکھائی انکو اللہ نے اور توفیق ایمان کی دی اور بعضے انمین سے وہ شخص ہین کہ ثابت ہوئی اوپر انکے گمراہی فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ پس سیر کرو ای مشرکو بیچ زمین کے پس دیکھو کیونکر ہوا آخر کار جھٹلانیوالونکا یعنے دیار عاد اور ثمود پر جاؤ دیکھو عبرت سے تاکہ ظاہر ہو تمپر کہ جو کوئی

ایسا کریگا اسی طرح ہلاک ہوگا جیسے یہہ ہوئے اِنْ تَحْرِصْ عَلٰی هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ مَنْ یُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ اگر حرص کرے تو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوپر ہدایت انکی کے پس تحقیق اللہ نہین ہدایت کرتا اس شخص کو کہ گمراہ کیا اور نہین واسطے گمراہون کے کوئی مدد دینے والون سے کہ عذاب دور کرے اُنسے لکھا ہی کہ ایک مومن واسطے تقاضے قرض اپنے کے کسی کافر کے گھر گیا تھا آپسمین گفتگو ہوئی مومن نے کہا قسم اس خدا کی کہ بعد موت کے نفع اسکے کا امیدوار ہون کافر نے کہا تو بعد مرنیکے زندگی کی امید رکھتا ہی اسنے کہا ان کافر نے سخت قسم اپنے مذہب کے موافق کھاکر کہا کہ کوئی بعد موت کے نہین جینے کا یہہ آیت نازل ہوئی کہ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ لَا یَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ یَّمُوْتُ اور قسم کھائی انھون نے ساتھہ اللہ کے سخت تر قسمون اپنے سے کہ نہ اٹھاویگا اللہ تعالیٰ اس شخص کو کہ مرجاتا ہی بَلٰی ایجاب ہی بعد نفی کے یعنے اٹھاویگا انکو وعدہ کیا ہی اللہ نے وَعْدًا عَلَیْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ وعدہ کرنا کر کہ اوپر اسکے ہی پورا کرنا اُسکا ثابت ولیکن اکثر لوگ نہین جانتے لِیُبَیِّنَ لَهُمُ الَّذِی یَخْتَلِفُوْنَ فِیْهِ حقتعالیٰ اوٹھاویگا تو کہ بیان کرے واسطے انکے اس چیز کو اختلاف کرتے ہین ہیچ اسکے امور بعث اور حشر کے سے وَلِیَعْلَمَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِیْنَ اور تو کہ جانین وہ لوگ کہ کافر ہوئے یہہ کہ وہ ہین جھوٹے انکار قیامت مین اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَیْءٍ اِذَآ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ سوا اسکے نہین کہ کہنا ہمارا واسطے کسی چیز کے جب ارادہ کرتے ہین ہم پیدا کرنے اسکے کا یہہ ہی کہ کہتے ہین ہم اسکو ہوپس ہوجاتی ہی حاصل یہہ ہی کہ ہمارا پیدا کرنا مادے اور مدد پر موقوف نہین پس پہلے جو بے مادہ قدرت پیدا کرنیکی رکھے اعادہ اس شئی کا باوجود مادے کے اسپر کیا مشکل ہو بلیٰ جو کہ پہلے عدم سے لایا ہی مشکل اسکو اعادہ پھر کیا ہی ۞ وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا فِی اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا اور جن لوگون نے کہ وطن چھوڑا ہیچ ادا کرنے حق حقتعالیٰ کے اور واسطے رضا اسکی کے پیچھے اس سے کہ ظلم کیے گئے مراد اس سے وہ صحابہ ہین کہ قریش کے ہاتھہ سے ستم پاکر حبشہ کو ہجرت کرگئے تھے حقتعالیٰ نے وعدہ فرمایا کہ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً البتہ جگہہ دیونگے ہم انکو ہیچ دنیا کے اچھی یعنے مدینہ منورہ اور بعضون نے کہا ہی کہ غنیمت نیک وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ اور البتہ ثواب آخرت کا انکو بڑا ہی مال غنیمت سے کہ دنیا مین ملتا ہی لکھا ہی کہ امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب مہاجرونکو کچھہ دیتے تھے کہتے تھے کہ خدا تمھین اسمین برکت دے یہہ وہ ہی جو وعدہ کیا ہی اللہ تم کو دنیا مین اور ذخیرہ واسطے تمھارے آخرت مین افضل ہی لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ اگر ہوتے کفار جانتے کہ عنایت الٰہی مہاجرون پر دونون جہان مین ہی البتہ موافقت کرتے ساتھہ انکے ایمان اور ہجرت مین یا اگر مہاجر جانتے زیادہ کرتے جہد اور صبر الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ مہاجر وہ ہین جنھون نے صبر کیا مفارقت وطن اور ایذا کفار پر اور اوپر پروردگار اپنے کے توکل کرتے ہین اور اپنے سب کام اللہ کو سونپ دیتے ہین لکھا ہی کہ قریش کہتے تھے کہ خدا تعالیٰ بزرگتر ہی اس سے کہ آدمی کو پیغمبری پر بھیجے بلکہ فرشتے کو مبعوث کرے تو کہ خلق کو دعوت طرف اسکے کرے ، دقول انکے مین یہہ آیت اُتری کہ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْٓ اِلَیْهِمْ اور نہین بھیجے پہلے تجھہ سے مگر مرد آدمی کہ فرشتون کی زبانی وحی بھیجتے تھے ہم طرف انکے اور یوحی بصیغہ غایب مجہول بھی قرأت ہی اور حاصل یہہ ہی کہ مشیت الٰہی اسی پر جاری ہی کہ بشر کو رسالت پر بھیجے نہ ملک کو فَاسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ پس سوال کرو اہل کتاب سے یعنے علما انکے سے اگر ہو تم نہین جانتے تو کہ جانو کہ انبیاے گذشتہ سب بشر تھے مبعوث ہوئے تھے امتون پر بِالْبَیِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ساتھہ معجزون روشن کے اور کتابون لکھی ہوئی کے وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْكَ الذِّكْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ اور اتارا ہمنے طرف تیرے قرآن کو کہ سبب یاد حق ہی تو کہ بیان کرے تو واسطے لوگون کے وہ چیز کہ اتاری گئی قرآن مین طرف انکے اوامر اور نواہی سے اور تو کہ وہ فکر کرین اس مین اور جانین کہ یہہ کلام مخلوق کا نہین اَفَاَمِنَ الَّذِیْنَ مَكَرُوا السَّیِّاٰتِ پس کیا نڈر ہوگئے وہ لوگ کہ مکر کرتے ہین برے واسطے ہلاک انبیا کے یا ایذای پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اَنْ یَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ یَاْتِیَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَیْثُ لَا یَشْعُرُوْنَ اس سے کہ دھسا دے اللہ ساتھہ انکے زمین کو مثل قارون کے یا آوے انکے پاس عذاب الٰہی اس جگہہ سے کہ نہین جانتے جیسے قوم لوط علیہ السلام پر آیا اَوْ یَاْخُذَهُمْ فِیْ تَقَلُّبِهِمْ

یا پکڑلے انکو بیچ چلنے پھرنے انکے کے ایک شہر سے دوسرے شہر کو یا وقت کروٹ بدلنے کے جاگہ خواب مین فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِينَ بس نہین وہ عاجز کرنیوالے اللہ کو عذاب اپنے سے اَوْ يَأْخُذَهُمْ عَلَىٰ تَخَوُّفٍ یا پکڑلے انکو اوپر ڈرانے کے ہلاک پہلون کی سے یعنے عذاب سے پہلے لوگون کے ڈرین اور اس ڈر مین انپر بھی عذاب اُترآئے فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ پس تحقیق پروردگار تمہارا البتہ شفقت کرنیوالا بندون پر ہی مہربان ہی جلدی عقوبت مین انکے نہین کرتا اَوَلَمْ يَرَوْا إِلَىٰ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِن شَيْءٍ يَتَفَيَّأُ ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَائِلِ سُجَّدًا لِّلَّهِ وَهُمْ دَاخِرُونَ کیا نہین دیکھا کافرون نے طرف اسکے کہ پیدا کیا ہی اللہ نے ہر چیز سے پھرتے ہین سایہ اسکے سیدھی طرف سے اور بائین طرف سے سجدہ کرتے ہوئے واسطے اللہ کے اور حالانکہ وہ ذلیل ہین اسکے آگے زاہدی مین ہی کہ اگر کافر مجھہ کو سجدہ نہین کرتے کیا زیان ہی کہ سائے انکے مجھہ کو سجدہ ساتھہ خشوع اور خضوع کے کرتے ہین وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِن دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ اور اللہ کے واسطے سجدہ کرتے ہین جو کچھہ بیچ آسمانون کے ہی علویات سے اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہی چلنے والون سے اور فرشتے اور وہ یعنے فرشتے نہین تکبر کرتے عبادت اسکی سے تخصیص ملائکہ کی باوجودیکہ علویات مین داخل ہین واسطے تعظیم کے ہی یا واسطے طوع اور رغبت انکی کے سجدے مین اور مؤید اسیکا وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ہی يَخَافُونَ رَبَّهُم مِّن فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ڈرتے ہین فرشتے عذاب پروردگار اپنے سے کہ ناگہان اتارے اوپر انکے سے اور کرتے ہین ساتھہ طوع اور رغبت کے جو کچھہ کہ حکم کئے جاتے ہین سمجھہ لیجئے کہ یہان تیسرا سجدہ ہی فتوحات مین ہی کہ یہہ سجود عالم اعلیٰ اور ادنیٰ ہی کہ مقام ذلت اور خوف مین اللہ کو سجدہ کرتے ہین پس بندے کو چاہیئے کہ اس مقام پر یہہ دو صفتین پیدا کرکر گروہ ساجدین مین ملے **بیت** کرکے اپنے آپ کو رافت ذلیل + خوف سے کر سجدۂ رب جلیل + تبیان مین ہی کہ سجدہ عبادت پیشانی رکھنے سے ہی زمین پر واسطے عبادت کے اور یہہ سجدہ ذوی العقول کا ہی اور سجود تذلل اور خشوع اور تسخیر غیر ذوی العقول کا ہی وَقَالَ اللَّهُ لَا تَتَّخِذُوا إِلَٰهَيْنِ اثْنَيْنِ اور کہا اللہ نے مت پکڑو معبود دو اثنین واسطے تاکید کے ہی إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ سوائے اُسکے نہین کہ وہ معبود ہی اکیلا یعنے وحدت لازم الوہیت ہی کیونکہ مرتبہ الوہیت شرکت کو نہین قبول کرتا چنانچہ دلایل سے ثابت ہوا ہی پس چاہیئے کہ خدا ایک ہو فَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ پس مجھہ سے ڈرو سمجھہ لیجئے کہ یہان التفات غیبت سے طرف تکلم کے ہی اور یہہ ابلغ ہی واسطے ڈرانے کے وَلَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ اور واسطے اللہ کے جو کچھہ بیچ آسمانون کے اور زمین کے ہی مخلوق اور مملوک وَلَهُ الدِّينُ وَاصِبًا اور واسطے اسیکے ہی عبادت لازم اور واجب یا دین پسندیدہ یا جزاے دایم غیر منقطع یعنے ثواب مطیع کا اور عقاب عاصی کا أَفَغَيْرَ اللَّهِ تَتَّقُونَ کیا پس غیر خدا کے سے ڈرتے ہو اور حال یہہ ہی کہ ضرار اور نافع غیر اسکے نہین وَمَا بِكُم مِّن نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللَّهِ اور جو کچھہ ساتھہ تمہارے پہنچا ہی نعمت سے جیسے صحت اور غنا پس اللہ کے طرف سے ہی ثُمَّ إِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَإِلَيْهِ تَجْأَرُونَ پھر جب لگتی ہی تمکو سختی جیسے مرض اور قحط اور فقر پس طرف اسیکے فریاد کرتے ہو ثُمَّ إِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنكُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنكُم بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ پھر جب کھول دیتا ہی سختی کو تم سے ناگہان ایک فرقہ تم مین سے یعنے کفار سے ساتھہ پروردگار اپنے کے شریک لاتے ہین محقق کہتے ہین کہ شرک یہان بملاحظہ اسباب ہی کہ غافل اس فاعل حقیقی سے ہوکر وصول عطا اور وصول بلا مین نسبت طرف اسباب کے کرتے ہین نظم ضار و نافع حق تعالیٰ ہی ولا + ہی اسی سے کلہم منع وعطا + جانب اللہ سے ہی شر و خیر + کرتے ہین مشرک اُسے نسبت بغیر + لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ تو کہ کفر کرین ساتھہ اس چیز کے کہ دی ہی ہمنے نعمت اور کشف محنت سے فَتَمَتَّعُوا فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ پس اٹھاؤ فائدہ یہہ امر تہدید کا ہی یعنے اے کافرو چند روز دنیا مین فایدہ اٹھالو پس جلد جانوگے آخر کار اپنے کو سمجھہ لیجئے کہ یہہ سخت تر وعید ہی کافرون کو وَيَجْعَلُونَ لِمَا لَا يَعْلَمُونَ نَصِيبًا مِّمَّا رَزَقْنَاهُمْ اور مقرر کرتے ہین کافر واسطے اس چیز کے کہ نہین جانتے یعنے بتون کو کہ علم نہین رکھتے ایک حصہ اس چیز سے کہ دی ہی ہمنے انکو کھیتون اور چارپایون سے چنانچہ سورہ انعام مین گذرا ہی وجعلوا للہ مما ذرا من الحرث والانعام نصیبا الایۃ تَاللَّهِ لَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنتُمْ تَفْتَرُونَ قسم ہی اللہ کی البتہ سوال کیے جاؤگے قیامت کو اس چیز سے کہ تھے تم باندھہ لیتے کہ بت خدا ہین یا حصہ کھیتون اور چارپایون مین انکا ٹھہراتے تھے وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ الْبَنَاتِ

اور مقرر کرتے ہین واسطے خدا کے بیٹیان بنی خزاعہ اور بنی کنانہ کہتے تھے کہ فرشتے دختران خدا ہین اور بنو ملیح کہتے تھے کہ حق تعالیٰ نے جن سے
بیاہ کیا ملائک پیدا ہوے سُبْحَانَهُ وَلَهُمْ مَا يَشْتَهُونَ پاک ہی اللہ ان باتون سے جو وہ کہتے ہین اور واسطے انکے ہی جو کچھ کہ چاہتے ہین اولاد
وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُمْ بِالْأُنْثَىٰ ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ اور جب خبر دیا جاتا ہی ایک انکا ساتھ پیدا ہونے دختر کے ہو جاتا ہی منہ اسکا
کالا اندوہ اور شرمندگی سے درمیان قوم کے اور وہ بھرا ہوتا ہی غصے سے اپنے جو رو پر کہ کیون بیٹی لائی يَتَوَارَىٰ مِنَ الْقَوْمِ مِن سُوءِ
مَا بُشِّرَ بِهِ چھپتا پھرتا ہی لوگون سے بدی اور ناخوشی اس چیز کی سے کہ خبر دیا گیا ہی ساتھ اسکے اور فکر مین ہوتا ہی أَيُمْسِكُهُ عَلَىٰ هُونٍ
أَمْ يَدُسُّهُ فِي التُّرَابِ یا رکھے اسکو اوپر ذلت کے یا گاڑے اسکو زندہ بیچ مٹی کے جیسے بنو تمیم اور بنو نضر کرتے ہین أَلَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ
خبردار ہو برا ہی جو کچھ کہ حکم کرتے ہین مشرک یعنے دختر کی انکے آگے کچھ قدر اور حرمت نہین اور پھر جناب حضرت حق کو اسکی نسبت کرتے ہین لِلَّذِينَ لَا
يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ واسطے ان لوگون کے کہ نہین ایمان لاتے ساتھ گھر آخرت کے صفت بدی ہی یعنے حاجت زن اور فرزند اور کراہت
بیٹی کی اور جیتے اسکو گاڑ دینے کی وَلِلَّهِ الْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ اور واسطے اللہ کے ہی صفت بلند یعنے بے پروائی اور یکتائی جور و اور بچون سے وَهُوَ
الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ اور وہی غالب اور قادر ہلاک کفار پر حکم کرنیوالا ساتھ مہلت انکے کے اجل تک وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِم مَّا
تَرَكَ عَلَيْهَا مِن دَابَّةٍ وَلَٰكِن يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى اور اگر پکڑے اللہ کافرون کو ساتھ ظلم انکے کے نہ چھوڑے اوپر زمین کے کوئی چلنے والا
ساتھ شامت کفر کے اور لیکن ڈھیل دیتا ہی انکو ایک وقت مقرر تک کہ واسطے موت اور عذاب انکے کے ہی فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ
سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ پس جب آویگا وقت مقرر انکا واسطے عذاب کے یا موت کے نہ پیچھے رہینگے ایکساعت اس سے اور نہ پہلے چلینگے
ایکساعت اس سے بلکہ معذب ہونگے یا مرجاوینگے اسیدم وقفہ لینے نہین دینے کی اجل ایک ساعت وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ مَا يَكْرَهُونَ وَتَصِفُ
أَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ أَنَّ لَهُمُ الْحُسْنَىٰ اور مقرر کرتے ہین واسطے اللہ کے جو کچھ ناخوش کہتے ہین واسطے اپنے یعنے بیٹیان یا شرکت سرداری
مین اور بیان کرتے ہین زبانین انکی جھوٹھ یہہ ہی کہ واسطے انکے بہشت ہی لَا جَرَمَ أَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَأَنَّهُم مُّفْرَطُونَ نہین شک یہہ کہ
ون قیامت کے واسطے انکے آگ ہی اور یہہ کہ وہ آگے جلائے گئے ہین آتش دوزخ مین سمجھ لیجیے کہ بعد مذمت مشرکون کے واسطے تسلی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے فرماتا ہی تَاللَّهِ لَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ قسم ہی اللہ کی البتہ تحقیق بھیجا تھا
ہمنے پیغمبرون کو طرف امتون کے پہلے تجھ سے پس زینت دی واسطے انکے شیطان نے عمل انکے کو تو کہ جھٹلایا انھون نے انبیا کو فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ
وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ پس شیطان دوست انکا ہی آجکے دن یعنے تیرے زمانیکے کافرون کا ہی سختی رکھتا ہی اور اسیطرح عمل کو انکے نظرون
مین آرایش دیتا ہی تو کہ یہہ تجھ کو جھٹلاتے ہین اور واسطے شیطان اور جھٹلانیوالون کے دن قیامت کے عذاب دردناک ہی وَمَا أَنزَلْنَا
عَلَيْكَ الْكِتَابَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ اور نہین اتارا ہمنے اوپر تیرے قرآن کو مگر
اسواسطے تو کہ بیان کرے تو واسطے لوگون کے وہ چیز کہ اختلاف کرتے ہین بیچ اسکے یعنے اللہ کی وحدانیت اور احوال قیامت مین اور نہین
اُتارا ہمنے اوپر تیرے قرآن کو مگر واسطے ہدایت اور رحمت کے واسطے اس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین اسپر وَاللَّهُ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً
فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا اور اللہ نے اُتارا آسمان سے پانی پس زندہ کیا ساتھ پانی کے زمین کو پیچھے موت اسکے یعنے تازہ
کیا زمین کو منہ سے بعد پژمردگی کے یا اللہ نے اُتارا آسمان سے قرآن کو کہ سبب حیات کا مومنون کے ہی پس زندہ کیا ساتھ اسکے دلہاے
مردہ کو إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ تحقیق بیچ اسکے کہ مذکور ہوا البتہ نشانی ہی ظاہر واسطے اس قوم کے کہ سنتے ہین
بگوش انصاف وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً اور تحقیق واسطے تمھارے بیچ وجود چارپایون کے البتہ عبرت ہی یا دلالت ہی کہ
ساتھ اسکے عبور کرو جہل سے طرف علم کے اور دریافت کے نُّسْقِيكُم مِّمَّا فِي بُطُونِهِ مِن بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَائِغًا
لِّلشَّارِبِينَ پلاتے ہین ہم تمکو اس چیز سے کہ بیچ پیٹون انکے کے ہی درمیان سے گوبر کے اور لہو کے دودھ خالص آسانی سے خلق مین

گذرنے والا واسطے پینے والوں کے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو چارپائے گھاس کھاتے ہین پیٹ مین جاکر انکے پکتا ہی پھر تین طبقے پیدا ہوتے ہین نیچے کا گوبر درمیان کا دودھ اوپر کا خون پس لہو رگون مین جاری ہوتا ہی اور دودھ پستان مین جاتا ہی اور گوبر اپنے مخرج سے باہر آتا ہی سمجھہ لیجئے کہ پیدا کرنے مین دودھ کے خارو گیاہ سے اور نکالنے مین اسکے ساتھہ اس صفا اور لطافت کے گوشت اور لہو سے **بیت** آئینۂ حکمت الٰہی ہی + قدرت حکم بادشاہی ہی + قوت القلوب مین ہی کہ تمامی نعمت ساتھہ خلوص لبن کے ہی اگر کچھہ بھی گوبر اور لہو ملا ہو نعمت تمام نہو اور طبع قبول نکرے اسی طرح معاملہ بندونکا ساتھہ اللہ کے چاہئے کہ خالص ہو **نظم** اگر بعزت ریا دودم ہوا ہو ملا + خلوص اسمین نہین وہ قبول کیون ہوگا + کہ جان شرک خفی رافت ریا بعمل + وگر ہوا ہو تو آتی نہین صفا بعمل + ریا مین لوگون پہ کھنی نظر ہی ای رافت + ہوا مین اپنے غرض کا گذر ہی ای رافت + عمل مین ایک بھی ان دونون مین سے گر ہووے + تو عامل اسکا نہ مقبول و بہرہ ور ہووے + وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا اور میوون کھجورون سے اور انگورون کے سے لیتے ہو تم اس سے مست کرنیوالی چیز اور رزق اچھا یہہ آیت پہلے تحریم خمر سے نازل ہوئی ہی یا مراد سکر سے خرمہ اور انگور ہی ابو عبیدؒ نے کہا ہی کہ سکر لغت حبشہ مین سرکے کو کہتے ہین إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ تحقیق بیچ ان میوون تر اور خشک کے اور فوائد انکے کے البتہ نشانی ہی روشن اوپر قدرت حق کے واسطے اس قوم کے کہ سمجھتے ہین **بیت** سمجھہ کر جو دیکھو تو ہر یک گیاہ + ہی بر قدرت حقتعالی گواہ + وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ أَنِ اتَّخِذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا اور وحی کے اور خبر دگار تیرنے طرف مکھی شہد کے یعنے دلمین انکے ڈالا یہہ کہ پکڑ تو پہاڑون سے گھر وَمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ اور درختم سے اعتبار مساوات سر کہ بلند کرتے ہین اور مکان بناتے ہین لوگ ثُمَّ كُلِي مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ فَاسْلُكِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا پھر کہا ہر میوہ سے کہ چاہے تلخ یا شیرین سے مراد پھول ہین پس چل راہون پروردگار اپنے کی مین بیچ اس حالت کے کہ فرمانبردار ہو اسکی سمجھہ لیجئے کہ نگہبان شہد کی بموجب حکم الٰہی کے گل غنچے سے چرکر شکم سیر ہو کر شیرۂ شیرین قی کر کر زمستان کے واسطے ذخیرہ کرتے ہین سو اللہ تعالی فرماتا ہی يَخْرُجُ مِن بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ نکلتی ہی پیٹون انکے سے بطریق لعاب پینے کی چیز یعنے شہد مختلف ہین رنگ سکے سفید جوان مکھی کا اور زرد میانہ سال کا اور سرخ بوڑھیکا اور سیاہ اور سبز نادر ہی بعضون نے کہا ہی کہ رنگ مختلف شہد کے بسبب اختلاف فصلون کے ہین فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ بیچ شہد کے شفا ہی واسطے لوگون کے امراض بلغمی مین بنفس خود اور تمام امراض مین اور دواؤن مین ملکر کیونکہ کوئی معجون ایسی نہین کہ شہد جزو اسکا نہو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ ایک شخص نے حضرت کے پاس آکر کہا کہ میرے بھائی کو دردشکم ہی فرمایا شہد پلا پھر اُسنے آکر کہا کہ پلایا فائدہ نہ بخشا فرمایا شہد پلا وہ پلا کے پھر آیا اور کہا کہ دو باتی ہی فرمایا شہد پلا غرض چوتھے بار مین کہا جا شہد پلا سچا ہی اللہ اور جھوٹا ہی شکم بھائی تیرا یکبار اس نوبت مین شفائے کل ہوئی اور بعضے کہتے ہین کہ ضمیر فیہ کی راجع طرف قرآن کے ہی کہ بیچ اسکے شفا دلون کی ہی چنانچہ اور جگہہ فرمایا ہی وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ اور ابن مسعود سے منقول ہی کہ علیکم بالشفائین القرآن والعسل شہد شفائی آلام ظاہر ہی اور قرآن دوائے اسقام باطن مرض قالب اس سے جاتے ہین اور بیماری قلب اس سے اور حقیقت یہہ ہی کہ سب امراض صوری اور معنوی کی قرآن دوا ہی اور تمام بیماریون قلبی اور قالبی کی شفا ہی **بیت** اسیدم آتی ہی جان مین جان جو کوئی لیتا ہی نام تیرا + شفائے امراض قلب و قالب نہ کیونکہ پھر ہو کلام تیرا + إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ تحقیق بیچ امر مگس شہد کے البتہ حجت ہی روشن اوپر قدرت ذوالمنن کے واسطے اس قوم کے کہ فکر کرتے ہین کہ کیا کیا صنایع عجائب اور امور غرایب نے ظہور کیا ہی اسقدر حکمتین ایسے جانور ضعیف مین پیدا ہونی سوا قدرت قادر مطلق کے ممکن نہین انقیاد ایسا رکھتی ہی کہ ہرگز راہ فرمان سے نہین پھرتی امانت وہ کہ میوہ تلخ کھا کر شہد شیرین دیتی ہی ورع یہہ کہ سوا پاکیزہ کے نہین کھاتی طاعت اسقدر کہ خلاف امر نہین کرتی تمکین اس حد کہ کوسون جاتی ہی اور پھر وطن کو آتی ہی طہارت اس مرتبہ مین کہ ہرگز نجاست پر نہین بیٹھتی اور اس سے نہین کھاتے صناعت اس درجہ مین کہ اگر تمام عالم کے کاریگر جمع کرو مثل خانہای مسدس اسکے کے نہ بنا سکین پس جیسا کہ شہد اسکا آلام ظاہری کھوتا ہی اسیطرح بیچ تفکر حال اسکے کے

ازالۂ استقام باطنی ہوتا ہی کہ جہل ہی **بیت** قدرت حق کا تفکر کام جان شیرین کرے ✤ ذوق اسکا وہ ہی جو بعد از فنا باقی رہے ✤ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ اور اللہ نے پیدا کیا تمکو اور نیستی سے ہستی مین لایا پھر قبض کریگا تمکو اور نیست کردیگا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ اور بعضا تم مین سے وہ شخص ہی کہ پھیرا جاتا ہی طرف ناکارہی عمر کے یعنے بڑھاپے کے کہ پچہتر برس ہین یا اسی یا نوے لِكَيْلَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْـًٔا تاکہ نجانے پیچھے جاننے کے کچھ چیز یعنے پھر بچپن کا سا حال ہوجاوے اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد اس سے کفار ہین کیونکہ مسلمانون کی بڑھاپے مین عقل اور بزرگی اور زیادہ ہوتی ہی اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ تحقیق اللہ دانا ہی جہل طرف اسکے راہ نہین پاتا نوانا ہی عجز طرف قدرت اسکی کے نہین جاتا وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِى الرِّزْقِ اور اللہ نے زیادتی دی بعضے تمہارے کو اوپر بعضون کے بیچ رزق کے **بیت** کوئی مہتر ہی کوئی چاکر ہی ✤ کوئی مفلس کوئی توانگر ہی ✤ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ پس نہین وہ لوگ کہ زیادتی دیے گئے ہین مال مین پھیر دینے والے رزق اپنے کو اوپر انکے جو مالک ہوئے ہین سیدھے ہاتھ انکے یعنے میان اپنے غلامون کو اپنے مال نہین دیتے کیونکہ اگر اموال مین شریک کرین فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ پس والی اور موالی بیچ مالداری کے برابر ہون تیسیر مین ہی کہ یہ خطاب مشرکان عرب کو ہی کہ تلبیے مین کہتے تھے لبیک لاشریک لک الا شریکا ہو لک تحقیق اللہ تعالی نے فرمایا کہ تم اپنے غلامون کو مال مین شریک نہین کرسکتے پس کیونکر روا رکھتے ہو کہ بت میرے شریک ہون الوہیت مین اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ کیا پس ساتھ نعمت اللہ کے انکار کرتے ہین کافر یجحدون بصیغہ غایب قرات حفص کی ہی اور بصیغہ حاضر بھی اورون کی انکے کہے ہی فا ہی اور جب ثابت ہوا کہ سب نعمتین دینے والا وہی ہی پس جسنے کہ بتون کو شریک ٹھہرایا وہ منکر نعمت اسکے کا ہوا **بیت** سمجھے نہ سمجھے رمنگا اکا ✤ دھیان بھی رکھتا شرک کا ہی جو وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا اور اللہ نے پیدا کین واسطے تمہارے جنس تمہارے سے جورون تو کہ انکے ساتھ آرام کرو وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً اور پیدا کئے واسطے تمہارے جورون تمہارے سے بیٹے اور بیٹیان یا بیوتے یا اولاد جورون کی جو اور خاوند سے رکھتی ہین وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ اور روزی دی ہی تمکو پاکیزہ چیزون سے اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ کہا پس ساتھ باطل کے ایمان لاتے ہین مشرک اور ساتھ نعمت اللہ کے وہ کفر کرتے ہین باطل وہ ہی جو بتون سے عقیدہ رکھتے ہین یا وہ ہی جو حرام کرتے ہین بحیرہ وغیرہ سے اور نعمت وہ ہی جو خدا نے حلال کیا ہی یا باطل شیطان ہی اور وہ جو اسکی طرف گرویدہ ہین اور نعمت وجود با جود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اور وہ جو آپ پر ایمان لاتے ہین وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ اور عبادت کرتے ہین سوا اللہ کے اس چیز کی کہ نہین مالک واسطے انکے رزق دینے کے آسمانون سے اور زمین سے مینہہ برساکر اور غلہ اگاکر کچھ اور نہین طاقت رکھتے کہ روزی دین یعنے کافر بتونکو پوجتے ہین اور وہ نہین رزق دے سکتے پس انکی پرستش خلاف عقل کے ہی کیونکہ عبادت شکر نعمت کا ہی اور بڑی نعمت پیدا کرنا اور رزق دینا ہی سو یہہ دونون باتین اللہ ہی مین ہین نہ بتون مین فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ پس مت بیان کرو واسطے خدا کے مثالین اسطرحکی کہ اپنے بتونکو قیاس کرو اور شرکت دو **بیت** جسکی نہین ہی مثال مثل ہی اسکی محال ✤ مثل ہی اسکی محال جسکی نہین ہی مثال ✤ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ تحقیق اللہ جانتا ہی فساد قول تمہارے کو اور تم نہین جانتے کیونکہ اگر جانتے تو شریک نہ لاتے یا مثال دیتے ہو تم اللہ کی اور وہ جانتا ہی کہ اسطرح مثال دی چاہیے اور تم نہین جانتے پس اللہ تعالے مثال اپنی اور بتون کی آپ فرماتا ہی ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ بیان کی اللہ نے مثال بندہ مول لئے ہوئے کے سوا اسکا تب نہین قدرت رکھتا اوپر کسی چیز کے نفع اور ضرر سے وَمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا اور وہ شخص کہ دیا ہی ہمنے اسکو اپنی طرف سے رزق اچھا اور کوئی اسکا مزاحم نہین پس وہ خرچ کرتا ہی اس رزق مین سے چھپے اور ظاہر جسطرح سے کہ چاہتا ہی اوکسی سے نہین ڈرتا هَلْ يَسْتَوٗنَ کیا برابر ہوتے ہین یعنے مساوی نہین ہوتے غلام بے بس ساتھ میان اختیار والون کے پس جب غلام عاجز ساتھ مالک قادر متصرف کے برابر نہین تو بت کہ عاجز تر مخلوق ہین شریک اس قادر علی الاطلاق کے کیونکر ہوسکتے ہین

بیت مانند سے اپنے ہی وہ عالی ہ شرکت سے ہی ذات اسکی خالی ہ صاحب کشف المحجوب نے کہا ہی کہ ایکدن خلوت مین نزدیک ابو العباس شقانی رح کے گیا مین دیکھا کہ یہہ آیت پڑھتے ہین اور روتے ہین اور آہین بھرتے ہین سمجھا مین کہ دنیا سے انتقال کرتے ہین پوچھا مین نے کہ ای شیخ کیا حال ہی کہا کہ گیارہ برس مین ورد میرا یہانتک پہنچا ہی اب یہان سے نہین گذر سکتا آرے حادث قدیم کو کیا پائے اور ممکن واجب تک کیونکر جائے **بیت** ہست کے نیست برابر کیا ہو ہ قطرہ طوفان کے ہمسر کیا ہو ہ بعضے کہتے ہین کہ یہہ ضرب المثل واسطے مومن اور کافر کے ہی اور مراد مؤمن سے امیر المومنین ابو بکر صدیق رض ہین اور کافر سے ابو جہل نا اہل **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ** سب خوبیان اور تعریفین واسطے خدا کے ہین کہ دینے والا تمام نعمتون کا ہی **بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ** بلکہ اکثر یعنے سب مشرک نہین جانتے اور اسکی نعمتون کو اور کی طرف نسبت کرتے ہین پس مثال دوسری فرماتا ہی **وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ** اور بیان کیا اللہ نے مثال طریق دو مرد کے ایک انمین سے گونگا ہی اور جو گونگا مادر زاد ہوتا ہی وہ بہرا بھی مقرر ہوتا ہی نہین قدرت رکھتا اوپر کسی چیز کے کہ سمجھے اور بوجھے **وَهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ** اور وہ بوجھ ہی اوپر مالک اپنے کے جدھر بھیجے اسکو نہین لاتا بھلائی یعنے کچھہ کام نہین کرآتا نہ وہ کی حقیقت پہچانتا ہی نہ جواب جو کہین اوسکو جاتا ہی **هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ** کیا برابر ہوتا ہی وہ گونگا اور وہ شخص کہ حکم کرتا ہی ساتھہ انصاف کے یعنے خن گوئی اور فہم درست رکھتا ہی اور امر بعدل کرتا ہی اور عدل ہی جامع فضایل نیک اور وہ اپنی ذات مین اوپر راہ سیدھی کے ہی اور سیرت اچھی کے اور طریقہ بھلائی کے کہ جس مطلب کے طرف منہ کرے جلد مقصود کو پہنچے پس جیسے گونگا بے حاصل برابر اس کامل فاضل کے نہین اسیطرح اصنام بے اعتبار مساوات ساتھہ حضرت پروردگار کے نہین رکھتے بعضے کہتے ہین کہ یہہ مثال مؤمن اور کافر کی ہی مراد مومن سے حمزہ بن عبد المطلب رض ہین اور کافر سے ابی بن خلف یا مومن عثمان ذی النورین رض اور کافر اسید بن ابی العیص غلام انکا ذی النورین اسکو اسلام کیطرف بلاتے تھے اور وہ انکو نفقہ فی سبیل اللہ سے منع کرتا تھا لکھا ہی کہ کفار قریش ٹھٹھے بازی سے جلدی قیامت کے آنے کی کرتے تھے یہ آیت اتری **وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ** اور واسطے اللہ کے ہی علم چھپے ہوئے چیز کا آسمانون کے اور زمین کے **بیت** وہی جانتا غیب کی بات ہی ہ اُسے علم ارض وسموات ہی ہ یا مراد اس سے مطر و نباتات ہی **وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ** اور نہین حال قیامت کا بیچھہ قایم ہونا اُسکا یا زندہ ہونا مردون کا اسقدر جلدی اور آسانی مین مگر مانند جھپکنے پلک کے ہ **اَوْ هُوَ اَقْرَبُ** بلکہ وہ نزدیکتر ہی یعنے اللہ تعالی کو قیامت کا قایم کرنا اور مردونکا جلانا آسان تر اور نزدیکتر ہی اس سے کہ پلک مارو کیونکہ پلک مارنیمین دو فعل ہین اوپر پہنچانا اور نیچے لانا اور اسمین ایک فعل ہی ممکن ہی کہ پلک مارنیکے آدھے وقت مین واقع ہو **اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ** تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے بعث اور حشر سے قادر ہی ایک آنمین زندہ سب خلایق کو کر سکتا ہی جیسا کہ بتدریج کیا پس ابتدائے ظہور انکے کی خبر دیتا ہی تاکہ مبدا سے طرف معاد کے دلیل پکڑین اور فرماتا ہی **وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا** اور اللہ تعالی نے نکالا تمکو پیٹون ماؤن تمہارے سے کہ نہین جانتے تھے تم کچھہ نفع اور نقصان اپنا **وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ** اور دیا واسطے تمہارے سننا اور دیکھنا اور دل **لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ** تاکہ تم شکر کرو اُن نعمتون پر **اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ** کیا نہین دیکھا آدمیون نے کہ دلیل پکڑین اوپر قدرت الہی کے طرف مرغون کے کہ مسخر کئے ہوئے ہین واسطے اُڑنے کے بیچ ادھر آسمان کے ہوا مین **مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ** نہین تھام رکھتا انکو ہوا مین مگر اللہ **بیت** خدا تھام تا ہی جو اڑتے ہین طائر ہ بتقل جسد ورنہ گرتے ہین طائر ہ **اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ** تحقیق بیچ اُڑنے پرندون کے البتہ نشانیان ہین واسطے اس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین یعنے مؤمن نفع لیتے ہین اُس سے کیونکہ فکر کرتے ہین کہ اللہ نے مرغون کو ایسا پیدا کیا ہوا پر اڑتے ہین اور ہوا کو ایسا پیدا کیا کہ یہہ اسمین دراتے ہین اور وہ انکو تھام رکھتا ہی ہوا مین خلاف طبع انکیکے پس اس فکر کے بازون سے ہوائے معرفت مین پرواز کر کر آشیان کرامت نشان **تفکر ساعة خیر من عبادة ستین سنة** مین پہنچتے ہین **نظم** کچھہ اور فکرون سے کیا ہی حاصل ہ خیال صنع خدا کر ای دل ہ

عنایت اسکی ہوئی جو شامل ہو تو مرغ اوڑتے ہوا سے مل مل ۔ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ بُيُوتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُودِ الْأَنْعَامِ بُيُوتًا
اور اللہ نے کئے واسطے تمہارے گھروں تمہارے جیسے کہ پتھر اور مٹی اور لکڑی سے بنے ہوئے ہیں آرامگاہ کہ وقت اقامت کے انمیں رہو اور کئے واسطے
تمہارے چمڑوں سے جانوروں کے گھر یعنے خیمے تَسْتَخِفُّونَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ إِقَامَتِكُمْ کہ ہلکا جانتے ہو تم انکو اٹھا کر ساتھ لیجانے کے
واسطے دن سیر اور سفر اپنے کے اور دن مقام اور اترنے میں اپنے کے وَمِنْ أَصْوَافِهَا وَأَوْبَارِهَا وَأَشْعَارِهَا أَثَاثًا وَّمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ اور
پیدا کئے واسطے تمہارے بالوں بھیڑوں کے سے اور بالوں اونٹوں کے سے اور بالوں بکریوں کے سے اسباب پہننے کے اور بیچا نیکے اور فائدہ
خرید و فروخت میں انکے ہی ایک مدت تک یعنے جب تک کہ وہ قرار ہیں اور انسے نفع لے سکتے ہو یا جب تک کہ تم زندہ ہو وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ
مِّمَّا خَلَقَ ظِلَالًا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ أَكْنَانًا اور خدا نے پیدا کیا واسطے راحت تمہارے کے اس چیز سے کہ پیدا کئے یعنے درخت اور پہاڑ اور
ابر سے سائے تو کہ گرمی آفتاب سے پناہ میں رہو اور واسطے تمہارے پہاڑوں سے پوششیں یعنے غار اور سوراخ کہ انمیں سکونت کرو
وَجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيلَ تَقِيكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيلَ تَقِيكُم بَأْسَكُمْ اور کئے واسطے تمہارے کرتے روئے اور ریشم اور صوف وغیرہ سے کہ
بچاتے ہیں تمکو گرمی اور سردی سے ذکر سردی کا واسطے اکتفا احد الضدین کے نیکیا اور دونوں میں سے اسواسطے لائے کہ بلاد عرب میں گرمی زیادہ
ہی اور کئے واسطے تمہارے کرتے لوہے کے جیسے زرہ وغیرہ کہ بچاتے ہیں تمکو تیغ اور تیر دشمن کے سے بیچ لڑائی تمہاری کے كَذَٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهُ
عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُونَ جیسے یہہ نعمتیں تمام کیں اسیطرح تمام کرتا ہی نعمت اوپنی کو اوپر تمہارے تو کہ تم اسلام لاؤ یا مطیع ہو حکم اسکے کے
فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ الْمُبِينُ پس اگر پھر جاؤ اسلام سے پس سوا اسکے نہیں اوپر تیرے پہنچا دینا ہی پیغام کا ظاہر جب تو نے پیغام
انکو پہنچا دیا پھر اعراض انکا تجھ کو کچھ زیان نہیں کرتا يَعْرِفُونَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنكِرُونَهَا وَأَكْثَرُهُمُ الْكَافِرُونَ پہچانتے ہیں مشرک نعمتیں
اللہ کی کہ گئی گئی ہیں اوپر انکے اور اقرار کرتے ہیں کہ اللہ ہی سے ہیں پھر انکار کرتے ہیں انکو ساتھ عبادت کرنے غیر منعم کے یا کہتے ہیں نعمتیں
اللہ نے دین میں بتوں کی شفاعت سے یا سختی میں اقرار کرتے ہیں آسانی میں انکار کرتے ہیں یا زبان سے مقر اور دل سے منکر اور ہو سکتا ہی کہ نعمت
اللہ کی نبوت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو کہ اسکو معجزات سے پہچانتا حق ہی اور عناد سے منکر ہوئے اور اکثر انکے کافر ہیں یعنے سب انکے کافر
ہیں سوا مجنون اور صبیان کے وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِن كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَلَا هُمْ
يُسْتَعْتَبُونَ اور جدن کہ کھڑا کرینگے ہم ہر امت میں سے پیغمبر اسکے گواہ اوپر ایمان کے اور کفر انکے کے پھر نہ اذن دیا جاویگا واسطے ان لوگونکے
کہ کافر ہوں عذر چاہنے میں یا دنیا کے پھیرنے میں اور نہ وہ عذر انکے قبول کئے جاوینگے نہ اونکو اجازت عذر کرنیکی دینگے اور نہ عذر انکا قبول کرینگے اگر وہ عذر کرینگے
وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ اور جسوقت کہ دیکھینگے دن قیامت کے وہ لوگ کہ کافر ہیں عذاب کو دوزخ کے اور اسمیں ڈالے جاوینگے اور
فریاد کرینگے اور مالک سے تخفیف عذاب کی چاہینگے فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ پس نہ ہلکا کیا جاویگا ان سے عذاب اور نہ وہ ڈھیل
دئے جاوینگے یعنے کوئی اُنسے عذاب بچھوڑینگے وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ أَشْرَكُوا شُرَكَاءَهُمْ اور جسوقت دیکھینگے قیامت کو وہ لوگ کہ شریک لاتے ہیں
شریکوں اپنوں کو یعنے بتونکو کہ وہ شریک اللہ کے کہتے ہیں قَالُوا رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ شُرَكَاؤُنَا الَّذِينَ كُنَّا نَدْعُو مِن دُونِكَ کہینگے اے پروردگار
ہمارے یہہ ہیں شریک ہمارے وہ جو تھے ہم عبادت کرتے تھے ہم سوا تیرے اور حکم انکا سنتے تھے ہم بیچ کفر کے فَأَلْقَوْا إِلَيْهِمُ الْقَوْلَ إِنَّكُمْ
لَكَاذِبُونَ پس ڈالینگے تب طرف انکے بات یعنے اللہ بتونکو گویا کریگا وہ جواب دینگے کہ تحقیق تم البتہ جھوٹے ہو ہرگز ہمنے تمکو نہیں کہا تھا کہ تم ہمکو
پوجو یا تم ہمکو نہیں پوجتے تھے بلکہ اپنے ہوا کی پرستش کرتے تھے بتیان میں ہی کہ نصاری اور یہود اور نبی مدلج عیسی اور عزیر اور ملائکہ علیہم السلام کو
بہشت میں دیکھینگے اور خود دوزخ میں ہونگے کہینگے الٰہی ہم انکو پوجتے تھے انکے امر سے پھر وہ دونوں پیغمبر اور فرشتے کہینگے تم جھوٹے ہو وہ
شرمندہ ہونگے وَأَلْقَوْا إِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذٍ السَّلَمَ اور ڈالینگے طرف اللہ کے اُسدن صلح اور گنا ہونکا اقرار کرینگے یا اسلام لائینگے اور کچھ
نفع نہ کریگا بیت قابو سے نکل گیا ہی جو کار ۔ ہاتھ آنا ہی اسکا سخت دشوار ۔ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ اور کھوئے جاویگی اُنسے

وہ چیز کہ تھے باندھہ لیتے جھوٹھہ شفاعت اور مددگاری بتون کی سے کیونکہ وہ بجائے شفاعت دیکھینگے اُنسے شناعت اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ وہ لوگ کہ جو کافر ہوئے ساتھہ خدا کے اور بند کیا انھون نے لوگون کو راہ خدا کی سے یعنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے دیا زیادہ دینگے ہم انکو عذاب اوپر عذاب کے بسبب اسکے کہ تھے منع کرکے لوگون کو اسلام سے فاد کرتے پس ایک عذاب انکے کفر پر دوسرا لوگون کو اسلام کے منع کرنے پر ہوگا بعضے کہتے ہین کہ زیادتی عذاب کی سانپ اور بچھو بڑے بڑے قد کے ہونگے کہ اونکو کاٹینگے اور وہ انسے بھاگ کر آگ مین جا چھینگے زاد المسیر مین ہی کہ پانچ نہرین از دہات کلا کر بہاوینگے تین نہرون مین مقدار ساعات شب کے شہاے دنیا سے انکو عذاب دینگے اور دو نہرین مقدار دن کے روزہاے دنیا کے سے اور بعضے کہتے ہین کہ زیادتی عذاب کے ساتھہ زمہریر کے ہوگی واللہ اعلم وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ اور یاد کرای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُسدن کو کہ کھڑا کرینگے ہم بیچ ہر امت کے گواہ اوپر قول اور فعل انکے کے نفس انکے سے یعنے اس پیغمبر کو جو اوپر اسکے مبعوث تھا وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ اور لاوین گے ہم تجھکو گواہ اوپر اس گروہ کے یعنے امت تیری کے کہ تصدیق پیغمبرون کے اور تکذیب پر کافرون مشرکون کے گواہی دیگا تو وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ اور اتاری ہمنے اوپر تیرے کتاب یعنے قرآن بیان کرنیوالا ہر چیز کو امور دین سے ساتھہ تفصیل اور اجمال کے صاحب مدارک نے کہا ہی کہ بیان اس چیز کا کہ محتاج الیہ ہو شریعات سے بیچ احکام منصوصہ کے ظاہر ہی اور وہ جو ثابت ہوا ہی ساتھہ سنت اور اجماع اور قیاس کے اسکا مرجع بھی قرآن شریف ہی کیونکہ ہم مامور ہین ساتھہ متابعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ اطیعوا الرسول فرمایا ہی اور آگاہ کیا ہی ہمکو اوپر اجماع کے ساتھہ تہدید کے اوپر ترک اسکے کے کہ یتبع غیر سبیل المؤمنین اور ساتھہ عبرت اور استدلال کے کہ اصل قیاسی ہی ارشاد کیا ہی کہ فاعتبروا یا اولی الابصار پس قرآن شریف بیان کرنیوالا ہر چیز کا ہوا وَهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ اور ہدایت اور رحمت اور بشارت جنت واسطے مسلمانون کے خاص اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ تحقیق اللہ تعالی حکم کرتا ہی ساتھہ عدل کے یعنے ساتھہ توسط کے ہر چیز مین خواہ اعتقادی مین جیسے توحید کہ متوسط ہی درمیان تعطیل اور تشریک کے اور قایل ہونا ساتھہ کسب کے کہ متوسط ہی درمیان جبر اور قدر کے اور خواہ عمل مین جیسے تعبد ساتھہ ادائے فرایض کے کہ متوسط ہی درمیان بطالت اور ترہب کے اور خواہ اخلاق مین جیسے جود کہ متوسط ہی بخل اور تبذیر کے درمیان اور شجاعت کہ متوسط ہی درمیان جبن اور تہور کے وَالْاِحْسَانِ اور حکم کرتا ہی ساتھہ نیکی کے بیچ طاعت کے یا بحسب کمیت جیسے نوافل پڑھنا یا بحسب کیفیت جیسے کہ حدیث شریف مین ہی تعبد اللہ کانک تراہ بیت جان اعمال ہی حضور خدا کہ گویا احسان ہین اسیکو دلا وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى اور حکم کرتا ہی ساتھہ دینے قرابت والون کے وہ چیز کہ جسکے محتاج ہون وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ اور منع کرتا ہی بیحیائی سے جیسے زنا اور لواطت ہی اور فعل نامعقول ہی جیسے مارنا اور لوٹنا ہی اور سرکشی سے جیسے اپنے آپکو بڑا جاننا اور تکبر کرنا ہی يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ نصیحت کرتا ہی تمکو اللہ ساتھہ امر اور نہی کے تو کہ تم نصیحت پکڑو سمجھہ لیجئے کہ یہ آیت جامع خیر اور شر کی ہی کوئی بھلائی نہین کہ اسمین نہو یعنے اسکے مامورات مین داخل ہی اور اسیطرح کوئی برائی نہین کہ اسکے منہیات مین مندرج نہو اسیواسطے اسکو آخر خطبہ جمعہ مین پڑھتے ہین عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اول مین شرم سے حضرت کے فرمانیکے ایمان لایا تھا دلمین نہ تھا یہان تک کہ ایکدن حضرت کے پاس بیٹھا تھا کہ یہہ آیت نازل ہوئی جو شبہ دلمین میرے تھا سب دور ہوا اور دین اسلام کی تصدیق کی مین نے اور باہر نکل کر یہہ آیت ولید بن مغیرہ کے آگے پڑھی اوسنی کہا ای بھتیجے میرے پھر پڑھہ پھر پڑھی مین نے کہا واللہ اسمین حلاوت ہی اور یہہ قول بشر کا نہین اور ابوجہل نے یہہ آیت سنکر کہا کہ خدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساتھہ نیک اخلاق کے حکم کرتا ہی لکھا ہی کہ سبب اسلام کا اکثم بن صیفی کے کہ اکابر عرب اور حکام انکے سے تھے یہی آیت ہی اور بیان مامورات اور منہیات اس آیت کے مین علما کے بہت قول ہین چنانچہ کہتے ہین کہ عدل کلمہ شہادت ہی یا نفی شرکت ہی یا طاعت ہی سر و جہر مین یا انصاف ہی یا ادائے فرایض ہی یا تسویہ حقوق مین ہی یا حکم کرنا ساتھہ حق کے ہی اور احسان انعام ہی یا درگذر کرنا گناہون سے ہی یا صبر کرنا امر اور نہی پر ہی یا ادا کرنا نوافل کا ہی یا نیکی کرنا عوض بدی کے ہی یا اخلاص کرنا عمل مین ہی یا مشاہدہ بیچ عبادت کے ہی

یا ایثار کرنا اوپر غیر کے ہی یا دوست رکھنا واسطے اور کے ہی وہ چیز کہ دوست رکھتا ہی واسطے اپنے اور بد جانتا واسطے دوسرے کے ہی وہ چیز کہ بد جانتا ہی واسطے اپنے اور ایتاء ذی القربیٰ صلہ رحمی ہی اور نیکی کرنا ساتھہ انکے مال اور دولت سے اور اگر مفلس ہو تو خدمت گذاری کرنا ہی انکی ساتھہ تن کے اور اگر ضعیف اور عاجز ہو تو دعا کرنا ہی انکے حق مین اور فحشا زنا ہی مادہ فعل بد ہی جو پوشیدہ کرین یا جہل ہی یا اہانت شرع کی ہی یا افراط گناہ مین ہی یا وہ ہی جسپر حد شریعت مین مترتب ہی یا مخالفت ہی درمیان قول اور فعل کے اور منکر وہ ہی کہ عقل جسکی منکر ہو یا شرع مین جسکی وجہ ثابت نہو یا جسپر وعید الٰہی مقرر ہو یا خشم خدا جسپر ہو یا اصرار گناہ پر ہی اور بغی ظلم ہی یا کبر ہی یا تعظیم اور برائی اپنی بے سبب ہی یا عیب لوگون کے نکالنے مین یا غیبت کرنی ہی یا طعن مسلمانون پر کرنا ہی یا تجاوز حق سے ہی طرف باطل کے لکھا ہی کہ استقامت ملک کہ ساتھہ تین چیزون مامور بہ کے ہی اور اضطراب اسکا ساتھہ تین چیزون منہی عنہ سے اور ان چھون کے ثمرے ہین مامور بہ کے اچھے منہی عنہ کے برے چنانچہ عدل کا ثمرہ ظفر اور نصرت ہی احسان کا پھل ثنا اور مدحت ہی صلہ رحمی کا فائدہ انس اور الفت ہی اور فحشا کا ثمرہ فساد ہی دین دنیا مین منکر کا پھل اٹھانا اعدا کا ہی بغی کا نتیجہ محروم رہنا آرزوؤن سے ہی بعضون نے کہا ہی کہ عدل توحید ہی اور محبت خدا کی اور احسان دوستی سید انبیا کی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور درود بھیجنا انپر اور ایتاء ذی القربیٰ محبت اہل بیت کی اور تعظیم صحابہ کی اور دعا واسطے انکے ہی رضی اللہ عنہم اجمعین وسیط مین ہی کہ عدل افعال مین ہی اور احسان اقوال مین پس نیکیا چاہئے مکروہ جسمین عدل ہوا ور نہ کیا چاہے مگر وہ جسمین احسان ہو حقایق سلمی مین ہی کہ فحشا کذب اور بہتان اور جو برائی کہ افعال مین ہووے اور منکر معاصی اور جو بدی کہ افعال مین ہو بحر الحقایق مین ہی کہ عدل وہ ہی کہ جو تجھکو دیا ہی آلات جسمانی اور قوای رحمانی اور علوم اور اموال سے سب کو راہ حق مین اور طلب حق مین صرف کرے کہ طلب غیر مین صرف کرنا ظلم ہی اور احسان وہ ہی کہ جو نیکی ہو سکے قول اور فعل مین بجا لاوے تو اور ایتاء ذی القربیٰ یہہ ہی کہ اپنے نزدیکون سے بھلائی کرے اور نزدیکتر سب سے نفس تیرا ہی اسکو مہالک ہوا سے بچاوے اور فحشا وہ چیز ہی کہ تجھکو خدا سے باز رکھے اور منکر وہ ہی کہ گمراہی اور بدعت اسپر مترتب ہوا و بغی صفات نفسانی ہین انکو قوت ریاضت سے کماوے کہ قواعد سلوک درستی پاوین کیونکہ بحکم اعداعدوک الذی بین جنبیک بدترین دشمنون کا نفس ہی **لطیفہ** نفس پلید و کافر ہی اسکی عداوت ظاہر ہی + بیٹھے کے یہہ آغوش مین آہ + کرتا ہی برباد و تباہ + تن مین اسکا گھر ہی بنا + کیون نہ چلاوے حکم اپنا + اٹھتے ہین جو کہ بغداد اسکے ہی سب ہین شر و فساد + دلکی بستی کر کے خراب + بیٹھا ہی خود ہو نصرت یاب + سچ یہہ مثل ہی رافت ہائے + گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے + **وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ** اور پورا کرو عہد اللہ کے کو جب عہد باندھو تم مراد اس سے عہد الست کا ہی یا ہر عہد کہ درمیان لوگونکے کرو اور اصح یہہ ہی کہ نزول آیت کا اس جماعت کے شان مین ہی جنسے حضرت سے کے مین عہد کیا تھا اور غلبہ قریش کا اور ضعف مسلمانون کا دیکھکر پھکے گئے تھے شیطان نے چاہا تھا کہ انکو فریب دے تا کہ نقض عہد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کرین اللہ تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کر کر انکو ثابت رکھا اوپر وفائے عہد کے اور فرمایا کہ پورا کرو عہد کو **وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا** اور مت توڑو قسمون کو پیچھے مضبوط کرنے انکی کے یعنے عہد کو مت توڑو بعد مضبوط کرنیکے ساتھہ قسمون کے **وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا** اور حال یہہ ہی کہ کیا ہی تم نے اللہ کو اوپر عہد اپنے کے ضامن یا گواہ **اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ** تحقیق اللہ جانتا ہی جو کچھہ کرتے ہو تم **بیت** اسکو سب معلوم ہی کچھہ اسمین شک مت لاؤ تم + عہد کر کر توڑنا کھا کر قسم پھر جاؤ تم + **وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا** اور مت ہو تم مانند اس عورت کے کہ توڑ ڈالا کاتنے اپنے کو یعنے تارون کو پیچھے قوت اور مضبوطی کے ریزہ ریزہ لکھا ہی کہ عرب مین ایک عورت تھی نام اسکا ریطہ یا رابطہ یا خطیہ تھا اور لقب حمقا یا جرا یا حرقا اسکی بہت لونڈیان تھین صبح سے دوپہر تک سوت آپ بھی کاتتی تھی اور لونڈیون سے بھی کاتواتی تھی بعد دوپہر کے اولٹا بل سوت کو دیکر خراب اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی تھی ہمیشہ یہی عادت اسکی تھی حق تعالیٰ نے عہد باندھکر توڑنے کو اس سے تشبیہ دی کہ جیسے وہ ضایع کرتی تھی اسطرح تم سرشتہ عہد کو مت توڑو کہ بحکم اوفو بعہدی اوف بعہدکم کے جزا وفا اپنے کی پاؤ **بیت** وفائے عہد چاہئے اس سے تو مت توڑ عہد اپنا + کہ حکم اوفو بعہدی کا یہہ ہی مت چھوڑ عہد اپنا + **تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ**

پکڑتے ہو تم عہد اور قسمون اپنی کو خیانت اور غدر اور مکر درمیان تمہارے اسواسطے کہ ہووے کوئی گروہ کفار کا وہ گروہ دوسرے سے عدد اور مال مین یعنے مسلمانون سے مراد یہہ ہی کہ قریش کو مسلمانون سے زیادہ اور مال کو انکے افزون دیکھ کر جاتے تھے کہ فریب اور حیلہ سے معاش کرین اِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللّٰهُ بِهٖ سو اسکے نہین کہ آزمایش کرتا ہی تمکو اللہ ساتھہ وفائے عہد کے تو کہ لوگ معلوم کرین کہ عہد خدا اور بیعت پیغمبر پر کون ثابت رکھتا ہی وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ اور البتہ بیان کریگا واسطے تمہارے دن قیامت کے جو کچھہ کہ ہو تم بیچ اسکے اختلاف کرتے بعث اور جزا مین وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اور اگر چاہتا اللہ کر دیتا تمکو امت ایک متفق اوپر دین اسلام کے ولیکن گمراہ کرتا ہی جسے چاہے اور راہ دکھاتا ہی جسے چاہے وَلَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اور البتہ پوچھے جاؤگے تم محشر مین اس چیز سے کہ تھے تم کرتے وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا اور مت پکڑو قسمون اپنی کو عذر اور مکر درمیان اپنے ایکدوسرے کے پس لغزش کھا جائیگے قدم تمہارے راہ اسلام سے بعد ثابت ہونے اسکے کے وَتَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور چکھو گے برائی اور رنج دنیا کا بسبب اسکے کہ بند کیا تمنے راہ خدا کی سے یعنے وفاے عہد سے وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ اور ہوگا واسطے تمہارے عذاب بڑا آخرت مین سمجھہ لیجئے کہ یہہ تہدید عظیم ہی واسطے ضعفاے اہل اسلام کے کہ چاہتے تھے عہد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر جاوین اور قریش اونسے وعدہ کرتے تھے کہ اگر ہمارے دین مین تم آؤ تو بہت فائدے تمھین پہنچاوین حق تعالیٰ نے فرمایا وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا اور مت مول لو بدلے عہد اللہ کے اور بیعت پیغمبر اسکی کے مول تھوڑا یعنے جو قریش کچھہ مال دینے کا تم سے وعدہ کرتے ہین اِنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ تحقیق وہ چیز کہ نزدیک خدا کے ہی تمکو بہتر ہی نعمت دنیا کی سے اور ثواب آخرت کے سے وہ بہتر ہی واسطے تمہارے اس چیز سے کہ قریش وعدہ کرتے ہین اگر ہو تم جانتے مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ جو کچھہ نزدیک تمہارے ہی مال دنیا کے سے تمام ہو جاتا اور جو کچھہ نزدیک خدا کے ہی خزانون رحمت کے سے باقی رہنے والا ہی صوفیہ وجودیہ کہتے ہین کہ جو عین ہی اعیان موجودہ فی الخارج سے دو اعتبار رکھتا ہی ایک من حیث الحقیقت ہی کہ عبادت ظہور نور حق سے ہی صور مظاہر ممکنات ہین اور اسکو تجلی شہودی کہتے ہین دوسرے من حیث التشخص والتعین اور اس حیثیت سے اسکو ممکن کہتے ہین اور خلق بھی نام رکھتے ہین اور تمام اور نقصان طرف موجودات ممکنہ کے اسی واسطے منسوب کرتے ہین **نظم** غیر دکھلاتا بشکل و پوست ہی + مغز و معنے مین وہی یک دوست ہی + اسکا ہی ما عندکم ینفد بیان + اسکا ہی ما عندہ باق نشان + اعتبار اول و آخر مین ہی جان + اعتبار آخر و اول ہی بیان + وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور البتہ جزا دیونگے ہم ان لوگون کو کہ صبر کرتے ہین فقر اور فاقے پر یا تکلیف پر یا آزار کفار پر یا عہد اور پیمان پر اپنے کہ بیعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے کر کر فقر پر صبر کیا اور عہد سے نہ پھرنے دینگے ہم انکو ثواب انکا کہ نعیم بہشت ہی یا ثواب دو چند ساتھہ بہتر اس چیز کے کہ تھے اخلاص سے عمل کرتے تفسیر زاہدی مین ہی کہ اگر ایک کی امتین سے سو طاعت ہو ایک جنس سے جیسی نماز یا روزہ یا زکوٰۃ یا صدقہ اور ایک ان سو مین سے بہتر اور تمام تر ہو ثواب اسی ایک کا کہ بہتر ہی تمام دینگے ہم اور باقی کو بھی قبول کر کر ثواب ہر ایک کا برابر اس بہتر کے عطا کرینگے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً جو کوئی کام کرے اچھا مرد سے ہو یا عورت سے اور وہ مومن ہو کیونکہ عمل بغیر ایمان کے ثواب نہین رکھتا پس البتہ زندگی دین گے ہم اسکو زندگی پاکیزہ یعنے رزق حلال دینگے کہ کھانا پینا اس کا پاک ہو یا حیوۃ طیبہ حلاوت طاعت کی ہی یا قناعت اس قدر پر کہ احتیاج ہی یا عمل صالح ہی یا عافیت ہی یا رضا بقضا ہی اور ایک قول یہہ ہی کہ حیوۃ طیبہ بہشت مین ہو گی کیونکہ زندگانی دنیا کی بغیر نقصان اور تفرقے کے نہین سمجھہ لیجئے کہ **نظم** ہی حیات طیبہ با چار چیز + یاد رکھہ اسکو اگر ہی کچھہ تمیز + پہلے عرفان خدا ہو ای امام + پھر بحق ہووے تجھے صدق مقام + منہج امر خدا جو ہو وقوف + ماسوی اللہ سے ہو اعراض ای رؤف + حقایق سلمی مین ہی کہ حیوۃ طیبہ استغنا بحق ماسوای حق سے ہی **بیت** تو اسکا ہو اُسے کر اپنا اتنی ہی ہوس ہی بس + تیرے رافت کو کچھہ تجھہ بن نہین درکار یا اللہ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور البتہ بدلا دیوین گے ہم انکو ثواب انکا بہتر اس چیز کے کہ تھے وہ کرتے فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ

فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پس جب چاہے تو کہ پڑھے تو قرآن پس پناہ مانگ ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے یعنے
اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھ اور یہہ امر واسطے استحباب کے ہی بقول جمہور اور واسطے وجوب کے بقول بعض اور ایک قول امام قرطبی
نے اپنی تفسیر مین نقل کیا ہی کہ استعاذہ صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض تھا اور امت پر واسطے اقتدا انکی کے سنت ہی اور باقی بیان اسکا اوّل سورہ
الحمد مین گذرا اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ تحقیق شیطان نہین واسطے اسکے غلبہ اور تسلط اوپر ان لوگون کے
کہ ایمان لائے کیونکہ وہ ساتھ اللہ کے پناہ پکڑتے ہین اور اوپر پروردگار اپنے کے بیچ دفع وسواس اسکے کے توکل کرتے ہین اِنَّمَا سُلْطَانُهٗ
عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ سوا اسکے نہین کہ تسلط اس کا اوپر اُن لوگون کے ہی کہ دوستی کرتے ہین اسکی اور وسوسہ اسکا قبول
کرتے ہین اور وہ لوگ کہ وہ بسبب شیطان کے شریک لاتے ہین ساتھ خدا کے یا بہ کی ضمیر راجع طرف خدا کے ہی یعنے ساتھ خدا کے شریک کرتے
ہین لکھا ہی کہ جب بعضے احکام منسوخ بھی ہوتے تھے تو کفار مکے کے کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے یارون سے ٹھٹھا کرتے ہین ایکدن
ایک کام کا امر کرتے ہین دوسرے دن اس سے نہی کرتے ہین غالب یہہ ہی کہ اللہ پر افترا کرتے ہین اپنی طرف سے باتین بناتے ہین یہہ آیت
اتری وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ اور جب بدلتے ہین ہم ایک آیت ناسخ کو جگہہ ایک آیت منسوخ کے اور اللہ
جانتا ہی اس چیز کو کہ اُتارتا ہی ناسخ سے واسطے مصلحت بندونکے قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ کہتے ہین کافر سوا اسکے نہین کہ تو باندھ لینے والا
ہی دروغ اللہ پر اور اپنی طرف سے کہتا ہی بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ نہین ایسا جو یہہ کہتے ہین بلکہ اکثر ان کے نہین جانتے حکمت نسخ کی
اور اثبات احکام کی قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ کہہ کہ اتارا ہی قرآن کو روح پاکیزہ نے کہ جبرئیل علیہ السلام ہی پروردگار تیرے
کی طرف سے ساتھ تسبیح کے لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تو کہ ثابت رکھے ان لوگون کو کہ ایمان لائے ہین اور اعتقاد اُنکا ساتھہ ناسخ کے راسخ
کرے کلام الٰہی جانین اور صلاح اور حکمت اسمین پہچانین وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ اور نزول قرآن کا واسطے ہدایت کے ہی اور بشارت
واسطے مسلمانون کے ساتھہ بہشت کے حدیث مین ہی کہ عامر حضرمی کا غلام رومی تھا جبر نام یا دو غلام تھے اہل کتاب جبر اور یسار توریت اور انجیل
پڑھا کرتے تھے جب ادھر سے گذرتے تھے ان کی قرأت سنتے تھے یا طالش نام غلام تھا اہل کتاب سے یا بعیش یا یعام یا یحس یا عد اس
اور اصح یہہ ہی کہ ابو فکیہہ اسکو کہتے تھے رات کو وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر قرآن سیکھتا تھا قریش کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس
غلام سے کلام سیکھہ کر ہم سے کہتے ہین یہہ آیت نازل ہوئی وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ اور تحقیق ہم جانتے ہین یہہ کہ وہ
کہتے ہین سوا اس کے نہین کہ سکھاتا ہی اسکو آدمی یعنے جبر یا ابو فکیہہ سے لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ
زبان اس شخص کی کہ کج راہی کرتے ہین یعنے گمان کرتے ہین طرف اسکے کہ سکھاتا ہی عجمی غیر فصیح اور یہہ قرآن زبان عربی ہی روشن کہ تم باوجود فصاحت
کمال اور بلاغت تمام کے کہ شاعر اور منشی عرب کے ہو مثل اسکے ایک آیت بنانے مین عاجز ہو پس یہہ دعوی تمھارا کہ غلام عجمی کلام اس فصاحت
وبلاغت کا حضرت کو سکھاتا ہی جھوٹھا ہی ظاہر اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ تحقیق وہ لوگ
کہ نہین ایمان لاتے ساتھہ آیتون کتاب اللہ کے اور نہین تصدیق کرتے کہ اللہ کیطرف سے ہین نہین ہدایت کرتا انکو اللہ طرف نجات کے یا بہشت
کے اور واسطے اُن کے ہی عذاب درد دینے والا آخرت مین واسطے کفر کرنے کے ساتھہ قرآن کے اور نسبت افترا کی کرنیکے اوپر پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور حال یہہ ہی کہ مفتری وہی ہین اِنَّمَا يَفْتَرِى الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ سوا اس کے نہین کہ باندھ لیتے ہین
جھوٹھ وہ لوگ کہ نہین ایمان لاتے ساتھہ آیتون خدا کے یعنے قرآن کے اور کہتے ہین کہ بنایا ہوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْكٰذِبُوْنَ اور یہہ لوگ مفتری وہ ہین جھوٹھ بولنے والے کہ کہتے ہین اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بشر **بیت** فی الحقیقت دروغ گو ہین وہی + جو
پیمبر پہ باندھتے ہین دروغ + حدیث مین ہی کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بتونکو جھٹلایا تو قریش مسلمانان درویش کے ایذا کے
درپی ہوئے جیسے بلال اور خباب اور عمار اور مانباپ عمار کے یاسر اور سمیہ رضی اللہ عنہم اور انکو زبردستی کفر مین ڈالنے لگے لاکن وہ اسلام پر

ثابت قدم تھے رنج اٹھائے اور دین سے نہ پھرے یہان تک والدین عمار کے شہید ہوئے عمار بیطاقتی اور ضعف بدن کے سبب تحمل ایذا کا نکر سکے
اُن کے موافق رضا کے کلمہ زبان سے بولے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی کہ عمار نے کفر اختیار کیا اور دین سے بیزار ہوا فرمایا غلط ہی عمار سر سے قدم
تک ایمان سے بھرا ہی اور ایمان گوشت اور خون اسکے مین رچا ہی عمار روتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے آپ نے دست مبارک
اپنے سے آنسو اُنکے پوچھے اور کہا اگر پھر اوین تجھے باکراہ تو پھر واسطے اون کے ساتھ اس کلمے کے اور یہہ آیت اللہ نے اتاری کہ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ
مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ جو کوئی کفر کرے ساتھ خدا کے پیچھے ایمان اپنے سے اور مرتد ہو جاوے جیسے حنظل اور طعمہ اور مقیش اور شل انکے اللہ کے غضب
مین پڑے اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ مگر جو کوئی کہ زبردستی کیا گیا اور دل اسکا آرام پکڑ رہا ہی ساتھ ایمان کے اور عقیدہ
اسکا نہین پھرا جیسے عمار وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ اور لیکن جو شخص کہ کھل جاوے ساتھ کفر کے سینہ اسکا یا
کھولے ساتھ کفر کے سینے کو یعنے جو خوش ہو کر کفر مین آوے اور اسپر اعتقاد لاوے پس اوپر اسکے ہی غضب اللہ سے وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ
اور واسطے ان کے ہی عذاب بڑا بسبب گناہ بڑیکے کہ ارتداد ہی ذٰلِكَ یہہ عذاب عظیم یا پھر جانا انکا دین اسلام سے بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ
الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ بسبب اسکے ہی کہ انھون نے دوست رکھا زندگانی دنیا کو اوپر نعمت آخرت کے اور دوسرے
اسواسطے ہی کہ اللہ نہین چاہتا کہ ہدایت کرے طرف موجبات ثبات ایمان کے قوم کفار کو یعنے مرتدون کو اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ یہہ لوگ وہ نہین کہ مہر رکھی اللہ نے اوپر دلون انکے کے تو کہ حق بات نہ سمجھین اور اوپر کانون انکے کے تو کہ حق بات نہ سنین
اور اوپر آنکھون انکی کے تو نشانیان قدرت حق کی نہ دیکھین وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ اور یہہ لوگ وہ ہین غافل لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ
هُمُ الْخٰسِرُوْنَ نہین شک یہہ کہ وہ ہیچ آخرت کے وہی ہین لوٹانیوالے کیونکہ سرمایہ عمر بازار دنیا مین کھوکر تہیدست گئے ہین نظم
ہاتھ خالی دل پر از حسرت گئے + یہان سے لے دولت نہ کچھ حشمت گئے + کیون نہ غصے مین ندامت انکو ہو + رنج وغم سے یک قیامت انکو ہو
پاس کچھ رکھتے نہین یہا یہ ہین + بے بضاعت بے مدد بے مایہ ہین + آمد اس بازار مین دست تہی + لائی ہی سو سو طرح شرمندگی + ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ
لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا پھر تحقیق پروردگار تیرا واسطے ان لوگون کے کہ ہجرت کرتے ہین طرف مدینے کے جیسے خباب اور جبیب
بلال پیچھے اسکے کہ ایذا دئے گئے کفار کے ہاتھ سے ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پھر جہاد کیا انھون نے اور صبر کیا
اوپر جہاد کے تحقیق پروردگار تیرا پیچھے ہجرت اور جہاد اور صبر کے البتہ بخشنے والا ہی اُن سے گناہ پہلی مہربان ہی توفیق طاعت کی دیگا انکو
زمان آیندہ مین يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ یاد کر اسدن کو کہ آویگا ہر انسان جھگڑتا ہوا جان
اپنے کیطرف سے یعنے ملامت کرتا ہوا اپنے آپکو مبتلا گناہ کا دیکھیگا مین نے کیون گناہ کئے اور مطیع کہیگا مین نے طاعت زیادہ کیون نہ کی یا
ہر ایک شخص سے اور مجادلہ کرے واسطے خلاصی نفس اپنے اور کہیگا نفسی نفسی اور پورا دیا جاویگا ہر انسان کو بدلا اسی چیز کا جو عمل کیا ہی
وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ اور وہ نہ ظلم کئے جاوین گے جزا دینے مین وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ
كُلِّ مَكَانٍ اور بیان کی خدا نے مثال طریق ایک بستی کے کہ تھی امن والی چین والی اور رہنے والے اسکے آسودہ آتا تھا اوسکو رزق اُسکا
با فراغت ہر جگہہ سے یعنے طرف طرف سے فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ پس کافر ہوئے اہل اس بستی کے ساتھ نعمتون اللہ کے اور شکر نہ ادا کیا
فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ پس چکھایا اہل اسکے کو اللہ نے پہناوا بھوکھ کا اور ڈر کا بسبب اس چیز کے کہ
تھے وہ کرتے عمل بُرے ذوق کو استعارہ کیا ہی واسطے ادراک اثر ضرر کے اور لباس کو واسطے اس چیز کے کہ کسیکو چھپا لیوے حاصل یہہ ہی
کہ خدا نے ایسا کیا کہ پالیا انھون نے ضرر بھوک کا اور ڈر کا کہ اونکو شامل تھا ابن عباس نے کہا کہ یہہ مثل اہل مکہ کے واسطے ہی کہ قتل اور
غارت سے بے غم تھے جب نعمت نبوت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سے کفر کیا اللہ نے بدل ڈالی فراخی ان کی ساتھ قحط کے کہ سات برس
خشک سالی مین مبتلا رہے مارے بھوکھ کے مردار کھانے لگے اور لہو پینے لگے اور یہہ حضرت کی بد دعا کے سبب سے تھا اور امن انکا بدل ڈالا

ساتھہ خوف کے کہ مسلمانون کی دہشت سے سفر شام اختیار کیا جان اور مال اپنے سے ڈرتے تھے وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ
فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ اور البتہ تحقیق آیا تھا اُن کے پاس ایک پیمبر اُنمین سے یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس جھٹلایا اسکو پس پکڑا اُنکو عذاب نے
یعنے قحط اور ڈرنے اور حالانکہ وہ ظالم تھے اپنی جان پر ساتھہ شرک لانے اور جھٹلانے کے لکھا ہی کہ قریش نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہلا بھیجا کہ دشمن ہم
مردون نے تم سے کی ہی عورتون اور بچون کا گناہ کیا ہی کہ قحط سے قریب بمرگ ہین حضرت نے اجازت فرمائی کہ مکے کو غلہ لیجاؤ اور یہہ آیت اتری کہ
فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا پس کھاؤ عورتون اور بچو مکے کے اس چیز سے کہ رزق دیا ہی تم کو اللہ نے بھجوایا ہوا پیغمبر کا حلال پاکیزہ یعنے
کہتے ہین کہ یہہ خطاب مسلمانون کو ہی کہ کھاؤ حلال طیب وَاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ اور شکر کرو نعمت اللہ کی کا اگر ہو تم اسیکو عبادت
کرنے یا اسیکی فرمانبرداری کرتے اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ سوا اسکے نہین کہ حرام کیا اوپر تمھارے مردار
اور لہو بہتا اور گوشت سور کا سب اجزا سمیت اور وہ چیز آواز بلند کی جاوے سوا خدا کے ساتھہ اسکے وقت ذبح کے یعنے جو بنام غیر خدا ذبح ہو فَمَنِ اضْطُرَّ
غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پس جو کوئی بے بس ہوا اور محتاج ساتھہ کھانے ان محرمات کے ہو نہ حد سے نکل جانیوالا ہوا اور نہ دوسرے سے چھین نے
والا ہو پس تحقیق اللہ بخشنے والا ہی گناہ بے بس کا مہربان ہی بیچ رخصت اسکے کے وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ
اور مت کہو واسطے اس چیز کے کہ بیان کرتے ہین زبانین تمھاری جھوٹھہ اور وہ یہہ ہی کہ کہتے ہین یہہ حلال ہی یعنے جو پیٹ مین بچہ سائبہ کے ہو حلال ہی مردون پر ہمارے اور یہہ حرام
ہی یعنے جو گذرا عورتون پر ہمارے اور کہتے ہو کہ یہہ حلال اور یہہ حرام ہی لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ تو کہ باندھو اوپر اللہ کے جھوٹھہ کہ اللہ نے ہین یہہ امر کیا ہی اِنَّ الَّذِيْنَ
يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ تحقیق جو لوگ کہ باندھتے ہین اوپر اللہ کے جھوٹھہ نہین چھٹکارا پانیکے عذاب دوزخ سے قیامت مین مَتَاعٌ قَلِيْلٌ فائدہ
ہی تھوڑا سا دنیا مین جسکے واسطے یہہ جھوٹھہ باندھتے ہین اور وہ جلدی جاتا رہیگا وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اور واسطے انکے ہی عذاب درد دینے والا کہ
ہمیشہ رہیگا آخرت مین وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ اور اوپر ان لوگون کے کہ دین یہود یہ مین آئے حرام کیا ہم نے وہ کچھہ کہ
بیان کیا ہم نے اوپر تیرے پہلے نزول اس سورہ سے یعنے سورہ انعام مین کہ فرمایا ہی وعلی الذین ھادوا حرمنا کل ذی ظفر الایۃ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ
وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ اور نہین ظلم کیا ہمنے ساتھہ حرام کرنے اُن چیزون کے ولیکن تھے وہ جانون اپنے کو ظلم کرتے کہ بسبب گناہون کے مستحق عذاب کے
ہوئے ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْٓا پھر تحقیق پروردگار تیرا واسطے ان لوگون کے کہ کرتے ہین گناہ
بسبب غفلت اور نادانی کے کہ فکر آخر کام کا نہین کرتے پھر توبہ کرتے ہین پیچھے اس عمل بد کے اور نیکی کرتے ہین اور صلاح مین لاتے ہین کام اپنے اِنَّ
رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق رب تیرا پیچھے توبہ کے البتہ بخشنے والا ہی گناہون کو بسبب توبہ کے مہربان ہی کہ قبول کرتا ہی توبہ بندون
کی اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا تحقیق ابراہیم تھا پیشوا فرمانبردار واسطے اللہ کے اور قایم امر اسکے پر سب ادیان باطلہ کو چھوڑ کر آنیوالا طرف
دین حق کے یا تھا ایک امت جامع جمیع کمالات اور فضائل کہ وہ سب اکٹھے نہ تھے مگر بہت لوگون مین متفرق یا پہلے آگ مین ڈالنے سے روے زمین پر سوا
اسکے کوئی مومن نہ تھا پس وہ تنہا ایک امت تھا وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور نہ تھا شریک لانیوالون سے جیسے قریش گمان کرتے ہین اور تھا شَاكِرًا
لِّاَنْعُمِهٖ شکر کرنیوالا واسطے نعمتون اللہ کے اِجْتَبٰىهُ وَهَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ قبول کیا اللہ نے اسکو ساتھہ نبوت کے اور ہدایت کی اسکو کہ
لوگون کو بلاوے طرف راہ سیدھی کے کہ راہ توحید ہی وَاٰتَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً اور دی ہم نے اسکو بیچ دنیا کے نیکی کہ ذکر نیک ہی یا اولاد صالح ہی
یا محبت ہی کہ دلمین عالم کے اسکی ڈالدی سب اہل ملل دوست رکھتے ہین اور اسکو اور تعریف کرتے ہین یا نسل اسکے سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا یا درود
اسپر ملی ہوئی ساتھہ درود خاتم انبیا کے کہے کہ اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید
وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ اور تحقیق وہ ابراہیم بیچ آخرت کے البتہ صالحون سے ہی واسطے درجون بلند کے امام ماتریدی نے کہا نیکی اسکی جو دنیا
مین دی حسنات اسکی کم نکریگے بیچ آخرت کے ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا پھر وحی کی ہمنے طرف تیرے یہہ کہ پیروی
کر توحید مین دین ابراہیم کی کہ پھر آیا تھا سب دینون سے طرف اس کے یا متابعت کر دعوت بحق مین یعنے جیسے وہ نرمی اور مدارا کرتے تھے اور دلیلین

موافق فہم ہر ایک کے لاکر طرف حق کے بلاتے تھے ویسا ہی تو کر سمجھ لیجئے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو امر بہ اتباع ابراہیم علیہ السلام اسواسطے ہی کہ بعد ان کے مبعوث ہوئے نہ یہہ کہ اُن سے کچھہ کم تھے کہ بحکم انا اکرم الاولین والاٰخرین علی اللہ حضرت سب انبیا سے افضل اور اکمل تھے ؎ وہ سب سے اعلی وہ سب سے افضل وہ سب سے ارفع وہ سب سے اکمل ٭ وہ سب سے احسن وہ سب سے اجمل وہ تاج ہی فرق انبیا کا ٭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اور نہ تھا ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام شرک لانے والوں سے یہہ تعریض کفار قریش کی ہی کہ کہتے ہین تھے ہم دین باپ ابراہیم کا رکھتے لکھا ہی کہ حق تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو امر کیا کہ بنی اسرائیل کو کہہ کہ جمعہ کے دن سب کام چھوڑ کر عبادت میری کرین موسیٰ علیہ السلام نے کہا بعضون نے مانا اور اکثر پھر گئے اور ماننے والون مین بھی اختلاف پڑا کسی نے کہا ہم سنیچر کو اختیار کرتے ہین کہ اس دن اللہ پیدایش عالم کی سے فارغ ہوا ہی کسی نے کہا کہ اتوار بہتر ہی کہ ابتدا آفرینش خلق ہی اللہ تعالیٰ نے مخالفت اور نافرمانی کی شامت سے تعظیم سنیچر کی اپر فرض کی چنانچہ فرماتا ہی إِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ سوا اسکے نہین کہ مقرر کی گئی تھی تعظیم ہفتے کی اوپر ان لوگون کے کہ اختلاف کرتے تھے بیچ اسکے یہہ تھی کہ کچھہ کسب نہ کرین نہ کسی کام مین مشغول ہون شکار نہ پکڑین سوا اللہ کی عبادت کے کچھہ نکرین اور یہہ تکلیف بہت شاق تھی زاد المسیر مین ہی کہ موسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا کہ ہفتے کو متاع سر پر رکھے جاتا تھا کہا گردن مار واسکی پس گردن کاٹ کر بدن اسکا پھینک دیا چالیس دن تک مرغان مردار خوار نے اسکو کھایا وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ حکم کریگا درمیان اُن کے دن قیامت کے بیچ اس چیز کے کہ تھے سرکشی اور جہل سے بیچ اسکے اختلاف کرتے یعنے بیچ اسدن کے کہ مقرر واسطے عبادت کے تھا حدیث مین ہی کہ حضرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے واسطے عبادت کے دن جمعہ کا لکھا اوپران کے جو پہلے مجھہ سے تھے انھون نے اسمین اختلاف کیا اللہ نے مجھے طرف اسکے راہ دکھائی فلنا الیوم ولليهود غدا وللنصارى بعد غد پس واسطے ہمارے جمعہ اور یہود کے ہفتہ اور نصاریٰ کے اتوار ہی ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ بلا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم خلق کو طرف راہ پروردگار اپنے کے ساتھہ بات محکم کے یعنے ساتھہ دلیل کے کہ حق کو ثابت کرے اور شبہ کو دور کرے وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ اور ساتھہ نصیحت نیک کے وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ اور جھگڑا کر اُن سے ساتھہ اس چیز کے کہ وہ نیکتر ہی یعنے ساتھہ نرمی اور خوشخوئی کے لکھا ہی کہ حکمت واسطے دعوت خواص کے ہی اور موعظہ حسنہ واسطے ارشاد عوام کے اور جدال واسطے دفع معاندون کے سمجھہ لیجئے کہ تین طریقے دعوت کے بیان فرما کر کہ حکمت اور موعظت اور جدال ہی اشارت طرف وصول تین مقام کے کیا کہ حقیقت اور طریقت اور شریعت ہی حقیقت وہ کہ بندے کو بیواسطہ اللہ سے حاصل ہو اور شریعت وہ کہ حصول اسکا بواسطہ رسل ہو اور طریقت رعایت ادب ہی پس اول حکمت بیان کی کہ موہبت جزیل ہو بیواسطہ جبرئیل حضرت پر فایض ہوئی کہ عبارت حقیقت سے ہی پھر موعظہ حسنہ کہ رعایت ادب اور نیکوئی اور نرمی اور خوشخوئی کی ہی کہ طریقت ہی پھر جدال بطرز نیک کہ مختص بشریعت ہی کہ بنا اسکی تکلیف احکام پر اور بیان اوامر حلال اور حرام پر ہی اور توضیح اسکی محتاج دلایل اور حجج کے ہی اور اس کلام سے دعوت حضرت سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام طوایف خواص وعوام پر نکلتی ہی ؎ بھیجا ہی حق نے آپکو کافہ انام پر ٭ دعوت انھون کی عام ہی سب پر خاص وعام پر ٭ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ تحقیق پروردگار تیرا وہی داناتر ہی ساتھہ اس شخص کے کہ گمراہ ہو گیا راہ حق سے کہ اسلام ہی اور وہی خوب جانتا ہی ساتھہ راہ پانے والون کے اور تجھہ پر کہ پیغمبر ہی سوا پیغام پہنچانے کے نہین لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روز احد سید الشہدا حمزہ رضی اللہ عنہ کو جو مثلہ کیا ہوا دیکھا نہایت غمگین ہوے اور فرمایا کہ قسم خدا کی اگر فتح اللہ نے مجھے دی ستر آدمیون کو عوض تیرے مین مثلہ کرونگا حق تعالیٰ نے یہہ آیت بھیجی کہ وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ اور اگر ایذا دو تم اس شخص کو کہ ایذا دی ہی تم کو یعنے بدلا لو تم پس ایذا دو اور بدلا لو برابر اس چیز کے کہ ایذا دئے گئے ہو تم ساتھہ اسکے یعنے ایک کو مثلہ کیا ہی تم بھی ایک کو کرو نہ شتر کو وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ ۝ اور اگر صبر کرو تم اور ایذا نہ دو البتہ وہ بہتر ہی واسطے صبر کرنیوالون کے بدلا لینے سے وضع مظہر بجاے مضمر مخبر بنائے حق ہی اوپر اُن کے کہ صبر کرتے ہین لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد نزول اس آیت کے بدلا نہ لیا معاف کیا کفارہ قسم کا دیا وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ اور صبر کر مصیبت پر روز احد کے اور نہین

صبر تیرا ساتھہ توفیق اور مدد اللہ کے وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ اور مت غم کھا اوپر پھر جانے کافرون کے تجھہ سے یا اوپر غلبے کفار کے اوپر شکر تیرے کے وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ اور مت ہو بیچ تنگی کے اس سے کہ مکر کرتے ہین اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ تحقیق اللہ ساتھہ ان لوگون کے ہی پرہیز کرتے ہین شرک اور گناہ سے اور ساتھہ ان لوگون کے ہی کہ وہ احسان کرنیوالے ہین یعنے موحد اور مخلص ہین سمجھہ لیجئے کہ تقوی اشارت بتعظیم خدا ہی اور احسان عبارت شفقت کرنے سے ہی بخلق کبریا اور یہہ دو صفتین مدار کار اسلام و ایمان ہین ۵ احسان سے خلق ہوئی ہی شاد + تقوی سے ہی دار دین آباد + جسمین کہ یہہ دونون ہو وین واثق + راضی ہی پھر اس سے خلق و خالق + سبحان اللہ عجب حسن مقطع اس سورہ کا اور عجب شان ہی کہ متضمن تقوی اور احسان کا ہی تقوی کہ قبول دین اسلام اور ترک و مناہی ہی جامع اتیان جمیع اوامر اور اجتناب ہمہ نواہی ہی اور احسان کو نیک کاری بخلق باری ہی متضمن خوشنودی عالم اور وسیلہ سرداری ہی ۵ یا الٰہی تقوی واحسان دے + زندگی و مرگ مین ایمان دے + شرک و عصیان و مناہی سے بچا + دین و دنیا مین تباہی سے بچا + قول ثابت پر تو رکھہ ثابت مدام + کلمۂ توحید پر کر اختتام + سورہ بنی اسرائیل مکی ہی کہ مگر آٹھہ آیتین وان کادوا لیفتنونك عن الذی اوحینا الیك سو گیارہ آیتین ہین کوفیون کے قرات مین اور ایک سو دس بصریون کے قرات مین ایک ہزار پانچ سو تینتیس کلمے ہین چھہ ہزار ایک سو چھتیس حرف ہین فواصل اسکے را ہین اور تطبیق اسکی ساتھہ سورہ نحل کے یہہ ہی کہ اسکے مقطع مین ذکر صبر اور تقوی کا تھا اسکے مطلع مین قصۂ معراج مذکور ہوا بحکم الصبر مفتاح الفرج صبر سبب فرج ہجوم ہی بمصداق ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا تقوی وسیلہ خروج غموم ہی اس سبب سے ذکر معراج کا بعد ذکر صبر اور تقوی کے مناسب ہوا کہ اسکے مطلع مین ربط غالب ہوا

سورة بنی اسرائیل مکیة | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وهی مائة واحدی عشرة اٰیة

سُبْحَانَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ پاکی اور بے عیبی ہی اسکو کہ واسطے کرامت کے لیگیا بندے اپنے کو ایکرات یعنے ایک آن رات کی مین مسجد حرام سے اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ طرف مسجد دور تر کے مکے سے کہ بیت المقدس ہی وہ جو برکت دی ہمنے گرداگرد اوسکے کو کہ زمین شام کی ہی برکت دین کی دی کہ مہبط وحی اور معبد انبیا کیا اور برکت دنیا کی بخشی کہ اشجار اثمار اور انہار بہار سے گھیر لیا اور لیگئے ہم اس بندے محبوب مقبول اپنے کو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا تو کہ دکھاوین ہم اسکو نشانیان قدرت اپنے کی سے کہ آن واحد مین مکہ سے لاکر بیت المقدس مین امام انبیا فرمایا پھر وہان سے فوق السما لیجا کر جو کچھہ دکھانا سنانا تھا سنایا اور دکھایا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ تحقیق اللہ سبحانہ وہی سنانیوالا ہی دوست اپنے کو باتین شفقت کی دکھانیوالا ہی آیتین اپنے قدرت کی یا سنے والا ہی باتین کفار کی کہ معراج کو جھٹلاتے ہین دیکھنے والا ہی مومنون کو کہ تصدیق لاتے ہین یا ضمیر عاید طرف پیغمبر کے ہی یعنے حضرت شنوا تھے جو خطاب کہ انکو ہوتا تھا بینا تھے جو چیز کہ انکو دکھاتے تھے بحر الحقایق مین ہی دکھائین ہم نے انکو آیتین کہ مخصوص ہین ساتھہ جمال اور جلال ہمارے کے اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ تحقیق وہ شنوا ہی ساتھہ شنوائی ہمارے کے بینا ہی ساتھہ بینائی ہمارے کے **نظم** حمد ہی اسکو جسنے دکھا کر لمعہ اپنی قدرت کا + عرش پہ لاچکایا قدم لمحے مین ہمارے حضرتکا + مکے سے اقصی مین لیجا جتنے ہین پیمبر سبکو بلایا + آپکا ثابت فضل کیا وہان منصب دیکے امامت کا + فرش سے لیجا عرش دکھایا عرش سے لایا فرش پر پھیر + آمد و رفت یہہ دم مین تھی کیا کھیل ہی اسکی صنعت کا + انکو بلایا شب کو وہان اطلاق مکان بھی تھا نہ جہان + حق ہی حق تھا آپ نہی آپ اور نام نتھا وہان کثرت کا + کثرت کیا اور عالم کیا کون کہان اور بزم کدھر + مجلس تھی فی محفل تھی عالم تھا عجب یک وحدتکا + سمجھہ لیجئے کہ وقت وقوع معراج مین روایات متعددہ ہین اکثر کہتے ہین ربیع الاول مین بارھوین برس نبوت سے ہوا بعضے کہتے ایک برس پانچ مہینے پہلے ہجرت سے ہوا اس تقدیر پر شوال کی گیارھوین تاریخ ہوتا ہی ایک قول مین رجب کی ستائیسوین شب ہی اکثر محدثین اسی پر ہین ایک روایت مین سترھوین رمضان کی بارھوین سال بعثت سے ہی اور شب دوشنبہ پر اکثر علما اور محدثین کا اتفاق ہی اور اصل معراج مین کسی فرقہ اسلامیہ کا اختلاف نہین منکر اصل معراج کا کافر ہی کہ منکر نص سبحان الذی اسری کا ہی **بیت** جو کہ ہین منکر معراج رسول برحق + سخت وہ کور درون چون شب یلدا ہین سیاہ + آیت اسرا کی

۱۴ ۱۲ ۱۲ ۱۲

نہین سو جیتی ایسی روشن + چشم ہی اور بصارت نہین سبحان اللہ + اور اس باب مین احادیث صحیحہ صریحہ مشہورہ وارد ہین کہ قریب بحد تواتر پہنچی ہین چنانچہ تیس صحابہ کبار نے حدیث معراج کی روایت کی ہی ابوبکر صدیقؓ عمر فاروقؓ عثمانؓ ذی النورین علی بن ابی طالبؓ عبداللہ بن مسعودؓ عبداللہ بن عباسؓ عبداللہ بن عمرؓ عبداللہ بن زبیرؓ عبداللہ بن اوفیؓ عبداللہ بن عامرؓ ابوذر غفاری ابوایوب انصاری جابر بن عبداللہ انصاری ابی بن کعب حذیفہ الیمانی ابوسعید خدریؓ ابوہریرہؓ عباس بن عبدالمطلب انس بن مالک مالک بن صعصعہ عمران بن الحصین بلال حبشی ابوامامہ باہلی اسامۃ بن زید ابوذر وداہلال بن سعد ابوسلمہ ام کلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ صدیقہ ام ہانی رضی اللہ عنہم اجمعین لیکن اختلاف کیفیت معراج مین واقع ہی بعضے کہتے ہین خواب مین ہوا بعضے کہتے ہین بیداری مین بعضے کہتے ہین روح کو ہوا بعضے کہتے ہین جسد کو بعضے کہتے ہین روح اور جسد دونون کو لیکن صحیح یہہ ہی کہ بیداری مین روح اور جسم سے معراج ہوا چنانچہ دلیل اسکی خود آیت شریفہ اسری لعبدہ ہی اسم عبد کا موضوع واسطے شخص کے ہی کہ عبارت جسد بارواح سے ہی اگر روح سے خواب مین ہوتا تو اسری بروح عبدہ فرمایا ہوتا دوسرے خواب مین ہوتا تو فضیلت آپ کی کیا ہوتی اور معجزات مین کیون شمار ہوتا کہ خواب مین تو جو کوئی بہشت کو دیکھے ہوسکتا ہی تیسرے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے فرض عشا کی تم مین پڑھی اور دوگانہ بیت المقدس مین اور وتر تحت العرش خواب کی نماز محسوب کب ہوتی ہی پس ثابت ہوا کہ آپ جسم بارواح سے گئے اور جانے مین مسجد حرام سے اقصیٰ تک نص صریح ہی انکار اسکا کفر ہی اور اطباق سموات سے گذرنے مین احادیث صحیحہ صریحہ مشہورہ وارد ہین انکار اسکا فسق ہی اور ورا اسکے جانا اور عجائبات طرح طرح کے مشاہدہ کرنا یہہ احادیث احاد سے ثابت ہی انکار اسکا موجب محرومی ثواب اور درجات اخروی ہی اور مکان مین بھی معراج کے اختلاف ہی ایک روایت مین ہی کہ فرمایا آپ نے مین مکے مین تھا اپنے گھر مین کہ سقف خانہ شگافتہ ہوئی اور جبرئیل آئے اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حرم مین تھا مین کبھی فرمایا حجر مین تھا مین بیچ مسجد حرام کے کہ جبرئیل آئے ساتھ میکائیل کے اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا خانہ ام ہانی مین تھا مین اکثر محدثین اسیطرف میل رکھتے ہین اور تطبیق ان روایات مین یون ہوسکتی ہی کہ اس رات آپ ام ہانی کے گھر ہونگے اور وہ خانہ درمیان مروہ اور کوہ صفا کے ہی داخل حرم شریف مین ہی اور کفالت کے وقت ابوطالب کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی گھر مین تھے اسواسطے اسکی اضافت اپنی طرف فرماکر کہا کہ مین اپنے گھر مین تھا اور آپکو پہلے مسجد حرام مین لے گئے تھے تا طواف بجا لاکر عزیمت بیت المقدس کی فرماوین اس جہت سے حجر مسجد مین فرمایا واللہ اعلم بالصواب پس سب روایتون کی تطبیق دیکر یہی نکلا کہ خانہ ام ہانی بنت ابی طالب مین تھے بموجب روایت اشہر کہ معراج واقع ہوا اور قصہ اسکا تفصیل وار کتاب علیحدہ مین لکھا گیا اور یہان بطور اختصار تحریر ہوتا ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بعد نماز عشا کے گھر مین ام ہانی بنت ابی طالب کے تہیہ خواب مین تھے کہ جبرئیل بامر خدا براق لیکر آئے کہ سفید رنگ دراز خمار سے کوتہ نعل سے تھا اور قدم اسکا منتہاے نگاہ سے آگے پڑتا تھا سینہ اسکا یاقوت سرخ کا قوایم زمرد سبز کے دُم مرجان کی سر اور گردن یاقوت کے زین بہشتی کسا دونون رکابین یاقوت سُرخ کی لٹکتی تھین پیشانی پر اسکے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا تھا **نظم** براق برق جولان مہ طلعت باد پیمائی + سبک رفتار خوش ہیئت سراپا شکل زیبائی + فرشتہ خو قمر انسر ملیح بال وعنبر دم + فرنفل بوئے وخور پیکر یہ صبح بال ولولوسُم + سریع السیر مردم رو مزین زین فلک پیما + کثیر الخیر عنبر بو بحسن آئین ملک آسا + پس حضرت آواز پر جبرئیل سنکر اُٹھ بیٹھے جبرئیل نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے تمکو سلام کہا ہی اور نزدیک اپنے بلایا ہی تاکہ مکرم فرماوے ایسی کرامتون سے کہ کسی کو نہ پہلے آپ سے کیا نہ بعد آپ کے کریگا اور نہ اسکو سزا نہ خطرہ گذرا قلب مین کسی بشر کے ہرگز اٹھئے تیار ہوجئے **بیت** شب قدر وصل سے یہہ نہین خواب کی ہی یہہ شب + کہ براق ہی مہیا فاذا فرغت فانصب + پھر جبرئیل نے ردائے نور اوڑھائی اور نعلین زمرد سبز پاؤن مین پہنائین اور کمر بند یاقوت سرخ سے کمر باندھی اور تازیانہ زمرد سبز ہاتھ مین دیا کہ مرصع چار سو مروارید سے تھا اور ہاتھ پکڑا آپکا بیت الحرام مین لائے **بیت** کون لایا کس کو لایا کسنے بلوایا ہی واہ + داعی ایسا مدعو ایسا رہبر ایسا چاہئے + اور آب زمزم سے نہلا کر سینہ بے کینے کو شق کیا اور قلب مطہر کو آب بہشت سے دھو حکمت سے پر کیا آپ نے سات طواف وداع ادا کر کے حطیم مین لحظہ جلسہ استراحت فرمایا پھر جبرئیل نے براق کی رکاب پکڑی اور میکائیل نے باگ اور آپکو سوار کیا اسی ہزار فرشتے یمین اور اسی ہزار یسار براق کے مشعلین نور عرش کی روشن کئی ہوئین

رکاب سعادت مین چلتے تھے آپ باگ کھینچنے لگے جبرئیل نے کہا چھوڑ دیجئے یہہ مور ہی جانتا ہی جہان جاتا ہی آپ نے باگ چھوڑ دی وہ روان ہوا جبرئیل نے آپ کو وصیت کی کہ اگر راہ مین آواز ہو التفات نکیجو اور جواب کسی کے پکار نیکا ندیجو اور مجھے بیت المقدس مین دیکھوگے جب آپ نے تھوڑی راہ طی کی جانب راست سے کسی نے پکارا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم مت شتابی کر کہ تو راہ بھول گیا آپ نے بموجب وصیت جبرئیل کے التفات نہ کیا پھر اسیطرح آواز سامنے اور پس پشت سے آئی لیکن آپ نے جواب ندیا پھر ایک عورت زیور پہنے ہوئے براق کے آگے کھڑی ہوکر کہنے لگی کہ ایکساعت توقف کرو یا محمد کہ آپ سے کچھہ سر ہی اسکی طرف بھی ندیکھا اور براق کو چمکا کر نکل گئے پھر تین شخص ملے ایک پیر ایک کہل ایک جوان پیر اور کہل کو ندیکھا جوان پر نگاہ کی آپ نے پھر دو قدح سامنے آئے ایک شیر ایک خمر کا قدح شیر دست راست مین اور قدح خمر دست چپ مین آپ کے دیا شیر پیا اور خمر کو ترک کیا آپ نے پھر دو جام حاضر ہوئے ایک پانی کا ایک شہد کا دونون پیئے آپ نے اور طیبہ اور طور سینا اور مولد عیسیٰ مین اتر کر دوگانہ ادا کیا پھر چلے ایک شخص کو دیکھا کہ پشتارہ ہیزم کا باندھتا ہی اور طاقت اٹھانے کی نہین رکھتا اور اسپر اور لکڑیان رکھتا ہی پھر ایک کو دیکھا کہ ڈول کوئے مین ڈالتا ہی اور خالی نکلتا ہی القصہ مسجد اقصیٰ مین پہنچکر جبرئیل سے احوال کہا جبرئیل نے کہا کہ اول داعی یہود تھا اسکی اجابت کرتے تو امت آپ کی بعد آپکے میل طرف یہودیت کے کرتی دوسرا داعی نصاریٰ تھا جو اسکا جواب دیتے امت ترسا ہوجاتی اسیطرح تیسرے کی اجابت کرتے تو امت شرک اختیار کرتی چوتھے کی کرتی تو امت گبر اور آتش پرست ہوجاتی اور زن آراستہ دنیا تھی جو اسپر نگاہ کرتے تو امت آپکی کمال حرص سے دنیا کو آخرت پر اختیار کرتی اور پیر دولت تھی اور کہل بخت دولت اور بخت پر نگاہ نکی خوب کیا کہ ہر ایک ناپائدار ہی اور جوان عاقبت تھی اسپر نظر فرمائی بجا ہوا کہ سبب حصول نعمت دوجہان ہی اور دودھہ کا قدح جو پیا راہ مستقیم اللہ نے تمھاری امت کو دی اور خمر کا پینا حرام کیا اور پانی اور شہد دونون جو آپ نے پیئے بجا ہوا کہ سبب بقائے امت ہی تا قیامت اور پانی سبب شست وشوی عمل ناسزائے امت ہی اور پشتارہ ہیزم باندھنے والا مرد حریص تھا اور ڈول خالی نکالنے والا ریا والا کہ رنج اور محنت کھینچیگا اور تہی دست قیامت کو اٹھیگا پھر جبرئیل نے آپکو براق سے اتارا اور فنائے مسجد مین جہان مراکب انبیا کا تھان تھا براق کو ریشم کے ڈوری سے بہشت کے باندھا پھر آپ مسجد اقصیٰ مین داخل ہوئے انبیاؤن نے کہ استقبال کو آپکے اترے تھے شرایط تحیات کے ادا کئے جبرئیل نے کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تقدم وصل رکعتین باخوانک من المرسلین آپ نے دوگانہ پڑھوایا پھر جبرئیل ہاتھہ پکڑ آپکا صخرہ بیت المقدس پر لائے دیکھا آپ نے کہ صخرہ سے آسمان تک ایک سیڑھی ہی کہ ایک سرا اسکا یاقوت سرخ کا دوسرا زمرد سبز کا ایک پایہ نقرہ کا دوسرا طلا کا مکلل ساتھہ در اور یواقیت کے ہی اور دو پر زمرد کے ہین ایسے کلان کہ اگر ایک بچھاوے سب زمین ڈھپ جاوے اسکو معراج کہتے ہین اور اسکے پچاس مقام تھے ہر مقام ستر ہزار برس کی راہ تھا اور ہر مقام پر ایک ملک مقرب متعین تھا کہ پچاس ہزار فرشتے اسکے تابع تھے آپ براق پر سوار ہوچکے ہین اس راہ سے آسمان اول کو پہنچے جبرئیل نے دروازہ ٹھوکا کہ ایک دانہ یاقوت کا تھا مقفل بقفل مروارید اسمعیل فرشتہ دربان وہان کا بولا کون ہی جبرئیل نے کہا مین ہون جبرئیل کہا ساتھہ تیرے کون ہی کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہا تجھے بلا نیکو آپ کے بھیجا تھا کہا ہان اسنے دروازہ کھولا آپ اوپر گئے فرشتون کو دیکھا کہ صف بصف استادہ قیام مین ہین سبوح قدوس ربنا ورب الملائکۃ والروح پڑھتے ہین آپ نے جبرئیل سے پوچھا کہ انکی یہی عبادت ہی کہا جبسے پیدا ہوئے ہین تا قیام قیامت انکی یہی عبادت ہی حق تعالیٰ سے طلب کرو کہ تمھاری امت کو یہہ عبادت عنایت ہو آپ نے دعا کی حق تعالیٰ نے قیام نماز مین فرض کیا پھر حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات کی آپ نے سلام کیا انھون نے جواب دیا اور کہا مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح الحمد للہ الذی اکرمك وجعلك من نسلی وہان دو دروازے تھے راست اور چپ آدم کے اُدھر دیکھہ کر ہنستے تھے اِدھر دیکھہ روتے تھے آپ نے جبرئیل سے پوچھا اسنے کہا جانب راست در بہشت ہی اور جانب چپ دوزخ بہشت مین اولاد اپنی دیکھہ کر خوش ہوتے ہین دوزخیون دیکھہ کر روتے ہین پھر وہان کے عجائبات دیکھہ کر آگے چلے آسمان دوم پر پہنچے جبرئیل نے اسکا دروازہ بھی اسیطرح کھلوایا

وہان فرشتے صفین باندھے رکوع مین تھے جبرئیل نے کہا جسے یہہ پیدا ہوئے ہین سر اٹھاکر آسمان سیوم کو نہین دیکھا انکی بھی عبادت ہی تم بھی دعا کرو کہ تمھین اور تمھاری امت کو یہہ عبادت عنایت ہو آپ نے دعا کی رکوع نماز مین فرض ہوا پھر آگے چلے یحیی اور عیسی علیہما السلام سے جاکر ملے انھون نے کہا مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح اور دعا کی پھر اسیطرح تیسرے آسمان پر جاکر دیکھا فرشتے صفین باندھے ہوئے سجد مین ہین آپ نے جبرئیل سے پوچھا ان کی یہی عبادت ہی کہا ہی تم بھی دعا کرو تا تمکو بھی یہہ عنایت عبادت ہو آپ نے دعا کی سجدہ نماز مین فرض ہوا لکھا ہی کہ دو سجدہ اسواسطے ہوئے کہ ان فرشتون نے آپ کے جواب سلام کو سر اٹھایا تھا پھر سجدہ مین پڑ گئے تھے وہان یوسف علیہ السلام سے ملاقات کی انھون نے بھی مرحبا کہا اور دعا کی آپکو ساتھہ خیر کے پھر یون ہی آسمان چہارم پر جاکر ادریس علیہ السلام سے ملے انھون نے بھی مرحبا کہا اور دعا کی اور مریم مادر عیسی اور آسیہ زن فرعون استقبال کو آپ کے آئین مریم کے ستر ہزار محل مروارید سفید کے اور ستر ہزار زمرد سبز کے تھے اور آسیہ کے ستر ہزار یاقوت سرخ کے اور ستر ہزار مرجان تر کے تھے اور عزرائیل کو دیکھا انسے احوال قبض روح کا پوچھا اور کہا کہ امت کی میرے جان آسانی سے نکالیو انھون نے کہا کہ جناب الہی سے ستر ہزار بار یہی خطاب مجھہ کو آتا ہی اور فرشتون کی جماعت دیکھی کہ دو زانو بیٹھے تسبیح مین مشغول تھے آپ نے اپنی اور امت کیواسطے وہ عبادت مانگی حق تعالی نے قعدہ اخیرہ فرض کیا اور بیت المعمور دیکھا ایک دانہ یاقوت سرخ کا بنا ہوا اور دروازے زمرد سبز کے لگے ہزار قندیل لعل اور یاقوت کے لٹکتے ہوے بمنبر زرسرخ کا منار اسیم خام کا پانچ سو برس کی راہ بلند تھا اور جیسے وہ بنا ہی قیامت تک ستر ہزار فرشتے ہر روز دریاے شور مین نہاکر ردائے نور دوش پر ڈالکر لبیک کہتے ہوے طواف اسکا کرتے ہین اور کرینگے ہر دن نئے آتے ہین تا قیامت نوبت انکی دوبارہ نہین آئیگی جیسی بیت المقدس مین امامت انبیا کی کئی تھی ویسی ہی وہان آپ نے امامت ملائکہ کی کی وہ جماعت دیکھہ کر آپ نے چاہا کہ میری امت کی بھی ایسی ہی جماعت ہو حکم ہوا کہ ایسی ہی جماعت تیرے امت کی بھی ظاہر کرونگا دن جمعہ کے ثواب عبادت عابدون اس مقام کے کا امت ضعیف تیرے کو دونگا پھر آسمان پنجم پر بطریق مسطور گئے اور ہارون علیہ السلام سے ملاقات کی انھون نے مرحبا کہا اور دعا کی آپکو ساتھہ خیر کے اور گروہ ملائکہ کو دیکھا کہ کھڑے تسبیح کہتے تھے نگاہ پاؤنکی انگلیون پر تھی آپ نے وہ عبادت طلب کی اللہ تعالی نے عنایت کی کہ عبادت خشوع سے ہی نماز مین پھر آسمان ششم پر اسیطرح جاکر موسی سے ملے مرحبا کہا انھون نے اور دعا بخیر کی اور کہا الحمد للہ الذی ارانی وجہک اور کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہہ شب حضور ہی امت ضعفای امت کو مت بھولیو اور ایک روایت ہی کہ موسی علیہ السلام سے آسمان چہارم پر ملے اور ادریس سے بہشت مین اور نوح علیہ السلام سے یہان اور میکائیل کو دیکھا کرسی پر طراز و سامھنے دھری تھی ہر کفہ اسکا زمین آسمان سے بڑا تھا دندی مشرق سے مغرب تک دراز تھی طولا رحساب کے رکھے تھے کہا انھون نے بشارت ہو آپ کو خیر اور برکت مثل امت تمھاری کے کسیکی نہین میزان انکی اثقل موازین امم ہی **بیت** حال خوش اسکا ہی جو آپ کا پیرو ہی گروہ + اور جو کوئی مخالف ہی اُسے ہی اندوہ + اور وہان عابدون کو قیام مین خشوع خضوع سے پایا پھر آسمان ہفتم پر بہنچ مذکور گئے فرشتون کی عبادت دیکھی وہان کے سب قیام مین متذلل تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی انھون نے کہا مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح اور وصیت کی کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو کہو کہ زمین بہشت قابل زراعت ہی درخت اسمین لگاوین آپ نے کہا کیونکر لگاوین کہا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھکر پھر سدرۃ المنتہی کو پہنچے کہ وہ ایک درخت ساق اسکی زرسرخ کی شاخین اسکی بعضے مروارید سفید کی بعضے زمرد سبز کی بعضے یاقوت سرخ کی اور پچاس ہزار سال کی راہ بلند اور اتنے فرشتے اسپر ہین کہ عدد انکا سوا اللہ کے کوئی نہین جانتا تمام درخت کو چھپاے ہین اذ یغشی السدرۃ ما یغشی ایک شاخ اسکی ایک دانہ زمرد سبز سے لاکھہ برس کی راہ بلند تھی اور سر شاخ پر پتہ تھا کہ وسعت اسکی برابر ہفت آسمان کے تھے اس پتے پر بساط نور بچھے تھے محراب اسکی یاقوت سرخ کی تھی بلندی اسکی ہزدہ ہزار سالہ راہ تھی وہان مقام جبرئیل کا تھا آپنے وہان دوگانہ ادا کیا سب ملائکہ سدرہ نے آپ کی اقتدا کی پھر ایک چشمہ دیکھا آپ سے جبرئیل نے کہا یہہ سلسبیل ہی اسمین سے دو نہرین جاری تھین ایک نہر کوثر ایک نہر رحمت اور ایک فرشتہ عظیم کو دیکھا کہ ستر ہزار سر ہر سر مین ستر ہزار رو ہر رو مین ستر ہزار دہن اور ہر سر پر ستر ہزار گیسو ہر گیسو مین ہزار ہزار موتی ہر موتی مین دریاے نور روان اسمین مچھلیان تیرتی تھین ہر مچھلی دو سو

برس راہ دراز تھی اور پشت پر ماہی کے لکھا تھا لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ جبرئیل نے کہا اسکو حق تعالیٰ نے دس ہزار سال پہلے خلقت آدم سے پیدا کیا ہی اُسنے آپ کی تعظیم کے لئے جو بال کشادہ کیا آسمان زمین کو گویا کہ ڈھانپ لیا پھر آپ کو بغل مین لیکر کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم بشارت ہو اللہ نے تمھین اور تمھاری امت کو برکت رمضان سے بخشا اور ایک صندوق وہان دھرا تھا مقفل ساتھہ لاکھہ قفل نور کے سے کہا کہ اسمین برات ہی صائمان امت تمھارے کی آتش دوزخ سے پھر وہان سے آگے چلے جبرئیل نے رخصت طلب کی آپنے ہاتھہ پکڑکر انکا ایک قدم آگے رکھا جبرئیل ہیبت جلال الٰہی سے لرزان ہوئے آپ نے اشارہ ہاتھہ کا کیا پانصد سالہ راہ کہ ایکقدم مین طی کر گئی تھی قطع کر کر اپنے مقام پر پہنچگئے فرمان پوشیدہ ہوا کہ ای حبیب میرے کیا فکر کرتا ہی درازی قیامت کا یہان ایک اشارہ دست تیرے سے پانصد سالہ راہ جبرئیل نے قطع کیا کہ ایکقدم مین لایا تھا فردائے قیامت لب ہلانے مین شفاعت کے اگر پچاس سالہ راہ بیکدم قطع کریگا کیا عجب اور ایک روایت ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب سدرۃ المنتہیٰ سے آگے بڑھا مین جبرئیل نے کہا تم آگے چلو اسنے کہا یا محمد تقدم فانک اکرم علی اللہ منی مین آگے ہوا جبرئیل ایک حجاب پر پہنچا زربفت کے جبرئیل نے وہ پردہ ہلایا آواز ہوا کون ہی کہا جبرئیل ہون مین اور میرے ساتھہ محمد ہین ایک فرشتے نے ورائے حجاب سے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر پھر ورائے حجاب سے ندا ہوئی صدق عبدي انا اکبر انا اکبر فرشتے نے کہا اشھد ان لا الہ الا اللہ ورائے حجاب سے ندا آئی صدق عبدي انا اللہ لا الہ الا انا فرشتے نے کہا اشھد ان محمدا رسول اللہ ورائے حجاب سے ندا ہوئی انا ارسلت محمدا فرشتے نے کہا حي علی الصلوٰۃ حي علی الفلاح ورائے حجاب سے ندا آئی صدق عبدي ودعالي عبدي انا دعوتھم الی بالی افلح من اجاب داعی فرشتے نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر ورائے حجاب سے ندا آئی صدق عبدي انا اکبر انا اکبر فرشتے نے کہا لا الہ الا اللہ ندا آئی صدق عبدي لا الہ الا انا پھر ندا اسنی مین نے کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اکمل اللہ بك الشرف علی الاولین والاخرین ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم شرف اور فضل دیا تمکو اولین اور آخرین کے اور ساتھہ کمال کے پہنچایا مین نے جبرئیل سے پوچھا احوال اس فرشتے کا جبرئیل نے کہا کہ قسم اس خدا کی جسنے تمکو برستی مبعوث کیا مین کہ اقرب خلق ہون عند اللہ کبھی مین نے اس فرشتے کو نہین دیکھا مگر اوسوقت کہ انکے ہمراہی مین یہان آیا پھر ورائے حجاب سے فرشتے نے ہاتھہ نکالکر مجھے اٹھالیا جبرئیل کھڑا رہ گیا مین نے کہا جبرئیل چلو اسی مقام پر مجھہ سے تخلف مت کرو اسنے کہا ای محمد وما منا الا لہ مقام معلوم نہین کوئی ہم مین سے مگر اسکا مقام معین ہی کہ وہان سے تجاوز نہین کرتا امشب آپکے احترام کے جہت سے یہان پہنچا مین والا مقام میرا وہی نزدیک سدرہ کے ہی مین نے کہا ای جبرئیل مین جانتا تھا کہ تو ساتھہ خداوند مقام کے خورسند ہی لیکن تو ہنوز مقام ہی مین پابند ہی پھر مین تنہا روان ہوا حجاب بہت ظلمت اور نور کے قطع کئے جب ستر حجابون سے گذرا کہ ہر حجاب دوسرے حجاب سے پانصد سالہ راہ تھا اور غلظت بھی ہر حجاب کی پانصد سالہ راہ تھی براق رہ گیا رفرف سوار یکے واسطے حاضر ہوا کہ آفتاب سے زیادہ چمکتا تھا اسپر سوار ہوکر پایہ عرش مجید تک پہنچا مین اور ایک روایت مین ہی کہ آپ نے فرمایا جب جبرئیل میرے ہمراہی سے رہگیا تو میکائیل نے آکر کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب وقت میرے خدمتگاری کا ہی قدم مین نے میکائیل پر رکھا اور وہ اٹھاکر مجھے لیچلا پہنچا دریائے آب سے گذارا دریائے آتشین سے اُتارا حجابون تک پہنچا کہ ہر ایک حجاب ہزار سالہ راہ تھا رخصت ہوا پھر اسرافیل نے آکر شرائط تعظیم بجا لاکر اپنے بال پر بٹھاکر اول حجابون سے گذارا پھر سات دریا پیش آئے ہر ایک کا پہنائیت ستر ہزار درجے آسمان سے زمین تک زیادہ تھا انسے پار ہوا تو پھر آواز تسبیح تہلیل کا کسی فرشتے کے سنا ایسا خلق سے غائب ہوا کہ گویا دونون جہان عظمت خداوندی مین مضمحل اور متلاشی ہوگئے پھر اسی ہزار حجابون پر پہنچا کر کہ اگر انکا وصف بیان کرون ساری عمر دنیا کی صرف ہو تو اسکا ادا نہ یک حرف ہوا اسرافیل نے اپنے پرون پر مجھے سب سے گذارا پھر حجاب قدرت ظاہر ہوا اُسے بھی قطع کیا پھر حجاب عظمت کو پہنچا وہان اسرافیل عذر خواہ ہوکر رخصت ہوا رفرف پھر پیدا ہوا کہ بسیاط نور ہی خشان تسبیح تہلیل خوان آواز تسبیح اور غلغل تہلیل اسکے سے تمام ملکوت گونجتا ہی اسپر مین نے قدم رکھا اُسنے یک حرکت قریب ساق عرش کے پہنچایا پھر ہیبت کے حجاب پیش آئے انمین سے ستر ہزار حجاب زر کے تھے پھر ستر ہزار حجاب نیلم کے پھر ستر ہزار حجاب مروارید کے پھر ستر ہزار حجاب زمرد کے پھر ستر ہزار حجاب یاقوت سرخ کے پھر ستر ہزار حجاب نور کے پھر ستر ہزار

ستر حجاب ظلمت کے ۱۴۲

حجاب ظلمت کے پھر ستر ہزار حجاب آب کے پھر ستر ہزار حجاب آتش کے پھر ستر ہزار حجاب باد کے اور ول ہر حجاب کا ہزار سالہ راہ تھی رفرف پر سواران سب حجابون سے پار ہوکر پردہ داران عرش پر پہنچا مین ستر ہزار پردے دیکھے ہر پردہ کی ستر ہزار طناب تھی ہر طناب ستر ہزار فرشتون کے گردن پر دھری تھی اور بزرگی ہر فرشتے کی کیا بیان ہو کہ ایک شانہ سے دوسرے شانہ تک ستر ہزار سالہ راہ تھی اور یہہ پر کے بعضے مروارید سفید کے بعضے یاقوت سرخ کے اور بعضے جواہر کے تھے اور ہر پردے پر ستر ہزار فرشتے ملازم تھے ہر فرشتے کے ستر ہزار فرشتے تابع تھے رفرف نے سب پردون سے مجھے گذارا یہانتک کہ درمیان میرے اور عرش مجید کے ایک پردہ رہگیا رفرف میرے زیر قدم سے غائب ہوگیا پھر ایک صورت اسپ کی ایکدانہ مروارید کی بنی ہوئی تھی تسبیح خوان منہ سے نور افشان اسنے آکر مجھے اپنے پر سوار کر کر اس پردے سے گذار کر ساق عرش پر پہنچا دیا جب مین حجاب کبریا کو پہنچا وہ بھی ناپدید ہوگئے مین بے سواری رہگیا خطاب آیا کہ ای حبیب میرے درگذر نگاہ کی مین نے حجاب کبریائی گذر گیا پھر خطاب ہوا اُدْنُ مِنِّیْ یعنے نزدیک ہو مجھ سے ہر بار کہ ساتھ اس خطاب کے مخاطب ہوتا تھا قدم آگے بڑھاتا تھا ہر قدم مین اسقدر مسافت طی کرتا تھا جسقدر زمین سے دمامتک غرض ہزار بار خطاب اُدْنُ مِنِّیْ سنا وہان سے مرتبہ دنی کو پہنچا پھر درجہ فتدلی کا پایا وہان سے خلوت خانہ قاب قوسین او ادنی کو گیا اور محرم اسرار فاوحی الی عبدہ ما اوحی ہوا **نظم** دیکھا جو وہ عقل مین نہ آوے ✦ فہم و وہم نہ درک مین سماوے ✦ اللہ سے سنا کلام قدسی ✦ پہنچا یا یہان پیام قدسی ✦ بے پردہ و بے نقاب دیکھا ✦ اللہ کو بے حجاب دیکھا ✦ نظارہ کیا اسی نظر سے ✦ دیکھا اسے اپنے چشم سر سے ✦ جو راز و نیاز وہان ہوئے تھے ✦ جو ناز و نیاز وہان ہوئے تھے ✦ ہی اسکا بیان بیان سے باہر ✦ ہی اسکا نشان نشان سے باہر ✦ اور ثمہ اس مقام کا تفسیر آیت دنی فتدلی مین انشاء اللہ لکھا جاویگا **نظم** محمد سید کونین صاحب تاج لولاکا ✦ کہ جسکے قد پہ ہی کیا چست و زیبا خلعت اسری کا ✦ ہوا وہ زیب صدر بارگاہ قدس وہان جاکر ✦ جہان کے چوبداروں مین نہین رتبہ ہی موسی کا ✦ نہ دست وہم پہنچے پایہ اسرار کو اسکے ✦ ظہور دو جہان سایہ ہی جس شہ کے سراپا کا ✦ اٹھایا یہان قدم اور جاکے رکھا عرش اعلی پر ✦ تصور سے برون ہی سروی کا اور تدلی کا ✦ مقام عالی اسکا آئے کیونکر فہم مین جسکے ✦ بیان ہی مرتبون مین قاب قوسین ایک ادنی کا ✦ اور اللہ تعالی نے جو جو کلام منظور تھے کر کر دست قدرت سینہ پر میرے دھر کر علوم اوایل اور اواخر کھول دیئے بعضے علوم ایسے تھے کہ جنکے سننے کا تحمل لوگون سے نہ ہوسکتا انکے اخفا کا حکم فرمایا اور خواتیم سورہ بقرہ عنایت کی پھر امر فرمایا کہ ثنا کہہ مین نے بالہام ربانی کہا التحیات للہ والصلوۃ والطیبات حق تعالی نے فرمایا السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر مین نے کہا السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین جب ملائکہ ملکوت نے یہہ رتبہ میرا مشاہدہ کیا یکبارگی سب پکارے اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ منقول ہی کہ حق تعالی نے فرمایا کہ جو کوئی سفر سے مراجعت کرتا ہی کچھ تحفہ دوستون کیواسطے لیجاتا ہی تم یہہ کلام میرا اور اپنا اور ملائکہ کا لیجاؤ تاکہ امت تمہاری نماز مین پڑھکر مشرف بسعادت ابدی ہو مجھ سے لیجئے کہ تین چیزین آپ نے عرض کین تحیات صلوات طیبات انکے عوض چار چیزین ملین سلامت نبوت رحمت برکت تین کو مفرد فرمایا برکت کو جمع لائے تو کہ سمجھا جاوے کہ ابدالاباد تک ترقی اور تزائد مین ہی ہر چند برکت مفرد بھی دلالت تزائد پر کرتی ہی خصوصا جب جمع مذکر ہو لہذا برکت ظہور آپ کے سے زمین و زمان مین مشرق سے مغرب تک اطراف و اکناف عالم مین غلغلہ نبوت اور دبدبہ رسالت پڑگیا اور نقارہ فتوت اور کوس جلالت بجنے لگا القصہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اسرار فاوحی الی عبدہ ما اوحی تمام ہوئے تو خطاب آیا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تجھ پر اور تیری امت پر پچاس وقت نماز اور چھے مہینے کے روزے مقرر کئے اور جو کوئی میری وحدانیت کا اقرار کریگا اور شرک سے بچیگا اس کے واسطے بہشت ہی جو انکار کریگا اور شرک لائیگا اسکے واسطے دوزخ ہی ای محمد سبقت لے گئی رحمت میری غضب میرے پر بیچ حق امت تیرے کے ای محمد تو گرامی تر ہی نزدیک میرے تمام خلقت سے تجھے دن قیامت کے ایسی کرامتون سے مکرم فرماؤنگا کہ تمام خلایق تعجب کرینگی **نظم** ای محمد در یکتای صفا تیرے لئے ✦ مین نے پیدا ہی کیا سب کچھ سما سے تا سمک ✦ دو جہان اور تین روحین چار عنصر پانچ حس ✦ چھ جہت اور سات کوکب آٹھ خلد اور نہ فلک ✦ پھر واسطے سیر بہشت اور دوزخ کے ارشاد کیا مین نے بہشت کا مکان دیکھا اور عجائبات وہان کے مشاہدہ کئے پھر دوزخ کے در کے دیکھے

بعد سیر کے بارگاہ معلی مین حاضر ہوا خطاب ہوا ای محمد نعیم بہشت اور شدائد دوزخ کے دیکھے عرض کیا مین نے الٰہی ان نعمتون کا بھی شمار تو ہی جانے جو بہشت مین ہین اوران شدائد سے بھی تو ہی بچاوے جو دوزخ مین ہین ارشاد ہوا کہ جا خلق کو ساتھہ ایمان اور نعیم جنان کے دلالت فرما اور عذاب دوزخ سے ڈرا اور وقت رخصت کے کئی نصیحتین کین اوّل یہہ کہ تجھہ کو جب کچھہ حزن آوے تو مجھے یاد کر کہ اسدم مین تجھہ سے تیرے نفس سے زیادہ تر نزدیک ہون دوم یہہ کہ دعائے مظلوم سے ڈر کہ درمیان میرے اور دعائے مظلوم کے کوئی حجاب نہین اور البتہ مستجاب ہی اگرچہ کافر ہو سوم یہہ کہ صبر کر شدائد پر اور تکبر سے بچ دنیا پر مغرور نہ ہو اور اس سے آرام مت پکڑ اور اسپر فخر مت کر کہ جا بیوالی ہی کسی سے اسنے وفا نہین کی مین نے عرض کیا کہ تیری ہی عبادت کرتا ہون مین اور تجھہ ہی سے ڈرتا ہون مین اور تجھہ ہی سے امید رکھتا ہون مین تو نے ہی پیدا اور مشرف بنبوت فرمایا پھر خطاب ہوا ای محمد نمازین وقتون مین ادا کیجیو اور امر معروف اور نہی منکر اف کیجو کہ قوام دین اسی پر ہی اور آجکی رات جو دیکھا سنا ہی اپنی امت سے بیان کیجو مین نے کہا الٰہی میرے قول کی تصدیق کون کریگا فرمایا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ الفقہ شرایط اداب کے بجالاکر مین رخصت ہوا عرش پر آیا عرش تحیت میری بجا لایا پھر کرّوبیون پر گذرتا ہوا طباق سمٰوات پر اسرا موسیٰ سے انکے مقام پر ملاقات ہوئی انھون نے پوچھا کیا فرض ہوا تیرے اور تمھارے امت پر مین نے بیان کیا انھون نے کہا کہ جاؤ اپنی امت کیواسطے تخفیف چاہو کہ وہ متحمل اس بار کی نہوگی مین نے جناب الٰہی مین جاکر عرض کیا پانچ وقت کی نماز معاف ہوئی پھر موسیٰ نے بھیجا پھر مین گیا پھر بھیجا پھر مین گیا یہان تک کہ پانچ وقت کی نماز اور ایک مہینے کے روزے سال مین رہ گئے آواز ہوا طباق سمٰوات اور اقطار زمین مین کہ فرض ہوئی محمد اور محمدیون پر پانچ وقت کی نماز دن رات مین اور مہینے کے روزے سال مین اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ آخر بار جو موسیٰ نے کہا کہ یہہ پانچ نمازین بھی بخشوا آؤ اور تیس روزے پھر گیا مین لیکن شرم آئی مجھے کہ تخفیف طلب کرون حق تعالیٰ نے خطاب فرمایا کہ ای محمد جو کوئی یہہ پانچ نمازین پڑھیگا وقتون مین انکے اور ماہ رمضان کے روزے رکھیگا اور امیدوار ثواب کا رہیگا مجھہ سے تو پچاس نماز کا ثواب جو پہلے مقرر ہوئی تھین کرامت کرونگا اور ثواب صوم شش ماہہ کا جو اوّل معین کئے تھے دونگا اور بعضے روایات مین ہی بمقتضائے من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا ثواب دس مہینے کے روزونکا دونگا اور جو ایام ستہ شوال ساتھہ رمضان کے کوئی ضم کریگا تو ثواب دو مہینون کا اور دیکر تمام سال کے روزونکا ثواب عنایت کرونگا اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ مین نے جب تخفیف اُن پانچ مین نہ چاہی ندا آئی کہ فرایض کی ثقل مین نے بندون سے اٹھائی پانچ نمازین تجھہ پر اور تیری امت پر رکھین پچاس جو ازل مین لکھہ دین تھین وہی ہین کہ پانچ حال مین ہین اور پچاس قال مین پانچ حساب مین پچاس ثواب مین پانچ تکلیف مین پچاس تشریف مین پانچ شمار مین پچاس اسرار مین **بیت** واہ کیا لطف ایزدی ہی ہے + پانچ ہیں دے پچاس کے وجہے + اور کیفیت نزول مین آپ کے اختلاف ہی بعضے کہتے ہین جبرئیل کے پرون پر اطباق سمٰوات سے اترکر رونق افروز دولت خانہ ہوئے اور حذیفہؓ سے روایت ہی کہ جانے آنے مین براق پر سوار تھے اور بعضے کہتے ہین کہ جانے مین براق پر گئے اور آنے مین بے براق آئے اور حکمت براق پر لیجانے مین اظہار کرامت تھی اور لانے مین بے براق اظہار قدرت اور بعضون نے طرق نزول مین لکھا ہی کہ جب آپ نے یہہ الطاف و کرم الٰہی اپنے حق مین مشاہدہ کئے شکرگذاری مین منعم برحق کے محراب مشاہدہ مین سجدہ بجا لایا سر سجدہ سے جو اٹھایا اپنے آپ کو اپنے بستر پر کہ جس سے اٹھکر تشریف لے گئے تھے پایا ہنوز جامہ خواب گرم تھا آب وضو جنبش مین تھا مقام سجدہ حطیم مین عرق پیشانی سے تر تھا **بیت** جانے اور آنیکا تھا وہان ایک زمان + آمد و رفت آپ کی تھی تو امان + صبح کو آپنے مجلس شریف اپنے مین سارے مشاہدات شب کے بیان فرمائے پہلے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بلا شک و شبہ تصدیق کیا صدیق پر تصدیق خطاب آیا پھر سب مسلمانون نے اقرار کیا سزاوار سعادت ابدی ہوئی کافرون منافقون نے انکار کیا بدبخت ابدی ہوئے **بیت** جسنے اقرار کیا اہل سعادت سے ہوا + جسنے انکار کیا اہل شقاوت سے ہوا + یہہ ہی قصہ معراج کا کہ کتب احادیث اور سیر سے نکالکر بطور ایجاز و اختصار بیان ہوا اب چند امثلہ واسطے ازالہ غبار انکار بے بصران شبہ کر کے کہ وقوع معراج مین شک لاتے ہین مذکور ہوتے ہین تمثیل اوّل جرم آفتاب کا کہ ایک سو چھیاسٹھہ کرہ ارض برابر ہی اور لمحہ مین کئی ہزار سالہ راہ قطع کرتا ہی جب ایسے بڑے جسم سے اسطرح کی سرعت سیر عند العقل بعید نہو تو وہ آفتاب فلک رسالت کہ سو ہزار اجرام فلکی اور جواہر مجردہ ملکی استفادہ نور وجود اسکے سے کرتے ہین باد او سبحان الذی اسری اگر پارہ شب مین بام ہفت آسمان سے گذر کر بمقام دنی فتدلی ترقی فرماوے تو کیا عجب تمثیل دوم جادوگر کشمیر کے

باوجود اس خبث ضمیر کے خم کا مرکب بنا چوب جاروب کا تازیانہ لے راہبری شیطان سے گھڑی بھر مین حدود کشمیر سے لے کوہ دماوند تک سیر کرآتے ہین جب کہ خم کی سواری سینکھہ کا کوڑا شیطان کے رہنمائی سے اتنی بڑی مسافت ایسی تھوڑی ساعت مین طی ہو تو پھر جب راکب سید المرسلین ہو اور مرکب براق مرغزار علیین اور تازیانہ یاقوت و زبرجد خلد برین اور رہبر جبرئیل امین اور عناق پکڑے اسرافیل مہین اور پرندہ حضرت رب العالمین تو طرفۃ العین مین مسجد حرام سے اجرام علوی پر پہنچنا کیا عجب ہی **بیت** ساحر و نکا ہووے قائل اور نبی کا جو نہو ۔ حیف ہی اسکے خرد پر کیون کہ ملعون دو نہو ۔ تمثیل سیوم ابلیس کہ بدترین خلق ہی لمحہ مین شرق سے غرب تک پھر آتا ہی جب ایسے بدترین خلق سے یہہ سرعت ظہور مین آئے تو اس بہترین کائنات سے ایک آن مین زمین سے عرش تک طی کرنے مین کیا شبہہ راہ پاوے تمثیل چہارم عیسی آسمان چہارم پر اور ادریس سیر سموات کرکر بہشت مین داخل ہوئے جسم اور روح سمیت اور یہہ دونون واقعی نص سے ثابت ہین پھر پیغمبر ہمارے گو کہ بمراتب اُنسے رفیع الشان ہین کیا مانع ہی کہ آسمان پر جاوین اور پھر آوین تمثیل پنجم چوب تر کہ بواسطہ رطوبت ذاتی ثقل رکھتی ہی باز کے پائون مین باندھے ہین کہ اسکے گرانی کے سبب پرواز سے باز رہے لیکن اگر وہ چوب تا بآفتاب ہین خشک ہوجاوے اور ثقل کہ لازمہ رطوبت ہی اُس سے زایل ہو تو پھر باز کا پرواز کرنا کیا عجب ہی اسیطرح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ شہباز قصائے انا من نور اللہ کے تھی آشیانہ وما ارسلناك الا رحمۃ للعالمین مین نزول فرمایا تھا چوب گران سنگ انما انا بشر مثلکم قدم کرم آپ کے مین باندھی تھی تا اُس ثقل نفسانیت کے سبب امت مین قرار پکڑین پھر وتابش آفتاب عنایت سے ثقل بشریت دور ہوئی جسم روح سمیت فوق العرش پرواز کرگیا اسمین اچنبھا کیا ہی تمثیل ششم باز گیر بیضہ مرغ مین دوائی سے سوراخ کرالایش نکال شبنم بہر سوراخ موم سے بند کر دھوپ مین رکھتے ہین آفتاب کے تاب سے شبنم گرم ہو رکاب ہوا پر قدم دھر قصد عالم بالا کرتی ہی اور مرغ بیضہ اوڑنے لگتی ہی یون ہی سمجھ لو کہ وجود باوجود محمدی علیہ الصلوۃ والسلام بیضہ مرغ لاہوت تھا مشعبدان تقدیر ازلی نے بصنعت لم یزلی سوزن تشریح الم نشرح لك صدرك سے سینہ بے کینہ مین سوراخ کیا پھر طبایع بشریت اور اخلاط جسمیت نکالکر شبنم گرم بھر کرتاب آفتاب تجلی مین رکھا جب حرارت عشق نے جوش شوق پیدا کیا تو مدد کشاکش سبحان الذی اسری سے قصد ہوائے کبریا کیا اور اس گنبد خضرا سے اڑکر سر [illegible] دنی فتدلی پر جلوس فرمایا **بیت** جانب یار کوئی آپ سے کیا جاتا ہی ۔ جذبۂ شوق سے البتہ کھنچا جاتا ہی ۔ تمثیل ہفتم قاعدہ شریعت ہی کہ دو چیز جو غالب مغلوب بہم ہون تو حکم غالب کو ہی جیسے دودھہ اور پانی ملاکر کسی لڑکے کو پلائین اگر شیر غالب ہو تو حکم رضاع ثابت ہی والا نہین ایسے اگر آب دہن خون آلودہ نکلے تو حکم غالب پر ہی اگر خون غالب ہی تو ناقض وضو ہی والا لا اسیطرح نقود مین اگر نقرہ غالب ہی حکم جید کا ہی اور غش غالب ہی حکم کھوٹے کا ہی اس نہج کے مسایل شرعیہ بہت ہین اسی پر قیاس کیجئے جب روح پر فتوح محمدی جسد پر غالب ہوئی جسد حکم روح کا پیدا کرکر فضائے عالم ملکوت پر طیران ہوا اسمین جائے تعجب کیا ہی **بیت** غلبہ روح سے تن مین جو لطافت آئی ۔ اڑگیا عرش سے بھی فوق یہہ رفعت پائی ۔ تمثیل ہشتم روایت ہی کہ جب روح بند بدن سے نکلتی ہی تو بعضے روح طرفۃ العین سے بھی کم مین آسمانون کو طی کرساق عرش پر قندیل مین متمکن ہوجاتی ہی پھر جسم لطیف آیکا کہ کروڑون درجہ روح سے پاک ہی اگر لمحہ مین مسافت کون و مکان طی کرکر بالای عرش مجید پہنچے کیا بعید ہی تمثیل نہم منکرین کو تاہ نظر نہین دیکھتے کہ نور باصرہ ان کا کھولتے ہی آنکھہ احساس سیارات فلک ہفتم کرتا ہی پھر جسم پاک محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کہ نور دیدہ فلک اور قرۃ العین انس و ملک ہی اور لاکھہ درجہ روشنائی چشم سے الطف ہی اگر ایک آن مین قطع مسافت زمین و آسمان فرماوے تو کیا محال ہی تمثیل دہم فلک الافلاک باوجود اس عظمت کے کہ محیط جمیع اجسام ہی ایکدن رات مین دورہ اپنا تمام کرتا ہی کہ مقدار مسافت اسکی کسی مہندس کی عقل ادراک نہین کرسکتی پھر وہ صانع مطلق کہ جسنے کرہاے افلاک کو بنا کر حرکت دی ہی جب چاہے کہ جوہر جسم محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو لمحے مین تاج تارک افلاک اور ہمارے ہوائے اوج سماک فرماوے تو کیونکر تعجب آوے **بیت** دیکھہ انکے بدن کی چالاکی ۔ چرخ کی عقل چرخ کھاتی ہی ۔ حاصل کلام یہہ ہی کہ واقعہ معراج واسطے تبین بدایع حکمت اور اظہار صنایع قدرت کے ہی اگر کوئی منصف دیدۂ انصاف سے تمام عجایب اور غرایب مصنوعات مین نظر کرے تو یقین جانے کہ کمیت خواص و کیفیت اختصاص ہر فرد مخلوقات مین ساتھہ یک صورت معین اور ہیئت مخصوص کے جزو ادراک عقل جزوی سے باہر ہی بلکہ تمام وقایع عالم کے

قبیل خوارق عادات سے سمجھے لیکن کثرت مشاہدہ کے سبب مستنکر اور مستبعد نہین معلوم ہوتے مثلاً اپنے ہی وجود مین کہ عالم صغیر ہی تامل سے دیکھے کہ نقش بدیع فطرت کے صنع قدرت نے کمینہا اور خیر عدم سے فضائے وجود مین کون لایا اور ظلمت رحم مین تفاصیل اجزا اور تقاسیم اعضا اس ترکیب ترتیب سے کسنے کی اور قندیل مظلم قالب شعشۂ مصباح حیات سے کسنے روشن فرمائی اور حواس ظاہری اور باطنی کسنے دیے غرض یہہ سب کچھہ صنایع قدرت کاملہ الٰہیہ ہین کہ عقل ادراک سے ہر ایک کے قاصر ہی **مصرعہ** جو کام خدا کا ہی سو ہی عقل سے باہر ہے سمجھہ لیجئے کہ یہہ تمثیلات واسطے ظاہر بینون کے ہین اور اہل باطن کے واسطے کچھہ مثال تمثیل درکار نہین وہ خود ایسے معاملے مشاہدہ کرتے ہین حضرت علاؤالدولہ سمنانی رحمۃ اللہ نے کہا ہی کہ اکثر مین بعد نماز صبح کے اذکار سے فارغ ہوکر مراقبہ کرتا ہون اور اس عالم سے نکلکر اور ہی عالم مین جاتا ہون وہان سو سو برس دو دو سو برس ہزار ہزار سال مشغول بعبادت رہتا ہون ہر سال تین سو ساٹھہ دن گذارتا ہون ہر دن پانچ وقت نماز پڑھتا ہون ہر سال ایکماہ رمضان کے روزے رکھتا ہون اور ادائے موافق وظیفے اپنے کے بجا لاتا ہون پھر جب مراقبے سے سر اٹھاتا ہون تو آفتاب طلوع ہوتا ہی نماز اشراق کی یہان ادا کرتا ہون اور خواجہ محمد پارسا نے فصل الخطاب مین لکھا ہی کہ ایک مریدون حضرت جنید بغدادی کے سے دجلہ مین نہانے کو گیا غوطہ جو لگایا ہندوستان مین نکل آیا وہان متاہل ہوا فرزند وجود مین آیا مدت عمر گذاری پھر دوسرے بار آب کو دجلہ مین دیکھا کپڑے کنارے پر دھرے تھے نکلکر پہن کر خانقاہ جنید مین حاضر ہوا دیکھا تو لوگ اسی وضو مین مشغول تھے اور یہہ بھی شیخ نے فرمایا ہی کہ سالک جب اس مقام پر پہنچتا ہی تو ایکدم مین ہزار سالہ عبادت طاعت کرسکتا ہی اسیواسطے بزرگان طریقت نے فرمایا ہی کہ ایک نفس روندہ باطن کا ہزار سالہ عامہ سے بہت بزرگ ہی ایکساعت مین صد بار ختم قرآن کرتے ہین آیتہ آیتہ حرفًا حرفًا اور احوال حضرت امیر کرم اللہ وجہہ سے منقول ہی کہ قدم مبارک رکاب مین لاتے پہلے اس سے قدم دوم رکاب ثانی مین ڈالین تمام کلام اللہ ختم فرماتے تھے جب آپ کی امت والونکا یہہ مقام ہی تو اس فخر اولین اور آخرین کے معراج مین کیا کلام ہی **بیت** روح پہ انکے ای خدا بھیج ابد تلک مدام ٭ تازہ بتازہ سو صلوٰۃ لاکھون ہون نو بنو سلام ٭ باقی رہے یہان کئی خدشے جو مفسرین اس آیت شریف مین لکھتے ہین اب وہ بیان ہوتے ہین اول یہہ کہ سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً مین پہلے تنزیہ نقائص سے فرمائی اور تنزیہ نقائص سے وقت ذکر نقائص کے ہوتہ کہ ذکر معراج مین جواب اسکا یہہ ہی کہ شبہ کران کو ربط وقوع معراج مین انکار کرتے تھے اور جسم سے اطباق سموات سے گذرنا محال خیال کرتے تھے گویا کہ اللہ تعالیٰ کو قادر اس امر پر نہین سمجھتے تھے اسواسطے پہلے تنزیہ عجز اور نقصان سے اپنے فرماکر لیجانا اپنے بندۂ مقبول کا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین ارشاد کیا دوسرا خدشہ یہہ ہی کہ اسری رات کے لیجانے کو کہتے ہین شب اسکے مفہوم مین پڑی ہی پھر ذکر لیلا کا کیا فائدہ ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ لیلا کا لانا واسطے تعظیم کے ہی ساتھہ تنکیر کے معنے اسری بعبدہ لیلا عظیما اگر لیلا کو ساتھہ تنکیر کے نہ لاتے فائدہ تعظیم کا نہ ہوتا خدشہ تیسرا یہہ ہی کہ لیلا ظرف منصوب ہی تقاضا استیعاب کا کرتا ہی اور جانا اور آنا اور اطباق سموات سے کہ گذرنا اور مقامات بہشت اور دوزخ ملاحظہ کرنا اور انبیا سے ملنا اور عجائبات ملکوت دیکھنا اور مقام دنی فتدلی پر عبور کرنا ایک آن مین رات کے ہوا ہی جواب اسکا یہہ ہی ظرف منصوب اگرچہ تقاضا استیعاب کا کرتا ہی لیکن یہان تبعیض شب مستفاد ہی ساتھہ اخبار اور احادیث نبوی کے اور جلالین مین ہی کہ لیلا منصوب علی الظرف ہی اور اسری سیر اللیل کو کہتے ہین اور فائدہ اسکے ذکر کا اشارہ بہ تنکیر ہی طرف تقلیل مدت کے خدشہ چوتھا یہہ ہی کہ اس آیت سے اسری مسجد حرام سے ثابت ہی اور اکثر روایات جو خانہ ام ہانی سے آئے ہین وہ کس راہ سے ہین جواب اسکا پیچھے بیان اختلاف مکان معراج مین گذرا اور اعظام پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرماکر اکرام موسیٰ علیہ السلام ارشاد کیا کہ وَاٰتَيْنَا مُوسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِيْ وَكِيْلًا اور دی ہمنے موسیٰ کو توریت اور کہا ہمنے موسیٰ کو یا کتاب کو ہدایت واسطے بنی اسرائیل کے اور کہا ہمنے انکو یہہ کہ نہ پکڑو سوا میرے کارساز کہ مہم اپنی اسپر چھوڑو ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ای ذریت اسکی کہ اٹھایا تھا ہمنے یعنے چڑھایا تھا کشتی مین ساتھہ نوح کے مراد سام ہی کہ ہمراہ ابراہیم علیہ السلام کہ جد بنی اسرائیل ہین اسکی اولاد سے تھے یعنے یاد کرو نعمت نجات طوفان کی سے کہ تمھارے آبا کو دی تھی اور شکر اسکا بجا لاؤ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا تحقیق نوح علیہ السلام تھا بندہ شکر کرنیوالا ہر حال مین **بیت** اکل و رکوب و لبس و قعود و قیام مین ٭ شکر خدا کرے تھا وہ ہر ایک کام مین ٭

یہہ ترغیب ہی واسطے اولاد کے کہ اقتدا اپنے باپ کی کرکر شکرگذاری مین جناب باری کے سرگرم رہین کہ بحکم لئن شکرتم لازیدنکم شکر سبب مزید نعمت ہی
وَقَضَيْنَآ اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ فِي الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ اور مقرر کیا ہمنے طرف بنی اسرائیل کے بیچ کتاب توریت کے اور بیان کیا ہمنے کہ تم البتہ
فساد کروگے بیچ زمین شام کے دوبار سمجھہ لیجئے کہ اول فساد انکا احکام توریت سے مخالفت کرنا اور حکم ارمیا علیہ السلام کا کہ پیغمبر انکے تھے نہ ماننا تھا
دوسرا فساد یحیی علیہ السلام کا قتل کرنا اور عیسی علیہ السلام کے ہلاک کا قصد کرنا تھا سو اوس قصہ کی حق تعالی نے خبر دی کہ تم دوبار فساد کروگے وَلَتَعْلُنَّ
عُلُوًّا كَبِيْرًا اور بلندی پکڑوگے بلندی بڑی یعنے سرکشی کروگے طاعت پروردگار سے اور تکبر کروگے آفریدگار سے فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا
عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ پس جب آیا وعدہ عذاب فساد اول ان دونون مین کا بھیجے ہمنے اور مسلط کئے اوپر تمھارے بندے کہ واسطے ہمارے تھے یعنے پیدائش ہماری
یہان اضافہ خلق ہی نہ اضافہ مدح کیونکہ بقول اصح مراد اس سے بخت نصر ہی اور بعضون نے کہا ہی جالوت یا سخاریب یا نمیس عمالقہ پس صفت انکی بیان کی کہ
اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ صاحب جنگ سخت کے بعضون نے کہا ہی کہ مہیب آواز انکی مثل رعد آنکھین مانند برق پس در آئے درمیان مین
گھرون تمھارے کے واسطے قتل اور لوٹ اور اسیر کرنیکے وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا اور تھا یہہ حکم وعدہ کیا گیا یعنے ضرور تھا کہ واقع ہو ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ
عَلَيْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا پھر پھیر دیا ہمنے واسطے تمھارے دست کو تو کہ غلبہ کروا اوپر انکے کہ تمکو لوٹا مارا تھا اور مدد دی
ہمنے تمکو ساتھہ مالون ہر نوع کے اور کثرت بیٹون کی اور کیا ہمنے تمکو زیادہ گنتی مین اوس سے کہ پہلے قتل سے تھے تو کہ جمع ہوکر اپنا بدلا دشمنون سے لو اِنْ اَحْسَنْتُمْ
اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ اگر بھلائی کروگے تم بھلائی کروگے واسطے جانون اپنی کے کیونکہ ثواب اسکا تمھین کو ملیگا وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا اور اگر برائی کروگے
تم پس وبال اسکا واسطے اسی جان تمھارے کے ہوگا مدارک مین حضرت علی رضی سے نقل ہی کہ کہا مین نے ہرگز کسی سے نیکی نہین کی اور برائی بھی کسیکو نہین
پہنچائی پھر یہی آیت پڑھی یعنے جو کچھہ آدمی کرتا ہی ساتھہ اپنے کرتا ہی **بیت** نیک و بد ہمنے جو جہان سے کیا ✦ نہ جہان سے خود اپنی جان سے کیا فَاِذَا جَآءَ
وَعْدُ الْاٰخِرَةِ پس جب آیا وعدہ عذاب پچھلے بار کا یعنے فساد دوم کا اور درمیان دونون فسادون کے دو سو دس برس تھے بھیجا قوم طیطوس رومی کو تمپر
لِيَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ تو کہ برا کرین وہ لوگ منہون تمھارے کو یعنے غم کے آثار تمھارے چہرون پر ظاہر ہون وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ
مَرَّةٍ اور تو کہ داخل ہون بیت المقدس مین جیسے کہ داخل ہوئے تھے اسمین پہلے بار یعنے جیسے اول بار قوم بخت نصر نے آکر مسجد کو خراب کیا تھا ویسے ہی
لشکر طیطوس رومی کا آوے وَلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا اور تو کہ ویران کرین جسپر غالب آوین ویران کرنا سمجھہ لیجئے کہ اس قصے مین اختلاف بہت
ہی اصح اور اشہر یہہ ہی کہ جب سلطنت بنی اسرائیل کی ولایت شام مین صدیق کو پہنچی کہ مرد ضعیف اور اعرج اولاد سلیمان علیہ السلام سے تھا تو بادشاہون نے
اطراف کے چاہا کہ ملک انپر چھین لین اول سخاریب موصل کا بادشاہ آیا پھر سلما سلطان آذربیجان دونون کے آپسمین لڑائی ہوئی دونون لشکر تباہ
ہوگئے غنیمت انکی بنی اسرائیل کے ہاتھہ لگی دوسرے بار بادشاہ روم اور ملک طفالیہ اور سلطان اندلس تینون لشکر جرار کرالیکر آئے ہر ایک اپنی سلطنت
چاہتا تھا آخر آپسمین جنگ ہوا تینون لشکر خراب ہوگئے انکی بھی لوٹ بنی اسرائیل نے لی جب پانچ لشکر و نکا مال اسباب بنی اسرائیل کو ملا تو تکبر اور
عصیان کرنے لگے حکم توریت سے پھر گئے ارمیا کا کہنا نہ مانا یہ فساد پہلا تھا کہ کیا انھون نے اور اپنے آپ کو غضب الہی مین ڈالا اللہ تعالی نے بخت نصر
مجوسی کو کہ کاتب سخاریب تھا اور بعد فوت اسکے کے بادشاہ ہوا تھا بھیجا اوسنے آکر بنی اسرائیل سے جنگ کیا اور غالب ہوا چھت بیت المقدس خراب
کی توریت جلادی ستر ہزار بنی اسرائیل کو بے پردہ کیا یہہ عذاب اول تھا پھر کورش ہمدانی یہہ خبر سنکر آیا اور بہت مال اور تیس ہزار معمار اور مزدور لایا تیس
برس عمارت ولایت ایلیا مین مشغول رہا تا کہ جیسے پہلے تھی ویسی ہی ہوگئی بنی اسرائیل خوش ہوئے اور مال اولاد انکی زیادہ ہوئی پھر مخالفت حق
سے کرنے لگے یحیی علیہ السلام کو شہید کیا اور عیسی کے ہلاک کرنیکا ارادہ کیا یہہ فساد دوسرا تھا عذاب دوم انکو پہنچا کہ طیطوس نے اپنے غلبہ کیا پھر
مسجد کو ویران کیا مال اسباب انکا لوٹ کرلے گیا اور حق تعالی نے توریت مین بعد وعدے ان دونون عذاب کے انسے کہا تھا کہ عَسٰى رَبُّكُمْ
اَنْ يَّرْحَمَكُمْ نزدیک ہی کہ پروردگار تمھارا بعد عقوبت دوسرے کے اگر توبہ کروگے تم یہہ کہ رحم کرے تمکو اور پھر تمکو مالدار کردے وَاِنْ عُدْتُّمْ
عُدْنَا اور اگر پھر آؤگے تم بار دیگر ساتھہ نافرمانی کے پھر آوین گے ہم تیسرے بار ساتھہ عذاب کے وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا اور کیا ہی ہمنے

دوزخ کو واسطے کافرون کے قید خانہ کہ وہان ڈالدینگے اور اسمین سے نکل نسکینگے بنی اسرائیل نے نوبت سیوم عود کیا ساتھہ جسطرحانے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ساتھہ قتل اور جلا اور جزیرہ اور خواری کے معذب ہوے اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ یہہ قرآن ہدایت کرتا ہی اس راہ کی کہ وہ بہت سیدھی ہی اور پایندہ تر ہی سب راہون سے کہ امر اور نہی کی ہین وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا اور بشارت دیتا ہی مؤمنون کو وہ جو عمل کرتے ہین اچھے یہہ کہ واسطے انکے ہی ثواب بڑا یعنے بہشت وَّاَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا اور یہہ کہ وہ لوگ کہ نہین ایمان لاتے ساتھہ آخرت کے تیار کیا ہی ہمنے واسطے انکے عذاب درد دینے والا یعنے آتش دوزخ پس مؤمنون کو دو بشارتین ہین ثواب انکے کی اور عقاب اعدا انکے کی وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ اور دعا کرتا ہی آدمی بخدا وقت غصے کے ساتھہ بدی نفس اور اہل اور مال اپنے کے مانند دعا مانگنے اسکے کے ساتھہ نیکی کے مراد نضر بن حارث ہی کہ عذاب اللہ سے مانگتا تھا کہ امطر علینا حجارۃ من السماء وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا اور ہی آدمی جلدی کرنیوالا دعا مین نظم عاقبت کار نہین سوجھتا ✦ مانگنے لگتا ہی شتابی دعا ✦ چین نہ سر مین نہ ضرا مین ہی ✦ صبر نہ سر مین نہ کرا مین ہی ✦ وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ اور کیا ہی ہمنے رات کو اور دن کو دو نشانیان کہ آگے پیچھے آنے مین دلالت اوپر قدرت حق کے کرتی ہین فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ پس محو کی ہمنے نشانی کہ رات ہی یعنے اندھیرا گمادیا ساتھہ طلوع آفتاب کے وَجَعَلْنَا اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ اور کی ہمنے نشانی کہ دن ہی دکھانیوالی ہر چیز کو تو کہ چاہو تم اسکے روشنی مین زیادت معیشت مین پروردگار اپنے سے بعضون نے کہا ہی کہ نشانی دن کی آفتاب ہی اور نشانی رات کی ماہتاب اور محو کرنا نشانی شب کا نقصان نور ماہ ہی اور لباب مین ابن عباس رض سے نقل ہی کہ پہلے ماہ اور مہر دونون نور مشابہ آپسمین تھے اس سبب سے امتیاز رات دن مین نہ تھا حق تعالی نے جبرئیل کو بھیجا انھون نے منہہ اپنا چاند سے ملایا نور اسکا محو ہوگیا اور سورج اپنے حال پر رہا پس موافق اس قول کے اس آیت کے یہہ معنے ہوے کہ نور چاند کا محو کیا ہمنے اور سورج کو روشن چھوڑا تو کہ تم بیچ دن کے اپنا کسب معاش کرو وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ اور تو کہ جانو تم اختلاف حرکات مہر و ماہ سے گنتی برسون کی اور حساب اپنے کامون کا وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا اور ہر چیز کو جسکی تمکو دین اور دنیا مین احتیاج ہی مفصل بیان کیا ہمنے اسکو قرآن مین بیان کرنا کر وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ اور ہر آدمی کو خواہ مسلمان ہو خواہ کافر لگا دیا ہمنے اسکو عملنامہ اسکا بیچ گردن اسکے کہ اس سے چھٹکارا نہین یعنے جو کام کہ روز ازل مین مقدر کئے ہین وہ بسان طوق گردن مین ہی مخلصی اس سے ممکن نہین زاد المسیر مین مجاہد سے منقول ہی کہ ہر مولود کی ایک کتاب ہی کہ گردن مین اسکے لٹکتی ہی اور اسمین لکھا ہی کہ شقی ہی یا سعید بعضے کہتے ہین کہ اعراب فال پکڑتے تھے ساتھہ اڑنے جانورون کے جانب یمین سے اڑتا تو یمن سمجھتے تھے اور شمال سے شامت جانتے تھے سو یہان استعارہ فرمایا ہی طایر کو ساتھہ ان چیزون کے کہ سبب خیر اور شر کے ہین عین المعانی مین ہی کہ طایر وہ کتاب ہی کہ قیامت کو اڑکر بندے کے ہاتھہ مین آویگی اور فی عنقہ کے معنی یہہ ہین کہ عہدہ اسکا بیچ گردن اسکے کے ہی وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا اور نکالینگے ہم واسطے ہر آدمی کے دن قیامت کے ایک کتاب کہ عملنامہ اسکا ہی دیکھیگا اسکو کھولا ہوا تبیان مین ہی کہ آدمی کا نزع کی حالت مین عملنامہ لپیٹ دیتے ہین اور جب مبعوث ہوگا تو پھر کھولکر ہاتھہ مین دینگے اور کہینگے اِقْرَاْ كِتٰبَكَ پڑھہ نامۂ اعمال اپنا اور اُسدن سب پڑھے ہونگے ہر ایک کو خطاب ہوگا کہ اپنا نامہ لکھا ہوا پڑھہ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا کفایت ہی نفس تیرا آج اوپر تیرے حساب کرنیوالا یعنے اب دیکھہ لے کہ تو نے کیا کیا ہی اور کس سزا کے لایق ہی حضرت امیر کا قول ہی کہ حَاسِبُوْا قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا آج دفتر اعمال اپنا سامنے رکھہ کر دیکھہ کہ کیا نیک اور بد کیا ہی کہ وقت فرصت ہی اور اسکا تدارک کر کہ کل کو کچھہ نہین ہوسکیگا الیوم عمل بلا حساب وغدا حساب بلا عمل کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ ایک شخص نے اپنے بیٹے سے کہا کہ آج جو کچھہ تو سنے اور رکھے اور کام کرے شام کو مجھ سے کہہ دیجو اسنے احوال سارون کا اپنے شام کو باپ سے کہا باپ نے فرمایا کل بھی اسیطرح کہہ دیجو بیٹے نے عرض کیا کہ اور جو رنج اور محنت ہو اٹھالون اور جو فرماؤ بجا لاؤن لیکن اسکی طاقت مین نہین رکھتا باپ نے کہا ای بیٹے یہہ گاہ کیا ہی مین نے تجھکو کہ ہشیار رہ اور روز حساب سے غافل نہو اکیدن کے حساب دینے کی طاقت تجھہ کو

اپنے باپ کو نہین حساب ساری عمر کا اللہ تعالیٰ کو کیونکر دے سکیگا نظم ایکدن کا جبکہ مشکل ہوگیا ہے کیونکر ساری عمر کا دیگا حساب ۔ کارہائے زشت سے بچ رفتا ۔ تاخیر کے دن نہووے تو خراب ۔ مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ جسنے راہ پائی سیدھی پس سوا اسکے نہین کہ راہ پائی واسطے جان اپنی کے نجات اسیکو ہوگی وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا اور جو گمراہ ہوا پس سوا اسکے نہین کہ گمراہ ہوتا ہی اوپر اپنے کہ گمراہی اسکی اسیکو ہلاک کریگی وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى اور نہین بوجھ اٹھاتا کوئی بوجھ اٹھانیوالا بوجھ گناہ دوسرے کا ولید بن مغیرہ لوگون کو کہتا تھا کہ میری متابعت کرو مین بوجھ گناہ کا تمہارے اٹھا لونگا سو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر ایک اپنے گناہ کا بوجھ آپ اٹھاویگا نہ دوسرا اور وہ جو حدیث مین ہی کہ ان المیت لیعذب ببکاء اھلہ وہ محمول ہی وصیت نیت پر ساتھ رونے کے اہل اپنے کے یا راضی ہونے اسکے پر پس اپنے اس گناہ پر معذب ہوتا ہی نہ دوسرے کے اور تعذیب اطفال مشرکان مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ دوزخ مین نہین جائینگے غلمان اہل بہشت ہونگے وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا اور نہین ہم عذاب کرنیوالے کسی قوم کو یہان تک کہ بھیجین ہم پیغمبر اپنے تاکہ انکو راہ راست پر بلاوے اور حجت اوپر لازم کرے وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا اور جب ارادہ کرتے ہین ہم یہہ کہ ہلاک کرین ہم کسی بستی والون کو حکم کرتے ہین ہم دولتمندون اس بستی کے کو طاعت کا زبانی اس پیغمبر کے کہ اوپر مبعوث ہی فَفَسَقُوْا فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا پس نافرمانی کرتے ہین وہ پیغمبر کی اور سرکشی کرتے ہین پیچ اس بستی کے پس ثابت ہوتا ہی اوپر انکے کلمہ عذاب جوازل مین لکھہ لیا ہی پس ہلاک کرتے ہین ہم اور خراب کرتے ہین منازل انکے کو ہلاک کرنا اور خراب کرنا وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ اور بہت ہلاک کئے ہمنے اہل قرنون سے پیچھے نوح علیہ السلام کے جیسے عاد اور ثمود اور سوا انکے اور قرن اکیسو بیس برس کا ہی یا اکیسو چالیس یا اکیسو اسی یا وہ مدت ہی کہ عمر اس زمانیکے لوگون کی تمام ہوگی وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا اور کفایت ہی پروردگار تیرا ساتھہ گناہون بندون اپنے کے خبردار کہ چھپی گناہ انکی جانتا ہی دیکھنے والا کہ خطائین ظاہر انکی دیکھتا ہی لکھا ہی کہ منافق لڑا یونمین مسلمانون کے ساتھہ جاتے تھے اور غرض انکی لوٹ تھی نہ جہاد اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ جو کوئی ہی جلدی ہمت سے چاہتا دنیا شتاب جانیوالے کو یعنے اور لذت اسکے کو شتاب دیتے ہین ہم واسطے اسکے پیچ دنیا کے جو چیز کہ چاہتے ہین ہم نعمتون سے واسطے جس کسیکے کہ چاہتے ہین ہم طالبان دنیا سے پھر تیار کرتے ہین ہم واسطے اسکے دوزخ پیچ آخرت کے يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا داخل ہوگا اسمین برے حال سے راندہوا رحمت خدائے لایزال سے وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا اور جو کوئی چاہتا ہی آخرت کو اور سعی کرتا ہی واسطے اسکے جو حق سعی اسیکا ہی یعنے بہشت چاہتا ہی اور عمل نیک اسکے ملنے کے واسطے بجا لاتا ہی اور حال یہہ کہ وہ ایمان والا ہی پس یہہ لوگ جنمین یہہ تینون شرطین جمع ہین طلب اور سعی اور ایمان ہی سعی انکی قدر دانی کی گئی اور مقبول اور پسند کی گئی كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ہر ایک کو اُن دو گروہ سے کہ طالب دنیا کے اور طالب عقبیٰ کے ہین مدد دیتے ہین ہم اس گروہ کو اور اوس گروہ کو بخشش پروردگار تیرے کے سے وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا اور نہین ہی بخشش پروردگار تیرے کی بند کی گئی مؤمن سے اور کافر سے مؤمن کو دو جہان مین ہی اور کافر کو دنیا ہی مین اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ دیکھہ کیونکر زیادتی دی ہمنے بعضے آدمیونکو اوپر بعض کے کہ کسی کا رزق کشادہ کیا کسیکا تنگ یا کسیکو طلب آخرت دی اور کسیکو دنیا کا آہنگ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا اور البتہ آخرت بڑی ہی درجون مین اور بڑی ہی بزرگی دینے مین یعنے دنیا سے آخرت مین بڑا تفاوت ہی کیونکہ بہشت کا تفاوت ساتھہ درجون کے ہی نیچے کے درجہ سے اوپر کے درجہ تک فرق زمین آسمان کا ہی اور تفاوت دوزخ کا سات درکون کے ہی ہر اوپر کے درکے سے نیچے کے درکے تک اسیقدر مسافت ہی لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا مت مقرر کر ای آدمی ساتھہ اللہ کے معبود اور نہیں بیٹھہ رہیگا تو دوزخ مین ہمیشہ مذمت کیا گیا یعنے موصوف سب برائیون سے چھوڑا گیا یعنے محروم سب بھلائیون سے وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ اور حکم کیا پروردگار تیرے نے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوپر مکلفون کے یہہ کہ نہ عبادت کرو مگر اسی کو کیونکہ عبادت عبارت تعظیم سے ہی اور یہہ نہایت ہے مگر اسیکو جسکی نہایت عظمت ہو وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اور نیکی کرو ساتھہ ماں باپ کے نیکی کرنا سمجھہ لیجئے کہ اپنی عبادت ساتھہ احسان

والدین کے ملا کر فرمائی اسواسطے کہ وہ سب قریب ہین وجود اور تربیت اولاد مین اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا اگر پہنچے نزدیک تیرے بڑھاپے کو ایک اُن دونون مین سے یا دونون یعنے جیتے رہین یہان تک کہ بوڑھے ہون اور محتاج خدمت تیر یکے ہون فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ پس مت کہہ انکو اف سمجھہ لیجئے کہ اف بکسر فا ساتھہ تنوین کے اور غیر تنوین کے اور بفتح فا بغیر تنوین کے پڑھا ہی اور یہہ کلمہ ہی کہ جب آدمی بتنگ آتا ہی کسی چیز سے یا اُسپر کچھہ گران گذرتا ہی یا آلودہ ساتھہ ناپاکی کے ہوتا ہی تو کہتا ہی پس حق تعالی نے فرمایا کہ یہہ کلمہ مت کہہ یعنے والدین سے بتنگ مت آ اور صحبت انکی سے گران خاطر مت ہو وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا اور مت ڈانٹ انکو اور بات انکیسا جواب سخت مت دے اور کہہ واسطے ان دونون کے بات تعظیم کی اور ادب اور حرمت کی یعنے انکا نام لیکر مت پکار اور بعضون نے کہا ہی کہ انکے ساتھہ البسیط ح باتین کر جیسے غلام گنہگار عاجز ساتھہ میان غصہ ناک اپنے کے کرے سمجھہ لیجئے کہ نہر ڈانٹ نے کو کہتے ہین اور یہ خبر شہ جو واقع ہوتا ہی کہ بعد اُف کے نہی کی کیا حاجت ہی جب اُف حرام ہوا تو نہر بطریق اولی حرام ہوا اسکا جواب یہہ ہی کہ نہی نہر سے بعد گناہ کے ہی اور نہی اف سے اوپر تقدیر عجز اور ضعف اور عدم جریمہ کے ہی پس ولا تنھر تاسیس ہی نہ تاکید وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ اور نیچا کر واسطے ان دونون کے بازو ذلت اور تواضع کا یعنے انسے بڑائی اور تکبر مت کر بلکہ ملائمت اور تلطف کر مہربانی سے اوپر انکے اسواسطے کہ کل تو محتاج انکا تھا تربیت مین اور آج وہ محتاج تیرے ہین خدمت مین اور تقویت مین وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا اور کہہ ای پروردگار میرے رحم کر ان دونون پر جیسا پالا ان دونون نے مجھکو درانحال کہ چھوٹا تھا مین سمجھہ لیجئے کہ حقیقت دعائے رحمت کی دل سے حق والدین مین یہہ ہی کہ اگر مومن ہین تو انکو بہشت مین پہنچا اگر کافر ہین تو راہ طرف اسلام ایمان کے دکھا اور اللہ کی خوشی مانباپ کے راضی ہونے مین ہی من رضی عند والده فانا عند راضٍ پس حقوق سابق انکے ساتھہ حقوق لاحق کے نہ بھلایا چاہئے سمجھہ لیجئے کہ نہی تافیف کی والی ہی اوپر نہی کے ضرب وشتم کے اور تمام قسمون ایذا کے اور نہی نہر سے بتقدیر عدم جریمہ بطریق اولی دلالت اس سنے کا کرتی ہی اور اسکو کتب اصول مین دلالت النص کہتے ہین اور حقوق والدین کے کلام اللہ مین اور حدیث مین قرین حق اللہ مذکور ہین چنانچہ اس آیت مین کہ وقضی ربك ان لا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احسانا ہی اور حدیث الا اخبرکم باکبر الکبائر الاشراك باللہ وعقوق الوالدین ہی اور حدیث مین ہی کہ رضاء اللہ فی رضاء الوالدین وسخط اللہ فی سخطھما اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایاکم وعقوق الوالدین فان الجنۃ یوجد ریحھا من مسیرۃ الف عام ولا یجد ریحھا عاق ولا قاطع ولا شیخ زانی ولا من اذی جارہ اور حدیث مین ہی کہ ایک لڑکے نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر شکایت باپ کی کی کہ میرا مال لیتا ہی آپ نے اسکے باپ کو بلوایا وہ آیا پیر وضعیف تھا عرض کرنے لگا کہ جب یہہ بچہ تھا اور مین قوی مالدار تو جو یہہ چاہتا تھا میرے مال مین سے خرچ کرتا تھا مین خوشی سے دیتا تھا اور اب جو مین ضعیف ہون اور یہہ قوی اور مین فقیر اور یہہ غنی تو مال اپنا مجھے نہین دیتا آپ روئے اور فرمایا کہ اس ماجرے کو جو سنگ اور کلوخ سنے گا گریان ہوگا پھر حکم شرع بیان کیا کہ انت ومالك لابیك نقل ہی کہ خالد جب قید ہوئے تو یحیی پسر انکا ہندی خانہ مین قندیل لٹکتا دیکھکر اسمین آفتابہ رکھہ آب گرم کر صبح کے وضو کے لئے لایا خالد نے وضو کیا دوسرے شب قندیل وہان سے دور ہوا یحیی نے آفتابہ تمام شب اپنے بغل مین رکھا تا گرمی تن سے پانی سرد نہو صبح کو جو وضو کو دیا خالد نے کہا کہ پانی ہوا سے سرد نہین ہوا یحیی نے دونون شب کا ماجرا بیان کیا خالد نے خوش ہوکر دعا کی کہ الہی جیسا سردی آب سے یحیی نے مجھے بچایا اور حق میرا ادا کیا ایسی ہی گرمی آتش دوزخ سے اسکو بچائیو اور رحم فرمائیو **نظم** روز رستاخیز مین چاہے جو چین + تو بھلا دل سے نہ حق والدین + لطف مین انکے عطائے حق سمجھہ + قہر مین انکے جلائے حق سمجھہ + ہی رضا انکی رضائے ایزدی + انکا غصہ ہی بلائے ایزدی + حق نے تجھہ کو انسے ہی پیدا کیا + نیستی سے دی ہی جو ہستی دکھا + انکے باعث سے ہوئی تیری نمود + تخم انھین کا ہی تیرا تخل وجود + کرنا ناراضی پھر انکو ای فرید + ہی فتوت اور مروت سے بعید + رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ پروردگار تمھارا خوب جانتا ہی اس چیز کو کہ ہیچ جیون تمھارے ہی رضامندی مانباپ کی یا ناخوشی انکی اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا اگر ہوگے صالح یعنے بھلائی کرنے والے ساتھہ مانباپ کے پس تحقیق اللہ ہی واسطے توبہ کرنیوالون کے عقوق والدین سے یا رجوع کرنیوالے کے ہیچ جناب اسکے بخشنے والا وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ اور دے قرابت والے کو حق اسکا نفقے سے اور

حسن معیشت کر ساتھ اسکے اور دے مسکین کو اور مسافرون کو حق انکا زکوٰۃ سے امام اعظم نے فرمایا کہ حق قرابت والون کا نفقہ دینا ہی اگر محتاج ہون اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد ذی القربیٰ سے قرابت والے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین اور حق اونکا خمس دینا ہی جو اللہ نے مقرر کر دیا ہی تفسیر امام ثعلبی مین مذکور ہی کہ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے ایکمرد شامی سے پوچھا کہ قرآن پڑھا ہی تو نے کہا ہان فرمایا سورہ بنی اسرائیل مین نہین پڑھا وات ذا القربیٰ حقہ کہا پڑھا ہی کہا کیا تم اہل قرابت ہو کہ خدا نے امر کیا ہی حق دینے کا تمھارے امام نے فرمایا ہان وہ اہل قرابت ہم ہین وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا اور بیجا مت خرچ کرنا مجاہد نے کہا کہ برابر کوہ احد کے اگر سونا نیک جگہہ خرچ کرے اسراف نہین اور اگر ایک دانہ بجائے بہ خرچ کرے اسراف ہی اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ تحقیق بیجا خرچ کرنیوالے ہین بھائی شیطانون کے یعنے مثل انکے ہین شرارت اور مال ضایع کرنے مین عرب والے جو کوئی عادت جس قوم کی کرتا تھا اسکو بھائی کہتے تھے لکھا ہی کہ کفار مال اپنا ریا اور سمعہ مین خرچ کرتے تھے اور ایک مہمان کیواسطے کئی اونٹ ہلاک کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے انکی برائی بیان کی کہ اسراف مال مین یہ مثل شیطان کے ہین وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا اور ہی شیطان واسطے پروردگار اپنے کے کفر کرنے والا پس چاہئے کہ اسکا کہا کوئی زمانے لکھا ہی کہ بعضے صحابہ جو مسکین فقیر تھے جیسے بلال اور صہیب اور خباب رضی اللہ عنہم بعضے وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھہ چیز مانگتے تھے اور آپ کے پاس اسوقت وہ نہ ہوتی تھی تو شرم سے منہہ پھیر لیتے تھے یہہ آیت اتری وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا اور اگر منہہ پھیرلے تو محتاج اصحابون سے واسطے چاہنے رحمت پروردگار اپنے کے کہ امید رکھتا ہی تو اسکی پس کہہ واسطے انکے بات آسانی کی یعنے ترحمی کی یا دعا کرو واسطے انکے ساتھہ آسان کھینچنے کے بوجھہ فقیر کا اور یا وعدہ دے انکو لکھا ہی کہ بعد نزول اس آیت کے جب حضرت سے وہ کچھہ مانگتے تھے اور پاس نہوتا تھا تو فرماتے تھے کہ یرزقنا اللہ وایاکم اسباب نزول مین لکھا ہی کہ ایک زن مسلمہ اور یہودیہ کی بحث ہوئی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم موسیٰ سے سخی تر ہین اور موسیٰ کی سخاوت یہہ تھی کہ مال آدھو آدہ کر کر اور جو زیادہ ہوتا وہ سایل کو دیتے تھے یا نرم باتون سے اُسے خوش کرتے تھے القصہ آزمایش کے واسطے زن یہودیہ نے اپنے بیٹے کو حضرت کے پاس بھیجا اُسنے آکر کہا کہ مان نے میرے آپکا پیرہن مانگا ہی آپنے حجرہ مین جاکر گلے سے اُتار کر حوالے کیا اور آپ ننگے بیٹھہ رہے بلال نے تکبیر کہی صحابہ منتظر آپ کے نکلنے کے تھے اور آپ بسبب برہنگی کے باہر نہین آسکتے تھے حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی کہ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ اور مت کر ہاتھہ اپنے کو بندھا ہوا طرف گردن اپنی کے جبتک کہ کھول سکے **بیت** یعنے دے راہ حق مین مال پاک ✦ جب تلک ہو سکے نکر امساک ✦ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ اور مت کھولدے ہاتھہ کو نہایت کھولدینا **بیت** یعنے حد سے زیادہ دے نہ لٹا ✦ کہ وہ اسراف اور ہی بیجا ✦ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا پس بیٹھہ رہیگا تو ملامت کیا ہوا بیچ بخل کے پچتانا یا محتاج اور درماندہ سمجھہ لیجئے کہ حقتعالیٰ نے مرتبہ سخاوت بیان فرماتا ہی کہ درمیان بخل اور اسراف کے ہی **نظم** نہ امساک سے ہاتھہ گردن مین باندھہ ✦ نہ اسراف سے مال سب دے لٹا ✦ میانہ روی کر دلا اختیار ✦ کہ یہیگا یہی راہ اہل سخا ✦ پس بدلیل خیر الامور اوسطہا راہ توسط اختیار کرنا بہتر ہی اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ تحقیق پروردگار تیرا کھولتا ہی رزق کو واسطے جسکے چاہے اور بند کر لیتا ہی واسطے جسکے چاہے اور فراخی اور تنگی رزق مین حکمت الٰہی ہی کہ کوئی طاقت اعراض کی نہین رکھتا اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا تحقیق اللہ ہی ساتھہ مصالح بندون اپنے کے دانا بینا وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ اور مت مارڈالو اولاد اپنی کو ڈر افلاس کے سے نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ہم رزق دیتے ہین انکو اور تمکو پس غم روزیکا انکے مت کھاؤ کہ **بیت** جسنے جان دی ہی دیویگا وہ نان ✦ نان وہی دیویگا جو دیتا ہی جان اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا تحقیق مارڈالنا انکا ہی خطا بڑی کہ قطع تناسل اور انقطاع نوع ہی وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً اور مت نزدیک جاؤ زنا کے تحقیق زنا ہی بے حیائی وَسَآءَ سَبِيْلًا اور بری ہی راہ **بیت** مت زنا کے قریب ہو کہ وہ سخت ✦ بیحیائی ہی اور بد راہی ✦ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ اور مت مارڈالو اس جان کو کہ حرام کیا ہی اللہ نے قتل اُسکا یعنے مسلمان اور صاحب امان کو مگر ساتھہ حق کے کہ قصاص اسپر لازم ہو یا مرتد ہو جاوے یا زنا کرے بشرط احصان وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ

فِي الْقَتْلِ اور جو کوئی مارا جاوے درانحال کہ مظلوم ہو یعنے مستوجب قتل کا نہو پس تحقیق کیا ہمنے واسطے والی وارث اسکے کے غلبہ اور تسلط کہ قصاص لے
قاتل سے یا دیت پس چاہیے کہ نہ زیادتی کرے وارث مقتول کا بیچ قتل کے یعنے بعد قتل کے مثلہ نکرے یا غیر قاتل کو نہ مارڈالے کیونکہ جاہلیت مین دستور تھا
کہ جو کوئی کسیکو قتل کرتا تو وارث اسکا قاتل کو نہین مارتا تھا بلکہ سردار کو اس قوم کے قتل کرتا تھا حق تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا کہ چاہیے کہ وارث سوا
قاتل کے اور کو نہ قتل کرے اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا تحقیق وہ وارث مقتول مظلوم کا ہی مدد دیا گیا بیچ قصاص کے ساتھہ امر اور احکام شرع کے ۔
وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اور مت پاس جاؤ مال یتیم کے اور نہ اسمین تصرف کرو مگر ساتھہ اس نیت کے کہ شرعًا اور عرفا وہ بہت
اچھی ہی حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ یہان تلک کہ پہنچے یتیم جوانی اپنی کو وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اور پورا کرو عہد کو جو آپسمین کرتے ہو یا عہد کو اللہ کے کہ احکام
شرع ہین بجالاؤ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا تحقیق صاحب عہد کا ہی سوال کیا گیا یعنے عہد کے نقض اور وفا سے پوچھینگے سلمی نے کہا ہی کہ اللہ تعالیٰ کے
عہد مین جوارح انسان پر ہی کہ اداب نگاہ رکھے اور نفس پر یہہ کہ ادائے فرایض کرے اور دل پر یہہ کہ ڈرے اور روح پر یہہ کہ مقام قرب سے دور نہو ،
اور سر پر یہہ کہ مشاہدہ ماسوای نکرے اور ہر عہد سے پوچھا جاویگا **بیت** راہ مین تیرے یکقدم کسکو ہی تاب چل سکے + عہدۂ عہد سے تیرے کیونکہ کوئی
نکل سکے + وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ اور پورا کرو ناپ کو جب ناپو تم واسطے اورون کے اور تولو ساتھہ ترازو سیدھی
کے ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا یہہ بہتر ہی تمکو خیانت سے اور نیکتر ہی بازگشت مین وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اور مت پیچھے چل
اس چیز کے کہ نہین تجھکو ساتھہ اسکے خبر یعنے گمان کی پیروی مت کر جبتک نجانے تو مت کہہ کہ جانا مین نے جبتک نہ دیکھے مت کہہ کہ دیکھا مین نے
جبتک نہ سنے مت کہہ کہ سنا مین نے محمد بن حنیفہؒ نے کہا ہی کہ معنے اس آیت کی یہہ ہین کہ گواہی جھوٹی مت دے اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ
كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا تحقیق کان اور آنکھہ اور دل ہر ایک انمین کا ہی نفس اپنے سے سوال کیا گیا یعنے اسنے پوچھینگے کہ صاحب تمہارے نے
تم سے کیا کیا یا کان سے پوچھینگے کہ تو نے کیا سنا اور کیون سنا اور آنکھہ سے پوچھینگے کہ تو نے کیا دیکھا اور کیون دیکھا اور دل سے پوچھینگے کہ تو نے کیا
جانا اور کیون جانا **بیت** غیر حق نی سن نہ دیکھہ اور نی سمجھہ + اس سے چیٹکارا تو وہان پا جائیگا + کیا سنا کیا دیکھا سمجھا تھا جو کچھہ + گوش وچشم و
دل سے پوچھا جائیگا وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا اور مت چل بیچ زمین کے اکڑتا ہوا اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا تحقیق تو ہرگز
نہ پھاڑ سکیگا زمین کو اور ہرگز نہ پہنچ سکیگا پہاڑون کو از روے درازی قامت کے یعنے جو زمین کو نہ پھاڑ سکے اور پہاڑ سے ہمسری نکر سکے اسکو تکبر کرنا
اور اکڑنا کیا چاہیے **بیت** اکڑکے مت پاؤن رکھہ زمین پر نہ اس تکبر سے پاک ہوگا + دلا تو رہ خاک کے برابر کہ خاک تھا اور خاک ہوگا + كُلُّ ذٰلِكَ
سب یہہ لاتجعل مع اللہ سے یہان تک گیارہ امر اور چار نہی کہ مذکور ہوے ابن عباسؓ نے کہا ہی کہ یہہ الواح موسیٰ مین لکھے تھے كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ
رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ہی برائی انکی یعنے جو یہان ہین نزدیک پروردگار تیرے کے ناپسند ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰٓى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ یہہ جو گذرا
احکام سے اس چیز مین سے ہی کہ وحی کیا ہی طرف تیرے پروردگار تیرے نے حکمت سے کہ پہچاننا ہی اسکا ضرور ہی اور عمل کرنا اسپر مامور ہی وَلَا تَجْعَلْ
مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ اور مت مقرر کر ساتھہ اللہ کے معبود دوسرا سمجھہ لیجئے کہ مطلع اور متقطع ان احکام کا توحید کو ٹھہرایا کیونکہ اصل جمیع احکام توحید ملک علام ہی
اول مین نہی شرک سے فرما کر نتیجہ اسکا جو دنیا مین اپسے مترتب تھا بیان کیا کہ فتقعد مذموما مخذولا اور آخر مین جزو عذاب اپسے مترتب ہوگا آخر مین وہ ارشاد کیا کہ اگر شرک
لاویگا فَتُلْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا پس ڈالا جاویگا بیچ دوزخ کے درانحال کہ ملامت کیا گیا ہوگا فرشتون اور مومنون سے راندا گیا ہوگا دوزخ مین اور دور رکھا گیا رحمت حق سے
سمجھہ لیجئے کہ بعد نہی شرک سے عتاب اون لوگون کو فرماتا ہی جو فرشتون کو بیٹیان اللہ کی کہتے ہین اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِيْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا کیا پسند کیا
تمکو پروردگار تمہارے نے ساتھہ بیٹون کے اور کیا بنا واسطے اپنے فرشتون مین سے بیٹیان خلاف عادت تمہارے کے کہ تمکو بیٹیون سے عار آتی ہی اور بیٹون سے فخر اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِيْمًا
تحقیق تم کہتے ہو بات بڑی کہ نسبت ولد کی کرتے ہو طرف اللہ سبحانہ کے اور اپنی جان کو اسپر فضل دیتے ہو کہ اچھی چیز کو اپنی طرف ٹھہراتے ہو اور بری کو اسکے جانب بتاتے ہو وَلَقَدْ
صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا وَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا اور تحقیق طرح طرح سے بیان کیا ہمنے بیچ اس قرآن کے پاک ہونا اپنا اولاد سے تو کہ
نصیحت پکڑین اور سمجھین اور نہین زیادہ کرتا انکو مگر انکا راس بات کا مگر نفرت اور رمیدگی حق سے قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗٓ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اگر ہوتے ساتھ معبود برحق کے معبود اور جیسے کہ کہتے ہین کافر یا جیسے کہتے ہو تم ای مشرکو تحقیق سے بھی قرات ہی اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰی ذِی الْعَرْشِ سَبِیْلًا البتہ ڈھونڈھتے طرف صاحب عرش کے راہ کہ دفع اسکا کرتے جیسے ملوک کرتے ہین حاصل یہ ہی کہ اللہ سبحانہ نے ان کے عیب اور برائیون کی آیتین اُتارین اگر وہ خدا یا شریک خدا کے ہوتے تو اللہ سبحانہ سے جنگ کرتے اور عجز اور برائیون اپنے کی نفی کرتے سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا کَبِیْرًا پاک ہی وہ اور برتر ہی اس چیز سے کہ کہتے ہین بلند ہی بڑا تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِیْهِنَّ تسبیح کرتے ہین واسطے اللہ کے آسمان ساتون اور زمین اور جو کوئی بیچ اُنکے ہی فرشتہ اور آدمی اور جن وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ اور نہین کوئی چیز مخلوق مگر تسبیح کرتے ہین خدا کی ساتھ تعریف اسکیکہ صفاتین کامل رکھتا ہی نقصان اور زوال سے پاک ہی امام قشیری نے کہا ہی کہ جو زمین و آسمان مین زندہ ہین وہ تسبیح کہتے ہین زبان قال سے اور باقی لسان حال سے کہ دلالت کرتے ہین ساتھ اپنے امکان و حدوث کی اوپر صنایع واجب قدیم کے اور یہہ تنزیہ حق کی ہی امکان اور حدوث سے پس سب اشیا تسبیح کرنیوالی ہوئین وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ اور لیکن نہین سمجھتے تم ای مشرکو تسبیح انکی کیونکہ تمھاری نظر صحیح اور عقل صاف نہین اِنَّهٗ كَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا تحقیق اللہ تعالی ہی تحمل والا کہ تمھاری غفلت پر شتابی عذاب مین نہین کرتا بخشنے والا ہی انکو جو اسکی بات پر ایمان لاتے ہین حقایق کہی ہین ابو عثمان مغربی سے منقول ہی کہ تمام مکنونات باختلاف لغات تسبیح الٰہی کہتے ہین لیکن اسکو نہین سنتا مگر عالم ربانی کہ اسکے دل کے کان کھلے ہین۔

بیت باغ دہرات تفضل سے ہی جسکے سرسبز ✦ پتہ پتہ ہو نہ کسطرح ثنا خوان اُسکا ✦ بحر الحقایق مین ہی کہ ہر ذرہ موجودات کی زبان ہی ملکوتی اس سے تسبیح کہتا ہی اور اُسے زبان سے چوب خشک نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک مین تسبیح کہی تھی اور شہادت اعضا کہ انطقنا اللہ الذی انطق کل شیئ اشارہ طرف اسکے ہی اسی زبان سے ہوگی لکھا ہی کہ ابو جہل وغیرہ نے چاہا کہ وقت قرآن پڑھنے کے حضرت کو ایذا دین اللہ تعالی نے انکی نظرون سے آپکو چھپایا اور یہہ آیت نازل کی کہ وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَیْنَكَ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا اور جسوقت پڑھتا ہی تو قرآن کو کرتے ہین ہم درمیان تیرے اور درمیان اُن لوگون کے جو نہین ایمان لاتے ساتھ آخرت کے پردہ چھپایا ہوا تو کہ تجھکو نہ دیکھین اور آزار نہ دین بعضے کہتے ہین کہ جورو ابو لہب کی ام جمیل بعد نزول سورہ تبت یدا کے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور پتھر ہاتھ مین لائی آپ قرآن کی تلاوت وہان کرتے تھے اسکو نظر نہ آئے حضرت ابو بکر صدیق سے پوچھنے لگی کہ صاحب تیرا کہان ہی کہ میری ہجو کی ہی اسلئے اس سے بد لالون حضرت صدیق نے کہا کہ وہ شاعر نہین جو کسکی ہجو بناوین اسنے کہا کہ فی جیدها حبل من مسد کیا ہی وہ کیا جانتا ہی کہ گردن مین میرے کیا ہوگا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیق کو فرمایا کہ اس سے پوچھہ کہ اس گھر مین کسی اور کو بھی دیکھتی ہی تو حضرت صدیق نے پوچھا اُسنے کہا کہ مجھسے چھپا کرتا ہی تو قسم ہی خدای کعبہ کی کہ نہین دیکھتی مین یہان سوائے ابن ابی قحافہ کے اور اپنے گھر کو چلی آئی اللہ نے یہہ آیت نازل کی کہ ہم تجھکو وقت قرآن کے تلاوت کے کافرون کی نگاہ سے چھپاتے ہین وَجَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ یَّفْقَهُوْهُ وَفِیْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا اور کر دیتے ہین ہم اوپر دلون انکے کے پردے تاکہ نہ سمجھین قرآن کو اور وہ پردے حایل ہوجاتے ہین درمیان دل انکے کے اور فہم قرآن کے اور ڈالتے ہین بیچ کانون انکے بوجھہ تو کہ نہ سنین قرآن کو سمجھہ لیجئے کہ قرآن معجزہ ہی لفظا اور معنا پس منکران قرآن کے واسطے ثابت کی وہ چیز کہ مانع ہی انکو فہم معنے اور ادراک لفظ سے وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِی الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓی اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا اور جسوقت کہ یاد کرتا ہی تو پروردگار اپنے کو بیچ قرآن کے اکیلا پھر جاتے ہین کافر اوپر پیٹھون اپنی کے بھاگتے ہوئے توحید کے سننے سے کیونکہ وہ یہہ چاہتے ہین کہ انکے خداؤن کو اپنے خدا کے ساتھ یاد کرے نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَسْتَمِعُوْنَ بِهٖٓ ہم خوب جانتے ہین اس بات کو کہ سنتے ہین کافر قرآن کو ساتھ اسکے کہ غرض انکی طعن اور ہنسی ہی اِذْ یَسْتَمِعُوْنَ اِلَیْكَ وَاِذْ هُمْ نَجْوٰٓی جسوقت کہ کان رکھتے ہین طرف تیرے اور جسوقت کہ وہ مصلحت کرتے ہین پنہان آپسمین ساتھ ایک دوسرے کے کہ کلام ہمارے کو شعر اور سحر بناتے ہین عین المعانی مین ہی کہ نضر بن حارث نے کہا کہ مین نہین جانتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا کہتے ہین ابو سفیان نے کہا کہ مین بعضے باتین انکی سچ جانتا ہون ابو جہل نے کہا مجنون ہی ابو لہب نے کہا کاہن ہی کسی نے کہا شاعر ہی یہہ آیت اس جماعت کی شان مین ہی اِذْ یَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کہتے ہین ظالم یعنے مشرک صحابہ کو کہ تم نہین پیروی کرتے مگر مرد جادو کئے گئے کی یعنے اسکو جادو کیا ہی اور عقل اسکی زایل ہوگئی ہی یا مسحور بمعنی ساحر ہی

انظر کیف ضربوا لک الامثال فضلوا فلا یستطیعون سبیلا دیکھہ کیونکر بیان کرتے ہین کافر واسطے تیرے مثالین اور تجھے مجنون اور ساحر اور کاہن اور شاعر ٹھہراتے ہین پس گمراہ ہوے وہ طریق حق سے پس نہین پا سکتے راہ کو طرف صواب کے یا نہین پا سکتے راہ طرف طعن تیرے ایسا کہ معقول ہو بلکہ حیران اور سرگردان ہین وصف مین تیرے ایسا کلام کرتے ہین کہ آپسمین نقیض ہی کہ کبھی شاعر کہتے ہین اور شاعر کو کمال عقل درکار ہی اور کبھی مجنون کہتے ہین اور وہ زوال عقل ہی وقالوا ءاذا کنا عظاما ورفاتا ءانا لمبعوثون خلقا جدیدا اور کہتے ہین کافر کہ منکر بعث کے ہین آیا جب ہوجاوینگے ہم بعد موت کے مدت مین ہڈیان اور گلے ہوے کیا پھر اٹھائے جاوینگے پیدایش نئی مین بعید جانتے تھے کہ خاک خشک مخلوق تر و تازہ کیونکر ہوگی قل کونوا حجارۃ او حدیدا او خلقا مما یکبر فی صدورکم کہہ ہوجاؤ تم پتھر یا لوہا اور پیدایش اس قسم سے کہ بڑی لگے بیچ سینون تمھارے مانند آسمان اور پہاڑ کے اور مثل اس چیز کے کہ زندہ ہونا اسکا بہت دور ہی البتہ حق تعالی اتمھین مارے اور جلائے یہ امر تمثیل ہی یعنے فی المثل اگر ایسے ہوجاؤ تم تو بھی وہ مرگ اور بعث پر تمھارے قادر ہی ظہور مین لاویگا فسیقولون من یعیدنا پس البتہ کہینگے کون پھیر لاویگا ہمکو اور زندہ کریگا بعد موت کے قل الذی فطرکم اول مرۃ کہہ وہ ہی جسنے پیدا کیا تمکو پہلے بار کہ خاک تھے پس جو خاک مین جان ڈال سکتا ہی ہدایت مین وہ خاک کو زندہ بھی کر سکتا ہی نہایت مین فسینغضون الیک رؤسھم پس شتاب جھکاوینگے طرف تیرے سرون اپنے کو تعجب سے یا ہلاوینگے سرون اپنے کو انکار سے ویقولون متی ھو اور کہینگے کب ہوگا یہ بعث اور حشر قل عسی ان یکون قریبا کہہ شتاب ہی یہہ کہ ہونیوالی چیز ہی اسکو نزدیک ہی کہنا چاہئے اور بعث ہونیوالی ہی یوم یدعوکم فتستجیبون بحمدہ جسدن بلاویگا تمکو اللہ واسطے محاسبے کے یا اسرافیل ساتھہ نفخہ اخیر کے واسطے اٹھنے کے قبرون سے پس جواب دوگے تم اللہ کو یا اسرافیل کو اس حالت مین کہ قایل ہوگے ساتھہ تعریف الہی کے حدیث مین ہی کہ خلایق قبرون سے اٹھیگی خاک سر پر ڈالتی ہوئی اور کہتی ہوئی سبحانک اللھم وبحمدک اور بعضون نے حمد کو بمعنی امر کہا ہی جیسے آیت فسبح بحمد ربک مین یعنے صل بامر ربک پس یہہ معنی ہوئی کہ بلاویگا تمکو اللہ پس جواب دوگے تم اسکو ساتھہ امر اسکے کے وتظنون ان لبثتم الا قلیلا اور جانوگے قیامت کی دہشت ہیبت سے کہ بیچ قبرون اپنی کے نہین رہے تھے تم مگر تھوڑا یا آخرت کو دیکھہ کر زندگی تھوڑی جانوگے اسکی نسبت پس عاقل کو چاہئے کہ آج بھی زندگی دنیا کی آخرت کے مقابلہ کم گنے اور اس کم اور فانی کو بیچکر عوض اس بہت اور باقی کے صرف کرے تو کہ کل عذاب حسرت اور ندامت نہ چکھے ۵ صرف کر عمر بیکار باقی + کہ یہہ فانی ہی وہ دار باقی + لکھا ہی کہ مشرک مکے کے صحابہ کو قول اور فعل سے ایذا پہنچاتے تھے انھون نے حضرت سے عرض کیا اور لڑائی کی اجازت چاہی یہہ آیت آئی وقل لعبادی یقولوا التی ھی احسن اور کہہ واسطے بندون میرے کے یعنے مومنون سے کہہ کہین کافرون سے وہ بات جو بہت اچھی ہی یعنے مقابلے مین جفا انکے کے غصہ نکرین بلکہ دعا کرین کہ یھدیکم اللہ یعنے ہدایت کرے تمکو اللہ تبیان مین ہی کہ ایک شخص نے حضرت عمر فاروق رض کو گالی دی انھون نے اسکا بدلا چاہا اللہ تعالی نے یہہ آیت اتاری اور ساتھہ عفو کے فرمایا بعضے کہتے ہین کلمہ احسن شہادتین ہی ء اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ یا امر کرنا ہی ساتھہ معروف کے اور نہی کرنا ہی ساتھہ منکر کے یا کلمہ احسن یہہ ہی کہ کسیکو سوا نیکی کے نہ یاد کرے اور جو کوئی سختی کرے اسکے بدلے نرمی کرے **بیت** اگر ہی منظور تجھکو رافت براہ احسن قدم کا دھرنا + جفا کے بدلے وفا تو کرنا دغا کے بدلے دعا تو کرنا + ان الشیطان ینزغ بینھم تحقیق شیطان دشمنی ڈالتا ہی درمیان آدمیون کے کہ غصے کے عوض غصہ دلاکر عناد اور فساد بڑہاتا ہی ان الشیطان کان للانسان عدوا مبینا تحقیق شیطان ہی واسطے آدمیون کے دشمن ظاہر کہ ہرگز صلاح انکی نہین چاہتا ہلاک کرنیکے درپی ہی ربکم اعلم بکم پروردگار تمھارا خوب جانتا ہی تمکو اور دانا تر ہی ساتھہ احوال تمھارے یہہ خطاب مومنون کو ہی انکو فرماتا ہی ان یشا یرحمکم او ان یشا یعذبکم اگر چاہے رحم کرے تمکو اور ظلم کافرونکے سے چھڑاوے یا اگر چاہے عذاب کرے تمکو اور کفار کو تم مسلط فرماوے یا رحمت کرے ساتھہ ہدایت کے یا توبہ کے اور عذاب کرے ساتھہ ضلالت کے یا اقامت کے اوپر گناہ کے اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ خطاب کافرون کو ہی انکو فرماتا ہی کہ اگر چاہے رحم کرے تمکو اور عذاب دنیا مین نہ دے اور اگر چاہے دنیا مین عذاب دے پس مشیت متعلق ساتھہ عذاب دنیا کے ہی اور تعذیب آخرت مین حکم مطلق ہی وما ارسلناک علیھم وکیلا اور نہین بھیجا ہمنے تمکو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوپر کافرون کے داروغہ

کہ انکو کفر سے بچاوے اور ایمان کا انکے ضامن ہو اور اگر خطاب مومنون کو ہی تو یہہ معنی ہین کہ تو ضامن اعمال کا مومنونکے نہین تجھکو مواخذہ انکے کامون پر نہوگا وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ اور پروردگار تیرا دانا تر ہی ساتھہ ان لوگون کے کہ بیچ آسمانون کے اور زمین کے ہین یعنے احوال انکا خوب جانتا ہی اور انکے حق مین جو صلاح ہی وہ کرتا ہی انوار مین ہی کہ قریش تعجب کرتے تھے اور بعید جانتے تھے کہ کیون یتیم ابوطالب کا پیغمبر ہو اور کتنے بھوکے ننگے اسکی متابعت کرین اللہ تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ ہم خوب جانتے ہین احوال اہل آسمان اور زمین کا پس جسکو چاہتے ہین نبی کرتے ہین وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيِّينَ عَلٰى بَعْضٍ اور البتہ تحقیق بزرگی دی ہمنے بعضے پیغمبرون کو اوپر بعضے کے ساتھہ فضل ذاتی کے نہ مالی کے جیسے ابراہیم کو ساتھہ خلت کے اور موسی کو ساتھہ مکالمت کے اور محمد کو ساتھہ معراج اور رویت اور شفاعت کے صلوۃ اللہ علیہ وعلیہم اجمعین وَآتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُورًا اور دی ہمنے داود کو کتاب زبور پس بزرگی اسکی ساتھہ اسکے ہی نہ ساتھہ بادشاہی کے کیونکہ زبور کی ڈیڑھ سو سورہ ہین اسمین حکم حلال اور حرام اور حدود اور فرایض کا کچھہ نہین بلکہ ثنا الہی اور نصایح اور نعت جناب رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم ہی اور ذکر زبور کا واسطے آگاہی کرنیکے ہی اوپر فضیلت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ اسمین لکھا ہی کہ انہ خاتم الانبیاء وامتہ خیر الامم اور آیت ولقد کتبنا فی الزبور مین اشارہ اسیطرف ہے **بیت** توصیف وثنا ومدح تیری ✦ تورات وزبور مین ہی تحریر ✦ لکھا ہی کہ قریش قحط مین مبتلا ہوئے اللہ تعالی نے انکے الزام کو یہہ آیت نازل کی کہ قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کافرون سے کہ بلاؤ ان لوگون کو کہ گمان کرتے ہو تم کہ وہ خدا ہین سوا اللہ کے تو کہ اس بلا کو تم سے ٹالین پس نہین اختیار رکھتے وہ کھولنا سختی کا یعنے قحط کا تم سے اور نہ بدل ڈالنا اسکا کہ تم سے اٹھا کر اور لوگون پر ڈالدین لکھا ہی کہ ہنوملیح فرشتون کو اور ہنوخزاعہ جنون کو پوجتے تھے اور جن خود ایمان لائے اور وہ کفر ہی پر رہے اور یہہ آیت آئی کہ أُولٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ یہہ گروہ فرشتون اور جنون کے جنکو پکارتے اور پوجتے ہین کافر وہ ڈھونڈھتے ہین طرف پروردگار اپنے کے وسیلہ یعنے تقرب کرتے ہین ساتھہ طاعت اور عبادت کے بیچ درگاہ اللہ کے أَيُّهُمْ أَقْرَبُ کونسا انمین سے بہت نزدیک ہی مرتبے مین یعنے وہ جو مقرب درگاہ ہین فرشتون سے اور جنون سے توسل کرتے ہین ساتھہ حق سبحانہ کے پس غیر مقرب خود بطریق اولی متوجہ ادھر ہون حاصل یہہ ہے کہ معبود تمھارے محتاج معبود برحق کے ہین وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ اور امید رکھتے ہین رحمت اسکے کی اور ڈرتے ہین عذاب اسکے سے إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا تحقیق عذاب پروردگار تیرا یہی لایق اسکے کہ اس سے خوف کرین اور جو معلوم ہوا کہ یہہ بھی مثل اور بندون کے امید اور خوف مین ہین پس عبادت کے لایق کسطرح ہوے وَإِنْ مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ أَوْ مُعَذِّبُوهَا عَذَابًا شَدِيدًا اور نہین کوئی بستی مگر ہم ہلاک کرنیوالے ہین اہل اسکے کو ساتھہ موت کے پہلے دن قیامت کے یا عذاب کرنیوالے ہین ہم اسکو ساتھہ قتل اور قحط وغیرہ کے عذاب سخت یعنے اگر بستی والے مؤمن اور صالح ہین تو انکو ہلاک کرتے ہین ساتھہ موت کے اور جو کافر اور فاسق ہین تو عذاب کرتے ہین ساتھہ قتل وغیرہ کے كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُورًا یہہ حکم بیچ لوح محفوظ کے لکھا ہوا لکھا ہی کہ قریش پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزے چاہتے تھے کہ وہ صفا کو سونے کا کردو اور پہاڑ مکہ کے ہٹا دو کہ زمین کھل جاوے ہم کھیتیان کرین اور نہرین جاری کردو کہ ہم باغات لگاوین حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ وَمَا مَنَعَنَا أَنْ نُرْسِلَ بِالْآيَاتِ إِلَّا أَنْ كَذَّبَ بِهَا الْأَوَّلُونَ اور نہین منع کیا ہمکو یہہ کہ بھیجدیوین ہم معجزے جو یہہ چاہتے ہین مگر یہہ کہ جھٹلایا تھا ساتھہ اسکے پہلون نے یعنے پہلی امتون نے معجزے مانگے تھے اور ہمنے پیغمبرون کے ہاتھون سے ظاہر کئے تھے پھر جنھون نے جھٹلایا تھا انکو ہلاک کیا تھا اگر اس امت کی خواہش کے موافق معجزے ظاہر کرین تو ہم جانتے ہین کہ یہہ ایمان نہین لانیکے اور عذاب ہلاک اتیرا تارنا چاہیگا اور ہمنے ازل مین حکم کیا ہی کہ انکو ہلاک نکرینگے کیونکہ انکے نسل سے مسلمان پیدا کرینگے وَآتَيْنَا ثَمُودَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً اور دی ہمنے قوم ثمود کو اونٹنی انکی خواہش سے دلیل ظاہر یعنے آیتین جو بسبب جھٹلانیکے ہلاک ہوے ہین انمین سے ایک قوم ثمود ہی کہ صالح سے معجزہ طلب کیا اور اللہ نے پتھر سے اونٹنی نکالی فَظَلَمُوا بِهَا پس کافر ہوے ساتھہ اوسکے اور کونچین ماریں اسکی اور سب ہلاک ہوگئے وَمَا نُرْسِلُ بِالْآيَاتِ إِلَّا تَخْوِيفًا اور نہین بھیجتے ہین ہم معجزون مانگے ہوؤن کو مگر واسطے ڈرانیکے عذاب ہلاک سے پس اگر بعد ظہور معجزہ کے کفر پر رہے تو ہلاک ہوجاتے ہین وَإِذْ قُلْنَا لَكَ إِنَّ رَبَّكَ أَحَاطَ بِالنَّاسِ اور یاد کر جسوقت کہا ہمنے واسطے تیرے اور وعدہ کیا کہ غم مت کھا تحقیق پروردگار تیرے نے یعنے عذاب اسکے نے گھیر لیا ہی لوگون کو یعنے ہلاک کریگا قریش کو تعبیر ساتھہ لفظ ماضی کے واسطے تحقیق

وقوع کے ہی وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ اور نہین کی ہمنے وہ خواب جو دکھلائی تجھکو مگر آزمایش واسطے لوگون کے مراد اس سے وہ خواب ہی کہ سال حدیبیہ مین دیکھا تھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عمرہ کیا اور طواف اور سعی اور حلق بجالائے پھر صحابہ گئے اور اس برس عمرہ میسر نہوا منافق طعن کرنے لگے کہ یہہ خواب سچ نہ ہوگا اور حالانکہ حکم الٰہی یہہ تھا کہ سال آیندہ مین تعبیر اس واقعہ کی وقوع مین آوے سمجھہ لیجئے کہ علما اس قول مین تردد رکھتے ہین اسواسطے کہ سورت مکی ہی اور یہہ قصہ مدنی مگر یہہ کہا جاوے کہ یہہ خواب مکے مین دیکھا ہوگا اور بیان بعضون نے کیا ہی کہ وہ خواب جو سبب فتنے آدمیونکا ہوا وہ یہہ تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعہ مین دیکھا تھا کہ ایک قوم بنی امیہ سے بندرون کی طرح منبر شریف پر دوڑتے کودتے پھرتے ہے اور فتنہ یہہ تھا کہ ایام حکومت مین انکے واقع ہوا اور بعضے رویا کو بمعنے رویت کے کہتے ہین یعنے جو تجھکو دکھایا شب معراج مین اور تو نے دیکھا کہ سبب فتنہ کا خلق کے ہوگیونکہ بعد حدیث معراج کے ضعفائے اہل اسلام مرتد ہوگئے اور منافق طعن کرنے لگے اور کفار زیادہ تر منکر ہوئے اور مسلمان تصدیق کرنے لگے وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِي الْقُرْاٰنِ اور نہین کیا ہمنے درخت ملعون کو کہ تھور ہی بیچ قرآن کے مگر واسطے فتنہ لوگون کے لکھا ہی کہ جب مشرکون نے سُنا کہ درخت تھور کا دوزخ مین ہی عجب کیا اور ابوجہل نادان نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہین کہ دوزخ کی آگ پتھر کو جلا دیتی ہی اور پھر کہتے ہین کہ درخت وہان ہی یہہ نہایت تعجب ہی اور تعجب انھین پر ہی کہ درخت سبز سے آگ لیتے تھے چنانچہ حق تعالیٰ نے کہا جعل لکم من الشجر الاخضر نارا اور کچھہ فکر نہین کرتے تھے کہ جسنے آگ درخت مین رکھی کیا عجب ہی کہ وہ درخت آگ مین پیدا کرے جو قادر کہ پر و بال سمندر کا آگ مین نہین جلنے دیتا اور دل کو شتر مرغ کے انگارے کھانے سے نہین جلاتا دوزخیون درخت اگانے پر تو اناہی اور درخت تھور کو ملعون اسواسطے کہا کہ کھانے والے اسکے کافر ہین لعنت متوجہ طرف انکے ہی یا ملعونہ بمعنی مگروہہ مقبوحہ ہی جیسے طعام ملعون مکروہ کو کہتے ہین اور بعضون نے شجر کو تاویل ساتھہ ابوجہل کے کیا ہی یا حکم بن عاص کے کہ پدر مروان ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ شجرہ یہود ہین وَنُخَوِّفُهُمْ فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا اور ڈراتے ہین ہم کافرون کو طرح طرح سے کہ آگ اور زقوم اور سوا انکے ہی پس نہین زیادہ کرتا ڈرانا انکو مگر سرکشی بڑی اور جو تکبر انکا شیطان کے ورغلانے کے سبب تھا اس آیت کے پاس شیطان کے تکبر کرنیکی خبر دی کہ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اور یاد کر جب کہا ہمنے واسطے فرشتون کے کہ سجدہ کرو آدم کو واسطے تعظیم اسکی کے پس سجدہ کیا انھون نے مگر ابلیس نے سجدہ نہ کیا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ تو نے کیون نہ سجدہ کیا قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا کہا کیا سجدہ کرون مین واسطے اس شخص کے کہ پیدا کیا تو نے مٹی سے پس اللہ تعالیٰ نے اسپر لعنت کی اور اپنے درگاہ سے نکالا قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ کہا ابلیس نے دوسرے بار خبر دے مجھکو کہ اس شخص کو کہ بڑائی دی تو نے اوپر میرے کہ امر کیا مجھکو سجدہ کیا کیون بڑائی دی مین بہتر ہون اس سے کہ آگ سے ہون اور یہہ خاک سے لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا اگر ڈھیل دیویگا تو مجھکو اور نہ ماریگا قیامت تک البتہ جڑ سے اکھیڑ ڈالون گا اولاد اسکی کو اغوا کرکے اور ایسا کرونگا کہ عذاب تیرے سے ہلاک ہوجاوین مگر تھوڑے کہ انکو گمراہ نکر سکونگا بسبب عصمت اور حمایت تیرے قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا فرمایا اللہ تعالیٰ نے جا یہہ امر اسواسطے اہانت کے ہی یعنے دور ہو مقرب درگاہ سے اور اپنے مہم کیطرف جا پس جو کوئی پیروی کریگا تیری اور حکم مانیگا تیرا اولاد آدم مین سے پس تحقیق دوزخ ہی جزا تمھاری جزائے تمام یعنے عذاب دوام سمجھہ لیجئے کہ یہان غلبہ دیا ہی مخاطب کو اوپر غائب کے یعنے دوزخ ہی جزا تیرا کہا ماننے والون کی وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ اور بہکا جسکو بہکا سکے تو اولاد آدم مین سے ساتھہ آواز اپنے کے یعنے ساتھہ بلانے کے طرف فساد کے لکھا ہی کہ صوت شیطان کے غنا اور مزامیر ہی تفسیر زاہدی مین ہی ابن عباسؓ سے منقول ہی کہ کل صوت یدعوك الی الفساد فهو صوته جو آواز کہ منہ سے نکلی اور سین رضائے حق نہو وہ آواز شیطان کی ہی وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ اور کھینچ لا اوپر انکے سوارون اپنے کو اور پیادون اپنے کو یعنے شیطانون کو کہ مددگار رہتے ہین وسوسہ ڈالنے مین سبکو جمع کرانکے ورغلانے کو وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ اور شریک بن انکا بیچ مالون انکے کے تو کہ وہ حرام کا جمع کرین یا سود کا لین یا گناہ مین خرچ کرین اور بیچ اولاد انکی کے تو کہ زنا سے حاصل کرین یا عبد العزیٰ اور عبد الشمس اور مثل انکے نام رکھین اور وعدہ دے انکو جھوٹھا مانند شفاعت بتون کے یا تاخیر کے بیچ توبہ کے یا انکار بعث اور حشر اور بہشت اور دوزخ کے وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا اور نہین وعدہ دیتا انکو شیطان مگر فریب کہ خطا کو صواب کی شکل

آراستہ کرتا ہی اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ تحقیق بندے میرے جو خالص ہین نہین واسطے تیرے اوپر انکے غلبہ یعنے سب کو تو گمراہ کریگا مگر اونکو نکر سکیگا امام فشیری نے کہا ہی کہ بندۂ حق وہ ہین کہ ہیچ بند غیر کے نہون **بیت** جسکے تو بندہ ہی بندہ اسیکا ہی تو + قید کونین سے چھوٹ حق کا جو بندہ ہی تو + وَکَفٰی بِرَبِّکَ وَکِیْلًا اور کفایت ہی پروردگار تیرا گمہبان بندون کا گمراہ کرنے ابلیس کے سے رَبُّکُمُ الَّذِیْ یُزْجِیْ لَکُمُ الْفُلْکَ فِی الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ پروردگار تمہارا وہ ہی کہ اپنی قدرت سے چلاتا ہی واسطے تمہارے کشتی ہیچ دریا کے تو کہ چاہو فضل اسکے سے روزی اپنی کہتے ہین کہ فضل نفع ہی یا وہ چیز ہی کہ جسکی احتیاج ہو اور بغیر پار اترنے دریا کے ہاتھ نہ لگے اِنَّهٗ کَانَ بِکُمْ رَحِیْمًا تحقیق وہی ساتھہ تمہارے مہربان کہ مشکل کامون کو کرتا ہی تیر آسان اور اسباب اُن چیزون کے کہ جنکی تمھین احتیاج ہی تیار کرتا ہی وَاِذَا مَسَّکُمُ الضُّرُّ فِی الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِیَّاهُ اور جب پہنچتی ہی تمکو سختی یعنے ڈر ڈوبنے کا ہیچ دریا کے کھوئے جاتے ہین خاطر تمہارے سے جنکو کہ پکارتے ہو اور پوجتے ہو مگر وہی کہ واحد لاشریک ہی کہ اسدم سوا اسکے کسی کو نہین یاد کرتے اور نجات اپنی سوا ذات پاک اسکی کے کسی سے نہین چاہتے فَلَمَّا نَجّٰىکُمْ اِلَی الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ پس جسوقت نجات دیتا ہی تمکو ڈوبنے سے اور پہنچاتا ہی طرف جنگل کے منہ پھیرتے ہو توحید سے اور پھرتون کو پوجنے لگتے ہو وَکَانَ الْاِنْسَانُ کَفُوْرًا اور ہی آدمی ناشکر نعمت خدا اپنے کا اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ یَّخْسِفَ بِکُمْ جَانِبَ الْبَرِّ کیا پس نڈر ہوئے تم دریا سے صحرا مین اس سے کہ دھسا دیوے تمکو طرف جنگل کے یعنے بے غم مت ہو جو قادر ہی دریا مین ڈبانے پر وہ تو قادر ہی زمین مین دھسانے پر اَوْ یُرْسِلَ عَلَیْکُمْ حَاصِبًا یا بھیجدیوے اوپر تمہارے مینہہ پتھر وغیرہ یعنے قادر ہی کہ تمکو سنگسار کرے ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَکُمْ وَکِیْلًا پھر نہ پاؤ تم واسطے اپنے کوئی نگہبان کہ تمکو اس سے نگاہ رکھے اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ یُّعِیْدَکُمْ فِیْهِ تَارَةً اُخْرٰی یا نڈر ہوئے تم اس سے کہ لیجاوے تمکو ہیچ دریا کے دوسرے مرتبہ یعنے آرزو دلمین تمہارے ڈالے تو کہ تم دوسرے بار کشتی مین سوار ہو فَیُرْسِلَ عَلَیْکُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّیْحِ فَیُغْرِقَکُمْ بِمَا کَفَرْتُمْ پس بھیجے اوپر تمہارے کشتی توڑنے والی باد سے یعنے ایسی باد چلاوے کہ کشتی کو توڑ ڈالے پس غرق کردے تمکو لسبب اسکے کہ ناشکری کی تمنے ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَکُمْ عَلَیْنَا بِهٖ تَبِیْعًا پھر نہ پاؤ تم واسطے اپنے اوپر ہمارے بدلے اُس ڈبو دینے کے پیچھا کرنیوالا کہ ہم سے اسکا عوض لے وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِیْلًا اور البتہ تحقیق عزت بخشی ہمنے اولاد آدم کو اور سوار کیا ہمنے انکو ہیچ صحرا کے اوپر چارپایون کے اور ہیچ دریا کے اوپر کشتیون کے اور رزق دیا ہمنے انکو طعامون پاکیزہ سے اور بزرگی دی ہمنے انکو بہتون پر ان لوگون سے کہ پیدا کئے ہین ہمنے بزرگی دینا **سوال** بنی آدم بحکم لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم سب مخلوق سے افضل ہین خلقت مین پھر علی کثیر کیون کہا جواب اگر تفضیل اوپر کل مخلوقات کے کہیئے تو عموم کل مین بنی آدم بھی تھے مفضل ہیچ مفضل علیہ کے داخل ہوکر تفضیل الشی علی نفسہ لازم آتی ہی اور بعضے ائمہ نے کثیر بمعنی کل کہا ہی جیسے وما یتبع اکثرهم الا ظنا مین اور کل مخلوقات سے غیر بنی آدم مراد لیے ہین سمجھہ لیجیے کہ کرامت انسان کی دو قسم ہی ایک روحی جسدی سب آدمیون کو شامل ہی مومن ہون یا کافر اور وہ یہہ ہی کہ اللہ تعالیٰ نے پتلا بنایا انسان کا ہاتھون سے اور صورت رحم مین کھینچی اچھی شکل دی مزاج قریب باعتدال عنایت کیا سیدھا قد اور ہاتھون سے پکڑنا اور راہ طرف معیشت کے چلنا اور ضرر سے بچنا اور انگلیون سے کھانا اور زینت لباس پوشاک سے کرنا اور سمجھنا اور بولنا اور اشارت کرنا سکھایا اور طرح طرح کی صفتین اور کاریگریان بتائین اور روحی دو قسم ہی عام اور خاص عام وہ ہی جسمین کہ مومن اور کافر شریک ہین جیسے روح پھونکنا اور صلب آدم سے نکالنا اور قول الست بربکم سننا اور بلیٰ جواب مین کہنا اور بندگی پر عہد باندھنا اور فطرت اسلام پر پیدا ہونا اور پیغمبر انپر بھیجنا اور کتابین انکے واسطے اُتارنا اور خاص وہ ہی کہ انبیا اور اولیا اور مسلمان ساتھہ اسکے مخصوص ہین جیسے نبوت اور رسالت اور ولایت اور ہدایت اور ایمان اور اسلام اور احسان اور ارشاد اور اکمال اور اخلاق اور آداب اور سیر الی اللہ اور فی اللہ اور باللہ اور عبور مقامات قرب پر اور ترقی عالم ناسوت سے ساتھہ جذبات لاہوت کے اور فنا از خود اور بقا بحق اور طی کرنا مقامات الٰہیہ کہ جسکے حد اور نہایت نہین محمد بن کعب نے کہا ہی کہ بزرگی آدمیون کی یہہ ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انمین سے ہین حقایق سلمی مین ہی کہ گرامی کیا ہمنے آدمیونکو ساتھہ معرفت اور توحید کے اور اٹھایا ہمنے انکو ہیچ صحرائے نفس اور دریائے قلب کے اور عبدون نے کہا ہی کہ پردہ ہی جو ظہور رکھتا ہی لغوت اور صفات سے اور بجردہ ہی جو منور ہی حقایق ذات سے اور تاویلات کاشی مین ہی کہ بر عالم اجسا دہی اور بحر عالم ارواح اور اٹھانا آدمیون کا ہیچ ان دونون کے ترکیب انکی ان دونون سے اور روزی دی ہمنے انکو طیبات اور معارف سے اور بزرگی دی ہمنے انکو اوپر

مخلوقات کے ساتھ اسکے کہ انکو ساتھہ عیبون انکے کے بنیا کیا اور جنس ملائکہ اس سے مستثنی ہین یا خواص ملائکہ سمجھہ لیجئے کہ فضیلت بشر اور ملک مین علما کا اختلاف ہی جمہور اہل سنت اسپر ہین کہ رسل بنی آدم فاضل تر ہین اخص ملائکہ سے اور رسل ملائکہ افضل ہین اولیائے بنی آدم سے اور اولیائے بنی آدم شریف تر ہین اولیائے ملائکہ سے اور صلحا اور اہل ایمان بنی آدم افضل ہین عوام ملائکہ سے اور عوام ملائکہ بہتر ہین فساق مومنین بنی آدم سے امام قشیریؒ نے کہا کہ مراد بنی آدم سے مسلمان ہین کیونکہ کافر ساتھہ نص ومن یہین اللہ فما لہ من مکرم کے تکریم سے کچھہ نصیب نہین رکھتے اور تکریم مومنون کی اس سے ہی کہ ظاہر انکا ساتھہ توفیق مجاہدی کے آراستہ کیا اور باطن انکا ساتھہ تحقیق مشاہدے کے منور فرمایا اور جیسے کہ کافہ مومنین کو تکریم عام سے مشرف کیا ایسے ہی امت محمدیہ کو علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والتسلیمات ساتھہ تکریم خاص کے اختصاص دیا اور انمین سے ایکمرتبہ رضا ہی کہ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ اور درجہ محبت ہی کہ یحبہم ویحبونہ اور تشریف ذکر ہی کہ فاذکرونی اذکرکم پس یہہ آیت دلیل ہی افضلیت اور جامعیت انسان کی پر واللہ اعلم بالصواب یوم ندعوا کل اناس بامامہم یاد کرا سدن کو کہ بلاوینگے ہم سب لوگون کو ساتھہ پیشوا انکے کے پیشے ساتھہ اس پیغمبر کے کہ انپر مبعوث تھا جیسا کہ کہینگے یا امت موسی اور یا امت عیسی یا ساتھہ اس کتاب کے کہ انپر نازل تھی جیسے کہ کہینگے یا اہل القرآن یا اہل الانجیل یا ساتھہ امام کے کہ جسکے مذہب مین تھے جیسے کہ کہین یا حنفی اور یا شافعی یا ساتھہ دین اور ملت کے کہ جسپر تھے جیسا کہ کہینگے یا مسلم اور یا یہودی اور یا مجوسی اور بعضون نے کہا ہی کہ امام جمع ام کی ہی دن قیامت کے لوگون کو ساتھہ ماؤنکے پکارینگے واسطے کرامت عیسی علیہ السلام کے اور اظہار شرف امامین رضی اللہ عنہما کے یا واسطے اسکے کہ اولاد زنا کی رسوا نہو اور لباب مین ہی منقول علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے کہ اسدن ہر قوم کو ساتھہ امام زمانے انکے کے اور کتاب منزل اور نسبت پیغمبر انکے پکارینگے اور ایک قول یہہ ہی کہ تعلق انساب کا قطع ہوگا اور نسبت اعمال کی باقی رہیگی پس ہر قوم کو ساتھہ عمل نامے اسکے کے پکارینگے کہا ہی اس کتاب والے فمن اوتی کتبہ بیمینہ فاولئک یقرءون کتابہم ولا یظلمون فتیلا پس جس کسی کو دیا جاویگا اعمال نامہ اسکا بیچ سیدھے ہاتھہ اسکے کے پس وہ لوگ پڑھینگے اعمالنامہ اپنا خوش ہو بار بار کیونکہ اسمین ہوگا نیکیون کا شمار اور نہ ظلم کئے جاوینگے ثواب اپنے مین برابر تاگیکے یعنے ذرہ قصور نہوگا انکے ثواب مین اور یہہ آیت دلالت کرتی ہی کہ جسکے نامہ اعمال بدست چپ دینگے خجالت اور حیرت سے زبان اسکی لکنت کھاوے گی اور پڑھنے سے بند ہو جائیگی ومن کان فی ہذہ اعمی فہو فی الاخرۃ اعمی واضل سبیلا اور جو کوئی ہی بیچ اس دنیا کے اندھا یعنے دیدہ دل اسکا راہ صواب نہین دیکھتا پس وہ بیچ آخرت کے اندھا ہی یعنے راہ جنت کا نہین پاتا اور بہت کھویا ہوا ہی راہ کو یعنے اندھے سے بھی زیادہ تر گمراہ ہی محققون نے کہا ہی کہ جو کوئی دنیا مین اندھا ہی طاعت سے عقبی مین اندھا ہی ثواب سے جو یہان روی تو بہ نہین دیکھتا وہ وہان مجال مغفرت نہین دیکھنے کا لکھا ہی کہ بنی ثقیف نے کہا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم تمپر جب ایمان لاوین کہ ہمکو ایک برس بت پرستی معاف کردو اور زمین طایف کی کہ آرام گاہ ہماری ہی مثل حرم مکہ کے محرم کرو اور ہمکو نماز مین رکوع سجود معاف کرو اور جو کوئی پوچھے کہ یہہ تمنے کیون کیا کہو کہ اللہ کا ہمین یون ہی حکم ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم غضبناک ہوئے لیکن زبان سے کچھہ نفرمایا عمر فاروق نے غصہ کیا یہہ آیت نازل ہوئی وان کادوا لیفتنونک عن الذی اوحینا الیک لتفتری علینا غیرہ اور تحقیق چاہتے تھے بنی ثقیف کہ البتہ بہکا دیوین تجھکو اُس چیز سے کہ وحی کی ہمنے طرف تیرے تو کہ باندھ لیوے تو اوپر ہمارے سوا اسکے کہ وحی کی ہی ہمنے یعنے کہے کہ خدا نے حکم کیا ہی واذا لاتخذوک خلیلا اور اسوقت تو ایسا کہے البتہ پکڑین تجھکو دوست اور بعضون نے کہا ہی کہ قریش نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ استلام حجر اسود نہین کرنے دینے کے ہم جبتک کہ ہمارے بتون کو نہ مس کرو اگرچہ سرانگشت سے ہو حضرت کو شوق طواف حرم بہت تھا خاطر مبارک مین گذرا کہ کیا ہوگا جو مین یہہ کرلونگا اللہ تعالی جانتا ہی کہ مین ایسے بیزار ہون یہہ آیت آئی کہ یہہ چاہتے ہین کہ تجھکو بہکا دیوین وحی ہماری سے اور پھر دوست پکڑین ولولا ان ثبتناک لقد کدت ترکن الیہم شیئا قلیلا اور اگر نہوتا یہہ کہ ثابت رکھتے ہم تجھکو راستی پر اپنی مدد عصمت سے البتہ تحقیق نزدیک تھا تو کہ جھک جاوے طرف آرزو انکے کے کچھہ تھوڑا سمجھہ لیجئے کہ یہہ خطور مذکور نزدیک محققون کے محقق نہین بلکہ کہتے ہین کہ تو بیچ قصد جھک جانیکے تھا اگر ہم نہ ثابت رکھتے لیکن عصمت ہماری نے مدد کی باز رہا تو اس سے کہ نزدیک ہو جھک نیکے اور یہہ تصریح ہی کہ نزدیک جھکنیکے نہین ہوے پس جھکنا کہان اور میل کس جا تبیان مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم معصوم تھے لیکن واسطے ڈرانے امت کے تو کہ میل طرف مشرکون کے نکرین یہہ آیت نازل ہوئی کہ اذا لاذقناک ضعف الحیاۃ وضعف الممات ثم لا تجد لک علینا نصیرا اسوقت کہ جھک جاتا تو طرف آرزو کفار کے البتہ چکھاتے ہم تجھکو دوگنا عذاب زندگانی کا دنیا مین اور دوگنا عذاب موت کا آخرت

مین پھرنہ پاتا تو واسطے اپنے اوپر دفع عذاب ہمارے کی مدد دینے والا کہ بسبب اسکے عذاب سے بچتا بعد نزول اس آیت کے حضرت نے فرمایا اللھم لا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین **بیت** ای خدا اپنی طرف تو مجھکو موڑ + ایکدم مجھکو تو بس مجھہ مین بچھوڑ + لکھا ہی کہ اہل مکہ نے حضرت کے نکالنے مین مشورہ کیا سب نے ملکر یہہ بات ٹھہرائی کہ یہان تک عداوت کرو انسے کہ آپ نکل جاوین یہہ آیت آئی وَاِنْ کَادُوْا لَیَسْتَفِزُّوْنَکَ مِنَ الْاَرْضِ لِیُخْرِجُوْکَ مِنْھَا اور تحقیق چاہتے ہین مکہ والے کہ لغزش دین تجھہ کو زمین مکے سے تو کہ نکالدین تجھکو اس سے وَاِذًا لَّا یَلْبَثُوْنَ خِلٰفَکَ اِلَّا قَلِیْلًا اور اسوقت پڑینگے پیچھے تیرے مگر تھوڑی مدت اور وہ یہہ ہوا کہ بعد ہجرت کے تھوڑا زمانہ گذرا کہ واقعہ بدر واقع ہوا اور ہلاک ہوگئے اور ایک قول یہہ ہی کہ یہود کو حضرت کی اقامت سے مدینے مین حسد آیا کہنے لگے کہ ای ابوالقاسم مقام انبیاء سابق کا زمین شام ہی اگر تم بھی پیغمبر ہو اور چاہتے ہو کہ ہم تمھین مانین تو جاؤ وہین رہو آپنے ارادہ سفر شام کا کیا یہہ آیت اتری کہ یہود چاہتے ہین کہ تجھے زمین یثرب سے دور ڈالین اور اگر ایسا ہوا تو یہہ زمین گے بعد تیرے مگر زمانہ اندک حضرت نے ارادہ موقوف کیا اور تھوڑی مدت بعد قبایل یہود مارے اور نکالے گئے پس اس قول پر یہہ آیت مدنی ہی اور بقول اول مکی ہی پس فرماتا ہی کہ عادت رکھی ہی ہمنے سُنَّۃَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَکَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِیْلًا عادت ان شخصون کی کہ تحقیق بھیجا ہمنے انکو پہلے تجھہ سے پیغمبرون اپنے سے اور وہ عادت ہلاکت امتون کی ہی ساتھہ جھٹلانے پیغمبرون کے اور نہ پاویگا واسطے عادت ہمارے کی تغیر اور تبدیل اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ قایم کر نماز کو وقت ڈھلنے سورج کے اندھیری رات کے تک اور نماز فجر کو قرآن فرمایا اسواسطے کہ قرأت قرآن اسمین فرض ہی اور بعد ڈھلنے سورج کے نماز ظہر اور عصر کی ہی اور تاریکی شب مین نماز مغرب اور عشا کی ہی چارون یہہ اور فجر کی ملکر پانچ نمازین ہوئین اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْھُوْدًا تحقیق نماز صبح کی ہی دیکھی گئی یعنے دیکھتے ہین اوسکو فرشتے دن اور رات کے فرشتے رات کے آخر دیوان اعمال شب مین لکھتے ہین اور فرشتے دن کے اول نامۂ اعمال روز مین وَمِنَ الَّیْلِ فَتَھَجَّدْ بِہٖ نَافِلَۃً لَّکَ اور تھوڑے سے رات کو پس بیدار ہو ساتھہ قرآن کے یعنے نماز کی زیادتی ہی واسطے تیرے اوپر نمازون فرض کے یا فضیلت ہی یا غنیمت ہی یا کرامت ہی خصوص ساتھہ تیرے یہہ بیان نماز تہجد کا ہی عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا اشتاب ہی یہہ کہ بھیجے تجھکو پروردگار تیرا مقام محمود مین یعنے اس مقام مین کہ قایم اُسکا سزاوار ہوگا ساتھہ تعریف کرنیوالون کے اور وہ مقام نوری ہی زیر عرش حضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہان شفاعت کرینگے اوخلق اولین اور آخرین آپکی ستایش کرینگے اور آپ سب سے مشرف ہونگے زاد المسیر مین ہی کہ اللہ تعالی عرش پر دن قیامت کے آپکو بٹھاویگا لباب مین ہی کہ عمر فاروق نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تفسیر مقام محمود مین فرمایا کہ نزدیک فرماویگا مجھکو اللہ اور بٹھاویگا ساتھہ اپنے عرش پر امام ثعلبی نے کہا ہی کہ استوی اللہ سبحانہ کا عرش پر ایسا نہین کہ مماس اور مکان اسکا ہو بلکہ اسی صفت پر اب بھی ہی جیسا کہ پہلے عرش پیدا کرنیکے تھا ازل سے ابد تک قایم ساتھہ ذات اپنی کے ہی پس بٹھانا حضرت کا عرش پر یا زمین پر نسبت ساتھہ ذات اُسکی کے یکسان ہی اور مقصود عرش پر بٹھانے سے تعظیم اور تکریم حضرت کی ہی عین المعانی مین ہی کہ مقام محمود عرش پر ایک مقام ہی کہ آپ کو ملیگا اور ایک قول ہی کہ مقام محمود وہان ہی جہان لواء حمد حضرت کے دست مبارک مین دینگے اور کوئی پیغمبر نہوگا کہ آدم علیہ السلام کیا غیر انکے مگر نیچے اوس لواکے ہونگے **بیت** حمد کر تجھہ کو لواے حشر دیویگا خدا + آدم و من دونہ زیر لوا ہونگے سب + فتوحات مین ہی کہ مقام محمود مرجع جمیع مقامات اور منظر تمام اسماء الہیہ ہی کہ مختص ساتھہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی دروازہ شفاعت کا وہان کھلیگا **بیت** تیرا مقام ہی محمود اور محمد نام + سراہنے کے سزاوار ہی یہہ نام و مقام + وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ اور کہہ اے پروردگار میرے داخل کر مجھہ کو قبر مین داخل کرنا اچھا بے ندامت کے اور نکالنا مجھہ کو گور سے نکالنا سچا ساتھہ کرامت کے یا داخل کر مجھہ کو مدینے مین بغنیمت اور نکال مکے سے سلامت یا لاکے مین واسطے فتح کے اور خارج کر وہان سے طرف جنین کے یا داخل کر بہشت مین اور نکال دنیا سے یا لا ساتھہ دعوت نبوت کے اور نکال عہدۂ تبلیغ رسالت سے وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا اور دے مجھکو نزدیک اپنے سے غلبہ مدد کرنیوالا وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ اور کہہ کہ آیا حق یعنے دین اسلام اور گم ہوا باطل یعنے شرک یا حق قرآن ہی اور باطل شیطان ہی جہان قرآن پڑھا جاتا ہی وہان سے شیطان بھاگتا ہی **بیت** سامنے حق کے نمودار ہو باطل تا چند + دیو بگریزد از ان قوم کہ قرآن خوانند + اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا تحقیق باطل ہی گم ہوجانیوالا امام قشیری نے کہا ہی کہ حق وہی ہی جو واسطے

خدا کے ہو اور باطل وہ جو واسطے ماسوا کے ہو صاحب تاویلات نے کہا کہ حق وجود ثابت واجب ہی جل شانہ کہ ازلی ابدی ہی اور باطل وجود بشریت امکانی ہی کہ قابل فنا اور زوال کے ہی اور جب ظہور تجلیات حقانی ہوتا ہی وجود موہوم ممکن محو ہوجاتا ہی **بیت** جلوۂ حق سے ہم مین رہے کیا + ان الباطل کان زہوقا ۞ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ اور اتارتے ہین ہم اوپر تیرے قرآن مین سے جو کچھ کہ وہ شفا ہی واسطے بیماریون کے کہ ظاہری ہون یا شفا ہی واسطے بیماریون باطنی کے کہ جہل اور شبہ ہی جیسی سورہ فاتحہ اور آیتین شفا کی کہ چھ ہین جو کوئی مریض انکو پڑھے یا لکھکر پیئے شفا پاتا ہی لکھا ہی کہ محمد اسماعیل سخت بیمار ہوئے یہان تک کہ ادائے فرایض سے عاجز آئے ایک شب بہت روئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو رویا مین دیکھا آپ نے فرمایا کہ ای اسمٰعیل بہت دل تنگ ہوا تو اس مرض سے انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین دل تنگ اس مرض سے نہین بلکہ غم مجھ کو یہ ہی کہ طاقت فرائض نہین رہی آپ نے فرمایا چھ آیتین کلام اللہ مین شفا کی ہین وہ پڑھا انھون نے صبح تلاش کین سورۂ توبہ مین آیت ویشف صدور قوم مؤمنین پائی اور سورۂ یونس مین، یا ایها الناس قد جاءتکم موعظه من ربکم وشفاء لما فی الصدور اور سورہ نحل مین یخرج من بطونها شراب مختلف الوانه فیه شفاء للناس اور سورہ بنی اسرائیل مین یہی آیت وننزل من القران ما هو شفاء ورحمة للمومنین اور سورہ شعرا مین واذا مرضت فهو یشفین اور چھٹی آیت نہ ملی پھر زیارت حضرت سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے صنعا مین مشرف ہوئے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھٹی آیت نہین معلوم فرمایا وہ حم فصلت مین ہی قل هو للذین اٰمنوا هدی وشفاء پس یہ آیتین انھون نے پڑھین فی الحال شفا پائی یا من بیانیہ ہی یعنے سب قرآن شفا ہی امراض صوری اور معنوی اور قلبی اور قالبی سے وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ اور رحمت ہی واسطے مومنون کے اس سے نفع لیتے ہین وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا اور نہین زیادہ کرتا ظالمون کو مگر ٹوٹا اور ہلاکت کہ جھٹلاتے ہین اور اسپر ایمان نہین لاتے وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ اور جب نعمت بھیجتے ہین ہم اوپر آدمی کے ساتھ صحت اور تونگری اور بے غمی کے منہ پھیر لیتا ہی یاد ہماری سے اور دور کر لیتا ہی کروٹ اپنی یعنے تکبر کرتا ہی اور راہ حق سے کنارہ لیتا ہی مراد اس سے کافر ہی کہ جب اسکو اللہ نعمت دیتا ہی کتاب اوتارنے کی اور پیغمبر بھیجنے کی اور ظاہر باطن کی تو یہہ حال اسکا ہوتا ہی وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَئُوْسًا اور جب لگتی ہی اسکو بیماری اور بیقراری اور ڈر ہوتا ہی ناامید فضل الٰہی سے اور مسلمان نعمت مین شکر کرتا ہی اور محنت مین امید فرج کی رکھکر صبر کرتا ہی قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ کہہ کہ ہر ایک عمل کرتا ہی اوپر طریق اپنے کے خیر اور شر اور ہدایت اور ضلالت سے یعنے کافر نعمت مین اعراض اور محنت مین یاس اور مومن راحت مین شکر اور رنج مین صبر لکھا ہی کہ مشاکلہ طبیعت ہی یا عادت یا دین یا مقدار قوت اور طاقت کے اور حاصل سب معنون کا یہی ہی کہ ہر ایک اپنے لایق کرتا ہی جو جسکے سزاوار ہی وہ اس سے ظہور مین آتا ہی شبلی قدس سرہ سے پوچھا کہ کون سی آیت قرآن مین امیدواری کی زیادت ہی کہا قل کل یعمل علی شاکلته کہا کہ اس مین امید کی کیا چیز ہی کہا کہ بندے سے جفا اور خطا ہوگی اور جو کچھ کہ لئیمی اسکی کے لایق ہی اور اللہ سے وفا اور عطا ہوگی اور جو کچھ کریمی اسکی کی سزاوار ہی **بیت** مجھ سے گناہ ہو کیونکہ مین لایق اسکے ہون + تجھ سے کرم ہو کیونکہ تو لایق اسکے ہی + فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا پس پروردگار تمھارا خوب جانتا ہی اس شخص کو کہ بہت جاننے والا ہی راہ کو اور صواب کے نزدیک تر ہی یا نیکتر ہی از روے دین اور مذہب کے لکھا ہی کہ کفار عرب نے نضر بن حارث اور ابی بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط کو مدینہ مین بھیجا تو کہ یہود سے احوال حضرت کا پوچھین انھون نے آکر یہود سے ملکر احوال پوچھا یہود نے کہا تعجب ہی ای سردار و عرب کے ہم جانتے ہین کہ زمانہ ظہور پیغمبر کا نزدیک ہی اور تمھارے کلام سے بو احوال نبی کی آتی ہی تم اُنسے واسطے آزمایش کے پوچھو کہ طواف مشرق اور مغرب کا کیسے اور کیا احوال ہی ان جوانون کا جو زمانہ گذشتہ مین گم گئے ہین اور روح کیا ہی اگر تینون سوال کا جواب دیا یا تینون کا نہ دیا تو جانو کہ پیغمبر نہین اور جو دو کا جواب دیا اور روح کا کچھ نہ کہا تو پیغمبر ہی وہ مکہ مین آئے اور مجلس کی اور حضرت سے تینون سوال پوچھے اللہ کیطرف سے دو سوالون کا جواب آیا اور قصہ بیان فرمایا چنانچہ سورۂ کہف مین آویگا اور قصہ روح مین یہہ آیت اتری وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ اور سوال کرتے ہین تجھ کو کیفیت جان کی سے جس سے بدن انسان کا زندہ ہی قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ کہہ کہ جان امر پروردگار میرے کے سے ہی یعنے اس پیدایش سے ہی جو امر کن سے پیدا ہوئی بغیر مادے کے اور ایسی چیزون سے ہی کہ مخصوص ہین ساتھ علم اللہ کے اور سوا اللہ کے کوئی اسکو نہین جانتا وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا

اور نہین دیئے گئے تم علم سے مگر تھوڑا ساتھہ نسبت علم اللہ کے شیخ ابو مدین مغربیؒ نے کہا ہی کہ یہہ تھوڑا علم جو ہمین اللہ نے دیا ہی یہہ بھی ہمارا نہین بلکہ عاریت ہی نزدیک ہمارے اور بہت کو اسکے نہین پہنچے ہم پس ہم ہمیشہ جاہل ہین اور جاہل کو دعوی دانش کا نچا ہے **بیت** عالم وہی ہی علم اسیکا شعار ہی ؛ اپنے مین جو ہی علم سو وہ مستعار ہی ؛ وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيٓ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهِۦ عَلَيْنَا وَكِيلًا اور اگر چاہین ہم البتہ لیجاوین ہم وہ چیز کہ قرآن سے وحی کی ہمنے طرف تیرے یعنے سینون سے اور مصحفون سے محو کردین ہم پھر نہ پاوے تو واسطے اپنے ساتھہ اسکے اوپر ہمارے کارسازکہ بعد محو کرنے اسکے کے سینون مین اور مصحفون مین پھر لے آوے إِلَّا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ مگر رحمت ہی پروردگار تیرے کی طرف سے کہ اسکو باقی رکھتا ہی اور محو نہین کرتا إِنَّ فَضْلَهُۥ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيرًا تحقیق فضل اسکا ہی اوپر تیرے بڑا کہ تجھے سید اولاد آدم او رخاتم النبیین کیا اور لواء الحمد اور مقام محمود دیا اور قرآن تجھہ پر نازل کیا اور امت مین تیرے باقی رکھا **بیت** کسکی زبان ہی اسکی بڑائی بیان کرے ؛ اللہ نے دیا جسے فضل کبیر ہے ؛ قُل لَّئِنِ ٱجْتَمَعَتِ ٱلْإِنسُ وَٱلْجِنُّ عَلَىٰٓ أَن يَأْتُوا۟ بِمِثْلِ هَٰذَا ٱلْقُرْءَانِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِۦ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر جمع ہون آدمی اور جن کہ تو مبعوث انہی رہی اور اتفاق کرین اوپر اسبات کے کہ لاوین مانند اس قرآن کے فصاحت اور بلاغت اور اچھے نظم اور درستی معنی اور اخبار غیب اور خلو عیب مین نہ لاسکینگے مثل اس کے پیچ ان صفتون کے باوجود اسکے کہ درمیان انکے فصحا اور بلغا اور عرفا ہین یہہ آیت جواب مین نضر بن حارث کے نازل ہوئی ہی کہ جن اور انس مثل اسکے نہین بنا سکین گے وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا اور اگرچہ ہووین بعض انکے واسطے بعضونکے ہم پشت اور مددگار وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِى هَٰذَا ٱلْقُرْءَانِ مِن كُلِّ مَثَلٍ اور البتہ تحقیق طرح طرح سے بیان کیا ہی ہمنے واسطے لوگون کے پیچ اس قرآن کے ہر مثال سے اور نوع اور قسم سے **نظم** ذکر قرآن مین پہلے تادیب ؛ کہین ترغیب ہی کہین ترہیب ؛ امر و نہی قصص ہی اور اخبار ؛ وعدہ جنت و وعید نار ؛ نفع کو خلق کے ہی سب مذکور ؛ منکر اوسکا نہین مگر ہی کفور ؛ فَأَبَىٰٓ أَكْثَرُ ٱلنَّاسِ إِلَّا كُفُورًا پس انکار کیا اکثر لوگون نے اور نچاہا مگر ناشکری کو کہ حق سے منہ پھیرا یا لکھا ہی کہ بعد الزام کھانے اعجاز قرآن سے ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ نے اور اور قریشیون نے کہا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم جانتے ہو کہ کوئی شہر تنگ عیش اور کم آب مانند بلدہ ہمارے کے نہین پس پہاڑون کو ہماری بستی کے دور کرو تو کہ زمین صاف زراعت کے واسطے کھل جاوے اور نہرین مثل عراق اور شام کے جاری کردو اور اپنے خدا سے کہو کہ فرشتون کو صدق دعوے مین تمہارے بھیجے اور تمہارے محل سونے چاندی کے کردے تو کہ تم سے افلاس جاوے اور آسمان کو ہمارے سر پر اتارے تو کہ ہم عذاب سے اسکے آگاہ ہون اور عبد اللہ بن امیہ مخزومی نے کہا کہ ایمان نہین لائینگے مین تیرے جب تک کہ ایک نردبان رکھہ کر آسمان پر چڑھو اور مین دیکھتا ہون اور وہان سے ہر ایک کے نام کا ہمارے نسخہ لاوے کہ ہم پڑھین اور جانین کہ تم پیغمبر ہو یہہ آیت نازل ہوئی وَقَالُوا۟ لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ تَفْجُرَ لَنَا مِنَ ٱلْأَرْضِ يَنۢبُوعًا اور کہا انھون نے ہرگز نہین ایمان لائینگے ہم واسطے تیرے یہان تک کہ پھاڑے واسطے ہمارے زمین مکے سے چشمہ آب کہ ہرگز خشک نہو أَوْ تَكُونَ لَكَ جَنَّةٌ مِّن نَّخِيلٍ وَعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ ٱلْأَنْهَٰرَ خِلَٰلَهَا تَفْجِيرًا یا ہووے واسطے تیرے باغ کھجور و نکا اور انگور و نکا پس پھاڑ لاوے تو نہرون کو درمیان اسکے پھاڑ لانا کر أَوْ تُسْقِطَ ٱلسَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا أَوْ تَأْتِىَ بِٱللَّهِ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةِ قَبِيلًا یا ڈالدے تو آسمانون کو جیسا کہا کرتا ہی تو کہ اوتسقط علینا کسفا اوپر ہمارے ٹکڑے ٹکڑے یا لے آوے تو خدا کو اور فرشتون کو مقابل یعنے ظاہر دکھاوے ہمکو یا لے آوے انکو اپنی رسالت کے شاہدی پر أَوْ يَكُونَ لَكَ بَيْتٌ مِّن زُخْرُفٍ أَوْ تَرْقَىٰ فِى ٱلسَّمَآءِ یا ہو واسطے تیرے ایک گھر زر سے کہ وہان بیٹھے تو یا چڑھ جاوے تو اوپر آسمان کے وَلَن نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتَّىٰ تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتَٰبًا نَّقْرَؤُهُۥ اور ہرگز نہ مانینگے اور ایمان لائینگے ہم واسطے چڑھ جانے تیرے یکے آسمان پر یہان تک کہ اتار لاوے تو اوپر ہمارے کتاب اللہ کیطرف سے کہ پڑھین ہم اسکو اور اسمین تیری تصدیق لکھی ہو قُلْ سُبْحَانَ رَبِّى کہہ کہ پاک ہی پروردگار میرا اس سے کہ اسپر حکومت کرین یا اس سے کہ اسکی قدرت مین کسی کو شریک کرین اور تم جو کچھہ مجھہ سے مانگتے ہو اور سوا اسکے اُن باتون کی کسی کو قدرت نہین هَلْ كُنتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا نہین ہون مین مگر آدمی پیغام پہنچانیوالا مثل اور پیغمبرون کے اور انھون نے اپنی قوم پر ظاہر نہین کیا تھا مگر معجزہ جو مناسب قوم کے تھا اور ظہور معجزونکا اللہ کے ارادہ سے ہی نہ انکے اختیار سے سمجھہ لیجئے کہ یہہ مجمل جواب انکی باتون کا ہی اور مفصل متفرق آیات مین ہی جیسا کہ پہلے گذرا ولو نزلنا علیک کتابا فی القرطاس الآیۃ اور لو انزلنا الملکا الآیۃ اور ولو فتحنا علیہم بابا من السماء الآیۃ وَمَا مَنَعَ ٱلنَّاسَ أَن يُؤْمِنُوٓا۟ إِذْ جَآءَهُمُ ٱلْهُدَىٰٓ إِلَّآ أَن قَالُوٓا۟ أَبَعَثَ ٱللَّهُ

بشر رسولا اور نہ منع کیا لوگون کو یعنے مکے والون کو اس سے کہ ایمان لاوین جسوقت آوے انکے پاس حق زبانی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مگر یہہ کہ کہا انھون نے کیا بھیجا اللہ تعالی نے انسان کو پیغام پہنچانیوالا یعنے اسنے منع کیا انکو ایمان سے کہ بشریت مانع رسالت ہی اور وہ اسبات مین جھوٹھے ہین کیونکہ جنسیت موجب الفت اور انسیت کے ہی اور مخالفت بسبب نفرت کے پس رسول جنس اسکے سے چاہیے جنیز آوے تو کہ فائدہ اوسے استفادہ درمیان مین اوہ پاوے اور جب کافرون نے کہا کہ رسول خدا فرشتہ چاہیئے نہ آدمی اللہ تعالی نے رد شبہہ مین انکے فرمایا قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْأَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا کہہ اگر ہوتے آدمیون کی جگہہ بیچ زمین کے فرشتے کہ مثل آدمیون کے چلا کرتے اپنے قدمون پر آرام سے زمین مین البتہ اُتارتے ہم اوپر انکے آسمان سے فرشتے کو پیغام پہنچانیوالا یعنے انکے جنس سے بھیجتے تو انکی ہدایت کرتا کیونکہ تعلیم و تعلم مین مناسبت اور جنسیت شرط ہی اور زمین مین جو آدمی تھے پس رسول بھی اُنپر آدمی بھیجا لباب مین ہی کہ کافرون نے کہا کہ گواہ رسالت کا تمھارے کون ہی یہہ آیت اُتری کہ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ کہہ کفایت ہی اللہ گواہ درمیان میرے اور درمیان تمھارے اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا تحقیق وہ ہی ساتھہ بندون اپنے کے خبر رکھنے والا احوال چھپے انکے کی دیکھنے والا اعمال ظاہر انکے وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ اور جسکو ہدایت کرے اللہ یعنے حکم کرے ساتھہ ہدایت کے اور توفیق دے پس وہی ہی راہ پانیوالا وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ اور جسکو گمراہ کرے یعنے حکم کرے ساتھہ گمراہی اسکے کے اور چھوڑ دے پس ہرگز نہ پاویگا تو واسطے گمراہون کے دوست کہ مدد دین انکو سوا اللہ کے وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اور اکھٹا کرینگے ہم انکو دن قیامت کے اوپر مونہون انکے کے عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا اندھے اور گونگے اور بہرے یعنے نہین دیکھینگے ایسی چیز جس سے آنکھین انکی روشن ہون کیونکہ دنیا مین نشانیان قدرت حق کی نہین دیکھتے ہین اور نہین کہینگے ایسی بات جو مقبول ہو کیونکہ دنیا مین حق بات نہین کہتے ہین اور نہین سینگے ایسی بات جس سے خوش ہون کیونکہ دنیا مین کلام حق نہین سنتے ہین صحیحین مین انس بن مالک سے مروی ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیونکر مونہون پر چلینگے فرمایا جو پیدا کیا ہی اوپر قدمون کے انکو وہ قادر ہی کہ چلاوے اوپر مونہون کے انکو لیکن یہہ ہی کہ وہ پرہیز کرینگے اوپر مونہون اپنے کے ہر بلندی اور خواری سے مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ جگہہ رہنے کی انکے دوزخ ہی كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا جب بجھنے لگے گی انگار گوشت پوست جلا کر جیسے دنیا کی آگ کو جلا کر شعلہ مارنے سے تھم جاتی ہی زیادہ کرینگے ہم واسطے انکے آگ دیکھا نا کہ جسم نو بنود سے دیکر جلاوینگے ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا یہہ عذاب سزا انکی ہی بسبب اسکے کہ انھون نے کفر کیا ساتھہ نشانیون ہمارے کے کہ معجزے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین یا آیتین قرآن کی وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا اور کہا کیا جب ہوینگے ہم ہڈیان اور خاک کلی ہوئی کیا ہم اٹھائے جاوینگے پیدایش نئی مین سمجھہ لیجیئے کہ وہ جو منکر پیدایش جدید کے تھے تو ہر ساعت سو بار جلینگے اور پھر گوشت اور پوست انکا تازہ کرینگے تا کہ عذاب کھینچین اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ کیا نہین دیکھا انھون نے تحقیق کہ اللہ جسنے اپنی قدرت سے پیدا کیا ہی آسمانون کو اور زمین کو قادر ہی اوپر اسکے کہ پیدا کرے مانند انکے بار دیگر یعنے انھین کو جیسے آئے تھے پہلے پھر بنائے اور جلائے وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ اور مقرر کرے واسطے انکے کے یا واسطے اعادے حیات انکے کے ایکوقت کہ نہین شک بیچ اسکے اور وہ فنا کا زمانہ مرگ ہی اور اعادے کا ساعت قیامت فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا پس انکار کیا اور نیاہا ظالمون نے باوجود واضح ہونے حق کے مگر کفر کرنا اور نما ننا حشر اور بعث کا قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّيْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کافرون کو کہ اگر تم مالک ہوا در تصرف مین لاوے خزانون رحمت پروردگار میرے کو کہ خلق کو دیتا ہی اسوقت البتہ بند کر رکھو تم اور بخل کرو خرچ ہو جانیکے سے سمجھہ لیجیئے کہ اگر کوئی بندہ خزائین نعم الہی کا مالک ہوا البتہ سخاوت اسکی سخاوت حق کے برابر نہو کیونکہ وہ کچھہ اپنے واسطے بھی رکھے اور کم ہونے سے خزانون کے ڈرے اور اللہ تعالی اپنے وجود مین ان دونون سے منزہ ہی **بیت** نہ خوف نقصان مال اُسے ہی ✦ نہ احتیاج اسکی ذات کو ہی ✦ بجود و عطا طرح طرح سے ✦ وہ پالے کل کائنات کو ہی ✦ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا اور ہی آدمی بخیل اور جمع کرنیوالا مال کا اور تنگی کرنیوالا خرچ کرنے مین وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ اور البتہ تحقیق دین ہمنے موسی کو نو نشانیان ظاہر کہ نو معجزے ہین عصا اور ید بیضا اور منّ و سلوی اور طوفان اور جراد اور قمل اور ضفادع اور دم اور نقص ثمرات اور بعضون نے

سولہ معجزے گنے ہین نو یہہ اور پھٹنا دریا کا اور جاری ہونا پانی کا پتھر سے اور سر پر لانا پہاڑ کا بنی اسرائیل کے اور کھلجانا عقدہ زبان موسیٰ کا
اور واقع ہونا قحط کا اور محو ہونا مالونکا بنی اسرائیل کے کہ پتھر ہوگیا تھا اژدہا بنکر عصا کا نگل لینا رسیون کے ساپونکو ساحرون کے اور تنقیص عدد کی
منافی زیارت کے نہین بلکہ تنکیر تسع آیات کی مشیر ہی اسپر اور امثال انکے ہین اور وہ جو حدیث صفوان مین ہی کہ دو یہودیون نے حضرت سے نو آیتین
پوچھین اور آپ نے جواب دیا کہ شرک مت لاؤ اور خون ناحق مت کرو اور زنا اور سرقہ اور اکل ربوا اور لواطت اور سحر اور قذف محصنات سے دور
رہو اور جہاد سے مت بھاگو مراد آیات سے احکام عام ہین کہ ہر ملت مین ثابت تھے اسیواسطے آخر کو آپ نے فرمایا کہ خاصہ تمھارا کہ یہود ہو یہہ ہی کہ ہفتے
کے دن حد فرمان سے مت گذرو فَاسْئَلْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِذْ جَآءَهُمْ پس سوال کرای محمد صلی اللہ علیہ وسلم بنی اسرائیل سے یعنے علماے بنی اسرائیل
سے ان آیتون کا تو کہ سچ کہنا تیرا مشرکون پر ظاہر ہوجاوے یا پوچھہ یہود سے جب آیا انکے پاس موسیٰ کہ کیا گذرا درمیان اسکے اور فرعون کے
فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا پس کہا واسطے موسیٰ کے فرعون نے تحقیق مین البتہ گمان کرتا ہون تجھہ کو ای موسیٰ جادو کیا ہوا
اور عقل گما ہوا قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَآىِٕرَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے البتہ تحقیق جانا ہی تو نے
دل مین اگرچہ زبان سے نہین کہتا کہ بے شبہہ نہین اتارا ان نو نشانیون کو مگر پروردگار آسمانون کے نے اور زمین کے نے واسطے دکھلانے کے کہ
ہر ایک دلیل ہی اوپر نبوت میرے کے وَاِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا اور تحقیق مین گمان کرتا ہون تجھہ کو ای فرعون ہلاک کیا گیا یا مغلوب
یا ناقص العقل اور یہان ظن بمعنی یقین کے ہی اکثر مفسرین نے لکھا ہی یعنے یقین جانتا ہون مین فَاَرَادَ اَنْ یَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ
وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِیْعًا پس ارادہ کیا فرعون نے یہہ کہ بھکادے موسیٰ اور قوم اسکی کو یعنے نکالدے زمین مصر سے پس ڈبو دیا ہمنے فرعون کو اور انکو جو
ساتھہ اسکے تھے سب کو وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ اور کہا ہمنے پیچھے غرق ہونے فرعون کے واسطے بنی اسرائیل کے کہ رہو تم زمین
مین جہان سے فرعون تمکو نکالتا تھا فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِیْفًا پس جب آویگا وعدہ آخرت کا یعنے قیامت ہوگی لے آوینگے ہم تمکو لپیٹ کر
یعنے انکو اور تمکو میدان حشر مین ملے جلے اٹھاوینگے پھر حکم کرینگے درمیان تمھارے تمیز کا نیک بختون کے بدبختون سے وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ
اور ساتھہ حق کے اتارا ہمنے اسکو اور ساتھہ حق کے اترا ہی بیان مین ہی کہ بامعنی علی ہی اور مراد حق سے محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین یعنے وعلی محمد نزل
اور اوپر محمد کے اترا ہی مدارک مین ہی کہ شیخ محمد سماک رحمۃ اللہ علیہ بیمار ہوے قارورہ انکا ایک طبیب ترسا پاس لے گئے راہ مین ایک مرد نیک رو خوشخو لباس پاکیزہ
پہنے ملا احوال پوچھنے لگا ماجرا کہا اسنے کہا سبحان اللہ دوست خدا کے مدد دشمن خدا سے چاہتے ہین جاؤ اور ابن سماک سے کہو کہ ہاتھہ اپنا درد کی جگہہ پر رکھکر
کہے وبالحق انزلناہ وبالحق نزل اور انکھون سے غایب ہوگیا یہہ احوال آکر شیخ سے کہا شیخ نے ہاتھہ موضع درد پر رکھہ کر یہہ آیت پڑھی فی الحال شفاء
پائی لکھا ہی کہ وہ خضر علیہ السلام تھے وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا اور نہین بھیجا ہمنے تجھکو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم مگر بشارت دینے والا مطیعون
کو ساتھہ ثواب کے اور ڈرانیوالا عاصیون کو ساتھہ عقاب کے مسلمؒ نے کہا کہ مژدہ دینے والا انکو جو مجھہ سے منہہ پھیراتے ہین اور ڈرانیوالا انکو جو منہہ میرے طرف
لاتے ہین یعنے تاکہ بدکارونکو خوشخبری دے ساتھہ توسیع رحمت اور کمال عفو میرے کے تو کہ منہہ طرف درگاہ میرے کے لاوین اور نیک کارون کو ڈراوے نظر ہیبت
اور جلال قہر میرے سے تو کہ اوپر اعمال اپنے کے اعتماد نکرین وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ اور قرآن کو جدا جدا کیا ہمنے اسکو یعنے سورت سورت اور
آیت آیت اتاری تو کہ پڑھے تو اسکو اوپر لوگون کے اوپر آہستگی کے کیونکہ یہہ واسطے حفظ کے آسان تر ہی اور فہم کے نزدیکتر ہی وَنَزَّلْنٰهُ تَنْزِیْلًا اور اتارا
ہمنے اوسکو آہستہ آہستہ اتارنا بیس برس کی مدت مین قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا کہہ لوگون کو کہ ایمان لاؤ تم ساتھہ قرآن کے یا نہ ایمان لاؤ یہہ امر تہدیدی
ہی حاصل یہہ ہی کہ ایمان تمھارا کچھہ کمال ذات اسکا زیادہ نہین کرتا اور بے ایمانی تمھاری کچھہ اسکو نقصان نہین پہنچاتی اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا
یُتْلٰى عَلَیْهِمْ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا تحقیق وہ لوگ کہ دیئے گئے ہین علم پہلے نزول قرآن سے یعنے جنھون نے کتب آسمانی پڑھی ہین اور حقیقت وحی کی
جانتے ہین اور علامتین نبوت کی پہچانتے ہین جیسے یہود مین سے عبداللہ بن سلام اور یارانکے اور نصاری مین سے نجاشی اور اصحاب اسکے یا طلباء دین سے مثل
سلمان اور ابوذر اور ورقہ بن نوفل اور گروہ انکے کے جب پڑھا جاتا ہی اوپر انکے قرآن گر پڑتے ہین اوپر زنخدانون اپنے کے سجدہ کرتے ہوے واسطے تعظیم امر

خدا کے یا واسطے شکرانے وعدہ حق کے کہ کتابوں مین پڑھا تھا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونیکا اور قرآن شریف کے اترنے کا وَيَقُولُونَ سُبْحَانَ رَبِّنَآ إِن كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولًا اور کہتے ہین پاک ہی پروردگار ہمارا خلاف کرنے وعدے اپنے سے تحقیق ہی وعدہ پروردگار ہمارا یکا البتہ کیا گیا یعنے واقع بے شک وَيَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ اور گر پڑتے ہین اوپر زنخدانون اپنے کے یعنے اوپر موہنون اپنے کے ذکر ذقن کا اسواسطے ہی کہ ذقن نسبت بہ بینی اور جبین کے اقرب ہی ساتھہ زمین کے یہی وجہ صاحب کشاف نے لکھی ہی اور صاحب تقریب نے اسکو کہا ہی کہ سجدے مین بینی اور جبین نزدیکتر بہ زمین ہی لیکن تحقیق یہہ ہی کہ وقت سجدہ یکے یون ہی اور وقت جانیکے سجدے کو ذقن ہی نزدیک ہی زمین سے اور شک نہین ہی کہ یہان سجدہ موجود نہین بلکہ منوی ہی پس صاحب کشاف کا قول درست ہی لکھا ہی کہ سجدہ اول واسطے شکر کے ہی اور یہہ سجدہ واسطے تاثیر کے مواضع قرآنی سے ہی اسیواسطے اس سجدے مین فرمایا کہ يَبْكُونَ وَيَزِيدُهُمْ خُشُوعًا روتے ہین اور زیادہ کرتا ہی سننا قرآن کا اونکو عاجزی کرنا سمجھہ یعنے کہ یہہ جو تھا سجدہ ہی فتوحات مین اسکو سجود العما کہا ہی اور لکھا ہی کہ حقیقت اس سجود کی تجلی سے ہی کیونکہ عاجزی وقوع تجلی سے ہوتی ہی جتنی تجلی زیادہ اتنی عاجزی زیادہ اس تقدیر پر یہہ سجود تجلی ہی اور ساجد کو چاہئے کہ برکت سے اس سجدے کے فیض تجلی سے بہرہ مند ہو اور عجز اور خضوع اور انکسار اور خشوع زیادہ کرے ما تجلی اللہ لشیئ الا خضع لہ نہین تجلی کرتا اللہ کسی شئی پر مگر وہ کہ عاجزی کرتی ہے واسطے اسکے **بیت** جسپہ یک ذرہ تجلی تیری پڑتی ہی ۔ آپ مین وہ نہین رہتا یہ شکست آتی ہی ۔ لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ مین پڑھتے تھے یا اللہ یا رحمن مشرکون نے آپس مین کہا کہ یہہ ہمین دو خداؤن کی عبادت سے منع کرتے ہین اور آپ دو خداؤنکو یاد کرتے ہین یہہ آیت اتری کہ قُلِ ادْعُوا اللَّهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمَٰنَ کہہ پکارو اللہ کو یا پکارو رحمن کو کہ دونون لفظ ذات واحد پر اطلاق کرتے ہین اور مقصود دونون سے ایک ذات ہی بعضے کہتے ہین کہ اہل کتاب نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ خدا نے توریت مین ذکر رحمن کا بہت کیا ہی اور تم اس نام سے کم یاد کرتے ہو یہہ آیت آئی کہ یہہ دونون اسم حسن اطلاق مین برابر ہین أَيًّا مَّا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ جسکو پکارو گے تم نیکتر ہی اور ساتھہ اسکے حق کو پکارو گے پس واسطے اسی کے ہین نام بہت اچھے بعضے دال اوپر صفات جلال کے اور بعضے مشتمل اوپر صفات اکرام کے ابن جبیر نے کہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سب نمازون مین قرات جہر پڑھتے تھے جب ونکی نمازین مسجد حرام مین پڑھتے مشرک سیٹیان اور تالیان بجاتے اور لہو اور لغو کرتے تھے تو کہ غلطی حضرت کو پڑجاوے اور قرآن بھولجاوے اللہ نے فرمایا کہ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا اور نہ آواز بلند کر ساتھہ نماز اپنے کے یعنے پکار کر مت پڑھہ تو کہ مشرک ٹھٹھے نکرین اور نہ بہت آہستہ کر ساتھہ اسکے یہان تک کہ نہ سنین وہ جماعت جو تیرے پیچھے نماز پڑھتے ہین اور ڈھونڈھہ درمیان بلند اور آہستہ کے راہ میانہ کیونکہ توسط ہر امر مین بہتر ہی لکھا ہی کہ ابوبکر صدیق قرآن آہستہ پڑھتے تھے اور کہتے تھے کہ ساتھہ خدا کے مناجات کرتا ہون مین اور وہ حاجت میری جانتا ہی اور عمر فاروق بلند پڑھتے تھے کہ شیطانکو بھگاتا ہون اور سوتونکو جگاتا ہون مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد نزول اس آیت کے ابوبکر کو فرمایا کہ قدرے آواز بلند کر اور عمر کو کہا کہ قدرے آواز اپنی پست کر اور بعضے کہتے ہین معنی آیت کے نہ جہر کر سب نمازون مین اور نہ اخفا بلکہ درمیان کا راہ اختیار کر یعنے دن کی نمازون مین اخفا اور رات کی مین جہر وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا اور سب تعریف واسطے اللہ کے ہی جسنے نہین پکڑی اولاد یہہ رد ہیہود و نصاری اور بنو مدلج کا ہی کہ اللہ کی اولاد ثابت کرتے ہین وَلَمْ يَكُن لَّهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ اور نہ ہین واسطے شریک بیچ بادشاہی اسکے یہہ رد مشرکون کا ہی کہ بتونکو شریک حق ٹھہراتے ہین وَلَمْ يَكُن لَّهُ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ اور نہ ہی واسطے اسکے دوست بچانیوالا ذلت سے یعنے حق سبحانہ دوست نہین رکھتا کہ اسکی مدد سے ذلت سے عزت کو پہنچاوے وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا اور بڑائی کر اسکو بڑائی کرنا یعنے بزرگتر جان اسکو وصف سے وصف کرنیوالون کے اور پہنچانیوالون کے **نظم** دیکھین اُسے ہی وہ لقا سے بھی ورا ۔ ہو جلوہ نما ہی اس ادا سے بھی ورا ۔ جو دید مین وہم مین گمان مین آوے ۔ وہ اس سے ورا ہی بل وا سے بھی ورا ۔ لکھا ہی کہ معنی یہہ نہین کہ تکبیر کرنا یعنے اللہ اکبر کہنا امام ثعلبی نے امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہی کہ بندے کو اللہ اکبر کہنا بہتر ہی دنیا اور مافیہا سے اور اس آیت کو آیۃ العز کہتے ہین جو لڑکا بنی مطلب سے گویا ہوتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو یہہ آیت سکھاتے تھے سورۃ کہف مکی ہی مگر دو آیتین مدنی ہین ، واصبر نفسك اور قل من شاء فليؤمن الایہ اکیسو آیتین ہین ایکہزار پانچ سو ستر کلمے ہین چھہ ہزار تین سو آٹھہ حرف ہین فواصل اسکے امین اور نظم اور تطبیق اس سورہ کی ساتھہ سورۃ بنی اسرائیل کے یہہ ہی کہ اختتام اسکا ساتھہ تحمید اور تکبیر کے تھا ابتدا اسکی ساتھہ حمد اور ثنا کے ہوئی اور یہہ بھی ہی کہ

افتتاح سورۃ بنی اسرائیل کی ساتھ تسبیح کے تھی اور افتتاح اس سورہ کہف کی ساتھ تحمید کے ہی وہان تنزیہ نقصانات سے تھی یہان توصیف بکمالات اور یہہ بھی ہی کہ اول سورہ بنی اسرائیل مین اسری بعبدہ فرمایا اضافت پیغمبر کیطرف ذات پاک اپنے کے کی اور اس سورہ کہف مین بھی آنحضرتکی اضافت اپنی طرف فرمائی کہ ارشاد کیا

سورۃ الکھف مکیۃ وھی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | مائۃ وعشر ایاتہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتٰبَ سب تعریف واسطے اللہ کے ہی جسنے اُتاری اوپر بندہ اپنے کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین کتاب یعنے قرآن مجید سمجھ لیجیے کہ نزول قرآن پر حمد فرمائی اسواسطے کہ بڑی نعمت اللہ کی ہی یہہ بندون پر وَلَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا اور نہ کی واسطے قرآن کے کجی ساتھہ اختلاف لفظ اور تفاوت معنی کے یا عدول حق سے طرف باطل کے قَیِّمًا درانحال کہ قرآن قایم رکھنے والا ہی ہمیشہ دین کو یعنے منسوخ نہ ہوگا یا سیدھا ہی یعنے معتدل حال افراط اور تفریط سے یا معتمد علیہ اور مرجع الیہہ ہی یا قائم ہی بمصالح عباد تا ویلات مین ہی کہ ضمیر لہ کی راجع ہی طرف عبد کے اور یہہ معنی ہین کہ نکی واسطے بندے اپنے کے میل طرف غیر اپنے کے اور کیا اسکو مستقیم بیچ سب احوال کے لِّیُنْذِرَ بَاْسًا شَدِیْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ تو کہ ڈراوے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا قرآن کافرون کو عذاب سخت سے کہ ہلاکت ہی یا عذاب دوزخ ہی نزدیک اللہ کے سے وَیُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اور بشارت دیوے ایمان والونکو جو عمل کرتے ہین نیک اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا مَّاكِثِیْنَ فِیْهِ اَبَدًا یہہ کہ واسطے اونکے ہی ثواب اچھا درانحال کہ رہنے والے ہونگے بیچ اس ثواب کے ہمیشہ سلمی نے کہا عمل صالح وہ ہی کہ اللہ ہی کے واسطے ہو اور اجر حسن وہ ہی کہ مشرف بلقا ہو وَّیُنْذِرَ الَّذِیْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا اور ڈراوے ان لوگون کو کہ نادانی سے کہتے ہین پکڑی ہی اللہ نے اولاد اور کہنے والے یہود اور نصاری اور جو مدلج ہین مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآىِٕهِمْ نہین ان کہنے والون کو ساتھہ اس بات کے کہ کہتے ہین کچھہ علم اور نہ باپون انکے کو کہ باپون کی تقلید کرین كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ بڑی بات ہی جو نکلتی ہی مونہون انکے سے سب باتون سے زیادہ جو کفار کہتے ہین اِنْ یَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا نہین کہتے مگر جھوٹھ اور بڑا ہی جھوٹھ ایسا کہ نزدیک ہی آسمان و زمین پھٹ جاوین اور پہاڑ ہل جاوین تکاد السمٰوٰت یتفطرن وتنشق الارض وتخر الجبال ھدا ان دعوا للرحمن ولدا لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہہ باتین سنکر غمناک ہوئے اور انکے ایمان لانیکی جو امید رکھتے تھے ٹوٹ گئی اللہ تعالی نے واسطے تسلی دل مبارک آپ کے فرمایا کہ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ پس شاید تو ہلاک کرنیوالا ہی جان اپنے کو پیچھے پھرنے انکے کے تجھہ سے یا پیچھے انکار انکے کے تجھہ کو یعنے انکا کام اپنے پر سہل کرلے اسقدر غم نہ کھا اور اپنا دل مت کڑھا اِنْ لَّمْ یُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِیْثِ اَسَفًا اگر نہ ایمان لاوینگے ساتھہ اس بات کے اور انکے کفر اور عصیان پر اپنی جان کو مت کھوا رو روے اندوہ کے یا افسوس کے یا جزع کے یا غضب کے اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِیْنَةً لَّهَا تحقیق ہمنے کیا ہی اس چیز کو کہ اوپر زمین کے ہی معادن اور نباتات اور حیوانات سے زینت واسطے اہل زمین کے یا مابمعنی من ہی اور مراد انبیا یا علما یا حافظان قرآن ہین کہ زیب و زینت جہان ہین یا رجال اللہ ہین اسسبب کہ قیام عالم انکے وجود سے ہی بعضون نے کہا ہی کہ مراد ما علی الارض سے مرغوب چیزین ہین جو شرع مین حرام ہین حق تعالی فرماتا ہی کہ ہمنے انکو آرایش دی نگاہ مردم مین لِنَبْلُوَهُمْ اَیُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا تو کہ آزماوین ہم انکو یعنے معاملہ آزمانیوالون کا کرین تو کہ ظاہر ہوجاوے کونسا انمین سے بہتر ہی عمل مین یعنے کون ہی کہ ان حرامون سے بچے وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَیْهَا صَعِیْدًا جُرُزًا اور تحقیق البتہ کرنیوالے ہین ہم اس چیز کو کہ اوپر زمین کے ہی پہاڑ اور درخت اور حیوانون سے زمین بے شجر بن گھاس کے یعنے آخر کو ان سب عمارتون کو خراب کرینگے پس دل اس سے مت لگا اور زینت ناپایدار پر فریفتہ مت ہو فَظُلْمٌ اس جہان کو نہین بقا رافت + اسکی الفت مین ہی ہزار آفت + دل لگانے کے یہہ نہین لایق + کھینچے افسوس اسکا بس شایق + ظاہری ہی نمایش اسکی بس + سو بھی باقی نہین ہی چند نفس + لکھا ہی کہ یہود نے قریش کو سکھا دیا تھا کہ سوال کرو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے تین چیزونکا ایک روح کا سو وہ سورۂ بنی اسرائیل مین گذرا اور ایک اصحاب کہف کے احوال کا سو یہان مذکور ہوتا ہی اور ایک ذوالقرنین کے احوال کا سو وہ آخر مین اسی سورہ کے آویگا پس قریش آپسمین کہتے تھے کہ قصہ اصحاب کہف کا نادر ہی جواب اسکا جو وہ جانین تعجب ہی اللہ تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِیْمِ كَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا ایسا نہین جو یہہ کہتے ہین آیا گمان کیا ہی تو نے یہہ کہ ہنے والے غار کے اور پتھر کھودے ہوئے کے کہ تین سو نو برس سوتے رہے تھے نشانیان قدرت ہماری مین سے اچنبھا یعنے قصہ انکا بہ نسبت آیات قدرت

ہماریکے کہ زمین آسمان کے پیدا کرنے مین ظاہر ہین کچھ اتنا عجب نہین ہی اور رقیم بعضون نے نام انکے قریہ کا کہا ہی یا اس جنگل کا جس مین کوہ بنا خلوس تھا اور حدیث مرفوع مین ہی کہ اصحاب رقیم تین شخص تھے مینہ کے سبب سے غار مین چھپے تھے منہ پر غار کے سل ڈہپ گئی ہر ایک نے وسیلہ ساتھہ عمل نیک کے کیا جیسے توفیہ ضروا جبیر اور مخالفت ہوائے نفس اور بر والدین اللہ تعالی نے سل در غار سے اٹھائی انھون نے نجات پائی غار سے نکل آئے سمجھہ لیجئے کہ قصے مین اصحاب کہف کے اقوال مختلفہ بہت ہین جو مشہور تر اور صحیح زیادہ ہی وہ ترجمے مین لکھا جاویگا اور ابتدا اس قصے کی یہہ ہی کہ دقیانوس نام ایک بادشاہ جبار تھا ملک شام مین وہ ممالک روم تصرف مین لاتے لاتے شہر افسوس مین پہنچا وہان تبخانہ بنا کر لوگون کو بت پرستی کا امر کرنے لگا جو اوسکا کہا مانتا تھا نجات دیتا تھا والا قتل کرتا تھا بعضے کہتے ہین کہ رعایا اور لشکر کو اپنے سجدے کا حکم کرتا تھا چھہ جوان صالح خدا پرست نے گوشہ اختیار کر کر دعا اور زاری جناب باری مین کی کہ اسکے فتنے سے ہمین بچا دقیانوس نے انکو بلا کر زیور انکا اتار کر ہر چند اپنے دین کیطرف پھرایا وہ توحید الہی پر راسخ رہے اور اسکا کہا نہ مانا آخر کو اوسنے کہا کہ تم جوان خوبرو سال ہو جاؤ تین دن کی تعطیل ڈھیل دی اپنے حق مین بہتر سوچ کر ائیو اور دقیانوس وہان سے اور شہر کو چلا گیا انھون نے غنیمت جانا اپنے گھر وہین اگر کچھہ کچھہ مال زاد راحلہ لیکر شہر سے بھاگے بعضے کہتے ہین ایک بادشاہ تھا دقیانوس نے اوسکو مار کر تباہ کیا چھے بیٹے اسکے قید کر کر لے آیا اور انکو اپنی خدمت مین رکھے ایک کو مسوانی کی خدمت دی ایکدن اُس سے کچھہ خدمت مین قصور ہوا دقیانوس نے حکم اسکے قتل کا کیا اسکے بھائی رات کو اُسے لیکر بھاگے اور کہنے لگے آپسمین کہ یہہ تمکار جھوٹا ہی اپنی کھیان دفع نہین کر سکتا ہی خدائی کے کب لایق ہو جب شہر افسوس سے باہر نکلے ایک چرواہا ملا اُسنے انسے احوال پوچھا انھون نے کہا کہ طلب خدا مین جاتے ہین ہم کہا کون ہی خدا کہا جسنے زمین و آسمان بنایا ہی اُسنے کہا مین بھی اسکا طالب ہون چلو مین بھی تمھارے ساتھہ ہون اسکے ایک کتا بھی ہمراہ تھا اُسنے بہتیرا مارا وہ ساتھہ سے نہ ٹلا اور اللہ نے اُسے زبان دی اُنسے کہنے لگا ای دوستان خدا مجھے مت دفع کرو دوستان خدا کا دوست ہون تمھاری پاسبانی کرونگا اور بھونکنے کا نہین وہ سب سنکر کلام سگ نادم ہوے اور اسے بھی ساتھہ لئے چلے حوالی شہر افسوس کے ایک پہاڑ تھا بنا خلوس نام اسمین غار تھا جیرم نام ساتون وہ اور آٹھوان کتا طرف اُسکے چلے سو وہ اللہ تعالی فرماتا ہی اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ یاد کر جسوقت کہ آئے اور جگہہ پکڑی جوانون نے طرف غار جیرم کے فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا پس کہا انھون نے ای پروردگار ہمارے دے ہمکو نزدیک اپنے سے رحمت یعنے بخشش یا روزی یا امن دشمن سے اور تیار کر واسطے ہمارے سے کہ مفارقت کفار ہی نیکی اور ثواب فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِى الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا پس پردا مارا رہنے اوپر کانون انکے کے کہ بانتین نہ سنین یعنے سلایا انکو مسیج غار کے برس کتنے ایک معدود اے تقدیر رفات عدد ہی یعنے گنے ہوے ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَىُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا پھر جگایا انھنے انکو تو کہ جانین ہم جو کچھہ علم ازلی مین جانا ہی یا جانین بندے ہمارے کہ مسیج اس قصے کے کونسا دونون جماعتون مین سے خوب گننے والا تھا اس چیز کو کہ رہے تھے مدت سے غار مین اور دونون جماعت سے اصحاب کہف مراد ہین کہ تین سو نو برس سو کر جاگ کے اختلاف کیا آپسمین بعضے کہنے لگے ایکدن یا بعض دن کے سوے بعضون نے کہا خدا جانتا ہی کہ کس قدر درنگ کی ہمنے نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ہم بیان کرینگے اوپر تیرے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم قصہ انکا ساتھہ حق کے اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى تحقیق وہ کتنے جوان تھے کہ دل سے ایمان لائے تھے ساتھہ پروردگار اپنے کے اور زیادہ کئے تھے ہمنے انکو ہدایت کہ ثبات اور یقین عنایت کیا تھا وَرَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا۟ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا اور باندھہ دیا تھا ہمنے ایمان اوپر دلون کے جسوقت کہ کھڑے ہوئے وہ روبرو دقیانوس کے اور اسنے انکو کہا کہ جتون کو پوجو پس کہا انھون نے پروردگار ہمارا پروردگار آسمانون کا اور زمین کا ہی ہرگز نہ عبادت کرینگے ہم سوا اسکے کسی معبود کی تحقیق کہا ہمنے اسوقت کہ دوسرے کا پوجنا سخن خطا اور کلام جھوٹھا هٰٓؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اس قوم ہماری نے یعنے شہر افسوس کے رہنے والون نے پکڑے ہین دقیانوس کے ڈر سے کہ مارنہ ڈالے سوا اللہ کے معبود اور جھوٹے لَوْلَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۢ بَيِّنٍ کیون نہین لاتے کافر اوپر پرستش اصنام اور استحقاق عبادت انکے کے دلیل ظاہر اور حجت روشن یعنے دقیانوس لوگون کو قتل سے ڈرا کر بت پرستی پر لاتا تھا نہ ساتھہ حجت اور دلیل کے فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا پس کون شخص ہی ظالم تر اس شخص سے کہ باندھہ لیوے اوپر اللہ کے جھوٹھہ کہ اسکے شریک ٹھہراوے سمجھہ لیجئے کہ ابتدا قصے مین گذرا کہ دقیانوس نے بعد معارضہ کے اُن جوانون کو تین دن کی ڈھیل دی پھر وہ وہان سے بھاگے یملیخا کہ بڑا انمین تھا اُسنے راہ مین کہا انسے وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ

الا اللہ اور جب ایک گوشہ ہو جاؤ تم اہل شرک سے اور اس چیز سے کہ عبادت کرتے ہین وہ سوا خدا کے فَاْوٗٓا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَ يُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا پس جگہہ پکڑو طرف غار کے تو کہ پھیلاوے واسطے تمھارے پروردگار تمھارا بخشایش اپنی سے دونون جہان مین اور تیار کرے واسطے تمھارے کام تمھارے پیسے سبب آرام کا اور نفع کا دین اور دنیا مین لکھا ہی کہ جوان متفق ہوکر پہاڑ پر آئے اور چرواہا ملکر انکو انھین غار مین لیگیا وہان جاکر سو رہے دقیانوس بعد تین دن کے شہر افسوس مین جو پھر آیا احوال جوانونکا پوچھا سُنا کہ وہ بھاگ گئے انکے باپون کو بلاکر کہا جلد حاضر کرو انھین انھون نے کہا ای بادشاہ ہم سے کچھہ روپئے لیکر اس پہاڑ مین جا چھپے ہین دقیانوس نے وہان جاکر جو دیکھا غار مین تکیہ کئے پایا جانا کہ جاگتے ہین کہا کہ دروازہ غار کا پتھر سے بند کرو کہ یہین مرر ہین لوگون نے پتھرون سے جن دیا دو شخص امیرون مین سے اسکے مؤمن تھے انھون نے نام اور احوال جوانون کا پتھر پر کھدواکر دیوار غار مین لگوادیا کہ اگر کوئی ادھر آوے تو انکے احوال سے مطلع ہوجاوے اور نام انکے یہہ ہین بقول اشہر یملیخا مکسلمینا کشفوطط بتیونس کشاطوطیونس اور قطیونس یونس بوس اور نام انکے کتے کا قطمیر ہی اور وہ غار جنوب کیطرف پہاڑ کے ہی سورج وقت طلوع اور غروب کے دونون جانب اسکے چمکتا ہی اور عفونت دور کرکر ہوا کو اعتدال پر لاتا ہی اور غار مین دھوپ نہین جاتی تو کہ رنگ اور جسم انکے متغیر نہون اور کپڑے انکے پرانے نہون چنانچہ حق سبحانہ فرماتا ہی وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ اور دیکھے تو اوی دیکھنے والے سورج کو جب طلوع کرتا ہی جھک جاتا ہی غار انکے سے داہنی طرف آنیوالے کے کیونکہ مقابل قطب شمالی کے پڑا ہی وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ اور جب غروب ہوتا ہی کترا جاتا ہی اُنسے بائین طرف وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ اور وہ بیچ میدان فراخ کے ہین غار سے کہ ہوا سے خوش لگتی ہی تعفن سے نڈر ہین ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ یہہ خبر اصحاب کہف کی نشانیون قدرت اللہ کی سے ہی مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ جسکو ہدایت کرے اللہ تعالی پس وہ ہی راہ یابی والا وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا اور جسکو گمراہ کرے پس ہرگز پاویگا تو واسطے اسکے کوئی دوست راہ دکھانیوالا وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ اور گمان کرے تو انکو جاگتے کیون کہ آنکھین انکی کھلی ہین اور حال یہہ ہی کہ وہ سوتے ہین کشف الاسرار مین ہی کہ یہی حال جوانمردان طریقت کا ہی اگر ظاہر انکا دیکھو تو جلوہ گر میدان اعمال ہین اور باطن پر انکے لحاظ کرو تو سب سے فارغ البال ہین **نظم** مست ہین باطن مین ظاہر ہوشیار ۔ معنے مین بیکار صورت مین بکار ۔ تم سمجھتے ہو کہ ہین ہم مین ملے ۔ اور وہ حالانکہ ہین سب سے جدے ۔ تم مین بیٹھے ہین ولے تم مین نہین ۔ اُٹھہ گئے ہین وہ کہنیکے پس کہین ۔ پھرتے چلتے ہین وہ بر روئے زمین ۔ نیک ہین وہ برتر از عرش برین ۔ ابن عباسؓ سے مروی ہی کہ اصحاب کہف کو چھہ مہینے بعد کروٹ بدلواتے ہین کہ جسم اوزکا زمین نکھاوے اور بعضے کہتے ہین ہر برس عاشورہ کے دن غرض کروٹ بدلنا انکا ثابت ہی چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ اور کروٹین لواتے ہین ہم انکو یعنے فرشتے ہمارے حکم سے کروٹین لواتے ہین انکو داہنی طرف اور بائین طرف وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ اور کتا انکا پھیلا رہا ہی دونون ہاتھہ اپنے چوکھٹ پر غار کے رنگ اسکا زرد ہی یا سرخ یا خاکی یا سہ اسکا سرخ اور پیٹھہ سیاہ اور پیٹ سفید اور دم ابلق اور نام قطمیر یا قطفور یا قطمور یا حمران یا زبان یا صہبا تفسیر امام ثعلبی مین ہی کہ جو کوئی دن رات مین نوح علیہ السلام پر درود بھیجے بھیجو اسکو ضرر نہین پہنچانیکا اور جو کوئی یہہ آیت وکلبھم باسط ذراعیہ بالوصید لکھہ کر اپنے پاس رکھے کتے کے ضرر سے بچے لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا اگر جھانکے تو اوپر انکے البتہ پیٹھہ پھیرے انسے بھاگ کر اور البتہ بھر جاوے تو انسے رعب اور ڈر کر مراد یہہ ہی کہ شکل انکی وحشت ناک ہو رہی ہی آنکھین کھلی ہین بال اور ناخن بڑھہ گئے ہین اندھیرے مین پڑے ہین کسیکو دیکھنے کی انکے طاقت نہین اور یہہ خطاب جو مذکور ہوئے ظاہر مین حضرت کی طرف ہین لیکن مراد غیر آپ کے ہین القصہ دقیانوس جو دروازہ غار کا بند کرکر اپنے شہر کو آیا تو تھوڑی مدت مین مرگیا ملک اور مال تصرف مین اورون کے گیا **بیت** چشم جب وا کی تو دیکھا زندگانی کا یہہ حال ۔ بلبلا جیسے کہ پانی پر بنے اور ٹوٹ جائے ۔ پھر کئی بادشاہ ہوئے یہانتک کہ نوبت ملک صالح تندروس کی پہنچی کہ مرد مؤمن اور خدا پرست تھا لوگ اسکے زمانے کے حشر اجساد کے منکر تھے اسنے بہت نصیحت کی کسی نے نہ مانا حق تعالی نے دلیل حشر اجساد کی انکو دکھانے کو اصحاب کہف کو جگا دیا چنانچہ فرماتا ہی وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ اور جیسا کہ انکو سلایا ہمنے اسیطرح اٹھایا اور جگایا ہمنے انکو کہ نہ بدن انکا بسبب طول زمانیکے تغیر ہوا تھا اور نہ پیراہن انکا پرانا سلایا ہمنے ساتھہ حکمت کے اور جگایا ہمنے ساتھہ قدرت کے

لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ تو کہ سوال کرین ایکدوسرسے آپسمین اور حال اپنا جانین اور یقین انکا کمال قدرت پر ہمارے زیادہ ہو وَقَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ کم لبثتم کہا ایک کہنے والے نے انمین سے کہ مکسلمینا تھا عرمین سب سے بڑا کتنا رہے تم یہان غارمین غرض اسکی یہہ تھی کہ مدت سونیکی معلوم کرکر غارمین جو فوت ہوئی ہون قضا کرین اور وہ غارمین صبح کو داخل ہوے تھے جو دیکھا کہ آفتاب وقت چاشت کو پہنچا ہی قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ کہا انھون نے رہے ہم یہان ایکدن اگر کل سوے ہون یا تھوڑا دن مین سے اگر آج ہی سوے ہون پھر جو ناخن اور بال بڑھے دیکھے قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ کہا بعضون نے بعضونکو کہ پروردگار تمھارا خوب جانتا ہی جتنا رہے تم فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا پس بھیجو ایک اپنے کو ساتھ روپے اپنے کے جو یہہ ہی طرف شہر کے پس چاہیے کہ دیکھے کونسا انمین سے ہی پاکیزہ کھانا یعنے جاکر طعام حلال اور پاکیزہ تر تلاش کرے کیونکہ ان کے زمانے مین اس شہر مین لوگ چھپے ہوئے ایمان والے بھی تھے غرض یہہ تھی کہ انکا ذبح کیا ہوا ڈھونڈھے فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ پس لے آوے تمھارے پاس رزق اسمین سے اور چاہیے کہ نرمی کرے باتون مین خرید کے وقت سمجھہ لیجئے کہ باعتبار حروف کے نصف قرآن درمیان تے اور لام کے ہے وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا اور نہ جتاوے ساتھہ تمھارے کسی کو یعنے خبر تمھاری کسی سے اس شہر مین نکہے اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ فِيْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا تحقیق رہنے والے اس شہر کے کہ اکثر متابعت کرنیوالے دقیانوس کے ہین اگر مطلع ہونگے یا قادر ہون گے یا غالب آوینگے اوپر تمھارے سنگسار کرینگے تمکو یا پھیر لیجاوینگے تمکو بیچ دین اپنے کے اور ہرگز نہ چھٹکارا پاؤگے تم اسوقت کہ انکا دین قبول کروگے ہمیشہ یعنے مدام عذاب مین رہوگے یملیخا کہ سب سے عقلمند تر اور کلان تر تھا وصیت قبول کرکر شہر کو چلا دروازہ شہر کا نوع دیگر پایا جب اندر گیا بازار اور محلات اور صورت اور رنگ لوگون کے دیگر گون دیکھہ کر حیران ہوا آخر نان بائی کے دوکان پر جاکے درم اُسے دئیے کہ نان دے اُسنے سکہ دقیانوسی دیکھہ کر سمجھا کہ خزانہ اسنے پایا ہی وہ درم اور شخص کو دکھائے اُسنے اور کوبیا تک کہ تمام بازار مین خبر ہوگئی کوتوال نے بلاکر ڈرایا کہ خزانہ بتا یملیخا نے کہا مین نے خزانہ نہین پایا کل گھر سے یہہ درم لیکر مین گیا تھا آج بازار مین لایا ہون پوچھا کہ تیرے باپ کا نام کیا ہی یملیخا نے بتایا کوئی شہر والا نہین جانتا تھا سب نے جھٹلایا یملیخا نے کہا ڈر کر مجھے دقیانوس پاس لیچلو کہ وہ میرے مہم سے آگاہ ہی لوگ ہنسے کہ دقیانوس کو موئے قریب تین سو برس کے ہوئے تو ہم سے ٹھٹھے بازی کرتا ہی یملیخا نے کہا تم مجھہ سے کھیل کرتے ہو کل ہی تو مین اس سے بھاگ کر پہاڑ مین چھپا ہون اور آج نان خریدنے کو نکلا ہون غرض اسکو بادشاہ کے پاس لیگئے اور احوال کہا بادشاہ سوار ہوکر غار پر گیا یملیخا نے غار مین جاکر یارون کو خبر کی بادشاہ سل کو جو در غار پر کھدی لکی تھی پڑھہ کر احوال معلوم اور نام معلوم کرکر لوگون سمیت اندر گیا دیکھا انکو کہ سکلین تازہ اور کپڑے نئے پہنے ہین حیران ہوا اور سلام کیا انھون نے جواب دیا سو وہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ اور جیسے کہ انکو جگایا ہمنے اسیطرح مطلع کیا ہمنے تندروس رومی اور قوم اسکی کو اوپر انکے لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ تو کہ جانین یہہ کہ وعدہ خدا کا ساتھہ حشر اور بعث کے سچ ہی کیونکہ سونا اور جاگنا انکا مشابہت تام رکھتا ہی موت اور بعث سے وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا اور جانین یہہ کہ قیامت نہین شک سچ اسکے پس اللہ تعالیٰ نے آگاہ کیا انکو اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ جسوقت کہ جھگڑتے تھے اس زمانیکے لوگ آپسمین سچ کام دین اپنے کے بعضے کہتے تھے حشر فقط روح کو ہوگا بعضے کہتے تھے روح اور جسد دونون کو پس انکو دیکھہ کر ظاہر ہوگیا کہ روح اور جسد باہم مبعوث ہونگے کیونکہ نظم ؎ صد و نہ سال حبس حق نے سُلا ؎ پھر دئے جیسے کہ تھے ویسے جگا ؎ فی تغیر انکے ابدان مین ہوا ؎ فی لباس انکا باین مدت پھٹا ؎ اسکو قدرت ہی کہ سبکو مار کر ؎ دم مین جان بخشی کرے بار دگر ؎ ہمکو پہلے نیست سے کرا سنے ہست ؎ لاکے یہان سکھلائے کیا کیا بند و بست ؎ ہست سے پھر نیست کردیگا وہی ؎ جان اُسنے دی ہی اور لیگا وہی ؎ پھر قیامت کو اٹھاویگا ہمین ؎ مار کر یعنے جلاویگا ہمین ؎ قادر مطلق کے رافت ہین یہ کھیل ؎ فیض اسکا خلق پر ہی ریل پیل ؎ لکھا ہی کہ جوانون نے بادشاہ کو دعا دی اور اپنے مکانون پر سوگئے حق تعالیٰ نے روحین انکی قبض کرلین تفسیر امام ثعلبی مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ انکو دیکھون جبرئیل نے آکر کہا کہ تم دنیا مین انکو نہین دیکھسکتے لیکن اپنے اخیار اصحاب مین سے چار شخصون کو بھیجو تو کہ انکو دعوت تمھارے دین کی کرآوین آپ نے فرمایا کہ کیونکر بھیجونگا کہنے لگا مبارک اپنی بھیجا ؤ اور صدیق اور فاروق اور علی اور ابوذر رضی اللہ عنہم کو چارون کونون پر بٹھاؤ اور باؤ کو کہ سخر سلیمان کی تھی بلاکر فرمایا کہ انکو وہان پہنچا آپ نے اسیطرح کیا باؤ نے دم مین تا بہ غار پہنچا دیا صعابا ترے پتھر کو در غار سے اٹھایا کہ پھونک کر

حملہ کرنے لگا جب صحابہ کو دیکھا سر ہلا کر اشارہ کیا کہ آؤ یہہ غار مین گئے جوانون سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اللہ تعالی نے روحین انکی انکے ابدان مین ڈالدین انھون نے اٹھکر جواب سلام کا دیا صحابہ نے کہا کہ تمکو محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کہا ہی انھون نے کہا وعلی محمد رسول اللہ الصلوۃ والسلام پھر دعوت اسلام کی انھون نے دین اسلام قبول کیا اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کہا اور ویسے ہی لیٹ رہے پھر وقت خروج امام مہدی موعود رضی اللہ عنہ کے زندہ ہونگے امام انکو سلام کرینگے وہ جواب دیکر پھر مرجاوینگے اور قیامت کو مبعوث ہونگے القصہ بادشاہ تندروس نے اور قوم اسکی نے جو احوال کہ پہلے مذکور ہوا دیکھا فَقَالُوا ابْنُوا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا پس کہا انھون نے بناؤ اوپر انکے عمارت تاکہ موضع انکا پہچانا جاوے یا دیوار کھینچ دو تو کہ لوگون کی نگاہ سے چھپ جاوین رَبُّهُمْ أَعْلَمُ بِهِمْ پروردگار انکا دانا تر ہی ساتھ کام اسکے کہ ان لوگون سے کہ جھگڑتے ہین ہیچ حق انکے کے قَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا عَلَىٰ أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَسْجِدًا کہا ان لوگون نے کہ غالب آئے تھے اوپر دین انکے کے یعنے وہ لوگ کہ حشر اجساد کے قایل تھے انھون نے کہا البتہ بناوینگے ہم اوپر انکے مسجد کہ اسمین نماز پڑھین سَيَقُولُونَ ثَلَاثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ شتاب ہی کہینگے یہود یا نصاری مین سے یعقوبیہ کہ اصحاب کہف تین ہین چوتھا انکا کتا ہی انکا وَيَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ اور کہینگے نسطوریہ ترسایون مین سے پانچ ہین چھٹا انکا کتا ہی بات پھینک تے ہین بن دیکھے وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ وَثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ اور کہتے ہین مسلمان ساتھ اخبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سات ہین اور آٹھوان انکا کتا ہی قُل رَّبِّي أَعْلَمُ بِعِدَّتِهِم کہہ پروردگار میرا دانا تر ہی ساتھ گنتی انکے کے مَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ نہین جانتے گنتی انکی مگر تھوڑے آدمی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور اصحاب انکے رضی اللہ عنہم اجمعین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ اصحاب کہف سات شخص ہین اور نام انکے یہہ ہین یملیخا مکسلینا مسلینا مرنوش ونوش شاذنوس اور نام چرواہے کا مرطوس ہی اور کتے کا قطمیر ہی اور روایات مین اور بھی آئے ہین چنانچہ مشہور وہ ہین جو پہلے ہم لکھہ آئے ہین عبداللہ بن عمر سے منقول ہی کہ اگر کسی گھر کو آگ لگے یہہ نام لکھہ کر ڈالدو بجھہ جاویگی اہل تاویل نے کہا ہی کہ اصحاب کہف بلاد سبعہ ہین کہ ساتون اقلیمین عالم کے وجود باجود انکے سے قایم ہین اور کہف خلوتخانہ انکا ہی اور کتہ نفس حیوانی ہی یا اشارہ ہی طرف لطایف خمسہ اور عقل اور قوت قدسیہ کے کہ متعلق بکہف بدن ہین اور دقیانوس نفس امارہ ہی **نظم** کہتے ہین رافت جنھین اصحاب غار + کہف جسم اپنے مین ہین وہ تین چار + قلب و روح سر و اخفی و خفی + قوت قدسیہ و عقل جلی + ڈر کے دقیانوس نفس بد سے او + غارت مین بیٹھے ہین روپوش ہو + فَلَا تُمَارِ فِيهِمْ إِلَّا مِرَاءً ظَاهِرًا پس مت جھگڑا کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیچ شان اصحاب کہف کے اگر اہل کتاب جھگڑین مگر جھگڑا ظاہر یعنے انکے جہل کے جواب مین گفتگو مت کر قرآن مین جو آیا ہی وہ پڑھدے وَلَا تَسْتَفْتِ فِيهِم مِّنْهُمْ أَحَدًا اور مت سوال کر ہیچ شان اصحاب کہف کے اہل کتاب مین سے کسیکو لکھا ہی کہ جو تینون سوال جو مذکور ہوئے حضرت سے پوچھے آپ نے فرمایا کل انکا جواب دونگا اور ان شاء اللہ تعالی نکہا گیارہ دن کم زیادہ وحی نہ آئی قریش طعن کرنے لگے آپ کی خاطر ملول ہوئی اللہ تعالی نے یہہ آیت اتاری وَلَا تَقُولَنَّ لِشَايْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ اور ہرگز مت کہو کسی چیز کو کہ تحقیق مین کرنیوالا ہون اسکو کل مگر یہہ کہ اگر چاہے اللہ تعالی وَاذْكُر رَّبَّكَ إِذَا نَسِيتَ اور یاد کر اوسے پروردگار اپنے کو جب بھول جاوے انشاء اللہ کہنا یا یاد کر پروردگار اپنے کو جب بھول جاوے اپنے آپ کو کیونکہ حقیقت ذکر کی فنائے ذاکر ہی ہیچ مذکور کے **نظم** نہ ہے ذاکر نہ ذکر نہ فکر اسکا رہے + فی خود باقی نہ فکر اسکا رہے + غرق سب ہوجائین بحر نور مین + یعنے رافت ہون فنا مذکور مین + اور ہوسکتا ہی کہ اشارہ طرف فنائے قلبی کے ہو کہ عبارت نسیان ماسوی سے ہی یعنے ذکر کر پروردگار اپنے کا جب نسیان ماسوا ہوا کہ اسوقت کا ذکر ترقی بخش درجات قربتا ہی کیونکہ حضور و جمعیت ہی **بیت** خطرات ماسوا سے ہوئے دل کو جب رہائی + تو بذکر کیفیت کیا گر نہ رہے مین سمائی وَقُلْ عَسَىٰ أَن يَهْدِيَنِ رَبِّي لِأَقْرَبَ مِنْ هَٰذَا رَشَدًا اور کہہ کہ شتاب ہی یہہ کہ ہدایت کرے مجھہ کو پروردگار میرا طرف اس چیز کے کہ نزدیکتر ہی شان اصحاب کہف سے بھلائی مین اور وہ اخبار انبیا علیہم السلام ہی وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِائَةٍ سِنِينَ وَازْدَادُوا تِسْعًا اور رہے وہ جوانمرد ہیچ غار اپنے کے وقت خواب کے تین سو برس اور زیادہ رہے نو برس لباب مین ہی کہ تین سو برس شمسی تھے جسکے تین سو نو برس قمری ہوئے کیونکہ شمسی برس قریب گیارہ دن کے سن قمری سے بڑا ہی اور حساب کے راہ سے تین سو برس دو مہینے انیس دن قمری کے ہوتے ہین واللہ اعلم حدیث مین ہی کہ ترسایون نے کہا ہم تین سو کو جانتے ہین نو کو نہین پہچانتے آیت اتری کہ قُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوا لَهُ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ کہہ اللہ خوب جانتا ہی اس مدت کو کہ رہے وہ واسطے اسکے ہی غیب آسمانون کا اور زمین کا أَبْصِرْ بِهِ وَأَسْمِعْ کیا خوب دیکھنے والا ہی ہر موجود کا اور کیا خوب سننے والا ہی ہر چیز کا مَا لَهُم مِّن دُونِهِ مِن وَلِيٍّ نہین واسطے زمین آسمان والون کے سوا اسکے کوئی دوست کہ اونکے کام اٹھالے

سبیح تیاری اسباغ کے وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا اور حالانکہ بانین اسباغ کی گری ہوئی تھین اوپر چھتون اپنے کے یعنے پہلے چھتین گرین پھر اوپر انکے
دیوارین یا میوے گرے ہوئے اپنے درخت الکھڑ پڑے ہوئے تھے بہر تقدیر جب قطروس نے یہہ حال دیکھا ماتھہ افسوس سے ملتا تھا وَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُشْرِكْ بِرَبِّي
اَحَدًا اور کہتا تھا ای کاش کے مین نہ شریک لایا ہوتا ساتھہ پروردگار اپنے کے کسیکو تو کہ میرا باغ بسبب شرک میرے کے خراب نہ ہوتا وَلَمْ تَكُن لَّهُ فِئَةٌ
يَنصُرُونَهُ مِن دُونِ اللَّهِ وَمَا كَانَ مُنتَصِرًا اور نہ ہوئی واسطے اسکے کوئی جماعت کہ مدد دیوین عذاب دور کرنے مین باغ سے اسکے سوا خدا کے اور نہوا
قطروس بدلا لینے والا حاصل یہہ ہی کہ کسی کو قدرت ہی نہ تھی کہ مدد کرے اور نہ آپ اسکو طاقت تھی کہ اللہ سے عوض لے هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلَّهِ الْحَقِّ اس جگہہ یعنے
وقت زوال نعمت کے یا دن قیامت کے یا مقام جزا مین مدد دینا اور یاری کرنا واسطے اللہ کے ہی ثابت ہ اور کے هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَخَيْرٌ عُقْبًا وہ بہتر ہی ثواب
دینے مین ان لوگون کو جو اس سے امید رکھتے ہین اور بہتر ہی انجام دینے مین ان بندونکو جو اس سے ڈرتے ہین سمجھہ لیجئے کہ اہل تاویل کہتے ہین کہ تمثیل رجلین
کی ساتھہ نفس کافر اور قلب مومن کے ہی اور جنتین ہوا اور دنیا ہی کہ بھری ہی شہوتون کے انگورون سے اور لذتون کے کھجورون سے اسی طرح تمام حال
ہی واللہ اعلم وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ اور بیان کرو واسطے لوگون کے مثال زندگانی
دنیا کی مانند پانی کے اُتارا ہمنے اسکو ابر سے یا جانب آسمان سے پس مل گئی ساتھہ اسکے روئیدگی زمین کی اور بڑھی اور کمال کو پہنچے اور زمین اس سے تروتازہ ہوئی
فَأَصْبَحَ هَشِيمًا تَذْرُوهُ الرِّيَاحُ پس ہوگیا دوسرے دن وہ سبزہ تروتازہ خشک چورا چورا اور اڑتے ہین اسکو باون وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا
اور ہی اللہ اوپر ہر چیز کے سنوارنے اور بگاڑنے اور جمانے اور اکھاڑنے کے قادر سمجھہ لیجئے کہ مثال دی زندگانی دنیا کی ساتھہ گھاس کے کہ مینہ سے سبز ہوکر بڑھے
اور کمال کو پہنچے اور وقت کاٹنے کا آوے کہ اُس سے نفع لین ناگاہ مینہ موقوف ہو وہ خشک ہوکر چورا چورا ہوجاوے اور ہوا سے اُڑ جاوے کچھہ کام مین نہ آوے ایسے ہی
آدمی زندگی اور تازگی جو رکھتا ہی خوش ہوتا ہی یکایک جب اجل آتی ہی درخت وجود اُسکا صرصر فنا سے خشک ہوجاتا ہی اور خرمن آرزو کو باد خزان نیستی
اڑا لیجاتی ہی **بیت** بہار عمر بس دلفریب و رنگین ہی ہ پہ کچھہ حاصل نہین بجز شکل نقش قالین ہی ہ لکھا ہی کہ سردار عرب کے اپنے مال اور اولاد پر فخر کرتے تھے
اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ مال اور بیٹا ہ ہے ہین اللہ تعالی نے یہہ آیت اتاری کہ اَلْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا مال اور بیٹے آرایش
زندگانی دنیا کے ہین نہ توشہ راہ آخرت کے کہ ہ فنا ہوجاوینگے وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِندَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ أَمَلًا اور باقی رہنے والین
نیکیان بہتر ہین نزدیک پروردگار تیرے آرزو رکھنے مین سمجھہ لیجئے کہ باقی رہنے والین نیکیان یا نمازین ہین پانچون وقت کی یا یہہ پانچون
کلمے ہین سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم یا یہہ تیسون کلمے ہین وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ یا یہہ تیسون کلمے ہین وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ یا یہہ تیسون کلمے ہین وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ
علی محمد والہ وسلم ہ ستر امور ہ جان راہ ہ کہا ہ خیر ہ

نامے نیکیکے ہی گناہ سے کہ بھولے ہونگے یعنے جب اُن گناہون پر مطلع ہونگے ڈرینگے وَيَقُولُونَ يَا وَيْلَتَنَا مَالِ هَٰذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا اور کہینگے ای وائے ہمکو کیا ہی واسطے اس کتاب کے کہ مطلقاً نہین چھوڑتی چھوٹا گناہ اور نہ بڑا مگر گن لیا ہی اسکو اور ضبط اور نگاہ رکھا ہی وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِرًا اور پاوینگے جو کچھہ کیا تھا حاضر وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا اور نہین ظلم کرتا پروردگار تیرا کسیکو کہ نیکی کم کردے یا گناہ بڑہا دے وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ اور یاد کر جسوقت کہا ہمنے واسطے فرشتون کے کہ سجدہ کرو تم آدم کو پس سجدہ کیا انھون نے مگر ابلیس نے نہ کیا كَانَ مِنَ الْجِنِّ تھا جن سے یعنے قوم نجی الجان کے ہین سے بعضے کہتے ہین کہ جن ایک گروہ ملائکہ ہی کا آگ سے پیدا ہوا ہی ابلیس اسمین تھا اور سوا اس گروہ کے اور سب فرشتے نور سے پیدا ہین لیکن قول اوّل اصح ہی کیونکہ دو دلیلین اسکی اسی آیت مین مذکور ہین ایک تو یہہ کہ ذریّۃ اسکی ثابت کی ہی اور فرشتون کی ذریتہ نہین دوسری یہہ کہ فرمایا فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ پس باہر نکلا حکم پروردگار اپنے کے سے فاسببہی یعنے نافرمانی کی اس سبب سے کہ اصل مین جن تھا أَفَتَتَّخِذُونَهُ وَذُرِّيَّتَهُ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِي وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ آیا پکڑتے ہو تم شیطان کو اور اولاد اسکی کو دوست سوا میرے یعنے انکو دوست مت پکڑو اور میری نافرمانی مت کرو اور حال یہہ ہی کہ شیطان اور اولاد اسکی واسطے تمھارے دشمن ہی بِئْسَ لِلظَّالِمِينَ بَدَلًا برا ہی واسطے ظالمون کے شیطان اور اولاد اسکی بدلا اللہ تعالیٰ سے بعضے کہتے ہین ذریتہ بمعنی اتباع ہی اور یہہ نام بطریق مجاز ہی اور اکثر کہتے ہین کہ اسکی ذریتہ ہی جب اللہ تعالیٰ نے اسکو راندا پہلوے چپ اسکی سے اسکے جورو پیدا کی تا اُسّے بعد دریک بیابان اولاد ہوئی انمین سے ایک لاقیس ہے کہ طہارت مین وسوسہ ڈالتا ہی ایک دلہان ہی جو نماز مین خطر لاتا ہی ایک زکینو ہی کہ بازارون مین جھوٹھہ اور کم فروشی سکھاتا ہی ایک اعور ہے کہ زنا کاری کی راہ دکھاتا ہی ایک واسم ہی کہ جو بسم اللہ نہین کہتا اسکے ساتھہ کھاتا ہی ایک مدہش ہی کہ علما کو ہوائے مختلفہ پہلاتا ہی ایک بشر ہی کہ مصیبت زدون سے گویان پھڑواتا ہی اور مال اکھڑواتا ہی اور رُلواتا اور پٹواتا ہی ایک منسوط ہی کہ جھوٹھی باتین بناتا ہی **بیت** یارب پناہ مین تو ہمین اپنے رکھہ مدام ✤ شرون سے سبکے جتنے شیاطین ہین تمام ✤ مَا أَشْهَدْتُهُمْ خَلْقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ نہین حاضر کیا تھا مین نے شیطان اور اولاد اسکی کو وقت پیدا کرنے آسمانون کے اور زمین کے تو کہ اُنسے مشورت کرون یا مدد چاہون وَلَا خَلْقَ أَنْفُسِهِمْ اور نہ وقت پیدا کرنے جانون انکے کے سمجھہ لیجیے اعتقاد بعضے کفار کا تھا کہ جن غیب کی باتین جانتے ہین سو اللہ تعالیٰ نفی کرتا ہی اسکی کہ وہ آسمان زمین مین پیدا کرنیکے وقت تھے تو کہ غیب انکا جانین اور پیدائش اپنی بھی نہین جانتے پھر کیونکر عبادت یہ میرے انکو شریک کرتے ہو وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْ نہین ہون مین پکڑنیوالا الگمراہ کرنیوالون کو کہ شیطان اور اولاد اسکی ہی بار ہوا اپنا یعنے مددگار **بیت** وہ خالقیت دوجہان مین کارکی اسے ✤ وَيَوْمَ يَقُولُ نَادُوا شُرَكَائِيَ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ اور یاد کر اسدن کو بھی کہ کہیگا اللہ یا فرشتہ حکم الٰہی علے عذاب دور کرنے اپنے کے پکارو شریکون میرے کو جو دعوی کرتے تھے تم کہ یہہ شریک ہین میرے اضافۃ بھی انکو دکھائیگا فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ پس پکارینگے کافر بتون کو اور فریاد کرینگے ہم درمیان کافرون اور معبودون انکے کے جدائے ہلاک یعنے دوزخ کے جنگلو بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ موبق وادی عمیق ہی جہنم مین کہ سالہا النَّارَ فَظَنُّوا أَنَّهُمْ مُوَاقِعُوهَا وَلَمْ يَجِدُوا عَنْهَا مَصْرِفًا اور دیکھینگے وہ گرنیوالے ہین اسمین اور نہ پاوینگے اس آگ سے جگہہ پھیر جانیکی کیونکہ چار مثل اور تحقیق طرح طرح سے بیان کیا ہمنے بیچ اس قرآن کے واسطے لوگون کے پکڑین اور دلیلون سے قدرت کاملہ اپنے کے کہ دل سے دیکھین وگے پیدا کی ہی جھگڑنیوالا یعنے آدمی از روے جدال سب مخلوق سے زیادہ نضر بن حارث ہی کہ قرآن شریف مین جھگڑتا تھا یا مراد ابی بن خلف

اور نہ منع کیا کہ والون کو اس سے کہ ایمان لاوین اور تصدیق کرین جب آوے پاس انکے ہدایت کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین یا قرآن مجید وَيَسْتَغْفِرُوا رَبَّهُمْ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اور نہ منع کیا اُس سے کہ بخشش مانگین پروردگار اپنے سے پیچھے ایمان لانیکے مگر یہ کہ آوے انکے پاس عادت خدا کی کہ ہلاک کرنے مین پہلون کے تھی اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا یا آوے انکے پاس عذاب سامھنے اور ہلاک کردے یعنے دن بدر کے وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ ومنذرین اور نہین بھیجتے ہم پیغمبرون کو مگر خوشخبری دینے والے مؤمنون کو ساتھہ رحمت کے اور ڈرانیوالے کافرون کو ساتھہ عذاب کے وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ اور جھگڑا کرتے ہین وہ لوگ جو کافر ہوئے ساتھہ جھوٹھہ کے اور بیہودہ پن کے کہ معجزے دیکھکر اور وہی باتین بطریق اعجاز طلب کرتے ہین اور یہہ کسواسطے چاہتے ہین تو کہ زایل کردیوین ساتھہ اس جھگڑے کے حق کو کہ قرآن ہی یا دین حضرت سیدانام ہی علیہ الصلوٰۃ والسلام وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَمَآ اُنْذِرُوْا هُزُوًا اور پکڑا انھون نے آیتون کتاب میرے کو یا نشانیون قدرت میرے کو اور اس چیز کو کہ ڈرائے گئے تھے ساتھہ اسکے قیامت اور عذاب سے ٹھٹھا یعنے قرآن اور مواعید اخروی کو ٹھٹھا جانا وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ اور کون شخص ہی ظالم تر اس شخص سے کہ نصیحت دیا گیا ساتھہ آیتون پروردگار اپنے کے کہ قرآن ہی پس منہ پھیر لیا اس سے اور نہ قبول کیا اور بھول گیا جو کچھہ آگے بھیجا ہاتھون اسکے نے کفر اور معاصی سے اور فکر نکیا کہ اسکا پھل کیا ملیگا اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا تحقیق کئے ہمنے اوپر دلون انکے کے پردے اس سے کہ سمجھین اسکو اور بیچ کانون انکے کے بوجھہ ہی **بیت** پردے اور بوجھہ کے سبب سے او + دیکھتے ہین نہ سنتے ہین حق کو + وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا اور اگر بلاوے تو انکو طرف قرآن اور ایمان کے پس ہرگز راہ نہ پاوین گے اسوقت کہ بلائے تو ہرگز کبھی مراد اس سے وہ کفار مکہ ہین کہ علم الٰہی مین جنکا نہ ایمان لانا پڑا ہی وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ اور پروردگار تیرا بخشش کرنے والا ہی صاحب رحمت والا لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ اگر پکڑے اللہ انکو ساتھہ اس چیز کے کہ کماتے ہین گناہ اور شرک اور تکذیب پیغمبر اور قرآن سے البتہ جلد لاوے واسطے انکے عذاب دنیا مین بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْئِلًا بلکہ واسطے عذاب انکے کے وعدہ ہی یا وقت وعدہ کا ہی کہ بدر کا دن ہی یا قیامت ہی کہ جب وہ وعدہ آویگا نہ پاوین گے سوا اللہ کے پناہ وَتِلْكَ الْقُرٰٓى اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا اور یہہ بستیان جنکے قصے بیان کئے ہمنے جیسے احقاف اور ہود کامات ہلاک کیا ہمنے رہنے والون انکے کو جب ظلم کیا انھون نے اوپر اپنے ساتھہ کفر اور عصیان اور تکذیب اور مجادلے کے اور کیا ہمنے واسطے ہلاک انکے جب وہ آیا پھر ایکدم ادھر اودھر نہین ٹلتا پس قرش کیون نہین عبرت پکڑتے اور نافرمانی سے باز رہتے الع ۱۰ سلام نے بعد غرق ہونے فرعون کے بنی اسرائیل جمع کرکر خطبہ پڑھا سب شورو فغان برلائے اور الفاظ کہا یا کلیم اللہ کوئی روئے زمین پر تم سے دانا تر ہی نہین جانتا کہ تمام ہی ایک بندہ ہی موسیٰ علیہ السلام نے کہا ہین واسطے حق جگہ خطبہ پڑھنے کے انکے دلمین یہہ بات آئی اللہ نے وحی بھیجوائی کہ مجمع البحرین ہین اپنے سے ہمراہ لیکر وہان جا اور مچھلی بھنی ہمراہ لیجا کہ وہ تجھے راہ بتاویگی اَبْلُغُ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اور یاد کرای محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب کہا موسیٰ نے علیہ السلام کے نہ ٹلونگا مین یعنے ہمیشہ چلا جاؤنگا یہانتک کہ پہنچون ہین نہیِ حُقُبًا یا چلا جاؤن برسون تک یا اس برس تک کہ حقبہ ہی نے کہا ان مین ساتھہ ہون جہان جاؤ **بیت** چھوڑون جو شع کئی نان اور ماہی بریان لیکر موسیٰ علیہ السلام کے ساتھہ ہوئے ن دریاؤن کے وہان کنارے پر ایک سل تھی اسپر بیٹھہ گئے موسیٰ علیہ جو ماہی بریان پر گرا وہ زندہ ہوکر دریا مین چلی گئی یوشع حیران تہ لیا اور مارے جلدی کے نَسِيَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ

فِی الْبَحْرِ سَرَبًا بھول گئے مچھلی اپنی پس پکڑی مچھلی نے راہ اپنی بیچ دریا کے خشک جدھر مچھلی جاتی تھی پانی اوپر جاتا تھا نیچے راہ بن جاتی تھی خشک زمین
نکل آئی تھی فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا پس جب گذر گئے جگہہ ملنے دونون دریاؤن کے سے کہا
موسی علیہ السلام نے واسطے جوان یوشع اپنے کے کہ چاشت کا وقت ہوا دے ہمکو کھانا ہمارا چاشت کا کہ بھوکے ہین کھا کر دم بھر آرام کرین تحقیق ملے ہمکو اس
سفر اپنے سے کہ کیا ہمنے رنج اور سختی کو جب یوشع علیہ السلام دسترخوان کھولا قصہ مچھلی کا انکو یاد آیا قَالَ اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ
الْحُوْتَ کہا یوشع نے کیا دیکھا تمنے جب جگہہ پکڑی تھی ہمنے طرف سل کے پس تحقیق مین بھول گیا مچھلی کو یعنے قصے اسکے کو کہ تجھہ سے نہ کہا وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ
اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ اور نہین بھلا دیا مجھکو ذکر مچھلی کا مگر شیطان نے یہہ کہ یاد دلاؤن مین اسکو تجھے وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِی الْبَحْرِ عَجَبًا اور
پکڑی مچھلی نے راہ اپنی بیچ دریا کے عجب کہ جدھر جاتی تھی زمین خشک ہوتی تھی راہ فراخ نکلتی تھی قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ کہا موسی علیہ السلام
نے یہ قصہ مچھلی کا ہی جو کچھہ تھے ہم چاہتے کیونکہ اللہ تعالی نے وحی کی تھی کہ یہہ مچھلی راہ دریا مین بتاویگی طرف مطلوب کے فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا
پس پھر آئے دونون اوپر نشان قدمون اپنے کے نقش دیکھتے یہان تک کہ وہان پہنچے جہان سے مچھلی دریا مین گئی تھی دیکھا تو راہ خشک دریا
مین بنا ہی فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا پس پایا دونون نے ایک بندے کو بندون ہمارے سے یعنے خضر علیہ السلام کو کہ دی
تھی ہمنے اسکو رحمت نزدیک اپنے سے سمجھہ لیجئے کہ جو نبوت کے انکے قایل ہین وہ رحمت وحی اور نبوت کو کہتے ہین اور جو نبوت کے قائل نہین وہ رحمت
طول عمر کو کہتے ہین وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا اور سکھلایا ہمنے خضر کو اپنے پاس سے علم کہ خاص ساتھہ ہمارے ہی اور کوئی نہین جانتا مگر جسکو ہم سکھا دین
ذوالنون مصری نے کہا کہ علم لدنی وہ ہی کہ حکم کرے خلق پر ساتھہ مواقع توفیق اور خذلان کے بعضون نے کہا ہی وہ علم ہی کہ بیواسطہ کسب کے حاصل ہو کسی سے
پڑھا نہو صاحب کشف الاسرار نے کہا ہی کہ جاننے والا اس علم کا محقق ہی کہ پاکر بات کہتا ہی سلطان العارفین نے ایک گروہ دانشمندون سے کہا
کہ حاصل کیا ہی تمنے علم میت سے اور یہ نے حی لایموت سے نظم علم کسی ہی دلا علم عوام + علم خاصان جان ہی وہی تمام + ہی علم انکا حی لایموت
جو کہ عالم کو ہی دیتا رزق وقوت + اور ہین استاد اونکے مردگان + فرق ہی انمین اور انمین یہہ عیان + لکھا ہی کہ جب خضر علیہ السلام کے مقام پر پہنچے
خضر تکیہ لگائے چادر اوڑھے ہ تھے موسی علیہ السلام نے سلام کیا خضر علیہ السلام نے منہہ کھول کر جواب دیا اور پوچھا کہ تم کون ہو کہا مین موسی
ہون بنی اسرائیل کا اللہ تعا ے بھیجا ہی کہ تم سے صحبت رکھون اور کچھ
کو چاہئے کہ اعلم ہو سب سے جـ پر مبعوث ہی پھر یہہ کیونکر تعلیم لین تو جواب
تعلیم لینا منافی نبوت نہ ، اور مؤید اسی قول کا ہی جو حضرت صلی اللہ
ہو مجھہ سے دنیا کے کام قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَ
آیا پیروی کرون مین تیری اوپر اس شرط کے کہ سکھاوے تو مجھہ کو اس
صَبْرًا کہا خضر نے تحقیق تو ہرگز نکر سکیگا ساتھہ میرے صبر موسی علیہ السلا
شاید مجھہ سے کوئی کام ایسا صادر ہو کہ ظاہر مین ناشایستہ معا
تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا اور کیونکر صبر کریگا تو اوپر اس چیز کے کہ نہین گھیرا تو
صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا کہا موسی علیہ السلام نے البتہ
اور نافرمانی نکرونگا مین واسطے تیرے کسی حکم کی قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ
میری پس مت سوال کیجو مجھہ کو کسی چیز سے یعنے جو کام مین کرون ا
لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا یہان تک کہ شروع کرون مین واسطے تیرے اس چ
اور یوشع علیہ السلام پیچھے ہوئے فَانْطَلَقَا حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا

ن اعلم چاہئے اور ماسوا اسکے
امور دنیا کہ تم زیادہ جانتے
م کو موسی علیہ السلام نے
لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ
تیرا ظاہر پر ہی
عَلٰى مَا لَمْ
نْشَآءَ اللّٰهُ
ن مین

کشتی والون سے کہا کہ ہمین سوار کرو وہ پہلے راضی نہوئے پھر جو خضر علیہ السلام پہچانا تعظیم کر کر سوار کیا یہان تک کہ جب سوار ہوئے بیچ کشتی کے اور درمیان دریا کے پہنچے خضر علیہ السلام نے قوم سے چھپا کر تیر سے پہاڑ کشتی کو قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا کہا موسیٰ علیہ السلام نے کیا پھاڑا تو نے کشتی کو قوکہ ڈبا دیوے لوگون اسکے کو کیونکہ سوراخ ہی سبب پانی آنیکا اور پانی آنا کشتی مین موجب غرق ہونیکا ہی لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا اِمْرًا البتہ تحقیق لایا تو ایک چیز بھاری دلون پر قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا کہا خضر نے کیا نکہا تھا مین نے کہ تو ہرگز نہ کر سکیگا ساتھ میرے صبر قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا کہا موسیٰ علیہ السلام نے مت پکڑ مجھکو ساتھ اس چیز کے کہ بھول گیا مین اور مت ڈال اوپر میرے کام میرے سے دشواری یعنے اسقدر سخت گیری مت کر اگر بھولے سے یہہ خطا مجھ سے ہوئی تو مضایقہ مت جان فَانْطَلَقَا پس کشتی سے اتر کر چلے دونون خشکی مین جب ایک گانون کے پاس پہنچے تو باہر بستی کے لڑکے کھیلتے تھے انمین ایک لڑکا خوبصورت خوش قد سبزہ آغاز حَتّٰۤى اِذَا لَقِيَا غُلٰمًا یہان تک کہ ملے اسی لڑکے سے جو مذکور ہوا اور اسکو اکیلا بلا کر دیوار کے پیچھے سمجھ لیجئے کہ باعتبار کلمات کے یہان نصف قرآن ہی فَقَتَلَهٗ پس مار ڈالا اسکو ذبح کر کر یا گلا گھونٹ کر قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةًۢ بِغَيْرِ نَفْسٍ کہا موسیٰ علیہ السلام نے آیا مار ڈالا تو نے جان پاک کو بغیر بدلے جان کے کہ اُسنے کسیکو نہین مار ڈالا تھا یعنے بغیر قصاص کے تو نے کیون قتل کیا لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا نُّكْرًا البتہ تحقیق لایا تو چیز بُری قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝ کہا خضر علیہ السلام نے کیا نہ کہا تھا مین نے تجھ کو پہلی ملاقات مین کہ تحقیق تو ہرگز نہ کر سکیگا ساتھ میرے اور کامون میرے کیے صبر قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍۢ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِيْ کہا موسیٰ علیہ السلام نے اگر سوال کرون تجھ سے کسی چیز سے جو تو کرے مثل ان افعال ناپسندیدہ کے پیچھے اسکے پس مت صحبت مین رکھ مجھکو قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا تحقیق پہنچا تو میرے پاس سے عذر کو یعنے جو پھر تیسرے بار تجھ سے مخالفت کرون تو ترک صحبت میرے سے تو معذور ہی حدیث مین ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ رحمت کرے اوپر بھائی موسیٰ میرے کے کہ شرم سے کہا فلا تصاحبنی اگر صبر کرتا اور ساتھ رہتا صاحب اپنے کے درنگ کرتا البتہ چیزین اور دیکھتا فَانْطَلَقَا حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَيَاۤ اَهْلَ قَرْيَةٍ ِۨاسْتَطْعَمَاۤ اَهْلَهَا پس پھر چلے دونون یہان تک کہ جب آئے دونون لوگون پاس ایک گانون کے کھانا مانگا اہل اسکے۔ کھے دروازہ نہین کھولتے اور بستی مین آنے لیجئے کہ شام کو جو دروازہ اسکا کھولتے تھے اور یہہ شام کو وہان پہنچے دروازہ اٹھون نے کھولا تو نہ دونون نے کھانا مانگا فَاَ باہر بستی کے رہے صبح کو پھر جھکی ہوئی چاہتی تھی سمجھ لیجئے کہ ارا لَوْ شِئْتَ السلام نے فرا

ضَ فَاَقَامَهٗ پس پالی دونون نے بیچ ذا ہی اُس بستی کے ایک دیوار ڑا کر دیا اسکو خضر علیہ السلام نے اوپر تھپر اور گارے سے اُسکی جڑ مضبوط کر دی گانون والون نے ہمین نہ مکان دیا نہ طعام تو نے کیون انکی دیوار بنائی دار کے مزدوری قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ کہا خضر علیہ ے بار اگر کچھ پوچھون تو صحبت مین مجھے نہ رکھنا سو وہ وقت اب خبر دونگا مین تجھکو ساتھ حقیقت اس چیز کے کہ نہ کر سکا تو اوپر اسکے مَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا وہ کشتی پانچ ملاح کہ واسطے تحصیل معیشت کے محنت کرتے تھے بیچ دریا کے وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا اور پیچھے کر مین نے اسواسطے اسکو معیوب کیا کہ بادشاہ ہے اور محتاج ہے

کام مین رہے وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَآ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا اور وہ جولڑکا تھا پس تھے ماںباپ اُس کے ایمان والے اور وہ طبیعت مین کافر تھا پس جانا ہمنے یاڈرے ہم یہہ کہ گرفتار کرے والدین کو سرکشی اور کفر مین کیونکہ محبت شفقت اولاد پر بہت ہوتی ہی کہین اس الفت کے مارے کفر اور فسق مین اسکے شریک نہ ہوجاوین فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا پس ارادہ کیا ہمنے یہہ کہ بدلادیوے انکو پروردگار انکا فرزند بہتر اس سے ازروے پاکیزہ کے کہ گناہ اور بداخلاقی سے پاک ہو اور نزدیک تر ازروے رحمت کے اور مہربانی کے اوپر ماںباپ کے لکھا ہی کہ حق تعالی نے عوض اسکے بیٹی دی کہ ایک پیغمبر نے اسکو نکاح مین لیا تا پیغمبر نسل اسکے سے پیدا ہوے وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِى الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا اور وہ جو دیوار تھی پس تھی واسطے دو لڑکون یتیم کے بیچ شہر کے ان دونون کا احرام اور حریم نام تھا اور تھا نیچے اسکے خزانہ واسطے ان دونون کے اگر وہ دیوار گر پڑتی خزانہ کھل آتا لوگ لیجاتے وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا اور تھا باپ اُن دونون کا نیک بخت نام اسکا کاشح تھا بعضون نے کہا ہی کہ درمیان ان دونون کے اور پدر صالح کے سات واسطے تھے اللہ تعالی نے انکے واسطے صلاح اس پدر کی نگہبانی کی فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا پس ارادہ کیا پروردگار تیرے نے یہہ کہ پہنچین دونون یتیم جوانی اپنی کو وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ اور نکالین خزانہ اپنا بخشش پروردگار تیرے کی سے وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِىْ اور نہین کیا مین نے یہہ کام جو تو نے دیکھا حکم اپنے سے بلکہ امر الٰہی سے کیا کہ اسنے چاہا خزانہ مستحقون کو پہنچے لکھا ہی کہ وہ خزانہ چاندی سونا تھا اور بعضے کہتے ہین کتابین تھین اور اشہر یہہ ہی کہ ایک تختی تھی زبرجد کی اسپر لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم تعجب رکھتا ہون مین اس شخص سے کہ ایمان قضا و قدر پر لاوے کیونکر اندوہگین ہو اور تعجب رکھتا ہون مین اس شخص سے کہ ایمان لاوے آن پر کیون اپنی جان رنج مین ڈالے اور تعجب رکھتا ہون مین اس شخص سے کہ تصدیق مرگ کی کرے اور کیون خوش رہنے لگے اور تعجب رکھتا ہون مین اس شخص سے کہ ایمان حساب قیامت پر لاوے کیون غفلت کرے اور تعجب رکھتا ہون مین اس شخص سے کہ دنیا کا انقلاب اور بدلنا احوال کا جانے کیواسطے دل اس سے باندھے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تفسیر زاہدی مین ہی کہ اس تختی مین پانچ سطرین تھین سطر اول بسم اللہ الرحمن الرحیم سطر دوم عجبت لمن ایقن بالموت کیف یفرح سطر سیوم مین عجبت لمن ایقن بالقدر کیف یحزن سطر چہارم عجبت لمن ایقن بزوال الدنیا کیف یطمئن الیہا سطر پنجم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور مدارک مین ہی کہ یہہ لکھا تھا عجبت لمن یوقن بالقدر کیف یحزن عجبت لمن یوقن بالحساب کیف یفصل وعجبت لمن یعرف الدنیا وتقلبہا باہلہا کیف یطمئن الیہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا یہہ ہی حقیقت اس چیز کی کہ نہ سکا تو اوپر اوسکے صبر کرنا پس موسی علیہ السلام اور خضر علیہ السلام آپسمین ایک دوسرے سے جدا ہوکر اپنے اپنے طرف چلے گئے سمجھ لیجیے کہ اس قصے مین عجب اسرار اور نکات ہین واسطے پیر اور مرید کے مرید صادق کو چاہئے کہ سوچ کر اس قصے کو قدم راہ ارادت مین رکھے اور اعمال اور افعال پیر پر کیطرح اگرچہ بظاہر خلاف شرع معلوم ہون اعتراض اور انکار نکرے تاکہ تازیانہ هذا فراق بینی وبینك سے بچے اور سوچے کہ حضرت موسی علیہ السلام نے نبی اولوالعزم صاحب شریعت نے کہ بمراتب خضر علیہ السلام سے اعلی اور ارفع تھے کس کسطرح تواضع اور فروتنی حضور خضر مین کی اور اصناف رسوم ادب بجالائے ہل اتبعک کہا اپنی جان کو متابع انکا کیا باوجود اس کمالات کے کہ رکھتے تھے متابعت قبول کی اور علی ان تعلمن کہا تعلیم اور تعلم انکے کو نہ چھپایا اور مما علمت مین من تبعیضیہ ذکر کیا کہ مشعر بطلب بعض علم انکے کے ہی یہہ اشارہ طرف کثرت علوم انکے کے کیا اور جو چیز کہ انسے سیکھنی منظور تھی اسکو رشد کہا اپنے آپ کو گروہ ارشاد یافتہ مین ٹھہرایا اور پیروی کرنیوالون مین کیا یہہ کمال اختیار متابعت اور نہایت التزام موافقت ہی اور پہلے یہہ سب آداب طریقت اختیار کرکر فیض طلب کیا نظم سیکھ اس قصے سے ہی رفعت ادب + تاکہ حاصل ہو تجھے فیضان رب + فی الطریقت باادب ہی بانصیب + بے ادب کو فیض حق ہو کیا نصیب + رکھے جو راہ ارادت مین قدم + اسکو لازم ہی ادب ہی دم بدم + ہوکے بس محکوم شیخ مقتدا + امر کو اسکے بدل لاوے بجا + شیخ کے افعال کا منکر نہ ہو +

گرچہ توجیہ اسکے کچھ ظاہر نہ ہو + علم سے تیرے وراہین اسکے کام + کام ہین الہام سے اسکے تمام + روایت ہی کہ اہل کتاب نے قصہ روح کا اور اصحاب کہف کا اور ذوالقرنین کا حضرت سے پوچھا تھا کہ نبی ہون گے تو دو قصے بیان کرینگے اور روح کا نہین بیان کرینگے چنانچہ ہم پہلے بھی لکھہ آئے ہین سو ویسے ہی ہوا کہ روح کو بعلم الٰہی چھوڑا اور اصحاب کہف کا قصہ اسی سورہ مین پہلے گذرا اور یہان حکایت انکے سوال کی ارشاد کرکر حق تعالیٰ قصہ ذوالقرنین کا بیان فرماتا ہی وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ اور سوال کرتے ہین تجھہ سے مشرکان مکہ بامتحان یہود ذوالقرنین سے کہ بادشاہ مغرب اور مشرق کا تھا اور اس مین اختلاف بہت ہی بعضے کہتے ہین کہ اسکندر فیلقوس یونانی تھا اور ذوالقرنین کے بہت وجہین لکھی ہین دونون طرف عالم کے کہ مشرق اور مغرب ہین قبضہ تصرف مین اسکے تھے اسواسطے ذوالقرنین کہتے ہین یا تاج مین اسکے دو شاخین تھین یا کافرون کو نصیحت کرتا تھا انھون نے تیر مارا مر گیا اللہ نے پھر زندہ کیا پھر نصیحت کرنے لگا پھر کافرون نے دوسری طرف سر کے اسکے تیر لگایا پھر مر گیا پھر اللہ تعالیٰ نے جلایا اس سبب سے ملقب ساتھہ اس لقب کے ہوا یا رات کو جو چلتا تھا ایکطرف روشنی اور ایکطرف اندھیرا ہوتا تھا روشنی سے راہ دیکھتا تھا اور ظلمت سے دشمنون سے بچتا تھا اس باعث ذوالقرنین مشہور ہوا یا سر مین اسکے دو استخوان مرتفع تھے مثل شاخون کے یا علم ظاہر اور باطن اُسنے جمع کیا تھا یا دو گیسو رکھتا تھا دونون طرف سر کے لٹکتے واللہ اعلم اور شہر یہہ ہی کہ یہہ اسکندر رومی تھا کہ نبوت مین اسکے اختلاف ہی جو نبی کہتے ہین انکی یہہ دلیلین ہین کہ ظہور خوارق جیسے زمانہ اندک مین مسافت روئے زمین طی کرنا اور ظلمت اور نور سحر کرنا کام نبی کا ہی اور باطلاق انا مکنا له فی الارض تمکین کا لانبی کو ہوتی ہی اور اتینا من کل شئی سببا مین عموم کل شئی مین نبوت بھی داخل ہی کہ یہہ بھی ایک شی ہی اشیا سے اور اللہ کیطرف سے خطاب یا ذوالقرنین مثل یا موسیٰ اور یا یحییٰ کے آیا ہی اور اسطرح کے خطاب انبیا کو ہوتے ہین اور جو اسکے نبوت کے قایل نہین وہ کہتے ہین کہ تمکن جہانداری اور تمکین شہریاری مراد ہی اور آیت من کل شئی مخصوص بعض ہی کیونکہ ظاہر ہی کہ اسکندر سب اشیا کہان رکھتا تھا اور خطابات اسطرح کے غیر انبیا کو بھی ہوتے ہین بالہامات ربانی چنانچہ واوحینا الی ام موسیٰ ہی غرض نبوت مین انکے احتمال ہی قطعی نہین اور زمان جواز نبوت مین گمان نبوت کا کرنا ممنوع نہین بعضے کہتے ہین کہ اسکندر ذوالقرنین نبی نہ تھے ولی تھے عالم کو حکمت اور کرامت سے لیا تھا واللہ اعلم بالصواب قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شتاب پڑھونگا مین اوپر تمھارے اسمین سے کچھہ مذکور اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِي الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا تحقیق ہم نے قدرت دی تھی اسکو بیچ زمین کے اور دیا تھا ہمنے اوسکو ہر چیز سے راہ کہ اس سے وہ چیز میسر ہو جاوے سمجھہ لیجئے کہ کل شئی سے مراد وہ چیزین ہین کہ جنکی خلق محتاج ہی یا جو بادشاہون کے کام آوین تسخیر ملک مین اور حرب اعدا مین یا جو شی اسنے چاہی اسکی راہ اسکو کھول دی لکھا ہی نور اور ظلمت اللہ تعالیٰ نے اسکے تابع کی زاد المسیر مین ہی سحاب کو تابع اسکے کیا تو کہ اسیر سوار ہو کر جہان چاہے جلد جاوے ایکدن روم سے نکل کر مصر کو مسخر کیا اور زنگیون سے حرب کر کر اولنیر غالب آکر ارادہ مغرب کا کیا فَاَتْبَعَ سَبَبًا پس پیچھے چلا ایک راہ کے کہ اُس سے مغرب کو پہنچ جاوے حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ یہان تک کہ جب پہنچا جگہہ ڈوبنے سورج کے یعنے وہان کہ جہان تمام ہوئی تھی آبادی اور عمارت جانب مغرب کے پایا سورج کو سامھنے نظر کے ڈوبتا تھا بیچ چشمے کیچڑ کے اور حمیۃ بھی قرأت ہی یعنے بیچ چشمۂ آب گرم کے وَوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا اور پایا نزدیک اس چشمے کے اوپر کنارے دریائے محیط غربی کے ایک قوم کو کہ انھین ناسک کہتے ہین بت پرست سبز چشم سرخ مو تیراک مہیب شکل پہناوا انکا چمڑا کھانا انکا گوشت وحشیون کا اور پالی کے جانورون کا قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ کہا ہمنے ای ذوالقرنین سمجھہ لیجئے کہ یہہ ندا اگر نبی تھے تو وحی سے ہی اور اگر نبی نہ تھے تو الہام سے ہی یا پیغمبر زمانہ کے زبان سے غرض ہر طرح اللہ نے فرمایا اِمَّآ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّآ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا یا یہہ کہ عذاب کرے تو انکو یعنے قوم ناسک کو اگر ایمان نہ لاوین اور یا یہہ کہ پکڑے تو بیچ حق انکے کے بھلائی اگر ایمان لاوین قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ کہا ذوالقرنین نے ای پر جو شخص کہ ظالم ہی یعنے کفر پر اپنے ثابت ہی پس البتہ عذاب کرینگے ہم

اسکو یعنے مین اور میرے ساتھی اسکو عذاب دینگے یہان دنیا مین ثُمَّ يُرَدُّ إِلَىٰ رَبِّهِ فَيُعَذِّبُهُ عَذَابًا نُّكْرًا پھر پھیرا جاوے گا طرف پروردگار اپنے کے وہان قیامت مین پس عذاب کریگا اللہ تعالی اسکو عذاب سخت اور بُرا وَأَمَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُ جَزَاءً الْحُسْنَىٰ اور رہا جو شخص کہ ایمان لایا اور کام کئے نیک پس واسطے اسکے ہی یہان اور وہان بدلا نیکی کا وَسَنَقُولُ لَهُ مِنْ أَمْرِنَا يُسْرًا اور شتاب کہینگے ہم واسطے اسکے کام اپنے سے آسانی یعنے موافق طاقت اسکے کے حکم کرینگے لکھا ہی کہ لشکر ظلمت کو قوم ناسک پر مسلط کیا وہ کان اور منہ مین انکے درد آیا لاچار ہوکر ایمان لے آئے ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا پھر پیچھے چلا ایک راہ کے کہ مشرق کو پہنچی اور قوم ناسک کو اپنے ساتھ لیا اور لشکر نور کو آگے روانہ کیا اور لشکر ظلمت کو پیچھے رکھا اور جنوب کو جاکر قوم ہاویل کو مسخر کرکر اسیطرح سے قوم ناسک کو کیا تھا مشرق کی طرف چلا حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلَىٰ قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَل لَّهُم مِّن دُونِهَا سِتْرًا یہان تک کہ جب پہنچا جگہہ نکلنے سورج کے یعنے وہان جہان سے شروع ہوئی تھی بستی اور عمارت جانب مشرق کے پایا سورج کو کہ ہر صبح نکلتا ہی اور دھوپ اسکی پڑتی ہی اوپر ایک قوم کے کہ نہین کیا ہمنے واسطے انکے بدون سورج کے وقت طلوع کے مین پروا لباس دنیا سے کہ درمیان انکے اور آفتاب کے آڑ ہو کیونکہ کچھہ پوشش انکی نتھی بسبب اسکے کہ مٹی وہان کی نرم اور سست تھی جب سورج نکلتا تھا سر دابو مین گھس جاتی تھی یہان تک کہ بلند ہوکر انکے سرون سے ڈھل جاتا پھر نکلکر مچھلیان پکڑکر سورج سے بھون کر کھاتے تھے اور وہ قوم منسک تھی كَذَٰلِكَ اسیطرح کیا سکندر نے قوم منسک کے ساتھہ جیسا کہ قوم ناسک کے ساتھہ کیا تھا کہ اہل مغرب تھے اسیطرح ایک راہ مین بڑھکر قطر الیسر کیطرف گیا وہان قوم تاویل سے وہی سلوک کیا جو قوم ہاویل سے کیا تھا وَقَدْ أَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا اور تحقیق گھیر لیا تھا ہمنے ساتھہ اس چیز کے کہ نزدیک اسکے تھی از روی آگاہی کے یعنے لشکر اور ہتھیار اور اسباب بادشاہت کا جو اسکے پاس جمع تھا ہمارا علم سب پر محیط تھا سب ہم جانتے ہین ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا پھر پیچھے چلا سکندر اور راہ کے مشرق سے طرف شمال کے حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ یہان تک کہ جب پہنچا درمیان دو پہاڑ کے کہ انتہا ترکستان ہی اور پرے اسکے زمین یاجوج اور ماجوج کی ہی وَجَدَ مِن دُونِهِمَا قَوْمًا پایا ورے دونون پہاڑون سے ایک قوم کو عجب ڈیل ڈول كَادُوا لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ قَوْلًا نہ نزدیک تھے کہ سمجھین بات کو اور سکندر کے لشکر والے انکی بات نہین سمجھتے تھے قَالُوا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ کہا انھون نے مترجم کے زبانی ای ذوالقرنین تحقیق یاجوج اور ماجوج فساد کرنیوالے ہین بیچ زمین ہمارے کہ جب اُن پہاڑون سے اِدھر نکل آتے ہین گیاہ اگر سبز پاتے ہین کھا جاتے ہین اور جو خشک پاتے ہین باندھہ لیجاتے ہین اور چارپایون کو ہمارے مارتے ہین کھاتے ہین جو چارپائے نہین پاتے تو آدمیون کو مارتے کھاتے ہین اور وہ دو گروہ ہین اولاد یافث بن نوح علیہ السلام کے سے عین المعانی مین ہی کہ آدم علیہ السلام کو احتلام ہوا منی انکی خاک آلودہ ہوئی وہ اس حال سے غمگین ہوئے حق تعالی نے ان دونون قوم کو اس سے پیدا کیا اور جو کہتے ہین انبیا کو احتلام نہین ہوتا انکے نزدیک یہہ قول ضعیف ہی اور احوال اور اشکال مین انکے اختلاف ہی حضرت امیر سے منقول ہی کہ بعضون کا قد بالشت کا ہی بعضون کا بہت لمبا حدیث مین ہی کہ بعضی انمین سے مثال شجر ارزند کے ہین کہ درخت ولایت شام مین ہوتا ہی اکیسو بیس گز کا دراز اور بعضے طول عرض مین برابر ہین اور بعضے ایک کانکا اپنے بچھونا کرتے ہین اور ایک کا لحاف صفت مین انکے بعضون نے لکھا ہی کہ ریش دراز تا بزانو پانون خورد شکم پہن گردن دراز چشم کبود مژہ زرد رخ سرخ اور اور کسی چیز سے خبر نہین کھاتے ہین اور سوتے ہین اور ایک مرتا ہی تو ہزار پیدا ہوتے ہین فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلَىٰ أَن تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا پس آیا کردیوین ہم واسطے تیرے خرچ یعنے کچھہ مال اپنے مالون مین سے مزدوری اوپر اسبات کے کہ کردیوے تو درمیان ہمارے اور درمیان انکے دیوار تو کہ وہ ادھر نہ آسکین قَالَ مَا مَكَّنِّي فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ کہا سکندر نے جو دسترس دی ہی مجھہ کو میں اسکے پروردگار میرے نے بہتر ہی

اس سے جو تم مجھے دوگے پس مدد کرو میری ساتھ قوت کے یعنے ساتھ پہلوانون کے یا ساتھ اُس چیز کے کہ جس سے اسکام مین قوت ہو
پاؤن مین اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا تو کہ کردون مین درمیان تمہارے اور درمیان اُنکے دیوار موٹی کہ ایک رواسکا دوسرے
رو سے چھٹا ہو اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ لے آؤ واسطے میرے ٹکڑے لوہے کے لکھا ہی کہ اینٹین لوہے کی بنوائین اور درمیان دونون پہاڑون
کے چار ہزار قدم بیسنھ گز عرض مین کھدوایا یہان تک کہ پانی نکل آیا پھر زمین پر پانی مین ایک رواسلونکا سنگ خارا کے رکھہ کر لوہے
کی اینٹین اسپر بچھائین حَتّٰۤى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا یہان تک کہ برابر کردیا درمیان دونون پہاڑون کے پھر
ایندہن بہت سا اسپر ڈلوا کر دھونکنیان چارون طرف لگوا کر کہا کہ پھونکو اور دھونکو بیچ ان لوہون کے حَتّٰۤى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا قَالَ
اٰتُوْنِيْۤ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا یہان تک کہ جب کردیا ان اینٹون کو لوہے کے آگ کے مانند کہا لے آؤ میرے پاس تو کہ ڈالون مین
اوپر اُن دہکے ہوئے آہنی اینٹون کے تانبا گلا ہوا پھر اسی طرح پر سوگز کی دیوار کی بلند مثل پہاڑ کے ڈھل کر یکسان ہموار تیار
ہوئی فَمَا اسْطَاعُوْۤا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ پس نکر سکے یاجوج اور ماجوج یہہ کہ چڑھ آوین اوپر اس دیوار کے بسبب بلندی اور صفا کے
وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا اور نہ کرسکے واسطے اس دیوار کے سوراخ کرنا بواسطے سختی اور مضبوطی اسکی کے قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ
کہا سکندر نے بعد تیار ہونے اسکے کے یہہ دیوار ہوجانا رحمت ہی پروردگار میری کی طرف سے ان لوگون پر کہ یاجوج اور ماجوج کے
فتنے سے ڈرتے تھے فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ پس جب آویگا وعدہ پروردگار میرے کا ساتھہ نکلنے یاجوج اور ماجوج
کے کردیویگا اُس دیوار کو ریزہ ریزہ اور انکی راہ صاف ہوجاویگی وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا اور ہی وعدہ پروردگار میرے کا سچ کہ
یاجوج اور ماجوج نکل آوین گے اور علامات قیامت سے یہہ بھی ایک علامت ہی وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ اور چھوڑدیا
ہمنے بعضے انکے کو اُسدن کہ سد تمام ہوئی اس حالت مین کہ موج مارتے ہین اور اضطراب کرتے ہین بیچ بعضون کے اور قدرت غالب آنے کی
اور دیوار توڑنے کی اور سوراخ کرنیکی نہین رکھتے یا چھوڑدینگے ہم بعضے انکو اُسدن کہ نکلینگے موج مارتے بیچ بعضون کے اور بعضون
نے لکھا ہی کہ مراد اس سے دن قیامت کا ہی کہ انس وجن تحیر اور اضطراب سے آپس مین برہم درہم ہونگے وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ
جَمْعًا اور پھونکا جاویگا بیچ صور کے واسطے قیامت کے پس اکٹھا کرینگے ہم سب خلایق کو اکٹھا کرنا واسطے حساب اور جزا کے میدان
حشر مین وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضًا اور روبرو لاوین گے ہم دوزخ کو اُسدن واسطے کافرون کے روبرو لانا
اور یہہ دکھلانا دوزخ کو قبل دخول سے واسطے دہشت دلانے کے ہوگا الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وہ کافر
کہ نہین آنکھین دل انکے کی بیچ پردے کے یاد کرنے میرے یعنے جن آیتون سے کہ یاد کیا جاتا تھا مین نزدیک ایمان والون کے انکو یہہ
نہین دیکھتے تھے وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا اور تھے کافر بسبب نہ سننے حق بات کے نہ کرسکتے تھے سننا میرے کلام حق کا سمجھ
لیجئے کہ بعد بیان سد کے مذکور صور کا فرمایا کہ درمیان یاجوج اور ماجوج کے اور اُس قوم کے جدائی ڈالے اور صور پھونکا جاویگا پس
سب کو جمع کردینگے اور کافرون کو دوزخ دکھاوین گے پہلے ہی دخول سے دہشت دلاوین گے حدیث مین ہی کہ یاجوج اور ماجوج ہر روز سد کو
کھودتے ہین شام کو تھوڑی رہ جاتی ہی کہتے ہین صبح کو سوراخ کرلینگے جب صبح کو آکر دیکھتے ویسے ہی ثابت پاتے ہین جب وعدہ اُنکے خروج
کا اور خرابی عالم کا پورا ہوگا انشاء اللہ کہینگے مقصود حاصل ہوگا سوراخ کرکر نکل آوین گے اور عالم کو تباہ کرینگے دریا پی جاوینگے جانورون
کو کھا جاوین گے درختون کو چاٹ جاوین گے آدمیون کو کھاوینگے مارینگے لوٹینگے بے ناموسی کرینگے قلعون مین لوگ انسے بچینگے تمام جہان
مین فتنہ برپا ہوگا مگر مکہ اور مدینہ اور بیت المقدس اور کوہ طور امن مین رہیگا چھے مہینے یہہ خرابی رہیگی پھر دعائے عیسیٰ علیہ السلام کے سے
سرون مین انکے دانے نکلینگے ایک رات مین سب مرجاوین گے بدبو پھیلیگی عنقا اتر کر سب کے لاشون کو اٹھا لیجاوینگے مینہہ برسیگا آلایش
انکی زمین سے دھوئی جاویگی اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْۤ اَوْلِيَآءَ کیا پس گمان کیا ہمان لوگون نے

جو کافر ہوے یہہ کہ پکڑین بندون میرے کو کہ عیسیٰ اور عزیر اور فرشتے ہین سوا میرے دوست اور معبود اور انکو نفع پہنچے استفہام انکاری ہی یعنے معبود پکڑنا انکا کچھہ نفع نہین دیگا انکو اِنَّا اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا تحقیق ہمنے تیار کیا ہی دوزخ کو واسطے کافرون کے جگہہ اترنے کی یا مہمانی اور اس مین تہکم ہی کہ وہان عذاب ہون گے کہ دوزخ جن کے آگے ناچیز ہی قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا خبر دیوین ہم تمکو ساتھہ زیان کارترین لوگون کے روزی عملون کی اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وہ لوگ ہین کہ کھوئی گئی سعی ان کی طرف عملون نیک صورت کے بیچ زندگانی دنیا کے جب کہ راہب دیرون مین بیٹھے نماز اور روزہ کرتے ہین اور سبب کفران کے اعمال انکے باطل ہین کچھہ ثواب اُنپر مترتب نہین بعضون نے کہا ہی کہ مراد اس سے خوارج ہین یا روافض یا اور بدعتی یا وہ لوگ کہ ریا اور سمعہ کے واسطے عمل کرتے ہین اور اشہر یہہ ہی کہ کفار سے صلہ رحمی اور کھلانا فقرا کا اور آزاد کرنا گردنون کا جو واقع ہوتا ہی یہان حکم اسکے بطلان کا فرمایا ہی وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا اور وہ گمان کرتے ہین یہہ کہ وہ اچھا کرتے ہین کام اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ یہہ لوگ ہین جنھون نے کفر کیا ہی ساتھہ آیتون پروردگار اپنے کے کہ قرآن ہی یا دلایل توحید اور ملاقات اسکے کے یعنے ساتھہ بعث اور حشر کے کہ اسدم رویت ہوگی اہل اسکے کو فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ پس کھوئے گئے عمل انکے کہ صورت مین اچھے معلوم ہوتے تھے اور ثواب انپر کچھہ نملے گا فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا پس نہ قایم کرینگے ہم واسطے اعمال انکے کے دن قیامت کے ترازو کہ اسمین تولین کیونکہ نابود ہوگئے ہونگے یا وزن اور مقدار نہ رکھینگے بلکہ خوار اور بے اعتبار چھوڑ دینگے ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا یہہ ہی کام جو کیا گیا تباہ کاری انکے کا بدلا انکا دوزخ ہی ہ بسبب اسکے کہ کفر کیا انھون نے وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا اور پکڑا آیتون میری کو اور پیغمبرون میرے کو ٹھٹھا اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے کتاب اور رسول پر اور عمل کئے اچھے ہینگے واسطے انکے بہشتین فردوس کے یعنے باغات درختون والے کہ اکثر انکو رہین مہمانی لکھا ہی کہ اللہ تعالیٰ نے فردوس کو اپنے دست قدرت سے پیدا کیا ہی اور ہر روز دنون دنیا کے سے پچاس بار نظر کر کر فرماتا ہی اندادی طیبا وحسنا لاولیائی ۔ زیادہ کر حسن اور جمال اور تازگی اور کمال اپنا واسطے دوستون میرے کے واہ کیا مومنون کی منزل ہی نزل پس عجیب حاصل ہی اور اس مہمانی مین اشارہ ہی کہ ایسی دولت انکو ملیگی جسکے سامنے فردوس ایک ماحضر مختصر ہی اور وہ دولت کیا لقا ہی **بیت** رخسار یار کے مثل جنت نہین ہی کوئی + دیدار کے برابر دولت نہین ہی کوئی + بعضے کہتے ہین کہ فردوس بلند تر درجون جنت کا ہی کہ حضرت نے فرمایا فاذا سئلتم اللہ فاسئلوا الفردوس اور ایک قول ہی کہ ایک نام ہی جنت کے نامون مین سے کہ مومن وہان اترینگے خَالِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ہمیشہ رہینگے بیچ اسکے نہ چاہینگے اُن بہشتون سے بدلنا اور مکان کا کیونکہ سب مطلب انکے وہین موجود ہون گے قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ کہہ اگر ہووے پانی دریاے محیط کا سیاہی واسطے لکھنے باتون پروردگار میرے کے یعنے معانی قرآن کی یا معلومات اسکے کی لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ البتہ تمام ہوجاوے پانی دریا کا کیونکہ جسم ہی اور ہر جسم متناہی ہوتا ہی پس نہایت کو پہنچ جاوے پہلے اس سے کہ تمام ہووین باتین پروردگار میرے کی کیونکہ غیر متناہی ہین پس سیاہی نا متناہی کلمات کو نلکھہ سکیگی وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا اور اگرچہ لاوین ہم برابر دریاے محیط کے مدد اس سیاہی کی یعنے جسقدر دریاے محیط ہی اتنی ہی اور سیاہی لاوین تو بھی کلمات ربانی کو نہ لکھہ سکین سبب نزول اس آیت کا یہہ ہی کہ یہود نے مسلمانون کو کہا کہ تم قرآن مین پڑھتے ہو ومن یوت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا یعنے جو شخص دیا گیا حکمت پس تحقیق دیا گیا نیکی بہت اور زعم مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یہہ ہی کہ انکو حکمت دی ہی پس علم تمھارا بہت ہوا اور پھر تم پڑھتے ہو وما اوتیتم من العلم الا قلیلا یعنے نہین دئے گئے علم سے مگر تھوڑا تطبیق اسکی کیونکر ہوگی اللہ تعالیٰ نے یہہ آیت

نازل کی کہ علم الٰہی بے نہایت ہی اگرچہ کسیکو علم بہت ہو لیکن مقابل علم حق کے کم سے کم ہی **بیت** قطرہ اس در کا ہی یہہ علم جہان ✦ ذرہ اس خورشید کا ہی یک عیان ✦ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم سوا اسکے نہین کہ مین آدمی ہون مانند تمہارے اور دعوی احاطے کا اللہ کی باتون کی نہین کرتا مین اسقدر ہی کہ واسطے جبرئیل کے وحی کی جاتی ہی طرف میرے یہہ کہ معبود تمہارا معبود ایک ہی بے شریک فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ پس جو کوئی ہی امید رکھتا دیدار پروردگار اپنے کی بہشت مین یا جو کوئی ڈرتا ہی ملاقات پروردگار اپنے کے سے یعنے بازگشت اپنے سے طرف اسکے دن قیامت کے فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا پس چاہیئے کہ عمل کرے عمل اچھے موافق رضائے الٰہی کے بحر الحقایق مین ہی کہ عمل صالح متابعت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اور چلنا طریق سنت پر انکے ظاہر مین کہ ترک دنیا اور اختیار فقر اور دوام طاعت وعبادت ہی اور باطن مین کہ جدا ہو کر خلق سے ملتا ساتھہ حق کے ہی **نظم** جو ہو تارک اسیکو مست ہی جان ✦ کہ مست خلق کو پیوست حق جان ✦ منہہ اپنا خلق سے جسنے ہی موڑا ✦ تعلق ماسوا اللہ سے ہی چھوڑا ✦ وہ ہی میدان عرفان کا بہادر ✦ بیخبر عشق مولی بے بہادر ✦ لکھا ہی کہ جندب بن زبیر عامری رضی اللہ عنہ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مین عمل اللہ واسطے کرتا ہون لیکن جو کوئی اُس سے آگاہ ہوتا ہی خوش ہوتا ہون آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالی اس عمل کو کہ جسمین غیر اسکا شریک ہو قبول نہین کرتا موافق فرمانے آپ کے یہہ آیت اُتری وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا اور چاہیئے بندے کو کہ عمل اچھے رکھے نہ شریک لائے ساتھہ عبادت پروردگار اپنے کے کسیکو یعنے ریا اور سمعہ سے اعمال اپنے بچاوے کہ ریا شرک اصغر ہی اور عملون کو تباہ وابتر کرتی ہی ✦

نظم

شرک جو اصغر ہی بچو اس سے بھی	مومنو تم دور رہو اُس سے بھی	بندگی بس خاص خدا کی کرو	سمعہ سے دور اور ریا سے بچو
بندگی دکھلانے کو مت کیجئے	متقی کہلانے کو مت کیجئے	جو کہ عمل ہو سو برائے خدا	سب مین ہو ملحوظ رضائے خدا
اس سے سنو نکتۂ باریک اور	پاؤ جو توفیق تو کر لو یہہ طور	ظاہر و باطن ہو برائے خدا	چاہو خدا سے نہ سوائے خدا
دمبدم اسکی ہی رہے جستجو	اور نہ مطلق رہے کچھہ آرزو	رکھتے ہو جو جو ہوس دو جہان	خواہش دل اور تمنائے جان
یاد مین سب اسکے بھلا دیجئے	رنگ محبت کا دکھا دیجئے	دل مین یہی کا رہے ہر دم خیال	غیر کے خطرے سے ہو خطر اکمال
دیدۂ بینا ہو ہر یک سوئے تن	محو تجلی رہے روح و بدن	ای میرے مولی میرے والی ولی	مجھہ کو عطا کر یہہ طفیل نبی
	اور جو مسلمان ہین بھائی میرے	فضل سے سب کو یہی رتبہ تو دے	

دو جہان مین تیرے ہی رہین سب غلام
چاہین تجھی کو ہو امطلب تمام

۹۵ حنفی ۱۲
قاضی نور محمد صاحب پلنڈہ
خادم الشرع قاضی ابراہیم جان
حامی دین مبین

۲۹۷۶۱۳

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔